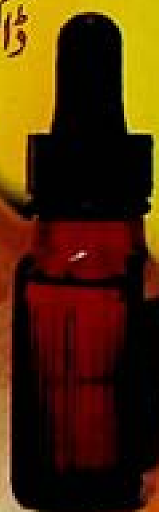
KENT'S LECTURES MATERIA MEDICA

کینٹ لیکچرز میٹریا میڈیکا

30 نئی ادویات کے ساتھ

ڈاکٹر جے۔ ٹی۔ کینٹ





عثمان پبلی کیشنز

انتساب وحرف تشکر

سرگودھا کے مایہ ناز، مشہور ومعروف، ہردلعزیز اور فیض رساں ہومیو پیتھک فزیشن محترم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب پچھلی نصف صدی سے ہومیوپیتھی کے شعبے سے منسلک باکمال اور نیک نام شخصیات محترم ڈاکٹر صفدر علی صاحب اور محترم ڈاکٹر اسد صفدر صاحب کے ہونہار شاگرد اور میرے استاد گرامی ہیں۔ میں اس روشن کڑی کے ایک پوتا شاگرد کی حیثیت سے ہومیوپیتھی کی نمایاں اہمیت اور افادیت کی حامل کچھ مقبولِ عام کتابیں پی ڈی ایف کے قالب میں ڈھالنے کی یہ ادنیٰ کاوش اپنے استاد گرامی ہومیو پیتھک فزیشن محترم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب کے نام کرتا ہوں۔

میں محترم ڈاکٹر موصوف کا انتہائی مشکور وممنون بھی ہوں کہ انہوں نے رب رحیم وکریم کے فضل وکرم سے مجھے "ہومیو پیتھک طریقہ علاج" کے حقیقی اسرار ورموز سے بھرپور آگاہی کے مشکل ترین سفر کو اپنی محبت بھری پرخلوص رہنمائی کی بدولت نہایت آسانی فراہم کر کے اس اہم طبی شعبے کی گہرائی تک رسائی کا ہر ممکن شعور بخشا۔

"نور وجدان آڈیو لائبریری" کے روحِ رواں برادرم محترم طاہر رسول بھٹی صاحب کا بھی میں بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مذکورہ کتب کی معیاری اسکینگ کا عمدہ اور بے لوث اہتمام کیا۔

شاہد رسول بھٹی

shahidsays@gmail.com

30 نئے جدید لیکچرز کے اضافے کے ساتھ

لیکچرز
کینٹ میٹریامیڈیکا

مصنف

ڈاکٹر جے۔ٹی کینٹ

جدید اضافہ مع ایڈیشن

ڈاکٹر شاہد محمود

ناشر

ہر قسم کی بکس کیلئے یا وی پی بکس منگوانے کیلئے اس پتہ پر رابطہ کریں

عثمان پبلی کیشنز

جلال الدین ہسپتال بلڈنگ،
چوک اُردو بازار، لاہور

042-7640094, 0333-4275783

upublications@hotmail.com
sh_publication@yahoo.com

محمد عثمان نے

نیئر اسد پرنٹرز لاہور

سے چھپوا کر

عثمان پبلی کیشنز

سے شائع کی

Rs. Rs900

ناشر

ہر قسم کی بکس کیلئے یا وی پی بکس منگوانے کیلئے اس پتہ پر رابطہ کریں

عثمان پبلی کیشنز جلال الدین ہسپتال بلڈنگ، چوک اُردو بازار، لاہور

042-7640094, 0333-4275783

upublications@hotmail.com

sh_publication@yahoo.com

پیش لفظ

ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا کے لیکچروں کا یہ سلسلہ گریجویٹ سکول آف ہومیو پیتھکس میں لیا گیا تھا۔ شروع میں ان میں سے بعض لیکچر جرنل آف ہومیو پیتھکس میں شائع ہوئے اور اس کتاب میں درج کرنے کی غرض سے ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ مصنف نے اپنے ڈھنگ سے ہر ایک دوائی کا مطالعہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس طرح انہوں نے اسے اصطلاحی مشکلوں سے نکال کر آسان بنا دیا ہے۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں ہر ایک دوا کے خاص خاص نشانوں پر روشنی ڈالی ہے تا کہ پڑھنے والا انہیں فوراً ہی ذہن نشین کر سکے اور ان کی اہمیت سمجھ لے۔ بعض علامتوں کو بار بار دوہرایا گیا ہے۔ اس پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ مگر مصنف کا خیال ہے کہ اس طرح پڑھنے والے کو یہ بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ یہ علامت اہم ہے اور اس کو یاد رکھنا لازمی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ مبتدیوں کو اس سے بھاری رہنمائی ملتی ہے۔ میٹریا میڈیکا سمجھنے اور پڑھنے کے لئے کوئی خاص شاہراہ نہیں ہے۔ تاہم لگاتار مطالعہ کرتے رہنا اور مریضوں کو دیکھتے رہنا اس کا طے شدہ راستہ ہے۔ اسے سمجھا جا سکتا ہے رٹا نہیں جا سکتا۔ جو رٹنے کی کوشش کریں گے، وہ لازمی طور پر اس میں ناکام رہیں گے۔ باقاعدہ مطالعہ اور اس کا استعمال ہی بہترین ذریعہ ہے۔ عملی واقفیت حاصل کرنے کے لئے کسی اچھی ریپرٹری کی مدد سے مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ مقابلہ اور فرق کیا جا سکے۔ میٹریا میڈیکا پڑھنے اور سمجھنے کے لئے اس سے پہلے ہی مین کا آرگنن بخوبی غور سے پڑھنا چاہیے۔ اس کے بعد ان دونوں کا مطالعہ شانہ بشانہ ہونا چاہیے۔ ہومیو پیتھک علاج میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آرگنن، میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری کا باقاعدہ اور متواتر مطالعہ لازمی ہے۔

مصنف

فہرست

اب روٹے نم (Abrotanum)

یہ دوائی نہایت کارآمد ہے اور کثرت سے استعمال ہونی چاہیے۔ اس کی علامتیں بھی اکثر انہی حالتوں میں نمودار ہوتی ہیں جہاں برائی اونیا اور رسٹاکس نے فائدہ پہنچایا ہے تو بھی اس کی علامتوں نے اس کی جدا گانہ حیثیت قائم کی ہے۔ متحرک دردوں کی ایسی تکلیف میں جہاں دل بھی ماؤف ہو، نکسیر میں خون ملا پیشاب آنے کی تکلیف، مگر مند ہونا اور لرزہ وغیرہ تکلیفوں میں یہ دوائی مفید ثابت ہوئی ہے۔ جب کہ دستوں کی بھی شکایت موجود ہو۔ مندرجہ بالا بیماریاں جب یکا یک دستوں کے دب یا رک جانے کے بعد پیدا ہوئی ہوں تو اب روٹے نم کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر جب جوڑوں کا درد یکا یک دب گیا ہو اور اس درد کے بعد دل کی شدید علامتیں نمودار ہوئی ہوں تو لیڈم آرم اور کالمیا کے مشابہ ہے۔

بچوں کے سوکھیا مسان میں یہ نہایت مفید ہے۔ لیکن عمومیت سے ظاہر نہیں ہوتی۔ اس دوائی کا سوکھیا مسان جسم کے نچلے حصہ سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بڑھتا ہے۔ اس طرح چہرہ سب سے آخر میں سوکھتا ہے مگر لائیکو پوڈیم، نیٹرم میور اور سورائنم میں اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔

اس سے پلوری میں آرام ملتا ہے جبکہ برائی اونیا ناکام رہا ہو۔ حالانکہ ظاہرہ طور پر اس کی علامتیں تھیں۔ ایک زچہ کو دم کشی اور تشویش کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔ دل میں درد تھا۔ اس کے رشتہ دار واحباب اس کا آخری وقت دیکھ کر اس کے پاس موجود تھے۔ معلوم ہوا کہ اسے ٹخنوں تک گھٹنے میں گٹھیا وات کا درد رہا اور پھر وہ اپنے گھر میں ادھر ادھر آنے جانے کے لئے لاٹھی کا سہارا لے کر چلا کرتی تھی اور یہ تکلیف ہونے سے صرف چند روز پہلے اسے کوئی زود اثر لیپ لگانے سے فوری صحت حاصل ہوئی تھی؟ اب روٹے نم استعمال کرایا گیا اور اس کو اس سے فوری آرام ملا۔

اس نے معدہ میں جلن کے ساتھ ایسا درد پیدا کیا ہے جیسے زخم پڑ گیا ہو اور جیسے تے ہو گی۔ اس کے ساتھ سے اس تکلیف میں بھی آرام ملا ہے۔

تکلیف کا اپنی جگہ بدلنا اب روٹے نم کی نمایاں علامت ہے۔ جب کوئی مرض اپنی شکل بدل کر کسی دوسرے مرض کی شکل میں ظاہر ہو تو اب روٹے نم پر توجہ دینی چاہیے۔ جب کن پیڑ کا ورم ہٹ کر فوطوں یا چھاتیوں میں آجائے تو اس حالت میں عموماً پلسا ٹیلا سے آرام ہو جاتا ہے۔ مگر جب دونوں ہی ناکام رہے ہوں تو اس حالت میں اب روٹے نم سے فائدہ ہوا ہے۔

اسی طرح جب یکا یک دست رک گئے ہوں اور اس کے بعد بواسیر یا شدید آم وات (Rhenmatism) کا درد پیدا ہو گیا ہو اور جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ خون کا اخراج ہو تو اس حالت میں بھی اب روٹے نم مفید ثابت ہوا ہے۔

اب روٹے کا مریض سرد ہوا اور سرد مرطوب موسم برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کو کمر کے دردوں کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی تکلیف کثرات کو بڑھ جاتی ہے۔

اس سے لڑکوں کے فوطوں میں پانی بھر جانے کی تکلیف کو آرام ملا ہے۔ یہ چھوٹے بچوں کی ناف سے

خون جانا بند کرتا ہے۔

اس میں دست یا قبض میں سے کوئی ایک شکایت ضرور ہوگی۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو اس مریض کو گٹھیاوات کے درد ہوں گے اور اگر دست کی شکایت ہو تو اس کی طبیعت اچھی ہوگی اور جونہی دست بند ہوں گے اس کی تکلیف میں مزید اضافہ بھی ہوگا۔ لہٰذا دست آنا اس کے لئے مفید رحمت ہے جیسا کہ نیٹرم سلف اور زنکم میں بھی ہوتا ہے۔

جگہ جگہ تیز درد ہوتے ہیں خصوصاً عصبیہ الرحم اور جوڑوں میں۔

ایسٹک ایسڈ (Acetic Acid)

یہ دوا ایسے لوگوں کی تکلیف میں مفید ثابت ہوئی ہے جن کے چہرے کی رنگت پیلی ہو اور شکل وصورت بیماروں جیسی ہو۔ ایسے مریض جو برسوں سے دبلے پتلے اور کمزور ہوں اور جنہیں ورثہ میں تپ دق کی بیماری ملی ہو۔

بدن کا کمزور ہوتے جانا، سوکھتے جانا، خون کی کمی، بھوک کی کمی، جلن کے ساتھ پیاس اور پیلے رنگ کا پیشاب بکثرت آنا وغیرہ علامتوں کا مجموعہ ہی ایسٹک ایسڈ کی سوئی علامت ہے۔ ایسی گرمی کا احساس جس کے ساتھ ایسی چکنی ہو جو نمودار ہو اور مٹ جائے۔ نوجوان لڑکیوں میں خون کی کمی، عام استسقاء (شوجت) کی حالت اور ڈنک کے برے اثر اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ کلوروفارم کے برے اثر کو دور کرنے کے لئے سرکہ ایسی دوائی ہے جو بڑی مدت سے استعمال ہوتی آئی ہے۔ یہ بواسیر کی قبض میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ناک، معدہ، مقعد کے اندرونی حصہ اور پھیپھڑوں کی بلغمی جھلیوں اور زخموں سے خون کا اخراج بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ اس کا مریض ٹھنڈک برداشت نہیں کر سکتا۔

ذہنی انتشار، اپنے ہی بچوں کو نہ پہچانے، اس کے ساتھ حال میں ہی کیا گزری ہے، یہ بات بھول جائے۔ بار بار تشویش ہو خواہ مخواہ دوسری لیتا رہتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کوئی نہ کوئی بات ہونے والی ہے۔ چڑچڑا مزاج اور بار بار شکایت کرتا ہے۔

خون کی کمی والے اور دبلے مریض کو غشی کے دورے آئیں، سر درد ہو، چہرہ پیلا اور موم سا چکنا، نکسیر، ایک گال پیلا اور دوسرا سرخ، گلے یا نرخرے کا خناق، ان مٹ پیاس، معدہ کی انکس، خون کی قے یا الٹی قے جس میں کھایا پیا نکلے، پیٹ اور معدہ میں جلن جو پیٹ کے بل لیٹ جانے سے گھٹ جائے۔

پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ اپھارہ یا استسقاء (پانی بھر آنا) چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ پتلے، خون ملے یا صرف خون کے دست آتے ہیں۔ بواسیر میں خون بکثرت خارج ہوتا ہے۔ پرانے دست۔

پانی سا پیشاب بکثرت آئے۔ اس نے ذیابیطس (مدھومیہ) میں فائدہ کیا ہے۔ خواہ پیشاب میں شکر آتی ہو یا نہ آتی ہو۔ مگر جب پیاس شدید ہو، بدن کمزور ہو، رنگت پیلی ہو اور گوشت پوست سوکھتا چلا جائے تو یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

لاغر، منی (دھریہ) کا اخراج، اعضاء پوشیدہ ڈھیلے اور پیروں میں ورم، رحم سے خون کا اخراج، حیض

بکثرت یا پانی سا پتلا اخراج۔ جب بدن میں خون کی کمی ہو تو قلت حیض۔
نرخرے کی کمزوری، کالی کھانسی، خناق، اس سے نرخرے کے خناق کے بہت سے مریضوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ خراش گلو اور ہتھیلیوں کی رنگت کا پیلا پڑ جانا۔ ایسے مریضوں کی پرانی اور خشک کھانسی جن کی شکل وصورت بیماروں جیسی ہو اور چہرہ پیلا ہو، جنہیں تپ دق ورشہ میں ملا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ پاؤں کا استسقاء (سوجن) دست اور ورم تشنی یارات کو پسینہ آئے پھیپھڑوں سے خون گرے۔ چھاتی اور معدہ میں جلن ہو۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ اور پرانا برانکائیٹس۔
ہاتھ پیر کمزور اور بے بس اس کے ساتھ ورم آموات کا درد یا پانی بھر آنا۔ دستوں کے ساتھ کسی عضو میں پانی آ جانا۔ یہ دوائی بڑی گہرائی تک اور اپنے مخصوص حلیے کے مریضوں پر ہی کام کرتی ہے۔ جب خوب سوچ سمجھ کر دی جائے تو بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ جب سرکہ کافی اور نمک وغیرہ اشیاء کو خوراک کی طرح اندھا دھند استعمال کیا جائے اور وہ دوائی بن جائیں تو ایسٹک ایسڈ کا استعمال کرنا چاہیے۔ پرانے اور ضدی مرض والے بیماروں کی نسبت ہمیں ایسے بیماروں کی نگرانی زیادہ احتیاط سے کرنی چاہیے۔

ایکونائٹ نے پلس (Aconite Naples)

ایکونائٹ پلس ایسی دوا ہے جس کے اثر کا وقفہ بہت کم ہے۔ اس کی علامتیں بھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتیں۔ اگر بڑی مقدار میں کھایا جائے تو یہ شدید قسم کا زہر ثابت ہوا ہے۔ یا تو زندگی کو تباہ کر دے گا اور یا اپنے اثرات نہایت سرعت سے نمایاں کرے گا۔ یہاں تک اگر مریض بچ رہے تو اسے صحت حاصل کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ یہ دوا کسی پرانے مرض کے کام نہیں آتی۔ اس کی علامتیں طوفان کی طرح بڑے شدومد سے نمودار ہوتی ہیں۔ اپنا اثر دکھاتی ہیں اور فوراً ہی مٹ جاتی ہیں۔ ذرا سا غور کرنے ہی سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ایکونائٹ کس قسم کی بیماریوں میں کام آسکتی ہے۔ اور کسی قسم کے مریض کو مفید ہو سکتی ہے۔ یہ اتفاقیہ بیماری میں جس کا وقفہ کم ہو کارآمد ہو سکتی ہے۔
اگر ہم اپنے تجربے اور ہومیوپیتھک مشاہدے کی روشنی میں غور کریں تو ہمیں یاد ہوگا کہ اگر مضبوط، ہٹے کٹے اور ایسے بدن والوں کو جن کے بدن میں خون بکثرت ہو سردی لگ جائے تو وہ نہایت شدت سے ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ دبلے پتلے بدن والوں اور بیماروں جیسے اشخاص میں اس سردی کے اثر بڑی سستی سے ظاہر ہوتے ہیں انہیں شدید مرض میں آہستہ آہستہ آرام ملتا ہے۔ وہ اس شدت کے ساتھ اور اس طرح یکایک بیمار نہیں ہوتے۔ اس سے اور ایکونائٹ کے اتفاقیہ اثر کی پڑتال کرنے سے یہ سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ جو لوگ ایکونائٹ کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے بدن میں خون کی افراط ہوتی ہے۔ ایسے تومند اشخاص، چھوٹے بڑے یا بچے معمولی سردی لگنے سے بیمار نہیں ہوتے۔ بیمار ہوتے ہیں تو سخت سردی لگنے سے۔ کم کپڑا ہونے سے جب سردی لگ جائے، اتفاقیہ شدید تبدیلی سے، بڑی دیر تک خشک و سرد ہوا میں بہت دیر تک غیر محفوظ حالت میں رہنے اور سردی کھا جانے سے۔ اگر مضبوط ہٹے کٹے بدن والے نوجوان نے کم کپڑے پہن رکھے ہوں یا وہ بہت دیر تک شدید سردی کے موسم میں خشک و سرد ہوا میں رہ جانے سے یا موسم

میں یکایک اور شدید تبدیلی آجانے سے صبح سویرے سردی کھا جائے تو رات ہونے سے پہلے پہلے شدید علامتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ ایکونائٹ کی ضرورت صرف ایسے مریضوں کے لئے ہوتی ہے جن کے بدن میں خون کی افراط ہو، جو تندرست ہوں جن کا دل مضبوط ہو دماغ چست ہو، گردش بدن بھی مضبوط ہو اور جو یکایک سخت سردی لگ جانے سے بیمار ہو جائیں۔

ایکونائٹ میں قدرتی طور پر وہ نتیجے نہیں پائے جاتے جو ورم کی حالت کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ جب طوفان اسی سرعت سے ختم ہو جائے تو پہلے کی سی حالت آنے میں دیر نہ لگے گی۔ ایسے تنومند اشخاص میں اتفاقیہ اجتماع خون کا امکان بہتر ردعمل کی وجہ سے ناممکن بن جاتا ہے۔ ظاہرہ طور پر بیماری کی فوری موت کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ تاہم صحت جلد بحال ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جیسا کہ ڈنہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ "یہ عظیم طوفان ہے جو جلدی ہی گزر جاتا ہے" ڈنہم نے اپنی میٹریا میڈیکا میں اس دوا کا نہایت شاعرانہ طور پر بیان کیا ہے اور وہ پڑھنے کے قابل ہے۔

سرد خشک ہوا سے سردی لگنے سے تکلیف اتفاقیہ طور پر نمودار ہوتی ہے۔ جن بچوں کے بدن میں خون بکثرت ہو، ان کی حالت میں تم نے دیکھا ہے کہ ان کے دماغ میں یکایک خون جمع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے۔ یا تشنج آجاتا ہے۔ یہ اتفاق اور شدت جسم کے ہر ایک حصہ میں مثلاً دماغ، پھیپھڑا، جگر، خون یا گردے میں دیکھ سکتے ہیں۔ ایکونائٹ ان تمام تکلیفوں میں مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ جو یکایک سخت سردی یا انتہائی گرم موسم میں یکایک سردی یا گرمی لگنے سے نمودار ہوں۔ اس میں پھیپھڑے اور دماغ کی تکلیف سردی میں اور ورم معدہ اور ہضم کی خرابیاں گرمی کے موسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے بدن میں خون بافراط ہے کیسے یکایک گرمی کھا جاتے ہیں اور شدید طور پر بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ان کی اتفاقیہ تکلیف دیکھنے میں نہایت خوفناک ہوتی ہے۔ تکلیف کے اس ابتدائی مرحلے میں گردش خون میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ دل کی حرکت شدید طور پر بڑھ جاتی ہے۔ دماغ میں زبردست انتشار آجاتا ہے۔ شدید ہیجان اور خوف غالب آجاتا ہے۔

ایکونائٹ کے مریض کی حالت میں عموماً جو ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں، وہ نہایت نمایاں ہوا کرتی ہیں۔ مریض اپنی بیماری کی شدت کا زبردست احساس کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اعصاب (وات ناڑیوں) میں انتہائی جوش ہوتا ہے۔ خوف چہرے پر نمایاں ہوتا ہے۔ دل کی حرکت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مریض سب سے پہلے یہ بات سوچنے لگتا ہے کہ میں ضرور مر جاؤں گا۔ اس کا مطلب موت ہی ہونا چاہیے اور وہ اس سے ڈرتا ہے۔ یہ احساس اس کے چہرے پر صاف عیاں ہوا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ڈاکٹر دوائی کھانے سے اب کوئی فائدہ نہیں۔ میں تو مرنے ہی والا ہوں۔ اکثر حالتوں میں مریض اپنے مر جانے کی بابت وقت کی پیش گوئی بھی کرتا ہے۔ اگر اس کے کمرے میں گھڑی ہو تو وہ کہنے لگتا ہے کہ جب گھنٹے کی سوئی فلاں مقام پر پہنچے گی تو میں مر جاؤں گا۔ جب ہم یہ انتہائی خوف، پریشانی، شدید بے چینی، علامتوں کو اتفاقیہ طور پر اور نہایت شدومد کے ساتھ نمودار ہوتے دیکھیں تو سمجھ لیجئے کہ مریض ایکونائٹ کے زہر سے مر رہا ہے یا اس کو ایکونائٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے مریض کو جس کی بیماری ایکونائٹ کے زہر کے مشابہ ہو، ایکونائٹ کی حتی

الامکان کم از کم خوراک کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس دوا کے اثر کا وقفہ نہایت کم ہے۔ یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیے۔

جسم کے خواہ کسی بھی حصہ کی تکلیف زیر غور ہو، آپ کو ورم کی حالت وہاں ضرور ملے گی۔ اہمیت عضو ماؤف کی نہیں ہے بلکہ مریض کے چہرے کی ہے۔ جس کا میں بیان کر چکا ہوں۔ مندرجہ ذیل علامتیں ناقابل فراموش ہیں اور سب سے پہلے آپ انہی کا مشاہدہ کریں گے۔

چہرہ، ذہنی کیفیت، بے چینی اور شدت!

بہت سی ایسی ذہنی علامتیں ہیں جو اس خوف اور پریشانی کے مقابلہ میں کم اہمیت رکھتی ہیں۔ مندرجہ بالا علامتیں جو کہ مریض کی حالت کا آئینہ ہیں۔ چند دیگر علامتوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ مریض کو اپنے یار دوستوں سے کوئی انس نہیں رہتا۔ اسے اس بات کی ذرا پروا نہیں رہتی کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ اسے ان سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ اکثر لاپروائی کی حالت ہوتی ہے۔

میں نے اب تک جو بیان کیا ہے اس سے یہ بات فوراً سمجھی جا سکتی ہے کہ میٹریا میڈیکا کی تمام دوائیوں میں یہ تصویر نہیں آ سکتی۔ درحقیقت یہ تصویر صرف ایکونائٹ کی حقیقی تصویر ہے۔ آپ اس تصویر کا خواہ کسی بھی دوسری دوا سے مقابلہ کریں۔ آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ صرف ایکونائٹ کی واحد ملکیت ہے۔

آپ کو اس تصویر کی کچھ لکیریں شاید دوسری دوائیوں میں مل جائیں۔ لیکن میں نے جن کا مجموعی طور پر ذکر کیا ہے، وہ تمام خوبیاں صرف ایکونائٹ میں ہی ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر ذہنی علامتیں لیں، ان سب میں شدت پائی جاتی ہے۔ اگر بکواس پایا جائے تو وہ شدت کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ جوش ہوگا خوف ہوگا اور پریشان ہوگا۔ بکواس (ہذیان) کا مریض، جوش اور خوف کی وجہ سے رونے لگتا ہے۔ جیسے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ انتہائی جوش، خوف اور موت کا خوف۔ آپ مریض کو دیکھ کر حیران ہوں گے کہ وہ کیوں رو رہا ہے۔ ایکونائٹ کے خوف میں اور کئی طرح کے مزاج آتے ہیں۔ مریض کراہتا ہے، چڑچڑا پن، غصہ، چیزوں کو پھینکتا ہے۔ ان سب میں فکرمندی اور شدت نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ علامتیں اپنے طور پر نہایت اہم ہیں، باقی ساری علامتیں ان کے شامل حال ہیں۔

درد کے ساتھ چیخ مارے۔ یہ درد کی شدت کا اظہار ہے جیسے کوئی چاقو مارتا ہو، ڈنک لگتا ہو، کاٹتا ہو، چھرا مار دیتا ہو۔ ایکونائٹ کی تکلیف کی شدت حیران کن ہے۔ حتیٰ کہ اگر اعصاب (وات ناڑیوں) میں درد ہو جائے تو وہ نہایت شدید ہوتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ اس پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے۔ ورنہ اس کو اتنی سخت تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ کتابوں میں لکھا گیا ہے: "مریض اپنی موت کے دن کی پیش گوئی کرتا ہے۔" بڑی حد تک یہ اسی خوف کا نتیجہ ہے۔ جس کے وہ زیر اثر ہے اور یہ ذہنی تصویر ہر حالت میں موجود ہوگی۔ خواہ بیماری کا نام نمونیا ہو یا جسم کے کسی بھی حصہ میں ورم ہو یا گردے، جگر اور انتڑیوں پر سوزش ہو۔

سر میں چکر آنا بھی اس علامتی تصویر میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ سر چکراتا ہے جیسے غبار چکر کاٹتا ہو۔ کوئی عورت بازار میں سودا سلف خریدتے وقت اگر یکایک کتے سے ٹکرا جائے اور اسے یکایک شدید چکر آ جائے حتیٰ کہ گاڑی میں بھی نہ چڑھ سکے تو سمجھ لو کہ ایکونائٹ ہی اس کی دوا ہے۔ "چکر جو خوف سے آئے،

یکا یک خوف لگنے سے آئے اور جب اس خوف کا نتیجہ خوف کی شکل میں ہی موجود ہو۔" اگر خوف کا اثر وبائی ہو تو یہ ادویم کی طرف بھی زبردست اشارہ ہے۔ خوف سے پیدا شدہ شکائتیں خوف کی وجہ سے دماغ پر ورم آجانا اور خوف کی وجہ سے سر چکرا تا حتیٰ کہ خوف کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ میں خون جمع ہو جائے سارے ہی جسم میں ہلچل پیدا ہو جائے۔

سر درد کو بیان کر سکنا تو بڑا ہی مشکل ہے کیونکہ اس کی شدت ہی ایسی ہوتی ہے۔ دماغ میں اور کھوپڑی میں کتر ن وجلن اور ان کے ساتھ خوف و بخار اور تشویش۔ سر درد جو سردی لگ جانے سے ہو، یا جو نزلہ و زکام دب جانے سے ہو۔ جن لوگوں کے بدن میں خون بافراط ہے، انہیں یکا یک سردی لگ جانے سے، خشک و سرد ہوا میں سواری کرنے یا گھومنے پھرنے سے جب زکام یکا یک بہنا بند ہو جائے۔ آنکھوں کے اوپر شدید درد، دماغ میں خون کا جمع ہونا اور اس کے ساتھ سر درد، تشویش اور چہرہ گرم۔

وہ علامتیں جن کے سہارے آپ آنکھ کی تکلیف میں ایکونائٹ دے سکیں، بے شمار ہیں۔ یکا یک آنکھیں دکھنی آجائیں، ان میں خون جمع ہو جائے، خون کی رنگت نہایت سرخ ہو، ریشے یکا یک متورم ہو جائیں، آشوب چشم وغیرہ یہ سب سردی لگنے، سرد خشک ہوا لگنے سے ہوتا ہے۔

بڑی مدت سے یہ نصیحت دی جا رہی ہے کہ سوزش کے ابتدائی مرحلے میں ایکونائٹ دو۔ یہ اچھی نصیحت نہیں ہے۔ حالانکہ یہ ہماری بھی کتابوں میں درج ہے۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ مریض کی جسمانی بناوٹ کیا ہو یا یہ کیسے اثر کریگا۔ اس طرح کسی مریض کو دوا دینے کا طریقہ مت اختیار کرو۔ اگر ایکونائٹ ہی دینا ہے تو اس کے تمام ضروری عنصر جمع کرو اور اگر ممکن ہے تو کوئی دوسری بہتر دوا تجویز کرو۔ دوا دینے کا ایک اور بھی طریقہ رائج ہے۔ یعنی اگر بخار ہے تو ایکونائٹ دے دو۔ ابتدا میں بیماری کا نام رکھ کر دوا دینے والوں کے نزدیک ایکونائٹ ہی بخار کی دوا تھی۔ دوا تجویز کرنے کا یہ طریقہ برا طریقہ ہے۔

ایکونائٹ میں آنکھیں متورم ہو جاتی ہیں اور یہ ورم اس شدومد سے آتا ہے کہ مریض یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ اتنی جلدی یہ ورم کیسے ہو گیا۔ آنکھوں پر ورم آجاتا ہے' کیچڑ نہیں آتا اور اگر آتا بھی ہے تو صرف پانی سی پتلی گید آتی ہے۔ اگر یکا یک ورم آجائے اور گید گاڑھی ہو تو اس حالت میں دوا ایکونائٹ نہیں ہوگی۔ ایکونائٹ کے اثر کا نتیجہ ورم نہیں ہوتا۔ وہ سب حالتیں جہاں نتیجہ ورم ہو، ہمیشہ ہی کسی دوسری دوائی کے لیے اشارہ کرتی ہیں۔ آپ بخار کی حالت میں ایکونائٹ ہرگز تجویز نہ کریں جب تک کہ ایکونائٹ کا مریض موجود نہ ہو۔ اگر در حقیقت ایکونائٹ کا بخار ہے تو مریض روشنی سے گھبرائے گا۔ بخار کے ساتھ شدید بے چینی ہوگی، ٹکٹکی لگا کر دیکھے گا اور پتلی سکڑی ہوئی ہوگی۔ "شدید درد اور آنکھ کے کوئے کی گہرائی میں ورم" آپ ایکونائٹ صرف اسی حالت میں دیں جب اس کی علامتیں موجود ہوں۔ ایسا ورم جو بڑی دیر تک قائم رہے، اس میں پیپ آجائے یا گر بلتی جھلیوں سے پیپ بہنے لگے تو یہ علامتیں ایکونائٹ تجویز کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ جب خون میں زہر سرایت کر گیا ہو۔ مثلاً سوتی جھرا تو ہرگز ایکونائٹ نہ دینا چاہیے۔ کیونکہ ان حالتوں میں ایکونائٹ کی سی شدید علامتیں نہیں پائی جاتیں۔

اعصاب میں جوش بھی نہیں پایا جاتا۔ اس کے برعکس غنودگی، سستی پائی جاتی ہے اور جلد کی رنگت ارغوانی

ہوتی ہے۔ جبکہ ایکونائٹ میں جلد کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ جب بخار میں درجہ حرارت آہستہ آہستہ بڑھے اور متواتر قائم رہے تو ایکونائٹ ہرگز نہ دینا چاہیے۔ جن بخاروں میں درجہ حرارت متواتر قائم رہتا ہے وہاں ایکونائٹ کی علامتیں نمودار نہیں ہوتیں۔ ایکونائٹ کا بخار عام طور سے تھوڑی دیر قائم رہتا ہے اور اس کا حملہ بڑا تیز ہے۔ اتر کر چڑھنے والے بخاروں سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں اس کی علامتیں نہیں پائی جاتیں۔ ممکن ہے اتر کر چڑھنے والے بخار کے ایک حملے میں آپ کو کوئی بات دھوکہ دے جائے۔ مگر دوسرا حملہ تو ایکونائٹ دینے کی صاف ممانعت کے مترادف ہے۔ بعض دوائیوں کی علامتیں مقررہ وقت پر نمودار ہوتی ہیں۔ مگر ایکونائٹ اس خصوصیت سے محروم ہے۔ بخار کا شدید ترین حملہ پہلی ہی رات میں ختم ہو جائے گا۔ بشرطیکہ ایکونائٹ دوا تھی۔ اگر ایسا نہ ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ نے ایکونائٹ دے کر غلطی کی ہے۔ بیماری کی حالت میں جو کچھ بھی موجود ہے اس پر غور کرنا چاہیے۔ نہ صرف انہی باتوں پر جن کو آپ کی تجویز کردہ دوا پورا کر لیتی ہے بلکہ ان باتوں پر بھی غور کیجئے جن کو آپ کی تجویز کردہ دوا پورا نہ کرتی ہو۔

ایکونائٹ میں آنکھوں میں ورم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جلن ہوتی ہے اور سوجن آجاتی ہے۔ پپوٹوں پر اس قدر اور اس تیزی سے ورم آجاتا ہے کہ وہ مشکل سے کھل پاتی ہیں اور جب چٹکی کی مدد سے پپوٹوں کے سروں کو پکڑ کر بمشکل کھولا جاتا ہے تو ان سے گرما گرم آنسو ٹپکتے ہیں مگر پیپ نہیں ہوتی۔ یہ ورم یکا یک سردی لگنے کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ جب بھی بھی بلغمی جھلیوں پر ورم آئے گا، خون اور پانی گرنا لازمی ہے۔ یکا یک خون کی تھیلیاں پھول جاتی ہیں اور ٹپکنے لگتی ہیں۔ خون کی نالیاں پھٹ پڑتی ہیں اور باریک نالیوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔

کان بھی اتفاقیہ طور پر متورم ہو جاتے ہیں۔" ان میں شدید چپکن ہوتی ہے اور کٹن کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے۔ بچہ خشک اور سخت سرد ہوا میں کھیل کود کر گھر لوٹتا ہے۔ بدن پر کپڑا کم ہوتا ہے۔ اب وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیختے چلانے لگتا ہے۔ یہ کان درد شام ہونے سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ بچہ دن بھر باہر کھیلتا رہا ہو۔ بخار بھی آجاتا ہے اور وہ فکر مند بھی ہو جاتا ہے۔ اسے اٹھائے اٹھائے پھرنا پڑتا ہے تکلیف کی شدت ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ آواز برداشت نہیں ہوتی۔ باجے کی آواز سے سارا بدن کانپ اٹھتا ہے۔ قوت سامعہ (سننے کی طاقت) اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ سارے ہی جسم کے اعصاب میں اس طرح جوش آجاتا ہے۔ تکلیف جسم کے خواہ کسی حصہ میں کیوں نہ ہو، اس کی نوعیت نہایت شدید ہوا کرتی ہے۔ مریض ہمیشہ ہی فکر مند رہتا ہے اور اس کا مزاج چڑچڑا ہوتا ہے۔" کان میں درد ہوتا ہے جیسے ڈنک لگتا ہو، جلن ہوتی ہو، قینچی سے کوئی کترتا ہو، کاٹتا ہو۔

زکام کے ساتھ اگر شدید سر درد ہو اور جب یہ تکلیف دن میں سردی لگنے کے بعد رات کو نمودار ہوئی ہو اور اتفاقیہ طور پر نمودار ہوگئی ہو تو یہ زود اثر اور قلیل عرصہ تک کام کرنے والی دوا آرام دے گی۔ وہ زکام جو کاربوویج دینے سے صحت حاصل کرے، سردی لگنے کے کئی دن بعد نمودار ہوتا ہے۔ کاربوویج کا مریض باہر سے گرم ہو کر آتا ہے اور آپ کے کمرے میں آکر جب کوٹ اتارتا ہے تو سردی کھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایکونائٹ کا مریض معمولی کپڑے پہن کر سخت سرد ہوا میں گھومتا رہتا ہے اور وہیں سردی کھا جاتا ہے۔

اگر وہ تنومند ہے اور اس کے بدن میں خون کی کثرت ہے تو وہ آدھی رات سے پہلے پہلے یکا یک بیمار ہو جائے گا۔

ایکونائٹ خاص طور سے ایسے بچوں کے زکام میں ظاہر ہوتا ہے جن کے چہرے کی رنگت گلابی ہے اور جن کے بدن میں خون بکثرت ہے۔ بیماروں جیسے اور پیلے رنگ کے چہرے والے بچوں کے زکام میں یہ کام نہ دے گی۔ ایسے بچے سردی لگنے سے کافی دیر بعد بیمار ہوا کرتے ہیں کیونکہ ان کی جسمانی طاقت اس قدر گھٹ جاتی ہے کہ ان کی تکلیف اکثر دو تین روز تک نمودار نہیں ہوتی۔ اگر آپ ایک ہی خاندان کے دو بچے لیں، ان میں سے ایک دبلا پتلا ہو اور دوسرا مضبوط اور بھرے بدن والا اور ان دونوں کو سردی لگا دیں تو ایک کو اسی رات کو کھانسی ہو جائے گی اور اسے ایکونائٹ دینے کی ضرورت پڑے گی اور دوسرے کو تکلیف اگلے دن صبح ہوگی۔ اس کو ہیپر سلفر دینے کی ضرورت پڑے گی۔

زکام کے ساتھ نکسیر، سر درد، تشویش اور خوف کی علامت پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔ چہرے سے تشویش ظاہر ہونا پہلی شرط ہے۔ جس کو ایکونائٹ کا مریض لازمی طور پر پورا کرے گا۔ ایکونائٹ کا نمونہ مریض کے چہرے سے عیاں ہو جاتا ہے۔ اس کا چہرہ دھیان سے دیکھئے، اس پر انتہائی پریشانی کے آثار ہوں گے۔ یہ ایکونائٹ کی زبردست علامت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ چہرہ بہت کچھ بتا دیتا ہے۔ در حقیقت وہ ساری بیماری کا آئینہ ہے۔ اس کی مدد سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ جسم میں کیا خرابی آ گئی ہے۔ چہرہ ساری کہانی بتا دیتا ہے۔ خوشی، غمگینی اور انسان کی ساری جسمانی تکلیف، چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی صاف معلوم ہو جاتی ہے۔ صحیح رائے قائم کرنے سے پہلے چہرے کو ایک یا دو بار دیکھ لینا ہی کافی ہے۔ جس مریض کو ایکونائٹ کی ضرورت ہوگی اس کے چہرے پر تشویش اور پریشانی کی ان مٹ چھاپ ہوگی۔

ایک گال سرخ اور دوسرا زرد۔ یہ علامت بہت سی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن چہرے سے پریشانی کا اظہار، خوف، گرمی، بے چینی، تکلیف کا یکا یک نمودار ہونا، مریض کی جسمانی بناوٹ یعنی اس کے بدن میں خون کا بکثرت موجود ہونا اور سخت خشک انتہائی سرد ہوا میں کم کپڑے پہن کر گھومنے کے فوراً ہی بعد تکلیف کا پوری شدومد سے نمودار ہونا۔ ایک مجموعی علامت صرف ایکونائٹ میں ہی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ یہاں چند دیگر دوائیوں میں سے ہو، جہاں باقی حالتیں موجود ہوں۔ چہرے میں عصبی درد (درد پیڑا) جیسے چہرے کے دونوں طرف گرم ماریں بندھی ہوئی ہیں۔ کوئی شخص خشک سرد ہوا میں گھوڑے کی سواری کرے۔ اس کا چہرہ کھلا ہوگا اور سرد خشک ہوا لگتی ہو اور وہ اس طرح متاثر ہو جائے تو درد شروع ہو جائے گا اور شدت اختیار کر جائے گا۔ وہ اس شدت سے چلا اٹھے گا، چیخ مارے گا جیسے کوئی چھری سے کاٹ رہا ہے۔ اس طرح کا درد ہوگا۔ اس حالت میں ایکونائٹ دینے سے آرام حاصل ہوگا۔ "بدن پر جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔" ایکونائٹ میں یہ احساس تمام اعصاب میں ہوتا ہے۔ اس میں ایک اور احساس بھی ہوتا ہے یعنی جیسے اعصاب کے اوپر برف سا ٹھنڈا پانی گر رہا ہو۔ یہ دیگنس ہائے (گردھری) کی اس حالت میں مفید ثابت ہوا ہے۔ جبکہ اعصاب میں برف سے ٹھنڈے پانی کے گرنے کا احساس ہو۔ چہرے پر جیسے کوئی چیز رینگ رہی ہو، سرسراہٹ اس کے ساتھ درد ہو یا نہ ہو۔" یہ بھی ایکونائٹ کی ایک اہم علامت ہے۔ نہایت

تیز بخار اور چہرے میں انتہائی گرمی کا احساس۔ چہرے کا جو پہلو کروٹ میں ہو وہ پسینہ سے تر ہو جائے اور اگر مریض کروٹ بدل لے تو وہ پسینہ فوراً ہی خشک ہو جائے۔ پھر وہ رخ پسینے سے تر ہو جائے گا جس کے سہارے مریض لیٹے گا۔

خوب! دانت درد کے لیے یہ دوا جادو کا اثر رکھتی ہے۔ دانت درد کے لیے یہ دوائی اس قدر مفید ثابت ہوئی ہے کہ آج کل ہر ایک بڑھیا بخوبی جانتی ہے کہ روئی کے پھائے پر ایکونائٹ کی ایک بوند ڈال کر اس کو پرانے کھوکھلے دانت میں رکھنے سے فوراً آرام آ جائے گا۔ یہ اکثر مرض کو عارضی طور پر ہی آرام کرتا ہے۔ ایکونائٹ کی ایک خوراک بہتر طور پر کام کرتی ہے لیکن، پھر وہی پرانی بات دہرانے کی ضرورت آ گئی یعنی درد کی نوعیت، شدت، وجہ یعنی خشک سرد ہوا لگنے سے پیدا ہوا درد، مریض جس کے بدن میں خون بکثرت موجود ہو۔ کھوکھلا دانت شدید درد، گھٹن کے ساتھ اور جیسے کوئی گھتی ہو وغیرہ علامتیں موجود ہونی چاہئیں۔ کئی بار اس قسم کا درد بھلے چنگے دانتوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ اور دانتوں کی پوری کی پوری قطار میں ہونے لگتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ درد انتہائی شدت کے ساتھ موجود ہو اور سردی لگنے سے ہو۔ مثلاً خشک سرد ہوا میں سواری کرنے سے سردی لگی ہو۔ ایکونائٹ کی ایک خوراک دینے سے ہی درد کو جلد ہی تسکین مل جاتی ہے۔

ذائقہ کی خرابی اور معدہ کی گڑبڑ بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ پانی کے سوا مریض کو ہر چیز کڑوی لگتی ہے اور غضب یہ کہ ایکونائٹ کے مریض کو پانی پینے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ یہ تقریباً ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانی پینے سے انکار کرے اور یہ پانی پینا اسے موافق بھی ہوتا ہے۔

جلن ایک ایسی علامت ہے جو اس کی علامتوں میں اہم جگہ رکھتی ہے۔ درد خواہ کسی طرح کا ہو اس میں جلن ضرور بالضرور موجود رہے گی۔ سر میں جلن، اعصاب میں جلن، ریڑھ میں جلن، بخار ہو تو اس میں بھی جلن۔ غرضیکہ شکایت خواہ کچھ ہی ہو جلن خاصیت سے ہوگی۔ یہ جلن اکثر ایسی ہوتی ہے جیسے لال مرچیں رگڑ دی ہوں۔

ایکونائٹ گلے کے ورم میں نہایت کارآمد دوائی ہے۔ جبکہ جلن ہو، خراش ہو، خشکی ہو، گلے کی کوڑیاں (ٹانسلز) یا حلق کا بالائی حصہ یا سارا ہی گلا نہایت سرخ ہو۔ اکثر نرم تالو پر بھاری سوجن آ جاتی ہے۔ ورم کی زیادتی، حالیہ ورم اور صرف گلے کے حصہ میں ورم آنا اس کی موٹی علامت ہے۔ مگر صرف اتنی ہی علامت کے سہارے ایکونائٹ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ اس قسم کی تکلیف کے لیے مفید ہے۔ یہ گلے کے ورم کو بھی آرام پہنچاتا ہے، لیکن ہر ایک ہومیو پیتھک معالج جانتا ہے کہ اس قسم کی تکلیف میں ایکونائٹ کے ساتھ ساتھ چالیس پچاس دوائیاں چنی جا سکتی ہیں۔ میں نے صرف ایک ایسے کیس کے بارے بحث کی ہے۔ جس کی پوری علامتیں نہیں دی گئیں۔ اس قسم کی شہادت کو بنیاد بنا کر کوئی بھی ہومیو پیتھک معالج دوا تجویز کر سکتا۔ مگر آپ گلے کی کیفیت پر توجہ دیں۔ ہر ایک ہومیو پیتھک معالج کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کس قسم کے گلے کے لیے ایکونائٹ کی ضرورت پڑتی ہے؟ اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی سامنے آئے گا کہ کیا گلے کا معائنہ کیے بغیر ہی دوائی تجویز کی جا سکتی ہے۔ سمجھدار معالج کے نزدیک اکیلے گلے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کے نزدیک مریض کی اہمیت ہے۔ اگر معالج کے نزدیک صرف متورم عضو ہی قابل غور ہے

اور اس کی ساری توجہ ہمیں مرکوز ہو جائے تو پھر جگر کا علاج کیسے ہوگا؟ وہ اسے تو آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ اس طرح ہمیں مجبور ہو کر اسی پر اکتفا کرنا ہوگا۔ جو کچھ سمجھدار معالج کے سامنے موجود ہے۔ یعنی مرض بطور اکائی اور اس حالت میں ہم یہ بات فوراً سمجھ لیں گے کہ اس تکلیف کی وجہ کیا ہے؟ اگر آپ کے ذہن میں ایکونائٹ کے مریض کا حلیہ موجود ہو تو آپ با آسانی دوا تجویز کر سکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو چیز دیکھی جا سکتی ہے اسے دیکھ لیا جائے۔ اگر آپ جگر دیکھ سکیں تو میں کہوں گا، آپ اسے ضرور دیکھ لیں۔ اگر آپ دل دیکھ سکیں تو میں کہوں گا آپ اس کا معائنہ کر لیں۔

اس گلے میں وہ کیا بات ہے جو مریض کی حقیقی نمائندہ ہے؟ یقیناً اگر دکھن ہو تو اس سے نگلنا مشکل ہو جائے گا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ صرف دکھن سے کوئی معالج ایکونائٹ کا نمائندہ خیال نہیں کرے گا۔ اگر اس مریض کا جسم ایسا ہے جس میں خون کی کثرت ہو، اگر اس نے دن کا بیشتر حصہ سرد و خشک ہوا میں سیر کرنے میں صرف کیا ہے اور رات کو شدید جلن، گلے میں کترن، دکھن ہونے سے نیند ٹوٹ گئی ہو، نگلنا مشکل ہو گیا ہو، تیز بخار ہو گیا ہو، ٹھنڈے پانی کی پیاس لگے اور پانی پینے پر بھی پیاس نہ بجھے۔ پریشانی اور چڑچڑا پن بھی موجود ہو تو آپ نہایت اطمینان کے ساتھ ایکونائٹ دے سکتے ہیں۔ اکثر آپ کے زیر علاج مریض اس قدر سمجھدار ہوگا کہ وہ آپ کو اپنے گھر کے کسی دوسرے شخص کی طرح ہی اپنی تمام کیفیت لکھ دے۔ آپ یہ معلوم کریں کہ مریض کیسا دکھائی دیتا ہے۔ اکثر بیوقوف آدمی بھی بیماری کی بہترین کیفیت بیان کر دیتا ہے۔ جبکہ کوئی سمجھدار شخص صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کرے کہ "ڈاکٹر صاحب! براہ کرم دوائی بھیج دیجئے۔ میں نے گلا دیکھا ہے، اس کی رنگت سرخ ہے۔"

معدہ کی علامتوں کے ساتھ بھی آپ نے اکثر بہت پریشان مریض دیکھے ہیں۔ درد نہایت خوفناک ہوتا ہے، جلن کے ساتھ درد، کٹن کے ساتھ درد، اس طرح کے درد کے ساتھ پریشانی اور بے چینی، بخار اور یہ سب کچھ سردی لگنے کے بعد ہو، زیادہ کھانے سے نہیں بلکہ صرف سردی لگنے سے ہے، جس کا اثر معدہ پر ہوا ہو، جب برف کے پانی میں نہانے سے سردی لگی ہو، یا انتہائی گرمی کے موسم میں سخت گرمی لگنے سے ہوا ہو۔ خصوصاً جب کہ مضبوط اور ہٹے کٹے بچوں کے مزاج میں چڑچڑا پن بھی ہو۔ قے اور ڈکاریں آنا، معدہ میں کترن، متلی اس قدر خوفناک ہوتی ہے جیسے معدے کا سارا اندرونی حصہ باہر نکل آئے گا۔ خون کی قے جس میں نہایت سرخ رنگ کا خون نکلے۔ یہ کیفیت ہے معدہ کی عام تکلیف کی۔ جوش کی اس حالت میں اس کی خواہش تلخ چیزوں کے لیے بڑھتی ہے۔ وہ شراب، بیئر، یا برانڈی کا استعمال کرنا چاہتا ہے۔ مگر یہ جونہی معدہ میں پہنچتی ہے قے ہو جاتی ہے۔ اسے چٹپٹی چیزیں کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ اسے کوئی چیز کافی تلخ نہیں لگتی۔ اسے بار بار یہی خواہش ہوتی ہے کہ اسے کوئی کڑوی سی چیز ملے۔ اس کے باوجود اسے کھانا تلخ لگتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کھاتا ہے اسے تلخ لگتا ہے۔ ہاں اگر کوئی چیز تلخ نہیں لگتی تو وہ صرف پانی ہے۔

کتابوں میں ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ "معدہ کا نزلہ" یہ معدہ کا تیز اور شدید ورم ہے۔ متلی، قے، قے میں پت خارج ہو یا خون آئے۔ بار بار قے کرنا چاہے مگر قے نہ ہو خصوصاً جبکہ معدہ خالی ہو۔ اس کے ساتھ پریشانی، بے چینی اور موت کا خوف موجود رہے گا۔ خوف کی علامت چہرے سے نمایاں طور پر جھلکتی ہے

اور اس سے چہرہ خوفناک بن جاتا ہے۔
ایکونائٹ ورم جگر میں بھی مفید دوائی ہے جبکہ یہ یکا یک نمودار ہوا ہو۔ لیکن جب ورم جگر کے دورے بار بار ہو رہے ہوں تو یہ کام نہ دے گا۔ صرف پہلے دورے میں ہی جو یکایک ہوا ہو، مفید ثابت ہوگا۔ جگر کا شدید ورم، کترن کے ساتھ سخت درد اور اس کے ساتھ جلن موجود ہو تو ایکونائٹ کام دے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دھیان رکھو کہ بے چینی، چہرے پر تشویش کے آثار متواتر حرکت، موت کا خوف، سرخ چہرہ، چمکدار آنکھیں اور سخت پیاس کی علامت مجموعی طور پر بھی موجود ہونی چاہئے۔ اس ساری علامت کو اگر دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو کہنا چاہئے کہ پریشانی اور بے چینی پائی جانی چاہئے۔
پیٹ میں درد ہوتا ہے جیسے کوئی کٹ گئی ہو۔ جلن اور ڈنک چبھنے کا سا ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً سردی لگنے کے بعد۔ ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اس بات سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا کہ تکلیف جسم کے کس حصہ میں ہے۔ ہمیں تو ایکونائٹ کے مریض کا زیادہ سے زیادہ مکمل حلیہ چاہئے۔ پیٹ کی ساری انتڑیوں پر بھی ورم آ جایا کرتا ہے۔ یہ شدید قسم کا نزلی ورم بھی ہو سکتا ہے۔ یہ کولن کے نچلے حصے کا نزلہ ہو سکتا ہے۔ یا بحالت پیچش جائے براز (مقعد) کا نزلہ بھی ہو سکتا ہے۔ پیچش کی حالت میں یا تو خالص خون ہی خارج ہوتا ہے اور یا خون ملی آنوں۔ مریض کو پاخانے سے اٹھنا ناممکن نظر آتا ہے۔ قے میں قدرے خون آئے اور پاخانے کی راہ خون ملی آنوں آئے۔ ایسے مریض ہمیشہ یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ وہ تو آج رات ہی یا اور چند گھنٹہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ یوں تو سارے جسم میں ہی تکلیف ہوتی ہے مگر اینٹھن، مروڑ اور پاخانے کی حاجت تو بڑی خوفناک ہوتی ہے۔ دست پانی سا پتلا آتا ہے۔ مگر یہ کوئی اہم علامت نہیں ہے۔ اگرچہ ہیرنگ نے اسے اہم قرار دیا ہے۔ لیکن جب خالص خون پاخانے کے راستے خارج ہو، اینٹھن کے ساتھ آنوں آئے، جب بچوں کو گرمی کے موسم میں گرمی لگنے سے قدرے سبز آنوں آئے، خالص خون ہی آئے یا گھاس جیسا سبز پاخانہ آئے اور اس کے ساتھ اتفاقیہ طور پر بخار آ جائے اور بچے کا چہرہ شوخ گلابی ہو تو آپ ایکونائٹ پر توجہ دیں۔ بچے کو گرمی لگنے سے بھی ورم جگر ہو جایا کرتا ہے۔ بچے کو دست دودھ سا سفید آئے اور اس میں لسی سی رطوبت آتی ہے۔ بچہ زرد پڑ جاتا ہے اور وہ درد کی شدت سے چیخ اٹھتا ہے۔
یہ دوا آلات بول، مثانہ اور گردے کی تکلیف میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے خصوصاً جبکہ ورم کی حالت موجود ہو اور پیشاب میں خون آئے۔ پیشاب کم مقدار میں آئے، بالکل رک جائے، جھٹکا لگنے سے پیشاب رک جائے۔ جب جھٹکا لگنے سے پیشاب رک جائے تو یہ نوزائیدہ بچوں کے لیے بہترین دوا ہے۔ جن بچوں نے ماں کے پیٹ سے باہر آ کر آنکھ کھولی ہے اس نے سخت جھٹکا برداشت کیا ہے۔ آپ جب ایسے بچے کو دیکھنے جائیں تو نرس آپ سے شکایت کرے۔ "بچے نے پیشاب نہیں کیا" بات یہ ہے بچے کے جسمانی اعضاء نے ابھی تک اپنا کام پوری طرح شروع نہیں کیا۔ کیونکہ اسے ایک سخت جھٹکا برداشت کرنا پڑا ہے۔
ورم مثانہ، کلنی اور کترن کے ساتھ درد۔ جلن دار پیشاب کے ساتھ جلن دار درد۔ پیشاب گرم، گہرا، رنگت سرخ، سرخ اور صاف دشفاف یا خون ملا۔ سردی لگنے سے پیشاب رک جائے خصوصاً بچوں میں جبکہ بچہ بے چین ہو اور چلائے۔ ورم مثانہ کے ساتھ، خواہ یہ تکلیف بچوں میں ہو یا نوجوانوں میں، وہ تمام ذہنی

علامتیں موجود ہوں گی جن کی ایکونائٹ کا مریض نمائندگی کرتا ہے۔

ایکونائٹ خصیوں کے ایسے شدید ترین ورم میں بھی فائدہ کرتا ہے جو اتفاقیہ طور پر نمودار ہوا ہو۔ خصیوں کا ایسا ورم جو سردی لگنے سے آیا ہو اور ایسے مریض کی تکلیف جس کے بدن میں خون بکثرت ہو لیکن خصیوں کے ایسے ورم میں جو سوزاک دب جانے سے ہوا ہو ایکونائٹ بیکار ہے۔

عورت ایکونائٹ کی قدرتی مریضہ ہے۔ کیونکہ اس میں بھرودانہ احساس طبعاً موجود ہے۔ اس کی طبیعت عموماً اعصابی صدمہ کے خوف سے اور ایسی وجوہات سے خراب ہو جایا کرتی ہے جبکہ مردوں کی طبیعت پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر ہی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ مرد کو خوف کی وجہ سے ورم آئے۔ مگر خوف ایک ایسی عام وجہ ہے جس سے بچہ دانی پر، خصیۃ الرحم پر ورم آ جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ مریضہ کے بدن میں خون کی کثرت ہو، بدن مضبوط ہو اور طبیعت جوشیلی ہو۔ خوف کی وجہ سے اکثر اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ایکونائٹ کافی پہلے استعمال کرایا جائے تو اسقاط حمل کی وہ شکایت رک جاتی ہے جو خوف کی وجہ سے نمودار ہوئی ہو۔ خوف یا یکایک جوش آنے سے ایکونائٹ میں ایسے درد ہوتے ہیں جیسے سوئی چبھ رہی ہو۔ جلن ہو اور کترن ہو۔ اکثر اوقات حاملہ کہتی ہے: "ڈاکٹر صاحب مجھے زچہ گھر بھیجنے کی بات سوچ کر آپ پریشان نہ ہوں، میں جانتی ہوں کہ میں زچہ گھر میں ہی مر جاؤں گی۔" درحقیقت یہی ایک ایسی زبردست علامت ہے جس کے سہارے ایکونائٹ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ آپ ایسی مریضہ کو ایکونائٹ کی ایک خوراک دیں اور بات چیت کا موضوع بدل کر اسے چند منٹ باتوں میں مشغول رکھیں۔ اس کے بعد آپ اسے رخصت کر دیں۔ چند روز بعد آپ اس سے خوف کے بارے میں پوچھیں، وہ جواب دے گی: "نہیں آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔" اس طرح کی بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں کو منتخب کیا جا سکتا ہے۔ مگر خوف کی وہ حالت خاص بات ہے اور درحقیقت وہ نسوانی خاصیت اور طبیعت کی صحیح تصویر ہے۔ وہ اپنی موت کے دن کی پیش گوئی کرے گی۔ ایکونائٹ بچوں کی تکلیف میں بار ہا استعمال کیے جانے کی بھی واحد وجہ یہی ہے کہ وہ اکثر خوف کی وجہ سے ہی بیمار ہوتے ہیں۔

جن عورتوں کے بدن میں خون بکثرت ہو، ان کے اعضائے تناسل پر ورم آتا ہے۔ ایکونائٹ کی علامتیں اکثر مردوں کی نسبت عورتوں اور بچوں میں زیادہ نمودار ہوتی ہیں۔ خصوصاً ذکی الحس، مضبوط بدن اور جوشیلی عورتیں۔ یہ مردوں میں اسی حالت میں کام آتی ہے جب انہیں سردی میں گھومنے پھرنے سے ٹھنڈ لگی ہو۔ یہ حیران کن ہے کہ آپ اپنے مریض کو یہ یقین کیسے دلائیں گے کہ ہومیو پیتھی میں ایکونائٹ جیسی جادو اثر دوائیاں موجود ہیں جو اس کی سردی کو زائل کر کے اسے پسینہ سے شرابور کر دیں اور اس کے ایسے شدید بخار کو توڑ دیں جس کا حملہ حال ہی میں ہوا ہو۔

جب بچہ مشکل سے پیدا ہو، شدید دردِ زہ، بخار کے ساتھ گولی لگنے کا سا درد ہو یا جیسے قینچی چل رہی ہو ایسا دردِ زہ، رحم سے چھلکدار خون جائے اور اس کے ساتھ موت کا خوف ہو۔ یہ حیران کن ہے کہ ایکونائٹ ایام زچگی میں سردی لگنے سے پیدا ہوئی تکلیف میں جادو کا سا اثر کرتا ہے۔ مگر اس کو زچگی کے بخار کے ساتھ شامل نہیں کرنا چاہئے۔ پہلی حالت سادہ ہے۔ وہ زہریلے اثرات سے بری ہے۔ شاید چھاتیوں پر ہی اثر ہوتا

ہے۔ نتیجہ کے طور پر چھاتیاں دکھنے لگتی ہیں، دودھ کم ہو جاتا ہے اور بخار آنے لگتا ہے۔ لیکن اگر اخراج رحم رک جائے تو پھر ایکونائٹ نہیں دینا چاہیے۔

اگر بچہ آپریشن کی مدد سے پیدا ہوا ہو یا بچہ مشکل سے پیدا ہوا ہو اور اسے سانس نہ آتا ہو، حرکت قلب میں نقص ہو اور چند ہی گھنٹے میں بخار آ جائے تو ایکونائٹ فائدہ کرے گا۔ نوزائیدہ بچوں کا پیشاب رک جانا، ایکونائٹ کی ایک ایسی عام حالت ہے کہ آپ کو شاید ہی کوئی دوسری دوائی دینے کی ضرورت پڑے۔ ننھا منا ابھی بول نہیں سکتا۔ وہ اپنی تکلیف بیان نہیں کر سکتا اور ایک حد تک معالج کو مجبوراً لکیر کا فقیر بننا ہی پڑتا ہے اور ایسے معالج اس حالت میں پیشاب رک جانے کی تکلیف میں یہ طریقہ اختیار کر کے کم و بیش کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی صحیح ہے کہ زچہ کی پیشاب رک جانے کی اکثر حالتوں میں کاسٹیکم کی ایک خوراک دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ایک ہی طریقے پر چل کر علاج کرنے والوں کے نزدیک ایکونائٹ کالی کھانسی کے لیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ مگر اس کا ناجائز استعمال بھی ہوتا ہے۔ اس کی علامتیں کالی کھانسی میں صرف اسی حالت میں نمودار ہوتی ہیں جبکہ بیماری کا دورہ یکایک ہوا ہو، بچے کے بدن میں خون کی کثرت ہو، اسے خشک سرد ہوا میں سردی لگی ہو اور جو دن بھر ماں کے ساتھ سرد ہوا میں رہا ہو۔ رات ہونے پر جب بچے کو سلا دیا گیا ہو تو وہ پہلی نیند میں جاگ اٹھے۔ غالباً 9، 10 یا 11 بجے رات کو۔ ہاتھ سے بار بار گلے کو پکڑے، سخت ترین کھانسی ہو، کھوں کھوں کر کے کھانسے، دم گھٹے اور گھر گھرا کر کھانسے تو ایکونائٹ بخوبی کام کرتا ہے۔ شاید ہی کوئی دوسری ایسی دوا ہے جس کا اثر اس برق رفتار سے ہو اور جس میں دن کے وقت سردی لگ جانے سے رات کو یکایک تکلیف نمودار ہوئی ہو۔ ایسی کالی کھانسی جو دن میں سردی لگنے سے ہوئی ہو، مگر اگلے دن سویرے تک یا شام تک بھی شدید صورت اختیار نہ کرے تو اس کے لیے بہت سی دوائیاں تجویز کی جاسکتی ہیں۔ خاص کر ہیپر سلفر کیونکہ اس کا اثر بڑی سستی سے ہوتا ہے۔ یہ ایسے بچوں کو زیادہ موافق آتی ہے جو بدن سے دبلے پتلے، کمزور ہوں اور جنہیں بار بار کھانسی کے دورے پڑتے ہوں۔ سپونجیا بھی اس کے مشابہ ہے لیکن اس میں وہ بہت سے عنصر موجود نہیں ہیں جو دبلے پتلے بچوں اور ایسے بچوں میں دکھائی دیتے ہیں جن کو بار بار سردی ہوتی رہے۔ جہاں تک کالی کھانسی کا تعلق ہے ایکونائٹ اور سپونجیا کے مریض کے چہرے میں امتیاز کرنا بڑا مشکل ہے، ایکونائٹ کی کھانسی شدید قسم کی ہوا کرتی ہے۔ اس میں نرخرے پر ورم آجاتا ہے اس کے ساتھ ہی نرخرے میں گھٹن ہوا کرتی ہے۔ اس کا دورہ نہایت تندی سے ہوا کرتا ہے۔ سپونجیا کی کھانسی میں کم ورم ہوتا ہے۔ ورم صبح کے ساتھ بڑھتا ہے۔ سپونجیا کا مریض رات کے گیارہ بجے سوتے سوتے کھانسی کی وجہ سے جاگ اٹھے گا۔ دم بھی گھٹے گا مگر اس میں بخار اس شدت سے نہیں آتا جس شدت سے وہ ایکونائٹ میں آتا ہے۔ اس میں ایکونائٹ جیسی پریشانی بھی نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ خشکی ایکونائٹ جیسی ہی ہوتی ہے۔ ایکونائٹ کی تکلیف میں خشکی عام بات ہے یا پانی سا پتلا اخراج برائے نام ہو گا۔ سپونجیا قطعاً خشک ہوتا ہے۔ اگر بلغمی جھلیاں بھی متورم ہوں گی تو وہ بالکل خشک ہوں گی۔ ایکونائٹ کی کالی کھانسی میں مندرجہ ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔

زخرہ چھوا جانا برداشت نہیں کرتا۔ پہلی ہی نیند میں خلل پڑتا ہے۔ یہ کھانسی سردی لگنے کا نتیجہ ہوا کرتی ہے جو خشک سرد ہوا میں گھومنے پھرنے سے لگے۔

ایکونائٹ میں سانس کی نالی کی بے شمار خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ سانس کی ایسی گھٹن جو سانس کی نالی کے بالائی حصہ کی سکڑن کی وجہ سے ہو، اس میں ملتی ہے۔ یہ گھٹن دمہ سے ملتی جلتی ہوا کرتی ہے۔ یہ اس دم کشی میں ظاہر ہوتا ہے جو برانکائیٹس میں پائی جاتی ہے۔ یا جن کے بدن میں خون بکثرت ہے۔ انہیں قلبی جوش کی وجہ سے ہو یا سردی لگنے سے ہو یا ہوا لگنے یا جھٹکا لگنے سے ہو، اس دم کشی میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ جو خوف کا نتیجہ ہو خصوصاً ایسی عورتوں کی حالت میں جن کو خوف یا جوش سے ایسی شکایت ہوئی ہو جو آسانی سے کسی مرض کا شکار بن جاتی ہوں۔ سوداوی مزاج اور جن کے بدن میں خون کی کثرت ہو، سانس کی تنگی، جلدی جلدی، تکلیف سے سانس آئے اور بے چینی، یہ دمہ کی دم کشی ہے اور عموماً سانس کی نالی کے بالائی حصہ کی بلغمی جھلیاں خشک ہوتی ہیں۔

''مریض تن کر سیدھا بیٹھ جاتا ہے اور مشکل سے سانس لے سکتا ہے۔'' ایکونائٹ میں شدید قلبی بے چینی یکا یک نمودار ہوتی ہے۔ نبض پھڑ پھڑاتی ہوئی کمزور، بھری ہوئی اور بندھی ہوئی سی۔ مریض بستر میں بیٹھ جاتا ہے۔ گلے کو پکڑ لیتا ہے، چاہتا ہے کہ ہر ایک چیز کو پھینک دے۔ یہ دورہ آدھی رات سے پہلے نمودار ہوتا ہے۔ جلد گرم ہو جاتی ہے۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے اور انتہائی خوف۔ یہ ساری علامتیں ایک ساتھ آتی ہیں۔

''تشویش اور دم کشی، دل میں درد کا اتفاقیہ دورہ اور اس کے ساتھ دم کشی۔'' یہ سب اکٹھے آتے ہیں۔ ''بری طرح دم گھٹتا ہے۔'' اس خوف اور فکر کی وجہ سے مریض پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ پسینہ اس کثرت سے آنے پر بھی جلد گرم ہی رہتی ہے۔ جونہی یہ تشویش دور ہوتی ہے، مریض کا بدن گرم ہو جاتا ہے۔ اس طرح گرمی اور پسینہ اس بھیانک تشویش کے ساتھ ہی آتے ہیں۔ ناڑی (نبض) دھاگے کی طرح چلتی ہے۔

مریض سانس چھوڑتے وقت آرام محسوس کرتا ہے۔ زخرے کا تشنج (گھٹن) عموماً سانس لیتے وقت ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا تکلیف ہمیشہ سانس لیتے وقت ہی بڑھتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی ہر وقت آتی رہتی ہے۔ سانس مشکل سے لے سکتا ہے۔ معدہ کی بالائی جھلی (ڈایافرام) کی مدد سے ہی سانس لے سکتا ہے۔ چھاتی کی بیماریاں مثلاً نمونیہ، ایکونائٹ چھاتی کی جھلیوں میں بڑی سرعت سے ورم لاتا ہے۔ پھیپھڑے اور اس کی بالائی جھلیاں بھی ماؤف ہوتی ہیں۔ سانس کی نالیوں کی رطوبتی جھلیاں بھی متاثر ہو جاتی ہیں۔ نمونیہ میں اسی طرح کی دم کشی ہوا کرتی ہے اور وہ یکا یک نمودار ہوتی ہے۔ اگر یہ دم کشی سرعت سے بڑھے تو نمونیہ کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ ورم اس سرعت سے بڑھتا ہے کہ رطوبت جھلیوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ اس کی رنگت نہایت سرخ ہوتی ہے۔ جو بلغم خارج ہوتی ہے اس کی رنگت اگرچہ سفید ہوتی ہے مگر اس میں چمکدار سرخ رنگت کا خون بکثرت ہوتا ہے۔ آپ برانکو نمونیہ کے مریض کے نزدیک بیٹھیں تو آپ تھوک دان میں ایسی کف دیکھیں گے جس میں چمکدار سرخ رنگ کے خون کی لکیر ہوگی۔ اب آپ اس شدت پر غور کریں جس کے ساتھ یہ تکلیف آئی ہے۔ مریض کی بے چینی اور فکر مندی کا ملاحظہ کریں۔ وہ پیش گوئی کرے گا کہ

میں اتنے بجے مرجاؤں گا۔ بس ایکونائٹ کا حقیقی مریض یہی ہے۔ نمونیہ کی حالت میں جہاں پھیپھڑا ماؤف ہو خصوصاً بائیں پھیپھڑے کا بالائی حصہ اثر انداز ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ ایکونائٹ ہی دوائی ہے۔ اگر تمام زخرے کے زیریں حصے اور سانس کی نالی کے بالائی مگر ابتدائی حصہ کی رطوبتی جھلیوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے اور کبھی کبھی ورم اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ منہ بھر بھر کر خون گرنے لگتا ہے۔ چھاتی کی اس تکلیف میں اکثر بہت درد ہوتا ہے۔ درد کی نوعیت ہوتی ہے جیسے کسی نے گولی ماردی ہو، پھاڑتا ہو، جلن ہو، مریض کو مجبوراً قدرے ابھر کر پیٹھ کے بل لیٹنا پڑتا ہے۔ وہ دائیں یا بائیں کروٹ کے سہارے نہیں لیٹ سکتا صرف پیٹھ کے بل ہی لیٹ سکتا ہے۔ کروٹ کے سہارے لیٹنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ تکلیف عموماً خشک سرد ہوا لگنے سے ہی آتی ہے۔ مضبوط بدن، ہٹے کٹے اور جن کے بدن میں خون کی گردش نہایت اچھی ہے۔ انہیں اگر اتفاقیہ کوئی بڑا جھٹکا یا دھکا لگے تو وہ بھی اس تکلیف کے شکار بن جاتے ہیں۔ اوپر خون تھوکنے کا ذکر آیا ہے۔ مگر یہ خون تھوکنا اس قسم کا نہیں ہے جو تپ دق میں ہوا کرتا ہے بلکہ غیر ارادی ہے۔ خون ہلکی سی کھانسی کے ساتھ نکلا کرتا ہے۔ شاید کوئی غلط فہمی سے ایکونائٹ ایسے مریض کو دے بیٹھے جس کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے مگر یہ ایسی حالتوں میں نہیں دیا جاتا۔ ہمارے پاس اس سے بہتر دوائیاں ہیں۔ مریض کو ہمیشہ ہی نمونیہ نہیں ہو جاتا، ممکن ہے سانس کی چھوٹی نالیوں پر ورم آیا ہو۔

"خشک کھانسی، قے اور متلی، شدید بخار اور خون تھوکنا" قدرے پانی سے پتلی کف اور خون کے سوا کھانسی میں اور کچھ بھی خارج نہیں ہوتا۔ خشک کھانسی، ساری کی ساری چھاتی میں خشکی کا احساس، زخرے اور گلے میں بھی خشکی کا احساس ہوا کرتا ہے۔ ٹھنڈا پانی بڑی مقدار میں ڈالتا ہے۔ کھانسی کے شدید دورے کے فوراً ہی بعد تھوڑا سا خون بھی تھوکتا ہے۔ مگر کھانسی میں جو کچھ نکلتا ہے وہ عموماً رطوبت ہی ہوتی ہے۔

نمونیہ میں عموماً ایسی کف نکلتی ہے جو لوہے کی زنگ کے مانند ہو۔ یا جیسے لوہے کا زنگ اس میں ملا دیا گیا ہو۔ برائی اونیا اور رسٹاکس وغیرہ چند دوائیوں میں بھی عام طور پر ایسی ہی کف نکلا کرتی ہے۔ مگر ایکونائٹ میں خون لال مرچ کی طرح سرخ، شوخ سرخ ہوتا ہے۔ ایکونائٹ میں خون کا اخراج سرخ چمکدار اور اکثر اوقات بکثرت ہوا کرتا ہے۔

نمونیہ اور کالی کھانسی میں کھانسی کی تکلیف اور چھاتی کی دوسری تکلیف یکا یک نمودار ہوتی ہے۔ اگر مریض سو جائے تو زخرہ گھٹنے لگتا ہے اور اس کے ساتھ ہی زخرہ خشک ہو جاتا ہے۔ مریض سویا نہیں کہ زخرہ خشک ہوا نہیں۔ لہٰذا مریض جاگ اٹھتا ہے اور زخرے کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ بس اب دم گھٹ جائے گا۔ یہ سب سرد ہوا لگنے سے ہوتا ہے۔ جب ہٹے کٹے اشخاص کو سرد ہوا لگ جائے تو انہیں سردی لگ جاتی ہے اور ایکونائٹ کی علامتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔

ایکونائٹ کی حالت میں تمام متورم اعضاء میں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے ان میں گرما گرم بھاپ داخل ہو رہی ہو۔ جیسے ان کی طرف گرما گرم خون بکثرت آ رہا ہے۔ یا جیسے ان میں تمتماہٹ ہو رہی ہو۔ اعصابیت کے ساتھ گرمی اور سردی بھی محسوس ہوتی ہے۔

شدید ترین بخار میں نبض کی چال بھری، پوری اور بند مٹھی ہوئی سی ہوتی ہے۔ نبض مضبوطی سے اور

زور سے چلتی ہے۔ جب پہلی بار حملہ ہوتا ہے اور خوفناک پریشانی اور جوش موجود ہو تو نبض بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر جونہی دل کی حرکت معمول پر آ جاتی ہے نبض کی حرکت مضبوط تر ہو جاتی ہے۔

"ریڑھ کے ساتھ ساتھ کترن کی طرح کا درد جو اوپر سے نیچے کو چلے۔ گردن اکڑی ہوئی، درد، ریڑھ پر سرسراہٹ جیسے کچھ رینگ رہا ہو۔" ایک عجیب و غریب علامت ہے۔ سرسراہٹ کا یہ احساس اس کی وجہ ہے سردی، یکا یک ٹھنڈ لگ جانا۔

"ہاتھوں کا کانپنا بھی ان اتفاقیہ تکلیفوں کے ساتھ آتا ہے۔" انگلیوں میں رینگ کر چلنے والا درد اور اس کے ساتھ یہ اتفاقیہ شدید دورے۔ بدن برف کی طرح سرد، پیر سرد جیسے برف ہو۔ ہتھیلیاں گرم، گرم ہاتھ اور سرد پاؤں کی علامت بھی اکثر موجود ہوتی ہے۔ جوڑوں کا درد مگر صرف وہی درد جو پہلی بار اور نہایت شدت سے آیا ہو۔ چھوٹے بڑے جوڑوں کے پرانے درد میں یہ مفید نہیں ہے۔ صرف انہیں دردوں میں کام دے گا جو یکا یک ٹھنڈ لگنے کا نتیجہ ہوں یا بڑی دیر تک خشک و سرد ہوا میں سیر کرنے سے پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے۔ پریشانی اور بے چینی بھی ہوتی ہے اور وہ تمام ذہنی علامتیں موجود ہوتی ہیں جن کا بار ہا ذکر ہو چکا ہے۔

کانپنا، سرسراہٹ اور پٹھوں کی اینٹھن مگر اعصابوں میں تمام علامتیں ایکونائٹ کی ہی ہوتی ہیں اور تکلیف بھی سب کی سب اسی کی ہوتی ہے۔ ایکونائٹ اعصاب کے ورم میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ خصوصاً جب مریض کے بدن میں خون کی کثرت ہو، بے حسی اور سرسراہٹ ہوتی ہے۔ خصوصاً ان ناڑیوں میں جو سطح پر ہوں۔ ناڑیوں کے غلاف کا ورم، ناڑیوں کا جوش، انتہائی بے چینی۔

سلفر کا ایکونائٹ سے گہرا تعلق ہے۔ سلفر میں بھی ایکونائٹ کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ بہت سے پرانے مریضوں کو جن کا بدن مضبوط ہو، سلفر دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ انہیں کسی بیماری کا دورہ یکا یک ہو اور جب بیماری پرانی پڑ جائے تو سلفر کام دے گی۔ جن اتفاقیہ بیماریوں میں ایکونائٹ کام دیتا ہے، وہاں یہ بیماری کے پورے دورے کو روک سکتا ہے مگر ممکن ہے جسم میں کوئی ایسی بات رہ جائے جو اسی طرح کے دورے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔ ایکونائٹ میں اس طرح کا رجحان روکنے کی خاصیت نہیں ہے۔ یہ وصف سلفر میں ہے بیشک بیشتر علامتیں موافق ہوتی ہیں مگر آپ کو بار بار یہ معلوم ہوگا کہ جن نئی بیماریوں میں ایکونائٹ مفید ثابت ہوا ہے وہاں بعد میں سلفر کی علامتیں بھی آ گئی ہیں۔ اکثر شدید دورہ جسم میں ایسی کمزوری چھوڑ جاتا ہے جس کو ایکونائٹ دور نہیں کر سکتا۔ یہ اس کے دوسری بار آنے کے احتمال کو بھی نہیں روک سکتا۔ یہ صرف اتنا ہی کام کرتا ہے جتنا کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نئی بیماری کو ختم کر دیتا ہے۔ یا ایک بار اس کی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ مگر سلفر ایسا نہیں کر سکتا۔

ایکونائٹ کے بعد آرنیکا اور بیلاڈونا بہترین کام کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ صحیح ہے کہ آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ ایکونائٹ ان تمام شکایتوں کو دور کر دے گا جو موجود ہیں۔ لیکن کوئی نہ کوئی شکایت باقی رہ جاتی ہے۔ تب اس کو دور کرنے کے لیے آرنیکا، بیلاڈونا، اپیکاک اور برائی اونیا وغیرہ مکمل شفا دیں گے اور بیماری کو مٹا دیں گے۔ بعض اوقات سلفر بھی کام دے گا۔ سلیشیا عام طور پر ایکونائٹ کے بعد آتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان

متعلقہ ادویات پر غور کرنا چاہیے۔
اگر آپ نے اپنے مریض کو ایکونائٹ کی بہت سی خوراکیں دے دی ہیں، یا زیادہ طاقت کی خوراک دے دی ہے یا مریض نے خود ہی غلطی سے ایکونائٹ کھالیا ہے تو کافی یا نکس وامیکا دینے سے مریض کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

اکٹیاریسی موسا ACTEA RACEMOSA

اس دوائی کے تجربات بہت کم ہوئے ہیں۔ تاہم اس میں کئی مفید خوبیاں ہیں۔ اس کی مدد سے جو تجربات ہوئے ہیں ان سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ انسان کی بہت سی تکلیفوں کے مطابق ہے۔ خصوصاً عورتوں کی بیماریوں میں مثلاً ہسٹریا اور گٹھیاوات کے درد میں مریض ہمیشہ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ اس پر سردی کا اثر بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے۔ سرد و مرطوب موسم برداشت نہیں ہوتا۔ اس سے گٹھیاوات کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ یہ صرف پٹھوں اور سارے جسم کے جوڑوں میں ہی نہیں بلکہ ساری ناڑیوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ عام سوداوی تکلیف (وات ہیڑا) میں قوت ارادی کی کمی ہو جاتی ہے یا جسم کے ارادی طور پر کام کرنے والے اعضاء کے فعل میں بھاری خلل واقع ہو جاتا ہے۔ یہی ہسٹریا کی اصل وجہ بن جاتی ہے۔ یہ علامتیں گٹھیاوات کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ دردوں کے ساتھ سارے کے سارے جسم میں دکھن ہوا کرتی ہے۔ پٹھوں میں بے حسی آ جاتی ہے۔ وہ کانپتے ہیں اور ان میں جھٹکے آنے لگتے ہیں۔ جسم کے اعصاب پر قوت ارادی کام نہیں کرتی۔ ارادی طور پر کام کرنے والے اعضاء میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور اکڑن آ جاتی ہے۔
سردی پکڑنے کے رجحان سے جسم کے غدود اور بڑے اعضاء مثلاً جگر اور بچہ دانی میں ذکی الحسی ہو جاتی ہے۔ ان اعضاء میں سرد اور مرطوب موسم سے تکلیف بڑھتی ہے۔ (ڈنکا مارا) سردی لگ جانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ سر کے سوا مریض کا سارے کا سارا جسم سردی برداشت نہیں کر سکتا۔ جسم کے کسی بھی حصہ کو اور عام طور سے یوں ہی سردی لگنے سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تاہم سر درد کھلی ہوا میں اور سردی سے گھٹ جاتا ہے۔ یہ ایک خاص بات ہے مگر عام طور پر تکلیف سردی لگنے سے بڑھ جاتی ہے۔
ذہنی علامتیں بڑی خوفناک ہوتی ہیں اور وہ جسمانی تکلیف کے ساتھ بدل جاتی ہیں۔ مریضہ از حد غمگین ہوتی ہے جیسے اس پر غم کا پہاڑ ہی آ ٹوٹا ہو۔ سورینم اور پلساٹیلا کے مریض کی طرح اس کے چہرے پر غم کی گھٹائیں چھائی رہتی ہیں۔ یہ حالت حرکت کرنے سے، خوف سے، جوش سے اور سردی لگ جانے سے فوراً ہی مٹ جاتی ہے۔ تکلیف آ سکتی ہے اور اس میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ عام طور پر سارے پٹھوں میں دکھن ہوتی ہے۔ سارے کا سارا بدن ایسا محسوس کرتا ہے جیسے کچل دیا گیا ہو۔ اس کے ساتھ کھنچاؤ اور جھٹکے آتے ہیں۔ یہ حالت یکایک آتی ہے اور ہسٹریا کی گھبرائی ہوئی مریضہ کو غمزدہ حالت میں چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ وہ خاموشی سے بیٹھ جاتی ہے۔ منہ سے کچھ بھی نہیں بولتی۔ اس سے کچھ پوچھیے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے گی یا نہایت رقت انگیز لہجہ میں اپنی غم کی کہانی سنائے گی۔ سر درد کے ساتھ غمگینی غالب ہوتی ہے۔ مزاج بدلتا رہتا ہے۔ جسمانی اور ذہنی حالت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ دوسری علامتیں ادل بدل کر ظاہر ہوتی ہیں اور بدلتی

رہتی ہیں۔ ان جھٹکوں کو معالجوں نے سوداوی مزاج (وات پرکرتی) کی بیمار عورتوں میں لرزے کے مشابہ پایا جاتا ہے۔ گٹھیاوات کے درد اسی روز لرزہ کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور پھر یہ لرزہ دکھن کی شکل میں بدل جاتا ہے جو سارے جسم کے پٹھوں میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ اکثر جھٹکے آنا، دکھن اور بے حسی تینوں ایک ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔

لرزہ کے بارے میں چند اہم باتیں ہیں جو قابل غور ہیں۔ پٹھوں میں جھٹکے اس وقت آتے ہیں جب جذبات کا زور ہو یا جب سردی لگ جائے۔ اگر بدن کے کسی حصہ پر دباؤ ڈالا جائے تو وہاں کے پٹھوں میں جھٹکے آنے لگیں گے۔ سوداوی مزاج (وات پرکرتی) اور ہسٹریا کے مریضوں کو لرزہ کی شکایت متواتر نہیں ہوا کرتی۔ مریضہ رات کو جونہی سونے کے لیے بستر میں جس کروٹ کے سہارے لیٹتی ہے اس کی ساری کروٹ میں جھٹکے آنے لگتے ہیں حتیٰ کہ وہ سو نہیں سکتی۔ اگر وہ پیٹھ کے بل لیٹے، تو پھر پیٹھ اور کندھوں کے پٹھوں میں جھٹکے آنے لگیں گے اور مریضہ سو نہ سکے گی۔ وہ کروٹ بدل لیتی ہے اور چند ہی منٹ بعد جونہی پٹھوں پر بوجھ پڑے گا، جھٹکے آنے شروع ہو جائیں گے۔ اس دوران میں وہ اس قدر بے چین ہو جاتی ہے اور گھبرا جاتی ہے کہ وہ غمگین ہو جاتی ہے، طرح طرح کیا قیاس کرتی ہے۔ جسم بے چین ہو اٹھتا ہے اور اسے کسی جگہ بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ اکثر اوقات پٹھے اس قدر دکھنے لگتے ہیں کہ ان پر چند منٹ بھی لیٹا نہیں جا سکتا، اکثر اوقات بے حسی آ جاتی ہے اور اکثر اوقات جھٹکے آتے ہیں۔ یہ سب باتیں عجیب و غریب ہیں مگر مریض ان سے تکلیف پاتا ہے۔ ان کا اثر جسم کے کسی ایک حصہ پر نہیں بلکہ سارے جسم پر ہوتا ہے۔

خوف، پریشانی اور بے چینی کا زور ہوتا ہے۔ موت کا خوف، جوش اور شکی مزاج۔ حتیٰ کہ دوا مریض کبھی نہ بنے گا تا کہ اسے کوئی کچھ اور نہ دے دے۔ یہ ایک طرح کا پاگل پن ہے اور اکثر سوداوی مزاج (وات پرکرتی) اور ہسٹریا کی مریضہ میں پایا جاتا ہے۔ اس سے ایام زچگی کے پاگل پن کو آرام ملا ہے۔ زچگی کا یہ پاگل پن ایام زچگی یا اس کے فوراً ہی بعد سردی لگ جانے سے ہوتا ہے۔ یہ دوا خاص طور سے عورتوں کی ہی دوائی ہے۔ کیونکہ اس کی ساری علامتیں عورتوں کی تکلیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ گٹھیاوات کے مٹ جاتے ہی ذہنی علامتوں کا ظاہر ہونا اس کی خاص علامت ہے۔ گٹھیاوات کا درد گھٹ جاتا ہے مگر ذہنی علامتیں بڑھ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ گٹھیاوات کچھ دیر کے لیے مٹ جاتا ہے اور ذہن پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اکثر مقعد میں دکھن اور درد کے ساتھ دست آنے لگتے ہیں۔ یا پھر رحم سے کوئی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ اس سے یا تو کچھ نہ کچھ راحت آ جانی چاہیے۔ ورنہ اب روئے تم کی طرح کوئی نہ کوئی گڑبڑ واقع ہو جائے گی۔ کسی نہ کسی راستے سے فضلہ خارج ہونا چاہیے۔ لہٰذا دست آنے یا حیض جاری ہو جانے سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ ورنہ ذہنی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ مریض غمگین ہو جاتا ہے۔ یا ہلکا سا ذہنی جوش آ جاتا ہے۔ اس غمگینی کی ایک نہایت قابل ذکر علامت یہ ہے کہ "مریضہ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سارے جسم پر سیاہ رنگ کا بادل چھایا ہوا ہے۔" اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ اس کے "سر پر سینے جیسا بھاری بوجھ پڑ رہا ہے۔" یہ صرف قیاس ہی ہے۔ اس ساری ذہنی حالت کو یہ کہہ کر بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس پر "غم" چھایا ہوا ہے۔ اسی حالت کو بیان کرنے کے ہمارے مصنفوں نے پست ہمتی، پژمردگی

اور دوسی ایذا کا نام دیا ہے۔ مگر میری رائے میں "فنگینی" ان سے کم و بیش نہیں ہے۔

سر درد بھی سوداوی (وات) ہوتا ہے۔ "سارے سر پر دھمن اور جیسے کچلا گیا ہوا ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کنپٹیوں کو جیسے کچل دیا گیا ہے۔ چاند پر دھمن اور جیسے کچل دیا گیا ہو۔ یہ محسوس ہوتا ہے کھوپڑی جیسے ہوا میں اڑ جائے گی۔ دماغ پر جیسے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو۔" اس کے باوجود بھی اس طرح کے بیشتر سر درد ٹھنڈی ہوا میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ "سردی لگ جانے سے، موسم بدلنے سے، سرد مرطوب ہوا سے سر درد شروع ہو جاتا ہے۔" کئی طرح کا سر درد ہوتا ہے۔ دباؤ کے ساتھ سر درد، بہت سے سر درد شدید نوعیت کے ہوتے ہیں۔ مریض اس سر درد کو بیان کرتے ہوئے آپ سے کہے گا، میں محسوس کرتا ہوں جیسے گدی میں کوئی گولہ گزرتا جا رہا ہے۔ گدی میں دھمن ہوا کرتی ہے۔ گدی میں درد ہوتا ہے۔ سر درد کے ساتھ ہی ساتھ آنکھ کے گولے میں بھی دھمن ہونے لگتی ہے۔ آنکھ کو کسی بھی طرف گھمانے سے درد ہوتا ہے۔ "آنکھ میں درد اور سر درد جیسے کچل دیا گیا ہو۔"

"پیٹ میں بھی دھمن ہوتی ہے۔ دھمن اور جیسے کچل دیا گیا ہو۔" کبھی قبض اور کبھی دست آئیں۔ دست اور جسمانی تکلیف باری باری سے ہوا کرتی ہے۔

اب ہم زنانہ اعضائے تناسل کی بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ اس دوائی کے اثر کا خاص مرکز یہی ہے۔ عام کہاوت تو یہ ہے کہ اس کا استعمال بچہ جننے کی تکلیف کو کم کرتا ہے۔ مگر کسی بھی دوائی کے بارے میں یہ کہاوت صحیح نہیں اور اس طرح کی رائے ظاہر کرنا عطائی علاج کی حوصلہ افزائی ہے۔ البتہ یہ بات صحیح ہے کہ جب علامتوں کے مطابق حاملہ عورتوں کو اس دوائی کا استعمال کرایا گیا تو اس سے بچہ جننے میں سہولت ہو گی۔ مگر جس طریقہ سے اس کا استعمال کرایا گیا ہے۔ وہ عطائی طریقہ ہے یعنی اس کی علامتیں نہ ہونے پر بھی اور ٹنکچر یا دو ایکس یا تین ایکس طاقت کا استعمال کرنا تا وقتیکہ مریضہ اس سے متاثر ہو جائے۔ کوئی ہومیو پیتھک معالج اس طریقہ سے علاج نہیں کرتا۔ کوئی دوائی عام طور پر اسی حالت میں موافق پڑتی ہے جبکہ اس عام حالت کی علامتیں بھی اس دوائی میں پائی جاتی ہوں۔ یاد رکھئے ایسا اسی لیے ہوتا ہے کہ تمام علامتیں موافق ہوتی ہیں۔

"بچہ دانی میں درد جیسے اس پہلو تک بھالا چبھ رہا ہو۔ نیچے کو دباؤ، اس کا رخ باہر کی طرف ہو۔" یہ شکایت اور اس کے ساتھ مریضہ کی عام حالت پر غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ دوا "بچہ دانی کے باہر نکل آنے میں از حد مفید ہے۔ اس میں زنانہ اعضائے تناسل کا ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ آپ یہ فرض مت کریں کہ ہماری دوائیاں اس طرح کی تکلیف کو دور کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ جب علامتیں موافق ہوں تو بلاشک تکلیف دور ہو گی۔ یہ صحیح ہے کہ دوائیاں اس طرح کے اخراج کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ ورنہ آرام نہ ہو گا۔ اگر وہ عام طور سے مریضہ کو موافق پڑتی ہے تو نیچے کی طرف دباؤ کا یا احساس بھی مٹ جائے گا۔ مریضہ کو آرام ہو گا اور آخر اعضائے متعلقہ کا معائنہ کرنے سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ وہ اب معمول پر ہیں۔ آپ صرف عضو کے نکلنے کے لیے کوئی دوائی تجویز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ممکن ہے وہی ایک علامت اور پچاس دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہو۔

سوداوی مزاج (وات پرکرتی) کی ان عورتوں میں جو ہسٹریا کی بھی مریضہ ہوں، حیض کے نقص بھی

پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حیض کی بے قاعدگی، خواہ وہ کثرت حیض کی شکل میں ہو یا قلت حیض کی شکل میں، یا حیض قطعاً ہی بند ہو۔ حیض کے ساتھ انتہائی شدید درد۔ اخراج جس قدر زیادہ ہوگا درد بھی اسی نسبت سے ہو گا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ عام طور پر اخراج سے درد کم ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اس دوا میں درد محض اخراج کے دوران میں ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر سخت ترین اور نہایت پر درد حملہ اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جب حیض شروع ہو چکا ہو یعنی ابتدائی مرحلہ میں اور بعض عورتوں کو اس وقت ہوا کرتا ہے جب حیض ابھی ابھی بند ہی ہوا ہو۔ ہر عورت بطور خود قانون ہے۔ اس دوا میں تکلیف کا زور لازمی طور پر دوران حیض میں ہوا کرتا ہے۔ شدید ترین ذہنی علامتیں، تشنجات شدید ترین علامتیں۔ انتہائی شدت کے جھٹکے، اعضاء میں اینٹھن اور بے خوابی سب کی سب شکائتیں محض دوران حیض میں ہی نمودار ہوتی ہیں۔ دوران حیض میں ہی مرگی کے بھی دورے ہوتے ہیں۔ وات ناڑیوں میں بے شمار تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ذہنی تکلیفیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ سردی اور خشکی زیادہ لگتی ہے۔ لہٰذا اسے کپڑا اوڑھنا ہی پڑتا ہے۔ تشنجات، درد کے ساتھ خیش، بچہ دانی اور عصبۃ الرحم میں دکھن۔ سارے بدن میں دکھن جیسے کچل دیا گیا ہو۔ کسی نے اس کو پر درد حیض کا نام دیا ہے، نام برا نہیں ہے۔

ایام حمل میں بھی بہت سی علامتیں نمودار ہوتی ہیں سوداوی مزاج عورتیں (وات پر کرتی) شوخ مزاج عورتیں اور جن عورتوں کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ ان کے لئے ایام حمل میں یہ نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ تکلیف کی تبدیلی اس قدر اہم بات ہے کہ یہ تبدیلی مریضہ کی طبیعت کا خاصہ بن جاتی ہے۔ آپ عام طور سے یہ دیکھیں گے کہ مریضہ کی ساری تکلیف دور ہو گئی ہے۔ مگر اب متلی شروع ہو گئی ہے۔ آج اسے نہ معلوم کتنے برسوں سے ہسٹریا رہا ہے۔ اب وہ حاملہ ہے اور اسے ہر وقت متلی رہتی ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ چند علامتوں نے انتہائی شدت اختیار کی تو دوسری چند علامتیں عارضی طور پر دب جاتی ہیں اور وہ جلسا نیلا کی طرح بدلتی رہتی ہیں۔ مگر مریض کا عارضی خاکہ تیار کرنے کے لئے آپ کو اس کی تمام علامتوں پر مجموعی طور پر غور کرنا چاہیے۔ آج کوئی عورت آپ کے پاس چند علامتیں لے کر آتی ہے اور ممکن ہے وہی عورت چند ہفتہ بعد قطعاً مختلف علامتیں لے کر آئے۔ ایسے مریضوں کو دوا تجویز کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ اکثر ایسے مریضوں کی علامتیں غور کرنے کے لئے درجنوں بار قلمبند کرنا پڑتی ہیں اور پھر ان سب کو اس ڈھنگ سے اکٹھا کر لیا جاتا ہے جیسے مریضہ نے ان سب کو ایک ہی دن بیان کیا تھا۔ تب آپ دوا تجویز کریں۔ ہسٹریا کی مریضہ کا علاج نہایت مشکل کام ہے کیونکہ اس کی علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ یہ کام اس لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ مریضہ میں ڈاکٹر کو دھوکہ دینے کا رجحان ہوتا ہے۔

بچہ جننے کے شروع میں ہی تھر تھر کانپنا دوران ولادت، ہسٹریا کے آثار نظر آنا۔ دردزہ قطعات ہو یا بے قاعدگی سے ہو، حتی کہ وہ کافی نہ ہو بچہ دانی کا منہ نہ پھیلے۔ مگر جب باقاعدہ درد آتا ہے تو چند اہم علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ درد اٹھتا ہے اور یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کا نتیجہ اطمینان بخش ہوگا۔ یہ باقاعدگی سے آتا ہے اور بڑی دیر تک جاری رہتا ہے۔ حتی کہ دو تہائی کام ہو لیتا ہے۔ اب زچہ یکا یک چیخ اٹھتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھتی ہے۔ وجہ یہ کہ درد نے اپنی جگہ بدل لی ہے۔ وہ بچہ دانی سے بدل کر وہاں پہنچ گیا ہے۔

وہاں اینٹھن شروع ہو گئی۔ اسے تکلیف والی جگہ کو ہاتھ سے رگڑنا پڑا اور الٹ گئی۔ یہ دوا درد کو باقاعدہ بنا دے گی اور جب دوسری بار درد شروع ہو گا تو وہ آخیر تک جاری رہے گا۔ یہ زچہ نہایت نازک مزاج ہوتی ہے۔ اگر وہ زچہ گھر میں جذبات میں انتشار لانے والی کوئی بات سن لے، یا کوئی ایسی بات ہو جائے جس سے جوش آئے تو درد فوراً بند ہو جائے گا۔ اگر اس نے دردِ زہ برداشت کر لیا اور اب پانی کا اخراج شروع ہو گیا تو مذکورہ بالا امور سے یہ پانی گرنا بھی بند ہو جائے گا جیسے اس کو سردی لگ گئی ہو۔ اسے جیسے تشنج آ جائے گا۔ بچہ جننے کے بعد کا سخت درد۔ دودھ بھی رک جائے گا۔ سارا بدن دکھنے لگے گا اور اسے بخار ہو جائے گا۔ اس دوا کا مقابلہ کالوفائلم سے کرنا چاہیے اس کی علامتیں مندرجہ ذیل ہیں:

بچہ دانی کی کمزوری، اس کی وجہ سے بانجھ پن یا ابتدائی دنوں میں اسقاط حمل، دوران ولادت بچہ دانی اس قدر نہ پھیل سکے کہ بچہ باہر آ جائے لہٰذا سخت درد ہوتا ہے۔ دوران حیض دردِ زہ جیسا درد اس کے ساتھ رانوں، ٹانگوں حتیٰ کہ پیر اور پیر کے پنجے تک کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ بچہ دانی کی لچک کی وجہ سے خون کا اخراج، پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں۔ بچہ دانی میں بھاری پن حتیٰ کہ خارج ہو، بچہ دانی اپنی جگہ سے ہٹ جائے، جلن پیدا کرنے والا لیکوریا، حیض بڑی جلدی یا دیر سے ہو۔ مریضہ سردی برداشت نہ کر سکے اور گرم کپڑوں کے لئے خواہش پلساٹیلا کے بالکل برعکس۔ اسے اگنیشیا کی طرح ہسٹریا کے دورے ہوتے ہیں۔ خوف زدہ اور شکی مزاج، گٹھیاوات کے درد جیسا کہ اکٹیا میں ہوتے ہیں۔ درد کا اثر سب سے زیادہ چھوٹے جوڑوں پر ہوتا ہے۔ بچہ جننے کے بعد کا درد جو پیڑو کے بالائی حصہ میں ہوتا ہو۔ کمر میں اکڑن اور ریڑھ کی الحس۔ مریضہ کو نیند نہ آئے، بے چینی اور طبیعت میں جوش۔ اس دوائی سے ایسی نوجوان عورتوں کا لرزہ دور ہو گیا ہے۔ جن کو حیض دیر سے آتا ہے۔

آپ کو اس بات پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسی پُر جذبات عورتوں کی نبض کی چال تیز ہوتی، پھڑ پھڑا کر چلتی ہے، دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہوتی ہے۔ لیکن ہسٹریا کی نہایت اہم باتیں خصوصیت کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔ خواہ دل کی حرکت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ دل کی جگہ میں یہ محسوس ہوا کرتا ہے کہ جیسے وہ جگہ دکھتی ہے اور جیسے کہ دل بڑھ گیا ہے۔

گردن اور گدی (حرام مغز) میں دکھن ہوتی ہے۔ گدی کے پٹھوں کی اکڑن کی وجہ سے سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہے۔ پیٹھ میں نیچے تک شدید درد ہوتا ہے۔ کمر میں گٹھیاوات کا درد، پیٹھ کے بل لیٹنا ممکن بن جائے گا کیونکہ پیٹھ کے پٹھے اکڑ جاتے ہیں۔ کروٹ کے سہارے لیٹنا بھی ناممکن بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کے پٹھے بھی اکڑ جاتے ہیں اور ان میں جھٹکے آتے ہیں۔ اعضا کی بے حسی، کانپنا دکھن۔

ناڑیوں کی علامتوں کا ذکر کرتا۔ میں پہلے جو کچھ کہہ چکا ہوں اسے دہراتا ہی ہے۔ ہسٹریا کے دورے، تشنج، ٹانگوں کا کانپنا حتیٰ کہ چل بھی نہ سکے۔ بے چینی اس درجہ بڑھ جاتی ہے جیسے کہ ادھر لنگ ہو، ادھر لنگ کی طرح کی کمزوری۔

بہترین نتیجہ 1000,200,30 اور اس سے اوپر کی طاقت کی خوراک کے استعمال سے حاصل ہوا ہے اور وہ بھی صرف ایک ہی خوراک دینے سے۔

آپ اس کا مقابلہ پلساٹیلا، سیپیا، نیٹرم میور، کلیٹم فگ، کالوفائیلم اور اگنیشیا سے کریں۔

ایسکولس ہپو کاسٹینم (Aesculus Hippcastinum)

اس دوائی میں ایک خاص قسم کی خون کی کثرت پائی جاتی ہے۔ یہ کثرت ہاتھ پاؤں اور سارے جسم پر اثر کرتی ہے۔ علامتوں سے ظاہر ہے کہ دماغ پر بھی اسی طرح اثر ہوتا ہے۔

ایسکولس کی علامتیں نیند کے دوران میں بڑھتی ہیں اور جاگنے پر ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ وہ جب جاگتا ہے تو ذہن میں انتشار ہوتا ہے۔ وہ نا سمجھی کے ساتھ کمرے میں چاروں طرف دیکھتا ہے، حیران ہوتا ہے ارد گرد کے لوگوں کو پہچانتا نہیں۔ حیران ہو کر دیکھتا ہے کہ میں کہاں ہوں اور میں جو کچھ دیکھتا ہوں اس کا مطلب کیا ہے؟ یہ خاص کر ان بچوں کے لئے مفید ہے جو رات کو سوتے سوتے ڈر کر جاگ اٹھتے ہیں اور حواس باختہ ہو جاتے ہیں جیسے کہ لائیکوپوڈیم میں ہوتا ہے۔ اس دوا سے انتہائی غمگینی چڑچڑا پن پیدا ہوتا ہے، یادداشت کم ہو جاتی ہے اور کام کرنے کو جی نہیں چاہتا اکثر اوقات مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم میں خون جمع ہو رہا ہے۔ خون کی نالیاں بھری ہوئی ہیں۔ یہ علامتیں نہایت اہم ہیں۔ یہ عام طور پر خون جمع ہونے کی علامت ہے اور اکثر نیند کے دوران میں اور لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ جسمانی محنت سے آرام ملتا ہے۔ علامتیں کافی محنت کرنے سے گھومنے پھرنے سے، یا کچھ نہ کچھ کام کرنے سے اور مصروف رہنے سے مٹ جاتی ہیں۔ آپ یہ دوا ان لوگوں کے لئے مفید پائیں گے جنہیں دھڑکن ہوتی ہے اور جبکہ اس دھڑکن کا اثر ہاتھ پیروں تک پہنچے اور نیند کے وقت دھڑکن صاف سنی جا سکے۔

چونکہ ذہنی علامتیں نہایت اہم ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا بیماری کے دوران میں ذہنی علامتیں نہایت اہم ہیں۔ ہنی مین نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ذہنی علامتوں پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ کیونکہ ذہنی علامتیں ہی مریض کی بہترین نمائندہ ہیں۔ ان سے انسانی جسم کی اندرونی کیفیت معلوم ہوتی ہے لہٰذا وہ نہایت اہم ہیں۔ ایسکولس کی بہترین تفصیل ابھی تک موصول نہیں ہوئی خصوصاً اس کے ڈنک لگنے کے درد کے بارے میں پوری واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔ ان بناوٹی دردوں کی ایک خاصیت تو یہ ہے کہ وہ اکثر ہمیشہ ہی گرمی لگنے سے گھٹ جاتے ہیں۔ مگر قدرے گہری نوعیت کی تکلیف اکثر ٹھنڈک لگنے سے گھٹتی ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ پلساٹیلا کے ڈنک لگنے جیسے درد جو کھوپڑی پر اور سارے ہی بدن میں جگہ جگہ ہوا کرتے ہیں۔ مقامی طور پر گرمی پہنچانے سے گھٹ جاتے ہیں۔ جبکہ مریض خود ٹھنڈک سے آرام محسوس کرتا ہے اور ٹھنڈ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اسی طرح ایسکولس کے ڈنک لگنے کے سے درد میں گرمی سے آرام آتا ہے۔ جبکہ مریض کو اکثر سردی سے آرام آتا ہے اور بعض اوقات سرد مرطوب موسم سے اس کی تکلیف بڑھ بھی جاتی ہے خصوصاً گٹھیاوات کی تکلیف۔ ہیکیل میں بھی تیز درد جو ناڑیوں (رگوں) کے ساتھ ساتھ چلا کرتا ہے۔ گرمی لگنے سے گھٹ جاتا ہے مگر مریض ذاتی طور پر ٹھنڈی ہوا میں ہی رہنا چاہتا ہے زیادہ چاہتا ہے کہ بدن سے کپڑا اتار دے، سوائے درد کی جگہ کے۔ وہ اس جگہ کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ کیمفر میں بھی ہم یہی بات دیکھتے ہیں۔ درد کی شدت کے دوران میں مریض چاہتا ہے کہ کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ وہ درد کی جگہ کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ مگر جونہی

درد ختم ہوا کہ کھڑکیاں کھول دینا چاہتا ہے۔ کپڑے اتار دینا چاہتا ہے تاکہ سانس آسانی سے لے سکے۔ یہ عام باتیں ہیں ملکی عام باتیں جن پر علامتوں پر غور کرتے وقت توجہ دینی چاہیے۔

ڈسکولس کا خون سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اس کے مریض کا جسم خون سے پُر ہوتا ہے۔ اکثر اوقات مریض کے جسم میں اس قدر خون ہوتا ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نازیاں پھٹ پڑیں گی۔ میں اس کی ایک اور خاصیت پر بھی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ جس جگہ خون جمع ہوا ہے وہاں کی رنگت ارغوانی ہے یا نیلی۔ یہ دوا گلے میں ورم لاتی ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ گلے کی رنگت نہایت گہری ہوتی ہے۔ اس دوا میں رگوں پر ورم لانے یا ان میں گرہ ڈالنے اور زخم پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ہی ساتھ مقام ماؤف کی رنگت گہری ہو جاتی ہے۔ یہ ٹانگ کی رگوں کے زخم میں فائدہ کرتا ہے۔ جبکہ زخم کی رنگت ارغوانی ہو۔ اگر آپ بواسیر کے مسے کا معائنہ کریں تو اس کی رنگت بھی ارغوانی نظر آئے گی اور اس سے ایسا ظاہر ہوگا۔ جیسے کہ اتنی جگہ مردہ ہو چکی ہے۔ یہ دوا اپنی ورم کی حالت میں زیادہ کام نہیں کرتی۔ یہ بڑی دھیمی چال سے کام آتی ہے۔ چند دوائیاں نہایت گہری سرخی کے ساتھ قدرے ورم لاتی ہیں۔ ان کی ہر علامت بڑی تیزی اور تندی سے آتی ہے مگر اس کی ہر علامت بڑی سستی سے چلتی ہے۔ سارے جسمانی فعل گھٹ جاتے ہیں۔ دل کو بڑی محنت کرنا پڑتی ہے اور نازیوں میں خون جمع ہو جاتا ہے۔

ڈکاریں کھٹی، چکنی اور کڑوی آتی ہیں۔ "قے کی خواہش، ترش معدہ اور کھانا کھانے کے بعد قے ہو جائے۔ اس دوا میں ہضم کی بھاری گڑبڑ پائی جاتی ہے۔ اس کی علامتوں سے ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہم دوا کو فاسفورس اور فیرم کے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ جونہی مریض کھانا کھاتا ہے، یا اس کے چند لمحے بعد ترشی آ جاتی ہے۔ ترش ڈکاریں آنے لگتی ہیں اور ذرا دیر بعد ہی سارا معدہ خالی ہو جاتا ہے۔ فاسفورس، فیرم اور آرسینکم وغیرہ میں بھی ایسا ہی تو ہوا کرتا ہے۔ ڈسکولس میں بھی معدہ میں زخم پائے جاتے ہیں اور معدہ کی نازیوں میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ "معدہ میں متواتر بے چینی اور جلن رہتی ہے۔ قے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب معدہ میں زخم ہو گئے ہوں۔

پیٹ بھی تکلیف کا مرکز بنتا ہے۔ اگر ہم بائیں کوکھ پیٹ اور مقعد (گدا) کی علامتوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مقعد کی نازیاں خون سے بھری پڑی ہیں۔ ہضم کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ قبض ہو جاتی ہے اور جب مریض پاخانے جاتا ہے تو مقعد (گدا) باہر نکل آتی ہے۔ اس میں نہایت تکلیف دہ بواسیر ہوتی ہے ایسا لگتا ہے کوکھ میں بھاری پن رہتا ہے جگر بھی خراب ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد ہی تیزی اور مقعد میں بھاری پن اور تکلیف ہو جاتی ہے۔ مقعد میں درد ہوا کرتا ہے جیسے اس میں چھریاں بھری ہوئی ہیں۔ جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے بادی بواسیر کے ساتھ سخت تکلیف۔ بواسیری نازیاں پھیلی ہوئی اور زخمی ہو جاتی ہیں۔ پاخانہ مقعد میں ہی رک جاتا ہے۔ کیونکہ یہ متورم نازیاں اس کا اخراج روک دیتی ہیں اور جب وہ پاخانہ خارج ہوتا ہے تو اس کی رگڑ سے نازیاں پھیل جاتی ہیں، زخمی ہو جاتی ہیں اور ان سے خون گرنے لگتا ہے۔ اس طرح سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دوائی بادی بواسیر میں بھی فائدہ کرتی ہے۔ مگر خاص کر خونی بواسیر میں بہت مفید ہے۔ کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ صرف مقعد کے متعلق علامتوں

سے ہی بے شمار صفحے رنگے گئے ہیں۔ انتہائی دکھن، شدید درد، پاخانے کی حاجت، گہرے رنگ کا پاخانہ اور اس کے بعد سفید رنگ کا۔ پاخانے کی رنگت یہ ظاہر کرتی ہے کہ جگر میں خون جمع ہے، پرانی قبض۔

کمر بھی بہت سی تکلیفوں کی مرکز ہے۔ خاص کر کمر کا نچلا حصہ، پیڑو اور کولہوں تک۔ اس کے ساتھ ہی ساری کمر اور گدی میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔ بواسیر کے بیماروں کے لئے کمر درد، گدی میں درد اور سر درد وغیرہ عام شکایتیں ہیں۔ بواسیر کا مریض جب چلتا ہے تو ریڑھ کے انتہائی نچلے سرے اور نشست گاہ میں درد ہونے لگتا ہے یہ ایسکولس کی خاص علامت ہے۔ یہ علامت اس قدر اہم ہے کہ اگر بواسیر نہ بھی ہو تو بھی یہ علامت ہو سکتی ہے۔

متواتر ہلکا ہلکا کمر درد، چلنا پھرنا تقریباً قطعاً ناممکن بن جاتا ہے۔ بیٹھنے کے بعد مریض کے لئے اٹھنا یا چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ ایسکولس کے کمر درد کی حالت میں ایک بات خاص طور سے دیکھیں گے اور وہ یہ ہے کہ جب مریض بیٹھ جانے کے بعد کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے تو اسے انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ سلفر، پیٹرولیم اور اگاریکس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔

ایسکولس اکثر اوقات زنانہ بیماریوں میں بھی پایا جاتا ہے جبکہ کھچاؤ کے ساتھ کمر کے انتہائی نچلے حصہ میں شدید درد ہو۔ اکثر ایسکولس نے اسے درد کو اس حالت میں آرام پہنچایا ہے۔ جبکہ درد کے ساتھ بکثرت سیلان الرحم (لیکوریا) اور چلتے وقت کولہوں میں گزرتا ہوا سا درد ہو۔ عورت محسوس کرتی ہے کہ بچہ دانی خون سے بھری ہوئی ہے۔ وہ بیان کرے گی کہ پیٹ کا نچلا حصہ حیض سے پہلے اور بعد میں بھرا ہوا سا محسوس ہوتا ہے۔ اس وقت جوڑوں میں اس خاص قسم کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بچہ دانی میں دکھن اور اس کے ساتھ کوکھ میں چبھن، لیکوریا کی پرانی شکایت جبکہ رطوبت کی رنگت گہری زرد، گاڑھی اور لیس دار ہو۔ لیکوریا اور اس کے ساتھ کمر کے انتہائی نچلے حصہ میں درد دوران حمل میں بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ بچہ دانی میں دکھن جیسے درد بھری ہوئی اور بے چینی کا مرکز ہو اور جب چلے تو کمر میں درد ہو۔

ایسکولس میں جوڑوں کا درد بھی پایا جاتا ہے۔ جوڑ جوڑ میں درد ہوا کرتا ہے۔ خاص کر کہنی سے ہاتھ تک بازو اور ہاتھوں میں۔ اس میں درد کترن کے ساتھ ہوتا ہے۔ نہایت بے ترتیبی کے ساتھ اپنی جگہ بدلتا ہے اور گرمی سے کم ہو جاتا ہے۔ ران اور ٹانگ کی رگوں کے ورم میں بھی اس سے فائدہ ہوا ہے۔ (فلورک ایسڈ) ہم یہ بات پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ایسکولس میں اس قسم کے ورم کا رجحان خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ خراش گلو ختم ہو جانے کے بعد نازیاں خون سے بھری رہ جاتی ہیں۔ ایسکولس بعض اوقات ان کو راحت پہنچاتا ہے۔ آنکھ کی تکلیف ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی نازیاں خون سے بھری رہ جاتی ہیں۔ گٹھیاوات کے درد کے ساتھ بھی رگوں کا ورم ہوا کرتا ہے۔ اسی کی علامتیں بواسیر کے مریضوں میں عام طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

ایتھوزا سائی نے پی ایم (Aethosa Cynapium)

ایتھوزا معلوم ہونے سے پہلے ہیضہ کے اکثر مریض بچے مر ہی جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ایسی کوئی دوا ہی نہ تھی جو اس خوفناک تکلیف کے مشابہ ہوتی۔ اس بیماری کے شروع ہوتے ہی مریض کے چہرے پر موت کی مہر لگ جاتی ہے اور اگر اس کی جان بچانے کے لئے کچھ دوائیاں ہیں تو یہ ان میں سے ایک ہے۔ یہ دوا

ان حالتوں میں کام آتی ہے جب گرمی کے موسم میں بچہ یکایک دستوں اور قے کا مریض بن جائے اور اس کے ساتھ ہی انتہائی پژمردگی آجائے۔ جب تک ماں بچے کو جھولے سے نہ اٹھائے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ بچہ بیمار ہے۔ ابھی چند گھنٹے پہلے بچہ بھلا چنگا تھا۔ مگر جب گرمی کے موسم میں بچوں کے دستوں کی شکایت پھیلی ہوئی ہو۔ یہ بچہ پیٹ بھر دودھ پیتا ہے۔ ابھی یہ دودھ پیٹ میں جا کر جمنے یا پھٹنے نہیں پاتا کہ قے ہو جاتی ہے جس میں پھٹوری سا جما ہوا دودھ نکلتا ہے اور کچھ پانی سا پتلا۔ اس قے کے ساتھ ہی پیلا پیلا سبزی مائل اور چکنا سا دست بھی آتا ہے۔ بچے کا چہرہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے وہ مر رہا ہو۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ ہونٹوں پر سفیدی مائل نیلاہٹ چھا جاتی ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں اور ناک کے اردگرد بھی ویسی ہی حالت ہو جاتی ہے۔ ماں حیران رہ جاتی ہے اور گھبرا کر فوراً ڈاکٹر کو بلاتی ہے بچہ پژمردگی کے ساتھ سو جاتا ہے۔ وہ جاگتا ہے اور پھر اسی طرح دودھ پی کر معدہ بھر لیتا ہے جو چند ہی منٹ بعد پھر نکل جاتا ہے۔ اس بار بھی وہ قدرے جما ہوا اور قدرے پانی سا پتلا ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر خوفناک پژمردگی آتی ہے۔ چہرہ مردے جیسا ہو جاتا ہے اور کافی دیر تک سویا رہتا ہے۔ ایتھوزا اس حالت میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ بس یہ ایتھوزا کی ساری رام کہانی ہے۔

اس میں بکواس بھی آتا ہے، جوش بھی ہے۔ کئی طرح کا ذہنی انتشار بھی ہے مگر یہ سب نئے ہوتے ہیں اور ان میں دماغی تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ کچھ قسم کے بچے گرم موسم میں اور جب راتیں گرم ہوں، بیمار ہو جاتے ہیں، انہیں دماغی تکلیف ہو جاتی ہے اور اس وقت سے معدہ اپنا کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ جو کچھ بھی کھایا پیا جائے، وہ قے یا دست کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔ یہ تکلیف خاص کر ان بچوں میں ہوتی ہے جن کو مائیں حسب معمول دودھ وغیرہ پلاتی ہیں پھر یہ تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ بچہ جب بھی روتا ہے ماں اسے اپنا دودھ دیتی ہے یا کچھ اور کھلاتی پلاتی ہے۔ ہر ایک معالج کو ذرا غور کرنا چاہیے۔ بچے نے ایک بار جو دودھ پیا ہے، اس کو بخوبی ہضم کرنے کے لئے کم از کم دو اڑھائی یا تین گھنٹے کا وقفہ چاہیے۔ اگر ایک بار دودھ پینے کے تین گھنٹے بعد بچہ روئے تو سمجھئے وہ بھوکا ہے۔ جب وہ بخوبی کچھ پئے گا اور اسے ہضم کر سکے گا اگر اس سے پہلے کچھ کھلایا پلایا جاتا ہے تو یہ بری عادت ہے۔ بہترین طریقہ تو یہی ہے کہ بچے کو خواہ ایک چمچ دودھ پلایا جائے یا آدھ چمچ اسے جزوی طور پر ہضم ہونے دینا چاہیے۔ اس کے بعد پھر کچھ زیادہ مقدار میں دیا جا سکتا ہے۔ بچہ کھایا پیا تھوکنے لگتا ہے اور وہ ترش ہوتا ہے۔ جونہی گرمی شروع ہوتی ہے سر درد بھی شروع ہو جاتا ہے۔ صرف ایسے ہی بچے اس تکلیف کو برداشت کر سکتے ہیں جن کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہو۔ میں نے ایسے بچے دیکھے ہیں اور یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ گرمی کا سارا موسم اسی طرح کامیابی سے برداشت کر لیتے ہیں۔ گھر کی کوئی بڑی بوڑھی معالج کو بتائے گی۔ بچہ ہے کیا جانے اسے تو کچھ کھلانا ہی پڑتا ہے اب یوں کہنا چاہیے کہ ایتھوزا ان بچوں کی دوا ہے جن کو مناسب طور پر کھلایا پلایا نہیں جاتا۔ ایسی حالت میں جتنی دوائیاں کام آتی ہیں۔ یہ ان میں سب سے پہلے کام آتی ہے۔ خصوصاً بچوں کے لئے مگر اکثر نوجوانوں میں بھی یہ کام آتی ہے۔ خاص کر جب کہ دماغی تکلیف اور جوش سے ہاضمہ قطعاً خراب ہو گیا ہو۔ متواتر کھلاتے پلاتے رہنے سے جو بدہضمی ہو جایا کرتی ہے، یہ اس کی خاص دوائی ہے۔ بچہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا ہے۔ اس

کی جیب میں یا ہاتھ میں کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز رہتی ہے۔ آخر کار معدہ عاجز آ جاتا ہے اور قوت ہضم جواب دے جاتی ہے۔ یہ بدہضمی کی ان حالتوں میں بھی مفید ثابت ہوا ہے جو سر کی تکلیف کا نتیجہ ہو جبکہ سر گرم ہو، تپتے ہو، پژمردگی چھا جائے، پسینہ آئے اور بہت دیر تک سوتا رہے۔

ایتھوزا میں بچوں کو تشنج بھی آتے ہیں۔ بعض اوقات دماغی تکلیف کا معدہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ بچہ کو تشنج جاتا ہے۔ مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں، چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے، پسینہ آنے لگتا ہے، پژمردگی اور نیند آ جاتی ہے۔ تشنج انتہائی کمزوری ضعف اور نیند کا غلبہ" تے اور دست کے بعد بچے کو تشنج آئے۔

ایتھوزا کا مریض بھی بہت کچھ چہرے سے اپنی رام کہانی بتا دیتا ہے اور چہرے سے ہی دوائی معلوم ہو جاتی ہے۔ چہرہ دیکھتے ہی بہت کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد کوئی بات پوچھنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ اس سے اس قدر واقفیت مل جاتی ہے کہ اب فوراً ہی دوائی تجویز کی جا سکتی ہے۔ مگر میں اس طریقہ کی سفارش نہیں کر سکتا کوئی مصروف معالج جو تحقیقی معنوں میں میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کرتا ہے اور جس نے اصولوں کو ذہن نشین کر لیا ہے، ضرورت آ جانے پر اس طرح سرسری نگاہ سے دیکھنے کے بعد دوائی تجویز کر سکتا ہے۔ مگر در اصل وہ ایسا کرتا نہیں کیونکہ وہ اور بہت سی ایسی باتوں پر بھی غور کرتا ہے جن کو دوسرے لوگ قرار واقعی طور پر نہیں سمجھتے۔ ایتھوزا کی اکثر علامتیں جلد کی سطح پر بھی نمودار ہوتی ہیں جبکہ اکثر بہت سی دوائیوں کی علامتیں جلد کی سطح پر نمودار نہیں ہوتیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ اثر اندر کے رخ اور جسم کی گہرائی میں ہوتا ہے۔ میں اب یہ بات ثابت کرنے کے لئے آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کسی بنے کٹے نوجوان کو منتخب کر لیں جو اپنے آپ کو تندرست بتاتا ہو اسے اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دیں، آپ دیکھیں گے اس نے اپنی صحت کے بارے میں کوئی بات تک نہیں کی۔ فوراً ہی وہ کھانا کھاتے کھاتے دروازہ کھولتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے، یہ دوسری بات ہے۔ اس کے بعد وہ آپ سے ذکر کرے گا کہ کتنا زیادہ کھاتا ہوں اور اس کا میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ کیا محسوس کرتا ہے اور آپ نے خود بھی دیکھ لیا کہ اس نے کیا مزے اور چٹخارے لے کر کھایا۔ آپ نے ابھی تک اس کی صحت کے بارے میں ایک بھی لفظ نہیں کہا۔ آپ نے اسے یہ بھی نہیں کہا کہ وہ جھٹ انکار کر دے گا اور کہے گا۔ "آہ! میں دودھ نہیں سکتا۔ اگر میں نے دودھ پیا تو مجھے دست آنے لگیں گے۔ میں تو دودھ پینے کا خیال بھی نہیں کرتا۔" اس شخص کے لئے کون ہے جو اپنے دواخانے میں بیٹھے بیٹھے دوا تجویز کر سکے۔ اس کے لئے نیٹرم کارب کے سوا اور کیا تجویز کیا جا سکتا ہے؟ اکثر اوقات کسی پرانے مریض کو جس کا مرض دور نہ ہو، اپنے ساتھ کھانے پر بٹھانے سے ساری اور حقیقی کہانی معلوم ہو جاتی ہے اور دوا تجویز کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

اگاریکس مس کیریس Agaricus Muscarius

اس دوا کی اہم ترین علامت ہے پھڑکنا اور کانپنا۔ پٹھوں میں جھٹکا آنا اور اعضاء کا کانپنا۔ تھر تھر کانپنا اور جھٹکے۔ جسم کے تمام اعضاء میں یہ دونوں باتیں ملیں گی۔ پٹھوں میں جھٹکے اس شدت سے آتے ہیں کہ مریض لرزہ کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس میں وہ تمام باتیں ملتی ہیں جو لرزہ میں آتی ہیں اور ایسے بہت سے

مریضوں کو آرام پہنچایا ہے۔ سارے جسم اور پٹھوں کے بارے میں یہی بات ہے سارے جسم میں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز جسم پر رینگ رہی ہے۔ یہ صرف جلد پر ہی نہیں بلکہ گوشت میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں، ساری جلد پر خارش ہوا کرتی ہے جو کھجلانے سے اپنی جگہ بدل لیتی ہے۔ جسم کا کوئی حصہ اس خارش سے نہیں بچ پاتا۔ جلد یا جسم کے دوسرے اعضاء میں جگہ جگہ عجیب و غریب احساس ہوتا ہے مثلاً ٹھنڈک جیسے بدن میں گرم اور ٹھنڈی سوئیاں چبھ رہی ہوں۔ جہاں خون کی گردش کم ہو مثلاً ناک، کان ہاتھ کی پشت، پاؤں کا پنجہ اور انگلیاں وغیرہ۔ ہاں ڈنگ لگنے کا سا اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ بدن پر سرخ داغ پڑتے ہیں اور ان میں خارش و جلن ہوتی ہے جیسے برف مار گئی ہو۔ یہ بوڑھوں کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مریض بہت گھبرایا ہوا ہوتا ہے اور سردی سے گھبراتا ہے۔ دماغی محنت کرنے سے بدن میں خارش ہونے لگتی ہے۔ سوئیاں چبھنے لگتی ہیں اور سرسراہٹ ہوتی ہے۔ مگر جسمانی محنت کرنے سے یہ تکلیف مٹ جاتی ہے۔ اگاریکس کی ساری تکلیفیں اور شکائتیں ہم بستری کے بعد بڑھتی ہیں۔ خصوصاً ریڑھ کی شکائتیں تو جوان مگر سوداوی مزاج والی شادی شدہ عورتوں کی ان تکلیفوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے جو جماع کے بعد نمودار ہوں مثلاً ہسٹریا کا دورہ۔

ذہنی علامتیں وہی ہیں جن کی آپ امید کرتے ہیں۔ مثلاً سیمابی طبیعت، چڑچڑاپن، اداسی اور ایسی شکائتیں جو دماغی محنت کی کثرت اور مطالعہ کی زیادتی سے پیدا ہوئی ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ دماغی نشوونما بڑی سستی سے ہو رہی ہے۔ بچے پڑھنا لکھنا بولنا اور چلنا بڑی دیر میں سیکھتے ہیں اور اس طرح دو دوائیوں کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ یعنی نیٹرم میور اور کلکیریا کارب۔ اول الذکر میں بولنا دیر سے سیکھتا ہے اور موخرالذکر میں بچہ چلنا دیر میں سیکھتا ہے۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ موخرالذکر کے مریض کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں مگر اگاریکس میں اس کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ دماغی کمزوری، بچوں کی انگلیٹ غشی اور جھٹکے آنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتی ہے۔ لڑکیوں کو جوان ہونے سے پہلے، حیض کے جانے غشی آ جاتی ہے۔ جوش اور صدمہ سے بھی ایسا ہونے لگتا ہے۔ اور ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دماغی نشوونما رک جاتی ہے۔ اگاریکس ایسے بچوں کی دوا ہے جن کا حافظہ کمزور ہو، جو بھول جاتے ہیں اور اپنا سبق دیر میں یاد کرتے ہیں۔ سوداوی مزاج کے ایسے مزاج جو اپنی لکھی ہوئی چیز کو جب خود ہی دوبارہ پڑھیں تو انہیں ہجے کی غلطیاں معلوم ہو جاتی ہیں۔ کوئی بات سمجھنے میں دیر لگتی ہے۔ دماغ میں غلط لفظ آ جاتے ہیں۔ جب ہم کتاب پڑھتے ہیں کہ "ساری ذہنی نشوونما مفلوج ہو جاتی ہے" تو اس کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ذہن اور ساری قوت حس مفلوج ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ مریض سست، اکثر اوقات بے شعور معلوم ہوتا ہے، جیسے وہ بکواس کرنے لگے گا۔ ذہنی انتشار اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ ہذیان کی سی حالت آ جاتی ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ نشہ میں ہے۔ بکواس اسی طرح کی ہوتی ہے جیسے شراب پیے ہوئے ہو۔ وہ احمقانہ حرکتیں کرنے لگتا ہے، بے موقع گاتا اور سیٹیاں بجاتا ہے، تک بندی اور پیش گوئی کرتا ہے۔ یا اس کے برعکس گردوپیش کے حالات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ وہ نرم طبع ہو جاتا ہے۔ وہ من مانی باتیں کرنے لگتا ہے، ضدی ہو جاتا ہے۔

جسم کے پٹھوں کی حرکت میں تعاون مشکل بن جاتا ہے۔ دماغ اور ریڑھ میں تعاون نہیں رہتا۔ ہاتھ

پاؤں کی بے ہودہ حرکتیں۔ کوئی چیز اٹھائے تو وہ ہاتھ سے گر پڑتی ہے۔ جب کوئی چیز ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہو تو انگلیاں خود بخود کھل جاتی ہیں۔ اگاریکس یا ایپس دے کر ایسی عورتوں کی تکلیف کم کر سکتے ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے طشتریاں بار بار گر کر ٹوٹتی ہوں۔ دونوں دوائیوں میں تضاد ہے۔ اگاریکس کی مریضہ لازمی طور پر آگ کے پاس رہے گی۔ جبکہ ایپس کی مریضہ باورچی خانہ سے باہر ہی رہنا پسند کرتی ہے۔ یہ بے شعوری اور بے بسی ذہن یا اور جسمانی نقص کی وجہ سے ہے۔ ہر قسم کی تبدیلی کا اثر مریض اور معالج پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریضہ احمقانہ حرکتیں کرنے لگتی ہے اور بعض اوقات وہ جلد باز اور شاعر بن جاتی ہے۔ وہ بے ساختہ شاعری کرنے لگتی ہے۔ خصوصا رات کے وقت صبح کے وقت مریض سست و کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ حالت دوپہر تک جاری رہتی ہے۔ ذہنی علامتیں صبح کے وقت بڑھتی ہیں اور شام کو گھٹ جاتی ہیں۔ نیند میں جھٹکے آنے بند ہو جاتے ہیں۔ جب کھلی ہوا میں چلے تو سر چکراتا ہے۔ اسے ہر وقت سردی لگتی ہے۔ اگر وہ کوئی کام کا ذمہ لے تو بالکل الٹ کرے گا۔ سر چکرانا اور ذہنی انتشار ملے جلے رہتے ہیں۔

سر درد کے ساتھ ریڑھ کی علامتوں کا نمودار ہونا۔ مثلاً کانپنا اور جھٹکے آنا اس دوا کی عام خاصیت ہے۔ ریڑھ کی بیماری والوں کا سر درد، سر درد جیسے سر پر برف رکھی ہے یا اس میں برف سی سرد ٹھنڈی سوئیاں چبھ رہی ہیں۔ یہ عام بات ہے۔ یہی شکایت دوسرے اعضاء میں بھی ہوتی ہے۔ سر درد جیسے میخ گڑ رہی ہو۔ صبح سویرے قدرے خون بھی گرتا ہے۔ خون کی رنگت سیاہ، گاڑھا جیسے کہ بوند بوند گرے۔ سر میں ٹھنڈک، کھوپڑی میں بھی طرح طرح کے احساس ہوتے ہیں۔ کھجلانے کے بعد برف سی ٹھنڈک۔ یہ حالت سارے جسم کی ہوتی ہے۔ خارش ہوتی ہے مگر کوئی دانہ نظر نہیں آتا۔ مریض کھجلائے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کھجلانے کے بعد خارش کی جگہ پر برف سی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ یا جیسے اس پر ہوا چل رہی ہے۔ سر متواتر حرکت کرتا ہے۔ جیسے رعشہ میں ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر خارش، خصوصاً صبح کو جاگنے پر۔ تکلیف میں عام طور سے اضافہ صبح کے وقت ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر پھنسیاں عام نکلتی ہیں۔ اگزیما ہوتا ہے اور اس پر کھرنڈ آتا ہے۔

آنکھیں بھی پھڑکتی ہیں اور ان میں بھی جھٹکے آتے ہیں۔ آپ اگاریکس کے مریض میں یہی بات پائیں گے۔ مریض جونہی آپ کی طرف دیکھے گا اس کی آنکھیں گھڑی کے پینڈولم کی طرح ناچنے لگیں گی۔ وہ متواتر آگے پیچھے حرکت کرنے لگتی ہیں۔ حالانکہ وہ ان کو معمول پر رکھنے کی بہترین کوشش کرتا ہے۔ آنکھیں صرف نیند کے وقت ہی ٹھہرتی ہیں نیند کی حالت میں کوئی معمولی حرکت نہیں ہوتی۔ چند دیگر دوائیوں مثلاً کلی ٹونا، آرسینکم، سلفر اور پلساٹیلا نے بھی آنکھ کی اس تکلیف میں آرام دیا ہے۔ مگر اگاریکس یہ تکلیف پیدا کرتا ہے اور اسے دور بھی کرتا ہے۔ رنگ پہچاننے اور بینائی میں ہر طرح دھوکہ ہوتا ہے۔ آنکھ کے آگے بھنگے اڑتے ہیں اور بمشکل تمام پڑھ سکتا ہے۔ ہر چیز اس جگہ دکھائی دیتی ہے جہاں وہ در حقیقت نہیں ہوتی۔ آنکھ کے آگے سیاہ مکھیاں آتی ہیں۔ سیاہ پتنگے اڑتے ہیں۔ ایک کے دو دیکھتا ہے۔ آنکھ کے پٹھے کمزور ہوتے ہیں۔ آنکھ کی حرکت بے قاعدہ ہوتی ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں، سکڑی ہوئیں، مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کی آنکھ کے آگے غبار چھایا ہوا ہے۔ یا اس کے آگے مکڑی کا جالا پھیلا ہوا ہے۔ تشنج کے ساتھ جھٹکے۔ یہ جھٹکے اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ اس کے ساتھ ہی آنکھ کی ایسی حرکت جس پر مریض کا کوئی قابو نہیں ہے۔ رنگ

پہچاننے میں مغالطہ اور آنکھ کے آگے مکھیوں کا اڑنا بھی قابل ذکر علامت ہے۔

کان کی سرخی، جلن اور خارش، جیسے انہیں برف مار گئی ہے محسوس ہوتا ہے، جیسے ہوائی چھٹی ہوئی ہے۔ یہی بات سارے جسم میں محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح کی خارش اور پھڑکن سارے جسم میں ہوتی ہے۔ سنائی کم دیتا ہے۔ بہرہ پن، سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ سویرے مریض گونگا بن جاتا ہے، بے حس ہو جاتا ہے، احمقانہ حرکتیں کرتا ہے۔ تھکان ہوتی ہے مگر جونہی شام آتی ہے وہ بشاش ہو اٹھتا ہے۔ بدن گرم ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں جوش آتا ہے۔ شاعری اور پیشن گوئی کرنے لگتا ہے۔ رات کو دیر تک بیٹھے رہنا چاہتا ہے، کھیلنا چاہتا ہے۔

نکسیر آتی ہے، ناک سے خون بکثرت اور بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ اگاریکس ایسے نزلے کی خاص دوائی ہے جو بہت پرانا اور ضدی ہوئی، جس میں ناک کے اندر خشکی ہو اور کھرنڈ جمتے ہوں اور ایسے اشخاص کو ہوتا ہو جنہیں تپ دق کسی نہ کسی صورت میں موجود ہو۔ یہ اس قدر گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے۔ اس نے ابتدائی تپ دق کے بہت سے مریضوں کو صحت بخشی ہے۔ یہ پرانی کھانسی اور نزلے کی اکسیر دوائی ہے۔ ناک سرخ ہوتی ہے جیسے برف مار گئی ہو۔ پرانے شرابیوں کی ناک کی نوک سرخ ہونے کی علامت میں اگاریکس، لیڈم اور کیلکیس کے مشابہ ہے۔

ہم نے اب تک اس دوائی کے بارے میں جو کچھ دیکھا ہے اس کی روشنی میں ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اس دوائی کی علامتوں میں چہرے کے پٹھوں میں جھٹکا آنا، خارش ہونا، سرخی اور جلن جیسے پالا مار گیا ہو اور ادھرنگ جیسی کمزوری یہ سب عام باتیں ہیں اور اکثر کتابوں میں درج ہیں۔ لرزے کے دورے۔ احمقوں جیسا چہرہ، اب یہ دیکھئے مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک وہ اپنا عام کام کرتے رہیں، وہ بڑی چستی اور پھرتی سے کرتے ہیں۔ مگر جب آپ ان کے سامنے کوئی ایسی نئی بات رکھ دیں جو ان کے معمول سے باہر ہو تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں اور قطعی طور پر بے وقوف اور بے شعور بن جاتے ہیں۔ یہ حالت خاص کر صبح کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ سویرے کے وقت کوئی بھی نیا کام نہیں کر سکتا۔ مگر شام کے وقت وہ ہر نئی بات یا کام پر توجہ دے سکتا ہے۔ شام کو اس کا ذہن روشن ہو جاتا ہے اور ایسے اثرات ظاہر ہوتے ہیں جیسے چائے، کافی یا شراب پینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ دوائی شراب جیسی نشیلی چیزوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے بہترین دوائی ہے۔ اگاریکس اور زنکم دونوں میں ریڑھ کی تکلیف پائی جاتی ہے اور دونوں میں ہی تکلیف شراب جیسی طاقت بخش چیزوں کے استعمال سے بڑھتی ہے۔

اگاریکس نے مرگی جیسے دوروں میں بھی آرام پہنچایا ہے۔ خاص کر ہسٹریا کی قسم کی مرگی میں جس میں منہ میں جھاگ آ جایا کرتی ہے، چہرے کے پٹھے کھنچتے ہیں، دھنش وات (بدن کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے، پیٹھ باہر کی طرف جھکتی ہے اور ہاتھ پاؤں آگے کی طرف) اگاریکس کے مریض کو جو دورے پڑتے ہیں ان میں چہرے کے چھوٹے پٹھے چند منٹ کے لئے کانپتے ہیں اور پھر رک جاتے ہیں۔ چند منٹ بعد دوسری جگہ پھر ایسے ہی جھٹکے آتے ہیں، آنکھ کا پپوٹا کانپے گا اور اس کے بعد دوسری جگہ جھٹکے آئیں گے۔ اکثر یہ جھٹکے اس شدت سے آتے ہیں کہ مریض حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ اگاریکس کے علاوہ نکس وامیکا میں بھی یہی

حالت پائی جاتی ہے۔

دانت بہت لمبے محسوس ہوتے ہیں اور چھونا برداشت نہیں کر سکتے۔ زبان کانپتی ہے۔ اس میں جھٹکے آتے ہیں اور لکنت پڑتی ہے اور بری طرح بولنے لگتا ہے۔ زبان خشک اور کانپتی ہوئی، بڑی مشکل سے بولنا سیکھے۔ زبان کا تشنج صاف صاف نہ بول سکے۔ زبان پر زخم پڑ جاتا ہے۔ زبان کی ڈھن، حلق کی چھت پر پارے کے زہر سے پیدا شدہ چھالے۔ یہ چھالے چھوٹے چھوٹے اور رنگت میں سفید ہوتے ہیں جیسے چھوٹے بچوں کے منہ میں پڑ جایا کرتے ہیں۔ گلے کی پرانی خراش ٹانسلو (کوڑی) کا سخت ہو جانا، جلن اور پیاس، زبردست بھوک پیٹ میں کترن، جیسے بھوک سے ہو۔ مگر کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔

ہوا خارج ہوتی ہے، تکلیف دہ ڈکاریں، سخت اپھارہ، پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور ہلچل، بدبودار ہوا خارج ہو۔ جو کچھ بھی کھائے وہ ترش ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور جیسے کوئی چیز زور سے لڑھک رہی ہو چبھتا ہوا درد نہایت بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے۔ اپھارے کی حالت موتی جھرے میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا کرتی ہے۔ خاص کر ایسے موتی جھرے میں جہاں درجہ حرارت کم ہو، پٹھے کانپتے ہیں اور ان میں جھٹکے آئیں۔ ادھرنگ کی سی کمزوری، بدن سوکھتا چلا جائے اور ان کے ساتھ ذہنی علامتیں۔

صبح سویرے دست آئیں۔ گرم گرم ہوا بکثرت خارج ہو (ایلو) اس کے ساتھ مقعد میں جلن ہو۔ پاخانہ نرم آئے۔ سخت اپھار پاخانے کی زوردار حاجت۔ پاخانے سے پہلے، بعد میں اور دوران میں غیر ارادی طور پر دباؤ۔ ایسا محسوس کرے جیسے مقعد پھٹ پڑے گی۔ پاخانے کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے (مرک، سلفر) درد شدید اور اتفاقیہ نمودار ہوتا ہے، انتظار نہیں کر سکتا۔ نہایت تکلیف دہ احساس، جیسے پھٹ پڑے گا۔ پاخانے سے پہلے پیٹ میں کٹن اور چبھن، زور کا اپھارہ، مقعد میں تکلیف دہ دباؤ چبھن اور کٹن، پسینہ آئے۔ ران سے ٹانگوں تک درد جو پاخانہ جانے کے بعد بھی جاری رہے۔ رفع حاجت کے بعد سر درد گھٹ جاتا ہے۔ مقعد میں درد ہونے لگتا ہے۔ جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ مقعد میں دباؤ کٹن کے ساتھ درد، کوکھ میں اینٹھن، پیٹ میں اپھارہ، پیٹ میں اور ناف کے ارد گرد بھاری پن۔ چھاتی میں درد، رفع حاجت کے بعد اپھارے کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

قبض اور مقعد میں یہ احساس ہو جیسے وہ از حد کمزور ہو گئی ہے۔ پاخانہ سخت آئے، پاخانے کے وقت بہت زور لگانا پڑے جیسے ساری زندگی اسی پر منحصر ہو، پھر بھی پاخانہ نہیں آتا۔ پاؤں کے فالج کی ابتدائی حالت جبکہ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہوں اور ریڑھ کی جلن ہوتی ہو۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاخانے کی حاجت مٹ جانے کے بعد اور پاخانہ پر بیٹھ کر دباؤ دینے کی ناکام کوشش کے بعد پاخانہ خود بخود خارج ہو جاتا ہے۔ یہ علامت صرف ارجنٹم نائٹریکم کے بارے میں ہی معلوم تھی (پاخانہ اور پیشاب) پیشاب کی حاجت بھی اتنی ہی زبردست ہوتی ہے جتنی کہ پاخانے کے لئے۔ بوند بوند کر کے پیشاب آئے۔ اس دوا کی ایک عجیب و غریب علامت یہ ہے کہ جب پیشاب خارج ہو رہا ہو تو وہ ٹھنڈا لگتا ہے اور جب پیشاب بوند بوند کر کے خارج ہو رہا ہو تو ان ٹھنڈی بوندوں کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ دھار بند ہو کر یا بوند بوند گرتا ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی زور لگانا پڑتا ہے۔ پیشاب پانی سے پتلا، صاف و شفاف، لیموں جیسا رنگ، شروع

زرد، گہرا زرد اور گرم سرخ، جھاگ دار، سفوف سی تلچھٹ دوپہر سے پہلے پانی سا بعد دوپہر دودھیا۔ دودھ کی طرح تلچھٹ سرخ یا سفید (فاسفیٹ آف میگنیشیا) پیشاب میں فاسفیٹ خارج ہوں، دودھ، پیشاب، سطح پر چکناہٹ اور طرح طرح کے رنگ دکھائی دیں۔ پیشاب میں چربی جیسے ذرات خارج ہوں جیسے پیٹرول ہو۔ گٹھیاوات، جوڑوں کے درد اور ہسٹریا کے مریض کو پیشاب کم آئے۔ مریض کا بدن سرد، لاغر، کمزور پیلا اور تپ دق کی طرف بڑھ رہا ہو۔ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور سردرد شروع ہو جاتا ہے۔ کئی کئی دن تک پاخانہ نہیں آتا اور جب آتا ہے تو سردرد گھٹ جاتا ہے۔ فلورک ایسڈ میں مریض اگر پیشاب کی حاجت رفع نہ کرے تو اس کے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔

تکلیف اپنی شکل و جگہ بدلتی ہے۔ ایک دن دودھ خشک ہو جاتا ہے مگر دماغ یا ریڑھ میں اجتماع خون کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ بیماری خاص طور سے دودھ خشک ہونے کی حالت میں ہی اپنی جگہ بدلتی ہے۔

اعضائے تناسل سرد اور سکڑے ہوئے۔ جب آپ مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کا معائنہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ زنانہ اعضائے تناسل پر ابھی تک وسیع تجربے نہیں ہوئے۔ لیکن مردانہ اعضائے تناسل میں ایسی بہت سی علامتیں موجود ہیں جو زنانہ اعضائے تناسل کی علامتوں کے مشابہ ہیں۔ مرد جماع کے بعد اسی طرح تکلیف میں اضافہ محسوس کرتا ہے جیسے عورت۔ نفسانی خواہش ابھرنے اور جماع کے بعد تکلیف بڑھتی ہے، عورت بے ہوش تک ہو جاتی ہے اور مرد انتہائی کمزوری محسوس کرتا ہے۔ بدن کا کانپنا اور اس میں جھٹکے آنا وغیرہ اگاریکس کی دوسری علامتیں بھی اکثر جماع کے بعد بڑھتی ہیں۔ کیونکہ اعضائے تناسل کا ریڑھ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا جن کو ریڑھ کی تکلیف ہے ان کی شکایت ہم بستری کے بعد بڑھ جاتی ہے۔

مرد میں ہم بستری کے بعد، مثانہ کی نالی میں جلن ہوتی ہے۔ یا جب منی خارج ہوتی ہے تو گرم لگتی ہے۔ لہٰذا یہ سردی کی ہی علامت ہے۔ منی کے اخراج کے وقت پروسٹیٹ غدود میں جلن ہوا کرتی ہے۔ اس سے پہلے یا بعد میں زبردست خواہش ہوتی ہے۔ مگر جماع کے وقت عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور کوئی لطف نہیں آتا۔ مرد میں یہ شکایت محض ریڑھ کی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خاص کر ایسے مردوں میں ہوتی ہے جن کا مزاج سوداوی (وات پرکرتی) ہو، جن کے بدن میں سرسراہٹ ہو اور جیسے کچھ رینگ رہا ہے۔ اگاریکس مثانہ کی نالی کے اخراج، پرانے سوزاک، پیپ اور ہر طرح کے مقامی علاج میں مفید ثابت ہوا ہے۔ عضو تناسل سرد اور سکڑا ہوا، فوطوں میں پر درد سکڑاؤ۔ پرانے قرحہ میں جہاں مثانے کی نالی میں خارش ہو۔ سرسراہٹ اور بہت دیر تک رطوبت خارج ہوتی رہی ہو، مفید ہے۔ دوسری بہت سی دوائیوں کے بعد دو دوائیاں بہت مفید ہیں۔ یعنی پیٹرولیم اور اگاریکس۔

عطائی معالج ہمیشہ ہی عورتوں کے ایسے درد میں جس کا رخ ہمیشہ نیچے کی طرف ہو پلسا ٹیلا، سیپیا وغیرہ کی بات سوچے گا۔ لیکن ریڑھ کی تکلیف اور نیچے کے رخ کھنچاؤ محسوس ہو تو یہی دوائی بہترین ہے، نازک بدن، سوداوی مزاج اور بے چین عورتوں کے لئے جن کے بدن میں سرسراہٹ اور کسی چیز کے رینگ کر چلنے کا احساس ہو تو اسے ضرور اگاریکس دیا جانا چاہیے۔ دوران حیض میں سردرد یا دانت درد ہوا کرتا ہے۔

دوسری عام علامتیں ایام حیض میں بڑھتی ہیں وہ اس کے بعد یا پہلے اس قدر شدت اختیار نہیں کرتیں۔ حیض ختم ہوتے ہی دل کی تکلیف یا اخراج رحم کی تکلیف نمودار ہوا کرتی ہے۔

سفید پانی بکثرت گرتا ہے۔ رنگت گہری ہوتی ہے۔ خون ملا رہتا ہے۔ رطوبت جہاں لگتی ہے وہاں زخم ڈال دیتی ہے اور جلد پر خراش پیدا کرتی ہے۔ اس دوائی کا ذکر فلورک ایسڈ کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ دونوں میں بڑی حد تک مشابہت ہے۔ خصوصاً سفید رطوبت کے اخراج میں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ جلن پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ عضو کے آس پاس جلد چھل جاتی ہے۔ زخم پڑ جاتے ہیں اور مریضہ آسانی سے چل پھر نہیں سکتی۔ فلورک ایسڈ کی حالت میں مریضہ سوداوی مزاج ہوتی ہے۔ پیشاب کرنے سے اس کا سر درد گھٹ جاتا ہے یا اگر پیشاب فوراً نہ کیا جائے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ سفید رطوبت مقدار میں زیادہ گرتی ہے اور جلن دار ہوتی ہے۔

چھاتی کی بیماریوں میں اگاریکس آب حیات ہے۔ مگر اس کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔ اس سے اس تکلیف میں آرام حاصل ہوا ہے جو تپ دق نظر آئے۔ چھاتی کا نزلہ اور اس کے ساتھ رات کو پسینہ آنے اور جب سوداوی علامتیں موجود ہوں۔ شدید کھانسی کے دورے جو چھینک کی شکل میں ختم ہوں۔ تشنجی کھانسی اور اس کے ساتھ شام کے وقت پسینہ، نبض کی چال بڑھتی ہوئی۔ پیپ سی کف خارج ہو۔ تکلیف صبح کو اور پیٹھ کے بل لیٹنے سے بڑھے۔ اس کے ساتھ ہی اگاریکس کی بیان کردہ علامتوں کو شامل کیجئے اور وہ بہترین مددگار ثابت ہوگا۔ تپ دق کا ابتدائی دور، یہ ان مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ جن کو تپ دق ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ یا جن کے جسم میں اس بیماری کے جڑ پکڑ لینے کا رجحان ہو۔ مجھے ایک شخص کا کیس یاد ہے۔ میں نے اس کو ٹیوبر کولینم یہ سمجھ کر دیا کہ اس میں اس کا ردعمل ہوگا کیونکہ اس کی ہسٹری سن کر اور اس کی علامتیں سمجھ کر مجھے اس کی یاد آئی۔ پہلی ہی خوراک نے اسے قریب المرگ بنا دیا۔ اس کا بدن سوکھتا چلا گیا اور یہ اندیشہ ہو گیا کہ وہ مر جائے گا۔ پہلی ہی خوراک دینے کے بعد میں نے اسے چھوڑ دیا اور بہت اطمینان کے ساتھ اس کی حالت کا معائنہ شروع کیا۔ چند روز بعد اگاریکس کی علامتیں نمودار ہوئیں اور قائم رہیں۔ اب میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اگاریکس کا مریض ایسا ہونا چاہیے جس کو تپ دق ہونے والا ہو۔ میں نے اس کو اگاریکس استعمال کرایا اور وہ موٹا تازہ ہو گیا۔ اس سے ہیرنگ کے اس مشاہدے کی تصدیق ہو گئی جس کی رو سے انہوں نے ان دونوں دوائیوں کا رشتہ قائم کیا ہے۔

اس دوائی میں سوداوی دھڑکن کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب شام کے وقت بڑھتی ہیں۔ یہ دل میں جھٹکے آنے اور تھرتھراہٹ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ دل میں الجھن ہو۔ یہ علامت اس بات کا ثبوت ہے کہ دل میں جھٹکے آتے ہیں۔ یہ جھٹکے یکا یک شور سننے سے، ڈکاریں آنے سے، کھانسنے سے، بائیں کروٹ یا پیٹھ کے بل لیٹنے سے آنے لگتے ہیں اور اکثر رات کو، بخار کے دوران میں بڑھتے ہیں اور دوسرے اعضاء تک مثلاً شکم، پیٹھ یا ہاتھ پیر تک پہنچ جایا کرتے ہیں۔ چھاتی کے بیرونی حصہ پر سرسراہٹ ہوتی ہے اور محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز رینگ رہی ہے۔

پیٹھ میں بھی بہت سے عام اور خاص علامتیں پیدا ہوتی ہیں جو اس کے انتخاب میں رہنمائی کرتی ہیں۔

ساری کی ساری ریڑھ اکڑ جاتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ جب مریض جھکنے کی کوشش کرتا ہے تو کمر ٹوٹ جاتی ہے، وہ محسوس کرتا ہے کہ کمر کا کوئی حصہ اس قدر سخت ہے کہ وہ جونہی جھکنے کی کوشش کرے گا، وہ ٹوٹ جائے گا۔ پیٹھ کے پٹھوں میں اکڑاؤ اور سختی۔ ریڑھ میں درد جو جھکنے سے بڑھے۔ پیٹھ میں طرح طرح کے درد۔ ریڑھ میں درد جو اوپر نیچے چلتا رہے۔ ریڑھ خصوصاً گردن اور کندھوں کا درمیانی حصہ چھونا برداشت نہیں کرتا۔ ریڑھ گرم پٹی برداشت نہیں کرتی۔ یہ محسوس ہوتا ہے جیسے پیٹھ پر ایسی سرد ہوا چل رہی ہے جیسے مرگی کا دورہ آنے سے پہلے چلنے کا احساس ہوا کرتا ہے۔ جیسے بدن پر برف رکھی ہے۔ ایسے محدود مقام جو سرد ہوں۔ کمر پر سردی لگے۔ جیسے کوئی چیز رینگ کر چل رہی ہو اور پھنسیاں نکل آئیں۔ کمر کی جلد بے حس بیشتر درد گدی میں ہوتے ہیں یا پھر کمر کے نچلے حصہ میں اور رانوں میں ہوتا ہے۔ یہ درد ہم بستری سے تعلق رکھتا ہے، محنت کرنے اور بیٹھے رہنے سے بھی ہونے لگتا ہے۔ کمر کے انتہائی نچلے حصہ میں درد جیسے اس جگہ کو کوٹ دیا ہو اور جیسے وہ ٹوٹ جائےگی۔ عورتوں کو کمر سے نیچے درد۔

اعضاء میں عام طور پر جھٹکے آتے ہیں۔ پھڑکن ہوتی ہے، وہ بے حس ہو جاتے ہیں۔ کانپنے لگتے ہیں۔ جگہ جگہ جلن ہوتی ہے۔ تمام حرکتیں بے میل ہوتی ہیں۔ چھوٹے بڑے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ پیروں کا لقوہ، پیر کا کانپنا اور کمزور ہونا۔

ہاتھوں میں جلن کے ساتھ خارش جیسے وہ ٹھنڈک سے جم گئے ہوں۔ چھوٹے جوڑوں میں جہاں خون کا دورہ کم ہو، ایسی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے سردی لگ گئی ہو۔ پیر کے پنجے اور انگلیاں اکڑ جاتی ہیں۔

ہڈیوں میں آرام کے وقت یہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی، خصوصاً پیروں میں۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی جیسے ٹوٹ جائے گی۔ ہڈی مذکورہ میں درد۔ بچوں کے درد جن کی وجہ سے انہیں آگ کے پاس بیٹھنا ہی پڑے۔ وگرنہ ہاتھ پاؤں سرد پڑ جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں درد، ٹانگیں بھاری، پیروں میں درد، دکھن، سوئی چبھنے کا سا درد جو گرمی اور حرکت سے راحت محسوس کرے۔

حمل ٹھہر جانے کے جلد ہی بعد ہاتھ پاؤں میں ادھرنگ کی سی کمزوری، ہر بار حمل میں یہی تکلیف ہو اور مریضہ کو چارپائی پر لیٹنا پڑے۔ یہ سب علامتیں اگاریکس جا چتی ہیں۔ ٹانگوں میں بھاری پن، پیروں میں جھٹکے آئیں اور لرزہ۔

اگنس کاسٹس
(Agnus castus)

اس حیرت انگیز دوا کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس دوائی کا دھیان ان حالتوں میں آنا چاہیے۔ جبکہ مریض کی صحت کثرت جماع اور مشت زنی جیسی بری عادتوں سے برباد ہو چکی ہو۔ چہرہ زرد بیماروں جیسا غمگین۔ اب برے ڈھنگ پر بسر کی ہوئی زندگی پر پشیمان ہوتا ہے۔ یہ بات مرد و عورتوں دونوں کی حالت میں صحیح ہے۔ نفسانی کمزوری، اعضاء کا ڈھیلا پن، جسم کے تمام فعل بگڑ جاتے ہیں۔

ایک عورت کو بڑی کثرت سے جلق کی بری عادت رہی۔ شادی ہو جانے کے بعد اس نے دیکھا کہ اس میں خواہش قطعاً پیدا نہیں ہوتی۔ وہ اس دوائی کے استعمال سے صحت یاب ہو گئی۔ بعد میں اسے بچہ پیدا ہوا تو

دودھ نہ آیا۔ اس بار بھی اسے اگنس کا سٹس استعمال کرایا گیا اور تین ہفتہ دودھ نہ اترنے کے بعد اس کی مد،
سے دودھ آ گیا۔
شروع ہو کر جب دودھ رک جائے یا کم ہو جائے اور جب مذکورہ بالا کیفیت معلوم ہو اور مریضہ غمگین
ہو تو اس دوائی سے آرام ہو گا۔ اس کے استعمال کی مخالفت نہ کی جائے۔
یہ رحم کے اخراج کو ٹھیک کرتا ہے اور نوجوان عورتوں کے حیض کو جاری کر دیتا ہے۔ جبکہ پچھلی ہسٹری ملتی
ہو۔ رحم کی نالی ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ اکثر رحم باہر نکلنے لگتا ہے۔ انڈے کی سفیدی جیسی رطوبت بکثرت خارج
ہونے لگتی ہے۔
لیکن اس دل شکستہ نوجوان کی حالت پر غور فرمایئے جس نے اپنی ابتدائی جوانی بری عادت میں بسر کی
ہے۔ اب اس کی شادی ہو چکی ہے اور اب وہ اپنے آپ کو نامرد پاتا ہے۔ اسے سوزاک بھی ہوا ہے۔ اس نے
عیاشی بھی کی ہے۔ اس کے عضو سرد اور ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ احتلام ہوتا ہے۔ پاخانہ کرتا ہے تو منی جیسا گاڑھا
مواد پیشاب کی راہ خارج ہوتا ہے۔ اس کی نوجوان اور خوبصورت بیوی اس کی طبیعت میں جوش اور تیزی
نہیں لا سکتی۔ ایستادگی نہیں آتی۔ حالانکہ حال میں ہی اسے خفیہ کامیابی حاصل ہوئی تھی اور ایک دن صبح
سویرے طبیعت میں تیزی بھی آئی تھی مگر اس کے بعد سارا معاملہ ہی دگرگوں ہو گیا۔
مذکورہ بالا حالت کے نتیجہ کے طور پر بہت سی پریشان کن علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔ حافظہ کی کمزوری،
ناامیدی، خودکشی کا خیال، پشیمانی، پریشانی، خوف اور چڑچڑاپن، سر، دانت اور چہرے میں کترن کے ساتھ
درد۔ سادہ سے سادہ خوراک بھی معدہ کو بگاڑ دے۔ مریض تشنگی کی زبردست شکایت کرے۔ پٹھے ڈھیلے اور
کمزور پڑ جائیں۔ اس میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ غدود پھول جاتے ہیں۔ خصوصاً تلی پیٹ میں ابھارے کی
شکایت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ پیٹ لٹک پڑتا ہے جیسے بوجھ ہو۔ مقعد بھی بتدریج کمزور ہوتی چلی جاتی
ہے اور قبض رہنے لگتا ہے، پاخانے کے وقت زور لگانا پڑتا ہے جو اکثر ناکام رہتا ہے اور پاخانہ پھر اوپر چلا
جاتا ہے۔ جیسا کہ سلیشیا، سیپی کولا اور تھوجا میں ہوتا ہے۔ لمبے لمبے سدے خارج ہوتے ہیں۔ مقعد میں
خارش اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب جیسی بدبودار ہوا آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ مقعد کی جلد پھٹ جاتی
ہے۔ جلد ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے اور رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ ہاتھ پیر تھکے ہوئے اور سرد۔ مریض
سردی سے گھبراتا ہے اور خاموش رہنا چاہتا ہے۔ محنت مشقت اور حرکت سے اس کی تکلیف میں اضافہ
ہوتا ہے۔ وہ بہت لوگوں سے مشورہ کرتا ہے اور وہ سب اس کو یہ کہتے ہیں کہ اسے مانگ لیا ہو گیا ہے۔ ایسے
مریض کو ضرور بالضرور اگنس کا سٹس ملنا چاہیے۔

AILANTHUS GLANDULOSA ایلن تھس گلینڈولوزا

یہ دوائی خاص کر ان بیماریوں میں مفید ثابت ہوئی ہے جو بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ مثلاً خناق،
لال بخار، خون کی پراگندگی اور ایسے بخار جن میں موتی جھرے کی سی علامتیں ہوں خاص کر ایسی حالتوں میں
جہاں لوگوں میں خون جمع ہو جائے اور جلد پر سرخ رنگ کے داغ پڑ جائیں۔ غالباً ان بیماریوں میں لال بخار
سب سے اہم ہے۔ باقاعدہ دانے باہر نہیں نکلتے بلکہ ان کی جگہ جلد پر سرخ داغ، سرخی مائل داغ نمودار ہوتے

ہیں۔ دانتوں کا حسب دستور پھیلنا رک جاتا ہے۔ یا دانے دب جاتے ہیں۔ ناک و مسوڑھوں سے خون گرنے لگتا ہے۔ گلے میں خوفناک گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں۔ جلد کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے اور اس پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ آنکھوں میں بھی خون جمع ہو جاتا ہے اور اکثر ان سے خون گرتا ہے۔ انتہائی تھکان کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں مگر در حقیقت یہ بے شعوری ہے۔ وہ احمق نظر آتا ہے اور بے حس ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس کے گلے کا معائنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اس پر ارغوانی رنگ کے داغ پڑ گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سوجن بھی آ جاتی ہے۔ جیسا کہ چیچک میں ہوتا ہے۔

یہ آہستہ آہستہ بڑھنے والی اور کمزوری لانے والی بیماری ہے۔ خون آہستہ آہستہ پتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ خون جو ٹپکتا ہے، اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ بچے پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور اسے بمشکل تمام جگایا جا سکتا ہے۔ اکثر اوقات انگلیوں کے سروں پر یا جسم پر جگہ جگہ چھالے پڑ جاتے ہیں۔ منہ اور ناک سے سخت بدبو آتی ہے۔ اس طرح بچے کی بیماری آہستہ آہستہ خوفناک شکل اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ اکثر بیماری معمولی بخار کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ مگر سردی لگ جانے سے یا اس کا قدرتی ابھار رک جانے سے وہ اپنا رخ بدل لیتی ہے اور ٹائیفائیڈ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پہلے جہاں بخار اترتا اور چڑھتا جاتا تھا۔ اب اس نے کمزوری کی شکل اختیار کر لی۔ دھڑکن بڑھ گئی۔ جلد کی رنگت ارغوانی یا نیلی پڑ جاتی ہے۔ خون آہستہ آہستہ جمع ہو کر گندہ ہونے لگتا ہے لہٰذا جلد پر ارغوانی داغ پڑتے ہیں۔ جلد کی رنگت کئی طرح کی بن جاتی ہے۔ جب کوئی بیماری اپنی شکل یکا یک بدل کر خون کے گندا ہونے کی شکل میں نمودار ہو اور ٹائیفائیڈ جیسی علامتیں آ جائیں تو یہ دوا کام دے گی۔ جب کوئی بخار چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اس طرح کی شکل بدل لے مثلاً خناق اور اس کے ساتھ ہی مریض احمقوں جیسی حرکتیں کرنے لگے اور اس کے بدن پر ارغوانی داغ پڑ جائیں تو سمجھ لیجئے کہ یہ ایسی بیماری ہے جہاں ایلن تھس کامیابی حاصل کرے گی۔

اس حالت میں جو ذہنی علامتیں نمودار ہوئی ہیں۔ وہ بڑی دلچسپ ہیں۔ میں نے جو نوٹ لیے ہیں ان سے چند حوالے پڑھ کر سناتا ہوں۔ مریض ایسی حالت میں رہتا ہے جیسے وہ متواتر ہی خواب دیکھ رہا ہے حالانکہ جاگتا ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے جانور مثلاً چوہے اس کے چاروں طرف دوڑ رہے ہیں۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے کوئی چوہا یا کوئی اور چھوٹی چیز اس کے ہاتھ پیروں اور سارے ہی جسم پر چل رہی ہے۔ قوت حافظہ قطعاً زائل ہو جاتی ہے۔ ابھی چند سیکنڈ پہلے ہی اسے جو کچھ کہا گیا تھا وہ اسے بھول جاتا ہے۔ مکمل فراموشی، نسیان، پچھلی تمام باتوں کو بھول جاتا ہے۔ پچھلی ساری باتوں کو یا تو بھول جاتا ہے یا وہ ایسے ڈھنگ سے یاد رہتی ہیں جیسے دوسرے کی کہانی ہو۔ اس کا ان سب باتوں سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ یا جیسے اس نے ان کو کہیں پڑھا تھا۔

آپ پھر اسی خواب جیسی حالت کو لیں۔ مریض سمجھتا ہے کہ سارے گزشتہ واقعات ایک خواب ہیں اور جیسے کہ وہ خواب بھی اسی نے دیکھا ہو۔ کسی دماغی محنت کے کام میں دل نہیں لگا سکتا۔ سوال کا جواب صحیح نہیں دے سکتا۔ محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ہے اور آخرکار وہ مکمل طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اس حالت کے ابتدائی دور میں شدید بے چینی اور پریشانی ہوتی ہے۔ بعد میں غنودگی آتی ہے اور وہ ہر

بات سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ متواتر آہیں بھرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پست ہمتی، انتہائی چڑچڑا مزاج نیم بے ہوشی، آخر کار مکمل بے ہوشی، غنودگی بکواس، حواس باطل ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ بڑبڑاتا رہتا ہے اس کے ساتھ بے خوابی اور بے چینی۔ یہ ذہنی حالت صرف انہیں بیماریوں میں نمودار ہوتی ہے جو ابھی بن رہی ہوں۔ کوئی پرانی بیماری ایسی حالت پیدا نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر ویلز نے چند بیماروں پر اس کا استعمال کیا ہے۔ کیونکہ ان دنوں یہ لال بخار کی جو بر کلین میں وباء کی شکل میں پھیل رہا تھا دوائی بھی جاتی تھی۔ بہت سے مریضوں کی جان اس کی مدد سے بچی۔ ظاہر ہے کہ یہ دوا لال بخار کی شدت کو معمولی بخار کی شکل میں بدل دیتی ہے۔

کتابوں میں اس کی جو علامتیں درج ہیں ان کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سر کے بال گرنے لگتے ہیں اور رات کو جونہی آنکھیں بند کی جاتی ہیں، آنکھ کے آگے شرارے آنے لگتے ہیں۔ "پتلیاں بری طرح پھیل جاتی ہیں۔ ناک سے جو رطوبت گرتی ہے وہ مقدار میں زیادہ، پتلی، خارش پیدا کرنے والی اور خون ملی ہوتی ہے۔" یہ حالت پہلے بخار کی ابتدا میں آتی ہے۔ "نتھنے خون سے پر ہوتے ہیں۔ زبردست تھکان اور چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کو سخت ایذا ہے۔ چہرے کی رنگت جیسی سیاہ ہوتی ہے۔" یہ حالت تب آتی ہے جب لال بخار دب جاتا ہے۔ چہرہ ارغوانی، پھولا ہوا، متورم اور داغ پڑے ہوئے۔ یہ ایسی دوا نہیں ہے جس کا استعمال کثرت سے ہو اور اس کی علامتیں بھی کثرت سے نمودار نہیں ہوتیں۔ تاہم جب وہ نمودار ہوں تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ شدید نوعیت کے لال بخار میں بھی آپ اسے کثرت سے نمودار ہوتے نہ پائیں گے، آپ دیکھیں گے کہ لال بخار کی اور بھی بہت سی دوائیاں ہیں۔ مگر یہ نہایت شدید حالت میں کام آتی ہیں اور اس کا سادہ ترین استعمال صرف وبائی حالت میں ہوتا ہے جب وہ مرض فوراً ہی تندی اختیار کر جاتا ہے۔

عام طور پر لال بخار کی تین قسمیں ہیں۔ ایک موسم میں آپ دیکھیں گے کہ مرض کی نوعیت معمولی اور سادہ ہے۔ مخصوص دانہ نمودار ہو جاتا ہے اور بخار تیز ہوئے بغیر دانے جلدی جلدی نکلتے رہتے ہیں۔ ایسا بخار اچھی نگرانی اور دیکھ بھال سے جلدی ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ گرم کمرہ اور کافی گرم کپڑے سے ہی دوا دیئے بغیر کام چل جاتا ہے۔ جلد کی رنگت شوخ سرخی چمکتی اور چمکدار ہوتی ہے۔ بیماری نازک نہیں ہوتی۔ وباء کی حالت میں آپ اس طرح کا کیس شاذ و نادر ہی دیکھیں گے۔ جبکہ اکثر مریضوں کے گلے میں بہت زیادہ تکلیف نظر آئے گی۔ دانے نکلتے ہیں مگر کم۔ سر اور ریڑھ میں خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے اور گدی میں درد ہوتا ہے۔ گلے میں خوفناک ورم آتا ہے۔ رنگت نہایت سرخ ہوتی ہے اور اس میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے بعد تیسری قسم وہ ہے جس میں گلے میں انتہائی ورم آ جاتا ہے۔ ساری رطوبتی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ بیماری کے رخ سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ خون پراگندہ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ تمام غدود پھول جاتے ہیں۔ جلد پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ اس سے سخت بدبو آنے لگتی ہے۔ جلد کی رنگت میلی پڑ جاتی ہے۔ دانے کم نکلتے ہیں۔ بعض اوقات شروع سے لے کر آخر تک ایک بھی دانہ دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے مریض کی اگر دیکھ بھال نہ ہو تو زندگی محفوظ نہیں رہتی۔

پرانے مصنفوں نے ان تینوں بخاروں کے الگ الگ نام رکھے ہیں۔ مثلاً لال بخار، خناق والا لال بخار اور شدید نوعیت کا لال بخار۔ بعض وبائی حالتوں میں آپ تینوں قسم کا بخار دیکھیں گے اور بعض کنبوں میں دو طرح کا۔ ایک بچہ کو معمولی قسم کا لال بخار ہو سکتا ہے اور دوسرے کو خوفناک نوعیت کا۔ اس کے جسم پر جگہ جگہ داغ پڑ جائیں گے۔ انگلیوں کے سروں پر چھالے پڑ جائیں گے۔ ان سے بدبو آنے لگے گی۔ جوں ہی چھالے پھٹ پڑیں گے ان کی جگہ زخم بن جائیں گے۔ بشرطیکہ بچہ کافی دیر تک زندہ رہے مگر یہ مرض بڑا خطرناک ہے۔ حتیٰ کہ جب کم درجہ حرارت کے لال بخار میں دانے نہ نکل رہے ہوں تو مریض کے بدن پر اپنی انگلی سے دباؤ ڈالئے، وہاں گڑھا پڑ جائے گا اور بڑی سستی سے بھرے گا۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ درجہ حرارت کم رہتا ہے۔ خون جتنا پراگندہ ہو چکا ہوگا۔ اس کی گردش بھی اسی قدر کمزور ہوگی اور اس دوائی میں خاص طور سے یہی حالت موجود رہتی ہے۔ جلد کی سوجن تو اس حالت میں بھی موجود رہتی ہے جبکہ دانے نہ نکل رہے ہوں۔ خون کی نالیوں میں واپسی کی رفتار گھٹ جاتی ہے۔ یہ علامت بہت سی دوائیوں میں موجود ہے مگر ورپٹرم وراٹیڈ میں یہ اس قدر نمایاں ہے کہ آپ ذرا سے دباؤ کے ساتھ مریض کے جسم پر ایک لکیر کھینچ دیں۔ وہ نشان بہت دیر تک قائم رہے گا۔ ان تمام گندی حالتوں میں بدبو بھی آیا کرتی ہے جو اکثر مردے جیسی ہوتی ہے۔ اکثر سڑے ہوئے گوشت جیسی ہوتی ہے اور یہ حالت کم درجہ حرارت والے بخار میں پائی جاتی ہے جہاں کہ یہ دوائی نمودار ہوتی ہے۔

"گلے میں بھاری ورم رنگت گہری سرخ، تقریباً ارغوانی، خناق اور اس کے ساتھ انتہائی ضعف، گلا چمکدار، متورم، ٹانسلز پر بھی ورم آ جاتا ہے اور ان پر گہرے زخم پڑ جاتے ہیں۔" اکثر اوقات یہ دکھائی دینے لگتا ہے کہ گلا اور ٹانسلز گل گئے ہیں اور استسقاء کی حالت آ گئی ہے۔ اس طرح کے مرض میں جہاں خون میں زہر سرایت کر رہا ہو اور جہاں رد عمل ہونا ہی چاہئے، وہاں دست شروع ہو جاتے ہیں۔ ان سے بھی سخت بدبو آتی ہے۔ یہ بڑے نازک دست ہوتے ہیں اسی حالت میں سر اور گدی میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔ بیماری کا نام آپ خواہ کچھ ہی رکھ لیں۔

"سانس بڑی جلدی جلدی چلتا ہے۔ بے قاعدگی سے چلتا ہے اور بھاری ہوتا ہے۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں میں جلن ہوتی ہے۔ مریض ان کے لیے ٹھنڈی جگہ تلاش کرتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ٹانگ پر چوہا دوڑ رہا ہے۔ سانپ چل رہا ہے۔" یہ ذہنی علامتیں میرے ایک مریض میں نمودار ہوئی تھیں جس کو علامتیں حاصل کرنے کے لیے دوائی کھلائی گئی تھی۔ ایسی بیماریوں میں جن کا کورس بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے اور جن میں انتہائی ضعف آ جاتا ہے اور یکا یک نمودار ہوں۔ "قے ہوتی ہے۔ نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے چھوٹی ہوتی ہے۔ جلد کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ دماغ سے ہاتھ پیر تک بجلی جیسے جھٹکے آتے ہیں۔ صبح آٹھ بجے سردی لگتی ہے۔ سردی کے بعد گرمی لگتی ہے اور پھر پسینہ آتا ہے۔ سردی کے وقت قے ہوتی ہے جس میں کھایا پیا نکل جاتا ہے اور کولہے پر درد ہوتا ہے جیسے بھالا چبھ رہا ہو۔" سردی لگنے سے پہلے دانے نکلتے ہیں۔ خصوصاً چہرے اور پٹے پر۔" سردی کے وقت بھوک لگتی ہے۔ معدہ جیسے خالی ہو۔ گدی میں، کمر کے بالائی حصہ میں اور چوتڑ کے جوڑ میں ناقابل برداشت درد۔" گدی میں اس قسم کا درد ہونا اس بات کی علامت

ہے کہ کوئی ایسا بخار آنے والا ہے۔ جس میں درجہ حرارت کم رہے گا۔ عام طور پر اس سے پہلے اجتماع خون کا شدید دورہ ہوتا ہے اور اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ سر جیسے بھرا ہوا ہے اور اس میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔

کتابوں میں جس دانے کا تذکرہ پایا جاتا ہے، وہ چیچک کے دانے جیسا ہوتا ہے۔ یہ اس دانے کی بات ہے جو لال بخار یا چیچک میں دب جاتا ہے اور معمول کے ساتھ نمودار نہیں ہوتا۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے دائرے جگہ جگہ نمودار ہوتے ہیں اور ان کی رنگت گہری ہوتی ہے۔ بے قاعدہ چمکدار پھنسیاں دباؤ پڑنے پر غائب ہو جاتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ابھر آتی ہیں۔ ان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے چھالے جن کا سر، گردن اور چھاتی پر زور ہو۔ دانے دو دن تک۔ بہت کم نکلیں، اس کے ساتھ خراش گلو اور ہلکا سا بخار" یہ دانے اسی طرح کے ہوتے ہیں جیسے ٹائیفائیڈ کے قسم کے بخاروں میں نکلا کرتے ہیں۔ اس دوائی کی لال بخار کی علامتیں اس کے مزید مطالعہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ اس کے تجربے دوبارہ ہونے چاہئیں تاکہ ہمیں اس کی پوری علامتیں بھی حاصل ہو سکیں۔

دانے بکثرت نکلتے ہیں۔ ان کی رنگت نیلی سی ہوتی ہے۔ جسم اور اعضاء پر دانے جو بے ترتیب اور چمکدار ہوں۔ ٹائیفائیڈ کا لال بخار۔ دانے آہستہ آہستہ نکلیں اور چمکدار ہوں۔" آپ یہاں صرف ایک ہی قسم کا لال بخار دیکھیں گے۔ اس طرح کے کم درجہ حرارت والے بخار میں سلفر، فاسفورس، بیلاڈونا، پلسٹیلا یا لیکیسس کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ سب کی علامتوں کا فرق بخوبی ذہن نشین کریں اور ہر دوائی کا خاکہ ذہن میں صاف رکھیں تاکہ بوقت ضرورت مغالطہ نہ ہوں۔ اس خوبی کے حصول کے لیے میٹریا میڈیکا کا متواتر مطالعہ کرتے رہنا لازمی ہے۔ ہر دوائی کو علیحدہ علیحدہ پڑھ جانے کے بعد آپ کے لیے ان کا مقابلہ کرنا آسان ہو جائے گا' تب آپ بہت سی باتوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ خصوصاً مریض کے بستر کے نزدیک بیٹھ کر۔ اگر آپ میٹریا میڈیکا کی عام باتوں کا بخوبی مطالعہ کرنے کے بعد مریض کے پاس بیٹھیں تو آپ یہاں بہت سی علامتی تصویروں کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے جو آپ کے سامنے آئیں گی۔

جب آپ لال بخار کے کسی مریض کو دیکھنے جائیں تو آپ اپنے ذہن میں ان دوائیوں کے نام یاد نہ کریں جو آپ نے اس بیماری کے لیے سنی ہوں یا جن کی لال بخار میں استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ آپ مریض کا چہرہ دیکھ کر ان دوائیوں کی یاد کریں۔ جن کی علامتیں مریض کے چہرے سے ملتی ہوں۔ خواہ ان کا تعلق لال بخار سے ہو یا نہ ہو۔ آپ دانے دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایکونائٹ کے دانوں کے مشابہ ہیں، مگر ایکونائٹ میں خون کے پراگندہ ہونے کی علامت کی اہمیت اس قدر کم ہے کہ اس پر توجہ ہی نہیں دی جا سکتی۔ بیلاڈونا بھی موافق نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں دانے چمکدار اور چکنے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف شاید آپ پلساٹیلا کا نام لیں اس میں بھی چیچک جیسے دانے نکلتے ہیں اور اکثر اس کے ساتھ ہلکا سا بخار بھی آتا ہے مگر بخار اس قدر کم بھی نہیں ہوتا جتنا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے لہٰذا پلساٹیلا بھی خارج از بحث ہے۔ اب آپ ان سب دوائیوں پر غور کریں جو ایسی حالتوں میں کام آتی ہیں۔ جبکہ شکایتیں بہت آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہوں جس میں ضعف آتا ہے۔ سونے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ عام غنودگی اور بکواس آپ پہلی ہی نظر میں سمجھ لیں گے کہ ان حالتوں کے لیے لیکیسس مفید ہے۔ اس کی تصویر نہایت سرعت سے آپ کے دماغ میں

آئے گی۔

آپ لال بخار کا ایک اور مریض دیکھیں جس کو دانے بہت کم نکل رہے ہوں۔ مریض بار بار دانت کاٹتا ہے اور ناک پکڑتا ہے۔ نزلے کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ دانہ نام کو نہیں نکلتا۔ پیشاب بھی تقریباً رک جاتا ہے۔ آپ فوراً سمجھ لیں گے کہ اس کو اورم ٹرائی فلم دینا چاہیے۔ دوائی کا انتخاب علامتوں کی نوعیت پر منحصر کرتا ہے۔ دوسرے کیس میں آپ مریض کے سارے جسم پر ارغوانی رنگ کے دانے دیکھیں گے جیسا کہ میں نے اس دوائی میں ذکر کیا ہے۔ سخت بدبو، بڑی حد تک خراش گلو۔ مریض زیادہ سے زیادہ ٹھنڈے پانی کی خواہش کرتا ہے۔ چاہتا ہے کہ پانی کی دھار منہ میں پڑتی رہے۔ آپ اسے اطمینان کے ساتھ فاسفورس دے سکتے ہیں۔ اس طرح کی دھیمی چال چلنے والی بیماریوں میں آپ کو ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی کہانی سننے کو ملے گی۔ بشرطیکہ آپ سننے کو تیار ہوں۔ آپ سنیں، اس پر غور کریں اور نتیجہ کے لیے کافی دیر تک انتظار کریں۔

ایلیم سیپا ALLIUM CEPA

ایلیم سیپا، خاص کر سردی زکام کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔ دوسری زکام کی طرح ہوتا ہے۔ مثلاً ناک میں، گلے میں، زنخرے میں اور سانس کی نالی کے بالائی حصہ میں۔ مرض کی مختلف حالتوں میں مثلاً ورم حنجرہ، کھانسی، زکام وغیرہ حرارت سے بڑھتی ہیں۔ حنجرے میں سرسراہٹ کے سوا باقی شکائتیں گرم کمرے میں بڑھتی ہیں اور یہ سرسراہٹ اکثر ٹھنڈی ہوا اندر کھینچنے سے بڑھتی ہے۔ اس طرح اکثر سرد ہوا سے کھانسی بڑھتی ہے مگر مریض کھلی ہوا میں تسکین محسوس کرتا ہے اور گرمی سے گھبراتا ہے۔ بیشتر علامتیں شام کو بڑھتی ہیں۔ یہ ایلیم سیپا کی دو اہم خوبیاں ہیں۔

یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ بوڑھی عورتیں کان درد میں پیاز کو کان پر اور خراش گلو میں گلے میں باندھتی ہیں۔ کیونکہ تقریباً ہر موسم میں پیاز سردی زکام میں نمودار ہوتا ہے۔ سر د مرطوب بدن میں سے نکل جانے والی واخواہ کسی موسم میں چلے۔ ایلیم سیپا کی علامتیں لائے گی اور عام طور پر خون جمع ہونے سے سر درد ہونے لگتا ہے، ناک دکھنے لگتی ہے۔ آنکھ سے آنسو بکثرت گرنے لگتے ہیں۔ ناک سے بھی نہایت تیکھی رطوبت بکثرت گرتی ہے اور وہ جہاں سے گزرتی ہے وہاں جلن و خراش پیدا کرتی ہے۔ گلے اور حنجرے میں دکھن جو چھاتی تک پہنچے۔ ناک میں دکھن جو بڑھتے بڑھتے 24 گھنٹہ میں مغز تک پہنچے۔ زنخرے میں سرسراہٹ ہونے سے اور جب رات کو گرم کمرے میں سوئے تو کھانسی آتی ہے۔ شام کو جب سونے جائے تو ایلیم سیپا کی علامتوں میں نہایت تکلیف دہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ میں نے زنخرے کی اس کھانسی کے مریضوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جب کھانسی ہوتی ہے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی کانٹا کر یچے اتر رہا ہے۔ ہر بار کھانسی آنے پر زنخرے میں کترن ہوتی ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ تمام رطوبتیں جھلیاں چھیلتی ہیں۔ جیسے وہاں زخم ہو گیا ہو۔ یہ چھینکیں دکھن اور کترن کے ساتھ کھانسی وغیرہ ساری تکلیفیں گرم کمرے میں اور شام کے وقت بڑھتی ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ پیاز اس طرح کے زکام کو بڑی کامیابی سے دور کر دیتا ہے۔

اب آپ زکام کی خاص خاص علامتوں پر غور کریں۔ ابتدا میں چھینکیں آتی ہیں۔ وہ جلدی جلدی آنے

لگتی ہیں۔ ناک سے متواتر ہی نہایت پتلی پانی سی رطوبت ٹپکتی رہتی ہے۔ یہ رطوبت جہاں لگتی ہے وہاں ایسی جلن پیدا کرتی ہے جیسے آگ سے جلا ہو۔ اوپر کے ہونٹ اور ناک میں جلن پیدا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ دونوں سرخ ہو جاتے ہیں اور دکھنے لگتے ہیں۔ دھیان دیجئے کہ ناک سے جو رطوبت آتی ہے وہ جلن دار ہوتی ہے اور آنکھ سے جو آنسو گرتے ہیں وہ سادہ ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھئے کیونکہ ہم جب یوفریزیا کا مطالعہ کریں گے تو وہاں یہ حالت بالکل الٹ جائے گی۔ ہم وہاں دیکھیں گے کہ ناک سے بالکل سادہ رطوبت آتی ہے۔ آنکھ سے آنسو بھی بکثرت آتے ہیں۔ مگر وہ جلن دار ہوتے ہیں۔ سیپا میں رطوبت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اوپر کے ہونٹ کے بال بھی اڑ جاتے ہیں۔ اجتماع خون اس قدر ہو جاتا ہے کہ مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ ناک بھری ہوئی ہے۔ وہاں چٹکن ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے اور بعض اوقات نکسیر آنے لگتی ہے۔ درد ہوتا ہے جو جبڑوں کے پار ہو جاتا ہے۔ چہرے میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔ یہ دونوں درد سر تک پہنچتے ہیں۔ ماتھے میں ہلکا ہلکا درد، کنپٹیوں میں درد، سر درد نہایت سخت ہوتا ہے۔ آنکھ روشنی برداشت نہیں کر سکتی، سر میں کترن اور چٹکن ہوتی ہے جیسے وہ پھٹ پڑے گا۔

اس دوا کا ایک اور بھی قابل ذکر پہلو ہے۔ اس کی علامتیں اکثر جسم کے بائیں حصہ میں کیوں شروع ہوتی ہیں اور وہ کیوں دائیں طرف چلتی ہیں، میں نہیں جانتا۔ مگر عموماً ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ بایاں نتھنا رک جاتا ہے۔ اس سے پتلی اور جلندار رطوبت گرتی ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹہ میں دایاں نتھنا بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ "ناک سے بکثرت رطوبت گرے۔ شمال مغربی سرد ہوا چلنے سے زکام ہو جائے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ مرطوب سرد ہوا اکثر کسی رخ سے چلتی ہے۔ اس کا مختلف مقامات پر مختلف رخ ہوتا ہے۔ زکام بہے اور سر درد، آنکھ سے آنسو گریں بھوک ندارد۔ کھلی ہوا میں بدن کانپنے لگے اور کھانسی آئے۔" ہر سال اگست میں زکام ہو جس میں صبح کے وقت درد ہو اور زبردست چھینکیں آئیں۔ پھولوں اور آڑوؤں کے چھلکے کی بو برداشت نہ ہو۔

اسی طرح ایلیم سیپا نے گھاس اور درختوں کے پتوں کے سڑنے سے ہونے والے سردی زکام کے بخار (ہے فیور) کو آرام پہنچایا ہے۔ یہ اس بخار کو چند روز میں ہی اڑا دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی علامتیں ملتی ہوں۔ آپ شاید جانتے ہوں گے کہ اس بخار کی حقیقی شکل عام طور پر نہیں سمجھی جاتی۔ یہ صرف کسی پرانی بیماری کا دورہ ہے۔ یہ سورا نامی زہر کی علامت ہے اور صرف سورا زہر کے اثر کو زائل کرنے والی دواؤں سے ہی اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ میں نے بہت بار یہ بات دیکھی ہے کہ ایک موسم میں سردی زکام کا یہ مذکورہ بالا بخار تھوڑی دیر تک کام کر سکنے والی کسی دوائی کے استعمال سے مٹ گیا اور دوبارہ اسی شکل میں نمودار ہوا اور تب کسی دوسری دوائی کی ضرورت ہوئی۔ جونہی یہ بخار اترے آپ مریض کے لیے ایسی دوائی تجویز کریں جو اس کی جسمانی ضرورت کے مطابق ہو۔

اگر آپ علامتیں سمجھتا جانتے ہوں تو آپ جانتے ہوں گے کہ مریض کے جسم میں ایسی علامتیں موجود رہتی ہیں جن کا حال کی کسی بیماری کی علامتوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ جب سردی زکام کا بخار ہوگا تو وہ علامتیں موجود نہ رہیں گی۔ جب یہ مذکورہ بالا بخار زوروں پر ہو تو ایسی دوائی تلاش کرنا نہایت مشکل کام ہے جس کا تعلق مریض کی جسمانی بناوٹ سے ہو۔ کیونکہ یہ بیماری حال کی اور شدید بیماری ہے یہ صرف سورا زہر کا ابھار

ہے اور محض سورا کی دوسری علامتوں کے اظہار کے مانند ہے۔ مثلاً دانے نکلنا اور کھانسی آنا وغیرہ۔ ناک صرف ایک موسم میں کسی پرانی بیماری کی چند علامتیں ظاہر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ ان میں ایلیم سیپا سوافق پڑتا ہو۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے جب میں نے ایلیم سیپا تجویز کیا تھا۔ میں نے ایک ہومیو پیتھک فارمیسی کو بذریعہ تار ہدایت کی کہ وہ میرے مریض کو ایلیم سیپا بھیج دیں۔ اس نے شیشی پر لیبل لگایا اور بھیج دی۔ مریض نے بھی اسے رکھ چھوڑا اور اگلے موسم میں جب تکلیف ہوئی تو اس نے استعمال کیا۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ علامتیں موافق ہونے پر بھی ایسا ہونا ممکن ہے۔

سورا زہر جب جسم میں موجود ہو تو کوئی ایسی دوائی کام نہیں دے سکتی جس کا اثر تھوڑی دیر تک ہی قائم رہ سکتا ہو، بہت ہوگا تو اس سے ایک دن آرام رہے گا مگر دوسرے دن نہیں۔ وہاں کوئی ایسی دوائی دینے کی ضرورت ہے جس کا اثر دیر تک چلتا ہو، جو سردی زکام کے مذکورہ بالا بخار اور اس کی دیگر علامتوں میں کام آسکے۔ اس سردی زکام کے بخار کے کامیاب اور موثر علاج کا بہترین وقت وہ ہے جب یہ بخار اتر چکا ہو اور دوسرے موسم میں اس کا نیا دورہ ہونے سے پہلے پہلے۔ تب یہ بہت کچھ تبدیل شدہ حالت میں نمودار ہوگا۔ اس کی نوعیت ان تمام حملوں سے قطعاً جدا ہوگی جو آج تک مریض نے برداشت کیے ہیں۔ اس کے لیے بالکل الگ دوائی کی ضرورت ہوگی۔ یہ اس حالت میں ممکن ہوگا جبکہ جسمانی بناوٹ کے مطابق دوا چن لی گئی ہو۔

زکام کی ان حالتوں میں ورم بہت جلدی کان، گلے اور حلق تک پہنچ جاتا ہے۔ بوڑھی عورتیں بچوں کے کان پر پیاز باندھ دیتی ہیں جبکہ کان میں درد ہو۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کے درد میں یہ دوائی فائدہ کرتی ہے۔ گلے سے کان کی اس نال تک جو ڈھول سے حلق کی طرف جاتی ہے۔ جھٹکے کے ساتھ درد ہوا کرتا ہے۔ کان میں شدید درد ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ کان سے پیپ بھی آنے لگتی ہے۔ کان میں گھنٹیاں بجتی ہیں۔ سوئیاں چبھتی ہیں۔ یہ چبھن ماتھے سے کان کی طرف آتی ہے۔ سر درد جیسے سر کے اندر کوئی بہت موٹا دھاگہ کھینچ رہا ہو۔ کان میں سوئی چبھے اور کترن کا سا درد، اس کے ساتھ کالی کھانسی، زکام اور ورم وغیرہ۔ جن گھروں میں دوائیوں کی پیٹی رکھی جاتی ہے، وہاں کان درد کے لیے پلساٹیلا بہترین دوائی ہے اور یہ ہے بھی صحیح۔ اس کی موجودگی میں ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ پلساٹیلا کان درد کے لیے خاص کشش رکھتا ہے۔ خصوصاً ان ذکی الحس بچوں میں جو درد ناک طور پر چیختے ہیں مگر جو بچے چڑچڑے ہوں، غصیلے ہوں اور ہر چیز کو ٹوکتے ہوں، دایہ کو تھپڑ مارتے ہوں انہیں کیمومیلا ہی مفید ثابت ہوگا۔ پلساٹیلا، کیمومیلا اور ایلیم سیپا کی مدد سے آپ بچوں کے کان درد کی اکثر حالتوں میں آرام پہنچا سکتے ہیں۔

آنکھ کی علامتوں میں بھی نزلے کی شکایت موجود رہتی ہے۔ یاد رکھئے کہ آنکھ سے جو آنسو گرتے ہیں وہ سادہ ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ آنکھ میں جلن ہوتی ہے مگر آنسو جلن دار نہیں ہوتے۔ وہ جب آنکھ سے نکل کر رخسار پر گرتے ہیں تو ان سے وہاں جلن پیدا ہوتی ہے۔ آنسو بکثرت گرتے ہیں۔ شام کے وقت گرم کمرے میں آنسو گرتے ہیں۔

ہم سب جانتے ہیں کہ پیاز پیٹ میں ہوا پیدا کرنے والی سبزی ہے۔ یہاں بچوں پر جادو کا اثر کرتی ہے جن کو پیٹ درد ہو۔ بچے کے پیٹ میں کٹن، نشتر لگنے کا سا اور کترن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ درد کے مارے بچہ تقریباً دوہرا ہو جاتا ہے۔ وہ پیٹ کے نچلے حصہ میں شدید کٹن ہونے کی وجہ سے چیخ مارتا ہے۔ "پیٹ میں درد، یہ درد جگر سے شروع ہو اور سارے پیٹ میں پھیل جائے۔ ناف کے اردگرد اس کا زور ہو اور بیٹھنے پر بڑھے۔" پیٹ میں اپھارہ ہونے کی وجہ سے درد۔ کالی کھانسی میں بھی ایلیم سیپا۔ حیرت انگیز دوائی ہے۔ جب اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تو بچے کو بدہضمی ہو جاتی ہے۔ قے ہوتی ہے اور پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے۔ بچہ درد کے مارے دوہرا ہو جاتا ہے۔ جب بچوں کی مقعد کی پھٹی ہوئی کی انجس ہو اس سے خون گرتا ہو تو ایلیم سیپا سے آرام آ جاتا ہے۔

آواز سے تعلق رکھنے والی رگوں میں نمودار ہوئی شکائتیں، نزلہ کی خراش گلو اور نرخرے سے رطوبت کا بکثرت اخراج۔ نرخرے میں بڑی سرعت سے شدید ورم آتا ہے۔ اس کے ساتھ کھانسی ہوتی ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ نرخرے میں کٹن ہوتی ہے۔ شاید کوئی اس تکلیف کو زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے یہ کہے کہ گلے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہاں کوئی چیز توڑی جا رہی ہے۔ مگر اس کی نسبت یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ ہر بار کھانسی آنے پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی گلے میں کانٹا گھما رہا ہے۔ گلے میں سرسراہٹ اور اس کے ساتھ خراش۔ کالی کھانسی میں بھی نرخرے میں اسی طرح کی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ بچے کا سارا بدن کانپ اٹھتا ہے، ہل اٹھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کھانسی نہ آئے کیونکہ نرخرے میں کترن کے ساتھ درد ہوا کرتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے کھانسی آئے اور سانس لینا مشکل ہو جائے۔ مگر گرم ہوا میں بھی سانس لینے سے گلے میں سرسراہٹ بڑھتی ہے اور اس کی وجہ سے کھانسی آنا یقینی ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھانسی سرد و گرم دونوں طرح کی ہوا میں سانس لینے سے بڑھتی ہے۔ سردی کا اثر اکثر سانس کی نالی کے بالائی حصہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بخار آ جاتا ہے، نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے اگر گلے کی سرسراہٹ اور ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے کھانسی بڑھے، یہ دونوں تکلیفیں گرم کمرے میں اور شام کو بڑھیں۔ نرخرے میں کترن کے ساتھ درد ہو تو ایلیم سیپا لازمی طور پر فائدہ کرے گا۔ کھانسی تشنجی ہوتی ہے اور کالی کھانسی کے مشابہ ہوتی ہے۔ سیپا میں کالی کھانسی بھی آتی ہے۔ بوڑھی عورتیں بچے کے گلے پر پیاز باندھ دیتی ہیں۔ اگر اسے کالی کھانسی کی شکایت ہو۔ دراصل جہاں ڈاکٹر کی خدمات حاصل نہیں ہو سکتیں وہاں ایلوپیتھک علاج کرنے کی بجائے پیاز کا اس طرح استعمال بدرجہا بہتر ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ کی "گائیڈنگ سمپٹمز" نامی کتاب میں اس کھانسی کی مندرجہ ذیل علامتیں درج ہیں۔

خراش کے ساتھ آواز آتی ہے جیسے گھنٹی بجتی ہو۔ ایسی کھانسی جو گلے میں متواتر سرسراہٹ ہونے سے اٹھے۔ کھانسی کی وجہ سے حنجرے میں چوٹ لگتی محسوس ہو۔ یہ کھانسی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض تکلیف کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیتا ہے اور پوری کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح کھانسی دب جائے۔ حنجرے کی شدید کھانسی، جس میں مریض کو مجبوراً گلا پکڑنا پڑے۔ اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کھانسی کی وجہ سے گلا پھٹ پڑے گا۔ بچہ بھی بار بار گلا پکڑتا ہے۔ یہ کھانسی ایکونائٹ کی کھانسی سے قطعاً مختلف ہے۔ ایکونائٹ

میں بچہ دن میں سرد و خشک ہوا میں سردی لگنے کے بعد، آدھی رات سے پہلے جاگ اٹھتا ہے۔ کھوں کھوں کر کے کھانستا ہے اور گلے کو پکڑتا ہے۔ لہٰذا ایکونائٹ، اپلیم سیپا کی جگہ لے سکتا ہے۔

دوسری تکلیف جس میں اپلیم سیپا حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ چوٹ لگنے سے اعصاب کا ورم، خصوصاً جبکہ یہ تکلیف کوئی عضو کاٹنے کے بعد نمودار ہوئی ہو۔ درد عموماً ناقابل برداشت ہوتا ہے اور مریض کو بڑی سرعت سے ضعف بنا دیتا ہے۔

ایلو ALOE

ایلو میں بھی بہت حد تک ڈسکولس کی طرح رگیں پھول جاتی ہیں۔ اس سے سارے بدن میں اکڑن آجاتی ہے اور ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے سارا بدن بھرا ہوا ہے۔ مگر تکلیف کا اصل مرکز ہوتا ہے۔ جگر اور اس سے تعلق رکھنے والے اعضا لہٰذا جگر، پیٹ، مقعد اور انتڑیوں میں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ بھری ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ بواسیر بھی ہوتا ہے۔ اس میں پیٹ درد ہوتا ہے اور مریض کو نکس وامیکا کے مریض کی طرح فوراً پاخانے جانا پڑتا ہے۔ ناک کے اردگرد گٹن اور اینٹھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ ناف کے اردگرد درد ہوتا ہے۔ وہ بڑی تیزی سے مقعد کی طرف چلتا ہے۔ درد ایسے ہوتا ہے جیسے چھریاں چل رہی ہوں، پیچش اور دست کی تکلیف۔ دست کی حالت میں پاخانہ بڑے زور سے خارج ہوتا ہے۔ اس میں پتلا پاخانہ، رنگت زرد، بدبودار اور جلن پیدا کرنے والا فضلہ نکلتا ہے۔ جلن ایسے ہوتی ہے جیسے آگ سے جلا ہو۔ لہٰذا مقعد دکھنے لگتی ہے، وہ پاخانے کی حاجت بمشکل تمام روک سکتا ہے۔ مریض پاخانے جانے کا خیال تک ترک کر دیتا ہے۔ کیونکہ پاخانے جانے کی بات سوچتے ہی اسے فوراً پاخانے جانا پڑتا ہے۔ وہ ہوا خارج کرنے سے بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ ہوا کے ساتھ ہی فضلہ بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایلو کے دست کے ساتھ پیٹ میں اپھارہ بھی ہوتا ہے جیسے پیٹ تن گیا ہو۔ اسے لازمی طور پر پاخانے جانا پڑتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے جونہی چلنا سیکھتے ہیں۔ فرش پر پاخانہ کر دیتے ہیں، پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی پیلی آنوں کی بوندیں اور پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ ماں اکثر ایسے بچے کو سزا دیتی ہے مگر وہ غریب بے بس ہوتا ہے۔ وہ پاخانہ روک ہی نہیں سکتا۔ فضلہ از خود خارج ہو جاتا ہے۔ مقعد پر اس کا کنٹرول نہیں رہتا۔ یہ حالت ہمیشہ دست میں ہی نہیں ہوتی کیونکہ اکثر بچے کو سنگ مرمر جیسے سخت چھوٹے چھوٹے سدے خود بخود خارج ہونے لگتے ہیں۔ بچے کو یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے پاخانہ کیا ہے۔ مقعد کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ مقعد باہر نکلنے لگتی ہے اور اس کے ساتھ خونی بواسیر۔ چند لقمے کھاتے ہی فوراً پاخانے جانا پڑتا ہے۔ اکثر پانی پینے پر بھی پاخانے جانا پڑتا ہے۔ بے موسمی گھونگا کھانے سے دست آنے لگیں۔ آپ شاید لائیکوپوڈیم تجویز کریں کیونکہ کتابوں میں یہی لکھا ہے کہ لائیکوپوڈیم گھونگا کے زہر کو دور کرتا ہے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ آپ یہ کہنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں کہ گھونگا، موسمی مچھلی کھانے کے زہر کو لائیکوپوڈیم اور بے موسمی مچھلی کھانے کے زہر میں ایلو مفید ہو گا۔ کیونکہ گرمی میں اور انہیں پالنے کے موسم میں بھی گھونگا میں بھاری زہر ہوتا ہے۔ دوسرے موسم میں یہ زہر نہیں پایا جاتا۔ اکثر لوگوں کو گھونگا کھانے کے بعد متلی آنے لگتی ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ کثرت سے

دست آتے ہیں اور کئی دن تک جو بھی کھاتے ہیں، وہ قے ہو جاتی ہے۔ جب یہ ساری علامتیں مجموعی طور پر موجود ہوں تو لائیکو پوڈیم دینے سے فائدہ ہوتا ہے اور گھونگا کھانے سے بیمار ہونے کا رجحان مٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر گرمی کے موسم میں گھونگا کھانے سے قے ہو اور دست کی تکلیف والے مریض کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس حالت میں ایلو ہی دوائی ہے۔

اس کے تجربے بخوبی نہیں ہوئے۔ لہذا میں نے یہاں سب سے پہلے ان باتوں کا ذکر کیا ہے جہاں یہ بیماری کے مطابق استعمال ہوتی ہے۔ ناڑیوں (اعصاب) کی تکلیف میں یہ دوسری دوائیوں کی نسبت سلفر کے زیادہ نزدیک ہے۔ اگر آپ کالی بائیکروم، سلفر اور ایلو کا ایک ساتھ مطالعہ کریں تو آپ ان کے پیٹ اور انتڑیوں کی علامتوں کی مشابہت دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔

چند ذہنی علامتوں میں ہم مندرجہ ذیل باتیں بھی دیکھتے ہیں۔ مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر مر جائے گی، اس کے لیے زندگی ایک بار ہے۔ حرکت سے نفرت۔ لہذا ایسی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی جس کی مدد سے کوئی امتیازی علامت مل سکے۔ صرف ایسی علامتیں ملتی ہیں جو دوسری بہت سی دوائیوں میں بھی عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ ایلو کا مریض جب درد میں مبتلا ہو تو انتہائی جوش میں ہوتا ہے۔ یہ درد بھی عام طور سے پیٹ میں ہی ہوتا ہے۔ قولنج کی طرح کا دورہ۔ پیٹ میں ابھارے کی وجہ سے درد جو اسے ناامید بنا دے۔ مریض انتہائی طور پر چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب کہ درد کا دورہ ہو۔ ایک چھوٹی سی عجیب علامت بھی نمودار ہوتی ہے۔ "مریض ہر کسی سے نفرت کرتا ہے وہ ہر کسی کو اپنے سے ہی دور رکھتا ہے۔"

سر میں اجتماع خون بھی عموماً اسی حالت میں نمودار ہوتا ہے جب کہ انتڑیوں میں خلل واقع ہو۔ یہ بھی ایک طرح سے ناڑیوں میں خون جمع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ جگر اور اس کے متعلقہ اعضاء میں پایا جاتا ہے۔ "پیشانی کے آر پار درد، سر درد جو گرمی سے بڑھے اور ٹھنڈا پانی وغیرہ ڈالنے سے کم ہو۔" گرمی سے تکلیف میں اضافہ اور ٹھنڈک سے تسکین ملنا ایلو کی قابل ذکر علامت ہے۔ مریض سرد کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ گرمی اور تمتماہٹ محسوس کرتا ہے۔ جلد اکثر گرم و خشک ہوتی ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت کپڑا اوڑھنا پسند نہیں کرتا۔ ہاتھ پاؤں میں جلن، ہاتھ گرم، پاؤں سرد، یا اس کے برخلاف ہاتھ سرد اور پاؤں گرم۔ یا باری باری سے ہاتھ پاؤں گرم اور سرد ہوں۔ سر میں گرمی محسوس ہو مریض سر پر کوئی ٹھنڈی چیز رکھنا چاہے۔ یہ گرمی جلدی کی ہوتی ہے۔ بخار کی نہیں، جلد کی سطح پر گرمی کا احساس۔ اجتماع خون کا احساس۔ سارے جسم کی ناڑیاں (رگیں) خون سے بھری ہوئیں اور جیسے پھولی ہوئی ہوں، اس میں اخراج خون عام بات ہے۔ ناک سے، انتڑیوں سے اور مثانہ سے۔ خون کا عام اخراج، رگیں متورم ہو جاتی ہیں۔ جلد گرم، آنکھ، ناک، کان، منہ اور گلے میں گرمی کا احساس اور جلن۔ مقعد کے بیرونی حصہ پر خشکی اور جلن کا احساس۔

"کھانے اور پینے کے عنوان میں ہمیں مندرجہ ذیل علامتیں ملتی ہیں۔ کھانا کھاتے ہی پیٹ میں گڑ گڑاہٹ، کھانا کھانے اور پانی پینے سے انتڑیوں میں درد ہو جبکہ دست نہیں آتے۔ قبض ہونے پر بھی ایسا ہوا کرتا ہے۔"

یہ دوائی ان لوگوں کیلئے بہت مفید ہے جن کو بیئر پینے کی پرانی عادت ہے۔ بیئر پینے سے دست آنے

لگے ہوں۔ان اشخاص کے لیے نہیں جنہیں بیئر پیتے ہی دست آنے لگیں۔آپ دیکھیں گے کہ ایلو کی ساری علامتیں ملتی ہیں۔مگر بعض اوقات کالی بائیکروم بھی آتا ہے۔دونوں کی معدہ اور انتڑیوں کی علامتوں میں بڑی حد تک مشابہت ہے۔"سستی اور پیٹ میں کمزوری۔" یہ بھی پیٹ کی نالیوں (رگوں) میں خون رک جانے کی بڑی علامت ہے۔خون کی قے اور انتڑیوں سے خون خارج ہو۔

جگر میں سخت درد ہوتا ہے۔جلن ہوتی ہے اور گرمی لگتی ہے۔خاص کر دائیں کوکھ میں اپھارہ ہوتا ہے۔یہ خاص طور سے جگر کی دوائی ہے۔اس کا اثر سلفر کے مانند گہرا نہیں ہے۔اکثر اوقات آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ ایلو عارضی طور پر بیماری کو کم کر دیتا ہے اور بچی کھچی تکلیف سلفر، سلفیورک ایسڈ، کالی بائیکروم یا سیپیا دینے سے دور ہو جاتی ہیں۔ان کی علامتیں ایلو کے بعد نمودار ہوتی ہیں اور اس کی مددگار ہیں۔اس کے کام کو مکمل کرتی ہیں۔جگر کی ان خرابیوں میں ایلو ابتدائی طور پر اچھا کام کرتا ہے۔جبکہ پیٹ میں اپھارہ ہو۔جگر میں سوئی چبھنے کا سا درد ہو، جلد گرم خشک اور جلن دار ہو اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ایلو میں قدرے بخار ہوتا ہے۔لیکن جلد کی گرمی اور خشکی کا یہ احساس جو بخار کے بغیر ہی ہوتا ہے،صرف انہی بیماروں میں پایا جاتا ہے جن کے جسم میں سوراز ہر کا اثر ہو۔ابھی تک یہ بات کافی طور پر ثابت نہیں ہوئی کہ ایلو دانے نکالتا ہے یا نہیں۔اگر یہ ثابت ہو سکا کہ یہ دانے نکالتا ہے تو یہ سوراز ہر کا تریاق ثابت ہوگا۔یہ سلفر کی طرح بڑی دیر تک اور گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی نہیں ہے۔تو بھی یہ ایکونائٹ یا بیلاڈونا کی طرح تھوڑی ہی دیر تک کام کرنے والی دوائی بھی نہیں ہے۔اس کی شکایت کافی شدت کے ساتھ نمودار نہیں ہوتی۔یہ برائی اونیا کے بہت مشابہ ہے۔برائی اونیا بھی جسم میں اس گہرائی تک اثر نہیں کرتا جہاں تک سلفر کرتا ہے۔

پیٹ کے بارے میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پیٹ میں اپھارہ ہوتا ہے اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔مریض محسوس کرتا ہے کہ پیٹ پھٹ پڑے گا۔اور گڑگڑاہٹ اس زور سے ہوتی ہے کہ کمرے میں بیٹھا کوئی بھی شخص سن سکتا ہے۔پیٹ میں متواتر ہی گڑگڑاہٹ ہوتی رہتی ہے۔پاخانہ بھی گڑگڑاہٹ اور آواز کے ساتھ ہوتا ہے۔جیسے کسی بڑے کنستر میں سے پانی نکل رہا ہے۔پہلے کے مصنفوں نے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پھڑ پھڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔کیونکہ جب پاخانہ خارج ہوتا ہے تو اس کے ساتھ بہت سی ہوا بھی گڑگڑاہٹ کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔مگر اتنے پر بھی پیٹ کا اپھارہ کم نہیں ہوتا حالانکہ ہوا بھی کافی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ہوا خارج ہونے سے راحت نہیں ملتی۔درد خاص طور سے پیٹ کے آر پار اور چوتڑوں کے آس پاس ہوتا ہے۔پیٹ میں زبردست اپھارہ جیسا کہ امعائے مستقیم تک ساری جگہ پھٹ جائے گی،گڑگڑاہٹ اور بھاری پن کے ساتھ درد۔دباؤ جس کا رخ باہر کو ہو، اینٹھن مروڑ کے ساتھ پیٹ کے بالائی حصہ میں،ناف کے اردگرد درد۔مریض کو مجبوراً جھک کر بیٹھنا پڑے۔اس سے اسے آرام ملتا ہے۔ پیٹ میں کمزوری کا احساس جیسے ابھی دست آنے لگیں گے۔

بعض اوقات کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ بستر میں پڑے پڑے دست کر دیتا ہے۔آپ شاید غلطی سے پوڈوفائلم کی بات سوچیں گے کہ ضعف اس وجہ سے ہوتا ہے۔پوڈوفائلم میں بھی اپھارہ ہوتا ہے۔ہوا بہت ہوتی ہے۔ہوا اور پاخانہ بڑے زور سے خارج ہوتی ہے۔یہ تکلیف صبح سویرے چھ بجے نمودار ہوتی

ہے۔ یہاں بھی ایلو سلفر سے ملتا جلتا ہے کیونکہ اس میں بھی علی الصبح دست آتا ہے اور بعض اوقات وہ اپنے پاؤں چادر یا رضائی سے باہر نکالتا ہے۔ پیٹ میں مروڑ اور کمزوری کا احساس۔ سارے کے سارے پیٹ میں درد خصوصاً دونوں پہلوؤں میں اور ناف کے برابر دونوں طرف۔ پیٹ اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ مریض کو کہیں بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ میٹھا میٹھا پیٹ درد، جیسے سردی لگنے سے آیا ہو۔ یہ درد صبح و شام بار بار ہو۔

اب میں پیٹ کی ان علامتوں کا ذکر کرتا ہوں جن کا تعلق عورتوں سے ہے، دستوں سے نہیں۔ مریضہ محسوس کرتی ہے کہ پیڑو اور رحم کے منہ کے درمیان کوئی ڈاٹ اڑا ہوا ہے۔ رانوں میں دردِ زہ جیسا درد جو کھڑا ہونے سے بڑھے۔ ایلو سے اخراج رحم کی پرانی شکایت دور ہوئی ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ پیٹ میں اپھارہ، جلد کی سطح گرم، صبح سویرے دست آئے، بچہ دانی میں نیچے کے رخ کھنچاؤ اور پیڑو و رحم کے منہ کے درمیان ڈاٹ کی موجودگی کا احساس بھی موجود ہو، رحم میں دباؤ جس کا رخ باہر کو ہو۔ رحم کے رخ دباؤ، جیسے اندر کی تمام چیزیں باہر آ پڑیں گی۔ رحم میں محسوس ہوتا ہے جیسے کیف کی راہ کچھ گر رہا ہے۔

"پاخانے کی حاجت، صرف گرم ہوا خارج ہو، اس کے فوراً بعد پھر حاجت ہو۔" مطلب یہ ہے کہ مریض پاخانے جانے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر جب وہ رفع حاجت کے لیے بیٹھتا ہے تو صرف ہوا ہی خارج ہوتی ہے، پاخانہ نہیں آتا۔ اس قسم کی پرانی شکایت میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ ان لوگوں کے لیے بھی خاص طور سے مفید ہے جو بار بار پاخانہ جاتے ہیں اور جنہیں پاخانہ نہیں ہوتا۔ مگر بار بار پاخانے جانا ہی پڑتا ہے اور صرف تھوڑی سی ہوا خارج ہو کر رہ جاتی ہے۔ عام طور سے نیٹرم کارب اس حاجت کو دور کر دیتا ہے۔ سدے اور پانی سا پتلا دست۔ یہ ایلو کی خاص نشانی ہے۔ سخت سدے اور پانی سا پتلا دست۔ سدے اسی پتلے دست میں ملے رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے سخت سدے جیسے سنگ مرمر سخت ہوتا ہے۔ یا بھیڑ کی مینگنیوں جیسے سدے۔ قبض میں سنگ مرمر جیسے سخت سدے خارج ہوا کرتے ہیں۔ اکثر یہ سدے مقعد میں ہی پڑے رہتے ہیں۔ اور کئی کئی دن تک حاجت نہیں ہوتی اور آخر کار خود بخود خارج ہو جاتے ہیں اور مریض کو ان کے خارج ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ سدے کپڑے پر ہی پڑے ملتے ہیں۔ مقعد قطعاً بے حس ہو جاتی ہے۔ پاخانے کے وقت اس میں کوئی احساس ہی نہیں ہوتا۔

خاص طور پر ایلو کی بڑی تکلیف ہے پیچش۔ جس میں مقعد اور امعائے مستقیم کے نچلے حصہ پر سخت ورم آ جاتا ہے۔ خون ملا پتلا اور لیس دار فضلہ آتا ہے۔ اکثر اوقات اس لیس دار رطوبت کے سوا، جو بکثرت خارج ہوتی ہے اور کچھ بھی نہیں نکلتا۔ آپ اس بواسیر میں ایلو کو مت بھولئے جس میں بواسیر کے مسے انگور کے گچھے کی طرح باہر نکلتے ہوں۔ مقعد کے بیرونی حصہ پر جلن ہو، خارش ہو اور ان کی وجہ سے رات کو مریض سو نہ سکے۔ مریض بار بار انگلی سے اس جگہ کو رگڑتا اور سہلاتا ہے۔ خارش متواتر ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ مریض وہاں سے اپنی انگلی نہیں ہٹا سکتا اور کھجلانا بند نہیں کر سکتا اور اس طرح مریض پریشان ہو جاتا ہے۔ اسے مقعد کے اس حصہ پر کوئی ٹھنڈی چیز رکھنے سے آرام ملتا ہے۔ ایلو کی ایک عام علامت یہ ہے کہ مرہم لگانے سے جلن بڑھتی ہے۔ مرہم لگانے سے اکثر مقعد کے باہر زخم بن جاتے ہیں اور ان میں جلن بڑھ جاتی ہے۔

سلفر کا مریض بھی کوئی تیز لگانا برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ اس کے لیے زہر کے مانند ہے اور پھنسیاں نکلنے لگتی ہیں۔

جہاں بھی کہیں کوئی رطوبتی جھلی متورم ہو، وہاں لیسدار موٹی رطوبت جم جاتی ہے۔ جہاں کہیں کوئی زخم یا چھالا یا ورم ہو کہاں روئی جیسی لیس دار رطوبت جمی ہوئی ہوگی۔ آپ اسے پونچھیں تو چمڑے جیسی موٹی تہہ اترے گی۔ کئی بار مقعد کے نچلے حصہ کی یہی حالت ہوتی ہے لہٰذا مریض شکایت کرتا ہے کہ پاخانہ نہایت لیس دار ہے۔ گریفائیٹس میں سدے ایسے نکلتے ہیں جیسے وہ مرض کے انڈے کی سفیدی میں جمے ہوئے ہوں۔ کئی بار ایلو کے مریض کو پاخانہ ہونے سے پہلے گاڑھی لیس دار آنوں بڑی مقدار میں آتی ہے۔ یہ سب امعائے مستقیم کے نچلے حصہ سے خارج ہوتی ہے۔ مقعد کے سکڑ جانے کی سی علامت کے سہارے ایلو نے ایک بار فائدہ کیا۔ اس سکڑاؤ کے باعث پاخانہ سیدھی طرح اپنے راستے سے خارج نہ ہوتا تھا اور مقعد دن میں تین چار بار پاخانے سے بھر جاتی تھی اور اس راہ سے گاڑھی آنوں خارج ہوتی تھی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری دوائیاں ایسے سکڑاؤ میں آرام نہیں پہنچا سکتیں۔ مگر بعض اوقات وہ آرام کرتی ہیں۔ اگر وہ مریض کو آرام پہنچا سکیں تو شاندار بات یہ ہے کہ قدرت کس طرح ورم کو ہٹا دیتی ہے اور راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی میں مقعد کے سکڑاؤ اور یہ بات اکثر دیکھی گئی ہے۔

ALUMEN الیومن

یہ دوائی بھی ایلومنا کی طرح جسم کے تمام حصوں کے پٹھوں میں لقوہ جیسی کمزوری پیدا کرتی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی کمزوری ہے۔ ہاتھ پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس کمزوری کا خاص احساس مقعد اور مثانہ میں ہوا کرتا ہے۔ پاخانہ اندر ہی رک جاتا ہے۔ کیونکہ مقعد اپنی کمزوری کی وجہ سے اسے باہر نہیں پھینک سکتی۔ مثانہ کا فعل بھی سست پڑ جاتا ہے اور پیشاب بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ مریض اپنی سمجھ سے پیشاب کر چکتا ہے مگر مثانہ پوری طرح سے خالی نہیں ہوتا۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترتا ہے اور جب مریض پیشاب کرنے بیٹھتا ہے تو دھار بندھ کر سامنے نہیں گرتا بلکہ عموداً گرتا ہے جیسا کہ ہیپر میں ہوتا ہے۔ اس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مثانہ کس قدر سست ہے۔ یہ لقوہ ناڑیوں (رگوں) پر بھی گرتا ہے اور اس طرح ان میں خون کی گردش رک جاتی ہے۔

اس کی دوسری بڑی خاصیت یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی سطح متورم ہو جاتی ہے وہ جگہ سخت بن جاتی ہے۔ سختی کا رجحان ان تمام دوائیوں کا، جن میں اس قسم کا رجحان پایا جاتا ہے۔ تعلق کم و بیش سرطان سے ہوتا ہے کیونکہ سرطان میں اس طرح کی سختی آنا عام بات ہے۔ الیومن میں زخم بھی عام پائے جاتے ہیں اور یہ سختی ان کی تہہ میں ہوتی ہے۔ یا جہاں گردش خون کم ہوتی ہے۔ مثلاً ہڈی نما حصے جیسے کان، ناک وغیرہ۔ وہاں چھوٹی چھوٹی کیلیں نکلتی ہیں اور ان کی بڑی موٹی و سخت تہہ جم جاتی ہے۔ اس موٹے کھرنڈ کے نیچے پیپ آجاتی ہے۔ کھرنڈ اترتا رہتا ہے۔ رگ و ریشہ کی کمزوری کی وجہ سے زخم مکمل طور پر مندمل نہیں ہوتا۔ سرطان کی اس سے بہتر اور مکمل تصویر اور کیا ہو سکتی ہے؟ سرطان ہے کیا؟ ایک خاص قسم کی سختی جب جسمانی طاقت از حد کم ہو

جاتی ہے۔ رگ و ریشوں کی صحیح اور پوری نشو و نما نہیں ہو پاتی، جب ان پر ورم آ جائے اور زرا سی وجہ سے سختی آ جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہی وہ جسمانی بناوٹ ہے جس میں تپ دق، پیشاب میں چربی آنے یا ذیابیطس یا سرطان جیسی خطرناک و مہلک بیماریاں پوشیدہ ہیں اور وہ مناسب موقعہ پا کر ظاہر ہوں گی۔ قدرت کی طرف سے یہ صاف طور پر تنبیہ ہے اور اس بات کا اشارہ ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ یہ دوائی جسم میں اسی طرح خلل پیدا کرتی ہے۔ اس میں رگ و ریشہ کی اسی طرح کی برائے نام نشو و نما پائی جاتی ہے اور آخر میں یہ سختی سرطان کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بہت دیر تک اثر کرنے والی اور سوراٹی زہر کے اثر کو زائل کرنے والی دوائی ہے۔

اس دوائی میں ایک اور رجحان پایا جاتا ہے وہ ہے رحم کی گردن اور پستانوں کی غدود کی سختی کا رجحان۔ غدود بتدریج سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سختی اجتماع خون یا معمولی سختی کی شکل میں نہیں رکتی بلکہ بندوق کی گولی کی طرح سخت ہوتی جاتی ہے۔ جسم کے دوسرے غدود بھی اسی طرح سخت ہوتے جاتے ہیں، خاص کر ٹانسلز۔ جن کو بار بار زکام ہوتا رہتا ہے اور بار بار ٹانسلز بھی متورم ہوتے رہتے ہیں وہاں کے لیے الیومن خاص طور سے مفید ہے۔ ہومیو پیتھک طریقہ سے یہ ان کی دوائی ہے جبکہ علامتیں مطابقت رکھتی ہوں، جن بچوں کے ٹانسلز سخت ہو رہے ہوں اور بڑھ رہے ہوں اور جن کو سردی ہوتے ہی گلے پر اثر پڑتا ہو، یہ اکسیر ہے۔ یہ بریٹا کارب کا ساتھی ہے۔ اس میں اس قسم کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کسی مریض کی جسمانی بناوٹ ایک طرح کی ہے اور مکمل طور پر غور و فکر کرنے کے بعد وہ بریٹا کارب کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے مریض میں آپ کو جسمانی بناوٹ دوسرے طرز کی ملے گی۔ آپ اس پر غور کرنے کے بعد الیومن دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تیسرا مریض آپ کو سلفر کا مریض معلوم دے گا۔ چوتھا آپ کلکیر یا کارب یا کلکیر یا آیوڈائیڈ کا مریض معلوم دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس! اگر ہمیں ایسی علامتیں مل جائیں جو مریض کی جسمانی حالت سے ملتی ہوں تو پھر جھگڑا ختم ہے۔ جب علامتیں بخوبی جمع کر لی گئی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ مریض کو صحت مل گئی، تب صحیح دوائی تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت کی موجودگی میں کہ اس دوائی کو جزوی طور پر ہی آزمایا گیا ہے۔ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ دوائی ابھی نامکمل ہے۔ مجھے ایسی جزوی طور پر آزمائی ہوئی دوائی کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر جب اس میں ایسی اہم باتیں موجود ہیں جن سے ہر روز واسطہ پڑتا ہے تو ان کے متعلق واقفیت حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس دوائی میں ذہنی علامتیں بہت کم ہیں۔ ذکی الحس اشخاص پر اس کی اونچی طاقت دے کر اسے آزمانا چاہئے اور اس کی مزید ذہنی علامتیں حاصل کرنی چاہئیں۔

سر کے متعلق بہت سی علامتیں نہایت اہم و قابل ذکر ہیں۔ کھوپڑی میں درد اور اس کے ساتھ جلن، درد احساس کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کھوپڑی میں کوئی بوجھ گڑا جا رہا ہے۔ آپ کسی مریضہ کو دیکھیں جس نے سر پر ہاتھ رکھا ہوا ہو، وہ کہے گی۔ "ڈاکٹر! یہاں آگ کی طرح جل رہا ہے اور یہاں ایسا دباؤ پڑ رہا ہے۔ جیسے کھوپڑی چور چور ہو جائے گی۔ آرام صرف اسی حالت میں ملتا ہے جب میں زور سے دباؤں یا برف کے پانی سے تر رکھوں۔" وہ اس کپڑے کو بار بار بدلتی رہتی ہے۔ کپڑے کو ہر چند منٹ کے بعد ٹھنڈا کرے گی۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ دباؤ کے ساتھ والے درد میں دباؤ سے ہی راحت ملتی ہے۔ کالکس کی طرح کا درد ہے جو چاند پر ہوتا ہے اور دباؤ سے گھٹ جاتا ہے۔ ایسی دوائیاں بہت کم ہیں جس میں یہ علامت ملتی ہو اور یہ دوائی اس کمی کو پورا کرتی ہے۔ چند ایسی عجیب و غریب اور کمیاب علامتیں ہیں۔ جن کے لیے ہمارے پاس دوائیوں کی کمی ہے اور ہمیں اِدھر اُدھر بھٹکنا پڑتا ہے تاکہ مریض کی جسمانی حالت حاصل ہو سکے۔ ایلومن سے ایک مریض کی چاند کا دباؤ کے ساتھ درد دور ہوا ہے۔ اس کو یہ درد شانے کی پرانی تکلیف وہ شکایت کے ساتھ ادل بدل کر ہوا کرتا تھا۔

''پیٹھ کے بل لیٹنے سے سر چکرائے۔ اس کے ساتھ معدہ میں کمزوری کا احساس۔ تکلیف آنکھ کھولنے سے اور دائیں کروٹ لیٹنے سے گھٹتی ہے۔'' اس دوائی میں ایک اور بھی قابل ذکر بات ہے اور وہ یہ کہ دائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن ہوتی ہے۔ یہ علامت ہر کسی کو عجیب معلوم دے گی کیونکہ عام طور پر بائیں کروٹ لیٹنے سے ہی دھڑکن بڑھا کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے دل دب جاتا ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ دائیں کروٹ لیٹنے سے بھی دھڑکن بڑھتی ہے۔ یہ ایلومن کی بے جوڑ خصوصیت ہے۔ جب کسی مریض میں یہ علامت ہو تو ایسی ہی دوائی منتخب کرنا لازمی ہے جس میں اس قسم کی علامت موجود ہو۔ عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ باقی علامتیں از خود ٹل جاتی ہیں۔

اس میں ایک اور بھی خصوصیت ہے یعنی جسم بھر کے پٹھوں میں سستی اور کاہلی۔ ہاتھوں اور پیروں میں کمزوری کا احساس۔ لگا ہے بگا ہے قبض کی حالت میں بھی حاجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ پاخانہ بالکل نہ آئے یا کئی کئی روز تک حاجت نہ ہو۔ مقعد کے پٹھوں میں پاخانہ خارج کرنے کی اہلیت ہی نہ ہو۔ وہ بہت دیر تک زور لگائے گا مگر بے سود آخر کئی روز بعد پاخانہ آتا ہے۔ سخت، سدے، سنگ مرمر جیسے سخت، چھوٹے چھوٹے سدے جو ایک دوسرے سے ملحق ہوں۔ یہ ایلومن کے مریض کی خاص علامت ہے۔ ''پاخانہ کم بار بار آتا ہے۔ خشک تر و سخت تر۔ بڑے بڑے سیاہ سدے یا بھیڑ کی سی مینگنیاں۔ رفع حاجت کے بعد بھی تسکین نہ ملے۔'' اس کے بعد بھی یہ محسوس ہوتا رہتا ہے کہ مقعد ابھی بھری ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ مقعد میں کمزوری آتی ہے۔ یعنی مقعد کے اندر زخم پڑ جاتے ہیں وان سے خون آنے لگتا ہے۔ بواسیر کے مسوں میں بھی زخم بن جاتے ہیں۔ دل میں درد ہوتا ہے۔ پاخانہ جانے کے بعد بہت دیر تک تکلیف رہتی ہے اور مقعد میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہی رہتا ہے۔

نزلے جیسی رطوبت کا اخراج اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ خنازیر اور داد، کھاج و خارش وغیرہ کے ایسے پرانے مریض جن کی آنکھوں سے زرد رنگ کی رطوبت گرتی ہو اور پرانا سوزاک جس میں درد نہ ہوتا ہو۔ نزلے جیسی رطوبتوں کے اخراج کے ساتھ ساتھ اس دوائی میں زخم بننے کا بھی رجحان پایا جاتا ہے۔ رحم کے اندر اور گردن پر چھوٹے چھوٹے زخم اور چھالے پائے جاتے ہیں۔ یہ دوائی ان حالتوں میں کام دیتی ہے جب سوزاک پرانا پڑ گیا ہو۔ سفید پیپ خارج ہونے کی بجائے زرد رنگ کی رطوبت گرتی ہے۔ پیشاب کی نالی کے ساتھ قدرے تنگی ہوتی ہے اور مریض معالج کی توجہ مبذول کرانے کے لیے کہتا ہے۔ ''ہم تھکیں پڑ گئیں۔'' پیشاب کی نالی سے رطوبت کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے لچھے گرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے

زخم ہوتے ہیں اور ان کے نیچے سختی ہوتی ہے۔ اگر ایسی حالت ہو تو سمجھئے سوزاک ہے اور دوا الیومن دینے سے ٹھیک ہوگا۔ جلد ہی مریض کو دو تین جگہ سکڑاؤ ہوگا۔ بشرطیکہ اسے یہ دوائی نہ ملی ہو۔ کیونکہ یہ زخم مندمل ہوکر نالی کو بھی تنگ کریں گے۔ نزلے کی حالت اور زخموں کے بارے میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس میں رگوں میں اثر کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ رگیں پھول جاتی ہیں اور ان سے خون گرنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ کسی بھی متورم یا نزلے سے متاثر جگہ سے خون گرتا ہے۔ کیونکہ وہاں زخم بن جاتے ہیں۔

سر میں بھی کئی طرح کے عصبی درد ہوا کرتے ہیں جن کی وضاحت نہیں ہوسکتی۔ یہ سردرد صبح کو جاگتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھ میں بھی ورم یا اجتماع خون کی علامت نمودار ہوتی ہے۔ زخم بننے کا رجحان یہاں بھی موجود رہتا ہے۔ آشوب چشم میں کیڈ آئے۔ "موم بتی کی روشنی میں دو دو دکھائی دیں۔ بائیں نتھنے میں ناسور، ناک پر سرطان، چہرہ مردے جیسا زرد، ہونٹ نیلے، زبان کا سرطان۔" دھیان دیجئے اس میں کتنی چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں لانے کا رجحان موجود ہے۔ چھوٹی چھوٹی سختی لاتی ہے اور زخم ڈالتی ہے۔ دانتوں سے بھی خون گرنے لگتا ہے۔ دانت گرنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں، دانت ہلنے لگتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون جائے۔" منہ میں جلن، زخم پڑ جاتے ہیں۔ دانت کے آس پاس جلد کی رنگت میلی۔ گندی اسفنج کی طرح نرم، دانت کے آس پاس گندا گوشت ابھر آئے۔ منہ سے بدبو اور رال گرے، منہ میں بھی زخم پڑنے کا وہم عام بات ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ منہ، زبان اور گلا خشک اور برف سے ٹھنڈے پانی کی زبردست پیاس۔ کوا متورم اور بڑھا ہوا، ٹانسلز پر ورم آنے کا رجحان۔ "جو کچھ بھی کھائے پیئے سب تے کی راہ نکل جائے۔" اس کے بعد آپ لفظ "زخم" کو دہرا سکتے ہیں، کیونکہ اس سے خاص کر اس حالت کا پتہ چلتا ہے جہاں اجتماع خون ہو اور زخم آسانی سے پڑ جاتے ہیں۔

پیٹ کے زیر عنوان، ہم اپھارہ کی بات دیکھتے ہیں۔ انتڑیاں اپنا کام بخوبی نہیں کرتی۔ ان میں اینٹھن ہوتی ہے۔ آخر کار مریض کو پیٹ میں درد قولنج اور مروڑ ہونے لگتا ہے۔ درد کی نوعیت ہوتی ہے جیسے چھید ہو رہا ہے، نشتر چبھ رہا ہے یا قینچی چل رہی ہے۔ پیٹ میں سکڑاؤ اور ناف میں کھنچاؤ۔ اگر آپ سیسے کے زہریلے اثرات کا جو سفید سیسہ کا کام کرنے والوں پر ہوتے ہیں، بغور مطالعہ کریں تو آپ کو اس دوائی سے ملتے جلتے نشان ملیں گے اور آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی نہ ہوگی کہ پلمبم اور الیومن ایک دوسرے کے توڑ ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ دونوں میں زبردست مشابہت ہے۔ مگر دونوں ایک ہی جگہ نہیں رہ سکتے۔ الیومن ان لوگوں کے درد قولنج کی لاجواب دوائی ہے جو سیسے کا کام کرتے ہیں۔ یہ اس طرح کے درد کے پیدا ہونے کے رجحان کو ہی ختم کر دیتی ہے۔ ایسے بہت سے پیشہ ور ہیں جو اسی رجحان کی وجہ سے مجبوراً اپنا پیشہ چھوڑ گئے۔ الیومن ان کی اس تکلیف کو مٹا دے گا اور پھر اپنا پیشہ اختیار کرنے کے اہل بنا دے گا۔

عورتوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ "رحم کی گردن پر بوجھ، دباؤ، رحم میں زخم، لیکوریا بکثرت۔ بدن سوکھنے لگتا ہے، چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ رحم میں سختی حتیٰ کہ سرطان بن جاتا ہے۔ بچہ دانی میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات آپ کو اس علامت کا ثبوت مریضہ کی زبانی ہی ملے گا۔ وہ بتائیں گی کہ مباشرت اس قدر تکلیف دہ ہے کہ فعل ناممکن بن جاتا ہے اور اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ جب جسم میں اس قدر تکلیف

موجود ہوتو پھر یہ قدرتی خواہش کیسے پوری کی جائے گی۔

''آواز بالکل بند ہو جاتی ہے۔'' جسمانی کمزوری اور بار بار سردی لگنے کی وجہ سے آواز بند ہونے کی پرانی تکلیف۔ گہرے زرد رنگ کی بلغم خارج ہو۔ گلے میں ہر وقت خراش ہوا کرتی ہے تا کہ اس زرد رنگ کی بلغم کو خارج کر سکے۔ شام کو لیٹ جانے کے بعد خشک کھانسی، پرانی کھانسی جو صبح کو زور پکڑے۔'' اس دوائی میں کھانسی زیادہ اہم بات نہیں ہے۔ قابل غور بات ہے جسمانی کمزوری اور جسمانی حالت۔ کھانسی کی نوعیت ہر معالج کو بیماری کی نوعیت سمجھانے سے قاصر ہے۔ کیونکہ جب یہ چھوٹے چھوٹے زخم موجود ہوں تو کسی نہ کسی طرح کی کھانسی تو اٹھے گی ہی۔ مریض کو جب دق یا اس سے ملتی جلتی کوئی نہ کوئی بیماری ہو جائے گی۔

الیومن ان بوڑھوں کی خاص دوائی ہے جنہیں صبح سویرے ریشہ دار بلغم بکثرت خارج ہوتی ہو۔ چھاتی کا نزلہ ہو، تھوک میں خون نکلے اور چھاتی میں اس قدر کمزوری ہو کہ مریض تھوک نہ سکے۔ ٹھیک یہی حالت انفی مونیم نار میں بھی ہوا کرتی ہے۔

چونکہ اس دوائی کا تعلق الیومنا سے ہے لہذا بلا شک بہت سی ایسی علامتوں کا پتہ چلے گا جن کا تعلق ریڑھ سے ہوگا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ اس میں ریڑھ کی کمزوری پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ریڑھ کی ٹھنڈک کی شکایت بھی موجود ہوتی ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے جیسے پیٹھ پر ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہو۔ ریڑھ میں درد ہوتا ہے۔ ریڑھ اور کندھوں میں کمزوری کا احساس۔ الیومنا کی طرح اس میں یہ احساس پایا جاتا ہے جیسے اعضاء پر کوئی رسی بندھی ہوئی ہے۔ اس سے گھٹن ہوتی ہے۔ مریض کو محسوس ہوتا ہے جیسے بازو کے بالائی حصہ پر بڑی مضبوطی سے کوئی رسہ بندھ رہا ہو۔ انگلیوں کی کمزوری، جس سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں گر جاتی ہیں۔ رات کو پیروں میں درد ہو، جسمانی کمزوری اور بے حسی وغیرہ ایسی علامتیں ہیں جن کا ریڑھ کی تکلیف سے تعلق ہے۔ یہ احساس جیسے گھٹنے سے نیچے ٹانگ پر رسہ باندھا ہوا ہے۔ ٹکوے چلتے وقت دباؤ برداشت نہ کر سکیں۔ پیر سرد بے حس خواہ گرم جرابیں بھی پہن رکھی ہوں۔ گھٹنے تک پیر سرد۔ یہ بھی اس دوائی کی ریڑھ پر اثر کرنے کی علامتیں ہیں۔ سارے اعضاء میں درد جیسے انہیں کچل دیا گیا ہو یا کوٹ دیا گیا ہو۔ تمام اعضاء کا لقوہ، سرسراہٹ اور جیسے کوئی چیز رینگ رہی ہو۔

مریض اس احساس کی وجہ سے ساری رات جاگ کر کاٹتا ہے کہ سارے جسم میں خون دوڑ رہا ہے۔ بیشتر شکائتیں رات کو سوتے وقت نمودار ہوتی ہیں۔ دہشت، وحشت، مریض موسمی تغیر و تبدل برداشت نہ کر سکے اور سردی سے از حد گھبرائے۔

الیومنا ALUMINA

یہ دوائی الیومن کے بعد بڑی خوبصورتی سے ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ الیومن میں یہ دوائی قدرتی طور پر بڑی مقدار میں موجود ہے اور بڑی حد تک اس پر منحصر کرتی ہے۔ یہ اس کے کام کرنے کا ابتدائی اڈا ہے۔

مجھے یکا یک چند باتیں بتانے کا خیال آیا ہے۔ جب آپ کے پاس کسی آکسائیڈ یا کاربونیٹ کی اہم علامتیں موجود ہیں اور ذہنی علامتیں بھی بہت اچھی ہوں تو آپ اس کے سہارے، اپنی سمجھ بوجھ سے کسی

دوسرے حمک کی تجویز کر سکتے ہیں مثلاً آپ کے پاس چند ایسی اہم علامتیں ہیں جو الیومن سے ہی تعلق رکھتی ہیں مالیومن کی ذہنی علامتیں ابھی تک قابل ذکر طور پر حاصل نہیں ہوئیں تاہم آپ کے پاس ایسی ذہنی علامتیں موجود ہیں جن کے سہارے آپ الیومن تجویز کر سکتے ہیں اور الیومن آکسائیڈ ہے۔ اگر مریض میں ذہنی علامتیں الیومنا کی ہوں اور جسمانی علامتیں الیومن کی ہوں تو آپ بنیادی طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ الیومن ہی فائدہ کرے گی۔ کیونکہ مذکورہ بالا دونوں دوائیوں میں الیومینم کافی مقدار میں موجود ہے۔

ہمیں الیومنا کی ذہنی علامتوں کا بخوبی پتہ ہے۔ اس کا خاص طور سے سوجھ بوجھ پر اثر پڑتا ہے۔ اس سے ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض اپنی سمجھ بوجھ سے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ وہ کوئی بات سمجھ نہیں سکتا۔ اس کے نزدیک حقیقت ایک افسانہ بن جاتا ہے۔ اس کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ حقیقت ہے یا نہیں۔ ''گائیڈنگ سمپ ٹمز'' نامی کتاب میں اسکی وضاحت نہیں ہوئی۔ ہاں'' کرانک ڈیزیز'' میں وضاحت ہوئی ہے اور حق تو یہ ہے کہ نہایت خوبصورتی سے وضاحت ہوئی ہے۔ وہاں لکھا ہے: وہ جب کچھ بولتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات کسی اور شخص نے کہی ہے۔ جب وہ کچھ دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ اسے کسی اور نے دیکھا ہے یا جیسے وہ اپنی شخصیت کو کسی دوسرے کی شکل میں تبدیل کر کے ہی سب کچھ سوچتا، دیکھتا، بولتا اور کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ مکمل ذہنی انتشار ہوتا ہے۔ الیومن اس انتشار کو دور کرتا ہے۔ مریض کو اپنی شخصیت پر بھی شبہ ہوتا ہے۔ اسے یقین ہی نہیں رہتا کہ میں کیا ہوں، کون ہوں۔ وہ سمجھتا ہے میں تو وہ نہیں ہوں، جو تھا، وہ کہنے اور بولنے میں غلطیاں کرتا ہے۔ ایسی باتیں بولتا ہے جو اس کا مطلب نہیں ہوتا۔ غلط الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ ذہنی انتشار اور کم سمجھی۔ اپنے ہی خیالات کو صحیح طور پر نہیں سمجھتا اور نہ ہی ان کا صحیح اظہار کر سکتا ہے۔

اس کے بعد وہ ایک اور نئے دور میں داخل ہوتا ہے۔ یعنی شتاب کاری آتی ہے اور یہ بھی انتہائی شکل میں۔ وہ کسی بھی تیز رفتاری کو کافی نہیں سمجھتا۔ وقت گزرنا پہاڑ بن جاتا ہے۔ اسے ہر کام میں سستی اور سست رفتاری نظر آتی ہے۔ کوئی بھی بات واضح طور پر سرانجام ہوتی نظر نہیں آتی۔ وہ شکی مزاج ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب وہ کوئی دھاردار آلہ یا خون دیکھتا ہے تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے اور وہ اس خیال کی وجہ سے کانپ اٹھتا ہے۔ جن اوزاروں کا استعمال قتل کے لئے ہو سکتا ہے، انہیں کو دیکھ کر اس کے دل میں اس قسم کا خیال پیدا ہوتا ہے اور وہ خودکشی کی بات سوچتا ہے۔

الیومنا کا مریض انتہائی غمگین ہوتا ہے اور متواتر غمگین رہتا ہے۔ ہر وقت آہیں بھرتا رہتا ہے اور کڑھتا رہتا ہے۔ فکر کرتا رہتا ہے، گہری تشویش میں رہتا ہے، دکھی رہتا ہے اور جلدی میں ہوتا ہے۔ اپنی موجودہ جگہ سے فوراً ہی ہٹ جانا چاہتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ یہ جگہ چھوڑ دینے سے آرام مل جائے گا۔ خوف زدہ طرح طرح کے قیاس، شیخ چلی، قیاسی اور بے بنیاد خوف، جب وہ اپنی ذہنی حالت پر توجہ دیتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں۔ وہ اپنی شتاب کاری اور دیوانگی پر غور کرتا ہے۔ وہ بمشکل اپنا نام بتا سکتا ہے۔ نہایت خوف زدہ اسے حیرانگی ہوتی ہے کہ میں کہیں پاگل تو نہ ہو جاؤں گا اور آخرکار اسے یہ یقین ہونے لگتا ہے کہ میں ضرور پاگل ہوں۔

بیشتر ذہنی علامتیں صبح کو سو کر اٹھنے پر نمودار ہوتی ہیں۔ صبح سو کر اٹھنے پر غمگینی اور اداسی کا زور حتیٰ کہ مریض رونے لگے۔ اس کی طبیعت بدلتی رہتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی ذہنی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ مطمئن نظر آنے لگتا ہے اور اس کے چند ہی منٹ بعد وہ پھر ڈرنے لگتا ہے اور غیر اطمینانی آ جاتی ہے۔ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ کوئی برائی ہونے والی ہے اور وہ فکر مند ہو جاتا ہے۔ مستقبل کے متعلق تشویش۔

اس دوائی کی دوسری اہم بات وہ طریقہ ہے جس سے ریڑھ کی وات ناڑیوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ رگیں جن پٹھوں تک پہنچتی ہیں، وہ کمزور ہوتے ہیں۔ سارے کا سارا جسم کمزور، نگلنے میں مشکل جیسے حلق پر لقوہ گر چکا ہے۔ بازو اوپر اٹھانے یا ان سے کام لینے میں دقت پڑتی ہے ادھر نگ، یا پیروں ہٹانے یا مقعد کا لقوہ۔ لقوے کی یہ حالت نیم لقوے سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی شروع میں عضو ماؤف اپنا کام پورا کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ یہ دقت بتدریج بڑھتی رہتی ہے اور آخرش : : پنا کام مکمل طور سے چھوڑ بیٹھتا ہے۔

اسے ہر بات میں سست رفتاری نظر آتی ہے۔ رگوں کی حرکت اس حد بگڑ جاتی ہے کہ مریض کے پاؤں میں سوئی چبھانے سے اسے پتہ ہی نہیں چلتا۔ اسے دوسری، تیسری یا پھر چوتھی سوئی کے لگنے کا احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کے سارے حواس بگڑ جاتے ہیں۔ بے حسی بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ کند ذہنی میں متواتر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دماغی سستی بڑھتی رہتی ہے۔ وہ ہر بات کو بہت دیر میں اور نہایت مشکل سے سمجھتا ہے۔

اس دوائی میں لقوہ کی یہ حالت عام ہے اور جسم کے مختلف اعضاء میں مختلف شکل میں نظر آتی ہے۔ مثلاً مثانہ میں اس کا اظہار اس شکل میں ہوتا ہے کہ مریض پیشاب کی حاجت رفع کرنے میں بڑی دیر لگاتا ہے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد پیشاب اترنا شروع ہوتا ہے۔ مریض زور نہیں لگا سکتا۔ پیشاب بڑی دیر میں اترنا شروع ہوتا ہے اور رفع حاجت میں بھی دیر لگتی ہے۔ اکثر اوقات محض بوند بوند ہی آتا ہے۔ اکثر رک جاتا ہے اور خود بخود بوند بوند کر کے گرتا رہتا ہے۔ مقعد میں بھی یہی سست رفتاری دکھائی دے گی۔ اس کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ معمولی دباؤ دینے کی اہلیت ختم ہو جاتی ہے اور یہ نااہلیت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مقعد فضلے سے بھرے رہنے کے باوجود بھی اسے باہر نہیں پھینک سکتی۔ خواہ وہ کتنا ہی نرم اور پتلا کیوں نہ ہو۔ لہٰذا قبض رہتا ہے۔ اکثر سدے بھی بن جاتے ہیں مگر ہم نے دیکھا ہے کہ یہ دوائی بہترین طور پر اسی حالت میں کام کرتی ہے۔ جب مقعد اپنے فعل کو سر انجام دینے میں نااہل ہو اور پاخانہ نرم ہو۔ اگر ذہنی علامتیں بھی موجود ہوں، جن پر میں پہلے بحث کر چکا ہوں اور پاخانہ میں لمبے لمبے سدے خارج ہوں تو الیومنا فائدہ کرے گا۔ رفع حاجت کے وقت مریض کو اس قدر زور لگانا پڑتا ہے کہ وہ اس تکلیف کو یوں بیان کرے گا۔ "پاخانہ میں بیٹھ کر بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ کئی دن بعد حاجت ہوئی تھی اور اندر فضلہ بھرا پڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پاخانہ آئے گا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اندر پاخانہ بھرا ہوا ہے تو بھی بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ آخر زور لگانا پڑتا ہے حتیٰ کہ پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھول جاتا ہے۔ اگر وہاں جھولنے کی جگہ ہو۔ مریضہ سمجھتی ہے کہ میں دردِ زہ میں مبتلا ہوں۔ آخر اتنی کوشش کے بعد پتلا مگر تھوڑا .نانا آتا ہے۔ پھر بھی حاجت قائم رہتی ہے۔

بلاشبہ یہ دباؤ چند دیگر دواؤں میں بھی ملتا ہے۔ مگر ان کی اپنی خصوصیتیں ہیں۔ مثال کے طور پر آپ ایک ایسے شخص کو لیں جو رات کو جاگ نہ سکے۔ وہ کہے گا میں رات کو ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکتا اور سو جانا پڑتا ہے۔ جب بھی مرضی ہو، نیند آ جاتی ہے۔ منہ دن رات خشک رہتا ہے۔ زبان حلق کی چھت سے چپک جاتی ہے۔ جب وہ پاخانے کی حالت بیان کرے اور بتائے کہ پتلا پاخانہ خارج کرنے میں بھی بہت زور لگانا پڑتا ہے تو آپ کو دوائی منتخب کرنے کے لئے مزید غور نہ کرنا پڑے گا۔ مریض نے اب تک آپ کو جو کچھ بتایا ہے اگر وہ اس میں یہ بھی اضافہ کر دے کہ اسے غشی کے دورے آتے ہیں۔ خصوصاً جب کچھ دیر کھڑا رہے۔ بند کمرے میں طبیعت بگڑتی ہے اور ٹھنڈی ہوا میں تمام شکائتیں اور تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ نکس موسکاٹا کا مریض ہے۔ اب آپ سمجھیں گے کہ دوائیں کتنی آسانی سے بولتی ہیں۔ وہ اپنی کہانی خود بیان کرتی ہیں۔ فرض کیجئے کوئی مریضہ آپ کے پاس آ کر کہتی ہے۔ مجھے کثرت حیض کی تکلیف ہے۔ خون ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے، چہرہ پیلا اور بدن کمزور، پیٹ میں اپھارہ ہے، کھجلی ہوتی ہے، ہوا خارج ہوتی ہے، وقت بڑی مشکل سے گزرتا ہے اور پتلا پاخانہ خارج کرنے میں بھی بہت زور لگانا پڑتا ہے اور بہت دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے تو آپ چائنا ہی دیں گے۔ دوائی کو خود بخود بولنے کا موقعہ دیجئے۔ ان کی وحدت ثابت ہو جائے گی۔ میں نے یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ آپ یہ سمجھ لیں کہ دوائی کا چناؤ محض معالج کی سستی اور نااہلیت پر ہی منحصر نہیں ہے۔ آپ ہر مریض کی علامتوں پر جداگانہ اور آزادانہ طور پر غور کریں۔ یہ ایک ایسا مسلمہ اصول ہے جس کی ہرگز ہرگز خلاف ورزی نہ ہونی چاہیے۔ ایک خاص علامت کے لئے آپ کے پاس خواہ 20 دوائیاں ہوں لیکن اگر آپ کے پاس حقیقی اور طے شدہ علامتیں ہیں، اس کی تعداد خواہ چند ہی کیوں نہ ہو اور جب آپ یہ سمجھ لیں کہ مریض اس مخصوص انداز میں کام کرتا ہے اور مرض اس طرح مریض پر بحیثیت مجموعی اثر ڈالتا ہے۔ تب ہی آپ مریض کی شخصیت قائم کر سکتے ہیں اور یہ شخصیت قائم کئے بغیر آپ اس کے لئے صحیح دوائی تجویز نہیں کر سکتے۔ آپ نے ایلومنا، نکس موسکاٹا اور چائنا کے مریض دیکھے ہیں۔ معالج کا سب سے بڑا اور واحد فرض مریض کا علاج کرنا ہے، مرض کا نہیں۔ اسے اس کے لئے مریض کا بغور و بخوبی مطالعہ کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ پوری بیماری سمجھ میں آ جائے۔

اس دوائی میں سر چکرانے کی علامت بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ مریض کانپتا ہے، لڑکھڑاتا ہے۔ "ہر چیز اس کے چاروں طرف متواتر چکر کاٹتی ہے۔" یہ تھکے ماندے بوڑھوں اور ان لوگوں کے چکر کے مشابہ ہے جن کی صحت اب بیماری سے تباہ ہو چکی ہے۔ اور جنہیں بڑھاپے نے بے جان بنا دیا ہے۔ ان کی خاص دوائی ہے۔ چکر جو آنکھیں بند کرنے پر آئے۔ جیسا کہ ریڑھ کی تکلیف میں ہوا کرتا ہے۔ ایلومنا میں گھٹنوں کا ایسا ورم بھی پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض چل پھر نہیں سکتا۔ پیر کے تلووں میں بے حسی پیدا کرتا ہے۔ آنکھ بند کرنے پر سر میں چکر آتا ہے، لڑکھڑاہٹ پیدا کرتا ہے اور اعضاء کے تعاون کی صلاحیت میں خلل پیدا کرتا ہے۔ یہی بات گھٹنوں کی تکلیف کے ابتدائی مرحلے کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ ایلومنا جسمانی فعل کو درست بنا کر بیماری کو مٹا دیتا ہے۔ ایلومینم میٹلیکم کی مدد سے میں نے پرانے اور مایوس مریضوں کے ایسے درد دور کئے ہیں جن میں بجلی کے سے جھٹکے آتے تھے۔ اس سے رگوں کی غیر ارادی حرکت میں

حیرت انگیز اصلاح ہوئی اور مریض کی عام حالت میں بہتری وساوحار نظر آیا۔

بیشتر تکلیفیں صبح کو جاگنے پر بڑھتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا صبح سو کر اٹھنے پر پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترتا ہے۔ مگر جب مریض چلنا پھرنا شروع کر دے اور اس کا بدن قدرے گرم ہو جائے تو یہ تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ اس کے اعضا صبح کے وقت زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ صبح کے وقت کند ذہنی کا بھی زور رہتا ہے۔ وہ جب جاگتا ہے تو ذہنی انتشار کا زور ہوتا ہے اور وہ حیران ہو کر سوچتا ہے کہ میں کہاں ہوں۔ آپ خاص کر بچوں میں دیکھیں گے کہ وہ صبح سو کر اٹھتے ہیں تو حواس باختہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ کے ایلومنا، ڈسکولس اور لائیکوپوڈیم میں ملتا ہے۔ اسے یہ سمجھنے کے لئے اپنے دماغ پر زور ڈالنا پڑتا ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے وہ حقیقت ہے۔ کیا میں گھر میں ہوں یا دوسری جگہ۔ وہ گردوپیش کی چیزوں کو دیکھ کر حیران ہوتا ہے اور انہیں ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کئی طرح کے سر درد ہوتے ہیں جن کے ساتھ متلی اور قے کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ جونہی سردی لگی سر درد آ جاتا ہے۔ ایلومنا کا مریض اکثر ہمیشہ ہی بلغمی جھلیوں کی خشکی کا شکار رہتا ہے۔ ناک خشک جیسے بند ہو۔ خصوصاً ایک نتھنا اس میں بھی عموماً بائیں ناک میں جیسے چھڑیاں بھری ہوئی ہیں۔ بلغمی جھلیاں خشک، یا کھرنڈ آئیں۔ پرانا نزلہ، ناک کے اندر چوہے (کھرنڈ) ساری ناک میں بڑے بڑے سبز رنگ کے بدبودار کھرنڈ (چوہے) اب سر درد کی بات بھی سنیئے۔ ہر بار زکام ہونے سے ناک میں گاڑھا زرد مواد خشک ہو جاتا ہے اور پانی سی پتلی رطوبت گرتی ہے۔ آنکھوں کے اوپر ہڈی میں درد ہوتا ہے جو سر کے پار ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی و قے ہوتی ہے۔ جب مریض پرانے نزلے کے سر درد کی شکایت کرے تو اس کا مطلب انہیں تکلیفوں سے ہوتا ہے۔ یہ سر درد لیٹ جانے سے گھٹ جاتا ہے۔ اکثر ہمیشہ ہی سر درد ہوتا رہتا ہے یا کبھی کبھی ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ایلومنا کا مریض داد، کھاج اور خارش وغیرہ کے زہر سے متاثر رہتا ہے، بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی صحت تباہ ہو چکی ہوتی ہے۔ لاغر بدن، خنازیری اور اس میں تپ دق کا مریض بن جانے کا رجحان ہو، یا بار بار نزلہ زکام ہوتا ہو۔

نزلے زکام کا رجحان اس کی خاص علامت ہے۔ ان تمام مقاموں پر نزلہ کی شکایت پائی جاتی ہے۔ جہاں کہیں رطوبتی جھلیاں موجود ہوتی ہیں۔ ایلومنا جلد اور رطوبتی جھلیوں پر وسیع اثر کرتا ہے۔ بیرونی اور اندرونی اور جسم کی سطح پر اس کا گہرا اثر پایا جاتا ہے۔ مریض ہمیشہ ہی تھوکتا رہتا ہے۔ ہمیشہ ناک صاف کرتا رہتا ہے اور آنکھوں سے مواد خارج ہوا کرتا ہے۔ اس نزلے سے بینائی پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً دھندلا دکھائی دے۔ دھند، جالا، غبار جیسے آنکھ کے آگے کہرا چھایا ہوا ہے، پردہ پڑا ہے۔ آنکھ کے پٹھوں، آنکھ کے گولے کے پٹھوں اور پلکوں کے پٹھوں کی تکلیف، بینائی کمزور اور بدلتی رہے۔ لقوے جیسی کمزوری جو اس دوائی میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے، بعض پٹھوں میں ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کے چشمہ کا نمبر نہایت دقت سے ملتا ہے۔ آنکھ کے پٹھوں کے فعل میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے۔

نزلہ کا اثر ناک کے پچھلے حصہ تک پہنچتا ہے۔ ناک کا پچھلا حصہ سخت بلغم سے بھر جاتا ہے۔ اگر آپ مریض کا گلا بغور دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سارے کے سارے گلے میں زخم پڑ گئے ہیں، گلا پک گیا

ہے، متورم ہے، پھولا ہوا ہے۔ حلق کے غدود خشک ہیں ان میں پرانی ذکاوت حس اور دکھن موجود ہے۔ کھانا نگلنے پر ڈنک لگنے کا سا درد اور گلے میں یہ احساس جیسے اس میں بے شمار چھوٹی چھوٹی گٹھیاں بھری پڑی ہیں خصوصاً ایک ہی مدت کے آرام کے بعد۔ مگر گلے کو تر کرنے اور نگلنے سے آرام ملتا ہے۔ رات کو ہوا میں لمحہ بھر خاموشی سے آرام کرنے پر، گلے میں ریشہ دار رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ یہ شکایت حنجرہ تک پہنچتی ہے۔ حنجرہ اور چھاتی میں دکھن ہوتی ہے۔ خشک کھانسی جس میں یہ احساس ہو کہ جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ نزلہ کا اثر خوراک کی نالی کے ابتدائی حصہ پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ ذکی الحس بھی ہو جاتی ہے۔ مریض یہ مشکل نگل سکتا ہے۔ جو کچھ نگلے وہ بڑی کوشش سے نیچے اترتا ہے اور گولہ سا بندھا ہوا نیچے چلا جاتا ہے۔ دکھن ہوتی ہے، کمزوری آتی ہے۔ لہٰذا نگلنے میں دقت پڑتی ہے۔ اس دقت کی وجہ سے مریض کو خیال آتا ہے کہ اسے نگلنے کے لئے زور لگانا چاہیے اور جب کھائی ہوئی چیز نیچے اترتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ نالی بڑی ذکی الحس ہے۔ اس دوائی میں معدہ کا نزلہ بھی آتا ہے۔

انتڑیوں اور مقعد کا نزلہ بھی پایا جاتا ہے۔ انتڑیوں میں پتلا پاخانہ ہونے کے باوجود بھی اسے خارج کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ مثانہ گردہ اور پیشاب کی نالی کا نزلہ اور پرانا سوزاک اس میں پایا جاتا ہے۔ پرانے سوزاک میں پیپ گرتی ہے۔ اکثر اوقات پیپ نہیں ہوتی بلکہ مہینوں تک رطوبت گرتی رہتی ہے۔ اور جیسا کہ سوزاک کی ایسی پرانی حالتوں میں ہوا کرتا ہے۔ رطوبت ہلکے دودھیا سفید رنگ کی ہونے کی بجائے زرد ہوتی ہے اور اس کے اخراج میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ رحم کی حالت میں یہی ہوتا ہے۔ رحم سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ گاڑھی زردی مائل سفید ہوتی ہے اور بعض اوقات جلن پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ اس طرح مذکورہ بالا بناوٹ میں اس دوائی کے ماتحت نزلے کی شکایت جامع طور پر پائی جاتی ہے۔

جب ہم جلد کی علامتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں وہاں بھی ایسی ہی حالت نظر آتی ہے۔ مریض کو طرح طرح کے دانے نکلتے ہیں۔ جلد مرجھا جاتی ہے، خشک ہو جاتی ہے۔ اس پر دانے نکلنے لگتے ہیں، جلد موٹی ہو جاتی ہے، اس پر سختی آ جاتی ہے، زخم پڑ جاتے ہیں، پھٹ جاتی ہے اور خون جانے لگتا ہے۔ ان پھنسیوں میں بستر کی حرارت سے شدید خارش ہوتی ہے۔ جلد پر سخت خارش ہوتی ہے۔ خواہ دانے ہی ہوں۔ خصوصاً جب بدن بستر میں گرم ہو جائے۔ مریض کھجلاتا ہے حتیٰ کہ خون نکلنے لگتا ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کو کس قسم کے دانوں پر توجہ دینی ہوگی۔ کوئی مریض آپ کے پاس آتا ہے۔ اس کا بدن سکریوں (کھرنڈ) سے بھرا ہوا ہے اور وہ کہتا ہے "جب رات کو بدن گرم ہوتا ہے تو میں کھجلاتا ہوں اور کھجلاتے کھجلاتے خون نکل آتا ہے۔ اب الیوسنا کی حالت میں یہ معلوم کرنا نہایت اہم ہے کہ آیا یہ کھرنڈ کھجلانے سے بنے یا جب دانے نکلے تب بھی ان میں خارش ہوتی تھی۔ کیونکہ الیوسنا کی حالت میں ابتداء میں دانے نہیں ہوتے۔ مریض کھجلاتا ہے اس سے وہاں رگڑ لگتی ہے۔ خارش آتی ہے اور اس پر کھرنڈ جم جاتی ہے۔ آپ کو اس حالت میں دانوں کے لئے نہیں بلکہ اس خارش کے لئے دوائی تجویز کرنا ہوگی جو بغیر دانوں کے نمودار ہوئی۔ میزیریم، آرسینکم، ڈولکس اور الیوسنا میں جلد پر خارش ہوتی ہے اور کھجلاتے

کھجلاتے خون نکل آتا ہے، تب اسے تسکین ملتی ہے۔ بلاشک اب پھنسیاں بن جاتی ہیں اور ان کے اوپر کھرنڈ جم جاتے ہیں جونہی یہ زخم مندمل ہوتے ہیں، خارش بھی ہونے لگتی ہے۔ اس خارش سے صرف اسی حالت میں چھٹکارہ ملتا ہے جبکہ خون جاری ہو جائے۔ خون جاری ہونے اور جلد کے تر ہو جانے سے خارش مٹ جاتی ہے۔ بعض کتابوں میں دانوں کے ساتھ خارش اور دانوں کے بغیر خارش میں کوئی امتیاز نہیں کیا گیا۔ لہٰذا عام طور سے نوجوان ڈاکٹر یہی سوچتے ہیں کہ جلد کی خارش کے ساتھ دانے ضرور ہونے چاہئیں اور یہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں کہ دانے بھی کس قسم کے ہوں۔ جلد موٹی ہوتی جاتی ہے، سخت ہو جاتی ہے اور اس پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ زخم کے نیچے بھی سختی ہوتی ہے۔ بلغمی جھلیوں اور جلد کا فعل سست پڑ جاتا ہے اور اس کے ساتھ سختی کا رجحان موجود ہوتا ہے۔ بلغمی جھلیوں کی سختی سب جگہ پائی جاتی ہے۔ موٹا ہو جانے کے بعد زخم پڑ جاتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد ان زخموں کی تہہ میں بھی سختی آجاتی ہے۔ جلد کی حالت میں بھی یہی ہوتا ہے۔ خشکی اور جلن ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور تمام بلغمی جھلیوں و جلد کے بارے میں یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

پرانے نکرے۔ اگر آپ پپوٹا الٹیں تو آپ دیکھیں گے کہ بلغمی جھلیاں موٹی ہو گئی ہیں۔ بعض اوقات یہ موٹائی اس قدر ہو جاتی ہے کہ پپوٹے میں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ "پلکیں جھڑ جاتی ہیں" یہ بھی عام حالت کے مطابق ہی ہے۔ سارے جسم سے ہی بال جھڑنے لگتے ہیں۔ بال والے اعضاء ہتھیلی کی طرح صفاچٹ ہو جاتے ہیں۔ سر کے بال بکثرت گرتے ہیں۔ کانوں میں طرح طرح کی آوازیں آیا کرتی ہیں۔ بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ سنائی کم دینے لگتا ہے۔ کان سے پیپ سی آنے لگتی ہے۔

"ناک کی نوک" بھی پھٹ جاتی ہے اور یہ بھی اس کی علامتوں کے مطابق ہی ہے۔ جگہ جگہ سختی، پھوڑا بن جاتا ہے۔ یہ اکثر انہی اشخاص کو ہوتی ہے جن کو سوجن ہو اور دانے نکلتے ہیں۔ الیومنا اور الیومن بھی آرسینکم، گریفائٹس، سلفر اور کونیم کی طرح ایسی دوائیاں ہیں جن کا اس قسم کی تکلیف سے تعلق ہے۔ ان میں سے چند ایک نے جب زخم بن گئے تو شاندار کام کیا ہے۔ چہرے اور دوسرے اعضاء کی جلد پر سرسراہٹ ہوتی ہے جیسے کہ کچھ رینگ رہا ہو، خارش ہو، خصوصاً جب بدن گرم ہو جائے۔ تناؤ کا احساس، چہرے اور جسم کے ان دیگر اعضاء پر جہاں کپڑا نہیں ہوتا ایک خاص قسم کا احساس ہوتا ہے جیسے وہاں چہرے پر انڈے کی سفیدی خشک ہو گئی ہے یا وہاں خشک خون لگا ہوا ہے یا چہرے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے۔ اگر آپ کبھی کسی ایسی جگہ گئے ہوں جہاں مکڑی کے جالے تنے ہوئے ہوں اور کوئی مکڑی آپ کے چہرے پر بھی جالا تن گئی ہو تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس سے کس قسم کا عجیب و غریب احساس ہوتا ہے۔ آپ اس جالے کو جب تک ہاتھ سے نہ ہٹائیں، آپ اسے الگ نہیں کر سکتے۔ اس قسم کا احساس خاص طور پر الیومنا، بریٹا کارب اور بوریکس میں ہی پایا جاتا ہے۔ جلد پر جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ کوئی چیز آہستہ آہستہ چل رہی ہو۔

چہرے کی خارش، یہ تکلیف اس قدر پریشان کرتی ہے کہ مریض سارا دن بیٹھا چہرے کو رگڑتا رہتا ہے۔ آپ خیال کریں گے کہ وہ گھبرایا ہوا ہے۔ اس کے چہرے پر ایسے آثار بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ بیٹھا رہتا ہے اور ہاتھوں کی پشت کو رگڑتا رہتا ہے۔ اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ آیا وہ ایسا اس لئے کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ آرام سے نہیں رہ سکتے یا خارش کی وجہ سے۔ چونکہ چہرے پر خارش ہوتی ہے اس لئے وہ بار بار ہاتھ سے وہاں رگڑتا

ہے، جیسے کچھ چیز صاف کرنا چاہتا ہو۔
غالباً میں نے ابھی گلے کے بارے میں اتنا نہیں کہا جتنا کہ کہنا چاہیے تھا۔ "حلق میں زخم جن سے زردی مائل بھوری، بدبودار پیپ نکلے" یہ ممکن ہے کہ مریض کو خراش گلو کی پرانی تکلیف ہو۔ الیومنا میں یہی بات پائی جاتی ہے۔ اس میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ تکلیف بلغمی جھلیوں کو اپنا مرکز بناتی ہے۔ آپ الیومنا کے مریض میں یہ بات پائیں گے کہ اس کی ساری بلغمی جھلیوں سے خون خارج ہوا کرتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ناک بند ہو جاتی ہے۔ اسے بار بار اور شدت سے زکام کے دورے ہوتے ہیں۔ گلے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جسم کے تمام خارجی راستوں سے رطوبت گرتی ہے۔ یہ ایسی دوائی نہیں ہے جس کو آپ ایسے نزلے میں دے سکیں جو گلے کو اپنا مرکز بناتا ہو۔ یہ حال کی خراش گلو میں بھی کام نہیں دیتا۔ یہ بہت گہرائی تک کام کرنے والی اور داد، کھاج، خارش وغیرہ کو دور کرنے والی دوائی ہے۔ اس کا اثر مہینوں تک جاری رہتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ فائدہ زکام میں ہے۔ اس شکایت میں یہ سلیشیا، گریفائیٹس اور سلفر کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ رگ وریشوں کی تبدیلی میں بھی کام کرتی ہے اور بہت آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی ہے۔ کیونکہ اس کا فعل بہت سست ہے، جب داد کھاج خارش وغیرہ (سورا) کے زہر سے متاثر مریض اس دوائی کے استعمال سے خود کو بہتر محسوس کرنے لگے تو سمجھ لیجئے کہ ابھی اسے مکمل صحت حاصل کرنے میں کئی مہینے لگیں گے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میری طبیعت اب اچھی ہے۔ مگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میری ساری شکائتیں جوں کی توں موجود ہیں۔ میں اب اچھی طرح کھا سکتا ہوں اور اچھی طرح سوتا ہوں۔ اس حالت میں دوائی بدلنا بعید از عقل مندی ہے۔ نزلے اور کمر درد وغیرہ جن شکائتوں کے لئے آپ اس دوائی کا استعمال کرائیں ان میں آپ فوری آرام کی امید نہ رکھیں۔ اگر کئی ہفتہ کے بعد بھی آپ کو بہتر نتیجہ حاصل ہو جائے تو آپ کو مطمئن ہو جانا چاہیے۔ آپ لقوے جیسی اس کمزوری میں بھی یہی بات پائیں گے جو پلمبم سے پیدا ہوئی ہو۔ ایک اور نئی دوائی استعمال میں آرہی ہے۔ وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور اس دوائی سے گہری مشابہت رکھتی ہے۔ اس کا نام کوراری ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس کے مزید تجربے کیے جائیں۔ اس میں الیومنا اور پلمبم جیسی بہت سی علامتیں ملتی ہیں۔ خاص کر پیانو بجانے والوں کے ہاتھ اور انگلیوں کی کمزوری۔ جس شخص کو دیر تک پیانو بجانے کی عادت رہی ہے وہ شکایت کرتا ہے کہ کچھ دیر بعد میری انگلیاں سست پڑ جاتی ہیں۔ کمزوری کا خاص مرکز انگلیوں کا وہ حصہ ہوتا ہے جس کی مدد سے انگلیاں پھیلتی ہیں۔ انگلیاں اٹھانے کی صلاحیت مٹ جاتی ہے۔ اوپر اٹھانے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ کوراری بڑی حد تک اس پر قابو پا لیتا ہے اور انگلیوں کی بوجھ اٹھانے کی قوت میں بھاری اضافہ کرتا ہے۔ مگر یہ دوائی بھی اس قسم کی کمزوری میں نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ کوراری کا حلقہ اثر انگلیوں کی لچک کی نسبت اس قوت پر ہوتا ہے جس کی مدد سے وہ پھیلتی ہیں۔
یہ دوائی بھی ان چند دوائیوں میں سے ایک ہے جن کی تکلیف نشاستہ خصوصاً آلو کا نشاستہ کھانے سے بڑھتی ہے۔ آلو کھانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس میں بدہضمی پائی جاتی ہے۔ دست پائے جاتے ہیں اور اپھارہ ہوتا ہے۔ آلو کھانے سے کھانسی کی تکلیف بڑھتی ہے۔ نمک، شراب، سرکہ، لال مرچ اور شراب جیسی نشہ لانے والی چیزوں سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ الیومنا ریڑھ کی دوائی ہے اور شراب سے تکلیف بڑھنا

ریڑھ کی دوسری دوائیوں کے خاصہ کے مطابق ہے۔ آپ کو زخم میں بھی یہ بات ملے گی۔ زخم کا مریض شراب نہیں پی سکتا کیونکہ اس کی تمام شکایتوں میں اس سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی اس قدر ذکی الحس ہے کہ اس کا مریض شراب کے چند گھونٹ بھی نہیں پی سکتا۔ لہٰذا اسے مجبور ہو کر شراب چھوڑ دینی پڑتی ہے۔ اسے اس سے نہ صرف نشہ ہی ہوتا ہے بلکہ اس کی تکلیف بھی بڑھ جاتی ہے۔

ہاضمہ کی بات تو اس دوائی میں قطعاً آتی ہی نہیں۔ اس کے مریض کو معدے کے نزلے کی شکایت ہوتی ہے۔ معدہ میں زخم پڑ جاتے ہیں اور سادہ سے سادہ خوراک سے بھی اسے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ ترش اور تلخ ڈکاریں آتی ہیں، خوراک، رطوبت یا پت کی قے ہوتی ہے۔ متلی، چکر، کلیجہ میں جلن اور پیٹ میں بھاری اپھارہ تے میں رطوبت یا پانی ہی نکلتا ہے۔ پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ جگر تکلیف کا مرکز بن جاتا ہے۔ دونوں پہلوؤں میں خصوصاً بائیں پہلو میں سخت اپھارہ ہوا کرتا ہے۔

الیومن کا ذکر کرتے ہوئے میں نے خاص طور سے کہا تھا کہ یہ سیسہ کے زہریلے اثرات کو دور کرتا ہے۔ یہ دوائی بھی سیسہ کے زہریلے اثر کو دور کرتی ہے اور جسم میں اس زہر کے اثر کو قبول کرنے کے رجحان کو ختم کر دیتی ہے۔ سیسہ کا کام کرنے والوں اور پینٹروں کے درد قولنج اور لقوہ میں نہایت مفید ہے جو کاریگر سیسے کے زہریلے اثرات سمیت جلد متاثر ہوتے ہوں حتیٰ کہ سر دھونے کی ایسی دوائیوں کے استعمال سے بھی جن میں سیسہ پڑا ہو جن کو تکلیف ہو جاتی ہو۔ ان کے لیے بھی یہ نہایت مفید ہے۔ بہت برس نہیں ہوئے کہ عورتیں سفید پانی کی شکایت کے لیے ایسی ٹیٹ آف لیڈ کا استعمال کیا کرتی تھیں۔ مگر تجربے سے یہ ثابت ہوا کہ بہت سی عورتیں اسے برداشت نہیں کر سکتیں لہٰذا استعمال بند ہو گیا۔ الیومنا ان تمام شکایتوں کا بہترین تریاق ہے جو اس طرح کی ذکی الحسی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں۔

پاخانے اور مقعد کے بیان میں اس دوائی میں عام باتیں اس قدر ہیں کہ ان میں کوئی قابل ذکر خوبی نہیں ہے۔ تاہم چند باتیں ضرور اہم ہیں۔ آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ اس میں بھگندر ضرور ہوتا ہوگا۔ ایسا قیاس کرنا قدرتی ہے کیونکہ ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس دوائی کے مریض کے جسم کا رگس قسم کے رگ وریشہ اور بلغمی جھلیاں تیار کیا کرتا ہے۔ اسے قبض کی عام شکایت رہتی ہے۔ اسے رفع حاجت کے وقت بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ بلغمی جھلیاں سوئی ہو جاتی ہیں۔ متورم ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا جگہ پھٹ جاتی ہے جب آپ ایسی کوئی دوائی دیکھیں جس میں اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہو تو وہ بھگندر میں مفید ثابت ہوگی۔ آپ کو یہ دیکھنے کے لیے انتظار نہیں کرنا پڑے گا کہ یہ دوائی بھگندر میں آرام کرتی ہے یا نہیں۔ آپ کو یہ دیکھنے کے لیے اس دوائی نے بھگندر میں کیا فائدہ کیا ہے اپنی "ریپرٹری" دیکھنی نہ پڑے گی۔

ایسی دوائیوں کے متعلق عام واقفیت کے سہارے آپ یہ دیکھیں گے کہ اسے اس قسم کے مریض کو تندرست کر ہی دینا چاہیے کیونکہ یہ بلغمی جھلیوں اور جلد پر اسی قسم کا اثر پیدا کرتی ہے جیسا کہ کسی کو قدرتی طور پر بھگندر رہا ہو۔ جلد سخت ہو جاتی ہے۔ اس پر زخم بن جاتے ہیں اور اپنا قدرتی فعل سرانجام دینے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ گندی ہو جاتی ہے قبض رہنے لگتی ہے۔ اس طرح اس دوائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو حیرانی نہ ہوگی۔ اگر اس سے بھگندر دور ہو جاتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی آپ یہ بھی غور کریں کہ وہ کون کون سی

دوائیاں ہیں جو اس قسم کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ اور وہ کون سی دوائیاں ہیں جو بھگندر میں صحت لاتی ہیں۔ اگر آپ نائٹرک ایسڈ، کاسٹیکم اور گریفائیٹس پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان سے اس تکلیف میں حیران کن فائدہ ہوتا ہے۔ میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ دیکھیں کہ یہ بذات خود انسان پر کیا اثر کرتا ہے اور اس کے اعضاء اور رگ و پٹھوں پر کیا۔

بار بار بوند بوند پیشاب آئے، پاخانے کی حاجت رفع کرنے کے لیے جب مریض زور لگائے تو پیشاب خارج ہوتا ہے۔ یا اس طرح زور لگائے بغیر پیشاب خارج نہیں ہوتا۔" یہ نہایت اہم اور قابل ذکر علامت ہے۔ یہ عجیب علامت ہے اور اس کو خاص طور سے اول درجہ کی علامت قرار دیا جا سکتا ہے۔ پاخانے کے وقت مریض کو زور لگانا پڑتا ہے تاکہ مثانہ خالی ہو جائے۔ پیشاب جلن دار اور (کاٹتا ہوا) مثانہ اور اعضاء تناسل میں کمزوری کا احساس۔ پیشاب کی نالی سے بلغی اور زرد رنگ کی پیپ خارج ہو اور وہاں سوجن آ جائے جلن کے ساتھ پیشاب آئے۔"

مردانہ عضو مخصوص میں کمزوری، نامردی اور احتلام (سوپن دوش) پایا جاتا ہے۔ یہ دوائی اسی حالت میں خاص طور سے مفید ثابت ہوئی ہے جبکہ عضو کثرت مباشرت سے سکڑ گیا ہو۔ پروسٹیٹ غدود متورم ہو جاتے ہیں اور بڑھ جاتے ہیں۔ ان غدود میں کئی طرح کی تکلیف نمودار ہوتی ہے۔ جنگاسے جیسے بھرے ہوئے ہیں۔ مباشرت کے بعد پروسٹیٹ غدود میں ناخوشگوار اور تکلیف دہ احساس۔ اخراج منی کے بعد یا دوران میں تکلیف بڑھے۔ خواہش نفسانی گھٹ جاتی ہے یا مٹ جاتی ہے۔ اعضائے تناسل کی کمزوری، لقوے جیسی کمزوری جو اس دوائی کی خاص علامت ہے۔ بمشکل خارج ہونے والے پاخانے کے وقت پروسٹیٹ غدود کی رطوبت کا اخراج۔ رات کو تکلیف دہ ایستادگی۔

عورتوں کو بھی ایسی بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں جنہیں یہ دوا دور کرتی ہے۔ مگر یہ تکلیفیں عموماً نزلے کی ہوتی ہیں مثلاً سفید پانی بکثرت جلن پیدا کرنے والا ہو جس کی وجہ سے جلد پر خراش آ جائے۔ زرد لیکوریا، لیکوریا (سفید پانی) اس کثرت سے ہوتا ہے کہ رطوبت بہہ کر رانوں تک پہنچ جاتی ہے اور جہاں جہاں سے گزرتی ہے اس جگہ کو سرخ بنا دیتی ہے۔ وہاں ورم آ جاتا ہے، تمام اعضاء میں سخت کمزوری آ جاتی ہے۔ ان میں کھنچاؤ ہوتا ہے۔ بوجھ کا احساس۔ پیڑو کی خلا میں بھاری پن کا احساس۔ اخراج عموماً گاڑھا اور زرد ہوتا ہے۔ مگر وہ چپچپے، ریشہ دار، انڈے کی سفیدی جیسے مقدار میں زیادہ اور جلن پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ رطوبت صاف شفاف، جلن پیدا کرنے والی، مقدار میں زیادہ، لیکوریا، رطوبت بہتے بہتے ایڑی تک پہنچ جاتی ہے۔ رطوبت دن میں زیادہ گرتی ہے۔ کیونکہ حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ مگر یہ بات بہت اہم نہیں ہے، عام ہے۔ یہ لیکوریا ایک حیض ختم ہو جانے کے بعد سے لے کر دوسرا حیض شروع ہونے تک جاری رہتا ہے۔ مریضہ کے سارے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں جیسے سارے بدن میں ہی جان نہ رہی ہو۔ یہ ان عورتوں کے لیے از حد مفید ہے۔ جن کا حیض اب بند ہونے کا وقت قریب ہے اور جن عورتوں کی عمر چالیس برس کے لگ بھگ ہو چکی ہو۔ ایام حیض میں سخت کمزوری آتی ہے۔ رطوبت کم ہوتی ہے تو بھی کمزوری بہت ہوتی ہے۔ تکلیف نہایت خوفناک ہوتی ہے اور مریضہ کی حالت ایام حیض میں بہت

خراب ہو جاتی ہے۔ حیض کے بعد ذہنی اور جسمانی طور پر انتہائی کمزوری آئے۔ الیومنا کی نا قابل فراموش علامت ہے۔ یہ ان عورتوں کی خاص دوائی ہے جو سوزاک کی مریضہ ہوں اور سوزاک کا علاج ایسی دوائیوں سے ہوا ہو جن سے صرف عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ اسے اس بیماری سے صرف جزوی طور پر صحت ملی ہو مگر بیماری جڑ سے نہ گئی ہو اور بار بار نمودار ہوتی رہی ہو۔ جب رطوبت بار بار نمودار ہوتی ہو اور عارضی طور پر صحت ہوئی ہو تو پلساٹیلا کام کرے گا۔ تھوجا بھی مفید ہو سکتا ہے۔ صرف اس لیے کہ مرض سوزاک ہے۔ اس لیے نہیں کہ مریض عورت ہے۔ مریض تھکا ماندہ ہوتا ہے اور جب آپ دیکھیں کہ مریض کے تمام اعضاء اپنا قدرتی فعل چھوڑ چکے ہیں اور رطوبتیں جن کو عارضی طور پر آرام آ رہا ہو۔ جب بار بار نمودار ہوتی ہوں تو آپ اس دوائی پر غور کریں، مریض خواہ مرد ہو یا عورت۔

مرد کو جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس میں درد نہیں ہوتا۔ سوزاک کی رطوبت مدت تک جاری رہی ہو۔ کبھی جاری ہو گئی اور کبھی بند ہو گئی، اب چند قطرے گرتے ہیں اور وہ بھی بلا تکلف۔ اس دوائی سے اس طرح کے بہت سے پرانے مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔ پرانا نزلہ۔ سارے جسم کی رطوبتی جھلیاں کمزور اور متورم ہو جاتی ہیں۔

ایک حاملہ کو یہ تکلیف ہے۔ ایسی عورت کو جس کو قدرتی طور پر قبض کی شکایت نہ ہوتی ہو۔ حمل کے دنوں میں قبض کی تکلیف ہو جاتی ہے اور اس میں الیومنا کی ساری اہم علامتیں موجود ہیں۔ مثلاً مقعد کی کمزوری اور سستی۔ فضلہ باہر نکالنے کی اہلیت مفقود، بہت دیر تک پاخانے میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس کے بچے کو بھی اسی طرح کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ وہ بھی پاخانہ کرنے کے لیے بہت دیر بیٹھا رہتا ہے آپ دیکھیں گے کہ نوزائیدہ یا چند ماہ کے بچے کو بھی الیومنا کی ضرورت ہے۔ یہ شیر خوار بچوں کی قبض کی بھی نہایت اکسیر دوائی ہے۔ جب بچہ پاخانہ کرنے کے لیے بار بار زور لگائے اور جب پاخانہ دیکھا جائے تو وہ نرم ہوتا ہے اور اسے آسانی سے خارج ہو جانا چاہئے تھا۔

اس میں خراش گلو پائی جاتی ہے، آواز قطعاً بند ہو جاتی ہے اور نرخرے میں لقوے جیسی کمزوری آ جاتی ہے۔ یہ عجیب بات نہیں ہے۔ یہ تو عام بات ہے۔ مریض کا جسم بیماریوں سے چکنا چور ہوتا ہے۔ آواز کمزور اگر وہ گویا ہو تو صرف چند ہی سیکنڈ تک گا سکتا ہے۔ اسے ہر بات بار معلوم ہوتی ہے۔ آواز کی رگوں میں لقوے جیسی کمزوری جو متواتر بڑھتی ہی رہتی ہے۔

اہم ترین بات ہے کھانسی اور چھاتی کی تکلیف، کھانسی کی بعض حالتوں میں کف خارج ہوتی ہے۔ مگر عام طور پر کھانسی متواتر آتی ہے۔ خشک ہوتی ہے اور نہایت تکلیف دہ قسم کی ہوتی ہے اور برسوں سے آتی رہتی ہے۔ خشک و تکلیف دہ کھانسی کے لیے ارجنٹم میٹلیکم سے اس کا مقابلہ کیجئے خصوصاً کمزوری کی شکایت کا۔ مگر ارجنٹم میٹلیکم میں تکلیف دن میں بڑھتی ہے۔ جبکہ الیومنا میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی کھانسی صبح کو بڑھتی ہے۔ الیومنا کی کھانسی کی علامتیں اس طرح ہیں۔ صبح جاگنے کے فوراً ہی بعد کھانسی۔ ہر روز صبح کو خشک کھانسی جو بہت دیر تک جاری رہے۔ سخت و خشک کھانسی جو سارے بدن کو ہلا دے۔ حتیٰ کہ سانس رک جائے، قے ہو جائے اور پیشاب نکل جائے۔ یہ تکلیف عام طور سے عورتوں میں ہوتی ہے۔ "خشک اور زور سے اٹھنے والی

کھانسی جس میں بار بار چھینکیں بھی آئیں۔"

کتابوں میں اس کے لیے لکھا گیا ہے۔ "کوا بڑھنے سے ایسی کھانسی آتی ہے۔" مگر اسے یوں پڑھنا چاہیے۔ "کوا بڑھنے کا احساس" یہ احساس اس قسم کا ہوتا ہے جیسے گلے میں سرسراہٹ ہو رہی ہو۔ سرسراہٹ بھی ایسی ہوتی ہے جیسے کوا بہت دور تک لٹک رہا ہو۔ ایسی تکلیف کو دوسری طرح یوں بیان کیا جاتا ہے۔" کھانسی آتی ہے جیسے حلق کی چھت میں کوئی ڈھیلی کھال لٹک رہی ہے۔" جن لوگوں کو حلق کی چھت کی واقفیت نہیں ہے وہ کہیں گے کہ گلے میں کچھ لٹک رہا ہے اور جو کچھ جانتے ہیں وہ شاید کہے کوا یا حلق کی چھت کہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ نرخرے میں بھی سرسراہٹ ہوتی ہے۔ گویے ہمیشہ اس کی شکایت کرتے ہیں۔

جب گاتے گاتے گویے کی آواز بگڑ جائے تو ہمیں الیومنا پر توجہ دینی چاہیے۔ اس بگاڑ کی وجہ لقوہ ہو یا آواز کا کثرت استعمال، آواز ساتھ نہیں دیتی دب جاتی ہے اور جب زکام ہو جائے تو سرسراہٹ ہونے لگتی ہے۔ ایسی حالتوں میں الیومنا نہایت مفید ہے۔ پرانے ہومیو پیتھ گانے والوں کی اس تکلیف کے لیے ارجنٹم میٹیلیکم کا استعمال کیا کرتے تھے جبکہ الیومنا کی یہ خوبی معلوم نہ ہوئی تھی۔ میں اس ضمن میں آپ کو رسٹاکس کے بارے میں بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ شاید دوبارہ یہ بات بتانے کا خیال نہ آئے۔ بہت سے پرانے گویوں کو سردی لگنے کے بعد، گلے میں کمزوری کا احساس ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً جب وہ گانا شروع کرتے ہیں اس وقت انہیں اپنی آواز کمزور اور پھٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر کچھ دیر گانے کے بعد آواز سدھر جاتی ہے۔ آپ ایسے مریضوں کو گویے، وکیل اور دینی مبلغین وغیرہ کو جو گلے کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں، رسٹاکس دیں۔ جب گلا گرم ہو جاتا ہے تو ان کی آواز بھی درست ہو جاتی ہے۔ مگر وہ اکثر شکایت کرتے ہیں۔ "اگر میں ٹھنڈے کمرے میں چلا جاؤں اور وہاں مجھے گانا پڑے تو میری آفت آ جاتی ہے۔" آواز بہتر ہو جاتی ہے، اگر وہ گرم کمرے میں رہے اور متواتر گاتا رہا۔ یہی حالت رسٹاک کی ہے۔ گلا بیٹھ جانے کی ایک ایسی تکلیف ہے جو الیومنا اور ارجنٹم میٹیلیکم کی خراش سے قدرے مختلف ہے۔ میں گلا بیٹھ جانے کی جس تکلیف کا ذکر کر رہا ہوں وہ بھی مذکورہ بالا اشخاص میں ہی نمودار ہوتی ہے۔ وہ جب گانا یا بولنا شروع کرتے ہیں تو وہیں کھانس کر گلا صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جیسے گلے میں کچھ بلغم اٹکی ہوئی ہے اور اسے صاف کر دینا ضروری ہے۔ اس کے بعد آواز صاف ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں آواز کی نالیوں میں بلغم آ جاتی ہے اور جب اسے صاف کر دیا جاتا ہے تو ان کا کام سہل ہو جاتا ہے۔ یہ فاسفورس کی علامت ہے۔ ایسی حالتوں میں گلے کا استعمال تکلیف دہ ثابت ہے۔ اگر گانا یا بولنا شروع کرتے ہی گلے میں چھریاں چلنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس خراش کی جداگانہ حیثیت بخوبی سمجھ لینی چاہیے۔ ہومیو پیتھی میں امتیاز اور فرق سمجھنا نہایت لازمی ہے۔

چھاتی میں دکھن ہوا کرتی ہے جو بولنے سے بہت زیادہ بڑھتی ہے۔ چھاتی کے پٹھے بھی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ پھیپھڑے بھی کمزوری محسوس کرنے لگتے ہیں۔ چھاتی میں عام کمزوری کا احساس۔ جھٹکا یا دھکا لگنے سے چھاتی کی تکلیف میں از حد اضافہ ہوتا ہے۔

اب اگلی نہایت اہم بات ہے کمر اور اعضاء کے بارے میں اور میں ان کا عام طور پر چرچا کر بھی چکا

ہوں۔ ریڑھ میں جلن، کمر میں انتہائی سخت درد، کمر میں جلن اور سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ مریض اس درد کو یوں بیان کرے گا۔ "کمر میں درد جیسے کمر کی انتہائی نچلی ہڈیوں میں کوئی گرم لوہا ٹھونس دیا گیا ہو۔ "ہڈیوں کے ورم میں یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے جبکہ کمر میں اسی طرح اینٹھن کے ساتھ درد ہوتا ہو۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بلغمی جھلیاں بھی ماؤف ہیں۔ اس دوائی کی ایک اور خوبی ہے اور وہ ہڈیوں کے اس ورم میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ محسوس کرتا ہے جیسے کہ کا نٹا اٹکا ہوا ہے۔ اعضاء اور بدن پر جگہ جگہ پٹیاں بندھے ہونے کا احساس۔ بدن پر رسہ بندھا ہونے کا احساس، ہڈیوں کے ورم میں خاص اور قابل ذکر علامت ہے۔ ریڑھ کی بے چینی اور جگہ جگہ ریڑھ ذکی الحس، جگہ جگہ جلن جیسے وہاں گرم لوہا ٹھونس دیا گیا ہو۔ ریڑھ کے ساتھ درد جس میں کھروچ، کترن اور لقوے کی سی کمزوری ہو۔ لقوہ بتدریج بڑھتا جائے اور آخر کار مکمل ہو جائے۔ ادھرنگ۔

"پاؤں زمین پر رکھے تو تلوے میں درد ہو جیسے کہ وہ انتہائی نرم اور متورم ہو۔ پاؤں میں پر رکھے تو ایڑی بے حس محسوس ہو، گھٹنے کانپیں۔ "یہ عام کمزوری کی علامتیں ہیں۔ "جب بیٹھا ہو تو اعضاء سو جائیں، جب اعضاء پر دباؤ پڑے تو وہ سو جائیں۔ خون کی گردش کمزور۔ رگوں کا فعل سست حتیٰ کہ جسم کا سارا ہی فعل سست پڑ جاتا ہے۔ بازو اور ٹانگیں بھاری معلوم دیں۔ اعضاء میں درد جیسے کوئی ہڈیوں کو نچوڑ رہا ہے، اس کے ساتھ جوڑوں میں درد۔ "اب میں کچھ عصبی علامتیں پڑھتا ہوں جن سے ان باتوں کی تصدیق ہوگی جو میں نے اب تک بتائی ہیں۔ "جسمانی حس کی کمی، جسمانی طاقت میں بھاری کمی خصوصاً کھلی ہوا میں گھومنے کے بعد۔ ادھرنگ خصوصاً ہاتھ پاؤں کو پھیلانے والے پٹھوں کا۔ سوداوی مزاج والوں کی گٹھیاوات اور چوٹ لگنے کے بعد لقوہ۔ سوداوی مزاج والوں کے جوڑوں میں گانٹھیں نکلیں۔ ایسے لوگ جن کی صحت پرانی بیماریوں سے چکنا چور ہو چکی ہے۔ جسمانی اور ذہنی جوش۔ "جسم کا جگہ جگہ سے کانپنا، بڑی سست رفتاری سے روبہ صحت ہونا جیسا کہ سخت بیماریوں کے بعد ہوتا ہے۔ بہت آہستہ آہستہ چلے، جلد چل ہی نہ سکے۔ اعضاء غیر ارادی طور پر حرکت کرتے رہیں۔"

"طرح طرح کے خواب آتے ہیں اور نیند میں خلل پڑتا رہتا ہے حتیٰ کہ مریض آرام سے سو ہی نہیں سکتا اور بے چین رہتا ہے۔ سو کر تازگی حاصل نہیں ہوتی۔ دھڑکن ہونے سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ بے شمار خواب اور بار بار جاگے۔ دہشت زدہ کر جاگے۔ نیند میں از خود آہستہ آہستہ روئے یا چلائے۔ نیند میں گردن کے پٹھے سر کو پیچھے کی طرف کھینچیں۔ "یہ حالت لقوے کی کمزوری میں آتی ہے۔ جاگنا پڑتا ہے کیونکہ کمر کے پٹھے کھنچتے ہیں، سوتے سوتے گدی میں جھٹکے آئیں۔

اس دوائی میں حرارت غریزی (جسمانی گرمی) کی بھاری کمی پائی جاتی ہے۔ جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ تاہم مریض کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ہر بار موسم بدلنے پر اس کو زکام ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات مریض رات کو جب سونے جاتا ہے تو اس کا بدن مینڈک کی طرح سرد ہوتا ہے اور جب بستر کی حرارت سے بدن گرم ہوتا ہے تو وہ خارش سے پریشان ہو جاتا ہے لہٰذا اسے بستر کی حرارت سے کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی۔ اس طرح مشرق و مغرب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پیروں اور ہاتھوں کی پشت پر خون کی گردش اس قدر کمزور

ہو جاتی ہے کہ سردی کے موسم میں ہاتھ ہر وقت سرد رہتے ہیں اور پھٹ جاتے ہیں اور اس پھٹی ہوئی جگہ سے خون گرنے لگتا ہے۔

ٹھوڑی کی جلد کھردری اور کئی پھٹی ہوتی ہے اور وہاں خارش ہوا کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خشک موسم، خشک سرد موسم میں الیومنا کی تکلیف بڑھتی ہے اور اکثر اوقات مرطوب موسم میں آرام ملتا ہے۔

بخاری کی علامتیں اس دوائی میں کچھ زیادہ قابل ذکر نہیں ہیں۔ نہ سردی زیادہ لگتی ہے اور نہ بخاری زیادہ ہوتا ہے۔ ہاں پرانی علامتیں اور پرانی تکلیف نمایاں طور پر قائم رہتی ہیں۔ کمزور اور بیماری کی وجہ سے تھکے ماندے مریضوں کو اکثر رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ سویرے بھی پسینہ آتا ہے۔ صبح کو ہلکی سی سردی لگتی ہے۔ پیاس کے ساتھ سردی۔

اس دوائی کی قابل ذکر بات ہے جلد کی پرانی خارش۔ پسینہ شاذ و نادر ہی آتا ہے اور جب آتا ہے تو بہت کم۔ یہ ان لوگوں کے لیے مفید نہیں ہے جن کو بکثرت اور کمزوری لانے والا پسینہ آتا ہے۔ یہ کلکیر یا کے بالکل متضاد ہے۔ جس میں پسینہ بکثرت آتا ہے۔ مگر اس دوائی میں ریڑھ اور لقوے کی تکلیف کے ساتھ مریض محنت سے تھک جاتا ہے۔ از احد تھکا ہوا، پژمردہ ہوتا ہے مگر پسینہ بکثرت نہیں آتا۔ آپ اس کو پسینہ دینے کے لیے خواہ اس پر کتنے ہی کمبل ڈال دیں مگر پسینہ کھل کر نہ آئے گا۔ اس کا بدن گرم ہو جائے گا۔ اسے خارش ہونے لگے گی مگر پسینہ نہیں آئے گا۔ پسینہ کی کمی، پسینہ قطعاً نہ آئے، جلد کی پرانی خشکی اور جلد پھٹی ہوئی۔ ہاتھوں کی پشت کی جلد انتہائی خشک اور سردی کے موسم میں ہاتھ سرد ہو جائیں اور ان کی رنگت بدل جائے۔

امبرا گریزا *AMBRA GRISEA*

مجموعی طور سے اس دوائی پر غور کرنے سے آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ آپ ایسے مریض کی علامتوں کا مطالعہ کر رہے ہیں جو وقت سے پہلے ہی بوڑھا ہو چکا ہے۔ اس کی علامتیں ایسے شخص میں بھی آتی ہیں جو عمر میں پچاس برس کا ہو مگر چہرے سے اسی برس کا بوڑھا معلوم ہو۔ آپ اس دوائی کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس میں وہ سب خوبیاں موجود ہیں یعنی وقت سے پہلے ہی بوڑھا ہو گیا۔ ہم مانتے ہیں کہ ایک خاص قسم کی کمزوری اور کانپنا اس میں پایا جاتا ہے جس کی اس کے سوا اور کوئی وضاحت نہیں ہو سکتی کہ ہم کہہ دیں کہ یہ بوڑھا ہے۔ یہ وہ کند ذہنی نہیں جس کا بیماری سے تعلق ہو۔ بلکہ ایک ایسی حالت ہے جو ہمیں بوڑھوں میں ہی دکھائی دیتی ہے۔ ڈھلتی عمر، وہ ایک بات چھوڑ کر دوسری شروع کر دیتا ہے۔ سوال پوچھے گا اور اس کا جواب حاصل کیے بغیر دوسرا سوال کر دے گا۔

اس طرح مریض بات چیت کا موضوع ہر گھڑی بدلتا رہتا ہے۔ آپ اسے ذہنی انتشار کا نام نہیں دے سکتے۔ یہ دماغ کی خواب کی سی حالت ہے۔ بڑھاپے کی حالت، یہ دوائی ان حالتوں میں مفید ہے۔ جب نوجوانوں میں دماغ کی یہ کیفیت ہو، دماغ میں پاگل پن نہ ہو، بلکہ کمزور ہو۔ خصوصاً ان لوگوں میں ظاہر ہوتی ہے جو بات چیت کا مضمون ہر سانس کے ساتھ بدلتے رہیں۔ ہر گھڑی کوئی نہ کوئی نئی بات پوچھیں مریض

کے بعد دیگرے سوال پوچھتا ہی رہتا ہے۔اس کی گفتگو کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔وہ اپنے سوال کے جواب کا بھی انتظار نہیں کرتا۔بس نئے سے نیا سوال پوچھتا رہے گا۔

شوخ مزاج ،مریض کو یہ پروا نہیں ہوتی کہ اس کے سوال کا جواب ملا ہے یا نہیں۔ایسے مریض کو امبرا گریزا کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح کی ذہنی حالت زمانہ جدید کی عورت میں پائی جاتی ہے اور اس کثرت سے پائی جاتی ہے کہ آپ اسے دیکھ کر حیران ہو جائیں گے۔نئے سماج کی تتلی کو اپنے تن من اور روح کی فکر نہیں رہتی اور چند ہی برس میں یہ حالت آجاتی ہے۔تب امبرا بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔مگر کچھ ایسی سوداوی تکلیف (وات پیڑا) ہے جوان علامتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کو امبرا سے فائدہ ہوتا ہے۔کبھی افسردگی اور کبھی خوشی۔یہ بھی ایک اہم علامت ہے۔قدرتی طور پر اس کا تعلق بڑھاپے سے ہے۔اکثر اوقات نہایت۔ہنسی خوشی گہری افسردگی میں بدل جاتی ہے۔مکمل طور پر بے پروائی آجاتی ہے۔اسے نہ دوسروں کی خوشی سے مطلب رہتا ہے اور نہ غمی سے۔وہ ان باتوں سے بھی بے نیاز رہتا ہے جو سمجھدار شخص کا دل توڑ دیں۔یہ بے نیازی اور بے پروائی اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ مریض اپنی اس حالت پر غور بھی نہیں کرتا۔وہ یہ سوچنے کی بھی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتا کہ اس میں یہ حالت کیوں ہے بیشتر شکائتیں صبح کو بڑھتی ہیں۔جاگتا ہے تو کند ذہنی کا زور ہوتا ہے۔جیسے خواب کی حالت میں ہو۔شام کو پاگل پن کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

امبرا بوڑھوں کے سر چکرانے میں بار ہا مسود ہوتا ہے۔یہ چکر بالکل سادہ ہوتے ہیں۔سر اس قدر چکراتا ہے کہ مریض باہر گلی میں جانے کی جرات نہیں کرتا۔صبح سو کر اٹھنے پر اس زور سے چکر آتے ہیں کہ اسے پیروں پر کھڑا ہونے کے لیے چند منٹ انتظار کرنا پڑتا ہے اور سنبھلنے کے لیے کوشش کرنا پڑتی ہے۔اس کی چکر کی وجہ بڑھاپا اور وقت سے پہلے آیا بڑھاپا ہے۔جب شخص کسی مسئلہ پر غور کرنے لگتا ہے تو مسئلہ زیر غور دماغ سے کافور ہو جاتا ہے۔یہ ایک طرح کی کند ذہنی ہے جس میں خیالات دماغ سے مٹ جاتے ہیں۔اسے مسئلہ زیر غور پر توجہ دینے کے لیے غیر معمولی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ابھی وہ پوری طرح سنبھل نہیں پاتا اور ذہن میں یکسوئیت نہیں آتی کہ نہایت ناپسندیدہ امور پر غور و فکر ہونے لگتا ہے۔یہ ذہنی رو اس قدر غالب ہوتی ہے کہ وہ بہترین کوشش کرنے پر بھی اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا اور نفس مضمون بدل نہیں سکتا۔یہ حالت نیٹرم میور سے بھی ملتی ہے۔مگر نیٹرم میور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مریض کو گزشتہ ناپسندیدہ باتوں پر غور کرنے سے لطف حاصل ہوتا ہے اور وہ رات بھر ان پر غور کرنے کے لیے جاگتا رہتا ہے۔امبرا گریزا کا مریض بھی ان باتوں پر غور کرنے کیلئے مجبور ہے۔قیاسی چہرے،خوفناک قیاس،عجیب و غریب شکلیں اور نظارے اس کا منہ چڑاتے ہیں اور اسے بیدار کرتے ہیں۔نیم خواب کی حالت میں ان شرارتی چہروں کی یاد اس کے دماغ میں چکر لگاتی رہتی ہے اور اس طرح وہ بیدار رہتا ہے۔یہ ذہنی حالت کاروبار کے تفکرات سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔اس کے ساتھ سر میں چکر آتا ہے،سر کی طرف گردش خون بڑھ جاتی ہے اور حافظہ کمزور پڑ جاتا ہے۔

اس دوائی میں ایک اور علامت بھی پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ دوسروں کی موجودگی سے تکلیف میں

بھاری اضافہ ہوتا ہے۔ بات چیت سے بھی شکایت میں اہم اضافہ ہوتا ہے۔ مریضہ اپنی خدمت کرنے والی نرس یا دایہ کی موجودگی میں رفع حاجت نہیں کر سکتی۔ وہ اسے دوسرے کمرے میں چلے جانے کی ہدایت کرے گی۔ دایہ کی موجودگی میں وہ بہترین کوشش کرنے اور زور لگانے پر بھی پاخانہ نہیں کر سکتی۔ تاوقتیکہ وہ اکیلی نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ نیٹرم میور کا مریض دوسروں کی موجودگی میں پیشاب نہیں کر سکتا۔ اگر ایک بھی شخص وہاں موجود ہو تو پیشاب نہ اترے گا۔ یہ اس کی عام علامت ہے۔ دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کند ذہنی اور پریشانی، جیسے ہی مریض احباب کو اپنے نزدیک پاتا ہے اس کا چہرہ تمتما اٹھتا ہے، وہ کانپنے لگتا ہے، گھبرا جاتا ہے، طبیعت میں جوش آتا ہے اور دماغ میں کوئی خیال نہیں رہتا۔ ان علامتوں کے ساتھ مریض سمجھنے لگتا ہے، میں پاگل ہو جاؤں گا۔ آخر میں وہ ذہنی ایذا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ غمگینی، افسردگی اور ناامیدی غالب آجاتی ہے۔ تب وہ زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے اور مرنا پسند کرتا ہے۔ انتہائی طور پر غمگین، ذہنی ایذا۔ کئی کئی دن تک بیٹھا روتا رہے۔ یہ ہوتی ہے ذہنی حالت ان لوگوں کی جو وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہو گئے ہیں اور جن کی صحت بیماریوں سے تباہ ہو چکی ہے۔ یہ تباہ حالی کی تصویر ہے۔

جب آپ کے سامنے کوئی اس طرح کا مریض آئے تو آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کیا اب اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ آپ فوراً ہی سمجھ لیں گے کہ میرے سامنے جو مریض بیٹھا ہے وہ خطرے کی طرف سرعت سے بڑھ رہا ہے، پاگل پن کی طرف جا رہا ہے۔ معالج اپنے سامنے امبرا گریزا کے مریض کو دیکھ کر، جس میں مذکورہ بالا ذہنی علامتیں موجود ہیں۔ بدن کانپ رہا ہو تھرتھرا رہا ہو اور جوش میں ہو خصوصاً جبکہ یہ شخص پہلے ہٹا کٹا اور صحت مند تھا، شدید خطرے کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ اس مریض کو کاروبار یا گھریلو زندگی میں سخت صدمہ پہنچا ہوگا۔ یہ وہ حالت نہیں ہے جب تپ دق آیا کرتا ہے۔ آپ یہاں وہ حالت نہ پائیں گے جب بدن میں قوت ہضم بگڑ جانے سے کمزوری آجایا کرتی ہے۔ یہ اعصاب کی کمزوری ہے، دماغی کمزوری ہے۔ اگر کسی کو ایک کے بعد ایک رشتہ دار یا عزیز کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑے اور جب اس کے لیے دنیا اندھیری ہو جائے۔ وہ اس پر صوفیانہ طریق سے غور نہیں کر سکتا۔ اگر کسی کا کاروبار تباہ ہو گیا ہو، عزیز دوست مٹ گئے ہوں اور اس کے لیے زندگی میں دلچسپی کا کوئی سامان نہ رہا ہو تو آپ اس کے لیے امبرا گریزا پر غور کریں۔

بیشتر تکلیفیں صبح کو اور کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہیں۔ سر میں چکر اور چاند پر بوجھ کا احساس، سونے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ خصوصاً سویرے۔ کتابوں میں یہ بات درج نہیں ہے مگر اس کی تکلیفیں کھانا کھانے کے بعد بھی بڑھتی ہیں۔ سر میں چکر آنے اور معدہ میں کمزوری کے احساس کی وجہ سے مریض کو مجبوراً لیٹ جانا پڑتا ہے۔

اس کی عصبی علامتوں میں ایک اور علامت نہایت اہم ہے باجے کی آواز ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ باجا بجتے سن کر مریض کانپنے لگتا ہے۔ اس کی ذہنی علامتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کمر درد شروع ہو جاتا ہے جیسے وہاں ہتھوڑے پڑ رہے ہیں۔ بہت سی جسمانی تکلیفیں بھی باجا بجتے سن کر بڑھ جاتی ہیں۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے باجے کے سر اس کو کھائے جا رہے ہیں۔

اس کی تکلیفیں عام طور پر جسم کے ایک ہی حصہ میں نمودار ہوتی ہیں۔ اگر پسینہ آتا ہے تو وہ بدن کے صرف ایک ہی حصہ میں آتا ہے۔ یہ صرف اسی حصہ میں آئے گا جہاں تکلیف ہے۔ "سر کے دائیں حصہ میں ایک جگہ ایسی ہوتی ہے جہاں اگر بال چھوئے جائیں تو دکھنے لگتے ہیں۔" اسی طرح کا احساس جلد میں بھی ہوتا ہے۔ جلد اس قدر ذکی الحس ہوتی ہے کہ چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ "مریض جب صبح سو کر اٹھتا ہے تو چاند دکھتی ہے۔ اس کے بعد بے حسی کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہی ہے کہ بے حسی اس دوائی کی ساری علامتوں میں اہمیت سے پائی جاتی ہے۔ آپ کو ایک خاص قسم کی بے حسی لگے گی۔ جیسی کہ بوڑھوں کو ہوا کرتی ہے۔ اعضاء کی قوت حس گھٹ جاتی ہے۔ گردش خون گھٹ جاتی ہے۔

آنکھوں کی علامتوں میں ملتا ہے۔ بینائی کی کمزوری جیسے کہر چھایا ہوا ہے۔ بینائی کمزور ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی وجہ نہیں ہوتی جس سے اس کو حق بجانب قرار دیا جا سکے۔ یہ عصبی دھندلا پن ہے۔ مجھے لگتے بڑھاپا کا لقوہ آ رہا ہے۔ "پپوٹے پر خارش ہوتی ہے جیسے وہاں کوئی اجنبی بن رہی ہو۔ خارش تو سارے ہی بدن پر ہوا کرتی ہے۔ جسم کے سارے خارجی راستوں پر بھی خارش ہوتی ہے۔

ان علامتوں میں سے جو کتابوں میں نہیں لکھی گئیں جو تحقیق ہیں۔ مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

"دباؤ کے ساتھ سر درد، جو دونوں کنپٹیوں سے شروع ہو، جگہ جگہ سر میں کھنچاؤ اور کترن، سارے سر میں درد جیسے گولی لگی ہو، بھالا لگا ہو، کنپٹی کے ساتھ درد جو محنت مشقت کرنے سے بڑھے خاموشی سے لیٹ جانے پر گھٹ جائے۔ ناک صاف کرنے سے سر درد ہونے لگے۔ ماتھے کے بائیں حصہ اور آنکھ میں دباؤ کے ساتھ درد۔ دائیں آنکھ اور پپوٹے میں جلن دائیں آنکھ میں اور اس کے اوپر محدود جگہ میں کترن، بائیں ابرو پر دباؤ، کھانا کھانے کے بعد گولی لگنے کا سا درد اور آنکھ سے آنسو۔" یہ علامتیں اصل تجربوں میں ثابت ہوئی ہیں۔ مگر کتابوں میں درج نہیں ہیں، انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ "گائیڈنگ سمپ ٹمز" میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ کتاب کا حجم بڑھ جانے کے خوف سے اہم علامتوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔

"کم سننے لگتا ہے۔" "کان میں کوئی نقص واقع ہوئے بغیر کم سننے لگتا ہے۔ سننے کی اہلیت اس قدر بدل جاتی ہے کہ باجے کی آواز سے اس کی بیشتر تکلیفوں میں قابل ذکر اضافہ ہو جاتا ہے۔ باجا سننے سے سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے اور وہاں خون جمع ہو جاتا ہے۔ باجا سننے سے کھانسی بھی بڑھ جاتی ہے۔ ذرا غور کیجئے باجا بجتے سنتے ہی کھانسی آنے لگتی ہے۔ کیا عجیب بات ہے۔ کلکیر یا میں بھی اسی طرح کی ذکی الحسی پائی جاتی ہے۔ پیانو پر انگلی پڑتے ہی مریض کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے خصوصاً نزلے میں۔

اس میں خون گرنے کی علامت بھی بکثرت پائی جاتی ہے۔ صبح کے وقت ناک سے بکثرت خون آتا ہے۔ یہاں بھی صبح کے وقت تکلیف میں اضافہ کا ذکر آیا۔ ہمیں خون کی کمزور گردش کا خیال آتا ہے۔ کیونکہ بلغمی جھلیوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ "علی الصبح بستر میں ہی نکسیر پھوٹ پڑتی ہے۔ خشک خون ناک میں جمع ہو جاتا ہے۔ ناک میں پرانی اور متواتر خشکی۔ بار بار خراش ہو جیسے چھینک آنے کو ہے۔" پرانا خشک نزلہ، اس کے ساتھ بلغمی جھلیوں کو مناسب خوراک نہ پہنچنے کی وجہ سے آئی کمزوری۔ ناک کی جلد اندر سے چھلکدار ہو جاتی ہے اور مرجھا جاتی ہے۔

بغیر پیاس منہ خشک، نگلتے وقت گلے میں درد جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ گلے میں دکھن، گلے کی تکلیف صبح کو بڑھتی ہے، کھانا کھانے کے بعد، گرم چیزیں کھانے سے خصوصاً گرم دودھ پینے سے بڑھتی ہیں۔ "کھانا کھانے کے بعد کھانسی آنے لگے اور دم گھٹنے لگے۔" گلے کے بارے میں بالکل نئی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گلے میں خشکی اور بلغم جمع ہو۔ جب مریض اس کو تھوکنے کی کوشش کرے تو گلا گھٹنے لگتا ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ کھانے سے قے آئے۔ ہر بار فراغت کے بعد معدہ میں کمزوری کا احساس، جیسے معدہ قطعاً خالی ہو۔ جگر کی گہرائی میں دباؤ جو صبح کے وقت کھانا کھانے کے بعد بڑھے۔ پیٹ میں زبردست اپھارہ۔ خصوصاً کھانا کھانے کے بعد، پانی پینے کے بعد بھی اکثر علامتیں بڑھتی ہیں۔ اکثر اوقات یہ علامتیں آدھی رات کے آس پاس شدت اختیار کرتی ہیں۔ انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ اور کٹن ہونے سے نیند حرام ہو جاتی ہے۔ پیٹ سرد یہ احساس کہ جیسے اندر سے سارے کا سارا پیٹ ہی سرد ہے۔ بعض اوقات پیٹ کے صرف ایک ہی حصہ میں ٹھنڈک کا احساس ہو۔

بوڑھوں کی دائمی اور ضدی قبض۔ خصوصاً جب کہ مریض اس حالت میں رفع حاجت نہ کر سکے جب دوسرے لوگ اس کے پاس موجود ہوں، پاخانے کی بار بار ناکام حاجت۔ اس سے پریشانی ہو اور اسی پریشانی میں دوسروں کی موجودگی ناقابل برداشت اضافہ کر دے۔ حسب معمول پاخانہ ہو جانے پر پیٹ میں دباؤ یا پیٹ کے خالی ہونے کا احساس یا کمزوری، ہوا خارج ہونے یا ڈکار آنے پر راحت ملے۔

خون ملا پیشاب اور اس کے ساتھ سرخ تلچھٹ، پیشاب پر بادل سے نظر آئیں۔ رنگت زردی مائل بھوری۔ اس میں بھوری سی تلچھٹ آئے۔ پیشاب سے کھٹی بو آئے۔ "پیشاب بڑی مقدار میں خارج ہو۔ پیشاب کرتے وقت جلن ہو، خراش ہو، خارش ہو۔ پیشاب کی نالی اور رحم میں گدگداہٹ ہو، جنگاسے میں دکھن ہو، فوطوں پر میٹھی میٹھی خارش ہو جس سے نفسانی خواہش بھڑکے، صبح سویرے زبردست ایستادگی مگر مباشرت کی خواہش مفقود، اس کے ساتھ اعضائے تناسل کی بے حسی۔" یہ علامتیں نہایت گمراہ کن ہیں۔ خصوصاً کنیشیا اور نیٹرم میور کے بارے میں۔ جب ان پر مجموعی طور سے غور کیا جائے تو وہ سمجھ میں آ جاتی ہیں۔ ان میں مطابقت ہوتی ہے۔ مگر جب آپ ان پر فرداً فرداً غور کریں تو آپ کو وہ بے میل نظر آئیں گی۔ آپ اس کو ذہن نشین کرنے کے لیے ساری دوائی کی علامتوں پر مجموعی طور سے غور کریں۔

"دوران حیض میں خون کا بکثرت اخراج۔" دو ماہواریوں کے درمیان کوئی ذرا سا واقعہ ہو جانے سے بکثرت خون جانے لگے۔ جب سخت قبض ہو تو زور لگانے سے حیض کی طرح خون جانے لگے۔ کچھ زیادہ دور چلنے یا کچھ کڑی مشقت کرنے سے بھی خون جانے لگے۔ حیض کے دنوں میں رگوں کے پھولنے کی وجہ سے بائیں ٹانگ نیلی ہو جائے۔ اس کے ساتھ ٹانگ میں دباؤ کے ساتھ درد۔ "لیٹ جانے سے رحم کی تکلیف بڑھ جائے۔" قطعاً غیر متوقع علامت ہے۔ حیض وقت سے پہلے اور بکثرت۔ "حیض وقت سے سات دن پہلے شروع ہو جائے۔" اس کے بعد رحم کی خوفناک خارش اس کی وجہ سے عضو میں دکھن ہو اور سوجن آ جائے۔

اس دوائی کی ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ اس میں تھی کی اکساہٹ اور تھکان کے ساتھ ساتھ دم کشی کی علامتیں بھی دیکھی جاتی ہیں۔ تنگی سانس، ایک طرح کا دمہ، ذرا سی محنت کرنے سے ہی یہ تکلیف نمودار ہو جاتی

ہے۔ جماع کی کوشش پر ہی دمہ کا دورہ ہو جاتا ہے۔
''زخرے اور اس کی ملحقہ سانس کی نالی میں خارش، کھروںچ اور دکھن۔ گلے، زخرے اور سانس کی نالی کے بالائی حصہ میں سرسراہٹ اور خارش۔ خارش ایسے ڈھنگ کی ہوتی ہے جیسے کوئی چیز رینگ رہی ہو۔ ''دبلے پتلے، کمزور بچوں کا دمہ۔'' زنانے سے سانس لے۔ تشنجی کھانسی، شدید تشنجی کھانسی جس میں بار بار ڈکاریں آئیں اور آواز بیٹھ جائے۔ یہ کھانسی اکثر عصبی نوعیت کی ہوتی ہے۔ یہ کھانسی جوش کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ گھبراہٹ اور بدن کا کانپنا۔ مریض کی یہ حالت دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ کیا مریض کی سمجھ بوجھ زائل ہو گئی ہے۔ سوداوی کھانسی جو اکثر ریڑھ کی بے چینی میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ کھانسی، زخرے میں گھٹن اور اس کے بعد سفید بلغم بکثرت خارج ہو۔ اس میں کھانسی کے دورے پڑتے ہیں اور یہ کالی کھانسی کے مشابہ ہوتی ہے۔ دمہ، دم کشی، جو معمولی سی حرکت سے، باجا بجنے کی آواز سن کر اور جوش سے آئے۔ کھانسی اور اس کے ساتھ سر میں اجتماع خون، غور و فکر اور پریشانی سے کالی کھانسی آنے لگے۔

ابھی یہ علامتیں دور نہیں ہونے پاتیں کہ مریض سوکھنے لگتا ہے۔ جلد کی رنگت سڑے ہوئے گوشت جیسی ہو جاتی ہے۔ ان سب تکلیفوں کے ساتھ مریض کا بدن تھر تھر کانپا کرتا ہے۔

مریض شکایت کرتا ہے کہ اس کی چھاتی کے بائیں حصہ کی گہرائی میں کترن اور دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ چھاتی میں دکھن کا احساس اور خارش۔ جگہ جگہ گدگداہٹ اور خارش جو اس جگہ کو چھونے اور کھجلانے سے جگہ جگہ ہونے لگے۔

آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ اس مریض کو ذرا سی محنت سے، جوش سے، باجا سے، ذرا سی دماغی مصروفیت سے دھڑکن ہونے لگتی ہے اور بدن کانپنے لگتا ہے۔ اس دھڑکن کا اثر ہاتھ پاؤں تک ہوتا ہے۔ جیسے سارے بدن میں پھڑکن ہوتی ہے۔ ہاتھ پیر میں چٹکن ہونے لگتی ہے۔ دل سے خون بہہ کر جانے رگوں میں اس کا احساس رہتا ہے۔ دھڑکن کی وجہ سے تنگی سانس ہوتی ہے۔

اعضاء آسانی سے بے حس ہو جاتے ہیں۔ ذرا سا دباؤ پڑنے سے وہ عضو سو جاتا ہے۔ پاؤں پر پاؤں یا ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے بھی وہ عضو سو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد، سخت اور کانپتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن کٹے پھٹے اور سکڑے ہوئے جب لیٹا ہو تو بازو سو جائیں۔ جنگاسوں اور گھٹنوں کی خلاء میں دکھن پیروں میں بھاری پن، لقوے جیسی کمزوری کا احساس۔ مریض بوڑھا ہوتا جا رہا ہو۔ اس دوائی کی مدد سے ادھیڑ عمر کے لوگوں کا رعشہ ٹھیک ہوا ہے۔ اس سے اعضاء کے سو جانے سن ہو جانے اور خون کی کمزور گردش دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایسے بچوں کے لیے نہایت مفید ہے جو جلدی ہی جوش میں آ جاتے ہیں اور بدن سے کمزور ہوں۔ ''دبلے پتلے لاغر بدن والے'' بوڑھے اور بچے۔

امونیم کاربونیکم AMONIUM CARBONICUM

اگر ہم ایلوپیتھک طریقے سے علاج کر رہے ہیں اور امونیم کارب کے حیرت انگیز برقی فعل پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ صرف غشی اور معمولی تکلیفوں میں فائدہ پہنچاتا ہے اور اگر اسے نسوار کی شکل میں استعمال کیا جائے تو یہ بوڑھیوں اور چند دیگر عورتوں کے مفید مطلب چیز ہے۔ مگر امونیم کارب جسم کی گہرائی

تک کام کرنے والی چیز ہے جبکہ مریض کی جسمانی بناوٹ موافق ہو یعنی وہ داد، کھاج و خارش کا مریض ہو۔ یہ خون میں بڑی سرعت سے تبدیلیاں لاتا ہے۔ جسم کے کل فعل میں خلل پیدا کرتا ہے اور جسم کے مختلف اعضاء سے خون جاری کر دیتا ہے۔ اس کے سارے اجزاء تیزابی ہیں۔ تھوک ہونٹوں پر لگنے سے وہاں خراش آ جاتی ہے۔ ہونٹ کونوں پر سے پھٹ جاتے ہیں۔ درمیان سے بھی پھٹ جاتے ہیں۔ ہونٹ خام ہو جاتے ہیں۔ خشک ہو جاتے ہیں اور ان پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ پپوٹے خشک ہو جاتے ہیں اور جلن پیدا کرنے والے آنسوؤں کے اخراج کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں۔ پاخانہ بھی جلن پیدا کرنے والا ہوتا ہے اور وہ جہاں سے گزرتا ہے۔ مقعد کے اس حصہ میں خراش پیدا کر دیتا ہے۔ زنانہ اعضاء تناسل خام ہو جاتے ہیں اور اس قسم کے اخراج کی وجہ سے دکھنے لگتے ہیں۔ لیکوریا اور حیض کی نوعیت بھی یہی ہوتی ہے۔ جلد پر جس جگہ بھی کوئی زخم ہو اور اس جگہ سے ایسا مواد نکلتا ہے جو آس پاس کی جگہ خراش پیدا کر دیتا ہے۔ جلد پر اپاڑ (خراش) لاتا ہے۔ اس طرح اس کے اخراج خواہ وہ جسم کے کسی حصہ سے کیوں نہ ہوں خراش پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس دوائی میں سیاہ خون خارج ہوتا ہے۔ اکثر پتلا خون آتا ہے جو خارج ہونے کے بعد اگر یوں ہی پڑا رہے تو جمتا رہتا ہے۔ ایسا خون ناک، رحم، مثانہ یا انتڑیوں سے گرتا ہے۔ خون کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ گردش خون میں کوئی غیر معمولی خلل واقع ہو چکا ہے۔ جلد پر داغ پڑ جاتے ہیں اور رنگت دھندلی ہو جاتی ہے۔

یہ دل پر بھی زبردست اثر کرتا ہے۔ دھڑکن اس زور سے ہوتی ہے کہ سنائی دے سکے۔ ذرا سی حرکت کرنے سے اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ کمزوری ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ پرانے زمانہ میں لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ اموینیم کارب دل کی خرابی سے پیدا تنگی سانس میں مفید ہے اور آج بھی اوپر جاتی ہوئی تکلیف میں عرق امونیا استعمال ہوتا ہے۔ وہ اس کو قوت بخش دوائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس کی علامتیں موجود ہوں تو اونچی طاقت کی ایک ہی خوراک کافی ہے۔ پرانے لوگ کافی جانتے تھے۔ وہ اس کو نمونیا کی ہلکی حالتوں میں اور کافی بڑھی ہوئی حالت میں بہتر آنے پر استعمال کرتے تھے۔ یہ ایلوپیتھی طریقہ علاج کا پرانا رواج ہے۔ مگر بعض حالتوں میں اس کا ہومیوپیتھی سے بھی تعلق ہے۔ ایک لحہ میں وہ ضعف کی خوفناک حالت کو جو نمونیہ کے آخری مرحلے میں دل کی حرکت بند ہو جانے کے احتمال کے ساتھ نمودار ہوئی ہو ٹھیک کر دیتے ہیں اور چونکہ انہیں اس سے فائدہ حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا یہ آئندہ استعمال کے لئے بھی آب حیات مان لیا گیا۔

اموینیم کارب میں خون کے پراگندہ ہونے کی ایسی ہی حالت اکثر پائی جاتی ہے۔ جیسی سرخباد ے میں لال بخار کی شدید حالت میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ تھکان ہوتی ہے۔ زبردست دم کشی ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ابھی دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ جلد پر غیر معمولی طور پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہوتی ہے خون کی رگوں کی سستی، غدود کا بڑھ جانا، چہرے کا میلا پن اور پھول جانا۔ ایلوپیتھی والے صدیوں سے اس کو ایسی ہی حالت میں کامیابی کے ساتھ استعمال کرتے رہتے ہیں اور اس

نے اپنی خوبی کی وجہ سے ہومیو پیتھک تعلق بھی قائم کر دیا ہے۔

اس میں معمولی کمزوری، کمزور دل اور بدن کی لاغری پائی جاتی ہے۔ جب علامتوں کا قطعاً فقدان ہو اور کوئی دوائی اپنا اثر نہ کرتی ہو۔ مریض دل کی دھڑکن اور تنگی سانس کی وجہ سے ہر وقت بستر میں پڑا رہتا ہے۔ یہ سب کچھ کمزوری سے ہوتا ہے۔ اس طرح کا ایک کیس تقریباً ڈیڑھ سال تک میری دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ اس شہر میں ایک عورت تھی جس کی حالت بالکل یہی تھی اس کو عجیب طرح کی دل کی کمزوری تھی۔ اس کے ساتھ دم کشی اور حرکت کرنے پر دھڑکن کی شکایت تھی۔ وہ میرے زیر علاج تھی مگر میں اس کا پوری طرح مطالعہ نہ کر سکا۔ چونکہ میرے علاج سے اس کی حالت میں بہتری نہ آئی اس لئے اس کو لوگوں کے بہترین ماہر کے زیر علاج رکھا گیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ یہ چھ ہفتہ میں بالکل بھلی چنگی ہو جائے گی۔ چھ ہفتہ کے بعد اس کی حالت پہلے سے بھی ابتر ہوگئی۔ تب دل کے ایک ماہر کو علاج کے لئے بلایا گیا۔ اس نے بغور معائنہ کرنے کے بعد رائے دی کہ یہ سچ ہے کہ دل بہت طاقتور نہیں ہے۔ مگر اس میں طبعی نقص بھی نہیں ہے۔ لہٰذا علاج کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر پھیپھڑوں کے ایک ماہر کی باری آئی۔ اس کے بعد اس کو ہر طرح کے ماہر معالج نے دیکھا۔ اس کے ایک ایک عضو کی بغور جانچ پڑتال کی گئی اور سب نے متفقہ طور سے یہ رائے دی کہ کسی عضو میں کوئی نقص نہیں ہے۔ مگر وہ غریب چلنے پھرنے سے عاجز تھی اور دل کی دھڑکن کی وجہ سے سخت پریشان تھی۔ اس کو ہر وقت خشک کھانسی آتی تھی۔ چھاتی کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ آخر جب تین ماہ اسی طرح گزر گئے تو اس خاندان کے چند افراد نے جو میرے گرویدہ تھے، مجھے پھر بلوایا اور میں اسے دیکھنے گیا۔ میں اس کی حالت کا مطالعہ کرتا رہا قطعاً کچھ نہ تھا۔ صرف چند ایسی علامتیں تھیں جن کے سہارے کوئی دوائی تجویز نہیں کی جا سکتی تھی۔ آخر میں امونیم کارب تجویز کیا اور اٹھارہ ماہ اس کا استعمال جاری رہا۔ اب وہ پہاڑوں پر چڑھتی ہے، گھر کا سارا کام کاج کرتی ہے۔ وہ عصبی کمزوری، یادداشت کی خرابی اور بے شمار خرابیوں سے نکل کر اب تندرست ہوگئی اور صرف ایک ہی دوائی کے استعمال سے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ کتنا گہرا اثر کرتی ہے۔ ایک خوراک عام طور سے چھ ہفتہ سے لے کر دو ماہ تک اپنا کام کرتی رہی۔ اس سے اس کی تکلیف بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔

ہر بار حیض میں سخت کمزوری آتی ہے۔ حیض کے پہلے ہی دن ہیضہ کی طرح کے دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اس سے بعض اوقات یہی شبہ ہوتا ہے کہ ہیضہ ہو چلا ہے۔ مگر بعض اوقات اس کمزوری کے ساتھ قے ہوتی ہے۔ یہ کمزوری بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسی ویریٹرم میں پائی جاتی ہے۔ اس میں جسم سرد پڑ جاتا ہے میلا ہو جاتا ہے، دم کشی آتی ہے اور موت کا سایہ نظر آنے لگتا ہے۔ میں اب تک جس دم کشی کا ذکر کرتا رہا ہوں وہ دمہ جیسی نہیں ہے۔ اس کا تعلق دل کی خرابی سے ہے۔ یعنی دل کی کمزوری سے۔ مگر اس دوائی میں دمہ کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں اور اس دمہ میں مندرجہ بالا خصوصیت ملتی ہے۔ اگر کمرہ گرم ہو تو دم کشی بڑھتی ہے اور سانس گھٹنے کی نوبت آ جاتی ہے۔ جیسے مریض سانس نہ آنے کی وجہ سے چل بسے گا۔ مریض راحت و تسکین حاصل کرنے کے لئے باہر کھلی ہوا میں جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ گرم کمرے میں جہاں تنگی سانس کی تکلیف بڑھتی ہے وہاں ٹھنڈی ہوا سے زیادہ تکلیف بڑھتی ہے۔ جسمانی تکلیف اور سر درد بھی سردی میں بڑھتا ہے۔

ہڈیوں کا درد اس دوائی کی عام بات ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی۔ موسم کی تبدیلی یا دوجہ حرارت بدلنے سے دانتوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ جبڑوں اور دانتوں کی جڑوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ اہم علامت ہے بالوں کا جھڑنا، انگلیوں کے ناخن زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں اور ان سے خون گرنے لگتا ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ یہ ساری تکلیف ایسی جسمانی حالتوں میں ہوتی ہے جن کے دانتوں سے، مسوڑھوں سے خون گرتا رہتا ہے۔

اس میں ہسٹریا بھی آتا ہے۔ یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ سوداوی مزاج والی عورتیں گلے کے ہار میں اسونیم کی بوتل لٹکائے رکھتی ہیں۔ اکثر عورتیں ایسا اس لئے کرتی ہیں کہ وہ جونہی بند کمرے میں جائیں گی، انہیں غشی آجائے گی اور انہیں یہ سونگھنی پڑے گی۔ اگر کسی عورت میں یہ حالت معمولی شکل میں نمودار ہو تو سمجھئے یہ ہسٹریا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت کی طبیعت نہایت ذکی الحس ہے اور اگر اس کا دورہ سنجیدگی سے ہو تو پھر ہسٹریا ہے۔ ہسٹیریا کی غشی اس کے استعمال سے رک جاتی ہے۔ اسونیم کارب دل کی حرکت کو مضبوط بناتا ہے اور تکلیف کو گھٹا دیتا ہے۔

اس میں پست ہمتی بھی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ بہت روتی ہے، غشی آجاتی ہے، فکر مند ہوتی ہے۔ بے چین رہتی ہے اور حرکت سے کمزوری آتی ہے۔ سننے کی قوت از حد بڑھ جاتی ہے۔ وہ دوسروں کو بات چیت کرتے سننا گوارا نہیں کرتی۔ اس سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ ذہنی اور جسمانی تکلیف مرطوب موسم میں بڑھتی ہے۔ مریضہ سرد اور مرطوب موسم سے گھبراتی ہے۔ مرطوب موسم میں سر میں خون جمع ہونے سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ "ماتھے اور آنکھوں کی راہ دماغ باہر نکل آئے گا۔ ماتھے میں چکن جیسے وہ پھٹ پڑے گا۔ چلنے سے اور خاص کر ایام حیض میں سر درد ہوتا ہے۔ سر درد کی شکایت صبح کو بڑھتی ہے۔ یہ دوائی مذکورہ بالا قسم کے سر دردوں میں لیکیسس کا توڑ ہے۔ کیونکہ لیکیسس اس قسم کی کمزوری پیدا کرتا ہے۔ آپ دیکھیں گے پرانی کتابوں میں اس کا بیان یوں ہوا ہے، "لیکیسس کا مخالف ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب لیکیسس اونچی طاقت میں دیا گیا ہو اور اس سے آرام آیا ہو تو اس کے بعد اسونیم کارب دینے سے آرام نہ آئے گا۔ بعض اوقات اس سے گڑبڑ ہو جاتی ہے اور علامتوں میں الٹ پھیر ہو جاتا ہے۔ لیکن جب لیکیسس بہت نیچی طاقت میں دیا گیا ہو اور مریض اس کے زہر سے متاثر ہو چکا ہو تو یہ اس کے بداثرات کو ختم کر دیتا ہے بشرطیکہ اونچی طاقت میں دیا جائے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دونوں کے عمل میں مطابقت ہے۔ یہ لیکیسس کی بہت سی زہریلی علامتوں کو دور کر دے گی۔ اگر آپ ایسے شخص کے چہرے کا معائنہ کریں جس کو سانپ نے کاٹا ہو تو اس سے آپ ان علامتوں کا مقابلہ کریں جو لیکیسس کھلا کر حاصل کی گئی ہیں۔ آپ کو دونوں میں گہری مطابقت نظر آئے گی۔ یہ بخوبی معلوم ہے کہ سانپ کاٹے پر اس کا بارہا استعمال ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ سارے کے سارے مریض بچ نہیں جاتے، تاہم اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ تو ہوا ہی ہے ورنہ اس کا نام نہ ہوا ہوتا۔ کسی دوسرے زہر کا اثر ختم کرنے کے لئے اس کا استعمال مت کیجئے۔ لیکن اگر خون کی پراگندگی میں سانپ بچھو وغیرہ کے ڈنک میں جب جسمانی طاقت از حد کمزور ہو چکی ہو اور جب سیاہ پتلا خون گرنے لگے جیسا کہ ایپس میں ہوتا ہے تو یہ فائدہ کرتا ہے۔ سانپ کے سارے زہروں میں سیاہ

خون کے اخراج کا عام رجحان پایا جاتا ہے اور یہ خون جمتا نہیں۔

اس میں آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں، سر درد کے ساتھ آنکھ کے آگے شعلے ٹوٹتے ہیں۔ ایک کے دو دکھائی دیتے ہیں، روشنی سے نفرت۔ "سینے پرونے کا کام کرنے کے بعد آنکھ کے آگے بڑے بڑے سیاہ داغ اڑتے نظر آتے ہیں۔" جب مذکورہ بالا جسمانی بناوٹ میں یہ علامتیں نمودار ہوں تو اس دوائی کے استعمال سے موتیابند میں آرام ملتا ہے۔ اس سے موتیابند کٹ جاتا ہے اور آنکھ کے شیشے صاف ہو جاتے ہیں۔ آنکھ میں جلن، کڑک، چبھن اور نہایت سرخ۔

اس سے سننے کی طاقت گھٹتی ہے اور کان سے پتلا جلن دار مواد خارج ہونے لگتا ہے۔ ناک سے بھی خون اور نزلے کی سی رطوبت گرتی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ناک سے جلن دار رطوبت گرتی ہے۔ "سخت درد ہوتا ہے جیسے دماغ ناک کی راہ باہر نکلا آرہا ہے۔ سویرے ہاتھ منہ دھوئے تو نکسیر آنے لگتی ہے۔ اہم علامت یہ ہے کہ جلد پر نہانے کے بعد چوڑے چوڑے سرخ داغ پڑ جاتے ہیں۔ نہانے سے سارے بدن میں سوجن آتی ہے اور نکسیر بھی شروع ہو جاتی ہے، دھڑکن بھی نہانے کے بعد بڑھ جاتی ہے۔

گلے میں جلن شدید لال بخار جیسی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ مثلاً خناق، گلے کی رنگت ارغوانی اور متورم ہوتی ہے۔ زخم بن جاتے ہیں، ان سے خون جانے لگتا ہے۔ گوشت کا گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بھاری کمزوری آتی ہے۔ گلے کے سارے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ گلے اور گردن سے باہر کے غدود بھی بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ خناق میں جب ناک بند ہو جاتی ہے تو بچہ سانس لینے کے لئے بار بار چونکتا ہے۔ یہاں بھی اس کی لیکیسس سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ مثلاً جونہی مریض کو نیند آتی ہے وہ دم گھٹنے سے چونک پڑتا ہے۔ خناق میں چھاتی کی تکلیف میں جبکہ زبردست کمزوری ہو اور سونے کے بعد مریض کی تکلیف بڑھتی ہو۔

حیض وقت سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ "حیض کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور اکثر چھیچھڑوں کی شکل میں گرتا ہے۔ "لیکوریا مواد جلن پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔" پیٹ اور رحم میں سخت کترن ہوتی ہے۔ رحم میں خراش، سوجن۔" اب میں آپ کو ایک ایسی بات بتانا چاہتا ہوں، جس کا ابھی تک چرچا نہیں ہوا۔ لیکن وہ اہم ہے اور وہ یہ ہے کہ رحم کی ساری خلا میں دکھن کا احساس ہوتا ہے۔ اکثر اوقات یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساری کی ساری خلاء دکھتی ہے۔ چھونے سے دکھن نہیں ہوتی۔ ایام حیض میں اس احساس کا زور رہا کرتا ہے۔ حیض وقت سے پہلے ہوتا ہے، بکثرت ہوا کرتا ہے۔ رطوبت کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ چھیچھڑے خارج ہوتے ہیں۔ رطوبت گرنے سے پہلے پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔

یہ دوائی نزلے اور کھانسی کی علامتوں سے بھی پُر ہے۔ ہوا کی نالیوں اور چھاتی میں زور کی گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ نزلے کی وجہ سے سانس رک جاتا ہے۔ علامتیں موافق ہونے پر یہ پھیپھڑوں میں رطوبت یا بلغم وغیرہ جم جانے کی حالت میں مفید ثابت ہوئی ہے اور پھیپھڑوں کو صاف کر دیتی ہے۔ خصوصاً جبکہ کف تھوکنا مشکل ہو۔ چھاتی میں بہت سی بلغم جمی ہوئی ہو اور چھاتی کمزور ہو۔ تپ دق کے آخری دور میں یہ بہترین مدد گار ہے۔ اس سے فوری مگر عارضی طور پر آرام آتا ہے۔ جب جسم سخت سرد ہو گیا ہو، جسمانی کمزوری بڑھ رہی

ہو۔ چھاتی میں کمزوری آگئی ہو، تو اس کی ایک ہی خوراک کافی ہے۔ چھاتی کی یہ کمزوری سٹینم گلے سے مشابہت رکھتی ہے۔ مریض زور سے کھانس نہیں سکتا اور اس کمزوری کی وجہ سے بلغم نہیں تھوک سکتا، جیسا کہ اینٹم ٹارٹ میں ہوتا ہے۔ دمہ کی کھانسی جو بار بار اٹھے۔

اس دوائی کی تکلیف آدھی رات کے بعد تین بجے خاص طور پر نمودار ہوتی ہے۔ کھانسی اسی وقت آتی ہے۔ جن بوڑھوں کو چھاتی کے نزلے کی تکلیف ہوتی ہے۔ ان کی تکلیف تڑکے تین بجے بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ انہیں دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ کمزوری آتی ہے، ٹھنڈا پسینہ آتا ہے اور دم کشی بھی ہونے لگتی ہے۔ نبض تقریباً غائب ہو جاتی ہے۔ دل انتہائی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ زرد اور سرد۔

''انتہائی سستی'' ناقص رد عمل، اس کے ساتھ کسی ایسی بیماری کا حملہ جس میں خون میں زہریلے اثرات آگئے ہوں۔ مثلاً ٹائیفائیڈ، خناق، لال بخار اور سرخبادہ وغیرہ۔ ان شکایتوں میں جو نازک صورت اختیار کر لیتی ہیں اور جب بہترین چنی ہوئی دوائیاں دینے سے بھی نزع کی حالت آجائے تو آپ کے سامنے ایسی مثال ہے جب یہ دوائی عصبی کمزوری کے لئے آرسینیکم کا مقابلہ کرتی ہے۔ ایلوپیتھی کے لٹریچر میں آپ نے دل کی حرکت قبل ہونے کی بات پڑھی ہے۔ وہ کہتے ہیں مریض روبہ صحت ہو رہا تھا کہ یکا یک دل کی دھڑکن بند ہو گئی اور مریض مر گیا۔ بیشتر حالتوں میں اگر اموینم کارب دیا گیا ہوتا تو بہت سی زندگیاں بچ گئی ہوتیں۔

''کھلی ہوا میں گھومنے سے نفرت، بچے نہانا دھونا پسند نہیں کرتے، گٹھیاوات کے درد بستر کی حرارت سے گھٹ جاتے ہیں۔ سردی کم ہو جاتی ہے۔'' گرم کمرے میں سر درد کم ہو جاتا ہے۔ نہانے دھونے سے بہت سی علامتیں پھر نمودار ہو جاتی ہیں۔ نکسیر آنے لگتی ہے۔ ہاتھ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ رگیں متورم ہو جاتی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا میں تکلیف بڑھتی ہے۔

اب ہم جلد کی ظاہری رنگت پر غور کرتے ہیں۔ ''جلد کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ چوڑے چوڑے گندے زخم جن میں تیز جلن ہو۔ شدید لال بخار جس میں مریض چونک اٹھے۔ بوڑھوں کا سرخبادہ جبکہ دماغی علامتیں بھی نمودار ہو گئی ہوں۔ جب کسی شدید مرض کا علاج ہو رہا ہو اور دانے نکل رہے ہوں۔ مثلاً کاربنکل یا سرخبادہ اور مریض کی حالت نہ سدھر رہی ہو تو پھر سمجھئے خطرہ ہے۔ فوراً ہی کوئی دوسری تلاش کرنا چاہیے۔ جب مریض کسی اندرونی تکلیف میں مبتلا ہو تو کاربنکل یا سرخبادے کے دانے نکلنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ جب یہ دانے نکل جانے کے فوراً ہی بعد آرام نہ آئے تو معاملہ نازک سمجھنا چاہیے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ افسوس ناک حالت آچکی ہے۔ اب اسے زیادہ دیر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بیماری کی شدت مہلک ثابت ہو چکی ہے۔ ایسے خطرے کا سدباب کرنے کے لئے جو دوائیں کام دے سکتی ہیں۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔ درحقیقت صحت اسی دوائی سے ہوگی جس کی زیادہ سے زیادہ علامتیں مریض کے مشابہ ہوں۔

اموینم میوریٹیکم (Ammonium Muriaticum)

مریض بار بار یہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے اس کے سارے بدن میں اُبال آرہا ہے۔ خصوصاً خون کی نالیوں میں۔ سردی سے گھبرائے، کھلی ہوا میں رہنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ تھمتماہٹ جو پسینہ کی شکل میں ختم ہو۔ کترن اور چبھن کے ساتھ درد۔ رطوبتی جھلیوں میں جلن اور خراش۔ پٹھوں میں کھنچاؤ کا احساس

جیسے وہ چھوٹے ہو رہے ہیں۔ اس کا فعل بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ قابل اعتبار ذہنی علامتیں بہت کم معلوم ہو سکی ہیں۔ بعض اشخاص کے بارے میں تشویش، خوف اور بے پروائی۔ سر میں عصبی اور سوداوی درد۔ سر میں کترن کے ساتھ درد۔ کنپٹیوں میں چبھن اور کترن، چاند اور دیگر اعضاء میں خارش۔ سارے بدن میں چیچک جیسے دانے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو اس سے موتیا بند میں بھی آرام ملا ہے۔ آنکھ کے آگے زرد دھبے آئیں۔ صبح شام یا دھندلی روشنی میں آنکھ کے پپوٹے اور کوئے میں جلن۔ تیز روشنی میں آنکھ کے آگے دھند۔ سرد ہوا میں چلے تو آنکھ میں جلن ہو۔ کم سنے، بایاں کان ہے۔ گلے کے بائیں حصے اور نرخرے کا نزلہ۔ چھینکیں بہت آئیں۔ چلتے چلتے آنسو گریں تو بھی ناک بند ہو۔ زکام اور نرخرے میں جلن۔ زکام کی روایتی دوائیوں کے سلسلہ میں اس کا بھی کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ خراش گلو اور نرخرے کا ورم۔ پرانے زمانے میں ان شکایتوں کے لئے نوشادر کی ایک ڈلی چاقو سے کاٹ کر پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی تھی۔ علامتیں خواہ کچھ ہی ہوں، سب اسی طرح کھاتے تھے۔ اکثر کو اس زکام سے خواہ اس کے ساتھ بخار ہو یا نہ ہو فوراً فائدہ ہو جاتا تھا۔ اب اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس کی علامتوں کا بہت احتیاط سے مطالعہ کرنا چاہیے۔

اس کی بیشتر علامتوں میں چہرہ زرد رہتا ہے۔ چہرے کی ہڈیوں میں کترن۔ نچلے جبڑے اور کان کے پیچھے کے غدود میں چبھن کے ساتھ درد۔ منہ اور ہونٹوں میں جلن و خراش جیسے اموینم کارب میں ہوتی ہے۔ زبان متورم۔ یہ ایسی خراش گلو کے لئے بہترین دوائی ثابت ہوئی ہے جس کو بیان نہ کیا جا سکے۔ خصوصاً اس حالت میں مفید ہے جبکہ جلن نمایاں ہو، سڑی ہوئی بلغم بکثرت نکلتی ہو، گردن اور گردن کے غدود میں پھیلن ہوتی ہو، شدید ورم، چہرہ زرد، گلے میں سوئیاں سی چبھیں، نگلنے پر سخت درد ہو، پیاس ہو یا نہ ہو۔

جو کچھ کھائے اسی کی ڈکاریں آئیں اور قے ہو جائے۔ بھوک کا احساس اور اس کے ساتھ جیسے پیٹ بھرا ہوا ہے۔ اپھارہ۔ پیٹ جیسے خالی ہو، معدہ اور تلی میں جیسے کوئی دانتوں سے کتر رہا ہو۔ پیٹ میں جلن چبھن اور کترن کے ساتھ درد۔ انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ پیڑو کے دائیں بائیں حصہ میں ران سے اوپر درد۔ حیض کے دنوں میں پیٹ اور کمر میں درد۔ پیٹ بڑھا ہوا، پھولا ہوا، لٹکا ہوا، بھاری۔ پیر پتلے۔ کمزور مقعد میں پاخانے کے بعد اور دوران میں خراش و جلن۔ پاخانہ چور چور ہو کر نکلے۔ سدے، جنگاسے لیں جلن اور چبھن، پاخانہ خارج کرنے کے لئے زور لگانا پڑے۔ امونیا کے سارے نمکوں میں اس دوائی کی طرح پُر درد بواسیر پائی جاتی ہے۔ یہ دستوں میں مفید ہے۔ جبکہ دست خون ملے پانی سے پتلے ہوں۔ صبح کو سبز چکنا دست۔ حیض کے دنوں میں اموینم کارب کی طرح دست اور قے۔ اس کے بڑھے ہوئے پروسٹیٹ غدود اور بڑھی ہوئی بچہ دانی میں آرام پہنچایا ہے۔

ہر ماہ حیض وقت سے پہلے آئے، اس کے ساتھ کمر اور پیٹ میں درد۔ خون کی رنگت سیاہ، جما ہوا، لوتھڑے سے جیسے کہ اموینم کارب میں ہوتا ہے۔ حیض کے دوران میں اکثر مقعد سے بھی خون جایا کرتا ہے اور ہیضہ جیسی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔

بچہ دانی سے رطوبت بکثرت گرے۔ بغیر درد کے سفید پانی بکثرت گرے۔ پیٹ اور حیض کی ساری

علامتوں کے ساتھ پیٹ میں زبردست اپھارہ، درد اور گڑگڑاہٹ۔

یہ ساری علامتیں اکثر لاغر بدن، زرد اور بیماروں جیسی، عورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ نزلے کی تکلیف جس کا اثر نرخرے اور سانس کی نالیوں پر پڑے۔ سوئی چبھنے، کترن اور جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے اور نرخرے میں جلن ہوتی ہے۔ گلے میں متواتر خراش ہوتی ہے اور نرخرے سے سفیدی کف نکلتی ہے۔ بازو استعمال کرنے یا جسمانی محنت سے تنگی سانس، کھلی یا سرد ہوا میں چھاتی پر بوجھ، نرخرے میں متواتر سرسراہٹ ہونے سے کھانسی آئے۔ دم گھٹنے والی کھانسی جو ہر روز ہو۔ ایسے کمزور بدن اشخاص کی دوائی ہے جو تپ دق کی طرح بڑھ رہے ہیں جنہیں ہر روز خشک کھانسی ہوتی ہے اور نبض کی رفتار تیز ہو۔

کمر کے ارد گرد سخت درد ہو جو رات کو بڑھے۔ کندھوں کے درمیان ٹھنڈک۔ اعضاء میں کترن، چبھن اور کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ اعضاء میں کھنچاؤ۔ پیروں کے اعصاب میں تناؤ۔ چلتے وقت رانوں کے پچھلے حصہ میں تناؤ۔ رات کو بستر میں پیر سرد ہو جائیں۔ رات کو پچھلے حصہ میں بکثرت پسینہ آئے۔ تمتماہٹ اور بخار۔

اگر آپ تجربہ کریں گے اور اس کا مطالعہ کریں گے تو اشارات کے مطابق اس دوائی کا استعمال کریں گے اور عموماً دیکھیں گے کہ ان تجربوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اناکارڈیم اورینٹل (Anacardium orientale)

اس دوائی میں نہایت عجیب وغریب خیال و قیاس پیدا ہوتے ہیں۔ دماغ کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اگر مکمل نہیں تو کم از کم بڑی حد تک جسمانی اور دماغی کمزوری آ جاتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے خواب میں ہوں۔ ہر چیز عجیب وغریب محسوس ہوتی ہے۔ بات بہت دیر میں سمجھ میں آتی ہے۔ از حد چڑچڑاپن۔ ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھے، بد دعائیں دے، یادداشت کمزور۔ ابھی ایک لمحہ پہلے اس کے ذہن میں جو بات تھی اس کو بھول جاتا ہے۔ تمام احساس مٹ جاتے ہیں اور مجھے لگتا ہے میں خواب دیکھ رہا ہوں، دماغی حالت بدل جاتی ہے۔ مزاج بدل جاتا ہے۔ کند ذہنی بڑھ جاتی ہے مریض خود اپنے آپ سے بحث کرتا رہتا ہے۔ "سیمابی طبیعت" نمایاں شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ یہ کام کروں یا وہ کروں یہ کروں یا نہ کروں۔ وہ پس وپیش میں رہتا ہے اور کچھ بھی نہیں کر پاتا۔ برے اور بھلے کی تمیز نہیں کر سکتا۔ اسے نحیف سی آوازیں آتی ہیں کہ یہ کام کرو، یہ مت کرو۔ محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی نیک و بد روح کے زیر اثر ہے۔ کوئی بد روح اس کو تشدد اور بے انصافی کرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ مگر کوئی دوسری نیک روح اس کو برا فعل کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس طرح دو روحوں میں جھگڑا رہتا ہے۔ دو متضاد ترغیبیں ٹکراتی ہیں۔ جس شخص کو انسانی خاصیت اور ذہنیت کا پورا پورا علم ہے۔ اگر وہ اس کی وضاحت کرے تو یوں بتائے گا کہ اس مریض کی بیرونی قوت ارادی میں نقص واقع ہوا ہے اور اندرونی قوت ارادی پر دوائیاں اثر نہیں کر سکتیں۔ اس کی بیرونی قوت ارادی متواتر بیرونی اثرات سے متاثر و متحرک ہوتی ہے۔ مگر اس کی حقیقی قوت ارادی جس میں اس کا ضمیر موجود ہے اس سے باز پرس کرتی ہے اور اس کو اس ترغیب پر عمل کرنے سے روکتی ہے۔ اس کا مشاہدہ ایسے شخص کی حالت میں بآسانی ہو سکتا ہے جو در اصل طبعاً نیک ہے۔ جب اس کی بیرونی قوت ارادی بیدار ہوتی ہے تو اس نے

دماغ میں ایک طرح کا خلل واقع ہو جاتا ہے۔ مگر جو شخص طبعاً بد ہے اور بدی میں مشغول رہتا ہے اس میں اس طرح کی علامت رونما نہ ہوگی۔

آسیب چھلاوہ جیسے ایک کندھے پر شیطان بیٹھا ہے اور دوسرے پر فرشتہ۔ وہ بدی سوچتا ہے، وہ بد دعائیں دینے اور قسمیں کھانے سے اپنے آپ کو روک نہیں سکتا۔ بے ساختہ ہنستا ہے جبکہ اس کو سنجیدہ ہونا چاہیے تھا۔ جب تک اس بیرونی قوت ارادی کا غلبہ قائم رہتا ہے وہ اسی طرح کرتا ہے۔ اندرونی پریشانی یعنی وہ اپنی ان حرکتوں پر اندر ہی اندر کڑھتا ہے۔ "خواہش اور دلیل میں تضاد و اختلاف۔ مریض نہیں سمجھتا کہ اپنی ذہنی ایذا کو کیونکر ظاہر کرے اور اس کو اس ایذا کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔" وہ سمجھتا ہے میری دو ضمیریں ہیں۔ "اصلیت کا یہ زیادہ صحیح اظہار ہے آخر کار بیرونی قوت ارادی مٹ جاتی ہے۔ جب کوئی شخص طبعاً بد ہے اور وہ اناکارڈیم کے تخریبی اثر میں ہے تو وہ تشدد پر اتر آئے گا۔

بدمعاش آدمی اپنی ضمیر کے خوف سے نہیں بلکہ قانون کے خوف سے سیدھا رہتا ہے۔ اناکارڈیم بیرونی قوت ارادی کو تباہ کرتا ہے اور اس کی جسمانی و ذہنی قوتوں کو سلب کر لیتا ہے اور اس کی بدلی ہوئی ضمیر سے تشدد کا کام کراتا ہے۔ یہ دماغ کے ایک حصہ پر کچھ ایسے طریقہ سے کام کراتا ہے کہ اس سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ میں نے اناکارڈیم، اوپم اور ارجنٹم سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ انسان کے دماغ پر ان کا کیا عجیب و غریب اثر ہوتا ہے۔ انسانی دماغ پر دوائی کے اثر سے حقیقی ذہنیت آشکارہ ہو جاتی ہے۔ اس سے ہمیں بہت سی سچی باتوں کا پتہ چل جاتا ہے اور بہت سے قیاس مٹائے جا سکتے ہیں۔ دماغ میں ایسی باتیں آتی ہیں جیسے ہر چیز خواب ہے، کوئی حقیقت نہیں ہے۔ دماغ میں جو خیال اٹکے وہی اٹک جائے۔ مریض سمجھتا ہے میں دو ہوں۔ اس کی وجہ یہ موہوم قیاس ہے کہ اندرونی اور بیرونی ضمیر (قوت ارادی) میں فرق و اختلاف ہے۔ مریض سمجھتا ہے ایک ضمیر جسم ہے اور دوسری دماغ۔ ہر وقت مکتی (نجات) کی باتیں ہی سوچتا ہے۔ میرے پہلو میں کوئی اجنبی موجود ہے۔ یہ احساس بھی ان دو ضمیروں کے ماننے کا ثبوت ہے۔ وہ سمجھتا ہے کوئی دو غیر چیزیں میرے ساتھ ہیں۔ ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف۔ یہ ذہنی کیفیت اس کو پاگل بنا دیتی ہے۔ مزاج اور خیال بدلتا رہتا ہے۔ ابھی اس نے کچھ دیکھا ہے اور دوسرے ہی لمحہ میں وہ اس کو سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے۔ ابھی چھلاوہ تھا اور ابھی گمان بن گیا۔ ان دونوں حالتوں کے لئے ہماری ریپرٹری میں ایک ہی عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے اور اکٹھا سمجھ کر دوائیں تجویز کی گئی ہیں۔ فرق ہے نوعیت کا۔ جب ذہن پر معمولی اثر ہو تو یہ چھلاوہ ہے۔ مریض جو کچھ دیکھتا ہے اس کو بخوبی سمجھنے سے معذور رہتا ہے۔ وہ بھوت پریت دیکھتا ہے۔ شروع میں وہ اپنی سمجھ سے فیصلہ کرتا ہے۔ کہ یہ بھوت پریت نہیں ہیں۔ مگر وہ آپ سے درخواست کرے گا کہ اس کو بھگا دو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ علامتیں ملتی جلتی ہیں۔ فرق ہے صرف نوعیت کا۔ اسی لئے ریپرٹری میں دونوں حالتوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے اور انہیں الگ الگ عنوان کے نیچے نہیں لکھا گیا۔

اناکارڈیم، ہائیوسائمس، سٹرامونیم اور بیلاڈونا میں بدی کا غلبہ لانے کی اہم خاصیت موجود ہے۔ ان کا اس جگہ برابر کی سمجھ بوجھ اور جذبات پر اثر ہوتا ہے۔ جب کوئی دوائی کسی شخص کو کوئی کام کرنے کی تحریک

دیتی ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس دوائی نے اس شخص کو مذکورکی ضمیر پر اثر کیا ہے اور جب اس کی عقل پر اثر ہوا تو سمجھئے کہ اس نے اس کی سمجھ بوجھ پر اثر کیا ہے۔ دوائیاں دونوں پر ہی اثر کرتی ہیں۔

پست ہمت شکستہ دل۔ اس بات کا خوف کہ کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے۔ ڈرتا ہے میرے پیچھے چور لگے ہوئے ہیں۔ سمجھتا ہے کہ میرے دشمن موجود ہیں۔ ہر چیز اور ہر شخص سے ڈرے۔ اندرونی پریشانی کا غلبہ، بے اطمینانی، سمجھتا ہے کہ میں ساری دنیا سے الگ تھلگ ہوں۔ اس کی بھلائی کے لئے جو کچھ کیا جا رہا ہو وہ اس کے نتیجے سے ناامید ہو جاتا ہے۔ انتہائی بزدل، یہ اندیشہ کہ کوئی نہایت خوف ناک واقعہ ہونے والا ہے۔ اداس غمگین۔ چڑچڑا، اندر اندر ہی کڑھتا رہے۔ ناشائستہ، یادداشت کی کمزوری کی شکایت کرے۔ ذرا سی بات پر غصہ میں آجائے۔ زبردست بات یہ ہے کہ تمام اخلاقی جذبات اس کو خیر باد کہہ جاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ظالم محسوس کرتا ہے۔ اپنے جسم کو خود ہی زخمی کر لیتا ہے اور اس کو محسوس نہیں کرتا۔ ظالم، حاسد، کینہ ور اور شرارتی۔ ذہنی جوش کے برے اثرات، ذہنی کمزور، خوف اور غم کے بداثرات، مذہبی جنون میں مفید ثابت ہوا ہے۔ جبکہ بیرونی اور اندرونی ضمیروں میں ٹکراؤ تضاد و اختلاف پایا جائے۔ یہ بائیو سائمس کے مشابہ ہے۔

بیشتر تکلیفیں کھانا کھانے سے مٹ جاتی ہیں۔

جگہ جگہ دباؤ کا احساس، جس کو بیان کرتے ہوئے مریض کہتا ہے کہ ڈاٹ لگی ہوئی ہے۔ یہ احساس سارے جسم میں ہوتا ہے مثلاً ناک، سر، آنکھ، ناف اور ریڑھ ہیں۔ ہر چیز بہت دور معلوم ہوتی ہے۔ ہر چیز عجیب وغریب دکھائی دیتی ہے۔ بو کا وہم۔ سمجھتا ہے کہیں لکڑی جل رہی ہے۔ کبوتر کی بیٹھ پڑی ہے۔ پرانا خشک زکام۔

سارے کے سارے جسم پر علامتیں بخوبی ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر بظاہر ذہنی علامتیں ہی اہم ہیں اور ذہن ہی علامتوں کا بڑا نمائندہ ہے۔ عام طور پر جب ذہنی علامتیں اہم اور زبردست ہوں تو ساری جسمانی علامتیں انہیں میں آجاتی ہیں۔

اس میں لرزہ اور لقوے کی سی کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ جسم کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ مرگی، جیسے جسم، اعضا یا سر کے ارد گرد رسہ بندھا ہوا ہے۔ یا جیسے کوئی ڈاٹ بند ہے۔ دانے بہت کچھ رسٹاکس سے ملتے جلتے ہیں۔ سرخباد کے دانوں کی رنگت گہری دھندلی شدید نوعیت۔ یہ رسٹاکس کے زہر کا مصلح (توڑ) ہے۔ سارے جسم پر زرد چھالے عام نکلتے ہیں۔ پھنسیوں میں سخت خارش۔ نیٹرم میور کی طرح ہتھیلیوں پر مسے۔ جلد میں سخت جلن۔ رسٹاکس خاندان کی جتنی بھی دوائیاں ہیں اس کی علامتوں سے اس کی علامتوں کا گہرا تعلق ہے۔

انٹی مونیم کروڈم (ANTIMONIUM CRODUM)

آپ حیران ہوں گے، جب آپ اس دوائی کی علامتوں کا مطالعہ کریں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کی تمام علامتوں کا مرکز معدہ ہے اصل شکایت خواہ کچھ ہی ہو معدہ اس میں حصہ ضرور لے گا۔ معدہ میں درد ہوتا ہے اور متلی آنے لگتی ہے۔ سر میں درد ہوگا مگر تکلیف میں معدہ بھی حصہ دار ہوگا۔ تکلیف کی نوعیت خواہ کچھ

ہی ہو ہضم کے فعل میں ضرور خلل واقع ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں یہ بھی سچ ہے کہ اگر مریض خود معدہ خراب کر لے تو اس کی طبیعت مکمل طور پر خراب ہو جائے گی۔

اہمیت کے لحاظ سے، ذہنی علامتیں اہم ہیں۔ کیونکہ ان سے اس جسمانی بناوٹ کا پتہ چلتا ہے۔ جس پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ نہایت سنجیدہ ذہنی حالت پیدا کرتی ہے۔ زندہ رہنے کی خواہش قطعاً مفقود ہو جاتی ہے۔ معالج جانتے ہیں کہ اگر مریض میں زندہ رہنے کی خواہش مٹ جائے تو پھر معاملہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ زندگی بار بن جاتی ہے۔ جب میں کسی مریض کو یہ کہتے سنتا ہوں کہ "ڈاکٹر! کاش میں مر جاتا۔" مجھے ایسا مریض پسند نہیں ہے۔ ایسے مریض کے جسم کی گہرائی میں کہیں کوئی بڑا نقص ہوتا ہے۔ جس کو دور کرنا آسان کام نہیں ہوتا ہے۔ جسم میں کوئی نہ کوئی پوشیدہ خطرہ موجود ہے اور جب اس خطرے کو سر اٹھانے کا موقعہ ملے گا تو مریض ضرور مر جائے گا۔ "زندگی سے بیزاری" یہ حالت خاص کر ایسے بخاروں میں نمودار ہوتی ہے جبکہ درجہ حرارت کم رہتا ہے مثلاً موتی جھرہ۔ اس میں ٹائیفائیڈ جیسی مکمل کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس میں تینوں طرح کے بخار پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جس میں درجہ حرارت متواتر قائم رہے۔ جس میں درجہ حرارت کم اور پھر بڑھے اور جو باری سے آئیں۔ اس کی کمزوری آرسینکم کی کمزوری کے مشابہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آرسینکم میں موت کا خوف غالب رہتا ہے۔ جبکہ اس دوائی میں زندہ رہنے سے بیزاری نمایاں ہوتی ہے۔ لہٰذا یہی امتیاز ہے۔ مزید برآں آرسینکم میں بے چینی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس دوائی میں یہ بے چینی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ آرسینکم میں شدید پیاس لگتی ہے۔ جبکہ اس میں پیاس قطعاً نہیں ہوتی۔ اگرچہ دونوں دوائیوں میں بخار کے ساتھ انتہائی کمزوری پائی جاتی ہے تاہم دونوں میں ایسے بنیادی اختلاف اور فرق موجود ہیں کہ دونوں کے استعمال کا چناؤ کرنے میں دقت پیش آنے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔

قسم کا ٹائیفائیڈ اکثر ایسی نوجوان لڑکیوں میں پایا جاتا ہے جو اب نوجوان ہو چلی ہیں اور جن میں خون کی کمی واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ وہ زندگی سے بیزار ہو جاتی ہیں مگر یہ بیزاری قیاسی اور فرضی ہوا کرتی ہے۔ شدید کمزوری آ جاتی ہے۔ اس قسم کی کمزوری اور غشی کے دورے یکا یک ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ اس میں ایک اور عام بات بھی پائیں گے جو اسی وقت نمودار نہیں ہوتی۔ وہ اس کے ساتھ ادل بدل کر نمودار ہوتی ہے یا پھر گاہے بگاہے نمودار ہوا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان جوشیلی، تند اور من ہی من مزے لینے والی سوداوی مزاج کی عورتوں کو کھڑکیوں کے رنگین شیشوں میں سے بھی دل کش چاندنی نظر آیا کرتی ہے۔ یا سر شام چاند کی چاندنی نہایت خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ کتابوں میں اس کا بیان یوں کیا گیا ہے۔ "چاندنی میں جذبات کا ابھار" یہ وہم کی حالت ہے۔ جذبات کا بے ضابطہ اور بے قاعدہ اظہار اس طرح کے جذبات صرف بیماروں میں ہی پیدا ہو سکتے ہیں یا ان سوداوی طبیعتوں میں جہاں مزاج یکساں نہ رہتے ہوں۔ مریض کی اس قسم کی حالت سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اٹم کروڈ کی ذہنی اور جسمانی بناوٹ کی تصویر ہے۔ ان دانوں میں جسمانی اور ذہنی حالتوں کے ساتھ معدے کا مکمل تعاون اس حلیہ کو پورا کرتا ہے۔

اس دوائی میں ایک اور عام بات پائی جاتی ہے اور آپ کو چاہیے کہ اس کو ذہن نشین رکھیں۔ یہ عام بات ہے چھوٹے اور بڑے جوڑوں میں درد۔ یہ علامت موسم کی تبدیلی کے ساتھ بدلتی ہے۔ مرطوب تر موسم میں۔

ٹھنڈے پانی میں نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرم پانی میں نہانے سے، گرمی میں گھٹتی ہے۔ ترش شراب پینے سے اور کوئی ایسی چیز کھانے پینے سے جو طبیعت میں عارضی طور پر جوش لائے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں "شراب پینے سے تکلیف بڑھتی ہے" تو صرف اتنا ہی معلوم کر لینا اہم نہیں ہے کہ شراب پینے سے مریض کی تکلیف بڑھتی ہے۔ بلکہ اس تکلیف کی نوعیت بھی معلوم کرنی چاہیے۔ جو شراب پینے سے نمودار ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو نشہ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ مگر ذہنی تکلیف کی نسبت جسمانی تکلیف زیادہ بڑھتی ہے۔ اس کے جوڑوں کا درد ترش شراب پینے سے بڑھ جاتا ہے۔ جسم میں ہر قسم کے درد بھی بڑھ جاتے ہیں۔ سر درد آجاتا ہے اور سب سے زیادہ تکلیف بڑھتی ہے معدے میں۔

اس مرض کی تکلیف رات کو مرطوب موسم میں، سرد مرطوب موسم میں بڑھتی ہے اور خاموشی سے لیٹ جانے پر، گرمی سے، سینک دینے پر آرام ملتا ہے۔ مگر زیادہ گرمی ملنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ گرم کمرے میں بھی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ بیشتر علامتیں سورج کی دھوپ سے اور بلکی انگیٹھی کی حرارت سے بھی بڑھتی ہیں۔ آگ تاپنا یا اس سے حرارت پہنچانا۔ انٹم کروڈ کا مریض کسی بھی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کسی بچے کو کالی کھانسی ہے تو اسے آگ کی طرف دیکھنے سے زیادہ کھانسی آئے گی۔ یہ بات بڑی حیران کن اور عجیب ہے۔ اس کی وضاحت کرنے کیلئے کوئی دلیل ہے نہ کوئی اصول۔ تاہم یہ ناقابل تردید حقیقت ہے۔

جوڑوں کے درد کی نوعیت اس سرعت سے بدلتی ہے کہ آپ کو حیران ہو کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اندرونی علامتیں کہاں چلی گئیں۔ صرف رات یا دن کے بعد ہی مریض قے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ قے بروقت ہوتی رہتی ہے۔ دنوں کیا ہفتوں تک جاری رہتی ہے تاوقتیکہ درد کی شکایت دوبارہ نمودار نہ ہو جائے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ یہ پرانا درد پھر کیسے آجاتا ہے۔ درد ہر بار اپنی جگہ بدل لیتا ہے۔ درد ہاتھ پاؤں میں یکا یک بند ہو جاتا ہے اور پھر معدے کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسے معدے کا گنٹھیا کا درد کہہ سکتے ہیں۔

اس دوائی میں نزلے کی علامتیں بھی ہیں۔ مثلاً ناک کا نزلہ، معدہ کا نزلہ اور مقعد کا نزلہ، ترش شراب پینے سے یا ٹھنڈک لگنے سے مذکورہ بالا اعضاء سے رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اس نزلے کی نہایت تکلیف دہ صورت یہ ہے کہ رات کو ناک قطعاً بند ہو جاتی ہے۔ جونہی مریض گرم یا معمول سے زیادہ گرم کمرے میں داخل ہوتا ہے اس کی ناک بند ہو جاتی ہے۔ زکام میں پرانا ہونیکا رجحان کیونکہ گردش خون کمزور اور ناکافی ہوتی ہے اور جسم بھی کمزور ہوتا ہے۔ جب یہ پرانا ہو جاتا ہے تو رات کو تکلیف میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ سر درد بھی آتا ہے۔ جونہی نزلہ کم ہوا اور خشک ہوا سر درد بڑھ جاتا ہے۔ سر میں عصبی تکلیف اور قے، اکثر دائمی سر درد ہوتا ہے اور گھر والے اس کو معدے کی خرابی سے ہونیوالا دائمی سر درد کہتے ہیں۔ مگر یہ حالت صرف سردی لگنے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جب کہ گاڑھی رطوبت خشک ہو گئی ہو۔ سانس میں جو ہوا اندر جائے اس سے ناک میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے آگ لگ گئی ہو۔ اکثر یہ تکلیف قے ہو جانے کے بعد مٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی نہیں بھی مٹتی تاہم سر درد کئی دن تک جاری رہتا ہے خواہ قے کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ یا بہت دنوں تک قے جاری رہنے کے بعد سر درد بند ہو جائے۔ ایسی دوائیاں ہیں جن میں سر درد کی شکایت

پائی جاتی ہے اور وہ سر درد قے سے گھٹ جاتا ہے۔ مگر اس دوائی کی نرالی خوبی یہ ہے کہ مریض دیر تک قے کرتا رہتا ہے۔ اس سے سست ہو جاتا ہے اور آخر پژمردگی آ جاتی ہے۔ سر کو ادھر اُدھر گھمانے سے اور رات کو سر درد بڑھ جاتا ہے۔ لیٹ جانے سے، خاموشی سے، کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے گھٹ جاتا ہے اور گرم کمرے میں، زیادہ گرمی سے، تیز آنچ کے پاس بیٹھنے سے اور روشنی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اب آپ یہ سمجھیں کہ سر درد، نزلہ اور معدہ کے درد کا اس میں کیا تعلق ہے۔ چونکہ مریض بیمار ہے لہٰذا آپ اس کی علامتیں الگ الگ نہیں لے سکتے۔ مریض کو کافی مان کر ہی آپ کو دوا تجویز کرنا پڑے گی۔

بلغمی جھلیوں کے بارے میں بھی ایک قابل ذکر اور اہم بات ہے۔ ان جھلیوں میں دودھیا سفید رنگ کا مواد خارج کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کا اظہار خاص طور سے زبان پر ہوتا ہے۔ ساری کی ساری زبان دودھ جیسی سفید ہوتی ہے۔ آپ یہ حالت ان تمام بیماریوں میں پائیں گے جہاں اس دوائی کی ضرورت ہوگی۔ بچوں کے معدے کی خرابی میں، معدے کی خرابی سے آنے والے بخاروں میں، بخار اور کثرت قے کی تکلیف میں، اعصاب کی شدید بے چینی میں، ٹائیفائیڈ میں، معدے کی خرابی میں زبان دودھ جیسی سفید ہوگی۔ معمولی سی اکساہٹ پر مریض قے کرنے لگے گا اور اس کا دم گھٹنے لگے گا۔ اسے کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے حتیٰ کہ روٹی کی بو اور اس کے خیال تک سے اسے نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ علامت آرسینکم کے مشابہ ہے۔

- رات کو سونے سے پہلے کوئی ٹھنڈے پانی میں نہائے اور صبح سو کر اٹھے تو گلا بیٹھا ہوا ہوگا اور ایک حرف بھی نہ بول سکے گا۔ بظاہر اس میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ مگر مریض کو اس تکلیف کا پتہ نہیں چلتا اور صبح سویرے اٹھنے پر ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نرخرے کی گھٹن ہوتی ہے اور گلا جکڑا جاتا ہے۔ ...ن کا اثر گلے سے بھی نیچے چلتا ہے اور سانس کی نالی کے بالائی حصہ تک جا پہنچتا ہے۔ اس کے نتیجے ... انکائیٹس یا نمونیہ ہو جاتا ہے۔

شدید تشنجی کھانسی جس کا ہر دورہ کمزور ہوتا چلا جائے یعنی پہلا دورہ نہایت شدومد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس بار کھانسی سے سارا جسم ہل اٹھتا ہے۔ وقفہ بھی کم یا زیادہ رہتا ہے۔ اس کے بعد کھانسی کا جو دورہ ہوگا اس کی شدت اس سے ہلکی ہوگی اور تندی بھی کم ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس! آخر ایک ایسا دورہ بھی ہوگا جس میں معمولی کھانسی بھی آئے گی۔ آپ اس کو دورے کا نام نہ دے سکیں گے۔ جب اس قسم کی کھانسی کا پہلا دورہ سارے جسم کو ہلا دے، خواہ یہ کھانسی برانکائیٹس کی ہو یا کالی کھانسی اور جب زبان سفید ہو اور معدے کی بھی چھوٹی موٹی خرابی ہو تو انٹم کروڈ دینے سے ہی فائدہ ہوگا۔ یہ فوراً ہی بیماری کی ساری نوعیت بدل دے گا۔ کھانسی کی شدت سے ساری چھاتی دکھنے لگتی ہے جیسے اس کو کچل دیا گیا ہو۔

معدے کی علامتوں پر خاص طور سے غور کرنا چاہیے۔ متواتر متلی، پیٹ میں جیسے کوئی ٹھوس گولہ موجود ہے۔ ہر وقت یہ محسوس ہو کہ بہت زیادہ کھا لیا ہے۔ معدے میں بھاری بوجھ ہے۔ حالانکہ قطعاً کچھ نہ کھایا ہو۔ معدہ میں اپھارہ حالانکہ پیٹ خالی ہوتا ہے۔ اپھارے کا احساس اور قے۔ معدہ قطعاً خالی ہو جانے کے بعد قے میں لیس دار مواد نکلے۔ دیر تک قے ہوتی رہی۔ متلی ہوتی رہے، معدہ میں تکلیف و بوجھ اور یہ شکایت

متواتر ہی قائم رہے۔ قے آنے سے بھی آرام نہ ملے اور کمزوری متواتر بڑھتی رہے۔

جگر یا اس کے کسی حصہ کا ورم یا سختی۔ پت کی تھیلی میں درد، جگر میں سخت درد، کھرونچ، کترن، بعض اوقات ان علامتوں کے ساتھ یرقان بھی ہوتا ہے۔

پیٹ کے بارے میں بھی چند علامتیں گروہ کی شکل میں موجود ہوتی ہیں۔ سخت درد، جلن، زبردست اپھارہ جو بتدریج بڑھتا ہی رہے جیسے کوئی پیچ کس رہا ہے۔ یہ احساس متواتر بڑھتا رہتا ہے۔ یہ حالت ٹائیفائیڈ میں آتی ہے۔ یہی حالت اپھارہ اور گرمی کے موسم میں دستوں میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ معدے کی علامتوں کے ساتھ زبان سفید سرد پانی میں نہانے سے تکلیف ہو، ایسا جسم جس کے جوڑوں میں درد ہوتا ہو۔ انگلیوں کے جوڑوں میں گانٹھیں نکلیں اور ان میں درد نہ ہو۔ پیٹ میں اپھارہ، درد اپھارہ اس کی موٹی موٹی علامتیں ہیں مگر ان کا مجموعی طور پر ظاہر ہونا لازمی ہے۔

اس میں دست بھی آتے ہیں۔ ان دستوں میں سدے اور پتلا فضلہ نکلتا ہے۔ ترش شراب پینے سے دست آنے لگتے ہیں۔ مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ حاجت بڑی دیر میں رفع ہوگی۔ وہ بھاگ کر پاخانے جاتا ہے۔ مگر ایک چھوٹا سا سدہ اور ذرا سا پتلا سا پانی خارج ہوتا ہے۔ اس کے جلد ہی بعد پھر حاجت ہوتی ہے اور پھر وہی حالت ہوتی ہے یعنی ایک دو سدے اور تھوڑا سا پتلا دست آتا ہے۔ گرمی میں ایسے دست آیا کرتے ہیں۔ آخر کار معدہ خالی ہو جاتا ہے اور تب سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ بہت دیر تک پاخانے میں بیٹھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ سخت کمزوری آتی ہے۔

جوڑوں کے درد کے پرانے مریضوں کی تکلیف دہ بواسیر۔ بواسیر کی یہ تکلیف سرد مرطوب دن، ٹھنڈے پانی میں نہانے سے اور اگر وہ کافی بیوقوف ہے اور ترش شراب پی ہے یا ترش چیزیں کھائے تو ان سے بھی بڑھتی ہے۔ معدہ، انتڑیوں، مقعد اور بواسیر کی تکلیفیں معدہ خراب ہونے سے بڑھتی ہیں۔ خصوصاً ترش شراب پینے سے، ترش پھل کھانے سے، یا ناقابل ہضم چیزیں کھا لینے سے معدہ بگڑا ہو۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے سے اور مرطوب موسم میں بھی معدہ خراب ہو جایا کرتا ہے۔

پیڑو کی خلاء خصوصاً عورتوں کو، اس قدر ڈھیلی پڑ جاتی ہے کہ وہاں نیچے کے رخ دباؤ کھنچاؤ کی تکلیف ہوتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ پیڑو کے اندر کی ساری چیزیں باہر نکل آئیں گی۔ اخراج رحم اور سفید پانی جیسا اخراج۔ حیض کی کئی طرح کی خرابی، خصیۃ الرحم میں درد و بے چینی جیسا کہ ہسٹریا کی مریضہ لڑکیوں میں ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی تکلیف میں بھی یہ دوائی کام آتی ہے جن کی محبت کا جواب حوصلہ افزا نہ ملا ہو اور جو شیخ چلی ہوں۔

یہ دوائی پسینہ لاتی ہے۔ بکثرت اور کمزوری پیدا کرنے والا پسینہ۔ رات کو پسینہ آئے جیسا کہ ہم لمبی چلنے والی بیماریوں میں پاتے ہیں۔ ذرا سی محنت سے پسینہ آ جائے۔ اگر ذرا بدن گرم ہو جائے تو اسے اچھی طرح پسینہ آ جاتا ہے اور پھر سردی لگتی ہے۔

جلد پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ مسے دکھیلیں نکلنے کا رجحان۔ ناخنوں و بالوں کی شکل و صورت بگڑنے لگے۔ ناخنوں کے نیچے سخت کیلیں اور سینگ سے ابھار نمودار ہوں جو انتہائی تکلیف دہ ہو۔ انگلیوں کے سروں پر

چھوٹی چھوٹی کیلیں نکلیں۔ ذرا سا دباؤ پڑتے ہی گانٹھ یا زخم پڑ جائے۔ آپ دیکھیں گے کہ محنت مزدوری کرنے والوں کے پاؤں کی جلد غیر معمولی طور پر موٹی ہو جاتی ہے۔ انہیں چلنے پھرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ گانٹھیں دکھتی ہیں۔ وہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتیں۔ چھوٹی چھوٹی کیلیں بہت نکلتی ہیں۔ [illegible] ن کی گانٹھیں بنانے اور انہیں سخت کرنے کا رجحان اس دوائی میں پایا جاتا ہے۔ ہاتھوں پر مسے نکلتے ہیں۔ بال گندے ہو جاتے ہیں۔ جلد پر دانے نکلتے ہیں۔ جن کی تہہ سرخ ہوتی ہے۔ یہ تہہ متورم اور دکھتی ہوئی ہے۔

اب اگر آپ اس کے تجربوں کا مطالعہ کریں گے، اس کی خاص خوبیوں پر غور کریں گے اور جو کچھ حاصل ہوا اسے ذہن نشین کریں گے تو آپ کو اس کی علامتیں بخوبی سمجھ میں آجائیں گی۔

انٹی مونیم ٹارٹاریکم (Antimonium Tartaricum)

اس دوائی کے مطالعہ میں ہمیں سب سے پہلے جو کچھ ملتا ہے وہ مریض کے چہرے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ چہرہ پیلا اور بیماروں جیسا۔ ناک کھنچی ہوئی اور سکڑی ہوئی۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی۔ ان کے گرد سیاہ حلقے ہونٹ پیلے اور سکڑے ہوئے۔ نتھنے پھولے ہوئے، بار بار پھیلتے ہوئے نتھنے اندر سے گہرے سیاہ۔ چہرے پر ایذا کے آثار، کمرے کا ماحول ناخوشگوار تیز سڑاند سے بھی بڑھ کر اور آپ کو یہ محسوس کرنا پڑے کہ یہاں موت موجود ہے۔ سارے کا سارا خاندان پریشان۔ ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دیں۔ دایہ بھی جوش میں اور مصروف نظر آئے۔ آپ یہ سب کچھ دیکھ کر ہومیوپیتھی دوائی تجویز کریں۔ یہ جوش کی حالت ہے اور آپ اس میں پھرتی سے کام نہیں کر سکتے۔ تاہم اس حالت میں آپ نہایت جلدی سے دوائی تجویز کر سکتے ہیں۔ یہ حالات آپ کے سوچنے میں قدرے رکاوٹ ڈالیں گے مگر آپ کو بہترین طور پر اور نہایت پھرتی کے ساتھ سوچنے کی مشق ہونا چاہئے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سی حالت ہے جہاں اس دوائی کی علامتیں اور خوبیاں ظہور میں آتی ہیں۔ اول نزلے کے مریضوں میں ایسے مریض جن کی صحت بیماری نے چکنا چور کر دی ہے۔ لاغر، بچے اور بوڑھے۔ سانس کی نالی کے بالائی حصہ کا نزلہ۔ اگر ہمارے کان کھلے ہوں تو ہم چھاتی میں گڑگڑاہٹ اور بلبلے اٹھنے کی سی آواز سن سکتے ہیں۔ اگر آپ کبھی موت سے ہم آغوش ہوتے ہوئے مریض کے کمرے میں رہے ہوں تو آپ نے آخری وقت کی گڑگڑاہٹ سنی ہوگی۔ یہ گڑگڑاہٹ بھی اسی جیسی ہوتی ہے۔ بار بار ہلکے سے رنگ کی، سفیدی مائل بلغم منہ بھر بھر کر آتی ہے۔ یہ حالت ایسی ہوتی ہے جس میں چھاتی میں بار بار کف بھر جاتا ہے۔ شروع شروع میں مریض میں اتنی طاقت رہتی ہے کہ وہ اسے تھوک سکے۔ مگر آخر کار کف کی زیادتی کی وجہ سے دم گھٹنے لگتا ہے اور چھاتی و پھیپھڑوں میں اس بلغم کو تھوکنے کی سکت نہیں رہتی۔ انفلوئنزا میں یہ حالت ہوتی ہے۔ شروع میں یہ تکلیف بڑی سرعت سے آتی ہے اور بڑے زور سے چلتی ہے۔ ممکن ہے اس میں کمزوری جلدی آنے لگے۔ مثلاً تین چار دن یا ایک ہفتہ کے اندر ہی بیماری کے پہلے چند روز شاید انٹی مونیم ٹار کی علامتیں ظاہر نہ کریں۔ جب تک ردعمل اچھا ہوگا اور مریض میں طاقت رہے گی تب تک

آپ کو مذکورہ بالا چہرہ، نزع کی حالت اور ٹھنڈا پسینہ نظر آئے گا۔ آپ کو چھاتی میں یہ نرز گڑاہٹ بھی سنائی نہ دے گی۔ کیونکہ یہ علامتیں اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب ردعمل بند ہو جاتا ہے اور مریض کی جسمانی سکت پر بیماری کا غلبہ چھا جاتا ہے۔ انٹم ٹار میں کمزوری اور ردعمل کی کمی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ انہی حالتوں میں مفید ہوتی ہے جو مندرجہ بالا علامت پیش کریں۔ یا پھر ایسے مریضوں میں جو کمزور ہوں اور اس قدر کمزور ہو چکے ہوں کہ اب بدن میں ردعمل کی صلاحیت ہی نہیں رہی۔ نمونیہ کے ساتھ برانکائیٹس میں، سانس کی نالی کے بالائی حصہ کے ورم میں، سانس کی نالیوں کے عام ورم میں یہ امکان رہتا ہے کہ ورم کے ساتھ خشکی ہو گی یا بلغم نکلے گی۔ اگر چند ہی روز میں یہ تکلیف شدت اختیار کر جائے تو پھر کمزوری آ جائے گی اور ردعمل بند ہو جائے گا۔ مگر پہلی حالت میں انٹم ٹار کام نہ کرے گا۔ وہاں اس کی علامتیں نہیں ہیں۔ اس حالت میں برائی اونیا یا اپیکاک کام دے گا۔ اس حالت میں آپ دیکھیں گے کہ وہاں یہ دوائیاں کامیاب رہی ہیں اور کامیاب رہتی ہیں۔ ماسوائے ان چند حالتوں کے جبکہ مذکورہ بالا قسم کی کمزوری پیدا ہو چلی ہو اور ردعمل بند ہو گیا ہو۔ تب اس حالت میں یہی دوائی کام دے گی۔ یہ دونوں حالتیں آنے پر دوسری دوائی کی حتیں آ جاتی ہیں اور یہ دائرہ اثر انٹم ٹار کا ہے۔

اپیکاک میں بھی اس قسم کی گڑگڑاہٹ پائی جاتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ پھیپھڑوں میں بلغم خارج کرنے کی زبردست طاقت ہوتی ہے اس دوائی کی گڑگڑاہٹ بہت دنوں کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ مگر اپیکاک میں یہ پہلے ہی دن نمودار ہو جاتی ہے۔ انٹم ٹار میں کھانسی آتی ہے۔ قے آتی ہے۔ گلا گھٹتا ہے مگر اس کے ساتھ مریض انتہائی طور پر کمزور ہو جاتا ہے، ردعمل بند ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا ہونے لگتا ہے۔ ظاہری طور پر یہ دکھائی دینے لگتا ہے کہ وہ مرجائے گا۔ جب آپ انٹم ٹار کے مریض کو کھانستے سنیں گے۔ آپ کو فوراً یہ بات سمجھ میں آ جائے گی کہ اس کے پھیپھڑوں میں ازحد کمزوری آ چکی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پھیپھڑوں میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ گہرے سانس کے ساتھ بلغم کو باہر پھینک دیں۔ مگر انٹم ٹار دینے کی نوبت تب آ جاتی ہے جب ان میں یہ طاقت نہ رہے۔ چھاتی بلغم سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور گڑگڑاتی ہے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھانسی آتی ہے۔ مگر بلغم خارج نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی ہے تو صرف ذرا سا اور اس سے مریض کو آرام نہیں ملتا۔ چھاتی بلغم سے بھری ہوتی ہے۔ دم گھٹتا ہے اور مریض موت کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔

بلغم باہر نکالنے کی سکت نہ رہنے کی وجہ سے وہ کاربونک ایسڈ کے زہر سے مرنے لگتا ہے۔ نمونیہ کی حالت میں، جب مریض سردی کا شکار رہتا ہے تو شاید یہ سخت حملہ ہو، اس قدر شدید کہ شاید پہلے بہت کمزوری پیدا کر دے۔ مثلاً 2 یا 3 دن کے بعد ہی۔ انٹم ٹار کو شروع میں جب سردی کا زور ہو اور جب بیماری پورے زور سے چل رہی ہو۔ ظاہر نہیں ہوتا یہ صرف اس وقت کام آتا ہے جب نزع کی حالت شروع ہو جائے یا ابتداء میں ایسی کمزوری آ جائے۔ بشرطیکہ مریض بوڑھا ہو۔ کیونکہ وہ بیماری سے جلدی ہی کھوکھلا ہو جائے گا اور ردعمل کی سکت آسانی سے سلب ہو جائے گی۔ ایکونائٹ، بیلاڈونا، اپیکاک اور برائی اونیا اس کے سراسر خلاف ہیں کیونکہ یہ نہایت تندی سے آتے ہیں۔ جبکہ انٹم ٹار نزع کی حالت میں آتا ہے۔ معمولی بخار یا بالکل نہ ہو۔ ٹھنڈا پسینہ، بدن سرد۔ ردعمل کی کمی اور مذکورہ بالا قسم کا چہرہ۔ یہ انٹم ٹار کی ایک علامت ہے۔

ایسی دوائی ہے جو تحت قسم کے برانکائیٹس، نمونیہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان بیماریوں کے بیشتر مریض اسی حالت میں مرتے ہیں جس کا اینٹم ٹارٹ نقشہ پیش کرتا ہے۔ یہ مریض جوڑوں کے درد کا پرانا مریض ہوتا ہے۔ لمبی بیماری کی وجہ سے کمزور ہوتا ہے۔ ہمیشہ کانپتا رہتا ہے۔ چہرہ زرد ہوتا ہے۔ جوڑ بڑھ جاتے ہیں۔ موسم کے مرطوب ہوتے ہی چھاتی، نرخرہ اور سانس کی نالی کے بالائی حصے کا نزلہ نمودار ہوتا ہے۔ جس میں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ مریض فوراً ہی جاگتا ہے۔ کمزوری آجاتی ہے اور چھاتی میں بلغم ہونے لگتی ہے۔ یہ تکلیف ایسے بچوں کو بھی ہو جاتی ہے جنہیں بار بار برانکائیٹس ہوا ہو اور جو سرد و مرطوب ہوا سے۔ اگست ستمبر میں بارش میں بھیگنے سے جب سردی لگی ہو، بسنت میں اور جب آسمان میں بادل ہوں تب بیمار ہو جاتے ہوں۔ وہ ابھی ایک سردی کے اثر سے صحت یاب نہ ہو پائے تھے کہ دوسرا حملہ بھی ہو گیا۔ ان میں بیماری کا ابتدائی مرحلہ ہرگز شدید و تند نہیں ہوتا۔ انہیں گڑگڑاہٹ کے ساتھ یہ سردی ہوتی ہے اور اس میں رد عمل نہیں ہوتا۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہی رہتی ہے۔ سردی سے کانپے، چہرہ زرد۔ یہ پھول سے خوبصورت بچے سردی لگ جانے پر بھی بیمار نظر نہیں آتے۔ وہ کم و بیش مضبوط بدن ہوتے ہیں۔ ان کی چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ مگر اس کی وجہ سے ان میں کمزوری نہیں آتی۔ وہ اس سے پژمردہ نہیں ہوتے۔ پھر گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ ان کیلئے کالی سلف کی ضرورت ہے۔ یہ قطعاً جداگانہ علامت ہے۔ جسمانی کمزوری کی حالت از خود چلا کرتا دیتی ہے۔ بہت بوڑھوں میں یہ کمزوری دکھائی دیتی ہے۔ یہ کمزوری ان لوگوں میں بھی نمودار ہوتی ہے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے اور جن کو برسوں تک چھاتی کے نزلے کی تکلیف رہی ہے۔ سردی کے موسم میں جب تیز سردی پڑتی ہے تو چھاتی کا نزلہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سفید گاڑھی بلغم آنے لگتی ہے۔ اس کے ساتھ شدید دم کشی پیدا ہوتی ہے اور وہ کمزوری کی وجہ سے چارپائی پر لیٹ رہتا ہے۔ اسے بستر میں بیٹھ جانا پڑتا ہے اور پنکھے سے ہوا کرتا ہے۔ لیٹ نہیں سکتا کیونکہ لیٹنے سے سانس رکتا ہے اور چھاتی بلغم سے بھر جاتی ہے۔ انٹی ٹارٹ اس کو تسکین بخشے گا۔ جب ایسے بوڑھوں میں پیلا، پیپ سا بلغم نکلنے لگے تو امونیا کم اس کو صحت دے گا اور بہت سی سردیاں آسانی سے گزارنے کے قابل بنا دے گا۔ ہم بہت سے ایسے بوڑھوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہر سردی میں چھاتی کا نزلہ ہو جاتا ہے۔ وہ برسوں سے اس کے مریض چلے آتے ہیں اور اب بہتری حاصل کرنے کی امید بھی چھوڑ چکے ہیں۔ اگر کف پیلی ہے تو امونیا کم انہیں صحت دے گا اور جب وہ سفید ہو، شدید کمزوری ہو، پسینہ آئے، بدن ٹھنڈا ہو چلے، چہرہ زرد پڑ جائے، چہرے پر نیلک آجائے تو انٹم ٹار کام دے گا۔ علاج میں موٹے طور پر یہ دوا کام آتی ہے۔

اس میں کئی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ بڑی حد تک انٹم ٹار کی عمارت اموینم کروڈ کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے۔ یہ اپنی چھاتی کی علامتیں بہت حد تک اسی بنیاد پر تیار کرتا ہے۔ بیشتر علامتیں انٹم کروڈ کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اکثر علامتیں بدن کے گرم ہونے پر اور بہت زیادہ کپڑے پہننے سے بڑھتی ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ مریض بستر میں ہوگا اور اس کی گردن و کندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہوگا۔ اس نے گریبان بھی کھول رکھا ہوگا تاکہ آسانی سے سانس لے سکے۔ اس کا دم گھٹے گا اگر کمرہ بہت زیادہ گرم ہو۔ یہ بھی اس کو انٹم کروڈ سے حاصل ہوا ہے۔ انٹم کروڈ کی طرح اس میں بھی ٹھنڈے پانی سے نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ انٹم کروڈ کی طرح ہی

بلغمی جھلیوں پر موٹی سفید کف جمی ہوئی ملے گی۔ مزید برآں وہ پریشان ہونا پسند نہیں کرتا۔ اس کے لیے ہر بات بار بن جاتی ہے۔ جب بچہ بیمار ہو تو وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اسے چھوا جائے۔ یا کوئی اس سے بولے یا کوئی اس کی طرف دیکھے۔ وہ اکیلا رہنا پسند کرتا ہے۔ بچہ ہر وقت دردناک طور پر کراہتا اور آہیں بھرتا رہتا ہے۔ اکثر سانس لینے کی بجائے آہیں بھرتا رہتا ہے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ اور آہیں بھرتا ہے۔ چڑچڑا مزاج یعنی اگر اسے چھیڑا جائے تو وہ ترش ہو جاتا ہے۔ ذرا سی گڑبڑ سے سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اسے غصہ آتا ہے اور مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اس میں کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ مریض حیرت انگیز طور پر بے چین ہوتا ہے۔ اس کے چہرے پر یہ آثار نظر آنے لگتے ہیں کہ وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں مر رہا ہوں۔ اس کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ موت کی طرف جا رہا ہے۔ کیونکہ چھاتی میں بلغم بھر آتی ہے اور اس سے سانس گھٹنے لگتا ہے۔ دم کشی اور سانس کے گھٹنے کا احساس ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ تکلیف بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ نتھنے بجنب اسی طرح پھیلتے ہیں جیسے لائیکوپوڈیم میں۔ لائیکوپوڈیم اس کے بہت نزدیک اور مشابہ ہے۔

اینٹم ٹار میں بہت طرح کے سردرد بھی ہیں، لیکن اینٹی موینیم کے سردردوں میں اینٹم کروڈ کے کام کرنے کی زیادہ گنجائش ہے۔ جبکہ اینٹم ٹار اینٹی موینیم کی چھاتی کی تکلیف میں بہتر اور موثر طور پر کام کرتا ہے۔ دونوں دوائیوں میں معدہ کی اہم و زبردست علامتیں پائی جاتی ہیں۔ متلی قے اور بدہضمی متواتر رہتی ہے۔ اینٹم ٹار کا مریض تنگی سانس کے ساتھ معدہ کی خرابی کا بھی شکار ہوتا ہے۔ اگر وہ بات ماننے کی حالت میں ہے اور اسے سکون سے لیٹنے کا موقع دیا جائے تو وہ ان تمام تکلیفوں کے باوجود مزے میں سو جائے گا۔ یا کم از کم تکلیف محسوس کرنے کی حس نہ رہے گی۔ وہ کھانستا رہے گا اور سوتا رہے گا اور دم کشی کی حالت میں خراٹے بھرے گا۔ کیونکہ یہ بڑی حد تک اینٹم کروڈ کے مشابہ ہے۔ مگر اس اینٹم کروڈ میں بلغمی جھلیوں سے جو متورم ہوتی ہیں، بکثرت رطوبت نہیں گرتی۔ اس میں ردعمل کی نااہلیت قطعاً نہیں ملتی۔ اس کی علامتیں اس قدر شدید، مایوس کن اور خوفناک نہیں ہیں۔

دوائی کے طور پر اینٹم ٹار کا استعمال عموماً چھاتی کی بلغمی جھلیوں تک ہی محدود ہے۔ مگر باقی جسم کی بلغمی جھلیوں میں بھی اسی طرح کے ردعمل کی نااہلیت پائی جاتی ہے۔ آنکھوں سے سفید رنگ کی کیچڑ جاتی ہے۔ آنکھیں نمایاں ہوتی ہیں۔ چمکدار، دھندلی، تیرتی ہوئیں۔ سوزاک کی وجہ سے آشوب چشم۔ مگر گٹھیاوات کی نوعیت کا درد اس کی ایک اور خوبی ہے۔ جوڑوں پر اثر ہوتا ہے۔ ان میں ردعمل کی طاقت گھٹ جاتی ہے اور پانی بھر آتا ہے۔ تمام جوڑوں میں پانی بھر آئے اور ورم آ جائے۔ جوڑوں میں درد خصوصاً سرد مرطوب موسم میں۔ آنکھوں کی علامتوں میں بھی یہی بات ہوتی ہے۔ جوڑوں کے ساتھ ہی آنکھ میں گٹھیاوات سے درد اور ورم آ جاتا ہے۔ اس طرح آنکھیں بھی جوڑوں کے درد کے ساتھ حصہ لیتی ہیں۔ جوڑوں کے درد کی اس تکلیف کا سارے جسم پر اثر ہوتا ہے۔ بلغمی جھلیاں سرخ اور متورم ہونے کی بجائے پیلی پڑ جاتی ہیں۔ پیلی اور ڈھیلی جیسے ابھی ان سے خون ٹپکنے لگے گا۔ ان پر بڑی جلدی بلغم آ جائے۔ یہی وہ حالت ہے جو چھاتی میں بھی رونما ہوتی ہے۔ یہ وہ نرمی اور خامی نہیں ہے جو آرسینکم اور دوسری شدید دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ حالانکہ کمزوری کی حالت ہوتی ہے۔ پریشانی بھی ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ بھی اور یہ سب باتیں آرسینکم کے

مشابہ ہیں۔

دردوں کی یہ حالت دانتوں پر بھی اثر کرتی ہے۔ تمام دانتوں میں درد ہوا کرتا ہے۔ دانت میں کھچاوات کی طرح کے درد اور اس کے ساتھ جوڑوں میں بھی درد۔ دانت نہایت ذکی الحس۔ دانتوں پر بلغم جمی ہوئی۔

معدہ ہر تکلیف میں مونس و غمگسار بن جاتا ہے۔ متلی آنے لگتی ہے، ہضم کا فعل بگڑ جاتا ہے۔ روٹی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ معدہ میں جو کچھ بھی ہو، قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ اگر ایک چمچہ پانی بھی پی لے تو وہ بھی قے میں نکل جاتا ہے۔ بیشتر شکایتوں میں مریض کو پیاس نہیں ہوتی۔ شاذ و نادر ہی پیاس ہوتی ہے۔ عام طور سے دم کشی کی اس حالت میں احباب مریض کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کی زبردست خواہش ہوتی ہے کہ مریض کی کوئی خدمت سرانجام دیں کم از کم پانی کا ایک گلاس ہی پلا دیں۔ مگر مریض اس ہمدردی سے ناراض ہو جاتا ہے اور پانی کی پیشکش سے بگڑ جاتا ہے۔ اس سے اس کی طبیعت میں خلل آتا ہے اور وہ اس سے چڑتا ہے۔ بچے کو جب اس طرح پانی پیش کیا جاتا ہے تو وہ سور کی طرح غرانے لگتا ہے۔ سانس کی نالیوں کی اس تکلیف کے ساتھ مریض کو پیاس نہیں ہوتی۔ بلغم بکثرت خارج ہوتی ہے اور چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ بعض اوقات سرد چیزیں کھانے پینے کی ناقابل مزاحمت خواہش ہوتی ہے۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ "کھٹی چیزوں یا کھٹے پھل کھانے کی خواہش" اور اگر کھالے تو اس سے طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ سرکہ کھانے، ترش چیزیں کھانے، ترش شراب پینے سے، ترش پھل کھانے سے جیسا کہ اٹم کروڈ میں بھی ہوتا ہے۔ تکلیف بڑھتی ہے۔ دودھ اور طاقت بخش چیز سے نفرت۔ خصوصاً دودھ سے کیونکہ اس سے متلی و قے آنے لگتی ہے۔ معدہ اور پیٹ میں زبردست ابھار، معدے اور انتڑیوں کی علامتوں کے ساتھ ساتھ متلی ہوا کرتی ہے جو متواتر ہوتی رہتی ہے۔ یہ متلی عام متلی سے بھی بڑھ کر تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی خوراک کھانے سے طبیعت میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ متلی میں اس قسم کا احساس ہوتا ہے کہ اگر اس نے کوئی چیز کھالی تو وہ مر جائے گا۔ نہ صرف خوراک سے عام طور پر نفرت ہوتی ہے اور قے سے پہلے متلی آیا کرتی ہے۔ بلکہ خوراک سے سخت نفرت ہو جاتی ہے۔ کمزوری آنے کی وجہ سے پریشانی بھی بڑھتی ہے۔ جب اسے کھانا پیش کیا جاتا ہے تو بتدریج اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ مہربان چاہتے ہیں کہ وہ کچھ کھالے کیونکہ اس نے سارا دن اور غالباً رات بھر میں بھی کچھ کھایا پیا نہیں ہے۔ مگر خوراک کا خیال تک آنے سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ متلی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی تکلیف میں فوری اضافہ ہو جاتا ہے۔ قے کم و بیش تشنجی ہوتی ہے۔ "شدید قے میں گلا گھٹنے، دم گھٹنے، بار بار قے کرنے کے لیے زور لگانے۔ سخت ایذا کے ساتھ دم گھٹنے اور گلا گھٹنے۔" پیٹ میں بھی مروڑ اٹھتا محسوس ہو۔ انتہائی مشکل اور انتہائی کوشش کے بعد قے میں ذرا سی رطوبت نکلتی ہے اور اس کے بعد پھر قدرے رطوبت نکلتی ہے اور بس۔ معدے میں جو کچھ بھی پہنچے سب قے ہو جاتی ہے۔ اس میں تھوڑی سی رطوبت نکلتی ہے۔ گاڑھی، سفید، ریشہ دار رطوبت اور اکثر اوقات خون ملی ہوئی قے میں لیس دار رطوبت بہت زور لگانے سے نکلے۔ قے کی راہ بہت سی رطوبت خارج ہو۔ ریشہ دار بلغم خارج ہو۔ لیس دار رطوبت پت کے ساتھ نکلے۔ مگر موٹی بات تو یہ ہے کہ قے میں گاڑھی، سفید، ریشہ دار رطوبت خارج ہوتی ہے اور اسی طرح کی رطوبت ساری کی ساری بلغمی جھلیوں سے خارج ہوتی ہے۔ سخت جھلیوں کی طرح

لمبے ریشہ والی رطوبت۔ اگر آپ اسے کھینچیں تو رسی کی طرح لمبی ہو جائے۔ مریض کا دم اکثر گھٹتا ہے۔ جبکہ حلق و منہ سے گاڑھی، ریشہ دار سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ رطوبت مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ منہ بھر جاتا ہے۔ مریض بہت زیادہ کوشش کرنے کے بعد قے کر سکتا ہے۔ اس قے میں صرف رطوبت ہی نکلتی ہے اور بہت زور لگانے کے بعد، معدہ میں پت گڑگڑانے لگتی ہے اور اب قے میں صرف پت ہی نکلتی ہے۔ اتنا زور لگانے سے معدہ کی طرف خون کی گردش بڑھ جاتی ہے۔ اسی لیے جب قے میں پت نکلتی ہے تو اس میں خون کی لکیر بھی آتی ہے۔ بلغمی جھلیوں میں ہر جگہ زخم پڑ جاتے ہیں۔ ناک میں نرخرے میں زخم پڑ جاتے ہیں اور ان زخموں سے خون نکلنے لگتا ہے۔ معدہ میں بھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں جن سے خون آنے لگتا ہے اور قے میں خون آنے لگتا ہے۔

انٹم کروڈ کی طرح یہ بھی پرانے شرابیوں کے لیے مفید ہے۔ پرانے شرابی اکثر دبلے ہو جاتے ہیں اور انہیں بار بار زکام ہونے لگتا ہے، بہت عرصہ تک عیاشی کرنے کے بعد اب سارا جسم ڈھیلا اور سرد پڑ جاتا ہے۔ زکام ہونے لگتا ہے۔ چھاتی بلغم سے بھر جاتی ہے۔ قے ہونے لگتی ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ "پرانے شرابیوں کی چھاتی میں بلغم کی گڑگڑاہٹ۔" اس حالت میں اکثر انٹم ٹار مفید ثابت ہوا ہے۔ انٹم کروڈ صرف اسی حالت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ معدہ بیماری میں نمایاں طور پر حصہ دار ہو۔ انٹم ٹار اس حالت میں مفید ہے جبکہ چھاتی کی تکلیف ہو اور اس کے ساتھ بے چینی، جسم کی ٹھنڈک اور کمزوری بڑھ رہی ہو۔ مدت تک شراب پینے سے جسمانی کمزوری ابھارے کے دوروں کے پرانے مریض۔ پرانے شرابی اور پرانی و سخت بیماری سے تباہ حال مریض۔ یا ایسے بچوں کے لیے بھی مفید ہے۔ جن کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ وہ اپنی اصلی عمر سے زیادہ بڑے معلوم ہوں۔ ان کی چھاتی میں سردی لگتی ہے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ ایسے سب مریضوں کے لیے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

عام طور سے معدہ میں بے چینی رہتی ہے۔ اسے بے چینی نہیں کہا جا سکتا۔ معدے میں بے چینی کا احساس۔ شدید کمزوری کا احساس۔ ناقابل بیان کمزوری جیسا کہ مریضہ اس سے دم توڑ دے گی۔ "معدہ میں بے چینی کا احساس اور متلی۔" جگر میں اجتماع خون، اس کے ساتھ قے اور پت۔

اس میں کٹن کے ساتھ درد بھی پائے جاتے ہیں۔ کٹن جیسے چاقو چل رہا ہو۔ انتڑیوں میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ درد قولنج پیٹ میں ابھارہ۔ یہ ابھارہ خون کے پانی کی وجہ سے بھی ہوا کرتا ہے اور اکثر ہوا کی زیادتی کی وجہ سے۔ تیز، کٹن کے سے درد، جیسے چھریاں لگتی ہوں۔ پیٹ میں نہایت تیز درد۔ انٹی مونیم کی تمام قسموں میں قدرتی طور پر استسقاء پایا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے گھوڑوں کا ایک پھرتیلا ڈاکٹر تمام گھوڑوں کو سیاہ انٹی مونیم کھلایا کرتا تھا۔ جبکہ گھوڑوں میں عام وبا پھیل رہی ہو۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ تمام گھوڑوں کو سیاہ انٹی مونیم کھلایا کرتا تھا۔ مگر میں نے اس کو ہدایت دے دی تھی کہ وہ میرے گھوڑے کو کوئی دوا نہ دے۔ دینی ہو گی تو صرف میں ہی دوں گا۔ جتنے گھوڑوں کا اس نے علاج کیا وہ تقریباً سب کے سب استسقاء سے بیمار ہو گئے۔ دنوں کیا ہفتوں تک ہی ان کی ٹانگوں پر پٹیاں باندھنا پڑیں۔ یہ انٹی مونیم کا تجربہ تھا۔ یہ علامت انٹی مونیم ٹار میں عام پائی جاتی ہے۔ پہلے یہ عام رواج تھا کہ نمونیہ اور بخاروں کے خاتمہ پر مریض کو انٹم ٹار دیا جائے مگر اس

سے تین چار ماہ تک ان کے پیروں پر ورم رہتا تھا۔ اگر انہیں یہ دوائی نہ کھلائی تو انہیں "بخار کے زخم" ہو جاتے
اخم ناراں زخموں کا عام باعث ہے جبکہ صحت تباہ ہو چکی ہو۔ ایسے مریض کے پرانے بخار میں ٹانگوں پر زخم بن
جاتے ہیں جو مدت تک مندمل نہیں ہوتے۔ اکثر اوقات یہ زخم مندمل ہی نہیں ہوتے۔ یقیناً جب تک ایسا
مریض ہومیو پیتھک معالج کے پاس نہ آئے گا ایسے زخم ہرگز مندمل نہیں ہوتے۔

ایپس میلی فیکا (APIS MELLIFICA)

اس دوائی میں ایسی بے شمار علامتیں ہیں جو جسم کی سطح پر پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب سے پہلے اسی پر غور کریں گے۔ سارے بدن پر موٹی موٹی پھنسیاں پائی جاتی ہیں، جن کی رنگت اکثر گلابی ہوتی ہے۔ جلد انتہائی کھردری ہوتی ہے۔ آپ جلد پر انگلی پھیریں تو آپ کو وہاں کھردری کھردری پھنسیاں ملیں گی۔ اس وقت مریض کو گرمی سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھنسیاں ہوں یا نہ ہوں جلد نہایت ذکی الحس ہوتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں اور غائب ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد سرخباد ے کی سی حالت آ جاتی ہے۔ جگہ جگہ بے ترتیبی کے ساتھ پھنسیاں نکلتی ہیں۔ سر، چہرہ، آنکھ اور آنکھ کے پپوٹے پر بھاری ورم آ جاتا ہے۔ یوں تو سرخبادہ جسم کے کسی بھی حصہ پر ہو سکتا ہے۔ مگر عموماً چہرے پر ہوتا ہے اور زبردست سوجن کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ اس میں ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جلن ہوتی ہے اور استسقاء کی حالت آ جاتی ہے۔ ہاتھ پیروں میں بھی ورم آ جاتا ہے۔ اس کو انگلی سے دبایئے تو وہاں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ عام استسقاء کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات چہرے پر سخت ورم آتا ہے۔ آنکھ کے پپوٹے مشک کی طرح پھول جاتے ہیں۔ کوابھی اسی طرح پھول کر لٹک جاتا ہے۔ پیٹ کی دیواریں بہت موٹی ہو جاتی ہیں۔ دباؤ تو گڑھا پڑ جاتا ہے۔ بلغمی جھلیوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں اگر چھید کیا جائے تو پانی نکلے گا۔ پانی کے ساتھ ورم آنا۔ اس ورم کو دبانے سے گڑھا پڑنا ایک ایسی عام بات ہے جو ورم کی ہر حالت میں موجود ہو سکتی ہے۔ سردی سے عام طور پر تکلیف گھٹ جاتی ہے اور گرمی سے بڑھتی ہے۔ جلد کی علامتیں اور مریض کی حالت گرمی سے بگڑ جاتی ہیں۔ ذہنی حالت، ورم دل کی تکلیف، جلود رخراش گلو میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اکثر اوقات گرم پانی یا گرم دودھ پینے سے، گرم کمرے میں لیٹنے یا بیٹھنے سے، گرم کپڑے پہننے سے اور آگ کی حرارت سے بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر حرارت زیادہ ہو تو مریض کی تکلیف میں اسی نسبت سے اضافہ ہوگا۔ دماغ کی تکلیف میں، اگر آپ ایپس کے مریض کو جس کے دماغ میں خون جمع ہو، آپ گرم پانی میں غسل دے دیں تو اسے تشنج آ جائے گا لہٰذا گرم پانی میں غسل دینا ہمیشہ غشی کے دوروں کے لیے مفید نہیں ہے۔

ایلوپیتھی کی کتابوں میں درج ہے کہ بوڑھی عورتوں اور نرسوں کو معلوم ہے کہ گرم پانی میں غسل دینا غشی کے دورے کے لیے مفید ہے۔ دماغ میں اجتماع خون اور اس کے ساتھ تشنج ہونے کا اندیشہ دیں مجبور کرتا ہے کہ بچے کو گرم پانی سے غسل دیں۔ اس کے بعد اگر آپ دیکھیں تو بچے کی حالت نہایت دردناک ہوگی۔ اگر ایسے بچے کو دماغ میں خون جمع ہونے کی شکایت دور کرنے کے لیے ایپس یا اوپیم کی ضرورت ہوگی تو اس کو گرم پانی میں غسل دینے سے تکلیف بڑھے گی۔ اگر نرس نے آپ کے پہنچنے سے پہلے اس قسم کی حرکت کی ہو تو

آپ کو کمرے میں داخل ہوتے ہی دوا سمجھ میں آ جائے گی۔ کیونکہ دایہ بتائے گی کہ گرم پانی میں غسل دینے کے بعد سے بچے کی حالت بہت بری ہے۔ وہ بھوت کی طرح زرد ہو گیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائے گا۔ حرارت سے تشنج آ جائے، ہاتھ پاؤں اینٹھ جائیں تو یہ خاص طور پر اوپیم یا اپیس کی طرف اشارہ ہے۔ تمام علامتوں میں اپیس کی یہی خوبی ہے۔ ہماری کتابوں میں یہ بات درج نہیں ہے کہ اپیس میں گلے کی تکلیف بھی گرم پانی یا گرم دودھ پینے سے بڑھ جاتی ہے اور مریض ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے نیز یہ کہ وہ گرم چیزیں کھانے پینے سے پرہیز کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر ہمارے ایک گریجویٹ نے مجھے لکھا ہے کہ عام علامتوں کے سہارے جیسا کہ اسے پڑھایا گیا تھا، اپیس ساری علامتوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اس نے اس کی مدد سے خناق کے ایک بیمار بچے کو ٹھیک کیا۔ اس کو ٹھنڈی چیزیں کھانے سے آرام ملتا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عام علامتیں بھی اہم علامتوں سے کم ضروری ہیں اور دونوں ہی آپس میں مل رہتی ہیں اور دونوں کا ہی مساوی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ عام علامتیں ہی ہمارے میٹریا میڈیکا میں اضافہ کراتی رہتی ہیں۔

اب ہم نے دیکھ لیا ہے کہ جلد کی بیرونی سطح پر اپیس میں استسقاء، سرخ دانے، پھنسیاں، پت اچھلنا، سرخباد اور ایسے ورم پائے جاتے ہیں جو بلغمی جھلیوں تک پہنچتے ہیں۔ انسان کے جسم کا بیرونی حصہ ہے جلد اور بلغمی جھلیاں۔ جب ہم انسان کی مرکز سے بیرونی سمت کی حالت پر غور کر رہے ہوں تو اندرونی اعضاء سے ہمارا مطلب ہوتا ہے۔ دماغ، دل اور وہ اندرونی اعضاء جو اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں مثلاً جگر و گردے وغیرہ بھی۔ ان کے اردگرد کی جھلیاں اور غلاف بیرونی اعضاء مانے جائیں گے۔ اپیس کا اثر ان حصوں پر ہوا کرتا ہے جو بیرونی کہلاتے ہیں۔ یہ صرف ان رگ وریشوں اور جھلیوں پر اثر کرتا ہے جو کسی بڑے عضو کے اوپر لپٹی یا چڑھی ہوتی ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اپیس جلد اور جلد کے نزدیکی رگ وریشوں پر کتنا جلدی اثر کرتا ہے۔ مثلاً دل کی بیرونی جھلیاں۔ یہ ان حصوں میں ورم کے ساتھ پانی لاتا ہے۔ یہ دماغ کی جھلیوں میں ورم لاتا ہے۔ دل اور پیٹ کی رطوبتی جھلیوں پر بھی ورم لاتا ہے۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ اپیس خاص کر غلاف پر اثر کرتا ہے اور وہاں ورم لاتا ہے۔ غلاف سے مراد ہے جلد اور دیگر اعضاء کی بیرونی جھلیاں اور ان میں پانی بھر جاتا ہے۔ ان سے پانی ٹپکنے لگتا ہے اور سرخباد ہو جاتا ہے۔ ورم کی ان تمام حالتوں میں ڈنک لگنے کی طرح درد ہوتا ہے اور جلن ہوتی ہے۔ بعض وقت جلن ایسے ڈھنگ سے ہوتی ہے جیسے انگارہ رکھا ہے۔ ڈنک لگتا ہے جیسے سوئی چبھ رہی ہو یا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا چبھ رہا ہو۔

اس کی ذہنی علامتیں نہایت اہم ہیں۔ ان میں بھی اہم ترین علامت یہ ہے کہ تکلیف حرارت سے اور گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔ ذہنی علامتیں بھی مندرجہ ذیل ہیں۔ غمگینی، ہر وقت بلاوجہ روتا رہے۔ دن رات روتا رہے۔ دن رات امید و یاس میں جھلا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے سوجھ بھی نہیں سکتا۔ ذرا ذرا سی بات پر دکھی ہو جاتا ہے۔ پست ہمت اور ہر وقت روتا رہے۔ غمزدہ اور ذہنی ایذا، انتہائی چڑچڑا پن، دوسروں کی تکلیف دیکھ کر خود بھی دکھی ہو جاتا ہے۔ شکی اور حاسد، مکمل طور پر اداس۔ اس میں گرد و پیش کی باتوں سے خوشی حاصل کرنے کی اہلیت ہی نہیں رہتی۔ مریضہ سمجھتی ہے کہ یہ خوشی کے سامان دوسروں کے لیے ہی ہیں۔ میرے

لیے کچھ نہیں ہے۔ بے وقوف، احمق، بچوں کی سی باتیں کرے۔ خصوصاً وہ عورت جو زچہ گھر میں ہو۔ ایسی عورت جس کی عمر کافی زیادہ ہو۔ سنجیدہ معاملہ پر بھی احمقوں کی طرح بات چیت کرے۔ ذہنی حالت کی دوسری قابل ذکر بات ہے۔ بکواس، یہ بچوں کے دماغ کی شدید تکلیف میں نمودار ہوتا ہے۔

بچے پر بتدریج بے ہوشی چھا جاتی ہے۔ غنودگی کی حالت آ جاتی ہے۔ جسم کے ایک حصہ میں جھٹکے آتے ہیں اور دوسرے میں حرکت نہیں ہوتی۔ بچہ سر کو ادھر اُدھر پٹکتا ہے۔ سر پیچھے کی طرف سختی سے کھنچتا ہے۔ پتلیاں سکڑی ہوئی یا پھیلی ہوئیں۔ آنکھیں نہایت سرخ، چہرہ تمتمایا ہوا، احمق، بے شعور، چشم بے حس، دماغ میں خون جمع ہو جائے۔ جسم کے کمان کی طرح اکڑ جانے کے ساتھ گردن توڑ بخار میں مفید ہے۔ جبکہ تکلیف حرارت سے بڑھتی ہو۔ اگر بچے میں سکت ہو تو وہ کپڑوں کو اتار کر پھینکتا ہے۔ اگر وہ کھلی انگیٹھی کی طرف دیکھ سکے تو اس کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ اگر کمرے میں گرمی بڑھ جائے تو مریض کی حالت خوفناک ہو جاتی ہے۔ اس سے اس کا چہرہ انتہائی طور پر زرد ہو جاتا ہے۔ وہ مردے کی طرح ہو جاتا ہے۔ میں نے ایپس کے ایسے مریض بچے دیکھے ہیں جنہیں انگیٹھی کے پاس سے ہٹانا پڑا، وہ آگ کے پاس سے ہٹ کر چلائیں گے۔ انگیٹھی کی حرارت سے یوں تو عام علامتوں میں اضافہ ہو ہی جایا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اکثر اوقات سارے جسم پر پسینہ آتا ہے۔ اگر مریض کو بخار ہو تو اسے اس پسینے سے آرام نہیں آتا اور نہ ہی جلن کے ساتھ گرمی کم ہوتی ہے۔ سر بار بار ادھر اُدھر پٹکتا ہے۔ مریض دانت پیستا ہے۔ آنکھوں میں چمک ہوتی ہے اور اسے تشنج آنے کا اندیشہ ظاہر ہوتا ہے۔ بچہ بار بار اپنا ہاتھ سر کے اوپر رکھتا ہے۔ یہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ہوتا ہے۔ بچہ عجیب ڈھنگ سے چیخ مارتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ بچے کے دماغ میں خون جمع ہے۔ یہ چیخ ایپس کی خاص اور قابل ذکر علامت ہے۔ جب بچے کے دماغ پر بیماری کا اثر ہو جاتا ہے تو وہ سوتے سوتے یکایک چیخ مارتا ہے۔ اس حالت کو کتابوں میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ بچہ سوتے وقت دل خراش چیخ مارتا ہے۔ ہمیں ابتدا میں ہی یہ بات لازمی طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ یہ علامت کن بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ جب بیماری بڑھ جاتی ہے تو ایپس کی علامتیں ہمیشہ نمودار نہیں ہوتیں۔ جب بیماری شروع ہوئی ہو تو اکثر اسی حالت میں اس کی علامتیں آتی ہیں۔ ہمیں اس وقت اسے سمجھنا چاہیے۔ چونکہ بیماری بھی ابتدائی مرحلے میں ہوتی ہے لہٰذا یہ دوائی بھی ابتدائی مرحلے میں ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔ جو باتیں مطابقت کے ساتھ شروع ہوتی ہیں ان کا خاتمہ بھی اسی طرح ہوا کرتا ہے۔

ایپس میں ہلکا ہذیان (بکواس) بھی پایا جاتا ہے۔ مریض بکواس کرتا ہے۔ خود بخود بولتا رہتا ہے۔ ہر قسم کی چیخ و پکار، چیخ مارے یا خاموش رہے۔ چیخ میں تندی خواہ کم ہو یا زیادہ۔ موت کے بارے میں پیش گوئی کرتا ہے۔ موت کا خوف، مرگی کا اندیشہ، نہایت مصروف، بے چینی۔ کبھی کوئی کام کرے اور کبھی کوئی۔ مگر خالی نہیں بیٹھتا۔ اس کے ساتھ گنوار پن۔ یہ بے شعوری خاص کر ان کی انگلیوں، پیر کے پنجے اور اعضاء میں پائی جاتی ہے۔ ساری کی ساری ذات ناڑیوں (اعصاب) میں تعاون کی کمی پائی جاتی ہے۔ یہ عدم تعاون اس دوائی میں عام طور سے پایا جاتا ہے۔ گنوار پن، بے شعوری اور لڑکھڑانا اور اس کے ساتھ آنکھیں بند۔ جب آنکھیں بند ہوں تو سر چکرائے۔ خوف، غم، غصہ، چڑ، حسد یا بری خبر سننے سے پیدا ہوئی بیماری۔ شدید دماغی

صدمے کے بعد جسم کا سارا دایاں حصہ مفلوج ہو جائے۔

ایپس کی شکائتیں شدت، تندی اور سرعت سے نمودار ہوتی ہیں۔ وہ نہایت تیزی کے ساتھ آتی ہیں اور اتنی ہی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں۔ حتیٰ کہ بے ہوشی کی حالت آجاتی ہے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے شہد کی مکھی کے زہر کے بہت سے شدید کیس دیکھے ہیں۔ جب کوئی ذکی الحس مریض شہد کی مکھی کے زہر سے متاثر ہو جاتا ہے تو اس کی حالت نہایت دردناک ہوتی ہے۔ یوں تو اپنی زندگی میں بہت لوگوں کو شہد کی مکھیاں کاٹتی ہیں اور اس سے صرف اسی حصہ میں ورم آتا ہے جہاں مکھی کا ڈنک لگا ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ بیلچ کے انڈے جتنی جگہ میں ورم آجائے۔ مگر جب مریض ذکی الحس ہو تو پھر تکلیف کی انتہا نہیں رہتی۔ لیکن اگر جسم کی بناوٹ ایپس کی نہیں تو اسے خواہ ایک درجن مکھیاں کاٹ جائیں اسے برائے نام ورم آئے گا اور اگر وہ ایپس کا مریض ہے اور اسے ایک جگہ بھی مکھی کاٹ جائے تو اسے فوراً متلی شروع ہو جائے گی۔ وہ پریشان ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ یہ محسوس کرنے لگے گا کہ وہ اب مرنے والا ہے۔ دس منٹ کے اندر ہی اندر اس کو سر سے پاؤں تک پت (چھپاکی) نکل آئے گی۔ سارے جسم پر ڈنک لگنے کا سا جلن کے ساتھ درد ہوگا اور وہ ٹھنڈے پانی سے نہانے کی کوشش کرے گا۔ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ اگر اس تکلیف کو کم کرنے کے لیے کوئی کوشش نہ کی گئی تو میں ضرور مر جاؤں گا۔ وہ جسم کو ادھر اُدھر پٹکتا ہے۔ بار بار کروٹیں بدلتا ہے جیسے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ میں نے یہ تمام علامتیں ایپس دیئے جانے کے بعد ظاہر ہوتے دیکھی ہیں۔ اس کا مصلح (توڑ) ہے کاربولک ایسڈ۔ میں نے کاربولک ایسڈ کا ردعمل بھی دیکھا ہے۔ مریض کاربولک ایسڈ کا اثر بیان کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ جونہی دوائی گلے سے نیچے اتری ٹھنڈک پڑتی چلی گئی۔ وہ پوچھتا ہے: "ڈاکٹر! میں یہ کیوں محسوس کرتا ہوں کہ اس دوائی نے میری انگلیوں کے آخری سروں تک اثر کیا ہے۔" جب آپ ان حالتوں میں مصلح (توڑ) دیں تو آپ مریض کی زبانی ردعمل کی کیفیت سنیں۔ جب آپ کو قدرتی اور حقیقی مصلح مل جائے گا اور آپ نے مرض کو دور کرنے والی صحیح دوائی تلاش کر لی ہے تو اس کی طاقت خواہ کتنی ہی اونچی ہو۔ مریض آپ سے کہے گا میں اس خوراک کا اثر اپنے بالوں کی جڑ اور پیر کی انگلیوں تک محسوس کر رہا ہوں۔" یہ ہے وہ مخصوصیت جو مریض صحیح و قدرتی مصلح حاصل کرنے کے بعد بیان کرے گا اور یہی نتیجہ ہے جس کی ہم ہمیشہ توقع کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ بھی یہی ہونا چاہیے۔ ہمیں ہمیشہ مریض کی علامتوں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور انہی کے مطابق دوائی کا چناؤ کرنا چاہیے۔ اس طرح چنی ہوئی دوائی کا انتہائی ردعمل یہی ہوگا جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔

اگر ہمیں ایپس کی علامتوں کا پوری طرح علم ہو تو ہم باہر کی مدد کے بغیر ہی آنکھوں کا علاج کر سکتے ہیں۔ ایلوپیتھی والے مریضوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اپنے لوشنوں اور کاسٹک لوشنوں سے اندھا زیادہ بناتے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ کاپر یا سلور نائٹریٹ سے جلا دیا جائے۔ ان کا جدید طریقہ علاج بھی کچھ زیادہ نرم اور بہتر نہیں ہے۔ فی زمانہ جو ہومیوپیتھک معالج آنکھ، پھیپھڑے اور دیگر اعضاء کی علامتیں سمجھ کر علاج نہیں کر سکتا۔ وہ علاج کرنے کا مستحق نہیں ہے۔ ہومیوپیتھک معالج آنکھ کا علاج بھی اسی طرح کامیابی کے ساتھ کر سکتا ہے۔ جس طرح وہ دوسری بیماری کا کرتا ہے۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں یہ نہیں

ہوسکتا کہ آپ آنکھ کا علاج الگ کریں اور جسم کے دوسرے اعضاء کا علاج الگ ہو۔ تکلیف جسم کے خواہ کتنے ہی حصوں میں ہو۔ ہم مریض کو اکائی مان کر ہی علاج کریں گے۔ اس کے الگ الگ اعضاء کا نہیں۔

ایپس آنکھوں کے لیے اکسیر دوائی ہے۔ اس میں آنکھ کی گہرائی میں ورم والی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ورم نوعیت کے لحاظ سے سرخبادے جیسا ہوتا ہے۔ اس کے زیر اثر بلغمی جھلیاں اور پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں، موٹے ہو جاتے ہیں۔ آنکھ میں سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ ورم کے ساتھ چھوڑے چوڑے سفید داغ، خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ جب جوش کی یہ حالت زور پر ہوتی ہے تو پپوٹوں میں پانی بھر کر سوجن آ جاتی ہے۔ اوپر اور نیچے کے دونوں پپوٹوں پر اثر ہوتا ہے۔ اکثر سارے کے سارے چہرے پر پانی کے ساتھ سوجن آ جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ شہد کی مکھی کا ڈنک لگنے کے بعد توقع کرتے ہیں۔ پپوٹے کی بلغمی جھلیوں پر اس حد تک ورم آتا ہے کہ ان کی رنگت خام گوشت جیسی ہو جاتی ہے۔ آنسو بکثرت گرنے لگتے ہیں، ڈنک لگتا ہے، جلن ہوتی ہے جیسے انگارہ رکھ دیا گیا ہو۔ دھونے سے، ٹھنڈی چیز کی مدد سے، ٹھنڈک پہنچانے سے آرام ملتا ہے اور حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ آنکھ کی ایسی پرانی تکلیفیں جو انگیٹھی کی طرف رہنے سے بڑھتیں۔ ہر وقت یہ خواہش ہو کہ آنکھ پر کچھ ٹھنڈی چیز رکھی جائے۔ پرانے نگرے، پرانے جوش کے نتیجے بھی بہت اور وسیع ہوتے ہیں۔ سفید رنگ کی چیزوں کی طرف دیکھنے سے، برف کی طرف دیکھنے سے تکلیف بڑھے۔ آنکھ کے گولے میں گہرائی تک درد ہو جیسے سوئیاں چبھتی ہوں۔ جلن ہو، ڈنک لگے، گولی لگنے کا سا درد ہو۔ آشوب چشم کی وجہ سے ورم ایپس اکثر خنازیری نوعیت کی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ رگوں کی تکلیف، رگیں پھیلی ہوئیں۔ آنکھ کی پتلی کا ورم۔ آنکھ میں خون کی گردش بڑھ جانا۔ آنکھ کی ساری بلغمی جھلیاں متورم۔ چمک لگے، گٹھیاوات (اعصابی درد) کا آشوب چشم، یعنی گٹھیاوات والے مریضوں کی آنکھوں میں انتہائی ورم آ جائے۔ نزلے کی وجہ سے آشوب چشم، کنٹھ مالا کی وجہ سے ہوئی تکلیف۔ آنکھ سے گرما گرم آنسو گریں، جلن ہو، آنکھ اور چہرے کے ایک یا دوسرے رخ کا سرخبادہ جو بائیں طرف سے دائیں طرف کو بڑھے۔ یہ رخ ایپس کی بہت سی تکلیفوں میں پایا جاتا ہے۔ سرخبادہ عموماً چہرے کے دائیں حصہ میں نمودار ہوتا ہے اور ناک پار کر کے بائیں طرف چلتا ہے۔ ورم معدہ کی خلاء کے دائیں حصہ سے شروع ہوتا ہے اور بائیں طرف بڑھتا ہے۔ خصیۃ الرحم کا ورم بھی بائیں طرف کی نسبت دائیں طرف کو ترجیح دیتا ہے۔ اسی طرح بچے دانی کے دائیں طرف تکلیف کا زور ہوتا ہے۔ پیڑو کے سارے دائیں حصہ میں درد ہوتا ہے اور وہاں سے بائیں طرف بڑھتا ہے۔

لال بخار کے بعد یا اس کے ساتھ کان کے درمیانی حصہ پر ورم آتا ہے۔ اب ہم ایپس کے گلے کی تکلیف پر غور کریں گے۔ اس میں گلے کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ یہ خناق کو ٹھیک کرتا ہے جبکہ انتہائی جوش کی حالت موجود ہو، جبکہ رطوبت کم خارج ہوتی ہو یا آہستہ آہستہ خارج ہوتی ہو۔ جوش کی اس حالت کی بتدریج ترقی واقعی طور پر حیرت انگیز ہوتی ہے۔ عضو ماؤف میں پانی کے ساتھ سوجن آ جاتی ہے۔ نرم تالو مشک کی طرح پھول جاتا ہے۔ گویا بھی نیم بلوری حالت میں پانی کی مشک کی طرح پھول کر لٹک جاتا ہے۔ گلے اور منہ کے اردگرد بھی اسی طرح کی سوجن آ جاتی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اس میں سوئی

ماردی جائے تو پانی نکلنے لگے گا۔ گلے میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس میں ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے اور حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ہر طرح کی گرم چیز، گرم خوراک یا گرم پانی وغیرہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ زبان متورم ہو جاتی ہے اور اس سے منہ بھر جاتا ہے۔ یہ ورم بھی خاص کر زبان کے دائیں حصہ پر نمودار ہوتا ہے۔ یا پہلے پہل یہ وہیں نمودار ہوتا ہے۔ رنگ خام گوشت جیسی۔ گلے میں کئی طرح کے ورم جو نوعیت میں نرم ہوتا ہے مگر اس میں جلن ہو ڈنگ لگے اور سرخ۔ اس جوش کے باعث گلے میں جگہ جگہ زخم بن جاتے ہیں۔ ایپس لال بخار میں گلے کی شدید ترین علامتوں کے لیے بھی مفید ہے۔ یہ لال بخار میں صحت بخشتا ہے۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ایپس لال بخار میں موافق ثابت ہو۔ حالانکہ دانے اکثر کھردرے ہوا کرتے ہیں۔ ایسے لال بخار میں دانے ہمیشہ صاف اور چمکدار نہیں ہوتے۔ جب دانے بالکل ہی نہیں نکلتے تو چہرہ انتہائی طور پر زرد ہوتا ہے اور اس کے ساتھ گلے میں انتہائی جوش ہوتا ہے، جلد دانوں کے بغیر سرخ ہوتی ہے۔ ان حالتوں میں جہاں "تکلیف حرارت سے بڑھے، مریض کپڑے اتار پھینکنا چاہے اور کمرے کی گرمی برداشت نہ ہو تو ایپس ضرور کام کرے گا۔ بیمار کی خواہش ہوتی ہے کہ کمرہ ٹھنڈا رہے۔ کمرے کا درجہ حرارت کم رہے۔ کیونکہ گرمی سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے۔ انگیٹھی کی حرارت سے اس کو تکلیف ملتی ہے۔ گرم ہوا سے بھی جو خواہ انگیٹھی سے ہو ئی ہو اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب جسم کو قدرے گرم ہوا لگتی ہے تو اس کا سانس نکلنے لگتا ہے۔ باری کے بخار میں بھی اس کو سردی کے وقت حرارت سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر سردی لگتی ہو اور وہ گرم کمرے میں لیٹ جائے تو اس کا دم گھٹنے لگے گا۔ لال بخار میں جب خراش گلو بھی موجود ہو اور خناق میں جب معمولی سی گرمی سے تکلیف میں قابل ذکر اضافہ ہوتا ہو۔ حتیٰ کہ دم گھٹنے لگے تو ایپس کام کرے گا۔ مریض چاہتا ہے کہ کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے جائیں۔ وہ ٹھنڈی چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ اکثر اوقات لال بخار کے مریض کو تشنج آ جاتا ہے کیونکہ دانے اندر ہی دب جاتے ہیں۔ ایپس اکثر اوقات مفید ہے اور اس کا مقابلہ کوپرم، زنکم اور برائی اونیا سے کرنا چاہئے۔ گرم پانی سے غسل دینے سے تکلیف میں ناقابل بیان اضافہ ہوتا ہے اور تشنج آ جاتا ہے۔

"صبح کے وقت گلے میں گھٹن اور کھرونچ کا احساس۔" "گلا دکھے اور متورم، اس میں ڈنک لگنے کا سا درد۔" "ٹھوس چیز نگل نہ سکے۔" "ان تکلیفوں کے ساتھ اکثر بدن کانپتا ہے۔ بخار کے ساتھ ہلکی سی سردی۔ بعض اوقات آپ اس کو کپڑا اوڑھنے کا مشورہ دیں اور اگر وہ کپڑا اوڑھ لے تو اس کی تکلیف میں اضافہ ہوگا اور وہ کپڑا اتار پھینکے گا۔ بچہ بھی کپڑے اتار پھینکے گا۔ نوجوان جو سردی سے کانپ رہا ہو، کمبل اتار پھینکے گا۔ یہ عجیب و غریب کیفیت رہنمائی کرنے والی علامت ہے۔

ایپس میں قے و متلی بھی پائی جاتی ہے۔ ان کے ساتھ شدید پریشانی، قے میں پت یا کھائی پی ہر چیز نکلے۔ پت یا ترش مواد خارج ہو۔

ایپس پیٹ اور پہلوؤں میں دکھن اور تناؤ لاتا ہے۔ ایپس کی بیشتر تکلیفوں میں عام طور سے تناؤ یا کساؤ پایا جاتا ہے۔ پیٹ میں ہوا بھرنے سے اپھارہ ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں سخت کساؤ، تناؤ بھرا ہوا سخت اور ڈھول

کی طرح، ورم و جوش کی تمام حالتوں میں، ورم جگر، پیٹ کی بلغمی جھلیوں کا ورم، بیضہ کا ورم۔ ان سب جگہ سخت تناؤ اور کساؤ ہوتا ہے۔ یہ کساؤ سارے جسم میں نہیں ہوتا۔ مقامی طور پر ہی ہوتا ہے۔ کبھی کبھار اس کے ساتھ خون کا اجتماع بھی ہوتا ہے۔ مگر یہ تناؤ اور کساؤ سارے پیٹ پر ہوتا ہے۔ اس تناؤ اور کساؤ کی وجہ سے مریض کے لیے کھانسنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں کچھ پھٹ نہ جائے۔ کھانستے وقت اس کو یہ محسوس کرنا پڑتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ٹوٹ جائے گا۔ پاخانے میں بھی زور نہیں لگا سکتا۔ پیٹ اور پیڑو کی یہ شکایت عام طور پر عورتوں میں ہی ہوا کرتی ہے۔ مریضہ شکایت کرتی ہے کہ میں پاخانے میں زور نہیں لگا سکتی۔ کیونکہ مجھے خوف لگتا ہے کہ اگر زور لگاؤں گی تو کچھ ٹوٹ جائے گا۔ چھاتی میں بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ کھانسنے سے کچھ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ چھاتی کے پٹھے کھنچاؤ یا پھیلاؤ کی حالت میں ہوں۔

''جگر انتہائی طور پر ذکی الحس، جگر و تلی متورم، چھوٹی پسلیوں کے نیچے درد۔ خصوصاً بائیں طرف زور۔ پسلیوں کے نیچے سے درد اوپر کو چلے۔ پہلو (کوکھ) میں پر تکلیف کھنچاؤ کے باعث آگے کی طرف جھکنا پڑے۔ مریض کو اکثر بھاری تکلیفوں میں آگے کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ اعضاء پھیلانے پڑتے ہیں کیونکہ تناؤ کی حالت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ معدہ چھونا برداشت نہیں کرتا۔ سارے کا سارا پیٹ اس قدر ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ کسی جگہ پر چھونا بھی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ عورتوں کی ہر ایک تکلیف میں جو جوش کی وجہ سے ہو، پیٹ اسی طرح ذکی الحس اور پر تکلیف ہوتا ہے۔ پیٹ میں دکھن، ابھارہ، تناؤ، ڈنک لگے، جلن ہو، معدہ میں جلن کے ساتھ گرمی۔

پیٹ کے بیرونی حصہ پر پانی کے ساتھ سوجن ہوتی ہے۔ جلودر، استسقاء شکم، اکثر یہ جلودر اکیلا ہوتا ہے اور اکثر سارے جسم پر ہی یہ حالت آ جاتی ہے۔ اعضاء پوری طرح پھول ہو جاتے ہیں۔ دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔ ڈنک لگنے کی سی چبھن ہوتی ہے اور اعضاء میں بے حسی آ جاتی ہے۔

انتڑیوں میں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کچل دیا گیا ہے۔ ایپس میں پانی سے نیلے دست عام ہیں۔ پیلے دست، سبز دست، زیتونی سبز دست، پانی سے پیلے دست وغیرہ۔ ہر روز چھ سے آٹھ تک دست ہو جاتے ہیں۔ ان سے سڑے ہوئے گوشت جیسی بدبو آئے۔ یہ خاص کر شیر خوار یا بڑے بچوں کے ان عجیب طرح کے دستوں میں مفید ہے۔ جہاں خون، آنوں اور خوراک ملا فضلہ خارج ہوتا ہو اور دست ٹماٹر کی چٹنی کے مشابہ ہو۔ مقعد پاخانے کے ساتھ باہر ہی رہے گی۔ مقعد کا یہ باہر نکلنا بواسیر اور پلسا ٹیلا کی طرح ہوتا ہے۔ پرانے دست، پیچش، انتڑیوں سے خون گرنا۔ جب قبض ہو تو اس میں سر درد بھی ہوتا ہے۔ کئی کئی دن تک پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی جیسے انتڑیاں مکمل طور پر مفلوج ہوں۔ اس کے ساتھ دماغ میں اجتماعی خون اور دماغ کی جھلیوں میں حال ہی آئے ورم کے ساتھ پائی۔

ایپس میں پیشاب کی بھی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ پیشاب کم آتا ہے۔ صرف بوند بوند کر کے آتا ہے۔ پیشاب آنے سے پہلے بہت زور لگانا پڑتا ہے اور تب صرف قطرہ قطرہ پیشاب خارج ہوتا ہے۔ تھوڑا سا گرم گرم پیشاب بوند بوند کر کے خارج ہو۔ جلن کے ساتھ اترے۔ خون ملا پیشاب۔ جو نہی مثانے میں

پیشاب کی چند بوندیں جمع ہوں حاجت ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کی حاجت متواتر قائم رہتی ہے اور ناکافی ہوتی ہے۔ بعد میں ایک مرحلہ ایسا بھی آجاتا ہے جبکہ پیشاب قطعاً رک جاتا ہے۔ بچہ بہت دیر تک پیشاب نہیں کرتا۔ بچہ چیختا ہے اور سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔ سوتے سوتے چیخ مارتا ہے۔ کپڑے اتار کر پھینکتا ہے۔ عام طور پر اپیس کی صرف ایک ہی خوراک اس سارے فتور کو دور کر دیتی ہے۔ یہ حالت عموماً لال بخار میں رونما ہوتی ہے۔ جبکہ پیشاب میں چربی بکثرت آنے لگتی ہے۔ پیشاب کی تکلیف اور اس کے ساتھ اعضاء تناسل پر ورم، سوجن، اس سوجن میں پانی بھی ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو پیشاب کم آئے۔ اس کے ساتھ سپاری کا چمڑا بری طرح پھیلا ہوا۔ یا پھر فوطوں میں پانی اتر آیا ہو۔ ہر بار جب بھی پیشاب کی حاجت ہوتی ہے، بچہ چیخ مارتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ بات یاد آجاتی ہے کہ پچھلی بار جب پیشاب کیا تھا تو سخت درد ہوا تھا۔ گردے اور گردے کی نالی، مثانہ اور مثانہ کی نالی میں جوش کی حالت۔ تمام کے تمام آلات بول میں خراش، جوش، جلن جیسا کہ کینتھرس میں ہوتا ہے۔ یہ دونوں دوائیاں ایک دوسرے کی مصلح (توڑ) ہیں۔ اگر آپ کسی ایسے بچے کو دیکھنے کے لیے بلائے گئے ہیں جس کو اپیس طبعی شکل میں بکثرت دیا گیا ہو تو آپ عام طور پر کینتھرس دے کر اس کے بداثرات کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کسی ایسی عورت کو دیکھنے جائیں جس نے کسی بری غرض سے کینتھرس کھایا ہو تو آپ اس کے بداثرات کو اپیس سے دور کر سکتے ہیں۔ کینتھرس کھانے سے اسے جو شدید پاگل پن آیا، اس کو اپیس بآسانی دور کر دیتا ہے۔ آلات بول میں بھی ڈنک لگنا، جلن اور تیز چبھن پائی جاتی ہے۔ ان جانے میں پیشاب نکل جاتا ہے۔ "پیشاب کی نالی میں سوئی گڑنے جیسی چبھن اور اس کے ساتھ بوند بوند پیشاب آئے۔ آلات بول میں انتہائی جوش، پیشاب قطعاً رک جائے۔ پیشاب کرنے میں سخت تکلیف، دودھ پیتے بچوں میں پیشاب رک جائے۔"

یہ حیرانی کی بات ہے کہ اپیس کے تجربے ہونے سے بہت پہلے بوڑھی عورتوں کو پتہ تھا کہ اپیس پیشاب آور ہے۔ جب بچہ پیشاب نہ کرتا تو وہ شہد کی مکھیوں کا چھتہ لاتیں اور اس میں سے چند مکھیاں پکڑ لیتیں۔ ان پر گرم پانی ڈالا جاتا اور ان میں سے ایک چھوٹا سا چمچہ بچے کو پلایا جاتا۔ اس سے بچے کو پیشاب آجاتا تھا۔ ایسی کچھ دوائیوں کا گھروں میں بوڑھی ماؤں اور نرسوں کو پتہ تھا جس غرض کے لیے ہم اپیس استعمال کرتے ہیں وہ بھی اسی غرض سے استعمال کرتے تھے۔ لہٰذا دونوں کے استعمال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ پیشاب کم اترے اور بدبودار، چربی ملا اور خون کے ذرات ملے ہوئے۔ خاص کر جب کہ چربی آنے کی تکلیف حال کی ہو اور نوعیت کے لحاظ سے زوردار ہو۔ گردے کی حالیہ جوش کی حالت اور پیشاب میں چربی جیسا کہ لال بخار یا خناق کے دوران یا بعد میں ہوا کرتا ہے۔ یہ بیماری کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ گردے کے ورم سے بہت سے مریض ایلوپیتھ ڈاکٹروں کے ہاتھوں مر جاتے ہیں۔ مگر ہومیوپیتھک معالجوں کے ہاتھوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کا مردانہ و زنانہ اعضاء تناسل سے گہرا تعلق ہے۔ ان اعضاء کا ورم، سوجن اپیس عورت کا بہترین دوست ہے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو یہ اس کی تمام ان حالتوں میں مفید ہے جو اعضاء کے قدرتی شکل میں جوش آنے کی وجہ سے ہوں۔ مختصراً یہ رحم میں، بچہ دانی میں اور رحم کے خصیوں میں جوش آتا ہے اور ان کے اندر دیا ہر خوفناک تکلیف پیدا کرتا ہے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو بیشتر تکلیفوں میں آرام کرتا ہے۔ یہ

استقاط حمل کو بھی روک دیتا ہے۔ اگر جان بوجھ کر حمل گرانے والی دوائی کھائی ہو اور اس سے درد شروع ہو گیا ہو درد بچہ دانی کو خالی کرنے کے لیے کافی زوردار ہو، خصوصاً پہلے، دوسرے اور تیسرے ماہ میں تو یہ فائدہ کرتا ہے۔ جب قدرے خون جاری ہوا ہو۔ صرف حمل گرنے کا اندیشہ ہی پیدا ہوتا ہے اور جب ابھی جھلیاں نہ پھٹی ہوں اور جلد ہی پھٹنے والی ہوں۔ حاملہ کو ڈنک لگنے کا سا، جلن کے ساتھ درد ہو۔ وہ لیٹے تو کپڑا نہ اوڑھ سکے اور گرمی سے تکلیف بڑھے اور جب غالباً یہ سب کچھ ارگوٹ کا نتیجہ ہو تو اس سے خاطر خواہ آرام ملتا ہے۔ یہ تو ہوئی شرارتاً اور جان بوجھ کر حمل گرانے کی کوشش۔ اگر کسی حادثہ کی وجہ سے ایسا ہو چلے اور جب حاملہ چاہتی ہو کہ بچہ بچ جائے تو ایپس اس کی مدد کرتا ہے۔ خصیۃ الرحم میں ڈنک لگے اور جلن ہو۔ خاص کر دائیں طرف اور جب خصیۃ الرحم بڑھ گئے ہوں۔ گانٹھ یا رسولی کی طرح پھول گئے ہوں، ایپس بہترین مددگار ہے۔

اس سے رحم کی رسولیوں و گانٹھوں میں بھی آرام ملتا ہے۔ یہ ان کا بار بار بڑھنا بند کر دیتا ہے اور انہیں مٹا دیتا ہے۔ دایاں خصیۃ الرحم نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ حیض سے پہلے اور دوران میں خصیۃ الرحم اور بچہ دانی میں درد جس میں ڈنک لگے، چبھن ہو، کترن ہو، کھر وچ ہو، چھری لگنے کا سا درد ہو اور یہ سب درد حرارت سے بڑھیں۔ یہ نہایت آسانی سے معلوم ہونے والی علامت ہے۔ کیونکہ حاصل کرنے کی غرض سے عام طور سے درد کی جگہ حرارت پہنچائی جاتی ہے۔ گرم پانی سے سینک دی جاتی ہے مگر اس دوائی کی حالت میں اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مریضہ گرم پانی کی بوتل کو ایک طرف رکھ دیتی ہے کیونکہ اس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ رحم کے خصیے بڑھے ہوئے، دائیں خصیۃ الرحم میں سوجن کے ساتھ پانی بھر آئے، خصیۃ الرحم میں رسولی یا گانٹھ۔

اپوسی نم کینابی نم (APOCYNUM CANNABINUM)

ایپس کے ساتھ اس کا بہترین طور پر مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جن بہت سی علامتوں اور شکایتوں میں ایپس کام کرتا ہے وہ اپوسی نم کے مشابہ ہیں۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ جلودر، سوجن، استسقاء، گٹھیاوات، چھوٹی سے بڑی خلاؤں کی سوجن، تھیلیوں میں پانی بھر آئے۔ استسقاء کی وجہ سے پیشاب کم اترے اور پانی کے ساتھ سوجن کی علامتوں میں دونوں دوائیوں میں بھاری مشابہت ہے۔ دونوں کی علامتوں، سوجنوں، خون گرنے، ابھارے اور ان علامتوں کے فتور میں اس قدر مشابہت ہے کہ اگر آپ ایپس میں سے حرارت سے تکلیف کا بڑھنا اور ٹھنڈک سے آرام ملنا نکال دیں اور آپ دو مریضوں کی علامتیں لے کر دوائی تلاش کرنا شروع کریں تو آپ ان دونوں دوائیوں میں امتیاز نہ کر سکیں گے۔ دونوں ہی استسقاء کی بہترین دوا ہیں۔ معمولی سے علاج کرنے والے پہلے ایپس دیں گے اور بعد میں اپوسی نم اور جب یہ دونوں ناکام رہی ہوں تو وہ پھر کسی اور دوائی کی تلاش کریں گے جو استسقاء کے لیے مفید ہو۔

اپوسی نم میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کی ساری تکلیفیں ٹھنڈک سے بڑھتی ہیں۔ مریض کی اپنی حالت بھی سردی سے بگڑتی ہے۔ اس کی تکلیف ٹھنڈک پہنچنے سے بڑھتی ہے۔ پیٹ کے ابھارے میں اور استسقاء کی حالت میں، اسے سردی لگتی ہے۔ وہ ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ٹھنڈی چیزیں پینا برداشت نہیں

کرسکتا۔ اس سے معدہ میں درد ہوتا ہے اور یہاں تک کہ قے ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں پینے سے پیٹ میں بھی درد ہو جاتا ہے۔ جب معدہ میں ٹھنڈی چیزیں پڑی ہوں تو جسم میں جگہ جگہ بڑی بے چینی ہوتی ہے۔ اتنی بات سمجھ کر آپ فوراً یہ بات ذہن نشین کرسکیں گے کہ یہ ایپس سے کس قدر مختلف ہے جو معالج محض علامتوں کے پیچھے ہی بھاگتا ہو اور ان حالات پر نظر نہ رکھتا ہو جن کے ماتحت مریض کی تکلیف میں کمی و بیشی واقع ہوتی ہے اور جن کا علامتوں سے گہرا تعلق ہے۔ اس زبردست فرق کی تعریف نہیں کرسکتا۔ یعنی ایک میں مریض کی تکلیف گرمی سے بڑھتی ہے اور دوسرے کی گھٹتی ہے۔ تمام تکلیفوں میں یہی حالت ہوتی ہے۔

جسم سے جو فضلہ خارج ہوتا ہے اس کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ پیشاب کم اترتا ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ اس کی تکلیف خواہ کچھ ہی ہو اس کو پسینہ آتا ہی نہیں۔ وہ شکایت کرتا ہے کاش کہ پسینہ آجاتا تو میں بہتر ہو جاتا۔ بدن سے پانی کی شکل میں کوئی رطوبت ہوتی ہی نہیں حالانکہ وہ پانی بکثرت پیتا ہے۔ وہ رگ و پٹھوں میں چلا جاتا ہے اور وہاں سوجن آجاتی ہے۔ اس کے جسم میں پانی کا غلبہ ہوتا ہے۔ مریض کے جسم میں پانی جمع ہوتا ہے، خارج نہیں ہوتا۔ پانی کم مقدار میں نکلتا ہے، پسینہ کم آتا ہے یا بالکل ہی نہیں آتا۔ اس کی جلد خشک ہوتی ہے۔ بعض وقت جب موسم گرما ہوتا ہے تو بھی وہ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ جلد کھردری ہوتی ہے اور اس پر سکری آتی ہے۔ ایپس میں مریض کو جلد کی خشکی سے اور پیشاب کم آنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ تاہم ایپس کے مریض کو ہر حالت میں گرمی سے تکلیف پہنچتی ہے اور ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے۔

استسقاء، گٹھیاوات اور بہت سی اندرونی شکایتوں میں یہ رہنمائی کرنے والا بھاری فرق ہے۔ ''رطوبتی جھلیوں کا استسقاء'' دماغ، دل، پھیپھڑا اور پیٹ کی جھلیوں میں پانی بھر آتا ہے۔ یہ ساری خلائیں پانی بھرنے سے پھول جاتی ہیں۔ اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور انتہائی بے چینی۔ اس کا گٹھیاوات بھی ایپس کے مشابہ ہے۔ گٹھیاوات میں بھی اپوسی نم میں پانی آجاتا ہے۔ جوڑوں کا ورم، ٹخنہ، پیر کا پنجہ، انگلیوں اور جسم کے سارے جوڑوں کا ورم۔ ایپس کی طرح اس میں بھی ورم پر دباؤ ڈالنے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ پیشاب کم آنے، پسینہ کم آنے، بخار کی حالت اور ہر وقت سردی لگتے رہنے پر بھی اپوسی نم کا مریض اپنے بدن کو گرم کپڑے سے ڈھانپے رکھنا برداشت کرتا ہے جبکہ ایپس کا مریض کپڑا اوڑھنا ہی پسند نہیں کرتا اور نہ ہی برداشت کرسکتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے یہ فرق کیوں ہے؟ صرف ایک ہی علامت کیوں ہے؟ جو لوگ مریض کی علامتوں اور مختلف اعضاء کی علامتوں میں فرق نہیں کرتے۔ وہ دیکھیں گے کہ صرف ایک ہی علامت کا فرق ہے۔ جب ایسا معالج اس قسم کی کوئی علامت لے کر اسے ریپرٹری میں تلاش کرے گا تو وہ صرف ایک ہی علامت لے کر تلاش کرے گا۔ یہی علامت اکثر باقی تمام علامتوں کو رد کر دیتی ہے۔ کیونکہ وہ مریض کی بتائی ہوئی علامت ہے اور اس کا تعلق اس کے اعضاء سے نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جس میں مریض کو خود بخود گرمی سے آرام مل جاتا ہے۔ وہ گرمی میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اپنے بدن کو گرم رکھنا پسند کرتا ہے۔ اتنے پر بھی وہ عضو ماؤف کو ٹھنڈک پہنچانا لازمی اور فائدے مند سمجھتا ہے جو بات عام ہے وہی رہنما ہے، اہم ہے اور قابل اعتبار ہے۔ اگر ہم عام اور خاص باتوں کو نہ سمجھیں اور ان میں فرق نہ کریں تو پھر ہمارے میٹریا میڈیکا میں گڑبڑ ہو جائے گی۔ ہمیں ان باتوں میں جن کا مریض کی ذات

سے تعلق ہے اور ان باتوں میں جن کا اس کے اعضاء سے تعلق ہے، امتیاز کرنا چاہئے۔ استسقاء شدید پیاس کے ساتھ۔

سست رفتار سے چلنے والی بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ اور لال بخار کے لئے یہ اکسیر اعظم سے کم نہیں۔ ان بیماریوں میں بھی مفید ہے جو کافی دیر تک چلتی رہی ہوں۔ مریض انتہائی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ سردی سے کانپتا ہے۔ بدن میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ پیشاب کم اترتا ہے اور جلد نہایت خشک ہو جاتی ہے۔ کسی سخت بیماری کے بعد صحت جلد معمول پر نہ آتی ہو تو شوتھ (استسقاء) آ جائے۔ لال بخار کے بعد استسقاء یا ٹائیفائیڈ (میعادی بخار) کے بعد کا استسقاء آہستہ آہستہ چلنے والی بیماری مثلاً ٹائیفائیڈ میں مریض چار پانچ ہفتہ مبتلا رہنے کے بعد سوکھنے لگے۔ کمزوری انتہائی حد تک بڑھ جائے اور اب بدن پر گوشت پوست نہ آئے، بھوک نہ لگے، مگر پانی کثرت سے پئے۔ اسے پانی کے سوا اور کسی چیز کی خواہش ہی نہ ہو۔ اس کی جلد پھولنے لگے اور اس کے نیچے پانی بھر آئے۔ یہ حالت ایپس کے مشابہ ہے۔ مگر ایپس ایسی حالت میں کام دے گا جبکہ گرمی سے تکلیف بڑھتی ہو، مریض بدن پر کپڑا اوڑھنا گوارا نہ کر سکے اور ہمیشہ ٹھنڈی چیزیں پسند کرے۔

اس دوائی کی ذہنی علامتیں نہیں ملیں جو بھی ہیں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس نے دماغ کی بیرونی جھلیوں میں پانی بھر آنے کی غنودگی میں فائدہ کیا ہے۔ مگر ہمیں معلوم نہیں کہ دماغ کی کس ابتدائی بیماری میں یہ موافق ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس ضمن میں ابھی تک کوئی تجربہ ہوا نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ جب بیماری کافی عرصہ تک مثال کے طور پر ہفتوں تک جاری رہی ہو، مریض سر کو برابر ادھر ادھر پٹکے اور اس کا بدن بری طرح سوکھ گیا ہو تو یہ دوائی کام دے گی۔ ننھے بچے کو اس کے ساتھ سردی اور بخار بھی ہوتا ہے۔ اس کی کھوپڑی پھیلنے لگتی ہے۔ کھوپڑی کی ہڈی کے جوڑ چوڑے ہونے شروع ہو گئے ہوں، تب ہم ان دواؤں پر غور کرنا شروع کریں گے جو دماغ کی خلاء میں پانی آ جانے کی حالت میں مفید کام کرتی ہیں۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔ مگر ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ اس دوائی کی ابتداء کہاں ہے، ہمیں ایپس کی ابتداء کا پتہ ہے مگر اس کی ابتداء کا نہیں۔

ہنی مین کے تجربے خاص خاص علامتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ انہوں نے دوائی کھا کر علامتیں بتانے والوں پر جرح کی، ان سے معلوم کرنا چاہا کہ تکلیف کن حالتوں میں کم یا زیادہ ہوئی۔ بہت سی علامتوں کا تجربہ انہوں نے خود اپنے ہی اوپر کیا۔ ان کا بدن نہایت ذکی الحس تھا، خیال گہرائی تک پہنچتا تھا۔ ان تجربوں سے دوائیوں کے اندرونی راز معلوم کرنے کی اہلیت ان کے اندر پیدا کر دی تھی جو بصورت دیگر شاید پیدا نہ ہوتی۔ جو معالج مناسب طور پر، سوجھ بوجھ کے ساتھ اور سمجھداری سے دوائیاں خود کھا کر ان کے اثرات معلوم کرتے ہیں، وہ دوسروں کی نسبت میٹریا میڈیکا کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ وہ تحقیق کے عادی بن جاتے ہیں اور زیادہ لمبی عمر پاتے ہیں۔ وہ اپنے گردوپیش کے حالات، اپنے ساتھیوں اور اردگرد کی باتوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ ان کی بناوٹ بہتر ہو جاتی ہے اور جو کچھ ہنی مین نے سوچا وہ بھی اس کا کچھ حصہ ہو سکنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ آج بھی تجربے تو ہوتے ہیں مگر مشاہدوں کو قلمبند نہیں کیا جاتا۔

صرف علامتیں لی جاتی ہیں مثلاً پیٹ درد، جکلی، سر درد، کمر درد، سر پر سرد وغیرہ۔ ہماری اکثر دوائیوں میں اس کی خوبیاں اس سے زیادہ معلوم نہیں ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا کچھ، کتنا اور کہاں، کیا رہ گیا ہے۔ تکلیف کے کم و بیش ہونے کی حالتیں قطعاً چھوڑ دی گئی ہیں۔ بہترین اور باریک ترین احساس کی وضاحت نہیں کی گئی۔ کیونکہ انہیں صرف جذباتی سمجھا گیا ہے۔ "پست ہمت اور بھٹکا ہوا مریضہ محسوس کرے کہ وہ چلائے بغیر رہ نہیں سکتی۔" ہم نہیں جانتے کہ مرد اور عورت کی بیماریاں کیا ہیں۔ ہمیں خوشی اور نفرت کا پتہ نہیں۔ ذہنی یا جسمانی لگاؤ کا پتہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ صرف جزوی تجربہ ہے اور صرف انہیں شکایتوں میں مفید ہے جو صرف سطح پر نمودار ہوئی ہوں۔

"دماغ کی جھلیوں میں پانی بھر آنا اور اس کے ساتھ غنودگی۔" یہ وہ آخری مرحلہ ہے جہاں شدید کمزوری، گوشت پوست کا سوکھنا، تمام اعضاء کا سخت ہونا اور پانی کے ساتھ سوجن آجاتی ہے۔ کئی بار دماغ کی جھلیوں میں پانی بھر آنے کی شکایت میں اعصاب کے ساتھ گولی لگنے کا سا درد ہوا کرتا ہے اور یہ تکلیف جوڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس حالت میں ایپس، ہلکلیر یا کارب اور اوپی تم جیسی دوائیاں حیرت انگیز گہرائی تک کام کرتی ہیں۔ دماغی جھلیوں میں پانی بھر آنے کی تکلیف" میں اس دوائی کا پہلا ٹھوس اور مستقل اثر یہ نمودار ہوتا ہے کہ مریض کے پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو اب تک انتہائی کم تھی۔ آپ دماغی جھلیوں میں پانی بھر آنے کی تکلیف کے لئے ٹیوبر کیولینم کا بھی مطالعہ کریں۔

"چہرے پر تشویش اور ایذا کے آثار ہوتے ہیں۔ چہرہ پھول جاتا ہے، سوجن آجاتی ہے۔ آنکھوں کے نیچے بھی سوجن آجاتی ہے۔ سوجن کو دباؤ تو گڑھا پڑ جاتا ہے۔ زبان خشک پیاس شدید انتہائی۔" ایک اور دوائی ہے جو اس قسم کی علامتوں میں کام آتی ہے اور اس کے بارے میں اکثر غلط فہمی ہوتی ہے۔ یہ اندیشہ ہے کہ اکثر حالتوں میں اس سے پہلے وہی دی جاتی ہے، وہ ہے آرسینکم۔ اس میں پانی والی سوجن کی وہ سب کی سب علامتیں پائی جاتی ہیں جو ایپس اور اوپی تم میں ملتی ہیں۔ اس میں بھی جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے، پیٹ اور تمام بند خلاؤں میں ابھار ہوتا ہے۔ اس کی ساری علامتیں اور بذات خود مریض کو بھی، گرم سے تسکین محسوس ہوتی ہے اور اس غرض کے لئے سخت حرارت کی ضرورت پڑتی ہے۔ مریض نہایت گرم کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے مگر اس میں کچھ اور باتیں بھی ہیں۔ اس میں پژمردگی آتی ہے، انتہائی تشویش اور شدید بے چینی پائی جاتی ہے جو ان دوسری دوائیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اس مریض کے بدن سے مردے جیسی بدبو آتی ہے جو کمرے میں داخل ہوتے ہی دماغ کو چکرا دیتی ہے۔ یہ علامت بھی ان دونوں دوائیوں میں نہیں پائی جاتیں۔

دوائیوں کا مطالعہ اسی طرح کرنا چاہئے۔ ان کا مقابلہ بھی اسی طرح کرنا چاہئے جن دوائیوں کی عام علامتیں ملتی جلتی ہوں ان کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ دیکھیں کہ وہ گرمی یا سردی سے کیسے اور کس حد تک بڑھتی ہیں۔ اس طرح ہمارے پاس دو فہرستیں تیار ہو جائیں گی۔ ایک ان دوائیوں کی جن کی تکلیف سردی سے بڑھتی ہے اور دوسری ان دوائیوں کی جن کی تکلیف گرمی سے بڑھتی ہے۔ ایک ایسی فہرست بھی بن جائے گی جس کی دوائیوں کی علامتوں میں گرمی سردی سے کوئی کمی بیشی نہیں آتی۔ یہ ابتدائی بات ہے۔ اب آپ ان کی تقسیم در تقسیم کرتے جائیں۔

"گلے میں گاڑھی، زرد بلغم۔ شدید پیاس۔ چھاتی میں اکڑن اپھارہ۔ تناؤ کا احساس۔" آپ ایک لمحہ غور کریں۔ اگر پھیپھڑے کی تھیلیوں کی خلا میں پانی بھر جائے تو اس کا پھیلاؤ باہر کے رخ نہ ہوگا کیونکہ اس کے اوپر پسلیوں کی ہڈیاں موجود ہیں۔ وہ اسے پھیلنے سے روک دیں گی۔ وہ دیوار کا کام دیں گی۔ لہٰذا پھیلاؤ پھیپھڑوں کی طرف ہی ہوگا۔ پھر نیچے کی طرف ڈایافرام (معدے اور چھاتی کے ہڈیوں کے درمیان ایک جھلی) کی طرف اس کا دباؤ ہوگا۔ اس سے کھانسی کے ساتھ دم کشی ہوگی۔ اس دوائی میں بھی ایپس کی طرح مریض کو مجبوراً بستر میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ وہ لیٹ نہیں سکتا۔ آپ دیکھیں گے کہ چھاتی میں پانی بھر آنے کی تکلیف میں یہ شکایت عام طور سے دکھائی دیتی ہے۔ یعنی مریض کو بستر میں بیٹھنا ہی پڑتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لیٹ جانے سے پھیپھڑے دب جاتے ہیں اور سانس لینے کے لئے انہیں پھیلنے کی جگہ نہیں ملتی لہٰذا اسے بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ پھیپھڑوں کی جھلی سے جو پانی آیا ہے اس کی تھیلی لٹک جائے اس سے سانس لینے میں سہولت ہو جاتی ہے مگر اس تھیلی کے لٹکنے سے پیٹ پر دباؤ پڑتا ہے لہٰذا اپھارہ آ جاتا ہے۔" جاگنے پر پیاس لگے، دن بھر پیاس لگی رہے، سخت پیاس مگر پانی بھی اچھا نہیں لگتا۔ مریض ٹھنڈا پانی پینا پسند کرتا ہے۔ مگر معدے کو موافق نہیں آتا اس سے معدے میں درد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مریض ٹھنڈا پانی پینے سے گھبراتا ہے۔ اسے گرم پانی پینے سے زیادہ آرام ملتا ہے۔ گرم پانی پینے سے بدن میں حرارت آتی ہے۔ اس سے اس کو مزید راحت ملتی ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کو ٹھنڈے پانی کی پیاس لگتی ہے۔

اب لیجئے اپھارے اور قے کی بات۔ عام استسقاء کی حالت میں آپ مریض کے رگ و ریشے اس قدر پھولے ہوئے پائیں گے کہ یہ نظر آنے لگتا ہے کہ اب خون میں اور پانی جذب نہیں ہو سکتا۔ اس کا جسم بھرا ہوا ہوتا ہے۔ خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ اس کا پیٹ بھی پھول جاتا ہے۔ اور اسے قے کرنی ہی پڑتی ہے۔ اس کے سارے جسم پر سوجن آ جاتی ہے۔ اس کے باوجود وہ پانی پیتا ہے اور قے کرتا ہے۔ وہ بمشکل تمام کھا سکتا ہے۔ کھائے تو ہضم نہیں کر سکتا۔ اس طرح علامات حاصل ہوتی ہیں۔ "معدے میں چھاتی میں دباؤ کا احساس" یہ دباؤ اس قدر ہوتا ہے کہ مریض آسانی سے سانس نہیں لے سکتا۔ چند لقمے کھانے سے ہی پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ معدہ پہلے ہی پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور وہ بڑی مقدار میں پانی، پت (صفرا) اور غیر ہضم کھانے کی قے ہوتی ہے۔ استسقاء کی حالت میں پیٹ میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ معلوم ہونے لگتا ہے کہ اسے کچھ بھی ہضم نہ ہوگا۔ آخرکار انتڑیاں قطعاً مفلوج ہو جاتی ہیں۔ گردے بھی اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں اور پیشاب بمشکل آتا ہے۔ زبان پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ ساری کی ساری بلغمی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں اور غالباً انتڑیاں بھی پیٹ میں بہت زیادہ اپھارہ ہوتا ہے اور اس میں سوجن کیساتھ پانی بھر جاتا ہے۔

اب دوسری بات لیجئے۔ ایک ایک کر کے سارے عضو اپنا اپنا فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ خصیئے الرحم اور بچہ دانی اپنا کام چھوڑ دیتی ہے۔ استسقاء کے ساتھ قلت حیض ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ اصل مرض کی ابتداء ہے۔ جب یہ اعضاء اپنا قدرتی فعل چھوڑ دیتے ہیں تو استسقاء آ جاتا ہے۔ مریضہ میں کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ جنسی جوش بھی بڑھ جاتا ہے۔ حیض بند ہو جاتا ہے، پیٹ انتہائی نازک بن جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ آ جاتا

ہے اور اس کے بعد دیگر اعضاء پھول جاتے ہیں۔

اپوسی نم اس حالت میں مفید ہے جب دست اور استسقاء باری باری سے نمودار ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ دست آنے شروع ہو جاتے ہیں اور باقی ساری تکلیفیں مٹ جاتی ہیں۔ دست بکثرت آتے ہیں۔ رنگت زرد ہوتی ہے۔ پانی جیسے پتلے دست اور خود بخود آنے لگتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ایک بار استسقاء کے ایک مریض کو زیادہ تعداد میں دوائی دے دی گئی اور اس نے اپنے ڈھنگ کے دست جاری کر دیئے۔ جب دست جاری تھے تو بڑھی ہوئی تلی اور جلو در تمام کے تمام مٹ گئے اور معالج نے سمجھا کہ معاملہ قدرتی طور پر سلجھ گیا ہے۔ کیس میرے مشاہدے میں لایا گیا اور میں نے انتظار کرنے کا مشورہ دیا۔ آخرکار اپوسی نم کی مدد سے اس زہر کا سدباب کیا گیا اور اس کے بعد ہی دھڑکن بند ہو گئی۔ اسی طرح کا اثر ایلوپیتھی کے ڈیجی ٹیلس استعمال کرانے سے ہوا۔ یہ وقت تب آتا ہے جب معالج کو ڈیجی ٹیلس کا استعمال بند کرانا پڑتا ہے اور مریض دھڑکن بند ہو جانے سے مر جاتا ہے۔ موت کے لئے ذمہ دار ڈیجی ٹیلس کی نہیں ہے۔ معالج ہرگز یہ بات نہیں سکتا کہ ڈیجی ٹیلس بھی مہلک ہے۔

جلد، گردے، انتڑیاں، بچہ دانی وغیرہ دیگر سارے اعضاء کے قدرتی فعل میں خلل پڑ جاتا ہے۔ ہر اعضاء میں استسقاء آنے کا رجحان بن جاتا ہے۔ آلات بول انتہائی تکلیف دہ بن جاتے ہیں۔ ابتدائی بہت سی شکایتوں میں پیشاب کی کمی نمایاں طور پر رہتی ہے۔ مثانے میں تھوڑا سا ہی پیشاب ہوتا ہے۔ یعنی وہ جزوی طور پر ہی بھرتا ہے۔ مگر پھر بھی پیشاب نہیں اترتا۔ پیشاب رک جاتا ہے اور اس کے ساتھ حاجت بنی ہی رہتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کا لتوہ اور پیشاب کی حاجت۔ ہاتھ پیر سن اور ان میں پھڑکن اور آخر کا بالکل بے حس ہو جاتے ہیں۔ کچھ مریض تھوڑے دن تک اسی چال چلتے ہیں اور آخر میں انہیں استسقاء ہو جاتی ہے۔ علامتیں بدلتی بھی ہیں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ استسقاء کی جگہ دست بکثرت آنے لگتے ہیں۔ استسقاء کی جگہ انتڑیوں سے بکثرت رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ یعنی دست آنے لگتے ہیں یا گردوں میں درد بکثرت ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ پیشاب مقدار میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مریض حیران رہ جاتا ہے کہ اس کے اندر اس قدر پانی کہاں سے آ گیا۔ اتفاقاً ہی یہ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب کم اترنے لگتا ہے۔ تب رگوں میں پانی بھرنے لگتا ہے اور تب استسقاء بڑھنے لگتا ہے۔ کچھ دیر بعد یہ حالت بند ہو جاتی ہے اور تب دھڑکن بند ہو جاتی ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔" پیشاب گھٹ کر ایک تہائی رہ جاتا ہے۔ گردے یا مثانے میں درد نہیں ہوتا مگر بے چینی رہتی ہے۔ پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے۔ جب دماغ ماؤف ہو جائے تو پیشاب قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ ایک بار یہ دوائی معمول سے استعمال ہوتی تھی۔ رات کو سوتے سوتے پیشاب کر دینے والے بچوں کو عام طور سے کھلائی جاتی تھی۔ چونکہ اس سے آرام ملا ہے۔ لہٰذا علاج کے نقطۂ نگاہ سے اس میں یہ علامت ضرور ہوگی۔ مگر یہ علامت علاج سے حاصل شدہ ہے۔ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ مثانے پر اس کا فعل ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ خود بخود پیشاب نکل جانے میں مفید ثابت ہوا ہے۔" اعضاء تناسل کا استسقاء۔"

میں نے اوپر قلت حیض کا ذکر کیا ہے یعنی اس دوائی میں حیض رک جاتا ہے۔ مگر اس میں خون جاری ہو

جانے کا بھی زبردست رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون جاری کرسکتا ہے۔ خاص کر بچہ والی سے بکثرت خون آنے لگتا ہے۔ حیض میں بھی خون بکثرت آنے لگتا ہے۔ بار بار آنے لگتا ہے وقفہ کم ہو جاتا ہے اور زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ یہ رحم سے دوسرے وقت بھی خون جاری کرسکتا ہے۔ یہ خون اس کثرت سے جاری کر دیتا ہے کہ مریضہ کو بدن میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد استسقاء ہو جاتا ہے۔ پرانے معالج اس قسم کے استسقاء میں جو کثرت حیض کے بعد واقع ہوا ہو چائنا دیا کرتے تھے۔ اس کا اتنا عام استعمال ہوتا تھا اور اس سے فائدہ بھی عام ہو جاتا تھا کہ دوسری دوائی کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی۔ مگر اس قسم کے جلودر کے لئے جو کثرت حیض کے بعد آیا ہو، اپوسی نم بھی بہترین دوائی ہے۔ اکثر حالتوں میں یہ مذکورہ بالا قسم کی تکلیف میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ ''کثرت حیض جو چھ ہفتہ تک جاری رہے، خون بڑے بڑے لوتھڑوں کی شکل میں خارج ہو۔ دو یا تین دن تک معمولی اخراج ہو مگر یکایک اس شدت اور کثرت سے آنے لگتا ہے کہ مریضہ بستر سے اٹھ ہی نہیں سکتی۔ وہ خاموشی کے ساتھ لیٹ جانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ خون کے ساتھ جھلیوں کے ٹکڑے آتے ہیں۔ کثرت حیض یا گاہے گاہے کثرت سے اخراج۔ یا پھر کثرت حیض متواتر جاری رہتا ہے حتیٰ کہ مریضہ پژمردہ ہو جاتی ہے۔ یہاں یہ فاسفورس ایپکاک اور سیکیل کے مشابہ ہے۔ اکثر حالتوں میں اس قدر خون نکل جانے کے بعد حیض بند ہو جاتا ہے۔ جن دواؤں میں خون اس قدر چلا ہوتا ہے جتنا کہ اس دوائی میں، خون بند ہونے کی نوبت تب تک نہیں آتی جب تک کہ انتہائی کمزوری رونما نہیں ہو جاتی۔ تب جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، دم کشی آتی ہے اور مریضہ اس کی وجہ سے لیٹ نہیں سکتی۔ یہ عموماً چھاتی میں پانی آجانے سے ہوا کرتا ہے۔ یہ حالت ان بیماروں میں بھی واقع ہو جاتی ہے جو بہت دیر تک بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ان کے پھیپھڑوں میں خون بھر جاتا ہے۔ خون سے آکر وہاں جمع ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ سانس لینے کی جگہ ہی نہیں رہتی۔ ''معدے کے بالائی حصہ میں بھاری دباؤ، تنگی سانس، سانس لینے کے لئے بار بار منہ کھولے۔ زنانے سے سانس لے اور کھانسے'' یہ گڑگڑاہٹ اسی طرح کی ہے جو نارٹارایمیٹک میں پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی چھاتی اسی طرح بھر جاتی ہے اور وہ لیٹ نہیں سکتا۔

نبض چھوٹی اور بے قاعدہ۔ تقریباً چلتی ہوئی محسوس ہی نہ ہو۔ جونہی سر تکیے سے اوپر اٹھانے کی کوشش کرے، غشی آجاتی ہے۔ نبض چھوٹی اور کمزور، پیٹ کی بلغمی جھلیوں کا استسقاء، نہایت تکلیف دہ دھڑکن ہوتی ہے۔

ارجنٹم مٹیلیکم (ARGENTUM METALICUM)

اب ہم میٹالک سلور پر غور کریں گے۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ یہ جسم میں بہت گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے۔ کیونکہ ساری تاریخ میں علامتوں کے مطابق بھی اور دوائی کے طور پر بھی اس کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ یہ دوائی ساری تاریخ میں بیش قیمتی دوائی ثابت ہوئی ہے۔ یہ داد، کھاج اور خارش کے زہر کا سد باب کرتی ہے اور اس کی علامتوں سے مجھے یہ بھروسہ بھی ہے کہ یہ سائیکوسس نامی زہر کا بھی علاج

ہے۔ یہ جسم کی ہر رگ و ریشہ تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ اعصاب اور ان کے غلاف پر خاص طور سے اثر کرتی ہے۔ اس کی بیشتر تکلیفیں اعصاب کے ساتھ چلتی ہیں۔

جسم کی ساری نقلی ہڈیوں (کارٹی لیج) پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ ان کی قدرتی شکل وصورت میں غیر معمولی پھیلاؤ لاتی ہے، جوڑوں کی نقلی ہڈیوں کو موٹا بناتی ہے، ناک اور کان کی ان نقلی ہڈیوں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ ان نقلی ہڈیوں پر رسولی بناتا ہے اور ان میں رطوبت لاتی ہے۔ یہ رگوں کی بناوٹ پر بھی اثر کرتی ہے۔ انسانی جسم میں گہرائی تک کام کرتی ہے۔ یہ معمولی دوائی سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کا ہر ایک حصہ اس کے زیر اثر آجاتا ہے اور یہ وہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ خاص کر ان رگوں تک جو دماغ تک حس وحرکت پہنچاتی ہیں۔ جن کے ذریعے دماغ بیرونی تاثرات وپیغام وصول کرتا ہے۔ یہ دماغ پر بڑی وسعت سے اثر کرتا ہے۔ اس میں گہری تبدیلیاں لاتا ہے حتی کہ بتدریج پاگل پن لاتا ہے۔ انسانی جسم پر اس کا جو اثر ہوتا ہے اس میں سب سے اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ خاص طور سے ذہنی قوتوں پر اثر کرتا ہے۔ اس کی بناوٹ میں شاذ ونادر ہی خلل ڈالتا ہے۔ یہ اس کے قوت ارادی میں معمولی اور موہوم سی تبدیلی لاتی ہے۔ مگر حافظہ، یادداشت اور ذہن خاص طور سے ماؤف ہوتے ہیں اور یہاں تک کہ ذہنی قوی حافظہ اور یادداشت قطعاً ماؤف ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی بیماریوں میں اور دراصل یہ بڑی بڑی بیماریوں سے ہی بھرپور ہے۔ یہ مریض کی سمجھ بوجھ اور عقل پر اثر ڈالتا ہے۔ تقریباً تمام سردردوں میں اور کمر کے دردوں میں جس میں کھروچ اور کترن پائی جاتی ہے۔ یہ یادداشت اور حافظہ میں زبردست خلل ڈالتا ہے۔ اس کی یہ علامتیں اکثر ان لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں جو دماغی کام کرتے ہیں۔ مثلاً بیوپاری، طالب علم، مطالعہ کرنے والے اور غور وفکر کا کام کرنے والے۔ دماغ سے کام کرنیوالا آخرکار اس مرحلے پر پہنچ جاتا ہے جب اس کا دماغ جواب دے جاتا ہے اور ذرا سی دماغی محنت کرنے سے سر میں چکر آنے لگتا ہے، وہ اب دماغی محنت کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ تمام شکائتیں سونے کے بعد بڑھتی ہیں۔ دن بھر آرام کرنے کے باوجود بھی وہ جب صبح کو سو کر اٹھتا ہے تو دماغی تھکان کا غلبہ رہتا ہے اور کمزوری محسوس کرتا ہے حتی کہ وہ حرکت بھی نہیں کرسکتا۔ وہ بمشکل تمام دن کوئی دماغی یا جسمانی کام کرسکتا ہے۔ اگر وہ کوئی زیادہ دماغی محنت کرے تو سردرد ہو جاتا ہے۔ یہ سردرد عموماً ماتھے میں ہوتا ہے۔ اکثر کنپٹیوں میں بھی ہوتا ہے۔

اس کی دوسری عجیب خصوصیت یہ ہے کہ اس میں رگوں کے ساتھ ساتھ کھروچ اور کترن کے سے درد پائے جاتے ہیں۔ اس درد کا خاص مرکز پاؤں ہوتے ہیں۔ کترن جیسے آرام کے وقت رگیں کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔ سرد مرطوب موسم اور طوفانی موسم میں گٹھیاوات کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ورم ہوتا ہے مگر قدرے کم۔ مگر درد بظاہر نقلی ہڈیوں اور رگوں کے ساتھ ساتھ ہوا کرتا ہے۔ یہ درد اس قدر شدید نوعیت کے ہوا کرتے ہیں کہ مریض چین سے لیٹ یا بیٹھ نہیں سکتا۔ لہٰذا سرد مرطوب موسم میں جوڑوں اور رگوں میں ٹھنڈک لگ جانے سے گٹھیاوات کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ درد کی شدت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مریض چلتا ہی رہتا ہے۔ اکثر علامتیں حرکت سے راحت حاصل کرتی ہیں۔ خصوصاً چلنے سے، مریض چلتے چلتے یا حرکت کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ مگر درد کی شدت اس کو چلنے کے لئے مجبور کرتی رہتی

ہے۔ اکثر اوقات یہ درد کافی مقدار میں قہوہ پینے سے گھٹ جاتا ہے۔ اس سے بیماری دب جاتی ہے اور مریض کو بے شمار مشکلات میں مبتلا چھوڑ جاتی ہے۔ اس سے اس کی صحت تباہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا جسم ناکارہ بن جاتا ہے۔ "دماغی کمزوری اور جسمانی تھکان، کھردرے اور کترن کے ساتھ درد جیسے کوئی چھو توڑ رہا ہو۔ جوڑوں اور جوڑوں کی نقلی ہڈیوں کی تکلیف۔ ہڈیوں کے ساتھ ساتھ درد۔ درحقیقت مریض کا جسم ناکارہ بن جاتا ہے۔ خواہ وہ ابھی نوجوان ہی کیوں نہ ہو۔" عمر خواہ چالیس ہی برس ہو، مگر وہ چہرے سے 80 برس کا معلوم ہوتا ہے گا۔ اس کے سارے درد حرکت سے گھٹتے ہیں۔ اس میں رطوبت آنے کی علامت کثرت سے پائی جاتی ہے۔ متورم نقلی ہڈیوں میں رطوبت آجاتی ہے اور وہاں سخت گانٹھ بن جاتی ہے۔ اس طرح جوڑوں کے گردو پیش کی نقلی ہڈیاں سوئی پڑ جاتی ہیں۔ کان اور ناک کی نقلی ہڈیاں سوئی ہو جاتی ہیں۔ سرطان کی نوعیت کے پھوڑوں میں پانی آجائے۔ جگر کے سرطان میں یہ حیرت انگیز فائدہ کرتی ہے۔ اس سے جلد کے سرطان میں بھی فائدہ ہوا ہے۔ ریکارڈ پر ایسے تجربے آگئے ہیں جبکہ اس نے رحم کی گردن کے سرطان میں بھی فائدہ کیا ہے۔

ہر جگہ زخم بن جاتے ہیں مگر یہ زخم ان نقلی ہڈیوں کے ریشوں سے شروع ہوتے ہیں اور سخ کے ریشوں پر آکر پہنچتے ہیں۔ ان سے مواد بکثرت خارج ہوتا ہے۔ زخم کی تہہ میں رطوبت آجاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔

اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ دونوں فوطوں پر بھی اثر کرتا ہے۔ مگر دائیں فوطے پر خصوصیت کے ساتھ اثر کرتا ہے۔ بایاں خصیۃ الرحم اور دایاں فوطہ۔ یہ اس کی خصوصیت ہے کہ یہ زنانہ جسم میں اس کے ایک حصہ پر اثر کرتا ہے اور مرد میں اس کے برعکس دوسری طرف۔ اس سے ہر طرح کی رسولیوں، گانٹھوں، خصیۃ الرحم کے بڑھ جانے اور رگ و ریشوں میں پانی بھر آنے میں فائدہ ہوا ہے۔ اس کا مریض سردی سے کانپا کرتا ہے۔ اپنے بدن کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے دردوں کو حرارت سے تسکین ملتی ہے۔ اس کے سر درد حرارت سے دبانے سے اور پٹی باندھنے سے گھٹ جاتے ہیں۔ میں نے اس علامت کے سہارے ایسے بہت سے مریضوں کا سر درد ٹھیک کیا ہے جو اپنے سر کو درد کی وجہ سے باندھ کر رکھتے ہیں۔

اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس دوائی کے مریض میں حرارت غریزی کی کمی رہتی ہے۔ وہ اپنے بدن کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ اس کی تکلیف میں بتدریج اضافہ ہوا کرتا ہے۔ مثلاً وہ دن بدن سے دبلا پتلا ہوتا ہے۔ اس کا یہ دبلا پن بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ وہ ذکی الحس ہوتا ہے اور اس کی یہ ذکی الحسی بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔ اس کے دماغ میں طرح طرح کے قیاس آتے ہیں۔ جن عورتوں کو اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اکثر گھبراہٹ کے زیر اثر ایسی عجیب و غریب اور بے ہودہ حرکتیں کرتی ہیں۔ (ارجنٹم نائٹریکم سے مقابلہ کریں) کہ وہ احباب کی ہمدردی گنوا بیٹھتی ہیں۔ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ پاگل ہے۔ ہسٹریا کی مریضہ ہے۔ ناڑیوں (اعصاب) کی گہرائی میں جمی ہوئی بیماری گردو پیش کے حالات سے بتدریج زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

اب آپ ارجنٹم میٹلیکم کی ذہنی علامتوں پر غور کیجئے۔ اس میں کند ذہنی پائی جاتی ہے اور جذبات مثلاً غم

وغصہ، خوف اور دماغ میں خلل واقع ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا مریض گردوپیش کے حالات وتاثرات سے نہایت جلدی متاثر ہو جاتا ہے اور اس کا یہ نقص بتدریج بڑھتا جاتا ہے۔ درد کی وجہ سے وہ بکواس کرنے لگتا ہے۔ یہ غیر ارادی بکواس نہیں ہوتی جو کہ اکثر کم درجہ حرارت والے بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ مریض جنگلی بن جاتا ہے۔ اس میں تندی و ترشی آ جاتی ہے۔ وہ دماغی محنت کرتا ہے۔ اس سے کمزوری آتی ہے اور اس کمزوری سے غصہ آتا ہے اور اس غصہ کے زیر اثر وہ جوش میں آ کر تا بھی کی باتیں کرتا ہے اور بڑی جلدی جلدی بولتا ہے۔ اکثر اوقات بات چیت میں وہ غیر معمولی طور پر جوش میں آ جاتا ہے اور اس میں اپنے خیالات بھی ظاہر کرتا ہے۔ وہ ہر وقت نشے میں چور و مخمور نظر آتا ہے۔ ہر گھڑی بات چیت کا موضوع بدلتا رہتا ہے۔ بچوں کی سی باتیں کرتا ہے۔ وہ ایک بار دماغی طور پر چست اور تن نظر آتا ہے اور اس کے چند ہی سیکنڈ بعد وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے ابھی کیا کیا ہے۔

"مگر جب وہ چند دوستوں میں بیٹھتا ہے تو بولنا پسند نہیں کرتا۔" کیونکہ وہ نااہل ہوتا ہے۔ وہ دماغی طور پر تھکا ہوا ہوتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ وہ کس موضوع پر بات چیت کر رہا تھا۔ بات چیت کا سلسلہ بھول جاتا ہے۔ وہ بات چیت کرنے سے بھی گھبراتا ہے۔ اس کا سر چکرا جاتا ہے۔ گھبراہٹ سے اس کے بدن میں جھٹکے آنے لگتے ہیں۔ جب وہ تھکا ہوا ہو تو یہ جھٹکے زیادہ آتے ہیں جیسے بجلی سے جھٹکے آئیں۔ یہ جھٹکے یکا یک آتے ہیں۔ مگر خصوصیت سے اس وقت جب کہ وہ سونے جا رہا ہو۔ وہ سوچتا ہے، چلو اب دن بھر کی جھکوں سے فرصت ملی اور آرام سے سو جاؤ۔ اسے نیند فوراً آ جاتی ہے مگر سارا جسم ایڑی سے سر تک بجلی جیسے جھٹکے سے کانپ اٹھتا ہے۔ یہ جھٹکے یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ساری رات اسی طرح گزر جاتی ہے اور رات بھر سر سے پاؤں تک جھٹکے آتے ہی رہتے ہیں۔ اعضاء میں جھٹکے آتے ہیں پیروں میں جھٹکے آتے ہیں۔ مریض تنگ آ کر بستر چھوڑ دیتا ہے۔ اور چہل قدمی کرنے لگتا ہے تاکہ جھٹکوں سے نجات ملے۔ ارجنٹم نائٹریکم میں بھی یہ علامت ثابت ہوئی ہے مگر ارجنٹم میٹیلیکم میں زیادہ خصوصیت سے پائی جاتی ہے اور اس نے ایسی حالتوں میں فائدہ بھی کیا ہے۔ ہنی مین نے اس دوائی سے جو تجربے کئے ہیں ان سے انہیں یہ ثابت ہوا کہ اس کے جھٹکے نیند کے وقت ہی آتے ہیں۔ اعضاء میں جھٹکے کی نوعیت ایسی ہوتی ہے جیسے بدن بجلی سے چھو گیا ہو۔ سارے کا سارا بدن کانپ اٹھتا ہے۔" اپنی صحت کے بارے میں فکر مند، سوچتا ہے یقیناً میری صحت برباد ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہ دنوں دن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ چل نہیں سکتا حالانکہ بے چینی بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ ایذا محسوس کئے بغیر وہ دماغی یا جسمانی محنت نہیں کر سکتا۔ غور و فکر سے یا گرم کمرے میں داخل ہوتے ہی سر میں چکر آنے لگتا ہے۔ وہ سردی سے گھبراتا ہے۔ بند کمرے میں بھی اس کے سر میں چکر آنے لگتا ہے۔

اس دوائی کی ایک اور حیران کن خوبی یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت اس کی بیشتر تکلیفوں میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ درد بڑھ جاتے ہیں۔ سردی لگتی ہے۔ سر درد ہونے لگتا ہے۔ دوپہر کو نصیحۃ الرحم میں درد۔ سر چکرائے جیسے نشہ میں مخمور ہو۔ سر درد کا زور ماتھے اور کنپٹیوں میں ہوتا ہے۔ دماغ کے ایک حصہ کی تکلیف آدھے سر کا درد۔ شدید اعصابی درد۔ آدھے سر کا درد۔ جیسے دماغ کی گہرائی میں درد ہوتا ہو اور اس کا اثر دماغ

کے آدھے حصہ پر ہو۔ سر درد عموماً دائیں طرف زور سے ہوتا ہے۔ آدھے سر کا درد۔ ایسے مریضوں کا سر درد جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے، جو بیماری سے کھوکھلے ہو گئے ہوں اور دھوپ و گرمی سے پریشان ہوں۔ چائد پر کانوں پر اور جگہ جگہ سارے بدن پر محدود جگہ میں خارش ہوا کرتی ہے۔ خارش ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے جیسے سردی لگ گئی ہو۔ اس میں بھی اگاریکس کی طرح پیر کے پنجہ میں اور کان میں جلن اور خارش ہوتی ہیں۔ وہ کھجاتا ہے اور اس سے اس کو راحت نہیں ملتی۔ کھجاتے کھجاتے جلد پر خراش آ جاتے ہیں۔ وہاں خون آ جاتا ہے مگر کھجانے سے آرام نہیں ملتا۔ کان میں متواتر انگلی کرنے اور کھجانے سے کان دکھنے لگتا ہے۔ کھجائی ہوئی جلد پر جلن و سرسراہٹ ہونے لگتی ہے۔

اس کی دوسری عجیب خوبی ہے آنکھوں کے بارے میں اور وہ یہ ہے کہ یہ گولے کی نسبت پپوٹوں پر زیادہ اثر کرتی ہے۔ یہ بینائی پر اثر کرتا ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر بینائی دھندلی پڑ جاتی ہے اور بینائی مٹ جاتی ہے مگر اس سے پپوٹوں میں رطوبت آ جاتی ہے۔ پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ نقلی ہڈی کی طرح سخت اور موٹے ہو جاتے ہیں اس سختی کی وجہ سے پپوٹے بآسانی نہیں کھلتے ہیں۔ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ بند رہتے ہیں۔ زور لگائے بغیر آپ پپوٹے کھول ہی نہیں سکتے پپوٹے متورم۔ موٹے اور رطوبت سے بھرے ہوئے۔ رطوبت بکثرت خارج ہو۔ ہم اسے نزلے کی رطوبت قرار دے سکتے ہیں۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ دوائی نزلے کے اخراج کی علامتوں سے پر ہے۔ بعض اوقات یہ رطوبت گاڑھی اور زرد ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ یہ رطوبت آتی ہی رہتی ہے۔ بلغمی جھلیوں کی کمزوری کا نشان ہے۔ مگر ارجنٹم مٹلیکم میں خیالی، گاڑھی اور چپکنے والی بلغم ہوتی ہے۔ وہ پھیپھڑوں، ہوا کی نالیوں اور نرخرے سے خیالی رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ رحم سے بچہ دانی سے اور آنکھوں سے خیالی رطوبت آتی ہے۔ صرف چند حالتوں میں ہی زرد رطوبت آتی ہے۔ اگر زخم بن جائیں۔ مثلاً پپوٹوں پر اور نرخرے میں تو ان سے گاڑھی زرد رطوبت گرتی ہے مگر جب بلغمی سطح زخمی ہوگی تو وہاں سے خیالی رطوبت گرے گی ماسوائے بچہ دانی کے۔ اس سے پرانے سوزاک میں بھی فائدہ ہوا ہے۔ اگر ہم اس کی علامتوں پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اس اعضاء پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر ہمیں کسی دوائی کی عام باتوں کا پتہ نہ ہو تو ہمیں یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ہم اس سے کیا امید رکھیں اور اگر ہم کسی ایسے حلقہ میں پہنچ جائیں جہاں اس کی متضاد علامتیں بھی موجود ہوں تو ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اس کی خصوصیتیں کیا ہیں اور عمومیات کیا۔

سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ عام علامتیں کیا ہیں، کیا ہونا چاہیے۔ دوائی کی قدرتی خاصیت کیا ہے تاکہ جب ہم اس کے حالتوں کو دیکھیں تو اس کو پہچان سکیں اور یہ معلوم کر سکیں کہ اس کی ذاتی نوعیت کیا ہے۔ اس کی خصوصیت کیا ہے اور استثنیٰ کیا۔ ارجنٹم کی خارش کی ایک خاص علامت یہ ہے۔ ''کان میں خارش ہوتی ہے اور کھجلاتے کھجلاتے خون نکلنے لگتا ہے۔ اس کان کی نقلی ہڈی موٹی ہو جاتی ہے۔ اس میں گانٹھ پڑ جاتی ہے اور رطوبت آ جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی میں بھی رطوبت آ جاتی ہے۔ ارجنٹم مٹلیکم اکثر ان حالتوں میں آرام پہنچاتا ہے جبکہ سانس لینے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ناک میں عمل جراحی ہوا ہو اور اندر سے ناک کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔ ناک کی درمیانی ہڈی موٹی ہو جاتی ہے۔ نتھنوں کی بلغمی جھلیاں

سوئی ہو جاتی ہیں۔ ارجنٹم میٹیلیکم ایسی ہی حالتوں میں آرام کرتا ہے۔ اس کا اثر تحقیقی اور طے شدہ ہے۔ رطوبت سوئی اور سخت ہو جاتی ہے اور تب جوڑوں میں بھی پانی آ جاتا ہے۔ یہاں نہایت اہم دوائیوں میں سے ایک ہے جو نقلی ہڈی کے ناسور میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لیکن اس دوائی کا استعمال کرنے کے لئے یہ دیکھ لینا لازمی ہے کہ اس کی ذہنی علامتیں اور گھبراہٹ موجود ہو جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ چہرہ مریضوں جیسا پیلا، فکر و تردد کا مارا ہوا، ہارا تھکا، جب صحت تباہ ہو چکی ہو۔ ارجنٹم میٹیلیکم کا مریض بیماروں جیسا ہوتا ہے۔ اسے آج سے برسوں پہلے کسی قابل ہومیو پیتھک معالج کی خدمات مل جانی چاہئیں تھیں۔ آج بھی اگر وہ خطرے کے بہت نزدیک نہ پہنچ گیا ہو تو شاید پیوند لگایا جا سکے اور اس کو کچھ فائدہ پہنچ سکے۔

"گلے میں تکلیف دہ تناؤ اور کھنچاؤ۔ گلے جیسے خام ہو اور سانس چھوڑتے وقت دکھن ہو۔" یہ تکلیف نرخرے تک پہنچ جاتی ہے۔ سانس لینے سے تکلیف کے ساتھ دکھن، کھانسنے سے نرخرے میں دکھن۔ نیالے رنگ کی بلغم بکثرت اور آسانی سے تھوکی جا سکے۔ حلق کی چھت کے دائیں حصہ میں تناؤ۔"

ارجنٹم میٹیلیکم میں پیٹ کی تکلیف بلغمی پائی جاتی ہے۔ پیٹ میں دکھن اور خراش۔ اگر بلغمی جھلیوں کے نزلے کے بعد پیٹ کے رگ و ریشوں میں خون کا عام اجتماع ہو جائے تو دست آنے لگتے ہیں۔ یا سخت قسم کی قبض ہو جاتی ہے۔ چھوٹی انتڑیوں کے غدود کا تپ دق ہو جاتا ہے۔ بدن سوکھنے لگتا ہے۔ کمزوری آ جاتی ہے اور بدن کانپنے لگتا ہے۔ جسم میں جگہ جگہ لقوے کا احساس۔ آلات بول کے سلسلہ میں سارے پیٹ میں تکلیف دہ دکھن۔ اس میں رگ و ریشوں کی تعمیر کا کام بہت سستی سے چلتا ہے۔ مثلاً اس میں دق و سرطان ہو جاتا ہے۔ رطوبت آ جاتی ہے جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں، خشک پاخانہ جیسے ریت ہو۔ ان کا پاخانہ نہایت سخت بدبودار، آلات بول کی بلغمی جھلیوں پر نزلے کی سوزش، تمام کے تمام آلات بول پر سوزش آ جاتی ہے۔ اس سے پیشاب میں چربی آنے کو فائدہ پہنچا ہے۔ یہ ذیابیطس کو آرام کرتا ہے۔ جبکہ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ گردے کی بہت ہی پرانی تکلیفیں۔ بیماریوں کا توڑا ہوا جسم۔ دودھیا رنگ کا پیشاب بکثرت آئے۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔ مقدار بڑھ جاتی ہے۔ بچے سوتے سوتے بستر میں پیشاب کر دے۔ بیماریوں سے چور چور اور سوداوی مزاج (وات پرکرتی) والے سوتے سوتے پیشاب کر دیں۔

یہ مردانہ و زنانہ اعضائے تناسل پر یقینی طور سے کام کرتا ہے۔ مرد کی حالت میں یہ فوطوں اور بلغمی جھلیوں پر اثر کرتا ہے۔ فوطوں میں بھی رطوبت آ جاتی ہے، اور سختی آ جاتی ہے، کتابوں میں لکھا ہے دائیں خصیہ میں درد جیسے کچلا جائے گا۔ چلنے پر پہنے ہوئے کپڑوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ رطوبت کے ساتھ سوجن۔ خصیوں کا پرانا ورم۔ اس سے خصیہ کی ایسی تکلیف میں آرام پہنچا ہے۔ جبکہ سرطان ہونے کا شبہ تھا۔ دراصل یہ تکلیف سوزاک کے بعد فوطے کے اندرونی حصہ میں شروع ہوئی تھی۔ سوزش، انتہائی سختی اور درد، ورم، جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔

اس کی ایک اور علامت نہایت اہم ہے۔ "سوزاک میں زردی مائل سبز رطوبت خارج ہو۔ یہ سوزاک شروع سے ہی بڑی ضدی نوعیت کا تھا اور آٹھ ماہ کا پرانا تھا۔ علاج میں حاصل ہوئی اس علامت کی تصدیق ہوئی ہے۔ اب سوزاک کی یہ قدرتی بات ہے کہ اس میں رطوبت زرد یا زردی مائل سبز ہو۔ ابتدا میں رطوبت

گاڑھی ہوتی ہے۔ بعد میں رطوبت کی رنگت ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آخر میں سفیدی مائل گاڑھی یا چپکی ہوتی ہے۔ بعد میں رطوبت کی رنگت ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آخر میں سفیدی مائل گاڑھی یا چپکی ہوتی ہے۔ رنگت ہلکی ہوتی جاتی ہے اور آخر کار اس کا رنگ سفید رہ جاتا ہے۔ ارجنٹم میٹیلیکم اسی حالت میں اچھی طرح کام کرتا ہے۔ جبکہ زرد رنگ کی رطوبت خارج ہوتی ہو۔ تمام درد رک جاتے ہیں اور عام طور پر جب درد بند ہو جاتا ہے۔ تو رطوبت از خود خارج ہوتی ہی رہتی ہے۔ مثانے کی نالی میں درد محسوس کرنے کی حس باقی نہیں رہتی۔ بلغمی جھلیاں بھی بڑی حد تک قوت احساس سے محروم ہو جاتی ہیں۔ تو بھی گاڑھی زرد یا زردی مائل سبز رطوبت خارج ہوتی ہی رہتی ہے۔ ان پرانے اور ضدی مرضوں میں رطوبت اب بھی زرد اور گاڑھی رہتی ہے۔ یہ اخراج معمولی دوائیوں سے دور نہیں ہوتے۔ یہ عجیب و غریب قسم کی دوائیوں کے ماتحت آتی ہے۔ تب ارجنٹم میٹیلیکم، ایلومنا، ایلومن، اور سلفر کام دیتی ہیں۔ ابتداء میں خواہ اصل دوائی کی طرف توجہ نہ کی جائے مگر بعد میں مریض کی جسمانی حالت دیکھ کر اور اس کی علامتوں کو سمجھ کر اصل دوائی تلاش کرنا مشکل نہیں رہ جاتا۔

خصیہ الرحم میں درد ہوتا ہے۔ رطوبت آ جاتی ہے۔ سختی آ جاتی ہے۔ رسولی بن جاتی ہے۔ گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ یہ دوائی ان سب شکایتوں کو دور کرتی ہے۔ خصیہ الرحم کی گانٹھیں۔ خصیہ الرحم بہت سخت اور بڑے ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً بایاں۔ اخراج رحم اور بائیں خصیہ میں درد۔ جب بلغمی ہو تو کمر کے نچلے حصہ میں درد اگرچہ اس سے دونوں خصیہ الرحم کی تکلیف دور ہو جاتی ہے مگر بائیں خصیہ پر اس کا اثر خاص طور سے ہوتا ہے۔

اس دوائی کی بہت بڑی علامت ہے۔ کمزوری اور سارے بدن کے پٹھوں کا ڈھیلا پن، بدن کا نچنا۔
اب آپ اس اصول کو دھیان کر پیڑو کے اعضاء پر غور کیجئے۔ بچہ دانی جن پٹھوں سے بنی ہے۔ وہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور بچہ دانی کو جھٹکے دیتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اخراج رحم ہوتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہو گی کہ ہومیو پیتھک دوائیوں میں اس کمزوری اور ڈھیلے پن کو دور کرنے کی حیرت انگیز طاقت ہے۔ لہٰذا وہ ایسی ڈھیلی بچہ دانی کو معمول پر لے آتی ہیں۔ عورتوں کو نیچے کے رخ دباؤ کا احساس ہوا کرتا ہے۔ جیسے کہ اندر کی ساری چیزیں باہر نکل آئیں گی۔ یہ سارے احساس اخراج رحم کی حالت میں ہوا کرتے ہیں۔ اس حالت کے لئے ارجنٹم میٹیلیکم بھی ایک دوائی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ درحقیقت پیڑو کے سارے حصہ میں خون بھر آتا ہے۔ اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ رگ و ریشہ میں رطوبت بھر آتی ہے۔ اور اس کے سخت ہو جانے کا احتمال۔ رحم کی گردن پر زخم اور سختی زخم بھی بن جاتے ہیں۔ بڑھ جاتی ہے اور اس میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ رحم کی گردن کے سرطان میں یہ دوائی تکلیف کو کم کر دیتی ہے۔ اس میں جلن و ڈنک لگنے کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ زردی مائل سبز یا خون ملی بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو یہ اس نقص کو بھی دور کرتا ہے۔ بچہ دانی کے زخم۔ پیپ سی رطوبت جو خارش پیدا کر دے۔ "بعض اوقات خون ملا پانی گرے اور اس سے سخت بدبو آئے۔" خوفناک بدبودار لیکوریا میں بھی یہ مفید ہے۔ (کالی آرسینکم، کالی فاسفوریکم) بچہ دانی کی گردن پر سخت سوزش جو اسفنج کی طرح نرم ہو۔ جگہ جگہ زخم۔" جب یہ رحم کے سرطان میں دی گئی تو تجربہ یہ ہوا ہے کہ دو تین چار دن کے اندر اندر بدبودار رطوبت کا اخراج قطعاً بند ہو گیا۔" جب کوئی دوائی اس طرح

اثر کرے تو سمجھ لیجئے کہ وہ بیماری کو آگے بڑھنے سے بھی روک دے گی۔ دراصل جو سرطان چودہ یا سولہ ماہ میں جا کر ختم ہو تو اس سے مریض دو تین سال تک ضرور آرام سے رہے گا۔ جس دوائی کی علامت پائی جائے گی وہ زخم بننے بند کر دے گی۔ زخم کا گہرا ہونا روک دے گی۔ گوشت کو سڑنے گلنے سے روک دے گی اور برسوں تک مریض کو آرام کی حالت میں رکھے گی۔ سرطان ہو جانے پر جسمانی اعضاء کا فعل سست پڑ جاتا ہے اور وہ عام طور پر معمول پر نہیں آیا کرتا۔

اب آپ زخرہ لیجئے۔ یہ زخرے کی حیرت انگیز دوائی ہے۔ آواز بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ورم۔ یہ حالت آواز کے کثرت استعمال سے ہوتی ہے۔ مثلاً گانے والے اور تقریر کرنے والے۔ ان لوگوں کی خاص دوائی ہے جو آواز کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ موٹی علامت یہ ہے کہ آواز کے ذرا سے استعمال سے تکلیف بڑھتی ہے۔ لقوے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ تکلیف بولنے سے بڑھتی ہے۔ پھیپھڑوں اور جسم کے دوسرے اعضاء کی تکلیف بھی محنت سے بڑھتی ہے اب آپ آواز بیٹھ جانے کے سوال کو پھر لیجئے۔ اس دوائی کی رطوبت لانے کی خاصیت کے بارے میں آپ جو کچھ جانتے ہیں اس پر پھر غور کریں۔ اس میں زخرے کا دق بھی پایا جاتا ہے۔ گانے والے، بولنے والے جن کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ سوداوی مزاج (وات پر کرتی) والے جنہیں ورثہ میں بری بیماریاں ملی ہیں۔ ان لوگوں کو زخرے کا دق ہو جاتا ہے۔ ان کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد زخرے میں زخم بن جاتے ہیں۔ آخر کار اس بیماری کا اثر پھیپھڑوں پر بھی پڑتا ہے۔ وہ سوکھنے لگتے ہیں اور رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے اور عموماً درد ہوا کرتا ہے۔

زکام زخرے کو اپنا مرکز بنا لیتی ہے۔ "اونچی آواز میں نہ بول سکے۔ زخرے میں ہر وقت سرسراہٹ ہوتی رہے اور اس سرسراہٹ سے کھانسی آئے۔" زخرے کے بالائی حصہ میں دکھن کچے پن کا احساس چلنے سے کھانسی بڑھے۔ چلنے سے زخرے میں سرسراہٹ بڑھتی ہے۔ خراش ہوتی ہے اور اس کے بعد نیالے رنگ کی بلغم خارج ہوتی ہے۔ اگر ہوا کی باریک نالیوں میں پھیپھڑوں میں خراش ہو تو چلنے سے کھانسی آنے لگتی ہے اور مریض اس کھانسی میں نیالی بلغم تھوکے گا۔ سانس کی نالی میں دکھن ہوتی ہے جو بولنے سے، چلنے سے یا گانے سے بڑھتی ہے۔ چھاتی کے درمیانی حصہ میں دکھن کا احساس۔ آواز کا کھردرا پن، اکھڑی ہوئی، بیٹھی ہوئی، زخرے کا دق، "یہ ساری تکلیف ایسے لوگوں کی ہے جو کہ پرانی بیماری سے کھوکھلے ہو گئے ہیں۔ عمر دراصل 25 برس ہے مگر دیکھنے میں 50 برس کے دکھائی دیں۔ جھریاں، نہ جانے اس کو کتنے فکر ہوں۔ خشک کھانسی جس میں نیالی بلغم نکلے۔ ورثہ میں ملا تپ دق، گہری کھانسی جو چلنے سے، بولنے سے گانے سے اور گرم کمرے میں بڑھے۔ چلنے سے کھانسی آتی ہے اور زخرے میں کھانسی آتی ہے۔ یہ دوائی دق کے اس احتمال اور اس تکلیف وہ خشک کھانسی کو دور کر دیتی ہے۔ بار بار خشک کھانسی اٹھے جس میں سارا جسم ہل اٹھے۔ اس دوائی میں خاص طور سے آتی ہے۔ برائی اونیا کے سوا کھانسی میں اتنی شدت اور کسی دوسری دوائی میں نہیں پائی جاتی۔ کھانستے وقت زخرے میں دکھن ہوتی ہے۔ اس دوائی میں بلغم آسانی سے نکلتی ہے۔ مریض کو بلغم تھوکنے کے لئے زیادہ کھانسنا نہیں پڑتا۔ یہ کام معمولی کوشش سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بلغم ہو تو آسانی سے نکل جاتی ہے۔ دوسری بہت سی دوائیوں کی طرح اس میں بلغم تھوکنا مشکل نہیں ہے۔ "زخرے کا بلغم آسانی سے خارج ہو جاتا ہے"

نرخرے میں ذرا سی حرکت لانے سے بلغم نکل جاتا ہے۔ دن میں اور شام کو نرخرے میں کھرونچ اور کھانسی آتی ہے جو گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا میں اور حرکت سے آرام ملتا ہے۔

اس دوائی کے ماتحت چھاتی میں کمزوری آتی ہے۔ چھاتی کی یہ کمزوری دو دوائیوں میں پائی جاتی ہے اور آپ باسانی انہیں الگ نہیں کر سکتے۔ آواز کمزور، چھاتی کمزور اور سانس لینا مشکل معلوم پڑتا ہے۔ کھانسنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ چھاتی کے پٹھے کمزور ہوتے ہیں۔ یہ دونوں دوائیاں ہیں ارجنٹم میٹیلیکم اور سٹینم۔ چھاتی کے پٹھوں میں انتہائی کمزوری۔ مریض اس پر زیادہ زور دیتا ہے۔ تپ دق کے سوا اس قدر کمزوری اور کہیں نہیں ملتی۔ چھاتی کے پٹھوں میں کمزوری کا احساس۔ چھاتی میں لقوے جیسی کمزوری۔ یقیناً یہ کمزوری انٹی موینم ٹار کی کمزوری سے قطعاً مختلف ہے۔ وہ چھاتی کی خوف ناک کمزوری ہے۔ یاد رکھیں یہ حال کی بیماری سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ ارجنٹم میٹیلیکم کی کمزوری کا تعلق پرانے بیماروں سے، پرانی بیماریوں سے ہوتا ہے۔ میں نے اسی انتہائی کمزوری کا ذکر کیا ہے۔ جس کو شاید مریض صحیح طور پر واضح نہ کر سکے۔ وہ محض یہی کہہ کر اکتفا کرے گا۔ "ڈاکٹر میری چھاتی میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔"

اس دوائی میں دل کی بھی بہت سے تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ پیٹھ کے بل لیٹنے پر دھڑکن ہوتی ہے۔ چھاتی میں کانپنے کا احساس بعض اوقات مریض بتاتا ہے کہ چھاتی میں پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے۔ تھرتھراتی ہے۔ ہاتھ پاؤں حتیٰ کہ سارے کا سارا بدن کانپتا ہے۔ دھڑکن اور اس کے ساتھ بدن کا کانپنا اس کی زبردست علامت ہے۔ بار بار دھڑکن ہو۔ ایام حمل میں دھڑکن۔ رات کو دھڑکن۔ دھڑکن اور اس کے ساتھ سر درد عام کمزوری کے ساتھ دھڑکن۔ بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری۔ عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے چلتے وقت دونوں گھٹنے ٹکرائیں۔ گھٹنے کانپیں۔ اس کے ساتھ دھڑکن اور عام کمزوری اعضاء اکڑ جائیں، سن ہو جائیں، سکت کی کمی۔ بیشتر تکلیفیں آرام کے وقت بڑھتی ہیں۔ بیٹھنے کے وقت کمر اور اعضاء میں درد جو چلتے وقت گھٹے۔ اعصابی جوش۔

ارجنٹم نائٹریکم (ARGENTUM NITRICUM)

اس دوائی کی علامتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں عقل سے تعلق رکھنے والی علامتوں کا ہی زور ہے جیسا کہ ارجنٹم میٹیلیکم میں ہے۔ اس میں نہایت محدود خلل واقع ہوتا ہے۔ اس میں ذہنی علامتوں کا غلبہ ہے۔ سب سے پہلے یادداشت میں خلل پڑتا ہے۔ سمجھداری میں فرق پڑ جاتا ہے۔ مریض اپنی حرکتوں اور طریقوں کی وضاحت میں نہایت بے ہودگی کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔ وہ عجیب نتیجے نکالتا ہے۔ احمقانہ حرکتیں کرتا ہے۔ طرح طرح کی باتیں سوچتا ہے وہم، چھلاوہ، قیاس، دماغ میں تکلیف دہ خیالات کی بھرمار کی وجہ سے مریض کو ذہنی طور پر سخت ایذا ہوتی ہے۔ خاص کر رات کو یہ تکلیف زیادہ بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض انتہائی پریشان ہو جاتا ہے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے اور گھومنے لگتا ہے وہ جس قدر تیز قدمی سے چلے گا، خیالات کا سلسلہ بھی اسی رفتار سے دماغ میں چکر لگاتا ہے۔ لہٰذا مریض کو چلنا پڑتا ہے اور آخر وہ تھک جاتا ہے۔ عجیب و غریب قیاس و خیال اور خوف، اندیشہ۔ اسے یہ وہم ہو جاتا ہے

کہ مجھے غشی آئے گی یا مجھے کوئی خطرناک بیماری آئے گی۔
اس کے ذہن میں ایک عجیب و غریب خیال آتا ہے۔ وہ سوچنے لگتا ہے کہ اگر میں گلی کے فلاں کونے سے گزرا تو گر پڑوں گا، غشی آجائے گی۔ لہٰذا وہ اس جگہ سے گزرنے سے پہلوتہی کرتا ہے اور اس کے لئے وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔ وہ ذہنی طور پر انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے من میں طرح طرح کی ترنگیں اٹھتی ہیں۔ اس کے من میں عجیب و غریب خیال آتے ہیں۔ جب وہ پل یا کوئی اور اونچی جگہ پار کرتا ہے تو سوچتا ہے چلو خودکشی کروں یا نیچے کود پڑوں۔ کیا مجھے ندی میں کود پڑنا چاہیے اور کئی بار حقیقی طور پر اندر سے یہ ترغیب ملتی ہے کہ چھلانگ لگا دو۔ اگر وہ کبھی کھڑکی سے باہر جھانکے تو اس کے من میں یہ بات آتی ہے۔ اوہو! کھڑکی سے کودنا کتنا خوف ناک وخطرناک ہے۔ اور اکثر کھڑکی سے کود پڑنے کی ہی ترغیب ملتی ہے۔ موت کا خوف، انتہائی پریشانی مثلاً موت نزدیک ہے اور اکثر ایکونائٹ کے مریض کی طرح وہ اپنے مرنے کے وقت کی بھی پیش گوئی کرنے لگتا ہے۔ مستقبل کی بات سوچ کر وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ جب وہ سوچتا ہے کہ مجھے فلاں کام کرنا ہے۔ یا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یا یہ ہونا چاہیے۔ تو بہت پریشان ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی ملاقاتی سے ملنے والا ہو تو وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ ملاقات کا وقت نہ آجائے۔ اگر اسے ریل سے سفر کرنا ہو تو بھی وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ اندیشہ اور پریشانی۔ کانپنے لگتا ہے تاوقتیکہ وہ گاڑی میں سوار نہ ہو جائے اور اتر نہ جائے۔ اگر اسے راستے چلتے وقت کوئی دوست مل جائے تو وہ گھبرا جاتا ہے اور اکثر پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے اور جب تک ملاقاتی چلا نہیں جاتا اس کی یہی حالت رہتی ہے۔ یہی نہیں کہ یہ خاص طرح کی علامت نمودار ہوتی ہے۔ بلکہ اس پریشانی کے نتیجے کے طور پر جو علامتیں پیدا ہوتی ہیں وہ بھی اہم ہیں۔ جوش آتا ہے، غصہ آسانی سے آجاتا ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر درد آتا ہے جب اسے غصہ آئے تو وہ تند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا درد ہونے لگتا ہے۔ کھانسی آنے لگتی ہے چھاتی میں درد ہونے لگتا ہے اور کمزوری آجاتی ہے۔ ان حالات سے اسے جو پریشانی ہوتی ہے اس سے تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں۔ جب وہ کہیں جاتا ہے مثلاً شادی میں، تماشہ کھیل دیکھنے یا کوئی اور غیر معمولی واقعہ ہو جائے تو وہ اس سے پریشان ہو جاتا ہے۔ ڈرتا ہے اور دست آجاتا ہے۔ اس طرح یہ عجیب و غریب دوائی ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ اپنی عجیب و غریب چال ڈھال کے لئے انوکھے دلائل دیتا ہے انہیں حق بجانب ٹھہرانے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ اپنے احمق پن کو بھی محسوس کرتا ہے۔ غمگینی، ذہنی ایذا، اور کند ذہنی، یادداشت ناقص، اونچی اونچی عمارتوں کو دیکھنے سے سر چکرائے۔ آنکھیں بند کرنے سے چکر بڑھتا ہے۔ اس چکر کے ساتھ آنکھوں میں جھنجھناہٹ۔ انتہائی کمزوری اور بدن کانپے۔
دماغی کمزوری اور دماغی محنت سے اس کی جسمانی بناوٹ والے مریض کا سر درد۔ اس طرح کی دماغی کمزوری میں بیوپاریوں طلباء، دماغی محنت کرنے والوں، ایکٹر وغیرہ جو زیادہ دیر تک جوش کی حالت میں رہتے ہیں۔ کا سر درد اعصابی جوش، بدن کانپے اور دل اور جگر کی طبعی خرابی۔ یہ دماغی کمزوری بڑھتی ہے۔ تاوقتیکہ عام کمزوری کی حالت نہ آجائے۔ تب بدن کانپنے لگتا ہے۔ لقوہ ہو جاتا ہے۔ بدن بے حس ہو جاتا ہے۔ جسمانی کھل بگڑ جاتے ہیں۔ دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ سارے جسم میں پھڑکن ہوتی ہے اور اس کے

ساتھ مذکورہ بالا ذہنی حالت۔ عصبی حالت بدستور قائم رہتی ہے۔ حتیٰ کہ جسمانی اعضاء کے سارے فعل بگڑ جاتے ہیں۔ معدہ ہضم کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ جو کچھ بھی کھایا جاتا ہے اس کی ہوا بن جاتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ آجاتا ہے۔ اور درد ہونے لگتا ہے، گردش خون میں بھی بھاری خلل پڑتا ہے اور اس کے ساتھ دھڑکن ہوا کرتی ہے۔ خون کی رگیں بھی بھر جاتی ہیں اور سارے بدن میں پھڑکن ہونے لگتی ہے۔ خون کی نالیاں بیمار ہو جاتی ہیں۔ رگیں پھیل جاتی ہیں۔ ان میں گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ بلغمی جھلیوں اور جلد پر زخم بن جاتے ہیں۔ یہ بڑھتے رہتے ہیں اس کے ساتھ دل بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں اور نیلے پڑ جاتے ہیں۔ ہونٹ بھی سرد اور نیلے ہو جاتے ہیں۔ یہ ساری تکلیفیں ذہنی محنت سے۔ کھیل تماشہ دیکھنے سے، کسی دوست سے ملاقات کرنے سے، کسی سے ملاقات مقرر کرنے سے بڑھتی ہیں۔ اس دوائی میں گھبراہٹ بہت نمایاں پائی جاتی ہے۔ ریڑھ کی علامتوں سے پر ہے۔ ہاتھ پاؤں میں کترن اور کھر وچ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ اس قسم کی تکلیف گھٹنوں کے جکڑ جانے میں پائی جاتی ہے۔ گولی لگنے کے سے درد۔ اس دوائی میں ایک اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ چند حالتوں کو چھوڑ کر مریض کی علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ جیسا کہ پلساٹیلا میں ہوتا ہے۔ وہ ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے۔ ٹھنڈی چیزیں پینا پسند کرتا ہے۔ ٹھنڈی چیزوں کے لئے خواہش۔ برف، برف کی قلفی کی خواہش چاہتا ہے، سر پر ٹھنڈی ہوا لگے۔ گرم کمرے میں دم گھٹنے لگے۔ گرم کپڑے پہننے سے بھی دم گھٹنے لگے۔ کھڑکیاں اور دروازے کھول کر رکھنا چاہے۔ بند کمرے میں سانس نہ لے سکے۔ اگر اسی کمرے میں کچھ احباب موجود ہوں تو مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ گرجا گھر، تماشا گاہ یا بھیڑ بھاڑ میں نہیں جا سکتا۔ گھر میں ہی رہنا پسند کرتا ہے۔ بھیڑ سے گھبراتا ہے اور خاص خاص جگہ جانے سے بھی ڈرتا ہے۔

ہر جگہ زخم بن جاتے ہیں۔ خاص کر بلغمی جھلیوں پر۔ گلے میں زخم بن جاتے ہیں۔ ہونٹوں پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ تلی پر بھی زخم ہو جاتے ہیں۔ مثانے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ بچہ دانی میں، رحم میں اور بیرونی اعضاء پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ زخم بننے کا یہ رجحان شاید انوکھا معلوم دے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ طبعی خوراک کھانے سے بھی یہی علامتیں نمودار ہوئی ہیں جبکہ ایلوپیتھی والے اسے زخموں کو جلانے کے لئے کام میں لاتے رہے ہیں۔ اور اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فاسفورس جلاتا ہے اور اس سے زخم بنانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ زخموں کو گہرا بناتا ہے۔ جبکہ ارجنٹم نائٹریکم انہیں مندمل کرتا ہے۔ بلغمی جھلیوں پر سرخ رنگ کے دانے پڑ جاتے ہیں۔ ابھار آتا ہے، نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ ان کی رنگت ارغوانی بن جاتی ہیں زخم ذکی الحس، عورتوں کی تکلیف حیض سے پہلے یا دوران میں بڑھتی ہے۔ اس کی دوسری تکلیفیں بڑھنے کے لئے بھی یہی وقت موزوں ہے۔ اگر اس کی علامتیں ارجنٹم نائٹریکم کی ہوں تو اس کی تکلیف اسی وقت میں بڑھنے کا امکان ہے۔ اس کو شدید ترین قلت حیض کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ عصبی جوش، ہسٹریا اور غیر معمولی اخراج کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس دوائی میں خون جاری ہونے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً زخموں سے خون گرنے لگتا ہے۔ نکسیر آنے لگتی ہے۔ چھاتی سے خون گرنے لگتا ہے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ بچہ دانی سے خون آنے لگتا ہے۔ خون کی قے آتی ہے۔ اس سے معدے کے پرانے اور ضدی زخم بھی ٹھیک ہوئے ہیں جبکہ

خون کی قے ہوتی ہو۔

دوران حیض تکلیف میں اضافہ ہونا اس کی زبردست علامت ہے، اور ان دنوں اس کی دوسری تکلیفیں مٹ جاتی ہیں۔ دھڑکن، کانپنا، بیرونی سطح کی ٹھنڈک۔ اس کے باوجود بھی ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتا ہے۔ ہونٹ نیلے ہاتھ پاؤں سرد ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور نیلے۔ بازو کہنی تک اور پیر گھٹنے تک سرد نیلے۔ ٹھنڈی چیز کی تلاش۔ یہ باتیں دوسرے وقت نہیں ملتیں۔ اس میں ایک اور انوکھی بات ہے۔ مریض دائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتا کیونکہ اس سے دھڑکن ہونے لگتی ہے۔" ایسی تو بہت سی دوائیاں ہیں جن میں بائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن ہوا کرتی ہے۔ مگر ایسی دوائیاں بہت کم ہیں جن میں دائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن ہو (مثلاً ایلومن، بڈیاگا، کالمیا، کالی نائٹریکم، نیٹرم میور، لیلیم ٹگ، پلاٹینا، سپونجیا) یہ علامت غیر معمولی انوکھی اور عجیب و غریب ہے۔ یہ اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ مگر بڑی حد تک عام بات بن گئی ہے۔ کیونکہ یہ دل کی علامت ہے اور اس میں بہت سی عام باتیں شامل ہو گئی ہیں۔ اس قدر رز کی اکس ہونے کی وجہ سے وہ مختلف حرکتوں کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ مثلاً اسے کھڑا ہونا اور چلنا پڑتا ہے۔ مریض کہے گا میں سر سے پاؤں تک پھڑکتا ہوں۔ جبکہ میں دائیں کروٹ لیٹتا ہوں۔ اس دوائی میں ان تمام باتوں کو ہر گز مت بھولئے کہ کتابوں میں اس دوائی کو ہوا پیدا کرنے والی اہم دوائی بتایا گیا ہے۔ اسے اس قدر اپھارہ ہوتا ہے کہ پیٹ پھٹنے والا ہو جاتا ہے۔ ہوا خارج ہونے یا ڈکار آنے سے اس کو قطعاً آرام نہیں ملتا۔

اسے یہ خیال ہر وقت پریشان کرتا رہتا ہے کہ میں نے جتنی ذمہ داریاں لی ہیں، وہ سب ناکام ہو جائیں گی۔ جب وہ چلتا ہے تو وہ پریشانی سے گھبرا جاتا ہے اور اس سے چھٹکارا پانے کے لئے جلدی جلدی چلتا ہے۔ ان سب حالات میں آپ کو ذہنی علامتیں نمایاں اور غالب نظر آئیں گی۔

سر درد اجتماع خون کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان میں کافی تپکن ہوتی ہے۔ وہ ٹھنڈک لگنے سے اور کس کر باندھنے سے گھٹتے ہیں۔ دماغی محنت سے، جوش سے سر درد ہونے لگتا ہے اور اس کے ساتھ سر میں چکر آتا ہے۔ متلی ہوتی ہے اور قے آتی ہے۔ سر کے دائیں حصہ میں درد ہوتا ہے۔ اس درد میں کٹن، چبھن، کترن اور تپکن محسوس ہوتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے۔

آنکھ کی علامتیں تو اس کثرت سے ہیں کہ ان کے بارے میں تفصیل سے بات کرنا مشکل ہے مگر وہ سب عام نوعیت کی ہیں جیسے نزلے میں پائی جاتی ہیں۔ زخم پائے جاتے ہیں ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے۔ آنکھ کی تمام تکلیفیں گرم کمرے میں اور آگ کے پاس بیٹھنے سے بڑھتی ہیں۔ مریض آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا پسند کرتا ہے۔ انتہائی چمک روشنی سے بچنا چاہیے۔ یہ تکلیف بھی گرم کمرے میں زیادہ بڑھتی ہے۔ اندھیری جگہ میں رہنا اور ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے۔ آنکھ کی خون کی نالیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ سرخی آ جاتی ہے، خام نظر آنے لگتی ہے جیسے اس پر پاڑ (خراش) آیا ہو یا اس میں دانے بھرے ہوئے ہیں۔ "آنکھ کھلتی نہیں، خون کی نالیاں رکی ہوئیں سی، پردہ میلا، نوزائیدہ بچے کی آنکھ کے پردے پر زخم۔ پپوٹوں سے پیپ کی رطوبت بکثرت خارج ہو۔" یہ وہ علامتیں ہیں جن کی بنا پر باقاعدگی کے ساتھ علاج کرنے والے پرانے زمانہ میں اور آج بھی مریض کا علاج کرتے ہیں اور اس حالت میں صرف ارجنٹم نائٹریکم کا ہی

استعمال کرتے ہیں، چمک لگے۔ دیر تک سینے پرونے کا کام کرنے اور باریک حروف پڑھنے کے بعد۔ ان لوگوں کی خاص دوائی ہے جنہیں یکا یک دور دیکھنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ یہ اجتماع خون کی وجہ سے ہوتا ہے، بڑھاپے سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ یہ ایسی وجہ ہے کہ جس کا علاج ہونا چاہیے۔ مریض جب معمولی فاصلے پر کوئی چیز چھپی ہوئی دیکھتا ہے تو اس کی بینائی فوراً جواب دے جاتی ہے اور وہ پڑھ نہیں سکتا۔ اسے مجبوراً فاصلہ بڑھانا پڑتا ہے تاکہ بآسانی پڑھ سکے۔ ارجنٹم نائٹریکم کے استعمال سے خاص کر تب فائدہ ہوتا ہے جب مریض کی عمر 25 برس سے کم یا وہ صرف بچہ ہو۔ جب فاصلہ کم ہو تو پڑھ نہ سکے۔ ارجنٹم میٹیلیکم بینائی کے اس طرح کے نقص پیدا کرتا ہے اور انہیں ٹھیک کرتا ہے، یعنی وہ دور سے دیکھنے کی تکلیف پیدا کرتا ہے اور اسے دور بھی کرتا ہے۔ "پپوٹوں کی سوجن۔"

سوجن ایک ایسی شکایت ہے جو اس میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دوائی میں پانی کے ساتھ سوجن آتی ہے۔ خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو۔

اس کے بعد چہرہ وہ دوسری جگہ ہے جہاں ہمیں قابل ذکر علامتیں حاصل ہوتی ہیں۔ "چہرہ اس پر پسینے کی بوندیں جو اپنی جگہ قائم رہیں۔ مرجھایا ہوا، پیلا، نیلاہٹ کے ساتھ، وقت سے پہلے بوڑھا نظر آئے یعنی حقیقی عمر سے زیادہ عمر نظر آئے۔"

اب آپ گلے کی علامتیں لیں۔ اس دوائی کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ اس میں مسے بنانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس میں مسے بڑھانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ لہٰذا گلے میں بھی مسے نظر آتے ہیں۔ نہ صرف گلے میں ہی بلکہ اعضاء تناسل اور مقعد میں بھی اسی قسم کے بڑھاؤ نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اس کا بڑا استعمال ان لوگوں پر ہوتا ہے جن کے جسم میں سائیکوسس نامی زہر کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس میں رطوبت کے وہ تمام اخراج پائے جاتے ہیں جو مذکورہ بالا قسم کے زہر سے متاثر جسم میں کرتے ہیں۔

"جب مریض کوئی چیز نگلتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے گلے میں جیسے کوئی چھوٹا سا ٹکڑا اٹکا ہوا ہے۔" یہ بات پڑھتے ہی آپ کو فوراً یہ بات نظر آئے گی کہ ہیپر کے ساتھ اس کا نزدیکی تعلق ہے۔ گلے میں زخموں کیساتھ سوزش۔ ارجنٹم نائٹریکم کا مریض ٹھنڈی ہوا میں، ٹھنڈے کمرے میں اور ٹھنڈی چیزیں نگلنا پسند کرتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف ہیپر کا مریض گرم چیزیں کھانا، گرم چیزیں نگلنا اور گرم کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ وہ بستر سے اپنے ہاتھ تک باہر نکالنا گوارا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے اس کے گلے میں درد ہو جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ دونوں میں کتنا زبردست تضاد ہے۔ مگر اس کے باوجود دونوں میں ہی گلے میں "چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اٹکے رہنے" کا احساس پایا جاتا ہے۔ پرانے خشک نزلے میں ایلومنا اور نیٹرم میور میں بھی اسی طرح کا احساس ہوا کرتا ہے۔ مگر جب گلا سرخ ہو اور اس کے ساتھ سوجن ہو تو یہ دونوں دوائیاں کام نہیں کرتیں۔ تب دونوں دوائیاں ہی بہتر کام دیتی ہیں۔ "گلے میں کوئی ٹکڑا جیسے مچھلی کا کانٹا اٹکا ہوا ہے۔" مچھلی کے کانٹے کی موجودگی کے احساس کے لئے نائٹرک ایسڈ، ہیپر اور ارجنٹم نائٹریکم بہترین دوائیاں ہیں۔ گلے میں کسی چیز کے اٹکنے کا احساس اور بھی بہت سی دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر ان میں یہ نمایاں ہوا ہے اور گلے۔ پرانی سوجن میں یہ ایک نہایت اہم دوائی ہے۔ نزلہ جس میں گلا بیٹھ جائے۔ آواز کی

رگوں کے آس پاس کی بلغمی جھلیوں کا ورم۔ آواز کی رگوں پر لمبے لمبے مسے۔

"بھوک مٹ جاتی ہے اور مریض پانی تک پینے سے انکار کر دیتا ہے۔ یہ اس کی ایک اور خوبی ہے۔ میٹھا کھانے کی خواہش۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ اسے میٹھا ضرور ہی کھانا چاہئے اور میٹھا کھانے سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس سے ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ اپھارہ بڑھ جاتا ہے اور معدہ میں ترشی آتی ہے۔ وہ چینی کھائے تو ہضم نہیں کر سکتا۔ چینی کھانا اس کے لیے جلاب آور ثابت ہوتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ چینی کھانے سے تکلیف اس حد تک بڑھتی ہے کہ اگر ماں چینی کھائے تو دودھ پیتے بچے کو ہرے رنگ کے دست آنے لگتے ہیں۔ کیا حیرانی کی بات ہے کہ بچے کو ماں سے جادو اثر خوراک ملی۔ اس خوراک نے برق رفتاری سے اپنی منزل طے کی۔ چینی دن بھر انتڑیوں میں پڑی ہضم ہوتی رہی اور اس میں بجلی کی طرح اثر کرنے کی خاصیت پیدا ہو گئی اور جب وہ بچے کے پیٹ میں پہنچی تو زہر بن گئی۔ مجھے اس طرح کا ایک کیس یاد ہے جس کو میں قابل ذکر سمجھتا ہوں اور آئندہ بھی قابل ذکر سمجھتا رہوں گا۔ بچے کو مرگی کے دورے تھے۔ دست کی رنگت یقیناً گھاس جیسی سبز تھی۔ اب آپ سوچیں، کیموملا میں بھی گھاس جیسے ہرے دست آیا کرتے ہیں۔ آرسنیکم اور مرکیورس میں بھی یہی رنگت پائی جاتی ہے اور بھی کئی دوائیاں ایسی ہیں جن میں یہ رنگت پائی جاتی ہے۔ ان دنوں میں ایک طریقے سے علاج کرنے کا عادی تھا۔ مجھے یہی سوجھا کہ بچے کو مرکیورس دیا جائے۔ اس کو اس سے پہلے مرض آرسنیکم اور کیموملا دیا جا چکا تھا۔ مگر آرام نہ آیا کرتا تھا۔ آخر مجھے معلوم ہوا کہ ماں کھانڈ بہت کھاتی رہی ہے۔ جب میں نے بچے کی ماں سے پوچھا کیا تم چینی وغیرہ میٹھی چیزیں بہت کھاتی ہو تو وہ صاف انکار کر گئی۔ مگر خاوند نے تردید کر دی۔ وہ بولا، کیوں نہیں۔ تم کھاتی ہو، میں ہر روز آدھ سیر چینی تمہارے لیے لاتا ہوں۔ تم اس کا کیا بناتی ہو۔ بیوی بولی: "وہ کچھ نہیں۔" بچے کو جب تک ارجنٹم نائٹریکم نہ دیا گیا، وہ ٹھیک نہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ماں کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ کھانڈ نہ کھایا کرے۔ چینی کھانے کی ناقابل مزاحمت رغبت۔ "میٹھی چیزیں کھانے کی رغبت اور بھی کئی دوائیوں میں ہے۔ مگر ان میں ایسی بھی کئی دوائیاں ہیں جن میں چینی کھانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب خوراک کی ایک چیز مثلاً دودھ، کھانڈ، نمک یا نشاستہ وغیرہ طبیعت خراب کر دے اور بیماری کی وجہ بن جائے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ "میں نشاستہ، انڈا یا چینی نہیں کھا سکتا اور کھاتا ہوں تو فوراً ہی بیمار ہو جاتا ہوں۔" تو یہ ہمیشہ ہی انوکھی بات ہے۔ کیونکہ اس کا اثر صرف خواہش، رغبت یا معدے تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ وہ مریض کے سارے جسم پر اثر ڈالتی ہے۔ مریض کہا کرتا ہے۔ میں بیمار ہو جاتا ہوں لہٰذا یہ عام بات ہوئی جب کسی کو چینی کھانے سے دست آئیں تو یہ محض مقامی یا کوئی انوکھی علامت نہیں ہے۔ کیونکہ دست آنے سے پہلے ہی سارا مریض بیمار تھا۔ دست جو آیا وہ تو صرف نتیجہ ہے۔ لہٰذا اسے عام علامت سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اس پر غور کرنا ضروری ہے۔

"قے میں جو مواد نکلے اس سے بستر پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔" خوراک کی متواتر قے، اکثر مریض تمام کھایا پیا اگل دیتا ہے۔ حتیٰ کہ معدہ قطعاً خالی ہو جاتا ہے۔ ڈکاریں اور اس کے ساتھ ان پچ خوراک کی قے۔ فاسفورس اور فیرم میں بھی یہی ہوا کرتا ہے۔" مریض قے کرتا ہے۔ قے کے مواد سے سارا منہ بھر جاتا ہے۔"

ڈکار آنے سے راحت ملتی ہے۔ ہوا اپنا رخ اوپر کو رکھتی ہے۔ بار بار ڈکاریں آئیں۔ ڈکار آنے سے ہمیشہ راحت نہیں ملتی۔ ڈکار کے بارے میں چائنا سے بہت مشابہت ہے۔ یہی حالت کاربوویج میں بھی ہوا کرتی ہے۔ مریض کے پیٹ میں سخت اپھارہ ہوتا ہے۔ ہوا خارج نہیں ہوتی مگر کافی دیر تک اپھارہ اور درد ہونے کے بعد ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ تب تسکین ملتی ہے۔ چائنا کے مریض کو اپھارہ ہوتا ہے۔ ہوا بار بار اوپر کو اٹھتی ہے۔ مگر راحت نہیں ملتی۔ اس سے مریض کو چین نہیں آتا۔ وہ اکثر ناامید ہو کر شکایت کرنے لگتی ہے کہ ڈکار آنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ اکثر اوقات ارجنٹم نائٹریکم میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اس میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ معدے کی بیشتر تکلیفوں میں ڈکاریں آتی ہیں۔ ڈکار مشکل سے آتی ہے اور آخر ہوا بڑے زور سے خارج ہوتی ہے۔ ہر بار روٹی کھانے پر متلی آتی ہے۔ قے کرنے کی تکلیف دہ کوشش کے ساتھ متلی۔ "میں نے ارجنٹم نائٹریکم کے مریضوں کو ایک ہی ساتھ قے اور دست کرتے دیکھا ہے۔ قے اور دست آنے میں ایک بھی سیکنڈ کا فرق نہیں ہوتا۔ قے اور دست ایک ہی ساتھ بڑے زور سے آتا ہے۔ وہ پژمردہ ہو جاتا ہے۔ قے کرتا ہے۔ قے میں جو مواد نکلے اس میں بھوری لکیر ہوتی ہے۔ جھاگ دار، لچھے دار جیسے لعوبے کی تلچھٹ ہو۔"

معدہ، جگر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ، نہایت تکلیف دہ اپھارہ۔ معدہ کی سوزش۔ معدے کے زخم۔ نہایت تکلیف دہ دست۔ دست اور ہوا بکثرت خارج ہو۔ دودھ پیتے بچوں کے دست جن میں ہوا بکثرت خارج ہو۔ اس کے ساتھ انتڑیوں میں درد۔ خون ملے دست اور اینٹھن، مروڑ۔ دودھ چھڑانے کے بعد بچہ کو دست آنے لگیں۔ "اس دوائی کے دستوں اور پیچش میں ایک اور خوبی یہ ہے کہ فضلے کے ساتھ لوتھڑے خارج ہوتے ہیں۔ تلچھٹ آتی ہے جیسے جھلیاں کٹ کٹ کر نکل رہی ہوں۔ رات کو ہرے دست، بدبودار، آنتوں اور ہوا کے ساتھ جو زور کی آواز کرے۔

ان جانے میں پیشاب نکل جائے۔ اس طرح جب پیشاب نکلے تو پھر اسی رکاوٹ نہیں پڑتی۔ پیشاب کی حاجت۔ پیشاب کم آسانی سے اور کم بار آئے۔ مثانے کی نالی سے خون آئے۔ تکلیف دہ ایستادگی، سوزاک۔ "اس میں نہایت تکلیف دہ سوزاک اور اس میں نہایت تکلیف دہ ایستادگی پائی جاتی ہے۔ رحم میں انتہائی دکھن۔ بیرونی نرم حصے متورم۔ سوجن، پیشاب کرے تو رحم میں دکھن ہو۔ خون ملی رطوبت کا اخراج۔ فوطوں پر ورم جس کی وجہ رطوبت کا رک جانا ہو۔ عنق الرحم کا ورم۔ پیڑو کے کل اعضاء پر سوزش سارے پیڑوں میں شدید دکھن کا احساس۔ رحم سے خون گرے۔ بچہ دانی کے زخم۔ جن کی وجہ سے مباشرت تکلیف دہ یا ناممکن بن جائے۔ بچہ دانی میں ایسا درد جیسے چھریاں لگی ہوئی ہیں۔ جہاں کہیں بھی زخم ہوں وہاں اسی طرح کا احساس ہوتا ہے۔ اخراج رحم اور رحم کی گردن یا منہ پر زخم۔ خون کا اخراج میں وقفہ کم ہو۔ پیٹ اور معدہ میں گولی لگنے کا سا درد۔ دو ماہواروں کے درمیان ماہواری آ جاتا۔ سوداوی مزاج عورتوں اور حیض کے دوران کی تکلیف میں اس کا استعمال ہوا کرتا ہے۔ قلت حیض یا حیض رک جائے۔ حمل کے دنوں کی تکلیف۔

دل اور نبض کی علامتوں میں "پریشانی، زور کے ساتھ دھڑکن اور سارے بدن میں تپکن پائی جاتی ہے۔

ذرا سا ذہنی جوش یا پٹھوں پر دباؤ پڑنے سے شدید دھڑکن۔ جب دھڑکن ہوتی ہے تو مریض کو راحت حاصل کرنے کیلئے مجبوراً اپنا ہاتھ چھاتی پر رکھنا پڑتا ہے۔ دل کی حرکت بے قاعدہ و رک رک کر دھڑکن ہو۔"

جب بیٹھا ہو تو کمر میں درد ہو۔ مگر کھڑا ہو جانے یا چلنے پر نہیں ہوتا۔ ابھارے کی وجہ سے کم درد۔ ریڑھ میں دکھن کے ساتھ درد۔ رات کو کمر درد۔ کمر میں بھاری بوجھ کا احساس۔ جب گھٹنے کام دینے سے رہ جائیں تو وہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

انتہائی بے چینی، اس میں بہت سی عصبی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ بدن گاہے بگاہے کانپا کرتے ہیں۔ رعشہ، جس میں ٹانگوں میں کترن ہو۔ انتہائی بے چینی کے بعد تشنج، گھبراہٹ، جیسے بے ہوشی ہوگی اور بدن کانپنے کا احساس۔

نیند کی علامتیں نہایت عام ہیں۔ خوفناک خواب۔ وحشت، جوش اور حیرانی کے ساتھ جاگ اٹھے۔ نیند میں طرح طرح کی خوفناک اور عجیب وغریب چیزیں دیکھا کرے۔ خواب میں تیز وتند چیزیں دکھائی دیں۔ جیسے ان میں ہر بات اسی کے ساتھ گزرے گی۔ خواب میں وہ دوست دکھائی دیں جو اس دنیا سے چل بسے ہیں۔

صبح سو کر اٹھنے پر اعضاء میں درد جیسے انہیں کچل دیا گیا ہے۔ چھاتی میں درد، گھبراہٹ کی وجہ سے رات کو سو نہ سکے۔

بستر میں بڑی دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے زخم جو سرخبادے کی نوعیت کے ہوں۔ گاڑی میں سفر کرتے وقت دھڑکن اور پریشانی حتیٰ کہ ان سے مجبور ہو کر گاڑی سے اتر جائے۔

ارغوانی دانے جیسے لال بخار اور سستی سے بڑھنے والی بیماریوں میں نکلتے ہیں۔ اس کا نہایت قدرتی مصلح ہے نیٹرم میور۔ جب آپ کو کوئی ایسا مریض دیکھنے کو ملے جس کے گلے، رحم یا نکڑے سلور نائٹریٹ سے جلا لیے گئے ہوں تو آپ نیٹرم میور پر غور کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کہ کیا نیٹرم میور کا استعمال حق بجانب ہے۔ نیٹرم میور اس بھدے علاج کا بہترین مصلح ہے۔

آرنیکا مونٹانا (ARNICA MONTANA)

آرنیکا کا مزاج نہایت خشک مزاج اور چڑچڑا اور تنہائی پسند ہوتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس سے بولے یا اس سے ملے۔ وہ دوسروں سے ملنے سے اس لیے گریز کرتا ہے کہ وہ کسی بحث مباحثہ میں پڑنا نہیں چاہتا۔ یہ اس کی ذہنی حالت ہے۔ دوسری وجہ ہے جسمانی۔ اس کے سارے بدن میں دکھن ہوتی ہے۔ جیسے وہاں زخم بن گئے ہیں۔ لہٰذا وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کو چھوئے۔ اس دوائی میں یہ دو نہایت اہم باتیں ہیں۔ چڑچڑا، خشک مزاجی، غمزدہ، خوفزدہ، ڈرپوک، وہمی خصوصاً دل کی بیماری کا وہم، جیسے اس کو کوئی گہری بیماری آنے والی ہے۔ رات کو ڈرے۔ وحشت خوفناک خواب دیکھے۔ خواب میں چور، ڈاکو اور درندے دکھائی دیں۔ وحشت اور اس کی وجہ سے رات کو بار بار جاگے۔ دل کو تھام لے، چہرے پر خوف کے آثار، اندیشہ کرتا ہے کہ کوئی خوفناک بات ظہور میں آنے والی ہے۔ بعض اوقات اتفاقیہ موت کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ اس سے نیند

ٹوٹ جاتی ہے۔ مریض دل تھام لیتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ بس اتفاقیہ موت واقع ہونے والی ہے۔ خوفناک ذہنی پریشانی۔ مگر آخر سنبھل جاتا ہے۔ لیٹ جاتا ہے اور سو بھی جاتا ہے۔ پھر خوفناک ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ پھر اتفاقیہ موت کے خوف سے یکایک جاگتا ہے اور چلا کر کہتا ہے۔ "ڈاکٹر کو فوراً بلاؤ" ہر روز رات کو یہی قصہ ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ مریض دن میں اچھا بھلا رہتا ہے۔ اسے دوسروں کی ہمدردی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ دراصل اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔ یہ صرف اس کی ذہنی حالت ہے۔ یہ حالت اکثر ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جنہوں نے کوئی ریل حادثہ یا کوئی دوسرا بڑا صدمہ برداشت کیا ہو۔ جنہیں کوئی چوٹ لگی ہو۔ وہ رات کو یکایک موت کے خوف سے جاگتے ہیں۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک بار جو خوفناک واقعہ دیکھا ہے وہ اکثر بار بار دماغ کو پریشان کرتا ہے۔ یہ خوف اوپیم کے مشابہ ہے۔ اوپیم میں خوف باقی رہ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا اثر دن میں بھی رہتا ہے۔ آرنیکا میں اس کا خواب آتا ہے۔

جب سستی سے بڑھنے والی کسی بیماری میں مریض مبتلا ہو، بخار شدت سے ہو یا کسی خوفناک حادثے یا چوٹ لگنے کے بعد بخار آیا ہو تو مریض انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔ بے ہوش ہو جاتا ہے اور احمق پن آ جاتا ہے۔ اسے جگایا جا سکتا تھا۔ جگا کر سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ وہ اس کا صحیح جواب دے گا۔ اس کے فوراً ہی بعد پھر غنودگی آ جاتی ہے۔ یا پھر اس کے برعکس وہ جواب دینے میں آنا کانی کرتا ہے۔ یا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے اور سوچ سوچ کر بولتا ہے۔ جیسے لفظ تلاش کر رہا ہو اور اسی کوشش میں وہ پھر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اگر اسے پھر جگایا جائے تو وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے۔ "آپ جائیے، میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ میں تو بیمار نہیں ہوں۔ مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ یہی بات تب بھی کہے گا جبکہ وہ نازک طور پر بیمار ہو۔ میں نے آرنیکا کا ایک مریض دیکھا ہے وہ خون جیسی سیاہ رطوبت کی قے کر کے پیٹھ کے بل بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ سخت بیمار تھا، چہرے پر داغ تھے۔ شدید زکام کا خطرہ تھا اسے دیکھ کر اندیشہ ہوتا تھا کہ وہ جلد ہی مر جائے گا۔ اس نے اوپر کی طرف دیکھا اور بولا "میں بیمار نہیں ہوں، میں نے آپ کو نہیں بلایا، جائیے اپنے گھر۔" وہ جب تندرست تھا تو میرا دوست تھا۔ مہربان اور نرم دل تھا۔ مجھے بخوبی جانتا تھا۔ مجھ سے مل کر اسے خوشی ہوتی تھی۔ لیکن اب وہ مجھے دیکھتے ہی ناراض ہو گیا اور اصرار کرنے لگا کہ مجھ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ ہے صدمے کی حالت، تقریباً بے ہوشی کی حالت۔ مریض اس طرح کی بات کہہ کر پھر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس سے بولیں یا بلائیں تو وہ کراہنے لگتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کو بلائے نہیں، کوئی اس سے بولے نہیں، کوئی اسے پریشان نہ کرے۔ وہ جس طرح پڑا ہے، پڑا رہنے دیا جائے۔ یہ حالت ان شکایتوں میں آتی ہے جو کسی ایسے صدمہ کا نتیجہ ہوں جس میں اس کا سارا جسم ہل گیا ہو۔ گردش خون میں خلل پڑا ہو۔ جب ٹائیفائیڈ کی علامتیں نمودار ہوں، جب زبان چکندار ہو، ہونٹوں اور دانتوں پر میل جمنے لگے، حالت نزع آ جائے، سارا بدن دکھنے لگے۔ تب اس قسم کی ذہنی علامتیں نمودار ہوا کرتی ہیں۔ اس وقت اس مریض کو آرنیکا ملنا چاہئے۔ یہ مرض کی ترقی کو روک دے گا اور ٹائیفائیڈ کو مکمل ہونے سے روک دے گا۔ بعض اوقات آرنیکا لال بخار میں بھی موافق آتا ہے۔ خصوصاً جب کہ دانے باہر نہ آ رہے ہوں۔ ان شدید

بیماریوں میں جبکہ جسم کی رنگت دھندلی پڑ جائے۔ جلد پر دھبے پڑ جائیں اور سرخ داغ پڑ جائیں۔ مریض متواتر کروٹیں بدلے۔ مذکورہ بالا ذہنی حالت آ جائے اور اس کے ساتھ خشک مزاجی اور احمق پن بھی شامل ہو تو یقینی طور پر آرنیکا سے فائدہ ہوگا۔ یہ حیرت انگیز دوائی ہے۔ اس کو بہت غلط سمجھا گیا ہے۔ اس کا عموماً غلط استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ اس کا استعمال عموماً خراش آنے تک ہی محدود رہا ہے۔ بعض موسموں میں یہ واحد دوائی ہے۔ خصوصاً جہاں ملیریا بہت پھیلتا ہو۔ باری کے بخار پھیلتے ہوں۔ سردی زکام جس کے خوفناک حملے کے ساتھ پژمردگی، غنودگی، چہرے پر داغ اور جلد میلی ہو۔ سوزش یکایک آ جاتی ہو اور پریشانی ہو۔ ڈاکٹروں کو ان بخاروں سے اکثر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ وہ ان سے کتراتے بھی ہیں۔ وہ ان کا علاج محض آرنیکا یا لیکیسس دوائیوں سے ہی کر سکتے ہیں۔ جو بہت گہرائی تک اثر کرتی ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ ان مریضوں کو ضرور ہی کونین ملنی چاہئے۔ میں کونین پر ریپرٹری اور چند طاقتوں کی دوائیوں کو بدرجہا ترجیح دیتا ہوں۔ کھانڈ کی گولیاں بڑے اطمینان وسکون کے ساتھ مریض کو مستقل صحت بخشتی ہیں اور اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ جبکہ کونین ہرگز صحت نہیں بخشتی۔ بلکہ بیماری کو دباتی ہے۔ کونین اور سنکھیا کھلا کر جس مریض کا علاج کیا گیا ہو اس کی بعد کی ہسٹری میں سوزش اور شدت کے سوا، جب تک کہ وہ زندہ رہتا ہے اور کچھ نہیں پایا جاتا۔

''فوری موت کا خوف اور اس کے ساتھ رات کو دل ڈرے۔'' یہاں سے بیماری شروع ہو کر سارے جسم پر پھیلتی ہے۔ مگر یہ فوری موت کا خوف اہم علامت ہے۔ دل کی بیماری ہو یا نہ ہو۔ اس طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ وحشت جبکہ مریض کو جسمانی طور پر تکلیف نہیں پہنچتی۔ خون کا خوفناک اجتماع جس کا اثر خصوصیت سے گدی اور ریڑھ کے بالائی حصہ پر ہوتا ہے۔

''غیر ارادی طور پر فضلہ خارج ہونے کے ساتھ غنودگی، بے ہوشی اور بے حسی۔ مردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔'' یہ علامت ٹائیفائیڈ جیسی ان بیماریوں میں پائی جاتی ہے جن میں جسمانی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ اگر اترے چڑھنے والے بخاروں کا علاج صحیح طور پر نہ ہوا ہو یا دیکھ بھال کے نقص کے باعث جب بخار آ تا رہا ہو تو اس میں بخار ہر وقت قائم رہنے لگتا ہے۔ جب حقیقی ابتدائی ٹائیفائیڈ بننے میں کئی ہفتے لگتے ہیں تو علامتی ٹائیفائیڈ یکایک آتا ہے اس کی علامتیں معمولی ٹائیفائیڈ سے زیادہ نازک ہوتی ہے۔ حقیقی ٹائیفائیڈ میں شاذ و نادر ہی موت واقع ہوتی ہے اور عام طور پر بخریت ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر کا علاج جاری رہا ہو، اس طرح کے کم درجہ حرارت والے بخاروں میں اس دوائی میں بے ہوشی پائی جاتی ہے جیسے کوئی شرابی بے ہوش ہو۔

''ناامیدی، یاس، پریشانی، چڑچڑا پن، ڈرتا ہے جو لوگ میرے پاس آ رہے ہیں وہ مجھے ماریں گے۔'' یہ اس کی ذہنی اور جسمانی علامتیں ہیں۔

اب اس ذہنی تصویر کو اپنے ذہن میں جگہ دے کر عام جسمانی طاقت پر غور کریں گے۔ اس دوائی کی ساری علامتوں میں، سارے جسم میں یہ احساس ہوتا ہے جیسے اسے کچل دیا گیا ہے جیسے چوٹیں آئی ہیں۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ آرنیکا چوٹ اور خراش وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ اسے بیرونی طور پر استعمال کرنا اور ٹنکچر کی طرح جلد پر ہرگز نا نہایت بے وقوفی ہے۔ طبعی طور پر اس کے استعمال سے جلد پر ایسے داغ نمودار ہوتے ہیں جیسے خراش یا رگڑ۔ اگر آپ آرنیکا اندرونی طور پر استعمال کریں اور بڑی مقدار

میں کھائیں تو جلد پر داغ، نیلے رنگ کے داغ نمودار ہو گئے جو بعد میں زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ بڑی حد تک رگڑ میں بھی یہی ہوتا ہے۔ رگڑ لگنے پر باریک رگوں سے خون نکلتا ہے اور بعض اوقات بڑی رگوں سے۔
اگر آپ خارجی حالات معلوم کرنے کے لیے آرنیکا کے مریض کا مشاہدہ کریں تو آپ اسے بار بار کروٹیں بدلتے اور حرکت کرتے پائیں گے۔ آپ فوراً اپنے آپ سے پوچھیں گے۔ یہ مریض اس قدر بے چین کیوں ہے؟ ایسی بے چینی کے لیے آپ کو جتنی دوائیں یاد ہوں، اگر آپ ان پر غور کریں تو آپ کہہ دیں گے یہ رسٹاکس کے مشابہ ہے۔ وہ چند سیکنڈ ایک جگہ ٹھہرتا ہے اور پھر وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ وہ خواہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو، آپ اس کو کروٹیں بدلتا پائیں گے۔ وہ بتدریج آہستہ آہستہ کروٹ بدل لیتا ہے۔ ابھی پوری کروٹ بدلے چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ حرکت شروع کرتا ہے اور اسی طرح آہستہ آہستہ بدلتے بدلتے پوری کروٹ بدل لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھر بدلنا شروع کرتا ہے۔ پہلے ذرا سا بدلتا ہے اور پھر بدلتے بدلتے پورا بدل جاتا ہے۔ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔
سوال یہ ہے کہ وہ اس طرح حرکت کیوں کرتا ہے اور وہ اس قدر بے چین کیوں ہے؟ یہ اہم اور حل طلب مسئلہ ہے۔ ہم نے آرسینکم میں خوفناک بے چینی دیکھی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مریض ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔ حرکت میں رہتا ہے۔ ہم نے رسٹاکس میں تکلیف دہ بے چینی دیکھی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کو ایک سیکنڈ کو بھی سکون نہیں ملتا۔ آرنیکا کے مریض کے بدن میں دکھن اس شدت سے ہوتی ہے کہ وہ چند سیکنڈ بھی اس حالت میں لیٹا نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا اسے پہلو بدلنا ہی پڑتا ہے۔ اگر آپ مریض سے پوچھیں کہ وہ اس قدر بے چین کیوں ہے تو وہ کہے گا بستر نہایت سخت ہے۔ گویا یہ بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ بدن دکھتا ہے۔ اگر مریض کچھ زیادہ سمجھدار ہو گا تو وہ اسی شکایت کو یوں بیان کرے گا کہ بدن دکھتا ہے۔ جیسے کچلا گیا ہو، پیٹا گیا ہو اور میں آرام حاصل کرنے کے لیے نئی جگہ تلاش کرتا ہوں۔ اس کی طرح کی دکھن علامتی ٹائیفائیڈ میں موجود رہتی ہے۔ باری کے بخار میں آتی ہے۔ چوٹ کے بعد جبکہ اسے حقیقی معنوں میں رگڑیں لگی ہوں نمودار ہوا کرتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض ہر گھڑی حرکت کرتا رہتا ہے اور متواتر بے چین رہتا ہے۔ وہ حرکت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب آرام ملے گا۔ مگر اسے اس صورت میں صرف چند سیکنڈ کے لیے ہی آرام ملتا ہے اور دکھن کا احساس اسے پھر کروٹ بدلنے پر مجبور کرتا ہے۔ وہ جتنی زیادہ دیر اس پہلو پر لیٹا رہے یہ دکھن بھی اتنی ہی بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ اسے بدلنا ہی پڑتا ہے۔ رسٹاکس میں وہ جتنی دیر لیٹا رہے اتنا ہی بے چین ہوتا ہے اور درد بھی اتنا ہی بڑھتا ہے۔ رسٹاکس میں حرکت کرنے کے بعد بے چینی مٹ جاتی ہے اور آرنیکا میں نئی کروٹ لے کر دکھن گھٹ جاتی ہے۔ آرسینکم میں آپ دیکھیں گے کہ مریض ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ وہ جنگلی نظر آنے لگتا ہے۔ بے چین ہوتا ہے اور یہ بے چینی ہی اسے حرکت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر اس سے اسے چین نصیب نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ حرکت کرتا ہی رہتا ہے۔ رسٹاکس اور آرنیکا کے مریضوں کو ہر بار حرکت کرنے سے آرام ملتا ہے۔
آرنیکا کے مریض کے بدن سے خون بھی با آسانی خارج ہونے لگتا ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے اس کی خون کی نالیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں اور ان سے خون کا نکلنا آسان ہے۔ جلد پر نیلے داغ آسانی سے پڑ جاتے

ہیں اور اندرونی طور پر بلغمی جھلیاں آسانی سے زخمی ہو جاتی ہیں اور ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ متورم مقام سے خون گرنے لگتا ہے۔ اس کوزے کی شکایتیں عام ہوتی ہیں۔ اگر اسے کھانسی کی تکلیف ہو تو خون با آسانی آنے لگے گا۔ چھاتی سے جو بلغم نکلتا ہے اس میں خون کی دھاری ہوا کرتی ہے۔ یا سوئی کے سرے جتنا خون کا داغ ہوتا ہے۔ پیشاب میں بھی خون آتا ہے۔ جسم کے مختلف بیرونی راستوں سے بھی خون آیا کرتا ہے۔ نالیوں کے ریشوں میں اس قدر طاقت نہیں ہوتی کہ وہ خون کے اندر ہی روک سکیں۔ لہٰذا خون ٹپکنے لگتا ہے۔

سارے بدن میں دکھن، لنگڑا پن اور جیسے کچل دیا گیا ہو۔ ایسا احساس ہوتا رہتا ہے۔ جوڑوں پر سوجن ہوتی ہے۔ دکھن ہوتی ہے اور ان میں خامی آجاتی ہے۔ اگر کوئی نئی بیماری زیادہ شدت اختیار کر جائے تو ہمیں مذکورہ بالا ذہنی علامتیں ملیں گی اور پٹھوں میں بتدریج کمزوری بڑھتی ملے گی۔ ایسی دکھن اور کچلے جانے کی تکلیف میں آرنیکا بہترین مددگار ہے۔ لہٰذا آرنیکا چوٹ، خراش، رگڑ، جھٹکے، جوڑوں کی چوٹ، کمر کی چوٹ اور دکھن میں فائدہ کرتی ہے۔ ایسی حالتوں میں آرنیکا کا نمبر اولین ہے۔ اگر دوسری دوائی کے لیے پکی اور صاف علامتیں موجود نہ ہوں تو یہی پہلی دوائی ہونی چاہیے۔ ٹخنہ میں موچ آنے کی وجہ سے اگر دکھن ہو تو یہ اسے چند روز میں ہی ٹھیک کر دیتی ہے اور مریض بخوبی چلنے پھرنے لگتا ہے جس کو لوگ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ موچ کھائے جوڑ کی نیلی اور سیاہ رنگت حیران کن طور پر قلیل عرصہ میں مٹ جاتی ہے۔ دکھن غائب ہو جاتی ہے اور مریض عرصے میں اس جوڑ سے کام لینے لگتا ہے۔ میں نے موچ کھایا ایک ٹخنہ دیکھا ہے اس کی رنگت نیلی و سیاہ تھی۔ اس قدر متورم تھا کہ جوتا پہننا مشکل تھا۔ مگر ایک ہی خوراک سے ورم اور سوزش غائب ہوگئی۔ رنگت بدل گئی اور مریض پاؤں کے سہارے کھڑا ہونے لگا۔ آرنیکا لوشن کے خارجی استعمال سے اس قسم کا نتیجہ برآمد نہیں ہوسکتا۔ رگڑ میں جب کوئی دوسری دوائی صاف طور سے نمایاں نہ ہو تو آرنیکا کی اونچی طاقت نہایت تسلی بخش کام کرتا ہے۔ لیکن اس قسم کی موچ کے بعد جو کمزوری آتی ہے اس کے لیے آرنیکا کافی نہیں ہوتا۔ تب قدرتی طور پر رسٹاکس اس کی پیروی کرتا ہے۔ اگر اب بھی جوڑ میں کمزوری خامی اور نرمی رہ جائے تو رسٹاکس کے بعد کلکیریا کارب دیں۔ یہ تمام دوائیاں ایک ہی دن نہ دے دینی چاہئیں اور نہ ہی یہ ایک گلاس میں اکٹھی کر کے دینی چاہئیں۔ بلکہ آرنیکا دے کر انتظار کیجیے۔ جب اس کا مزید اثر نہ ہو اور تکلیف باقی رہ جائے تو رسٹاکس دیں۔ یہ بالکل معمولی بات ہے کہ جس جوڑ میں موچ آئی تھی اس میں درد ہو، نرم ہو جائے، کمزور ہو جائے اور اس میں بے چینی ہو اور ان سب شکایتوں کے لیے رسٹاکس بہترین دوائی ہے اور یہ بھی بالکل معمولی بات ہے کہ اگر علاج ٹھیک نہ ہوا ہو تو ایسے جوڑ میں دکھن ہوگی اور وہ کمزور ہوگا۔ تب رسٹاکس کا قدرتی پیرو کلکیریا کارب کام کرے گا۔ کبھی کبھی کاسٹیکم، رسٹاکس، سکیریا اور دوسری دوائیاں بھی کام دے جاتی ہیں۔ مگر رسٹاکس اور کلکیریا کا آرنیکا سے کم و بیش تعلق ہے۔ دوسری طرح کی چوٹ کے لیے لیڈم اور ہائپریکم کا مقابلہ کریں۔

آرنیکا بعض پرانی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ خصوصاً جوڑوں کے پرانے درد میں۔ یہ عام بات ہے کہ جوڑوں کے پرانے دردوں میں نئی طرح کی دکھن آجاتی ہے اور وہ نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کسی ایسے بوڑھے کو دیکھیں جو اپنے کمرے کے کونے میں بیٹھا ہو اور کسی ننھے بچے کو اپنی طرف بھاگتے

آتا دیکھ کر جو دور سے یہ چلانے لگے۔ "پرے رہو، وہیں رہو، وہیں رہو۔" آپ اس کو آرنیکا کی ایک خوراک دے دیں۔ چند ہی منٹ بعد وہ ننھے بچے کا استقبال کرے گا۔ آرنیکا کے مریض کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ وہ پسند نہیں کرتا کہ اسے کوئی چھوئے یا اس کی طرف آئے۔ وہ گھبراتا ہے کہ اس سے مجھے چوٹ پہنچے گی۔ وہ انتہائی ذکی الحس ہوتا ہے۔ اس کے جوڑ دکھتے ہیں اور نرم ہوتے ہیں۔ اسے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں انہیں چوٹ نہ لگے۔

اس میں سرخباد ے کی سی سوزش آتی ہے۔ اگر آپ چہرے کے سرخباد ے کا ایسا مریض پائیں جس میں مذکورہ بالا ذہنی علامتیں موجود ہوں، ان کے ساتھ دکھن ہو۔ دکھن اور کچلے جانے کا احساس سارے بدن میں ہو تو آپ اس کے لیے فوراً ہی آرنیکا تجویز کر دیں۔ سارے بدن میں دکھن، کچلے جانے کا احساس، مذکورہ بالا ذہنی علامتیں یقینی طور پر آرنیکا کے حق میں دلالت کرتی ہیں۔ گردوں اور مثانے کی سوزش، ورم جگر اور حتی کہ نمونیہ میں بھی اگر مذکورہ بالا ذہنی علامتیں ہوں۔ سارے بدن میں دکھن اور کچلے جانے کا احساس ہو تو آپ آرنیکا کا ردعمل دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کیونکہ آزادانہ طور پر آرنیکا نمونیہ پیدا نہیں کرتا۔ اس میں زنگ آلودہ بلغم آتی ہے۔ چھاتی میں دکھن ہوتی ہے، چھاتی کا نزلہ، کھانسی آئے اور ورم گھٹنے۔ سارے بدن میں دکھن و کچلے جانے کا احساس، غنودگی اور مذکورہ بالا ذہنی علامتیں جن کا تعلق جسم کے کسی بھی حصہ کے ورم سے ہو، پائی جائے تو یقینی طور پر آرنیکا کام کرے گا۔ ہمیں آرنیکا تجویز کرنے کے لیے علامتوں کی باریکی میں الجھنا نہیں پڑتا۔

آرنیکا کے مریض کو گوشت، شوربا اور دودھ سے نفرت ہوتی ہے۔ خاص خاص وقت پر شدید پیاس لگتی ہے۔ مثلاً باری کے بخار میں سردی کے وقت، جبکہ وہ دوسرے وقت میں پیاس کی اتنی شکایت نہیں کرتا۔

"قے، جو مواد نکلے اس کی رنگت گہری سرخ، منہ تلخ، عام دکھن، قے میں کالا سیاہی جیسا مواد نکلے۔"

آرنیکا پیٹ، جگر و انتڑیوں کی سوزش میں نہایت فائدہ مند دوائی ہے جبکہ اس سوزش کے ساتھ تھکان، کمزوری، بے چینی کا رجحان اور اس قدر دکھن ہو کہ چھو نہ سکے۔ یہی حالت ٹائیفائیڈ میں آتی ہے۔ اندھی آنت کے ورم (اپنڈے سائیٹس) میں بھی آپ آرنیکا کو فراموش نہ کریں۔ آپ کو اپنڈے سائیٹس کے مریض کا آپریشن کرانے کے لیے سرجن کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بشرطیکہ آپ کو برائی اونیا، رسٹاکس، بیلاڈونا و آرنیکا کا علم ہو۔ ہومیوپیتھک دوائی ان حالتوں میں کام کرتی ہیں۔ اگر آپ کو ان دوائیوں کا پتہ ہو تو آپ کو ہمیشہ سرجن کے پاس جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ بشرطیکہ اپنڈے سائیٹس کا دورہ بار بار ہوتا ہو۔ اگر آپ کو اپنی دوائیوں کا پتہ نہ ہو تو آپ کو یہ مروجہ خیال مان لینا پڑے گا کہ اپنڈے سائیٹس کے لیے تو پیٹ کھولنا اور اندھی آنت کو نکالنا ہی پڑتا ہے۔ یہ محض افسوسناک لاعلمی ہی ہے کہ اپنڈے سائیٹس کا مریض چاقو کے حوالے کرنا پڑے۔

بدبو آنا بھی آرنیکا کی ایک خوبی ہے۔ ڈکار سے بدبو آتی ہے۔ ہوا جو خارج ہو اس سے بھی بدبو آتی ہے۔ پاخانے سے سخت بدبو آتی ہے۔ "رات کو دست آئیں، سوتے سوتے خود بخود دست نکل جائے، پاخانے کی راہ ان پچ خوراک نکلے۔ پیپ سا دست، خون ملا، چکنا، آنوں دار دست۔" گہرے رنگ کا خون

ملا نہایت بدبودار پاخانہ۔ یہاں بھی بلغمی جھلیوں سے نکلنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ سیاہ پانی سے پتلے دست اور ان کے ساتھ قے جس میں سیاہ مواد نکلے۔ "محنت کرنے سے پیشاب رک جائے۔" کثرت کار سے، چوٹ لگنے سے، دماغ پر چوٹ لگنے سے، یا کوئی شدید حادثہ ہونے سے دست آنے لگیں۔ پیشاب کی رنگت بھوری، سیاہی جیسی گہری، گردے میں چھری لگنے کا سا درد، پیشاب ترش، کاسٹک گریویٹی بڑھ جاتی ہے۔

حاملہ عورتوں کی حالت میں بھی آرنیکا سود مند ہوتا ہے۔ جبکہ پیٹ، رحم اور پیڑوں کی خلا میں انتہائی دکھن، ذکی الحسی، دکھن، خامی اور نرمی کا احساس موجود ہو۔ پیٹ میں بچے کی حرکت برداشت نہ ہو۔ اس سے دکھن ہو، کچلے جانے کی سی تکلیف ہو۔ بچے کی حرکت نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے اور حاملہ رات بھر جاگتی رہتی ہے۔ آرنیکا اس دکھن کو دور کر دیتا ہے اور پھر حاملہ کو بچے کی حرکت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ تکلیف کی وجہ بچے کی حرکت کا بڑھ جانا نہیں ہوتا بلکہ اس کا ذکی الحس ہونا ہے۔ یہ پیدا ہونے کے بعد متواتر بوند بوند کر کے پیشاب آئے۔"

اس دوائی کی ایک عام بات یہ بھی ہے کہ جسم سرد اور سر گرم ہوتا ہے۔ سارا بدن اور ہاتھ پاؤں سرد ہوتا ہے۔ مگر سر گرم رہتا ہے۔ جب یکایک اجتماع خون کا دورہ ہوتا ہو اور باری کے بخاروں میں ایسی حالت آتی ہے۔ اکثر اوقات یہ علامت کسی شدید نوعیت کی بیماری کے آنے کی اطلاع ہوا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک دورات برے خواب آتے ہیں۔ طبیعت پر بار پڑتا ہے، ڈر لگتا ہے، غنودگی آنے لگتی ہے اور سارا بدن دکھنے لگتا ہے۔ اگر وہ مصیبت سے بچے رہے تو پھر دکھن بتدریج بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ سارے کا سارا بدن دکھنے لگتا ہے۔ جن بچوں کو شدید نوعیت کا بخار آنے والا ہو اور جنہیں تشنج کا خطرہ ہو تو ان کا سر گرم ہوتا ہے اور بدن سرد۔ ایسی حالتوں میں اکثر معالج بیلاڈونا دینے کی تجویز کریں گے۔ کیونکہ اس میں سر اسی طرح گرم ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد۔ آپ آرنیکا بھی مت بھولیں۔ خصوصاً ان بچوں کی حالت میں جو چھوئے جانے سے گھبرائیں اور جب بھی کبھی اس کی ماں اس کا بازو یا پیر پکڑے تو وہ چیخ مار دے۔ آپ اس کی پچھلی تاریخ پر ذرا دھیان دیں تو آپ کو علم ہو جائے گا۔ اس کے چیخ مارنے کی وجہ ہے دکھن۔ اگر آپ بچے کے کپڑے اتار دیں تو آپ کو اس کے بدن پر دھندلے داغ دکھائی دیں گے یہ بھی آرنیکا کی مزید علامت ہے۔

یہ کالی کھانسی کی بھی دوائی ہے۔ آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کالی کھانسی میں آرنیکا دینے کے لیے کیا علامتیں ہونی چاہئیں۔ چھونے سے تکلیف بڑھے، دکھن ہو، کچلے جانے کا سا احساس۔ تشنجی کھانسی جس میں کف کے ساتھ خون ملا ہوا ہو۔ یا کف میں گہرے رنگ کے خون کی دھاری۔ یا پن کے سرے جتنا خون کا داغ۔ خوراک کی قے جس میں سیاہ مواد نکلے۔ بچے کی ذہنی حالت کا بھی آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بچہ چڑچڑا اور خوفزدہ، چیخنے چلانے سے کھانسی آئے اور اس کے ساتھ غصہ اور کروٹیں بدلنا۔ "رات کو کھانسی کے دورے، کالی کھانسی، کھانسی آنے سے پہلے ہی بچہ چلانا شروع کر دے۔ غالباً دکھن کے خوف سے اس طرح آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ آرنیکا کے استعمال کا موقعہ اور محل کہاں ہے۔ کالی کھانسی میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ چھاتی کے نزلے کے ساتھ پھیپھڑے کی جھلیوں میں درد۔ ان کے ساتھ سوزش یا پلورسی سوزش۔ اس میں ایسی شکایتیں بھی پائی جاتی ہیں جو کافی دیر تک چلتی رہتی ہیں اور صحت قبول نہیں کرتیں۔ دل میں چربی آ جانا۔ دل میں سوئیوں کی سی چبھن، یہ چبھن بائیں سے دائیں کو آئے۔ تھکا ماندہ، کچلا ہوا سا،

دکھن، انتہائی کمزوری، لیٹ جانا پڑے تاہم بستر سخت محسوس ہو اور آرام سے لیٹ نہ سکے۔
بہتر ہوگا آپ ان علامتوں کو بغور پڑھیں۔ ان میں سے بہت سی مخصوص علامتیں اور بعض دلچسپ۔ یہ ایکونائٹ کے بعد بخوبی کام کرتا ہے۔ یا ایکونائٹ، اپیکاک اور ویریٹرم کا مددگار ہے۔

آرسینیکم البم (ARSENICUM ALBUM)

ہنی مین کے وقت سے لے کر آج تک آرسینیکم ان دوائیوں میں سے ہے جو بار بار ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ان چند دوائیوں میں سے ہے جن کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ ایلوپیتھی والے اس کا کثرت سے ناجائز استعمال کرتے رہے ہیں۔ خاص کر فاولرز سلوشن کی شکل میں۔

آرسینیکم انسانی جسم کے ہر حصہ پر اثر کرتا ہے۔ بظاہر یہ تمام اعضاء کے فعل کو یا تو بڑھا تا ہے یا کم کرتا ہے۔ جوش لاتا ہے یا خلل ڈالتا ہے۔ جب ہماری ساری دوائیاں بخوبی ثابت ہو جائیں گی تو ہم علاج کے میدان میں کرشمے دکھا سکیں گے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا بڑی آسانی سے تجربہ ہوا۔ کیونکہ یہ نہایت زود اثر ہے۔ اس کے بکثرت ناجائز استعمال سے ہم نے اس کی عام خاصیت بخوبی سمجھی۔ یہ سارے جسم پر اثر کرتا ہے۔ تمام افعال ورگ وریشوں میں خلل ڈالتا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ بے چینی، پریشانی، تھکان، جلن اور مردے جیسی بدبو۔ اس کی بے انتہا خوبیاں اور خصوصیتیں ہیں۔ جلد کی سطح پیلی، سرد، لیس دار ہوتی ہے اور پسینہ آتا رہتا ہے۔ جسم سے جو کچھ بھی خارج ہو اس سے مردے جیسی بدبو آتی ہے۔ پرانی بیماریوں میں، شدید کمزوری میں، خون کی کمی میں، ملیریا کے اثرات، اچھی خوراک کی کمی کے بداثرات اور آتشک میں نہایت کارآمد ہے۔

اس میں جو پریشانی پائی جاتی ہے اس میں خوف، ترغیب خودکشی کا خیال اور پاگل پن کے اتفاقیہ دورے شامل ہیں۔ اس میں کئی طرح کے خفقان و پاگل پن پایا جاتا ہے۔ یعنی یاس اور جوش بھی ملتا ہے۔ مر جانا چاہتا ہے اور اکثر آرسینیکم کا مریض خودکشی کر بھی لیتا ہے۔ اس میں خودکشی کا رجحان زبردست پایا جاتا ہے۔ یہ پریشانی اکثر بے چینی کی شکل میں بھی نمودار ہوتی ہے اور اس بے چینی کے زیر اثر وہ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ اگر وہ اٹھ سکے تو وہ یکے بعد دیگرے کرسی بدلتا رہتا ہے۔ بچہ کبھی کسی کی گود میں رہے گا اور کبھی کسی کی اور اگر وہ بستر میں ہو اور بیٹھ نہ سکے تو وہ بار بار پہلو بدلے گا۔ اگر اٹھ سکے تو اٹھ کر سرہانے بیٹھ جائے گا۔ پھر کرسی پر بیٹھ جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر چند سیکنڈ کے بعد جگہ بدلتا رہے گا حتی کہ تھک کر بے جان ہو جاتا ہے۔ اور پھر بستر میں جا پڑتا ہے۔ اس بے چینی کا اہم مرکز دماغ معلوم ہوتا ہے۔ بے تابی کے ساتھ بے چینی، غصہ کے ساتھ بے چینی اور یہ غصہ پریشانی کی شدت کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ یہ انتہائی طور پر اظہار کی کوشش ہے۔ بظاہر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس غصہ و پریشانی کی وجہ درد نہیں ہوتی بلکہ وہ پریشانی ہے جس میں بے چینی اور غمگینی شامل ہے۔

یہ بے چینی بیماری کی ابتدا میں ہوا کرتی ہے اور جب تک شدید کمزوری نہ آ جائے نمایاں طور پر غالب رہتی ہے۔ بستر میں پڑے پڑے مریض اپنے سارے جسم کو ہلاتا ہے۔ خود بھی کبھی بستر میں اور کبھی بستر سے

باہر۔اس متواتر حرکت سے کمزوری آتی ہے۔اس کے زیر اثر اٹھنا بیٹھنا بند ہو جاتا ہے۔مگر پھر بھی مریض ہاتھ پاؤں ہلاتا رہتا ہے۔اس سے بھی کمزوری بتدریج بڑھتی ہے اور یہ حرکت بھی بند ہو جاتی ہے۔اب مریض نہایت سکون سے پڑا رہتا ہے۔اب یہ سمجھئے کہ کمزوری نے پریشانی اور بے چینی کی جگہ لے لی اور مریض لاش کی طرح چپ چاپ پڑا رہتا ہے اور موت کا منتظر رہتا ہے۔مثال کے طور پر ایسا ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے اور وہاں آرسینکم ظاہر ہوتی ہے۔شروع میں پریشانی اور بے چینی خوف کے ساتھ رہتی ہے۔مگر کمزوری بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس دوائی میں ہر جگہ جلن پائی جاتی ہے اور اس کی بڑی سوئی علامت ہے۔دماغ میں جلن ہوتی ہے۔وہ چاہتا ہے، کہ سر کو ٹھنڈے پانی میں دھو ڈالوں۔سر کے اندرونی حصہ میں چبکن کے ساتھ جلن کا یہ احساس ٹھنڈے پانی میں دھونے سے گھٹ جاتی ہے۔مگر جب گنٹھیاوات کی تکلیف ہو تو اس کا اثر جائد پر اور بیرونی رگوں پر ہوتا ہے۔جلن ہوتی ہے اور وہ حرارت ملنے سے کم ہوتی ہے۔جب سر درد اجتماع خون کی وجہ سے ہو اور سر کے اندر جلن اور گرمی کا احساس ہو اور یہ احساس بھی ہو کہ سر پھٹ جائے گا، چہرہ تمتمایا ہوا اور گرم۔ٹھنڈے پانی سے دھونے سے اور ٹھنڈی ہوا میں گھومنے سے کم ہو تو آرسینکم لازمی طور پر کام کرے گا۔اجتماع خون کی وجہ سے سر درد کی علامت اس قدر اہم ہے کہ میں نے ایسے مریض دیکھے ہیں جنہوں نے اپنا سارا بدن گرم کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا اور کھڑکی کھول کر ننگے سر بیٹھے تھے تاکہ ٹھنڈی ہوا لگے اور درد کم ہو جائے۔لہٰذا اس دوائی کی نہایت اہم علامت یہ ہے کہ عام طور سے جسم کی ساری تکلیفیں گرم کپڑا اشلا کمبل لحاف وغیرہ اوڑھنے سے تسکین ہیں اور سر کی اندرونی تکلیف ٹھنڈک ملنے سے۔مگر سر کی بیرونی تکلیف بھی گرم کپڑا اوڑھنے سے اور حرارت سے ہی تسکین ہے۔چہرے اور آنکھوں کا درد اعصابہ گرمی لگنے سے کم ہوتا ہے۔

معدہ میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔مثانے میں جلن ہوتی ہے۔رحم اور پھیپھڑے کے اندر انگارہ رکھا ہے۔خصوصاً جب کہ گوشت کو سڑانے والی سوزش کا اندیشہ ہو۔نمونیہ کی بعض حالتوں میں بھی ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔گلے کے اندر اور اس کی ساری بلغمی جھلیوں میں جلن ہوا کرتی ہے۔خارش کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔حتیٰ کہ وہ کھجلاتے کھجلاتے خام بن جاتی ہے۔پھر جلن ہوتی ہے اور اس بار خارش بند ہو جاتی ہے۔کھجلانا بند کرنے کے کچھ دیر بعد خارش پھر ہونے لگتی ہے۔ساری رات خارش اور جلن باری باری سے ہوتی ہی رہتی ہے۔جلن ایک منٹ کے لیے ہوتی ہے۔کھجلانے سے جلد نرم پڑ جاتی ہے۔مگر جلد ہی خارش پھر شروع ہو جاتی ہے۔بظاہر اس کو چین نہیں ملتا۔

جسم سے جو فضلے نکلتے ہیں اور جسم کے اندر اعضاء سے جو رطوبتیں نکلتی ہیں وہ سب کی سب جلن پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔وہ جسم کے جس حصہ پر سے گزرتی ہیں، وہاں ابھار ہوتا ہے اور جلن ہونے لگتی ہے۔ناک اور آنکھ سے جو رطوبت گرتی ہے اس کی وجہ سے ان کے ارد گرد کی جگہ سرخ ہو جاتی ہے اور دیگر خارجی راستوں سے بھی جو کچھ نکلتا ہے، وہاں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔زخموں میں جلن ہوتی ہے۔ان سے پتلا خون ملا مواد نکلتا ہے۔اس سے آس پاس کی جگہ میں جلن ہونے لگتی ہے۔اخراج سے سڑاند آتی ہے۔اگر آپ نے کبھی گوشت کا سڑنا دیکھا ہے۔یا سڑا ہوا گوشت دیکھا ہے تو آپ بآسانی آرسینکم کے اخراج کی بو

سمجھ سکتے ہیں۔ پاخانے سے گندی سڑی ہوئی بو آتی ہے جیسے سڑے ہوئے گوشت سے آتی ہے۔ خون سے بھی اس قسم کی بو آتی ہے۔ بچہ دانی سے جو کچھ نکلے، حیض کا خون، لیکوریا، پاخانہ، پیشاب، بلغم اور دوسرے سارے فضلے سڑے ہوئے بدبودار ہوتے ہیں۔ زخم تو اس قدر بدبودار ہوتا ہے کہ اس سے سڑے ہوئے گوشت کی سی بو آتی ہے۔

آرسینکم خون گرنے کا رجحان بھی پیدا کرتا ہے۔ مریض کے بدن سے بآسانی خون گرنے لگتا ہے۔ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون گر سکتا ہے۔ خون کی قے آتی ہے۔ پھیپھڑوں اور گلے سے خون گرتا ہے۔ اکثر اوقات بلغمی جھلیوں سے خون آتا ہے جبکہ سوزش زوروں سے ہو۔ انتڑیوں سے، مثانے سے، گردوں سے، بچہ دانی سے اور ان تمام جگہوں سے جہاں بلغمی جھلیاں موجود ہیں، خون آ سکتا ہے۔ عموماً اس خون کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اور وہ سخت بدبودار ہوتا ہے۔

اتفاقیہ سوزش آنا اور گوشت کا سڑنا گلنا آرسینکم میں عام پایا جاتا ہے۔ یکا یک سرخباد نمودار ہو جاتا ہے۔ یا چوٹ لگی اور فوراً ہی بعد زخم خوردہ جگہ کا گوشت گلنے سڑنے لگا۔ اندرونی اعضاء میں بھی گوشت گلنے سڑنے لگتا ہے۔ خطرناک سوزش آتی ہے۔ سرخبادے کی نوعیت کی سوزش۔ آپ اس حالت کا خواہ کوئی نام رکھیں، آپ اس حالت کو خواہ کسی نظریئے سے دیکھیں، اگر سوزش یکا یک آئی ہے تو اس میں خطرناک نوعیت اختیار کرنے کا رجحان موجود ہے۔ اس حالت میں آرسینکم ہی دوائی ہے۔ چند ہی روز میں سوزش انتڑیوں تک جا پہنچتی ہے۔ قے میں خون کے چھیچھڑے آنے لگتے ہیں۔ انتڑیوں میں جلن ہونے لگتی ہے اور پیٹ پر ورم آ جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ سخت بدبودار پاخانہ آنے لگے، بیماری نہایت سرعت سے اور تندی سے آئی ہو۔ اس میں پریشانی، کمزوری، موت کا خوف، سردی سے کانپنا موجود ہو اور مریض خوب گرم کپڑے اوڑھنا پسند کرتا ہو تو یقیناً آرسینکم کی علامت ہے۔ جب انتڑیوں کے اس ورم میں مریض کو حرارت سے تسکین ملتی ہو تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مریض آرسینکم مانگ رہا ہے۔ آپ یاد رکھیں سکیل میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی پیٹ کی بلغمی جھلیوں پر سوزش آ جاتی ہے۔ زخم پڑ جاتے ہیں۔ شدید کمزوری آتی ہے۔ بدن سے نکلی رطوبتوں سے سخت بدبو آتی ہے۔ بدبودار چھیچھڑے نکلتے ہیں، جلن ہوتی ہے۔ اب فرق یہ ہے کہ اسکیل کا مریض بدن پر کپڑا اوڑھنا برداشت نہیں کرتا۔ ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے اور کھڑکیاں کھول کر رکھنا چاہتا ہے۔ دونوں دوائیوں میں امتیازی فرق یہ ہے کہ سکیل کا مریض ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے اور آرسینکم کا مریض حرارت چاہتا ہے۔ ہمیں ہر ایک ہومیو پیتھک دوائی کی ذاتی خصوصیات اسی طرح معلوم کرنی چاہئیں۔ جب پھیپھڑوں میں گوشت کا سڑاؤ شروع ہو جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ مریض کو سردی لگنے لگی ہے۔ بے چینی، تھکان، کمزوری، پریشانی اور خوف ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہم جونہی اس کے کمرے میں داخل ہوں گے وہاں ہولناک بدبو آتی ہے اور اگر آپ اس کا تھوک دان دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کھانسی میں بدبودار سیاہ مواد تھوکتا رہا ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ کیا مریض خوب گرم کپڑے اوڑھے ہوئے ہے یا نہیں۔ اگر اسے سردی آسانی سے لگتی ہو گی اور سردی بھلی معلوم ہوتی ہو گی تو یہ آرسینکم کے سوا اور کچھ ہو نہیں سکتا۔ تھکان، قے، پریشانی، تردد، بے چینی اور جب مردے کی سی بو موجود ہو تو آپ کو یہ مجموعی علامت

آرسینکم کے سوا اور دوسری جگہ کہاں ملے گی؟ میں ان کی تلاش میں بہت دور دور تک بھٹکا ہوں۔ یہ علامتیں دروازے سے مریض کے بستر تک ملتی ہیں۔ ہر علامت آرسینکم ہے۔ وہ اسی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح حرکت کرتا ہے اور اس سے اسی طرح کی بو آتی ہے۔ آپ کوئی ایسا مریض دیکھنے جائیں جس کے مثانے میں غیر معمولی سوزش آ گئی ہو۔ جس کو بار بار پیشاب آتا ہو، پیشاب کرنے کے لیے زور لگاتا ہو، پیشاب میں خون کے ذرات آتے ہوں۔ آپ اس کے معالج سے پوچھیں۔ وہ آپ کو بتائے گا کہ جب پیشاب لانے کے لیے ربڑ کی نالی اندر ڈالی جاتی ہے تو خون کے ذرے اس کا راستہ روک لیتے ہیں۔ پیشاب ذرا اترتا ہے اور پھر رک جاتا ہے۔ ہمارے پاس اگر بے چینی، پریشانی، موت کا خوف، حرارت سے آرام ملنے اور شدید تھکان کی تاریخ موجود ہو تو اس مریض کے لیے آپ کے پاس آرسینکم کے سوا اور کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔ صرف اس لیے نہیں کہ مثانے میں ورم ہے بلکہ اس لیے کہ سوزش سرعت سے بڑھ رہی ہے اور اس لیے کہ اس کی نوعیت گوشت میں سڑاؤ پیدا کرنے کی ہے۔ جب سارے کا سارا مثانہ ماؤف ہونے والا ہو تو آرسینکم اس خطرے کو فوراً روک دے گا۔ یہی بات دوسرے سارے اندرونی اعضاء مثلاً جگر اور پھیپھڑوں کے بارے میں بھی سچ ہے۔ ان میں سے خواہ کسی میں جب سرعت کے ساتھ ورم آ جائے اور سڑاؤ کا اندیشہ ہو تو آرسینکم بہترین معاون ہوگا۔ اب ہم خصوصیتوں کی بحث نہیں کر رہے ہیں بلکہ آرسینکم کی عام حالت کا بیان کر رہے ہیں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی عام خاصیت کیا ہے۔ جب ہم اس دوائی کی علامتوں پر زیادہ احتیاط اور توجہ سے غور کریں گے تو ہم دیکھیں گے کہ اس کی یہ خوبیاں ہر جگہ موجود ملتی ہیں۔

ابتداء میں ذہنی علامتوں میں پریشان کن بے چینی پائی جاتی ہے جو بتدریج بے ہوشی حتیٰ کہ پاگل پن کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے۔ قوت ارادی اور عقل پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ یہ ان میں خلل لاتی ہے۔ مریض کہتا ہے میں ضرور بالضرور مر جاؤں گا۔ میں ایک بار ٹیفائیڈ کے ایک مریض کو دیکھنے گیا۔ اس میں وہ تمام باتیں موجود تھیں جو میں اب تک بتا چکا ہوں۔ وہ بول سکتا تھا۔ اس نے میری طرف دیکھا اور بولا۔ "اب آپ کے آنے سے کیا فائدہ؟ میں تو مر رہا ہوں۔ آپ بے شک اپنے گھر چلے جائیں۔ اندر سے میرا جسم سڑ رہا ہے۔" اس کا ایک دوست بستر کے دوسرے سرے پر بیٹھا تھا اور اس کے منہ میں پانی ڈال رہا تھا۔ وہ بار بار پانی مانگ رہا تھا۔ اس کی پیاس نہ ختم ہونے والی تھی۔ وہ پانی ہی مانگ رہا تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑ چکا تھا۔ کٹا پھٹا اور خشک تھا۔ میں نے اس کو آرسینکم دیا۔ اس کی ایک نہایت اہم علامت یہ ہے کہ "بار بار تھوڑے تھوڑے پانی کے لیے پیاس ہو۔" وہ پانی اس قدر پیتا ہے کہ بس جس میں اس کا منہ تر ہو جائے۔ برائی اونیا اور آرسینکم میں امتیاز کرنے کے لیے پیاس کی نوعیت ہی فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ اول الذکر کا مریض بڑی مقدار میں اور لمبے وقفہ کے بعد پانی پیتا ہے اور مؤخر الذکر کا بار بار اور ذرا ذرا سا۔ اس کی پیاس نہ ختم ہونے والی ہوتی ہے۔

موت کے متعلق خیال اور اپنی تکلیف کو لاعلاج سمجھے۔ کثرت خیال، خیالات کا غلبہ۔ وہ ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ "وہ اپنے دماغ میں یکسوئیت نہیں لا سکتا۔" مطلب یہ ہے کہ وہ دن رات طرح طرح کے خیالات میں غلطاں و معروف رہتا ہے۔ یہ خیالات و قیاسات نہایت تکلیف دہ ہوتے ہیں یہ بھی

پریشانی کی ایک شکل ہے۔ جب وہ خیالات کی ادھیڑ بن سے دکھی ہو جائے تو پریشان ہو جاتا ہے۔ بے ہوشی کی حالت میں وہ اپنے بستر پر طرح طرح کے کیڑے مکوڑے دیکھتا ہے۔ بستر کی چادر پکڑتا ہے، سوتے سوتے بے ہوش ہو جائے، دانت پیسے گھوں گھوں کرے، زور زور سے کراہے، روئے، زندگی سے ناامید، درد کے ساتھ چیخ مارے، خوف کے مارے بستر چھوڑ دے۔ چھپنے کے لیے جگہ تلاش کرے۔" یہ سب پاگل پن کی علامتیں ہیں۔ جن کی ابتدا پریشانی، بے چینی اور خوف سے ہوتی ہے۔ مذہبی جنون اور یہ وہم کہ میں نے بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔ مریض کو عالم دین کا سمجھانا بھی سکون نہ دے سکے۔ قطعاً ناامیدی۔ وہ سمجھتا ہے مجھے سزا ضرور ملے گی۔ مریض ہر وقت مذہبی معاملات پر ہی غور کرتا ہے اور اسی غور وفکر سے پاگل پا جاتا ہے۔ بعد میں یہ پاگل پن اور بڑھتا ہے۔ خود بخود خاموش ہو جاتا ہے اور بولنے سے نفرت کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ بالترتیب کے بعد دیگرے کئی مرحلے آتے ہیں۔ اس طرح ہمیں ساری تصویر پر ایک ہی نظر سے غور کرنا چاہیے۔ مرض اب تک جن جن اور جتنی منزلوں کو طے کر چکا ہے۔ ان پر مجموعی طور پر غور کرنا چاہیے تاکہ اس کا اگلا رخ معلوم ہو۔ یہ بھی دھیان رکھیے کہ کس مرحلے میں علامتوں کی نوعیت کیا تھی۔ مثلاً ہم جانتے ہیں کہ آرسینکم کے ابتدائی دور میں برف کے ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی اور اس کو اتنے کم پانی کی ضرورت تھی کہ جس میں صرف منہ تر ہو جائے۔ یا پھر بڑی مقدار میں پانی کی پیاس تھی تو بھی پیاس نہ بجھتی تھی۔ مگر بعد میں ایک ایسا مرحلہ بھی آ جاتا ہے جب یہ پیاس از خود ختم ہو جاتی ہے اور مریض کو پانی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پرانی بیماریوں میں آرسینکم میں پیاس نہیں ہوتی۔ یہی بات پاگل پن کی حالت میں ہے۔ بیماری پرانی پڑ جانے پر وہ خاموش ہو جاتا ہے مگر ابتدائی مرحلے میں، اگر وہ آرسینکم کا کیس تھا تو ضرور بے چینی، پریشانی اور خوف کی منزلوں میں سے گزرا ہوگا۔

ذہنی حالت میں خوف ایک اہم عنصر ہے۔ اکیلا رہنے سے ڈرے، خوفزدہ۔ ڈرتا ہے کہ اگر اکیلا رہوں گا تو کوئی مجھے نقصان پہنچا دے گا، زخمی کر دے گا۔ لہٰذا تنہائی سے ڈرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اس کے پاس رہے تاکہ بول چال سے وہ اپنے خوف کو بھول جائے مگر جوں جوں پاگل پن بڑھتا ہے وہ احباب کی موجودگی سے، جواب تک اس کے لیے ناگزیر تھی، بے نیاز ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی اسے خوف لگتا ہے۔ اندھیرے میں اس کا خوف انتہائی طور پر بڑھ جاتا ہے۔ شام کو جب اندھیرا ہونے لگتا ہے تو اس کی بہت سی تکلیفیں بڑھنے لگتی ہیں۔ بہت سی دماغی اور جسمانی تکلیفیں اکثر خاص وقت پر بڑھتی ہیں۔ جبکہ کچھ درد صبح کو بڑھتے ہیں مگر آرسینکم کی بیشتر تکلیفیں دن میں دوپہر کو 1 سے 2 بجے تک اور رات کو 1 سے 2 بجے تک بڑھتی ہیں۔ آدھی رات کے بعد۔ بعض اوقات آدھی رات کے فوراً ہی بعد تکلیف بڑھنے لگتی ہے اور 1 سے 2 بجے تک ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ شام کو بستر میں ہو تو از حد پریشانی بڑھتی ہے۔

"احباب سے ملاقات کرنے سے پرہیز۔" کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے انہیں پہلے ناراض کر دیا تھا۔ ذہنی افسردگی، انتہائی غمگینی، ایذا، یاس، صحت سے ناامیدی، تنہائی میں موت کا خوف۔ یا بستر میں جائے تو بے چینی اور پریشانی کا زور۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں مر جاؤں گا اور چاہتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اس کے پاس رہے۔ رات کو پریشانی کی وجہ سے بستر چھوڑ دے۔ اس پریشانی کا دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا ذہنی پریشانی اور دل

میں پریشانی بیک وقت نمودار ہوتی ہیں۔ رات کو یکایک پریشانی عود کر آتی ہے۔ وہ مرجانے کے خوف سے پریشان ہو کر یکایک بستر چھوڑ دیتا ہے۔ یا سمجھتا ہے کہ دم گھٹ جائے گا۔ دم کشی، دل کی خرابی سے دم کشی اور کئی طرح کا دمہ۔ دورہ آدھی رات کے بعد 1 سے 2 بجے تک یا جب بستر میں ہو تب ہوتا ہے۔ دم کشی، تنگی سانس، موت کا خوف، بدن سرد، سرد پسینہ سے تر، پریشان جیسے قتل کیا ہے۔" یہ بھی پریشانی کی ایک قسم ہے۔ آخر کار اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ پولیس افسر میرا تعاقب کر رہے ہیں۔ وہ دھیان سے دیکھتا ہے کیا کوئی مجھے گرفتار کرنے آ رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کوئی غیر معمولی آفت آنے والی ہے۔ ہمیشہ چوکنا رہتا ہے مبادا کوئی مصیبت نہ آئے۔ چڑچڑا، پست ہمت، بے چین، کہیں آرام نہ ملے، خوف کا نتیجہ خودکشی کی خواہش۔

آرسینکم کا مریض مذکورہ بالا ذہنی علامتوں کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ وہ آگ کے پاس رہنا پسند کرتا ہے۔ اپنے بدن کو گرم رکھنے کے لیے کافی کپڑے پہنتا ہے۔ اسے ہمیشہ سردی سے تکلیف ہوتی ہے۔ آرسینکم کے پرانے مریض کی سردی تو ختم ہی نہیں ہوتی۔ اسے ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ اس کا چہرہ زرد اور موم سا رہتا ہے۔ ایسے مریضوں کو سردی کے چند غیر معمولی کھلے حملے ہو جانے کے بعد استسقاء ہو جاتا ہے۔ آرسینکم میں سوجن اور استسقاء کی علامتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ ہاتھ پیروں کی پانی کے ساتھ سوجن جسم کے اندر بند تھیلیوں کی سوجن آنکھ کے ارد گرد ورم، چہرے کا ورم۔ ایسا ورم جس کو دباؤ تو گڑھا پڑ جائے۔ ایسی سوجن میں آرسینکم کا اثر آنکھ کے اوپر کے پپوٹے کی نسبت نچلے پپوٹے پر خصوصیت سے ہوتا ہے۔ جبکہ کالی کارب کی سوجن نیچے کی نسبت اوپر کے پپوٹے پر نمودار ہوتی ہے۔ کالی کارب کا حلقہ اثر پپوٹے اور ابرو کا درمیانی حصہ بھی ہے۔ بعض اوقات کالی کارب آرسینکم سے ملتا جلتا نظر آنے لگتا ہے اور اسی طرح کی چھوٹی موٹی باتیں امتیاز کراتی ہیں۔ اگر دونوں کی عام باتیں ملی جلی ہوں تو پھر ان کی خاص خاص علامتوں پر توجہ دینی چاہیے۔

سر درد میں ہمارے پاس آرسینکم کی نمایاں اور اہم علامتیں موجود ہیں اور وہ ہے تکلیف کا مقررہ وقت پر نمودار ہونا۔ اس دوائی میں مقررہ وقت پر علامتوں کا نمودار ہونا نمایاں طور پر پایا جاتا ہے اور یہ اس کی رہنما علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ملیریا کی تکلیف میں اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تکلیفیں عام طور سے مقررہ وقت پر نمودار ہوتی ہیں۔ آرسینکم کی یہ وقت مقررہ پر آنے والی تکلیفیں ایک دن کا وقفہ دے کر یعنی ہر تیسرے چوتھے، پانچویں، ساتویں یا چودھویں دن نمودار ہوتی ہیں۔ تکلیف جتنی پرانی ہوگی اس کے نمودار ہونے کا وقفہ بھی اتنا ہی لمبا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو بیماریاں نئی ہیں ان کا دورہ جلدی ہوتا ہے۔ جہاں حلقہ اثر آرسینکم کا ہوگا۔ وہاں ان تکلیفوں کے بڑھنے کا وقفہ کم ہوتا ہے۔ مثلاً تیسرے یا چوتھے دن اور جوں جوں تکلیف پرانی اور گہری ہوتی جاتی ہے۔ وقفہ بھی بڑھ جاتا ہے یعنی پھر وہ ساتویں دن آئے گی۔ جلدی امراض میں اس کا دورہ اور بھی زیادہ لمبے عرصہ کے بعد ہوگا۔ اگر بیماری زیادہ پرانی اور گہری ہوگئی ہے تو پھر چودھویں دن بھی آتی ہے۔ اس طرح کا دورہ اور بھی چند دوائیوں میں ملتا ہے۔ خصوصیت سے چائنا اور آرسینکم میں بہت سی باتوں میں یہ دونوں دوائیاں ملتی جلتی ہیں۔ وہ اپنے ظہور کی عام نوعیت میں بھی ایک دوسرے کے بہت مشابہ ہیں۔ خاص کر ملیریا میں۔ مگر یہ سچ ہے کہ چائنا کی نسبت آرسینکم کثرت سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں

نے آج تک ملیریا بخار کی جتنی دوائیں دیکھیں ہیں، میں نے ان میں چائنا کی نسبت آرسینکم کی علامتیں زیادہ وسعت اور کثرت سے پائی ہیں۔

یہ سردرد اہم سوال پیش کرتا ہے جس کا میں نے اوپر چرچا کیا ہے۔ آرسینکم کا خلاصہ ہے۔ دوسرا مرحلہ اور اس میں کئی عمومی باتیں پائی جاتی ہیں۔ آرسینکم کی جسمانی تکلیفوں میں عام طور سے ٹھنڈک، سردی لگنا پایا جاتا ہے۔ مریض انگیٹھی کے پاس بیٹھنا۔ آگ تاپنا، کافی گرم کپڑے پہننا اور گرم کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ وہ آگ تاپنے پر بھی کانپتا رہتا ہے۔ جہاں تک جسمانی تکلیف کا تعلق ہے، یہی حالت ہوتی ہے۔ لیکن اگر تکلیف کا تعلق سر سے ہو تو حالت اس کے برعکس ہو جاتی ہے۔ خاص کر جبکہ تکلیف کا تعلق سر کے اندرونی حصہ سے ہو۔ یعنی جہاں مریض جسم کو خوب گرم رکھنا پسند کرتا ہے اور ضروری سمجھتا ہے، وہاں وہ سر کو ٹھنڈا رکھنا ضروری اور آرام دہ سمجھتا ہے۔ وہ اسے ٹھنڈے پانی سے دھوتا ہے۔ چاہتا ہے سر کو ٹھنڈی ہوا لگے۔ سر کی علامتیں بھی عام باتوں کے مطابق ہونی چاہئیں اور جسم کی تکلیفیں بھی ان تمام باتوں کے ساتھ ملتی جلتی ہونی چاہئیں جن کا جسم سے عام تعلق ہے۔ اب یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ مذکورہ بالا دونوں حالتوں میں سے کون سی حالت زیادہ عمومی ہے اور بعض اوقات تو یہ کہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ خود مریض کے نزدیک ان میں سے کون سی بات عام ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہہ کر آپ کو پس وپیش میں ڈال دے گا کہ "مجھے سردی سے تکلیف بڑھتی ہے۔" مگر جب اس کو سر درد ہوگا تو وہ کہے گا۔ "مجھے سردی سے چین ملتا ہے۔ میں سردی میں رہنا پسند کرتا ہوں۔" درحقیقت صرف سر ہی کی تکلیف سردی میں کم ہوتی ہے۔ وہ بھی صرف سر کی اندرونی تکلیف، بیرونی حصہ کی نہیں۔ اس طرح آپ کو فرق سمجھ کر ہر ایک دوائی کی عام علامتوں پر باریکی سے غور کرنا چاہئے۔ جب علامتیں اس قدر اہم ہوں تو آپ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ وہ کن حالات میں گھٹتی بڑھتی ہیں۔ آپ کو اس طرح کی حالت فاسفورس میں بھی ملے گی۔ اس میں سر اور معدہ کی تکلیف ٹھنڈک سے کم ہو جاتی ہے۔ سر کی تکلیف میں فاسفورس کا مریض سر پر ٹھنڈی چیزیں رکھنا پسند کرتا ہے اور معدے کی تکلیف میں بھی ٹھنڈک مفید خیال کرتا ہے۔ باقی جسم کی ساری تکلیفوں میں اس کو حرارت سے تسکین ملتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں اس کو قدم رکھتے ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر اس کو چھاتی کی تکلیف ہو۔ لہٰذا ہم نے دیکھ لیا کہ ہمیں دوائی پر غور کرتے وقت یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ عضو ماؤف کی تکلیف کس حالت میں گھٹتی بڑھتی ہے۔ مثال کی تکلیف ہے اور یہ دونوں درد سر تک پہنچتے ہیں اور وہ سر کو بخوبی لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہے تو سمجھئے کہ اس کو حرارت سے آرام ملتا ہے۔ لیکن اگر سر درد اجتماع خون کی وجہ سے ہو۔ تب اس کو ٹھنڈک سے آرام ملے گا۔

اب جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے۔ آرسینکم میں علامتیں بدلتی ہیں۔

میں ایک مثال دے کر اپنی بات واضح کر دینا چاہتا ہوں تا ایک شخص کو وقت مقررہ پر آنے والے سر درد کی پرانی تکلیف تھی۔ سر درد ٹھنڈے پانی سے سر دھونے سے کم ہو جاتا تھا۔ اسے ٹھنڈی سے ٹھنڈی چیز بھی کافی ٹھنڈی محسوس نہ ہوتی تھی۔ جتنی زیادہ ٹھنڈی چیز ہوتی اتنی ہی تسکین محسوس کرتا۔ یہ سر درد ہر 2 ہفتہ کے بعد آتا اور جب تک درد رہتا، وہ ٹھنڈی سے ٹھنڈی چیز کی تلاش کرتا۔ جب یہ سر درد ٹھیک ہو جاتا تو اس کو گٹھیاوات کی تکلیف ہو جاتی۔ جوڑوں میں درد ہونے لگتا۔ یہ بھی وقت مقررہ پر نمودار ہوتا۔ درد کم و بیش مقامی

ہوتا۔ جب ہاتھ پیروں اور جوڑوں میں یہ درد ہوتا تو کم و بیش سوجن بھی آ جاتی تھی۔ تب اس کو ہر وقت سردی لگتی رہتی۔ وہ خوب کپڑے لپیٹ کر بھی آگ کے پاس بیٹھتا۔ تب بھی اس کو سردی سے چھٹکارا نہ ملتا۔ وہ گرم ہوا اور گرم کمرے میں رہنا پسند کرتا۔ یہ تکلیف کچھ عرصہ تک رہتی اور اس کے بعد گھٹ جاتی۔ تب پھر سر درد نمودار ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ میں نے اسی لیے کہا ہے کہ آرسینیکم میں حالتیں بدلتی ہیں۔ آرسینیکم سے اس کو فائدہ ہوا اور بعد میں ان میں سے اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اس ادلا بدلی کا صاف مطلب یہ ہے کہ جسم میں دو بیماریاں بیک وقت موجود ہیں اور بعض اوقات ایک ہی دوائی ان کو روک دیتی ہے اور حالت کی تبدیلی کا سدباب کر دیتی ہے۔

مجھے ایک اور مریض کی مثال یاد ہے۔ جس سے ادلا بدلی کی یہ حالت اور زیادہ واضح ہو جائے گی۔ یہ حالت آرسینیکم کے سوا اور بھی چند دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ ایک شخص کو چاند پر دباؤ محسوس ہونے کی تکلیف تھی۔ اسی طرح کا دباؤ جیسا میں نے آپ کو الیومن میں سمجھایا تھا۔ یہ دباؤ چاند پر کئی ہفتہ تک محسوس ہوتا رہتا۔ اس کو بہت زور سے دبانے سے آرام ملتا۔ مریض اس طرح سے سخت دباؤ سے تنگ آ گیا وہ سر پر طرح طرح کے بوجھ رکھتے رکھتے اکتا گیا۔ دباؤ کا یہ احساس رات کو مٹ جاتا۔ صبح کو وہ جب سو کر اٹھتا تو پیشاب کی زبردست حاجت ہوتی۔ دن میں مثانے کی یہ تکلیف چاند پر دباؤ کی شکل میں بدل جاتی۔ اس کو الیومن دینے سے آرام آیا۔ جلدی امراض دور کرنے والی ان دوائیوں میں اکثر حالتیں بدلتی ہیں۔ مرض اپنی شکل بدل کر نمودار ہوتا ہے۔ اس مثال سے یہ واضح ہو گیا کہ ہمیں تمام حالتوں کی علامتیں نوٹ کرنا چاہئیں تاکہ مریض کو کلی صحت حاصل ہو سکے۔ ورنہ ایسے جلدی امراض میں آپ کو دوائی تجویز کرنے میں مغالطہ ہوگا اور اس سے مریض تو صرف جزوی صحت حاصل ہوگی اور بیماری کسی نہ کسی شکل میں موجود رہ جائے گی۔ آپ نے تو صرف بیماری کو جلدی چلے جانے میں مدد دی۔ جبکہ وہ اپنی مرضی سے شاید کچھ اور زیادہ وقفہ لے کر جاتی۔ یہ ہومیو پیتھک علاج نہ ہوا۔ آپ دوا دینے سے پہلے یہ یقین کر لیں کہ مجوزہ دوائی کی علامتیں مریض کی علامتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملتی ہوں۔ وگرنہ آپ کی تجویز کردہ دوائی مریض کی علامتوں کے مطابق نہیں ہے۔ یہ مطابقت تلاش کرنا ہی آپ کا کام ہے۔ آپ دوائی تلاش کرتے رہیں تاوقتیکہ یہ دونوں حالتیں مل نہ جائیں، وگرنہ حقیقت کا پتہ نہیں چلتا تاوقتیکہ ہم دو تین بار غلط دوائی تجویز کر چکے ہوں اور بیماری نے اپنا راستہ نہ بدلا ہو۔ اس حالت میں آپ اپنے ریکارڈ پر نظر ثانی کریں اور دیکھیں آپ نے دوائی تجویز کرنے میں کہاں غلطی کی ہے۔ کب نئی تکلیف آئی، کب پہلی شکایت دوبارہ آئی اور آپ کہاں مغالطہ میں رہے۔ اب آپ سارے کیس پر از سر نو غور کریں۔ حالتوں کی ادلا بدلی پر توجہ دیں۔

آرسینیکم میں سر اور جسم کی تکلیفیں جگہ بدلتی ہیں۔ یعنی اگر سر درد بند ہو تو جسمانی تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور یہ بند ہو تو سر درد آ جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس آپ بعض دوائیوں میں خاصیت کے طور پر یہ بات دیکھیں گے کہ ان میں ذہنی علامتیں جسمانی علامتوں میں بدل جاتی ہیں یعنی جب جسمانی علامتیں موجود ہوں تو ذہنی علامتیں مٹ جاتی ہیں اور جب ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تو پھر جسمانی علامتیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر بعض اوقات یہ حالتیں سمجھ میں آ جانے کے باوجود بھی صحیح دوائی تلاش کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہماری

ماری دوائیوں کی علامتیں پوری طرح لکھی نہیں گئیں۔ ابھی تک ان کی حالتوں کا مشاہدہ نہیں ہوا۔ پوڈوفائلم
میں ہمیں ایک دلچسپ علامت ملتی ہے وہ یہ کہ سر درد اور دست ادل بدل کر نمودار ہوتے ہیں۔ مریض کو سر درد
وگا تو دست بند ہو جائیں گے اور اگر دست آئیں گے تو سر درد بند ہو جائے گا۔ دونوں میں سے ایک تکلیف
ضرور موجود رہے گی۔ آرنیکا میں ذہنی علامتوں اور بچہ دانی کی علامتوں میں تبادلہ ہوتا ہے۔ بچہ دانی کی
تکلیفوں پر غور کیجئے۔ آپ کو آرنیکا نظر آئے گا۔ مگر وہ رات کو مٹ جاتی ہیں۔ تب ذہنی علامتیں ان کی جگہ
لے لیتی ہیں۔ طبیعت میں افسردگی آجاتی ہے۔ من بھاری ہو جاتا ہے۔ جب ہمارے پاس ایسی دوائیاں
موجود ہیں جن میں اس طرح کا تبادلہ خصوصیت ہو تو ہمیں اس تبادلے پر زیادہ احتیاط سے غور کرنا چاہئے۔
کیونکہ یہ باتیں اکثر ہمیشہ تجربے میں نہیں آتیں۔ لہٰذا ان کا ریکارڈ بھی موجود نہیں ہے۔ بعض اوقات دوائی
کھا کر علامتیں بتانے والا ایک خاص قسم کی علامتیں بتاتا ہے اور دوسرا دوسری طرح کی۔ تاہم جو دوائی دونوں
حالتوں میں زیادہ سے زیادہ مطابق ہو وہ حالتوں کا تبادلہ روکنے کیلئے کافی ہے۔

وقت مقررہ پر آنے والے آرسینیکم کے سر درد سر کے سارے حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سر میں
خون جمع ہونے سے ہوتے ہیں۔ ان میں چبکن، جلن، بے تابی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ سر گرم رہتا ہے اور
اس میں ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے۔ ماتھے میں بھی چبکن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ جو روشنی سے بڑھتا ہے،
حرکت سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات اس درد کے ساتھ شدید بے چینی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے
مریض کو مجبوراً حرکت کرنا پڑتی ہے اور شدید بے تابی۔ بیشتر سر دردوں میں متلی و قے پائی جاتی ہے۔ یہ
بدترین قسم کا درد ہوتا ہے۔ خصوصاً وہ جو ہر دوسرے ہفتے آئے۔ مریض کی صحت اکثر تباہ حال ہوتی ہے، وہ
سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ چہرہ زرد، بیماروں جیسا۔ سر درد کے سوا وہ ہر وقت سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ سر درد
سردی سے گھٹتا ہے۔ چہرے پر جھریاں۔ فکر و تشویش کے آثار اور پیاس مفقود۔ یاد رکھئے میں پہلے ہی یہ بتا آیا
ہوں کہ آرسینیکم کے ابتدائی مرحلے میں نہ ختم ہونے والی پیاس ہوتی ہے۔ مریض تھوڑا تھوڑا اور بار بار پانی پیتا
ہے۔ منہ خشک، صرف اس قدر پانی کی ضرورت کہ منہ اور ہونٹ تر ہو جائیں۔ مگر پرانی حالت میں آرسینیکم
عموماً پانی سے نفرت کرتا ہے اور پیاس تقریباً نہیں ہوتی۔ سر کے ایک حصہ میں درد جس کا اثر کھوپڑی پر ہو۔
آدھے سر کا درد جو حرکت سے بڑھے۔ ٹھنڈے پانی میں سر دھونے سے آرام ملے۔ ٹھنڈی ہوا میں گھومنے
سے تسکین ملے۔ حالانکہ چلنے پھرنے سے بھی سر میں درد کی لہر اٹھتی محسوس ہو۔ دماغ ہل جاتا ہے اس میں
حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح کا احساس ہوتا ہے اور چبکن ہوتی ہے، کنپٹیوں میں خوفناک درد ہوتا ہے حتیٰ
کہ مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے سر میں سخت چوٹ لگی ہے اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ یہ درد آدھی
رات کے بعد آتا ہے۔ جوش سے، محنت سے، چلنے پھرنے کی گرمی سے بڑھتا ہے۔ یعنی سر کی طرف خون
جانے سے بڑھتا ہے۔ نیٹرم میور اس کی بہت سی علامتوں اور وہ وقت مقررہ پر نمودار ہونے کی بات سے ملتا
جلتا ہے۔ اس میں بھی خون جمع ہونے سے مثلاً چلنے پھرنے سے، گرم ہونے سے خصوصاً دھوپ میں چلنے
سے سر درد ہوتا ہے۔ عام طور پر آرسینیکم کا سر درد روشنی اور شور و غل سے بڑھتا ہے۔ اندھیرے کمرے میں لیٹنے
سے اور سر اونچا کر کے لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔

بہت سے سر درد بعد دوپہر 1 سے 3 بجے تک، دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد بڑھتے ہیں۔ خصوصاً بعد دوپہر اور پھر رات بھر جاری رہتے ہیں۔ اکثر اس درد کے ساتھ متلی، تھکان اور انتہائی کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ یہ درد دورے کی شکل میں آتا ہے۔ باری کے بخار میں سردی کے وقت ناقابل برداشت سر درد، جیسے کھوپڑی پھٹ پڑے گی۔ ایک اور نمایاں بات یہ ہے کہ باری کے بخار میں سردی میں گرم پانی کی پیاس کے سوا پیاس نہیں ہوتی۔ گرمی کے دور میں بھی برائے نام پیاس ہوتی ہے اور مریض صرف اتنا پانی پیتا ہے کہ اس میں منہ تر ہو جائے اور پسینے کے دور میں بڑی مقدار میں پانی کی پیاس لگتی ہے۔ گرمی کا دور شروع ہوتے ہی پیاس شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں منہ میں خشکی آتی ہے، پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ پانی صرف اتنا ہی پیتا ہے جس میں منہ تر ہو جائے۔ یہ پیاس اسی طرح رہتی ہے تاوقتیکہ پسینہ نہ آ جائے۔ پسینہ آ جانے پر پانی کی پیاس بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ بڑی مقدار میں اور بار بار پانی پینے لگتا ہے۔ جوں جوں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔ سر درد بھی سردی کے دوران میں بڑھتا ہے۔ سردی اور گرمی کے دوران میں تھکن کے ساتھ سر درد ہوتا ہے۔ گرمی کا دور ختم ہونے پر اور پسینہ آنے کا دور شروع ہونے پر یہ درد بند ہو جاتا ہے۔ پسینہ آ جانے پر درد مکمل طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پرانے سر دردوں میں، خون کی گردش کی وجہ سے ہونے والے سر دردوں میں اور ملیریا کی شکایتوں میں، جلد سکڑتے دیکھی گئی ہے۔ جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور ظاہری طور پر عمر زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ اکثر اوقات منہ اور ہونٹ کی بلغمی جھلیاں سکڑ جاتی ہیں اور جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ گلے میں خناق کی جھلیوں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے اور یہ آرسینکم کی خاص علامت ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ علامت کسی دوسری دوائی میں نہیں ملتی۔ گلے کی رنگت چمڑے جیسی ہو جاتی ہے اور وہ سکڑ جاتا ہے۔ ہر سکڑی ہوئی جھلی آرسینکم کی یقینی علامت نہیں ہے۔ تاہم جب آرسینکم نمودار ہوتا ہے تو آپ کو اس قسم کی جھلی ملے گی۔ نوعیت کے لحاظ سے ایسے کیس نہایت خطرناک و تند ہوتے ہیں۔ سخت بدبودار سڑے ہوئے جیسے گوشت کے سڑاؤ میں ہوتا ہے۔

بعض اوقات جب بدن میں کوئی تکلیف ہو تو سر اکثر متواتر حرکت کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ جسم کے دیگر اعضاء وتھکن کی وجہ سے حرکت کرنے سے معذور ہوتے ہیں۔ سر کی اس حرکت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں بے چینی ہوتی ہے۔ مریض سر ہلاتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے راحت نہیں ملتی۔ چہرے اور سر پر سوجن آ جاتی ہے۔ کھوپڑی میں پانی آ جاتا ہے۔ چہرے اور سر پر سرخبادے کی نوعیت کی سوزش آتی ہے۔ کھوپڑی پر دباؤ ڈالنے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ دبانے سے آواز نہیں ہوتی۔ چاند پر پھنسیاں نکلتی ہیں اور نہایت ذکی الحس ہو جاتی ہے۔ اس قدر ذکی الحس کہ سر میں کنگھی کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ سر پر کنگھی کرنے یا برش لگانے سے ایسے تکلیف ہوتی ہے جیسے کنگھی دماغ تک پہنچ جائے گی۔

ذکاوت حس بھی اس کی ایک نمایاں اور اہم خوبی ہے۔ بو اور چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ تمام احساس بڑھ جاتے ہیں۔ اس میں ایک اور بڑی خوبی ہے جس کا شاید میں نے ابھی تک ذکر نہیں کیا۔ وہ یہ ہے کہ مریض کمرے کے ماحول اور حالات سے بری طرح گھبراتا ہے۔ آرسینکم کا مریض نہایت تنگ مزاج اور چڑ

چڑا ہوتا ہے۔ اگر مریضہ اپنے کمرے کی تصویروں کو مناسب طور پر لٹکا ہوا نہ پائے تو اس کو اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے جن کو بے ترتیبی ناگوار گزرتی ہے۔ اس کی وجہ سے ذہنی انتشار پیدا ہو جاتا ہے اور جو اس کی وجہ سے بے چین ہو جاتے ہوں۔ تاوقتیکہ ہر چیز قرینے سے اور ترتیب سے نہ رکھ دی جائے، ایسے لوگ طبعاً تنگ مزاج ہوتے ہیں اور آرسینیکم ہی ان کی دوائی ہوتی ہے۔

اس دوائی کی آنکھ کی علامتیں بھی نہایت اہم ہیں۔ دبے ہوئے ملیریا کے پرانے مریضوں میں، سخت و پرانی بیماریوں سے جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے جن کا چہرہ پیلا، بیماروں جیسا ہو، جنہیں نزلے کی عام شکایت ہو۔ ایسا نزلہ جس کا مرکز ناک یا آنکھ ہو۔ ان کی آنکھ کی تکلیفوں میں آرسینیکم مفید ثابت ہوا ہے۔ آنکھ سے رطوبت آتی ہے۔ تکلیف کی عام نوعیت آشوب چشم کی سی ہوتی ہے اور آنکھ کے اندر دونوں پپوٹوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات زخم پڑ جاتے ہیں۔ جن سے پیپ اور خون ملی رطوبت آتی ہے۔ یہ رطوبت بتدریج گاڑھی ہو جاتی ہے اور جہاں لگتی ہے وہاں رگڑ پیدا کر دیتی ہے۔ آنکھ کے دونوں کوئے سرخ ہو جاتے ہیں وہاں دانے بن جاتے ہیں اور ان میں جلن ہونے لگتی ہے۔ یہ جلن ٹھنڈے پانی سے آنکھ دھونے سے گھٹتی ہے۔ خشک گرمی سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ عام طور پر آنکھ میں زخم پڑ جاتے ہیں، عموماً انگوری پردے پر بے ترتیبی اور بے قاعدگی کے ساتھ بڑھاؤ ہوتے ہیں جو بعد میں داغ بن جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے زخم موٹے ہو جاتے ہیں۔ وہ آنکھ کے مرکز کی طرف بڑھتے ہیں اور اس سے اندھے پن کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس سوزش کے ساتھ اکثر ورم آ جاتا ہے اور اس سے جلن اور پاؤ (خراش) پیدا کرنے والی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ یہ سوزش مشک کی طرح ہوتی ہے۔ لہٰذا پپوٹے مشک کی طرح موٹے ہو جاتے ہیں۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کی صحت تباہ ہو چکی ہے یا اس کو استسقاء ہو چکا ہے۔

گلے اور ناک پر نزلے کا اثر ہوتا ہے اور اکثر اوقات ناک اور گلے کی علامتوں میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آرسینیکم کے مریض کو ہمیشہ زکام لگا رہتا ہے۔ موسم میں ذرا سی تبدیلی آئی نہیں کہ اسے چھینکیں آنے لگتی ہیں اور زکام ہو جاتا ہے۔ اسے ہمیشہ سردی لگتی ہے وہ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ سرد مرطوب موسم میں اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ چہرہ زرد سا تباہ حال صحت، اس کے ساتھ ناک سے رطوبت گرے۔ تیز روشنی کی طرف دیکھنے سے آنکھ چندھیا جائے۔ ساری ناک، گلا، نرخرہ اور چھاتی کے اندر سوزش آ جاتی ہے اور اس کے ساتھ چھینکیں آتی ہیں اور زکام۔ زکام کی ابتداء ناک سے ہوتی ہے اور اس کا اثر گلے تک پہنچتا ہے۔ اکثر آواز بیٹھ جاتی ہے اور اس کے ساتھ خشک دق کھانسی، جو سرسراہٹ سے ہو۔ ایسے زکام کی دوائی تلاش کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جو ناک سے شروع ہوتا ہے اور چھاتی تک پھیل جاتا ہے اور اس کے ساتھ سانس کی نالیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ بار بار دوائی تبدیل کرنے کی نوبت آتی ہے۔ کیونکہ اکثر چھاتی کی علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ ایسی دوائی تلاش کرنا بڑا مشکل کام ہے جو ناک اور چھاتی کی علامتوں کو بیک وقت پورا کرتی ہو۔

آرسینیکم ناک کے پرانے اور ضدی زکام کی دوائی ہے۔ جبکہ نکسیر بآسانی آ جاتی ہے۔ ہر وقت چھینکیں آتی رہتی ہوں۔ بار بار سردی لگتی ہو۔ ہر وقت سردی سے کانپتا رہے، چہرہ زرد، تھکا ماندہ بے چین، رات کو پریشان و بے تاب اور تکلیف دہ خواب آتے ہیں۔ بعض جھلیاں آسانی سے متورم ہو جاتی ہیں۔ سرخ داغ پڑ

جاتے ہیں، جو زخم بن جاتے ہیں اور ان سے خون آنے لگتا ہے۔ ناک کے اندر کھرنڈ جمیں۔ آرسینکم میں زخم بننے کا زبردست رجحان جاتا ہے۔ اگر آواز بیٹھ جائے تو گلے میں زخم بن جاتے ہیں۔ اگر آنکھوں کو سردی لگ جائے تو وہاں بھی زخم بن جاتے ہیں۔ نزلے یا زکام کے بعد ناک میں زخم بن جاتے ہیں۔ زخم بننے کا یہ رجحان آرسینکم کی زبردست علامت ہے۔ تکلیف خواہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو، آتشک یا ملیریا سے، جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے، جن کے خون میں عمل جراحی کے بنے ہوئے زخم کے گندا ہو جانے، سرخباد ے یا ٹائیفائیڈ جیسی بیماریوں کی وجہ سے یا کونین جیسی چیزوں کے استعمال سے جن کے خون میں زہریلا مادہ سرایت کر گیا ہے اور اب ان کے بدن میں خون کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ یہ ان لوگوں کے نزلے زکام کی خاص دوائی ہے۔

اگر ناک پر زخم بن جائے، سفید پانی آنے لگے۔ یا جسم کے کسی اور راستے سے کسی بھی قسم کی رطوبت خارج ہونے لگے تو مریض کو راحت ملتی ہے۔ جیسے ہی اس رطوبت کا اخراج گھٹ جائے گا، بیماری پرانی پڑ جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خون میں سواد فاسد آ گیا ہے۔ لہٰذا یہی بات کان کا اخراج دب جانے کے بارے میں صحیح ہے اور یہی بات گلے، لیکوریا اور زخموں وغیرہ کا اخراج دب جانے کی حالت میں بھی۔ آرسینکم ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو اس طرح سواد دب جانے سے پیدا شدہ خون کی کمی میں کام آتی ہیں۔ آج کل تو زخموں کو جلانا لیکوریا اور دوسرے اخراج کو روکنے کے لئے مقامی دوائیاں استعمال کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ جب یہ خارجی تکلیف مٹ جاتی ہے تو جسم میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تب مریض پیلا پڑ جاتا ہے۔ اس کا چہرہ بیماروں جیسا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں یہ نزلی رطوبتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ کسی اور رطوبت کے دب جانے کی علامت ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک مریضہ کو لیکوریا کی رطوبت دب جائے تو اس کی ناک سے گاڑھی، خون ملی یا پانی سی پتلی رطوبت گرنے لگے گی۔ یہ ایسی جسمانی بناوٹوں میں مفید ثابت ہوا ہے جن کو پہلے بھی زخم پیدا ہوا اور اس کو مرہم وغیرہ خارجی دوائیوں سے دبا دیا گیا۔ یا کان بہنے لگا تھا تو اس کو پاؤڈر وغیرہ ڈال کر سکھا دیا گیا۔ معالج سمجھتا ہے کہ میں نے رطوبت خشک کر کے بڑا کام کیا اور میں کامیاب رہا۔ مگر اس کی کامیابی محض جزوی ہے۔ کیونکہ رطوبت کا اخراج دراصل مریض کے لئے نعمت تھی۔ سلفر، آرسینکم اور کلکیریا کارب جیسی دوائیاں ان نزلی رطوبتوں میں مفید ہیں جو کسی اور رطوبت کے دب جانے سے نمودار ہوئی ہوں۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے لئے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے۔ آرسینکم ان حالتوں کے بھی مشابہ ہے جو حیوانی زہر کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ برائی کی جڑ کو دور کرتا ہے۔ آرسینکم اور لیکیسس اسی طرح کی دوائیاں ہیں جو فوراً اس جگہ اثر کرتی ہیں جو نقص کا مرکز ہو۔ یہ ہر قسم کے زہر کے سدباب کرتی ہیں۔ ربط قائم کرتی ہیں اور باقاعدگی لاتی ہیں۔

آرسینکم میں ناک کی علامتیں بھی نہایت تکلیف دہ ہیں اور آرسینکم کے مریض کی صحیح علامتی تصویر پیش کرتی ہیں۔ انہیں بڑی آسانی سے سردی لگتی ہے۔ مریض ہمیشہ سردی سے بچتا ہے اور ذرا سی اکساہٹ سے نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جب آرسینکم کا مریض بہترین حالت میں ہوتا ہے تو اس کی ناک سے کم و بیش گاڑھا سواد گرتا ہے۔ مگر جب اس کو ذرا سی سردی لگتی ہے تو یہ سواد پتلا ہو جاتا ہے۔ گاڑھی رطوبت کا اخراج جو اس کو

آرام پہنچانے کے لئے ضروری تھا۔ رک جاتا ہے تب سردرد ہونے لگتا ہے۔ پیاس آتی ہے، بے چینی بے تابی اور افسردگی آتی ہے۔ اکثر دو تین روز کے لئے بخار آ جاتا ہے۔ گاڑھی رطوبت پھر شروع ہو جاتی ہے اور مریض خود کو بہتر سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے سارے درد اور تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ ناک اور ہونٹ کے سرطان میں نہایت مفید ہے۔

اس میں گلے کی سوزش اور ٹانسلز کا ورم بھی آتا ہے۔ اس کے ساتھ جلن ہوتی ہے جو ٹھنڈک سے بڑھتی ہے اور گرم پانی وغیرہ پینے سے آرام ملتا ہے۔ بلغمی جھلیاں سرخ ہو جاتی ہیں اور سکڑ جاتی ہیں۔ جب خون میں فاسد مادہ سرایت کر جائے مثلاً خناق تو بلغمی جھلیوں پر پردانے نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے، سکڑ جاتی ہیں، رنگت خاک جیسی۔ اکثر نرم تالو اور ساری محراب کا یہی حال ہو جاتا ہے۔ وہ ساری کی ساری سکڑ جاتی ہے۔ مریض کمزوری اور تھکان محسوس کرتا ہے۔ بے تابی آ جاتی ہے۔ بخار زیادہ نہیں ہوتا مگر منہ خشک ہو جاتا ہے۔

نزلے کا اثر نرخرے تک پہنچ جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے، سانس کی بڑی نالی میں جلن ہونے لگتی ہے جو کھانسنے سے بڑھتی ہے۔ تب چھاتی گھٹنے لگتی ہے۔ تنگی سانس، دم کشی، خشک کھانسی جس میں سارا بدن ہل جائے مگر بلغم نہیں نکلتا۔ اس تکلیف دہ کھانسی کے ساتھ بے تابی، بے چینی تھکان۔ پژمردگی اور پسینہ آتا ہے۔ کھانسنے سے آرام نہیں ملتا۔ یہ کھانسی تو مرض کا ابتدائی مرحلہ ہے۔ یہ خشک رہتی ہے۔ سخت تکلیف دہ کھانسی۔ کئی دن تک یہی حال رہتا ہے۔ اس کے بعد دمے جیسی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ اب پانی سی پتلی بلغم بکثرت خارج ہونی شروع ہو جاتی ہے، چھاتی میں گھٹن ہوتی ہے۔ سخت تناؤ کا احساس۔ زنانے سے سانس لے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ دم گھٹنے سے مر جاؤں گا۔ بعض اوقات خون ملی کف تھوکتا ہے۔ مگر علامتوں کی عام نوعیت نزلے جیسی ہی رہتی ہے۔ اکثر نمونیہ کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ تب زنگ آلودہ بلغم نکلتی ہے۔ یہ بلغم خراش کرنے والی ہوتی ہے۔ چھاتی میں جلن کا احساس ہوا کرتا ہے۔ جیسے وہاں انگارہ رکھا ہو۔ خون جاری ہو جاتا ہے اور جگر کی رنگت کا کف خارج ہونے لگتا ہے۔

آرسینکم میں خون کا اخراج بھی عام پایا جاتا ہے۔ ساری بلغمی جھلیوں میں سے خون گرنے لگتا ہے۔ عام طور پر اس خون کی رنگت گہری سرخ ہوا کرتی ہے۔ مگر جب گوشت میں سڑن پیدا ہو اتی ہے تو خون کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور جگر جیسے چھوٹے چھوٹے چھیچھڑے بھی خارج ہونے لگتے ہیں۔ اسی قسم کے چھیچھڑے قے اور دست میں بھی پائے جاتے ہیں۔ کف سخت بدبودار ہوتا ہے۔ آپ اس سے فوراً یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ سڑاؤ کی حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اس وقت مریض کی جو حالت ہوتی ہے اس کو آپ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ سڑاؤ والی سوزش آنے والی ہے۔ ایسے نشان موجود ہوتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ سوزش موجود ہے اور اس کے ساتھ تھوک کی بدبو ناقابل تردید ثبوت ہے۔ یہ بدبو آپ کو گھر کا دروازہ کھولتے ہی مل جاتی ہے۔ کف پتی، پانی کی سی پتلی اور چھیچھڑے دار ہوتی ہے۔ آپ تھوک دان دیکھیں آپ کو وہاں آلو بخارے کے رس جیسی پانی سی، پتلی بلغم دکھائی دے گی اور اس کے درمیان میں خون کے چھیچھڑے اس سے نہایت سخت بدبو آئے گی اب مریض بے چینی کا مرحلہ طے کر چکا ہے اور اب تھکا ماندہ ہے۔ کمزور ہو رہا ہے۔

زرد پڑ گیا ہے اور ٹھنڈا پسینہ آنے کا احتمال ہے۔

جب ہم معدے پر غور کرتے ہیں تو ہم اس حالت کو ورم معدہ کہہ سکتے ہیں۔ مریض جو کچھ بھی کھاتا ہے۔ قے کر دیتا ہے۔ خواہ پانی کا ایک چمچہ ہی پئے۔ معدہ انتہائی جوش کی حالت میں ہوتا ہے۔ شدید تھکان، خوف ناک بے تابی، پریشانی، منہ خشک، اکثر گرم پانی کا ایک گھونٹ پی لینے سے ایک منٹ کے لئے چین نصیب ہوتا ہے۔ مگر وہ بھی فوراً ہی قے میں نکل جاتا ہے۔ ٹھنڈا پانی پئے تو وہ بھی فوراً ہی نکل آتا ہے۔ خوراک کی ساری نالی پر سوزش آجاتی ہے۔ اس کی رہا سے جو کچھ نیچے جائے یا اوپر آئے، جلن پیدا کرتا ہے۔ پت اور خون کی قے۔ معدہ انتہائی ذکی الحس، وہ چاہتا ہے اسے کوئی نہ چھوئے، بیرونی حرارت سے چین ملتا ہے۔ گرم چیزیں پینے سے بھی عارضی طور پر آرام ملتا ہے۔ حرارت ملنے سے مطمئن ہوتا ہے۔ انتڑیوں میں بھی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں پیٹ کی بلغمی جھلیوں کے ورم کی ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً پیٹ میں اپھارہ، جیسے ڈھول ہو، اسے چھونے نہ دے، تاہم متواتر حرکت کرتا رہتا ہے کیونکہ بے چین ہوتا ہے۔ وہ خاموشی سے آرام کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا۔ مگر آخر متواتر حرکت کرتے رہنے کی وجہ سے وہ اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ پژمردگی آجاتی ہے اور وہ بے چینی و بے تابی کی جگہ لے لیتی ہے۔ پیچش کا احتمال، پیشاب اور پاخانہ خود بخود خطا ہو جاتے ہیں۔ پیشاب یا پاخانے میں یا دونوں میں ہی خون آنے لگتا ہے۔ جو بھی پاخانہ آتا ہے مردے جیسی بدبو پھیل جاتی ہے، جیسے سڑا ہوا گوشت ہو۔ پاخانے میں خون ملا ہوا۔ پانی سا پتلا، بھورے رنگ کا جیسے آڑو کا رس ہو، یا سیاہ اور سخت بدبودار۔ اگر پاخانے کی نوعیت پیچش کی سی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوف ناک دباؤ اور مقعد میں جلن ہر بار پاخانہ آنے پر ایسے جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارہ رکھ دیا ہو۔ ساری انتڑیوں میں ہی جلن ہوا کرتی ہے۔ پیٹ کا درد سینک دینے سے گھٹ جاتا ہے۔ اپھارہ نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات معدے اور انتڑیوں پر ورم آجاتا ہے اور سڑاؤ کی نوعیت اختیار کر لیتا ہے۔ پچھلے زمانے میں اس کو انتڑیوں کا سڑاؤ کہا جاتا تھا اور یہ ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا تھا۔ گاڑھا خون ملا اور نہایت بدبودار فضلہ خارج ہو، جو کچھ کھائے قے کر دے۔ گرم سینک اور گرم چیزیں پسند کرے، چہرہ مردے جیسا اور بدن و بدن کے اخراج سے مردے جیسی بدبو خشک و تیز بدبو جو ہر چیز میں گھس جائے۔ لیکن اگر وہ کپڑا بدن پر سے اتار دے۔ ٹھنڈے کمرے میں رہنے کی خواہش کرے۔ کھڑکیاں کھلوا دے۔ بدن کو ٹھنڈے اسفنج سے صاف کرنا چاہیے اور برف سا ٹھنڈا پانی پینا چاہیے تو آپ اس مریض کو سیکیل دیں۔

میں آپ کو یہ نصیحت دے دینا چاہتا ہوں کہ آپ آرسینکم کا اندھا دھند استعمال مت کریں۔ خصوصاً چھوٹے بچوں کی موسم گرما کی تکلیف میں مثلاً پیچش اور دست وغیرہ۔ اس میں ایسی بہت سی علامتیں ہیں جو گرمی کے موسم کی ان تکلیفوں کے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ اگر آپ گہرائی میں نہ جائیں اور آپ کو وارننگ نہ دی جائے تو شاید آپ اپنے مریض کو آرسینکم دے بیٹھیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چند علامتیں اس سے دب جائیں گی۔ بیماری کی نوعیت بدل جائے گی اور تب آپ اس کے لئے کوئی مناسب دوائی تلاش نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا آرسینکم سے آرام نہ آئے گا۔ عام ڈھرے سے علاج کرنے کا رجحان بہت پایا جاتا ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ کافی تعداد میں عام علامتوں کے نہ ہونے پر بھی آرسینکم دے دیا جائے۔ یعنی آپ کوئی خاص علامت

دیکھ کر ہی دوائی دے دیں اور عام علامتوں پر غور ہی نہ کریں۔
اس دوائی میں دست اور پیچش کی علامتیں بھی عام پائی جاتی ہیں۔ ان حالتوں میں بھی بے چینی، بے تابی، چہرہ زرد، مردے جیسی بدبو اور مردے جیسا جسم وغیرہ موٹی موٹی علامتیں بدستور قائم ہوں گی۔ پیچش کی حالت میں نہایت تکلیف دہ اور بار بار حاجت ہوا کرتی ہے۔ پاخانہ کم، چکنا، سیاہ بدبودار سیاہی جیسا مردے کی سی بدبو والا پاخانہ آتا ہے اور اس سے انتہائی کمزوری اور بے چینی آتی ہے۔ جسم زرد پڑ جاتا ہے۔ انتڑیوں کی تکلیف میں، ٹائیفائیڈ جیسی بیماریوں میں جن میں جسمانی سکت گھٹ جاتی ہے۔ پاخانہ خود بخود آنے لگتا ہے۔ یعنی مقعد ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور پژمردگی آ جاتی ہے۔ خود بخود پاخانے کا نکل جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ مقامی یا عام کمزوری آ چلی ہے اور اس دوائی میں تو خوفناک کمزوری پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ٹائیفائیڈ میں خود بخود فضلہ خارج ہو جاتا ہے۔ پیشاب بھی خود بخود آنے لگتا ہے۔
بعض اوقات اس میں دست بھی آ جاتے ہیں مگر عموماً زیادہ نہیں۔ پوڈوفائلم اور فاسفورس ایسڈ کی طرح عموماً فضلہ پھڑ پھڑاہٹ کے ساتھ، آواز کے ساتھ اور مقدار میں تھوڑا، آنتوں کے ساتھ چپکتا۔ سفیدی مائل اور بار بار آتا ہے۔ عموماً آرسینکم ہیضہ میں نمودار نہیں ہوتا۔ مثلاً جب پاخانہ ڈھیر کا ڈھیر آ پڑتا ہو آرسینکم آتا ہے جب جب یہ حالت گزر چکی ہوتی ہے اور قے و دست آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس وقت مریض انتہائی پژمردگی کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ غنودگی آ جاتی ہے۔ مریض مردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اسے سانس آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آرسینکم اس حالت میں ردعمل لاتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اسے سانس آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آرسینکم اس حالت میں ردعمل لاتا ہے۔ بچوں کے ہیضہ جیسے دست جن میں انتہائی تھکان ہو اور جسم مردے جیسا بن جائے، بدن سرد پڑ جائے، سرد پسینہ آئے، ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں، مردے جیسا سرد بدن، سخت بدبو، قے، پیشاب، پاخانے کی بدبو سے سارے کمرے سے سڑاند آئے، انتڑیوں سے جو کچھ خارج ہو وہ جلن و خراش پیدا کرنے والا ہو اور سرخی لائے۔ مقعد سے لے کر اوپر ساری انتڑیوں میں سخت جلن ہو۔ مقعد کے اندر اور باہر جلن ہوتی ہے، بیرونی حصہ پر جلن ہوتی ہے، اینٹھن ہوتی ہے۔ تکلیف دہ اور ناقابل برداشت حاجت۔ انتڑیوں کے نچلے حصہ میں شدید تکلیف۔ سخت بے تابی، بے چینی، بتر دد، اس سے مجبور ہو کر مریض موت کے سوا اور کوئی بات سوچتا ہی نہیں۔ خوف، وہ اس قدر خوفزدہ ہوتا ہے کہ اسے ساری زندگی میں اس قسم کا تجربہ نہیں ہوا تھا۔ اس کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ میں ضرور مر جاؤں گا۔ دوسری تکلیفوں کی طرح اس میں بھی بے چینی، بے تابی ہوتی ہے۔ جب پاخانے کی حاجت نہ ہو تو وہ ادھر ادھر چہل قدمی کرتا ہے۔ بستر سے کرسی پر بیٹھتا ہے۔ پھر کرسی سے بستر پر جا بیٹھتا ہے۔ غرضیکہ ہر چند منٹ بعد اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ پاخانے سے لوٹ کر پھر بستر پر جا بیٹھتا ہے۔ پھر فوراً پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ اکثر پاخانہ یوں ہی نکل جاتا ہے۔ اکثر اوقات جلن کے ساتھ پرانی بواسیر بھی ہوتی ہے۔ پاخانہ جاتے تو مسے باہر نکل آتے ہیں۔ پاخانہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جب مریض بستر پر آ کر لیٹتا ہے تو وہ نیم مردہ ہو جاتا ہے۔ مسے باہر نکلتے ہیں جیسے انگور کے گچھے ہوں اور ان میں جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارہ رکھا ہو۔ مسے گرم و خشک ہوتے ہیں۔ ان سے خون بہتا ہے۔ مقعد کا بھگندر جس میں سے ہر بار پاخانہ جانے پر

خون گرے۔ جلن وخارش ہو۔ مقعد کے بیرونی منہ پر اگزیما جیسی پھنسیاں اوران میں جلن ہو۔
اس قسم کا درد جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتا ہے۔ جلن اور سوئی کی سی چبھن آرسینکم کی خصوصیت ہے۔ اب آپ دونوں کو ملا کر غور کریں۔ مریض کہتا ہے۔ "مجھے سارے بدن میں گرما گرم سوئیاں چبھ رہی ہیں۔ گرم سوئیوں کی یہ چبھن عام علامت ہے۔ یہ چبھن مقعد کے بیرونی حصہ میں ہوتی ہے۔ خصوصاً جب کہ بواسیر کے مسے ہوں اِن مسوں میں جلن اور چبھن جیسے گرم سوئیاں چبھو رہی ہوں۔"

جب کوئی مریض کسی شدید نوعیت کے دورے کے ابتدائی مرحلے سے گزر رہا ہو تو وہ اس ساری تندی، تیزی اور سردی سے تکلیف پا رہا ہوگا جو امکانی طور پر ہمارے میٹریا میڈیکا میں یا کسی بیماری میں پائی جاتی ہو۔ شدت اور سخت سردی مریض اس تکلیف کو یوں بیان کرے گا کہ مجھے اپنی خون کی رگوں میں برف کا پانی دوڑتا محسوس ہوتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم میں برف کی سی لہریں چل رہی ہیں۔ جب بخار آ رہا ہے اور سارا جسم پیر سے سر تک انتہائی گرم ہو اور ابھی پسینہ نہ آیا ہو تو مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی خون کی نالیوں میں ابلتا ہوا پانی چل رہا ہے۔ اس گرمی کے بعد اب پسینہ آتا ہے۔ تنگی سانس آتی ہے اور دوسری بہت سی تکلیفیں بھی آتی ہیں۔ جن کی وجہ سے مریض پژمردہ اور سرد ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات پسینہ آنے سے بخار اور درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ تاہم پسینے کا وقفہ لمبا ہوتا ہے اور اس میں پژمردگی آجاتی ہے۔ پسینہ آنے سے پژمردگی کم نہیں ہوتی۔ اس کی بیشتر تکلیفیں پسینہ آنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً پیاس بڑھتی ہے۔ پانی زیادہ پیتا ہے اور اس سے آرام نہیں ملتا۔ ایسا ظاہر نہیں ہوتا کہ پانی کی پیاس بجھے گی نہیں۔ مریض کہتا ہے کہ "میں کنوئیں کا کنواں پی سکتا ہوں۔ یا کہتا ہے مجھے پانی کی بالٹی بھر کر دے دو" اس سے پیاس کی نوعیت ظاہر ہوتی ہے۔ بخار کے وقت اس کو شاذ و نادر ہی پیاس لگتی ہے اور وہ بہت کم پانی پیتا ہے۔ سردی کے وقت وہ گرم پانی پیتا ہے۔

جلن کے ساتھ اعضائے تناسل کی پھنسیوں میں بھی آرسینکم مفید ثابت ہوا ہے۔ ایسے زخم جن میں جلن ہو خواہ وہ آتشکی زخم ہوں۔ اعضائے تناسل کی اگلی چمڑی اور منہ و ہونٹ پر چھالے۔ یا زخم اور ان میں جلن ہو۔ ڈنک لگنے کا سا درد ہو، خصوصاً ایسے زخم جو مندمل نہ ہوتے ہوں۔ ضدی زخم۔ ایسے زخم جو اپنے ارد گرد کا گوشت کھا جائیں۔ اور پھیلتے چلے جائیں۔ پھیلنے والے ایسے زخموں میں آرسینکم اور مرک کار کامیاب دوائیاں ہیں۔ یہ زخم چاروں طرف پھیلتے ہیں اور ان سے سخت بدبو آتی ہے۔ اس قسم کے زخم آتشکی گانٹھوں میں ملتے ہیں اور یہ گانٹھ عموماً ان کی جڑ میں نکلتی ہے اور صحت قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ زخم سے تھوڑی سی، پانی سی پیکی اور بدبودار رطوبت خارج ہو۔

زخم پھیلتا رہے۔ اصل زخم کے ارد گرد دانے نکل آئیں۔ اصل زخم بھی مندمل ہونے سے انکار کرتا ہے۔ یا مریض کسی سرجن کے ہاتھ پڑ جائے اور وہ پکنے والی گانٹھ پر چاقو چلا دے اور اس کے بعد گانٹھ کی رنگت سر خباد ے جیسی ہو جائے اور مندمل نہ ہوں۔ کناروں پر زخم بن جاتے ہیں اور کنارے مٹ جاتے ہیں۔ اب سطح بھی صاف ہو جاتی ہے۔ روپیہ جتنا بڑا جگہ پڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات درد جیسے دانے بن جاتے ہیں۔ یہ زخم انتہائی ذکی الحس ہوتے ہیں۔ انہیں چھوا نہیں جا سکتا۔ جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگار رکھا ہو۔

مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل میں اس کے ماتحت بہت سی اہم علامتیں آتی ہیں۔ مردانہ اعضاء تناسل میں سوجن آجاتی ہے۔ اس سوجن میں پانی بھی آجاتا ہے۔ عضو پھول کے مشک کی طرح ہو جاتا ہے۔ فوطے، خصوصاً ان کی جلد پر انتہائی ورم آتا ہے اور ان کے اردگرد کی جگہ تر رہتی ہے۔ رحم کے ہونٹوں پر شدید سوجن آتی ہے۔ جلن و ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ ہونٹ سخت و متورم، ان اعضاء کی سرخبادے کی سی سوجن۔ آتشکی نوعیت کے زخم خصوصاً جبکہ ان میں جلن ہو، چبھن ہو اور ڈنگ لگنے کا سا درد ہو۔ زنانہ اعضائے تناسل میں ورم کے ساتھ یا ورم کے بغیر شدید جلن اور درد ہو۔ رحم کی خارش۔ لیکوریا کی رطوبت سے جلد پر گڑ پڑ جائے، خراش آئے۔ اس سے خارش اور جلن ہو۔ سفیدی مائل، پانی سی پتلی رطوبت کا اخراج، جو جہاں لگے وہاں زخم ڈال دے۔ رطوبت اکثر اس کثرت سے خارج ہوتی ہے کہ رانوں تک پہنچ جاتی ہے۔

آرسینکم کی رطوبت عام طور پر زخم ڈالنے والی ہوتی ہے۔ لیکوریا بکثرت اس کے ساتھ حیض آئے۔ بکثرت اور جلن پیدا کرنیوالا۔ مہینوں تک حیض نہ ہو۔ تھکی ماندی سوداوی مزاج، فکر و تردد کی ستائی ہوئی۔ فکروں کی ماری ہوئی اور مرجھائے ہوئے چہرے والی عورتیں قلت حیض کی شکایت۔ بلاشک ایلوپیتھی میں خون کی کمی کے لئے آرسینکم مشہور دوائی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ خون کی کمی کے لئے فیرم کی طرح ہی زود اثر ہے، فیرم اور آرسینکم دونوں ہی خون کی کمی کے لئے بہترین دوائیاں ہیں۔ لہٰذا اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے کہ خون کی کمی والے مریضوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ ''ایام حیض میں مقعد میں چبھن، جلن دار، جلد پر اپاز (خراش) کرنے اور زخم بنا دینے والا گاڑھا زرد مواد نکلے'' بچہ جننے کے بعد زچہ کو پیشاب نہ اترے۔ مثانہ میں پیشاب ہی نہ آئے۔ پیشاب رک جائے۔ یا مثانہ بھرا ہوا اور وہ پیشاب خارج نہ کرے۔ اسی سلسلہ میں کاسٹیکم بھی اہم اور قابل ذکر دوائی ہے۔ اس کی علامتیں عام طور سے تب ظاہر ہوتی ہیں جب آپ مریضہ کو دوائی دے کر چلے جاتے ہیں اور اس کو پیشاب نہیں اترتا۔ جبکہ اس کو پیشاب اترنا چاہیے تھا۔ یہ بارہا اس وقت نمودار ہوتا ہے جبکہ آپ کے پاس کوئی دوائی جننے کے لئے علامتیں نہ ہوں۔ اگر بچے نے پیشاب نہ کیا ہو تو اکثر ایکونائٹ کام دے گا۔ یہ طریقہ علاج ناقص ہے اور اس کی مذمت کی جانی چاہیے۔ جبکہ دوسری دوائی کے علامتیں موجود ہوں۔ اگر کوئی علامت نہ ہو تو ایکونائٹ اور کاسٹیکم کا مطالعہ کریں اور دیکھئے ان میں سے کسی کا استعمال کیوں نہ کیا جائے۔ عورت کے بارے میں ایک اور بات یہ ہے کہ یہ سرطان کو عارضی طور پر آرام پہنچانے کیلئے شاندار دوائی ہے۔ مثلاً چھاتیوں کا سرطان بچہ دانی کا سرطان حتیٰ کہ لاعلاج حالت میں بھی کام کرتا ہے۔ یہ اس مرض کو جڑ سے تو نہیں مٹاتی، ہاں فوری طور پر آرام ضرور پہنچا دیتی ہے۔

آرسینکم میں آواز کا بیٹھ جانا بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں خشک نہایت تکلیف دہ کھانسی پائی جاتی ہے۔ ایسی کھانسی میں کھانسنے سے کوئی آرام نہ ملے۔ بار بار کھانسے۔ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ آپ مطالعہ کریں۔ دمہ، تنگی سانس اور دم کشی سے اس کا کیا تعلق ہے۔ آرسینکم سے سوداوی مزاج کے پرانے دمہ میں بھی فائدہ پہنچا ہے۔ وہ دمہ جو آدھی رات کے بعد نمودار ہو، ایسے لوگوں کا دمہ جن کو بار بار سردی زکام ہوتا ہو۔ جن کا چہرہ انتہائی زرد ہو۔ خشک کھانسی جس میں زانوئے سے سانس لے۔ بستر میں بیٹھنا پڑے اور

چھاتی پکڑ لے۔ بے تابی، بے چینی اور اس کے ساتھ پژمردگی، تھکان۔

دل کی علامتیں جب آرسینکم جیسی ہوں تو انہیں سنبھالنا نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ علامتیں شدید کمزوری کے مشابہ ہوتی ہیں، انتہائی بے تابی، چڑچڑاپن، کمزوری، وہ بول نہیں سکتا۔ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا۔ وہ چند قدم بھی نہیں چل سکتا۔ کیونکہ اس سے اس کو دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ طبیعت میں ذرا جوش آیا نہیں کہ دھڑکن ہوئی نہیں۔ دھڑکن کے شدید دورے۔ دل کی بلوری جھلیوں کے ورم میں دم گھٹنے لگے۔ آرسینکم دل کی شدید ترین تکلیفوں کے مشابہ ہے۔ دل کی بہت سی لاعلاج بیماریوں کے مشابہ ہے۔ مثال کے طور پر جب آپ دل کی مذکورہ بالا تکلیفوں کے ساتھ آرسینکم کو ملتا جلتا پائیں۔ مثلاً دل کی بیرونی جھلیوں کی خلا کی استسقاء (سوجن) وغیرہ تو آپ سمجھ لیں کہ یہ نہایت نازک کیس ہے۔ "دل میں درد، گھبراہٹ جس کا دل پر اثر ہو۔ دل کی بیرونی جھلیوں کی خلاء میں پانی آ جائے اور مزاج انتہائی چڑچڑا ہو جائے۔ نبض بار بار دھڑکے۔ چھوٹی اور کانپتی ہوئی چلے، سارے جسم میں چبکن" وغیرہ وغیرہ علامتوں میں آرسینکم بخوبی کام کرتا ہے۔ اس میں ایک اور حالت بھی آتی ہے یعنی دل کمزور ہو جاتا ہے۔ نبض دھاگے کی طرح چلنے لگتی ہے۔ مریض کا چہرہ زرد اور جسم سرد ہو جاتا ہے۔ سرد پسینہ آنے لگتا ہے۔ جب دل کی یہ حالت نہ ہو تو آرسینکم حیرت انگیز ثابت ہوتا ہے۔ یعنی یہ مکمل شفاء بخشتا ہے۔

میں کچھ ضروری باتوں کے بارے میں چند اہم نکتے بتانا چاہتا ہوں۔ یہ باتیں ہیں آرسینکم کی قسم کے باری کے بخاروں کے بارے میں چند نہایت عام باتیں۔ آپ باری کے بخار کی عام باتیں پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرے عام بخاروں کے بارے میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ کیا کچھ کہا گیا ہے۔ آپ کو آرسینکم میں سردی کی وہ ساری شدت ملے گی جو کسی بھی دوائی میں مل سکتی ہے۔ اس کے ساتھ جوش، سر درد، تھکان، خشک منہ، گرم پانی پینے کی خواہش، بھاری گرم کپڑا اوڑھنے کی خواہش، انتہائی بے تابی اور بے چینی بھی ملتی ہے جو کہ کسی بھی اور دوائی میں آپ کو ملے مگر اہم بات ہے وقت مقررہ پر تکلیف کا نمودار ہونا، یہ بات صرف آرسینکم میں ہی آپ کو ملے۔ آرسینکم کے وقت کی اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ سردی بے قاعدگی سے آتی ہے۔ سردی کے دو دورے یکساں نہ ہوں گے۔ نہ جانے کس وقت سردی شروع ہو جائے۔ اس میں بعد دوپہر سردی آتی ہے۔ آدھی رات کے بعد سردی لگتی ہے۔ اکثر اوقات صبح سویرے اور کبھی کبھی دوپہر بعد 3-4 بجے اور کبھی بعد دوپہر ایک بجے۔ مگر اس کی خاصیت میں وقفہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے یہ باری کے بخاروں میں مفید ہے۔ اس میں پیاس کی نوعیت بھی اہم ہے۔ بخار کی سردی کے وقت بعض اوقات سخت پیاس لگتی ہے اور بعض اوقات ٹھنڈی چیزوں سے نفرت ہوتی ہے۔ لہٰذا صرف گرم پانی ذرا ذرا سا پیتا ہے۔ یا گرم چائے، بخار کے وقت پیاس بڑھتی ہے۔ کیونکہ منہ خشک ہوتا ہے۔ وہ بار بار گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے تا کہ خشک منہ تر ہو جائے۔ پانی خواہ کتنا ہی پی لے اس کی پیاس نہیں بجھتی۔ وہ صرف ایک چھوٹا سا چمچ ہی پانی پی لے گا۔ تھوڑا اور بار بار پئے گا۔ اب تھکان کے ساتھ پسینہ آتا ہے۔ بدن کی ٹھنڈک بڑھتی ہے۔ پانی بھی زیادہ مقدار میں پینے لگتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کے لئے نہ ختم ہونے والی پیاس۔ سردی کے ساتھ ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ عموماً ہاتھ پیروں سے شروع ہوتا ہے۔

سردی کے دوران میں سر میں خون بڑی مقدار میں جمع ہوتا ہے۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کو یکجا کریں۔ ان میں اس پژمردگی کو بھی ملا ئیں جو انتہائی خوف ناک طریق پر نمودار ہوتی ہے۔ تو آپ نہایت آسانی سے آرسینکم کی علامتیں سمجھ جائیں گے۔ اس میں سردی، بخار اور سینہ کی اس قدر علامتیں موجود ہیں کہ اگر آپ ان کی تفصیل حاصل کر لیں اور ان کی عام باتوں کو چھوڑ دیں تو پھر آپ سردی کے ہر کیس پر آسانی سے غور کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مثلاً جب تک ان میں سے آرسینکم کے حق میں صاف صاف علامتیں نہ ہوں اور آپ آرسینکم دے دیں تو آپ لازمی طور پر ناکام رہیں گے۔ کسی کیس کو آرسینکم کا کیس قرار دے دینا ایک بات ہے اور یہ کہنا دیگر بات ہے کہ یہ آرسینکم کا کیس ہے۔ چائنا اور کونین کی حالت میں بھی یہی بات ہے۔ ان دونوں میں بہت سی اہم باتیں ہیں۔ مگر جب تک ان کی موٹی موٹی عام باتیں موجود نہ ہوں آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ چائنا کا کیس ہے یا کونین کا۔

آرسینکم آیوڈیٹم (ARSENICUM IODATUM)

یہ دوائی جن عناصر سے بنی ہے ان پر غور کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ موافق جسمانی بناوٹ میں گہرائی تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اس کی شکائتیں صبح کو، دوپہر کو، شام کو، رات کو اور آدھی رات کے بعد نمودار ہوتی ہیں۔ دق اور ناسور کی حالتوں میں اکثر مفید ہے۔ خون کی انتہائی کمی، مثلاً تپ دق کے مریضوں کی خون کی کمی۔ جب سردی زیادہ نہ ہو تو مریض ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتا ہے۔ چاہتا ہے کہ کھڑکیاں کھول دی جائیں۔ بند کمرے میں گھبراتا ہے۔ عام جسمانی بے تابی اہم علامت ہے۔ ہاتھ پاؤں جیسے سو گئے ہوں۔ اعضاء جیسے اس سے بندھے ہوئے ہوں۔ نہانے سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ نہانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سرطان کے لئے انتہائی مفید ہے۔ جلد کے دق اور جلد کے سرطان میں بھی کارآمد پایا گیا ہے۔ اس کی علامتیں عموماً ان لڑکیوں میں پائی جاتی ہیں جن کے بدن میں خون کی کمی ہو۔ اس نے لڑکیوں کے پٹھوں کا لرزہ ٹھیک کیا ہے۔ بعض مریض آرسینکم کے مریض کی طرح سردی سے بہت گھبراتے ہیں اور بعض آیوڈین کی طرح گرمی سے گھبراتے ہیں۔ اس دوائی میں مریض گرمی اور سردی دونوں سے گھبراتا ہے۔ سرد ہوا اور سرد مرطوب ہوا سے مریض کو تکلیف پہنچتی ہے اور علامتوں کو بیدار کرتی ہے۔ ہمیشہ سردی لگتی ہے۔ زکام ہو جاتا ہے اور نزلے کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اندرونی اور بیرونی اعضاء میں کئی طرح کی گھٹن ہوتی ہے۔ اس دوائی میں خارجی راستوں کی گھٹن بھی پائی جاتی ہے۔ اعضاء کی تشنجی حرکت، اندرونی اور بیرونی استسقاء جیسا کہ آرسینکم میں ہوتا ہے۔ تکلیف اس وقت بڑھتی ہے جب بھوکا ہو۔ جیسا کہ آیوڈین میں ہوتا ہے۔ کھانا کھا لینے کے بعد آرام ملتا ہے۔ تپ دق کے مریضوں میں بدن بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے اور وزن گھٹتا چلا جاتا ہے۔ بچوں کا سوکھیا مسان۔ ذرا سی جسمانی محنت سے تکلیف میں انتہائی اور ناقابل برداشت اضافہ۔

ان عورتوں کی شکائتیں جن کو غشی اور غشی کے دورے آتے ہیں۔ سارے بدن میں پھنسیاں نکلیں۔ کسی بھی بلغمی جھلی سے خون گرے۔ بدن کے نہایت گرم ہونے کا احساس۔ ٹھنڈی ہوا کی خواہش۔ سارے بدن میں بھاری پن کا احساس۔ تختی آنا اہم علامت ہے۔ یعنی غدود میں، زخموں میں اور جلدی امراض میں تختی

آنا۔ غدود پھول جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ جسم کے بہت سے اندرونی اور بیرونی اعضاء میں سوزش۔ مثلاً غدود میں، ہڈیوں میں اور رطوبتی جھلیوں میں، ایسی علامتیں نمودار ہوتی ہیں جیسے اس کا دیر پہ خار ہوا ہو۔ انتہائی سستی، رد عمل کی کمی، بستر میں لیٹنے سے اور تکلیف والی کروٹ پر لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوران حیض میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ حرکت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ حرکت کرنا چاہتا ہے۔ رطوبتی جھلیوں کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ رطوبت، نزلی، گاڑھی، زرد یا زردی مائل سبز اور شہد جیسی رطوبت خارج ہو۔ اعضاء کی بے حسی، ان میں درد ہو، تمتماہٹ ہو، جسم میں خون لہریں مارے۔ ہڈیوں اور غدود میں درد۔ سارے جسم میں احساس جیسے کچلا گیا ہے۔ اندرونی اور بیرونی اعضاء میں جلن، درد جیسے لقوہ ہونے لگا ہو۔ سوئی سی چبھے، دباؤ پڑے اور کترن کے ساتھ درد، دق کا رجحان اور دق والے مریضوں کی تکلیفیں۔ شدید گھٹن اور دباؤ سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ آیوڈین کی طرح جسم کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں چبکن۔ نبض چھوٹی اور بار بار چلے۔ پوری، بھری ہوئی، سخت، ہر تیسرا جھٹکا محسوس ہو اور بے قاعدہ چال۔ آرسینکم کی طرح جلن اہم علامت ہے۔ جسم کے مختلف حصوں سے خون گرنے کی تکلیف میں مفید ہے۔ جبکہ علامتیں موافق و مطابق ہوں۔ درد برداشت نہ ہو۔ علامتوں کا زور جسم کے دائیں حصہ پر ہوتا ہے۔ گرمی میں گرمی اور سردی میں سردی برداشت نہ ہو۔ استسقاء اور سوزش۔ عضو ماؤف اور غدود پر ورم۔ یہ آتشک کے ہر مرحلے اور ہر درجہ میں مفید ہے۔ پٹھوں کا کانپنا اور پھڑکنا چلنے خصوصاً تیز چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ حرارت سے، گرم ہوا سے، بستر کی گرمی سے، گرم کمرے میں اور گرم کپڑے اوڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ شدید کمزور، جیسے بدن میں جان ہی نہ رہی ہو۔ خصوصاً سویرے سیڑھیاں چڑھنے پر، محنت کرنے پر، ایام حیض میں، چلنے پر، مرطوب موسم میں، گرم ہوا سے تکلیف میں اضافہ ہو جایا کرتا ہے۔

ہر قسم کی تکلیف کے ساتھ غصہ اور چڑچڑا پن۔ سوال کا جواب نہ دینا چاہے۔ انتہائی بے تابی، بے چینی اور خوف۔ گرم بستر میں تکلیف بڑھے۔ سویرے اور شام کے وقت کند ذہنی، رات کو بے ہوشی، وہم، خفقان، مردے دیکھے۔ عجیب و غریب چیزیں دیکھے۔ غمگینی، یاس، ناامیدی، غیر اطمینانی بعض اوقات انتہائی جوش، دماغی محنت سے بہت سی تکلیفوں میں اضافہ ہو جائے۔ قابل ذکر دماغی کمزوری، پاگل پن، بدقسمتی کا اور لوگوں کا خوف، عموماً شرمیلا، جلد باز، شتاب کار، بے صبر، دوستوں کی طرف اور گرد و پیش کے حالات سے بے پرواہ، کام سے جی چرائے۔ بظاہر مریض بتدریج پاگل پن کی طرف جاتا دکھائی دے۔ کوئی رائے قائم نہ کر سکے۔ یکا یک کسی کو قتل کر دینے کی ترغیب ملے۔ بعض اوقات نہایت باتونی، بکواسی، سیمابی طبیعت، ذہنی حالت بھی بدلتی رہے مگر ایک حد تک ذہنی افسردگی قائم رہتی ہے۔ ذکی الحس۔ خصوصاً آواز برداشت نہ ہو۔ بیٹھنے کی خواہش۔ چاہتا ہے کہ کوئی اس سے بات نہ کرے۔ سوتے سوتے چونکے۔ تکلیف دہ خیالات کی بھرمار۔ طرح طرح کے خیالات کا غلبہ۔ عورت روتی ہی رہے۔ چلے تو سر چکرائے۔ اس سے مندرجہ ذیل خاص باتوں میں آرام ملتا ہے۔ جبکہ اوپر بتائی ہوئی عام باتیں خاص طور سے غالب ہوں۔

اگرچہ دماغ میں خون کی کثرت ہوتی ہے۔ تاہم چاند ٹھنڈی رہتی ہے۔ کھرنڈ دار پھنسیاں۔ اگزیما کے داغ۔ سر کے بال جھڑیں اور سر میں بھاری پن کا احساس۔ چاند کی خارش خواہ دانے ہوں یا نہ ہوں۔ صبح کو اور

دوپہر بعد درد ہو جو کھلی ہوا میں گھٹے اور بند کمرے میں بڑھے۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت سدھرے اور خالی پیٹ تکلیف بڑھے۔ حرکت سے، چلنے سے آواز سے تکلیف بڑھے۔ سر میں نزلے کی وجہ سے درد۔ اس کے ساتھ زکام ملیریا کی وجہ سے وقت پر آنے والا سر درد، اس کے ساتھ دل کی تکلیف۔ آتشک کی تکلیف۔ شام کو ماتھے میں، آنکھوں کے اوپر ناک کی جڑ کے اوپر درد ہو۔ کنپٹیوں میں درد سر کے دونوں طرف داد، ماتھے میں دباؤ کے ساتھ درد، اس کے ساتھ نیند کا غلبہ، گدی اور کنپٹیوں میں درد، سر میں دکھن اور کچلے جانے کا سا درد، سر میں کنپٹیوں میں، سوئی کی سی چبھن کا درد، سر میں کترن کا درد۔ سر میں، ماتھے میں اور کنپٹیوں میں چٹکن کے ساتھ درد۔ آشوب چشم اور پتلی کا ورم۔ جلدی امراض اور آتشک والے مریضوں کی آنکھ کی پرانی تکلیف۔ یوں ہی آنسو آنے لگیں۔ خصوصاً ٹھنڈی ہوا میں، پڑھے تو آنکھ میں درد ہونے لگے۔ انڈے کی دکھن، آنکھ میں چبھن، انڈا باہر نکل آئے۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ آنکھ سرخ ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ پپوٹے متورم، پانی کے ساتھ سوجن۔ پپوٹے پھڑکیں۔ آنکھوں سے چنگی پن ٹپکے۔ آنکھیں زرد، بینائی دھندلی، آنکھ کے آگے بھنگے اڑیں۔ دھند، غبار آئے، کمزور بینائی، آنکھ کے آگے شعلے لوٹیں۔

آنکھ سے بدبودار اور زخم ڈالنے والی رطوبت نکلے۔ جھنجھناہٹ کان میں گھنٹیاں بجیں اور گرج ہو۔ کان کے درمیانی حصہ سے رطوبت بہے۔ چبھن اور کترن کے ساتھ درد۔ کان کے بند ہونے کا احساس۔ کم سنے۔

ناک کا نہایت ضدی نزلہ جس میں خون ملی جلن پیدا کرنے والی، زخم ڈالنے والی، سبزی مائل، پیپ سی، گاڑھی، زرد یا زردی مائل سبز رطوبت گرے۔ شہدی گاڑھی رطوبت۔ زکام جس میں پانی سا پتلا مواد گرے۔ زکام جو کھلی ہوا میں بہے اور اس کے ساتھ کھانسی۔ نزلے زکام کے بخار میں نہایت مفید دوائی ہے۔ ناک خشک اور نکسیر چلے۔ ناک بند ہو جائے۔ ناک میں درد، یونا آئے۔ چھینکیں بہت آئیں۔ ناک کے اندر ورم، ناک کے اندر زخم۔

چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ ہونٹوں پر نیلاہٹ اور آنکھوں کے گرد نیلا گھیرا۔ چہرہ بھورا سا، مٹیالا یا زرد، چہرہ سرخ، رخساروں پر سرخ داغ، چہرہ میلا، مرجھایا ہوا، پریشان، چہرے پر زرد داغ بیماروں جیسا چہرہ، چہرہ کھنچا ہوا اور سوکھا ہوا، اترا ہوا۔ چہرے اور ناک پر پھنسیاں، کیلیں، چھائیاں، دانے، اگزیما، بیماروں اور بوڑھوں جیسا چہرہ۔ نچلے جبڑے کے غدود متورم۔ چہرے میں کھنچاؤ، پھڑکن۔

منہ میں چھالے بن جاتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون گرنے لگتا ہے۔ زبان پھٹ جاتی ہے۔ زبان پر بھوری یا سفید میل کی تہہ۔ رات کو سوتے سوتے زبان خشک ہو جاتی ہے، زبان جیسے لگی ہو گئی ہے۔ مسوڑھوں کا ورم۔ صبح کے وقت منہ میں بلغم آئے۔ منہ سے بدبو آئے۔ منہ سڑا ہوا، مسوڑھوں میں درد، دکھن، زبان میں جلن، رال ٹپکے، لکنت، مسوڑھے پھولے ہوئے، ذائقہ برا، تلخ سڑا ہوا، نمکین، ترش میٹھا سا۔ دانت جیسے لمبے ہو گئے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں درد، دانتوں میں کترن کے ساتھ درد۔

گلا گھٹے، گلا خشک، گلے میں جھلیاں آ جائیں۔ جلن ہوا کرے۔ گلے میں خراش ہوتی رہے۔ نگلنا مشکل بن جائے۔ گلا متورم، گلے میں آتشک کی وجہ سے زخم بن جائیں۔

بھوک بڑھ جاتی ہے۔ بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یا پھر کھانے سے نفرت۔ معدے میں گھٹن، معدے

میں اپھارہ۔فوری طاقت دینے والی چیزوں کی خواہش۔معدے میں خالی پن کا احساس۔خالی ڈکاریں،منہ میں رال آئے۔معدے کے بھرے ہونے کا احساس۔کلیجے کی جلن کے بار بار دورے۔

کھانا کھانے کے بعد معدے میں بوجھ۔بدہضمی،ہچکیاں،معدے کا پرانا ورم۔کھانے سے نفرت۔کھانا کھانے کے بعد متلی۔کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد،جلن،مروڑ،اینٹھن،گھٹن،کترن،جیسے کوئی دانتوں سے کاٹتا ہو۔دباؤ چبھن کے ساتھ۔تپکن،کھاتے کھاتے تے ہو جائے۔معدے میں تناؤ کا احساس۔پیاس جو شام کو بڑھے۔کھانا کھاتے وقت پانی کی پیاس کا زور۔نا ختم ہونے والی پیاس،معدہ کا نپے۔متواتر تے ہوتی رہے۔تے اور دست پانی پینے کے بعد کھانا کھانے کے بعد دودھ پینے کے بعد زبردست تے،پت کے تے،یا خون و کھائے پنے کی تے۔تے میں زرد اور پانی سی پتلی رطوبت نکلے۔

پیٹ میں اپھارہ۔ہوا خارج نہ ہو اور پیٹ میں بھاری گڑگڑاہٹ ہو۔جگر،تلی،کولہے اور چھوٹی انتڑیوں کے غدود بڑھ جائیں۔انتڑیوں،جگر و تلی کی سوزش۔اس میں جگر کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد۔دوران حیض سخت درد۔پاخانہ جاتے وقت درد۔بیرونی حرارت سے آرام ملے۔معدے میں،کوکھ میں،جگر میں،تلی میں اور ناف کے ارد گرد درد ہو۔پیٹ میں جلن اینٹھن،مروڑ اور کھنچاؤ کے ساتھ درد۔پاخانے کے وقت پیٹ میں کٹن،جگر کی کٹن کے ساتھ درد۔جگر میں دباؤ کے ساتھ درد اور دکھن،پسلیوں کے نیچے چبھن کے ساتھ درد۔پیٹ میں تپکن۔پیٹ میں بے چینی کا احساس۔تلی میں درد اور دکھن۔

قبض نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔کبھی دست اور کبھی قبض۔پاخانہ سخت،گانٹھ دار اور ہلکے رنگ کا۔صبح اور کھانا کھانے کے بعد دست آئیں۔خصوصاً بوڑھوں کو۔اپھارہ پیدا کرتا ہوا پاخانہ۔پیچش،جس میں خون آئے،آنول آئے،مروڑ ہو۔دست جس میں بھورا فضلہ بکثرت نکلے۔سخت بدبودار،پیلا،سفید پانی سا پتلا پاخانہ،ناکافی حاجت۔ابھی پاخانہ ہو کر آیا تھا کہ پھر حاجت ہو جاتی ہے۔بدبودار ہوا خارج ہو۔بیرونی بواسیر،مقعد میں خارش اور پاخانہ جانے کے بعد جلن۔

مثانے اور گردے پر اس کا گہرا اثر ہے۔جلد پر پیلے داغ پڑنے میں بہت مفید ہے۔پیشاب رک جاتا ہے۔پیشاب کی بار بار یا متواتر حاجت ہو۔خصوصاً رات کو،بوند بوند پیشاب آئے۔خود بخود پیشاب نکل جائے۔پیشاب رک جائے۔پیشاب میں چربی آئے۔بادل سے نظر آئیں۔رنگت گہری سرخ،مقدار زیادہ یا کم ہو جائے،بدبودار۔

اعضائے تناسل بھی بہت سی علامتیں اور شکائتیں پیش کرتے ہیں۔ایستادگی،خصوصاً سویرے کے وقت مگر بعد ادھوری یا بالکل ہی نہ ہو۔اس سے فوطوں میں پانی اترے اور فوطوں کی سختی میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔عضو مخصوص کی خارش۔سپاری کی خارش۔عضو پر پسینہ آئے۔احتلام،فوطوں کا ورم،عضو کا زخم قرحہ پرانا اور بد۔

عورتوں کی بہت سی تکلیفوں میں سکون بخشتا ہے۔یہ بچہ دانی میں سرطان بننے سے نہایت قابل ذکر طور پر روکتا ہے۔جلن و بدبو ہٹا دیتا ہے اور زخموں کو کم کر دیتا ہے۔بعض حالتوں میں عمر چار سال تک بڑھ گئی۔

خواہش جماع بڑھ جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم کے بڑھ جانے اور تنگی میں فائدہ مند ہے۔ اس سے خصیۃ الرحم کی سوزش دور ہوتی ہے۔ جلن پیدا کرنے والا لیکوریا خون ملا لیکوریا۔ ایذا کرنے والا لیکوریا۔ رطوبت بکثرت آئے۔ حیض کے بعد لیکوریا۔ رطوبت گاڑھی یا پتلی و زرد۔ حیض نہ ہو، یا بکثرت ہو، بار بار ہو دیر میں ہو، درد کے ساتھ ہو اور وقفہ کم ہو۔ بچہ دانی سے خون گرے۔ خصیۃ الرحم میں درد خصوصاً دائیں خصیہ میں، خصیہ متورم۔ یہ خصیوں کی رسولیوں کا بڑھنا روک دیتا ہے۔

نرخرے میں کالی کھانسی کی سی حالت۔ ہوا کی نالیوں میں خشکی۔ ہوا کی نالی اور نرخرے میں سوزش اور بلغم کی کثرت، نرخرے میں اینٹھن گھٹن۔ نرخرے اور ہوا کی بڑی نالی میں جلن اور دکھن اور جیسے وہ دونوں خام ہوں۔ نرخرے کا دق۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھردری، پھٹی ہوئی سی، کمزور، آخر کار قطعاً جواب دے جائے۔ سانس کی چال بڑھ جاتی ہے۔ دمہ کی سی حالت۔ رات کو، سیڑھیاں چڑھنے سے، محنت کرنے سے اور حرکت کرنے سے دم گھٹے۔ اس کے ساتھ دھڑکن، سانس کی چال بے قاعدہ، گڑگڑاہٹ، گھٹن، گھبراسانس نہ لے سکے اور ورزنانے سے سانس لے۔ رات کے گیارہ بجے سے آدھی رات کے بعد دو بجے تک دمہ کا دورہ۔ صبح شام اور آدھی رات کے بعد کھانسی ہو۔ دمہ جیسی کھانسی، کالی کھانسی، گہری، خشک اور پژمردگی لانے والی کھانسی۔ بخار کے دوران کھانسی ہو۔ نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں سرسراہٹ وخراش ہونے سے کھانسی آئے۔ بلغم نکلے، تشنجی اور دم گھٹنے والی کھانسی جو حرکت سے، بولنے سے اور گرم کمرے میں بڑھے۔ یہ کالی کھانسی میں آرام کرتا ہے۔ صبح کو کھانسی زیادہ آتی ہے۔ اس میں خون آتا ہے۔ بلغم بکثرت۔ رنگت سبزی مائل زرد کف مشکل سے خارج ہو۔ بلغم بدبودار، پیپ سی، سخت سڑی ہوئی زرد، ذائقہ سڑا ہوا، نمکین اور میٹھا سا۔

دل میں نمایاں طور پر فکر مندی پائی جاتی ہے۔ ہوا کی چھوٹی نالیوں کا نزلہ۔ چھاتی اور دل میں گھٹن۔ دل میں چربی آ جائے۔ چھاتیاں بڑھ جائیں اور تکلیف دہ۔ چھاتی میں گرمی۔ ہوا کی باریک نالیوں، دل کی بلوری جھلیوں، دل کے اوپر کی جھلیوں کی تھیلی۔ پھیپھڑوں اور ان کی بیرونی جھلیوں کی سوزش۔ دل کی آواز سنئے تو اس میں کڑکڑ کی آواز سنائی دے گی۔ چھاتی کی جلد میں چبھن۔ گرم کمرے میں چھاتی اور دل میں گھٹن ہو۔ چھاتی کے پہلوؤں میں درد۔ دل میں درد۔ چھاتی میں جلن۔ دل اور چھاتی میں گھٹن کے ساتھ درد۔ چھاتی میں دباؤ کے ساتھ درد۔ چھاتی جیسے خام ہے۔ کھانسنے پر چھاتی میں چبھن کا سا درد ہو، جوش سے، محنت سے دھڑکن۔ گڑگڑ کی آواز کے ساتھ دھڑکن ہو۔ چھاتی اور پھیپھڑوں کا لقوہ۔ جب دق کے دوران میں زخم بن گئے ہوں تو یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ بغل کے غدود کا ورم۔ دل کانپے۔ بغل میں گلٹی نکلے۔ چھاتی اور دل کی شدید کمزوری۔

حیض کے دوران کمر درد۔ ساری ریڑھ میں درد ہو۔ ریڑھ کے بالکل آخری سرے پر درد۔ ہاتھ پیر اور ٹانگ سرد۔ ہاتھوں، پیروں، ٹانگوں اور رانوں میں اینٹھن۔ کیل، چھالے، ایگزیما۔ ہاتھوں میں گرمی کا احساس۔ اعضاء بھاری جیسے تھکے ہوئے ہوں۔ پیروں میں بھاری پن۔ سوکھے کی بیماری۔ سارے اعضاء کی خارش اور بے حسی۔ انگلیاں، ٹانگیں اور پیر بے حس۔ سارے جوڑوں میں ریاح کا درد۔ بازوؤں اور

ہاتھوں میں گٹھیاوات کا درد۔ کہنی میں، بازو میں، کولہے میں، ران میں، گھٹنے میں، پیر میں درد ہو۔ پیروں، ٹانگوں، رانوں اور گھٹنوں میں کھچاؤ۔ کندھوں، کلائیوں اور گھٹنوں میں درد، جوڑوں، کہنیوں اور انگلیوں میں کترن کے ساتھ درد۔ بازوؤں میں لقوے جیسی کمزوری۔ ہاتھ پیروں پر ٹھنڈا پسینہ۔ اعضاء اور انگلیاں سخت، ہاتھوں، ٹانگوں اور پیروں پر ان کے ساتھ سوجن۔ ہاتھوں پیروں کا رعشہ، لرزہ۔ بازوؤں اور ٹانگوں کی پھڑکن۔ بازوؤں اور گھٹنوں کی کمزوری۔

عشق ومحبت کے خواب۔ بے تاب۔ خواب میں مردے دیکھے۔ تکلیف دہ خواب، وحشت، آرام سے نہ سوئے۔ سرشام ہی نیند آجائے۔ آدھی رات کے بعد نیند نہ آئے۔ بہت جلدی جاگے۔

رات کو بستر میں سردی لگے۔ بیرونی اور اندرونی سردی۔ جو حرکت سے بڑھے۔ تیسرے اور چوتھے دن آنے والا بخار جس میں سخت سردی سے جسم ہل اٹھے۔ مقررہ وقت پر آنے والے بخار۔ گرم کمرے میں رہنے کے باوجود بھی سردی گھٹتی نہیں ہے۔ بعد دوپہر اور رات کو بخار ہو۔ بخار اور سردی باری باری سے آئے۔ بخار اور سردی ملے جلے۔ خشک بیرونی گرمی، تمتماہٹ، باری کے پرانے بخار۔ اندرونی گرمی اور بیرونی سردی۔ بخار مگر پسینہ نہیں آتا اور کپڑا اوڑھنا ناپسند کرے۔ تپ دق، صبح اور رات کو پسینہ آئے۔ سرد پسینہ، پژمردگی لانے والا پسینہ، حرکت کرنے پر یا ذرا سی محنت کرنے پر پسینہ آئے۔ رات کو بکثرت پسینہ آئے۔

جلد بے حس، سن، جلد میں جلن، یرقان، جلد پر بھورے یا سرخ داغ۔ جلد چھونے سے سرد لگے۔ جلد خشک۔ پسینہ نہ آئے۔ جلد پر طرح طرح کی پھنسیاں، کیل، دانے، جھائیاں، تر دانے، ایگزیما، خارش دار پھنسیاں، پھوڑے، داد، خارش، جلد کی سختی اور کیل نکلنے کی پرانی شکایت کو یہ دور کرتی ہے۔ خشک جلن دار کیلیں اور پھنسیاں، پت کے دانے۔ اس سے آتشک کے ہر طرح کے پھوڑے پھنسی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ یا جب بیرونی علاج سے پھوڑے پھنسیاں دب گئی ہوں۔ اپاز، سر خبادہ، کیل، سختی، خارش، جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد، جلد کھردری۔ ارغوانی رنگ کا خون نکلے۔ سوجن، جلد کی اسفنج جیسی نرم سوجن۔ زخم جن سے خون ملی رطوبت نکلے۔ ایسے زخم جن سے زخم بنا دینے والی، چپکی اور زرد رطوبت نکلے۔ سرطان کے زخم، سخت اور ضدی زخم۔ زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو اور وہ کی اخس، زخموں میں درد جیسے ان میں زخم بن رہے ہوں۔ آتشک کے پرانے زخم۔

آرم ٹرائی فلم (ہندوستان کا شلجم) (ARUM TRIPHYLLUM)

بہت سے لڑکے ان نشیبوں میں گھومے ہوں گے جہاں یہ جنگلی شلجم اگتا ہے اور انہوں نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر کھایا بھی ہوگا۔ غالباً نہیں اس احساس کا علم ہوگا جو اس کو کاٹ کھانے سے اس وقت منہ میں ہوتا ہے۔ مجھے بھی بخوبی یاد ہے کہ میں نے بھی ایک بار اس کا ذائقہ چکھا ہے۔ ہونٹوں میں، زبان پر اور گلے سے ناک تک یعنی جہاں تک حس کی رگیں جاتی ہیں اور سطح پر آتی ہیں۔ ایک حیرت انگیز سرسراہٹ ہوتی ہے۔ یہ سرسراہٹ نہایت تکلیف دہ ہے۔ انسان اس احساس کو ہرگز بھول نہیں سکتا۔ جب یہ سرسراہٹ

ہوتی ہے تو اسے متواتر ہاتھ سے سہلانے کی ضرورت پڑتی ہے اور اس سے ہم یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ جب بچے کسی نئی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جہاں اس دوائی کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں وہاں ان بچوں کو کیا محسوس ہوتا ہوگا۔ عضو ماؤف کے خام بن جانے اور ان سے خون جاری ہو جانے اور ان میں چبھن ہونے کے باوجود بھی بچے یہ اصرار کرتے ہیں کہ انہیں سہلاتے رہو۔ کھجلاتے رہو اور وہاں ہاتھ پھیرتے رہو۔ بچہ ہونٹ کاٹتا ہے۔ منہ کو بار بار دباتا ہے اور ناک میں بار بار انگلی پھیرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہاں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ علامت حال کی بیماریوں، لال بخار، گلے کی بہت سی تکلیفوں اور ان بیماریوں میں نمودار ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ مثلاً دائمی بخار اور ایسے بخار جس میں دانے نکلتے ہیں۔ دیگر تکلیفوں کے ساتھ خراش گلو۔ بے ہوشی، ہذیان اور جوش بھی پایا جاتا ہے اور ایسی بیماری بھی اکثر پائی جاتی ہے جس میں جسمانی سکت گھٹ جاتی ہے۔ جیسے لال بخار، عموماً انہی بیماریوں کے ساتھ یہ علامت آتی ہے۔ بچے کی ناک میں ضرور اسی قسم کی سرسراہٹ ہوتی ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ وہ بار بار اس میں انگلی پھیرتا ہے۔ اس کے ہونٹوں میں بھی اسی طرح کی سرسراہٹ ہوتی ہوگی اور اسی لیے وہ ہونٹوں کو دانتوں سے بار بار کاٹتا رہتا ہے۔ ہونٹوں پر انگلی پھیرنا اور دانتوں سے کاٹنا پایا جاتا ہے۔ یہ علامت اس بے ہوشی سے قطعاً جدا ہے۔ جو کم درجہ حرارت والے بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ بچہ بستر کے کپڑے پکڑتا ہے۔ کپڑے کو ہر وقت ہاتھ میں تھامے رہتا ہے۔ ہلکا سا ہذیان۔ اس کی انگلیاں ہر وقت مصروف رہتی ہیں۔ وہ اپنی انگلیوں کو ادھر اُدھر چھٹکارتا رہتا ہے جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ یہ ہذیان ہے اور ذہنی علامت ہے۔ "ہونٹ کاٹنا" ریپرٹری میں ذہنی علامتوں کے تحت میں دیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ ذہنی علامت ہذیان جیسی ہے۔ آپ کو ریپرٹری میں دو طرح کی تشریح ملے گی اور ان دونوں پر غور کرنا لازمی ہے۔ پہلی تشریح یہ ہے: "ناک میں خارش ہوتی ہے" اور دوسری ہے: "ناک رگڑتا ہے۔" مطلب یہ ہے کہ بچہ کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ اگر کسی کی ناک میں خارش ہو تو وہ بھی تو یہی کچھ کرے گا۔ ان دونوں باتوں پر ایک ہی وقت کسی کی توجہ نہ جائے گی۔ کیونکہ ان میں سے ایک تکلیف کا بلاواسطہ اظہار ہے اور دوسرا بالواسطہ۔

ابھی تک ایسے تجربے نہیں ہوئے جن سے یہ ظاہر ہو سکے کہ یہ پرانی بیماریوں میں کیونکر ظاہر ہوتا ہے۔ بلاشک اس میں اس طرح کی خوبی موجود ہے۔ مگر آج تک اس کا صرف ان نئی بیماریوں میں ہی محدود سا استعمال ہوا ہے جن میں جسمانی سکت گھٹ جایا کرتی ہے اور بیماری بڑی سست رفتاری سے چلتی ہے۔ پرانے سر دردوں میں اس کا عام استعمال نہیں ہوا۔ تاہم اس سے ایسے سر دردوں کو راحت ملی ہے جو حرارت سے، گرم کمرے میں، گرم کپڑے زیادہ اوڑھنے سے اور بدن گرم ہونے سے بڑھتا ہے۔ سر میں گرمی، سر کی طرف خون کی گردش کا زور۔ اس سے چاندی کی انگیز یا جیسی پھنسیوں میں آرام آیا ہے۔ اس نے ناک، آنکھ اور پپوٹوں کی نزلاوی شکایتوں میں بھی فائدہ کیا ہے۔ یہ عموماً ناک کی نئی بیماریوں میں ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کا زکام نہایت خوفناک ہوتا ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ خصوصاً بایاں نتھنا۔ مجبوراً منہ کے راستے سانس لینا پڑتا ہے۔ رات کو چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔ ناک سے جلن پیدا کرنے والی رطوبت بہتی ہے۔ ناک کی یہ رطوبت ہونٹوں پر گر کر انہیں خام بنا دیتی ہے۔ وہاں ابھار لاتی ہے اور جلن پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ ہونٹوں سے

خون جاری ہو جاتا ہے۔ ناک کی یہ رطوبت جسم کے جس حصہ پر سے گزرتی ہے۔ وہاں خراش پیدا کرتی ہے۔" ناک کے اندر نتھنے میں اور اوپر کے ہونٹ پر اسی طرح کا اپاڑ اور جلن ہوتی ہے۔" یہ تکلیف خناق، لال بخار اور خراش گلو وغیرہ میں نمودار ہوتی ہے اور اس حالت میں یہ دوائی کام کرتی ہے۔

زبان کی سوزش اور اس کے ساتھ ناک سے جلن پیدا کرنے والی رطوبت گرے۔ زبان کی جڑ کی سوزش۔ گلے اور تالو کی سوزش۔ ٹانسلو کی سوزش۔ گلے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ اس سوزش کے بعد گلے میں لقوے کی سی کمزوری آتی ہے اور اس کی وجہ سے پانی پینا یا کھانا نگلنا تقریباً ناممکن بن جاتا ہے۔ جب منہ خوراک کو حلق کی طرف دھکیلتا ہے تو خوراک کی نالی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔ تب یہ خوراک اور پانی ناک کا راستہ پکڑتے ہیں اور اسی راہ باہر نکل آتے ہیں۔ یہ علامت بار ہا خناق میں اور سوزش گلو میں پائی گئی ہے۔ چھینکیں اسی طرح آتی ہیں جیسے معمولی زکام میں آتی ہوں۔ جسم بار بار سردی محسوس کرتا ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی جیسا کہ نکس وامیکا، یوپٹوریم، آرنیکا، رسٹاکس، برائی اونیا اور آرسینکم میں ہوتا ہے۔ ان سب میں" زکام کے وقت سارے جسم میں درد ہوا کرتا ہے۔ یہ ان دوائیوں" میں سے ایک اور نہایت اہم دوائی ہے جو موٹی موٹی علامتوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں اور ان لوگوں کے لیے نہایت کام کی دوائی ہے۔ جو ایک یا دو علامت کے سہارے ہی دوا تجویز کر دیتے ہیں۔ مثلاً وہ مریض کے ناک کریدنے یا ہونٹ کاٹنے کی شکایت سن کر فوراً ہی آرم ٹرائی فلم تجویز کر دیں گے۔ حالانکہ سینے میں بھی یہ شکایت موجود ہے۔ مریض وہاں بھی ناک کریدتا ہے اور ہونٹ کاٹتا ہے۔ مگر موخر الذکر کی تکلیف خون جمع ہونے سے ہوتی ہے اور نبض کی علامت ہے۔ ناک کے اندر سے گرنے والی اور جلن پیدا کرنے والی رطوبت کی وجہ سے نتھنوں میں اس قدر دکھن ہونے لگتی ہے کہ مریض سمجھنے لگتا ہے کہ اس کے نتھنوں میں آگ بھری ہوئی ہے۔ یہ بات مریض کو زبانی معلوم ہوتی ہے جو آرم ٹرائی فلم کی علامتیں بیان کرتا ہے۔ مریض اپنی ناک پکڑے ہوئے آپ کے پاس آتا ہے۔ ناک میں سرسراہٹ ہوتی ہے، خارش ہوتی ہے، دکھتی ہے، خام ہو جاتی ہے۔ مگر وہ ناک سے ہاتھ اٹھا نہیں سکتا۔ ناک سے رطوبت گرتی ہے اور ہونٹ پر جلن پیدا کرتی ہے اور زخم بنا دیتی ہے۔ اکثر گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ جب اسے زکام ہو تو گردن اور کنپٹی کے غدود دکھنے لگتے ہیں۔" ناک کریدنے کی خواہش، ناک کا ایک سرا کریدنا" ناک کریدنے کی علامت سے الگ اور آزاد علامت ہے۔

آپ کو ایسے بچے دیکھنے کو ملیں گے جو ناک کریدتے ہیں۔ ناک کے اندر کریدتے ہیں۔ یہ نتھنے کی سوزش ہے۔ یہ نالی ناک سے آنکھ تک جاتی ہے۔ لہٰذا آنکھ سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور وہ رخساروں پر گرنے لگتے ہیں۔ ناک کے پچھلے حصہ میں بلغم موجود ہونے کی وجہ سے مریض آسانی سے بول نہیں سکتا۔ لہٰذا آواز ناک کے راستے آتی ہے۔ ادھر ناک بھی رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور اس کی بلغمی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا آواز اور بھی بگڑ جاتی ہے۔" چہرہ متورم، پھولا ہوا" اگر آپ مریض کی ناک اور چہرے کو بغور دیکھیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ تکلیف کا مرکز چہرے کا بایاں حصہ، بایاں نتھنا اور آنسو کی بائیں تھیلی ہے۔ ہونٹوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ خصوصاً نچلے ہونٹ پر زخم بن جاتے

ہیں اور ان کے اوپر خون کا ایک قطرہ کھڑا رہتا ہے۔ مریض متواتر ہی ہونٹ کاٹتا رہتا ہے اور اگر آپ بچے کو کہیں کہ وہ ہونٹ نہ کاٹے یا ناک نہ کریدے تو وہ چیخ مار دے گا۔" اور بچے اکثر خام جلد کو کھجلاتے اور کریدتے رہتے ہیں۔ اس سے انہیں درد ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ چیخ بھی مارتے ہیں۔ تاہم کریدنا جاری رہتا ہے۔" یہ اہم علامت ہے۔ رطوبت کی وجہ سے ہونٹ خام ہو جاتا ہے۔ مگر پھر بھی یہ سرسراہٹ قائم رہتی ہے۔ بچہ اس جگہ پر انگلی رکھنا بند نہیں کر سکتا۔" ہونٹ، منہ اور ناک کی زخم خواہ سطح بظاہر خام ہو جاتی ہے اور اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔" اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہاں سخت خارش و سرسراہٹ ہوتی ہے۔ ٹائیفائیڈ میں جہاں آپ کھجلی کی زیادہ سوجن کی امید نہیں رکھتے، یہ غدود بڑھ جاتے ہیں۔ لال بخار میں، خناق میں اور خراش گلو میں تھوک بنانے والے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ سوزش کے ساتھ دکھن اور ورم بھی آتا ہے۔ غدود کو چھوئیں تو وہ سخت و نازک محسوس ہوتے ہیں۔ زبان سرخ، نوک ابھری ہوئی۔ زبان پر جیسے دانے ہی دانے بھرے پڑے ہیں۔ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کئی جگہ سے خون جانے لگتے ہے اور اگر چند روز یہی حالت رہے تو زبان باہر نکل آتی ہے جیسے بڑا سرخ سٹرابیری ہو۔ اسی وجہ سے اس کی زبان کا نام پڑ گیا ہے۔ سٹرابیری۔ "زبان کی چھٹی، اس سے خون بہے، جلن ہو، پر تکلیف درد بھری، زبان اور حلق میں جلن۔" منہ سے سڑاند آئے۔ گندا منہ شدید دکھن، حتیٰ کہ کچھ چبانا پسند نہ کرے۔ یہ سب گلے کی اسی سرسراہٹ اور خام حالت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ سرسراہٹ گلے کی گہرائی تک ہوتی ہے۔ اگر آپ حلق دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ زخموں سے بھرا ہوا ہے۔ خام ہے اور خون جا رہا ہے۔ منہ سے رال بکثرت گرے جو جلن پیدا کرنے والی ہو۔ منہ میں بھی جلن اور دکھن ہوتی ہے۔ جب کھانے پینے کے لیے کچھ دیا جائے تو بچہ چلا اٹھتا ہے۔ حلق خناق جیسے زخموں سے بھر جاتا ہے۔ بے ترتیبی سے چھالے پڑ جاتے ہیں۔ یہ زخم اور چھالے سارے منہ اور زبان پر ہوتے ہیں۔ ان زخموں میں ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس میں تکلیف دہ سرسراہٹ ہوتی ہے۔ ان میں شہد کی مکھی کے ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ گلے میں شہد کی مکھی کا ڈنگ لگنے کا سا درد۔ تکلیف والی جگہ زخم بن جاتے ہیں۔ خام ہو جاتی ہے اور ان سے خون گرنے لگتا ہے۔ ان میں دست بھی پائے جاتے ہیں جیسے کہ ابتدائی ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے۔ اگر آپ نے کبھی مکئی کا دلیہ دیکھا ہو تو آپ سمجھ سکیں گے۔ ٹائیفائیڈ کے دست اسی طرح پیلے ہوتے ہیں۔ یہ دوائی اسی حالت میں موافق ہوگی جبکہ ٹائیفائیڈ کے دست کی رنگت پیلی مکئی کے آٹے جیسی پیلی ہو۔ پاخانہ بار بار آتا ہے۔ پتلا، پیلا، دلیا جیسا یہی ٹائیفائیڈ کے دست کی علامت ہے۔ بعض اوقات پاخانے کی رنگت گہری بھوری اور پانی سا پتلا ہوتا ہے۔ حسب معمول پاخانہ جلن پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ پاخانہ پتلا ہوتا ہے اور مقعد سے خود بخود خارج ہو جاتا ہے۔ اس سے مقعد خام ہو جاتی ہے اور وہاں جلن ہونے لگتی ہے۔ دیگر شکایتوں کے ساتھ خصوصاً ٹائیفائیڈ میں، چڈوں میں، جہاں ران جھک کر پیٹ کے ساتھ ملتی ہے۔ اس جلن دار رطوبت کی وجہ سے زخم بن جاتا ہے۔ ریڑھ کے آخری سرے پر بھی اسی طرح جگہ خام ہو جاتی ہے۔ مقعد کے پچھلے حصے کے بھگندر میں سے اسی طرح کا مواد نکل کر وہاں کی جگہ کو خام بنا دیتا ہے۔

آواز بھی تکلیف میں بڑا بھاری حصہ لیتی ہے۔ یہ حالت خاص کر گانے والوں اور تقریر کرنے والوں

سے تعلق رکھتی ہے۔ جب کسی وکیل کو بہت دیر تک کسی مقدمہ میں تقریر کرنا پڑی ہو اور متواتر تین چار گھنٹہ تک بولتے رہنے سے اسے پسینہ کی حالت میں ہوا لگ جائے تو آواز بیٹھ جاتی ہے اور اب اس کے لیے تقریر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آرم مزائی فلم کی ایک ہی خوراک اس کی آواز کھول دے گی اور اسے تقریر کرنے کے قابل بنا دے گی۔ یہ گلے کو صاف کرتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ جن گویوں یا تقریر کرنے والوں کو گلے میں سردی لگ جانے سے آواز خراب ہو گئی ہو اور بہت دیر تک بولتے رہنے کے بعد اب آواز جواب دے گئی ہے تو یہ ان کا بہترین مددگار ہے اور آواز کھولنے میں حیرت انگیز اثر کرتا ہے۔ "آواز بیٹھی ہوئی۔ زیادہ گانے یا بولنے کا برا اثر۔ آواز مدہم، کئی پھٹی، بدلتی ہوئی، کبھی گہری، کبھی بیٹھی ہوئی۔ قابو سے باہر۔" یہ اسی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ ایک شخص صاف طور سے بولنا شروع کرتا ہے مگر جلد ہی آواز بیٹھ جاتی ہے اور وہ بول نہیں سکتا۔ وہ بہترین کوشش کرنے کے باوجود بھی ناکام رہتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اکثر آواز قطعاً جواب دے جاتی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آواز کی رگوں میں بے قاعدگی سے سوزش آتی ہے۔ اگر سوزش باقاعدگی سے نمودار ہوتی تو اس کا آواز پر یکساں اثر پڑتا ہے۔ "تبلیغ دین کرنے والوں میں گلے کی خراش" کہہ دینا ہی کافی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے اصل مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کا پہلا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ عام جلسوں میں بولتے رہتے ہیں، ان کا گلا اس طرح خراب ہو جاتا ہے کہ وہ صاف بول نہیں سکتے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بولنے سے تکلیف میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے رسٹاکس میں آواز بیٹھ جائے تو حرکت سے آرام آتا ہے۔ یعنی بولنے سے گلا کھل جاتا ہے۔ یہ رسٹاکس کی خصوصیت ہے۔

رسٹاکس کا مریض جب بولنے لگتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ آواز قطعاً خراب ہے اور وہ بول نہ سکے گا۔ مگر جب وہ چند منٹ کوشش کرتا ہے تو آواز کھل جاتی ہے حتیٰ کہ کافی دیر کے بعد آواز بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں حرکت کرنے سے آرام ملا۔ گلے کی حرکت بولنا ہے۔ آواز کی نئی اور پرانی خرابی میں اکثر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر آرم مزائی فلم میں جیسا کہ فاسفورس میں ہوتا ہے۔ "گلے کو صاف کرنے سے آرام ملتا ہے مگر رسٹاکس میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ تکلیف کمزوری اور سردی لگنے سے ہوتی ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ رسٹاکس کے زیر اثر پٹھے گٹھیاوات سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ جب حرکت شروع ہو تو وہ سخت پائے جاتے ہیں اور جوں جوں حرکت سے گرم ہوتے ہیں، آرام ملتا ہے۔ یہی حال آواز کا ہے۔

چھاتی میں کھانسنے پر جلن اور دکھن ہوتی ہے۔ یہ دکھن اور جلن معدہ تک پہنچتی ہے۔ چھاتی میں دکھن جیسے وہ خام ہو۔ پھیپھڑوں میں دکھن، خصوصاً بائیں پھیپھڑے میں۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض اوقات بہت سے بیماروں نے اور دوائی کھا کر علامتیں بتانے والوں نے بھی شکایت کی ہے کہ پھیپھڑے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ممکن ہے یہ دراصل جگہ ماؤف نہ ہو۔ دوسری علامتوں سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یہ جلن ہوا کی بڑی نالی میں ہوتی ہے۔ ساری کی ساری شاخوں میں بھی جلن ہوتی ہے۔ نزلے کی حالت میں بھی زیادہ تر انہی حصوں تک محدود رہتی ہے۔ یعنی ہوا کی بڑی نالی اور اس کی بڑی بڑی شاخوں تک۔ مگر اس دوائی نے نمونیہ کی حالت میں بھی آرام پہنچایا ہے۔ یہ دوائی تپ دق میں بھی بیماری کو فوری آرام پہنچانے میں کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ عام انسان اس کو عین طور پر کھانسی میں، سردی زکام میں اور تپ دق کو عارضی طور سے راحت

بچانے کے لیے گھریلو دوائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ کو کسانوں کے اکثر گھروں میں اس کے ٹکڑے، رسی میں باندھ کر سوکھنے کے لیے لٹکائے ہوئے ملیں گے۔ وہ اس کو کھانڈ اور کریم میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔

میں یہ حقیقت پہلے یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ یہ سر کے بائیں حصہ پر، بائیں نتھنے پر اور چہرے کے بائیں حصہ پر اثر کرتی ہے۔ یہ چھاتی کے بائیں حصہ اور بائیں پھیپھڑے کو بھی ترجیح دیتی ہے۔ اس میں چھاتی کے بائیں حصہ اور بائیں بازو میں قدرے دکھن پائی جاتی ہے۔ چھاتی میں یہ احساس پایا جاتا ہے جیسے ساری خلا بھری ہوئی ہے اور نیچے تک دکھن ہوتی ہے۔ اس دکھن کا اثر بائیں پھیپھڑے پر بھی پڑتا ہے۔

بخار کی ایک تصویر اس طرح ہے۔ ٹائیفائیڈ کی قسم کا بخار۔ انگلیوں کو پکڑے اور ہونٹ کاٹنے حتیٰ کہ ان سے خون جاری ہو جائے۔

ان میں سے بیشتر تکلیفوں میں پیشاب بہت کم آتا ہے اور اکثر اوقات بالکل رک جاتا ہے۔ ان حالتوں میں آپ اس کا فوری اثر دیکھیں گے۔ یہ فوراً ہی پیشاب جاری کر دیتا ہے اور بڑی مقدار میں پیشاب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صحت کی علامت ہے۔

اس میں جلد پر لال بخار جیسے دانے پائے جاتے ہیں۔ اس میں ٹائیفائیڈ جیسے دانے بھی نکلتے ہیں۔

ایسا فوٹیڈا (ہینگ) *(ASAFOETIDA)*

پچھلے زمانے میں انسانوں اور حیوانوں پر اس دوائی کا نہایت ناجائز استعمال ہوا ہے۔ ہمارے بزرگ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ دوائی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ لہٰذا وہ اس کا اپنے اصطبلوں میں استعمال کرتے تھے۔ ہینگ کی بڑی بڑی ڈلیاں اناج میں ملا کر وہ گھوڑوں کو کھلاتے تھے تاکہ گھوڑے بیماریوں سے محفوظ رہیں۔ اس کے استعمال سے کیا فائدہ ہوتا تھا یہ تو میں کہہ نہیں سکتا مگر ہاں کسان اس کو حفظ ماتقدم کے طور پر بکثرت استعمال کرتے تھے۔ عوام بھی غشی ہسٹریا، باؤ گولہ اور سوداوی تکلیفوں میں بھی اس کا استعمال کیا کرتے تھے۔ تجربوں سے یہ طریقہ کار حق بجانب ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ یہ باتیں قابل توجہ نہیں ہیں مگر اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ گھریلو دوائی کے طور پر اس کا عوام میں عام استعمال تھا اور وہ بھی اصل شکل میں ہی۔ دوائی کے طور پر جائز طریقہ پر استعمال کی بجائے یہ اسی قدرتی شکل میں زیادہ استعمال ہوتا تھا۔

کچھ اس قسم کے بھی مریض ہوا کرتے ہیں جو آپ کو زیادہ تکلیف دیں گے، پریشان کریں گے۔ ایسے مریض جب آپ کے پاس آئیں گے تو ان کا چہرہ پھولا ہوا، چہرے کی رنگت ارغوانی، رگیں پھولی ہوئیں۔ چہرے سے ظاہر ہو کہ اس کے بدن میں خون بکثرت ہے۔ چہرہ جیسے پھولا ہوا ہو اور بعض اوقات متورم۔ چہرے کی رنگت گہری سرخ، میلا، دھندلا۔ آپ ایسے حلیہ والے مریض کو اکثر اوقات ایسا فوٹیڈا دے کر صحت یاب بنا سکتے ہیں۔ کاربو ویجیٹبلس، ملورم، کاربو ویج اور پلسا ٹیلا میں اس قسم کا چہرہ پایا جاتا ہے۔ مگر یہ چہرہ نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کو کم و بیش دل کی بیماری ہے اور اس کی خون کی نالیوں میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ جب آپ اس قسم کا چہرہ دیکھیں تو سمجھ لیجئے کہ دل کے اس حصہ پر بیماری کا

اثر ہو چکا ہے۔ جس کا خون کی رگوں سے تعلق ہے۔ یا اس پر اثر ہونے والا ہے۔ میں تو ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ ایسے مریض میرے پاس آئیں۔ کیونکہ ان کا علاج نہایت مشکل کام ہے۔ ان کی تکلیف بہت گہری ہو چکی ہے۔ ان میں یکایک سوزش آ سکتی ہے۔ ان کی بیماری جلد صحت قبول نہیں کرتی۔ ایسے مریضوں میں زخم بھی بنتے ہیں۔ ذرا سی جگہ زخم بن جاتا ہے اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ زخم گہرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی کام یہ دوائی کرتی ہے۔

مذکورہ بالا ڈھنگ کے مریض میں دوسری بات یہ آتی ہے کہ ہڈیوں کی رطوبتی جھلیوں و ریشوں میں سوزش آ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ٹانگ کی لمبی ہڈی کا ورم۔ وہاں خون کا دورہ زیادہ نہیں ہوتا۔ نقلی ہڈیوں کا ورم اور اوپر کی جلد کی رنگت ارغوانی۔ سوئی چبھنے کا سا درد اور سوجن۔ استسقاء زخم اور بھگندر جیسے زخم۔ ایسی حالتوں کے لیے یہ دوائی اکسیر ہے۔ ایسے زخم جو انتہائی ذکی الحس ہوں۔

بعض اوقات مریض کہتا ہے۔ ''مجھے ہمدردی نہیں ملتی جبکہ میں بیمار ہو جاؤں۔ کیونکہ بظاہر میں تندرست ہی نظر آیا کرتا ہوں۔'' مریض فربہ بدن اور رنگت ارغوانی ہو۔ یہ دوائی لاغر دبلے پتلے بدن والے مریض میں شاذ و نادر ہی نمودار ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ان پر ایسا فوٹیڈا کی بیماریوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مگر موٹے تازے، ذرا سا بھی درد نہ برداشت کر سکنے والے، جنہیں غشی کے دورے آئیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ بہترین دوائی ہے۔ جب غشی میں ہو اور جب ہوش میں ہو تو چہرے کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ اپنے سامنے ایسے مریض کو دیکھتے ہیں جس کے بدن میں خون بکثرت موجود ہے اور ایسے ہی لوگوں کو بدترین قسم کا ہسٹریا ہوا کرتا ہے۔ انہیں اکثر بلا وجہ ہی غشی آ جاتی ہے۔ بند کمرے میں، جوش سے، کسی قسم کی گڑبڑ سے غشی آ جاتی ہے۔ بعض اوقات تشنج آتا ہے۔ مگر خصوصیت سے غشی ہی آتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہڈی سے لے کر اوپر تک سوئی چبھنے کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ یعنی درد کا رخ اندر سے باہر کو ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے غلاف میں خراش ہوتی ہے، جوش آتا ہے اور غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ حالت آتشک سے پیدا ہو جاتی ہے۔ بدن پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ ہڈیوں کے غلافی رگوں کا ورم، مردار پن، غدود کی سختی، دوات نازیوں کا آتشک اور سر درد نمودار ہوتا ہے۔ آتشک کے پرانے بیماروں میں جب اس قسم کا چہرہ موجود ہو تو خون آنے لگتا ہے۔ زخموں کی رنگت سیاہ یا ارغوانی ہو جاتی ہے۔ یہاں یہ لیکیسس کے مشابہ ہے۔ زخموں کے پرانے نشان ارغوانی ہو جاتے ہیں۔ ان میں پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ رگوں میں درد ہوتا ہے اور ان کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ پرانے آتشک کے مریضوں میں پرانے زخموں کے نشان کے آس پاس نئے زخم بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات جلدی امراض کے بیماروں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ بیشتر تکلیفیں آرام کے وقت بھی بڑھتی ہیں اور چہل قدمی سے، یا ہلکی محنت سے گھٹتی ہیں۔

اس کی ایک اور بہت بڑی علامت ہے۔ اس میں بہت طرح کے اخراج پائے جاتے ہیں۔ مثلاً نزلہ، زخم سے رطوبت، مختلف مقامات سے پانی سی پتلی رطوبت حتیٰ کہ پاخانہ بھی پانی سا پتلا۔ ان سب رطوبتوں سے سخت بدبو آتی ہے اور وہ جہاں لگیں وہاں خارش ہونے لگتی ہے۔ ہڈیوں اور ان کے اوپر کے ریشوں کے گہرے زخموں سے پانی جیسی، خون ملی اور نہایت سخت بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ گولی لگنے کا سا

درد، جس کا رخ باہر کو ہو۔ آپ اپنے دماغ میں رگوں کے تعلق کا دھیان رکھیں اور اس کے ساتھ اس آتشکی فتور کو ملا کر غور کریں۔

اس میں کئی طرح کے درد بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ اکثر رات کو بڑھتے ہیں اور آتشک کے درد جیسے ہوتے ہیں۔ رات کو ہڈیوں میں درد، ہڈیوں کے اوپر کے ریشوں میں درد۔ زخم گہرے ہوتے ہیں اور ان کے کنارے نیلے۔ ان زخموں کے اردگرد کی رگیں سوجی ہوتی ہیں۔ ہڈیوں اور ان کے اوپر کے ریشوں کا ورم۔ زخموں کے اردگرد نیلاہٹ۔ جب ہڈیوں کے غلاف والے ریشوں میں ورم آجاتا ہے تو جلد ہڈیوں سے چپک جاتی ہے۔ زخم آسانی سے بن جاتے ہیں۔ یہ حالت درحقیقت سوزش نہیں ہوتی۔ سارے جسم کے غدود میں گرمی اور چٹکن۔ اس کے ساتھ گولی لگنے اور جھٹکے آنے کا درد۔ یہ تکلیف آتشک، پرانے جلدی امراض یا خنازیری تکلیف والے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

ہڈیوں کے درد بسا اوقات سر میں بھی محسوس ہوتے ہیں اور اکثر نہایت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ پرانے آتشک کی وجہ سے ہڈیوں میں درد ہو جو سر تک پہنچے۔ اس میں چبھن ہو، کٹن ہو اگر سر پر گلٹھیں ہوں تو یہاں پر بھی بڑی سرعت سے اثر کرتی ہے۔ ماتھے کے بائیں حصہ میں گولی لگنے، چبھنے اور کترن کا سا درد۔ چبھن جیسے سر میں کوئی کیل یا ڈاٹ ٹھونکی جا رہی ہو۔ یہ سوداوی درد اکثر آتشکی یا ہسٹریا، یا خنازیری نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہسٹریا کے درد، جیسے کترن ہو، چبھن ہو، سارے سر میں چبھن کے ساتھ درد، ماتھے کے سروں پر اور کنپٹیوں میں یہ احساس جیسے کوئی کیل یا ڈاٹ ٹھونکی جا رہی ہے۔ بیشتر دردوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ چھید ہو رہا ہے۔ درد ہڈی سے بیرونی سطح کی طرف آتے ہیں۔ اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا رخ اندر سے باہر کو ہے۔

یہ آتشک کے ان مریضوں کے لیے مفید ہے جن کی آنکھوں پر بیماری کا اثر ہوا ہو یعنی انڈے پر زخم، انگوری پردے پر زخم۔ کھلی ہوا میں آرام ملے۔ آنکھوں میں بے حس، پتلی پر ورم، پتلی کی بیرونی حالت بگڑی ہوئی۔ ان میں شدید، گولی لگنے کے سے، تیز چبھن والے درد جن کا رخ اندر سے باہر کو ہو، ہوا کرتے ہیں۔ اس میں جلن عام پائی جاتی ہے۔ لہٰذا آنکھ کے انڈے میں بھی جلن ہوتی ہے۔ یہ جلن کھلی ہوا میں کم ہوتی ہے۔ پتلی کا ورم اور اس ورم کا اثر اکثر دوسرے پردے، اندرونی رطوبتی جھلیوں، تارے اور بلغمی جھلیوں تک ہو جاتا ہے۔ یہ ورم عام طور پر آتشکی نوعیت کا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اردگرد کئی جگہ کترن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ سوئی چبھنے کا سا درد، جو رات کو بڑھے۔ زخموں میں بھی سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جو رات کو بڑھتا ہے۔ آنکھ میں جلن و چبھن کے ساتھ خشکی حتیٰ کہ پپوٹے انڈے سے چپک جاتے ہیں۔ درد رات کو بڑھتا ہے۔ آنکھ کے آگے دھند، کہرا، غبار، مریض کو سارا کمرہ ہوائی اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے کیڑوں مکوڑوں سے بھرا ہوا نظر آئے۔ چھوٹے چھوٹے مچھر یا پسو اڑتے دکھائی دیں۔ حالانکہ ان کا وجود نہیں ہوتا تو بھی وہ ایسی چیزیں دیکھتا ہے۔ آنکھ سے جو رطوبت نکلے، وہ خارش پیدا کرنے والی، خون ملی اور اکثر اوقات بدبودار ہوتی ہے۔

یہ آتشکی مادہ کانوں اور کان کی ہڈیوں پر بھی اثر کرتا ہے۔ یہ ہڈیاں سڑ سکتی ہیں اور بہرہ پن آ سکتا

ہے۔ ''کان میں جلن اور بدبودار پیپ کا اخراج۔ ''کان میں چبھن کے ساتھ درد جس کا رخ اندر سے باہر کو ہو۔

ناک سے بھی نہایت سخت بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ ناک کے اندر دردو زخم۔ ناک کی ہڈیوں کا ناسور۔ ''آتشکی چینس، سڑا ہوا پرانا نزلہ۔'' ناک جیسے بند ہوگئی ہے۔ ناک سے سانس نہ لے سکے۔ اس کے ساتھ سر بھرا ہوا سا۔ خصوصاً جب گاڑی میں سفر کرے تو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ (اودم اودم میور)۔

بے حسی اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ جا بجا بے حس۔ دماغ میں گہرائی تک بے حسی۔ جگہ جگہ بے حسی۔ بے حس جیسے وہ جلد مردہ ہوگئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے۔ درد کے بعد بے حسی، اکثر سونے کے بعد بے حسی آتی ہے۔

ہسٹریا جیسی تکلیف کے ساتھ اعصابی تکلیف۔ رعشہ۔ آپ امید کریں گے کہ اس طرح کے سوداوی مزاج والے مریض کو اسی طرح کی سوداوی تکلیفیں نمودار ہوں گی۔ ہر وقت منہ چباتا رہے۔ منہ سے جھاگ نکلے۔ زبان متورم۔ صاف صاف نہ بول سکے۔ لکنت، دانت پیسے، رات کو چونکے۔ ''ہونٹوں کا ورم، منہ، گلے اور حلق کی ساری رطوبتی جھلیوں کی سوزش۔ خصوصاً نچلے ہونٹ پر، اس کے ساتھ منہ میں جلن۔

گلے میں بھی آتشکی علامتیں پائی جاتی ہیں اور زخموں میں عموماً جلن، چھید ہونے، بھالا لگنے اور سوئی چبھنے کا سا درد۔ کچھ نگلے تو درد ہو۔ یہ احساس جیسے گلے کی طرف نیچے سے کوئی گولہ اٹھا آرہا ہے۔ یہ اکثر ہسٹریا میں ہوا کرتا ہے۔ دم گھٹنے، بار بار نگلنا پڑے، خوراک کی نالی کا تشنج، گلے میں اس قسم کے گولے یا گھٹن کا احساس۔ دراصل خوراک کی نالی کا ہسٹریا جیسا تشنج۔ خوراک کی نالی میں گھٹن، خشکی اور جلن۔''

اگر آپ نے بھی ایسا فوٹیڈا کے نمونہ کا مریض دیکھا ہو تو آپ کو اس میں معدے کی بھی بہت سی علامتیں ملیں گی۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ اس کے پیٹ میں اس قدر ہوا کہاں سے آجاتی ہے۔ یہ ہوا اکٹھی آتی ہے۔ ''معدے کی جھلی میں ہچکی جیسی گھٹن۔'' اس جھلی میں جھٹکے آئیں اور ہر سیکنڈ دھماکے کے ساتھ ہوا خارج ہو۔ یہ ایسی حالت ہوتی ہے جس پر مریض کا کوئی قابو نہیں ہوتا۔ ہوا اس زور سے خارج ہوتی ہے جیسے کوئی توپ چلی ہو۔ اسی طرح ڈکاریں بھی آتی ہیں کتابوں میں اس ضمن میں جس قدر ایسی علامتیں درج ہیں وہ قابل غور ہیں۔ ''معدے میں چبھن جس کو آپ دیکھ کر اور چھو کر سمجھ سکیں۔ دباؤ، گھٹن اور چبھن کے ساتھ درد۔'' اس میں ایک اور بھی عجیب و غریب بات پائی گئی ہے کہ ہوا اکثر نیچے کے رخ سے نہیں بلکہ اوپر کے راستے سے خارج ہوتی ہے۔ ڈکار آئے۔ اس سے لہسن کی سی بدبو آئے۔ سڑا ہوا ذائقہ، ہمیشہ سخت بدبودار۔ یہ بدبو اس کی خاص علامت ہے۔ اس کے بعد ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ معدے میں یہ احساس جیسے وہ خالی ہے۔ درد نہیں ہوتا۔ کھانا کھانے کے بعد چبھن، اپھارہ، اس میں معدے اور پیٹ کی بہت سی شکایتیں پائی جاتی ہیں۔ کئی طرح کے پیٹ درد بھی ملتے ہیں۔ مثلاً درد قولنج چبھن کے ساتھ مثل، دست بھی کم و بیش تکلیف دہ ہوا کرتے ہیں۔ ان دستوں کو ذرا سی بدہضمی ہونے سے شہ ملتی ہے۔ خوراک میں ذرا سی گڑبڑ ہونے سے دست آنے لگتے ہیں۔ دست نہایت تکلیف دہ اور پانی سے پتلے۔'' پانی سے پتلے اور نہایت بدبودار، رنگت سیاہی مائل بھوری بدبودار۔ دست آنے سے آرام ملے۔''

اعضائے تناسل میں نیچے کے رخ دباؤ، جو گاڑی میں چلتے وقت بڑھے۔ بچہ دانی میں زخم جو چھوا نہ جا سکے اور نہایت تکلیف دہ۔ یہ دوائی اوپر بتائے ہوئے جسمانی حلیہ کی بچہ دانی کے سرطان میں نہایت راحت بخش ہے۔ چہرہ ارغوانی مگر بہت زرد نہ ہو۔ دبلی، پتلی، کمزور بدن والی عورتیں اکثر اخراج خون اور اسقاط حمل سے تکلیف پایا کرتی ہیں۔ اکثر ایسی عورتوں کی چھاتیوں میں بھی دودھ بھر آتا ہے جو حاملہ نہ ہوں۔ یہ بڑی پریشان کن حالت ہوتی ہے۔ یہ علامت بہت کم دوائیوں میں ملتی ہے۔ یہ ان چند میں سے ایک ہے۔ اس میں دودھ کم اترنے کی بھی شکایت پائی جاتی ہے۔ "بچہ پیدا ہونے کے دن بعد تک دودھ نہیں اترتا۔"

ایسے مریضوں کو اکثر باؤ گولہ کا دمہ بھی ہو جاتا ہے۔ سانس لینے میں طرح طرح کی دقت ہوتی ہے۔ تنگی سانس، دم گھٹنے، سانس کی بڑی نالی میں دمہ کا احساس۔ زندگی بھر ہر روز دن میں ایک بار دمہ کا دورہ ہوتا رہا ہو۔ یہ تکلیف ذرا سی محنت سے، جماع سے، خصوصاً سیر ہو کر کھانا کھانے کے بعد ہوتی ہے۔ جماع کے بعد دم کشی، تنگی سانس جیسا کہ امبرا میں ہوتا ہے۔ سرسراہٹ، گدگداہٹ کے ساتھ ضدی کھانسی جو رات کو بڑھے۔ ان میں سے بیشتر تکلیفیں رات کو بڑھتی ہیں۔ آتشکی نوعیت کی ساری تکلیفیں عموماً رات کو ہی بڑھتی ہیں اور آتشک کے زہر کو دور کرنے والی دوائیوں میں مثلاً مرک، سٹافی سیگیر یا ہیپر اور نائٹرک ایسڈ وغیرہ میں بیشتر تکلیفیں رات کو بڑھتی ہیں۔ چھاتی کی دوسری شکایتوں میں، میں یہاں چند نہایت اہم اور قابل ذکر علامتوں کا چرچا کروں گا۔ "چھاتی میں دباؤ اور جلن۔ چھاتی گھٹے جیسے اس پر بھاری بوجھ رکھا ہے۔ چھاتی میں چبھن۔ اندر۔۔ باہر کے رخ شدید چبھن جو تھوڑی دیر کے بعد ہو۔

اس میں گٹھیاوات کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ سوداوی مزاج والوں میں جوڑوں کا درد۔ جب ایسے جسم والے مریض میں جوڑوں کا درد نمودار ہو تو اس کا مزاج بدل جاتا ہے۔ کیونکہ جوڑوں میں جو فاسد مادہ جمع تھا وہ اس سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ یعنی اب بیماری نے اپنی جگہ بدل لی۔

اورم میٹلیکم (سونا) (AURUM METALLICUM)

اس دوائی کا عام تعلق ذہن اور جسم کے رگ و ریشوں سے عموماً ہے۔ اگر آپ اس کی ذہنی علامتوں کو لیں اور انہیں ایک بڑی اکائی مان کر ان پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صحت مند انسان کے سارے قدرتی جذبات پلٹ جاتے ہیں۔ یہ تبدیلی اس حد تک آتی ہے کہ انسان کے بنیادی جذبات تک بدل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان اپنی زندگی کے پیار و اپنی حفاظت تک کے جذبے سے متنفر ہو جاتا ہے۔ زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنی زندگی بار معلوم دینے لگتی ہے۔ وہ مر جانے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے اور خودکشی کے ذریعے اور طریقے سوچنے لگتا ہے۔ اس کو اپنی زندگی سے کوئی محبت نہیں رہتی۔ تمام جذبات میں نمایاں طور پر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ سمجھ بوجھ میں تبدیلی آنا ثانوی حیثیت کی بات ہے۔ اگرچہ اس دوائی میں پاگل پن پایا جاتا ہے۔ مگر وہ بالکل اس قسم کا ہے جو اپنی ہی قوت ارادی میں پیدا ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے دماغ تک پہنچتا ہے۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ کوئی شخص اتنی تبدیلی کیسے قبول کر لیتا ہے۔ اس قدر پست حوصلگی آتی ہے کہ

انسان کو اپنی زندگی میں قطعاً کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی۔ آپ ایک شخص کا چراغ امید بجھا دیں۔ اب اس کے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں جس کے لیے وہ زندہ رہے۔ تب وہ زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ بظاہر اس دوائی کی بھی یہی حالت ہے۔ اپنی مذمت خود کرے۔ اپنے آپ ہی اپنے آپ کو لعنت ملامت کرے برا بھلا کہے۔ اپنی نکتہ چینی خود کرے۔ ہر وقت اپنی غلطیاں تلاش کرتا رہے۔ کوئی کام صحیح نہ کرے جو بھی کرے، غلط کام کرے۔ کوئی کام پورا نہ ہو۔ امید، ناامیدی، سمجھنے لگے کہ میں کسی بھی کام میں کامیاب نہ ہوؤں گا۔ ہر کام غلط کرتا ہے۔ وہ خود کو اپنی روح و جسم سے جدا سمجھے۔ "سمجھتا ہے میرے راستہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں حائل ہیں۔ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ میں نے کچھ نظر انداز کیا ہے۔ میں کچھ بھول گیا ہوں۔ میں نے اپنے دوستوں کو نظر انداز کیا ہے۔ چونکہ میں نے اپنے فرض منصبی کو انجام دینے میں کوتاہی کی ہے۔ لہٰذا میں لعنت ملامت کا مستحق ہوں۔ میں نے کوئی بھول کی ہے، کوئی غلطی کی ہے۔ میں سراسر غلطی پر ہوں۔ کوئی گناہ کیا ہے لہٰذا معافی کا حقدار نہیں ہوں۔ اسی طرح کے خیالات عموماً اس کے ذہن میں چھائے رہتے ہیں۔ اس کا اپنے خیالات پر دراصل کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔ خود فراموش رہتا ہے، بیٹھا بیٹھا کڑھتا رہتا ہے اور اس طرح اپنی موجودہ حالت میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا نئی شکائتیں پیدا کر لیتا ہے۔ اپنے متعلق فکر کرتا ہے، سوچتا ہے، میں اس دنیا میں زندہ رہنے کے سراسر نا قابل ہوں۔ تب وہ مر جانا چاہتا ہے۔ وہ ہر چیز کا سیاہ پہلو دیکھتا ہے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی بری خبر سننے کا خواہشمند رہتا ہے۔ مر جانا چاہتا ہے، سمجھتا ہے میں ہرگز کامیاب نہ ہوؤں گا۔ وہ جو کام کرنا چاہتا ہے، وہ بگڑ جاتا ہے۔ غلط ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ملتی ہے۔ دوست اس کا منہ چڑاتے ہیں وہ انتہائی چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر فکر مند ہو اٹھتا ہے اور جوش میں آ جاتا ہے۔ ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور طوفان برپا کر دیتا ہے۔ ہر وقت غصہ میں رہتا ہے۔

اورم کی ذہنی حالت پاگل پن کی بڑی ڈراونی حالت ہے کیونکہ مریض انتہائی ذہنی ایذا کا شکار رہتا ہے۔ وہ آمادۂ فساد رہتا ہے۔ یہ مالیخولیا اور ذہنی پستی کی اس بدترین حالت میں کام دیتا ہے۔ جب مریض گم سم بیٹھا رہتا ہے اور ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتا۔ اگر آپ مخل ہوں تو وہ غضب میں آ جاتا ہے اور تشدد پر اتر آتا ہے۔ "مالیخولیا، جھگڑالو، نفرت کرے۔" پارے کے استعمال کے بعد شدید ذہنی ایذا اس پاگل پن کی وجہ دیرینہ فکر مندی، غیر معمولی ذمہ داری، آتشک اور جائیداد کا نقصان ہے۔ جن لوگوں کو بار بار کھلایا گیا ہو اور جن کو اب پارے کے کثرت استعمال کے بد اثرات ہو چلے ہیں۔ جن کا جگر بڑھ گیا ہے اور عموماً کم و بیش مالیخولیا و غمگینی بھی موجود ہو اور مذکورہ بالا بیان کردہ ناامیدی بھی ہو تو اورم یقینی دوائی ہے۔ اورم جگر کی ایسی بیماریاں پیدا کرتا ہے جو اکثر دل کی بیماریوں میں ہوا کرتی ہے۔ دل کی استسقا اور گٹھیاوات کی ایسی تکلیف جس کا اثر دل پر ہو چلا ہو، اس میں آتی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ جہاں انسانی جذبات میں اس قسم کی بنیادی تبدیلی آتی ہو اور جہاں کوئی ذہنی تکلیف آئی ہو، وہاں دل کی کمزوری۔ دل کی جھلیوں کا ورم دل کی سوجن، تشنج (استسقاء) دل کی طبعی یا اس کے قدرتی فعل سے تعلق رکھنے والی کوئی نہ کوئی بیماری ضرور شامل حال ہوگی۔ آپ کو اکثر پارے کے کثرت

استعمال کی کیفیت ملے گی جس نے اب گٹھیاوات کے درد پیدا کر دیے ہیں۔ پارے کے نمکل کے مرہم وغیرہ خارجی طور پر استعمال کرائے گئے ہیں۔ جنہوں نے اب دل کی تکلیف پیدا کر دی۔ ان دونوں کے ساتھ اب ناامیدی، قوت ارادی کی کمزوری اور جذبات کا انتشار نمودار ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس دوائی میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس کا اثر قوت ارادی سے سمجھ بوجھ پر منتقل ہوتا ہے اور انسان کی عقل میں فرق پڑ جاتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس شخص کی ذہنی کیفیت کیا ہوگی۔ جو ایک دن صحت مند تھا، معزز کاروباری تھا اور وہ آج خودکشی کرنے کی بات پر غور کر رہا ہے۔ آپ پاگل پن کی اور قسمیں، صحت کی تباہی یا سمجھ بوجھ کی کمزوری کی اور بھی حالتیں دیکھیں گے۔ مثلاً مریض نہ تو سوچ سکتا ہے، نہ دلیل دے سکتا ہے۔ اس کے جذبات عملاً بحال رہتے ہیں مریض تو بھی وہ پاگل ہوتا ہے۔ یا وہ وحشی بن جاتا ہے اور کسی ترغیب کے زیر اثر خودکشی کر لیتا ہے۔ یہ ایسی مثال ہے جبکہ پہلے سمجھ بوجھ متاثر ہوئی اور اس کے بعد قوت ارادی میں فرق آیا۔ بعض اوقات یہ حالت آ جاتی ہے کہ انسانی عقل و سمجھ بوجھ میں کوئی خلل بظاہر نظر نہیں آتا، وہ صحیح ہوتی ہے۔ معمول پر رہتی ہے۔ وہ اپنا کاروبار توجہ سے کرتا ہے۔ اپنے بچوں سے پیار کرتا ہے۔ اس کے دوست واحباب اس کو سمجھدار سمجھتے ہیں مگر وہ اپنی حالت پر دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔ اس کو دنیا سے نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ اپنا یہ راز کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ آخر ایک دن وہ اپنے کمرے کی چھت سے لٹکا ملتا ہے۔ اس کی سمجھ بوجھ نے اس کو دنیا کی نظروں میں قائم رکھا۔ لیکن اس نے اپنے جذبات کو دبا کر، پوشیدہ رکھا۔ کوئی شخص ہر بات سے محبت کر سکتا ہے اور اس کے جذبات بھی بدل سکتے ہیں۔ مگر اس بات میں اس کی عقل رہنمائی کرتی ہے کہ اپنی پسند اور ناپسند کی باتوں کو دنیا سے چھپا کر رکھو۔ جذبات کو تو ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ مگر ہاں انسانی عقل کا معائنہ تو کیا جا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جذبات اندر کی بات ہے۔ ان پر پردہ پڑتا ہے وہ معائنہ سے دور ہیں۔ مگر سمجھ بوجھ تو انتہائی طور پر عیاں ہے۔ وہ اس کے جذبات کو چھپاتی اور ظاہر کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کسی نے کپڑے پہن رکھے ہیں اور ان کپڑوں نے اس کے بدن کو ڈھانپ رکھا ہے۔ اور مرض کے جذبات انسان کے انتہائی اندرونی جذبات کے بالکل مشابہ ہیں۔

دکھ، غم، ناکام عشق، خوف، غصہ، تردید اور دکھ سے پیدا شدہ تکلیفیں۔ درد مریضوں کو اس قدر پریشان و مایوس بنا دیں کہ وہ کھڑکی سے کودنا چاہے۔ "مریض موت یا خودکشی کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ دنیا سے چھٹکارا پا جانا چاہتا ہے۔ خود کو برباد کر ڈالنا چاہتا ہے۔ اسے اپنی زندگی کی کوئی چاہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس کو بیکار سمجھتا ہے۔

اس میں گٹھیاوات کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ اسی طرح کی ہیں جیسے پارے کے اثرات کے پرانے مریضوں میں ملتی ہیں۔ گٹھیاوات کا درد اور جوڑ پر سوجن، ہڈی اور جھلی ہڈی کی تکلیف۔ ہڈی کے اوپر کے ریشوں کا ورم۔ ان کا موٹا ہو جانا اور سختی آ جانا۔ غدود کی سختی۔ جوڑوں کی جھلی ہڈی (کارٹی لیج) کا سخت ہو جانا۔ یہ ساری تکلیفیں آتشکی اور پارے کی نوعیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ دوائی آتشک کے ان پرانے بیماروں کے لیے مفید ہے جن کی ہڈیاں جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹوٹنے لگی ہیں۔ پنڈلی کی ہڈی، ناک کی ہڈی، کان کی ہڈی یا کوئی اور چھوٹی بڑی ہڈی جب ٹوٹنے لگی ہو تو یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ آتشک اور پارے کی

طرح، اس دوائی کی ساری تکلیفیں رات کو بڑھتی ہیں۔ سرِشام بڑھنی شروع ہوتی ہیں اور رات بھر ان کی شدت جاری رہتی ہے۔ درد نہایت شدید و تند ہوتے ہیں۔ جیسے وہ ہڈیوں کو چیر دیں گے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی یہ بات نہ صرف نئے بخاروں میں ہی بلکہ آتشک کے پرانے مرض میں ہڈیوں کی تکلیف میں بھی نمودار ہوتی ہیں۔ ہڈیوں کے بالائی ریشوں میں چھری لگنے کا سا درد۔ جوڑوں میں درد جس کی وجہ سے مریض چل پھر نہ سکے۔ ہڈیوں کی سوزش اور ناسور۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ اس دوائی میں ہڈیوں کے غلاف اس قدر متاثر ہوتے ہیں۔ رگیں پھیل جاتی ہیں۔ ان میں خون جمع ہو جاتا ہے اور ورم آ جاتا ہے۔ وہ آسانی سے ٹوٹنے لگتی ہیں۔ رگیں موٹی ہو جاتی ہیں اور ان پر سوجن آ جاتی ہے۔ سارے جسم میں خون کی رگوں میں چبھن ہونے لگتی ہے۔ اس دوائی کی ہر شکایت میں رگوں میں خون پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی رگیں جیسے بھری ہوئی ہیں۔ جب سوجن آ جاتی ہے تو یہ احساس مٹ جاتا ہے۔ پھر کمزوری آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دوائی میں استسقاء عام طور سے پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کا استسقاء جس میں دباؤ ڈالنے سے گڑھا پڑے۔ جب بیماری کا اثر دل اور جگر پر پہنچ رہا ہو تو اس سے فائدہ ملتا ہے جسم میں کثرتِ خون کا مغالطہ اور آخر میں جوش نمودار ہوتا ہے۔ جسم میں انتہائی جوش۔ بعض اوقات یہ جوش شدید گرمی کی صورت میں تمتماہٹ کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ گھبراہٹ، سوچتا ہے کہ جسم میں کوئی خوفناک تبدیلی آنے والی ہے۔ یہ وہم چند لمحے کے لیے مٹ جائے اور پھر عود آئے۔ یہ شدید جوش جسم میں کسی سخت تبدیلی کو مقامی بنانے یا قائم کرنے کی تیاری سمجھئے۔ بعض اوقات اس کے بعد دل کی بیماری آتی ہے جس میں پسلیوں کے نیچے شدید کمزوری اور تیز چلنے پر یا سیڑھیاں چڑھنے پر دم کشی آتی ہے۔ دل کی جھلیوں پر ورم آنے کی حالت میں بھی جسم میں اس قسم کا طوفان آیا کرتا ہے۔ کبھی کبھی پیشاب کا بھی معائنہ کرتے رہنا چاہیے۔ دیکھو اس میں چربی تو نہیں آتی۔ جگر کے بڑھ جانے پر بھی نگاہ رکھیے۔ بچہ دانی کے سرطان اور دوسری قسم کی گہری تکلیفوں پر بھی نظر رکھنی لازمی ہے۔

ہڈیوں میں چھید ہونے کا سا درد۔ درد کی وجہ سے مریض ناامید ہو جائے۔ رات کو درد کی شدت کی وجہ سے مریض بستر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور چلنا شروع کر دیتا ہے۔ اس قسم کا درد آتشک کے پرانے مریضوں کی ہڈیوں میں ہوا کرتا ہے یا جنہوں نے کبھی پارہ کھا لیا ہو، جو لوگ عمر بھر پارہ یا پارے کے مرکبات کا استعمال کرتے رہے ہوں۔ جن کا جگر بڑھا ہوا ہو اور جوڑوں پر ورم آ گیا ہو۔ وہ ہر معالج کے پاس جاتا ہے اور امید کرتا ہے کہ شاید اسی کے علاج سے فائدہ ملے۔ پارے کے بداثرات اور بیماری اس طرح گھل جاتی ہے کہ آپ کی تجویز کردہ دوا طوفان لا سکتی ہے۔ اس کو یہ ساری ایذاء بھگتنی پڑے گی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اورم، ہیلیڈ و نیم اور سٹافی سیگیریا وغیرہ ایسی دوائیاں ہیں جو ایسے مصیبت زدہ مریض کو ایسے خوفناک حملوں سے راحت بخش سکتی ہیں۔

یہ دوائی غدود پر، کان کے پچھلے حصہ کے غدود پر، ران کے غدود پر اور پیٹ کے غدود پر۔ درحقیقت سارے جسم کے غدود پر حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ پستان کے غدود، خصیہ، خصیۃ الرحم پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس میں سختی آ جاتی ہے اور پیپ پڑ جاتی ہے۔ اورم خصیوں کی پرانی سوزش کو فائدہ کرتا ہے اور پستان کی

گانٹھوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ ان غدود میں رسولی کی نوعیت کی گانٹھوں کو اس سے آرام پہنچا ہے۔ ہنی مین نے اودرم کی پوٹینسی تیار کی اور ایک مریض کو دی۔ اس نے کوئی اثر نہ کیا۔ انہوں نے اس کا خوب سفوف بنایا اور چودھویں پوٹینسی تیار کی۔ اس بار اس نے کام کیا اور مریض کو مکمل صحت مند کر دیا۔ ہنی مین کا بیان ہے کہ پہلے سفوف زیادہ طاقتور تھے اس لیے وہ اثر نہ دکھا سکے۔ اسی لیے وہ یکے بعد دیگرے طاقت بناتے چلے گئے حتیٰ کہ وہ بیماری کے مطابق بن گئی تو اس نے اپنا وہ اثر دکھایا جس کی ضرورت تھی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب سونا اس قدر باریک ہو گیا کہ وہ انسانی جسم میں مختلف مراحل سے گزر کر اس میں جذب ہو سکے اور اپنا کام کر سکے۔

اودرم کی حالت میں ایک اور بہت بڑی خوبی پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق انسانی جسم پر درجہ حرارت اور موسم کا اثر ہوتا ہے۔ میں یہاں ایسی چند علامتوں پر روشنی ڈالتا ہوں جن کا تعلق سارے انسانی جسم سے ہے اور ان پر اسی سلسلہ میں لازمی طور پر غور ہونا چاہئے۔ "کھلی ہوا کے لیے خواہش" اودرم کا مریض اس بارے میں پلساٹیلا کے مطابق ہی ہے۔ مگر موخر الذکر نرم طبع اور جھکنے یا ماننے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ نہایت ضدی ہوتا ہے اور پلساٹیلا کے مریض کے سراسر خلاف ہوتا ہے۔ "عموماً حرارت ملنے سے تسکین محسوس کرتا ہے۔" خاص کر سردرد کے بارے میں آنکھ کا درد ٹھنڈے پانی سے دھونے سے گھٹتا ہے۔ کپڑا اتارنا پسند نہیں کرتا۔ تاہم پلساٹیلا کی طرح کھلی ہوا میں رہنا چاہتا ہے۔ "گرم ہوا میں دمہ کی تکلیف بڑھتی ہے۔" منہ ہاتھ دھونے خصوصاً ٹھنڈے پانی سے دھونے سے بہت سی شکائتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب مریض کو شدید جوش ہو۔ اس کے بدن میں ایک طوفان آیا ہوا ہو، ایک ہنگامہ مچا ہوا ہو، تپکن ہو رہی ہو تو وہ کھڑکیاں اور دروازے کھول دینا پسند کرتا ہے۔ کھلی ہوا میں جانا چاہتا ہے اور کپڑے اتار پھینکنا چاہتا ہے۔ جوش اور تپکن کی یہ حالت ٹھنڈی ہوا سے دور ہو جاتی ہے۔ اس میں نازک وقت پر عورتوں میں تمتماہٹ بھی پائی جاتی ہے۔ جس کے بعد پسینہ آتا ہے اور بعض اوقات سردی لگتی ہے۔

اب تک ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کا بیشتر تعلق اس کی عام حالتوں سے ہے۔ کیونکہ ذہنی علامتیں اکثر عام باتیں ہیں۔

اودرم میں سردرد بہت سخت ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض پاگل بن جاتا ہے۔ اکثر یہ محسوس ہوا کرتا ہے کہ سر پر ہوا چل رہی ہے۔ مریض حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ یہ ہوا کہاں سے آ رہی ہے۔ جبکہ ہوا کہیں بھی نہیں ہوتی۔ وہ نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ اکثر وہ سر پر خوب اچھی طرح کپڑا لپیٹ لیتا ہے حالانکہ اسے سر گرم محسوس ہوتا ہے اور سر کی طرف خون کا دورہ کافی ہوتا ہے۔ سر میں دھمک ہوتی ہے جیسے اسے کچل ڈالا ہو۔ سر میں چبھن، جلن، کترن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ سر میں زبردست تپکن ہوتی ہے۔ چہرہ پھول جاتا ہے۔ تمتمایا ہوا اور سر میں اجتماع خون کی وجہ سے سردرد کے ساتھ چمکدار۔ ایسے سردرد اکثر آتشک کے مریضوں میں ہوا کرتے ہیں اور اکثر ان میں دل کی تکلیف بھی موجود رہتی ہے۔ گدی میں درد اور اس کے ساتھ دل کی تکلیف، گردش خون، کمزور، چہرہ ارغوانی اور جلد کی رنگت میلی، دھندلی، ہڈیوں کی غیر معمولی نشو و نما جیسا کہ آتشک میں ہوا کرتا ہے۔ کھوپڑی کی ہڈیاں نہایت ذکی الحس حتیٰ کہ چھونا بھی گوارا نہ کریں۔ ہڈیوں کا

بالائی حصہ بھی نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ پارے کے پرانے اثرات میں یہاں ہڈیاں بھی ماؤف ہو چکی ہوں اور کھوپڑی کا ناسور موجود ہو جیسا کہ آتشک میں بھی پایا جاتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں اور سر گنجا ہو جاتا ہے۔ آتشک کی وجہ سے گنج، چاندگی و چکندار، بال دوبارہ نہیں اگتے۔ نئی بیماریوں میں بھی اکثر بال جھڑ جایا کرتے ہیں مگر پھر وہ نکل آتے ہیں۔ لیکن آتشک کے نوجوان مریضوں میں اکثر جب ایک بار بال جھڑ جائیں تو پھر دوبارہ عمر بھر نکلتے ہی نہیں۔

آنکھ میں بھی تکلیف ہوتی ہے جو نزلے جیسی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ زخم بن جاتے ہیں اور آنکھ کے مختلف پردوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پتلی کا ورم، بینائی کے سارے کے سارے قوا میں خلل آ جاتا ہے۔ میں آپ کو کتاب میں سے چند اہم علامتیں پڑھ کر سناؤں گا۔ مگر آپ مریض کا حلیہ یاد رکھیں۔ اس کی ذہنی کیفیت کو نظر انداز نہ کریں۔ اس میں پارے کے بد اثرات ہوں گے اور آتشک کا فتور ہوگا، جوڑوں میں درد ہونے کا رجحان ملے گا۔ جوڑوں کی دیگر تکلیفیں بھی پائی جائیں گی۔ یا در کھو دل کی خرابی بھی لازمی طور پر موجود ہوگی۔ جب ہم آنکھ کی علامتوں پر نظر ثانی کریں تو ہمیں مذکورہ بالا حصہ بخوبی ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ "چمک لگتی ہے۔" بینائی اور آنکھ کمزور، گیس کی روشنی میں آنکھ کے آگے بہت چمکدار دھبے تیرتے ہیں۔ آنکھ کی تکلیف چاند کی روشنی میں کم ہو جاتی ہے۔ بڑے بڑے موٹے حرف پہچاننے میں دقت ہوتی ہے۔ نئے چاند کی شکل جیسی بہت سی، زرد رنگت کی چیزیں بینائی کے بالائی حصّہ میں تیز ترچھی اڑتی دکھائی دیتی ہیں۔ بینائی کے سارے کے سارے بالائی سیاہ حصے میں گاہے گاہے چمکدار تارے اڑتے دکھائی دیں۔ ککلمیر یا میں ایک انوکھی علامت آتی ہے۔ مریض کو بینائی کے نچلے حصہ میں بجلی سی چمکتی نظر آتی ہے۔ یہ چمک گولی کی طرح اوپر کو چلتی ہے اور بٹ جاتی ہے۔ تب مریض چاروں طرف تارے ہی تارے دیکھتا ہے۔ یہ ٹھیک اسی طرح ہوتا ہے جیسے کوئی غبارہ اوپر جا کر پھٹے اور اس میں سے بے شمار شرارے نکلیں۔ یہی حالت ککلمیر یا میں آتی ہے۔ "بائیں آنکھ سے کسی چیز کا نصف حصہ دکھائی دے۔" اس کے ساتھ ایسی بہت سی تکلیفیں بھی نمودار ہوتی ہیں جن کو صرف کتابی زبان میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ "آنکھیں باہر کو نکلی ہوئیں۔" آنکھوں کے باہر نکلنے جیسا کہ گلہڑ میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دل بڑھ جانے میں اور ورم نے فائدہ پہنچایا۔ غدود بڑھ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ نبض کی چال بڑھ جاتی ہے۔ گلہڑ میں جس میں آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی ہوں۔ اور ورم اور نیٹرم میور نے فائدہ کیا ہے۔ "ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ پتلی کا ورم اور اس کے ساتھ آنکھ کے ارد گرد درد جو کہ ہڈی کی گہرائی تک پہنچتا محسوس ہو۔ اس طرح کی حالت پیدا ہونے کا احتمال آتشک میں ہوتا ہے۔ جبکہ اس کا علاج پارے کی مدد سے ہوا ہو۔ اور ورم آتشک اور پارے کے اثرات کو، دونوں کو کامیابی سے زائل کر دیتا ہے۔ "پتلیاں بے قاعدگی سے پھیلی ہوئیں۔" اس میں آنکھوں کا نزلہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں پتلی، تارے، انگوری پردے کی سوزش پائی جاتی ہے۔ آنکھ میں یہ تکلیف آتشک کی وجہ سے آتی ہے۔ وہ آنکھ میں اسی طرح کا فتور پیدا کرتا ہے اور پیپ پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ آنکھوں کے ارد گرد درد، آنکھ کے ارد گرد کی نرم و پتلی ہڈیاں اور کھوپڑی کی ہڈی دباؤ برداشت نہیں کرتی۔ ہڈی جیسے نازک ہو گئی ہو جیسے اس کے بیرونی غلاف پر ورم آ گیا ہو۔ سفیدی، انگوری پردے کا زخم۔

اکثر آتشک کا اثر کان پر بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً ہڈی پر۔ کان کی پچھلی ہڈی میں ناسور، کان بہے۔ کان کی ہڈیوں کا ناسور۔ کن پیڑ جس کو چھونے سے درد ہو۔ "آواز برداشت نہ ہو مگر باجہ سننے سے راحت ملے۔ کان میں جھنجھناہٹ جیسے مکھیاں گونج رہی ہوں۔ جیسے ہوا چل رہی ہو، پانی گر رہا ہو، ایسی آوازیں آئیں۔ کان و ناک میں خشکی جو طبیعت میں چڑ پیدا کرے۔" یہ سب آتشک کے فتور میں جن کو اورم دور کرتا ہے۔ اورم نے اکثر بار ایسے کان بہنے میں بھی آرام پہنچایا ہے۔ جبکہ کان کا ڈھول اور ہڈیاں قطعاً غائب ہو چکی تھیں البتہ اس سے سنائی دینا بحال نہیں ہوا۔ آپ کے پاس کان کے مریض آئیں گے۔ آپ انہیں بغور دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کان کا سارا اندرونی حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ کان کے اندر ساری بلغمی جھلیوں اور ہڈیوں پر ناسور بن چکا ہے۔ زخم پڑ چکے ہیں اور ان سے بدبودار رطوبت نکل رہی ہے۔ مریض آپ سے مشورہ کرے گا کہ کیا سننے کی قوت بحال ہو سکتی ہے۔ شاید یہ ممکن نہ ہو۔ مریض دو ہی باتیں سوچتا ہے۔ کان بہنا بند ہو جائے اور پھر سننے لگے۔ اگر آج آپ کان کے ماہر معالج کے پاس جائیں اور اس سے یہ دونوں باتیں کہیں تو وہ یہ نہ سمجھ سکے گا کہ آپ کہہ کیا رہے ہیں۔ صرف ایک ہی بات سوچی جا سکتی ہے اور وہ یہ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو کان کا بہنا روک دیا جائے۔ وہ کان دیکھیں گے کہ وہ بحال ہے کہ نہیں اور اگر کان بحال نہیں ہے تو پھر سنائی دینا بھی بحال نہیں ہو سکتا۔ اب صرف کان بہنا روکنے کی بات پر ہی غور ہو سکتا ہے۔ ہومیو پیتھی کی تعلیم یہ ہے کہ آپ مریض اور محض مریض کا علاج کریں، بیماری کا نہیں۔ اس سے اعضا ان کا فعل اور رگ و ریشے بحال ہو جائیں گے۔ معالج کا واحد مقصد مریض کی صحت بحال کرنا ہے۔ ہمارے پاس ناک کے ماہر بھی ہیں جو طرح طرح کی بیرونی دوائیوں سے علاج کرتے ہیں۔ مگر ان کے طریقہ علاج سے ہڈیوں اور دق کی تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ناک سے رطوبت کا اخراج ہونا روک دیتے ہیں۔ تب لازمی طور پر قدرت کوئی راستہ تلاش کرے گی۔ جہاں سے اس فضلے کو باہر نکالے۔ لہٰذا چھاتی کی طرف رطوبت گرنے لگتی ہے۔ تکلیف بڑھتے بڑھتے بلغمی جھلیوں سے پھیپھڑوں تک جا پہنچتی ہے اور اکثر دق کی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ تب یہ معالج کہتے ہیں، اب دق کے جراثیم آ گئے ہیں۔ یہ ہے ان کی جعلی سائنس۔ صاف ستھرے اور تندرست رگ و پٹھے ہی واحد احتیاط ہے۔

اورم میں ناک کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں جن میں بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ناک کی ہڈی میں ناسور بن جاتا ہے۔ آتشک کا ناسور۔ ناک دب جاتی ہے۔ ہڈی سے رطوبت جاری ہو جاتی ہے۔ آپ نے ایسی دبی ہوئی ناک والوں کو چلتے پھرتے دیکھا ہوگا۔ اگر آپ زیادہ نزدیک سے سونگھیں تو بدبو بھی ملے گی۔ یہ تقریباً سب کے سب آتشک کے مریض ہوتے ہیں۔ ناک کی اس آتشکی تکلیف کو صرف چند دوائیاں ہی دور کر سکتی ہیں۔ مثلاً اورم، مرک اور ہیپر ان میں سے تین قابل ذکر ہیں۔ میں نے یہ تکلیف بارہا ہیپر کی مدد سے دور کی ہے۔ میں نے ایک بار ایک مریض کا علاج کیا۔ اس کی ساری ہڈی نرم پڑ چکی تھی۔ یہاں تک کہ اگر ناک کو ہاتھ سے چھوا جائے تو وہ دائیں طرف جھک جاتی تھی۔ ناک میں ہڈی برائے نام ہی تھی۔ میں نے اس مریض کو ہیپر دیا۔ میں نے اس کا آتشک بھی ہٹا دیا۔ اس کو بڑی مقدار میں پارہ کھلایا گیا اور اس سے اس کی تکلیف کم نہ ہوئی تھی۔

زکام، جس میں انڈے کی سفیدی جیسی گاڑھی رطوبت خارج ہو۔ صبح کے وقت حلق میں نزلہ گرے۔ نوک گانٹھ دار، سرخ جیسے کیلکیس میں ملتی ہے۔ سٹرابیری جیسی ناک، ناک پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں جو رگوں کے پھولنے سے بنی ہوں اور اس کے ساتھ دل کی بیماری خصوصاً دل کے دائیں حصہ کی تکلیف۔ اکثر اوقات یہ تکلیف پرانے شرابیوں میں عموماً دل کی بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ چہرہ سرخ و متورم۔ اورم سے نتھنوں اور ہونٹ کے سرطان میں آرام ملتا ہے۔ یا در کھئے ناک سے سخت بدبو دار رطوبت گرتی ہے اور ناک کی ہڈی میں درد ہونے کے بعد سونگھنے کی قوت مٹ جاتی ہے۔ نزلہ نتھنوں کے اندر زخم۔ چھلکے ہوئے نتھنے پر درد ناک کے اندر کھرنڈ جمیں، ناک بند جیسے خشک زکام میں ہوتا ہے ناک کی ساری تکلیفوں کے ساتھ مریض نہایت غمزدہ رہتا ہے۔ اسے ہر طرف مایوسی اور نا امیدی نظر آتی ہے۔ وہ مرجانا بہتر سمجھتا ہے۔ زندگی سے بیزار۔ وہ خودکشی کا کوئی ذریعہ سوچتا ہے۔

"آنکھ کے نچلے حصہ پر ابھار، ناک اور ہونٹ کے آس پاس کی جگہ نیلی، چہرہ چمکدار سرخ۔ چلتے وقت سر کے دائیں حصہ میں چھید ہونے کا سا درد، دانتوں کا ناسور، رات کو دانت درد ہو، گندہ سانس، حلق و گلے میں آتشک کے زخم۔ تالو میں چھید ہونے کا سا درد" اس دوائی کی مدد سے شراب پینے کی عادت چھڑائی گئی ہے۔

اس دوائی کی دوسری اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں جگر کو سخت بنانے، بڑھانے اور اس پر ورم لانے کی اہلیت پائی جاتی ہے۔ دل کی تکلیف کے ساتھ سختی جگر، دل اور جگر دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ اب آپ اعصابی نظام، جگر اور دل کے ساتھ اس کے تعلق پر غور کریں۔ پیٹ میں جس طرح خون کا دورہ ہوتا ہے اس پر توجہ دیں تو آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی نہ ہوگی کہ دل اور جگر کا یہ میل مریض کی نا امیدی اور یاس کا نتیجہ تھا۔ دوسری طرف بھی توجہ دیجئے، شاید آپ کو غور کرنے کی تحریک ملے۔ آپ دق کے مریض کا معائنہ کریں۔ وہاں آپ مریض کو نا امید نہ پائیں گے۔ وہ سمجھتا ہے میں تندرست ہو جاؤں گا۔ دق کی وجہ سے پھیپھڑے چھلنی بن چکے ہوتے ہیں۔ تاہم مریض یہ جانتا ہے کہ اگر گلے سے کچھ اتر جائے تو تندرستی مل جائے گی۔ اب آپ پھیپھڑوں اور عقل کے اس تعلق پر غور کریں اور دوسری طرف دل و قوت ارادی کے فعل پر بھی غور کریں۔ جب تکلیف کا مرکز دل بنے، خواہ تکلیف کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو تو نا امیدی آ ہی جاتی ہے۔ مگر اس کے برخلاف جب تکلیف کا مرکز پھیپھڑے ہوں تو مریض پرامید رہتا ہے۔

پیٹ کا جلندھر۔ فتق (ہرنیا) جو اپنی جگہ سے کھسک کر ران کی جڑ میں آ گرے۔ غدود کا بتدریج سوکھتے جانا۔ جسم کے کم و بیش سارے غدود کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اعضاء تناسل میں طرح طرح کی تکلیف، فوطوں کی سختی، بار بار احتلام ہو "بدکاری کے اثرات۔ فوطوں میں پانی اتر آئے۔ سوزاک کے بعد فوطوں پر زخم پڑ جائیں۔ چڈوں میں جلن و ڈنک لگنے کا سا درد، مقعد کے ارد گرد مسے۔ بچہ دانی کی سختی۔ حیض کی بے قاعدگی مثلاً دیر میں آئے، کم آئے، بچہ دانی باہر نکل آئے اور سخت ہو جائے۔ گاڑھا سفید لیکوریا۔" دباؤ کی وجہ سے بچہ دانی و پیڑو میں تکلیف ہو جو بازو تک اثر کرے۔ اونچی جگہ ہاتھ لگانے مثلاً پردہ لٹکانے کی کوشش کرنے سے اسقاط حمل۔ بار بار حمل گرنے سے بچہ دانی میں سختی آنے اور زخم بن جانے کی

تکلیف میں اورم بہترین دوائی ہے۔ جب آپ دیکھیں کہ مریض کے جذبات قطعاً بدل گئے ہیں، گھٹ گئے یا جزوی طور پر بدل گئے ہیں تو آپ اس کی تکلیفوں کا اورم سے مقابلہ کریں۔ آپ کو دونوں حالتوں میں زبردست مشابہت ملے گی۔ صحیح دوائی تلاش کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ معالج کا کام یہی مطالعہ کرنا ہے کہ بنی نوع انسان کی تکلیف کس طرح مٹائی جا سکتی ہے اور اسی طرح کی ملتی جلتی تکلیف پیدا کرنے کی خاصیت کس کس دوائی میں ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اورم میں انسان کے سارے جذبات بدل جاتے ہیں۔ اور آخرکار قطعاً تباہ ہو جاتے ہیں۔

دمے اور تنگی تر سانس کی علامتیں، آپ کو قدرتی طور پر دل کی بیماری میں ملیں گی۔ یہ بھی دھیان رکھو کہ تنگی سانس دو طرح کی ہوا کرتی ہے۔ ایک سانس کی تنگی وہ ہے جس کا تعلق پھیپھڑوں سے ہے اور دوسری تنگی وہ ہے جس کا تعلق دل سے ہے۔ اورم میں جو تنگی سانس پائی جاتی ہے اس کی نوعیت کا تعلق دل سے ہے۔ اس طرح ہمارے پاس دمہ کی تنگی سانس دو طرح کی ہوئی۔ ایک وہ جس کا تعلق دل سے ہے اور دوسری وہ جس کا تعلق آلات تنفس سے ہے۔ دونوں کی نوعیت قطعاً جدا ہے۔ ان میں سے ایک حالت میں وہ دوائیاں کام کریں گی جو انسانی جذبات پر نمایاں طور سے اثر کرتی ہیں اور دوسری حالت میں وہ دوائیاں کام کریں گی۔ جو خاصیت کے طور پر انسانی عقل و سوجھ بوجھ پر اثر کرتی ہیں۔ ایک کا اثر پھیپھڑوں پر ہوگا اور دوا آخرکار سانس کی نالیوں میں پھیلاؤ آ جاتا ہے۔ دوسری قسم کی دوائیوں کا حلقہ اثر و فعل قطعاً جدا ہے۔ ان میں دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہوتی ہے اور سانس کی نالیوں کے اس تناؤ سے ان کے تعلق کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے۔ آپ افعال اور اعضاء پر غور کریں اور ان باتوں کو ذہن نشین رکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بیماری کی نوعیت اور اس کے نتیجہ میں کیا فرق ہے۔ یہ صرف مشاہدے کی چیزیں نہیں ہیں۔ تھیوریاں اور ترنگ بھی نہیں ہے بلکہ ان جسمانی افعال کے مطالعہ کا نتیجہ ہے جو اندر سے باہر کو ہوا کرتے ہیں۔

اس دوائی میں درد جگہ جگہ، جوڑ جوڑ میں نمودار ہوتے ہیں اور آخرکار دل میں آ کر مرکز بنا لیتے ہیں۔ جوڑوں کے پرانے درد اکثر درد دل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ تنگی سانس، اگر بیماری کچھ دیر چلتی رہے تو جسم پر سرخ داغ پڑ جاتے ہیں اور اگر مریض دائیں کروٹ لیٹا رہے تو پھیپھڑے کا نچلا حصہ ٹھکور دینے سے ٹھوس محسوس ہوگا جبکہ بالائی حصہ میں گونج موجود ہوگی۔ سخت تکلیف کے ساتھ دھڑکن، تیز چلنے سے دل میں انتہائی گھٹن۔ سیڑھیاں چڑھنے سے بھی یہی حال ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ پیروں پر سوجن ہو۔

اورم میوریاٹیکم (AURUM MURIATICUM)

یہ دوا انسانی جسم و دماغ پر گہرا اثر کرتی ہے جن مریضوں کو خفیہ طور پر آتشک موجود ہو، وہ اس کے اثرات کو بہت جلد قبول کرتے ہیں اور ان کی تکلیفوں میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس میں ہڈیوں کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ بہت طرح کے درد پائے جاتے ہیں اور وہ سب عموماً رات کو بڑھتے ہیں۔ اس کی نزلاوی حالتیں عموماً ان حالتوں سے بہت ملتی ہیں جو آتشک کے پرانے مریضوں میں نمودار ہوتی ہیں اور جن میں بہت دیر تک پارے اور آیوڈائیڈ کا استعمال ہوا ہو۔ مریض کی طبیعت سوداوی ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ

دوائی نئے اور پرانے گٹھیاوات میں مفید ہے۔ یہ گٹھیاوات کے ایسے بخار میں مفید ثابت ہوا ہے جبکہ جوڑوں پر خاص طور پر اثر ہوا ہو۔ مگر اب بیماری مٹ گئی ہے اور دل بیماری کا خاص مرکز بن چکا ہے۔ بہت سی تکلیفوں کا تعلق دل کی بیماری سے رہتا ہے۔ جو دل کی تکلیف سے، جگر کی خرابی سے ہو۔ لال بخار کے بعد پیشاب میں چربی آنے سے۔ یا باری کے بخار کی وجہ سے پیدا شدہ استسقائی حالت۔ ان حالتوں میں یہ خاص طور سے مفید ہے۔ جبکہ آتشک کے پرانے مریض کا بدن دن بدن سوکھتا جا رہا ہو۔ غدود اور ماؤف مقام سوج کر سخت ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ غدود کے سرطان میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ ہڈیوں اور ہڈیوں کے غلاف کی سوزش خفیہ آتشک میں پارے کے بد اثرات۔ جوڑوں کے ناسور اور اس کے ساتھ رات کو درد، جیسے چھید ہو رہا ہے۔ یا کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ جسم کے اکثر اعضا میں جلن کے ساتھ درد۔ درد کترن، کھنچاؤ، دباؤ اور چبھن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اکثر علامتیں آرام کے وقت ابھرتی ہیں اور اکثر حرکت کرتے وقت۔ سرد مرطوب موسم میں آرام رہتا ہے۔ گرم ہوا، بستر گرم کمرہ لحاف وغیرہ۔ کھلی ہوا میں بدن گرم ہونے سے بھی تکلیف میں عام طور سے اضافہ ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے اور محنت سے دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے اور شدید کمزوری آجاتی ہے جبکہ کھلی ہوا میں تسکین ملتی ہے۔ مگر پھر بھی وہاں کوئی محنت کا کام نہیں کر سکتا۔ تیز چلنا تو اس کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ وات ناڑیوں کی علامتیں نہایت اہم ہیں۔ جوش، آواز سے گھبراہٹ، کوئی اس سے بولے تو وہ ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے۔ سوتے سوتے چونک اٹھے۔ جب ان علامتوں کا تعلق دل یا جگر کی تکلیف سے بھی ہو تو یہ دوائی یقینی طور پر کام کرتی ہے اور نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوائی ان لوگوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے جو سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہیں یا رہ چکے ہیں اور جبکہ اعضاء تناسل پر مسا اور آتشکی زخم ساتھ ساتھ موجود ہیں۔

ذہنی علامتیں عموماً وہی ہیں جو اورم میں پائی جاتی ہیں۔ اس میں بھی خودکشی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ دوا اپنی برباد شدہ صحت پر فکر کرتا رہتا ہے۔ سوچتے سوچتے پست ہمتی آجاتی ہے اور وہ موت کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ زندگی سے بیزار روتا رہتا ہے اور اپنے کام کاج پر توجہ نہیں دے سکتا۔ سست کاہل آتشک کے پرانے مریضوں کا ماتھو لیا۔ انتہائی فکر مند اور دھڑکن۔

کہا جاتا ہے اس کا مریض "سنکی" ہوتا ہے۔ انتہائی چڑچڑا، آپ اس کو کسی طرح خوش کر ہی نہیں سکتے۔ متواتر کڑھتا رہتا ہے۔ ذہنی اور جسمانی طور پر انتہائی بے چین۔ وہ بازار میں بڑے آہستہ آہستہ چلتا ہے۔ تاکہ کھلی ہوا میں زیادہ سے زیادہ دیر تک رہ سکے۔ اس سے اس کو راحت ملتی ہے۔ گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ اپنی تکلیف سوچنے سے دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ خوف، چڑ اور غصہ کے بعد بھی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ جب یہ سب ذہنی علامتیں نمایاں طور پر ظاہر ہوں تو اس سے مندرجہ بالا حالات میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

یہ چکر کے ساتھ شدید آتشکی سر درد میں فائدہ کرتا ہے۔ سر کے بائیں حصہ میں شدید درد۔ ماتھے پر زبردست درد۔ گدی میں جلن، دماغ میں اجتماع خون، سر میں تپکن، سر پر ٹھنڈی چیزیں رکھنے سے آرام ملے۔ ماتھا گرم، سر گرم اور ہاتھ پاؤں۔ سرد ہڈیوں کے غلاف میں انتہائی دکھن اور کھوپڑی کی ہڈیاں بڑھی ہوئی ہوں۔

کھوپڑی میں کترن کے ساتھ درد۔ تکلیف رات کو بڑھتی ہے۔
آتشک کی وجہ سے پیدا شدہ آنکھ کی بیماریوں کو بھی یہ دور کرتا ہے۔ پپوٹے کی بلغمی جھلیاں اور انڈہ سرخ ہو جاتا ہے۔ وہ موٹے ہو جاتے ہیں اور ان پر رگیں ابھر آتی ہیں۔ پپوٹے صبح کے وقت چپک جاتے ہیں۔ شام کو مصنوعی روشنی میں بینائی دھندلی پڑ جاتی ہے۔ آتشک اور لال بخار کے بعد اندھاپن۔ صرف بہت نزدیک کی چیز دیکھ سکے۔ جزوی یا مکمل اندھاپن، پلکوں کی پرانی سوزش، آنکھ میں جلن کے ساتھ درد۔
کانوں میں جھنجھناہٹ، گرج، گھنٹیاں بجیں اور اس کے بعد بہرہ پن آ جائے۔ یہ احساس جیسے کان جوڑے ہو گئے ہیں۔ باجہ بجتے سننے سے کان کی تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ کان کے پیچھے اگزیما۔ رات کو کان کے پیچھے خارش اور جلن ہو۔
یہ ان لوگوں کے نزلے میں بہترین دوائی ہے جو گرم کمرے میں گھبراتے ہوں۔ یہ پلسا ٹیلا اور کالی سلفیور کیم کے مشابہ ہے۔ یہ دونوں بھی کھلی ہوا میں تسکین پاتے ہیں۔ اس دوائی میں رطوبت پتلی یا گاڑھی پیپ سی، سخت بدبودار اور بعض اوقات خون ملی ہوتی ہے۔ ناک میں سخت پپڑی جمتی ہے۔ ناک صاف کرے تو نکسیر چل پڑے۔ زرد و سبزی مائل رطوبت گرے۔ یہ آتشک کے نہایت ضدی نزلے کو بھی ٹھیک کر دیتا ہے۔ ناک کی ہڈی دباؤ برداشت نہیں کر سکتی۔ ناک کی ہڈی کا ناسور، سرخ و متورم ناک، ناک میں گہرے درد، ناک کا سرطان، وہ بچے جن کو آتشک ماں باپ سے ملا ہو اور جن کی ناک دبی ہوئی ہو۔
چہرے پر سرخ داغ اور اس کے ساتھ چہرہ و گردن زرد۔ جبکہ دل کی بیماری ہو۔ ذرا سی حرکت پر دھڑکن ہونے لگے۔ چلتے وقت پسلیوں کے پچھلے حصہ پر دباؤ۔ بند کمرے میں دم گھٹے۔ کھلی ہوا میں جانا پسند کرے۔ چہل قدمی سے آرام ملے۔ جب یہ مجموعی علامت موجود ہو تو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ زرد چہرے کے ساتھ دونوں گالوں پر سرخ داغ کی علامت صرف دق میں ہی نہیں، بلکہ دل کی بیماریوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بچہ چہرے سے اپنی عمر سے زیادہ بڑا معلوم دیتا ہے۔ چہرے کے کیل۔ بعض اوقات نہایت سخت بیماروں کے چہرے پر بھی سرخی اور صحت کے نشان ہوتے ہیں۔ رگوں کے فعل میں تعطل پیدا ہو جانے کی وجہ سے چہرہ سرخ۔ یہ علامت اورم میں بھی پائی جاتی ہے۔ فاسفورس کی طرح نچلے ہونٹ کا ناسور اور دائیں گال کی ہڈی کا غیر قدرتی ابھار۔ ہونٹ کی جلن و سوزش ہونٹوں کی سختی۔ ہونٹوں کا سرطان، نچلے جبڑے کے غدود کی تکلیف و سوجن۔
یہ زبان کے سرطان میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ سختی آنے کے بعد زبان کی سوزش۔ زبان خشک، سرخ پھٹی ہوئی۔ زبان پر سے ذائقہ تلخ اور لار۔ گلے میں زخم و درد۔ ٹانسلو کے زخم، گلے کی سوزش اور خشکی۔
معدہ کمزور، کھانا کھانے کے بعد متلی، اپھارہ اور دست۔ قہوہ، چائے اور شراب موافق نہیں آتے۔ سڑی ہوئی ڈکاریں۔ صبح سویرے متلی جو کھانا کھا لینے کے بعد بند ہو جائے۔ قے جس میں سبز مواد نکلے۔ ورم معدہ میں اینٹھن، جلن کے ساتھ معدہ میں تیز درد، شدید پیاس۔
متلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ جگر کا پرانا ورم۔ جگر بڑھ جاتا ہے اور سخت ہو جاتا ہے۔ جگر میں جلن۔ دائرہ جگر میں سختی کا احساس۔ جگر کی تکلیف اور اس کے ساتھ دل کی بیماری، پیشاب میں چربی آئے اور اعضاء

کا استسقاء۔

جلو درد، پیٹ میں اپھارہ، پیٹ میں نہایت نازک، بار بار پتلے نیالے، سفید اور پت کے بغیر دست آئیں۔ جگر کی خرابی کے ساتھ دست آئیں۔ یا پیشاب کی خرابی کے ساتھ جزوی و مکمل اندھے پن میں دست۔ دست کی تکلیف رات کو بڑھے۔ بواسیر، پاخانے میں خون آئے۔ مقعد کے اردگرد بہت سے مسے جو خوب تر ہوں۔ مقعد کے اردگرد نمایاں ابھار۔ بھگندر میں اس سے فائدہ پہنچا ہے۔ مقعد کے مسے اور زخم، رات دن بار بار پیشاب کرے، رات کو خصوصاً۔ بوند بوند پیشاب آئے، مقدار بڑھ جائے، پیشاب گدلا، سرخی مائل تلچھٹ۔ آتشک کے پرانے مریضوں کا سوزاک جبکہ آتشک کا علاج ٹھیک طرح پر نہ ہوا ہو۔ سپاری اور فوطوں پر زخم۔ سپاری، فوطوں یا گدا پر مسے۔ بائیں چڈے میں گلٹی (بد) خواہش نفسانی مٹ جاتی ہے، فوطوں کی سختی۔

بچہ دانی کی سختی بڑھ جائے۔ بچہ دانی کی گردن سخت۔ بچہ دانی اور خصیۃ الرحم کی پرانی سوزش۔ حیض بار بار اور بکثرت۔ خون جہاں لگے وہاں ابھار پیدا کرے۔ لیکوریا بکثرت اور زرد۔ اختناق الرحم رحم اور اس کے ہونٹوں کی سوزش۔ سوزاک اور ان کے غدود کا ورم۔ رحم اور رحم کے ہونٹوں میں گرمی جلن و خارش۔

گرم کمرے میں، گرم کپڑے پہننے سے، سیڑھیاں چڑھنے سے اور تیز چلنے سے دم گھٹنے لگے۔ رات کو دم کشی۔ رات کو خشک کھانسی کے دورے۔ دل کی خرابی سے کھانسی آئے۔ کھانسی میں زرد گاڑھی بلغم نکلے۔ پسلیوں کے نیچے نہایت تکلیف دہ اور جیسے تیز چلنے سے پسلیاں پھٹ پڑیں گی۔ سیڑھیاں چڑھتے وقت یا کوئی محنت کرنے پر بھی اسی قسم کی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دھڑکن ہو۔ جوش اور محنت سے دھڑکن ہوتی ہے۔ اگر کوئی یکا یک اس سے مخاطب ہو تو دھڑکن ہونے لگتی ہے، چھاتی میں شدید درد جو جگہ جگہ ہو۔ دل میں درد ہو۔ دل میں کھنچاؤ اور گھٹن کے ساتھ درد۔ وائرے دل میں شدید دباؤ۔ تشویش جس کا مرکز دل ہو۔ دھڑکن کی وجہ سے نیند نہ آئے۔ درد دل، دل کے اوپر کی جھلیوں کا ورم۔ دل کا دایاں حصہ بڑھ جائے۔ دل میں گٹھیاوات کا درد۔ دماغی محنت سے دھڑکن ہونے لگے۔ نبض کی چال تیز، کمزور، دل کی حرکت کمزور، گردن اور کنپٹیوں میں ٹپکن۔ دھڑکن شدید و بے قاعدہ۔

صبح کے وقت ہاتھ کانپیں۔ بازوؤں میں جھٹکے آئیں۔ بازو کے اگلے حصہ میں جلن اور گولی لگنے کا سا درد۔ کندھوں میں کھنچاؤ۔ گرم بستر اور آرام کے وقت تکلیف بڑھے۔ کندھوں میں کترن کے ساتھ درد۔ بازو اور انگلیاں سخت۔

پیروں کا استسقاء۔ ٹانگ کی لمبی ہڈی کا غیر معمولی ابھار۔ ہونٹوں کا ورم۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی انتہائی طور پر ذکی الحس۔ رات کو ٹانگ میں درد۔ پیروں میں جلن۔ پیروں کا درد، حرارت سے اور حرکت سے بڑھے۔ ہاتھ پاؤں اور ان پر سرد پسینہ۔ تمام اعضاء میں کھنچاؤ اور کرن۔ نچلے اعضاء میں خون جمع ہو جائے۔

دھڑکن، جوش کی وجہ سے بے خوابی۔ چونک کر اٹھے، خوف ناک خواب۔ غمگینی کے خواب آئیں۔

بپٹیشیا (BAPTISIA)

بپٹیشیا نئی بیماریوں میں کام آتا ہے۔ یہ خاص طور سے بہت کم عرصہ تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ لہٰذا صرف ان شکایتوں میں مفید ثابت ہوئی ہے جو زیادہ دیر تک نہیں چلا کرتیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ جلدی امراض میں اثر نہیں کرتا۔

لہٰذا یہ جسم میں گہرائی تک کام نہیں کرتا۔ یہ حال کی ان بیماریوں اور شکایتوں میں کام آتا ہے۔ جن کا کورس بہت سست رفتاری سے چلتا ہے اور سخت گھٹ جاتی ہے۔ مثلاً لال بخار، خناق، ٹائیفائیڈ اور گوشت کا سڑاو۔ اس میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ پراگندہ کی حالت دوسری دوائیوں کی نسبت کہیں سرعت سے لاتی ہے۔ آرسینکم، فاسفورس، رسٹاکس، اور برائی اونیا میں مذکورہ بالا قسم کی تکلیف اور بھی کہیں سستی سے نمودار ہوتی ہے۔ بپٹیشیا ٹائیفائیڈ قسم کے ان بخاروں میں مفید ہے جو بڑی سرعت سے نمودار ہوتے ہیں لہٰذا یہ ابتدائی اور حقیقی قسم کے ٹائیفائیڈ میں مفید نہیں ہے۔ جب کوئی شخص سردی، زکام، ملیریاز ہریلا پانی پینے یا خون کے پراگندہ ہونے سے پیدا شدہ کسی دوسری بیماری میں مبتلا ہو جائے اور چند ہی روز میں چارپائی پر جا پڑے اور ٹائیفائیڈ کے عام کورس یعنی چار پانچ یا چھ ہفتہ کی تکلیف میں نہ گزرا ہو تو بپٹیشیا کام کرے گا۔ پرانا، ابتدائی ٹائیفائیڈ اس سے کہیں سست رفتاری سے آتا ہے۔

بپٹیشیا خون کی اس پراگندگی میں کام آتا ہے۔ جس میں نہایت فاسد مادہ بہت بڑی مقدار میں ہو مثلاً پرسوت جور (زچگی کا بخار) لال بخار، مرض کا حملہ نہایت اتفاقیہ اور شدید ہوتا ہے اور اس میں یکا یک تبدیلی آتی ہے۔ اس میں پراگندگی کی علامتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ بڑی سرعت سے بڑھتا ہے۔ ہر دوائی کی تیزی، تندی، سرعت، حرکت، وقفہ اور اس کے رخ کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ بات علامتوں کو دیکھ کر سمجھ میں آجاتی ہے۔ آپ کسی شخص کو لیں جو کان میں، دلدل میں، کیچڑ میں، کام کرتا ہو۔ وہ زہریلی ہوا میں سانس لینے سے بیمار ہو گیا اور اب بے ہوش ہو گیا۔ شروع میں ہی غنودگی آگئی۔ یہ ساری تکلیف بتدریج نہیں آئی۔ یکا یک اور سرعت سے آئی۔ اب مریض بے ہوش ہے۔ وہ پژمردہ ہے۔ اس کے چہرے پر داغ پڑ گئے۔ دانتوں میں میل آگئی جو ٹائیفائیڈ کے کورس میں وقت سے بہت پہلے نمودار ہوئی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ آگیا اور یہ تکلیف بھی ٹائیفائیڈ کے کورس میں معمول سے بہت پہلے آئی۔ بات یہ ہے کہ جو مشاہدہ کرنے کا عادی ہے وہ جانتا ہے کہ وہ سب باتیں چند روز کے لئے ملتوی ہو گئی ہیں۔ اس دوائی میں تیسرے ہی دن میں پیٹ میں اپھارہ آجاتا ہے۔ منہ سے خون گرنے لگتا ہے اور سڑ الٹتا ہے۔ اس کے بدن سے اور اخراج سے خوفناک بدبو آتی ہے۔ ایسی گہری بے ہوشی آتی ہے جو ٹائیفائیڈ آنے پر بھی کئی دن تک نہ آتی۔ اسی لئے کہا ہے کہ اس میں بیماری کی چال بہت تیز ہوتی ہے۔ اس میں تندی، سرعت۔ مطلب یہ ہے کہ مریض بڑی جلدی سے موت کی طرف جانے لگتا ہے تھکان معمول کی نسبت زیادہ تندی سے بڑھتی ہے۔ مریض کو موت کی طرف جانے کے لئے دنوں اور ہفتوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ غنودگی آجاتی ہے، جونہی جگایا جائے، بے ہوشی آجاتی ہے۔ یہ کوئی مضائقہ نہیں کہ بیماری لال بخار ہے یا ٹائیفائیڈ۔ عمل جراحی کے بعد پراگندگی سے آیا بخار ہو یا

پرسوت جور یا کوئی اور بخار۔ مریض کو بخار ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کا چہرہ دیکھیں، اس سے بات کریں، اس کو الٹ پلٹ کر دیکھیں۔ اس کا جگا لیں اور اس کو یہ سمجھا دیں کہ آپ اس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا سمجھانا مشکل ہے تو آپ اس کے رویہ سے یہ سمجھیں گے کہ وہ نشے میں مخمور ہے۔ آپ کو بپٹیشیا کا مریض دیکھنے سے سب سے پہلا خیال یہی ہوگا۔ اس کی جلد پر داغ پڑ جاتے ہیں آپ نے شرابیوں کی داغ دار جلد دیکھی ہوگی اور یہ بیمار بھی پرانے شرابی جیسا ہو ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس دماغ معطل ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ وہ تذبذب میں ہوتا ہے۔ جب اسے جگایا جائے تو وہ کچھ کہنے کی کوشش کریگا۔ ایک دو لفظ کہے گا اور پھر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ غنودگی پھر آ جاتی ہے۔ بیماری خواہ کچھ ہی اور کوئی ہو خواہ کوئی سوزش ہو، خواہ کسی عضو پر ورم آیا ہو۔ اگر خون کی پراگندگی کی مذکورہ بالا علامتیں موجود ہوں اور ذہنی علامتیں بھی ملتی ہوں تو آپ سمجھ لیجئے کہ بپٹیشیا یقینی طور پر کام کریگا۔

بدن سے جو کچھ خارج ہو وہ سڑا ہوا ہوتا ہے۔ مردے جیسی بو آتی ہے۔ جس سے دماغ بھنا جائے۔ اگر پسینہ آیا ہو تو اس سے ترشی کی بو آتی ہے۔ بدبودار، تیز بو، جو دماغ میں چڑھ جاتی ہے۔ بدبو اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اگر مریض کا کمرہ کھلا رہ جائے تو سارے کا سارا گھر بدبو سے بھر جاتا ہے۔ پاخانے سے سڑی ہوئی بو آتی ہے اور اس قدر تیز ہوتی ہے کہ آپ کو گھر میں داخل ہوتے ہی اس کا احساس ہو جائے گا۔

اس دوائی میں ایک اور عجیب وغریب علامت پائی جاتی ہے۔ وہ ہے عجیب قسم کی ذہنی تذبذب۔ اس کے زیر اثر وہ اپنے ہی جسم کے مختلف اعضاء سے بحث کرتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں دو حصوں میں بٹ گیا ہوں۔ آپ اس کو جب بھی جگائیں، وہ اپنے وجود کے بارے میں محسوس کرتا ہے اور اپنے دوسرے ساتھی کے بارے میں باتیں کرنے لگتا ہے۔ کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ "اس کے پیر کا پنجہ انگوٹھے سے جھگڑا کرنے لگتا ہے۔" یا "ایک ٹانگ دوسری ٹانگ سے باتیں کرتی ہے۔" یا ایک عضو دوسرے عضو سے باتیں کرتا ہے جیسے اس کے اعضاء ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں۔ وہ ٹٹولتا ہے۔ آپ اسے پوچھیں کہ وہ کیا ڈھونڈ رہا ہے تو وہ کہے گا۔ "میں ان ٹکڑوں کو جمع کر رہا ہوں۔" مگر وہ اس کوشش میں ہرگز کامیاب نہیں ہوتا۔ درحقیقت وہ بے ہوشی میں ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے۔ اگر آپ کو بپٹیشیا کا مریض دیکھنے کا موقعہ ملے تو آپ کو ہر منٹ میں کوئی نہ کوئی ایسا معمہ ملے گا جس کو آپ حل نہ کر سکیں گے۔ جب تک آپ اس کو جگا نہ لیں۔ وہ غنودگی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ بکواس کرتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کے ہونٹ متواتر حرکت میں ہیں۔ آپ اس کو جگا کر پوچھیں کہ وہ کیا کر رہا تھا تو وہ ہاتھ ادھر ادھر مارتا ہے۔ جیسے کچھ تلاش کرتا ہو۔ "تذبذب میں جیسے نشہ میں مخمور ہو۔" بعض موقعے ایسے بھی آتے ہیں جب وہ قدرے ہوش میں ہوتا ہے۔ وہ بے چین ہوتا ہے اور سے نیند نہیں آتی مگر ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے۔ عام طور سے آپ اس کو ایک کروٹ کے سہارے، کتے کی طرح چپ چاپ پڑا دیکھیں گے۔ وہ نہیں چاہتا کہ آپ مخل ہوں۔ جب غنودگی کم ہوتی ہے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے اور کروٹیں بدلنے لگتا ہے۔ اس حالت میں وہ سو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے نہیں کر سکتا۔ وہ سوچتا ہے کاش یہ ٹکڑے جمع ہو جاتے تو میں آرام سے سوتا

اور یہ ٹکڑے جو ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہتے ہیں اسے بیدار رکھتے ہیں۔ سونے نہیں دیتے۔ جونہی آنکھیں بند ہوتی ہیں اس کا دماغ چکرانے لگتا ہے۔ بھٹکنے لگتا ہے۔ کند ذہنی خصوصا رات کو، غور و فکر سے نفرت، دماغ کمزور، ہر تکلیف میں آپ اسی طرح کی ذہنی علامتیں پائیں گے۔ خصوصا ان بیماریوں میں جو نہایت سرعت سے اتفاقیہ طور پر رونما ہوں۔ یہ تکلیفیں بھی اول بخار جیسی تند نوعیت کی ہوتی ہیں۔ مگر تو بھی ان میں بخار ہر وقت رہا کرتا ہے۔ اگر مناسب علاج نہ ہو تو ایسے مریض دس بارہ دن کے اندر اندر مر جایا کرتے ہیں۔ جبکہ عام طور پر معمولی ٹائیفائیڈ ہفتوں تک چلتا رہتا ہے اور بعض اوقات اگر نازک مرحلہ آتا بھی ہے تو چوتھے ہفتہ میں جا کر ایسا ہوتا ہے کہ مریض مر جائے۔ بدن سے جو خون خارج ہو اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ اور وہ بدبودار ہوتا ہے۔ سڑاند نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ منہ میں گلے سے جو کف آتا ہے وہ خون ملا ہوا اور سڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں دست بھی آتے ہیں۔ پتلے، پانی جیسے زرد۔ اس میں ٹائیفائیڈ کے نمونے کے اخراج ملتے ہیں۔ اصلی ٹائیفائیڈ کا پاخانہ پیلی مٹی کے آٹے جیسا زرد ہوتا ہے۔ دن میں کئی بار آتا ہے۔ نرم ہوتا ہے جیسے دلیا ہو۔ یہی نہیں کہ اس میں سیاہ پھوڑے اور کالے پت نہیں آتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ٹائیفائیڈ کے بہت سے مریضوں کا علاج کرتے کرتے مجھے بپٹیشیا کے بہت سے مریض دیکھنے کو ملے اور انہیں اس دوائی سے فوراً ہی آرام ملا۔ بپٹیشیا نے جن دستوں میں خصوصیت سے بہتر کام کیا ان کی رنگت سلیٹ سی سیاہ تھی یا بھوری تھی۔ تیز بو تھی جو دماغ کو چڑھ جائے۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس دوائی نے ان دستوں میں بھی فائدہ پہنچایا جو پانی جیسے پتلے تھے۔ رنگت سلیٹی جیسی تھی، سڑے ہوئے گوشت جیسی سخت بدبو تھی۔ ان کے ساتھ پژمردگی بھی تھی۔ اس نے ان دستوں میں بھی فائدہ کیا ہے۔ جس میں ٹائیفائیڈ کی علامتیں نہ تھیں۔ معمولی کمزوری لانے والے دست۔ اشد کمزوری، یہ کمزوری بھی یکا یک آتی ہے۔ تین دن کے اندر ہی وہ مرنے والا ہو جاتا ہے۔

سر درد بھی غیر واضح ہیں۔ جو اجتماع خون کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ ماتھے میں ہوتے ہیں۔ ان میں سر شدید درد ہوتا ہے۔ خصوصا گدی میں جیسا کہ ان بیماریوں میں ہوا کرتا ہے جن میں درجہ حرارت کم رہتا ہے اور جو کورس لے کر ختم ہوتی ہیں مجھے سر درد کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سر درد کی دوائی نہیں ہے۔ آپ اس کو محض سر درد کے لئے استعمال نہیں کر سکتے ماسوائے اس سر درد کے جو مذکورہ بالا قسم کی بیماریوں میں نمودار ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے سر میں خون جمع ہوتا ہو اور جو گدی میں بھی ہوتا ہے۔

اس میں آنکھ کی علامتیں اہم ہیں۔ اجتماع خون پایا جاتا ہے، سرخی آتی ہے۔ آنکھ اور آنکھ کے پچھلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔ کان اور ناک میں بھی اسی طرح کی علامتیں آتی ہیں۔ لیکن وہ سب بخار سے وابستہ رہتی ہیں۔ مگر جونہی ہم بپٹیشیا کے مریض کا چہرہ دیکھتے ہیں تو ہمیں داغ دار چہرہ نظر آتا ہے۔ مندرجہ ذیل علامتیں بھی آتی ہیں۔ "چہرہ گہرا سرخ، داغ دار، گرم، تمتمایا ہوا، دھندلا" بس اس میں ساری کہانی مضمر ہے۔ "جلن، چہرے میں گرمی، ماتھے اور چہرے پر نازک پسینہ، بے تاب، خوفزدہ" "جب جاگتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے کوئی خوفناک خواب دیکھا ہے۔

اب آپ منہ کی بات لیں۔ منہ، دانت، مسوڑے، زبان سب کے سب بپٹیشیا کے زبردست شاہد ہیں۔ زبان

متورم، پر درد، بدبودار سیاہ خون سے بھری ہوئی۔ خام زخموں سے بھری ہوئی۔ اکڑی ہوئی اور چمڑے کی طرح خشک۔ جیسے لکڑی کی بنی ہوئی ہو۔ یا جلے ہوئے چمڑے کی۔ زخمی زخم اس ساری دوائی میں پائے جاتے ہیں۔ زبان پر چھالے، زخم، یہ زخم پن کے سرے سے بڑے نہیں ہوتے۔ سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ سخت بدبودار ہوتے ہیں۔ قریب قریب ہوتے ہیں۔ سارے کا سارا منہ ان زخموں سے بھر جاتا ہے۔ ان زخموں سے گاڑھی سڑی ہوئی لار گرتی ہے۔ گلے میں بھی زخم بن جاتے ہیں۔ خام ہو جاتا ہے اور اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ گلے میں خناق کے سے زخم بن جاتے ہیں۔ ان کے ارد گرد کی جگہ تپتی رہتی ہے۔ رنگت اس کی گہری اور بدبودار ہوتی ہے۔ گلا سخت متورم ہوتا ہے اور بمشکل نگل سکتا ہے۔ بپٹیشیا ایسے خراش گلو اور منہ کے چھالوں میں مفید ہے۔ جہاں سڑاند شروع ہو چلا ہو۔ گلے کا سرطان۔ یہ زخم بڑی سرعت سے پھیلتے ہیں۔ یہ دراصل سرطان کے زخم ہوتے ہیں۔ دانتوں پر میل جمنے لگتی ہے جب مریض کو چند گھنٹے تک بے ہوش رہنے کے بعد جگایا جاتا ہے۔ تو بے ہوشی کے اس دوران میں اس کے ہونٹوں اور اس کے کونوں پر خشک خون جمع ہو جاتا ہے۔ یہ خون سخت بدبودار ہوتا ہے۔ منہ گلے اور دانتوں سے خون بکثرت آتا ہے۔ گاڑھی رطوبت نکلتی ہے۔ سڑی ہوئی۔ زبان سرخ اور درمیان میں خشک۔ حلق کی چھت متورم اور بے حس۔ منہ میں بدبودار یا تلخ جھگی کا سا ذائقہ۔ زبان کی رنگت سیاہی مائل۔ زبان خشک، مرکز میں بھوری، زبان پر موٹی بھوری میل کی تہہ۔ زبان زردی مائل سفید، کانٹے دار۔'' سارے منہ میں زخم۔ بپٹیشیا نے نوجوان ماؤں کے منہ کے چھالے اور زخم ٹھیک کر دیئے ہیں۔ بچوں کے منہ کے چھالوں میں بھی مفید ہے۔ جبکہ جگہ ماؤف کی رنگت دھندلی اور زخم چوڑے ہوں۔ منہ سڑا ہو اور تھکن بڑی سرعت سے آئے۔ بچہ یا اس کی ماں بڑی سرعت سے کمزور ہوتی جا رہی ہو۔ پژمردگی آ رہی ہو مگر اس کے ساتھ بخار نہ ہو۔ بپٹیشیا کے ان زخموں کے ساتھ عموماً بخار نہیں ہوتا۔ اکثر اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ بدن میں اس قدر طاقت نہیں ہے کہ بخار آئے۔ ٹائیفائیڈ میں جو بچوں کو یا ماں کو ہو منہ میں چھالے۔ زخم، منہ میں ایسے زخم جو سرطان کی قسم کے ہوں یا سڑاند والے ہوں۔ سارے منہ میں زخم جن سے سخت بدبو آئے۔ اس ساری تکلیف کے ساتھ رال منہ سے گرے۔

گلے کے زخموں میں سڑاند آ جائے۔ اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ زخم تیزی سے پھیلتے ہیں اور ان میں تکلیف نہیں ہوتی۔ جیسے سن ہوں، بے حس ہوں، مگر اس کے چھالوں میں تکلیف ہوتی ہے۔ حلق گہرا سرخ گہرے رنگ کے سڑے ہوئے زخم۔ ٹانسلز، کان کی پچھلی رگیں متورم۔ حلق میں سڑے ہوئے چھالے۔ ٹانسلز اور نرم تالو متورم۔ ان میں درد نہ ہو۔'' شدید سوجن، سڑاند، رنگت ارغوانی۔ ان زخموں کی رنگت جتنی گہری ہو، مگر شوخ سرخ نہ ہو۔ اتنا ہی بپٹیشیا یقینی ہے۔ میں نے آج تک یہ نہیں دیکھا کہ بپٹیشیا کی ذہنی علامتوں کے ساتھ شوخ سرخ رنگ ظاہر ہوا ہو۔ ان ذہنی علامتوں سے ظاہر ہے کہ خون خراب ہو رہا ہے۔ سڑ رہا ہے، پراگندہ ہو رہا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جلد کی رنگت میلی، دھندلی اور گہری ہو جاتی ہے۔ بلغمی جھلیوں کی رنگت بھی اسی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ اس طرح چمکدار سرخ یا گلابی بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بیلا ڈونا میں پایا جاتا ہے۔ بیلا ڈونا عام طور پر گہرا سرخ، شوخ سرخ ہوتا ہے۔ حالانکہ اس میں دھندلا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ مگر یہ دھندلا پن اتنا نمایاں نہیں ہوتا جتنا کہ بپٹیشیا میں پایا جاتا ہے۔ پھر بیلا ڈونا میں وہ سڑاند بھی نہیں پائی

جاتی جو کہ سوخر الذکر میں ملتی ہے۔

''خوراک کی نالی میں حلق تھے سے لے کر معدہ تک گھٹن۔'' یہ ایک اور علامت ہے۔ گلے کی خرابی کا اثر حلق کی تہ تک جاتا ہے۔ شروع میں حلق کے اس حصہ میں جہاں سے خوراک کی نالی شروع ہوتی ہے۔ گھٹن ہوتی ہے، بعد میں وہ مفلوج ہو جاتی ہے۔ پہلے پہل پتلی چیزیں گلے سے اترتی ہیں مگر مریض خوراک کا ٹھوس حصہ بالکل نہیں نگل سکتا۔ خوراک کا یہ حصہ خوراک کی نالی کے بالائی حصہ میں ہی پڑا رہ جاتا ہے اور یہ گھٹن لاتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے گولا اٹک گیا، گلا گھٹتا ہے۔ مریض خوراک کو نیچے اتارنے کی کوشش کرتا ہے مگر بے سود۔ خوراک کی نالی اسے واپس پھینکتی ہے۔ آخر کار وہ پانی پیتا ہے۔ پانی نگل سکتا ہے مگر خوراک نہیں۔ خوراک میں اگر ذرا سا بھی ٹھوس حصہ ہے تو وہ گلے کو روک لیتا ہے اور گھٹن پیدا کرتا ہے۔ نیٹرم میور اور چند دیگر دوائیوں میں بھی خوراک کی نالی میں سوداوی شکایات میں گھٹن ہوا کرتی ہے۔ مگر کمزوری کی اس حالت میں کوئی دوسری دوائی بھی کام کرتی ہے یا نہیں۔ یہ علامتیں اس میں بھی پائی جاتی ہیں یا نہیں، مجھے پتہ نہیں۔ اس میں خاص طور سے خوراک کی نالی کا لقوہ اور گھٹن پایا جاتا ہے۔ ''خوراک کی نالی میں یہ احساس جیسے وہ اوپر سے نیچے تک بند ہو گئی ہے۔ اس گھٹن کی وجہ سے نگلنے کی بار بار کوشش کرنا پڑتی ہے۔ گلے میں زخم، گھٹن کا احساس۔ صرف پانی ہی نگل سکے۔ بچے روٹی وغیرہ نہیں نگل سکتے۔ روٹی کا ذرا سا ٹکڑا بھی گھٹن پیدا کر دیتا ہے اور اسے نگلنا ناممکن بن جاتا ہے۔ بچہ صرف دودھ یا پانی ہی نگل سکتا ہے۔ رات دن سخت بدبودار ہوا خارج ہو۔ اس کے ساتھ سڑاند، بدبو، جلد کی رنگت دھندلی اور پژمردگی۔ آپ کو اور زیادہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہے یہ خناق ہے یا لال بخار، ٹائیفائیڈ کا بخار ہے یا کچھ اور۔ اتنی سی علامتوں کے سہارے آپ کسی خاص دوائی کا چناؤ کر سکتے ہیں۔ ''نگلنے والے اعضاء کا لقوہ۔'' ہر معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر دوائی میں سے خاص خاص باتیں نوٹ کرے۔ ان سے ملتے جلتے ان امور کو جمع کرے جن کے ملنے سے کوئی خاص دوائی مکمل بنتی ہے۔

پیٹ میں اپھارہ، معدے میں اپھارہ، یہ علامتیں ورم جگر میں ملتی ہیں، تب یہ دوائی مفید ہو گی۔ ان بیماریوں کے ساتھ ساتھ جن کی میں نے بحث کی ہے۔ معدے میں اپھارہ ضرور ہو گا۔ شکم کے دائیں بائیں پہلو میں انتہائی دکھن حتیٰ کہ ہاتھ نہ لگ سکے۔ کمے کے برابر اپھار اور یہ سب سڑاند ہو تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو اندھی آنت (اپنڈے سائیٹس) پر چاقو چلانے کی نوبت نہ آئے گی۔

''بدبودار، پژمردگی لانے والے دست۔ مقعد میں چھالوں کے ساتھ دست۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ فضلہ جہاں جہاں سے گزرتا ہے وہاں زخم بن جاتے ہیں۔ ''اپنے آپ دست نکل جائے۔ پیشاب اور پاخانہ بھی ان کمزوری کی بیماریوں میں نکل جائے۔'' ''گہری بھوری آنتوں اور خون ملا پاخانہ۔ بدبودار پاخانہ۔'' اس میں پیچش بھی آتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد رطوبت رک جاتی ہے۔ پیٹ انتہائی نازک، سڑاندگی۔ ساری علامتیں۔ خون کی پراگندگی، چہرے کی رنگت، یکا یک پژمردگی، یکا یک بے ہوشی آ جانا اور ان کے ساتھ آپ مذکورہ بالا ذہنی علامتیں ملا دیں تو بپٹیشیا کے پرست جوڑ کی تصویر مکمل ہو جاتی ہے۔ اب اگر مذکورہ بالا علامتیں چند روز تک چلتی رہیں تو ان کے ساتھ اعضاء کی بے حسی اور رعشہ بھی آ جاتا ہے۔ زبان جب

تو کانپتی ہے۔ سارا بدن کانپتا ہے۔ پژمردگی بڑھتی جاتی ہے۔ ہونٹ لٹک جاتا ہے اور مریض پیٹھ کے بل بے ہوش لیٹ جاتا ہے اور منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔ مریض بتدریج پائنتی کی طرف سرکتا چلا جاتا ہے۔ یہ لقوے کی خاص قسم کی کمزوری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پژمردگی بیماری کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ لیکن نزع کی اس حالت میں بپٹیشیا بخار کو توڑ دیتا ہے۔ یہ ٹائیفائیڈ بخار کو روک دیتا ہے جبکہ اس کی علامتیں صاف ہوں۔ پژمردگی اور بدن کانپے۔ پائنتی کی طرف سرکتا چلا جائے محسوس کرے جیسے موت کے قریب جا رہا ہو۔ نیم بے ہوشی کی حالت میں جبکہ مریض موت سے ہم کنار ہو رہا ہو۔ از حد غنودگی، غنودگی میں بکواس، نیم بے ہوشی کی حالت میں۔ "بدن سے جو کچھ بھی خارج ہوتی کہ سانس بھی بدبودار ہوتا ہے۔" پاخانہ اور پیشاب اور زخموں کی رطوبت سب کی سب سڑی ہوئی، بلغمی جھلیوں کے زخم۔

بریٹا کاربونیکا (BARYTA CARBONICA)

بریٹا کاربونیکا کا مطالعہ بڑا دلچسپ ہے۔ کیونکہ یہ پوری طرح آزمائی جا چکی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی جسمانی بناوٹ کی دوائی ہے۔ اس طرح کی دوائیوں کا مطالعہ ہمیشہ ہی دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ خصوصاً کم عرصہ تک کام کرنے والی دوائیوں کی نسبت یہ دوائیاں دیر تک اور جسم میں گہرائی تک کام کرتی ہیں اور مختلف قسم کے زہروں کا سد باب کرتی ہیں۔ اس دوائی کا تعلق بچوں کی انگلیف سے ہے۔ آپ عموماً کتابوں میں اس دوائی کے بیان میں لکھا ہوا دیکھیں گے۔ "نشوونما میں" بونے، ٹھگنا قد۔ اس کا ہمیشہ یہی سبب نہیں ہے کہ بچے قد میں چھوٹے رہ جاتے ہیں جیسا کہ اس دوائی کے بارے میں عام طور پر کہا جاتا ہے۔ جسم و ذہن کے ٹھگنے، دماغی ٹھگناپن۔ دیگر اعضاء کا ٹھگناپن۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ وقت سے پہلے تیار ہو جانے کا کیا مطلب ہے؟ ایسے جو غیر معمولی طور پر ہونہار ہیں اور ذہنی طور پر ترقی یافتہ تو ہم کہتے ہیں وہ اپنی عمر سے بہت آگے چلے گئے۔ وہ وقت سے پہلے تیار ہوئے ہیں۔ پہلے آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں اور سمجھ لیں اس کے کیا معنی ہیں۔ کیونکہ آپ کو بریٹا کارب میں اس کے سراسر خلاف حلیہ ملے گا۔ یہی ٹھگنے پن کا مطلب ہے۔ بچے معصیت کی باتیں دیر میں سیکھتے ہیں۔ ہاتھ، پاؤں ہلانا دیر میں سیکھتے ہیں۔ پڑھنا لکھنا دیر میں سیکھتے ہیں۔ بولنا دیر میں سیکھتے ہیں۔ حروف کا میل جول دیر میں سمجھتے ہیں۔ سوچنا سمجھنا دیر میں سیکھتے ہیں۔ ہاں بریٹا کارب میں بھی یہ بات ہے کہ مگر اس کا سبب قطعاً الگ ہے۔ پرانے طریقہ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں بھلے چنگے ہونے پر بھی بچہ دیر میں سیکھتا ہے کہ چلنا کیسے ہے۔ اس کے برعکس کلکیریا کارب میں بچے کے ہاتھ پاؤں کمزور ہوتے ہیں۔ پٹھے ڈھیلے ڈھالے ہوتے ہیں ہڈیاں نرم ہوتی ہیں لہٰذا وہ دیر میں چلنا سیکھتا ہے۔ دیر میں چلنا کلکیریا کارب کی علامت ہے۔ مگر "دیر میں چلنا سیکھنا" بریٹا کارب ہے۔ اس بارے میں یہ بوریکس اور نیٹرم میور سے بھی مقابلہ کرتا ہے۔ ان تینوں ہی دوائیوں کی ذہنی نشوونما میں ایک عجیب قسم کی قلت پائی جاتی ہے۔ وہ کچھ کرنا دیر میں سیکھتے ہیں۔ نشوونما دیر میں ہوتی ہے۔ مگر بریٹا کارب میں ان کا استعمال دیر میں سیکھنے کی علامت میں۔ سب سے اول ہے سب کا لیڈر ہے۔

آپ کو ایسے مریضوں کا علاج بھی کرنا پڑے گا جہاں دیر میں سیکھنے کی یہ علامت 18 سے 25 برس تک

کی نوجوان لڑکیوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ اب بھی وہی باتیں کرتی ہیں جو بچپن میں کرتی تھیں۔ وہ اب بھی وہ باتیں کہتی ہیں جو بچپن میں کہتی تھیں۔ "بچوں کی طرح باتیں کریں اور بچوں جیسے کام کریں۔" گڑیوں سے کھیلنا اور بیوقوفی کی باتیں کہنا۔ انہوں نے ابھی دوشیزگی میں قدم نہیں رکھا۔ انہوں نے ابھی تک عورت جیسے کام اور اس کے فرض نہیں سیکھے، نہیں سمجھے۔ ان میں عورت جیسی تمیز کی کمی ہے۔ وہ ابھی تک جوان نہیں ہوئیں۔ وہ ابھی تک چھوٹے بچوں جیسی معصوم باتیں ہی کرتی ہیں۔ یہی ذہنی ٹھگناپن ہے۔ نشوونما کی اس قلت کو سمجھنا اور پھر انہیں برائٹا کارب میں دیکھ کر سمجھنا۔ اس دوائی کو سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کی کچھ باتیں کریٹینس، سلفر اور کلکیریا کارب میں پائی جاتی ہیں۔ مگر ان کا اس دوائی سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ بظاہر یہ اس نشوونما کو ملتوی و معطل کر دیتی ہے۔ جو بچے کو نوجوان اور نوجوان کو سمجھدار بناتی ہے۔ جو بچے کو مرد یا عورت بنا دیتی ہے۔ کوتاہ قد انسان دیکھ کر مجھے برائٹا کارب کی یاد نہیں آتی۔ بلکہ ان لوگوں کو دیکھ کر اس کی یاد آتی ہے جو ابھی ذہنی طور پر بالغ نہیں ہوئے۔ جن کے اعضاء نے اپنا قدرتی فعل پورا کرنا نہیں سیکھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اعضاء مفلوج ہو گئے ہیں اور ان کی قدرتی ترقی و نشوونما رک گئی۔ ایک عضو رہ جاتا ہے۔ دوسرے ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر مجھے اس دوائی کی یاد نہیں آتی ہے۔ جسم کا کوئی ایک عضو مناسب ترقی حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور دوسرے اعضاء ترقی کر جاتے ہیں۔ گویا جسم میں جزوی ترقی ہوتی ہے اور جزوی نشوونما۔

اس دوائی کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ جسم کے سارے لمف غدود سے اس کو زبردست کشش ہے۔ سارے جسم میں لمف غدود بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ گردن کے لمف غدود ران کے لمف غدود اور پیٹ کے لمف غدود سب کے سب اس سے متاثر ہوتے ہیں گردن میں گانٹھ دار زنجیر بن جاتی ہے۔ کچھ اور باتوں کے ساتھ جن کی بحث میں جلد ہی کروں گا۔ اس کا مریض ایک عجیب و غریب تصویر بن جاتا ہے۔ بدن سوکھتا ہے جو شخص کبھی موٹے تازے تھے، بتدریج سوکھ کر کانٹا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ انہیں کھانے پینے کو بخوبی ملتا ہے۔ اس میں پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ یہ ایسے بچوں کے سوکھا سان میں مفید ثابت ہوا ہے جن کے غدود بڑھ گئے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ رگ و ریشے سوکھ گئے، اعضاء سوکھ گئے، ذہنی ارتقاء رک گیا۔ یہ برائٹا کارب کا مکمل سوکھیا سان ہے۔

مریض کو سردی لگتی ہے۔ وہ سردی سے گھبراتا ہے۔ مریض خوب کپڑے اوڑھنا چاہتا ہے۔ ازحد کمزوری اور سست نبض۔ اس کی اہم علامت ہے۔ مریض لیٹا رہتا ہے کیونکہ اسے کھڑا ہونے اور بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ کمزوری کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہے۔ اس کے درد حرکت سے اور کھلی ہوا میں بڑھتے ہیں۔ اس کی تکلیف سردی سے بڑھتی ہے۔ بڑھے ہوئے غدود کھلا رہنے سے نازک ہو جاتے ہیں اور ان میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ ٹانسلز بتدریج بڑھتے رہتے ہیں۔ گردن کے غدود سائز میں بڑھتے ہیں۔ سخت تر ہو جاتے ہیں۔ سردی لگنے سے ان کی تکلیف بڑھتی ہے۔

"غدود سخت اور متورم ہو جاتے ہیں۔ غدود کی سوزش اور ان میں پیپ آ جائے۔" پیپ آنا اس دوائی میں شامل ہے۔ غدود بتدریج سخت تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ریشوں کی تہہ سخت ہوتی چلی جاتی ہے۔ کھلی سطح

بھی سخت ہو جاتی ہے۔ چیچک، لال بخار، کن پیڑ سردی زکام یا ملیریا بخار کے بعد جب بچے کی نشوونما رک جائے اور وہ ٹھگنا رہ جائے۔ ایسی حالت آجائے جس میں وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ایسی حالت جو اس نے اب حاصل کرلی اور جس میں اس کی ترقی رک گئی۔ اس سے بچے کا بدن سوکھنے لگتا ہے۔ اس کا سارا بدن کمزور ہونے لگتا ہے۔ ماسوا پیٹ کے بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ (جلودر) شروع میں ہی ان باتوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ علامتیں تو محض بنیاد تیار کرتے میں مددگار بنتی ہیں اور تکلیف بعد میں نمودار ہوتی ہے۔

اس دوائی کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو آپ بڑی عمر میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ بچپن کی حالت ہے۔ یہ نوجوان کی حالت ہے مگر نشوونما رک گئی ہے۔ اس سے کوئی مطلب نہیں کہ یہ ترقی کب رکی۔ بچپن میں نوجوانی میں، یا بڑھاپے میں یا پچاس برس کی عمر میں۔ سوال زیر بحث ہے کہ ترقی رک گئی ہے۔ بعض عجیب حالات میں جن کا ہم بخوبی جائزہ نہیں لے سکتے۔ کسی شخص کے چہرہ سے بڑھاپا نظر آتا ہے۔ ہم اس کو مناسب وقت سے پہلے آنا بڑھاپا کہتے ہیں۔ بریٹا کارب ان پرانی اور ضدی شکایتوں میں کام دیتا ہے جو جسمانی یا دماغی کثرت کار، ملیریا یا بہت دیر تک دماغی محنت کرتے رہنے یا ذہنی کوفتوں کا نتیجہ ہوں بشرطیکہ چہرے سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اپنی عمر کی نسبت زیادہ عمر والا ہے۔ اس پر بڑھاپا وقت سے بہت پہلے آگیا۔ لہٰذا اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مریض بچہ ہے یا بوڑھا۔ اسی لئے بڑھاپے کو دوسرا بچپن کہا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں اس بات پر ہمیشہ افسوس ہوتا ہے جب ہم ستر برس کے کسی شخص کو بچوں جیسی حرکتیں کرتے دیکھتے ہیں۔ انہیں بچوں جیسا معصوم ہی پاتے ہیں۔ اس کا مطلب صرف کمزوری ہی نہیں ہے بلکہ یہ بچوں کا سا رویہ ہے۔ بچوں کی طرح کام کرنا اور انہی کی طرح باتیں بنانا۔ لہٰذا وقت سے پہلے آئے بڑھاپے میں ہمیں بریٹا کارب کا دھیان آیا کرتا ہے۔

بریٹا کارب نے چربی کی گانٹھوں، رسولیوں، سرطان اور دق کی نوعیت کے خارجی پھوڑوں میں فائدہ کیا ہے۔ ان کے دردوں اور تکلیفوں کو کم کر دیتا ہے اور سرطان کی تکلیف میں مریض کی عمر بڑھا دیتا ہے۔

ذہنی طور پر یہ دوائی قابل مطالعہ ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان ذہنی علامتوں میں رگ و پٹھوں کی تبدیلیوں کے نشان ملے جلے رہتے ہیں۔ بریٹا کارب کا مریض بچہ غیروں کو گھر میں آیا دیکھ کر کسی نہ کسی سامان کی آڑ میں چھپ رہے گا۔ جیسے اس کو شرم آگئی ہو اور وہ ڈر گیا ہو وہ طرح طرح کی عجیب و غریب باتیں سوچتا ہے۔ وہ باتیں کرتا ہے یا ہنس دیتا ہے وہ ترقی کرتا نظر نہیں آتا۔ بظاہر اسے پڑھانے لکھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ بار بار وہی باتیں دہراتا رہتا ہے جن کے نہ کرنے سے اسے باز رہنے کی تلقین کی جاتی ہے اور آپ اسے جو کچھ سکھانا چاہتے ہیں وہ اسے سیکھتا نہیں ہے۔ یا تو بچہ آپ کی بات سمجھتا نہیں یا پھر آپ اس کو جو کچھ سمجھاتے ہیں وہ اس کو یاد نہیں رہتا۔ یا پھر وہ کوئی بات اپنے ذہن میں نہیں رکھ سکتا۔ ماں حیران رہتی ہے کہ یہ بچہ کچھ سیکھے گا بھی یا نہیں سکول ماسٹر بھی یہ رپورٹ دیتا ہے کہ اس بچے میں سیکھنے، پڑھنے لکھنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ ایسے بچے کو نہ سکول ماسٹر سکھا سکتا ہے نہ اس کی ماں ہی کچھ سکھا پڑھا سکتی ہے۔ اگر اس کو اپنے میٹریا میڈیکا کا بخوبی علم ہے تو وہ ایسے بچوں کو نشوونما حاصل کرنے میں بخوبی مدد دے سکتا ہے۔ وہ ایسے بچوں کا سدھار کر سکتا ہے۔ جن کی ہڈیاں کمزور پڑ رہی ہوں۔ جو کمزور بدن ہوں جو دوسروں کے مدد پر

ہی انحصار رکھتے ہوں اور جو صرف چھوٹے موٹے کام ہی سرانجام دے سکتے ہوں۔ ہومیو پیتھک معالج چھوٹے ننھے بچوں کو ہاتھ پیر کے بل چلتے ہی دیکھ کر یہ سمجھ سکتا ہے کہ بچے میں کیا کمی ہے اور اس کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے۔ کیا یہ کم قابل تعریف بات ہے؟ اس کے لئے ان تمام طاقتوں (پوٹینسی) کی ضرورت ہے جو خاص خاص قسم کی جسمانی بناوٹوں کو سدھارنے کے لئے کار آمد ہوتی ہیں۔ بعض کے لئے درمیانی طاقت (پوٹینسی) کی ضرورت ہوگی۔ بعض کے لئے نہایت کم اور بعض کے لئے اونچی طاقت کی ضرورت پڑے گی۔ ہمیں اپنے بچوں کو ان چیزوں سے محروم نہ رکھنا چاہیے جن کی انہیں ضرورت ہے۔ ان کی بہترین نشوونما ہمارا مطمح نظر مقصود ہوتا ہے۔

کتابوں میں درج ہے۔ "سمجھ بوجھ کی کمی" میں جو کچھ اوپر بتا آیا ہوں کیا اس سے یہ امر واضح نہیں ہوا کہ اس دوائی میں کون سی بڑی خوبی ہے؟ اور یہ کہ اس دوائی میں وہ کیا خصوصیت ہے جو دوسری دوائیوں میں نہیں پائی جاتی۔ تاہم اگر آپ نے یہی علامت پہلے ہی پڑھ لی ہوتو آپ اسے کچھ نہ سمجھ سکے ہوں گے۔"

سمجھ بوجھ کی کمی" خصوصاً بڑھاپے میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ اس قسم کی کند ذہنی نہیں ہے۔ جس کو ہم چکرانا کہتے ہیں۔ اس کا ذہن صاف نہیں ہوتا۔ ہم یہ بات دیکھ چکے ہیں کہ اس دوائی کا سمجھ بوجھ پر کیا اثر ہے۔ یہ یادداشت پر اثر کرتی ہے۔ یہ کمزوری کی حالت سے ابتدا کرتی ہے اور اس میں بتدریج اضافہ کرتی ہے۔ آپ اس کو انتہا تک لے جائیں تو کمزوری بھی اسی نسبت سے آتی رہے گی۔ ذہنی ترقی کرنے کے باقاعدہ مرحلے آتے ہیں۔ مثلاً یادداشت دھندلی پڑنے سے لے کر مکمل طور پر حافظہ کی کمزوری تک۔

جب بریٹا کارب کا کوئی مریض بچہ آپ کے دواخانے میں آئے گا تو وہ آپ کے پاس بیٹھ کر اپنے چہرے کو ہاتھوں سے ڈھانپ لے گا اور انگلیوں میں سے آپ کی طرف جھانکے گا۔ شرمیلی طبیعت، شرمسار، ہر بات پر ڈر جائے۔ اجنبیوں سے ڈرے۔ یہ باتیں چند دیگر دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہیں مگر اس دوائی کی یہ خاص علامتیں ہیں۔ جھریوں والا چہرہ، بیماروں جیسا چہرہ اس میں چھپنے اور شرمانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ بچہ کھیلنا پسند نہیں کرتا۔ وہ کونے میں بیٹھا رہتا ہے۔ اگر وہ لڑکا ہے تو اپنے گھوڑے کی طرف توجہ نہیں دیتا اور اگر لڑکی ہے تو اپنی گڑیا کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ بس خاموشی سے بیٹھی رہتی ہے۔ اس کے چہرے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے اس میں سوچنے کی اہلیت نہیں ہوتی۔ بچے بڑھ جاتے ہیں مگر ان میں عمر کی کوئی خصوصیت پیدا نہیں ہوتی۔ سوچنے سمجھنے کی اہلیت نہیں آتی۔ مناسب جسمانی نشوونما نہیں ہوتی۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ کالسیکم کے مریض کی طرح وہ ہمیشہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے قیاس و وہم سے پر، فرضی فکر و تردد کا زور بے شمار قیاسی شکایتیں جیسے آرسینکم میں پائی جاتی ہیں۔ بچہ ہمیشہ چڑچڑا رہے۔ ہر وقت ناراض رہے۔ ہر شکایت میں کسی نہ کسی عضو کی تکلیف یا ذہنی علامتیں موجود رہتی ہیں۔ "وہ اپنی تکلیف کے بارے میں جتنا بھی سوچتا ہے، تکلیف اتنا ہی بڑھتی ہے" اگر وہ اپنی تکلیف کے بارے میں سوچے تو اس میں فوراً ہی اضافہ ہو جاتا ہے۔ دماغی محنت کی زیادتی سے پیدا شدہ وقت سے پہلے آیا بڑھاپا اور حافظہ کی کمزوری۔

"تکلیف دہ سر درد" دماغ میں دباؤ بوجھ" دماغ میں ڈھیلے پن کا احساس جیسے دماغ ادھر ادھر لڑھک رہا

ہو۔ جیسے اٹھتا اور گرتا ہو۔ سر ہلانے یا اتفاقیہ جھٹکا لگنے سے سر میں حرکت کا احساس۔ محسوس ہو جیسے سر ادھر ادھر حرکت کرتا ہے۔ دماغ بھی اس کے ساتھ ہی حرکت کرنے لگتا ہے۔ "دباؤ کے ساتھ سر درد" تازہ ہوا میں اور کھلی ہوا میں سر درد گھٹتا ہے اور گرمی سے بڑھتا ہے۔ یہ بات اس کی عام حالت کے خلاف ہے۔ برٹا کارب کی عام حالت میں تکلیف سردی سے بڑھتی ہے۔ مگر اس کا سر درد ٹھنڈی ہوا میں گھٹتا ہے۔ عموماً برٹا کارب کا مریض گرم و سردی کے موسم کی شدت برداشت نہیں کر سکتا۔ موسم میں اس کو کوئی طرح کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ مثلاً گرمی کے موسم میں گردش خون بڑھ جاتی ہے اور مرگی کی سی حالت آتی ہے۔ یہ سر میں ایسی بہت سی تکلیفیں پیدا کرتا ہے جو مرگی کے مشابہ ہوتی ہیں اس میں لقوے کی ایسی حالتیں بھی نمودار ہوتی ہیں جو عموماً مرگی کے پرانے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ دوا نازیوں کے قدرتی فعل کو بحال کرنے میں نہایت مفید ہے۔ یہ فاسفورس مد مقابل ہے اور مرگی ان پرانی تکلیفوں کے لئے شاندار دوائی ہے۔ جو خون کی رگیں پھٹ جانے سے ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے رگوں کے فعل پر زور پڑتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد دباؤ کے ساتھ سر درد و دماغ میں دباؤ کا احساس۔

ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو جن کی میں نے اوپر بحث کی ہے سر پر پھنسیاں نکل آیا کرتی ہیں۔ سر پر اگیزیما ہو جاتا ہے جو چیز کسی بھلائی کے لئے نکلی تھی۔ وہ مرہم اور دیگر خارج علاج سے دبا دی گئی۔ "کھوپڑی پر تر سکری جمتی ہے چاند پر خشک پھنسیاں۔ سر کے بال جھڑیں گنجاپن۔" سر کی تکلیفیں اور ذہنی کھنکنا پن۔ سمجھ بوجھ کا نقص جو پھنسیاں دب جانے کا نتیجہ ہو۔

اس میں آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ "کگرے پپوٹے موٹے ہو جائیں۔ آنکھ کی ساری بلغمی جھلیاں اور رگ و ریشے موٹے ہو جائیں۔ انگوری پردے پر سفید" آنکھ کے مختلف پردوں میں پیپ آ جائے۔ اس سے موتیا بند میں آرام ہوتا ہے۔ بینائی کی مختلف کمزوریاں دور ہوئی ہیں۔ خصوصاً دھند، غبار جیسے پردہ میلا ہو گیا تھا۔ چھوٹا سا پچھ (برٹا آیوڈائیڈ) جالا، جیسے کہرے میں سے دیکھتا ہے۔ یا جیسے آنکھ کے آگے دھواں چھایا ہوا ہے۔ "پردے کا زخم، آنکھ کے آگے چھوٹے چھوٹے سفید دھبے آئیں اور اس سے بینائی خراب ہو جائے۔ صبح کے وقت آنکھ چپک جائے۔ گوہانجنی۔ اوپر کے پپوٹے میں بوجھ کا احساس۔" ابرو میں بوجھ کا احساس اور اس کے ساتھ ماتھے میں دباؤ کے ساتھ درد۔ یہ دباؤ آنکھ تک محسوس ہو جیسا کہ کاربو ویج، کاربو اینملس اور نیٹرم میور میں ہوتا ہے۔ عموماً مریض سارے ماتھے کو ہاتھ سے پکڑتا ہے اور کہتا ہے۔ "میں محسوس کرتا ہوں جیسے ماتھا آنکھ کی طرف دبا آ رہا ہے۔

کان میں بہت طرح کی آوازیں آتی ہیں خصوصاً سانس لینے کے ساتھ نگلنے پر اور چبانے پر گڑگڑاہٹ اور پھڑپھڑاہٹ کی آواز آئے۔ لیٹ جانے پر تسکین ملے۔ اس کا اثر خاص کر دائیں کان پر ہوتا ہے۔ سانس لیتے وقت کان میں پانی بہنے کی سی آواز۔" کان کے آس پاس پھنسیاں، کان کے ارد گرد کے غدود کا ورم اور پھنسیاں نمودار ہوں۔ "سخت کن پیڑ ابتدا میں اسے معمولی سوزش سمجھا جائے۔ مگر آخر کار وہ مستقل طور پر بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہمدردی کے طور پر گردن کے دوسرے غدود بھی پھول جاتے ہیں اور کان میں کئی طرح کی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ کان کے نیچے گردن میں لمف غدود کی

سوزش۔ (برئیٹا میور، تھیو بر کیو لینم) بعض اوقات جبڑے کے نچلے غدود بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ٹانسلز بھی بڑھ جاتے ہیں اور پھول جاتے ہیں، سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ سارے غدود پھول جاتے ہیں اور ذرا سی سردی لگتے ہی بڑھ جاتے ہیں۔ موسم کے یکا یک بدل جانے سے بھی پھول جاتے ہیں۔ بڑھے ہوئے غدود کے لئے حیرت انگیز دوائی ہے۔ کتابوں میں تو یہ بھی درج ہے کہ یہ دوائی اس وقت کام آتی ہے جب پیپ آ چکی ہو۔ مگر میں تو عمر بھر پیپ کے لئے اس کو مفید نہیں پا سکا۔ عموماً سوزش کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ دوائی ٹانسلز میں پیپ پڑ جانے کی حالت میں مفید ہے۔ مگر عرصے کے تجربے کے بعد میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ٹانسلز کی پیپ کے لئے اس کا نمبر سب سے آخر میں آیا۔ لہٰذا میں اس مشاہدے کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا اور نہ قابل اعتبار ہی مانتا ہوں۔ تاہم یقینی طور پر اس میں پیپ آتی ہے۔ جو ٹھنڈک لگنے سے بتدریج بڑھتی ہے۔ بڑھے ہوئے ٹانسلز سرخ ہو جاتے ہیں، سوجن آ جاتی ہے اور ان میں درد ہونے لگتا ہے۔ آخر سوجن و درد گھٹ جاتا ہے۔ مگر آخری بار سردی لگنے سے ٹانسلز پہلے کی نسبت زیادہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اس طرح ٹانسل بڑھتا رہتا ہے۔ بچوں کی حالت میں وہ اکثر کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ بعض حالتوں میں انہیں کاٹ دینا ہی ضروری تھا۔ خاص کر جب کہ ان کی وجہ سے نگلنے میں اور بولنے میں سخت تکلیف ہوتی ہو۔ دو تین بار مجھے اپنی قابلیت کے مطابق بہترین دوائی دینے پر بھی بڑھے ہوئے ٹانسلز ٹھیک کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔ تب مریض سرجن کے پاس گئے اور ٹانسلز کٹوا دیئے۔ تاہم مجھے امید ہے کہ وہ ٹانسلز ٹھیک ہو جانے چاہئیں تھے۔

ہنی مین نے آرگنن میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے بارے میں ایک صاف ہدایت دی ہے اور وہ یہ کہ جب تک کسی دوائی کی علامتیں بالکل صاف نہ ہوں، آپ کسی کرشمہ کی امید نہ رکھیں۔ محض ٹانسلز کا بڑھ جانا ہی ایسی بات نہیں ہے جس کے سہارے آپ دوائی تجویز کر سکیں۔ دوائی کی تجویز کرنے کے لئے درجنوں بار انکل لگائیں اور ممکن ہے آپ ہر بار ناکام ہی رہیں۔ دوائی کے بارے میں انکل لگانا نہایت بری بات ہے۔ تاہم ہمیں بچوں کے ایسے بڑھے ہوئے ٹانسلز دیکھنے کو ملتے ہیں جن کے لئے دوائی تجویز کرنے کے واسطے بظاہر کوئی علامت نہیں ہوتی۔ دوائی تجویز کرنے کے لئے علامتیں بھی وہ ہونی چاہئیں جو مریض کی نمائندہ ہوں، نہ کہ غدود کی اور نہ تبدیل شدہ رگ و ریشہ کی۔ جب بھی کبھی سرجن کی مدد لینا پڑے تو آپ کو پچھتاوا ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک طرح کا جسمانی نقص خریدنا ہے۔ تاہم ایسی باتیں ہیں جو کرنا ہی پڑتی ہیں اور ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ یہ طریقہ مریض کے لئے نقصان دہ ہے۔ مریض کا آپریشن کرنا ہی پڑتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے نوکر رکھنے پڑتے ہیں تاکہ مریض سال دو سال تک جب تک بہتر نہ ہو جائے، وہ اس کی نگرانی کرتے رہیں۔ سرجن کو ہمارے پاس ہمیشہ ہی جگہ مل سکتی ہے۔ لیکن آپ کو معالج کی حیثیت سے اپنا فرض پہلے پورا کرنا چاہئے۔

چہرے پر پھنسیاں، چہرہ بیماروں جیسا، اکثر ارغوانی، سرخ پھولا ہوا، یا کمزور اور سوکھا ہوا۔ بوڑھوں جیسا اور جھریوں والا۔ بچہ اپنی اصل عمر سے بڑا معلوم دے جیسا کہ ہم نیٹرم میور اور کلکیریا کارب میں پاتے ہیں۔

اس کے ساتھ چہرے کی تکلیف، دانت کی تکلیف، خصوصاً گلے کی تکلیف، جبڑے کے نیچے گردن تک کے غدود بڑھے ہوئے۔ لال بخار کے بعد کان کی تکلیف، کن پیڑے، جو لال بخار کے بعد آئے۔ اس کے ساتھ ہی جبڑے کے نچلے غدود کی تکلیف۔ اکثر لال بخار جسم میں بہت سی تکلیفیں پیدا کرتا ہے، خصوصاً جب کہ اس کا علاج مناسب طور پر نہ ہوا ہو۔ اس کا علاج کسی ایلوپیتھ نے یا کسی اناڑی ہومیوپیتھ نے کیا ہو۔ اناڑی ہومیوپیتھ وہ ہے جو اپنے اعتقاد کے مطابق ردعمل کا انتظار نہیں کرتا۔ جو اپنی دوائی کو کام کرنے کا پورا پورا موقعہ نہیں دیتا۔ اندھا دھند دوائی دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ جب لال بخار اپنا کورس ختم کر چکا ہوتا ہے تو بھی مریض خوفناک طور پر بیمار رہتا ہے۔ اس کے کان میں تکلیف ہو جاتی ہے، غدود پھول جاتے ہیں اور اکثر گردے پر بھی اثر ہوتا ہے۔ جب کان کی تکلیف نمودار ہوتی ہے اور گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں تو یہ ان دوائیوں میں سے ہے جن کا بغور مطالعہ کیا جانا چاہئے۔

"بوڑھوں کی زبان کا لقوہ، بوڑھوں کی زبان کی کمزوری، بوڑھوں کی زبان کی سختی، وقت سے پہلے کا بڑھاپا اور پٹھوں کی کمزوری۔"

اس میں نزلہ بھی پایا جاتا ہے۔ ناک، گلے، نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں کف جمع ہو جاتا ہے۔ یہ ان بوڑھوں کے لئے بڑی مفید دوائی ہے جن کی سانس کی بڑی نالی میں گڑگڑاہٹ ہوا کرتی ہے۔ موسم کے ٹھنڈا ہوتے ہی، سردی لگتے ہی، اس کی گڑگڑاہٹ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سانس گڑگڑاہٹ کے ساتھ لے۔ ایسی بہت کم دوائیاں ہیں جن میں بوڑھوں کی چھاتی میں اس شدت سے گڑگڑاہٹ ملے۔ یہ بات بخوبی یاد رکھو۔ برینا کارب ان میں سے ایک ہے۔ سینیگا، اموینم اور برینا میوریاٹیکم کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ جب کسی 80 برس کے بوڑھے کی چھاتی میں ہر وقت گڑگڑاہٹ ہوتی ہو، یہ بوڑھا موسم گرما میں بھلا چنگا رہتا ہو اور سردی آتے ہی اس کی تکلیف بڑھ چلی ہو۔ اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو امونیا کم سے ہی فائدہ ہوگا۔

اس میں سوزش گلو کی کئی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً "حلق و ٹانسلز کا ورم"۔ یہ گلے کے نزلے کی عام دوائی ہے۔ گلے میں دانے پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا حلق چمکدار ہو جاتا ہے۔ وہ کھردرے دانوں سے بھر جاتا ہے۔ ہر بار سردی لگنے سے متورم ہو جاتا ہے۔ جب بھی کرہ ہوائی میں سردی بڑھے، ٹانسل بڑھ جاتے ہیں۔ بچوں کی حالت میں تو وہ فوراً ہی متورم ہو جاتے ہیں۔ برینا کارب ایسے بچوں کے ٹانسل کی تکلیف میں کام دیتا ہے جن کے ٹانسل اور دیگر غدود بھی بڑھے ہوئے ہوں۔ جو ذہنی طور پر ٹھٹکنے ہوں اور لکھنا پڑھنا معمول سے نہ سیکھ رہے ہوں۔ مگر یاد رکھئے یہ جسمانی علامتیں ہیں۔ آپ کو محض بڑھے ہوئے ٹانسل کے لئے ہی دوا تجویز نہیں کرنا ہے "ٹانسل کی سوزش" اس میں سوزش بیلاڈونا کی طرح شدید نہیں ہوتی۔ یہ سوزش رات کو بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں پیپ جلدی سے پڑتی ہے۔ یہ تکلیف سردی لگنے کے کئی دن بعد نمودار ہوتی ہے اور بتدریج بڑھتی ہے۔ برینا کارب کے ورم ٹانسل کی یہی خصوصیت ہے۔ جب کہ بیلاڈونا میں تکلیف بڑی شدت و سرعت سے آتی ہے۔ ہیپر میں بھی تکلیف بڑی شدت سے آتی ہے اور پیپ پڑ جاتی ہے۔ ٹانسل کے ورم کے لئے ایک اور دوائی ہے جس میں کام میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ حرارت سے آرام ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ مگر ہے بہت کام کی چیز، وہ ہے گیموسیلا۔ یہ خصوصیت سے اس وقت کام دیتی

ہے جب مریض چڑچڑا ہو۔ درد کو حرارت سے راحت ملتی ہے اور وہ نہایت شدت سے نمودار ہوتا ہے۔ اس سوزش کو غلطی سے پیلا ڈوبا کی سوزش سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر کیموملا اس کو مستقل طور سے آرام کر دیتا ہے۔ "گلے میں جیسے ڈاٹ لگی ہوئی ہے۔" اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ٹانسل بہت زیادہ پھول گئے ہیں۔ وہ گیند کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ یا جیسے گلے میں بڑا سا گولا اٹکا ہوا ہے۔ اس سے آواز بدل جاتی ہے، بولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ "گلے میں بہت جلن، پانی یا دودھ کے سوا اور کوئی چیز نہ نگل سکے۔" اس خراش کی وجہ سے گلے میں ہر وقت گھٹن ہوتی رہے۔ گلے میں گھٹن، اینٹھن، کھنچاؤ، نگلتے وقت خوراک کی نالی میں بھی اینٹھن و گھٹن ہوتی ہے۔ خصوصاً سوداوی مزاج والوں میں اور ان لوگوں کو جن کی صحت مستقل طور پر برباد ہو گئی ہے۔ "خوراک کی نالی میں اینٹھن، نگلنے میں مشکل" خوراک کا گولا نالی میں قدرے نیچے تک چلا جاتا ہے۔ اس سے اینٹھن ہوتی ہے، گلا گھٹتا ہے اور نالی بند ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی گھٹن کالی کارب، اگنیشیا اور مرک کار میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ برائٹا کارب کی بھی اہم علامت ہے۔ مگر مرک کار میں زیادہ زبردست اور نمایاں ہوتی ہے۔

کھانے پینے، بھوک اور معدے کی تکلیفیں سب کی سب ایک ساتھ چلتی ہیں۔ منداگنی، کھانا کھانے کے بعد معدے میں طرح طرح کی گڑبڑ اور ناپسندیدہ احساس۔ مثلاً درد معدہ، اپھارہ، "کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد" "کھانا کھانے کے بعد انتہائی کمزوری، پیٹ سخت اور تنا ہوا۔" "انتڑیوں کے غدود متورم اور سخت، پیٹ بڑھا ہوا، پیٹ کے پٹھے کچھ بھی برداشت نہ کریں۔" اس کے ابتدائی مرحلے میں انتڑیوں کے غدود کی سوجن میں فائدہ کیا ہے۔ اس نے بچوں کا بڑھا ہوا پیٹ ٹھیک کیا ہے جب کہ اعضاء سوکھنے لگے ہوں۔ سارا ہی بدن سوکھنے لگا ہو۔ غدود پھول کر گانٹھ کی طرح ہو گئے ہوں اور ذہنی ارتقا رک گئی ہو۔

اس میں دائمی قبض بھی پائی جاتی ہے۔ "سدے جو بمشکل خارج ہوں، پاخانہ سخت اور ناکافی۔" "مقعد کے فعل کی سستی، پاخانہ اور پیشاب کے وقت بواسیر کے مسے باہر نکل آئیں۔"

مردانہ اعضاء تناسل میں عجیب و غریب علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں خواہش نفسانی اور جماع کی اہلیت قطعاً مٹ جاتی ہے۔ عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور مکمل نامردی آ جاتی ہے۔ "عضو ڈھیلا، نامرد، خواہش جماع گھٹ جائے، پروسٹیٹ پھول جائیں، خصیے سکڑ جائیں۔" "یہ مثانے کی نالی سے رطوبت کے پرانے اخراج کو روکتا ہے۔ سفیدی مائل رطوبت جو مدت سے اور بغیر درد آ رہی ہو۔ بدبودار رطوبت اور ورم نہ ہو۔" "اعضاء بے حس ہیں۔"

عورت کو بھی بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ مثلاً خصیۃ الرحم سکڑتے ہیں، چھاتیاں سکڑتی ہیں مگر لطف غدود پھیلتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ سفیدی مائل گاڑھا لیکوریا جو متواتر گرتا رہے۔ بعض اوقات رطوبت کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور حیض آنے سے پہلے ایک ہفتہ تک زور رہتا ہے۔

کچھ جسمانی کمزوری کے ساتھ نرخرے میں تکلیف ہوتی ہے جیسے لقوہ ہو گیا ہو۔ آواز قطعاً بیٹھ جاتی ہے۔ "یا کچھ پھٹی ہوئی بیٹھی ہوئی" کمزور، گہری آواز، جسمانی بناوٹ کی کمزوری سے پیدا شدہ آواز کی خرابی یا لقوے سے ہو۔ نرخرے میں ہر وقت یہ محسوس ہو جیسے اندر دھواں، یا گندھک کا دھواں یا غبار جا رہا ہے۔

آواز کی خرابی کے ساتھ پرانی خشک کھانسی۔ جس میں کھوں کھوں کر کے کھانسے۔ یہ زیادہ سخت نہیں ہوتی مگر ہر روز رات کو نمودار ہو جاتی ہے۔ بوڑھوں کی سانس گھونٹنے والی کھانسی، اس کے بارے میں لکھا ہے۔

"پھیپھڑوں کا مشتبہ لقوہ" یہ بھی اس دوائی کی عام علامتوں میں آ جاتا ہے۔ چھاتی بلغم سے بھری ہوئی مگر تھوک نہ سکے۔ جب مریض تھوکنے کی کوشش کرے تو آپ بغور معائنہ کریں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کہیں نہ کہیں کمزوری ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بلغم نہیں تھوک سکتا۔ وہ تھوکنے کے لئے زوردار کوشش نہیں کر سکتا۔ "رات کو آنے والی کھانسی، دمہ والے مریض کی طرح سانس لے۔" "خرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں خراش ہونے کے بعد کھانسی آئے۔ بریٹا کارب میں کھانسی آتی ہے۔ مریض متواتر کھانستا ہی رہتا ہے۔ مگر اس سے اس کو تسکین نہیں ملتی اور وہ تھک کر پیٹ کے بل لیٹ جاتا ہے۔ جب تک وہ یونہی پیٹ کے بل لیٹا رہے، کھانسی نہیں آتی۔ ذرا سی حرکت کرنے سے، بائیں کروٹ لیٹنے سے یا دھڑکن کے بارے میں سوچنے سے دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ اس کے ساتھ فکر اور بدن میں گرمی کا احساس، سر میں سخت چبھن اور نبض کی چال بڑھ جاتی ہے۔ جن لڑکیوں کے بدن میں خون کی کمی ہو ان کی دھڑکن۔

"کمر کے پٹھوں میں تناؤ۔ گدی کے غدود کا ورم" "گردن کے غدود کی سوجن۔ کمر پر چربی کی گانٹھیں۔ اکثر اوقات مریض کہتا ہے۔ "ڈاکٹر! کیا آپ چربی کے اس پھوڑے کو ٹھیک نہیں کر سکتے جو میری پیٹھ پر نکل آیا ہے۔" میرے خیال میں اس طرح کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ ہومیوپیتھ پھوڑے کے لئے ہی دوائی تجویز نہ کرے گا اور صرف پھوڑے کے لئے دوائی تجویز کئے جانے کی اس کے نزدیک کوئی گنجائش نہیں، اہمیت نہیں۔ وہ مریض کو اس کی جسمانی بناوٹ کے مطابق دوائی دے گا اور اکثر وہ پھوڑا چند روز بعد مٹ جاتا ہے۔ تب مریض سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر نے کرشمہ دکھایا ہے۔ اس کو مریض کو ٹھیک کرنے کی نسبت مسہ ٹھیک کرنے سے زیادہ مسرت ملتی ہے۔ جو ہومیوپیتھ صحیح دوا تجویز کرے گا، وہ مریض کی قدرتی طاقت بحال کر دے گا۔ وہ مریض کو تندرست کر دے گا اور جب مریض معمول پر آ جائے، جسم کی حرکت شروع ہو جائے، رگ و ریشے صاف ہو جائیں اور غیر ضروری باتیں دور ہو جائیں تو معالج کو حیرت انگیز انسان سمجھا جانے لگتا ہے۔ اس طرح یہ دوائی پھوڑوں، گانٹھوں اور مسوں کو ٹھیک کرتی ہے۔ مسہ خواہ کسی عضو پر ہو یا کمر پر ہو یا ہاتھ پر، اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دردوں کی نوعیت گٹھیاوات کی سی ہوتی ہے۔ یہ سردی لگنے سے اور سردی کے موسم میں بڑھتے ہیں۔ تلوے کی سی کمزوری اور پیروں کی بے حسی، پیروں پر بدبودار پسینہ جس سے تلوے دکھنے لگیں۔ پیروں پر زخم بن جاتے ہیں۔ پیروں کا پسینہ کسی وجہ سے دب جائے۔ کھڑا ہو تو پیر کانپنے لگیں۔ چلے تو لڑکھڑانے لگے۔ پیروں میں کترن اور گٹھیاؤ کے ساتھ درد، گھٹنوں میں اتفاقیہ تیز درد ہونے لگے۔

بریٹا میوریاٹیکا (BARYTA MURIATICA)

ہماری یہ دوائی ان دوائیوں میں سے ہے جو اپنے مریض میں بڑی گہرائی تک کام کرتی ہے مگر اس کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ہے۔ پرانے ہومیو پیتھک معالجوں نے اسے بڑی کامیابی کے ساتھ بکثرت

استعمال کیا تھا۔ دماغی کمزوری میں، پاگل پن میں، بڑھے ہوئے غدود میں اور نفسانی جوش میں چند ایسی علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں جن کا علاج ہم بریٹا میور کے بغیر نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ اس میں بتدریج بڑھتی ہوئی پٹھوں کی کمزوری کو شامل کریں تو آپ کو بیماری کے دوران میں اس دوائی کی علامتیں ضرور ملیں گی۔ ورنہ بحالی صحت کی رفتار مدہم رہے گی۔ اس کی تکلیفیں صبح کے وقت نمایاں طور پر بڑھتی ہیں۔ دوپہر سے پہلے، بعد دوپہر، شام کو، رات کو اور آدھی رات کے بعد بھی بڑھتی ہیں۔ یہ دوائی لمف غدود اور دوسرے غدود پر خاص طور سے اثر کرتی ہے۔ مریض اگرچہ کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے، تاہم اس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اعصاب کی کمزوری کی بہت سی حالتوں میں اس سے فائدہ پہنچا ہے۔ عام جسمانی بے چینی اس کی زبردست علامت ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مثلاً دم کشی، دھڑکن اور کمزوری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سلفر کے مریض کی طرح نہانے سے ڈرتا ہے۔ عموماً سردی لگنے اور ٹھنڈی ہوا سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ تشنج کا رجحان اس کی بڑی زبردست علامت ہے۔ سر درد کے ساتھ تشنجی، بہرہ پن، تے اور معدے میں جلن۔ تشنج آ جاتا ہے، مریض پوری طرح ہوش میں رہتا ہے اور اس کو بجلی سے چھو جانے کی طرح جھٹکے آتے ہیں۔ ایسے تشنج جس میں بدن بار بار اکڑے اور ڈھیلا پڑ جائے۔ اس سے نہایت ضدی مرگی بھی ٹھیک ہوتی ہے۔ خون کی نالیوں کا تناؤ، بدن سوکھے، غشی کے دورے، برف گرنے پر اور موسم بہار میں تکلیف بڑھے۔ سارے بدن پر پھنسیاں نکلیں۔ یہ احساس جیسے اندر سے سارا جسم بھرا ہوا ہے۔ بلغمی جھلیوں سے اور زخموں سے خون آئے۔ اندرونی اور خارجی طور پر بھاری پن۔ جیسے اعضاء کمزور اور ڈھیلے ہوں، غدود کی سختی، غدود کی سوجن، انتہائی سستی، مجبوراً لیٹ جانا پڑے۔ بیشتر تکلیفیں دوران حیض اور اس سے پہلے بڑھیں۔ بعض تکلیفیں حرکت سے کم ہو جاتی ہیں۔ اندر جیسے کچا ہوا ہے۔ بہت سے اعضاء میں جلن۔ اندرونی حصوں میں کٹن کے ساتھ درد، درد جیسے کوئی کھود رہا ہے۔ بیرونی اعضاء میں دانت سے کاٹنے کا سا درد۔ ایسی علامتوں کا غلبہ جن میں درد نہ ہو تو شاذ و نادر۔ اعضاء میں تشنج جیسے جھٹکے، رگوں کے ساتھ ساتھ اور غدود میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ نیچے کے رخ کترن کا درد، جیسے پٹھوں میں درد ہو رہا ہو۔ ادھرنگ خصوصاً بائیں طرف کا بہت سے اعضاء درد باؤ برداشت نہیں کر سکتے۔ پیٹ اور اعضاء میں جکڑن۔ نبض تیز، فی منٹ 120، بھری ہوئی، سخت اور چھوٹی۔ کھڑا ہونے پر بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ تشنج کے ساتھ بدن میں بجلی جیسے جھٹکے۔ عموماً تکلیف جسم کے بائیں حصہ میں نمودار ہوتی ہے اور وہ بیٹھے بیٹھے بڑھتی ہیں۔ مریض مجبور ہو کر لیٹ جاتا ہے۔ بیشتر علامتیں سوتے سوتے ظاہر ہوتی ہیں۔ بیٹھنے پر تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ غدود کی پر درد سوزش، لال بخار کے بعد استسقاء کی سوزش۔ تناؤ، کانپنا، پھڑکنا، سارے جسم میں کمزوری۔ بمشکل کسی عضو کو حرکت دے سکے۔ خصوصاً چلنے پر، یا پٹھوں کی عام کمزوری، لقوے جیسی کمزوری، تکان جملہ شکایتیں اور علامتیں مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ غدود کی تکلیف میں یہ کونیم کا قدرتی معاون ہے۔ اگرچہ یہ کونیم کے مشابہ ہے۔ مگر اس سے کہیں زیادہ گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔

نازک مزاج، شام کو فکر مند ہو جائے خصوصاً مستقبل کے بارے میں۔ اس کے ساتھ متلی، قے اور معدے میں دباؤ۔ یہ ان بچوں کے لیے مفید ہے جو پڑھنے یا بات سمجھنے میں سست ہوں۔ اس کا مریض بچہ دوسرے بچوں کی طرح کھیلنا کودنا پسند نہیں کرتا۔ اس کے لیے ذہن کو یکسو کرنا ناممکن ہے۔ وہ گردوپیش کے ماحول کو عجیب خیال کرتا ہے۔ جیسے وہ جگہ بدلی ہوئی ہے۔ شرمیلا اور ڈرپوک۔ یہ وہم کہ میں اپنے گھٹنوں کے بل چل رہا ہوں۔ کند ذہنی، مریضہ سمجھتی ہے کہ میں مر جاؤں گی۔ خوف، کسی ناخوشگوار بات کے واقع ہونے کا اندیشہ، آدمیوں کا خوف، طفلانہ حرکتیں، احمق پن، کمزوری، لاپرواہ، پاگل، ایسی حرکت جس کو غلطی سے پاگل پن سمجھ لیا گیا ہو۔ ایسا پاگل پن جس میں خواہش نفسانی بجڑکی ہوئی ہو۔ ڈھلمل مزاجی، شام کو چڑچڑاپن، ہر طرح کا پاگل پن جبکہ خواہش نفسانی بڑھ گئی ہو۔ عورتوں میں خواہش نفسانی بڑھ جائے۔ صبح کے وقت غمگین، خاموشی سے بیٹھ رہے۔ بچہ کونے میں بیٹھ رہے اور سوال کا صاف صاف جواب نہ دے۔ یوں ہی ڈر جائے، چونک اٹھے، وحشی مزاج، بولنا پسند نہ کرے، سوتے سوتے بڑبڑائے، بے ہوشی، غشی، چلے تو چکر آئے جیسے ہر چیز گردش میں ہے۔

چاند جیسی تنی ہوئی ہے۔ یہ کھوپڑی کی جلدی پھنسیوں میں نہایت مفید دوا ہے۔ موٹا بدبودار کھرنڈ، ساری چاند کا اگزیما، جو کھوپڑی کے پہلوؤں اور گدی تک پھیل جائے۔ اس میں پیپ بکثرت آئے، پھنسیوں کی قطاریں، سر میں اس قدر بھاری پن ہو کہ سر سیدھا نہ رکھ سکے۔ گدی اور ماتھے میں بھاری پن، دماغ جیسے ڈھیلا ہے۔ یہ احساس سر میں جیسے حرکت ہو رہی ہے۔ صبح سو کر جاگنے پر بعد دوپہر، شام کو سر میں درد جو کھلی ہوا میں، بال باندھنے سے، کھانا کھانے کے بعد، لیٹنے پر، آنکھیں گھمانے پر، آواز سے، دباؤ سے، جھکنے سے، جب چلے تو سر میں، گدی میں، کھوپڑی کے پہلوؤں میں اور کنپٹیوں میں درد ہو۔ کنپٹیوں میں چھید ہونے کا سا درد، سر جیسے پھلا گیا ہے، سر میں جلن، سر اور ماتھے میں دباؤ جس کا رخ باہر کو ہو۔ ماتھے میں، کنپٹیوں میں اور سر کے پہلوؤں میں سوئی کی سی چبھن، سر میں جھٹکے آئیں، کھوپڑی پر زخم۔

صبح کو پلکیں سٹ جاتی ہیں۔ آنکھ سے کیچڑ اور پیپ نکلے۔ خنازیری مریض کا آشوب چشم، آنکھ میں خارش اور چبھن، رڑک دباؤ کے ساتھ درد۔ اوپر کے پپوٹوں کا لقوہ، چمک لگے، پتلیاں پھیلی ہوئیں اور حرکت نہ کریں۔ آنکھ سرخ، پپوٹے سرخ، رگیں دھنسی ہوئیں، آنکھیں اکڑی ہوئیں، انگوری پردے کے زخم، پپوٹے متورم، بینائی کا باریک کام کرنے سے پیدا شدہ آنکھ و سر کی شکایتیں جو عموماً گرمی کے مشابہ ہوتی ہیں۔ بینائی دھندلی، بھنگے اڑتے دکھائی دیں۔

دونوں کانوں کے پیچھے ناسور، دونوں کانوں سے رطوبت خارج ہو۔ رطوبت بکثرت نکلے اور بدبودار جیسے سڑا ہوا پنیر، پیپ سی رطوبت، لال بخار کے بعد یہ شکایت نمودار ہو۔ کانوں پر پھنسیاں، کان میں بار بار ورم آئے۔ آواز سننے کی نالی کا ورم، کان کی خارش، چبانے اور نگلنے پر کان میں طرح طرح کی آوازیں آئیں۔ کان کی اس نالی کا نزلہ جو گلے تک جاتی ہے۔ جھنجھناہٹ، گھنٹیاں بجیں، گرج کی آواز آئے۔ دونوں کانوں میں درد، جو گہرائی تک محسوس ہو۔ دائیں کان میں تکلیف زیادہ ہو۔ کان اور خراش گلو، تکلیف والی کروٹ پر لیٹنے سے تکلیف بڑھے۔ ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ملے۔ کان میں کھنچاؤ، کترن اور چبھن کے

ساتھ درد۔ کان کے پیچھے جیسے قینچی چل رہی ہو۔ کان میں چٹکن، کان میں سرسراہٹ، پھڑکن، ناقص سنائی دے اور آخرکار سنائی بند ہو جائے۔

زکام، رطوبت گاڑھی، زرد۔ زکام ہے اور بخار۔ ناک میں خشکی، نکسیر آئے، ناک میں خارش ہو، ناک بند ہو جائے۔ ناک جیسے خام ہو گئی ہے۔ ناک کے اوپر سرخ گانٹھ ناک میں چبھن کے ساتھ درد۔ بار بار چھینکیں آئیں۔ سوتے سوتے چھینکیں آئیں جن کی وجہ سے نیند نہیں ہوتی۔

اگر بخار ہو تو چہرہ سرخ ورنہ زرد۔ چہرے میں کھنچاؤ اور اینٹھن، ہونٹ خشک، نچلے جبڑے کے غدود متورم اور سخت اس کے ساتھ کان بہے، ناک اور پیشانی پر پھنسیاں۔ کھرنڈ والی پھنسیاں، چہرے پر فکر کے آثار، چہرہ گرم، لال بخار کے بعد دائیں کن پیڑ کا ورم۔ گردن اور جبڑے کے غدود کا ورم۔ یہ غدود نہایت سرخ و سخت ہوں۔ نچلے جبڑے کے غدود کا ورم، چہرے پر تناؤ اور اس کے ساتھ متلی اور دست۔

مسوڑھوں سے خون گرے۔ زبان کی پھٹی، زبان سفید، صبح کو منہ اور زبان خشک ہو جائے۔ زبان پر میل کی تہہ، منہ میں سڑا ہوا بلغم جس میں زبان لت پت رہے۔ منہ سے بدبو آئے۔ سڑی ہوئی بو، پارے جیسی بدبو، منہ میں جلن، مسوڑھے دکھیں، زبان کا لقوہ۔ ہر دورے کے ساتھ منہ سے رال گرے۔ بمشکل بول سکے، مسوڑھے اور تالو متورم، ذائقہ تلخ، سڑا ہوا ترش، میٹھا سا، خوراک کا ذائقہ بھی سڑا ہوا، زبان پر زخم، دانت ڈھیلے اور منہ سے رال گرے۔ دانتوں میں چٹکن کے ساتھ درد۔ مجبوراً بستر میں بیٹھنا پڑے۔ آدھی رات کے بعد اور سونے کے بعد دانت میں درد بڑھے۔ دانت میں جھٹکے آئیں، چبھن ہو اور کترن ہو۔

گلے اور ٹانسل کا ورم، سردی لگنے سے بار بار ورم ٹانسل آئے۔ منہ خشک، ٹانسل بڑھے ہوئے۔ خراش گلو کے ساتھ کوا بڑھا ہوا۔ گلے میں گندی، سڑی ہوئی کف۔ گلے اور کان میں درد۔ خصوصاً دائیں طرف، رال گرے، نگلنے پر تکلیف بڑھے۔ گلے میں جلن ہو۔ ٹانسل میں پیپ آ جائے۔ نگلنا نہایت مشکل بن جائے۔ ٹانسل متورم، گلے کی رگیں پھول جائیں۔ گردن کے غدود کا ورم اور سختی۔

بھوک بہت بڑھ جاتی ہے۔ یا گھٹ جاتی ہے۔ خوراک سے نفرت ہو جاتی ہے۔ گندم کی روٹی کھانے کی خواہش۔ اپھارہ، معدے میں خالی پن کا احساس۔ کھانا کھانے کے بعد تلخ ڈکاریں۔ پانی بھی تلخ لگتا ہے۔

معدے سے نزدیک تمتماہٹ۔ ٹھوس خوراک کھا لینے کے بعد معدے میں بھاری پن اور بوجھ، کلیجہ جلے، ہچکیاں آئیں۔ صرف سادہ ترین خوراک ہی کھا سکے۔ کیونکہ مندا گنی (بدہضمی) ہو جاتی ہے۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ ورم معدہ، کھانے سے نفرت، متلی، درد معدہ، معدہ میں اینٹھن، کھانا کھانے کے بعد دباؤ، دکھن ہو، چبھن ہو، ڈکاریں، متلی، تناؤ، پیاس اور زبان خشک۔ بخار میں سردی کے وقت، ہر وقت پیاس لگی رہے، صبح کو قے ہو۔ اس کے ساتھ سر درد، قے اور سر درد متواتر ہوتا ہے۔ پت کی قے، خون کی قے، کف کی قے، پانی کی قے، اس کے ساتھ دست آئیں اور نہایت فکرمندی۔

پیٹ میں اپھارہ، جگر اور انتڑیوں کے غدود بڑھ جائیں۔ سختی جگر، اپھارہ، پیٹ بھرا ہوا سا، پیٹ سخت، صبح کو، کھانے کے بعد، پاخانہ جانے سے پہلے پیٹ میں درد ہو۔ پہلوؤں میں درد ہو۔ پہلوؤں اور ران کے

جوڑ میں جلن ہو، اینٹھن ہو، کٹن ہو، چبھن ہو۔ پیٹ کی رگوں کے پھوڑے میں یہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ جگر متورم، سوزاک دب جانے کے بعد پیٹ کے نچلے حصہ کے غدود کا ورم۔ پیٹ میں ابھارہ، پیٹ کے نچلے حصہ میں زخم۔

قبض، پاخانہ مشکل سے اترے۔ پاخانے کی حاجت ہی نہ ہوتی۔ سدے جن پر کف لپٹا ہوا ہو۔ پاخانہ عموماً بغیر درد آ جاتا ہے۔ دست اور عموماً اس میں بھی درد نہیں ہوتا۔ بدبودار ہوا بہت خارج ہو۔ مقعد اور انتڑیوں سے خون آئے۔ پیچش جس میں خون ملی آنوں آئے۔ لیس دار پاخانہ، خارجی بواسیر، پیشاب کرتے وقت مسے باہر نکل آئیں۔ مقعد کی خارش، پاخانہ خود بخود خارج ہو جائے۔ مقعد کے ارد گرد کی جگہ تر۔ رفع حاجت کے وقت مقعد میں درد۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں جلن، دباؤ کے ساتھ درد۔ دکھن، چبھن، اینٹھن، مقعد کا لقوہ، خون ملا پاخانہ، لیس دار پاخانہ، سدے، رنگت سبز، بدبودار، نرم، پتلا، پانی سا، سفید اور سخت، زرد اور چکنا۔ پاخانے کے ساتھ کرم خارج ہوں۔

مثانے کا ورم، پیشاب رک جائے۔ پیشاب کی حاجت جو متواتر اور بار بار ہو۔ حاجت رفع نہ ہو۔ شدید حاجت، بمشکل اترے، رات کو بار بار پیشاب اترے۔ پسینہ آئے تو بھی بار بار پیشاب آئے۔ رات کو خود بخود نکل جائے۔ مثانے کی نالی سے پیپ سی خارج ہو۔ اس نے پرانے سوزاک کو ٹھیک کیا ہے۔ پیشاب کرتے وقت مثانے کی نالی میں درد، پیشاب گرم، بکثرت، بدبودار، اس کے ساتھ سفید تلچھٹ، پانی سا پتلا، زرد اور سخت بدبودار۔

فوطے بڑھے ہوئے۔ فوطے سخت ہو جائیں۔ سوزاک دب جانے سے فوطوں کا ورم۔ احتلام، خواہش نفسانی میں زبردست اضافہ۔ خواہش نفسانی کا جوش، خصیۃ الرحم کی سختی، لیکوریا، حیض بکثرت، بار بار ہو، درد کے ساتھ ہو۔ بچہ دانی میں درد، بانجھ پن۔

نرخرے اور سانس کی بڑی نالی کا نزلہ۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں خراش۔ نرخرے میں سرسراہٹ۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز کمزور، سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ دمہ جیسی چال، سانس گہرا، مشکل سے سانس لے۔ اس کے ساتھ کھانسی، مریض کو بیٹھ جانا پڑے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہو۔ جلدی جلدی سانس لے۔

کھانسی دن میں، صبح شام، رات کو، آدھی رات سے پہلے دمہ کی خشک کھانسی، خنازیری بچوں کی پرانی خشک کھانسی جو نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں سرسراہٹ ہونے سے اٹھے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہو۔ کالی کھانسی، صبح کو بلغم نکلے۔ بلغم بکثرت، سانس کی نالیوں سے پیپ سی کف نکلے۔ رنگت زرد۔ اس نے چھاتی کے دق کی حالت میں آرام کیا ہے۔ جبکہ چھالے والی پھنسیاں موجود تھیں اور فوطے سخت تھے۔ نمایاں دھڑکن۔ ریڑھ کے ستون کی کمزوری میں یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

ہاتھ پاؤں، سر، پیر کے پنجہ میں اینٹھن، اعضاء کو کھینچنے سے آرام ملے۔ اعضاء پر پھنسیاں، کیلیں، ہاتھ گرم، سارا جسم بھاری ضرور بالضرور لیٹ جائے۔ اعضاء میں خارش، رانوں میں کھجلی، رات کو بازوؤں میں درد کے بغیر جھٹکے آئیں۔ اعضاء میں تشنج کے ساتھ وقتاً فوقتاً جھٹکے آئیں۔ سستی، انگلیاں سن، بائیں حصہ کا ادھرنگ، نچلے حصوں کا لقوہ، پیروں پر پسینہ، پاؤں کا پسینہ دب جائے۔ کندھوں کی چٹخن، ہاتھوں، پیروں

اور گھٹنوں کی سوزش، گھٹنوں کا اکڑاؤ، اعضاء کا کانپنا، رعشہ، بازو، رانیں اور پیر پھڑکیں۔ ٹانگوں کے زخم اعضاء کی کمزوری۔

خواب، نفسانی خواہش سے پر خواب۔ فکر پیدا کرنے والے، خوفناک خواب، بدقسمتی کے خواب۔ خوشگوار، بے چین نیند۔ نیند کا غلبہ بعد دوپہر، شام کو اور کھانا کھانے کے بعد نیند کا زور۔ آدھی رات سے پہلے نیند نہ آئے، بار بار جاگے۔

صبح کو، شام کو اور بستر میں سردی لگے۔ سردی سے کانپے بیرونی سردی۔ ہر تیسرے دن سردی لگے جس سے سارا بدن کانپ اٹھے۔ شام کو اور رات کو بخار ہو۔ جلن کے ساتھ گرمی۔ سردی سے کانپے اور گرمی لگے۔ دن بھر خشک گرمی، رات کو خشک گرمی۔

جلد خشک، جلن کے ساتھ۔ جلد سرد، اس پر پھنسیاں، اگزیما۔ سارے جسم پر چھالے، کیل مہاسوں کے دانے، زرد کیل، ڈنک لگنے کا سا درد، پت، سرخ بادہ، دانے، رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ ورم جلد، مہاسوں سوزش اور تناؤ، سارے کا سارا بدن چھوٹے چھوٹے زخموں سے بھرا ہوا۔ گندی جلد، جلن کے ساتھ چھالے۔

بیلا ڈونا (BEILADONNA)

بیلا ڈونا وہ دوائی ہے جو کہ انسانی جسم میں نہایت شدت کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ یہ خاص طور سے ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کے بدن میں خون کی کثرت ہو۔ جو بچے کے مضبوط بدن اور عقلی ذہین ہوں۔ دماغی کام کرنے والوں کو یکا یک تکلیف ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ ان کی صحت عملاً اچھی ہو اور ان کے بدن میں خون کی بھی کثرت ہو۔ بیلا ڈونا کی شکایتیں یکا یک نمودار ہوتی ہیں، باقاعدہ کورس لے کر پورا ہوتی ہیں اور یکا یک دب جاتی ہیں۔ درد اور دیگر شکایتیں برق رفتاری، نہایت تیزی و تندی کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں اور اسی طرح سرعت سے نمودار ہوتا ہے۔ اپنا کورس بڑی تیزی سے پورا کرتا ہے۔ بڑی شدت سے چلتا ہے اور پھر اسی شدت سے اتفاقیہ طور پر دب جاتا ہے۔ بیلا ڈونا گردش خون پر پورا پورا اثر کرتا ہے۔ دل، پھیپھڑا، دماغ اور اعصاب اس کے حلقہ اثر میں ہیں۔

سب سے پہلی حالت جس پر غور ہونا چاہئے وہ ہے گرمی اس میں سارے اعضاء خصوصاً دماغ، پھیپھڑوں اور جگر پر ورم آتا ہے۔ دوسرے اعضاء کے ساتھ ساتھ یہ انتڑیوں پر بھی اثر کرتا ہے۔ ان ورموں کے ساتھ ہمیشہ ہی شدت کی گرمی رہتی ہے۔ یہ گرمی بھی غیر معمولی ہوتی ہے۔ اتنی غیر معمولی گرمی بیلا ڈونا کے سوا اور کسی دوسری دوائی میں نہیں پائی جاتی۔ جب آپ بیلا ڈونا کے مریض کے بدن پر اپنا ہاتھ رکھیں گے۔ آپ اس کو فوراً ہٹا لیں گے۔ گرمی اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اس گرمی کا احساس کافی دیر تک آپ کے ہاتھ اور انگلیوں میں موجود رہے گا۔ دردوں میں، ورموں میں، ہر تکلیف میں، رات کو بکواس کرنے میں اور سوزش والے شدید حملوں میں اسی طرح کی گرمی ملے گی۔ سوزش خواہ جسم کے کسی حصہ پر کیوں نہ ہو اسی طرح کی گرمی موجود رہتی ہے۔ ایسے موقعے بھی ہوتے ہیں جب گرمی اتنی تیز نہ ہو، مگر اس حالت میں حلقہ اثر پا

عمل تیز ہوگا، وہاں جلن، شدید جلن ہوا کرتی ہے۔ بیلا ڈونا کے خراش گلو میں جلن ہوتی ہے۔ جیسے ماؤف جگہ پر سرخ انگارہ رکھا ہو۔ ٹانسل کا ورم اور اس میں ایسی جلن جیسے وہاں سرخ انگارہ ہی رکھا ہے۔ جلد میں جلن، مریض اور ڈاکٹرز دونوں ہی اس جلن کا احساس بخوبی کرتے ہیں۔ لال بخار میں بھی جلن ہوتی ہے۔ مریض کہتا ہے: "ڈاکٹر! بڑی سخت جلن ہو رہی ہے۔ ایسی جلن ہے، ویسی جلن ہے۔" صفراوی (پت) بخاروں اور اترنے چڑھنے والے بخاروں میں بھی اسی قسم کی جلن پائی جاتی ہے۔ اعضاء میں شدید اور غیر معمولی جلن ہوا کرتی ہے۔ جلن کے ساتھ ورم مثانہ۔ دماغ میں اجتماع خون اور سر میں جلن۔ گلے میں خون کا اجتماع اور گلے میں جلن۔ مقامی طور پر عضو ماؤف میں غیر معمولی جلن اور خود مریض بھی اس جلن کا بری طرح احساس کرتا ہے۔ ورم معدہ میں بھی جلن ہوا کرتی ہے۔ ورم جگر میں بھی جلن ہوتی ہے۔ جگر میں خون جمع ہو جاتا ہے اور وہاں جلن ہوتی ہے۔ اس طرح اب ہمارے پاس بیلا ڈونا کی تین بڑی خوبیاں جمع ہو گئیں۔ آپ انہیں اہم علامتوں کا نام نہ دیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ وہ تین خوبیاں ہیں: گرمی، سرخی اور جلن۔ ہم آگے چل کر دیکھیں گے کہ یہ تینوں مل کر ساری بیماری کو کیسے ظاہر کرتی ہیں۔ کس طرح جسم کے آر پار نکل جاتی ہیں۔ کس طرح منقسم ہوتی ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں۔

مگر اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ بیلا ڈونا میں شدید ورم بھی پایا جاتا ہے۔ عضو ماؤف پر سوجن بڑی سرعت سے آتی ہے۔ وہ نہایت ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ نہایت تکلیف دہ، پر درد اور یہ احساس موجود رہتا ہے جیسے وہ جگہ پھٹ پڑے گی۔ ہلکا ہلکا درد بھی ہوتا ہے۔ درد جیسے ڈنک لگتا ہو، جلن ہو، متورم جگہ میں گرمی، سرخی اور سوجن بھی ہوتی ہے۔ سوجن، ڈنک لگنے کا سا درد۔ جلن، چٹکن بھی پائی جاتی ہے۔ سارے کے سارے بدن میں چٹکن ہوتی ہے۔ اجتماع خون اور سوجن کے باوجود سارے بدن میں چٹکن ہوتی ہے۔ عضو ماؤف میں بھی چٹکن ہوتی ہے۔ گردن کی بڑی رگوں میں بھی چٹکن ہوتی ہے۔ جب دماغ میں خون جمع ہونے کی وجہ سے بچہ بیمار ہو تو اس کے سر میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ اگر بچہ اتنا بڑا ہو کہ وہ اپنی تکلیف خود بیان کر سکے تو وہ بتائے گا۔ "جلن ہوتی ہے۔"

مگر اس کے ساتھ ہم چٹکن بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کنپٹی کی رگوں میں شدید چٹکن ہوتی ہے۔ جیسے زلزلہ آیا ہوا ہے۔ شدید بے چینی آتی ہے۔ جب مریض کو بیلا ڈونا کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کا رگ و ریشہ ہل اٹھتا ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جن میں سخت ترین تکلیف پائی جاتی ہے۔ مریض انتہائی ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ وہ اس قدر ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ اس کو درد کی وجہ سے معمولی مریض کی نسبت بدرجہا زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یاد رکھئے۔ درد یکایک نمودار ہوتا ہے۔ درد خواہ تھوڑی دیر تک جاری رہے یا زیادہ دیر تک، وہ اسی طرح یکایک غائب ہو جاتا ہے جیسے یکایک آیا تھا۔ درد اعصاب میں اسی طرح ہوتا ہے۔ ورمی حالتوں میں بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ متورم اعضاء میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ درد جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں اسی طرح ہوتے ہیں۔ برق رفتاری سے، ایک دم نمودار ہوتا ہے۔ جیسے کترن ہو، گولی لگے، جلن ہو، ڈنک لگے، دباؤ پڑے اور چبھن ہو۔ یہ ساری خصوصیتیں یکجا ہو جاتی ہیں اور اس طرح تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ یہ سارے درد حرکت سے، روشنی سے، دھکا لگنے سے اور سردی سے بڑھتے ہیں۔ مریض خوب گرم کپڑا اوڑھنا

پسند کرتا ہے اور ذرا سی ٹھنڈک یا ٹھنڈی ہوا سے اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ سر درد بھی دوسرے بہت سے دردوں کی طرح ہی ہوتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے دماغ اوپر نیچے لڑھک رہا ہے۔ ہر قدم پر سر میں کترن اور جلن ہوتی ہے۔ آنکھ کی ہر ایک حرکت سے، آنکھ کا انڈا گھمانے سے، سیڑھیاں چڑھنے سے، کرسی سے اٹھنے پر یا نیچے بیٹھ جانے پر بھی سر میں کترن اور جلن ہوتی ہے۔ ہر قسم کی حرکت پر شدید درد ہوتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے سر پھٹ جائے گا۔ جیسے آنکھیں باہر نکل آئیں گی۔

اگر مریض ذرا ہلے تو عضو ماؤف میں دل کی دھڑکن محسوس ہونے لگتی ہے اور مریض کہتا ہے کہ اس طرح درد ہو رہا ہے جیسے "ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔" درد خواہ کہیں ہو، مریض درد کی جگہ کو چھو نہیں سکتا۔ اگر وہ چھوئے تو وہاں چپکن ہونے لگتی ہے۔ اگر وہ اس جگہ کو ننگا کر دے تو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اگر کوئی اور شخص فرش پر چلے تو اس کے قدموں کی آہٹ و حرکت سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر مریض بستر میں ہو تو چارپائی کے ہلنے جلنے سے بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہی بیلاڈونا ہے۔

اگر وہ اس قدر کمزور ہے کہ چارپائی میں پڑا ہے تو اس چارپائی کی حرکت سے بھی اس کی ساری شکایتوں میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ کسی ایسے مریض کی چارپائی کے نزدیک جائیں جس کو ورم جگر کی تکلیف ہو تو وہ آپ کو اپنے بستر پر ہاتھ نہ رکھنے دے گا۔ کیونکہ اس سے شاید اس کی چارپائی ہل جائے تو اس کو ایذا پہنچے گی۔ اگر درد پیٹ میں ہو، یا بچہ دانی میں، یا زچہ کو ہو تو یہی حالت ہو گی۔ جھٹکے سے تکلیف بڑھ جانے کی علامت اس قدر یقینی ہے کہ وہ ہمیشہ ورم کے ساتھ ہی نہیں آتی۔ یہ اکثر اس حالت کو ظاہر کرتی ہے جبکہ اعصاب نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ ایک عورت کو لیں جو زچہ گھر میں ہو اور جس کو کہیں ورم نہ ہو اور اس کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔ مگر اس قدر ذکی الحس ہو سکتی ہے کہ کمرے کی کھڑکیاں بند کرا دے تاکہ اندر ہوا نہ آ سکے۔ وہ یہ بات پسند نہ کرے گی کہ کوئی اس کو چھوئے۔ وہ یہ بھی پسند نہ کرے گی کہ کوئی اس کی چارپائی ہلائے۔ کیونکہ اس کو ہر قسم کی حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ جھٹکے سے اسی طرح گھبراتی ہے حالانکہ اس کے دوسرے اعضاء اس طرح ذکی الحس نہیں ہوتے۔ اگر آپ اس قسم کی مریضہ کو دیکھنے جائیں تو آپ فوراً سمجھ لیں گے کہ بیلاڈونا دیئے بغیر بچہ آسانی سے پیدا نہ ہو گا۔ بیلاڈونا کی صرف ایک ہی خوراک ان تمام شکایتوں کو فوراً دور کر دے گی۔ یہ ایسی ہی زود اثر دوائی ہے۔ اگر آپ کسی ایسے مریض کی چارپائی کے نزدیک جائیں جس کو پت کوش (صفرا کی تھیلی) کی پتھری کا درد ہو تو وہ آپ کو اپنا بستر نہ چھونے دے گا۔ اس کا چہرہ سرخ ہوتا ہے، جلد میں اس قدر جلن ہوتی ہے کہ اس کو آپ چھو نہیں سکتے۔ وہ بدترین ذہنی ایذا میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس کی یہ ذہنی ایذا آپ کو اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی فوراً معلوم ہو جائے گی۔ آپ یہ ساری کیفیت دیکھ لیں گے۔ مریض کہے گا: "ڈاکٹر! میرے بستر کو مت چھوئیے" یہ بیلاڈونا کی خصوصیت ہے۔ اس قدر نمایاں ہوتی ہے، جھٹکے کی اہمیت، اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔

اینٹھن، عام اور مقامی اینٹھن۔ چھوٹی چھوٹی نالیوں کی اینٹھن، گول رگ و ریشوں کا نالی کی شکل والے رگ و ریشوں کا تشنج۔ جیسا کہ میں صفرا کی تھیلی کے درد کی حالت میں بیان کر چکا ہوں۔ صفرا کی تھیلی میں جیسے کوئی شئی بھرتا ہو۔ جیسے تھیلی مذکورہ کے راستے میں کہیں کوئی سنگریزہ اٹکا ہوا ہے اور وہ وہاں سے نہ نکلے

گا۔ راستہ اس قدر کھلا ہوتا ہے کہ وہ سنگریزہ گزر سکے اور وہ چل بھی پڑتا ہے۔ مگر اس سے عضو ماؤف میں خراش ہوتی ہے اور اس سے تشنج (اینٹھن) پیدا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سنگریزہ آگے بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ آپ مریض مذکورہ کی زبان پر بیلاڈونا کی ایک خوراک ڈال دیں، تشنج مٹ جائے گا اور سنگریزے کو آگے بڑھنے کے لیے راستہ مل جائے گا۔ لہٰذا اب، بعد میں تکلیف نہ ہوگی۔ صرف چند منٹ میں صفراکی پتھری کا درد مٹ جائے گا۔ پت پتھری کے درد میں ہومیوپیتھک دوائی ہرگز نہ کام نہیں رو سکتی۔ اس تکلیف میں علامتیں ہمیشہ بیلاڈونا کی ہی نہیں ہوتیں۔ مگر جب مریض اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے تو صرف بیلاڈونا ہی کام دے گا۔

"بچوں کا تشنج"۔ یہ تشنج بڑا شدید ہوتا ہے اور اکثر گردن میں اجتماع خون کی شکایت بھی ساتھ ہوتی ہے۔ جلد ہمیشہ گرم رہتی ہے۔ یہ تشنج عموماً گردش سے، سرد ہوا لگنے سے یا بچے کو سردی لگنے سے ہوتے ہیں سوداوی طبیعت والے، ذہین بچے، جن کا سر کافی بڑا ہو، گول سر والے، بڑے سر والے لڑکے۔ خاص کر لڑکے مگر وہ لڑکیاں بھی جن کا سر لڑکوں جیسا ہو۔ جب ان کے سر کو ٹھنڈک لگے تو انہیں تشنج آجاتا ہے۔ روشنی، حرکت اور سردی سے بھی اس قسم کے تشنج آجاتے ہیں۔ برائی اونیا کے مریض کی طرح، بیلاڈونا کے مریض کی تکلیفیں بھی حرکت سے بڑھتی ہیں۔ حرکت تشنج کا باعث نہیں ہے۔ حرکت سے درد پیدا ہو جاتا ہے۔ حرکت سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ چبکن ہونے لگتی ہے۔ حرکت سے بہت سی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ اب آپ ان عام باتوں پر غور کریں جبکہ آپ کو بیلاڈونا دینا پڑے۔ بیلاڈونا کا یہ تصور قائم رہنا چاہئے اور اس پر حرف بحرف عمل ہونا چاہئے۔ آپ خواہ کتنے ہی چھوٹے بڑے نشان جمع کرلیں، آپ ان باتوں پر پہلے دھیان دیں۔

بیلاڈونا کی ذہنی علامتوں کا مطالعہ نہایت دلچسپ اور مزیدار ہے مگر وہ دیکھنے میں نہایت خوفناک ہیں۔ ذہنی علامتیں بھی اسی طرح شدید نوعیت کی ہیں جیسے کہ بخار۔ وہ حالتیں جو پاگل پن کے جوش اور بکواس میں نمودار ہوتی ہیں۔ جوش ہر حالت میں پایا جاتا ہے۔ تمام ذہنی علامتوں میں شدید تندی پائی جاتی ہے۔ ذہنی علامتیں نہایت چست ہوتی ہیں۔ وہ ہرگز کمزور یا سست نہیں ہوتیں۔ بیلاڈونا میں ہلکا ہذیان نہیں پایا جاتا۔ وہ شدید نوعیت کا ہوتا ہے۔ مریض خود وحشی بن جاتا ہے۔ مارتا ہے، کاٹتا ہے، چیزیں پھاڑ ڈالتا ہے۔ غیر معمولی حرکتیں کرتا ہے۔ عجیب و غریب باتیں کرتا ہے۔ غیر متوقع حرکتیں کرتا ہے۔ نہایت جوش کی حالت میں ہوتا ہے۔ یہ ذہنی علامتیں جو عموماً بخار کے دوران میں، بکواس اور جوش کی حالت میں آتی ہیں۔ ہلکا ناشتہ کرنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ اگرچہ بیلاڈونا میں یہ بات عام نہیں ہے مگر تاہم یہ اس کی زبردست علامت ہے۔ مگر تکلیف کی شدت، تندی و برق رفتاری کے ساتھ ساتھ آپ جب کسی مریض کو دیکھنے جائیں تو گرمی، سرخی اور جلن کا بھی دھیان رکھیں۔

خام خیالی و وہم و قیاس پر، بھوت پریت دیکھے، افسروں کو دیکھے، جنگلی چیزیں دیکھے۔ بخار کی ابتدا میں بکواس کی شدت ہوتی ہے، جوش ہوتا ہے، مگر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے، مریض کو نیند آنے لگتی ہے۔ جیسے نیم بے ہوشی ہو، نیم غنودگی۔ بظاہر وہ خواب کی حالت میں ہوتا ہے اور یکا یک چیخ مارتا ہے۔ خواب میں

خوفناک چیزیں دیکھتا ہے۔ خواب میں جو چیزیں دیکھتا ہے ان کے بارے میں باتیں کرنے لگتا ہے۔ جب حقیقی نیند آتی ہے، یا آرام ملتا ہے یا ایسی حالت میں آ جاتا ہے جس کو کم از کم مریض آرام کی حالت قرار دے سکے تو وہ خوفناک خواب دیکھتا ہے۔ وحشت جیسے سب کچھ جل رہا ہے۔ بکواس کرتا ہے اور سخت تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ بعض اوقات احمق بن جاتا ہے جیسے اسے شعور اور ہوش ہی نہیں ہے۔ سب کچھ بھول جاتا ہے اور وحشی بن جاتا ہے۔ وہ اس وقت بھی بکواس کرتا رہتا ہے جبکہ بظاہر سوتا ہے۔ یہ علامتیں اکثر اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب بچے کے حرام مغز میں اجتماع خون ہو اور اس اجتماع میں شدت ہو۔ اگر بچہ کافی بڑا ہو اور اپنی تکلیف بیان کر سکے تو وہ کہے گا: "میرے سر میں ہتھوڑے پڑ رہے ہیں۔" بیلا ڈونا کی حالت میں بچے بھی عموماً غنودگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس زبردست غنودگی کے ساتھ دماغ میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جلد گرم و خشک ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور گلے کی رگیں پھڑکنے لگتی ہیں۔ آخر میں جوں جوں غنودگی بڑھتی ہے، بچہ زرد پڑتا جاتا ہے۔ گردن پیچھے کو کھنچ جاتی ہے۔ کیونکہ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے حرام مغز اور ریڑھ ماؤف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا گردن کے پٹھے کھنچتے ہیں۔ اس سے سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہے۔ جب بچہ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ وہ ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگتا ہے اور پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ یہ ذہنی حالت لال بخار میں اور گردن توڑ بخار (پر ایک سنپات) میں نمودار ہوتی ہیں۔

یہ علامتیں حالیہ پاگل پن کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اس حالت میں مریض ہر چیز کو بھی کاٹنے لگتا ہے۔ کتے کی طرح بھونکنے لگتا ہے۔ طرح طرح کے تیز و تند حرکتیں کرتا ہے۔ حتیٰ کہ کھڑکی کی راہ کود پڑتا ہے۔ اسے سنبھالنا پڑتا ہے۔ اس کی کڑی نگرانی کرنا پڑتی ہے۔ چہرہ سرخ، جلد گرم اور مریض بار بار یہی کہتا ہے: "میرا سارا جسم جل رہا ہے۔" یا کہ "سر جل رہا ہے۔" "سر نہایت گرم ہوتا ہے۔ مگر ان سارے دوروں میں پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ سر گرم، پاؤں سرد، یا ہاتھ پاؤں برف کی طرح سرد۔ جیسے سارا خون سر کی طرف جا رہا ہو۔ طرح طرح کے وہم و قیاس و خام خیالی کے ساتھ ہلکا پاگل پن۔ خوفناک بھوت پریت دیکھے۔ عجیب و غریب اور بگڑی ہوئی شکل میں چیزیں دکھائی دیں۔ قیاسی چیزوں سے ڈرے اور اس وجہ سے بھاگ جانا چاہے۔ بیلا ڈونا کے بکواس میں مریض کھڑکی میں سے کود پڑنا چاہتا ہے، بھاگنا چاہتا ہے اور اپنی خدمت کرنے والوں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ مجھے نقصان پہنچائیں گے۔ نئے پاگل پن اور بکواس میں یہ ساری علامتیں نہایت شدت اور تندی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ تخریبی رجحان توڑ پھوڑ کرے۔ نہایت ابتدائی حالت میں بیلا ڈونا کے مریض کی کڑی نگرانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے سنبھالنا پڑتا ہے اور اکثر اوقات باندھ کر رکھنا پڑتا ہے۔ کتابوں میں اس حالت کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"جوش، غیظ و غضب، جھنجھلاہٹ، مریض آمادہ تشدد ہوتا ہے، کراہتا ہے، کھانا کھانے کے بجائے چمچ کاٹتا ہے اور اس کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے۔ طشتری کو دانتوں سے کاٹتا ہے۔ جیسے کتا بھونکتا ہے اس طرح کی آواز نکالتا ہے، غراتا ہے۔" "وہ لڑکا جو شدید بیمار ہو، کمرے میں بے تحاشہ ہنستا ہوا بھاگتا ہے۔" "پاگلوں کی سی ہنسی، زور سے قہقہہ لگا کر ہنستا ہے۔" "روٹی کے ٹکڑے کو پتھر کا ٹکڑا سمجھ کر دور پھینک دیتا ہے۔ وہ پورے جوش، غصہ اور غضب میں آ کر کروٹیں بدلتا ہے۔ آواز اور دوستوں سے نفرت، پرہیز۔" "روشنی پسند نہیں کرتا،

اندھیرے میں کمرے میں راحت محسوس کرتا ہے۔" اکثر شدت کے ان دوروں میں ایک سکون کی حالت بھی آجایا کرتی ہے۔ مگر جب بھی دورہ ہوتا ہے اس میں مذکورہ بالا قسم کی تندی، تیزی اور شدت پائی جاتی ہے۔ مگر بعض وقت قدرے سستی کی حالت بھی آتی ہے۔ اس حالت میں مریض بستر پر بیٹھ جاتا ہے اور بستر کے کپڑے پھاڑنے لگتا ہے۔ یا جو بھی کچھ ہاتھ آجائے اسے تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چھڑی بھی ہاتھ آجائے تو وہ اس کو بھی توڑ دے گا۔

تکلیف خواہ کسی قسم کی ہو، بکواس ہو یا بخار، درد ہو یا کوئی تکلیف، ہر حالت میں چوکنا پایا جاتا ہے۔ سوتے سوتے چونک اٹھتا ہے جیسے بجلی سے جھٹکا لگا ہو۔ جیسے ہی مریض کو نیند کی جھپکی آتی ہے، اس کے بدن میں ایسا زوردار جھٹکا آتا ہے جیسے وہ بجلی سے چھو گیا۔ جب کوئی دوسرا شخص اس کی طرف آئے تو وہ خوف سے چونک اٹھتا ہے۔ قیاسی و فرضی چیزوں سے ڈرتا ہے اور ان سے دور رہنا چاہتا ہے۔ "شدید بے چینی" اس دوائی میں پائی جاتی ہے۔ جب مریض اس بکواس، تشنج یا درد کے دورے میں سے گزر چکتا ہے تو اس کے چہرے پر خوف کے آثار باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ بڑے جوش میں رہتا ہے۔ خون کا دورہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ دل بڑے جوش میں ہوتا ہے۔ حرکت اور جذبات کے جوش کی وجہ سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔

اب آپ کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ بیلاڈونا میں قوت حس بڑھ جاتی ہے۔ وہ بہت ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ اس کے رگ و ریشوں میں شدید جوش آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اعصاب کے مرکزوں میں بھی جوش آتا ہے۔ اس سے چکھنے، سونگھنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت و اہلیت بڑھ جاتی ہے۔ تمام قوا میں جوش آجاتا ہے۔ بیرونی تاثرات قبول کرنے کی حس بڑھ جاتی ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ آواز برداشت نہیں ہوتی، جھٹکا برداشت نہیں ہوتا۔ حواس میں بھاری جوش آجاتا ہے۔ اعصابی جوش بیلاڈونا کی نہایت اہم علامت ہے اور یہ اوپیم کے سراسر برعکس ہے۔ اس میں مریض کی قوت حس قطعاً مٹ جاتی ہے۔ بیلاڈونا میں خون کا اجتماع جس قدر زیادہ ہوگا، حس اتنی ہی کم ہوگی۔ اس کے باوجود دونوں میں بڑی بھاری مشابہت ہے۔ دونوں میں بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ مثلاً آنکھوں اور چہرے کی ظاہرہ شکل۔ بیماریاں پیدا کرنے کی خوبی میں بھی بڑی حد تک ہم پلہ ہیں۔ اگر مجھے صرف بیماری کی حالت اور دماغ میں خون جمع ہونے کی علامت کے سہارے ہی دوا تجویز کرنی پڑے اور میں ایک دوسرے کی شدت کو نظر انداز کر دوں تو میرے نزدیک اوپیم یا بیلاڈونا میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ عموماً دونوں ایک دوسرے کے مصلح ہیں۔ مگر ہم صرف بیماری کا نام رکھ کر تو دوا تجویز نہیں کرتے۔ ہم علامتوں کے لیے ان کی جداگانہ حیثیت قائم کرنے کے بعد دوائی تجویز کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا قسم کے شدید جوش کے ساتھ سر میں چکر، بستر میں کروٹ لینے سے یا سر ہلانے سے ہی چکر آجاتا ہے۔ "جیسے ہر چیز گردش میں ہے۔ تپکن کے ساتھ چکر۔" سر کی حرکت بڑھنے سے تپکن اور چکر بھی بڑھ جاتا ہے۔ مریض بستر میں لیٹا رہتا ہے۔ سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ مزید ذکی الحس خاص کر کھوپڑی میں پائی جاتی ہے۔ یہ عورتوں میں خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ سر کے بال بھی نہیں باندھ سکتی۔ اکثر اوقات بیلاڈونا کی مریضہ نہ سر میں کنگھی کر سکتی ہے اور نہ بالوں پر برش کر سکتی ہے۔ "اس کے بال پیچھے پر لٹکتے

رہتے ہیں۔" اس کی کھوپڑی اس قدر نازک ہوتی ہے "جیسے کوئی بال نوچ رہا ہے۔" وہ اپنے بال چھونا برداشت نہیں کر سکتی۔ بعینہ یہی حال اور بھی کئی دوائیوں میں پائی جاتی ہے مثلاً ہیپر۔ درد کی وجہ سے مریضہ کو غشی آجاتی ہے۔ نائٹرک ایسڈ کی مریضہ گلی میں چلتی ہوئی گاڑی کے پہیئے کی آواز برداشت نہیں کر سکتی۔ اس سے اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کافی میں قدم کی آواز سے بہت سی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ مریض درد کی وجہ سے اس قدر ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ وہ کسی شخص کے باہر کے دروازے میں قدم کی آہٹ سے ہی بے چین ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ خود تیسری منزل پر ہی لیٹا ہوا ہو۔ مریض کی سننے کی قوت اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ اس شخص کے گھر میں داخل ہونے کی آواز خواہ کسی نے نہ سنی ہو مگر یہ مریض اسے سن لیتا ہے اور اسے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ نکس وامیکا میں پاؤں کی آہٹ سے سارے بدن میں درد ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا کی خاصیت میں ان سب دردوں کے متعلق ذکی الحسی پائی جاتی ہے۔ یہ تمام حسی مرکزوں کا جز ہے۔ تمام جسمانی حالتوں میں اس میں بھاری اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیموميلا کا مریض درد برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر ہمیں کیموميلا کے مریض سے ہمدردی ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اس سے خود ہی نپٹ لیتا ہے۔ البتہ آپ کو بیلاڈونا کا مریض دیکھ کر ترس آئے گا اور پلساٹیلا و نائٹرک ایسڈ کے مریضوں کو دیکھ کر ہمدردی ہوگی۔

اس دوائی کا ایک اور عجیب جز بے جوابی جوش، وہ جوش جو ردعمل کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ میں نے بارہا اس دوائی کا ردعمل اس قدر فوری اور اتفاقیہ دیکھا ہے کہ میں نے مریض کے بستر سے پیٹھ موڑتے ہی یہ کہتے سنا ہے۔" اس دوائی سے مجھے آرام آ گیا۔" ایسا جادو ہے اس کے ردعمل میں۔ اکثر دوائیوں کا ردعمل بڑا سست ہے۔ مگر بیلاڈونا کی حالت میں وہ نہایت تیز ہے۔ یہ بہت زود اثر ہے۔ نکس وامیکا اور زنکم میں بھی یہی بات ہے۔ جب مریض بہت شدید حالت میں ہو اور اکثر ایسی حالتوں میں بھی جب مرض قدرے پرانا ہو تو یہ حس نمایاں ہوتی ہے۔ کیوپرم میں تو سارا جسم ہی نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ اس میں ذکی الحس مسے پائے جاتے ہیں۔ اس میں جلد بھی ذکی الحس ہوتی ہے۔ ناک، کان یا بواسیر کے مسے بھی اسی طرح ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ جسم کا ہر عضو ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے ردعمل میں بھی اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ وہ دوائیاں کام ہی نہیں کرتیں جو جزوی طور پر نمودار ہوئی ہوں۔ کیونکہ مریض کی قوت حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس پر ہر بات کا ضرورت سے زیادہ ردعمل ہوتا ہے۔ دوائی کی کم از کم خوراک اور کم از کم مقدار بھی ردعمل لاتی ہے اور ہر ایک تکلیف میں اضافہ کر دیتی ہے۔ نہایت آرام سے چنی ہوئی دوائیاں بھی آرام پہنچانے کی نسبت تکلیف بڑھاتی ہیں کیوپرم اسے گھٹاتا ہے۔ بھڑکتی ہوئی قوت حس کو گھٹا دیتا ہے اور تب بہترین طور پر منتخب کی ہوئی دوائی اپنا کام کرے گی اور بڑی دیر تک کام کرتی رہے گی۔

کیوپرم میں اجتماع خون کی وہ زیادتی نہیں پائی جاتی جو بیلاڈونا میں ملتی ہے۔ کیوپرم میں شدید بخار اور اجتماع خون کے ساتھ حس کی وہ زیادتی نہیں پائی جاتی۔ اس میں بیلاڈونا کی طرح تشنج اور گردش خون کے نقص بھی نہیں پائے جاتے اور اگر پائے جاتے ہیں تو پرانی بیماریوں کی حالت میں۔ عورتیں اور بچے اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ انہیں کافی ہمدردی حاصل نہیں ہوتی۔ نہ ہی ہسٹریا کی مریض عورتوں کو مفید ہے جو خود ضبطی کے ناہل ہوں۔ یہ ہے کیوپرم۔ ہمارے پاس ایسی دوائیاں موجود ہیں جو ذکی الحس اشخاص خصوصاً

عورتوں کے لیے مفید ہیں۔ ایسے اشخاص جو نہ برداشت کر سکتے ہیں اور نہ کوئی بیرونی اثر جس کا تصور کیا جا سکے۔ جو معالج ان فانی اور بے بس مریضوں کی مدد لیتا ہے جو ان کی طبیعت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور جو انہیں ان جسمانی تکلیفوں سے چھٹکارا دلاتا ہے۔ وہ سارے معاشرے میں احترام و فوقیت حاصل کرلے گا۔ خواہ اس سے پہلے وہاں کتنے ہی نامور معالج موجود ہوں وہ معالج ایسا نہیں ہونا چاہئے جو ہر شخص کو اپنی ہی قوت حس سے سمجھنے اور جاننے کی کوشش کرتا ہو۔ ممکن ہے معالج ذاتی طور پر خود موٹی عقل کا مالک ہو۔ مگر اس کو مذکورہ بالا قسم کے ذکی الحس اور نازک مزاج مریض ضرور ملیں گے۔

بیلاڈونا کے بیشتر سر دردوں میں یہی ذکاوت حس پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات درد ایسے ہوتا ہے جیسے چھرا لگتا ہو۔ چبکن کے ساتھ درد۔ یا جیسے کوئی لگتی ہو۔ ان تمام دردوں کا تعلق اجتماع خون سے ہوتا ہے۔ وہ کسی قسم کی حرکت، جھٹکا حتی کہ آنکھ جھپکنا بھی، روشنی اور سر دہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ بیلاڈونا اس وقت نمودار ہوتا ہے جب مریض سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے، چیخ مارتا ہے، یکایک چیختا ہے۔ کچھ ہی دیر بعد وہ جاگ اٹھتا ہے اور سر کو ادھر ادھر پٹخنے لگتا ہے اور ہر چند منٹ کے بعد اسی طرح یکایک چیخ مارتا ہے۔ غنودگی آجاتی ہے، گردن پیچھے کو کھنچ جاتی ہے، چہرہ تمتما جاتا ہے اور اب زرد پڑ جاتا ہے۔ دماغ کی تمام تکلیفوں میں ہمیں محتاط رہنا چاہئے کہ مریض بھر پیٹ نہ کھائے۔ ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔ کیونکہ معدہ کمزور ہوتا ہے۔ وہ زیادہ ہضم نہیں کرتا۔ خوراک کا چناؤ نہایت احتیاط سے ہونا چاہئے۔ وہ ہلکی و زود ہضم ہو۔

سر میں بہت زیادہ بھاری پن۔ سر جیسے بذات خود ایک بوجھ ہے اور پیچھے کی طرف کھنچے۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ سر گردن کے پٹھوں کے کھنچاؤ کی وجہ سے بھی پیچھے کی طرف کھنچا کرتا ہے جبکہ بالائی ریڑھ کی جھلیاں ماؤف ہوں۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بیلاڈونا کا مریض اپنے سر کو خود بخود پیچھے کی طرف کھینچتا ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر اس کا شدید سر درد کم ہو جاتا ہے اور جب تک وہ سر کو پیچھے کی طرف روکتا ہے، درد کم رہتا ہے۔ سر درد بڑھتا ہے۔ جب مریض سر کو آگے کی طرف بڑھائے، جب بیٹھا ہو۔ کھڑا ہونے پر سر کو آگے کی طرف کرنے سے یا جھکنے پر مریض محسوس کرتا ہے کہ دماغ باہر نکل پڑے گا۔ یا اسے آگے پھینک دیا جائے گا۔ اس سے سر درد بعض اوقات اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کے سر میں چھریاں چل رہی ہیں یا ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ درد کی تکلیف کا اظہار اسی طرح کیا جاتا ہے۔ سر درد میں یہ بھی محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی سر میں کیل ٹھونک رہا ہے۔ کوئی ہتھوڑا مار رہا ہے۔ جیسے کوئی کچھ کھود رہا ہے۔ یا کاٹ رہا ہے، چیر رہا ہو، دانتوں سے کاٹ رہا ہو۔ مگر ان سب حالتوں میں چبکن اور دباؤ ضرور شامل رہا ہے۔ مریض جو نہی بیٹھے بیٹھے کھڑا ہوتا ہے، یہ تمام حسی قوتوں میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے۔ سر میں چبکن ہوتی ہے، چوٹ سی لگتی ہے جیسے ہتھوڑا پڑتا ہو۔ اس سے کھوپڑی کا اندرونی حصہ دکھنے لگتا ہے اور مریض شکایت کیا کرتا ہے کہ کھوپڑی کا اندرونی حصہ متواتر ہی دکھتا رہتا ہے اور اس پر چبکن کے ساتھ ایسی چوٹ لگتی ہے جیسے ہتھوڑا لگتا ہو۔ جب مریض خاموشی سے بیٹھا ہو۔ یا جب لیٹا ہو تو اکثر درد گھٹ جاتا ہے۔ مگر کسی سے اٹھتے ہی سر میں ہتھوڑے سے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ "سر پھٹ رہا ہے۔" اکثر مریض ایسا ہی کہا کرتے ہیں اور دوائیاں کھا کر علامتیں بتانے والوں نے بھی یہی ظاہر کیا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے سر بڑھ رہا ہے۔

پھیل رہا ہے۔ اندر سے باہر کے رخ دباؤ' بیرونی دباؤ سے یہ سارے سر درد گھٹ جاتے ہیں۔ مگر ایک چھوٹے یا دبانے سے بڑھ جاتے ہیں۔ جو دباؤ سر پر آہستہ آہستہ پڑے اور بڑھے اس سے درد گھٹتا ہے۔ پٹی باندھنے سے یا سر پر ٹوپی رکھنے سے جو خوب فٹ آئی ہو، درد میں آرام آتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے بھی یہ سارے سر درد بڑھتے ہیں۔ سر کو ننگا کر کے ٹھنڈی ہوا میں کھڑے رہنے سے بھی سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات سر کے بال کٹا دینے سے بھی سخت درد ہونے لگتا ہے۔ سر میں کئی دن تک خون جمع رہتا ہے۔ اس وقت سر میں ٹیکن اور پھڑکن ہوا کرتی ہے۔ خصوصاً سر کے بال کٹانے سے، کان کی تکلیف، چھاتی کی شکایت، گٹھیاوات کے درد سر کے بال کٹانے سے، ٹھنڈی ہوا میں ٹوپی یا پگڑی اتار کر کھڑا رہنے سے بڑھ جاتے ہیں۔ سر سردی سے اس قدر جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اس دوائی کی تکلیفوں کے بارے میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بیشتر تکلیفیں سر کے ذریعے آتی ہیں اور وہاں سے نیچے اترتی ہیں۔ پیروں کی تکلیف، جوڑوں کے ایسے درد جن میں سرخی اور سوجن آئے۔ عموماً سر ننگا کرنے سے، سر کو سردی لگنے سے سر کو سرد ہوا لگنے سے، سر بھیگ جانے سے یا کہیں بارش میں بھیگ جانے سے بڑھ جایا کرتے ہیں۔ ایک ایسی تکلیف بھی ہے جو آپ کو مخمصہ میں پھنسا دے گی۔

ابھی آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ میں آپ سے کیا کہنے جا رہا ہوں۔ بیلاڈونا کی شکایتیں عموماً آرام سے گھٹ جاتی ہیں اور حرکت کرنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ مگر ایک خاص قسم کی بے چینی ہوتی ہے۔ جس میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کوئی کچھ چیر رہا ہے یا پھاڑ رہا ہے۔ جونہی مریض دم لینے کے لیے بیٹھتا ہے۔ درد پوری شدت وقت کے ساتھ نمودار ہو جاتا ہے۔ یہ درد اکثر گولی کی طرح نیچے کے رخ چلتے ہیں اور کبھی کبھی رگوں کے ساتھ ساتھ اوپر نیچے چلتے ہیں جیسے کوئی چیر رہا ہو، پھاڑ رہا ہو۔ یہ درد سر کو ٹھنڈی ہوا لگنے سے، یا پیر بھیگنے سے شروع ہوتا ہے۔ ایکونائٹ اور پلساٹیلا میں بھی پاؤں بھیگنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ تکلیفیں اوپر کو چلتی ہیں۔ پیر کی راہ آتی ہیں اوپر کو چلتی ہیں اور سر پر اثر ڈالتی ہیں۔ مگر اس کے برعکس بیلاڈونا کی تکلیف سر کی راہ آتی ہے اور نیچے کے رخ چلتی ہے۔ یہ بعض اوقات سر پر اثر کرتی ہے۔ بعض اوقات چھاتی پر، کبھی معدے پر اور کبھی پیٹ کے درمیانی حصہ پر اور کبھی بچہ دانی ورحم کے خصیوں پر۔ رسٹاکس میں بھی بھیگنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ اسی جگہ تک محدود رہتی ہے جو بھیگتی ہے۔ اگر اس کی ٹانگیں بھیگ جائیں تو صرف ٹانگوں میں ہی درد ہوگا۔ بڑا فرق ہے۔ آپ جو بھی دوا تجویز کریں اس میں اس قسم کے فرق کا دھیان رکھنا ہوگا۔ ہومیوپیتھی میں یہی بات تو قابل غور ہے کہ آپ یہ طے کرلیں کہ تکلیف بڑھتی کیسے ہے۔ بعض تکلیفیں جسم کے بائیں حصہ میں بڑھتی ہیں اور بعض دائیں میں۔ بعض تکلیفیں سر سے شروع ہوتی ہیں اور پیروں کی طرف چلتی ہیں۔ اس دوائی کے فعل کا بھی یہی رخ ہے۔ بعض دوائیوں میں برف سے پیروں کو ٹھنڈک پہنچنے سے سر درد ہو جاتا ہے۔ (سلیشیا) مگر بیلاڈونا میں سر کو سردی لگنے سے پیروں میں درد آتا ہے۔ درد اعصاب ہوتا ہے۔ وہ درد جو آرام سے آتا ہے۔ بیلاڈونا میں ایک الگ بات ہے۔ اس سے بھی عام اور خاص علامتوں میں امتیاز کرنے کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے۔ "عام" اور "خاص" باتیں معلوم کیے بغیر آپ صحیح دوا ہرگز تجویز نہیں

کر سکتے۔ جو موجودہ حالت میں جسم کے زیریں حصہ کی یہ تکلیف خاص علامت ہے۔ مریض اور مریض کی عام حالت کو آرام سے راحت ملتی ہے۔ مریض کی علامتیں بھی آرام نے گھٹ جاتی ہیں۔ مریض کے بارے میں جتنی بھی علامتوں کی پیشگوئی کی جا سکتی ہے وہ بھی آرام کرنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ مگر جسم کے نچلے حصوں کا درد، جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ حرکت سے گھٹتا ہے اور آرام کے وقت بڑھ جاتا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جسم کے نچلے حصوں کے سارے ہی درد آرام کرنے سے بڑھ جاتے ہیں اور حرکت سے گھٹ جاتے ہیں۔ گٹھیاوات کے درد عموماً آرام کرنے سے گھٹ جاتے ہیں اور حرکت سے بڑھ جاتے ہیں۔ پھاڑنے کی طرح کے درد جو کولہے سے نیچے کی طرف آئیں اور جن میں ورم نہ ہو، آرام کے وقت آتے ہیں۔ تمام دوائیوں میں کوئی نہ کوئی انوکھی بات ملتی ہے اور وہی خصوصیت بن کر ہمیں دوائی تجویز کرنے کے قابل بناتی ہے۔

بیلاڈونا کی تکلیف میں اس بات کو مت بھولیے کہ خون کی گردش نیچے سے اوپر کو چلتی ہے۔ "خون کا دورہ سر کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا پیر ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔" پیر سرد ہاتھ سرد اور سر گرم۔

آنکھوں میں بھی ورم کی حالت آتی ہے۔ "چمکدار آنکھیں پتلیاں پھیلی ہوئیں، چہرہ تمتمایا ہوا، متورم جگہ نہایت سرخ۔" آنکھ کے سارے رگ وریشے متورم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً پپوٹے، انڈے کے سارے حصے متورم ہو جاتے ہیں اور ان میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔ گرمی، جلن، سرخی موجود رہتی ہے۔ یہ تینوں باتیں اس دوائی کی زبردست علامتیں ہیں۔ چبھن، سوجن اور آنسو، شدید درد، ہر تکلیف حرکت سے بڑھ جاتی ہے۔ روشنی بھی برداشت نہیں ہوتی اور تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ زبردست چمک، روشنی میں آنکھ نہیں کھلتی۔ آنکھ کے آگے شرارے، تو میں اور بھنگے اڑیں۔" جب پڑھنا شروع کرے تو حرف ٹیڑھے ترچھے دکھائی دیں۔ بینائی دھندلی یا مکمل اندھاپن۔" آنکھ کے مختلف اعضاء میں خون کا جماؤ۔" انڈے کے اندر کے پردے کی بے حسی، آنکھ نیم وا، ادھ کھلی باہر نکلی ہوئی اور ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔" یہ علامت آپ کو اس بچے میں ملے گی جو غنودگی کی حالت میں پڑا ہو، آنکھ ادھ کھلی دماغ میں اجتماع خون، چہرہ تمتمایا ہوا اور انتہائی گرم۔ سر کو متواتر ادھر ادھر پٹکے۔

اگر تکلیف کئی دن سے چل رہی ہو تو پھر چہرہ زرد پڑ جائے گا اور گردن پیچھے کو کھنچ جائے گی۔ اجتماع خون کی اس تکلیف میں، مریض ادھ کھلی آنکھ نے لیٹا ملتا ہے۔ وہ آنکھ کو تقریباً جھپکتا ہی نہیں۔" آنکھ کے انڈے کا درد اعصاب (ال) آنکھ باہر کو نکلی ہوئی اور اس کے ساتھ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ آنکھ کے انڈے کے طبقوں اور بینائی کی رگ کا ورم۔ آنکھ سرخ۔" آنکھ کے متعلق دوسری بڑی خوبی ہے، بھینگا پن۔ یہ حالت بھی بتدریج نہیں آتی کہ جس کے لئے سرجن کی ضرورت پڑے۔ بلکہ اس حالت میں جب کہ تکلیف دماغ میں خون جمع ہونے کے ساتھ ساتھ پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ مریض سر کو ادھر سے ادھر پٹکتا ہو۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہو۔ گلے کی رگیں پھڑک رہی ہوں اور شدید گرمی موجود ہو۔ ایک دو دن بعد آنکھ اندر لوٹنے لگتی ہے اور بچہ بھینگا ہو جاتا ہے یہ بیلاڈونا کی مزید علامت ہے بعض اوقات یہ بھینگا پن دماغ میں زبردست اجتماع خون سے ہو جاتا ہے اور اکثر بیلاڈونا مفید ثابت ہوتا ہے۔ خون کی گردش کے نقص سے پیدا شدہ یہ بیماریاں

دوائیوں سے ہی ٹھیک کرنی چاہئیں ایسے مریضوں کو سرجن کے پاس نہ بھیجنا چاہیے۔ اگرچہ یہ بیماریاں عموماً بہت دیر لیتی ہیں اور بعض حالتوں میں کئی کئی ماہ لگ جاتے ہیں۔ مگر وہ احتیاط سے منتخب ہوئی دوائی سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مگر جو بتدریج آئی ہو اور پیدائشی ہو وہ دوائی کی مدد سے ٹھیک نہیں ہوتی۔ صرف وہی تشنجی بیماریاں دوائی کی مدد سے ٹھیک ہو سکتی ہیں جو دماغ میں خون جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا جن میں دماغ میں خون جمع ہونے کی شکایت نمایاں طور پر موجود ہو۔ جب جگر یا بادہ انگشتی آنت میں خون جمع ہو گیا ہو تو آنکھ کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔

کان کے جس ورم میں اب پیپ آ چکی ہو اس میں بیلاڈونا شاذ و نادر ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے ہمیں ایسی دوائیاں تلاش کرنا چاہئیں جو گہرائی تک اثر کرنے والی ہیں۔ اس حالت میں درد ہو سکتا ہے۔ سرخی ہو سکتی ہے۔ ذکاوت حس اور ہر طرح کے ورم بھی ہوں گے۔ مگر جن حالتوں میں بیلاڈونا کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان میں پیپ شاذ و نادر ہی آتی ہے۔

اب ہم ناک، منہ، گلے، نرخرے، چھاتی اور ناک وحلق کے درمیانی حصہ کی بلغمی جھلیوں پر غور کریں گے۔ اس حصہ میں بھی اس کی بہت سی اہم خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ اس کی خصوصیت ہے۔ انتہائی خشکی، خشکی کا احساس۔ ناک، منہ، گلے، زبان اور چھاتی میں خشکی، یہ خشکی خشک کھانسی اور تشنجی حالتوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ یہ عام حالت ہے مثلاً ناک کی بلغمی جھلیوں کی خشکی کی وجہ سے خشک زکام گلے اور چھاتی کی خشکی کی وجہ سے خشک کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ عموماً سارے جسم کی بلغمی جھلیوں میں خشکی پائی جاتی ہے۔ فاسفورس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ جب فاسفورس میں گلا خراب ہوتا ہے تو مریض کے گلے میں زخم بن جاتے ہیں اور اس کا منہ، گلا اور سانس کی نالیاں خشک ہو جاتی ہیں۔ سانس کی نالی کے متعلق یہ بھی عام بات ہے۔ اب لیجئے زکام۔ اس میں چھینکیں بہت آتی ہیں۔ ناک کے اندر جیسے کانٹے چبھ رہے ہیں۔ جلن، ناک میں گرمی کا احساس۔ عام حالت میں سرخی، چہرہ سرخ، زکام کے ساتھ گرمی کی زیادتی۔ سر درد اور پیر درد اور سر درد کا زور کیونکہ اس میں خشکی ہوتی ہے بعض اوقات خشکی کی زیادتی ہی درد کا باعث بن جاتی ہے۔ کیونکہ بلغمی جھلیوں سے قدرتی رطوبت کا خارج ہوں رک جاتا ہے اور وہ قدرتی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ جب بھی کبھی اس رطوبت کا اخراج رک جاتا ہے، بخار آ جاتا ہے اور یہ بات بیلاڈونا میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے رطوبت کا اخراج رک جانا اور اس کے ساتھ بخار، گرمی، سرخی اور جلن ہو۔ چہرہ سرخ، چہرے میں جلن، چہرے میں گرمی، سر میں گرمی اور ہاتھ پاؤں سرد۔ اسی حالت کو کتابوں میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ایسا سر درد جو پاگل بنا دے اور اس کے ساتھ خشک نزلہ و زکام۔

بہت سے لوگوں کو سردی کے موسم میں یا کم و بیش موسمی تبدیلیوں کے وقت آنکھ، ناک وغیرہ کی نالیوں سے بلغمی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ جب یہ رطوبت خارج ہونے لگتی ہے تو مریض کی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ جب یہ رطوبت یکا یک خشک ہو جائے اور تمام اعضاء خشک ہو جائیں تو آپ کو توجہ دینی چاہیے۔ اس حالت میں نہایت خوفناک سر درد نمودار ہوتا ہے جس میں سر میں چٹکن ہوتی ہے حتی کہ یہ مریض کو پاگل بنا دیتی ہے۔ یہ دوائی اس پرانے نزلے زکام میں مفید نہیں ہے جس میں گاڑھی زرد رطوبت بکثرت خارج

ہوتی ہے۔ بیلاڈونا صرف اسی حالت میں کام دیتا ہے جب کہ سفیدی مائل رطوبت بکثرت خارج ہوا کرتی ہو۔ جب نزلے زکام کی رطوبت گاڑھی ہو، زرد ہو اور یکا یک رک جائے تو بیلاڈونا کام نہیں دیتا۔ آپ یوں بات ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ کو خشک زکام کے لئے دوائی منتخب کرنا ہے اور دوائی ایسی ہونی چاہیے جو ان علامتوں سے ملتی جلتی ہو، جو اب دب گئی ہیں۔ لہذا گاڑھی، زردی مائل سبز رطوبت کے اخراج کے لئے مرک، سلفر یا پلساٹیلا کام دے گا۔ جب آپ اسی دوائی کے حلقہ اثر میں ہوں گے جو خشک شدہ رطوبت کو از سر نو بحال کر دے اور اس کے ساتھ ہی رگ و ریشوں کو آرام پہنچائے تاکہ مریض کی حالت بہتر ہو جائے۔

چہرے میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔ چہرے میں درد جیسے کوئی پھاڑ رہا ہو، چھید کر رہا ہو۔ چہرے میں تشنج کے ساتھ درد، چہرے کے دائیں حصہ میں درد کا زور ہوتا ہے۔ یہ درد جھٹکے سے بڑھتا ہے۔ اس میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ گلے کی رگیں پھڑکتی ہیں۔ سر گرم، سرد ہوا لگنے سے یا سرد ہوا میں سیر کرنے سے جب ٹھنڈ لگ جائے تو درد شروع ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا بھی لقوے کی حالتوں میں مفید ہے۔ مگر عموماً چہرے کے لقوے میں جو سرد ہوا میں گھومنے سے ہوا ہو کاسٹیکم مفید ثابت ہوا ہے۔ چہرے کے پٹھوں کی اینٹھن۔ چہرے میں غیر معمولی کھنچاؤ۔ چہرے کا سرخ اور چمکدار سرخ رنگت آہستہ آہستہ ارغوانی ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ بخار ہو، مگر درد اعصاب میں ہمیشہ ہی کم و بیش چہرے میں اجتماع خون پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے۔ چہرے کی رنگت سرخ چمکدار ہوتی ہے۔ مگر جب گردش خون میں پراگندگی آ جائے اور بخار کی حالت نمایاں صورت اختیار کر جائے اور خون میں فاسد مادہ زیادہ آ جائے تو چہرہ دھندلا پڑ جاتا ہے اور ہوتے ہوتے میلا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ بپٹیشیا میں دیکھتے ہیں۔ یہ حالت بیلاڈونا کی نسبت بپٹیشیا میں زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ ''چہرہ سرخ اور اس کے ساتھ جلن والی گرمی۔'' دانتوں میں درد ہوتا ہے۔ اجتماع خون پایا جاتا ہے اور وہ نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔

زبان خشک ہونی چاہئے کیونکہ اس کی بلغمی جھلیاں خشک ہو جاتی ہیں۔ منہ خشک، زبان خشک، زبان متورم۔ باہر نکلی ہوئی زبان۔ خشک و سخت جیسے چمڑا ہو۔ حس مفقود، ذائقہ مٹ جاتا ہے۔ زبان کی سکت مٹ جاتی ہے۔ بولنے کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ یہ سب بیلاڈونا کی خصوصیتیں ہیں۔ ''زبان کی لقوے کی سی کمزوری۔ زبان باہر نکالی جائے تو کانپتی ہے۔'' کمزوری ہو جاتی ہے۔ چند ہی روز میں بیلاڈونا کا مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے اور پژمردگی کے نزدیک پہنچ جاتا ہے۔ تقریباً لقوے کی سی کمزوری۔ اگر وہ ہاتھ اوپر اٹھائے اور ایک منٹ بھی اوپر رکھے تو ہاتھ کانپنے لگتا ہے۔ زبان میں جو کچھ حالت ملتی ہے، تو وہ صرف عام حالت کا ایک جزو ہے۔ اعصابی مرکزوں میں اجتماع خون کی وجہ سے کانپنا۔ ناک کا اگلا حصہ کھڑا ہوتا ہے اور زبان کی رنگت چمکدار سرخ ہوتی ہے۔ لال بخار میں زبان کی رنگت سرخ چمکدار ہوتی ہے۔ جب زبان سرخ چمکدار ہو اور اس کی نوک کھڑی ہو تو سمجھئے دماغ میں خون جمع ہے۔ میں نے آپ کو ادم مزائی قلم کے بیان میں بتایا تھا کہ زبان سٹرابری جیسی سرخ ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ یعنی زبان سٹرابری کی طرح سرخ ہوتی ہے اور نوک سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔

''زبان کے درمیانی حصہ میں سرخ لکیریں جو سرے کی طرف چوڑی اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ زبان

کا مرکز سفید اور کنارے سرخ۔" دماغی تکلیفوں میں زبان کا سفید ہونا غیر معمولی نہیں ہے۔ دماغی تکلیفوں میں زبان پر سفید دودھ جیسی سفید سوئی میل کی تہہ ہوتی ہے۔" پیاس کے ساتھ منہ کی خشکی، منہ خشک اور پیاس ندارد۔" بیلاڈونا میں پیاس کی شکایت عام پائی جاتی ہے۔ آپ جب معدے کی علامتوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو یہ بات بخوبی معلوم ہو جائے گی۔ بعض اوقات بیلاڈونا میں بڑی مقدار کے لیے پیاس لگتی ہے اور بعض اوقات وہ آرسینکم کے مریض کی طرح بار بار گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے۔ آرسینکم کی طرح بیلاڈونا میں بھی یہ عام خوبی ہے۔ وہ بار بار اور تھوڑا تھوڑا پانی مانگتا ہے۔ صرف اتنا سا پانی کافی سمجھتا ہے جس میں خشک زبان، گلا اور ہونٹ تر ہو جائیں۔ ناک کا اندرونی آخری حصہ جو حلق سے ملحق ہے، خشک ہوتا ہے۔ اس حصہ سے جو کف نکلتی ہے وہ سخت اور ریشہ دار ہوتی ہے۔ اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ رنگت سفید ہوتی ہے اور اگر رنگت بدل جائے تو وہ خون ملی کف ہوتی ہے۔ میں نے ابھی تک خون ملی رطوبت اور خون گرنے کے لیے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔ دوائی کا بیان ختم ہونے سے پہلے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں اخراج خون بھی پایا جاتا ہے اور یہ اخراج بآسانی ہوا کرتا ہے۔ آنکھ سے خون گرنے لگتا ہے۔ ناک سے خون گرنے لگتا ہے۔ گلے سے خون آتا ہے۔ نرخرے سے خون آیا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ چھاتی سے، مثانہ سے اور بچہ دانی سے خون آتا ہے۔ زخموں سے بھی خون گرنے لگتا ہے۔ گلے میں چھوٹے چھوٹے زخم ہوتے ہیں جیسے پن کا سرا۔ چھوٹے چھوٹے چھالوں سے خون نکلتا ہے۔ گلے میں چھالوں کی وجہ سے ورم۔ مگر گلے کی عام شکایتوں میں گلا خشک و سرخ ہوتا ہے۔ شدید سوجن، نہایت ذکی الحس، بہت زیادہ ورم، نگل نہ سکے۔ نگلے تو درد ہو۔ اردگرد کے سارے حصے نہایت نازک اور ذکی الحس۔ اس کے ساتھ گلے میں زخم اور گلا متورم۔ ٹانسل کی سوزش اور ورم۔ اس کے ساتھ چہرہ سرخ، شدید گرمی، گلے کی رگوں میں پھڑکن۔ نیز بخار جو سردی لگنے سے آیا ہو۔ حلق و حلق کی محراب نہایت سرخ۔ نرم تالو اور ٹانسل متورم۔ نگلنے میں دقت۔ خصوصاً پانی نگلنے میں، آواز سوئی۔" گلے میں جیسے گولا اٹکا ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ ٹانسل متورم ہوتے ہیں۔ گلے میں متواتر خراش اٹھتی ہے اور بار بار کھانسے، کھنکھارے، نرخرے اور حلق میں بار بار اینٹھن ہوتی ہے۔ کچھ خشکی کی وجہ سے اور کچھ اس لیے کہ رگیں نہایت ذکی الحس اور نازک ہو جاتی ہیں۔ سونے لگے تو گلا گھٹے، جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ لیا ہے۔ کھانسنے پر بھی اسی طرح کی تکلیف ہو۔ خوراک کی نالی میں اینٹھن۔" گلے میں گھٹن، اینٹھن، تشنجی گھٹن۔ گلے، حلق اور نرخرے کا تشنج۔" بیلاڈونا کا اینٹھن والے ان دردوں میں مفید ہے۔ جہاں اس طرح کا درد ہو جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہے۔ اس طرح کا احساس گلے میں، بچے دانی میں، جگر میں، دماغ میں اور جسم کے دیگر اعضاء میں بھی ہوا کرتا ہے۔ شدید درد کے ساتھ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ بیلاڈونا کی یہ زبردست علامت ہے۔ اکثر اوقات مریض اپنی تکلیف ظاہر کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اپنی نااہلیت کی وجہ سے کہتا ہے۔" ڈاکٹر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہے۔"

یہ گھٹن، اینٹھن اس وقت ہوتی ہے جب گلے میں زخم بن جائیں اور جب پتلی یا ٹھوس چیز نگلی جائے۔ اینٹھن کی وجہ سے پتلی یا ٹھوس چیز خوراک کی نالی میں نہ جا کر ناک کے راستے چلی جاتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے۔ یہ مفلوج حالت بعض دوائیوں میں آتی ہے۔ کیونکہ خوراک یا پانی کو نگلنے والے پٹھے مفلوج

ہو جاتے ہیں اور اپنے قدرتی فعل سے معذور ہو جاتے ہیں۔ یعنی خوراک کو خوراک کی نالی میں نہیں پہنچا سکتے۔ اس حالت میں خوراک ناک کا راستہ اختیار کرتی ہے اور گلا گھٹتا ہے۔ بیلاڈونا کی حالت میں بیماری شدید نوعیت کی ہوتی ہے۔ نئی ہوتی ہے، ورم ہو اور تشنج ہو جبکہ کیکیس میں خناق کے بعد لقوہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور ایلومنا میں خوراک کی نالی کی اینٹھن ہوتی ہے۔ ان دونوں دوائیوں کے مرحلے بعد میں آتے ہیں اور بیلاڈونا پہلے آتا ہے۔ بخار کی ابتدائی حالت میں جوش آتا ہے اور بخار کے پچھلے حصے میں سستی آتی ہے۔ حلق کی کوڑیوں (ٹانسل) پر نہایت سرعت سے چھالے پڑ جاتے ہیں۔ گلے کے زخموں میں جیسا کہ میں پہلے ہی آپ کو بتا چکا ہوں کہ نچلے جبڑے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں، بڑھ جاتے ہیں۔ یا ان میں دکھن ہونے لگتی ہے جیسے زخم ہوں۔ بیلاڈونا کی خراش گلو کی تکلیف میں نزاکت کا نمودار ہونا قدرتی بات ہے۔

بیلاڈونا کے بخاروں میں ایک عجیب وغریب بات یہ پائی جاتی ہے کہ مریض کو لیموں اور لیمن کے لیے ناقابل مزاحمت خواہش ہوتی ہے۔ اکثر اوقات لیموں موافق آتا ہے۔ نئی بیماریوں میں جب لیموں کی زبردست خواہش ہو تو یہ مفید بھی ثابت ہوتا ہے۔ اکثر کھانے کی چیزوں کے لئے بھی خواہش ہوتی ہے۔ آپ کو اس قدر زبردست پرہیزگار نہ بن جانا چاہیے کہ اگر مریض نئی بیماری میں بیئر طلب کرے اور آپ اس کو صاف انکار کر دیں۔ "پانی کی پیاس بدل کر بیئر کی پیاس بن جاتی ہے۔" "اب بیماری میں ان چیزوں کی پیاس لگتی ہے جن کی صحت کی حالت میں کبھی خواہش بھی نہ ہوتی تھی۔" "سرد پانی کے لئے زبردست پیاس"

معدے اور انتڑیوں میں ورم کی ایسی حالتیں آتی ہیں جن کو آپ یکجا کر سکتے ہیں۔ درد، جلن، ایذا، اپھارہ، جھٹکے سے خوف، حرکت سے نفرت "درد معدہ جو ریڑھ تک پہنچے" سردی لگنے سے درد معدہ اور اس کے ساتھ شدید گرمی اور جلن کا احساس، سخت درد قولنج، بچوں کو شدید اینٹھن، چہرہ سرخ وگرم، درد صرف آگے کی طرف جھکنے سے ہی گھٹتا ہے۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیچھے کی طرف جھکنے سے بھی آرام ملتا ہے۔ اس حالت میں یہ ڈائسکوریا کے مشابہ ہوتا ہے، ماں یہ سمجھ لیتی ہے کہ بچے کو ہاتھ میں اٹھا لینے سے درد گھٹ جاتا ہے۔ یہ کالوسنتھ کے مشابہ ہے۔ مگر اس میں بخار زیادہ نہیں ہوتا۔ پیاس بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ درد ایک ہی جگہ ہوتا ہے، پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ جو دوہرا ہونے سے گھٹ جاتا ہے۔ کسی سخت چیز کے سہارے لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ یہ کالوسنتھ کی خوبی ہے۔ جب یہ چھوٹی علامت موجود ہو تو آپ پھر کالوسنتھ ہی دے سکتے ہیں۔

"چھوٹی آنتوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ ذرا سا چھونا بھی برداشت نہیں ہوتا حتی کہ کپڑے بھی برداشت نہیں ہوتے۔" ایسی مثالیں موجود ہیں جب بیلاڈونا اندھی آنت کے ورم (اپنڈے سائٹس) میں مفید ثابت ہوا ہے۔

بیلاڈونا میں پیچش کی علامتیں بھی آتی ہیں۔ دست جن میں پانی سا پاخانہ کم آئے۔ زور زیادہ لگانا پڑے۔ چہرہ تمتمایا ہوا۔ چہرے اور سر میں گرمی۔ سرخی اور جلن، پاؤں سرد، سر گرم، پاخانے کے وقت بہت زور لگانا پڑے مگر پاخانہ کم آئے۔ بواسیر کے ساتھ مقعد میں شدید اینٹھن بواسیر جس میں سخت درد ہو۔ جو نہایت سرخ ہو، سخت متورم ہو، شدید سوجن، چھوا نہ جا سکے۔ ٹانگیں چوڑی کر کے لیٹنا پڑے۔ بواسیر میں سخت درد اور

جلن ہو۔

مثانے اور آلات بول میں بیلاڈونا سے بڑھ کر بے چینی کسی دوسری دوائی میں نہیں پائی جاتی۔ ہر وقت پیشاب کرنے کی حاجت بنی رہتی ہے۔ بوند بوند کرکے پیشاب آتا ہے۔ مثانے کی ساری نالی میں شدید جلن ہوتی ہے۔ بیلاڈونا نے مثانے کا ورم ہٹایا ہے۔ اس بے چینی، خراش اور اجتماع خون کے ساتھ ساتھ ان تمام اعضاء میں چھونے سے سخت تکلیف بڑھتی ہے جہاں کہ بیلاڈونا ظاہر ہوتا ہے۔ مریض جھٹکا برداشت نہیں کرسکتا۔ ذہنی جوش، تمام اعصاب میں جوش۔ "مثانے میں اینٹھن، پیشاب کرنے کے لیے بیٹھنا پڑے اور زور لگائے۔" نہایت تکلیف دہ حالت، پیشاب کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ اس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ اکثر پیشاب کے راستے خالص خون ہی خارج ہوتا ہے۔ یا خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے خارج ہوں۔ خون ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں اینٹ کا چورا ملا ہوا ہو۔ نہایت ترش۔ پیشاب رک جاتا ہے اور کبھی از خود خارج ہو جاتا ہے۔ دماغی بیماریوں میں پیشاب کا بوند بوند کرکے خارج ہونا؛ سوتے وقت بوند بوند کرکے آئے۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور اس طرح اپنے آپ پیشاب نکل جاتا ہے۔

کوئی دھکا لگنے کے بعد، دماغ میں خون جمع ہو جانے سے یا بچہ جننے کے بعد پیشاب رک جاتا ہے۔ مثانہ بھرا رہتا ہے۔ سخت درد ہوتا ہے۔ ذکاوت حس۔ جب کھڑا ہو، جب چل رہا ہو تو اپنے آپ پیشاب نکل جائے۔ یا بعض اوقات محض حرکت سے ہی پیشاب نکل جاتا ہے۔ حاجت بڑی شدت سے اور اتفاقیہ ہوتی ہے۔ مثانہ میں ذرا سا پیشاب جمع ہوا کہ فوراً ہی شدید حاجت ہو جاتی ہے۔ تکلیف کا بڑا مرکز مثانے کی گردن ہوتی ہے اور یہ تکلیف تشنجی نوعیت کی ہوتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہو۔ پیشاب کرتے وقت یا دوسرے وقت بھی مثانے کی گردن میں جھٹکا آنے سے، سردی لگنے سے، فکر سے یا دماغی گڑبڑ سے اسی طرح تشنج ہوتا ہے۔ جب سردی گھٹ جائے یا سرد ہوا میں عورتوں کا پیشاب خود بخود نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ ڈلکامارا اور کاسٹیکم میں ہوتا ہے۔ سوتے سوتے چونکتا ہے اور پیشاب کر دیتا ہے۔ خواب میں ڈر جائے اور پیشاب کر دے۔ نیند آجانے پر یکایک بجلی کے چھونے کی طرح جھٹکا آئے اور بستر میں ہی پیشاب نکل جائے۔ بیلاڈونا میں اس طرح کی چھوٹی چھوٹی انوکھی باتیں بہت پائی جاتی ہیں۔ مگر ان سے صرف بیلاڈونا کے مریض کی عام تشنجی حالت اور عام بے چینی کا ہی اظہار ہوتا ہے۔ ہمیں یہ عجیب و غریب حالتیں اور مرحلے مشاہدے میں آئے ہیں۔ جسم کے سارے حصوں میں جوش۔ خصوصاً جہاں سکڑنے اور پھیلنے والے پٹھے ہیں اور جہاں گول ریشے ہیں۔ یہ احساس جیسے مثانے کی گردن میں کسی نے مٹھی بھر رکھی ہے۔ رحم کے منہ میں کسی نے مٹھی بھر رکھی ہے۔ یا نالیوں میں گھٹن، بچہ دانی میں گھٹن، یہاں ہمیں ایک خاص علامت نظر آتی ہے اور اس کا تعلق ہے مثانے کی گردن سے۔ یعنی اس کی علامتیں مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ بیلاڈونا کی علامتوں کا زنانہ اعضاء تناسل، ایام زچگی اور دودھ پلانے کے دنوں کی تکلیفوں سے گہرا تعلق ہے۔ ان دونوں کی بہت سی تکلیفوں میں بیلاڈونا کام آتا ہے۔ در حقیقت بیلاڈونا سوداوی مزاج (دات پر کرتی) اور جوشیلی طبیعت والی عورتوں کے لئے نہایت اہم دوائی ہے۔

جہاں تک مردانہ اعضاء تناسل کا تعلق ہے کوئی اہم علامت شاذ و نادر ہی ملتی ہے۔ مگر زنانہ اعضاء میں تناسل میں بے شمار علامتیں ملتی ہیں اور ان میں سے بعض نہایت تکلیف دہ ہیں۔ ان تکلیفوں میں انتہائی جوش اور انتہائی تکلیف پائی جاتی ہے۔ اعضاء نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ بچہ دانی اور خصیوں میں خون بھر جاتا ہے۔ جھٹکا برداشت نہیں ہوتا۔ بچہ دانی میں جوش حتی کہ وہ بڑھ جاتی ہے اور اس میں درد ہونے لگتا ہے اور چھونے سے درد ہونے لگتا ہے۔ بعض اوقات یہ حالت ایام زچگی میں بھی رہتی ہے۔ بار بار حیض آنے کے بعد بچہ دانی قدرے بڑھ جاتی ہے اور پھر سکڑتی نہیں۔ وہ اپنے معمول پر نہیں آتی۔ اس میں خون بھرا رہتا ہے اور عورت ہر وقت یہ محسوس کرتی رہتی ہے کہ جیسے اس کو ابھی حیض ہو رہا ہے۔ کچلے جانے کا سا احساس۔ جھٹکا لگنے سے ڈر ہے۔ رطوبت بکثرت اور چھیچھڑے دار۔ اس ضمن میں سب سے اہم اور قابل ذکر بات ہے بچہ دانی سے خون گرنا۔ بچے دانی سے خون گرتا ہے۔ اس کے ساتھ اینٹھن، تشنج اور ذکاوت حس۔ بچہ دانی زور سے سکڑتی ہے۔ لہٰذا اس میں اینٹھن ہوتی ہے۔ انتہائی دکھن، اس کے ساتھ سرخ چمک دار خون کا بکثرت اخراج اس میں چھیچھڑے ملے ہوئے ہوں۔ اس طرح کا اخراج بیلاڈونا کی خاص علامت ہے۔ اس بارے میں یہ سیا ئنا سے ملتا جلتا ہے۔ یہ علامت ان دونوں دوائیوں میں بڑی حد تک پائی جاتی ہے۔ بچہ دانی چھیچھڑوں سے بھر جاتی ہے۔ پھر بڑی شدت سے سکڑتی ہے جیسے درد زہ ہوتا ہے اور ان چھیچھڑوں کو باہر پھینکتی ہے۔ کچھ دیر تک رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے کہ اتنے میں ہی بچہ دانی پھر سکڑتی ہے جیسے درد زہ ہو اور پھر چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس!

یہ خون جلد ہی جم جاتا ہے۔ خون کے اخراج کے ساتھ شدید کمزوری آتی ہے۔ یہ اخراج بغیر کسی اکساہٹ کے ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح کا اخراج عموماً اسقاط حمل سے ہوا کرتا ہے۔ اسقاط حمل کو روکنے یا خون کے اخراج کو روکنے کے لئے خواہ وہ کسی بھی وجہ سے ہو، بیلاڈونا اکسیر اعظم ہے۔ بشرطیکہ ذکاوت حس بھی موجود ہو۔ چھونا، جھٹکا برداشت نہ ہو۔ مریضہ خود بھی شدید جوش کی حالت میں ہوتی ہے اور بذات خود نہایت ذکی الحس ہوتی ہے۔ اس کے اعصاب میں شدید جوش ہوتا ہے جو سوتے جاگتے ظاہر ہوتا رہتا ہے، اکثر بخار بھی ساتھ آ جاتا ہے۔ خون کا اخراج، بخار کی حالت۔ عموماً خون کا اخراج ہی بخار کی شکل لے لیتا ہے۔ اگر اخراج بھر ہونے لگے تو بخار ہٹ جائے گا۔

زچگی کے بعد اخراج میں بھی یہ بہت مفید ہے۔ خون گرم محسوس ہوتا ہے۔ بچے دانی کے غیر ضابطہ سکڑاؤ کی وجہ سے خون کا اخراج۔ ایسی حالت میں یہ بات غیر معمولی بات نہیں ہے کہ اس بے قاعدہ سکڑاؤ کی وجہ سے آنول اندر ہی رک جائے اور وہ سکڑاؤ کے ساتھ جگہ جگہ رکے۔ کیونکہ نیچے سے پھر خون آتا رہتا ہے۔ بیلاڈونا بچہ دانی کے اس بے قاعدہ سکڑاؤ کو روکتا ہے۔ اس میں نہایت شدید قلت حیض بھی پایا جاتا ہے۔ درد زہ کی طرح درد ہوتا ہے۔ تشنجی نوعیت کا درد زہ۔ بیلاڈونا میں چکردار اینٹھن عام بات ہے۔ تمام کے تمام رگ و ریشے اس سارے سکڑاؤ میں یکساں حصہ لیتے ہیں، یکساں کام کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ سب اپنے گرد و پیش کے حصوں پر یکساں اور بیک وقت دباؤ ڈالتے ہیں۔ بیلاڈونا کی حالت میں ٹھیک اسی طرح ہوتا ہے۔ بچہ دانی کے ارد گرد جیسے کوئی رسہ بندھا ہے، اس کو جکڑ رہا ہے۔ یہ جکڑاؤ کسا ؤ ولادت میں مخل ہوتا

ہے۔ قلت حیض میں بھی اسی طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ چکردار، پٹھوں میں شدید سکڑاؤ ہوتا ہے۔ اسی لیے اکثر اوقات مریضہ اپنی تکلیف بیان کرتے ہوئے کہتی ہے "بچہ دانی پر جیسے کوئی رسی باندھ رہا ہے جیسے کسی نے اس کو کھینچ کر باندھ دیا ہے۔" بیلاڈونا میں تشنجی حالتیں، خون جانے کی حالتیں، جوش کی حالتیں۔ دکھن اور ذکاوت حس عموماً پائی جاتی ہے۔ مریضہ بذات خود ان دردوں سے مل اٹھتی ہے اور نہایت خوف ناک طور پر معصیت زدہ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خصیۃ الرحم میں بھی درد ہوتا ہے۔ بہت سی حالتوں میں بیلاڈونا دائیں حصہ پر کام کرتا ہے۔ بیلاڈونا میں عام طور پر رحم کے دائیں خصیہ میں بائیں خصیہ کی نسبت درد زیادہ ہوتا ہے۔ یا درد صرف خصیہ میں ہی ہوتا ہے اور بائیں طرف بالکل نہیں ہوتا۔ یہی حال گلے کا ہے یعنی گلے کے بھی صرف دائیں حصہ میں ہی درد ہوتا ہے۔ "رحم کے خصیوں میں درد ہو کر حیض آئے۔ پیڑو میں درد جو یکا یک آئے اور اسی طرح یکا یک غائب ہو جائے۔"

بیلاڈونا کے خاص درد یکا یک آتے ہیں، چند سیکنڈ اور بعض اوقات چند منٹ جاری رہتے ہیں اور پھر یکا یک غائب ہو جاتے ہیں۔ بچہ دانی میں خون جمع ہونے کی وجہ سے درد، بچہ دانی کی حال کی سوزش۔ "بچہ دانی کا بڑھ جانا اور گرا ہے لگا ہے نیچے کے رخ دباؤ کے ساتھ تشنجی درد۔ اس میں اعضاء کا ڈھیلا پن بھی پایا جاتا ہے۔ بچہ دانی میں خون جمع ہو جاتا ہے اور وہ بڑھ جاتی ہے۔ بھاری ہو جاتی ہے اور وہ سب رگ و پٹھے بھی ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جن کے سہارے بچہ دانی اپنی جگہ قائم ہے۔ یہ رگ و پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ تھک جاتے ہیں، پھیل جاتے ہیں، بڑھ جاتے ہیں۔ بچہ دانی جو پہلے ہی بھاری اور پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اس پر مزید دباؤ ڈالتی رہتی ہے۔ اس تکلیف کو محسوس کر کے مریضہ کہتی ہے، مجھے نیچے کے رخ دباؤ محسوس ہوتا ہے، جیسے کہ بچہ دانی باہر آ پڑے گی۔ مریضہ محسوس کرتی ہے جیسے بچہ دانی میں کیف انکا ہوا ہے۔ یہ وہ اظہار ہے جو عورتیں اختناق الرحم کی حالت میں کیا کرتی ہیں۔ بیشتر حالتوں میں یہ ڈھیلا پن آرگوٹ کے زہر سے پیدا ہوتا ہے۔ بچہ دانی نیچے آ جاتی ہے اور جزوی طور پر ہونٹوں تک آ جاتی ہے۔ بچہ دانی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا جیسے کہ سارے اندرونی اعضاء باہر نکل آئیں گے۔ اسی دوائی میں عام حالت ہے اور یہ تکلیف جھٹکا لگنے سے بڑھتی ہے۔ سارے اعضاء نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ بچہ دانی میں سخت دکھن ہوتی ہے اور بھاری پن کا احساس بھی ہوتا ہے۔ میں نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں جو بچہ دانی کی گردن کے ذکی الحس ہونے کی وجہ سے ٹانگیں چوڑا کر کے بیٹھتی ہیں۔ کیونکہ عضو باہر نکل آتا ہے۔ مریضہ کو مجبوراً بیٹھنا ہی پڑتا ہے۔ وہ لیٹ نہیں سکتی۔"

بیلاڈونا کے بہت سے مریض لیٹ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ پیٹ کے پٹھے پھیل جاتے ہیں۔ مریض جب لیٹتا ہے تو اسے ان پٹھوں کو ڈھیلا کرنے کے لئے اعضاء کو کھینچنا پڑتا ہے۔ لہٰذا اسے یا تو بیٹھنا پڑتا ہے یا پھر اسے ہاتھ پاؤں اکھٹے کر کے جھک کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ اعضاء میں انتہائی ذکاوت حس، اعضاء تناسل کی طرف دباؤ اور زور۔ خاص خاص پٹھوں کے متاثر ہونے کے مطابق بیلاڈونا کا مریض طرح طرح کی پوزیشن اختیار کرتا ہے اور اس کی علامتوں میں کئی طرح کی کمی و بیشی پائی جاتی ہے۔ مثلاً بعض بیماروں کو بیٹھنے کی نسبت لیٹ جانے میں ہی راحت ملتی ہے۔ تقریباً سبھی تکلیفیں کھڑا ہونے پر بڑھتی ہیں۔ بعض حالتوں

میں اعضاء کو پھیلا کر کے بیٹھنے سے آرام ملتا ہے۔ بہت سی حالتوں میں آگے کی طرف زیادہ جھک کر بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے کرسی پر بیٹھ جانے سے مریضہ نہ آگے کی طرف زیادہ جھک سکتی ہے اور نہ ہی زیادہ پیچھے کی طرف جھک سکتی ہے۔ ورنہ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ یہ اعضاء اس قدر ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور ان میں اس قدر سوجن آ جاتی ہے۔ مریضہ کو حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ جھٹکا لگنے سے، جوش سے دروازہ بند کرنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ کیونکہ اس سے پٹھوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے۔ ان سب باتوں سے یہ ظاہر ہے کہ اعضاء ماؤف کس قدر ذکی الحس ہیں۔ ان سب باتوں کے علاوہ اندرونی اور بیرونی اعضاء میں رحم کے خصیوں میں جلن اور اینٹھن ہوتی ہے اور سخت گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ اکثر کترن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ عموماً پھاڑنے کی طرح کے ان دردوں کی وجہ سے کھنچاؤ، اینٹھن اور مٹھی بھری ہوئی جیسی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی تکلیف کو چکر دار رگ و ریشوں کے تشنج کا نام دیا جاتا ہے۔

بیلاڈونا ایسی حاملہ عورتوں کے لئے بہترین دوائی ہے جو نہایت ذکی الحس اور نازک مزاج ہوں۔ جن کے بدن میں خون کی کثرت ہو۔ جنہیں سردی لگنے سے کسی عضو میں اجتماع خون کی شکایت ہو۔ جن کے بدن میں دھمک ہو۔ جنہیں استقاط حمل کا اندیشہ ہو اور جنہیں استقاط حمل کے دوران یا بعد میں خون جا رہا ہو۔ بیلاڈونا ان عورتوں کے لئے بھی مفید ہے۔ جن کے بدن میں خون بکثرت ہے، جو مضبوط بدن ہیں اور جنہوں نے بڑی عمر میں شادی کی تھی اور اب حاملہ ہیں۔ جب ان کے بچہ جننے کا وقت آتا ہے تو انکے رگ و پٹھوں میں تناؤ آ جاتا ہے۔ بچہ دانی ڈھیلی نہیں پڑتی۔ مریضہ کو تمتماہٹ ہوتی ہے۔ طبیعت میں جوش آ جاتا ہے اور ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ چھونے جانے اور حرکت و جنبش سے گھبراہٹ نمایاں طور پر آ جاتی ہے۔ بعد میں ڈھیلا پن بھی جلد ہی آ جاتا ہے۔ یہ امید نہ رکھنی چاہیے کہ بچہ آسانی سے جنا جائے گا۔ کیونکہ جو عورتیں 28 یا 30 برس یا اس سے بھی بڑی عمر میں شادی کرتی ہیں، انہیں بڑی دیر تک دردزہ سے تکلیف بھگتنی پڑتی ہے۔

خون کے بارے میں ایک نہایت اہم بات ہے۔ وہ یہ اخراج جو خون خارج ہوا کرتا ہے وہ عموماً گرم لگتا ہے۔ ایام زچگی میں خون کے لوتھڑے گرتے ہیں اور وہ گرم محسوس ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں جو رطوبت گرتی ہے وہ بھی گرم محسوس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عضو مخصوص میں دھمک ہوتی اور ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ زچگی کے دنوں میں چھاتیوں پر سوزش آ جاتی ہے۔ دودھ کی وجہ سے بخار آ جاتا ہے۔ چھاتیوں کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے اور انہیں یوں ہی چھوا جائے تو انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ زچہ بستر میں کروٹ بدلنے سے بھی معذور ہو جاتی ہے۔ وہ بستر کی حرکت برداشت نہیں کر سکتی۔ چہرہ تمتماتا ہے۔ گلے کی رگیں پھڑکنے لگتی ہیں۔ بخار آ جاتا ہے اور سارے جسم میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ انتہائی سختی آ جاتی ہے۔ ایسی سختی جیسے پتھر ہو۔ بیلاڈونا چند ہی گھنٹوں میں چھاتیوں کے درد کو روک دیتا ہے۔ یہ اس اجتماع خون کو روک دیتا ہے اور تمام تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔

جب کسی عام علامت کے نمودار ہوئے بغیر ہی پستان کے غدود متورم ہو جائیں اور صرف ورم ہی موجود ہو تو فائٹولیکا کام دے گا۔

نرخرے کی سوزش، یہاں بھی مٹھی بھرنے اور گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔ شروع میں ایسا محسوس ہوتا

ہے۔ جیسے گلا خام ہے۔ وہاں خراش ہوتی ہے اور تھوڑی بلغم آتی ہے۔ بہت خراش و کھنکار کے بعد یہ تکلیف قدرے گلے کی طرف بڑھتی ہے۔ مگر کھانسی آنے سے پہلے نرخرہ قطعاً خشک ہو جاتا ہے۔ خراش ہوتی ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ مریض جونہی سونے کی کوشش کرتا ہے، نرخرہ جکڑا جاتا ہے۔ جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہے۔ اس سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ گلے میں خام ہونے کا احساس، آواز بیٹھ جائے اور جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہے۔ ورم حنجرہ یا بولنے کی ذرا سی کوشش کرنے پر حنجرے کو ذرا سی حرکت دینے کی کوشش کرنے پر یا چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ سر کو پیچھے کی طرف جھکانے یا ادھر ادھر ہلانے سے درد ہونے لگتا ہے اور کھانسی آنے لگتی ہے۔ نگلنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ جونہی خوراک کا لقمہ حلق سے نیچے اترتا ہے، وہاں شدید دکھن ہوتی ہے۔ جیسے بڑی چوڑی جگہ میں زخم بنا ہوا ہے۔ یہ حنجرہ ہے، آواز بدل جاتی ہے۔ ایک لمحہ میں کچھ اور دوسرے لمحہ میں کچھ۔ یا کئی بار پھٹی پھٹی ہوتی ہے اور کئی بار زور سے چلاہٹ ہوتی ہے اور اس کے بعد آواز قطعاً دب جاتی ہے۔ وہ بول ہی نہیں سکتا۔ حنجرہ میں کالی کھانسی کی طرح کا تشنج۔ آواز نکالنے والی نالیوں کے منہ کا تشنج۔ کالی کھانسی کی ساری علامتیں آجاتی ہیں۔ مگر جھلی نہیں آتی۔ محض حنجرہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور اس پر رگڑ پڑ جاتی ہے۔ خام ہو جاتا ہے اور خراش ہوتی ہے۔ جیسے جگہ ماؤف چھل گئی ہو، متورم حالت۔ یہ تیز ورم حنجرہ کی حالت ہے جو یکا یک نمودار ہوتی ہے۔ سانس چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جلدی جلدی اور تکلیف سے آنے لگتا ہے۔ بعض اوقات سانس کی حالت دمہ جیسی ہو جاتی ہے۔ ضیق النفس۔ ساری چھاتی ان علامتوں سے متاثر ہوئی معلوم ہونے لگتی ہے۔ چھاتی گھٹتی ہے، گرمی کے موسم کا دمہ۔

بیلاڈونا کی کھانسی حنجرے کے پکڑے جانے سے نمودار ہوتی ہے۔ جیسے حنجرے میں کسی چیز کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا آ پھنسا ہے۔ جیسے کچھ گرد و غبار آواز کی رگوں میں آ گیا ہے۔ یا روٹی کا ٹکڑا یا پانی کی بوند اس میں چلی گئی ہے۔ تب وہ کھانستا ہے۔ "خشک تشنجی کھانسی"۔ "شدید کھانسی۔ رات کو کھانسی آئے۔ لیٹنے پر خصوصاً رات کو دن کی نسبت کھانسی زیادہ آتی ہے۔ تشنجی کھانسی جو تھوڑی دیر تک اٹھے اور کتے کی طرح آواز نکالے۔ یہ کالی کھانسی کی اکسیر دوائی ہے۔ جبکہ حنجرہ ماؤف ہو اور اس کی وجہ سے سانس لینے میں تنگی ہو۔ آخر بہت دیر کھانسنے کے بعد ذرا سا خون یا سفید چکنی ذرا سی بلغم خارج ہوتی ہے۔ سانس کی نالیوں میں جو شدید طوفان آیا ہے اس کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ بیلاڈونا کی کھانسی بڑی عجیب ہے۔ جونہی علامتوں میں اس قدر شدت آئے اور اتنی کوشش کے بعد ذرا سا بلغم خارج ہو جاتا ہے تو مریض کو چند منٹ کے لئے آرام مل جاتا ہے۔ کھانسی رک جاتی ہے۔ مگر آرام کے اس دوران میں حنجرہ اور سانس کی نالی کی خشکی بڑھ جاتی ہے اور آخر کار ان میں سرسراہٹ ہونے لگتی ہے۔ لہذا پھر تشنج آتا ہے۔ جیسے ہوا کی ساری نالیاں اس میں شریک ہیں۔ ان نالیوں میں گھٹن و دکھن ہوتی ہے اور اکثر اوقات قے ہو جاتی ہے۔ تب ذرا سی کیف آتی ہے اور کھانسی رک جاتی ہے۔ ذرا سے وقفے کے بعد پھر دورہ ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس ہر دورہ کالی کھانسی کی طرح ہوتا ہے اور ہر وقفہ میں خشکی قائم رہتی ہے۔ اسی لئے یہ دورے کی تشنجی کھانسی کہلاتی ہے۔

چھاتی میں تناؤ، کساؤ، چھاتی میں تکلیف درد و دکھن۔ بیلاڈونا میں جونہی بچے کو کھانسی آتی ہے وہ فوراً ہی چلا اٹھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کیسی خوفناک تکلیف آنے والی ہے۔ چھاتی اس قدر رنج تکلیف دہ پر درد

ہوتی ہے کہ بچہ کھانسی سے گھبراتا ہے اور چلا پڑتا ہے۔ بچے کے چلانے سے ہم لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اسے کھانسی کا دورہ ہونیوالا ہے۔ ٹھیک برائی اونیا، ہیپر اور فاسفورس کی طرح جس میں یہ علامت دوسری دوائیوں کی نسبت زیادہ اہم اور نمایاں ہے۔ چھاتی میں جلن ہوتی ہے اور شدید اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ چھاتی کی ان ساری تکلیفوں کے ساتھ خشک، پریشان کن اور تشنجی کھانسی۔ یہ کھانسی رات کو بڑھتی ہے۔ یہ دوائی نمونیہ اور پلورسی میں بھی آرام کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے ہر کوئی بیلاڈونا کو نمونیہ یا پلورسی کا خاکہ سمجھ سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ آپ مریض کو بخوبی سمجھتے ہیں اور مجھے اس کا بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر، اجتماع خون، چہرہ سرخ، یا جلن وغیرہ کی کیفیت آپ کو یاد ہوگی۔ مگر پلورسی (پھیپھڑوں کی جھلیوں کا ورم پانی کے ساتھ یا اس کے بغیر ہو) کی حالت میں، میں آپ کو اس کا راز بتا دینا چاہتا ہوں۔ بیلاڈونا دائیں پہلو کو ترجیح دیتا ہے۔ یعنی اس کی تکلیف عموماً جسم کے دائیں حصہ میں ہوتی ہے۔ شدید درد، عضو ماؤف کی انتہائی دکھن حتی کہ وہ اس کے سہارے لیٹ نہیں سکتا۔ بستر کے ذرا سے ہلنے سے سخت اور ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے۔ بس یہی بیلاڈونا کی پلورسی ہے۔ برائی اونیا بھی جسم کے دائیں حصہ کو ترجیح دیتا ہے۔ مگر اس کا مریض لازمی طور پر اسی کروٹ لیٹتا ہے جدھر تکلیف ہوتی ہے۔ وہ اپنی تکلیف والی جگہ کو دباتا ہے۔ اسے جھٹکا یا دھکا لگنے کی بھی اتنی پرواہ نہیں ہوتی۔ اسے اس شدت کی گرمی نہیں ہوتی۔ اتنی چمکن نہیں ہوتی اور نہ ہی اتنی شدت سے جلن ہوتی ہے۔ آپ خواہ کسی قسم کی بیماری کا علاج کریں، آپ اس کی خصوصیت اسی طرح قائم کریں۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کا اس کے سوا اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

یاد رکھئے، سوزش کی ساری حالتوں میں چمکن، گرمی، سرخی، چھونے سے دکھن اور جھٹکے سے تکلیف میں ناقابل برداشت اضافہ اسی طرح ہوتا ہے۔ لہٰذا جب بیلاڈونا کی علامتیں ہوں گی تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مریض متورم حصہ پر لیٹ نہیں سکے گا۔ جبکہ برائی اونیا کی حالت میں مریض کو متورم عضو کو دبا کر لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔

دل سے جسم کے مختلف حصوں میں خون لے کر جانے والی ساری رگوں میں چمکن ہوتی ہے۔ انتہائی اجتماع خون۔ ساری رگوں میں جوش۔ یہ ساری باتیں اجتماع خون اور سوزش میں موجود رہتی ہیں۔

بیلاڈونا ورم والے گنٹھیاوات میں مفید ہے۔ جبکہ سارے کے سارے یا بیشتر جوڑ متورم ہوں، گرم ہوں، سرخ ہوں اور ان میں جلن ہو۔ گنٹھیاوات میں گرمی پائی جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے اور سرخی آتی ہے۔ وہی پرانی ذکاوت حس اپنی پوری شدومد سے موجود رہتی ہے۔ جوڑ نہایت نازک اور ذکی الحس حتی کہ بستر کی حرکت بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ مریض نہایت خاموشی اور سکون سے لیٹنا پسند کرتا ہے۔ حرکت سے اس کی تکلیف میں انتہائی اضافہ ہوتا ہے اور قدرے بخار بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات جب ورم والے گنٹھیاوات میں بخار زیادہ ہو تو مریض بکواس کرنے لگتا ہے۔ مگر اہم اور قابل غور امور ہیں جوڑوں کی سوجن، اس کے ساتھ سرخی اور حرکت یا جھٹکے سے خوف۔ یہ خاص کر ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو سردی سے بہت گھبراتے ہیں۔ جو بدن کو ذرا بھی ننگا کرنا برداشت نہیں کر سکتے، جو ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ مریض

بستر کی چادر کا ہلنا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ اسے حرارت سے آرام ملتا ہے۔ یہ ہے بیلاڈونا کا یقینی حلیہ جو گٹھیاوات میں یا ان سب بیماریوں میں موجود ملے گا جہاں بیلاڈونا کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تجربوں میں مریضوں نے بیلاڈونا کا یہی حلیہ بتایا ہے۔ علامتوں کا مجموعی طور پر نمودار ہونا علاج بالمثل کی تصدیق ہے اور ایسی علامتوں والی دوائی ملتی جلتی علامتوں کو مٹا دیتی ہے۔

جوڑوں کا ورم، جو جوڑوں کو یکایک سردی لگنے سے نمودار ہو۔ یا سخت سردی لگنے سے صرف ایک جوڑ متورم ہو۔ ایسی تکلیف جو مقامی بن جائے۔ جوڑ خواہ جسم کا کوئی سا جوڑ ہو۔ کیونکہ بیلاڈونا جسم بھر کے جوڑوں پر اثر کرتا ہے۔ جن لوگوں کے بدن میں خون کی افراط ہے ان کو یکایک سردی لگ جانا، بیلاڈونا کی بیماریوں کے پیدا ہونے کی نہایت اہم وجوہ میں سے ہے۔ پرانی حالتوں میں سردی اکثر محدود ہو جاتی ہے۔ وہ کمزور ترین جگہ تکلیف پیدا کرتی ہے اور اسے بڑھاتی ہے۔ مضبوط تنومند شخص کو سردی لگنے تو زکام ہو جاتا ہے اور وہ اسے آسانی سے پرے پھینک دیتا ہے۔ آپ اکثر مریض کو کہہ سکتے ہیں۔ "سردی نے آپ کے جسم کے کمزور ترین حصہ پر اثر کیا ہے۔ اگر آپ کا جگر کمزور ہوتا ہے تو سردی کا اثر جگر پر ہوتا ہے۔ "علیٰ ہذا القیاس!" لیکن جب آپ اچھے ہوں گے تو دوسرے لوگوں کی طرح آپ کو بھی زکام کی ہی شکل میں سردی نمودار ہوگی۔"

مکمل طور پر تندرست لوگوں کو بھی کبھار ہی سردی ہوتی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ ان کی تعداد اس قدر کم ہے کہ وہ دکھائی نہیں دیتے۔ عام طور پر تندرست جسم سردی کے اثر کو چھینکوں اور ناک کی راہ رطوبت خارج کر کے زائل کر دیتا ہے۔

اعضاء میں بھی (اینٹھن) ہوتا ہے۔ یہ بھی عمومیات کا جز ہے۔ اعضاء کے سارے پٹھوں میں اور سارے ہی جسم میں اینٹھن ہوتی ہے۔ بچوں کو سر کی تکلیف کی وجہ سے، دماغ میں خون جمع ہو جانے سے یا دماغ میں جوش ہونے کی وجہ سے تشنج آ جاتا ہے۔ جن بچوں کے بدن میں خون بکثرت ہو، انہیں سردی لگ جانے سے تشنج آتا ہے۔ اعضاء بذات خود پٹھوں کی اکڑن، اینٹھن کو ظاہر کر دیتے ہیں یا شدید اینٹھن۔ سارے کے سارے اعضاء میں اینٹھن آتی ہے۔ یہ اینٹھن اکثر اس طرح ہوتی ہے کہ پٹھے بار بار اکڑتے ہیں اور بار بار ڈھیلے پڑتے ہیں۔ یا پھر یہ اینٹھن متواتر جاری رہتی ہے۔ اکثر اعضاء میں اینٹھن اس طرح ہوتی ہے کہ سارے اعضاء یکایک ایک دم اکڑ جاتے ہیں اور مریض یکایک گر پڑتا ہے۔ کئی بار اس اکڑن کی وجہ سے جسم پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے اور کئی بار آگے کی طرف مڑ جاتا ہے۔

بیلاڈونا کی بیشتر تکلیفیں سکون کے ساتھ بیٹھنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ کھچاؤ کے ساتھ درد، چمکن اور ورم کی حالتیں مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں لیٹ جانے کے لیے مجبور کر دیتی ہیں اور اس کو حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ معمولی سے معمولی حرکت سے پرہیز اور نفرت بیلاڈونا کی عام بات ہے اور برائی اونیا میں بھی اسی قدر اہم و نمایاں ہے جتنا کہ بیلاڈونا میں۔ بیلاڈونا کا مریض اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ اس کے لئے بولنا بھی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے تکلیف زدہ اعضاء کو آواز سے بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ جس آدمی کی آواز زبردست ہو، یا جس کی آواز سریلی ہو، آواز کی چوٹ کے بارے میں یہ مشکل سوچ سکتا ہے۔ پھر زنانہ آواز کے بارے میں تو کچھ کہنا سننا ہی بیکار ہے۔ تاہم میں نے حرکت یا جھٹکے سے عورتوں کی تکلیف

میں اس قدر اضافہ ہوتے دیکھا ہے کہ مریضہ خود ہی اپنی آواز سے پریشان ہو جاتی ہے۔ جیسے خود بولنے سے ہی اس پر ہتھوڑے کی سی چوٹ پڑتی ہو۔ بچہ دانی، رحم کے خصیوں اور انتڑیوں کے ورم میں مریضہ بولنے سے گھبراتی ہے۔ کیونکہ اس کی اپنی آواز ماؤف اعضاء پر چوٹ کرتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دھکے یا جھٹکے اور حرکت سے گھبراہٹ کی انتہا کیا ہے۔ جھٹکا بھی حرکت کی ایک مبالغہ آمیز شکل ہے اور اس کی وجہ سے ذکاوت حس آتی ہے۔

اگر آپ وات ناڑیوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو ان کے بارے میں بہت سی عجیب و غریب باتیں ملیں گی۔ مثلاً وات ناڑیوں کی ذکاوت حس، جھٹکے سے، ٹھنڈ سے، اکڑن سے تکلیف کا بڑھنا ساری وات ناڑیوں کی مختلف طرح کی گڑبڑ، مثلاً پھڑکن، جھٹکے آنا، کانپنا، بدن کا کمان کی طرح اکڑ جانا وغیرہ۔ بچوں کے تشنج، یہ تشنج انتہائی اتفاقیہ ہوں۔ قطعاً غیر متوقع طور پر نمودار ہوں۔ جسم کی گہرائی تک یا آہستہ آہستہ اثر کرنے والی دوائیوں کے تشنج کی حالت میں حاملہ اپنے آخری دنوں میں زیادہ ترقی نہیں کر پاتی۔ مگر بیلاڈونا کی حالت میں مریضہ کو سخت درد زہ ہوتا ہے۔ یا وہ ختم ہو جاتا ہے اور کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔

شاید اس کا چہرہ کچھ زیادہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مگر مریضہ کو غیر متوقع طور پر تشنج آ جاتا ہے۔ انتہائی شدت کا تشنج جس کا اثر سر سے پاؤں تک ہو۔ جوش کے ساتھ دماغ میں اجتماع خون انتہائی گرمی، مریضہ کی حرکت اور ہر تکلیف میں شدت۔ یکایک اور غیر متوقع طور پر نمودار ہوتا پایا جاتا ہے۔ کئی بار درد زہ یکایک بند ہو جاتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سارا خون سر کی طرف چڑھ رہا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ خون یکایک جمع ہو جاتا ہے۔ تشنج کی نوعیت مرگی جیسی ہوتی ہے۔ بیلاڈونا عام طور پر بار بار نمودار ہونے والی شکایتوں میں موافق ثابت نہیں ہوتا۔ خواہ ایک آدھ حملہ بیلاڈونا دینے سے گھٹ ہی جائے۔ آپ مثال کے طور پر ان میں سے کوئی سا حملہ لے لیں وہ خواہ تشنج ہو یا سر درد یا دماغ میں خون جمع ہونے کی تکلیف، ان کا رخ بچے کو ہوتا ہے در مریض کو جوش آ جاتا ہے۔ آپ مثال کے طور پر سر میں خون جمع ہونے سے پیدا ہوئے سر درد کو لیں، مریض بستر پر جا پڑتا ہے اور سر کو ادھر ادھر پٹکنے لگتا ہے۔ آپ بیلاڈونا سے اس کا علاج کریں۔ دورہ ہٹ جائے گا۔ دھیان رکھنے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ دورہ ممکن ہے اس سلسلہ میں سے پہلا ہی ہو۔ مگر آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا ممکن ہے یہی پہلا دورہ ہو۔ آپ اسے ٹھیک کر دیں اور جب دوبارہ اسی طرح سے سردی لگے گی تو پھر وہی تکلیف نمودار ہو گی۔ مگر اس بار بیلاڈونا پہلے کی طرح اثر نہ کریگا۔ دو تین دوروں کے بعد تو بیلاڈونا قطعاً ہی بیکار ثابت ہوگا۔ اب دورے پہلے کی نسبت زیادہ شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب معالج نے پہلا دورہ دور کر دیا ہو تو اسے یہ بات سوچنی چاہیے کہ کیا یہ کسی دورے کے سلسلے کی پہلی کڑی نہ نہیں ہے اور اگر یہی بات ہے تو پھر بیلاڈونا موافق نہ ہوگا۔ عموماً ایسی حالتوں میں کلکیریا کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے عموماً کہا ہے، ہمیشہ نہیں۔

ایسے دو حملوں کے درمیان جتنی علامتیں ملیں ان پر غور کرنا چاہیے تاکہ بچے کو ان حملوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ کیونکہ نئی بیماریوں میں کام دینے والی دوائی صرف دوسرے یا زیادہ سے زیادہ تیسرے حملے میں ہی مفید ثابت ہو گی۔ وجہ یہ ہے کہ ان دوائیوں کا اثر زیادہ گہرا نہیں ہے۔ وہ زیادہ دیر تک اثر بھی نہیں کر سکتیں۔

وہ جسم پر زیادہ وسعت سے اثر نہیں کرتیں۔ ان کا اثر چند روز بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی خوراک بار بار دینی پڑتی ہے۔ ان وقتاً فوقتاً ہونے والی تشنجی تکلیفوں میں مریض کی دھیان سے نگرانی کرنی چاہیے۔ جو بیماریاں بار بار دورہ کریں، ان میں بیلاڈونا مفید ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں دورے نہیں پائے جاتے اور نہ ہی تکلیف مسلسل چلتی ہے۔ خواہ بظاہر پہلا دورہ بیلاڈونا کی طرح کا ہی کیوں نہ پائے جاتے اور نہ ہی تکلیف مسلسل چلتی ہے۔ خواہ بظاہر پہلا دورہ بیلاڈونا کی طرح کا ہی کیوں نہ ہو تو دوسرا دورہ بھی ٹھیک اسی طرح کا ہوگا۔ بیلاڈونا ان تکلیفوں میں ہی موافق ثابت ہوتا ہے جو اگر ایک بار ٹھیک ہو جائیں تو دوسری بار ظاہر ہونے کا رجحان نہیں رکھتیں۔ ان تکلیفوں کو جو موت کی شکل میں ختم ہوں یا صحت کی شکل میں دورہ کرنے والی تکلیفوں کو یہ صرف وقتی طور پر کم کر دیتا ہے۔

اس کی نیند میں بھی اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ یعنی غنودگی خواب کی بھر مار، پُر تشدد خواب دیکھے۔ دہشت، خوفناک خواب دیکھے اور چونک اٹھے۔ سوتے سوتے بدن میں جھٹکے آئیں۔ "بے چین نیند" سوتے سوتے کراہتا ہے، غراتا ہے طرح طرح کی شدید حرکتیں، سوتے سوتے بکواس کرتا ہے، چونک اٹھے جیسے ڈر گیا ہو۔ سر گرم اور پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کی اس بات چیت کا خاتمہ چیخ کے ساتھ ہوتا ہے۔ "سوتے سوتے ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہے۔ سوتے سوتے پیر برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں اور سر گرم ہو جاتا ہے۔ ہذیان اور جوش کی حالت میں جاگتا ہے۔"

اس میں پرانے فیشن کے سڈنیم لال بخار کی علامتیں اس قدر ہیں کہ یہ لال بخار میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ غالباً یہ لال بخار میں سب سے زیادہ ظاہر ہونے والی دوائیوں میں سے ایک ہے۔ کم از کم بعض موسموں میں تو ضرور ہی پائی جاتی ہے۔ بیشتر مریضوں کی دوائی بیلاڈونا ہی ہو گی۔ جبکہ چہرہ سرخ اور جلد چمکدار ہو۔ چہرہ سرخ چمکدار، گرمی انتہائی، اجتماع خون۔ اگر بیلاڈونا نہ دیا جائے تو تھوڑی دیر بعد جلد کی رنگت گہری ہوتی جاتی ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی وہ تین باتیں لازمی طور پر ہوں گی مثلاً گرمی، جلن اور سرخی ہر جگہ جلن ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیلاڈونا کی عام علامتوں کی بحث کرتے ہوئے کہہ چکا ہوں۔ اس میں درجہ حرارت اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اگر آپ نے بیلاڈونا کے لال بخار کے مریض کو ایک بار چھوا تو آپ کی انگلیوں میں گھنٹوں تک ہی اس جلن کا احساس باقی رہے گا۔ یہ ایپس سے قطعاً جدا ہے۔ اس میں کھردری پھنسیاں ہوتی ہیں۔ جبکہ بیلاڈونا میں جلد چکنی اور چمکدار ہوتی ہے۔ ایپس کا مریض ٹھنڈک تلاش کرتا ہے، اپنا بدن کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ گرم کمرے میں رہنا چاہتا ہے۔ ایپس میں نام کے لیے بھی پیاس نہیں ہوتی۔ مگر بیلاڈونا میں شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے۔ جبکہ پیاس نہ ہو۔ عموماً مریض بہت پیاسا ہوتا ہے۔ وہ پانی کم پیتا ہے اور بار بار پیتا ہے۔ حلق میں جھلیاں اور جلد نہایت خشک ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور سر گرم۔ آرم ٹرائی فلم میں مریض بار بار منہ بناتا ہے۔ پیشاب یا تو قطعاً رک جاتا ہے یا کم اترتا ہے۔ جلد زرد اور جگہ جگہ پھنسیاں، چھوٹے چھوٹے دانے۔ انگلیوں، پنجوں، ناک اور ہونٹوں پر خارش کی موجودگی آپ کی ٹرائی فلم تجویز کرنے میں رہنمائی کرے گی۔

آپ کو چیلیڈیا کا کیس یاد ہی ہو گا۔ جہاں مریض اپنے ٹکڑے جمع کرنے کے لئے ادھر ادھر ٹٹولتا رہتا

ہے۔ دوسری طرف جہاں دانہ نام کو بھی نہ نکلا ہو۔ ادھر ادھر کسی داغ کے سہارے ہی جہاں دوا تجویز کرنی پڑی ہو یا صرف اس خاندان میں کسی اور بچے کو دانے نکلنے کی حقیقت سن کر دوا طے کی گئی ہو اور جب بچہ برف سا ٹھنڈا پانی خوب پیتا ہو مگر وہ جونہی معدے میں جا کر گرم ہوتا ہے اس کو قے کر دیتا ہو تو کون شخص ہے جو اس حالت میں فاسفورس تجویز نہ کرے۔

اس طرح ہمیں مریض کے نزدیک بیٹھ کر امتیازی باتیں سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ دوائیاں ہم پلہ نہیں ہیں۔ بیلاڈونا کی واحد خوبی ہے۔ سرخی، گرمی اور طوفان کی سی حالت یاد رکھئے اس میں ایسا بخار نہیں پایا جاتا جس میں درجہ حرارت یکساں چلتا رہے۔ لہٰذا ٹائیفائیڈ میں مفید نہیں ہے۔ بیلاڈونا پہلی ہی رات میں بخار اتار دے گا۔ بلکہ اس دور کر دے گا۔ مگر دوسری رات کیا ہوگا؟ بخار آ جائے گا اور مریض کی حالت دن سے بھی ابتر ہوگی۔ وجہ صاف ہے کہ بیلاڈونا نے جو ابتدائی کامیابی حاصل کی تھی وہ اس کو قائم نہیں رکھ سکا۔ دوسرے لفظوں میں یہ دوائی اس حالت میں موافق نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں وہ متواتر کام کرنے کی خوبی نہیں ہے۔ ہمیں ایسی دوائی تلاش کرنا چاہیے جو ایسے بخاروں کے مطابق ہو۔ جن میں درجہ حرارت یکساں رہتا ہے اور جب مریض ٹائیفائیڈ کا ہو تو ایسی دوائی ضرور منتخب ہونی چاہیے۔ ہمارے پہلے معالج اکثر اتنا ہی سوچتے تھے کہ وہ دیکھتے تھے۔ یہ راز تو صرف تب کھلا جب ہومیوپیتھی نے اس امر کا کافی تجربہ حاصل کر لیا ہے کہ وقت مقررہ بھی ایک باقاعدہ علامت ہے۔ ہر دوائی کی اپنی چال ہے۔ اس کی شدت بڑھنے کا وقت ہے اور اس کی شدت میں کمی آنے کا بھی وقت ہے۔ بس یہی حال بیلاڈونا کا ہے۔ اس کا وقت عموماً بعد دوپہر 3 بجے ہے۔ اس کی شکایتیں عموماً رات کو بڑھتی ہیں۔ عموماً بعد دوپہر 3 بجے شروع ہوتی ہیں اور اکثر 3 بجے علی الصبح یا کم از کم آدھی رات تک جاری رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رات کے وقت اس کے بخار نہایت تیز رہتے ہیں۔ بخار آتا ہے اور بڑی سرعت سے بڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ اکثر 104 یا 105 درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے اور تقریباً نارمل تک آ جاتا ہے۔ مکمل طور پر نارمل نہیں ہوتا۔ یہ ایسے بخاروں میں موافق نہیں آتا جن میں درجہ حرارت مکمل طور پر اتر جاتا ہو۔ کیونکہ تب تو مکمل ثابت ہو جاتا ہے اور یہ بات بیلاڈونا میں نہیں آتی۔

بیشتر جلدی علامتوں میں سرخی، گرمی اور جلن نمایاں طور پر موجود رہتی ہے اس میں بڑے صاف دانے نکلتے ہیں۔ کھردرے دانے قطعاً نہیں نکلتے۔ بلکہ نہایت صاف چمکنے والا سرخ دانہ۔ نیز اس میں جلد پر ورم پایا جاتا ہے۔ چمکنے والا اور گہرا ورم۔ ابتدا میں رنگت گہری سرخ ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ نیلی یا ارغوانی ہو جاتی ہے یا میلی ہو جاتی ہے اور اس حالت میں گرمی، جلن اور سرخی پائی جاتی ہے۔ یہ عموماً جلد اور گہرے رگ و ریشوں کے سرخباد کے ورم میں مفید نہیں ہے۔ جس طرح کہ رسٹاکس۔ بیلاڈونا میں اکثر چھالے پڑ جاتے ہیں مگر شاذ و نادر ہی۔ ہاں رسٹاکس میں تو یہ عام بات ہے۔ رسٹاکس کی ابتدا بھی ورم سے ہوتی ہے اس میں بھی گرمی، جلن اور سرخی پائی جاتی ہے۔ مگر رسٹاکس کے ورم میں ابتدا میں ہی بڑے بڑے چھالے پڑ جاتے ہیں اور ان میں پانی آ جاتا ہے۔ عام طور پر بیلاڈونا کی حالت میں جہاں کہیں بھی ورم آتا ہے اس پر سرخ دانے نکلتے ہیں۔ شدید بخاروں میں جو لال بخار کی قسم کے نہیں ہوتے سرخ صاف دانے نکلنے کا احتمال رہتا ہے۔ دماغ میں خون جمع ہونے کی حالت میں اور پت

جور (صفراوی بخار) میں دانے نکلنا غیر معمولی بات نہیں ہے اور بعض اوقات یہ معالج کو اس مغالطہ میں ڈال دیتے ہیں کہ بخار ایسا ہے کہ جس میں دانے نکلنے چاہئیں جبکہ وہ معمولی ملا جلا بخار ہوتا ہے۔

بیلاڈونا کی جلد جب سرخ ہوتی ہے تو وہ سرخی اس قسم کی ہوتی ہے کہ آپ اس پر اپنا نام تک لکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ انگلی سے اس پر لکیر کھینچ دیں تو وہاں سفید نشان پڑ جائے گا۔ یہ لال بخار کا علامتی پہلو ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیلاڈونا جلد پر خاص قسم کے خون کا سست جماؤ، جو لال بخار کے مشابہ ہوتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ اس طرح تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیلاڈونا میں لال بخار کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ہم ایک علامت کے سہارے دوائی تجویز نہیں کرتے۔ اب کئی برسوں سے کوئی بھی ہومیو پیتھک معالج محض نبض یا وجہ حرارت کم کرنے کے لئے دوائی تجویز نہیں کرتا۔ وہ مریض کے لئے دوائی تجویز کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اگر ٹھیک دوائی مل جائے تو بخار کم ہو جائے گا۔ لیکن ایسی دوائی تجویز کرنا غلط ہے جو نبض کی رفتار کم کر دے۔ جو شخص ہومیو پیتھک طریقہ سے سوچتا ہے وہ محض ایک یا دو علامت دور کرنے کی بات نہیں سوچتا۔ وہ علامتوں سے رہنمائی حاصل کر کے دوائی تجویز کرتا ہے۔ نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ یہ صحیح ہے کہ علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی دوائی تجویز کی گئی ہے جس نے علامتیں دور کر دیں۔ کیونکہ وہ دب گئی ہیں۔ آپ ہومیو پیتھی قوانین کو سیکھیں۔ بنیادی طور پر سوچئے۔ اس غرض کے لئے آپ کو بہت سی پرانی لکیریں توڑنی پڑیں گی۔ کیونکہ ہمیں غلط طریقہ پر سوچنا سکھایا گیا ہے اور یہی ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔

"جگر میں خون جمع ہونے اور بار بار آنت کے نزلے کی وجہ سے جلد کی رنگت پیلی ہو جاتی ہے۔"

جب کسی کو اس قدر کونین کھلا دی گئی ہو کہ اسے ہر بار سردی زکام ہو جاتا ہے۔ یا جب جگر میں یکا یک خون جمع ہو گیا ہو، اس کے ساتھ شدید دکھن، جلد زرد اور اس دوائی کی مخصوص ذکاوت حس موجود ہو تو بیلاڈونا ایسے مریضوں کو فائدہ کرتا ہے۔

بیلاڈونا کے بعد ایسی حالتیں آ جاتی ہیں جن کا تعلق پرانی بیماریوں سے ہوتا ہے۔ جہاں بیلاڈونا نئی بیماریوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہو۔ مثلاً اجتماع خون اور وہ نوبت بھی پائی جاتی ہو جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو اس حالت میں اس کے قدرتی پیرو ہیں۔ مثلاً کلکیریا۔ وہ بچے جن کا سر بڑا ہے، گول مول ہے۔ بدن میں خون کی کثرت ہے، جو دیکھنے میں اپنی اصل عمر سے بڑے معلوم دیتے ہیں۔ جب سردی زکام میں مبتلا ہو جائیں، سر درد کے مریض بن جائیں۔ اجتماع خون پایا جائے تو کلکیریا کارب کام دیتا ہے۔ کلکیریا ان طلباء کی بھی بہترین دوائی ہے جن کے سر میں درد ہوا کرتا ہے اور جنہیں ابتدا میں بیلاڈونا سے فائدہ ہوا تھا۔ کلکیریا کے لئے بیلاڈونا سے اس طرح کا تعلق رکھنا عام بات ہے۔ آج کل ہم بارہا یہ دیکھتے ہیں کہ خشک، پریشان کن کھانسی ان مریضوں میں پائی جاتی ہے۔ جنہیں کیلیس کثرت سے کھلایا گیا۔ کیلیس عموماً ان عورتوں کو کھلایا جاتا ہے جو بہت زیادہ ذکی الحس ہوں اور یہ اکثر ایسی ہی حالتیں پیدا کرتا ہے۔ یہ بعض اوقات بھاری تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر خشک، پریشان کن کھانسی چھوڑ جاتا ہے جو ہفتوں تک چلتی رہتی ہے اور رات کو سونے نہیں دیتی۔ بعض اوقات یہ کھانسی سوتے ہی آ جاتی ہے۔ یعنی عموماً رات کے 11 بجے لیٹتے ہی خشک و پریشان کن کھانسی آنے لگتی ہیں۔ بیلاڈونا کیلیس کے اس پرانے اثر کو دور کر دیتا

ہے۔ یعنی اس جوش، سوداوی حالت اور کھانسی کو مٹا دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں بیلا ڈونا لیکیس کا مصلح (توڑ) ہے۔ یعنی صرف نئی علامتوں کو دور کرتا ہے۔ لیکیس کے زیادہ پرانے اثرات کو دور کرنے کے لئے کلکیر یا کارب مفید ہے۔ بیلا ڈونا کے ناجائز استعمال کے لئے کلکیر یا قدرتی مصلح ہے۔

بینزویک ایسڈ (BENZOIC ACID)

جب ہم کسی دوائی کی خاصیت میں انسانی جسم کی حالتوں کی کوئی ایسی جامع تشریح دیکھتے ہیں جس میں علامتوں کے چند صاف گروہ شامل ہوں تو ہم اس کو بنی نوع انسان کی بیماری کا نام دیتے ہیں۔ ان میں ذاتی طور پر اتنی سکت تو نہیں ہوتی کہ وہ کوئی نئی بیماری پیدا کر سکیں۔ سوائے اس کے کہ وہ ان حالتوں کو بیدار کر دیں جو پہلے سے ہی انسانی جسم میں موجود تھیں۔ وہ صرف اس بات کا مظاہرہ ہیں کہ اس شخص میں یہ چیز تھی اور اس بات کا بھی کہ بنی نوع انسان کے پاس یہ کچھ ہے۔ لہٰذا جب ہم کسی دوائی میں بیماری کی کوئی حالت دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اسی طرح کی ملتی جلتی حالت بنی نوع انسان میں بھی موجود ہے۔ سب کچھ ایسے طریقہ سے بنا ہوا ہے کہ ہر چیز مفید ہے۔ اب بھی انسانی جسم میں ایسی حالتیں موجود ہیں جن کی ہم کوئی دوائی نہیں جانتے۔ بارہا ہم چند ایسی عجیب و غریب علامتیں دیکھتے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ انسانی جسم کی نمائندہ ہیں۔ تاہم آج تک ہمیں اپنے میٹریا میڈیکا میں ان کا جواب نظر نہیں آیا۔ دوائیوں میں ہی ان بیماریوں کا صحیح جواب ہے جو انسانی جسم میں رونما ہوتی ہے۔ اس دوائی میں بھی ایسی حالت و مرحلہ موجود ہے۔ جس کو بعض اوقات جوڑوں کے درد والا (مفاصل) جسم کہا جاتا ہے۔ ایسی طبیعت والوں کا علاج کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ کیونکہ یہ حالت بڑی ضدی ہے۔ یہ سوراہی زہر (جلدی امراض) کا اظہار ہے۔ ایسے مریض عموماً گردوں کے فعل کی کمی و بیشی بے قاعدگی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اکثر پیشاب کم ہو جاتا ہے تب جسمانی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں یا اس کے برخلاف پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور تب بہت سی جسمانی شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ ان سے میں گٹھیاوات کے درد ہوتے ہیں۔ جوڑوں میں درد ہوا کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بائی کے مریض ہیں۔ انہیں اس وقت راحت ملتی ہے جب کہ پیشاب میں بکثرت تلچھٹ آتی ہو۔ مگر بیماری کا دورہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ پیشاب کی مقدار کم یا زیادہ ہو جائے۔ پیشاب کی قوسی تک گریویٹی کم ہوتی ہے۔ تب درد بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح دردوں میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔

اب نئے بعض اوقات نیا معالج مریض کو بڑی مقدار میں ایسا پیشاب کرتے دیکھتا ہے جس میں لال مرچ جیسی تلچھٹ آتی ہے۔ اس میں یورک ایسڈ کی بڑی مقدار ہوتی ہے تو وہ سوچتا ہے کہ اسے فوراً روک دینا چاہیے اس کا مقصد محض اسی ایک خاص شکایت کو دور کرنا ہوتا ہے۔ مگر جب پیشاب کی یہ حالت ہو تو مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے۔ اسے روکنا جلد پر سوداوی پھنسی کو دبا دینے کے مترادف ہے۔ یا کسی اور مرض کے اظہار کو روک دینا۔

اس دوائی کی علامتوں میں اہم ترین بات یہ ہے کہ اس کے پیشاب میں سخت بو آتی ہے۔ تیز بو بعض اوقات یہ بو اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اس سے ہپ یورک ایسڈ جیسی بو آتی ہے۔ اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔ اس دوائی میں ہپ یورک ایسڈ جیسی بو آتی ہے۔

اس طرح بینزو یک ایسڈ کی تکلیفیں وہ ہوتی ہیں جو اکثر بدلتی رہتی ہیں اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ کیوں بدلتی رہتی ہیں۔ مریض اس وقت بہترین حالت میں ہوتا ہے جبکہ پیشاب مقدار میں زیادہ آتا ہو۔ اس میں یورک ایسڈ کافی مقدار میں آتا ہو اور جس میں تلچھٹ زیادہ ہو مگر جب پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے یا اس کی کوئی شکل گر یوٹی گھٹ جاتی ہے۔ یا اسے کمر درد یا جوڑوں کے درد ہونے لگتے ہیں۔ کروہ ہوائی میں تبدیلیاں آنے سے بھی اس کو تکلیف بڑھتی ہے وہ مرد ہوا سے گھبراتا ہے لیکن جہاں دوبارہ پیشاب کھل کر آنے لگا اور جیسا کہ بالترتیب ہوا کرتا ہے یعنی کبھی پیشاب ہلکا آئے اور کبھی بھاری تو مریض کی حالت پھر سدھر جاتی ہے۔ بعض ایسی شکایتیں بھی ہیں جن میں پیشاب کی بو نہایت تیز ہوتی ہے۔ یہ تکلیفیں عموماً بچوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ ان ننھے بچوں میں اس چھوٹی سی عمر میں یورک ایسڈ کی تکلیف آجاتی ہے۔

مائیں اکثر شکایت کیا کرتی ہیں کہ بچہ بہت زیادہ پیشاب کرتا ہے۔ اس سے سخت و تیز بدبو آتی ہے۔ یہ صرف پیشاب کی بو نہیں ہوتی بلکہ بڑھے ہوئے پیشاب کی بو ہوتی ہے۔ رات کو سوتے سوتے پیشاب کر دینے کی تکلیف اس سے دور ہوئی ہے جبکہ از خود پیشاب نکل جاتا ہو اور جس بستر پر کئی بار پیشاب کیا گیا ہو، وہ صاف نہ ہو سکے۔ آپ کمرے میں داخل ہوتے ہی پیشاب کی بدبو سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ بچے کے بدن سے بھی اکثر اسی پیشاب جیسی بدبو آتی ہے۔ سارے گھر میں اسی طرح کی بدبو آتی ہے۔ اگر ایسے 2 یا 3 بچے رات کو بستر میں پیشاب کر دیں تو پھر بدبو کی انتہا کہاں؟

اس دوائی کا نئے سرے سے تجربہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ اس کی تفصیل حاصل نہیں ہوئی تاہم اس کی خاصیت تو معلوم ہے۔ ایسی اور بھی بہت سی دوائیاں ہیں جن میں اس قسم کی خاصیت پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس کی شدت غالباً دوسروں سے کم نہیں ہے۔ بلاشک یہ دوا ایسے سارے مریضوں کو موافق ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ ان کی خاص علامتوں کے مطابق نہیں ہوتی مگر جب اس کی بڑی خوبی یا خاصیت نمایاں طور پر ظاہر ہو اور جب مریض کی خاص علامتوں میں وہ خوبی موجود ہو تو یہ حیرت انگیز تبدیلی لاتی ہے۔

کچھ ذہنی علامتیں بھی ہیں۔ "عموماً ناخوشگوار باتوں پر ہی سوچتا رہتا ہے۔ اگر وہ کسی کو بدصورت حالت میں دیکھے تو کانپ اٹھتا ہے۔" "کبھی بڑی دیر تک سویا رہتا ہے اور کبھی بڑی دیر تک جاگتا رہتا ہے۔ یہ دونوں حالتیں بالترتیب نمودار ہوتی رہتی ہیں۔ رات کو جب وہ جاگتا رہتا ہے تو وہ حتی الوسع تمام ناخوشگوار معاملات پر ادھیڑ بن میں مصروف رہے گا۔ اس کے بعد جب نیند کی نوبت آتی ہے تو وہ ہفتوں تک ہی پڑا سوتا رہتا ہے۔ یہ حالت پیشاب کی کمی و بیشی کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔" "غمگین فکرمند جبکہ پسینہ آرہا ہو، بچہ چڑچڑا۔"

اس میں کئی طرح کے سر درد ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی وجہ ہوتی ہے پیشاب میں یورک ایسڈ آنا۔ یہ درد کئی جگہ ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی تفصیل ہے۔ "گدی میں خوفناک درد، سر میں بائی کے درد" اس کی خوب وضاحت ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ سر درد یورک ایسڈ کی وجہ سے ہوتے ہیں لہذا ان کی کیفیات سے گہری مشابہت ہے۔ "اعضائے رئیسہ کا درد، گرمی، چاند میں پھاڑنے کا سا درد۔"

بہت طرح کے سر درد ہوتے ہیں۔ حرام مغز (گدی) میں ہلکا ہلکا درد جو رات کو موسم بدلنے سے نمودار ہو۔ جوڑوں میں کافی دیر تک درد رہنے کے بعد گدی کی جڑ میں مقیم ہو جاتا ہے۔ تب پیشاب کی مقدار گھٹ

جاتی ہے۔ جب بھی کبھی سردی لگتی ہے پیشاب کی مقدار گھٹ جاتی ہے اور تب سر اور خصوصاً گدی میں ہلکا ہلکا درد ہونے لگتا ہے۔

"سونگھنے میں خلل، سونگھنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی میں درد"

اس دوائی میں ایک اور بھی حالت بدلتی ہے وہ یہ ہے کہ جب جسم میں گٹھیا والے کا درد گھٹ جاتا ہے تو زبان متورم ہو جاتی ہے۔ طوفانی موسم یا یکا یک سردی لگنے سے جوڑوں کا درد گھٹ جاتا ہے۔ اور تب زبان متورم ہو جاتی ہے۔ سرگرمی میں بھی یہ حالت ہے۔ زبان زخموں سے بھر جاتی ہے۔ زخم گہرے ہوتے ہیں یا پھر اس کی سطح چھتے جیسی ہو، اسی وجہ سے منہ میں ایک خاص قسم کے زخم بنتے ہیں۔ پیشاب کا یکا یک بند ہو جانا یا مقدار کا گھٹ جانا۔ مقدار گھٹ جاتی ہے رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ بو نہایت تیز جیسے گھوڑے کے پیشاب سے بو آئے (نائٹرک ایسڈ) اس کے ساتھ تناسل او گلے کی حالیہ سوزش اور ورم۔ تناسل کا ورم اور اس کے ساتھ پیشاب کم آئے۔ اس میں سخت بدبو ہو، جیسے گھوڑے کے پیشاب سے آتی ہے۔ دوسری بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ شکایتیں اپنی جگہ اور شکل وصورت تبدیل کر کے نمودار ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ ایسے شخص کو لیں جو کم وبیش جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو۔ اسے سردی لگی اور وہ چند روز میں دور ہو گئی۔ اگلے ہی دن اس کے گلے میں زخم بن جائیں گے یا زبان متورم ہو جائے گی یا ورم معدہ کی شکایت نمودار ہو گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ جو کچھ بھی کھائے نے کر دے گا۔ یعنی جوڑوں کے درد نے اپنی جگہ بدل لی ہے۔ مثال مذکور میں اس نے جوڑوں کو چھوڑ کر معدے پر اثر کیا۔ اس حالت میں بینزو یک ایسڈ، اینٹی موینم کروڈیا سنگونیریا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ اثر زبان یا گلے پر آئے اور وہاں ورم نمودار ہو تو پھر مرکری اور بینزو یک ایسڈ پر توجہ دینا چاہیے۔ جب جوڑوں کا درد اپنی اصل جگہ چھوڑ کر معدے پر اثر کرے تو بینزو یک ایسڈ استعمال کرنے سے پہلے آپ یہ بات بخوبی سوچ لیں کہ اس کی عام حالتیں مریض کی عام حالتوں کے مشابہ ہیں یا نہیں۔ اس دوائی میں روٹی سے نفرت، معدہ میں گڑبڑ، متلی، قے جس میں نمکین رطوبت خارج ہو۔ یا تلخ مواد نکلنے کی علامت پائی جاتی ہے۔ آپ اس دوائی کی خاصیت بخوبی ذہن نشین کر لیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ یہ اپنی شکایتیں کیسے پیدا کرتا ہے اور اس کے مریض کی خاصیت کیا ہے؟ ہم محض معدے کی علامتوں کے سہارے ہی امتیاز کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں ان علامتوں کے ساتھ ساتھ اس دوائی کی خصوصیات پر بھی توجہ دینا چاہیے۔

اس میں جگر کی بہت سی شکایتیں اور علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر انتڑیوں، پاخانہ امعائے مستقیم، مقعد اور آلات بول میں نہایت اہم علامتیں پائی جاتی ہیں۔ میں ان میں سے قابل ذکر علامتوں کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ مگر اس سے پہلے آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس کی علامتیں جگہ بدلتی ہیں۔ اپنی شکل وصورت بدلتی ہیں شکایتیں ایک سے دوسرے عضو میں چلی جاتی ہیں۔ "پاخانہ مقدار میں زیادہ آتا ہے۔" یہ بات گرمی کے دستوں کی حالت میں صحیح ہے۔ یہ علامت یکا یک نمودار ہوتی ہے۔ "نہایت بدبودار" پاخانے کی رنگت سفید صابن کی جھاگ جیسا سفید۔ یہ علامت اس قدر اہم اور لازمی ہے کہ مریض کو جوڑوں کے درد کی شکایت ہو یا نہ ہو مگر جب اس طرح کا پاخانہ آئے تو یہ لازمی طور پر پسندیدہ

کام کرتی ہے۔" انتہائی بدبودار جس کی وجہ سے سارا گھر سڑ اٹھے، سڑا ہوا، خون ملا پاخانہ، پانی سا پتلا پاخانہ، رنگت ہلکی، انتہائی بدبو، (خصوصاً بچوں میں) اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ابتدا میں پاخانہ سفید ہوتا ہے اور شروع شروع میں وہ صابن کی جھاگ جیسا سفید ہوتا ہے، بعد میں جھاگ جیسی سفیدی مٹ جاتی ہے اور صرف عام سفیدی رہ جاتی ہے۔ اب آپ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ پاخانہ قدرے پتلا ہوتا ہے۔ ایپس اور کئی دوائیاں ہیں جو یہی حالت پیدا کرتی ہیں۔ آپ یہ معلوم کریں کہ کیا واقعی پاخانہ صابون کی جھاگ جیسا ہے۔ یا اس میں ہوا کے بلبلے شامل ہیں۔ "بچوں کے دست" بدن سے بھی پیشاب جیسی بدبو آئے۔ خصوصاً اس طرح کی تیز بدبو، سخت بدبو، مقعد کے بیرونی منہ پر چاروں طرف سے مسے کی طرح کے ابھار، قدرے اونچی جگہ۔"

پیشاب کی علامتیں بے شمار ہیں۔" سڑا ہوا پیشاب، نہایت ناگوار بدبو۔" جیسے پیشاب میں ہائیڈروکلورک ایسڈ سے ابال آیا ہے۔ پیشاب سے بعض اوقات ہرن کے سینگ جیسی بدبو آتی ہے۔ وہ نہایت تیز ہوتی ہے یہ صرف اس تیز بدبو کو بیان کرنے کی کوشش ہے۔ "پیشاب کی رنگت گہری بھوری" یہ سچ ہے کہ معمولی طور پر پیشاب اگر کچھ دیر رکھا رہے تو اس سے سڑاند آنے لگتی ہے۔ مگر اس دوائی میں جو پیشاب اترتا ہے اس میں پیشاب کی بو اسی وقت نہایت تیز ہوتی ہے۔ "پیشاب میں بلغم اور پیپ آتی ہے۔ پیشاب کی نوعیت سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ مریض ہے۔ پیشاب میں ترشی آجاتی ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے: "ہیپ پیورک ایسڈ" مگر یہ حالت شاذ و نادر ہی آتی ہے۔" بھورے رنگ کے پیشاب سے کھٹی بو آتے ہیں۔ پیشاب کرنے کی حاجت بار بار ہو، درد گردہ، رنگت گہری اور اس سے پیشاب جیسی نہایت تیز بدبو آئے۔" درد جگر، گٹھیاوات کے درد، درد گردہ۔ جب سوزاک کے بعد ایسی حالت پیدا ہوئی ہو تو یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ مگر عموماً یہ سوزاک کی دوائی نہیں ہے۔ جب گٹھیاوات کے درد اور مندرجہ بالا علامتیں موجود ہوں تو گردے میں کم و بیش درد ضرور ہوگا۔ کمر میں درد، جیسے وہاں زخم بنا ہوا ہے۔ گردے میں جلن، اختناق الرحم اور اس کے ساتھ مذکورہ بالا قسم کا سڑا ہوا پیشاب۔ بچوں کو پیشاب بنا اترے۔"

"گٹھیاوات کی ورم والی حالتوں کے ساتھ دمہ، کھانسی کے بعد سبز رنگ کی کف نکلے۔"

گٹھیاوات کی ان حالتوں میں سب سے زیادہ اثر دل پر ہوا کرتا ہے۔ جب گٹھیاوات اپنی اصل جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ جتنا اثر دل پر ہوتا ہے، اتنا اثر جسم کے کسی اور عضو پر نہیں ہوتا۔ درد دل طبیعت کا رجحان ایسا ہی بن جاتا ہے۔ جب ایسی طبیعت کے ساتھ پیشاب کی مذکورہ بالا نوعیت اور جوڑوں کا درد موجود ہو تو سمجھ لیجئے کہ اب دل کے ماؤف ہونے کی باری آگئی ہے" درد ہر گھڑی اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ دھڑکن" آمِ وات (متحرک درد) بلاشک دل پر اثر کرتی ہے۔" آدھی رات کے بعد دل کی زبردست دھڑکن کی وجہ سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ آپ ایک لمحہ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کو کس قسم کی شکایت میں بینزوئیک ایسڈ دینے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

دوائی کا جسمانی حلیہ فوراً آپ کے ذہن میں آجائے گا۔ اس میں دل کی علامتیں، تنگی سانس، دم کشی اور درد دل کے ساتھ جوڑوں کے درد کی شکایت بھی موجود ہوگی۔ "مریض سو نہیں سکتا۔" بے خوابی کی شکایت

کا خواب کی حالت میں بدل جانے کا تصور کیجئے۔ پیشاب کی ناقابل برداشت بدبو، علامتوں کا ردوبدل، اتار چڑھاؤ، ناقص بدن۔ "رات کو دھڑکن کا زور، ہاتھ پیر کے دات درد سے دل کو راحت ملی۔" یعنی ہاتھ پیر میں درد ہو جانے سے دل کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ گویا جب درد ہاتھ پیروں میں چلا گیا تو دل کو چھٹکارا نصیب ہوا۔ اگر پیشاب مقدار میں زیادہ آئے یا جب گٹھیاوات کا درد لوٹ کر ہاتھ پیروں میں چلا جائے، ہاتھ پیر کی انگلیوں میں چلا جائے خصوصاً گھٹنے میں تو دل کو تسکین ملتی ہے۔ یہ بینزویک ایسڈ کی مخصوص علامت ہے۔ گٹھیاوات کے درد کبھی دل میں اور کبھی ہاتھ پیروں میں، بالترتیب نمودار ہوتے ہیں۔ یہ دوائی دل کی ان تکلیفوں میں آرام پہنچاتی ہے جبکہ بہت پہلے ہاتھ پیروں میں درد ہوا کرتا تھا، اب مٹ چکا ہے اور دل میں نمودار ہوا ہے۔ بینزویک ایسڈ کا بہترین ردعمل یہ ہوگا کہ فوراً ہی درد اپنی پرانی اور اصلی جگہ چلا جائے گا۔ یعنی پھر ہاتھ پیروں میں نمودار ہوگا اور دوسرا ردعمل یہ ہوگا کہ پیشاب کی مقدار بڑھ جائے گی۔ پیشاب کھل کر آنے لگے گا اور اس میں ٹھوس ذرات کی مقدار بڑھ جائے گی۔ وہ بھاری ہو جائے گا جبکہ اس سے پہلے وہ ہلکا تھا۔ "نبض سخت اور بار بار دھڑکے۔"

ہاتھ پیروں میں گٹھیاوات کے درد عام طور پر ہوا کرتے ہیں۔ "ہاتھ پیروں میں سستی، گھٹنے کا ورم۔" اس میں جوڑوں کے دردوں کی بھی طرح کی شکایتیں آتی ہیں۔ گٹھیاوات کے تحت ورم جو بقول گانٹھ ہوں، جوڑوں پر گانٹھیں نمودار ہوں۔ گٹھیاوات کے پرانے مریضوں کی تکلیف کو وقتی طور پر کم کرنے کے لئے بینزویک ایسڈ لاجواب دوائی ہے۔ یہ انگلیوں اور جوڑوں کے درد کو کم کر دیتی ہے۔ انگلیوں میں کڑکڑاہٹ ہو۔ کوئی چیز پکڑ کر سنبھال نہ سکے اور ان میں درد ہو۔ مگر عموماً درد ہٹ جاتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جو عموماً اندرونی حصوں میں سے درد کو ہٹا دیتی ہیں اور ہاتھ پیروں میں بڑھا دیتی ہے اور اس کا اب مریض شکوہ کرے گا۔ "دھڑکن کے ساتھ لرزہ، ہاتھ پاؤں کمزور، پسینہ آئے اور غشی" آپ غشی اور پسینہ پر توجہ دیں۔ بینزویک ایسڈ کے مریض کو پسینہ آتا ہے اور اس سے راحت نہیں ملتی۔ "پسینہ بکثرت آتا ہے اور پژمردگی لاتا ہے۔ نیند خوب آتی ہے مگر اس سے بھی راحت نہیں ملتی۔ تنگی سانس کی وجہ سے جاگ اٹھتا ہے۔" سارے بدن میں چبھن ہوا کرتی ہے۔

"ہر طرح کے نزلے، جوڑوں کے درد قبول کرنے کا رجحان جوڑوں کے درد کے ساتھ ہڈیوں پر موٹی موٹی گانٹھیں نمودار ہوں۔ آتشک کی وجہ سے گنٹھیا کے درد۔" ایسے مریضوں کی صحت دنوں دن بگڑتی چلی جاتی ہے۔ رگ و پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ جلد ہتھیلی تھلیوں پر زخم بن جاتے ہیں۔

بربیرس (BERBERIS)

جب ہم بربیرس کا مطالعہ ختم کریں گے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ کوئی بہت بڑا کام کرنے والی دوائی تو نہیں ہے۔ تاہم نہایت اہم ضرور ہے۔ بینزویک ایسڈ کی طرح یہ دوائی بھی جوڑوں کے درد اور گٹھیاوات میں مفید ہے۔ یہ جوڑوں کے درد کی ان شکایتوں کے مشابہ ہے۔ جن کی مناسب جگہ طے کرنا مشکل امر ہوتا ہے۔ جسمانی حالت کمزور ہوتی ہے۔ بدن میں خون کی کمی ہوا کرتی ہے۔ بدن کمزور، جسم پیلا

اور بیماروں جیسا۔ بوڑھا اور بوسیدہ بدن۔ ایسے مرد و عورتیں جو وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہو گئے ہیں اور جن کے بدن پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ مریض اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ گٹھیا کا یہ مواد صرف ان انگلیوں تک محدود نہیں رہتا۔ جن سے قدرتی طور پر ان کا تعلق ہے اور تکلیف اب بھی بدستور سارے جسم میں چکر لگاتی رہتی ہے۔ اعصاب اور ان کے غلاف میں جگہ جگہ درد۔ گٹھیا کے پرانے مریضوں کے سارے جسم میں درد ہوتا ہے۔ جو اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے، سوئی چبھنے کا سا درد۔ پھاڑنے کی طرح کا درد اور مروڑ کی طرح کے درد بربیرس میں عام طور سے پائے جاتے ہیں اور یہ ایسے ہی دردوں میں سب سے زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اس کے تجربے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس میں گٹھیا کے پرانے مریضوں میں ایسے درد پائے جاتے ہیں جو اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ مروڑ کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں اور پھاڑنے کی طرح کے۔ یہ درد ایسے لوگوں میں بھی ہوتے ہیں جن کا جسم زرد اور بیماروں جیسا ہو۔ جو ہر وقت سردی سے کانپتے رہتے ہوں اور جہاں جوڑوں میں مواد جمع نہ ہوا ہو۔ جہاں ہاتھ پیروں کی انگلیوں میں اسی طرح مروڑ ہوتا ہو جیسا کہ ان جگہوں پر ہوا کرتا ہے۔ جہاں مذکورہ بالا قسم کا مواد موجود ہوتا ہے۔ بلاشک گٹھیا کے ہر قسم کے درد میں جگر اور گردے کے درد پر لازمی طور پر دھیان دیں۔ یہ مشاہدے کے مرکز ہیں۔ کیونکہ ان اعضاء پر کم وبیش اثر ضرور ہوتا ہے اور اکثر دل کی شکایتیں ان کی تکلیفوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ گردوں، جگر اور دل کے قدرتی فعل میں کم وبیش خلل پڑتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں یہ سب اعضاء بربیرس کے حلقہ اثر میں ہیں۔ یورک ایسڈ پیشاب میں آنے لگتا ہے اور اس قسم کی تکلیفیں جو اس حالت میں آ کر ختم ہوں اس میں پائی جاتی ہیں۔ گردے کی تکلیف میں اس میں مروڑ کے ساتھ درد کی شکایت پائی جاتی ہے۔ یہ اعضاء رئیسہ کی دوائی ہے۔

''پیشاب کی بے قاعدگی، کبھی مقدار بڑھ جائے اور کبھی کم ہو جائے۔ رنگت ہلکی، وزن بھاری۔ یورک ایسڈ اور یوریٹس بھاری مقدار میں خارج ہوں۔ اس کی علامتیں بھی بینزویک ایسڈ کی طرح بدلتی ہیں۔ ان دونوں دوائیوں میں ظاہرہ طور پر بڑی مشابہت ہے۔ مگر دونوں کی علامتیں قطعاً جدا ہیں۔ سارے بدن میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوا کرتا ہے اور یہ درد اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ سوئی چبھنے کی طرح کے درد جو اپنی جگہ بدلتے رہیں۔ قدرے مروڑ بھی ہو۔ جب آپ جوڑوں کے درد والے مریض کے پاس بیٹھیں اور اس سے بات چیت کریں تو وہ یکایک کہہ اٹھے گا۔ ''اوہ!'' اس کا مطلب؟ اس وقت اس کو مروڑ کے ساتھ درد اٹھا تھا۔ یہ درد ایک بار گھٹنے میں نمودار ہوتا ہے تو دوسرے لمحہ میں پیر کے پنجے میں جا پہنچے گا۔ پھر سر میں ہوگا اور اسی طرح ہر بار جگہ بدل کر نمودار ہوتا ہے۔ آخر کار انگلیوں میں گٹھیا کا مواد جمع ہو جاتا ہے اور جب یہ مواد جمع ہو جاتا ہے تو انگلیاں دکھنے لگتی ہیں۔ یہ حالت خاص کر لیڈم، سلفر، ریسکولس اور لائیکوپوڈیم کے مشابہ ہے۔ ان سب میں بیماری نمایاں شکل اختیار کر لیتی ہے اور مقامی بن جاتی ہے۔ بربیرس میں مروڑ کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح، کترن کے ساتھ، سوئی چبھنے کے سے اور جلن دار درد ہر جگہ ہوا کرتے ہیں۔ عموماً نقل وحرکت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ درد مقامی نہیں بنتے۔ درد جہاں اب ہوا تھا دوسری بار وہاں نہ ہوگا کسی اور جگہ ہوگا۔ مریض خواہ حرکت کرے یا خاموشی سے بیٹھا رہے، درد ضرور آئے گا۔ بعض حالتوں میں درد حرکت سے بڑھتا ہے۔ مگر بربیرس کے دردوں میں ایسی مثال کم ملتی ہے۔ وہ اکثر بار حرکت کرتا ہے۔ کیونکہ آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ وہ

تکلیف کی وجہ سے مجبور ہو کر حرکت کرتا ہے۔ دباؤ کے ساتھ بھی کئی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ مگر اس کے دردوں کی اہم ترین خوبی یہ ہے کہ ان میں جلن ہوتی ہے۔ سوئی جیسی چبھن ہوتی ہے، کترن ہوتی ہے، ڈنک لگتا ہے اور درد ہر بار جگہ بدلتا ہے۔ اگر آپ درد کو ایک جگہ محدود کریں تو آپ دیکھیں گے کہ درد وہاں سے چاروں طرف پھیلتا ہے۔ اگر درد گھٹنے کے جوڑ میں ہو تو یہ اوپر نیچے، چاروں طرف چلتا ہے۔ اگر درد انگلی کے جوڑ میں ہے تو وہاں سے چاروں طرف پھیلے گا۔ اگر درد گردے میں ہو تو پیشاب کی نالی میں بھی ہونے لگتا ہے۔ اگر درد کا مرکز جگر ہے تو وہاں سے پیٹ میں چاروں طرف درد پھیلنے لگتا ہے۔ ''درد اپنی مخصوص جگہ سے چاروں طرف پھیلتا ہے۔'' یہ اس کی امتیازی علامت ہے۔ اس طرح کے درد عموماً بربیرس میں ہی ہوتے ہیں۔ یہ اس کی اتنی اہم علامت ہے کہ اس نے اکثر پتھری کے درد میں آرام پہنچایا ہے۔ کیونکہ اس میں چاروں طرف پھیلنے کی اہلیت ہے۔ یہ پتہ پتھری میں بھی مفید ثابت ہوا ہے جبکہ درد وہاں سے شروع ہو کر چاروں طرف پھیلتا ہو۔ جوڑوں کے درد والے مریضوں میں اس طرح کے مروڑ کے ساتھ اور گولی لگنے کی طرح کے درد عموماً پیشاب اور جگر کی تکلیف کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں اور جب ایسی تکلیف ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم سب سے پہلے بربیرس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اکثر جوڑوں پر بھی ورم آجاتا ہے۔ ''جوڑ بڑھ جاتے ہیں۔'' مگر ورم کے ساتھ درد اتنا عام نہیں ہے۔ جتنا کہ سوجن کے بغیر، جوڑوں میں دکھن، لنگڑا پن اور اس طرح ایک مرکز سے چاروں طرف پھیلنے والے درد، جلن کے ساتھ کترن کے ساتھ، چبھن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے درد جو اپنے مرکز سے چاروں طرف پھیلیں، درد جہاں ایک بار نمودار ہو دوسری بار وہاں نہیں ہوتا۔ اپنی جگہ بدل لیتا ہے۔ ''ایڑی میں درد جیسے وہاں زخم ہے۔'' تب وہاں سے درد چاروں طرف پھیلتا ہے۔ بے حسی، لنگڑا پن۔

جہاں تک دل کا تعلق ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے اور بعض اوقات حیران کن طور پر سست ہو جاتی ہے۔

ذہنی علامتیں نہایت ناقص ہیں۔ یعنی ہمیں ان کا پورا پورا علم نہیں ہے۔ ان کی تعداد چند ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ذہن کمزور ہوتا ہے۔ وہ کوئی دماغی کام کرنے کے نااہل ہوتا ہے۔ بھول جاتا ہے۔ ''یادداشت کمزور، حافظہ ناقص۔ سورج کے نکلنے اور چھپنے سے پہلے خوفناک بھوت پریت دیکھتا ہے۔'' بچوں کی حالت میں یہ عجیب بات نہیں ہے کہ وہ کم روشنی میں اس طرح کی باتوں کا قیاس کرے۔ کیونکہ اس نے عموماً بزرگوں سے قبرستان کی کہانی سنی۔ مگر اس دوائی کی حالت میں وہ ان کی روشنی اور اندھیرے کے درمیانی وقفہ میں بھوت پریت اور قیاسی چہرے دیکھتا ہے۔ جیسے وہ اس کو چاروں طرف سے گھیر رہے ہوں۔ اسے ذہنی ایذاء بے پرواہی اور ذہنی تکان پریشان کرتی ہے۔ سر میں قدرے چکر آتا ہے۔ سر درد بھی عموماً اسی طرح کے ہوتے ہیں جیسے کہ یورک ایسڈ کے بیماروں کے عام درد ہوا کرتے ہیں اور جبکہ پیشاب میں ریت کافی مقدار میں آتا ہو۔ سرخ مرچ جیسی تلچھٹ آتی ہے۔ سر بھی ان جگہ جگہ نمودار ہونے والے دردوں میں حصہ دار بنتا ہے۔ کھوپڑی پر چبھن، کترن، اور مروڑ کے ساتھ درد۔ درد دماغ کے اندرونی حصہ میں، آنکھ میں، کان اور حرام مغز میں بھی اسی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ جلن کے ساتھ درد۔ ''سر میں احساس جیسے وہ پھیل رہا ہے۔'' یا تو بھی

علامت ہے، سر میں پھیلنے کا احساس، ہمیشہ ہاتھ سر پر رکھے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کے سر پر ٹوپی رکھی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ وہ ٹوپی ابرو تک آئی ہوئی ہے۔ لہٰذا ایسے مریضوں میں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ وہ اس ٹوپی کو اتارنے کے لئے بار بار سر پر ہاتھ رکھیں۔ "مریض سمجھتا ہے کہ اس کے سر پر ٹوپی رکھی ہے حالانکہ یہ حقیقت نہیں اس علامت کا یوں کبھی بیان نہیں کیا جاتا کہ سر پر ٹوپی رکھی ہے۔" یہ احساس کھوپڑی کی بے حسی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اکثر مریض یہ بتاتے ہیں کہ کھوپڑی میں اس طرح کی بے حسی ہے جیسے وہاں ٹوپی رکھی ہوئی ہے۔ بعض اوقات مریض اس بات کی تردید کرتا ہے کہ وہاں بے حسی ہے اور کہتا ہے ٹوپی بھی ہے۔ ایک وقت تھا جب میں پوری طرح یہ یقین کرتا تھا کہ ان دونوں طرح کے احساس میں "ٹوپی" موجود ہے۔ اگر یہ احساس پر درد تھا تو میں نے اس کو "دباؤ" کا نام دیا اور اگر درد نہ تھا تو میں نے یہی سمجھا کہ "بے حسی" ہے۔ لیکن اب میں نے اس احساس کی نئی وضاحت کی ہے یعنی "جیسے کھوپڑی پر ٹوپی رکھی ہے۔" اب میرا خیال ہے کہ یہ نئی وضاحت بے حسی سے قطعاً جدا ہے۔ تاہم ان دونوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

آنکھوں میں بھی مذکورہ بالا قسم کے درد ہوا کرتے ہیں۔ یعنی گولی لگنے کی طرح، پھاڑنے کی طرح، مروڑ کے ساتھ اور چبھن کے ساتھ۔ یہ اپنے مرکز سے بڑی تیزی کے ساتھ چاروں طرف پھیلتے ہیں۔ بربیرس میں ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے دردوں کے پھیلنے کی کوئی خاص سمت نہیں ہے۔ وہ پھیلتے ہیں اور چاروں طرف پھیلتے ہیں۔ بہت سی دوائیوں میں ایسے درد رونما ہوتے ہیں جو خاص رخ اختیار کرتے ہیں۔ ایک عضو سے دوسرے عضو میں جاتے ہیں۔ مثلاً آنکھ سے کنپٹی میں۔ مگر بربیرس کی حالت میں یہ بات نہیں کہی جا سکتی کہ اس کے درد خاص رخ اختیار کرتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ بدلتے ہیں اور اپنے مرکز سے چاروں طرف پھیلتے ہیں۔ کان میں بھی اسی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ جسم کے ہر حصے میں ہمیں اس قسم کے درد ملتے ہیں۔ یعنی مروڑ کے ساتھ، کترن کے ساتھ پھاڑنے والے، جلن دار اور گولی لگنے کی طرح، درد آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ مگر مریض کو نہایت کرختگی کے ساتھ چیخنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

مریض کا چہرہ بیماروں جیسا ہوتا ہے۔ زرد چہرہ، میلا چہرہ، اس کے ساتھ رخسار اندر کو دھنسے ہوئے، پوپلے گال، آنکھوں پر نیلا گھیرا۔ یہ ہے بربیرس کے مریض کے چہرے کا حلیہ۔ بربیرس دق کی حالتوں میں بڑا مفید ثابت ہوا ہے۔ جن لوگوں نے بھگندر کا آپریشن کرایا ہو، ان کے مذکورہ بالا قسم کے دردوں کے لئے بھی نہایت سود مند ہے۔ جب بھگندر کا ناسور بند ہو گیا ہو تو اسی طرح کے درد نمودار ہوں گے بشرطیکہ کیس بربیرس کا ہو۔ گردے یا جگر کی شکایتیں نمودار ہوں گی۔ یا دل کمزور ہو جائے گا۔ یا پھر اپنی جگہ بدل کر نمودار ہونے والے درد آ جائیں گے۔ ایک وقت بخار کی سی حرارت سارے جسم میں درد، شدید پیاس اور اس کے سراسر برخلاف نمودار ہونے والی علامتیں۔ تھکان اور پانی سے نفرت۔ کبھی بھوک نہ دارد اور کبھی زبردست بھوک۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ مندا گنی صفراوی مزاج (پت پرکرتی) والوں کی عام شکایتوں میں یہ دوائی مفید ہے۔ تلخ ڈکاریں، پت کی ڈکاریں۔

جگر بھی بے شمار تکلیفوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ جگر میں مذکورہ بالا قسم کے دردوں کے ساتھ "یکا یک

چھری لگنے کا سا درد بھی نمودار ہوتا ہے۔ جیسے جگر میں چھید کر دیا ہو۔ گولی لگنے کا سا، پھاڑنے کی طرح کا، کترن کے ساتھ، جلن کے ساتھ چبھن کے ساتھ اور مروڑ کے ساتھ اپنی جگہ بدلنے والے درد۔ پت پتھری کا درد۔" ان دردوں کے ساتھ یرقان (پیلیا) جگر کا فعل سست ہو جاتا ہے اور مریض کو یرقان ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سفید آتا ہے۔ اس میں پت کی کمی ہو جاتی ہے۔ جگر میں تیز، چبھنے والے شدید درد۔ جگر میں چھری لگنے کی طرح کے درد جن کی وجہ سے مریض سانس بھی نہ لے سکے اور اسے دوہرا ہونا پڑے۔" یہ درد ایک لمحہ کے بعد ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ پت کی پتھری میں درد تشنج کے ساتھ ہوتے ہیں۔ نہایت شدت اور تیزی کے ساتھ آتے ہیں اور کم ہو جاتے ہیں۔ مگر مکمل طور پر نہیں جاتے۔ جب بربیرس کی علامتیں موجود ہوں گی تو یہ پت پتھری کے سنگریزوں کو نرم کر دیتا ہے۔ انہیں پیشاب کی راہ باہر نکال دیتا ہے۔ مریض گہرا سانس لینے کے قابل بن جاتا ہے اور سوچتا ہے کاش میں نے ڈاکٹر کو پہلے نہ بلا لیا۔ ایسی تکلیف جس میں تشنج موجود ہو فوراً ہی دور کی جا سکتی ہے۔

پیٹ کے آر پار درد، فضلہ بکثرت اور گاڑھا اور رنگت پیلی۔ جیسے پیلی مٹی کا دلیا ہو، پہلے دست، مٹیالے دست۔ ہم اب تک جو دیکھ چکے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ دست کی رنگت مٹیالی کیوں ہے۔ اس لیے کہ اس میں پت نہیں ہے۔ اسی لیے وہ سفید ہوتا ہے۔ جگر پر اس کے فعل کا یہی نتیجہ ہے۔ جب آپ کے پاس یہ علامتیں موجود ہوں اور ان کے ساتھ اپنے مرکز سے چاروں طرف پھیلنے والے درد بھی ہوں جو اپنی جگہ بدلتے ہوں اور مریض برباد شدہ صحت کا مالک ہو، جو نزلے، زکام کے مریض ہوں، جن کا بدن زرد بیماروں جیسا ہو تو آپ کے پاس بربیرس کی مکمل تصویر موجود ہے۔

مریض کو قبض ہو جاتا ہے۔ مگر پاخانے کی رنگت بہت سفید یا نہایت ہلکی رہتی ہے۔ پاخانہ جانے سے پہلے، دوران میں اور بعد میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد۔" پروسٹیٹ غدود بڑھ جاتے ہیں اور اس وجہ سے فوطوں کے نیچے اور مقعد کے درمیانی جگہ میں دباؤ ہوتا ہے۔ جیسے وہاں گولہ موجود ہے یا نیچے کے رخ دباؤ" پھاڑنے کا سا درد، جو مقعد کے بیرونی حصہ پر دانے جیسی پھنسیاں، بھگندر۔" تقریباً تمام سرجن اس بات پر زور دیں گے کہ اگر بھگندر ہے تو اس کا آپریشن لازمی ہے۔ ہومیو پیتھی ایسے مریضوں کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ میں نے پچھلے بیس برس میں ایسے ایک بھی مریض کا آپریشن نہیں کرایا۔ مریض کے لیے جو دوا ظاہر ہو گی، وہ مریض اور بھگندر دونوں کو ہی صحت یاب کر دے گی۔ اس کے باوجود بھی ایسے مریضوں کا آپریشن نہیں کرانا چاہیے کیونکہ بھگندر جیسے ناسور کا آپریشن کرانا اور مریض کو نظر انداز کر دینے کے نتائج بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ میں جو کچھ جانتا ہوں، اس کی روشنی میں، اگر مجھے اس قسم کی تکلیف ہو جائے اور مجھے اس کو ٹھیک کرنے کے لیے کوئی دوا نہ ملے تو میں اسے نہایت صبر کے ساتھ برداشت کروں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس طرح میں کم خطرناک تکلیف کو قائم رکھوں گا۔ میں اپنے مریض کو بھی وہ کام کرنے کی صلاح نہ دوں گا جو میں خود اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ بھگندر کا آپریشن نہایت خطرناک ہے۔ یہ بڑی سنجیدہ بات ہے۔ اگر ناسور بند کرا دیا جائے اور مریض میں دق کا رجحان موجود ہو تو اسے لازمی طور پر دق ہو جائے گا۔ اگر اس میں پیشاب کے ساتھ چربی آنے اور استسقاء کا رجحان موجود ہو تو آپریشن کرانے کے بعد یہ رجحان بیماری کی اصلی شکل میں

نمودار ہو جائے گا۔ اگر اس کی صحت کے لیے کسی اور طرف سے خطرہ ہو تو اس کے کمزور ترین عضو پر اثر ہو گا اور صحت تباہ ہو جائے گی۔ بعض اوقات کافی مدت گزر جاتی ہے اور معالج ناواقف ہوتا ہے۔ ان دونوں تکلیفوں کے درمیان کوئی رشتہ قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن اب چونکہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے لہٰذا آپ بھول نہیں سکتے۔

اب گردوں اور آلات بول کی تکلیف لیجئے۔ کمر اور گردوں میں اس قدر دکھن ہوتی ہے کہ مریض ذرا سا دباؤ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ مریض انتہائی احتیاط اختیار کیے بغیر گاڑی سے اتر کر فرش پر قدم نہیں رکھ سکتا۔ ذرا سا جھٹکا بھی اس کے لیے بھاری دھکا بن جاتا ہے۔ بعض وقت دکھن اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ مریض کو تقریباً غش آ جاتا ہے۔ کمر میں، کمر کے پٹھوں میں اور گردوں میں شدید دکھن ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ پیشاب کی گڑبڑ اور مذکورہ بالا قسم کی تلچھٹ بھی موجود رہتی ہے۔ گردے چاروں طرف پھیلتے ہیں۔ گردوں میں درد آ جاتا ہے اور اگر راحت نصیب نہ ہو تو وہ کمزور ہو جاتے ہیں اور کوئی شدید بیماری رونما ہو جائے گی۔ لہٰذا اس طرح کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ "گردوں میں اور ان کے آس پاس جلن و دکھن۔ رانوں اور گردوں میں جلن و چبھن۔ جو ایک ہی بار کے بعد دیگرے چند مرتبہ نمودار ہو۔ کمر میں اور گردوں میں شدید درد، دکھن اور نزاکت۔ گردے اس قدر ذکی الحس ہو جاتے ہیں کہ وہ ذرا سا جھٹکا، گاڑی کی حرکت اور اس سے اترنے کی حرکت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ گردے کی شکایت کے بعد منہ کا ذائقہ تلخ و گندا اور سر کی طرف خون کی گردش، پیشاب کی زبردست حاجت اور مثانے کی گردن میں درد۔ اس کے ساتھ جلن دار پیشاب جو مقدار میں کم آئے۔ مثانے میں نہایت تیز، کٹن کے ساتھ اور کھنچاؤ والا درد۔ خصوصاً مثانے کے بائیں حصہ کی گہرائی میں یہ درد آخر کار مقامی بن جاتا ہے۔ زنانہ مثانے کی نالی میں تیز حاد تر چھا درد جیسے پیشاب کی نالی کے منہ پر ہی درد ہو رہا ہے۔ یہ درد صرف چند منٹ ہی رہتا ہے۔" اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علامتیں کس طرح قائم رہتی ہیں۔ ایک یا دونوں گردوں میں دکھن ورم اور ذکاوت حس۔ اس کے بعد گردے کی خلا میں چھوٹے چھوٹے سنگریزے بنتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے سنگریزے جتنا بڑا کہ پن کا گول سرا ہوتا ہے۔ موقع بموقع ان میں سے کوئی نہ کوئی مثانے کی طرف چلتا ہے۔ بس اب تکلیف شروع ہوتی ہے۔ تب گردے میں چاروں طرف درد شروع ہو جاتا ہے، اوپر درد گردے تک پہنچتا ہے اور نیچے مثانے تک آتا ہے۔ مردوں میں یہ درد ایسے شروع ہوتا ہے جیسے ریڑھ سے فوطوں کی تھیلی کی طرف آ رہا ہے اور اسے سخت تکلیف ہوتی ہے آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہو گی کہ بربیرس کس سرعت کے ساتھ مثانے کی اس پتھری کے درد کو دور کر دیتا ہے۔ مثانے میں جلن کے ساتھ درد۔ گردے میں جلن کے ساتھ درد۔ "پیشاب کی رنگت گہری پیلا' تلچھٹ کی مقدار زیادہ۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترے۔ حاجت ہر وقت قائم رہے۔ مثانے میں جوش۔ مثانے سے بوند بوند پیشاب ٹپکے۔ شدید چبھن اور جلن کے ساتھ درد۔ جوڑوں کے درد والوں کی کمر اور فوطوں کی بہت طرح کی تکلیفیں اور درد اس کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔" مذکورہ بالا اعضاء کے ساتھ ساتھ جلن دار درد۔

بربیرس خصوصاً ان عورتوں کے لیے مفید ہے جو تھکی ماندی ہوں اور جن کے جوڑوں میں درد ہوتے ہوں۔ عمر خواہ زیادہ نہ ہو مگر تھکی ماندی۔ وہ گھریلو تفکرات و کام کاج سے تھکی ماندی ہوتی ہے۔ مباشرت اس

کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اس سے پرہیز کرتی ہے۔ خواہش نفسانی یا تو دیر میں جاگتی ہے یا پھر قطعاً ہی مفقود ہوتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ سارے اعصاب میں مروڑ کے ساتھ درد۔ "عورت کے مثانے کی نالی میں درد۔ رحم میں جلن۔" ان زنانہ اعضاء میں حسب معمول حس کی کمی۔

بوریکس (سہاگہ) (BORAX)

بوریکس ان گھریلو دوائیوں میں سے ایک ہے جو مقامی تکلیفوں کے لیے بڑی مدت سے تسکین لانے والی وراحت بخش دوا کے طور پر مستعمل رہی ہیں۔ پرانے زمانے میں گھروں میں زچہ یا بچے کے منہ کے زخموں کے لیے بوریکس کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ بوریکس (سہاگہ) اور شہد ملا کر زبان پر لگایا کرتے تھے۔ اس کا جو کثرت استعمال ہوتا رہا ہے اس کو دیکھ کر ہومیوپیتھ معالج کو حیرانی ہوتی۔ اگر لوگوں نے اس کے اوصاف معلوم نہ کیے ہوتے اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بوریکس منہ کے زخموں اور چھالوں کو بڑی تیزی سے ٹھیک کرتا ہے۔ اگر یہ ایسا کرتا ہے تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ تجربوں میں اس نے منہ میں اسی طرح کے چھالے پیدا کیے ہیں جو گلے تک بلکہ معدے تک پھیل گئے تھے۔ یہ ان حالتوں میں بھی آرام دیتا ہے جبکہ اعضاء تناسل ومقعد پر بھی اسی طرح کے چھالے پڑ جاتے ہیں۔

بوریکس میں فکر، تردد، گھبراہٹ اور ذکاوت حس نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر مریض فکر مند ہو جاتا ہے۔ وہ ذرا سی آواز پر غیر متوقع خبر سنتے ہی، باجے کی آواز سے اور جوش سے چونک اٹھتا ہے۔ اس کی یہ فکر یا گھبراہٹ اور اس کے اندرونی ناقابل بیان احساس اوپر یا نیچے کے رخ کی حرکت سے بڑھ جاتے ہیں۔ اس طرح کی حرکت مثلاً ہنڈولے میں اوپر چڑھنے سے مریض نہایت پریشان ہو جاتا ہے اور نیچے کے رخ کی حرکت سے اس کی تکلیف اور بھی بڑھتی ہے۔ تمام شکایتیں نیچے کے رخ کی حرکت سے بڑھتی ہیں۔ طے شدہ واست پر علاج کرنے والوں کا کہنا ہے کہ بچوں کے منہ کے چھالوں میں جبکہ بچے کی تکلیف نیچے کے رخ کی حرکت سے بڑھتی ہو، بوریکس ہی واحد دوائی ہے۔ عموماً ماں جب سوتے ہوئے بچے کو بستر پر لٹانے لگتی ہے تو بچہ یکا یک جاگ اٹھتا ہے اور ڈر کر چیخ مارتا ہے۔ اگر آپ اس ڈر و فکر کا صحیح اندازہ لگانا چاہیں تو آپ لفٹ میں بیٹھ کر کسی اونچی عمارت پر لے کر چڑھ جایئے اور پھر لفٹ میں نیچے اتریں۔ جس تیزی سے لفٹ حرکت کرتی ہے اس کا قدرتی احساس ہر کوئی کرتا ہے۔ معدے میں کچھ فکر ہوتی ہے۔ گر پڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ یہ صحت مند شخص کے لیے قدرتی بات ہے لیکن اگر یہ احساس مبالغہ آمیز طور پر بڑھ جاتا ہے تو پھر سمجھ لیجیے کہ وہ بوریکس کی حالت ہے۔ اس میں نیچے کے رخ کی حرکت سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً پہاڑی سے نیچے اترنا، سیڑھیاں اترنا، بچے کو گود میں لے کر نیچے اترنا یا اسے گود سے بستر پر لٹانے کے لیے جھکنا تکلیف میں شدید اضافہ کرتا ہے۔ ساری کی ساری وات نا ڑیاں (اعصابی نظام) ہل اٹھتی ہیں۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ بوریکس سارے جسم کے افعال کو بہت زیادہ بڑھاتا ہے۔ بھی حواس کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ وہ گردوپیش کے حالات سے گھبرا اٹھتا ہے۔ بے تاب، بے

چین، نہایت جوشیلا۔ پہاڑ سے اترتے تو سر چکرانے لگے۔ اعصاب میں جوش، خوف، اندیشہ۔ یہ بوریکس کی اہم علامت ہے۔ اس میں اس طرح کی اور بہت سی علامتیں ہیں۔ مگر اعصاب ان سب میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ ہم جب اس دوائی کا مزید مطالعہ کریں گے تو ہمیں اور بہت سی باتیں معلوم ہوں گی۔ مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ذہنی علامتوں میں سے خاص بات ہے اور بوریکس کے مریضوں کی بڑی حد تک یہی حالت ہے۔ "نیچے کے رخ حرکت سے گھبراہٹ اور خوف۔" جب یہ حالت موجود ہو تو دستوں میں یہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ منہ کے چھالے بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں، جب یہ علامت موجود ہو۔ گٹھیاوات، حیض کی شکایت اور دوسری بہت سی شکایتیں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ یہ علامت بھی موجود ہو۔

اس میں ہسٹریا کی علامتیں بھی آتی ہیں۔ "مریضہ کبھی یہ کام کرتی ہے اور کبھی وہ" اس کی مریضہ نہایت بے چین، بے تاب، گھبرائی ہوئی اور جوش میں ہوتی ہے۔ اگر بچے کو کھیل کود میں اوپر نیچے اچھالا جائے تو وہ یکا یک چیخ مارتا ہے۔ دماغ کی حرکت اوپر یا نیچے کے رخ کی حرکت۔ جیسا کہ جھونے میں ہوا کرتا ہے۔ بچہ حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھ نہیں پاتا میں کہاں ہوں۔ پریشانی گھبراہٹ اور سر چکراتا ہے۔ اگر آپ بچے کو گھمائیں تو اس کے چہرے پر گھبراہٹ آجاتی ہے۔ پہاڑ سے اترتے وقت شدید گھبراہٹ، پریشانی رات کے 11 بجے تک بڑھتی ہے۔ میں نے بوریکس کی حالت میں تکلیف بڑھنے کا یہ عجیب وغریب وقت بخوبی دیکھا ہے۔ میں نے یہ بات ان عورتوں میں پائی ہے جن کو لگا ہے کہ پاگل پن کے دورے ہوا کرتے ہیں۔ ان کی عصبی تکلیف اور ذہنی حالت رات کے 11 بجے تک بدستور قائم رہتی ہے۔ بعض اوقات پاگلوں میں آپ دیکھیں گے کہ جیسے وہ کسی شیطان کے قبضہ میں ہوں اور یکا یک ایک خوشگوار وقفہ آجاتا ہے اور وہ بھلی چنگی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔ یہی بات بوریکس میں ہے۔ جیسے ہی رات کے 11 بجے کہ اس میں بھاری تبدیلی آجاتی ہے۔ اس وقت عصبی جوش اور گھبراہٹ کی حالت رک جاتی ہے۔ "خوف چڑچڑاپن اور سستی" بڑھتی ہے تاوقتیکہ مریض پاخانہ نہ ہو آئے۔ پاخانہ جانے کے بعد آرام آجاتا ہے۔ "وہ چلاہٹ سن کر چونک پڑتا ہے۔" "غیر متوقع شور سن کر، کسی چیز کے فرش پر گرنے کی آواز سے، یا یکا یک دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ یہی سب باتیں بوریکس کی خاصیت میں پائی جاتی ہیں۔ اگر آپ بوریکس کا نیٹرم کے دیگر مرکبات سے مقابلہ کریں تو ان کے عصبی جوش کی حالت میں مشابہت دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ خصوصاً نیٹرم کارب اور نیٹرم میور سے مقابلہ کیجئے۔ آواز سے تکلیف بڑھتی ہے۔ آواز قطعاً برداشت و گوارا نہیں ہوتی۔ اعصاب کا جوش۔ یہ باتیں سارے سوڈیم خاندان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے مریض حیران کن طور پر تند ہوتے ہیں۔

"جب اپنے کام میں مصروف ہو تو زبردست حتمی ہوتی ہے۔" بوریکس نے بارہا اس قسم کی تکلیف میں فائدہ پہنچایا ہے۔ میں نے اس کو اس طرح کام کرتے پایا ہے۔ سوچ بچار کا کوئی کام کرنے سے حتمی آنے لگتی ہے۔ طبیعت میں جوش آجاتا ہے۔ اسے اپنا غور وفکر کا کام چھوڑ کر چند منٹ کے لیے آرام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ پھر کام شروع کرتا ہے تو اسی طرح حتمی آنے لگتی ہے۔ علی ہذا القیاس۔ دماغی محنت سے، آواز سے، جوش سے، نیچے کے رخ کی حرکت سے، تکلیف بڑھتی ہے اور یہی بوریکس کی ذہنی کیفیت ہے۔

جواس کے مرکزوں کا مطالعہ کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا۔ "پہاڑ سے اترنے یا سیڑھیاں اترنے سے سر میں چکر اور بھاری پن کا احساس" یہ اسی گھبراہٹ کی دوسری شکل ہے۔ اس میں چکر کی شکایت کافی پائی جاتی ہے۔ مثلاً اکثر متواتر چکر آتا ہے۔ یہ چکر نیچے کے رخ کی حرکت سے اس قدر بڑھتا ہے کہ بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ بالکل بے حرکت ہو کر اس میں اجتماع خون کی وجہ سے بھی سر درد پائے جاتے ہیں۔ سر میں گرمی۔

آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں ہیں۔ "سکڑے، پڑوال، پلکیں اندر کے رخ مڑ جائیں اور آنکھ کو متورم کر دیں۔" "پپوٹوں پر دانے پڑ جائیں اور ان کی بلغمی جھلیاں موٹی ہو جائیں۔ پپوٹوں کا اندر کے رخ کھنچاؤ، سکڑاؤ۔" "نچلے پپوٹے قطعاً الٹ جائیں۔ آنکھ بہ مشکل کھلے۔"

تمام سوڈیم نمکوں کی طرح اس میں بھی ناک کی بلغمی جھلیوں میں پرانا ورم پایا جاتا ہے۔ نزلہ، رطوبت بکثرت خارج ہو۔ ناک میں کھرنڈ جمیں، ناک رک جائے۔ نیٹرم کے سارے مرکبات میں ناک کے اندر اسی طرح کے خشک کھرنڈ پائے جاتے ہیں اور ناک سے بکثرت رطوبت خارج ہوتی ہے۔ نیٹرم میور خصوصیت سے سفید رطوبت لاتا ہے اور یہی حالت بوریکس میں ہے۔ نیٹرم سلف ناک سے زرد رطوبت لاتا ہے مگر خصوصیت کے ساتھ اس کی رطوبت کی رنگت سفید ہوتی ہے۔

بچے کا چہرہ پیلا اور میلا ہوتا ہے۔ "بچوں کے ماتھے اور منہ کے آس پاس چھوٹے چھوٹے چھالے ہو جاتے ہیں۔" نیٹرم میور میں بخار کے بعد اور سردی لگنے سے منہ کے ارد گرد سرخباد ے جیسے چھالے پڑ جایا کرتے ہیں۔ اس حالت میں بوریکس اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے اور نیٹرم میور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ مشہور ہے۔ جب نیٹرم کا حلیہ موجود ہوگا تو یہ طے کرنا ہوگا کہ کون سا نیٹرم کام کرے گا۔ تب آپ کو وحدت قائم کرنا ہوگی۔

"منہ اور زبان پر چھالے، زبان اور رخسار کے اندر کی طرف چھالے۔" محض اتنا ہی بوریکس کو ظاہر کرنے کے لیے کافی نہیں ہے حالانکہ بوریکس ان چند دوائیوں میں سے ہے جن میں منہ میں اس قدر چھالے پڑ جاتے ہیں کہ بچہ چھاتی منہ میں نہیں لیتا اور چسنی یا بوتل کو پرے ہٹا دیتا ہے۔ بعض معالج محض اسی علامت پر بوریکس تجویز کر دیتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی جسمانی بناوٹ پر بھی توجہ دی جانی لازمی ہے تاکہ اسے بھی اس کے استعمال کے لیے بنیاد بنایا جاسکے۔ سلفیورک ایسڈ بھی عموماً کثرت سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ "زبان پر لال لال چھالے، دودھ یا پانی پینے کے بعد قے۔" اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چھالے خوراک کی نالی کے راستے ہو کر معدے تک پہنچ گئے ہیں۔ معدے کی اور بھی ایسی بہت سی علامتیں موجود ہوتی ہیں جو شاید اسی تکلیف کا نتیجہ ہوں۔ "منہ کے اندر کی ساری بلغمی جھلیاں نہایت سرخ ہو جاتی ہیں۔" "منہ کے چھالے خواہ ماں کے منہ میں ہوں یا بچے کے منہ میں اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔" "ہر بار کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ۔ متواتر قے ہوتی رہتی ہے۔ قے میں کھٹا پانی سا نکلا کرتا ہے۔" "بوریکس کا مریض معدے میں زخم بن جانے کی وجہ سے گلا گھٹنے کا احساس کرتا ہے۔ اس کو قے اور کھانسی آتی ہے۔ اسی لیے اس کو "معدے کی کھانسی" کہا جاتا ہے۔ ماں کہتی ہے۔ "معدے کی کھانسی۔" کیونکہ بچے کا گلا گھٹتا ہے اور قے کرنے لگتا ہے۔ "معدے کی کھانسی جس میں کمر تک درد پہنچے۔"

گرمی کے موسم میں اکثر بچوں کو ایسی شکایتیں ہو جایا کرتی ہیں جن کے لیے بوریکس کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مقعد کے بیرونی منہ پر بے شمار چھالے بن جاتے ہیں۔ رات دن چکنے پاخانے آتے رہتے ہیں۔ بچہ بڑے دردناک طور پر چلاتا ہے۔ منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ بچہ سوکھنے لگتا ہے اور سر کو پیچھے کی طرف رکھتا ہے۔ پاخانہ بار بار آئے، نرم، رنگت پیلی، ہلکی پیلی اور لیس دار پاخانہ۔ پاخانے میں ایسی رطوبت نکلتی ہے جیسے ابلا ہوا نشاستہ ہو۔ بوریکس کے علاوہ یہ علامت ارجنٹم نائٹریکم میں بھی پائی جاتی ہے۔ مقعد میں ایسی حالتیں بھی آتی ہیں جب بلغمی جھلیاں سوئی ہو جاتی ہیں۔ جھلیاں سکڑنے لگتی ہیں۔ حتیٰ کہ آخر میں بہت چلا پاخانہ آنے لگتا ہے۔ ایسا چلا جیسی چسل ہو۔ ورم کے ساتھ آئے ہوئے اس سکڑاؤ میں بوریکس فائدہ کرتا ہے۔

ان ذکی الحس بچوں میں جب نزلے کی حالت عام ہو تو پیشاب اس قدر جلن دار آتا ہے کہ حاجت ہوتے ہی بچہ چیخنے لگتا ہے۔ (کیونکہ بچے کو پہلے ہی محسوس ہو جاتا ہے) پیشاب کی حاجت ہوتے ہی وہ چیختا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ "پیشاب کرنے سے پہلے تکلیف بڑھتی ہے۔" تو اس کا یہی مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پیشاب کرنے سے پہلے آلات بول میں تکلیف بڑھتی ہے۔ بلکہ بچہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اسے پیشاب کرنا ہی پڑے گا۔ اس لیے وہ چیختا ہے، چلاتا ہے۔ "چیخنے کے بعد بار بار پیشاب آتا ہے۔" پیشاب جلن پیدا کرتا ہے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اب بچہ پیشاب کرے گا۔ کیونکہ وہ چیخنا شروع کر دیتا ہے۔ "پیشاب کی نالی کے منہ پر درد جیسے وہاں دکھن ہوتی ہے۔ درد پیشاب کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر ایک بوند بھی پیشاب نہیں آتا۔"

اس نے سوزاک میں بھی آرام پہنچایا ہے۔ جہاں کہیں بھی بلغمی جھلیاں ہوں گی وہاں آپ کو چھالے ملیں گے۔ نیٹرم میور اور نیٹرم کارب کی طرح یہ بھی ایک مزید خوبی ہے۔ یہ مرد و عورت دونوں میں ہی مباشرت کی خواہش مٹا دیتا ہے۔ یہ مریض کو بے حس بنا دیتا ہے۔ لہٰذا دماغ اور اعضاء تناسل خواہش نفسانی کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔

اب اس کے بعد ہم زنانہ عضو تناسل میں بوریکس کی نہایت اہم علامت کا ذکر کرتے ہیں۔ حیض کی رطوبت میں آپ کو جھلیاں ملیں گی۔ بوریکس اس شدید قلت حیض کے لیے نہایت مفید ہے۔ جس میں جھلیاں خارج ہوتی ہیں جبکہ حیض سے پہلے اور دوران میں درد زہ جیسا شدید درد ہوتا ہے اور جب یہ محسوس ہوتا ہو کہ بچہ دانی رحم سے باہر نکل آئے گی۔ حیض آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے، مگر مذکورہ بالا قسم کے شدید درد قائم رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ جھلیاں آنے لگتی ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بوریکس سے اس حالت میں آرام ملا ہے۔ جبکہ یہ جھلیاں بچہ دانی سے کٹ کر آتی ہیں۔ ایسے مریض نیچے کے رخ کی حرکت سے بڑی آسانی سے چونک اٹھتے ہیں۔ جب جھلیاں خارج ہونے والے قلت حیض میں آپ بوریکس دیں تو اس علامت سے رہنمائی حاصل کریں۔ "مریضہ نیچے کے رخ کی حرکت سے اور جھولنے سے گھبراتی ہے۔ دوران حیض میں، سر میں چمکن اور کانوں کی طرف خون کا دورہ، پیٹ میں چبھن اور مروڑ۔" اس فقرے سے اصل حالت واضح نہیں ہوتی کیونکہ یہ درد زہ کی طرح ہوتا ہے۔ "درد معدے میں بڑھتا ہے۔" "ران میں چھری لگنے کا سا درد یہ

درد حیض آنے سے پہلے یا دوران میں نمودار ہوتا ہے۔ "تھکی ماندی" "آدھی رات کے بعد پسینہ آتا ہے۔" مگر
یاد رکھئے ان باتوں کے ساتھ آپ ذہنی حالت بھی مدنظر رکھیں۔ گھبرائی ہوئی جوشیلی صرف اسی حالت کے
ساتھ بوریکس قلت حیض میں فائدہ کرتا ہے۔ بوریکس کی دوسری عظیم خوبی میں اب اگلے فقرے میں پڑھتا
ہوں۔ "لیکوریا جیسے انڈے کی سفیدی ہو۔" اس کے لیکوریا میں چربی سی رطوبت آتی ہے، جو گرم محسوس ہوتی
ہے اور ناخنوں تک پہنچ جاتی ہے۔ "سفید، چربیلی رطوبت، یا نشاستہ جیسی رطوبت، خراش پیدا کرنے والی
رطوبت جو 2 ہفتہ تک جاری رہے۔ سفید رطوبت جیسے آنوں ہو اور اس میں کوئی دوسری تکلیف نہ ہو" اس
خراش پیدا کرنے والے لیکوریا سے مندرجہ بالا حیض سے اور حیض و لیکوریا میں جھلیوں کا اخراج وغیرہ موجود ہو
تو کوئی حیرانی نہ ہوگی، اگر عورت بانجھ ہو۔ جن عورتوں میں ایسی علامتیں موجود ہوں وہ سب بانجھ ہوتی ہیں
اور بوریکس ان وجوہ کو دور کر کے اس بانجھ پن کو ٹھیک کرتا ہے۔ مخصوص طریقہ سے علاج کرنے والے ہر
بانجھ عورت کے لیے بوریکس تجویز کریں گے۔ خواہ حالت کچھ ہی ہو۔ جب آپ بانجھ پن کے لیے کوئی
دوائی تجویز کریں تو مریضہ کی جسمانی اور ذہنی حالت بھی دھیان میں رکھیں۔ وہ دوائی ایسی ہو جو اس حالت
میں خاص کر موافق ہو اور جو تندرست عورت میں ایسی ہی حالت پیدا کر سکے۔

ایک اور خوبی بھی ہے۔ بعض دفعہ میں نے بوریکس ایسی عورتوں کو بھی استعمال کرایا ہے جو اپنے بچوں کو
دودھ نہیں پلا سکیں وہ ہمیشہ یہ شکایت کرتی ہیں کہ "میرا دودھ قدرے گاڑھا ہے۔" دودھ بہت گاڑھا اور
بدذائقہ ہوتا ہے۔ دودھ کی اس حالت کی وجہ سے ہی ماں بچے کو دودھ پلانا پسند نہیں کرتی۔ یہ جسمانی حالت
ہے اور اگر حمل کی ابتدا میں بوریکس کا استعمال کرایا جائے تو اس سے جہاں دودھ کا ذائقہ بدل جائے گا، وہاں
ماں کے جسم میں بھی ایسی تبدیلی آجائے گی جس کی وجہ سے وہ بچے کو دودھ دے سکے گی۔ میں اس کو کئی بار آزما
چکا ہوں۔ خاص کر ایسی حالتوں میں جب کوئی ماں اپنے کئی بچوں کو اپنا دودھ نہ دے سکی اور اس بار بوریکس
کے استعمال سے اس کے جسم میں ایسی تبدیلی آئی کہ وہ بچے کو با آسانی دودھ دے سکی۔ اس دوائی میں یہ
علامت بھی پائی جاتی ہے کہ یہ دودھ چوسنا پسند نہیں کرتا۔ اس کی وجہ دودھ کا بدذائقہ ہونا ہے۔ بچے کا کوئی
نقص وجہ نہیں۔ شاید آپ بچے کے لیے دوائی تجویز کرنے کی بات سوچیں، لیکن اگر آپ بچے کی حالت پر غور
کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بچہ اس لیے دودھ نہیں پیتا کہ اسے دودھ پینے سے نفرت ہے۔ ایسی
حالت میں ماں کے لیے بوریکس کی ایک خوراک کی ضرورت ہے جو بچے کے دست کو بھی ٹھیک کر دے گی اور
اس کی دودھ پینے کی نفرت بھی ہٹا دے گی۔ "بچہ زرد پڑ جاتا ہے رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ جب بچے کا ہاتھ
نیچے رکھنے کے لیے لٹکایا جاتا ہے تو وہ اسے فوراً ہی اوپر اٹھا لیتا ہے۔" اگر ماں کو بوریکس کی ضرورت تھی تو بچے کو
بھی لازمی طور پر اس کی ضرورت ہوگی، یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ماں اور بچے کو ایک ہی دوائی کی
ضرورت ہو۔ میں نے بارہا بچے کو ماں کے دودھ کے ذریعے دوائی دی ہے جبکہ دونوں کو ایک ہی دوائی کی
ضرورت تھی۔ دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ جب بچہ ایک چھاتی سے دودھ چوستا ہے تو دوسری چھاتی میں درد
شروع ہو جاتا ہے۔ بوریکس لازمی طور پر ایام زچگی تک ہی محدود نہیں ہے۔ بوریکس نسوانی زندگی کے ہر
مرحلے میں کام دیتا ہے بشرطیکہ وہ دواری مزاج ہو۔

بوریکس نے اس پلوریسی (پھیپھڑوں کے غلاف کے ورم) میں آرام پہنچایا ہے جو برائی اونیا سے ملتی جلتی تھی اور اس کی طرح دائیں حصہ میں ہوتی ہے۔ چبھن یا بھالا لگنے کا سا درد جس کا رخ باہر سے اندر کو ہو اور دائیں پھیپھڑے کے بالائی حصہ کے آر پار پچھلے حصہ میں ہو۔ سوئی چبھنے کا سا درد بھی غالباً برائی اونیا کے متعلق سوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جھریاں لٹکتی ہوئی، جلد پیلی یا نیلی۔ بچے کا بدن سوکھ جاتا ہے۔ ڈھیلا ڈھالا، منہ میں چھالے پڑنے کے ساتھ ساتھ بچے کا سوکھیا مسان۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ قے ہو جاتی ہے یا دست آتے ہیں۔ چھالے جو ساری انتڑیوں میں پھیل جائیں۔ تمام کی تمام بلغمی جھلیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ نہایت ذکی الحس بچہ، نیچے کے رخ کی حرکت سے چلا پڑے۔ چھالوں کی تکلیف کے ساتھ اور بہت سی تکلیفیں۔ پیشاب سے پہلے چلائے کیونکہ مثانہ ماؤف ہوتا ہے۔ چھالے اور نیچے کے رخ کی حرکت سے خوف و تکلیف میں اضافہ۔ آواز سے گھبراہٹ۔ یوں ہی چونک پڑے۔ بے صبری کے ساتھ کھائے۔ اس کی قابل ذکر اور اہم علامتیں ہیں۔

برومیم (BROMIUM)

برومیم ان دوائیوں میں سے ایک ہے جن کا استعمال ایک طے شدہ طریقہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جن کا استعمال نوآموز معالج خناق اور کالی کھانسی کے ہر مریض پر کرتے ہیں اور جب یہ کام نہیں دیتی تو وہ "کسی اور دوائی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔" جو معالج بیماری کا نام رکھ کر دوائی تجویز کرتے ہیں وہ اس طے شدہ سلسلہ میں برومیم کا نام ضرور لیں گے مگر برومیم اس قدر کم ظاہر ہوتی ہے کہ آج بیشتر ہومیو پیتھک معالجوں نے اسے قطعاً بیکار سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مخصوص طریقہ سے علاج کرنے والے مریض کی علامتیں نہیں لیتے اور نہ ہی ان کے مطابق دوائی تجویز کرتے ہیں۔ وہ دوا کی وحدت قائم نہیں کرتے۔ وہ دوائی مریض کے لیے نہیں بلکہ بیماری کے لیے تجویز کرتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ خناق کے بہت کم مریضوں کے لیے برومیم کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن جب آپ برومیم کے مریض کو دیکھیں تو یہ سمجھ لیں کہ واقعی یہ مریض برومیم کا ہے؟ برومیم کی حالتوں میں ایک نہایت اہم علامت تہ میں ملے گی۔ یہ دوائی خاص کر ان لوگوں میں کام دیتی ہے جو گرم ہونے سے بیمار ہو جاتے ہیں اگر خناق وبائی مرض کی شکل میں پھیلا ہوا ہے اور ماں بچے کو خوب اچھی طرح لپیٹ دے حتیٰ کہ بچہ گرمی سے گھبرا اٹھے ، اسے گرم کمرے میں رکھے یا ایسا بچہ جس کی تکلیف کپڑے میں بااحتیاط لپیٹنے سے بڑھے اور جو کپڑا اوڑھنے سے گھبرائے تو آپ اس کی حالت پر توجہ دیں۔ یہ مریض برومیم کے خناق کا ہے۔ یہ ان شکایتوں میں بھی ظاہر ہوتا ہے جو گرمی کے موسم میں رات کو نمودار ہوتی ہیں جبکہ دن میں سخت گرمی پڑتی رہی ہو۔

اب یہ حالت ، کالی کھانسی اور خناق کا طے شدہ راستے سے علاج کرنے کے طریقہ کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہے۔ اگر بچہ دن کے وقت خوفناک سردی میں ، خشک سرد ہوا میں ماں کے ساتھ باہر رہا ہو اور اب آدھی رات سے پہلے اس کو تشنجی کالی کھانسی کا دورہ ہو گیا ہے تو غالباً آپ سب سے پہلے ایکونائٹ کی بات

سوچیں گے لیکن اگر بچہ گرمی کے وقت دن میں ماں کے ساتھ باہر رہا ہے اور وہ گرمی کھا گیا ہے۔ اس نے کپڑے بہت زیادہ وہیں رکھے ہوں اور بچہ کے بدن میں خون بافراط ہو اور آپ کو اسے دیکھنے کے لیے آدھی رات کے قریب بلایا گیا ہو، بچے کا چہرہ سرخ ہو اور گلے کا معائنہ کرنے پر آپ کو وہاں کوئی جھلی بھی نظر آئے تو آپ مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مریض بروميم کا ہے۔

''گرمی کھا جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گرمی کی زیادتی سے گلا بیٹھ جاتا ہے۔'' سارے جسم میں ایک ہیجان آ جاتا ہے جس میں گرمی لگنے سے سردرد بھی آتا ہے۔ یہ ساری باتیں بروميم میں آتی ہیں۔ اس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ اس کی شکایتیں گرمی کے موسم میں، گرم کمرے میں رہنے سے اور ٹھنڈی جگہ سے گرم جگہ میں جانے پر بڑھتی ہیں۔ جب تکلیف ایک بار نمودار ہو جائے، خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو۔ مریض ٹھنڈ سے گھبراتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے وہ تھرتھر کانپنے لگتا ہے جیسے اس کا خون ہی جم جائے گا۔ مگر جب اسے گرمی زیادہ لگے گی تو وہ بیمار ضرور ہو جائے گا۔

بروميم میں غدود میں رطوبت آنے کا رجحان عام پایا جاتا ہے۔ غدود سخت ہو جاتے ہیں مگر وہ پکتے نہیں۔ وہ عموماً سخت ہوتے ہیں۔ گردن کے غدود، کن پیڑے، زبان کے نیچے کے غدود اور نچلے جبڑے کے غدود بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ ان پر ورم بہت آہستہ آہستہ آتا ہے۔ یہ ورم بیلاڈونا یا مرک جیسی تیزی و سرعت سے نہیں آتا۔ اتنا شدید بھی نہیں ہوتا۔ ''متورم جگہ رطوبت آ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔'' ''سختی کے ساتھ ورم آنا ایک خیال ہے۔ یہ ان زخموں میں بہت زیادہ مفید ثابت ہوا ہے جہاں مذکورہ بالا قسم کی رطوبت آ گئی ہو۔ ان غدود میں مفید ہے، جو بڑھ گئے ہوں، سخت ہو گئے ہوں اور جن میں پیپ آنے کا کوئی رجحان نہ ہو۔ غدود اور رگ وریشے دق سے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ غدود متورم ہونے کے جلد ہی بعد آہستہ آہستہ گندے ہونے لگتے ہیں۔ رگ وریشے بننے کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ یہ گردن کے بڑھے ہوئے، سخت اور خنازیری سا غدود کے بہت مشابہ ہے۔ کن پیڑے اور جبڑے کے نچلے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ اس نے سانس کی نالیوں کے غدود کی انتہائی سختی اور بڑھ جانے میں بھی فائدہ پہنچایا ہے۔

اس میں سوکھنا بھی پایا جاتا ہے اور جب ہم رطوبت آنے کا رجحان دیکھتے ہیں تو یہ حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ سرطان اور دق میں فائدہ کرتا ہے۔ اس دوائی میں کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ ٹانگیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ تھکان بڑھتی جاتی ہے۔ اعضاء کانپنے لگتے ہیں، پھڑکن ہوتی ہے، لرزے کی کمزوری، غشی، نزلے کی حالت میں عموماً جھلیاں سی بنا کرتی ہیں۔ جھلیوں جیسا اخراج اس کا قدرتی فعل ہے۔ بلغمی جھلیوں میں رطوبت آنا بھی قدرتی فعل ہے۔ بلغمی جھلیوں کی رنگت نمایاں سفید ہو جاتی ہے اور ان کے نیچے سختی آتی ہے۔ زخموں اور بلغمی جھلیوں کے بارے میں یہی بات سچ ہے۔ بلغمی جھلیوں پر زخم بنتا ہے اور گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے نیچے کے رگ وریشے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ نزلے کی ان حالتوں کے ساتھ ان میں بخار بھی پایا جاتا ہے۔ شدید سی جوش، اعضاء برف سے سرد، سر گرم، دم کشی، تنگی سانس اور زرد رو سے پسینہ آئے۔ کالی کھانسی نمودار ہو۔

بیشتر تکلیفوں کے ساتھ ساتھ دھڑکن بھی پائی جاتی ہے۔ حمی کے ساتھ دھڑکن، سردرد کے ساتھ

دھڑکن، دیگر عصبی جوش کے ساتھ دھڑکن ہوا کرتی ہے۔ کمزوری بتدریج بڑھتی ہے اور اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مریض ہر کام سے پرہیز کرتا ہے۔ پڑھنے لکھنے سے جی چراتا ہے۔ اسے گھریلو معاملات اور کام کاج سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ "مکمل طور پر بے پروا نہایت تھکا ماندہ، انتہائی پست ہمت، افسردہ، بجھا ہوا دل، شکستہ اور پست حوصلہ" بیشتر تکلیفوں کے ساتھ فکر و تردد اور بے تابی پائی جاتی ہے۔ "زیادہ گرمی لگنے سے سر درد، کانوں میں آوازیں آئیں۔ کانوں میں چٹکن اور جلن۔" پھر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھئے کہ غدود کی تکلیف کا کان کی تکلیف سے گہرا تعلق ہے۔ کان کی تکلیف کے ساتھ غدود کا بڑھ جانا، کن پیڑ سخت ہو جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ لال بخار کے بعد ہوئی کان کی تکلیف اور اس کے ساتھ کان بہے۔ کان درد، ورم کان کے ناسور، کبھی کبھی کن پیڑ میں پیپ آ جاتی ہے۔ مگر شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے۔ بائیں کن پیڑ میں سختی اور ورم۔ رحم کے خصیوں اور مرد کے خصیوں پر بھی برومیم اثر کرتا ہے۔

نکسیر، ناک میں زخم ہو جائیں۔ ناک کا نزلہ چھینکیں بکثرت آئیں۔ حال کا زکام شدید زکام جس میں ناک میں سخت جلن ہو۔ ٹھنڈک کا احساس جیسے ناک کے اندر سانس کے ساتھ ہوا جاتی ہے وہ بلغمی جھلیوں کو سرد لگتی ہے۔ یہ جون کے مہینے کے زکام کے لیے مفید ہے جب شدت کی گرمی پڑنے لگے اور زکام ہو جائے تو اس کے استعمال سے آرام آ جاتا ہے۔ جب سال میں ایک بار گرمی کے موسم میں زکام کا سخت حملہ ہو جائے تو یہ فائدہ کرتا ہے۔ سر درد کے ساتھ بہتا ہوا زکام "ناک اندر سے دکھنے لگتی ہے اور نتھنوں پر درد آ جاتا ہے۔ اندر کھرنڈ آتے ہیں۔ اسے اکھاڑے تو خون نکلنے لگتا ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔" نتھنوں کے آس پاس کی جگہ خام ہو جاتی ہے۔ برومیم کے مریض کا چہرہ عموماً تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ برومیم کی علامتیں نئی اور شدید ہوں۔ "تمتمایا ہوا چہرہ" وہ آسانی سے گرمی کھا جاتا ہے مگر برومیم کے پرانے مریضوں کی حالت اس کے سراسر برعکس ہوتی ہے۔ یہ بات بہت سی دوائیوں خصوصاً جلدی امراض میں کام کرنے والی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ پرانے مریضوں میں جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے۔ جن مریضوں کو غدود کے پرانے ورم ہوں۔ بڑھے ہوئے غدود میں مثلاً گلہڑ اور سرطان کی تکلیف میں، جب برومیم کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کا چہرہ میلا اور نیلا ہوتا ہے۔ چہرے سے عمر زیادہ معلوم ہو۔ "بیماروں جیسا چہرہ، خاک جیسا رنگ، چہرہ خاک جیسا میلا۔" ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جن کا چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ جن کے بدن میں خون زیادہ ہو اور جو آسانی سے گرمی کھا جاتے ہیں۔ بلاشک جب شدید علامتیں نمودار ہوئی ہوں، تنگی سانس کئی گھنٹوں کئی دنوں تک رہا ہو تو پھر مریض نیلا پڑ جاتا ہے کیونکہ آکسیجن خون تک پوری مقدار میں نہیں پہنچتا۔ مریض سانس لینے کے لیے بار بار منہ کھولتا ہے، ہانپتا ہے، دم کشی ہوتی ہے، چہرہ نیلا پیلا ہو جاتا ہے جیسا کہ خناق میں، کالی کھانسی میں اور نرخرے کی تکلیف میں ہوتا ہے۔

"غدود سخت، پتھر کی طرح سخت خصوصاً نچلے جبڑے اور گلے کے غدود" یہی حالت کئی ہی جگہ بار بار نمودار ہوتی ہے۔ گلے کی بہت سی تکلیفیں جس میں برومیم کارآمد ہو سکتا ہے۔ عموماً نرخرے سے شروع ہوتی ہے اور اوپر گلے تک پہنچ جاتی ہے۔ ان میں سے بعض تکلیفیں اکثر گلے سے آتی ہیں اور وہاں سے نرخرے کی طرف چلتی ہیں۔ مگر برومیم گلے اور نرخرے میں اس قدر میل رکھتا ہے کہ عموماً دونوں ہی ماؤف ہوتے ہیں۔

ہی لیے خناق کا اثر ایک سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔ یعنی خناق گلے سے شروع ہوتا ہے اور نرخرے تک اثر کرتا ہے یا نرخرے سے شروع ہوتا ہے اور گلے تک اثر کرتا ہے۔ برومیم خناق کی شدید ترین قسم میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ خناق کی جھلی جنگلی گھاس پات کی طرح پھیلتی ہے اور سانس کی چال روک لیتی ہے۔ نرخرہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ تکلیف اس قدر تندی سے آتی ہے کہ مریض دو تین دن میں ہی انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔ خواہ برومیم نے اس کی ترقی روک ہی کیوں نہ دی ہو۔ جن علامتوں اور شکایتوں کا تعلق برومیم سے ہوتا ہے وہ ہی ذھنگ کی ہوتی ہیں۔ انتہائی شدت اور انتہائی تھکان، انتہائی بیمار اور پژمردگی۔ گلے کی جن بہت سی تکلیفوں میں اس سے آرام پہنچا ہے وہ عموماً گلے کے بائیں حصہ میں نمودار ہوئی تھیں۔ تاہم یہ دونوں طرف کے خناق میں آرام کرتا ہے۔ سردی کے موسم میں برومیم کی تکلیف آتے، آپ شاذ و نادر ہی دیکھیں گے۔ ہاں گرم مرطوب موسم میں اس کے کیس کثرت سے آتے ہیں۔ بسنت و گرمی کے موسم اور برف گرنے کے دنوں کی تکلیف میں بھی مفید ہے۔

پرانی بیماریاں جن میں برومیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسی ہوتی ہیں جن میں چھالے موجود ہوں۔ مثلاً معدے کے چھالے، زخم، معدے میں زخم ہونے کا شبہ اور اس مطلب کی مشتبہ علامتیں۔ قے میں تیوے کے سفوف جیسی مواد خارج ہو۔ زخم کی علامتوں کے ساتھ قے، کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھے۔ مثلاً قے آئے یا دست آئیں۔ ترش چیزیں نہ کھا سکے۔ کھانا کھانے یا ترش چیزیں کھانے کے بعد دست یا کھانسی آئے۔ "جیسے مچھلی کھانے کے بعد دست آئیں اور معدہ خراب ہو جائے۔ تمباکو کا ذرا سا دھواں اندر جانے سے تکلیف بڑھ جائے۔ خون ملی کف کی قے۔ ڈکاریں آئیں۔ معدہ خراب، گرم چیزیں کھانے پینے سے، گرم چائے سے، یا گرم پانی پینے سے معدے میں درد ہو۔ جب معدے میں زخم ہوں یا جب بلغمی جھلیوں پر زخم بننے والے ہوں تو یہ عام بات ہے۔ اس حالت میں گرم پانی یا گرم چائے برداشت نہیں ہوتی۔ گرم گرم روٹی کھانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔"

اگر آپ پاخانے اور امعاء مستقیم کی حالتوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو وہاں رطوبت کا اخراج ملے گا۔ پاخانے میں جھلیاں آنے لگتی ہیں۔ دست کے ساتھ جھلیاں آتی ہیں۔ سیاہ پاخانہ، دست، کھانا کھانے کے بعد لازمی طور پر پاخانہ جانا پڑے۔

اس دوائی میں بڑھی ہوئی رگیں بھی پائی جاتی ہیں۔ امعاء مستقیم (گدا) کی رگیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ داسیر کے مسے باہر نکل آتے ہیں اور ان میں جلن ہوا کرتی ہے۔ ان میں دن رات تیز درد ہوتا رہتا ہے۔ خون کی رگوں میں شدید درد اس کے ساتھ سیاہ رنگت کے پتلے دست۔ تکلیف دہ بادی بواسیر، ایسی بواسیر جو ہر نکل آئے۔ پاخانے کے وقت اور بعد میں بواسیر کی تکلیف۔ پاخانے کے وقت بواسیر کے مسوں کی وجہ سے مقعد میں سخت تکلیف ہو۔

"بائیں خصیہ کا ورم اور سختی۔ بائیں پہلو کا دھیان رکھیے گلے کا بایاں حصہ اب بایاں خصیہ اس کے بعد جسم کے بائیں خصیہ میں میٹھا میٹھا درد۔ خصیہ میں ہر وقت میٹھا میٹھا درد ہوتا رہتا ہے اس کے ساتھ سوجن و سختی۔" یہاں پھر بائیں خصیہ میں سختی کی بات آتی ہے۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ چند دوائیں خصوصیت کے ساتھ جسم

کے بائیں حصہ میں ہی نمودار ہوتی ہیں اور ان کی شکایتیں اسی بائیں حصہ میں اپنی جگہ بدلتی ہیں۔ مثلاً لیکیسس یہ عموماً جسم کے بائیں حصہ میں نمودار ہوتی ہے۔ بہت سی دوائیاں جسم کے ایک یا دوسرے حصہ میں ترجیح کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ اس دوائی میں جسم کے دائیں حصہ کی نسبت بائیں حصہ کے غدود زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ''حیض سے پہلے یا دوران میں رحم کے خصیوں پر ورم آ جاتا ہے۔'' ''حیض رک جاتا ہے۔ رحم کی راہ ہوا بڑے زور سے خارج ہو جاتی ہے۔

جسم کے دوسرے حصوں کی نسبت نرخرے پر اس کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس میں سانس کے ساتھ جو ہوا اندر جاتی ہے وہ نرخرے میں دکھن پیدا کرتی ہے۔ جیسے نرخرہ خام ہو۔ ''نرخرہ خام، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زیادہ گرمی لگنے سے آواز خراب ہو جائے۔'' ''گرم دن میں زیادہ کپڑے پہننے سے، یا گرم کمرے میں بھی اور کوٹ پہنتے رہنے سے جب ٹھنڈی ہوا میں باہر آئے تو سردی لگ جاتی ہے۔ اس سے نرخرے کا ورم ہو جاتا ہے۔'' ''نرخرے میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔'' لہٰذا بار بار کھانسی آتی ہے۔ نرخرے میں خراش اور خام ہونے کا احساس۔ نزلہ جو نرخرے میں خراش و کھانسی پیدا کرے۔ مریض کھنکھارتا نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے گلے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ڈاکٹری کے ہر ایک طالب علم کو وہ ساری آوازیں بخوبی سمجھ لینی چاہئیں جو دوسرے لوگ نکالتے ہیں اور حتی الوسع یہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کرنا چاہئے کہ اس آواز سے کیا تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں کیا محسوس ہوتا ہے۔ ہر شخص کی اپنی آواز ہے۔ جونہی آپ کسی کی آواز سنتے ہیں آپ یہ بات فوراً سمجھ لیں گے کہ وہ آواز کہاں سے نکلی ہے۔ بلغم کہاں سے آئی ہے اور خراش کس جگہ ہوتی ہے۔ اگر آپ مریض سے اس کی وضاحت طلب کریں گے تو وہ اسے ہمیشہ غلط نام سے منسوب کرے گا۔ کیونکہ مریض کو گلے کے سوا اس عضو کا صحیح علم نہیں ہے۔ اگر اسے یہ بلغم گلے سے آئی ہو، یا نرخرے سے آتی ہو وہ ہمیشہ یہی کہے گا کہ گلے سے بلغم آتی ہے مگر معالج کو اس قسم کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہئے اور اسے آواز کی تحقیق کرنا چاہئے۔ لہٰذا آپ میں سے ہر ایک آزادانہ طور پر ہر طرح کی آواز پیدا کرے۔ آپ دوسروں سے جو سنتے ہیں اور تب آپ ذاتی طور پر یہ دیکھیں کہ وہ آواز کہاں سے نکلتی ہے اور اس سے کس جگہ خراش ہوتی ہے۔ شاید یہ طریقہ مضحکہ خیز ہو۔ مگر اس بات کو سیکھنے کا اس کے علاوہ اور کیا طریقہ ہے؟ ان آوازوں کو سمجھنا بھی ایسا ہی اہم ہے جیسا کہ یہ سمجھنا کہ بچہ کس قسم کی آواز اور حرکت سے کیا منسوب کرتا ہے۔ بچے کی حرکتوں اور آوازوں کی تشریح کیے بغیر آپ کے لیے بچے کی علامتوں کو سمجھنا قطعاً ناممکن ہے۔ بچہ جو بھی حرکت کرتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ مطلب ہے۔ جو شخص برسوں تک بڑے احتیاط سے بچوں کی حرکتوں اور آوازوں کا مطالعہ و مشاہدہ کرتا رہا ہے اسے اب ماں سے ایک لفظ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ فوراً سمجھ لے گا کہ بچے کو کہاں تکلیف ہے، کیوں ہوئی ہے اور اسے کیا چاہئے۔ بچہ تو جانور کی مانند ہے۔ آپ کو گھوڑے یا کتے سے یہ پوچھنے کی ہرگز ضرورت نہیں پڑتی کہ اسے درد کہاں ہے۔ کیونکہ وہ آپ کو صرف اپنی حرکتوں سے ہی سمجھا سکتا ہے۔ یہی بات بچے کی حالت میں بھی ہے۔

گرمی لگنے کے بعد آواز بڑھ جاتی ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو۔ ''کھر کھری خشک کھانسی، نرخرے میں درد، سانس لینے کے لیے بار بار اچھلتا ہے، ہانپتا ہے، سانس لینے کے لیے تڑپتا ہے، دم گھٹنے سے سانس

لے اور زخرے میں گڑگڑاہٹ۔ یہ احساس جیسے سانس کی نالیاں دھوئیں سے بھری ہوئی ہیں۔ "اب ہم ہر طرح کی اکھڑی ہوئی آوازیں سن سکیں گے۔ اکھڑا ہوا سانس، کھانستے کھانستے سانس لے، زخرے کے ساتھ سانس۔ یہ زخرے کی کھانسی کی مختلف شکلیں ہیں۔ آپ ان کی مدد سے کسی دوائی کی وحدت قائم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک بچہ ایک طرح سے سانس لیتا ہے اور دوسرا بچہ دوسری طرح سے۔ اہم بات ہے ماں اور بچے کی جسمانی بناوٹ اور ان کا حلیہ۔ "آواز اس قدر کمزور کہ بہ مشکل سنائی دے۔ زخرے کی گھٹن۔" "زخرے کی کھانسی کی حالت میں دراصل متورم جگہ پر جھلی آجاتی ہے۔ جو سانس کی نالی کی راہ نیچے تک پھیل جاتی ہے اور اس طرح زخرے کی کھانسی والا نمونہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی تکلیف برومیم کی خاصیت میں پائی جاتی ہے۔ لیکن جھلی بنے بغیر بھی برومیم زخرے میں گھٹن لاتا ہے۔ یہ گھٹن اسی طرح ہوتی ہے جیسے کسی نے گلے میں بھرلی ہو۔ تشنج ہوتا ہے۔ "زخرے میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہے۔ زخرے میں خراش اور کچاپن۔ زخرے میں ٹھنڈک کا احساس۔" یہ برومیم کی عجیب و غریب علامت ہے۔ ورم حنجرہ میں یہ اس وقت کام دیتا ہے جبکہ مریض یہ بتائے کہ اس کا گلا نرم پروں سے بھرا پڑا ہے۔ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ گلے میں فلیل بھری پڑی ہے۔ مگر وہ ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ سانس کے ساتھ اندر جو ہوا جائے وہ ٹھنڈی لگتی ہے۔ جیسے وہ ہوا برف کے اوپر سے گزر کر آئی ہے۔ زخرے میں ٹھنڈک کا احساس۔" "زخرے میں متواتر دکھن کے ساتھ درد۔" اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ گلے میں چھونے سے درد ہوتا ہے۔ فاسفورس، بیلاڈونا اور روسنکس میں بھی اسی طرح کی دکھن آتی ہے۔ چھونے سے دکھن ہوتی ہے مگر برومیم کی دکھن جہاں زخرے سے نیچے ہوتی ہے وہاں یہ دکھن حلق کی خلا میں بھی ہوتی ہے۔ "جیسے ہوا کی نالی میں دھواں بھرا ہوا ہے۔" اس دھوئیں کی تشریح کرتے ہوئے بعض مریض بتائیں گے جیسے گندھک کا دھواں اندر بھرا ہوا ہے اور بعض کہیں گے جیسے تارکول کا دھواں بھرا ہوا ہے۔ پہلے چند گھنٹوں کے بعد زخرے، سر اور سانس کی نالی میں کف جمع ہونے لگتی ہے۔ ہر وقت کف خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ جو کہ سفیدی مائل گاڑھی ہوتی ہے۔ مریض کھانستا ہی رہتا ہے اور زخرے میں متواتر خراش ہوتی رہتی ہے اور اس سے اسے چین نصیب نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ورم حنجرہ آجاتا ہے اور کوئی جھلی نہیں بنتی۔ آواز بیٹھ جانے میں، زخرے کی خراش میں، زخرے کے کچے پن میں برومیم جتنی بار سود مند ہوتا ہے اتنی بار اس کا استعمال نہیں کرایا جاتا۔ کیونکہ گرمی لگنے سے زخرے کا ورم اور خراش گلو کی تکلیف بہت کم نمودار ہوتی ہے۔ اس طرح کی بیشتر حالتوں میں برومیم دینے سے فوراً آرام ملتا ہے۔ لیکن عطائی طریقے سے دوائی تجویز کرنے والے اس کا استعمال زخرے کی کھانسی یا خناق میں ہی کرتے ہیں۔

ابھی میں نے تمہیں یہ بات ہرگز نہیں سکھائی۔ "زخرے میں کف کی بہت زیادہ گڑگڑاہٹ، بمشکل سانس لے سکے، زخرہ نیچے کو کھنچے۔" یہ زخرے کی کھانسی میں ہوتا ہے جبکہ جھلی بن چکی ہو، کھرکھری۔ گلے سے مرغی جیسی آواز نکلے، دم گھٹی ہوئی سانس لیتے وقت آرا چلنے کی سی آواز ہو۔ زنانے سے سانس لے۔ زخرے کا تشنج۔ دم گھونٹنے والی کھانسی، زخرے اور سانس کی بڑی نالی میں جھلی بنے۔ چٹے کے بڑھ جانے سے ورم حنجرہ۔ "ملاحوں کا دمہ، جو انہیں کنارے پر آتے ہی ہو۔" یہ دمہ سمندر میں پہنچتے ہی ٹھیک ہو جایا کرتا ہے۔ تنگی

سانس اور اس کے ساتھ ساری چھاتی میں گڑگڑاہٹ برانکائیٹس اور نمونیہ۔ برومیم عموماً اس کالی کھانسی کے لیے اکسیر دوائی ہے جو موسم بہار کے آخر میں اور گرمی کے شروع ہونے سے پہلے آتی ہے اور جبکہ نرخرے میں جھلی بن جاتی ہے۔ گردوغبار سے کھانسی فوراً ہی بڑھ جاتی ہے۔ الماری میں رکھی ہوئی پرانی کتابوں کو جھاڑنے سے فوراً ہی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ گردوغبار والی چیزوں کو سنبھالنے اور اٹھانے سے چھینکیں آنے لگیں۔ خراش گلو ہو اور سانس کی نالی میں خراش ہونے لگے۔ "نگلنے پر یکایک دم کشی اور کھانسی کا دورہ" برومیم نزلے کی شکایتوں خصوصاً سانس کی نالیوں اور آلات تنفس کے نزلے سے پر ہے۔ اس میں پھیپھڑے سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں رطوبت آ جاتی ہے۔ یہ دونوں اس کی نہایت قدرتی خوبیاں ہیں۔

برائی اونیا (BRYONIA)

ہر دوائی کا اپنا حلقہ اثر ہے۔ اس کی اپنی خاصیت ہے جس کی بنا پر اسے دوسری دوائیوں سے الگ کیا جاسکتا ہے، پہچانا اور شناخت کیا جاتا ہے اور اس طرح ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دوائی ایک خاص قسم کی شکایتوں میں مفید ہے اور اس کے سوا دوسری جگہ موافق ثابت نہ ہوگی۔ یہ بھی انسانی خاصیت کی طرح ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان سے مختلف ہے۔ اس طرح ہر بیماری الگ الگ ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک دوسری سے جدا ہے۔ جب ہم کسی دوائی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی تیزی، تندی، اس کا فعل جاری رہنے اور اس کے وقفہ کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ بعض دوائیوں کی علامتیں نہایت اتفاقیہ طور پر، بڑی تندی کے ساتھ، بڑی سرعت سے نمودار ہوتی ہیں۔ بعض کا دورہ نہایت قلیل وقت تک جاری رہتا ہے اور پھر ایسے مٹ جاتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ بعض دواؤں کا اثر بڑی آہستگی سے آتا ہے۔ وہ جسم میں بڑی گہرائی تک اور متواتر کام کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اکنیٹیا کو لیں۔ اس کی ساری علامتیں نہایت سرعت سے التوا اور وقفہ دیئے بغیر اور قطعاً غیر متوقع طور پر نمودار ہوتی ہیں۔ ایکونائٹ میں دیکھتے ہیں کہ تکلیف نہایت شدت سے آتی ہے اور بیلاڈونا میں اتفاقیہ آتی ہے۔ برائی اونیا کا مطالعہ کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ نہایت ضدی دوائی ہے۔ اس کی علامتیں نہایت سستی سے بڑھتی ہیں۔ یعنی نئی شکایتیں بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہیں۔ اس کی شکایتیں متواتر چلتی ہیں، وقفہ نہیں لیتیں، شاذ و نادر ہی وقفہ لیتی ہیں۔ وہ شدت ضرور اختیار کرتی ہیں۔ مگر وہ شدت ایکونائٹ یا بیلاڈونا کی نوعیت کی نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہ ان بیماریوں کے مشابہ ہے جو آہستہ آہستہ اور متواتر چلتی ہیں۔ مثلاً مسلسل بخار اور گٹھیا وات۔ موخر الذکر کی شدت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ ایک کے بعد دوسرا جوڑ ماؤف ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ سارے سفید ریشے متورم ہو جاتے ہیں اور ان میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس میں جسم کے ہر حصہ میں ورم کی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً رگ و ریشے رطوبتی جھلیوں اور جوڑوں و پٹھوں کی جھلیوں پر۔ یہ دوائی اعصاب کے خلاف پر بھی اثر کرتی ہے۔ اس کی شدت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔

ابتدا میں ہی اس کی خاص علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مریض برائی اونیا کی بیماری میں مبتلا ہو رہا ہے۔ مریض کو بیمار ہونے میں کئی دن لگ جاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو تندرست محسوس

نہیں کرتا۔ بدن میں سستی اور تھکان آجاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس سے نہ بولے۔ وہ نقل وحرکت سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ ان شکایتوں میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ سارے بدن میں درد شروع ہو جاتا ہے اور جگہ جگہ ہوتا ہے۔ ابھی اس پٹھے میں ہوا تھا کہ اب دوسری جگہ چلا گیا۔ ہر بار جب بھی مریض حرکت کرے درد بڑھ جاتا ہے حتی کہ درد متواتر ہونے لگتا ہے۔ درد کی جگہ گرم اور متورم ہو جاتی ہے اور آخر کار وہ گٹھیا وات کا مریض بن جاتا ہے۔ اس کی تکلیف سردی لگنے کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ سردی لگنے کے فوراً ہی بعد چند گھنٹوں کے اندر نہیں جیسا کہ ایکونائٹ یا بیلاڈونا کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ بلکہ سردی لگنے کے دن کے بعد، اگلے دن اسے بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ چھینکیں آنے لگتی ہیں اور ناک بہنے لگتی ہے۔ چھاتی جیسے خام ہو۔ وہ ایک دن بعد اسے سردی لگنے لگتی ہے اور اس طرح وہ نمونیہ یا پلوریسی کا شکار بن جاتا ہے۔ اس کی ورم کی شکایتوں میں دماغ کی جھلیوں کا ورم بھی شامل ہے۔ اکثر یہ ورم ریڑھ تک پہنچ جایا کرتا ہے۔ پھیپھڑے کی بالائی جھلیاں پیٹ کی رطوبتی جھلیوں اور دل کی جھلیوں پر بھی عموماً اثر ہوا کرتا ہے۔ دوسرے اعضاء میں بھی ورم آتا ہے۔ جب یہ حالتیں آتی ہیں تو بہت پہلے ہی ان کے آنے کی اطلاع مل جاتی ہے۔ حتی کہ درد شروع ہونے سے پہلے ہی اطلاع آجاتی ہے۔ یہ اطلاع ملتی ہے نقل وحرکت سے نفرت و پرہیز کی شکل میں۔ مریض نہیں سمجھتا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ مگر آخر میں اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ ذرا حرکت کرے تو اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ذرا سی حرکت کرنے سے بھی انکار کرتا ہے اور اس پر اظہار ناخوشی کرتا ہے۔ نقل وحرکت سے پرہیز کرتا ہے۔ جیسے ہی وہ ہلتا ہے اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ تکلیف ناقابل برداشت ہو چلی ہے۔ اس سے سارے جسم میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ برائی اونیا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ علامت ساری دوائی میں پائی جاتی ہے۔

یہ دوائی بہت سی بیماریوں میں موافق ثابت ہوئی ہے خصوصاً جو ٹائیفائیڈ کی قسم کی ہوں۔ وہ بیماریاں جو ٹائیفائیڈ کی علامتیں اختیار کرتی ہیں۔ وہ بیماریاں جو ابتداء میں وقفہ لیتی ہیں اور بعد میں مسلسل بن جاتی ہیں۔ نمونیہ پلوریسی، ورم جگر اور جگر و انتڑیوں کا ورم وغیرہ۔ خواہ ورم معدہ ہو یا ورم امعاء یا قولون و مقعد کے درمیانی جگہ کی رطوبتی جھلیوں کا ورم یا انتڑیوں کا ورم جب اس کے ساتھ ذکاوت حس، حرکت سے تکلیف میں اضافہ اور نہایت سکون سے بیٹھے رہنے کی خواہش موجود ہو تو سمجھ لیجئے برائی اونیا کا کیس ہے۔ جوڑوں کا ورم خواہ گٹھیا وات کی نوعیت کا ہو یا سردی لگنے سے، یا چوٹ لگنے سے، جوڑوں کی چوٹ میں جب آرنیکا ناکام رہا ہو تو برائی اونیا ظاہر ہوا کرتا ہے۔

برائی اونیا میں انتہائی چڑچڑاپن پایا جاتا ہے۔ ایسے ہر لفظ سے، جس کا اس کو جواب دینا پڑے یا جس پر اس کو غور کرنا پڑے، اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ بولنے کی کوشش سے ہی وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص کئی روز سے غیر مطمئن تھا اور گنگنا رہا تھا آپ ابتداء میں ہی اسکے پاس جائیں۔ گھر کا کوئی نہ کوئی شخص آپ کو دروازے پر ملے گا اور کہے گا۔ "مریض تقریباً بے ہوش ہے۔" آپ اس کو بغور دیکھیں چہرہ پھولا ہوا، ارغوانی، مریض حواس باختہ نظر آئے گا۔ سارے جسم کے خون کے دورے میں ایک قسم کا تعطل نظر آئے گا۔ خصوصاً چہرے پر۔ آپ چہرے سے بھانپ لیں گے کہ اس کی ذہنی اور جسمانی قوت تقریباً سلب ہو چکی ہے۔

اسکے باوجود وہ بخوبی بول چال سکتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر اسے اس سے نفرت ہے اور باہر والوں کو یہی معلوم ہوگا کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ اس سے بے پرواہ ہے۔

بعض اوقات یہ سب بہت تھوڑے وقت میں ہو جاتا ہے۔ مریض صبح سویرے سو کر اٹھتا ہے تو سر میں ہلکا ہلکا درد محسوس کرتا ہے۔ دماغ کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ کند ذہنی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا وہ کام کاج نہیں کر سکتا اور یہ محسوسیت بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔ بعض وقت یہ حالت کسی شدید بیماری کے آنے کی علامت ہے۔ یہ کسی سخت بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ جب نمونیہ یا ورم جگر یا اسی طرح کی کوئی اور آہستہ آہستہ بڑھنے والی ورم کی خوفناک حالت جسم کے کسی حصہ میں رونما ہونے والی ہو اور اس نے ابھی کہیں اپنا مرکز نہ بنایا ہو تو عموماً صبح کے وقت یہی حالت ہوا کرتی ہے۔ برائی اونیا کی تکلیف بڑھنے کے بارے میں یہ عجیب و غریب علامت ہے یعنی اس کی بیشتر تکلیفیں عموماً صبح سویرے، علی الصبح شدت اختیار کرتی ہیں۔ سو کر جاگتے ہی پہلی حرکت میں یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ کند ذہنی آ جاتی ہے اور یہ بے ہوشی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ جو شخص پچھلے ایک ہفتہ یا دس دن سے خرابی صحت کی شکایت کر رہا تھا، ایک دن صبح سویرے جب سو کر اٹھتا ہے تو اپنی طبیعت بگڑی ہوئی پاتا ہے۔ وہ اسی رات یا اگلے دن ڈاکٹر کو بلا بھیجتا ہے۔ اگر چند روز تک نگرانی کی جاتی تو معلوم ہو جاتا کہ مسلسل بخار رہا ہے۔ رات کو سردی لگنے لگتی ہے۔ چھاتی میں بہت درد ہوتا ہے۔ زنگ آلودہ بلغم نکلتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد خشک کھانسی آتی ہے اور برائی اونیا کی وہ سب علامتیں آ جاتی ہیں جن کا میں آگے چل کر ذکر کروں گا۔ ان سب علامتوں سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ تکلیف چھاتی کی طرف بڑھ رہی ہے یا بڑھتے بڑھتے اجتماع خون ہوگا اور سر درد ہوگا۔ اس بات کا اندازہ اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب کہ دماغ میں اجتماع خون شروع ہو چکا ہو۔ برائی اونیا کی بیماری عموماً ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کے بدن میں کثرت خون ہے اور جنہیں سردی لگنے پر نزلے کے سے فتور رہتے ہیں۔ برائی اونیا نزلہ زکام کے بخار میں بھی مفید ہو سکتا ہے۔ یہ کند ذہنی برائی اونیا کی علامت ہے۔ جوش کی حالت میں ہوتی ہے جیسا کہ "اکنیشیا، کانیا، نکس وامیکا وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ سستی، ذہنی سستی، حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مخاطب ہونے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مریض بستر میں مکمل خاموشی سے لیٹے رہنا چاہتا ہے۔ انتہائی چڑچڑا مزاج، چڑچڑے پن کی انتہا بجنسہ نکس یا کیموملا کے مانند ہوا کرتی ہے۔ اس میں ایسی ہی شکایتیں بھی پائی جاتی ہیں جو غصہ، جگانے سے، کسی کے مخل ہونے سے، کسی کی دست اندازی سے یا بحث مباحثے سے بڑھتی ہیں۔ ابتدائی سستی کے بعد، برائی اونیا میں مکمل کند ذہنی آ جاتی ہے۔ جس میں مریض مکمل طور سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے۔ وہ جزوی بے ہوشی سے مکمل بے ہوشی کی طرف جاتا ہے۔ جیسا کہ دماغ میں پانی آ جانے والے بچوں کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔

گھبراہٹ، نمونیہ یا ٹائیفائیڈ کی حالتوں میں جب مریض کو اس بے ہوشی سے جگایا جاتا ہے تو وہ تذبذب میں پھنس جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے اور قیاس کرتا ہے۔ سوچتا ہے میں گھر سے دور ہوں اور چاہتا ہے کہ مجھے گھر پہنچا دیا جائے۔ اکثر اوقات وہ لیٹا رہتا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں بولتا کہ "مجھے میرے گھر پہنچا دو۔" ہلکا سا ہذیان، یہ بھی اس ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ بیلاڈونا یا سٹرامونیم میں پایا جاتا ہے۔ یہ اس کے سراسر

برخلاف ہے۔ مریض بولتا رہتا ہے۔ نفس مضمون بدلتا رہتا ہے اور اگر اسے ٹوکا نہ جائے تو وہ زیادہ نہیں بولتا۔ آپ اسے ٹوک دیں تو وہ فوراً کہے گا۔ "چلے جاؤ اور مجھے گھر جانے دو۔" اور اب اگر آپ اسے اکیلا چھوڑ دیں تو وہ مکمل طور پر خاموش ہو جائے گا اور کبھی کبھار بولے گا۔ بے تکی باتیں اور اپنے کام کاج کی باتیں کرے گا۔ بعد دوپہر 3 بجے تکلیف بڑھتی ہے۔ عموماً آپ دیکھیں گے کہ بکواس رات کے 9 بجے بڑھتا ہے اور رات بھر جاری رہتا ہے جیسے بخار میں ہے۔ شدید ذہنی علامتیں آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے پر دکھائی دیں گی۔ مگر جوں جوں بخار کی حالت بڑھے گی اور علامتیں زور پکڑتی جائیں گی تو تکلیف کا شدت اختیار کرنے کا وقت رات کے 9 بجے ہو جائے گا۔ اگر غلبہ ذہنی علامتوں کا ہو تو وہ رات میں بڑھیں گی۔ ویسے اس کی شدت کا وقت ہے دوپہر بعد 3 بجے۔ بیلا ڈونا بھی 3 بجے ہی بڑھتا ہے اور اس کی تکلیف کی شدت آدھی رات تک چلتی ہے۔ مگر برائی اونیا کی شدت رات کے 9 بجے سے شروع ہوتی ہے اور رات بھر جاری رہتی ہے۔ کیموميلا کے مریض کی تکلیف بھی رات کے 9 بجے سے بڑھتی ہے۔ اس کا مریض بھی انتہائی چڑچڑا ہوتا ہے۔ بعض وقت مریض کے پاس بیٹھ کر کیموميلا اور برائی اونیا میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دونوں ہی نہایت غصیل ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اول الذکر میں تکلیف صبح 9 بجے سے شدت اختیار کرتی ہے اور موخر الذکر میں رات کے 9 بجے۔

برائی اونیا میں ایک ایسی خاص علامت بھی ہے جو کم از کم ایک درجن دوسری دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ "مریض کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے مگر وہ خود نہیں جانتا کہ کیا حاصل کرنا ہے۔" یہ برائی اونیا کی نہایت اہم علامت ہے۔ یہ علامت برائی اونیا کے حق میں صرف اسی وقت دلالت کرتی ہے جبکہ اس کی دوسری سرکردہ اور رہنما علامتیں بھی شامل حال ہوں۔ آپ ایسا بچہ دیکھنے جائیں جس کو دایہ گود میں اٹھائے گھوم رہی ہو۔ کبھی اسے ایک کھلونا دیتی ہو اور کبھی دوسرا۔ وہ جو کھلونا لینا چاہتا ہے، آپ لے دیں۔ اب وہ اسے نہ لے گا۔ اگر اٹھالے گا تو آپ کی طرف پھینک دے گا۔ اگر ایسے مریض کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کیس کریازوٹ کا ہے۔ ایک دوسرا بچہ ہے۔ جس کو آپ کسی طرح بھی مطمئن نہیں کر سکتے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے، ملنے سے اسے ٹھکرا دیتا ہے تو اس حالت میں کیموميلا کام کرے گا۔

"ایسی چیزوں کا مطالبہ جو حاصل نہ ہو سکیں۔ ملیں تو لینے سے انکار کر دے۔ جس چیز کو ایک بار لینے سے انکار کر دیا تھا، پھر اسی کا مطالبہ ہو۔ شکی مزاج، خوفزدگی، سارے جسم میں بے تابی جو ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتے رہنے پر مجبور کرتی رہے۔ یہ علامت قابل غور ہے کیونکہ بعض اوقات اس سے کیس بے میل نظر آنے لگتا ہے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے بے تابی۔ جو اس کے سارے جسم پر غالب رہتی ہے۔ برائی اونیا میں جیسا کہ آرسنیکم میں بھی ہوتا ہے۔ بے تابی اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے جو اسے حرکت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ مریض کو حرکت کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ تاہم وہ اس قدر بے چین و بے تاب ہوتا ہے کہ حرکت ضرور کرتا ہے۔ درد اس قدر شدت سے ہوتے ہیں کہ مریض آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ اتنے پر بھی جب وہ حرکت کرتا ہے تو چیخ مارتا ہے۔ لہٰذا دراصل یہ بے میل نہیں ہے۔ بلکہ محض درد کی شدت کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ حرکت کرنے سے تکلیف بڑھے گی، وہ چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ درد نہایت

تیز و شدید ہے۔ بیماری کی ابتداء میں وہ سکون و خاموشی سے بیٹھ سکتا تھا اور محسوس کرتا تھا کہ اس طرح بیٹھنے سے آرام ملتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ حرکت کرنے سے بے چینی بڑھتی ہے۔ مگر اب رد عمل ہوا ہے اور وہ حرکت کرنے کے لیے مجبور ہے۔ آپ مریض کو سرسری نگاہ سے دیکھ کر یہ سوچنے لگیں گے کہ مریض کو حرکت سے راحت ملتی ہے۔ جیسا کہ رسٹاکس میں ہوتا ہے مگر آپ رسٹاکس کی حالت میں یہ بھی دیکھیں گے کہ مریض حرکت کرتا ہے اور اس سے اس کی کمزوری بڑھتی ہے اور جب وہ بیٹھتا ہے تو درد پھر نمودار ہو جاتا ہے۔ دونوں میں یہی فرق ہے۔ اتنے پر بھی دونوں میں مشابہت نظر آتی ہے۔ اگر بغور مطالعہ نہ کیا جائے۔ برائی اونیا کی حالت میں یہ عام بات ہے کہ اس کے مریض کو ٹھنڈی ہوا سے اور تکلیف والی جگہ کو ٹھنڈک پہنچانے سے آرام ملتا ہے۔ اب اگر وہ حرکت کرتا ہے تو بدن میں گرمی آتی ہے لہٰذا درد بڑھے گا۔ مگر برائی اونیا کے گٹھیاوات کے درد حرارت سے راحت محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ متواتر حرکت سے آرام محسوس کرتا ہے۔ یہ راحت حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ ہے اور کمی وبیشی کی ایک اور شرط۔ میں تو اکثر اس بات پر حیران ہوتا ہوں کہ برائی اونیا کی حرارت سے زیادہ تسکین ملتی ہے یا سردی سے۔ سر کی بیشتر شکایتیں جو اجتماع خون کی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ عموماً ٹھنڈک پہنچنے سے گھٹتی ہیں اور ٹھنڈی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ اس کے باوجود برائی اونیا میں سر کی ایسی تکلیفیں بھی ہیں جو حرارت ملنے سے کم ہوتی ہیں اور ظاہرہ میں حرام مغز میں خون جمع ہونے کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی اس طرح برائی اونیا میں تکلیف کے گھٹنے بڑھنے کی متضاد حالتیں پائی جاتی ہیں۔ اتنا تضاد ہونے کے باوجود بھی اس میں اتنے بڑے قدرتی وصف موجود ہیں کہ ان کے سہارے اس کو تلاش کرنا مشکل کام نہیں ہے۔

مرطوب موسم میں برائی اونیا ان بہت سی دوائیوں میں سے ہے جو عموماً ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جب موسم صاف ہو اور درجہ حرارت گرتا جا رہا ہو تو برائی اونیا کی نسبت ایکونائٹ زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور امریکہ کے جنوب (دکن) کی طرف سے اس قسم کے ورم کی تکلیفوں میں جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے جلسی میم زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ امریکہ کے دور شمال (اتر) میں اتفاقی اور شدید سردی۔ ایکونائٹ کا سا شدید زکام پیدا کرتی ہے۔ جبکہ یہاں تکلیفیں زیادہ تر سستی سے چلنے والی اور برائی اونیا کی نوعیت سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ ایسی دواؤں کے بارے میں اس طرح کے موسمی فرق اور تبدیلیوں پر بخوبی غور کرنا چاہیے۔

برائی اونیا کی ذہنی علامتیں عموماً سرد ہوا سے گھٹ جاتی ہیں۔ مریض کھڑکیاں کھولنا پسند کرتا ہے۔ بے تابی، کند ذہنی اور خوف ٹھنڈک ملنے سے گھٹ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات اگر کمرہ زیادہ گرم ہو جائے یا کمرے میں انگیٹھی جلنے سے یا زیادہ کپڑے اوڑھنے سے مریض بکواس کرنے لگتا ہے۔ سر میں خون جمع ہونے سے بھاری پن آ جاتا ہے۔ یہ حالت بچوں کے بارے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اگر کمرے کی گرمی کم کرنے کیلئے کھڑکیاں کھول دی جائیں تو بچہ آرام کے ساتھ سو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں برائی اونیا، ایپس، پلسا ٹیلا وغیرہ بہت سی دوائیاں آتی ہیں۔ اگر آپ کمرے میں جائیں اور بچے کو بکواس کرتے وکروٹیں بدلتے دیکھیں اور ماں کمرے کو اور بھی گرم رکھنے کی فکر میں ہو تاکہ بچے کو سردی نہ لگے اور آپ کہہ اٹھیں کہ "کمرے میں تو دم گھٹ رہا ہے۔" اگر آپ اس وقت کھڑکی کھلوا دیں تو آپ دیکھیں گے کہ بچہ آرام سے سو جاتا ہے۔ آپ

اس حالت کو نظر انداز نہ کریں۔ کیونکہ راحت کسی نہ کسی وجہ سے ملی ہے۔ ممکن ہے مریض کو اس بات کا خیال نہ آئے۔ مگر مریض کے کمرے سے جانے سے پہلے آپ کو یہ پہیلی سلجھا لینی چاہئے۔ آپ اپنے ذہن میں یہ بات جمالیں کہ اب بچے کو نیند کیسے آ گئی؟

''موت کا خوف، ڈرا ہوا، دہشت زدہ، بے تاب، صحت یاب ہونے سے نا امید، بالکل نا امید، ذہنی اور جسمانی سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی مریض آرام چاہتا ہے۔ اکثر مریض اندھیرے کمرے کو پسند کرتا ہے۔ اسے جوش آنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ برائی اونیا کے مریض کو عموماً ہمیشہ ہی ملاقاتیوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ تسکین۔ آپ برائی اونیا کے مریض سے زیادہ بات چیت نہ کریں کیونکہ اس سے اس کی حالت بگڑتی ہے۔ دل ہی دل میں کڑھتے رہنے کے بداثرات۔ یہ متواتر سردردی کا باعث بنتے ہیں۔ اجتماع خون کی وجہ سے ہوئے شدید سردرد جو کسی سے کہا سنی ہونے، جھگڑا، بحث مباحثہ یا کسی شخص سے بات چیت میں ہوئی۔ ایسی غلط فہمی جواب اس شخص سے بات کر کے دور نہیں کی جا سکتی وغیرہ تکلیف میں عموماً سٹافی سگیریا ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو چڑچڑے مزاج والے، تند مزاج والے، سوداوی مزاج والے، جوشیلے اور جھگڑالو طبیعت والے ہوں۔ اگر سردرد ہو تو ایسے مریض کو برائی اونیا کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر برائی تکلیف میں مریض کہے۔ ''ڈاکٹر اگر میرا کسی سے جھگڑا ہو جائے تو مجھے عصبی جوش، بے خوابی اور سردرد کی شکایت ہو جاتی ہے۔'' آپ کو ایسے مریض کے لیے دوا تجویز کرنے کی غرض سے دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سٹافی سگیریا اس کے لیے موزوں ترین دوائی ہے۔

برائی اونیا میں سر چکراتا ہے۔ یہ چکر گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ آپ یاد رکھیں، جیسا کہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ عصبی مزاج والوں کو گرم کمرے میں، زیادہ کپڑے پہننے سے، بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ کھڑکیاں کھولنا اور تازہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینا پسند کرے گا۔ اسے دوسرے لوگوں کی نسبت بند کمرے میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ برائی اونیا کی طبیعت والوں کو گرجا گھر میں، سینما ہال میں، بند گرم کمروں میں ہمیشہ تکلیف بڑھتی ہے۔ جیسا کہ لائیکو پوڈیم میں ہوتا ہے۔ جن لڑکیوں کو گرجا گھروں میں غشی آ جاتی ہے ان کو اگنیشیا دینے سے آرام ملتا ہے۔

لیجئے اب ہم سر کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ اس دوائی کی سر کی علامتیں بظاہر بڑی اہم ہیں کیونکہ تقریباً ہر بار جب کوئی نئی تکلیف ہوتی ہے تو سر میں درد ضرور ہو جاتا ہے۔ ورم اور اجتماع خون کی وجہ سے ہونے والی تکلیفوں کے ساتھ سردرد لازمی طور پر ہوا کرتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے ہونے والے سردردوں اور جیسے سر پھٹ پڑے گا، ایسے درد میں، میں کند ذہنی کا ذکر کر چکا ہوں۔ سر اس قدر بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ مریض سر کو دونوں ہاتھوں سے دباتی ہے۔ یا اسے باندھ لیتی ہے۔ ساری کھوپڑی کو کس کر باندھنے سے آرام ملتا ہے۔ سردرد بھی گرم کمرے میں اور عموماً گرمی سے بڑھتا ہے۔ بعض وقت نقلی دردِ اعصاب مقامی حرارت ملنے سے گھٹ جاتا ہے مگر برائی اونیا کے مریض کے لیے گرم اور بند کمرہ نہایت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ سر درد جیسے ابھی کھوپڑی پھٹ پڑے گی۔ درد ہر قسم کی حرکت سے بڑھتا ہے حتیٰ کہ آنکھ جھپکنے سے اور بولنے سے بھی بڑھتا ہے۔ غور و فکر کی کوشش سے بھی سردرد بڑھ جاتا ہے۔ سردرد کی وجہ سے جسمانی یا ذہنی حرکت دشوار

بن جاتی ہے۔ اسے مکمل طور پر خاموش رہنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات لیٹ جانے اور خاموشی سے اندھیرے کمرے میں لیٹ جانے سے قدرے آرام ملتا ہے۔ روشنی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر آپ ایک سیکنڈ کے لیے خیال کریں کہ کمرے کی روشنی اور سایہ کو دیکھنے کے لیے بھی حرکت کی ضرورت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ روشنی سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مگر اس صورت میں بھی تو حرکت یہ خاص بات ہے۔ جو کہ چھائی کے پٹھوں میں پائی جاتی ہے۔ برائی اونیا کا سر درد عموماً کسی اور بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ مثلاً پھیپھڑوں میں خون جمع ہونے کا۔ برانکائیٹس کا یا جسم کے کسی اور حصے میں خون جمع ہونے کا۔ مریض جب صبح سو کر اٹھتا ہے تو اس کے سر میں درد ہوتا ہے۔ اگر زکام آنے والا ہے تو صبح سویرے سر درد شروع ہو جاتا ہے اور دن میں چھینکیں آنے لگتی ہیں اور اگر تکلیف جسم کے کسی اور حصہ میں آنے والی ہے تو علامتوں کے ابھرنے سے پہلے، جب وہ صبح سو کر اٹھتا ہے تو آنکھوں کے اوپر یا گدی میں یا دونوں جگہ اجتماع خون کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے سر پھٹ جائے گا۔ دباؤ سے آرام ملتا ہے۔ کمرے کی حرارت سے اور ہر قسم کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سر درد، جو آنکھوں کے اوپر تک آئے۔ بعض وقت چھری لگنے کی طرح کا سا درد، جو ہلکی حرکت سے بڑھتا ہے۔ جاگنے پر مریض اس درد کا احساس کرتا ہے۔ آنکھ گھمانے پر اس کی تکلیف کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ساتھ آنکھ کے انڈے میں دکھن ہوتی ہے۔ سارے جسم میں درد ہوتا ہے۔ جیسے کچلا گیا ہے۔ بازوؤں کی حرکت سے، بازوؤں سے کام لینے سے جیسا کہ بہت سے کام بازو اور ہاتھ کی مدد سے کرنے پڑتے ہیں۔ جسم کے بالائی حصہ خصوصاً سر میں تکلیف بڑھتی ہے۔ اسی لیے ہیرنگ کے زمانے میں اس کی پرانی اہم علامت "کپڑوں پر استری کرنے سے ہوئی تکلیف" مانی جاتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ عموماً استری کرنے کا کام گرم کمرے میں ہوتا ہے۔ ان میں بازوؤں کو حرکت دینی پڑتی ہے اور اس طرح برائی اونیا کی دو نہایت اہم علامتیں ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اس طرح یہ اہم علامت محض بکواس نہیں ہے۔ اس پر عمومیات کے علاوہ غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہ انہیں عملی تحریک دیتی ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے شدید درد جیسے سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ جیسے سر پھٹ پڑے گا اور سب کچھ پیشانی کی راہ باہر نکل آئے گا۔ پیشانی میں دباؤ کے ساتھ درد۔ پیشانی جیسے بھری ہوئی ہے اور اس میں بھاری پن، جیسے دماغ کو باہر دھکیلا جا رہا ہے۔ سر میں خون جمع ہونے کے ساتھ مذکورہ بالا قسم کی کند ذہنی بھی پائی جاتی ہے اور بعض وقت جلد بھی میلی اور گندی ہوتی ہے۔ مریض کے چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کمزور اور دبلا ہے۔ چہرے پر داغ پڑ جاتا ہے۔ رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ برائی اونیا کی حالت کا مخصوص اجتماع خون۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور ان میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بے رونق، حرکت کرنا، بولنا یا کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ ان سب میں حرکت کرنا پڑتی ہے۔ کوئی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور اس حرکت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ یہی حالت بیلاڈونا میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی اسی قسم کا اجتماع خون اور دباؤ پایا جاتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ برائی اونیا میں علامتیں نہایت سستی سے آگے بڑھتی ہیں۔ ان کی رفتار سست ہوتی ہے۔ وہ کافی دیر تک خفیہ رہتی ہیں۔ مگر اس کے برعکس بیلاڈونا میں علامتیں نہایت سرعت اور تیزی سے نمودار ہوتی ہیں۔ اس کی ذہنی اور دوسری

علامتوں میں تیزی پائی جاتی ہے۔ سردرد کے ساتھ کم وبیش جلن بھی رہتی ہے۔ اور اکثر چبھن بھی ہوا کرتی ہے۔ چبھن کبھی کبھار ہی محسوس ہوتی ہے اور وہ بھی حرکت کرنے پر۔ کسی بھی حرکت پر مثلاً سیڑھیاں چڑھنا، چلنا یا بستر میں کروٹ بدلنا۔ خصوصاً سردرد کے وقت مریض کو شدید چبھن ہونے لگتی ہے اور اگر وہ ایک منٹ بھی خاموشی سے پڑا رہے تو سر میں دباؤ کے ساتھ ایسا درد ہوتا ہے جیسے سر پھٹ پڑے گا اور دماغ باہر نکل جائے گا۔ برائی اونیا کے سردرد میں اور بھی کئی طرح کے درد ہوا کرتے ہیں۔

کتابوں میں لکھا گیا ہے: "پھاڑنے کی طرح کے اور چبھن کے ساتھ درد، گولی لگنے کی طرح کے درد۔ "تیز درد، دباؤ کے ساتھ بعض دردوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ جیسے سر پر بوجھ رکھا ہو۔ تاہم بات وہی ہے۔ یہ دباؤ اندرونی ہوتا ہے۔ دماغ تک خون کا دورہ کم ہو جاتا ہے۔ یا گردش خون میں ایسا تعطل جیسے سارے جسم کا خون سر کی طرف آ رہا ہے۔" سر میں چبھن، سر جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ سر کی طرف خون کا دورہ۔" مرگی کا اندیشہ۔" ٹھنڈے پانی سے سر دھونے کے بعد کا سردرد جبکہ چہرے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔" یعنی گرم سرد ہو جانے کی وجہ سے ہوا سردرد۔" ہر وقت کھانستا رہتا ہے۔ سر میں حرکت جیسے دباؤ ہو۔ نمونیا اور برانکائٹس جیسی سوزش والی بیماریوں میں یا جہاں اجتماع خون پایا جاتا ہو اس قدر شدید سردرد ہوا کرتا ہے کہ مریض ہر بار جب بھی کھانستا ہے تو سر کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ سر کو اس لیے تھام لیتا ہے کہ کھانسنے کے فعل سے اس کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ اس طرح کا احساس اور بھی بہت سی دوائیوں میں ہے مگر برائی اونیا میں تو یہ عام بات ہے کہ ہر قسم کی حرکت سے اسے تکلیف بڑھتی ہے۔" سردرد پھیلتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے بڑھتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے۔" کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھنا بھی برائی اونیا کی عام علامتوں کے مطابق ہی ہے۔ مریض عموماً کھانا کھانے کے بعد اپنی ساری تکلیفوں میں اضافہ محسوس کرتا ہے۔ تکلیف خواہ کچھ ہی ہو۔ کھانا کھانے کے بعد اس میں اضافہ ضرور ہوتا ہے۔ برائی اونیا کا مریض ساری تکلیف کا لب لباب یوں بیان کرتا ہے۔" مجھے ہر بار کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔" لہٰذا یہ بات عمومیات میں سے ہے۔ سردرد کے ساتھ عموماً نکسیر بھی آتی ہے۔" پرانے اور ضدی سردرد اور حیض۔" برائی اونیا خاص کر ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کے تمام جسمانی فعل سست ہوں۔ دھڑکن کمزور ہو، گردش خون کمزور ہو اور اس کے باوجود بھی بظاہر ان کے بدن میں خون کی کثرت ہو اور بدن مضبوط دکھائی دے مگر موسم بدلنے پر جوڑوں میں درد ہونے لگے۔

سر میں سکری عام طور سے پائی جاتی ہے۔ چاند نہایت نازک اور دکھتی ہوئی۔ ذرا سا چھونے سے تکلیف بڑھے۔ محسوس کرتا ہے جیسے بال نوچے جا رہے ہیں۔ لہٰذا عورتیں بال لٹکا کر رکھتی ہیں۔ برائی اونیا کے سردرد اور گٹھیاوات کے دردوں میں اگر مریض کو کھل کر پسینہ آ جائے تو اسے آرام ملتا ہے۔ برائی اونیا کی تمام تکلیفیں عموماً کھل کر پسینہ آتے ہی فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔

برائی اونیا میں آنکھ کے نزلے کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آنکھ کی ورم کی حالت میں اس پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے جبکہ اور کوئی علامت موجود نہ ہو اور صرف آنکھ کی علامتیں موجود ہوں۔ مثلاً سرخی، سوزش، اجتماع خون، گرمی، اعصاب کا بڑھ جانا، جلن، درد، ٹیک، چبھن، ان کے ساتھ سردرد، زکام، سانس کی نالیوں کی

کوئی تکلیف، مثلاً برانکائیٹس وغیرہ ہو۔ آنکھوں میں دکھن کے ساتھ درد۔ آنکھ کا انڈا چھوا نہ جا سکے۔ انڈا انتہائی حساس جیسے کچلا گیا ہو۔ یہ تکلیف دبانے یا چھونے سے بڑھتی ہے۔ اس طرح کی تکلیفیں چھاتی کی شکایت کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ زکام اور سردرد کے ساتھ آتی ہیں۔ "آنکھ کو ہلائے تو اس میں دکھن اور درد ہو۔" آنکھ میں دباؤ کے ساتھ پکلتا ہوا سا درد۔ آنکھ اور ہونٹ پر ورم، خصوصاً نوزائیدہ بچوں میں آپ اس وقت برائی اونیا پر توجہ دیں جبکہ جوڑوں کا درد چند خاص اعضاء کو چھوڑ گیا ہو اور یکا یک آنکھوں میں تکلیف ہوگئی ہو۔ پپوٹے متورم ہو گئے ہوں، انڈا سرخ ہو گیا ہو۔ ورم اس قدر شدید آتا ہے کہ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور خون ٹپکنے لگتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ چند روز پہلے اس شخص کو جوڑوں کے درد کی شکایت تھی اور اب اس کی آنکھ آ گئی ہے۔ آنکھ میں ورم ہو گیا ہے اور دکھنے لگی ہے۔ "سردی لگنے سے پتلی کا ورم" آنکھوں میں گٹھیاوات کا ورم یعنی آنکھ میں ورم اور اجتماع خون، اس کے ساتھ سرخی اور جوڑوں کی کم و بیش شکایت۔ پرانے زمانے میں جس تکلیف کو "ہڈیوں کے ورم کی وجہ سے آشوب چشم" کا نام دیا جاتا تھا۔ اس کا مطلب ہے گٹھیاوات کے مریض کا آشوب چشم۔

برائی اونیا کی بیشتر تکلیفیں ناک سے شروع ہوتی ہیں۔ چھینکیں آتی ہیں، زکام ہو جاتا ہے، ناک بہنے لگتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آنسو آنے لگتے ہیں۔ پہلے ہی دن ناک، آنکھ اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ تکلیف آگے بڑھ کر ناک کے پچھلے حصہ میں گلے، حلق اور نرخرے تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے ساتھ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد برانکائیٹس کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ اگر بیماری کی رفتار نہ رکے تو یہ آگے بڑھ کر نمونیہ یا پلوری کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس طرح آپ نے دیکھ لیا کہ تکلیف ناک سے شروع ہوئی اور سانس کی نالی کے بالائی سرے سے ہوتی ہوئی آخر تک پہنچی اور اس نے سارے پھیپھڑے کو جکڑ لیا۔ برائی اونیا کے اثر کا حلقہ یہی ہے۔ ہر تکلیف حرکت سے بڑھتی ہے۔ عضو میں کافی جلن اور اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ کم و بیش بخار بھی ہوتا ہے۔ بعض وقت شدید بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض کو بذات خود ذرا سی حرکت سے بھی تکلیف ہوتی ہے اور وہ نہایت خاموشی سے لیٹنا پسند کرتا ہے۔ کند ذہنی، گرتا ہوا، اجتماع خون کے ساتھ سردرد۔ سارے بدن میں دکھن، لنگڑاہٹ اور کچلے جانے کا سا احساس۔ عموماً رات کے 9 بجے تکلیف بڑھتی ہے۔ سونے کے بعد یا صبح کو سو کر اٹھنے پر کند ذہنی بڑھتی ہے۔ کھانسی نہایت شدت کے ساتھ نمودار ہوتی ہے اور سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ سردرد پیدا کر دیتی ہے اور سانس کی نالی سے کف بکثرت خارج ہوتی ہے۔

چھینکیں کثرت سے آتی ہیں۔ چھینکوں کے درمیان کھانسی آتی ہے، سونگھنے کی قوت مٹ جاتی ہے۔ "اجتماع خون والی شکایتوں میں، زکام میں، نکسیر آئے۔ دوران حیض نکسیر آئے۔ حیض کے دنوں میں سر میں خون جمع ہو۔ حیض کی بجائے نکسیر آئے۔ اگر یکا یک سردی لگنے کی وجہ سے حیض رک جائے تو نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔ ناک خشک۔

چہرے کی کیفیت نہایت اہم ہے۔ چہرے پر داغ، رنگت ارغوانی، پھولا ہوا گر اس طرح پھولا ہوا نہیں ہوتا جیسے استسقاء میں ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ بعض دفعہ چہرے کی سوجن میں پانی بھی آجاتا ہے۔ بلکہ

گردش خون میں تعطل پیدا ہو جانے کی وجہ سے سوجن آ جاتی ہے۔ اگر اس سوجن کو دبایا جائے تو اس میں گڑھا نہیں پڑتا۔ چہرے متورم اور پھولا ہوا ارغوانی۔ اس کے ساتھ ذہنی سستی جیسے نشے میں چور ہو۔ وہ آپ کی طرف دیکھے گا اور حیران ہو گا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کند ذہنی، آنکھوں میں شعور اور سمجھ داری نہیں جھلکتی۔ جب کسی کو برائی اونیا کی کوئی تکلیف آنے والی ہوتی ہے خواہ وہ مسلسل بخار ہو یا اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، نمونیہ یا سانس کی کوئی اور تکلیف تو گھر والے دیکھیں گے کہ وہ غور و فکر کا کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ شکایت کرتا ہے کہ میں بہت زیادہ کوشش کے بغیر کام نہیں کر سکتا، سر میں سخت درد ہوتا ہے اور یہ کہ حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ "چہرے اور گردن پر سرخ داغ پڑ جاتے ہیں۔ گرم پھولا ہوا چہرہ۔"

بچوں اور بالغوں میں حرام مغز کی تکلیف بتدریج بڑھتی ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جلد میلی ہو جاتی ہے۔ نچلا ہونٹ متواتر حرکت کرتا رہتا ہے جب بیماری اجتماع خون سے تعلق رکھتی ہو اور ہونٹ کی یہ حرکت بھی موجود ہو تو یہ برائی اونیا کی زبردست علامت ہے۔ میں جس بات کی بحث کر رہا ہوں وہ دانت پیسنا نہیں ہے۔ حالانکہ وہ برائی اونیا میں پایا جاتا ہے۔ ہونٹ کی ایسی حرکت جیسے وہ کچھ چبا رہا ہے۔ اس حرکت میں دانت شرکت نہیں کرتے۔ بہت سی دواؤں میں دانت پیسنے کی علامت آتی ہے۔ جب باری کے بخار نمایاں طور پر اجتماع خون کے ساتھ آتے ہیں۔ کند ذہنی آ جاتی ہے۔ بیماری شدید نوعیت کی ہو، مریض سردی سے کانپتا ہو۔ مریض بے ہوش پڑا ہو یا نیم بے ہوشی کی حالت میں ہو۔ دانت نہ پیستا ہو مگر ہونٹ ہر وقت چلتا ہو تو عموماً برائی اونیا موافق پڑے گا۔ بچوں کے دماغ کی تکلیف میں منہ کی یہ حرکت عموماً پائی جاتی ہے جیسے بچہ کچھ چبا رہا ہے۔ یہ علامت ان چھوٹے بچوں میں ہوتی ہے جن کے ابھی دانت نہیں نکلے۔ تاہم وہ ہر وقت چباتے نظر آتے ہیں۔

ہونٹوں اور چہرے کے نچلے حصوں میں بھی وہی گردش خون کی سستی، متورم حالت، پھولا ہوا سا اور گردش خون میں تعطل برائی اونیا میں عام پایا جاتا ہے۔ مریض جیسے بہت دیر سے نشہ میں مخمور ہے۔ مگر یہ حالت اتنی نمایاں نہیں ہوتی جتنی کہ بپٹیشیا میں۔ نہ اس میں اتنی کمزوری ہوتی ہے۔ غنودگی بھی بپٹیشیا جتنی نہیں ہوتی۔ ہونٹ انتہائی خشک، کٹے پھٹے اور خشک۔ "بچے ہونٹ کاٹتے ہیں۔ ہونٹ کٹے پھٹے اور ان سے خون نکلے۔" ہونٹ کٹے پھٹے، خشک اور ان سے خون نکلے جیسا کہ ٹائیفائیڈ کی حالتوں میں ہوا کرتا ہے۔ جبکہ سارا منہ خشک اور پھولا ہوا کٹا پھٹا اور خون نکلتا ہو۔ زبان بھوری، دانتوں پر میل، آرم ٹرائی فلم میں بھی ناک اور ہونٹ پکڑنے کی علامت پائی جاتی ہے۔ بچہ بار بار ناک کریدتا ہے۔

برائی اونیا میں دانت درد بھی پایا جاتا ہے جو حرارت سے بڑھتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت پھاڑنے کی طرح اور چبھن کے ساتھ دانت درد۔ "جو گرم پانی سے، گرم روٹی سے اور گرم کمرے میں بڑھے۔" "مریض منہ میں ٹھنڈی چیز رکھنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ مگر حرکت سے بڑھتا ہے۔" "دانت درد ٹھنڈے پانی سے یا درد والی کروٹ لیٹنے سے گھٹتا ہے۔" "درد والے دانت پر زور سے دباؤ دینے سے بھی درد ہے۔" "سگریٹ یا حقہ پینے سے بھی دانت کا درد بڑھتا ہے۔" آپ نے سمجھ لیا کہ ٹھنڈک سے آرام آتا

اور حرارت سے تکلیف بڑھنا کس طرح شانہ بشانہ چل رہا ہے۔ میں مریض کی تکلیف میں کم وبیشی آنے کے ان حالات کو دوہراتا رہوں گا کیونکہ یہ عام حالت ہے اور ہم دیکھیں گے کہ اس دوائی کی ساری علامتیں حرکت وحرارت سے بڑھتی ہے۔ مریض آپ کو بتاتا رہتا ہے کہ مجھے دباؤ سے آرام ملتا ہے۔ ہم یہ بات ہر جگہ پاتے ہیں اور آخرکار ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ عام علامت ہے۔ دو مختلف دوائیوں میں ایک ہی قسم کی علامتیں مل سکتی ہیں۔ مگر اس میں اضافہ مخالف حالتوں سے ہوگا۔ کسی دوائی کے مطالعہ کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ آپ اس کی علامتوں میں کم وبیشی کے حالات کا بخوبی اور بغور مطالعہ کریں کیونکہ بعض وقت یہی حالات مل کر اہم عام علامتیں تیار کرتے ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کرکے حیرانی نہ ہوگی کہ برائی اونیا کے مریض کی چکھنے (ذائقہ) کی حس مٹ جاتی ہے۔ اگر اسے زکام ہو تو کسی چیز کا قدرتی ذائقہ نہیں لے سکتا۔ اس میں نہ صرف کند ذہنی ہی پائی جاتی ہے بلکہ اس کے سارے حواس ہی کند ہو جاتے ہیں۔ جسم کے سارے افعال میں سستی اور کمی واقع ہو جاتی ہے۔ "ذائقہ برا، سڑا ہوا اور لیسدار۔" اس کی سمجھ بوجھ اس قدر متاثر ہو جاتی ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ میں کہاں ہوں۔ سمجھتا ہے میں گھر سے دور ہوں۔ اس کی زبان سے بھی ناسمجھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ ترش چیز کو تلخ کہے گا۔ اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اسے دھوکہ دیتی ہے۔ "زبان پر سفید رنگ کے میل کی موٹی تہہ۔ ٹائیفائیڈ میں، حرام مغز میں خون جمع ہونے پر گلے کے زخموں میں، نمونیہ میں اور سانس کی نالی کی ساری بیماریوں میں، گٹھیاوات کی تکلیف میں، زبان پر موٹی میل کی تہہ آتی ہے۔" زبان خشک، اس سے خون نکلے اور پپڑی جمی ہوئی۔" ایسی زبان ٹائیفائیڈ میں پائی جاتی ہے۔ زبان خشک، بھوری، کٹی پھٹی، خون گرے۔ اس کو جب زکام ہو جائے تو منہ خشک ہو جاتا ہے۔ برائی اونیا کے مریض کو عموماً شدت کی پیاس ہوا کرتی ہے۔ وہ لمبے وقفہ کے بعد بڑی مقدار میں پانی پیتا ہے۔ اس طرح خشک بھوری زبان کے ساتھ وہ پانی کا بھی ذائقہ معلوم نہیں کرسکتا۔ لہٰذا پانی پینا بھی پسند نہیں کرتا۔ منہ خشک اور پیاس ندارد۔ جیسا کہ نکس ماسکاٹا میں ہوا کرتا ہے۔ "منہ میں چھالے، منہ سے بدبو آئے۔"

اس میں منہ کے زخم کئی طرح کے پائے جاتے ہیں، جن میں چبھن کے ساتھ درد، خشکی، گلا خشک اور بڑی دیر کے بعد بڑی مقدار میں پانی کی پیاس پائی جاتی ہے۔ "جسمانی بناوٹ کی وجہ سے بار بار گلے میں چھالے پڑیں۔" "گلے میں چھوٹے چھوٹے سفید زخم۔"

اب ہم معدے کی خواہش ونفرت پر غور کرتے ہیں۔ ان میں بھی بھاری تبدیلی آتی ہے۔ مریض کو کھانا کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ معدے کی ہضم کی صلاحیت زائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اسے ہر چیز سے نفرت ہو جاتی ہے۔ "فوری فرمائش اور جب فرمائش پوری ہو تو رد کر دی جاتی ہے۔" "مزاج اسے خود معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے۔ اس کے دماغ میں ایسی چیزوں کے لیے خواہش پیدا ہوتی ہے جن سے اس کا معدہ نفرت کرتا ہے۔ جوں ہی وہ انہیں دیکھتا ہے نفرت کرنے لگتا ہے۔ تذبذب، کشمکش، ترش چیزوں کے لیے رغبت۔" "دن رات شدید پیاس۔" "ٹھنڈے پانی کی خواہش۔" "بڑی دیر کے بعد، بڑی مقدار میں پانی پئے۔" "بہت سی دوائیوں میں یہ علامت پائی جاتی ہے کہ وہ ہر وقت پانی پیتا رہے۔ مگر برائی

اونیا میں پیاس بہت دیر بعد لگتی ہے اور وہ خوب بڑی مقدار میں پانی پیتا ہے۔ آرسینکم کی پیاس اس کے سراسر برعکس ہے۔ مریض اس میں بار بار اور قطرہ قطرہ، گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے۔

برائی اونیا کی معدے کی تکلیف گرم پانی، گرم چائے وغیرہ پینے سے گھٹتی ہے۔ یہ خصوصیت ہے کیونکہ عموماً وہ ٹھنڈی چیزیں کھانا پینا پسند کرتا ہے۔ مگر اس کا معدہ گرم چیز پئے جانے سے راحت محسوس کرتا ہے۔ بخار اور سر کی تکلیف میں اور بخار جیسی حالتوں میں وہ ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے۔ جو عموماً کھانسی اور درد لاتی ہیں اور اس میں اضافہ کرتی ہیں۔ مگر گرم پانی پینے سے، جس کی اس کو خواہش تو نہیں ہوتی۔ اس کی معدے اور انتڑیوں کی تکلیف میں آرام ملتا ہے۔ بخار کی سردی میں عموماً برائی اونیا میں برف سے سرد پانی کے لیے پیاس لگتی ہے جو اس کی سردی کو خوفناک طور پر بڑھا دیتا ہے اور ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ملتا ہے۔ "ٹھنڈی اور ترش چیزیں پینے کی خواہش" "مرغن چیزوں سے نفرت، چکنائی والی ہر چیز سے کدورت۔" "ایسی چیزوں کے لیے خواہش جو حل نہ سکیں۔"

جب آپ کسی مریض کو ایسی دوائی دے رہے ہوں جو اس کی جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو تو مریض کو ایسی چیزوں کے کھانے پینے کے بارے میں محتاط رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے جو دوائی مذکورہ میں ناموافق ثابت ہوتی ہوں۔ برائی اونیا کے مریض کو عموماً بند گوبھی کے اچار سے۔ سبزیوں کے سلاد سے اور مرغ کے گوشت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ لہٰذا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ جب ایسے شخص کو، جس کا جسمانی حلیہ برائی اونیا کی حالت میں ممنوعہ چیز کھالے تو آپ سے آکر شکایت کرے کہ مجھے وہ چیز کھانے سے تکلیف ہوئی ہے جو شخص پلساٹیلا کے زیر اثر ہیں۔ ان کے بارے میں یہ احتیاط رکھنا لازمی ہے کہ وہ مرغن چیزیں نہ کھائیں کیونکہ عموماً اس سے دوائی کا اثر بدل جاتا ہے۔ جو مریض لائکیوپوڈیم کے زیر اثر ہوں انہیں یہ نصیحت کر دینی چاہیے کہ وہ جھینگا مچھلی نہ کھائیں جبکہ اس دوائی کا استعمال کر رہے ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دوائیاں معدے میں جا کر ایسی مخالف حالت پیدا کرتی ہیں کہ پھر خاص طرح کی خوراک ہضم نہیں ہو سکتی۔ بعض دواؤں کی تیز ترش چیزوں اور لیموں وغیرہ سے سخت دشمنی ہے۔ اگر آپ خصوصیت سے مریض کو اس امر سے آگاہ نہ کر دیں گے اور کہہ دیں گے کہ "آپ سرکہ یا لیموں استعمال نہ کریں اور جب یہ دوائی استعمال کر رہے ہیں تو آپ چٹنیاں نہ چکھیں۔" تو آپ دوا کے اثر سے محروم ہو جائیں گے اور حیران ہوں گے کہ ایسا کیوں ہوا۔ دوا اکثر اپنا کام چھوڑ دیتی ہے اور مریض کا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں۔ جس دوا کو بہت دیر تک اثر کرنا چاہیے تھا اس کا فعل بند ہو جاتا ہے اور آپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیا گڑبڑ ہوئی ہے۔ ہومیوپیتھی اس بات کو خارج از بحث قرار دے گی کہ فلاں چیز دوا کی مخالف ہے۔ یا فلاں چیز عموماً مریض کے لیے مضر ہے۔ یا یہ کہ فلاں چیز اس طرح کے جسم والے کو موافق نہیں آتی۔ اس طرح کا قاعدہ کلیہ ممکن نہیں ہے۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ آپ یہ یقین کر لیں کہ آپ مریض کو جو دوا دے رہے ہیں وہ اس کی علامتوں کے موافق ہے یا نہیں اور یہ کہ مریض جو کچھ کھائے پئے گا وہ دوا کے موافق ہے یا نہیں۔ جو شخص رسٹاکس کے زیر اثر ہے اس کے لیے یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ وہ خاص وقت تک بہتر رہے اور جیسے ہی وہ نہائے اس کی ساری علامتیں ویسی ہی نمودار ہوں گی جیسی رسٹاکس کی حالت میں ہونا چاہیے۔ دوائی کا اثر اس وقت رک جائے

گا۔ اسے نہانا ضرور چاہئے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی صحیح ہے کہ جسمانی بناوٹ کی بعض حالتوں میں جبکہ وہ رسٹاکس استعمال کر رہے ہوں، انہیں معمولی طور پر نہانا دھونا بند کر دینا چاہئے تا کہ وہ اس دوائی کے اثر سے پورا پورا فائدہ اٹھاسکیں۔ کلکیریا کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔ یعنی نہانے سے دوائی کا اثر بند ہو جاتا ہے۔ میں یہ سب کچھ آپ کو ذہن نشین کرانے کے لیے ہی بتا رہا ہوں کہ آپ مریض کو کھلانے پلانے اور اس کا علاج دوائی کے مطابق کرنے کی اہمیت سمجھیں۔ آپ یہ سب کچھ اصول کے مطابق کریں، قاعدے کے مطابق نہیں۔ آپ اپنے مریضوں کے لیے کھانے پینے کی ایک فہرست مرتب نہ کرلیں۔ ہر کسی کے لیے آپ ایک ہی فہرست نہ بنائیں۔ ہومیو پیتھی میں ایسی بات نہیں ہے۔

حیران کن امر یہ ہے کہ کھانے پینے سے خود مریض کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے سے کھانسی آنے لگتی ہے۔ سر کی تکلیفیں بھی کھانا کھانے سے بڑھ جاتی ہیں۔ سر درد بھی کھانا کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ سانس کی تکلیفوں میں بھی کھانا کھانے سے اضافہ ہوتا ہے۔ کھانا کھانے خصوصاً جھینگا مچھلی کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ قاعدے کے طور پر جھینگا کھانا کوئی خطرناک بات نہیں ہے۔ مگر بعض طبیعتوں میں یہ زہر ثابت ہوتا ہے۔ "کھانا کھانے یا پانی پینے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر کالی کھانسی کی تکلیف ہے تو وہ کھانا کھانے کے بعد ہی بڑھ جائے گی اور اس کے شدید دورے ہوں گے۔ مگر جونہی ہضم کا فعل پورا ہو جائے گا اور معدہ خالی ہو جائے گا مریض کو بھاری سکون مل جاتا ہے۔" برائی اونیا کے مریض کو عام طور پر پانی پینے سے آرام ملتا ہے۔ لیکن اگر بدن گرمایا ہوا ہو اور ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو گٹھیاوات کی ساری تکلیفیں بڑھ جائیں گی۔ کھانسی اور سر درد بھی بڑھ جاتا ہے۔ رسٹاکس کے مریض کی تکلیفیں بھی ٹھنڈا پانی پینے سے بڑھ جاتی ہیں جبکہ وہ گرمایا ہوا ہو۔ سر درد پانی پینے سے پہلے کی نسبت دس گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ شدید چیکن ہونے لگتی ہے اور اس طرح درد ہونے لگتا ہے جیسے سر پھٹ پڑے گا۔

برائی اونیا کے مریض کو معدے کی خرابی کی وجہ سے ہچکیاں، ڈکاریں، متلی اور قے بھی آنے لگتی ہے۔ تلخ ڈکاریں، متلی میں تلخ ذائقہ، پت کی قے۔ مذکورہ بالا ساری شکایتیں کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہیں۔ معدے اور پیٹ میں ایسی بہت سی علامتیں ہیں جو معدے کی گڑبڑ سے یا سردی لگنے سے، یا گرم ہونے سے یا بدن کے خوب گرم ہو جانے پر ٹھنڈا پانی پی لینے سے ہوتی ہیں۔ معدے کی گڑبڑ، معدے کی بے چینی، کھانا کھالے تو انتہائی سخت درد ہو جاتا ہے اور جب تک سارے معدے پیٹ میں ورم کی حالت نمودار نہیں ہو جاتی یہ تکلیف بڑھتی رہتی ہے۔ معدہ یا پیٹ دباؤ برداشت نہیں کر سکتا پھر اس کو معدے یا انتڑیوں کے ورم کا نام دیا جاتا ہے۔ معدہ ذکی الحس ہو جاتا ہے، دکھنے لگتا ہے۔ چبھن و جلن کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے۔ متلی، قے، دست اور ورم شکم کی ساری تکلیفیں حرکت سے بڑھتی ہیں۔ مریض حرکت نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔

معدے اور پیٹ کے درد کو چھوڑ کر برائی اونیا کے درد دباؤ سے تسکین محسوس کرتے ہیں۔ ورم والی تکلیفوں میں آپ برائی اونیا کے مریض کو گھٹنے سمیٹ کر خاموشی کے ساتھ بستر میں پڑا دیکھیں گے وہ اعضاء کو توڑ مروڑ کر لیتا ہے تا کہ پیٹ کے پٹھے ڈھیلے رہیں۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس سے بولے۔ غور و فکر کا کام

بھی کرنا نہیں چاہتا۔ ہر حرکت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ بخار بڑھ جاتا ہے اور اکثر کبھی گرمی اور کبھی سردی محسوس ہوتی ہے۔ شدید بخار۔

جب برائی اونیا کا مریض مکمل سکون سے لیٹا ہو تو اکثر اس کی متلی کی شکایت کم ہو جاتی ہے۔ مگر جونہی وہ تکیے سے سر اٹھاتا ہے، متلی خوفناک طور پر لوٹتی ہے لہٰذا مریض اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا۔ آپ اس کو بستر میں بٹھا نہیں سکتے کیونکہ بیٹھنے سے متلی آنے لگتی ہے اور اگر مریض ضد کر کے بیٹھ ہی جائے تو متلی اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے اور معدے میں جلن ہونے لگتی ہے۔ ہر حرکت کے ساتھ اسے سڑی ہوئی بلغم نگلنی پڑتی ہے۔

معدے اور انتڑیوں میں کئی طرح کے درد ہوا کرتے ہیں۔ مگر عموماً تشنج اور جلن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے جیسے معدہ پھٹ پڑے گا یا پیٹ پھٹ پڑے گا۔ پیٹ کی رطوبتی جھلیوں سے رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ خوفناک دکھن، معدے کی خلا اور سارا پیٹ ذکی الحس۔ اسے عموماً حرارت سے تسکین ملتی ہے جبکہ وہ خود سرد کمرے میں لیٹنا پسند کرتا ہے۔ کمرے کی گرمی تکلیف دہ اور ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ مگر جب بیرونی طور پر جسم کے تکلیف والے عضو کو حرارت پہنچائی جائے تو اس سے تسکین ملتی ہے۔ ہر سانس جو اندر جاتا ہے اور چھاتی کی ہر ایک حرکت سے یہ درد بڑھتے ہیں۔ لہٰذا آپ دیکھیں گے کہ برائی اونیا کا مریض گہرا سانس لینے کی بجائے چھوٹے چھوٹے سانس لیتا ہے۔ جب تک وہ ایسا کر سکتا ہے اسی طرح سانس لے گا اور اس کے بعد جب بھی وہ گہرا سانس لے گا وہ کراہ اٹھتا ہے۔ ورم معدہ اور خرابی معدہ، اخراج حیض رک جانے کی وجہ سے نوجوان لڑکیوں کے معدے کی خرابی مثلاً ورم معدہ اور انتڑیوں کا ورم وغیرہ۔

برائی اونیا میں ورم جگر اور جگر کی بہت سی خرابیاں آتی ہیں۔ جگر خصوصاً اس کا دایاں حصہ، پہلو میں بوجھ کی طرح پڑا رہتا ہے۔ دبانے سے اس میں دکھن ہوتی ہے۔ اور وہ دباؤ برداشت نہیں کرتا اور نہ ہی حرکت کر سکتا ہے۔ ہر قسم کی حرکت سے، چھونے سے، دبانے سے اور گہرا سانس لینے سے جگر میں درد ہونے لگتا ہے اور جب اس کے بعد گہرا سانس لیتا ہے تو جگر میں درد ہوتا ہے۔ اس میں جلن و چبھن ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ متلی اور قے آنے لگتی ہے جو حرکت سے بڑھتی ہے۔ پت تھوکنے لگتا ہے۔ جگر میں چبھن کے ساتھ درد۔ ایک ہی جگہ درد ہو۔ جلن کے ساتھ درد۔ دائیں پہلو "جگر" میں کبھی کبھی سوئی گڑنے کا سا درد۔ جب وہ کھانستا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ جگر یا دایاں پہلو پھٹ پڑے گا۔ کھانسنے پر شدید درد ہوتا ہے۔

پاخانے اور امعاء مستقیم کے بارے میں بھی برائی اونیا میں بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں قبض اور پیچش پائی جاتی ہے۔ برائی اونیا کھلا کر جو علامتیں حاصل کی گئی ہیں۔ ان میں اس طرح کی بہت سی علامتیں ملیں۔ قبض کی حالت میں پاخانہ خشک اور سخت آتا ہے جیسے جلا ہوا ہو۔ پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ لیکن بہت دن کے بعد چھوٹے چھوٹے سدے خارج ہوتے ہیں جیسے جلا ہوا فضلہ ہو۔ ان اعضاء میں رطوبت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ اگر آنوں ہو بھی تو الگ سے خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات پاخانے میں نہایت چھوٹے چھوٹے سدے خارج ہوتے ہیں جو دیکھنے میں جلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات کم اور اکثر زیادہ اور پھر آنوں خارج ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دونوں الگ الگ تھے۔ برائی

اونیا اکثر نہایت ضدی قبض میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں دست کی تکلیف بھی آتی ہے۔ صبح سویرے حاجت ہو جاتی ہے۔ صبح سویرے جیسے ہی جاگ آتی ہے اور مریض بستر میں کروٹ بدلتا ہے، جلی ہونے لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ درد ہونے لگتا ہے اور اس کے بعد حاجت ہوتی ہے۔ یا بستر چھوڑنے کے بعد چند قدم چلنے پر پیٹ میں اپھارہ ہوتا ہے اور فوراً ہی پاخانے جانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات فضلہ مقدار میں زیادہ آتا ہے۔ کئی بار دست آتا ہے اور حاجت ختم ہوتے ہی وہ نڈھال ہو جاتا ہے اور اس طرح لیٹ جاتا ہے، جیسے مردہ پڑا ہے۔ پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ اتنی زیادہ کمزوری آ جاتی ہے کہ اب اگلی بار دست کی حاجت ہونے پر وہ پاخانے تک نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد بہت سا فضلہ ایک ساتھ آ پڑتا ہے۔ پت کے دست، اگر بستر میں پڑے پڑے وہ ذرا بھی حرکت کرے تو اسے فوراً ہی پاخانے جانا پڑتا ہے۔ برائی اونیا اس پیچش میں فائدہ کرتا ہے جس میں بدترین اینٹھن اور مروڑ ہوتی ہو۔ جس میں پیٹ میں درد ہوتا ہو اور خون و آنوں بھی آتی ہو۔ قبض کی حالت میں اکثر زور لگاتا بے سود ثابت ہوتا ہے۔ پاخانے کی حاجت ہوتی ہے اور وہ کئی بار پاخانے جاتا بھی ہے مگر بیکار۔ معلوم ہوتا ہے جیسے پاخانہ مقعد میں ہی اٹک گیا ہے لہٰذا اسے مجبوراً زور لگانا پڑتا ہے۔ انتڑیوں کا فعل سست ہو جاتا ہے اور زور لگانے کی اہلیت بھی مٹ جاتی ہے۔ عموماً مریض کافی طاقت ہوتی ہے اور پاخانہ آنے کا امکان بھی رہتا ہے۔ مگر اندر خشکی اس قدر ہوتی ہے کہ پاخانہ اترتا ہی نہیں اور سدے بن جاتے ہیں۔ اس میں ایک اور طرح کا دست بھی پایا جاتا ہے۔ جس میں پیلی مکئی کے دلیا جیسی رنگت کا دست آتا ہے۔ آپ اس قسم کا دست ٹائیفائیڈ میں پائیں گے۔ زرد، پیلا، چکنا سا دست۔ اس میں بعض وقت آنوں ہوتی ہے اور بعض وقت خون۔

معالج کیلئے یہ جاننا مفید ثابت ہوگا کہ پاخانے کی نوعیت ٹائیفائیڈ کی ہے یا معمولی پرانے دست کی۔ برائی اونیا نے پرانے دستوں کے ایسے بہت سے مریضوں کو صحت بخشی ہے۔ جن کو مکئی کے آٹے جیسے زرد دست آتے تھے۔ بار بار آتے تھے۔ دن میں کئی بار آتے تھے مگر عموماً صبح کو زیادہ آتے تھے۔ بعض وقت صبح کو ہی کئی بار دست آ لیتے ہیں اور پھر باقی 24 گھنٹے کے لیے فرصت مل جاتی ہے۔ یا دوپہر بعد صرف ایک یا دو دست آتے ہیں۔ اکثر صبح کو پانچ چھ دست آتے ہیں۔ رات کو کبھی پاخانہ نہیں آتا۔ کیونکہ اس وقت وہ بستر میں آرام سے لیٹا ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو بہت زیادہ حاجت نہیں ہوتی۔ لیکن ذرا سی حرکت کرنے سے اور جونہی مریض پیروں پر کھڑا ہوا کہ اسے فوراً ہی حاجت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا غلطی سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ دن میں آنے والے دست ہیں اور انہیں پیٹرولیم سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس بارے میں پیٹرولیم کی اپنی ایک خصوصیت ہے۔ وہ رات کو خواہ کتنی ہی حرکت کرے اسے پاخانہ نہیں ہوگا، جب بھی حاجت ہوگی تو دن میں ہی ہوگی۔ بتایا گیا ہے: "دست سڑے ہوئے جیسے پرانا پنیر ہو۔ نہایت بدبودار، رنگت بھوری، چکنا دست۔" "بعض اوقات برائی اونیا کے پرانے مریض صرف پکی ہی چیزیں کھاتا ہے اور وہ اگلے دن صبح جوں کی توں غیر ہضم حالت میں پاخانے کی راہ نکل جاتی ہے۔ دست جن میں غیر ہضم خوراک نکلے۔" "حاجت ہوتی ہے اور اس کے بعد بہت سا چکنا فضلہ خارج ہو۔ سوتے سوتے خود بخود پاخانہ نکل جاتا ہے۔ ہر بار پاخانہ جانے کے بعد مقعد میں جلن۔" "یہ بات خاص کر رات کے لیے ہے، گر حرکت رک جائے۔ لیکن چونکہ

حرکت دن میں زیادہ ہوتی ہے اس لیے دست بھی دن میں ہی زیادہ آتے ہیں اور ہر بار حرکت کرنے پر حاجت ہو جاتی ہے۔

اس دوائی میں پیشاب کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً گردوں کا ورم، پیشاب میں گلابی رنگ کی تلچھٹ۔ یورک ایسڈ کے بلوری ذرے اور مقدار میں زیادہ پیشاب آنا۔ جونہی کوئی بوجھ اٹھانے کے لیے زور لگایا جائے یا کوئی غیر معمولی حرکت کی جائے تو گردوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جو بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ جوڑوں کے درد والے مریض کے گردے کی تکلیف جو زیادہ گرمی کھا جانے یا زیادہ محنت کرنے سے اور کمر میں درد ہونے لگے۔ "پیشاب کرنے کی حاجت اور پیشاب خود بخود نکل جائے۔ مثانے کی نالی میں جلن جبکہ پیشاب نہ کر رہا ہو۔" پیشاب کرنے سے یہ درد مٹ جاتا ہے۔

زنانہ اعضاء تناسل میں بھی بہت سی اہم اور دلچسپ علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ مثلاً درد کے ساتھ حیض، قلت حیض، حیض کے وقت رحم کے خصیوں میں درد۔ ہر بار حیض کے موقعہ پر خصیوں میں خون بھر جاتا ہے اور وہ دباؤ برداشت نہیں کرتے۔ ہر ماہواری کرنے کے وقت دونوں رانوں میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ مریضہ خود اس کی شکایت کرتی ہے۔ جوں جوں حیض آتا ہے یہ ذکاوت حس بھی بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ دکھن ہونے لگتی ہے۔ یہ دکھن پیٹ کے آر پار ہوتی ہے اور ہوتے ہوتے ایام حیض میں سارا ہی پیٹ دکھنے لگتا ہے۔ بچہ دانی دکھنے لگتی ہے۔ پہلو حساس ہو جاتے ہیں۔ بچہ دانی پر ورم آ جاتا ہے۔ بچہ دانی کی ساری خلا میں جلن ہوتی ہے۔ برائی اونیا میں قلت حیض پائی جاتی ہے۔ یا ذرا سی اکساہٹ سے حیض قطعاً دب جاتا ہے۔ اگر حیض آنے سے چند روز پہلے مریضہ کا بدن کسی محنت مشقت سے گرم ہو جائے یا کسی گرم کمرے میں ایسے کپڑوں پر لوہا کرنا پڑے تو حیض دب جائے گا اور اگلی ماہواری پہلے کی نسبت نہایت تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ جن نوجوان عورتوں کے بدن میں خون بکثرت ہو، انہیں عموماً سخت محنت کا کام کرنے کے بعد اس قسم کی تکلیف ہوئی جایا کرتی ہے۔ سخت محنت اور پھر پیشاب کی کمی۔ پیٹ میں دکھن مگر حیض نہ آئے یا سخت محنت کے بعد اکثر کئی روز دیر سے آئے۔

سخت محنت کرنے سے اور بدن کے گرم ہو جانے سے حمل گر جاتا ہے۔ جب زچہ کی چھاتیوں پر ورم آ گیا ہو اور دودھ بند ہو گیا ہو تو برائی اونیا پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ زچہ کو جب دودھ نہ اترنے سے بخار آ گیا ہو، ورم آ گیا ہو، درد ہوتا ہو تو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ زچہ کو اکثر گرمی زیادہ پہنچ جاتی ہے اور قدرتی طور پر اس سے پسینہ آ جاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہونے کے فوراً ہی بعد دایہ اور ڈاکٹر نے اس گرمی پر توجہ نہ دی ہو اور زچہ پر اور کپڑا ڈال دیا ہو یا کم از کم کمرے کو کافی زیادہ گرم رکھا ہو تو پسینہ یکا یک دب جاتا ہے اور زچہ کو بخار آ جائے گا۔ ایسے بخاروں میں عموماً برائی اونیا کی ضرورت پڑتی ہے۔ معدے کی رطوبت جھلیوں کے ورم میں جو مذکورہ بالا وجہ سے آیا ہو۔ سوزاک کی تکلیف میں یا گٹھیاوات کے پرانے مرض میں، یا پرانے دردوں میں، ذرا سی حرکت سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ اگر بخار پسینہ دب جانے کے آنے کی بجائے پرسوت جور ہو تو عموماً برائی اونیا سے زیادہ گہرا اثر کرنے والی دوائی کی ضرورت ہوگی۔ چھاتیوں کے ورم کی حالت میں سب سے اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ چھاتیوں میں پتھر جیسی سختی آ جاتی ہے۔ سختی اور بھاری پن۔ برائی اونیا عموماً

چھاتیوں کی سختی میں جو کسی اور دوسرے وقت میں آئی ہو، مفید ہے۔ ماہواری ہونے سے پہلے چھاتیوں میں سختی اور بھاری پن۔

اب ہم آلات تنفس پر دوبارہ آتے ہیں۔ کیونکہ میں نے پہلے ان کا صرف اشارہ ہی کیا تھا اور اب ہم ان پر ذرا وسعت سے غور کریں گے۔ برائی اونیا کی بہت سی شکایتیں زکام سے شروع ہوتی ہیں۔ ممکن ہے پہلے پہل آواز خراب ہو جائے۔ سانس کی نالی میں کچا پن آ جاتا ہے اور چھاتی میں دکھن ہونے لگتی ہے۔ کھانستے وقت چھاتی پر دونوں ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے کہیں کھانستے وقت چھاتی کے ٹکڑے نہ اڑ جائیں۔ چھاتی میں دونوں طرف درد، خصوصاً دائیں طرف، جب نمونیہ کی حالت ہو تو برائی اونیا دائیں طرف کو ترجیح دیتا ہے۔ ہم ایک ایسے مریض کو دیکھتے ہیں جس کی تکلیف زکام سے شروع ہو جاتی ہے اور اب سردی بڑھتے بڑھتے ہوا کی نالیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور چھاتی دکھنے لگتی ہے، کھانسی آنے لگتی ہے جو سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ اس کے بعد سخت سردی آتی ہے۔ اب وہ بستر پر آ رہتا ہے اور جب معالج آتا ہے اور اس ورم کو دیکھتا ہے تو وہ اس کا مطلب سمجھ لیتا ہے۔ وہ بن کر نمونیہ تشخیص کر دیتا ہے۔ مریض ہل جل نہیں سکتا۔ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتا۔ درد عموماً دائیں پھیپھڑے میں ہوتا ہے۔ لہذا وہ مجبوراً دائیں پہلو یا کمر کے بل لیٹتا ہے اور حرکت کرنے سے گھبراتا ہے۔ بعض وقت پھیپھڑوں کی جھلیوں پر بھی ورم آ جاتا ہے اور بڑا تیز درد آتا ہے۔ ہر سانس کے ساتھ نہایت تیز درد آتا ہے۔ خواہ یہ پلیورو نمونیہ (پھیپھڑے اور اس کے بالائی غلاف کا ورم) ہو یا سادہ نمونیہ۔ مگر ہم یہی دیکھیں گے کہ برائی اونیا کا مریض ماؤف پہلو کو دبا کر لیٹتا ہے تاکہ سانس کی حرکت سے اسے تکلیف نہ ہو۔ وہ وہاں بار بار ہاتھ رکھتا ہے تاکہ جگہ دبی رہے اور وہاں تکلیف نہ ہو۔

برائی اونیا میں جو کف نکلتی ہے اس میں سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔ زنگ آلودہ ہوتی ہے۔ اگر کف کی یہ رنگت ہو اور دایاں پھیپھڑا ماؤف ہو تو یہ برائی اونیا کی زبردست علامت ہے اور بھی ایسی چند دوائیاں ہیں جو اس علامت میں برائی اونیا کے مشابہ ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تیز بخار ہو، زبردست گرمی ہو، شدید جوش ہو تو آپ اس بات پر توجہ دیں کہ تکلیف کس سرعت سے نمودار ہوئی ہے۔ اس سے بایاں حصہ ماؤف ہوا ہے اور تھوک دان کی کف میں شوخ سرخ رنگ کا خون ملے گا۔ تب ایکونائٹ کام دے گا اور اگر جگر ماؤف ہو، پہلو میں بھاری پن ہو، جگر میں چبھن ہوتی ہے، چہرہ زرد ہے تو برائی اونیا کے لیے ظاہر ہونا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایسی باتیں آتی ہیں۔ مگر جب درد زیادہ تیز ہو اور جب یہ درد دائیں کندھے میں سے ہو کر آگے سے پیچھے کو متواتر جا رہا ہو تو برائی اونیا کی نسبت چیلیڈونیم کی کامیابی کا زیادہ امکان ہے۔ یہ مقابلہ غیر معینہ طور پر چل سکتا ہے۔ مگر برائی اونیا کا آلات تنفس میں مطالعہ حیران کن ہے۔ اس طرح کے زکام آواز بیٹھ جائے، سانس کی نالی میں دکھن، سرسراہٹ ہو اور متواتر کھانسی آتی ہو۔ گانے والوں کی کھرکھری، آواز بیٹھ جائے، سانس کی نالی میں دکھن، کچا پن اور تناؤ، کساؤ۔ حتیٰ کہ فاسفورس جیسی دم کشی ہو۔ برائی اونیا میں سانس گہرا نہیں ہوتا بلکہ تیز ہوتا ہے۔ جلدی جلدی سانس لیتا ہے۔ کیونکہ گہرا سانس لینے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے اور اس سے درد بڑھ جاتا ہے۔ برائی اونیا کا مریض چاہتا ہے کہ گہرا سانس لے۔ اسے گہرا سانس

لینے کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ مگر گہرا سانس لینے سے اسے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ "متواتر آہیں بھرنے کا رجحان۔ مگر ایسا کر نہیں سکتا کیونکہ اس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تنگی سانس، دم کشی، دمہ گرما جانے سے دمہ کا دورہ، دمہ، جو گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ مریض ٹھنڈی ہوا میں سانس لینا چاہے۔" خشک، تشنجی، کالی کھانسی، جو سارے جسم کو ہلا دے۔" کھانسی مریض کو از خود بستر میں بیٹھنے پر مجبور کر دے، تکلیف دہ کھانسی، جس میں تنگی سانس بھی ہو، ایسی کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ کف سخت اور مشکل سے خارج ہو۔" شام کو، رات کو خشک کھانسی کی تکلیف۔"

برائی اونیا کا باقی حصہ کہی ہوئی باتوں کو دوہرانے کے مانند ہے، اگر آپ اپنی کتاب کو بغور پڑھیں گے اور میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے مقابلہ کریں گے تو آپ کو اس دوا کی ماہیت بخوبی سمجھ میں آجائے گی۔ آپ اس کا تصور کریں گے اور اگر آپ کے پاس بڑی کتاب ہو تو آپ اسے بخوبی ذہن نشین کر سکیں گے۔

بوفو (BUFO)

مینڈک کی گردن کے پچھلے حصہ میں جو چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں۔ انہیں جب چٹکی کی مدد سے باہر نکال لیا جاتا ہے تو ان میں سے رس ٹپکتا ہے۔ یہ الکوحل میں حل ہو جاتا ہے اور اس کے تجربات ہو چکے ہیں۔ آج ہم اس پر غور کریں گے۔ میں اپنی پریکٹس میں بوفو رے نی لس کا استعمال کرتا ہوں۔ بوفو نہایت حیرت انگیز دوائی ہے۔ یہ ذہن خصوصاً سمجھ بوجھ پر گہرا اثر کرتی ہے۔ کند ذہنی لاتی ہے۔ حافظہ کو کمزور بناتی ہے۔ حتیٰ کہ آہستہ آہستہ مریض سمجھ بوجھ سے قطعاً ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس دوائی کا سب سے بڑا استعمال عصبی حالتوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً پٹھوں کی تھکن، جھٹکے اور تشنج، جلد و بلغمی جھلیوں کے زخم۔ خصوصاً اس حالت میں جب کہ مریض کی ذہنی حالت مذکورہ بالا ہو۔ بوفو میں احمق پن زیادہ پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پاگل پن میں بھی دوا اتنا نہیں ہوتا۔ تاہم پاگل پن بھی اس دوائی میں پایا جاتا ہے۔

کتابوں میں بوفو کی پہلی علامت یہ لکھی گئی ہے۔ "تنہائی پسند" تاکہ مشت زنی کر سکے۔ صرف اسی ایک علامت سے۔ اس دوائی کی قدرتی خاصیت پر روشنی پڑ جاتی ہے۔ خود ضبطی کی کمی۔ خواہش نفسانی کو ضبط کرنے کی نااہلیت، پست ذہنی، جس کی وجہ سے وہ ان عام برائیوں سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا جو بنی نوع انسان میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی اس کے نزدیک جائز طریقہ سے نفسانی خواہش پوری کرنے کے طریقے بدل جاتے ہیں اور وہ بری عادتوں کا شکار بن جاتا ہے۔ اس دوائی میں ایک بڑا لمبا افسانہ چھپا ہوا ہے۔ "بچوں کی طرح کمزور آواز میں روتا ہے، پھر چیختا ہے اور آخر میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔" اس دوائی کے زیر اثر یہ علامتیں حاصل ہوئی ہیں۔ یہ علامتیں جن نوجوانوں میں نمودار ہوئی ہیں۔ وہ بالغ ہونے کے باوجود بھی بچوں کی طرح حرکتیں کرتے تھے۔ اس حالت میں اس دوائی کے زیر اثر یہ خوبی پائی گئی ہے کہ یہ بالغ بچوں کی طرح معصوم بن گئے۔ ان میں ویسا ہی بھولا پن آگیا۔ ذہنی طور پر بھی وہ بچوں کی طرح معصوم بن گئے۔ بالغ عمر کا شخص بچہ بن جاتا ہے۔ دبلا پن۔ اس طرح کی ذہنی حالت بریٹا کارب میں بھی پائی جاتی ہے۔ جبکہ نوجوان ہو جانے پر بھی ذہنی ارتقاء نمودار نہیں ہوتا اور وہ شخص بچہ ہی رہتا ہے۔ وہ بچوں کی طرح بات چیت کرتا

ہے۔ بچوں کی طرح ہی سوچتا ہے۔ انہی کی طرح روتا ہے۔ بچوں کی طرح چیختا ہے۔ بچوں کی طرح ہی چھکی لینا چاہتا ہے۔ یہ حالت بریٹا کارب میں آتی ہے۔ یہ ذہنی حالت ان بچوں میں دکھائی دیا کرتی ہے جو مرگی کے مریض بن گئے ہیں۔ مگر ہم یہ دوائی محض مرگی کہہ کر تجویز نہیں کر سکتے۔ دوا تجویز کریں گے اس بنا پر کہ بچے کی ذہنی ترقی رک گئی۔ اس کی مناسب نشوونما نہیں ہوئی۔ مناسب ترقی نہ ہونے کی حالت میں مرگی تو محض ایک علامت ہے۔ اصل وجہ کہیں دور ہے اور وہ ہے سورا (امراض جلدی) نامی زہر۔ اس کی وجہ سے مناسب طور پر ذہنی ترقی نہیں ہوئی۔ اگرچہ جسمانی ترقی ہونے سے بچہ اب نوجوان ہے مگر وہ نوجوان جیسی عقل اور سوجھ بوجھ سے محروم ہے۔ وہ اب بھی بچے کی طرح روتا ہے، چیختا ہے۔ اس طرح کی ذہنی کمزوری بوفو اور بریٹا کارب دونوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ دونوں میں صرف اتنی سی مشابہت ہے کہ نوجوان ہو جانے پر بھی ذہنی طور پر بچے جیسی معصومیت اور بھولا پن موجود ہے۔ جبکہ جسم پوری طرح ترقی کر گیا۔ ان دونوں دوائیوں میں بچوں جیسا خوف اور سادگی پائی جاتی ہے۔ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں، کمزور رہتے ہیں، بلوغت حاصل نہیں ہوتی۔ ہمیشہ بے چین ہی رہتا ہے۔

"خیال کیجئے وہ عورت کتنی معصوم ہے؟ یا وہ مرد کس قدر بھولا بھالا ہے؟ ہم کچھ بوڑھوں کے بارے میں کہا کرتے ہیں وہ بچے ہیں، بچوں جیسے ہیں۔ لکیر کے فقیر پرانے معالج کہا کرتے ہیں کہ جو لوگ وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہو گئے ہیں ان کے لیے بریٹا کارب کی ضرورت ہے۔ وقت سے پہلے ہی جو لوگ بوڑھے ہو گئے ہیں ان کی دوائیوں کی فہرست میں اس دوائی کا نام جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔ ابھی پچاس برس کی عمر ہے تو بھی وہ شخص 80 برس کے بوڑھے کی طرح باتیں کرتا ہے۔ اس کی تمام جسمانی طاقتیں برسوں پہلے ہی جواب دے گئی ہیں۔ اب اس میں بچوں جیسی سادگی اور بھولا پن آ گیا ہے۔ چہرے سے معصومیت ٹپکتی ہے۔ تب ہم اس دوائی پر غور کرتے ہیں۔ اس حالت تک تو بریٹا کارب ہی رہنمائی کرتا ہے۔ مگر بوفو بھی نہایت اہم ہے۔ "بڑی بے پروائی سے بستر سے اٹھ کر کمرے میں پاگل کی طرح دوڑنے لگتا ہے۔" اب یہاں معصومیت، ذہنی جوش کی حالت میں بدل جاتی ہے۔ بوفو کے اکثر مریض سست، دبلے، سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں۔ ان میں جوش یا پاگل پن نام کو نہیں آتا۔ وہ ہر حالت میں اداس رہتے ہیں۔ یہ ذہنی طور پر کمزور، سادہ، بھولا بھالا، بچوں جیسا۔ "یادداشت کمزور اور احمق پن، تنہائی پسند، اس کے باوجود تنہا رہنے سے بھی ڈرتا ہے۔ غصیلہ۔ ارد گرد کی چیزوں کو دانتوں سے کاٹتا ہے۔ بے تحاشہ ہنسنے لگے یا چلانے لگے۔" یہ شرابیوں کے بکواس میں، بوقت جوش، ذہنی پستی و سستی اور چیزوں کے کاٹنے و پکڑنے کی حالت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ "کھلکھلا کر ہنستا ہے۔" اب اس کی ہنسی کو صحیح طور پر بیان کرنے کے لیے یہی فقرہ موزوں تر ہے۔ وہ ہر معمولی بات پر جو اس کے سامنے کہی جائے، قہقہہ لگا کر بے اختیار ہنستا ہے۔ اور بیوقوفی کی باتیں کہتا ہے۔ ایسی باتوں پر بھی بے تحاشا ہنستا ہے جو ہنسنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ آپ جانتے ہی ہیں بچہ ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے مگر ہم بالغوں سے ایسی امید نہیں کرتے۔ تاوقتیکہ بات عملی طور پر ہنسنے کے قابل نہ ہو۔ یہ علامتیں بعض اوقات مرگی میں ملتی ہیں۔ "آسانی سے ہنس پڑتا ہے یا رونے لگتا ہے۔" "بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ انتہائی ذکی الحس، سوداوی مزاج، پھر انتہائی بیتابی، دن رات بیتاب و بے چین رہتا ہے۔ ہاتھ ملتا ہے اور کسی ایسے

خوفناک موضوع پر بات چیت کرتا ہے جو سراسر بے بنیاد ہے۔ وہ ہر وقت کسی نہ کسی خوفناک واقعہ کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ آنے والے کسی ہولناک واقعہ کی باتیں کرتا ہے۔ ہمیشہ نا امید اور مایوس رہتا ہے۔ چہل قدمی کرتا ہے، ہاتھ ملتا ہے اور بار بار اسی ہولناک واقعہ کی باتیں کرتا ہے۔ جبکہ درحقیقت مستقبل محفوظ ہوتا ہے۔ اور کوئی بھی ناپسندیدہ یا ناخوشگوار بات ہونے والی نہیں ہوتی۔ یہ سب کچھ پاگل پن میں ہوتا ہے۔ اس طرح کے پاگل پن میں مریض سست ہوتا ہے۔ اس میں گردوپیش کی چیزوں کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ مگر جو لوگ پاگل ہو جاتے ہیں، ان کی قوت قیاس بڑھ جاتی ہے۔ یہاں خفیہ بدعادت کی وجہ سے یہ علامتیں نمودار ہوئی ہیں۔

"اگر بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔" جب ایسی حالت ہو تو سمجھ لیجئے کہ پاگل پن آنے والا ہے۔ معالجوں کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ پاگل پن کی یہ حالتیں نوع انسان میں مرگی کی شکل میں ملی جلی پائی جاتی ہیں اور مرگی والے مریضوں کو قتل کے لیے ذمہ دار نہیں گردانا جاتا۔ کیونکہ یہ عام بات ہے کہ مرگی کی حالت میں صرف جسم میں تشنج ہی نہیں آتا۔ پٹھے ہی نہیں کھنچتے، مریض صرف یکا یک ہی نہیں گر پڑتا بلکہ منہ میں جھاگ آتی ہے۔ ہاتھ پاؤں مڑتے ہیں۔ اور زبان کاٹتا ہے۔ صرف یہی مرگی نہیں ہے۔ سوراز ہر کی وجہ سے مرگی کے مریض اکثر ذہنی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں۔ دوسری حالت میں مرگی کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں اور تیسری حالت میں پاگل پن آتا ہے۔ جن لوگوں کو ورثہ میں ایسا جسم ملا ہو، خواہ وہ ایک ہی خاندان میں ہوں، اس تکلیف کو مختلف طریقوں سے ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی پاگل ہوگا، کوئی کمزور ہوگا، کوئی سرطان سے مرے گا اور کوئی مرگی کا مریض رہے گا۔ بوفو میں اس قسم کا جسم پایا جاتا ہے۔ یہ سوراز ہر کا توڑ ہے، مصلح ہے۔

اس کا اثر جسم میں نہایت گہرائی تک ہوتا ہے۔ یہ بڑی زود اثر دوائی ہے۔ یہ بیماری کے اصلی مرکز تک اثر کرتی ہے اور انسان کے جسم کی اندرونی گہرائیوں تک پہنچتی ہے اور اس طرح کی ذہنی حالت سے لے کر اس کے بیرونی اعضاء مثلاً ہاتھ کی انگلیوں، پیر کے پنجے، آنکھ، ناک، کان وغیرہ حتیٰ کہ چھونے کی قوت تک پر اثر انداز ہوتی ہے اور ان میں خلل ڈالتی ہے۔ جلد پر داغ پڑ جاتے ہیں جو بے حس ہوتے ہیں یا ان میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ مختلف پٹھوں کا تشنج، بعض وقت مقامی تشنج اور بعض وقت مکمل مرگی اور اس کے ساتھ منہ سے خون گرنا، بے ہوشی اور زمین پر گر پڑنا بھی آتا ہے۔ ایسی نازک حالت کے علاوہ اس میں نرم و ہلکی حالتیں بھی آتی ہیں۔ جن میں محض سر چکرانے کا نام ہی دیا جاتا ہے۔ سر چکرانے کی ان نرم حالتوں میں مریض اکثر یکا یک گر پڑتا ہے، بے ہوش ہو جاتا ہے۔ یکا یک بے ہوشی آ جاتی ہے، تشنج آ جاتا ہے اور زبان کاٹنے لگتا ہے۔ تجربوں میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جزوی بے پروائی اور جزوی بے ہوشی آتی ہے۔ دماغ کی جزوی سستی بھی ملی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں کتابوں میں معمولی چکر آنے سے لے کر مکمل مرگی تک کی علامتیں مندرج ملتی ہیں۔ اس دوائی کا مطالعہ کرنے سے آپ کو مرگی کی ماہیت معلوم ہو جائے گی۔ ایلوپیتھک کتابوں کے مطالعہ سے آپ کو صرف اتنا ہی معلوم ہوگا کہ مرگی میں دورہ آ جاتا ہے اور انہوں نے صرف اسی دورے کا نام مرگی رکھا ہے۔ وہ ایسی دوائیوں کو تلاش کرتے ہیں جو دورے کو ہٹا دیں یا بادیں اور

اگر نہیں اس میں کامیابی ہو جائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مریض کو اچھا کر دیا۔ وہ ایسے مریضوں کو برومائیڈ بڑی مقدار میں کھلاتے ہیں۔ وہ اکثر ادھر اُدھر کی باتوں میں پھنس جاتے ہیں مگر مریض کو برومائیڈ کھلا کھلا کر بے حس بنا دیتے ہیں۔ صرف دورے کو روکنے کے لیے دوائی تجویز کرنے سے مریض صحت حاصل نہیں کر سکتا۔

''اجتماع خون کی وجہ سے سر درد۔'' یہاں بھی پیٹ کے گول ریشوں پر اس کا اثر مرگی کے لیے اہم علامتیں پیدا کرتا ہے۔ پیٹ میں نہایت خوفناک بے تابی محسوس ہوتی ہے۔ پھر یکا یک بے ہوشی آتی ہے۔ پورب روپ سب سے پہلے پیٹ میں نمودار ہوتے ہیں۔ بعض مصنفوں نے اس کا مرکز سورج چکر بتایا ہے۔ یہ خوفناک بے تابی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور پھر بے ہوشی آتی ہے۔

''چمکدار چیزوں کو دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا۔'' جزوی یا مکمل اندھاپن۔ پتلیاں بری طرح پھیلی ہوئیں۔ دورے سے پہلے ان پر روشنی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ قوت بینائی بڑھ جاتی ہے۔

اس میں آنکھ کی تشنجی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ قوت بینائی بڑھ جانا جس کا کم ہو جانا اور آخر میں نشوونما کی شدید گڑبڑ کا رجحان آتا ہے۔ آنکھ پر چھوٹے چھوٹے چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح کے چھوٹے چھوٹے چھالے جلد پر بھی پڑ جاتے ہیں۔ وہاں زخم بن جاتے ہیں اور وہ مندمل نہیں ہوتے۔ انگوری پردے پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ ''آنکھیں بری طرح اندر کو دھنس جاتی ہیں۔'' آنکھ کے پپوٹے اور آنکھ کے پٹھے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ تمام حواس میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ ''باجا برداشت نہیں ہوتا'' جبکہ قدرتی صحت کی حالت میں باجے سے تفریح ہونی چاہیے۔ اس سے لطف اندوز ہونا چاہیے تھا۔ اس دوائی کے زیر اثر اس کو سن کر بے چینی ہوتی ہے۔ سننے کی طاقت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ ذرا سی آواز بھی پریشان بنا دیتی ہے۔ ''کان سے پیپ سا مواد خارج ہو۔ کان کا ورم، کن پیڑ، چہرے کا سرخباد، جس کے ورم میں پکنے کا رجحان ہو۔ پائیوریا کی قسم کی ایک شدید بیماری میں دانت گر جائیں۔''

''لکنت'' جب کسی کی بے میل بات سمجھ میں نہ آئے تو غصہ آ جاتا ہے۔ زبان کاٹتا ہے۔ زبان کٹی پھٹی، نیلی سی سیاہ، منہ دورہ آنے سے پہلے پورے کا پورا کھلا رہ جاتا ہے۔ اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ دورہ آنے والا ہے۔ یہ حالت بڑھتی ہے تاوقتیکہ دورہ نہیں ہو چکتا۔ ہونٹ لٹک جاتا ہے۔ چہرے پر احمق پن آ جاتا ہے۔ جیسے وہ سب کچھ بھول چکا ہے۔ بو اکثر چکر کی ہلکی حالتوں کے مشابہ ہے۔ اس حالت میں مریض گرتا نہیں ہے۔ چند سیکنڈ تک اسے کچھ بھی سوجھائی نہیں دیتا۔ اکثر وہ ایسے وقت خود بخود ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے جیسے وہ کسی کے زیر اثر ہو۔ مرگی کے چکر کی اسی ہلکی سی حالت میں بعض اوقات مریض مکمل طور پر حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی سیکنڈ بعد وہ اس طرح سنبھل جاتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ اس دورے کے وقت کیا ہوا، اس کے بارے میں اس کو کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اکثر وہ اپنا کام حسب دستور کرتا ہی رہتا ہے اور کسی کو اس بات کا کانوں کان علم ہی نہیں ہوتا کہ اسے مرگی کا دورہ ہوا تھا۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر مریض گاڑی ہانک رہا ہے تو وہ گھوڑوں کو موڑ دے گا اور جب اسے ہوش آئے گا تو وہ سمجھے گا کہ دورہ ہوا تھا۔ بہت سی دوائیوں نے ایسی ذہنی حالت پیدا کی ہے۔ جس میں وہ کئی کام خود بخود اس طرح کرتا ہے جیسے

کسی کے زیر اثر ہو۔

"بواسیر کے مسے، پیشاب اپنے آپ خارج ہو جاتا ہے، پیشاب اپنے آپ ان لوگوں کا نکل جاتا ہے جو مرگی کے مریض ہوں، جن کے دماغ میں نقص آ رہا ہے مثلاً پاگل پن، در حقیقت سمجھئے یہ پاگل پن ہی آ رہا ہے۔ جسمانی افعال کے مکمل تعاون میں خلل آ رہا ہے۔

جیسا کہ آپ خیال کرتے ہوں گے اس کے زیر اثر اعضاء تناسل میں زبردست گڑبڑ پائی جاتی ہے۔ پاگلوں کی حالت میں یہ عام بات ہے۔ بعض اوقات اعضاء تناسل میں زبردست جوش آتا ہے، اور بعض اوقات اس کے برعکس نامردی آ جاتی ہے۔ مگر مریض ذہنی طور پر پست دست ہوتا ہے۔ اعضاء تناسل پر متواتر ہاتھ رکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ "لطف اندوز ہوئے بغیر ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ بوقت جماع غشی یا مرگی کا دورہ۔ اس میں غدود کی سوزش بھی پائی جاتی ہے۔ خصوصاً ران کے غدود میں جیسا کہ آتشک میں پائی جاتی ہے۔

زنانہ اعضاء میں جلن اہمیت کے ساتھ اور نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ بچہ دانی اور رحم کے خصیوں میں جلن ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس علامت سے کبھی واسطہ پڑے تو یہ نہایت تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ مثلاً قلت حیض میں خصیوں میں جلن، چھید ہونے اور پھاڑنے کی طرح کے درد، جو نیچے رانوں تک جائیں۔ یہ قلت حیض کی نہایت تکلیف دہ شکل ہے۔ خصوصاً جبکہ خصیوں میں رسولی یا گانٹھ پڑ گئی ہو۔ کوئی آپ سے کہے گا یہ لا علاج مرض ہے۔ ان سب حالتوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ "خصیوں میں جلن کے ساتھ گرمی اور سوئی چبھنے کا سا درد، پھیلتا ہو، جلن کے ساتھ درد یا بچہ دانی میں مروڑ۔" یہ دوائی جلن کے ساتھ ہونے والے ان خوفناک دردوں میں جو بچہ دانی کے سرطان میں کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں، عارضی طور پر آرام پہنچانے میں لاجواب ہے۔ خصوصاً جبکہ درد کا رخ ٹانگوں میں باہر کی طرف ہو اور بچہ دانی اس کی گردن پر زخم ہوں۔ پھاڑنے کی طرح اور سوئی گڑنے کی طرح کے درد ہوں اور خون ملا، بدبودار لیکوریا ہو۔ آپ کمرے میں اس بدبودار رطوبت کی بدبو سونگھ کر شاید سڑاؤ والے سرطان کا خیال کریں۔ "متورم بچہ دانی پر بے شمار چھالے، جن سے پیپ، زرد رطوبت خارج ہو۔" یہ مرگی کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔

"ماہواری رک جاتی ہے۔ پید کے ساتھ ماہواری، وقت مقررہ سے بہت پہلے آئے۔ بچہ دانی اور رحم میں درد ہو، حیض آنے سے فوراً پہلے تشنج آئے۔" یہ حالت ان لڑکیوں میں آتی ہے جنہیں مرگی ہو اور جنہیں حیض کے وقت تشنج آنے کی تکلیف بڑھ گئی ہو۔ بعض اوقات حیض آنے سے پہلے تشنج آتا ہے اور بعض اوقات حیض کے دوران۔ "مگر بدترین دورہ حیض کے وقت ہوتا ہے۔ حیض کے دوران میں جگر میں ٹیس دار درد، زرد رطوبت" حائضہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور مرگی کے کئی دورے آ چکتے ہیں۔ جن کا اسے بتائے بغیر پتہ نہیں ہوتا اس کے سر میں زبردست چکر آتا ہے۔ ایسی حالت میں بیوقو کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ چھاتیوں کے سرطان میں عارضی طور پر آرام پہنچانے کے لئے اکسیر دوائی ہے۔ سرطان کے آس پاس جو چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس میں جلن کے ساتھ جو درد ہوتا ہے اسے کم کرنے کے لئے بھی لاجواب دوائی ہے۔ بڑے بڑے، زرد رنگ کے چھالے، ایسے چھالے جس میں زرد رنگ کی رطوبت بھری ہوئی ہو۔

یا اس حالت میں خاص کر مفید ہے جبکہ دودھ میں خون ملا ہوا ہو۔ یہ خون کی رگوں کے معمولی ورم میں کام آتا ہے۔ مثلاً ٹانگ پر چھالا پڑتا ہے جو گردش خون رکنے سے بنا ہو اور جب ران کی رگیں رسی کی طرح محسوس ہوں۔

"نرخرے میں جلن وخراش" آپ یہ بات تو دیکھ چکے ہیں کہ اس میں کتنی جلن پائی جاتی ہے۔ یہ جلن ان سب جگہ پائی جاتی ہے جہاں ورم ہو۔ جہاں وات ناڑیاں (اعصابی نظام) اجتماعی ذی الحس یا پر درد ہوں، جہاں وات ناڑیوں کے غلاف میں بھی درد ہو اور جہاں وات ناڑیوں کو چھونا تکلیف دہ ہو۔ لہٰذا یہ دوائی ریڑھ کی ہڈی اور بڑی وات ناڑیوں (اعصابی رگیں) کے ورم میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

"قے کے ساتھ شدید کھانسی" ایسی کھانسی جس میں گلا گھٹے، قے آئے۔ "قے میں خون ملا مواد یا صرف خون ہی آئے۔" چھاتی میں ٹھنڈک کا احساس۔" پھیپھڑوں میں جلن جیسے آگ رکھی ہو۔ یہ جلن نرخرے تک پہنچے۔ پھیپھڑوں کا سڑاؤ، ورم تجرہ، سل۔" ان سب تکلیفوں کے ساتھ چھاتی میں جلن، جب زبردست دوائیوں سے مرگی ہٹا دی گئی اور جسم میں دق کا رجحان آ گیا ہو تو یہ دوائی کام دیتی ہے۔ اس میں دق والے جسم آتے ہیں۔ جبکہ بھگندر کے ناسور بند ہو جانے سے رطوبت کا اخراج رک گیا ہو یا کسی تیز دوا اثر مرہم کی وجہ سے ناسور کی رطوبت خشک ہو گئی ہو۔ جب کسی بیماری کی بیرونی علامتیں دبا دی گئی ہوں اور کوئی دوسری بیماری ہلکی شکل میں نمودار ہوئی ہو تو یہ دوا کام کرتی ہے۔ اس کے مریض کی جسمانی بناوٹ اور ہیج جلیے مرگی کے مریض میں، پاگل میں، کمزوری میں، سرطان میں، یا کسی سخت بیماری کی ہلکی سی شکل میں پایا جاتا ہے۔ اس دوائی میں بیماری اور جسم کی کمزور حالتیں پائی جاتی ہیں۔ ہونو کے مریض کی جسمانی بناوٹ اس طرح کی ہوتی ہے جیسے کہ ہلکی قسم کی بیماریوں کی حالت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مریض زیادہ عمر نہیں پاتا۔ وہ چالیس برس کے آس پاس ختم ہو جاتا ہے۔ مریضہ بچہ دانی یا چھاتیوں کے سرطان سے مرجاتی ہے۔ مریض ایسی بیماریوں کا شکار بن جاتا ہے جو ہلکی حالت میں مگر نہایت تند علامتوں کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوا انسانی جسم میں پوری طرح اثر کرتی ہے۔ جب بچے کسی پرانی بیماری کی ہلکی سی شکل میں مبتلا ہوں یا اس میں مبتلا ہونے کا غیر معمولی رجحان اختیار کر چکے ہیں۔ ان کی تندرستی اچھی نہ ہو، ذہن اچھا نہ ہو۔ وہ کمزور ہوں، دبلے ہوں۔ بار بار دانے نکلتے ہوں یا دق کے مریض ہو جائیں۔ تو یہ دوائی انہیں نئی زندگی بخشتی ہے۔ ابھی 25 برس کی عمر نہیں ہوئی کہ صحت تباہ ہو جائے جب دیگر علامتیں ہونو کے مطابق ہوں تو یہ دوائی ان کو حیرت انگیز طور پر نئی زندگی دیتی ہے۔ ایسے مریضوں کو زبردست ہیجان یا شدید طور پر تکلیف میں اضافہ ہوئے بغیر آرام نہیں آتا۔ جب ہم آسان مرحلوں میں سے گزرتے ہوئے ان بیماریوں کا علاج کرتے ہیں تو مریض کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر اس حالت میں بیماری کی جڑ نہیں کٹتی۔ پرانی بیماریاں پھر نمودار ہو سکتی ہیں۔ پرانا سوزاک پھر زندہ کیا جا سکتا ہے۔ پرانے سوزاک کو پھر جگایا جا سکتا ہے اور بلغمی جھلیوں کے پرانے زخم پھر عود کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا زخم اسی وقت آتا ہے جب آپ کوئی ایسی دوائی دیں جو گہرائی تک پہنچ کر اثر کرتی ہو اور جو اس بیماری کو باہر لے آئے جو اندر گھات لگائے دبکی بیٹھی ہے۔

گدی میں جھٹکا آنے سے ہوئی بیماری کا دورہ۔ ہڈیوں کا ورم بڑا ہو جائے، دورہ ہونے سے پہلے

ہاتھ اکڑ جائیں۔ بازو سن ہو جائیں۔ ہاتھ پر چھالے پڑیں جو ہر سال نمودار ہوا کریں۔ ہاتھ کی انگلی یا انگوٹھے میں درد کے ساتھ ورم آنا۔ ہاتھ پیروں کی بہت سی تکلیفیں، مثلاً لقوے کی حالتیں وغیرہ۔

گرم کمرہ ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ سر درد اور چہرے کی تمتماہٹ، گرم کمرے میں بڑھ جاتی ہے۔ آگ کے نزدیک بیٹھنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ نہانے سے یا ٹھنڈی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ پاؤں گرم پانی میں رکھنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

لرزہ، مرگی کے بعض دورے مقررہ وقت پر باقاعدگی کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں اور بعض دورے بالکل بے قاعدگی سے آتے ہیں۔ مرگی کے لئے ہمارے پاس کوئی دوائی نہیں ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم نوع انسان کو یوں ہی تکلیف بھگتنے دیں اور مرگی میں مبتلا رہنے دیں۔ ہمارے پاس ایسی بہت سے دوائیاں ہیں جو مرگی والے مریضوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ ان مریضوں کی بہت بڑی تعداد قابل علاج ہے۔

میں نے اس دوائی کی ماہیت کے بارے میں جو کچھ بھی کہا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اس کی علامتوں کا مطالعہ بڑے شوق و دلچسپی سے کریں گے۔ جب آپ علامتیں پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا وہ ایک خاص قسم کی جسمانی بناوٹ سے وابستہ ہیں۔ ان کا ایسی طبیعتوں اور لوگوں سے تعلق ہے جن کی میں نے اوپر وضاحت کی ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جو کمزور ذہن والے بچوں کی مناسب نشوونما کے لئے دی جاسکتی ہیں، کمزور ذہن کے ساتھ خواہ مرگی ہو یا نہ ہو۔

کاکٹس گرانڈی فلورس (CACTUS GRANDIFLORUS)

گھٹن، کھنچاؤ اور اجتماع خون اس میں عام پایا جاتا ہے۔ سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں یا کسی ایک خاص عضو مثلاً چھاتی یا دل کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ سارے جسم کے گول ریشوں کے کھنچاؤ کی وجہ سے تکلیف۔ جب یہ خلل جسم کے ایسے حصوں میں واقع ہو جہاں اسے چھو کر محسوس کیا جاسکے تو معلوم ہوگا کہ کھنچاؤ ہے جیسے تاریں موڑ دی گئی ہیں اور اس طرح کاکٹس ہمیں تجویز کرنے کی اہم رہنما اور نمایاں علامت مل جاتی ہیں۔ جہاں یہ کھنچاؤ چھو کر محسوس نہیں کیا جاسکتا اور جہاں گیان اندریاں (حواس) کام نہیں کرتیں، وہاں ہم جانتے ہیں کہ گول ریشوں میں تشنج پایا جاتا ہے۔ مگر عموماً اس قسم کے کھنچاؤ جسم کی سطح پر اور جسم کے ان حصوں میں پائے جاتے ہیں جہاں چکر دار ریشے اور نالیاں پائی جاتی ہیں۔ ان اعضاء میں کھنچاؤ آتا ہے اور یہ کھنچاؤ تشنج کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اس میں سر پر، چھاتی پر، ڈایا فرام جھلی کے ارد گرد اور سارے ہی پیٹ پر تناؤ اور کھنچاؤ کا احساس پایا جاتا ہے۔ دل میں کھنچاؤ پایا جاتا ہے، جو متواتر قائم رہتا ہے۔ جیسے کسی نے دل کو مضبوط مٹھی میں بند کر لیا ہے۔ گھٹن ہوتی ہے۔ "دل میں کھنچاؤ، گھٹن۔" اسی طرح کا کھنچاؤ گلے میں بھی ہوتا ہے۔ خوراک کی نالی میں ہوتا ہے۔ رحم میں ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ورم رحم نمودار ہوتا ہے اور مباشرت ناممکن بن جاتی ہے۔ یہ بچہ دانی میں شدید قسم کی اینٹھن پیدا کرتا ہے۔ جیسے کسی نے بچہ دانی کو مضبوطی سے مٹھی میں کھینچ لیا ہے۔ گھٹن جیسے مروڑ ہو۔ جب اس طرح کی گھٹن یا کھنچاؤ ہوتا ہے تو اجتماع خون بھی ہوتا ہے۔ "کھنچاؤ، گھٹن کے ساتھ اس عضو کی طرف خون کی گردش

بڑھ جاتی ہے۔ بچہ دانی میں خون کا شدید اجتماع اور اس کے ساتھ گھٹن۔ چھاتی کی طرف خون کا دورہ جیسے سارا گرما گرم خون چھاتی میں بھر گیا ہو۔ اس کے ساتھ دل کی گھٹن، کھنچاؤ۔" یہ ساری خصوصیتیں دوسری دوائیوں کی نسبت کاکٹس میں زیادہ نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس طرح کی شکایتیں دیگر بہت سے دوائیوں میں ہوتی ہیں۔ مگر کاکٹس میں یہ عام ہیں۔ کاکٹس کی خاصیت ہے کھنچاؤ گھٹن پیدا کرنا۔ ان اعضاء میں بھی کھنچاؤ اور گھٹن ہونے لگتی ہے جہاں پہلے کبھی نہ ہوئی تھی اور جہاں پہلے اس قسم کی تکلیف پیدا ہونے کا خیال تک نہ تھا۔ سارے بدن میں کھنچاؤ اور گھٹن ہوتی ہے جیسا کہ جسم تاروں کے پنجرے میں بند ہے۔ چاند پر کھنچاؤ، جلد پر کھنچاؤ ایسا کھنچاؤ جو بتدریج بڑھتا ہی چلا جائے۔ شدید اجتماع خون جو یکایک نمودار ہو۔ دماغ میں خون جمع ہو جائے اس کے ساتھ سرگرم ہو اور چہرہ تمتما جائے۔ تکلیف کی ابتدا میں نمونیہ کے شروع میں، اجتماع خون والی سردی میں۔ جس میں سر گرم ہو اور باقی سارا بدن سرد ہو (جیسا کہ آرنیکا میں ہوتا ہے) اور شدید کھنچاؤ و کساؤ جیسے کہ کوئی سر کو دبا رہا ہو۔ یا جیسے کہ دماغ کی جھلیاں بہت تنی ہوئی ہوں یا جیسے دماغ پر کوئی کپڑا کس کر بندھا ہوا ہے اور اسے بتدریج کسا جا رہا ہے۔ کسی عضو کا متواتر کساؤ، تناؤ، کھنچاؤ، جیسے اسے زیادہ سے زیادہ مضبوطی سے رسی باندھی جا رہی ہے جیسے کہ بچہ دانی میں سینگی لگا دی گئی ہو۔ اس میں ورم آتا ہے۔ اجتماع خون آتا ہے۔ عضو ماؤف کی طرح گردش خون بڑھتی ہے۔ آہستہ آہستہ سوزش آتی ہے اور پھر رطوبت بھی آتی ہے۔ مختلف اعضاء کی سوزش۔

اس میں گٹھیاوات بھی آتا ہے۔ یہ جوڑوں کے درد اور ورموں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ ورم والے حال کے گٹھیاوات میں اکسیر ہے۔ اس حالت میں درد والے جوڑوں کی طرف خون کی گردش بڑھ آتی ہے۔ پھر گھٹن آتی ہے جیسے فیتہ بندھا ہوا ہے یا جیسے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ کساؤ، تناؤ اور دباؤ کا احساس۔ اس میں خون کا دورہ دل کی طرف اس شدت سے بڑھتا ہے کہ آخر کار دل کے قدرتی فعل میں خلل آ جاتا ہے۔ اس رگ و ریشوں میں خلل آ جاتا ہے۔ اس طرح یہ دل کے لئے بھاری تسکین بخش دوائی ہے۔ حتیٰ کہ اگر اس کے قدرتی فعل و بناوٹ میں بھی نقص آ گیا ہو تو یہ آرام کرتی ہے۔ خصوصاً جبکہ تکلیف کی وجہ سے اجتماع خون یا گٹھیاوات کا اجتماع خون ہو اور جبکہ گٹھیاوات جوڑوں کو جزوی طور پر چھوڑ گیا ہو اور اس کا اثر دل پر پہنچ رہا ہو اور اس وجہ سے دل میں گھٹن و کساؤ ہوتا ہو۔ دوائی کھا کر علامتیں بتانے والوں اور دیگر مریضوں نے بار ہا اس گھٹن کی وضاحت کی ہے۔ بعض اوقات بتایا گیا ہے جیسے "دل شکنجہ میں پھنس گیا ہے" اس سے گھٹن کی شدت ظاہر ہوتی ہے۔ جب گٹھیاوات کی تکلیف میں جوڑ بیماری کے اثر سے بری ہو گئے ہوں اور اس قسم کے پرانے اجتماع خون کی شکایت کے ساتھ دل پر اثر ہوا ہو تو دل بڑھ جاتا ہے۔ دل کے دروازے جو خون کو اندر لے کر باہر جانے سے روکتے ہیں، بڑھ جاتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کے وقت صرصر کی آواز آتی ہے۔ سرگرم ہو جاتا ہے اور مریض کا بدن سوکھنے لگتا ہے۔ گردے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ دل کمزور ہو جاتا ہے۔ استسقاء کی حالت نمودار ہونے لگتی ہے۔ یہ ہے کاکٹس کے اثر کا رخ۔ آخر میں دل و گردوں کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بدن سوکھتا چلا جاتا ہے اور پھر ہاتھ پاؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔ کاکٹس کی یہی خاصیت ہے۔ آپ کو سارے میٹریا میڈیکا میں ایسی دوائی نہ ملے گی جو اس حالت کے اس قدر مشابہ ہے۔ علامتوں کی اس قدر شدت بھی

دوسری کسی دوائی میں نہیں پائی جاتی ہے۔ میں نے اب تک جو کچھ سمجھایا ہے اس کا لب لباب ہے۔ اجتماع خون، گھٹن اور کھنچاؤ

کالکنس کے درد نہایت شدید ہوتے ہیں خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ہوں۔ وہ مریض کو چیخ مارنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ درد ہوتا ہے جیسے کسی نے مٹھی بند کر لی ہے۔ گھٹن کے ساتھ درد، اکثر پھاڑنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ تمام مٹھی باندھ لینے کی شکایت عموماً ہر درد میں پائی جاتی ہے۔ فرض کرو آپ کسی ایسے عضو پر، جس میں خون کا زبردست اجتماع ہوا ہے۔ فیتہ باندھ دیتے ہیں۔ آپ اس فیتے کو بتدریج کھینچتے رہیں، میرے خیال میں بس اسی طرح کی تکلیف عضو ماؤف میں ہوا کرتی ہے۔ جہاں خون جمع ہوا ہے اور جہاں گھٹن ہوتی ہے۔ اس جگہ درد ہوتا ہے پھاڑنے کی طرح کا درد۔ کساؤ کھنچاؤ کے ساتھ اور اینٹھن کے ساتھ درد۔ جب انتڑیوں میں درد ہوتا ہے تو وہ گھٹن کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر جب درد لمبے پٹھوں میں ہوتا ہے تو درد گھٹن کے ساتھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں چکردار ریشے نہیں ہیں بلکہ لمبے ریشے سکڑتے ہیں اور ہم اسے مروڑ کہتے ہیں۔ کالکنس لمبے پٹھوں میں قدرے تشنج پیدا کرتا ہے۔ مگر کسی قابل ذکر حد تک نہیں۔ بیلا ڈونا میں خصوصیت سے اور ان بہت سی دوائیوں میں جس میں اس قسم کے تشنج پائے جاتے ہیں اور جن میں چکردار ریشوں کی اینٹھن پائی جاتی ہے۔ ان سب میں تشنج آنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ بیلا ڈونا میں جس شدت کے ساتھ دماغ میں خون جمع ہوا کرتا ہے، اس کے پیش نظر ہاتھ پاؤں میں اینٹھن و تشنج، آنا یا سارے جسم میں یا بعض اعضاء میں تشنج آنا معمولی بات ہے۔ مگر کالکنس میں یہ بات نہیں ہے۔ جہاں اجتماع خون نے شدت اختیار کی کہ مریض بے ہوش ہوا۔ دماغ میں خون جمع ہوتا ہے، سب سے پہلے چہرہ سرخ ہوتا ہے اور گردش خون میں تعطل پیدا ہونے سے بتدریج دھندلا ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر بے ہوشی آجاتی ہے۔ دماغ میں خون جمع ہونے کی وجہ سے مریض سست ہو جاتا ہے۔

ذہنی حالت میں خوف وایذا پائی جاتی ہے۔ کیونکہ نہایت شدت کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ مریض نے تکلیف کی ایسی شدت کبھی برداشت نہ کی ہوگی اور وہ بھی نہیں سمجھ سکتا کہ اس قدر شدت کیوں؟ اتنی سخت تکلیف، ایسی شدید تکلیف، ایسی اتفاقیہ تکلیف، اتنی اینٹھن اور اس قدر گھٹن اور اس طرح پھاڑنے جیسا درد۔ جب دل میں اور چھاتی میں اس طرح کی گھٹن ہوتی ہے تو مریض سمجھنے لگتا ہے کہ بس اب میں مرچلا اور وہ فوراً ہی خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ جو اس کے چہرے پر نمایاں طور پر جھلکنے لگتا ہے۔ اسے موت کا خوف ہوتا ہے۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مر رہا ہے۔ کیونکہ اس کا درد اس قدر شدید ہوتا ہے۔ لیکن اس قدر شدید درد ہونے پر بھی اس میں ایکونائٹ جیسی بے تابی دکھائی نہیں دیتی۔ حالانکہ ایکونائٹ میں بھی چھاتی میں اور گردن میں اس قسم کی گھٹن پائی جاتی ہے۔ ایکونائٹ میں گلا گھٹنے سے مریض کو موت کا خوف ستاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے بس میں گھٹ کر مر جاؤں گا اور اس کے ساتھ خوفناک بے تابی بھی ہوتی ہے۔ کالکنس میں یہ شدت نہیں پائی جاتی۔ درد کے ساتھ چیخ مارنا کالکنس میں عام بات ہے۔ خاموش۔ ایک لفظ بولنا یا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ یہ بھی عموماً کالکنس کی حالت ہی میں آتا ہے۔ یہاں سب دوائیوں کے برعکس ہے۔ جس میں اس قدر شدید درد پائے جاتے ہیں۔ "غمگین، خاموش، روئے بغیر رونہ سکے موت کا خوف" وجہ یہ کہ وہ سمجھتا

ہے میں ایسے شدید درد سے مرجاؤں گا۔" مریض سمجھتا ہے میرا مرض لاعلاج ہے۔"
وہ سمجھتا ہے ایسی خوف ناک تکلیف مہلک ثابت ہونی چاہیے۔ دل کی شدید اور بے قاعدہ دھڑکن کا اثر سارے جسم کی خون کی رگوں پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ دھڑکن انتہائی بے قاعدہ ہوتی ہے اور تشنج کے ساتھ ہوتی ہے۔ جسم کو کہیں سے گرم اور کہیں سے سرد۔ سر میں گرمی یا چھاتی میں گرمی۔ گردش خون کا کسی خاص عضو کی طرف زور۔ دل کی بیماریوں سے تعلق رکھنے والی ساری دوائیوں میں خوف ناک خواب آتے ہیں۔ نیند کے وقت زبردست دماغی جوش پایا جاتا ہے۔ چونکنا اور وحشت بھی پائی جاتی ہے اور ان کے ساتھ ہی گر پڑنے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ اوپر سے گرنے کے خواب۔ جوش بھرے خواب۔ یہ باتیں کاکٹس میں بھی پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً دل کی علامتوں کے ساتھ۔
"اجتماع خون کی وجہ سے چکر، چہرہ سرخ، پھولا ہوا۔ مریض دماغ میں تپکن محسوس کرتا ہے۔ جیسے میں پاگل ہو جاؤں گا۔ چکر جو جسمانی محنت سے بڑھے۔" دل یا گردش خون و دل سے تعلق رکھنے والی دواؤں میں سر کا چکر نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ "چکر آتا ہے جو جسمانی محنت سے بڑھے۔ بستر میں کروٹیں بدلنے سے، جھکنے سے، بیٹھ کر اٹھنے پر اور گہرا سانس لینے پر اضافہ ہوتا ہے۔" کاکٹس کی بہت سی شکایتیں سانس کی بے قاعدگی سے بڑھتی ہیں۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ گہرا سانس لینے سے سر چکر بڑھ جاتا ہے اور اگر وہ سانس روک لے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ دھڑکن اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ جب سانس روک لے تو سارے جسم میں تپکن بڑھ جاتی ہے۔
سر درد بھی گھٹن اور دباؤ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ درد نہایت شدید ہوتے ہیں۔ سر میں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اجتماع خون کی وجہ سے آتا ہے۔ چاند پر گرمی اور دباؤ جیسا کہ سر اندر گڑ جائے گا۔ لیکن اگر درد کے وقت سر کو مضبوطی سے باندھ لیا جائے تو آرام ملتا ہے۔ "چاند پر بوجھ کی طرح کا درد جو دباؤ سے کم ہو۔" بعض اوقات مریض اس دباؤ کو جو سر میں ہوتا ہے، بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔ وہ اجتماع خون کی انتہائی حالت میں بھی یہی بتاتا ہے کہ میرے سر میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے سر کچلا جائے گا۔ جب دماغ میں بد ترین قسم کا اجتماع خون ہو اور اس کی وجہ سے اندر سے باہر کے رخ دباؤ ہو تو ہم سوچتے ہیں کہ شاید بیرونی دباؤ سے آرام ملے مگر اس کے باوجود بھی جگہ انتہائی طور پر دکھتی ہے جیسے کہ سر کچلا جا رہا ہے۔ اس طرح کے سر درد میں دوسرے یہ محسوس کرتے ہیں کہ دماغ کو باہر دھکیلا جا رہا ہے۔ چاند میں بھاری درد جیسے بوجھ رکھا ہے۔ دباؤ سے آرام ملے۔ مگر شور و غل سے، سننے سے، بولنے سے یا تیز روشنی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سارے سر دردوں میں یہی حال رہتا ہے۔ شور و غل اور آواز سننے سے تکلیف میں بھاری اضافہ ہوتا ہے۔ آواز سر کے آر پار نکل جاتی ہے جیسے وہ کوئی ٹھوس چیز تھی جس نے دماغ پر آ کر چوٹ کی ہے۔ دماغ اس قدر ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ سر کے بائیں حصہ میں درد، تپکن کے ساتھ سر درد سر میں بھاری تپکن کے ساتھ درد، سر میں اور چاند پر شدید، تیز درد چاند پر تناؤ جیسے کساؤ متواتر بڑھ رہا ہو۔ بلاشک ان ساری علامتوں کے ساتھ شدید اجتماع خون ہوتا ہے۔ یہ بات آنکھوں سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ چہرہ بھی اس کا شاہد ہوتا ہے۔ سر کی گرمی اس کی گواہ ہوتی ہے۔ جب سر کی کا دورہ ہونے والا ہو تو اس کے استعمال کی سفارش کی گئی ہے۔ خصوصاً جبکہ اجتماع خون

س قدر شدید ہو۔ چہرہ تمتمایا ہوا، ارغوانی یا بہت سرخ اور دماغ و سارے جسم میں تپکن ہو رہی ہو۔

اس دوائی میں بھی سر میں ویسا ہی شدید اجتماع خون پایا جاتا ہے جیسا کہ بیلاڈونا میں پایا جاتا ہے۔ مگر بیلاڈونا میں جسم میں شدید گرمی اور تیز بخار بھی پایا جاتا ہے اور اس میں نہیں ملتا۔ کالمیا میں معمولی بخار ہوتا ہے۔ گرمی جسم کے اوپر کے حصہ میں، سر میں اور گردن میں پائی جاتی ہے۔ گردن جیسے بھری ہوئی ہو اور پھولی ہوئی ہو۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے سر میں خون کے دباؤ کی وجہ سے سر پھیل جائے گا۔ مگر بخار میں نمایاں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس میں بخار آتا ہے۔ مگر یہ علامتیں بخار کے بغیر بھی آتی ہیں۔ بیلاڈونا میں جب اس طرح کی تپکن ہوتی ہے تو مریض کا بدن انتہائی طور پر گرم ہوتا ہے اور سارے جسم میں جلن ہوتی ہے۔ جلن تو کالمیا میں بھی ہوتی ہے مگر بیلاڈونا کے مقابلے میں بہت کم۔ دماغی محنت کرنے سے سر میں گرمی کا احساس کالمیا کی زبردست علامت ہے۔ یہ علامت ان لوگوں میں ملتی ہے جن کی صحت قہوہ کے کثرت استعمال سے اب برباد ہونے والی ہے اور اکثر کالمیا ہی ان کی دوا ہوتی ہے۔

گردن گھٹتی ہے جیسے وہاں کا رکس کر بندھا ہوا ہے۔ ہر جگہ جلد و پٹھوں میں تناؤ، گردن میں گھٹن اور دل جیسے شکنجہ میں ہو، باؤ گولہ یعنی ہسٹیریا میں گردن گھٹنے۔ ہسٹریا جس میں گلا گھٹتا ہے۔ گلے میں کوئی گولہ آ کر اٹکتا ہے۔ مریضہ بار بار اسے نگلتی ہے۔ مگر گولہ جوں کا توں اسی جگہ رہتا ہے اور اس سے گھٹن ہوتی ہے لہذا تشنج آ جاتا ہے اور بایاں بازو سن ہو جاتا ہے۔

گھٹن خصوصاً بائیں بازو میں، دل کی تکلیف میں جبکہ گٹھیاوات کی ہسٹری موجود ہو اور باؤ گولہ میں بایاں بازو مکمل طور پر بے حس ہو جاتا ہے۔ گٹھیاوات کی ہسٹری کالمیا کے حق میں زبردست دلیل ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا، نہایت سرخ، نیلا ہو جائے۔ جب دل کمزور ہو تو چہرہ نیلا ہو جاتا ہے۔ ہونٹ بھی نیلے پڑ جاتے ہیں۔ جس مریض کو گردن میں گھٹن ہو، سر میں خون جمع ہو گیا ہو چہرہ نیلا ہو ہونٹ نیلے، بایاں بازو سن اور دل میں گھٹن ہو تو اس کے لئے کالمیا کی ضرورت ہے۔ بایاں بازو پر اسرار طور پر کمزور ہوتا ہے یا سن ہو جاتا ہے۔ اس میں سرسراہٹ ہوتی ہے جیسے چیونٹیاں رینگتی ہوں۔

دوسری عام علامت جو اس دوائی میں پائی جاتی ہے، خون کا اخراج ہے۔ یہ حیرانی کی بات نہیں ہے۔ جبکہ کسی دوا میں دل کی مذکورہ بالا حالتیں پائی جاتی ہوں، گردش خون بھی اسی طرح کی ہو تو خون کی نالیاں کم و بیش ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ تب ان سے خون گرنا قدرتی بات ہے۔ اس میں دو طرح کا اخراج خون پایا جاتا ہے۔ دل اور خون کی نالیوں کی تکلیف کے ساتھ جب خون کی نالیاں ڈھیلی پڑ جائیں اور دوسری حالت وہ ہے جب کسی خاص عضو میں بہت زیادہ خون جمع ہو جائے۔ جن لوگوں کے جسم میں خون معمولی مقدار میں ہو، ان کے سر کی طرف خون کا دورہ اس قدر زبردست ہو جاتا ہے کہ نکسیر آنے لگتی ہے اور مریض منہ سے بھی خون تھوکنے لگتا ہے۔ چھاتی میں اتنا خون جمع ہو جاتا ہے کہ وہ خون تھوکنے لگتا ہے۔ تپ دق کی بجائے اجتماع خون کی وجہ سے خون کا خارج ہونا یہ دوائی میں خون جمع ہو اور خون گرنے کے مثانے اور گردے میں خون جمع ہو جاتا ہے اور پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ دل کی پرانی بیماریوں میں جہاں رگوں میں نمایاں طور پر ڈھیلا پن ہو تو خون خارج ہونے لگتا ہے۔

عجیب وغریب مقامات پر معدے میں، انتڑیوں میں اور بعض اوقات ہاتھ پاؤں میں اور سر میں بھی زبردست چبھن ہوتی ہے۔ سارے جسم میں چبھن ہوتی ہے۔ ڈایا فرام جھلی کے آس پاس جیسے رسی بندھی ہوئی ہے اور جیسے اس کا کساؤ بڑھ رہا ہے۔ چھاتی کے نچلے حصہ میں بھی اسی طرح کا کساؤ محسوس ہوتا ہے۔ ایک اور عجیب علامت ہے یعنی جیسے کہ شکنجے میں پھنس گئی ہے اور سانس بھی رک جاتا ہے۔ مریض سانس لینے کے لئے تڑپتا ہے اور کچھ کرنا چاہتا ہے۔ اس شکنجے کی گرفت بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کاکٹس انتڑیوں میں بھی خون جمع کرتا ہے اور بچہ دانی پر ورم لاتا ہے۔ ورم معدہ اور اس کے ساتھ وہی گرفت کا احساس۔

یہ بواسیر کی بہترین دوائی ہے جب امعاء مستقیم (گدا) کے رگ و پٹھے ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ گدا کی نچلی رگیں اور بواسیر کی رگیں ڈھیلی پڑ گئی ہوں۔ رگیں اس قدر ڈھیلی پڑ جاتی ہیں کہ ان میں گانٹھیں بن جاتی ہیں اور ان سے خون بکثرت جانے لگتا ہے۔ خونی بواسیر، مقعد میں گھٹن۔ اس میں نہایت تکلیف دہ قبض ہوتی ہے جس کا تعلق بواسیر سے ہوتا ہے۔ اس میں مثانے کی لقوے جیسی کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں پیشاب رک جاتا ہے۔ مثانے کی گردن اس قدر گھٹتی ہے کہ بڑی دیر تک پیشاب خارج نہیں ہوتا۔ لہٰذا پیشاب رک جاتا ہے۔ گردوں میں بھی اس قسم کا اجتماع خون پایا جاتا ہے کہ پیشاب رک جاتا ہے۔ خون ملا پیشاب، خون کے لوتھڑے۔ یہ وہ دوا ہے جو نہایت سرعت سے لوتھڑے بناتی ہے۔ خون جو خارج ہوتا ہے وہ جم جاتا ہے۔ بڑی سرعت سے اس کے لوتھڑے بن جاتے ہیں اور وہ پیشاب کا راستہ روک دیتے ہیں۔ مثانے میں خون آنے سے بھی پیشاب رک جاتا ہے۔ رحم میں خون آنے سے بھی ایسے لوتھڑے آ جاتے ہیں جن کو خارج کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ پیشاب کی نالی کے راستے کو روک دیتے ہیں اور اس طرح پیشاب اترنا ناممکن بن جاتا ہے۔ جیسے مثانے کی نالی میں ڈاٹ لگ گیا ہو۔ اسی لئے کتابوں میں درج ہے:

"لوتھڑے پیشاب روک دیتے ہیں"

اس قسم کے لوتھڑے رحم اور مثانے دونوں جگہ سے آتے ہیں۔ زخم کے خصیوں کا ورم، بچے دانی کا ورم۔ آپ کو اس دوا کی ضرورت اس وقت ہوگی جب کوئی نوجوان فربہ بدن، تنومند عورت ماہواری کے وقت بچہ دانی میں خون جمع ہونے سے یکا یک چیخ مارے کیونکہ بچہ دانی میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہو یا بچہ دانی شکنجے میں ہو۔ بچہ دانی خون کے لوتھڑوں سے بھر جاتی ہے۔ خون کو خارج کرنے کے لئے دردزہ جیسا درد ہوتا ہے۔ وہ پھر چیخ مارتی ہے اور اس کے بعد کافی خون نکل کر گرتا ہے اور اس سے چین آ جاتا ہے۔ اگر یہ حالت گٹھیاوات والے مریض میں ملے جہاں کم و بیش جوڑوں کا درد پایا جاتا ہو، شکنجہ میں پکڑے جانے کا سا درد ہو اور دوسرے اعضاء میں گھٹن ہو تو یقینی طور پر کاکٹس ہی دوائی ہے۔ جوش اور تیج پڑ دی بھی آسانی سے بن سکتے ہیں۔ ان دردوں کے ساتھ گلا گھوٹنے والے درد، کیونکہ دل ماؤف ہوتا ہے اور دل کی گھٹن و بچہ دانی کی گھٹن کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ جب دل کی تکلیف ہو تو مریض محسوس کرتا ہے کہ وہ سانس نہ آنے کی وجہ سے مر جائے گا۔ چھاتی گھٹتی ہے جیسے چھاتی پر بھاری بوجھ رکھا ہے اور جیسے وہ اس کی جان نکال دے گا۔ گھٹن اس قدر شدید ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اجتماع خون۔ اتفاقیہ اجتماع خون جو عموماً بغیر ورم کے آتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔ چھاتی کی طرف خون کی زبردست گردش اور خوف ناک دم کشی اور دل کی گھٹن اور یہ

سب کچھ ورم ہوئے بغیر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کالکس میں نمونیہ، پھیپھڑوں کا ورم اور ایسا اجتماع خون پایا جاتا ہے جس میں ورم آ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ حسب معمول بلغم نکلتا ہے۔ خون ملا یا خون کی دھاری کے ساتھ۔ کالکس پھیپھڑوں کے اجتماع خون کی اس حالت میں بھی کام کرتا ہے جبکہ تشنج آ گئی ہو۔ وہ لیٹ نہیں سکتا اسے بستر میں بیٹھنا ہی پڑتا ہے۔ دونوں پھیپھڑوں کے نچلے حصے ٹھوس ہو جاتے ہیں۔ یہ سختی اوپر کو بتدریج چلتی ہے اور نچلے حصوں میں رطوبت آ جاتی ہے۔ تشنج کے ساتھ اجتماع خون کی تکلیف دل کی کمزوری سے آتی ہے۔ کالکس اکثر فائدہ کرتا ہے جبکہ مذکورہ بالا تکلیف استقا یا دل کی تکلیف کے خاتمہ پر نمودار ہوتی ہو۔ اس سے موت ملتوی ہو جاتی ہے۔ مریض کمر کے بل لیٹتا ہے یا سیدھا تن کر بیٹھتا ہے۔" گاہے بگاہے گھٹن کے دورے اور ان کے ساتھ غشی، سرد پسینہ۔"

"جیسے دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر نچوڑ رہا ہے۔ دل کا گھٹیاوات دل جیسے گھٹنوں تک شکنجے میں جکڑا رہتا ہے۔ دل میں درد، دل میں بھاری دباؤ۔ جو بائیں کندھے میں ہے۔ ہو کر کہنی تک جائے۔" کئی بار یہ درد بائیں ہاتھ تک پہنچ جاتا ہے، اس کے ساتھ بے حسی آتی ہے اور اکثر ورم آ جاتا ہے۔ بے حسی، سرسراہٹ، ورم" دل میں ہلکا ہلکا درد، دل میں بھاری درد جو دباؤ سے بڑھے۔ دل میں مروڑ کے ساتھ درد جو پیٹ کے بائیں حصہ تک جائے۔ بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دل کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے۔ دل میں درد کے دورے۔" مطلب یہ ہے کہ دل میں اس طرح کے مروڑ کے دورے اٹھتے ہیں۔" دل کا حالیہ درد دل کا پرانا ورم، دھڑکن جو دن رات جاری رہے۔ چلنے پر، رات کو جب بائیں کروٹ لیٹے تو دھڑکن ہوتی ہو۔"

اس دوائی کی ایک اور عام بات یہ ہے کہ چھاتی کی تکلیفیں عموماً گیارہ بجے بڑھتی ہیں۔ دن کے گیارہ بجے یا رات کے گیارہ بجے، باری کے بخار کی سردی اور سر میں شدید اجتماع خون گیارہ بجے نمودار ہوگا۔ دن کے پورے گیارہ بجے یا رات کے پورے گیارہ بجے۔ دن کے گیارہ بجے کے آس پاس یا رات کے گیارہ بجے کے آس پاس۔ ہر روز دوپہر کے گیارہ بجے سردی لگتی ہے۔ اس نے باری کے ان بخاروں میں آرام پہنچایا جو اجتماع خون کی وجہ سے ہوں اور جبکہ اجتماع جگہ جگہ ہو مگر خصوصاً سر میں، گھٹن کے ساتھ اجتماع خون اور کھنچاؤ۔

کیڈمیم سلفیوریکم (CADMIUM SULPHURICUM)

کیڈمیم سلف بعض جزوی طور پر ہی آزمایا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے متعلق صرف محدود سی واقفیت کرائی جا سکتی ہے۔ صرف وہی دوائی پوری طرح آزمائی ہوئی کہلا سکتی ہے جو انسان کے سارے جسم پر اثر کرے۔ بس کہ انسان کے دماغ و عقل، سوجھ بوجھ اور تمام اعضاء ان کے افعال پر اثر ہو۔ مثال کے طور پر جب کوئی تندرست شخص کوئی دوائی کھائے تو اس کا اثر اس کے مذکورہ بالا اعضاء پر ہونا چاہیے اور وہ تاثرات میں معلوم ہونے چاہئیں۔ ہر دوائی کسی نہ کسی شکل میں انسان کے جسم پر اثر کرتی ہے اور کسی دوائی کو مجرب نہیں کہا جا سکتا تاوقتیکہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے انسانی جسم پر کیا اور کیسے اثر کیا۔ کام سے نفرت پائی جاتی ہے۔ ہر کام نفرت۔ دماغی یا جسمانی کام سے پرہیز۔ یہ دوائی کھلا کر جو علامتیں حاصل کی گئی ہیں ان میں اتنی بے تابی حاصل نہیں ہوئی جتنی کہ علاج کے دوران میں۔ اس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ یہ دوائی کم از کم بے تابی کے لئے

آرسینکم کے ہم پلہ ہے۔ شاید اسی دوائی کو پژمردگی کے لئے بھی آرسینکم کے برابر رکھا جا سکے۔ اس میں شاید کمزوری بھی ہے۔ ممکن ہے اسے بھی آپ آرسینکم کے برابر رکھ سکیں۔ کیونکہ جن اعضاء پر اسکا اثر ہوا ہے، خاص کر معدہ، جس کا کم و بیش آرسینکم کے مشابہ ہونا ممکن ہے۔ اسی طرح کمزور ہوئے ہوں۔ معدے میں جوش آیا ہو اور قے آتی ہو، کیڈمیم میں اس طرح کی قے پائی جاتی ہے جو عموماً کم درجہ حرارت والے بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ معدے میں ایسا ہی جوش پایا جاتا ہے جیسا کہ پیلے بخار میں ملتا ہے۔ اسی کے ساتھ سیاہ رنگ کی قے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں کم درجہ حرارت والے بخاروں میں آرسینکم سے اس کی مشابہت قائم ہوتی ہے۔ مگر آرسینکم کے سراسر برعکس اس دوائی میں یہ علامت پائی جاتی ہے کہ مریض نہایت خاموشی پسند کرتا ہے۔ مکمل سکون کی حالت چاہتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو ہے سستی اور دوسری وجہ ہے حرکت سے نفرت۔ مریض کو حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے جیسا کہ برائی اونیا میں ہوا کرتا ہے۔ اس طرح ہم ساری دوائی میں آرسینکم جیسی پژمردگی دیکھتے ہیں اور برائی اونیا جیسی حرکت سے نفرت۔

اس ساری دوائی میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس میں تشنج اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ یہ زنکم کی طرح پٹھوں پر اثر کرتا ہے۔ یہ اپنی طبعی حالت میں زنکم سے میل رکھتا ہے۔ ہیرنگ نے کچھ مشاہدوں کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو دھاتیں ایک ساتھ ملتی ہیں ان میں رشتہ رہتا ہے اور اس ضمن میں ٹیلوریم کی مثال دی ہے جو کہ ٹیلورائیڈ آف گولڈ کے ساتھ ملتا ہے۔ ممکن ہے یہ حقیقت ہو کہ جو چیزیں اکٹھی برآمد ہوتی ہیں، ان میں کسی حد تک مشابہت رہتی ہو مگر یہ صرف خیال کا ایک پہلو ہے۔ کیونکہ ہر چیز کو اس کی خوبی کے لحاظ سے آزمانا چاہیے۔ دوائی آزمانے کے بارے میں اندازے نہیں لگانے چاہئیں۔ ہر دوائی کو اس کی علامتوں کے لئے آزمانا چاہیے۔ کیونکہ ان کا دوسرا کوئی بدل نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی دوائی کام نہیں کرتی تو ہومیو پیتھ کو از سر نو کیس پر غور کرنا چاہیے۔ نئی علامتیں اور ان کے مطابق نئی دوائی تلاش کرنا چاہیے۔

کمرے میں چکر آتا ہے، بستر گردش کرتا ہے۔ سر کی علامتیں، بے تابی، فکر مندی اور سر چکرانا اسی طرح کا پایا جاتا ہے جیسا کہ معدے اور انتڑیوں کے جوش میں، مسلسل بخاروں میں، ایسی بیماری میں جو گہرائی تک پہنچ گئی ہو اور بڑی سستی سے آگے بڑھ رہے ہو۔ پیلے بخار میں جبکہ پژمردگی، خون کی قے اور ایسی قے بھی ہو جس میں سیاہ مواد نکلے، پایا جاتا ہے سر میں بھالا لگنے کا سا درد۔ کنپٹیوں میں چٹکن۔ عموماً معمولی سر دردوں میں کام نہیں دیتا۔ صرف ان سر دردوں میں کام آتا ہے جو کہ درجہ حرارت والے بخاروں میں ملتا ہے اور جب اس سر درد کے ساتھ سر کی طرف خون بڑی مقدار میں آرہا ہو۔ پیلے بخار میں سر درد جیسے چھریاں چل رہی ہیں۔

آنکھ کی بہت سے علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مقامی نوعیت کی سوزش۔ آشوب چشم جس میں رطوبت نکلے اور جو بہت دیر تک جاری رہے۔ پرانا آشوب چشم۔ آنکھ میں دھکن کا پرانا احساس ہو ہر بار سردی لگنے اور موسم بدلنے پر بڑھے۔ سفید پردہ موٹا ہو جاتا ہے۔ خنازیر کی وجہ سے آنکھ میں درد، دھکن کا احساس، زخم، زخموں کے پرانے نشان جہاں زخم بنتے اور پھر مندمل ہو جاتے ہیں۔ یا آنکھ یہ پرانی شکایتوں کو دور کرنے میں حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ سفید، داغ جن میں ہلکی سے سوزش، ہو۔ آنکھ کے اوپر دباؤ، پپوٹوں کا لتھڑا، بھیگا

پن۔ عموماً اس کا اثر چہرے کے ایک حصہ اور ایک آنکھ پر ہوتا ہے۔ اس میں کاسٹیکم جیسی لقوے کی علامتیں نمودار ہوئی ہیں۔ ادھر نگ یا ایک عضو کا لقوہ، جب مرگی کا دورہ گزر چکا ہو، مریض سنبھل چکا ہو مگر ابھی ایک بازو اور ایک ٹانگ میں کمزوری باقی ہو تو یہ فاسفورس سے مقابلہ کرتا ہے۔

جگہ جگہ احساس، جلد اور گہرائی میں۔ ریشوں پر سرسراہٹ، جیسے چیونٹی رینگ رہی ہو جیسے عضو سو گیا ہو۔ یا جیسے ہاتھ پیروں پر، گہرائی میں پٹھوں پر اور جلد پر چیونٹیاں رینگ رہی ہیں۔ حس کا بڑھ جانا گھٹ جانا، اعضاء کا سن ہو جانا۔ ناک اور ایک ہاتھ بے حس ہو جائے۔ محدود جگہ میں بے حسی۔ اس حالت میں یہ کاسٹیکم کے مشابہ ہے۔ مفلوج اعضاء عموماً پر درد ہوتے ہیں۔ مفلوج اعضاء پر جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہیں۔

پرانا نزلہ، جس میں ناک کی ہڈی پر ناسور بن چکے ہوں۔ زخم، ہڈیوں میں درد، چھینکیں آئیں، زکام پھنسیاں ناسور۔

ذائقہ کی گڑبڑ میں یہ ان مسلسل بخاروں میں مفید ہے جن میں درجہ حرارت کم رہتا ہے۔ دانتوں پر میل آجاتی ہے۔ زبان کی رنگت گہری، زبان سے خون گرے۔ منہ خشک جیسا کہ ٹائیفس، ٹائیفائیڈ یا پیلے بخار میں ہوتا ہے۔

زبان ست، اسے مشکل سے ہلا سکے۔ نگلنے میں دقت، گلے کے پٹھے ماؤف ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ خوراک کی نالی میں گھٹن۔ شدید پیاس، جب بھی وہ سرد پانی پیتا ہے اور جس کو وہ بڑی رغبت سے پیتا ہے۔ گوشت کی تکیاں باہر نکل آتی ہیں۔ کالیسکم کی طرح سرسراہٹ یا بال کی موجودگی کا احساس۔

اس کی اہم ترین علامتیں ہمیں معدے میں ملتی ہیں۔ معدہ قطعاً کام چھوڑ دیتا ہے۔ ہضم کا فعل قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ ہر چیز ترش ہو جاتی ہے۔ پانی اور جو سادہ ترین چیز کھائی جائے وہ بھی معدے میں جا کر ترش ہو جاتی ہے۔ پیپ یا خون میں مل جاتی ہے۔ سڑی ہوئی ڈکاریں۔ اس کے ساتھ شدید کمزوری۔ تکلیف دہ متلی، معدے تک متلی کا زور جیسا کہ اپیکاک، انٹم ٹار اور آرسنیکم میں ہوا کرتا ہے۔ وسیع متلی، سرد پسینہ، پیلی سبز رطوبت کی قے۔ ہونٹوں کو چھونے سے ہی متلی آنے لگے۔

میں نے یہاں جو علامتیں بیان کی ہیں ان کو سمجھ کر کوئی تجربہ کار معالج کہہ دے گا کہ یہ ورم معدہ کی علامتیں ہیں۔ سادہ ترین چیزیں بھی قے کی راہ نکل جاتی ہیں۔ گردن توڑ بخار، ٹائیفائیڈ یا پیلے بخار جیسی شدید بیماریوں کے بعد معدے کا جوش۔ قوت ہضم قطعاً ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی بھی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ ہر چیز جو کھائی جائے قے کی راہ نکل جاتی ہے۔ اگرچہ مریض بیماری کے بعد صحت کی طرف بڑھتا ہے مگر معدہ کام نہیں کرتا۔ وہ خاموش رہنا چاہتا ہے۔ آرسنیکم جیسی پژمردگی اور جوش۔ معدہ بخار کی ابتدائی حالت میں آتا ہے۔ اس کے ساتھ گرمی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس دوائی کا دائرہ عمل بخار کے بعد آتا ہے اور مریض بے تابی کے ساتھ آرام سے رہنا چاہتا ہے۔ آرسنیکم میں بے تابی و بے چینی رہتی ہے اور وہ حرکت کرتا ہے، کبھی یہاں اور کبھی وہاں۔ کبھی اس کرسی پر کبھی اس کرسی پر اور موت سے ڈرتا ہے۔ اس دوائی کے زیر اثر وہ کہتا ہے۔ "مجھ سے مت بولو" "مجھے تنگ مت کرو۔ مجھے سکون کے ساتھ مرنے دو۔" وہ مکمل طور پر خاموشی اور سکون

چاہتا ہے اور یہی حالت بخار والی بیماری کے بعد آتی ہے۔ ایسے بہت سے مریض مرجاتے ہیں کیونکہ وہ کھا نہیں سکتے۔ مگر یہ دوائی ان کو بچالیتی ہے۔ جب آپ کو سرطان کا کوئی مریض ملے جبکہ اسے جلن، پژمردگی اور قے کی بھی شکایت ہو تو کیڈمیم، سلف ہفتوں تک اس کو ان تکلیفوں سے بچائے رکھے گا۔ جہاں افیون کے مرکب دے کر درد کو روکا گیا ہو اور معدے میں کچھ بھی نہ ٹھہرتا ہو تو یہ دوائی راحت بخشتی ہے۔ سرطان میں معدے کی خرابی کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ تکلیف کو فوری طور پر کم کرنے کے لئے لاجواب ہے۔ قہوے جیسی قے۔

معدے میں جلن اور کٹن کے ساتھ درد۔ معدے کی ایسی علامتیں جو ایام حمل میں نمودار ہوتی ہیں۔ پرانے شرابیوں کے معدے کی خرابی۔ معدے میں جلن جو خوراک کی نالی تک آئے۔ رطوبت منہ اور حلق تک جلن پیدا کرے۔ ترش، تیزابی رطوبتیں۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس۔ معدے کی خرابی کے ساتھ بچوں کے ہیضہ جیسے دست۔

قے کے ساتھ پیٹ میں درد۔ پیٹ درد جیسے بھالا چبھتا ہو۔ اس طرح کے دردوں سے ہم نے یہ دیکھا کہ یہ دوائی جگر، تلی، معدہ اور پیٹ کی خلا کے دوسرے دردوں کے لئے نہایت مفید ہے جب سڑاؤ کا اندیشہ ہو تو یہ معالجوں کے ہاتھ میں خاص دوائی ہے۔

جب بخار ٹوٹ رہا ہو اور اس کے ساتھ قے، دست اور شدید پژمردگی بھی آئے ہوں۔ بعض اوقات جب پیلے بخار کا مریض روبہ صحت ہو رہا ہو تو سرد ہوا لگنے سے اسے سردی لگ جاتی ہے اور یکایک پژمردگی آجاتی ہے۔ مریض سیاہ قے کرنے لگتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں یہ کاربو ویج سے مقابلہ کرتا ہے جو کہ بہترین معالجوں کے ہاتھوں استعمال ہوتی ہے۔

کلیڈیم (CALADIUM)

کلیڈیم بڑی حیرت انگیز دوائی ہے۔ شاید آپ میں سے بعض نے اس کو پڑھا ہو اور سمجھنے کی کوشش کی ہو۔ اس دوائی کو سمجھنا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ تجربوں سے صاف ظاہر ہے کہ اس دوائی کو کھا کر علامتیں بتانے والے خود ان علامتوں کی وضاحت اور رپورٹ نہیں کر سکے۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ اس کے احساسات کو کس طرح بیان کریں کیونکہ وہ اس قدر عجیب و غریب تھے۔ وہ اپنی ذہنی حالت بھی بیان نہیں کر سکے۔

کوئی شخص دن میں ہوئے واقعات کے متعلق سوچتا ہے۔ مگر اسے پورا یقین نہیں ہوتا کہ یہ بات ہوتی ہے یا نہیں۔ وہ سمجھتا ہے بات ختم ہو چکی۔ اس کے باوجود بھی اسے پوری طرح یقین نہیں ہوتا کہ ایسا ہوا ہے یا نہیں۔ حتی کہ وہ عملی طور پر اس چیز کو جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے، جا کر چھوتا ہے اور اپنی تسلی کر لیتا ہے کہ مجھے وہم ہوا ہے۔ حقیقت میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تب وہ چلا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ بالا غیر یقینی حالت پیدا ہوتی ہے کہ ایسا ہے یا نہیں۔ یہ بیان حقیقی کیفیت ہے۔ بھلکڑ، بہت زیادہ بھولنے والا، کچھ بھی یاد نہیں رکھ سکتا۔'' اس کی بنا پر آپ بہت سی ذہنی تکلیفوں میں کلیڈیم کا استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً یادداشت کی کمزوری و خرابی۔ جہاں مذکورہ بالا ذہنی حالت موجود ہو۔ خواہ یہ حافظہ کی کمزوری ہے یا پاگل پن کی حد۔

آپ اس کو دن بھر ان باتوں پر غور وفکر کرتے پائیں گے جو ختم ہو لینی چاہئیں تھی، وہ اس کے دماغ سے فراموش ہو گئی ہیں۔ وہ ان میں بھول گیا ہے۔ اس طرح دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے۔ عدم توجہی کی حالت۔ یہ کسی نئی بیماری میں بے ہوشی کے ساتھ پیدا ہو سکتی ہے۔ دماغ میں خون کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کم وبیش جوش بھی ہوتا ہے۔ مگر دماغی تھکن ذہنی کمزوری نمایاں طور پر غالب ہوتی ہے۔ حافظہ کمزور، دماغی کام کرنے کی نااہلیت۔ دماغی کام کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔ وہ غور وفکر نہیں کر سکتا۔ وہ کسی معاملے پر جتنا سوچتا ہے، کمزوری اتنی ہی بڑھتی ہے۔ اس کے باوجود معاملہ زیر غور اتنا ہی الجھا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ کسی معاملہ پر غور کرنے کے لئے دماغ کو یکسو کرنے کی جتنی کوشش کرتا ہے اتنا ہی ناکام رہتا ہے۔ یہ عجیب بات نہیں ہے، کیونکہ تجربے کرنے والے خود بھی ان مشاہدوں اور بھٹکی ہوئی باتوں کو اپنی زبان سے ادا نہیں کر سکے۔ لہٰذا ہمارے سامنے اس احساس کا مکمل خاکہ حاضر نہیں ہو سکا۔ ہم اس مسئلہ کو صرف کتابوں میں پڑھ کر اور دوائی دے کر مریض کی حالت کا مشاہدہ کر کے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ "بہت سوچ بچار کرنے والا مگر جس کا دماغ غیر حاضر ہو۔" نئی حالتوں میں بکواس، جوش، ذہنی جوش، بے ہوشی اور احمق پن نمودار ہوتا ہے۔ جب تک بخار کی حالت جاری رہے گی، یہ دماغی حالت بھی جاری رہتی ہے۔ یہ دوائی مسلسل بخاروں میں مفید ہے۔

جب ہم کسی دوائی کی ذہنی حالت پر غور کرتے ہیں تو اہم ترین بات جس کا ہم کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے، یہ ہوتی ہے کہ کیا ہم دوائی کو ہسٹریا میں، بخار کی مختلف حالتوں میں نمودار ہونے والے بکواس میں یا پاگل پن میں استعمال کریں اور یہ فیصلہ کر لینے کے بعد ہم اس دوائی کے اس حصہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جو ہم نے تجربوں سے حاصل کیا ہے اور جس سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس دوائی کی گزرگاہ یہ ہے۔ اگر ہم بیلاڈونا یا برائی اونیا کے بکواس کو سمجھنا چاہتے ہوں اور یہ دیکھنا چاہیں کہ ایک مخصوص حالت میں ان میں سے کون سی دوائی موافق ہوگی تو ہم اس دوائی کے بخار لانے والے عمل پر غور کریں گے اور اس کی خاصیت سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اگر بکواس کو دیکھ کر ہم نہ سمجھے ہوں تو اب اس کی گزرگاہ ہم کو بتا دے گی کہ وہ کس قسم کے بکواس میں کام دے سکتی ہے۔ اس طرح کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلے گا کہ بیلاڈونا میں مسلسل بخار نہیں پایا جاتا اور اس خاصیت وماہیت کے پیش نظر اس کا استعمال بھی اسی طرح کی بیماری میں ہونا چاہئے جہاں بیلاڈونا مشابہت رکھتا ہو۔ اس طرح ان حکموں اور فرمانوں پر عمل کرنا بیکار ثابت ہوگا جن کے ذریعے کتابوں میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ٹائیفائیڈ بخار کے نئے بکواس میں ہمیں بیلاڈونا کا استعمال کرنا چاہئے۔ مگر برائی اونیا میں بعینہ وہی حالت پائی جاتی ہے۔ اس طرح ہم دیکھیں گے کہ برائی اونیا صرف ان حالتوں میں مفید ہے جو اس کی علامتوں کے مشابہ ہوں۔ کیونکہ بیماری کی گزرگاہ اور برائی اونیا کی گزرگاہ میں مکمل ربط ومشابہت ہے۔ برائی اونیا میں ایسے بخار پائے جاتے ہیں جن میں درجہ حرارت متواتر قائم رہتا ہے۔ مگر بیلاڈونا میں وقفہ دے کر اترنے چڑھنے والے بخار پائے جاتے ہیں۔ اس لیے بیلاڈونا کا بکواس اترنے چڑھنے والے بخاروں کے نئے بکواس کے مشابہ ہے۔ آپ یہ نقطہ ذہن میں رکھیں۔ اس دوائی کا بخار مسلسل بخار ہے۔ اس میں درجہ حرارت زیادہ نہیں ہوتا۔ ہاں بخار مسلسل ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے بے ہوشی اور غنودگی بھی ہوتی ہے۔ "بکواس کرتا ہے جو سمجھ میں نہ آئے۔ آہستہ آہستہ بولتا ہے جو سمجھ میں نہ آئے۔" ذہنی سستی۔ یہ دوائی

ٹائیفائیڈ بخار کی اس حالت میں مفید ہے جبکہ بخار کم ہو۔ مریض آہستہ آہستہ بکواس کرتا ہو اور سخت کمزوری ہو۔ ایسی بیماریوں میں بھی مفید ہے جن کی رفتار نہایت سست ہو۔ اس میں زیادہ زور کا بکواس نہیں پایا۔ مریض آہستہ آہستہ بکواس کرتا ہے۔ ہلکی سی نیم بے ہوشی، رفاسفورک ایسڈ جیسی غشی، احمق پن۔

ان لوگوں کے حافظہ کی کمزوری جو زیادتی جماع یا تمباکو کے زہر کی وجہ سے جسمانی اور دماغی طور پر بیکار ہو گئے ہیں۔ یہ ان پرانے عیاشوں کی دوائی ہے جو اب مباشرت نہیں کر سکتے۔ ایسے مردوں میں عورت سے ملاقات کرنے کی زبردست خواہش رہتی ہے۔ مگر وہ عملی طور پر جماع کے اہل نہیں ہوتے۔ نفسانی خیالات کی بھرمار۔ ایسے شخص کسی گلی یا بازار کے موڑ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آتی جاتی عورتوں کو دیکھ کر لطف اٹھاتے ہیں۔ بس اسی شکل میں منی خارج ہو جاتی ہے۔ پکرک ایسڈ اور سلی نیم میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ آپ ایسے مریضوں کا علاج صرف اسی حالت میں کر سکتے ہیں جبکہ وہ خود بھی اپنے سدھار کا ارادہ کریں اور اگر آپ ان کو کچھ زیادہ دن تک زندہ رہنے کی ترغیب دے سکیں۔ اس کے بغیر آپ ان کی زندگی نہیں بچا سکتے اور جو شخص اس طرح حظ حاصل کرتے ہیں، وہ بچائے جانے کے حقدار بھی نہیں ہیں۔ دوائی ان کو زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھ سکے گی۔ صحت حاصل کرنے کے لیے مریض کو اپنی قوت ارادی سے کام لینا ہوگا تا کہ دوائی کو اپنا کام کرنے میں مدد ملے۔

بہت زیادہ گھبرایا ہوا اپنے ہی سائے سے ڈرے۔ رات بھر نفسانی خیالات کی بھرمار سے۔ اندیشوں سے جاگتا رہے۔ خاص کر سونے سے پہلے آئندہ کے لیے تشویش۔ بیمار ہونے سے ڈرتا ہے حالانکہ اس کے لیے کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ یہ حالت کبھی کبھی اس کے برعکس بدل جاتی ہے۔ بعض اوقات وہ حقیقی خطرے کو دیکھ کر بھی اسے نہیں سمجھتا۔ وہ سوچے سمجھے بغیر خطرہ مول لیتا ہے۔ احمقانہ دلیری۔ ذہنی علامتوں کو دو لفظوں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ وہ انتہائی جوش میں ہوتا ہے۔

آنکھ بند کرنے پر چکر آتا ہے۔ آنکھ بند کر کے وہ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا اور نہ ہی کھڑا رہ سکتا ہے۔ لیکن گھٹنوں کی اکڑن سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیٹ جانے پر اور آنکھیں بند کر لینے پر محسوس کرتا ہے جیسے میں جھولنے میں جھول رہا ہوں اور سر چکرانے لگتا ہے۔ صبح سویرے معدے میں چبھن ہونے کے ساتھ ساتھ سر چکرائے اور متلی آئے۔ وہ آنکھیں کھولتا ہے اور پوچھتا ہے۔ "میں کہاں ہوں؟ تم میرے پاس یہاں کیا کر رہے ہو؟"

کتابوں میں بہت سی بے معنی علامتوں کی بھرمار ہے۔ ذہنی علامتیں نہایت اہم ہیں۔

سارے کے سارے عصبی نظام میں جوش آتا ہے طرح طرح کے وسوسے، دروازہ بند ہونے یا اخبار کی کھڑکھڑاہٹ سے چونک اٹھتا ہے۔ اگر ذرا سی بھی آواز ہو تو سو نہیں سکتا نہایت شتاب کار عصبی جوش۔

مریض کو عموماً گرمی سے اور گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے اور ٹھنڈی کھلی ہوا سے آرام ملتا ہے۔ اس کے باوجود بھی وہ معدے میں گرم پانی پہنچانا آرام دہ خیال کرتا ہے۔ تیجی پیاس کے بغیر بیئر پینے کی خواہش۔ بغیر بھوک کے کھاتا ہے اور بغیر پیاس کے پانی پیتا ہے۔ اس دوائی میں عجیب و غریب عصبی علامتیں بھری پڑی ہیں جن کا تعلق وہم، مالیخولیا اور ہسٹریا کے مریضوں سے ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں۔

جلد نہایت ذکی الحس، سرسراہٹ جیسے کچھ رینگ کر چل رہا ہو جیسے چہرے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے جیسے چہرے پر کوئی مکھی چل رہی ہے۔ چہرے پر میٹھا میٹھا سا پسینہ۔ اگر کمرے میں اس کے ساتھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوں۔ جب پسینہ آتا ہے تو چہرے پر مکھیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پسینے سے مٹھاس کی بو جو مکھیوں کو دعوت عام دیتی ہے۔

تمباکو کے بداثرات سے پیدا ہوئی دل کی بیماریاں تمباکو کی وجہ سے جو عصبی علامتیں نمودار ہوتی ہیں وہ عموماً کلیڈیم کے مطابق ہی ہوتی ہیں اور کلیڈیم ان تمام عصبی علامتوں میں مفید ہے۔ جو تمباکو اور سگریٹ پینے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اکثر بار اس نے تمباکو اور سگریٹ پینے کی عادت چھڑا دی ہے۔ یہ سگریٹ پینے کی زبردست رغبت کو مٹا دیتی ہے جس کی وجہ سے عموماً مریض سگریٹ پینے کی عادت نہیں چھوڑ سکتا۔ سگریٹ تمباکو پینے والوں کے سر درد اور ذہنی حالتیں۔

سخت خارش ہوتی ہے۔ خصوصاً اعضاء تناسل پر، یہ ان نازک مزاج عورتوں کے لیے انتہائی مفید ہے جنہیں رحم کی خارش کی تکلیف ہو اور جو اس خارش کی وجہ سے ساری رات جاگتی رہیں اور اس کے ساتھ غیر معمولی جوش۔

پاخانہ نرم، زرد، چکنا، بکی کے لئے جیسا۔ جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوا کرتا ہے۔ مقعد میں چھریاں لگنے کا سا درد۔ پیشاب کی بھی بہت سی علامتیں ہوتی ہیں۔ پیشاب بدبودار سڑا ہو، کم مقدار میں اترے۔

چلنے کے بعد معدے میں چبھن، خالی ہونے کا احساس۔ معدے میں پھڑ پھڑاہٹ۔

شدید نفسانی خواہش اور عضو ڈھیلا، نامردی۔ صبح کے وقت جب نیم بیداری کی حالت ہو تو عضو میں تیزی آتی ہے اور جب پوری طرح جاگے تو یہ تیزی مٹ جاتی ہے۔ جب خواہش پوری تیزی پر ہو تو جماع نہیں کر سکتا۔ نفسانی خواہش کے بغیر ہی ایستادگی زبردست اور تکلیف دہ ایستادگی۔ عورت سے بغل گیر ہو تو منی خارج نہ ہو۔ مثانے کی نالی کے اخراج اور سوزاک میں مفید ہے۔ جب بڑے کلے مردوں میں سوزاک کی رطوبت نامناسب طور پر دب گئی تو اس کا بعض اوقات یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ نامردی آ جاتی ہے۔ اس حالت کو تھوجا کی طرح ہی کلیڈیم نے بھی بارہا ٹھیک کیا ہے۔ خصیوں پر خارش والے دانے۔

زنانہ اعضاء تناسل میں نہایت معرکے کی علامت ہے۔ رحم کی خارش، عورت مجبوراً کھجلاتی ہے اور اس سے ذہنی اور جسمانی طور پر سخت تکلیف ہوتی ہے۔

نیند کے بارے میں بھی کئی عجیب علامتیں ہیں۔ سرسراہٹ کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ خارش رات بھر سونے نہیں دیتی۔ خصوصاً اعضاء تناسل کی خارش۔ سوتے سوتے کراہتا ہے، غراتا ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بھی جاگ اٹھتے ہیں۔ بے چین نیند، فکر مند، شاندار خواب جنہیں وہ دن کی باتوں کی نسبت زیادہ اچھی طرح یاد رکھتا ہے۔ سو جاتا ہے اور خواب دیکھتا رہتا ہے۔ خواب کا سلسلہ بنا رہتا ہے۔ اسی مضمون پر خواب دیکھتا ہے جہاں پہلے خواب ٹوٹا تھا۔

کلکیریا کاربونیکا (CALCAREA CARBONICA)

اگر آپ کو کلکیریا کے مریض کا نمونہ پیش کرنے کے لیے کہا جائے تو آپ کسی شخص کو چونہ کھلاتے جائیے یا چونے کا پانی پلاتے جائیے۔ نتیجتاً اس کے آلات انہضام اتنے خراب ہو جائیں کہ وہ چونا ہضم نہ کر سکیں۔ اس حالت میں رگ و ریشے بتدریج ان چیزوں سے محروم ہو جاتے ہیں جن کی ان کو اشد ضرورت ہے۔ اس طرح آپ ہمیں ایسا مریض دیں گے جس کے بدن میں ہڈیوں کے نمک کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ درحقیقت یہی کلکیریا کا مریض ہے۔ وہ جلد ہی ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اپنی قدرتی خوراک سے چونہ حاصل نہیں کر سکتا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض کلکیریا کا مریض بن جاتا ہے۔ جس کا میں ابھی ذکر کرنے والا ہوں۔ لیکن چونے کے قدرتی مریض وہ ہیں جو قدرتی طور پر کسی مرض میں مبتلا ہوں۔ پیدائش سے ہی ایسے مریض ہوں جنم سے ان میں ایسی نااہلیت ہوتی ہے کہ وہ چونا ہضم نہیں کر سکتے جو کہ ان کی قدرتی خوراک میں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ موٹے اور ڈھیلے ڈھالے ہو جاتے ہیں اور ہڈیاں کمزور پڑ جاتی ہیں۔ ہڈیوں میں چونے کی نسبت ایسے مادے کا تناسب بڑھ جاتا ہے جو ہڈی نہیں بلکہ ہڈی نما ہڈی بناتے ہیں۔ لہٰذا ہڈیاں کمزور پڑ جاتی ہیں اور جھک جاتی ہیں۔ اس طرح وہ بیماریوں اور تخریبی تکلیفوں کا شکار بن جاتی ہیں۔

نکلے دانت یا دانت بالکل ہی نہیں نکلتے۔ ہڈیوں کی نشوونما رک جاتی ہے اور مریض کو سوکھیا مسان ہو جاتا ہے۔ ایسے بچوں کو چونے کا پانی پلانا کس قدر بیوقوفی ہے۔ جبکہ بچہ اسے ہضم نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود بھی ہمارے ہومیوپیتھ ایلوپیتھک دوائیاں استعمال کرتے ہیں۔ جو کم از کم پوٹینسی دستیاب ہو سکے وہ اس کا استعمال کرتے ہیں اور یہ حیرانی کی بات ہے کہ اگر ان دوائیوں سے ایلوپیتھک معالجوں کی نسبت ان ہومیو پیتھک معالجوں کے ہاتھوں شفاء ہوتی ہے۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ تکلیف کے مطابق چن کردی ہوئی پوٹینسی کی محض ایک ہی خوراک بچے کو اپنی خوراک ہضم کرنے کے قابل بنا دیتی ہے اور وہ اپنی خوراک سے اس قدر چونا حاصل کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ جس کی اس کی ہڈیوں کو اور دوسرے اعضاء کو ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانت یکا یک نکلنے لگتے ہیں۔ ہڈیاں بڑھنے لگتی ہیں اور ٹانگوں میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ بچہ چلنے لگتا ہے اور وہ اپنی ٹانگوں کے سہارے کھڑا ہونے کے اہل ہو جاتا ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ مختلف دوائیوں کی حالت میں جو بالوں، ہڈیوں اور ناخنوں کی گڑبڑ میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان کے زیر اثر کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ دوائی میں اتنی طاقت ہونا لازمی ہے کہ وہ بیماری کی طاقت کے مشابہ ہو مطابق ہو۔ وہ لازمی طور پر طبعی حالت میں نہ ہونی چاہئے کیونکہ بچے کی صحت اس خام چیز سے ہی خراب ہوئی ہے۔ آپ کافی اونچی طاقت کی دوائی کی صرف ایک ہی خوراک دے کر ایک یا ڈیڑھ مہینے کے بعد صاف طور پر دیکھیں گے کہ جو ناخن غیر ہموار تھے۔ بے ترتیبی سے بڑھتے تھے۔ داغ دار تھے۔ اب باقاعدگی کے ساتھ ترتیب وار بڑھنے لگتے ہیں۔ آپ دانتوں پر چھوٹے چھوٹے بدنما، بھدے کیل دیکھیں گے۔ مسوڑھوں میں سے بگڑی ہوئی اور کوئی سیاہ سی چیز نمودار ہوتی ہے لیکن جب آپ کوئی موافق اور مناسب ہومیوپیتھک دوا دیں گے تو اس کے زیر اثر آپ ایک حد بندی لکیر دیکھیں گے۔ وہاں سے آپ کو تندرست دانت ابھرتا دکھائی

دے گا۔ اس کے اوپر آپ کو چکنا، خوبصورت اور گول دانت بنا ہوا دکھائی دے گا۔ اب آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے بچے کے اندر قدرتی طور پر اس قسم کے دانت بنانے کی صلاحیت موجود تھی۔ غالباً یہی بات آپ کو ہڈیوں کے بارے میں بھی ملے گی۔ ہڈیوں کا بالائی غلاف بھی تندرست ہو جاتا ہے۔ یہی کلکیریا کی حالت ہے جبکہ مریض کو چونے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اپنی اس کمی کو پورا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کتا چکا ہے۔ یا اس لیے کہ اسے مندا گنی ہے۔ اسے اپنی خوراک سے جو چونہ ملتا ہے وہ اسے ہضم نہیں کر سکتا۔ وہ چونہ جزو بدن نہیں بنتا۔ وہ جوں کا توں جسم سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا بدن میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس کی بڑی وجہ بیماری ہے یعنی خوراک میں سے مناسب مقدار میں جو چونہ حاصل کر سکے اور اسے جزو بدن بنا سکنے کی نااہلیت۔ اس طرح جسم کو مناسب نشوونما کے لیے چونے کی جتنی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسے حاصل نہیں ہوتی۔ کیا یہ بات فرض کر لینے والا شخص بے وقوف نہیں ہے کہ دانت بننے کی وجوہات اسی نے پیدا کی ہیں؟ آپ اپنی اونچی طاقت والی دوائیوں سے پہاڑ نہیں کھڑے کر سکتے۔ وہ صرف ترتیب و باقاعدگی کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ وہ خوراک کو ہضم کرنے اور جزو بدن بنانے کی صلاحیت لاتی ہیں۔ جب ہضم کا فعل باقاعدہ ہوا تو رگ و پٹھے سدھر جاتے ہیں۔ صحت بحال ہو جاتی ہے، خوبصورتی آ جاتی ہے، بال اگ آتے ہیں، جلد بہتر ہو جاتی ہے اور دانت بھی سدھر جاتے ہیں۔

یہ ہے کلکیریا کا جسمانی ڈھانچہ جو ہم جاننا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ مریض میں چونے کی بدولت زہر آیا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے سے چنداں فائدہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دوائی معلوم کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر چونے کی مندا گنی چونے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی ہے تو چونے کی اس بدہضمی کو دور کرنے کے لیے شاید دس دوائیوں میں سے ایک کی ضرورت ہو۔ ہمیشہ کلکیریا ہی ایسی علامتوں کے موافق و مطابق ثابت نہ ہوگا جو دوائی علامتوں کے مطابق و موافق ہوگی وہی غیر معمولی حالت کو معمول پر لائے گی۔ جسم میں تبدیلی بھی وہ پیدا کرے گی۔ ہضم کے فعل میں باقاعدگی اسی سے آئے گی۔ جسم کو نشوونما اور خوشحالی کا باعث بھی وہی دوائی بنے گی۔ کلکیریا کے کیس کی ماہیت علامتوں سے ظاہر ہوگی۔ اس حقیقت سے نہیں کہ مریض چونے کے بداثرات کی وجہ سے تکلیف پا رہا ہے۔ کلکیریا کے بیشتر مریض ہرگز ہرگز چونے کے زہر سے متاثر نہیں ہوئے ہوتے بلکہ وہ پیدائش سے ہی چونہ ہضم کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔

کلکیریا اجتماع خون کی علامتوں سے بھرپور ہے۔ سر کی طرف خون کا دورہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ پیر سرد، سر گرم، چھاتی میں اجتماع خون۔ کلکیریا بہت بڑی حد تک ان لوگوں کے مشابہ ہے جن کے بدن میں خون کی کمی ہے۔ پیلے ہیں، موم کی طرح نرم اور اس کے باوجود گول مول ہیں۔ اس میں دونوں طرح کے مریض آتے ہیں۔ یعنی فربہ بدن، موٹے تازے، ڈھیلے ڈھالے اور پتلے اور دبلے پتلے، سوکھے ہوئے۔ پٹھے سوکھنے لگتے ہیں۔ گردن سوکھ جاتی ہے۔ گردن سوکھتی ہے اور یہ سوکھنا نیچے کے رخ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ خون کی کمی، بدن پیلا، موم سا، بیماروں جیسا، ہونٹ پیلے، کان پیلے، انگلیاں پیلی، پیلے اور زرد، پانڈو کے مریض خصوصاً وہ عورتیں، جن کے بدن میں اسی وجہ سے خون کی کمی ہو۔ اس حالت میں بہت سی دوائیاں کام آ سکتی ہیں۔ مگر کلکیریا خون کی کمی کی وہ حالت پیدا کرتا ہے جس کو پانڈو کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ یہ بدترین قسم کی خون کی

کی پیدا کرتا ہے۔ تمام رگ وریشوں میں انتہائی ڈھیلا پن، پٹھوں کا ڈھیلا پن، خون کی رگوں کا ڈھیلا پن، خون کی رگوں کی دیواروں کا ڈھیلا پن اس قدر بڑھ جاتا ہے خصوصاً ٹانگوں میں کہ بواسیر نمودار ہو جاتی ہے یا ٹانگ کی رگوں میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ پھیلی ہوئی رگیں، رگوں کی گانٹھوں میں جلن، جلن و چبھن، خون گرنے لگے۔ جوڑوں کا ورم اور تکلیف کے ساتھ سوزش۔

اس دوائی کی دوسری اہم علامت ہے۔ غدود پر حملے کار، جان، گردن کے غدود، سارے جسم کے غدود، خصوصاً لمف غدود اس کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ پیٹ کے لمف غدود سخت ہو جاتے ہیں، متورم ہو جاتے ہیں، دکھنے لگتے ہیں۔ بڑی بڑی گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ ساری جنسی بڑی گانٹھیں، دق کی گانٹھیں۔ کلکیریا ان گانٹھوں اور متورم غدود کے لیے مفید ہے جو دق سے ماؤف ہوں۔ چونے کی کمی، چونے والے غدود، غدود کی سختی، زخموں، زخموں کی تہ اور زخموں کے ارد گرد کی جگہ کی سختی۔ یہ خطرناک قسم کے زخموں کو بڑھنے سے روکنے اور ان کی شدت کو کم کرنے کے لیے حیرت انگیز دوائی ہے۔ کیونکہ عموماً ان خطرناک قسم کے پھوڑوں میں ہمیشہ ہی سختی پائی جایا کرتی ہے۔ سرطان کی نوعیت کے پرانے پھوڑوں کو بڑھنے سے روک دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جسمانی حالت بہت سدھر جاتی ہے۔ مریض کی قوت برداشت بڑھ جاتی ہے اور پھوڑا مندمل ہونے لگتا ہے۔ اگر سرطان کا مریض سولہ ماہ میں مرجاتا ہے تو کلکیریا کے سہارے وہ پانچ چھ سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ کلکیریا کی علامتیں موجود ہوں۔ سرطان کی حالت میں بہت بار ایسا ہی ہوا ہے اور یہی امید کی جاسکتی ہے۔ غدود کی تکلیف میں جہاں آس پاس کے سارے غدود سخت ہو گئے ہیں اور ان میں رطوبت آگئی ہے، جہاں بہت زیادہ جلن اور ڈنک چبھنے کا سا درد ہو اور جہاں ارد گرد کے ریشے بھی ماؤف ہو گئے ہوں۔ حتیٰ کہ وہاں لیس دار مواد آ گیا ہو تو سمجھئے معاملہ نازک ہے۔ یہ حالتیں تقریباً مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ یہاں غدود سے قطعاً الگ ہیں۔ جو جلد سے جدا ہیں، جو جلد کے اندر متحرک ہیں اور جن کے اوپر کوئی جھلی نہیں ہے۔ سرطان کے پھوڑے میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو کلکیریا سوئی گانٹھوں، رسولیوں اور چربی کی گانٹھوں کو آرام کر دیتا ہے۔ غدود کے فعل میں باقاعدگی لانے کے لیے یہ اس قدر پرتاثیر ہے۔ یہ غدود اور ہڈیوں کو بناتا ہے۔

اس دوائی کی دوسری بڑی خوبی ہے پیپ بنانا۔ اس حالت میں گہرائی کے پٹھوں میں ناسور بن جاتے ہیں۔ گردن، ران اور پیٹ کی گہرائی میں ناسور بن جاتے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہوگی کہ جب علامتیں موافق و مطابق ہوں تو کلکیریا ناسور کی حفاظت کرتا ہے اور اسے پھٹنے نہیں دیتا۔ میں نے اس کے زیر اثر بہت بار ناسور کو غائب ہوتے دیکھا ہے جبکہ اس کا پھٹنا یقینی تھا۔ میں نے ان ناسوروں کو اس وقت غائب ہوتے دیکھا ہے جبکہ سوئی کی مدد سے پیپ کی موجودگی ثابت ہوئی۔ میں نے نہ صرف ناسور کو مٹتے دیکھا بلکہ پیپ بننے کے رجحان کو بھی جو کہ اس سے پہلے موجود تھا۔ ہمارے پاس ایسا کرشمہ دکھانے والی صرف چند ہی دوائیاں ہیں۔ مگر اس دوائی کی اپنی خصوصیت ہے۔ کلکیریا پیپ کو کیوں خشک کر لیتا ہے اور عضو ماؤف کو تندرست ہونے کی ترغیب کیوں دیتا ہے؟ میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتا مگر ہاں کلکیریا یہ کام کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ علامتیں موافق و مطابق ہوں۔ جب علامتیں ملتی جلتی ہوں تو سلفر اور سلیشیا پھوڑے کو

جلدی پکا دیتے ہیں۔ مگر کلکیریا میں اجتماع وانتشار کی عجیب خوبی ہے۔ ایک دوائی ایک حالت میں نمودار ہوگی اور دوسری دوائی دوسری حالت میں۔ بعض اوقات سلیشیا کی علامتیں ہوتی ہیں اور ناسور ایسی خطرناک جگہ ہوتا ہے کہ اگر سلیشیا دے دیا جائے اور متوقع وقدرتی نتیجہ برآمد ہو تو ناسور خطرناک طور پر پھیل جائے گا۔ ایسی حالت میں سرجن کو ضرور بلالینا چاہئے تاکہ وہ ناسور کے مواد کو مناسب طریقہ پر نکال دے۔ اگر ہمیں یہ بھی معلوم ہو کہ ناسور محفوظ ترین جگہ پر ہے تو بہتر یہی ہے کہ مریض کو صرف وہی دوائی دی جائے جو علامتوں کی شکل میں ظاہر ہے۔ بعض اوقات ہڈیوں کے خلاف پٹھوں پر چوٹ پڑنے سے زخمی ہو جاتے ہیں یا ان پر چوٹ پڑتی ہے۔ اس سے ورم آجائے گا۔ بڑی سرعت سے پیپ آجائے گی۔ تب اگر مریض کی جسمانی حالت کلکیریا کے مطابق ہو تو سرجن کا چاقو وہاں بے کار ہے اور یہ انتہائی قیمتی بات ہے۔ لیکن پرانے نظریے سے سوچئے۔ اگر معالج کو ہومیو پیتھی کا علم نہیں، اسے ہومیو پیتھک دوائیوں کے کرشمے کا پتہ نہیں تو وہ خوفزدہ ہو کر چلا اٹھے گا۔

"اگر آپ نے پیپ کو جسم کے اندر ہی خشک کر دیا تو خون میں زہر پیدا ہو جائے گا اور موت واقع ہو جائے گی۔"

لیکن کلکیریا کے زیر اثر کسی طریقہ سے پیپ خشک ہوتی ہے اور مریض ہر لحہ تندرست ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسے پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ پھوڑے کی تندی مٹ جاتی ہے۔ مریض کو مکمل طور پر آرام مل جاتا ہے۔ اس کی بھوک بڑھ جاتی ہے۔ جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے اور وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر پرانے نظریے سے فیصلہ کرنا پڑے تو ہم ان مسائل کا کوئی فیصلہ نہ کر سکیں گے جو ہومیو پیتھ کے سامنے آتے ہیں۔ ہم صرف اپنے نظریے سے اور اسی بنا پر جو کچھ ہم جانتے ہیں، فیصلہ کر سکتے ہیں اور اگر کبھی آپ یہ سنیں کہ فلاں شخص نے یہ آزمایا اور وہ آزمایا اور پھر بھی ناکام رہا۔ تو یاد رکھو کہ شخص مذکور نے اپنی ناکامی ظاہر کی ہے۔ ہومیو پیتھی ہر سمجھ دار شخص کے ہاتھ میں اپنا مظاہرہ کر سکتی ہے۔ جب معالج کو اتنی سمجھ ہو کہ وہ ہومیو پیتھک قانون کا استعمال کر سکے اور علامتوں کے مطابق دوائی کا استعمال کر سکے تو آپ دیکھیں گے کہ نتیجہ وہی ہوا ہے جو بتایا گیا ہے۔

اس دوائی کی دوسری عظیم خوبی ہے مسے پیدا کرنے کی اہلیت۔ جن لوگوں کو کلکیریا کی ضرورت ہوا کرتی ہے انہیں ناک، کان، رحم، مثانے اور جسم میں جگہ جگہ مسے پیدا ہوتے ہیں۔ رسولیاں اور چھوٹی گانٹھیں بھی نمودار ہوتی ہیں۔

دوسری عجیب چیز جو یہ دوائی جسم میں پیدا کرتی ہے۔ وہ ہے ہڈیوں کی بے ترتیب نشوونما۔ اس گڑبڑ کی وجہ یہ ہے کہ جسم میں چونے کی تقسیم بے قاعدگی سے ہوتی ہے۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ قدرت خود ہی مناسب تقسیم کر دے گی اور جہاں اس کے جانے سے بہترین فائدہ ہوگا اسے وہاں خود ہی پہنچا دے گی۔ لیکن جب ہڈیوں کے نمک کی یہ کمی ایک بار اگر شروع ہو جائے تو چونا ایک ہی جگہ جمع ہونے لگتا ہے۔ اس کا ایک ہی جگہ ڈھیر لگنے لگتا ہے اور دوسری جگہ وہ تقریباً قطعاً نہیں پہنچتا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ہڈی کمزور ہو کر صرف ہڈی نما رہ جائے گی اور دوسری جگہ ہڈی بے قاعدگی سے بڑھ جائے گی۔ ہڈی نرم پڑ جائے گی۔ ہڈی ناقص طور پر بنتی

ہے۔ اس طرح انہیں علامت یہ ملتی ہے۔ "چلنا دیر میں سیکھتا ہے۔" کیونکہ ہڈیاں کمزور پڑ جاتی ہیں۔ درحقیقت اس میں دیر میں چلنا سیکھنے کی بات نہیں آتی۔ بچہ چلنا دیر میں ہے۔ وہ چلنا تو جانتا ہے مگر چل نہیں سکتا۔ کیونکہ ٹانگیں کمزور ہیں اور وہ ان پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ نیٹرم میور میں دماغی تکلیف ہوتی ہے جس کی وجہ سے بچہ کام کاج کرنا دیر میں سیکھتا ہے۔ "ہڈیوں کے ریشے دیر میں بنتے ہیں۔ ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔" پٹھے ڈھیلے ہوتے ہیں۔ جوڑوں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ مثلاً کولہے کے جوڑ کی تکلیف۔ اس میں گٹھیاوات بھی پایا جاتا ہے۔ جوڑوں کے درد۔

کلکیریا کا مریض ہمیشہ سردی سے کانپتا رہتا ہے سرد ہوا سے گھبراتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ طوفان آنے سے پہلے ہی گھبرا جاتا ہے۔ سردی کا موسم آنے سے پہلے ہی گھبرا جاتا ہے۔ جب موسم گرم سے ٹھنڈا ہوتا ہے تو اس کے لیے اپنے بدن کو گرم رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے جسم کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ سر میں بعض اوقات خون جمع ہو جاتا ہے۔ چھونے سے گرم محسوس ہوتا ہے۔

اکثر مریض خود ہی چھو کر سرد محسوس کرتا ہے۔ اس کی چاند جیسے سرد ہے۔ مگر عموماً جسم ہمیشہ ہی چھونے سے سرد محسوس ہوتا ہے اور وہ کافی گرم کپڑے اوڑھنا چاہتا ہے۔ پیر سرد ہوتے ہیں۔ جسم کے مختلف حصوں پر، محدود مقاموں پر پسینہ آتا ہے، ماتھے پر یا چہرے پر، یا گدی پر یا چھاتی کے اگلے حصہ پر، یا پیروں پر پسینہ آتا ہے۔ سردی سے گھبراہٹ اور کمزوری اس میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ ٹانگوں میں کمزوری برداشت کی نااہلیت، ہر قسم کی محنت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سانس نہیں آتا۔ موٹا، ڈھیلا ڈھالا، خون کی کمی والا جسم، اکثر اوقات معلوم ہوتا ہے جیسے مضبوط بدن ہے۔ چہرہ سرخ تمتمایا ہوا۔ مگر قوت برداشت نہیں ہوتی اور اگر مریض ہمت کر کے ذرا سی محنت کرے تو اسے بخار آ جاتا ہے۔ یا سر درد ہو جاتا ہے۔ بوجھ اٹھانے سے، محنت کرنے سے، چلنے سے اور اتنا زیادہ چلنے سے کہ پسینہ آ گیا ہو۔ پیدا شدہ تکلیفیں کلکیریا میں عام طور سے پائی جاتی ہیں اور یہ سب تکلیفیں نہایت اتفاقیہ طور پر آتی ہیں۔ کیونکہ وہ اس پسینہ کو بیمار ہوئے بغیر آرام سے بیٹھ کر خشک نہیں کر سکتا۔ اگر اسے پسینہ آ جاتا ہے اور آرام کرنے کے لیے کافی دیر رکنا پڑے تو پسینہ اتفاقیہ طور پر خشک ہو جائے گا اور اسے سردی محسوس ہونے لگے گی۔ یا سر درد ہونے لگے گا۔ کمزور تھکا ماندہ، بے چین۔ تنگی سانس، دل کمزور، سارا جسم کمزور، پٹھوں میں زیادہ دیر تک محنت کر سکنے کی طاقت نہیں رہتی۔ دماغ کے بارے میں بھی یہ بات صحیح ہے۔ وہ زیادہ دیر تک کوئی دماغی محنت نہیں کر سکتا۔ کلکیریا کا مریض تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ وہ چونے کی کمی کی وجہ سے تکلیف پاتا ہے۔ وہ چونا ہضم نہیں کر پاتا۔ اس کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ گردن اور دوسرے اعضاء سوکھنے لگتے ہیں۔ جبکہ چربی اور پیٹ کے غدود بڑھنے لگتے ہیں۔

یہ بات خاص کر بچوں میں نظر آیا کرتی ہے۔ بڑے پیٹ والا بچہ جس کے اعضاء سوکھے ہوئے ہوں اور گردن سوکھی ہوئی ہو، غدود بڑھے ہوئے، چہرہ پیلا، جسم ڈھیلا ڈھالا اور بیماروں جیسا جن کا بدن پھولتا جا رہا ہے مگر بدن میں طاقت نہیں آتی۔ وہ موٹے ہو جاتے ہیں اور ڈھیلے ڈھالے، کمزور رہتے ہیں۔ جو بیماری سے اٹھنے کے بعد پھول جائیں اور کچھ ہی دیر بعد جلو در ہو جائے۔ کلکیریا کا مریض سیڑھیاں نہیں

چڑھ سکتا۔ اس کی ٹانگیں اس قدر کمزور ہوتی ہیں اور چھاتی میں اتنی کمزوری ہوتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ پٹھوں کی کمزوری کی پوری شہادت رہتی ہے۔ خوراک کے جزو بدن بننے کی شکایت عام رہتی ہے۔ اسی قسم کے مریض کو خنازیر کا مریض کہا جاتا ہے۔ اب ہم اسی حالت کو سورا (جلدی امراض) کہتے ہیں اور کلکیر یا ہماری ان دواؤں میں سے ایک ہے۔ جو سورا نامی زہر کے اثرات کو دور کرنے کے لیے جسم میں نہایت گہرائی تک کام کرتی ہیں۔ یہ وہ دوائی ہے جو جسم میں انتہائی گہرائی تک حتیٰ کہ ہر ایک عضو پر اثر کرتی ہے۔

آئیے اب ہم ذہنی علامتوں پر غور کرتے ہیں۔ کلکیر یا کی ذہنی علامتوں کا لب لباب یہ ہے کہ اس میں انتہائی کمزوری پائی جاتی ہے۔ کلکیر یا کا مریض زیادہ دیر تک دماغی محنت نہیں کر سکتا۔ وہ دماغی محنت سے بری طرح تھک جاتا ہے۔ بے چین، بے تاب، وہ دماغی طور پر بھی تھکا ہوا ہوتا ہے اور جسمانی طور پر بھی۔ دماغی کام کرنے سے وہ پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ جوش آتا ہے اور جسمانی افعال میں خلل پڑ جاتا ہے۔ جذبات میں زبردست انتشار جذبات کے ابھار سے جو تکلیف پیدا ہو وہ دنوں کیا بلکہ ہفتوں تک ہی جاری رہتی ہے۔ فکر سے، پریشانی سے، دکھ سے، یا عام جذباتی انتشار سے کمزوری آتی ہے۔ ”قوت ارادی سے کام نہیں لے سکتا۔“ اس قسم کے جوش، خلل اور پریشانی کے بعد وہ سوچ بچار اور غور و فکر، دکھ، پریشانی، کام کاج میں دیر تک مصروف رہنے اور جوش کے بعد اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یہ دوائی عجیب و غریب قسم کے ذہنی احساسات سے پر ہے۔ بہت سی دوائیوں سے یہ اس بات میں بہت بڑی حد تک مختلف ہے۔ مریض اس ذہنی کمزوری کو محسوس کرتا ہے۔

بظاہر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ کمزوری اور دماغی کام نہ کر سکنے کی اہلیت مل کر مجھے پاگل پن کی طرف لے جا رہی ہے۔ وہ اس پر کڑھتا ہے۔ گھبرا کر فکر کرتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ میں پاگل ہوں، یا پاگل ہو جاؤں گا۔ یہ کہ میرا دماغ کمزور ہو رہا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر اس کے دماغ میں یہ بات جم جاتی ہے کہ میں پاگل ہو رہا ہوں یا دماغی طور پر کمزور ہو رہا ہوں۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ لوگ اس حقیقت کو بھانپ رہے ہیں۔ وہ سوچتا ہے لوگ مجھے شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ بھی ان کی طرف شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسے اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ لوگ مجھے کچھ کہتے کیوں نہیں؟ وہ سمجھتا ہے کہ میں پاگل ہو رہا ہوں اور دوسرے لوگ میری ذہنی حالت کو بغور دیکھ رہے ہیں۔ اس کے دماغ پر بہت دیر تک یہی بات چھائی رہتی ہے۔ وہ دن کا بیشتر حصہ اسی بات پر سوچتا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے جوش میں آ جاتا ہے۔ وہ راتوں اسی بات پر سوچتا رہتا ہے اور جاگتا رہتا ہے۔ رات بھر لیٹے لیٹے اس موضوع پر سوچتا رہتا ہے۔ کلکیر یا چھوٹے چھوٹے خیالات کو جنم دیتا ہے۔ یہ دماغ کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سوچنے کے لیے مجبور کرتا ہے۔ چھوٹے خیالات، چھوٹی چھوٹی باتیں سوچنا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا دماغ انہی معمولی معمولی باتوں میں الجھا رہتا ہے اور ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ جب کلکیر یا کا مریض اپنے احباب سے اپنی اس دماغی الجھن کی بات کرتا ہے تو وہ قدرتی طور پر کہتے ہیں۔ ”تم اس الجھن میں پڑتے ہی کیوں ہو؟ چھوڑو ان بے مطلب باتوں کو۔“ لیکن اس کے

نزدیک تو یہ بڑا بھاری مسئلہ ہے اور وہ اس سلسلے کو ختم نہیں کرسکتا۔ یہ سب چھوٹی چھوٹی باتیں مل کر اسے یہ یقین دلا دیتی ہیں کہ وہ پاگل ہوا جا رہا ہے۔ وہ اعداد و شمار کا کام نہیں کرسکتا۔ گہرے غوروفکر کا کام نہیں کرسکتا۔ گہرے مسائل پر وہ اپنا دماغ صرف نہیں کرسکتا۔ شاید وہ مفکر (فلاسفر) ہو اور اب فلسفہ کی باتوں پر غوروفکر کرنے کی اہلیت کھو بیٹھا ہو۔ وہ دماغی گہرائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ عقل اور سمجھ بوجھ کی بجائے صرف جذبات کی بنا پر ہی رائے قائم کرتا ہے۔ وہ خوش فہمی سے ہی رائے قائم کرتا ہے اور نتیجہ نکال لیتا ہے۔ آپ تقریباً یہی سمجھیں گے کہ وہ پاگل ہونے والا ہے۔ وہ اس کے بارے میں بات بھی بہت زیادہ کرتا ہے۔ وہ کوئی دلیل سننے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کی یہ ذہنی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ اپنے اس معالج کے مشورے کو بھی قابل قبول نہیں سمجھتا جس پر وہ اب تک یقین کرتا آیا تھا۔ بظاہر اس کے ساتھ دلیل کی بات کرنا بیکار ہے۔ تاہم اس کی حالت بالکل نا امید نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ذہنی حالت کے سوا دیگر معاملات پر دلیل سے کام لے سکتا ہے۔ وہ قیاس کرتا ہے اور جن چیزوں کے بارے میں وہ قیاس کرتا ہے وہ دراصل آپ کے لیے حیرت انگیز ہوں گی۔ کیونکہ وہ نہایت معمولی اور غیر اہم چیزیں ہیں اور اس طرح وہ پاگل ہو جاتا ہے یا ذہنی تعطل پیدا ہو جاتا ہے یا اس کی عام صحت برباد ہو جاتی ہے۔ یہ وہ تعطل کی حالت ہے جب مریض گھنٹوں ہی بیٹھ کر ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ یہ سب قطعاً بیکار ہوتی ہیں مگر وہ متواتر بیٹھا رہتا ہے اور سوچتا رہتا ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے: "بیٹھا رہتا ہے اور تنکے توڑتا رہتا ہے یا انگلیوں سے سوئیاں موڑتا رہتا ہے۔" بس وہ اسی طرح کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں دن رات مصروف رہتا ہے اور اپنے آپ کو پریشانی میں مبتلا رکھتا ہے۔ سوچ بچار کا ذرا سا کام کرنا بھی اس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لیے کسی فیصلے پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی موضوع پر دوبارہ اسی طرح غور نہیں کرتا نہیں کرسکتا۔ وہ جمع کرنے اور گھٹانے کے سادہ ترین سوال حل نہیں کرسکتا۔ وہ اس بارے میں اس قدر سوچتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دوسرے اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آخرکار مجبور ہو کر وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اب سے اسے فرضی و قیاسی چیزیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ جونہی وہ بستر میں دراز ہوتا ہے اور سوچتا ہے۔ "اب میں سوؤں گا۔ مجھے ان سب باتوں سے اب چھٹکارا مل جائے گا۔" وہ سونے کے لیے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ مگر چند ہی سیکنڈ بعد پھر آنکھیں کھولنی پڑتی ہیں۔ اس کی طبیعت میں جوش آتا ہے۔ اسے چھوٹے چھوٹے خوفناک بھوت نظر آتے ہیں۔ وہ اپنے دماغ کو صاف نہیں کرسکتا، وہ سو نہیں سکتا۔ کیونکہ اسے یہ خیالات پریشان رکھتے ہیں۔ وہ طرح طرح کی قیاسی چیزیں دیکھتا ہے۔ ذہن میں ربط نہیں رہتا۔ وہ جانتا ہے کہ سمجھدار شخص اس طرح کی بیوقوفی کی باتوں کو اہمیت نہ دے گا۔

یہی وہ باتیں ہیں جن میں کلکیریا کا مریض الجھا رہتا ہے۔ اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ وہ بستر میں لیٹا رہتا ہے یا بیٹھا رہتا ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ اکیلا ہو۔ وہ ہر قیاسی شخص کے ساتھ ہر موضوع پر باتیں کرتا رہتا ہے۔ وہ جن سے باتیں کرتا ہے ان کی تعداد متواتر بڑھتی رہتی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب حقیقت ہے، امر واقعہ ہے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ تندرست دماغ سے کتنی دور چلا گیا ہے تو بھی وہ پاگل خانے بھیجے

جانے کے قابل نہیں ہے۔ حالانکہ یہ سب عجیب و غریب باتیں موجود رہتی ہیں۔ کیونکہ اسے جگایا جائے تو وہ بات چیت ٹھیک طرح سے کرتا ہے اور عموماً اسی طرح بات چیت کرتا ہے جیسا کہ عام لوگ۔ مگر جب وہ اکیلا ہو اس سے کوئی باتیں کرنے والا نہ ہو تو وہ اسی طرح کی عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔ جب وہ احباب کے ساتھ بیٹھا ہو تو کنٹرول میں رہتا ہے۔ بڑی حد تک خود ضبطی کا ثبوت دیتا ہے۔ لہٰذا وہ باتیں روشنی میں نہیں آتیں جو وہ اکیلے رہ کر کرتا ہے۔ جب وہ بکواس کرنے لگے یا پاگل ہو جائے تو پھر اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے۔ انگلیاں کاٹتا ہے۔ ہر طرح کی عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔ غیب کی چیزیں دیکھتا ہے اور جب آنکھیں بند کر لیتا ہے تو غیب سے باتیں کرتا ہے۔ ''خیال کرتا ہے کوئی اس کے آس پاس چل رہا ہے۔''

سلیشیا کے تجربوں میں یہ بات بہت اچھی طرح دیکھی گئی۔ پیٹرولیم اور کلکیریا میں بھی مشاہدہ ہوا۔ مکمل تندرستی کی حالت میں جب دماغ بخوبی تندرست ہو، یہ بات ممکن نہیں ہے مگر سوداوی مزاج والے لوگوں خصوصاً عورتوں میں یہ عام طور سے پایا جاتا ہے۔ ''وہم خوفناک چہرے اور چیزیں دیکھے۔ دیکھتا ہے میرے اردگرد کتے جمع ہو رہے ہیں۔ انہیں بھگانے کی کوشش کرتا ہے۔'' یہ وہ احساس ہے جو سوداوی مزاج والی عورتوں کو عموماً ہوا کرتا ہے۔ ''محسوس کرتی ہے شاید مجھے اوپر نیچے دوڑنا پڑے اور چیختی ہے۔ محسوس کرتی ہے میں چیخ مارے بغیر رہ نہیں سکتی، چیخنا ہی پڑے گا۔ یہ شکایت ان لوگوں میں نمودار ہوتی ہے جن کی صحت قطعاً برباد ہو چکی ہو یا کسی عزیز کی موت کا صدمہ پہنچا ہو۔ کسی عورت کا بچہ یا خاوند مر جائے۔ کسی نوجوان لڑکی کا عاشق مر جائے، اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی طبیعت میں جوش آتا ہے۔ یہ ہسٹریا کی حالت ہے۔ میں نے یہی حالت مردوں میں بھی دیکھی ہے۔ مجھے ایک مثال یاد ہے۔ اس کو یہ تکلیف کاروباری تفکرات سے ہوئی تھی۔ اس میں وہی احساس موجود تھا۔ وہ گھر میں ادھر ادھر چہل قدمی کرتا رہتا تھا۔ وہ کہتا تھا میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں کھڑکی کی راہ اڑ جاؤں یا کود پڑوں یا کوئی اور کام کروں۔ یہ وہ ذہنی حالت ہے جو ہسٹریا میں پائی جاتی ہے۔ یا یوں کہیے یہ انتہائی عصبی جوش کی حالت ہے۔ ''مریضہ محض قتل، آگ یا چوہوں کے متعلق باتیں کرتی ہے۔'' یہ بھی وہی بات ہے یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں سوچنا اور احمقانہ حرکتیں کرنا۔ وہ ایسی باتیں کرتا ہے جن سے کسی کو کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ اس کے باوجود بھی میں نے بیماروں میں یہ باتیں دیکھی ہیں اور میں نے انہیں پوچھا ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے۔ عموماً یہی جواب ملتا ہے۔ ''میں بڑی دیر تک ان سے بچنے کی کوشش کرتا رہا اور جب میری کوشش بیکار ثابت ہوئی تو میں اس الجھن میں پھنس گیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ یہی کرنا بہتر ہے۔''

''مریضہ قتل، آگ اور چوہوں کے بارے میں سوچتی اور باتیں کرتی ہے۔'' ممکن ہے آپ کا مریض کچھ اور احمقانہ باتیں کرے۔ بتانا محض یہ مقصود ہے کہ مریض خالی بیٹھا رہتا ہے اور اس طرح کی احمقانہ حرکتیں کرتا رہتا ہے اور خود ضبطی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا رہتا ہے اور اسے بیان کرتا رہتا ہے۔ بس بولتا ہی رہتا ہے۔ یا توئی بار بار بڑی طرح چیختا ہے۔ اس کے بعد کلکیریا کا مریض خاموش ہو جاتا ہے اور ایک بھی لفظ نہیں بولتا۔ جب اکیلا ہو گا تو اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ مگر دوسروں سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور نہایت سکون و خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے۔ بعض اوقات کلکیریا

کا مریض کام کرنے سے نفرت کرتا ہے اور خالی بیٹھا ہے۔ وہ نہایت منافع بخش کاروبار چھوڑ بیٹھتا ہے۔ گھر چلا جاتا ہے اور خالی بیٹھ رہتا ہے۔ وہ کاروبار کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ خواہ اب کام کاج نہایت پھلا پھولا ہو اور منافع بخش ہو۔ وہ کہتا ہے کاروبار میرے موافق نہیں ہے۔ وہ کاروبار سے اکتا جاتا ہے اور جب وہ لوٹ کر کاروبار پر جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔ وہ اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ وہ کاروبار کے متعلق کوئی بات سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ بلاشک آپ فوراً ہی یہ بات محسوس کر گئے ہوں گے کہ فلکلیر یا کا یہ مریض کاروباری تفکرات سے کمزور نہیں ہوا۔ وہ اس وجہ سے نہیں تھکا۔ حالانکہ وہ تھکا ماندہ اور کمزور تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن میں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس نے اپنا کاروبار چمکانے کے لیے اس قدر محنت کی کہ اب اس کی طبیعت بجھ گئی ہے اور کامیابی حاصل ہونے پر وہ کاروبار چھوڑ کر گھر چلا جاتا ہے اور مکمل طور پر اداس ہو جاتا ہے۔ معلوم ہونے لگتا ہے جیسے وہ وست ہے۔

اگر آپ اس کے چہرے کو غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ست ہے۔ اس کے باوجود یہ ایک طرح کا پاگل پن ہے۔ یہ اس طرح کی سستی نہیں جو قدرتی خاصہ ہو۔ حالانکہ اکثر بار اس کا بھی علاج ہو سکتا ہے۔ وہ سخت محنتی تھا اور اب یکایک بدل گیا ہے۔ دماغ میں بھاری تبدیلی واقع ہوئی ہے اور علامتیں نمودار ہوئی ہیں۔ یہ وہ شخص نہیں ہے جس میں یہ نقص پیدائشی ہو۔ وہ پیدائشی ست نہیں ہے۔ ایسا کاہل نہیں کہ کبھی کام ہی نہ کر سکا ہو۔ بلکہ وہ شخص بے جواب ست بن گیا ہے۔ یہ بجنسہ اس نیک مزاج اور سادہ طبیعت شخص کی بات ہے جس کی چال ڈھال اور بات چیت بڑی شستہ رہی ہے۔ لیکن جیسے اب اس میں یکایک تبدیلی آ گئی ہو اور اس نے قسمیں کھانا شروع کر دیا ہو۔ بلاشک ہم جانتے ہیں کہ وہ شخص پاگل ہے دوسری طرف ہمیں ایسے بھی مریض دیکھنے کو ملتے ہیں جو معمولی طور پر محنتی ہونے کے باوجود بھی، کام کرنے کی وجہ سے پاگل پن میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ اس پاگل پن کی حالت میں بھی دن رات کام کر سکتے ہیں۔ وہ صبح شام، وقت بے وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ بیماری کی حالت ہے لہٰذا ہم جب ''ریپرٹری'' میں لکھا دیکھتے ہیں ''محنت'' تو اس کا مطلب محنت کی معمولی حالت سے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ایک مبالغہ آمیز علامت ہے۔ وہ اس قدر محنتی ہے کہ اسے کام کرتے رہنے کا جنون ہو گیا ہے۔

''بچوں کی طرح روتا ہے، پست ہمت، مالیخولیا۔'' یہ عجیب و غریب بات ہے کہ کوئی آٹھ نو سال کی گلابی چہرے والی لڑکی دن بھر مغموم رہے، اگلی دنیا کی باتیں کرتی رہے۔ فرشتوں سے باتیں کرے، وہ مر جانے کی خواہش ظاہر کرے۔ دوسری دنیا میں جانا چاہے۔ وہ غمگین رہے، دن بھر مذہبی کتاب پڑھتی رہے، یہ انوکھی بات ہے۔ اس کے باوجود بھی فلکلیر یا نے اس حالت میں آرام پہنچایا ہے۔ آرسینکم نے بھی اس حالت میں کام کیا ہے اور لیکیسس نے بھی۔ ان میں بھی مریض اصلی عمر سے بڑا دکھائی دیا کرتا ہے۔ وہ گر جا گھر بھی جاتا ہے۔ اس نے جو کچھ پڑھا ہے وہ اس پر ضرورت سے زیادہ سنجیدگی سے غور کرتا ہے۔ بچے غمگین اور ناخوش، ایسے بوڑھے جواب زندگی سے بیزار ہو چلے ہیں۔ زندگی سے اکتا گئے ہیں۔ یہ بہت کچھ اورم کی طرح ہے۔ میں اورم کے بیان میں اس کی بحث کر چکا ہوں۔

میں کہہ چکا ہوں کہ سب سے اونچا پیار ہے زندگی کا پیار اور جب کوئی شخص اپنی زندگی سے محبت کرنا

چھوڑ دے، زندہ رہنے سے اکتا جائے، زندگی سے بیزار ہو جائے، مرنا چاہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ پاگل پن کے نزدیک ہے۔ درحقیقت یہ قوت ارادی کا ایک طرح کا پاگل پن ہے۔ آپ سمجھداری کے ساتھ مریض کا چہرہ دیکھ کر یہ حقیقت معلوم کر سکتے ہیں کہ مریض کے پاگل پن کا تعلق جذبات سے ہے یا سمجھ بوجھ اور عقل سے ممکن ہے ایک حالت میں ان دونوں میں سے ایک متاثر ہوا اور دوسرے پر نہ ہوا ہو۔ مگر کلکیریا میں ان دونوں پر اثر ہوتا ہے۔ ممکن ہے کوئی شخص اپنے طور پر ہی پاگل ہو لہٰذا اس کے سارے پیار الٹ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی قدرتی جذبہ یا خواہش نہیں رہتی۔ کم از کم تندرستی کی حالت میں اس کی جو حالت تھی وہ اب نہیں رہتی۔ بے پروائی۔ اپنے سارے خاندان یا خاندان کے کچھ لوگوں سے بے پروائی۔ عدم توجہی، غیر دلچسپی یا جذبہ کافی حد تک قائم رہتا ہے مگر سمجھ بوجھ نہیں رہتی اور وہ ہر طرح کی عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔

خوفزدہ، زندگی سے بیزار، ناامید، بے چین، بیتاب، دنیا اندھیری دکھائی دیتی ہے۔ ''ڈرتا ہے کوئی خوفناک بات ظہور میں آنے والی ہے۔ ڈرتی ہے میری بات کٹ جائے گی۔ یا لوگ میری کند ذہنی کو توجہ سے دیکھ رہے ہیں۔ موت کا خوف، تپ دق ہو جانے کا خوف، بدقسمتی کا خوف، تنہائی سے ڈرے۔ بے پناہ خوف خصوصاً جبکہ قوت ارادی میں خلل آ گیا ہو۔ مریضہ ذرا سی آواز پر چونک اٹھتی ہے۔ مریض سو نہیں سکتا کہ جسم اور ذہن کو آرام مل سکے۔ وحشت، خوفناک خواب کی وجہ سے اچھی طرح سو نہیں سکتا۔ نیند میں بے چینی، انتہائی بے تابی اور دباؤ۔ بے چینی اور دھڑکن، یاس، ناامیدی۔'' آپ ان سب علامتوں کو یکجا کر کے اس شخص سے وابستہ کریں۔ ''جس کو استسقاء ہونے کا اندیشہ ہے جس کا جسم زرد ہے۔ ڈھیلا ڈھالا اور بیماروں جیسا ہے۔ بچہ چڑچڑا اور ڈرا ہوا، سہما ہوا، ذرا سی بات پر ڈر جائے۔'' دماغی محنت کرنے کے بعد جو بہت سی شکایتیں نمودار ہوں۔ ''جوش، غم و غصہ، کڑھن اور خوف کے بدنتائج۔''

گردش خون کمزور ہوتی ہے۔ دل کی طبعی حالت میں خلل آ جاتا ہے۔ ذرا سے جوش پر دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ ذرا سی جسمانی محنت سے دم پھول جاتا ہے۔ جسم میں خون کے دورے پر، دماغ میں خون کے دورے پر ذہن و عقل پر اور سمجھ بوجھ پر ان کا اس قدر اثر پڑتا ہے کہ تقریباً ہر موقعہ پر سر چکراتا ہے اور اس کے ساتھ مختلف طرح کی علامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ خوف، بے تابی اور چکر۔ اگر جذبات میں انتشار آئے تو سر میں چکر آ جاتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے سر کی طرف خون کا دورہ بے تحاشا بڑھ جاتا ہے اور سر چکراتا ہے۔ دماغی محنت سے کند ذہنی اور سر میں چکر آئے۔ اگر صدمہ پہنچا ہو یا کوئی بری خبر سنی ہو یا دماغی جوش آیا ہو یا ذہن میں کڑھن ہوئی ہو تو بھی سر میں چکر آ جاتا ہے۔ کند ذہنی، ذہنی تذبذب، سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ سر پسینہ سے تر ہو جاتا ہے اور ان سب کے ساتھ سر میں چکر۔'' اونچی جگہ چڑھنے سے سر میں چکر آتا ہے۔'' یہ اوپر چڑھنے کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے اور چکر آ جاتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے یا پہاڑ پر چڑھنے سے سر میں چکر آئے۔ یکا یک کھڑا ہو جانے پر سر کو ادھر ادھر کرنے سے حتیٰ کہ آرام کے وقت بھی سر میں چکر آتا ہے۔

کلکیریا کے مریض کے سر کی سب سے اہم اور قابل ذکر علامت ہے۔ سر پر پسینہ آنا ذرا سی محنت کرتے ہی سر پر پسینہ آ جاتا ہے۔ چہرے پر پسینہ آتا ہے۔ جبکہ جسم کے کسی دوسرے حصہ پر کہیں بھی پسینہ

نہیں آتا۔ سر ٹھنڈے پسینے سے تر ہو جاتا ہے جبکہ باقی جسم میں حالت مکمل طور پر معمول پر رہتی ہے۔ پیروں کے بارے میں یہی بات صحیح ہے۔ جب پیر بہت ٹھنڈے ہو جاتے ہیں تو ان پر پسینہ آ جاتا ہے۔ یا جب پاؤں گرم ہوتے ہیں تب بھی پسینہ آ جاتا ہے۔ آپ کے لیے یہ سوچنا قدرتی ہے کہ جب کوئی شخص ٹھنڈ میں پہنچ جائے تو اس کا پسینہ خشک ہو جانا چاہیے۔ مگر بعض اوقات کلکیر یا کے مریض کو ٹھنڈی جگہ میں بھی سر اور پاؤں پر پسینہ آتا ہے۔ اس کو ماتھے پر بھی پسینہ آتا ہے۔ وہ ذرا سی ٹھنڈی ہوا لگنے سے سردی سے کانپنے لگتا ہے اور اس سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ ساری چاند (پیشانی) ٹھنڈی حتیٰ کہ اسے سر لپیٹنا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود اجتماع خون کے وقت سر گرم ہوتا ہے۔ لہٰذا بعض اوقات اس کے سر میں سخت گرمی آتی ہے۔ کلکیر یا میں بے ہوشی لانے والا سر درد ہوتا ہے۔ ان میں بے حسی آتی ہے۔ اس سر درد کی وجہ سے کند ذہنی آتی ہے۔ کلکیر یا کے مریض کو زکام بھی ہوتا ہے جس میں کم و بیش رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جب طبیعت اچھی ہو تو رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہے۔ مگر جونہی وہ ٹھنڈی جگہ میں جاتا ہے، رطوبت جھنا رک جاتا ہے۔ سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ سر درد جو آنکھوں تک آئے۔ سر میں درد، گدی میں اجتماع خون۔ "سر میں پھاڑنے کی طرح کا درد جو آنکھوں کی راہ ناک تک پہنچے۔" یہ کلکیر یا کی زبردست علامت ہے۔ بعض اوقات یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ سر میں کوئی کھونٹا گاڑ دیا گیا ہے۔ یہ احساس اور سر درد کو سخت گرمی پہنچانے سے گھٹ جاتا ہے۔ اندھیرے میں بھی راحت مل جاتی ہے۔ مگر دن کی روشنی میں سر درد بڑھتا ہے۔ لہٰذا مریض کو اندھیرے کمرے میں جانا پڑتا ہے۔ اور خاموشی سے لیٹ جانا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات اندھیرے کمرے میں لیٹ جانے سے سر درد کم ہو جاتا ہے۔ یہ سر درد دن میں بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ شام کے وقت ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی متلی اور قے بھی ہونے لگتی ہے۔

یہ کلکیر یا کارب کی مخصوص جسمانی بناوٹ کے سر درد کی ایک شکل ہے۔ اس قسم کا سر درد عموماً ہفتہ میں ایک بار ہوا کرتا ہے۔ وقت مقررہ پر ہونے والا سر درد۔ دائمی سر درد پرانے فیشن کا امریکن سر درد۔ یہ سر درد عموماً خاص وقت پر نمودار ہوتا ہے مثلاً ساتویں دن یا چودھویں دن۔ مگر اس کے باوجود بھی ٹھنڈی ہوا لگنے پر، سردی لگنے پر، ہوا میں سواری کرنے سے سر درد ہو جاتا ہے۔ دائمی سر درد۔ اس میں سر کے بائیں حصہ میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔ آدھے سر کا درد۔ سر کے ایک حصہ کا درد۔ سر درد شور و غل سے، بولنے سے بڑھتا ہے۔ شام کو اور اندھیرے کمرے میں لیٹنے سے گھٹتا ہے۔ کنپٹیوں میں بھی درد ہوتا ہے جو ناک کی جڑ تک آتا ہے۔ سر درد جو ابرو سے ہو کر ناک میں نکلے۔ کنپٹیوں کا سر درد، ماتھے میں تناؤ کا احساس پیدا کرتا ہے۔ جیسے پیشانی بری طرح تنی ہوئی ہے۔ سر درد حرکت سے، چلنے سے اور بولنے سے بڑھتا ہے۔ کلکیر یا کے بیشتر سر دردوں میں، جب وہ انتہا تک پہنچ جاتے ہیں تو چپکن بھی آ جاتی ہے۔ یہ چپکن اسی قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض اسے محض چپکن کہہ کر مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے میرے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہیں۔ بیشتر درد ایسے ہوتے ہیں جیسے کچھ سر میں گڑ رہا ہے۔ یا سر کو کوئی پھاڑ رہا ہے۔ "سر درد جیسے چوٹ لگی ہو۔" "سر میں سوئی چبھنے کا سا درد، چپکن کے ساتھ درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ سر درد، چلنے سے اور جھٹکا لگنے سے بھی بڑھتا ہے۔ اکثر سر میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ ٹھنڈا سر بے حس ہے۔ سن ہے۔ سر درد کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے جیسے لکڑی

کا بنا ہوا ہو۔ مریض بعض اوقات یہ بے حسی محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے سر پر کوئی ٹوپی مڑھی ہوئی ہے۔ جیسے سر پر لوہے کا خول رکھا ہے۔ ان تمام احساسات کو بیان کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ مگر بعض اوقات ایک ہی طرح کی حس ہوتی ہے۔

کلکیریا کے تقریباً سبھی سر دردوں میں کم و بیش اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ کلکیریا کی یہ خوبی ہے کہ اندرونی اعضاء میں جتنا اجتماع خون زیادہ ہوتا ہے، بیرونی سطح اتنی ہی سرد ہوتی ہے۔ چھاتی، معدے اور انتڑیوں کی تکلیف میں ہاتھ پاؤں برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں اور ان پر پسینہ آتا ہے۔ جسم کے باقی حصوں میں بخار آ جاتا ہے اور چاند ٹھنڈے پسینے سے تر ہو جاتی ہے۔ آپ علم تشخیص کے ذریعے اسی عمل کو حق بجانب قرار نہیں دے سکتے۔ اس کا راز نہیں سمجھ سکتے۔ اس دوائی کے بیان میں یہ بات نہایت اہم اور قیمتی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ جس کو آپ مریض کے لیے دوائی تجویز کرتے وقت نظر انداز نہیں کر سکتے۔ عموماً یہ ایک عام بات ہے حالانکہ نہایت اہم ہے۔ چاند میں جلن ہوتی ہے اور یہ عموماً پیشانی سرد ہونے کے ساتھ موجود رہتی ہے۔ یا پھر سارے کا سارا سر ہی سرد محسوس ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر چند محدود مقاموں پر جلن ہوتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں اور نہایت ٹھنڈے موسم میں گھومنے سے سر ٹھنڈا اور پیر برف سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ جونہی پاؤں گرم ہوتے ہیں تو حالت پھر پلٹتی ہے یعنی ان میں جلن ہونے لگتی ہے اور مریض پیروں کو لحاف سے باہر نکال دیتا ہے۔ اس سے بعض اوقات ناتجربہ کار معالجوں کو غلط فہمی ہوتی ہے اور وہ سلفر تجویز کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ سلفر کی نہایت اہم علامت ہے۔

اہم علامتوں کے سہارے دوائی تجویز کرنے والے عموماً لحاف سے پاؤں باہر نکالنے کی شکایت سنتے ہی سلفر تجویز کرتے ہیں۔ مگر پیروں کی یہ جلن اور یہ گرمی اور بھی چند دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ہم صرف سلفر تک ہی محدود نہیں رہ سکتے۔ کھوپڑی کے بیرونی حصہ پر بھی کلکیریا اثر کرتا ہے۔ ہڈی بہت آہستہ آہستہ بنتی ہے۔ کھوپڑی کے جوڑ بڑی دیر تک کھلے رہتے ہیں۔ دماغی جھلیوں میں پانی آ جاتا ہے۔ جھلیوں میں رطوبت آ جاتی ہے۔ لہٰذا ہڈیاں نہیں بڑھ پاتیں اور سر کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ ترقی نہیں کرتیں۔ لہٰذا جوڑ الگ ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سر بتدریج پھولتا چلا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دماغ میں پانی آنے کی شکایت موجود رہتی ہے۔ جن بچوں کے دماغ میں پانی آ جاتا ہے۔ ان کے سر پر اس طرح پسینہ آنا معمولی بات ہے۔ بچہ رات کو تکیے پر سر رکھ کر سوتا ہے تو سر سے اس قدر پسینہ نکلتا ہے کہ تکیہ تر ہو جاتا ہے۔ یہ پسینہ خصوصیات سے رات کو زیادہ آتا ہے۔ جن لوگوں کے سر میں پانی آ جاتا ہے اور دماغ نرم ہو جاتا ہے۔ ان کا تکیہ سر کے آس پاس تر ہو جایا کرتا ہے۔ جن بچوں کے دانت مشکل سے نکلتے ہیں انہیں بڑے خوفناک خواب آیا کرتے ہیں۔ وہ رات کو سوتے سوتے چیخ مارتے ہیں اور تکیے کے جتنے حصے پر سر رہتا ہے، وہ سب کا سب تر ہو جاتا ہے۔ ایسے پرانے مریض جن کے بدن میں خون کی کثرت ہے۔ ایسے لوگ جن کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ موٹے تازے بدن والے، ڈھیلے ڈھالے بدن والے، جن کے لمف غدود پھولے ہوئے ہوں، دوسرے غدود بھی متورم ہوں۔ سر پر بکثرت پسینہ آتا ہو اور سر پر سرد پسینہ آتا ہو، کلکیریا کے مریض ہوتے ہیں۔ سر کے بال جھڑنے لگتے ہیں۔ بال کسی ترتیب سے نہیں جھڑتے جیسا کہ بڑھاپے میں ہوتا

ہے۔ بلکہ جگہ جگہ گنج کے نشان پڑ جاتے ہیں۔ آپ سر کے ایک پہلو میں، گدی میں یا ادھر ادھر گنج کے نشان دیکھیں گے جو سر پر 2'3 جگہ ہوں گے۔ سر اور چہرے پر پھنسیاں بھی نکلتی ہیں۔ بڑے اور چھوٹے بچوں کا اگزیما۔ "سر پر موٹے موٹے کھرنڈ اور ان کے نیچے زرد پیپ۔" "بدبودار پھنسیاں۔

آنکھ بھی تکلیف میں حصہ دار بنتی ہے۔ فلکلیریا آنکھ کے ماہر معالجوں کا بہترین دوست ہے۔ بشرطیکہ اس کا استعمال جانتا ہو۔ یہ ہر سوزش کے لئے خصوصیت کے ساتھ موافق نہیں ہے۔ مگر اپنی مخصوص مذکورہ بالا جسمانی بناوٹ میں بخوبی کام کرتا ہے۔ جبکہ ہر سردی کا اثر آنکھوں پر ہوتا ہو اور اس کی وجہ سے ورم آجاتا ہو۔ یہ ورم چند روز رہتا ہے۔ پھر اس میں زخم بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب یہ حالت ہو تو فلکلیریا کا مطالعہ کریں۔ پاؤں پانی میں بھیگنے سے جب سردی لگی ہو سرد ہوا میں سواری کرنے سے اور سرد مرطوب موسم میں جب آنکھ کی تکلیف بڑھتی ہو تو فلکلیریا پر توجہ دیں۔ انگوری پردے کے زخم۔ آنکھ اور سر کی ساری شکایتوں میں چندھیا پن اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض معمولی سے معمولی روشنی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ سورج کی روشنی میں چلنا پھرنا اس کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے اور بعض اوقات صرف تیز روشنی میں جانے سے، ٹکٹکی لگا کر دیکھنے سے اور باریک کام کرنے سے ہی آنکھ میں سوزش آجاتی ہے۔ ہر طرح کی محنت سے سر درد اور آنکھ کی تکلیف نمودار ہو جاتی ہے۔ تناؤ کیونکہ ایک پٹھا کمزور ہوتا ہے بینائی کے فاصلے کی گڑبڑ، آنکھ کی حرکت محنت سے تکلیف بڑھتی ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ بات "محنت سے آنکھ کی تکلیف بڑھنا" اس دوائی کی عام علامت ہے۔ وہ آنکھ سے متواتر کام لینا برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بات جسم کے دوسرے اعضاء کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ لکھنا پڑھنا اور کسی چیز کی طرف دیکھنا آنکھ کی اہم محنت ہے۔ فلکلیریا میں نہ صرف کوئی خاص عضو، بلکہ سارا جسم ہی محنت کرنے سے تکلیف کا شکار بن جاتا ہے۔ فلکلیریا نے موتیا بند بھی درست کیا ہے۔ فلکلیریا میں آنکھ کی دوسری اور بھی کئی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً سر درد کے ساتھ، بخار کے ساتھ اور جب محنت سے تھک کر چور ہو گیا ہو۔ وہ بڑی آسانی سے تھک جاتا ہے۔ کند ذہنی تقریباً بلہ اس کی حالت تک پہنچ جاتی ہے۔ آنکھیں بند کرنے پر وہ طرح طرح کی خوفناک چیزیں بھوت پریت دیکھتا ہے۔ رگ و ریشوں میں اور تارے میں کوئی نقص آنے سے بہت پہلے یا بذات خود آنکھ میں آنکھ کا معائنہ کرنے کے آلہ (آفتھلسکوپ) کی مدد سے دیکھنے پر جب کوئی خاص نقص نظر نہ آئے، مریض شکایت کرتا ہے کہ میری آنکھ کے سامنے دھند، گرد و غبار چھایا ہوا ہے۔ جیسے کوئی پردہ پھیلا ہوا ہے۔ وہ شکایت کرتا ہے کہ مجھے اپنی آنکھ کے آگے دھواں یا بھاپ پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ جیسے بادل چھایا ہوا ہے۔ ان سب کا ایک ہی مطلب ہے۔ "دھندلی بینائی" اس کی بینائی کمزور ہوتی ہے۔ آنکھ کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسے دھندلا دکھائی دینے کی تکلیف ہوتی ہے جو بتدریج اندھے پن کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے اور جسم بھی بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی آنکھ کی ساری علامتیں سر درد اور دیگر عصبی علامتیں پڑھنے لکھنے سے اور ایک ہی چیز کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے سے بڑھتی ہیں۔ وہ اس طرح کی محنت کے بعد سخت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ آنکھوں کے پیچھے، آنکھوں کے اوپر اور سر میں اس سے درد ہونے لگتا ہے۔

یہ عجیب قسم کا سر درد ہے جو صرف اسی طرف ہوا کرتا ہے۔ اس قسم کا درد سر کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ جب آنکھ پر کام کا زیادہ بار پڑا ہو تو یہ بہترین مددگار ہے اور یہ اس بار کو دور کرنے کے لیے حیرت انگیز دوائی ہے۔ (نٹرم میور) اس نے چٹے اور سفیدی کے بہت سے کیس درست کیے ہیں۔ (بریٹا آیوڈائیڈ) مگر پرانی بیماری میں آرام آنے کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ بیماری کا نتیجہ ہے اور ہمیں اس بات کا خود بھی علم نہیں ہے کہ بیماری کا نتیجہ کب دور ہو۔ کیونکہ سمجھدار ہومیو پیتھک کسی بیماری کا نتیجہ دور کرنے کے لیے دوا تجویز نہیں کرتا۔ وہ صرف مریض کے لیے دوائی تجویز کرتا ہے۔ اگر سفیدی موجود ہو تو وہ کوئی علامت نہیں ہے، بیماری کا نتیجہ ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب مریض کی عام حالت کو سمجھ کر کوئی دوائی تجویز کی جاتی ہے تو اس کے زہریلے نتیجے مثلاً چٹہ، گھٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مریض کی حالت سدھر جاتی ہے اور وہ بہتری محسوس کرنے لگتا ہے۔ اس کی علامتیں گھٹنے لگتی ہیں اور جب علامتیں گھٹ جاتی ہیں تو بیماری بھی دور ہونے لگتی ہے۔ اگر بیماری کی حالتیں دور نہیں ہوئیں تو آپ ہمت نہ ہاریں۔ اگر مریض کی ساری علامتیں ہٹ گئی ہیں، وہ مزے میں کھاتا پیتا ہے، آرام سے سوتا ہے، اپنے دوسرے کام مزے میں کرتا ہے تو یہ مت سمجھو کہ آنکھ کا چٹہ دور ہونا ناممکن ہے۔ یہ وقت بھلے ہی لے مگر چلا ضرور جائے گا۔ میرے پاس برسوں بعد ایسے مریض آئے ہیں جبکہ میں نے انہیں تندرست قرار دے کر رخصت کر دیا تھا۔ کیونکہ ان کی علامتیں مٹ چکی تھیں اور میں مریض کو یہ کہہ کر بیوقوف ثابت ہوا "میرے خیال میں اب یہ حالت کبھی ٹھیک نہ ہوگی۔ مگر اب تم تندرست ہو، اب تمہیں اور کسی دوائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تمہیں اور دوائی کھلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

مگر اس کے چھ ہی ماہ بعد مریض میرے پاس واپس آیا اور بولا۔ "ڈاکٹر! آپ نے مجھے جو دوائی دی تھی۔ کیا آپ کا خیال ہے وہ اس تکلیف کو بھی دور کرتی۔ میں اب تندرست ہوں۔ وہ شکایت تقریباً مٹ گئی ہے۔" "میں آپ کو یہ بات صرف یہ جتانے کے لیے بتا رہا ہوں کہ جسم کو معمول پر لانے کے لیے کتنی دیر لگتی ہے۔ کیونکہ قدرت بیمار رگ و ریشوں کو بدل کر ان کی جگہ تندرست رگ و ریشے لاتی ہے۔ اس طرح اسے نیا عضو بنانے میں دیر لگتی ہے۔ لہٰذا حیرانی کی اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوائی جو کر سکتی تھی، اب کر چکی ہے۔ میں نے ایک بات اور بھی دیکھی ہے۔ جب کوئی بھی علامت باقی نہ رہی تھی۔ کافی دیر تک انتظار کرنے کے بعد جب یہ تسلی ہو گئی کہ اب کوئی علامت باقی نہیں رہی ہے۔ میں نے پھر اسی دوائی کی ایک اور خوراک دی جو پچھلی بار آخری علامتوں کی حالتیں ختم شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح فلکیر یا آنکھ کے ماہر معالجوں کا بہترین مددگار ہے۔ مگر معالج کو آنکھ کے معالج کی طرح ہی بہترین طور پر دوائی تجویز کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بھی مریض کے لیے دوائی تجویز کرتا ہے۔ یہی آنکھ کے ماہر کو کرنا چاہیے۔ دوا تجویز کرنے کے بارے میں مجھے شبہ ہے کہ مہارت کے نام کی کوئی بلا ہے کیونکہ ہومیو پیتھ مریض کے لیے دوا تجویز کرتا ہے۔ وہ مریض کے لیے دوائی تجویز کرتا ہے خواہ تکلیف آنکھ میں ہو یا کان میں، گلے میں یا پھیپھڑے میں، جگر میں ہو یا کسی اور جگہ۔

کان بھی بہت سی تکلیفوں کا مرکز بنتا ہے۔ اس کے زیر اثر کان سے گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہے۔ سرد سخت سرد موسم میں کان کی تکلیف بڑھتی ہے۔ غالباً سردی، سخت سردی لگنے کی وجہ سے، گرم سرد ہونے سے، یا

موسم کے یکایک بدل کر سرد مرطوب بن جانے سے کان میں مزید تکلیف ہوتی ہے۔ جب اس کی طبیعت بہتر ہوتی ہے تو نزلے کی دوسری حالتوں کی طرح یہاں بھی رطوبت بکثرت آنے لگتی ہے۔ مگر ٹھنڈک سے اور ٹھنڈک لگنے سے رطوبت کا نکلنا قدرے گھٹ جاتا ہے اور اس حالت میں قدرے سوزش بھی آتی ہے اور حسب دستور چٹکن و سر درد بھی ہوا کرتا ہے۔ سردی لگنے پر ہر بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ نزلہ خواہ ناک میں ہو، یا آنکھ میں یا کان میں سر درد ضرور ہو گا۔ جگر کا مریض سردی سے اتنی جلدی اور لازمی طور پر متاثر ہوتا ہے کہ وہ بہترین احتیاط کرنے پر بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔ وہ سردی اور سرد ہوا سے لازمی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سردی سے گھبراتا ہے۔ اس کا بدن ڈھیلا ڈھالا اور نرم ہوتا ہے۔ آسانی سے متاثر ہو جاتا ہے۔ گرد و پیش کے اثرات کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔ اگر کان کی تکلیف ہے تو کم سننے۔ کان کے درمیان میں ناسور بننے یا کان کی درمیانی نالی کے نزلے کی شکایت ہو سکتی ہے اور ان سب کے ساتھ لازمی طور پر سر درد بھی ہو گا۔ کان کے آس پاس کے سارے غدود بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔

ناک کا نزلہ زکام تو انتہائی طور پر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بڑا ضدی نزلہ جس میں گاڑھی زرد رطوبت خارج ہو۔ ناک میں موٹے موٹے کھرنڈ جمیں۔ صبح سویرے سیاہی مائل اور خون آلودہ چھیچھڑے ناک صاف کرنے پر نکلیں۔ وہ رات کو کچھ دیر تک ناک کے راستے ہی سانس لیتا ہے۔ مگر پھر ناک بند ہو جاتی ہے اور مجبوراً منہ کے راستے سانس لینا پڑتا ہے۔ اس نے بارہا نواسیر میں فائدہ کیا ہے۔ ہومیو پیتھک معالج علامتوں کی بناء پر مطالعہ کرنے کے بعد نہایت اطمینان کے ساتھ مریض کے لئے جو دوا تجویز کرتا ہے وہ محض اس کی علامتوں کے لئے ہوتی ہے۔" وہ مریض کے لئے دوا تجویز کرتا ہے اور اسے دوا دے کر رخصت کر دیتا ہے۔ 3-4 ہفتے بعد مریض پھر لوٹتا ہے۔ وہ اپنے رومال پر پڑی کوئی سخت لیس دار چیز دکھا کر پوچھتا ہے۔" دیکھئے، ڈاکٹر صاحب میری ناک سے یہ کیا خارج ہو رہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے اس سے آپ کی دوائی کا کوئی تعلق ہے؟"

شاید آپ نہیں جانتے کہ اسے ناک کی بواسیر کی شکایت تھی۔ مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ کی تجویز کردہ دوائی مختلف نہیں ہو سکتی۔ خواہ تکلیف نواسیر ہے اور آپ کو اس کا علم تھا یا نہیں۔ آپ دوائی تجویز کئے بغیر اور کسی دوسرے طریقہ سے اس کو دور بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا آپ وہ طریقہ ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو ہومیو پیتھی نہیں جانتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک معائنہ بھی اتنی اہمیت نہیں رکھتا جتنی کہ ان لوگوں کے نزدیک جو نواسیر کے لئے دوائی تجویز کرتے ہیں اور اور مریض نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ناک کی ہڈیوں کی تکلیف، مطلب یہ کہ نزلہ زکام کافی دیر تک قائم رہا اور وہ اس قدر گہرائی تک پہنچ گیا کہ اب اس نے ناک کی ہڈیوں اور ہڈی نما ہڈیوں کو ماؤف کر دیا۔ ان میں رطوبت آ گئی۔ تب سرجن ان ماؤف ہڈیوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ ہڈی نما ہڈیوں کو نکال دیتے ہیں۔ وہ بے شمار آپریشن کرتے ہیں۔ ہر کسی پر وہی عمل ہوتا ہے۔ مگر حصول صحت کے لئے مریض کو آخرکار ہومیو پیتھی کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔ پہلے اس تکلیف سے چھٹکارا ملنا چاہیے اور اب اگر کچھ ایسی چیز رہی ہو جس کو آپریشن کے ذریعہ نکال دینا ضروری ہو تو آپریشن کرانا چاہیے۔

چہرہ بیماروں جیسا سرد اور پسینہ سے تر۔ ذرا سی محنت کرنے پر پسینہ آ جاتا ہے۔ بعض اوقات رات کو

پیشانی پر پسینہ آتا ہے۔ چہرے پر سرد پسینہ، چہرہ زرد اور بگڑا ہوا۔ جیسے اس کو کھایا پیا جزو بدن نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہم سرطان وتپ دق کی بڑھی ہوئی حالت میں دیکھتے ہیں۔ چہرہ میلا، زرد، بیماروں جیسا، پھولا ہوا، استسقائی چہرہ، چہرے پر پھنسیاں، ہونٹوں کے ارد گرد، پھنسیاں۔ ہونٹ کٹے پھٹے اور منہ خام، ہونٹ پھٹے ہوئے اور ان سے خون نکلے۔ کن پیڑ متورم اور پر درد۔ نچلے جبڑے کے غدود کا ورم کلکیریا کی تکلیف میں سارے کے سارے غدود حصہ دار بنتے ہیں۔

کلکیریا گلے کے پرانے زخموں اور چھالوں کی بے مثال دوائی ہے۔ گلے کی رنگت ہمیشہ اتنی اچھی نہیں ہوتی کہ کلکیریا تجویز کیا جاسکے۔ مگر عموماً گلے میں ایسی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ جوان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جنہیں سردی آسانی سے لگ جاتی ہے۔ مریض ابھی پچھلی سردی کے اثر سے چھٹکارا نہیں پاتا کہ دوسری بار پھر وہ اس کے پنجے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس طرح اسے گلے کے پرانے زخموں کی بیماری مل جاتی ہے۔ ممکن ہے شروع میں گلے کی علامتیں بیلاڈونا کے مشابہ ہوں۔ مگر وہ ابھی پہلے زکام سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکا کہ دوسرا حملہ ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ یہ کلکیریا کے مریض کا ایک جزو ہے۔ یعنی وہ نہایت آسانی سے سردی کا زکام کا مریض بن جاتا ہے۔ اسے ہر بار ہر ہوا میں خنکی آنے پر زکام ہو جاتا ہے۔ سرد ہوا لگنے اور مرطوب موسم میں زکام ہو جاتا ہے۔ جب بیلاڈونا کی مدد سے گلے کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں اور جونہی مریض یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب میں تندرست ہو گیا ہوں تو زکام کا دوسرا حملہ ہو جاتا ہے۔ شاید اسے 3-2 بار بیلاڈونا کی مدد سے آرام ملا ہو اور اب زکام پرانا پڑ چکا ہے۔ گلے میں چھوٹے چھوٹے سرخ داغ شاید زخم پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب جگہ پھیل جاتے ہیں یہ منہ کی چھت تک پھیل جاتے ہیں اس کے ساتھ زبان پر زخم بن جاتے ہیں۔ نرخرے میں ہر وقت خشک اور گھٹن ہوتی رہتی ہے۔ یہ دونوں طرف کی کوڑیاں (ٹانسل) اور ناک کا اندرونی آخری حصہ بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ وہاں گاڑھی زرد کف بھر جاتی ہے۔ پرانی سوزش، کوا بھی پھول جاتا ہے۔ متورم ہو جاتا ہے۔ "عضو ماؤف، متورم، سرخ اور پھولا ہوا۔" سلسلہ وار داغ، نگلنے پر گلے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خشکی اور گھٹن۔

کلکیریا کا دورہ سست ہوتا ہے۔ مندا گنی۔ جو کچھ کھائے وہ معدے میں ہی پڑا رہتا ہے۔ وہ ہضم نہیں ہوتا۔ ترش ہو جاتا ہے۔ "ترش قے" دودھ پیئے تو وہ بھی ترش ہو جاتا ہے۔ دودھ موافق نہیں آتا۔ ہضم کا فعل سست، کمزور جیسے معدے بھرا ہوا ہے۔ پھولا ہوا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اپھارہ۔ ترشی معدہ جو کچھ بھی کھائے۔ ترش ہو جاتا ہے۔ ہر چیز معدے کو خراب کرتی ہے۔ ہضم کمزور کلکیریا کے مریض کو انڈے کھانے کی زبردست رغبت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی انڈا کھانا پسند کرتے ہیں۔ جب بھی کھانا کھائیں ساتھ انڈا ضرور کھائیں گے اور لطف یہ کہ انڈا دوسری چیزوں کی نسبت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ تو شاذونادر ہی ممکن ہے کہ چھوٹے بچے انڈے کھانے کے لئے اس قدر بے تاب ہوں۔ ایسے بچے جن کے پاؤں سرد ہوں۔ ہاتھ پاؤں سوکھے ہوئے۔ سر بڑا، پیٹ بڑا، پیٹ میں اپھارہ جیسے طشتری الٹی ہوئی ہو۔ بالکل گول مول، پیٹ پھولا ہوا، ہاتھ پاؤں نازک، بدن سرد اور سردی سے بچنا چاہیے۔ پیلی جلد، پیلی، موم جیسی۔ اس کے بعد اب بھوک قطعاً بند ہو جاتی ہے، کوئی بھی چیز کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اگر تھوڑی بہت

خواہش ہوتی بھی ہے تو وہ صرف انڈا کھانے کے لئے۔ گوشت کھانے سے نفرت۔ گرم روٹی کھانے سے پرہیز۔ اس کے ساتھ غدود پھول جاتے ہیں۔ گلہڑ، اپھارہ ترش تے۔ دست جس سے کھٹی بو آئے۔ یعنی تیز بو آئے۔ ترش بو، خصوصاً بچوں کی حالت میں۔ جو بچے دودھ پر رہتے ہیں انہیں غیر ہضم دودھ پاخانے کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔ دست اس قدر ترش ہوتا ہے کہ وہ سب نہایت تیز ہوتا ہے کہ حتیٰ کہ اعضاء متعلقہ میں خراش، و رگڑ پیدا کرتا ہے۔

جن حصوں پر تولیہ رہتا ہے۔ وہاں زخم بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات پیٹ بھی سوکھ جاتا ہے۔ ہوا خارج ہوتی رہتی ہے اور پیٹ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ مگر عموماً اپھارے کی وجہ سے تنا رہتا ہے۔ جب پیٹ ڈھیلا ہو تو پیٹ کو ٹٹول کر دیکھا جا سکتا ہے کہ وہاں چھوٹی چھوٹی گانٹھیں موجود ہیں۔ لمف غدود سخت ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات انہیں سکڑے ہوئے پیٹ میں ٹٹول کر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ تپ دق کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ چونے والے جسم کا قدرتی خاتمہ ہوتا ہے۔ انتڑیوں کے غدود کے تپ دق کی صورت میں اسی کے ساتھ ہی انتڑیوں کے دوسرے غدود بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ چھوٹی انتڑیوں کے غدود میں تپ دق کا مواد جمع ہو جاتا ہے۔ دست آنے لگتے ہیں، ترش پانی سے پتلے دست، بتدریج سوکھنا، خصوصاً ہاتھ پاؤں۔ ہر بار سردی لگنے سے مندا گنی بڑھتی ہے۔ ترش تے بڑھ جاتی ہے۔ دست جو رکنے نہ جا سکیں۔ کیونکہ ہر بار سردی لگتے ہی دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب حملہ شدت سے اور حال کا ہو تو عموماً ڈلکامارا سے آرام آ جاتا ہے۔ مگر یہ جب بار بار آتے ہوں تو پھر ڈلکامارا کام نہ دے گا اور تب جو دوائی کام کرے گی کلکیریا ان میں سے ایک ہوگا۔

یہ پرانی اور دائمی قبض کی بھی نہایت مفید دوائی ہے۔ اگر معمولی دست ہوں تو پاخانے کی رنگت سفید ہو گی اور اگر قبض موجود ہو تو پاخانہ سفید یا چاک جیسا سفید ہوتا ہے۔ جو بچے دودھ پر رہتے ہیں آپ کو ان میں سفید یا پیلا پاخانہ ملے گا۔ اس کی وجہ دودھ ہے مگر جب بچے دودھ پر نہ رہتا ہو اور معمولی خوراک پر رہتا ہو تو پاخانے میں پت نہیں رہتی اور اس کی رنگت ہلکی ہو جاتی ہے۔ زرد یا سفید ہو جاتی ہے۔ قبض کی حالت میں پاخانے کی رنگت عموماً نہایت ہلکی ہوتی ہے اور سخت ہوتا ہے۔

اس میں ایک طرح کی مندا گنی پائی جاتی ہے۔ خمیر بنتا ہے جو کرم بننے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ کلکیریا کے بچے اکثر چنونوں کی تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں۔ پاخانے میں اور تے میں کرم نکلتے ہیں۔ کلکیریا اس مندا گنی کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ اب کرم آنے بند ہو جاتے ہیں۔ علامتیں مٹ جاتی ہیں۔ دراصل یہ حیرانی کی بات ہے کہ یہ کرم کہاں چلے جاتے ہیں۔ ہومیو پیتھک معالج کا مقصد کرم تباہ کرنے والی دوائی دینا نہیں ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ معدے کو درست کر دے تاکہ کرم پیدا ہی نہ ہوں اور یہ حقیقت ہے کہ جب معدہ اور انتڑیاں درست ہو جاتی ہیں تو پھر یہ کرم پیدا نہیں ہوتے۔ ان کا پاخانے کی راہ نکلنا رک جاتا ہے۔ یا وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ یا ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ انہیں دوائی دے کر مارنا، کرم مارنے والی دوائی کا استعمال کرانا میرے خیال میں برائی کو بڑھانا ہے۔ کیونکہ اس سے مندا گنی بڑھتی ہے۔ جسم میں جو ہیجان آیا ہوا ہے اور بڑھانا ہے۔ معدے اور

مقعد کے کرموں کے بارے میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ اگر ان کی مدد کی جائے تو سارے کیڑے باہر نکل آتے ہیں۔ اگر انتڑیوں میں نقص رہ جائے گا تو وہ کیڑے برابر بنتے اور پھلتے پھولتے رہیں گے۔ پچھلے 20 برس میں کم از کم 25 بار میں نے کلکیریا کی مدد سے کیچوے باہر نکالے ہیں اور ان میں سے بیشتر حالتوں میں مجھے ان کی موجودگی کا قطعاً علم نہ تھا۔ مگر میں نے وہ محض مریض کے لئے تجویز کی تھی۔ مجھے ان کیڑوں کا پتہ نہ تھا۔ یہی بات اور بھی بہت سی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ مگر اس کا اثر زیادہ ہے۔

جنسی طور پر کلکیریا کا مریض کمزور ہوتا ہے۔ عموماً اعضاء مخصوص ڈھیلے اور کمزور ہوتے ہیں۔ بعض اوقات نفسانی خواہش کا زور ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ لیکن عموماً کمزور ہوتا ہے یعنی کمزور اس طرح کہ مباشرت کے بعد کمر میں کمزوری آتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری بڑھتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر سمجھتا ہے۔

عورت کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ جسمانی کمزوریوں کا حال معلوم کرلیں گے کہ عموماً کلکیریا کی مریضہ بانجھ ہوتی ہے۔ وہ بہت تھکی ماندی اور سست ہوتی ہے۔ بچہ پیدا کرنے کے قطعاً نااہل، مرد کی طرح اسے بھی مباشرت کے بعد سخت کمزوری آتی ہے۔ پسینہ آتا ہے، جاگتی رہتی ہے اور ہر بار جماع کرنے کے بعد کمزوری آتی ہے۔ اعضاء ڈھیلے، بچے دانی نیچے لٹک جاتی ہے۔ یہ احساس جیسے اعضاء باہر نکل آئیں گے۔ مردانہ وزنانہ اعضاء تناسل کی عام کمزوری اور ڈھیلا پن۔

کلکیریا میں سے بنانے کا بھی عام رجحان ہے۔ لٹکنے والے سے بھی بنتے ہیں۔ ان سے آسانی سے خون گرتا ہے۔ وہ نرم اسفنج جیسے نرم ہوتے ہیں۔

کثرت حیض، ماہواری کے دنوں میں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتی ہے۔ لہٰذا کمزوری آنا بھی قدرتی بات ہے۔ عموماً ہر تیسرے ہفتہ حیض آجاتا ہے اور ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے۔ ماہواری کا وقت بڑی جلدی آجاتا ہے، بہت دیر تک رہتا ہے اور خون بڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں کلکیریا ہمیشہ ہی کام کرتا ہے۔ تاوقتیکہ علامتیں نہ ملتی ہوں اور ان کی مجموعی حیثیت کلکیریا کے مریض کا حلیہ مکمل نہ کردیں۔ شاید بعض وقت آپ کے دماغ میں یہ خیال آئے کہ جب کلکیریا کی پانچ چھ اہم علامتیں موجود ہیں تو کلکیریا دینے سے کام چل جائے گا۔ فرض کرلو کہ پانچ چھ علامتیں کلکیریا کی موجود ہیں مگر مریض کا حلیہ پلساٹیلا کا ہے تو کیا آپ یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ کلکیریا دینے سے فائدہ ہوگا؟ فرض کرلو مریض ہمیشہ گرم چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ زیادہ کپڑے پہننا بھی پسند نہیں کرتا۔ ٹھنڈی کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اب اگر آپ کو اس میں کلکیریا کی ایک درجن اہم اور رہنما علامتیں بھی ملتی ہوں تو وہ لازمی طور پر ناکام رہے گا۔ جب تک آپ خاص علامتوں کو عام علامتوں سے نہیں ملائیں گے اور عام علامتوں کو خاص علامتوں سے نہ ملائیں گے اور جب تک آپ کی تجویز کردہ دوائی اندر سے باہر کے رخ آنے والی علامتوں سے نہ ملتی ہو، عام اور خاص باتیں نہ ملتی ہوں، آپ مریض کو راحت ملنے کی امید نہ رکھیں۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ صرف اہم علامتوں کے سہارے دوائی تجویز مت کرو۔ بلکہ مریض کی عام علامتوں کے

سہارا ہے۔

ڈھیلے پن کی یہ عظیم علامت جو کلکیریا کے ہر ایک مریض میں پائی جاتی ہے۔ لیکوریا کی تکلیف میں پائی جاتی ہے۔ بکثرت رطوبت، گاڑھی اور متواتر رطوبت، جو دن رات جاری رہے۔ لیکوریا کی یہ رطوبت جہاں سے گزرتی ہے جلد پر رگڑ ڈال دیتی ہے۔ کھجلی اور جلن پیدا کرتی ہے۔ ایک ماہواری سے دوسری ماہواری تک لیکوریا جس میں "گاڑھی اور پیلی رطوبت" خارج ہو۔ اکثر اوقات لیکوریا کی یہ رطوبت ماہواری کے ساتھ ہی ملحق رہتی ہے۔ "رحم کا مسہ" لیکوریا کی وجہ سے "رحم میں جلن ودکھن، خام اور خارش" بوجھ اٹھانے کی وجہ سے، جوش سے، صدمہ سے یا پٹھوں پر زور پڑنے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اس میں ڈھیلے پن اور کمزوری کی ایسی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ پٹھوں پر دباؤ ڈالنے کی نااہلیت، یا جسمانی اور دماغی کام کرنے کی نااہلیت۔

ایام حمل کی شکایتوں میں بھی ڈھیلا پن اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ اسقاط حمل کا اندیشہ، بچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری اور پسینہ آنا۔ بچے کو دودھ پلانے سے آئی کمزوری۔

کلکیریا میں درد کے بغیر آواز بگڑ جاتی ہے۔ آواز کی رگیں تھک جاتی ہیں اور اب زیادہ حرکت برداشت نہیں کر سکتیں۔ فالج کی سی کمزوری۔ بعض اوقات نرخرے سے کف بکثرت خارج ہوتی ہے۔ نرخرے میں خراش اور کمزوری۔ اس میں بیلاڈونا اور فاسفورس کی طرح جلن اور کچا پن نہیں پایا جاتا۔ بلکہ بغیر درد کے خراش گلو۔ فاسفورس میں درد ہوتا ہے۔ اور بیلاڈونا میں بہت زیادہ درد ہوتا ہے۔ مریض درد محسوس کئے بغیر بول نہیں سکتا۔ مگر کلکیریا کا مریض حیران ہوتا ہے کہ آواز تو بیٹھ گئی ہے مگر اس میں درد نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں قوت حس نہیں ہے۔ یہ بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ اس میں دق کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ دھیان رکھیں کہیں دق کے ساتھ ورم نرخرہ تو نہیں آ رہا۔ اگر کلکیریا کافی وقت پہلے دیا جائے تو یہ اس رجحان کو روک دیتا ہے۔ اس نے دق کے ساتھ نرخرے کے ورم میں فائدہ پہنچایا ہے۔ بلغم کی بہت زیادہ گڑگڑاہٹ، گڑگڑاہٹ کے ساتھ سانس لے، کھڑکھڑی، مطلب یہ ہے کہ سانس کی بڑی نالی میں، نرخرے میں ہوا کی باریک نالیوں میں اور چھاتی میں کف بہت زیادہ ہے۔ انتہائی دم کشی، تنگی سانس، سانس کی تنگی سیڑھیاں چڑھنے سے اور سامنے کی ہوا میں چلنے سے بڑھتی ہے۔ جس کسی کام میں محنت کرنا پڑے اس میں سانس کی تنگی ضرور ہوگی۔ اس طرح کی سانس کی تنگی دمہ میں، دل کی کمزوری میں، چھاتی کی کمزوری میں اور جب تپ دق کا اندیشہ ہو، پائی جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کی یہ حالت آپ سانس کی رفتار سے معلوم کر سکتے ہیں۔

کیونکہ تپ دق ہونے والا ہوتا ہے۔ وہاں اس طرح کی تھکان اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ وہ اس قدر تھکا ہوا ہوتا ہے کہ سانس تک لینے کی جرات نہیں کرتا۔ وہ نہایت آسانی سے تھک جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو سیڑھیاں چڑھنے میں، پہاڑ پر چڑھنے میں اور ہوا کے رخ چلنے سے کمزوری آتی ہے۔

چھاتی کی تکلیف کلکیریا کے استعمال کا بہترین دائرہ اثر ہے۔ خون تھوکنا، بہت دیر تک کھانسی آئے۔ گاڑھی زرد بلغم بکثرت خارج ہو حتی کہ پیپ بھی نکلے۔ زخم یا ناسور، سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی آئے۔ جب چھاتی کی تکلیف کا اندیشہ لاحق ہو چکا ہو تو بدن سوکھنے لگتا ہے، بدن زرد پڑ جاتا ہے۔ سردی

سے گھبراتا ہے۔ موسمی تبدیلیوں سے، سرد ہوا سے، مرطوب موسم سے اور ہوا سے گھبراتا ہے۔ سردی زکام ہوتا ہے اور وہ چھاتی تک اثر کرتا ہے۔ اعضاء بتدریج سوکھتے چلے جاتے ہیں۔ ہمیشہ بہت زیادہ تھکا رہتا ہے۔ یہ خاص جسمانی بناوٹ کی اس کمزوری کے مشابہ ہے جو تپ دق آنے سے پہلے یا اس کے دوران میں موجود رہا کرتی ہے۔ یہ مریض کی سردی زکام میں مبتلا ہونے سے حفاظت کرتا ہے کہ اس بیماری کی ابتداء ہے۔ مریض کلکیریا کھانے کے بعد اپنی حالت میں سدھار محسوس کرتا ہے، یہ اس کی عام صحت میں بہتری لاتا ہے حتی کہ دق کے مواد کو ٹھوس بنا دیتا ہے۔ یہ اس مواد کو جو نرم حالت میں ہوتا ہے، ٹھوس بنا دیتا ہے اور بہت دیر بعد چھاتی میں رسولیاں پائی جاتی ہیں۔

مریض بہت دنوں تک زندہ رہتا ہے اور اس کی حالت سدھر جاتی ہے۔ اس کو عام تندرستی کی حالت نصیب ہو جاتی ہے، حالانکہ اس کے بدن میں دق کا کافی مواد موجود تھا۔ بلا شک جو شخص دق کی حالت میں بہتر ہو سکتا ہے تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ زندہ رہے گا۔ یہ امید مت کرو یا اس خوش فہمی میں مت رہو کہ تپ دق کا مریض راضی ہو سکتا ہے۔ ہم ہر روز ہی دیکھتے ہیں کہ نئے نئے شخص دق کو راضی کرنے کی اکسیریں ایجاد کرنے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ جس شخص کو تپ دق کی حقیقت کا علم ہے وہ اس قسم کی باتوں اور دعوؤں پر یقین نہیں کرتا اور یقیناً میں اس شخص کے لئے ادب سے سر جھکا نہیں سکتا جو تپ دق کو راضی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ یا تو پاگل ہے اور اس سے بھی بری حالت میں کچھ اور۔ عموماً وہ اسطرح کے جھوٹے دعوے کی آڑ میں روپیہ بنانے کی فکر میں ہے۔ جس شخص کو تپ دق کے بارے میں تھوڑی بہت واقفیت ہے وہ سمجھ بوجھ کر دنیا کے سامنے اس کا اکسیر علاج پیش کرنیکا دعویٰ کر سکتا۔ ہم چاہتے ہیں ایسی حرکتوں کا اعادہ نہ ہو۔ اسی لئے کلکیریا پیش کرتے ہیں۔ کف کا ذائقہ میٹھا میٹھا ہوتا ہے جیسا کہ فاسفورس اور سٹانم میں ہوتا ہے۔ کف کی رنگت سفید، زرد اور گاڑھی ہمیں یہاں ساری عام علامتیں مل سکتی ہیں۔ مثلاً دھن، نزاکت، مختلف قسم کے درد، سستی، تھکان اور اسی طرح کی دیگر بہت سی علامتیں جو لاتعداد ہیں مگر قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ جب آپ کو اس قسم کے درد ملیں اور آپ ان کا احتیاط سے مطالعہ کریں تو ان علامتوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ آپ کو لازمی طور پر کلکیریا کی مخصوص جسمانی بناوٹ کا اس کی خاصیت اور ماہیت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

ریڑھ کی علامتیں بھی ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کمزوری، ہر طرح کی کمزوری۔ کلکیریا کے مریض کی کمر اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ وہ جب کرسی پر بیٹھتا ہے تو نیچے ہی نیچے کھسکتا ہے۔ وہ کرسی میں چھاتی ابھار کر سیدھا نہیں بیٹھ سکتا۔ گدی کو تکیہ پر رکھ کر آرام کرتا ہے۔ کرسی کی پیٹھ اور گدی باہمی طور پر مل جاتی ہیں۔ ریڑھ کمزور، دکھن، گردن کے غدود متورم۔ ریڑھ کی تکلیف اس جگہ نمایاں ہوتی ہے جہاں چوٹ لگی ہو۔ وہاں جلد ہی ہڈی کی قدرتی بناوٹ شکل میں بگاڑ آ جاتا ہے۔ ہڈی جھک جاتی ہے۔ شاید آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ ایسی حالتوں کے ابتدائی مرحلے میں ہی کلکیریا کا استعمال کرایا گیا تو کسی قسم کے مصنوعی سہارے بغیر ہی ہڈیاں سیدھی ہو جاتی ہیں۔ آپ اس کو پیٹھ کے بل بستر پر لٹا دیں۔ اس کی علامتوں کا مطالعہ کر کے مناسب دوائی دیں۔ جو بعض حالتوں میں کلکیریا ہی ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد آپ دیکھیں گے کہ کراہنا، ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا رک گیا ہے اور اب نہاتا دھوتا تن کر بیٹھتا ہے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو کلکیریا کے زیر اثر

اسی طرح کے حیرت انگیز کرشمے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

ہاتھ پیروں میں وہ سب طرح کے گٹھیاوات ملتے ہیں جن کا وجود یہاں ممکن ہے۔ جوڑوں کا درد اور جوڑوں کا بڑھ جانا۔ چھوٹے جوڑوں خصوصاً ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں کا درد۔ ہر بار سرد ہوا لگنے سے، ہر بار جب ہوا میں ٹھنڈک آئے۔ خصوصاً جبکہ ہوا سرد مرطوب ہو تو گٹھیاوات کی تکلیف بڑھتی ہے۔ پاؤں عموماً ہمیشہ سرد اور سرد مرطوب رہتے ہیں۔ ماسوائے اس وقت کے جبکہ مریض بستر میں ہو اور جسم کے باقی حصہ کی نسبت پیروں پر کپڑا زیادہ ہو تب پیروں میں گرمی آتی ہے اور یہ بعض اوقات جلن کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اس طرح پاؤں رات کو جلتے ہیں مگر عموماً پاؤں اس قدر سرد ہوتے ہیں کہ مریض کو باقی جسم کی نسبت پیروں پر زیادہ کپڑا اوڑھنا پڑتا ہے۔ پاؤں سرد تر، دیر میں چلے۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کو سنبھال نہ سکے۔ اعضاء کی اکڑن، گٹھیاوات کی حالتیں، کلکیریا کی حالت میں اکڑن ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ جب چلنا شروع کرے تو سارے جوڑوں میں اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ اگر موسم ٹھنڈا ہو جائے اور اس ٹھنڈک کے ساتھ بارش بھی ہو جائے تو کلکیریا کے مریض کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈک سے، اکڑن سے گٹھیاوات کی تکلیف بڑھتی ہے۔ جب بھی کسی موسم میں ٹھنڈک بڑھے تو گٹھیاوات کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

نیند میں بھی بھاری خلل پڑتا ہے۔ نیند بہت دیر میں آتی ہے۔ بعض اوقات آدھی رات کے بعد 4-3 بجے تک بھی نیند نہیں آتی۔ طرح طرح کے خیالات کی بھرمار، آنکھ بند کرتے ہی خوفناک چہرے دکھائی دیں۔ دانت پیستا ہے۔ بچہ سوتے سوتے چباتا ہے، نگلتا ہے اور دانت پیستا ہے۔ رات کے بیشتر حصہ میں نیند نہیں آتی۔ رات کو بستر میں پیر سرد رہتے ہیں۔

کلکیریا آرسینیکوسا *(CALCAREA ARSENICOSA)*

چونکہ یہ دوائی نہایت اچھی طرح آزمائی ہوئی اور گہرائی تک اثر کرنے والی دوائیوں کا کیمیاوی مرکب ہے۔ لہٰذا آپ فوراً سمجھ جائیں گے۔ کہ اس کا اثر بڑی دیر تک قائم رہتا ہے۔ یہ جسم میں بہت دیر تک کام کرتی رہتی ہے اور بہت سی پرانی بیماریوں میں بخوبی موافق پڑتی ہے۔ درحقیقت یہ اتنی گہرائی تک کام کرتی ہے کہ مرگی کے بعض نہایت ضدی کیسوں میں بھی اس نے آرام کیا ہے، اس نے اس طرح کے کیسوں میں کام کر کے اپنا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ انتہائی جسمانی اور ذہنی کمزوری، لرزے اور لقوے کی کمزوری۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ میرا جسم نہایت ہلکا ہے اور میں ہوا میں تیر رہا ہوں، غشی کے دورے، مرگی کے تشنج جبکہ دل میں سرسراہٹ، نمایاں کمزوری، سستی۔ دل میں درد۔ جان نکل جانے کے احساس کے بعد تشنج آئے۔ کمزوری یا سر میں چکر۔ یا ایسا اندھا پن جو دو چار سیکنڈ جاری رہے۔ دل کے دروازوں کی تکلیف کے ساتھ تشنج عام طور سے تکلیف رات میں یا شام کو بڑھتی ہے۔ مریض سردی سے گھبراتا ہے یعنی اس میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں سے پرہیز کرتا ہے۔ مریض سردی سے گھبراتا ہے یعنی اس میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں آرسینکم کی طرح جلن کیساتھ بہت سے درد ہوتے ہیں۔ اس نے پیشاب میں چربی آنے کی تکلیف کو ابتدائی مرحلے میں ٹھیک کیا ہے۔ پانڈو میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ استقاء اس کی بڑی

خوبی ہے جیسا کہ آرسینکم اور کلکیریا میں بھی پائی جاتی ہے۔ ذرا سی محنت سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے غشی آتی ہے، دھڑکن ہوتی ہے۔ وہ متلی اور کمزوری آتی ہے۔ عموماً جسم کے بائیں حصہ پر اثر ہوتا ہے۔

عموماً مندرجہ ذیل ذہنی علامتیں اس کے استعمال کے لئے رہنمائی کرتی ہیں۔ غصہ اور وہ شکایتیں جو غصہ اور کڑھنے سے نمودار ہوں۔ شام کو رات کو، بستر میں، جب سردی سے کانپتا ہو اور جاگنے پر بے تابی کا احساس۔ اندیشہ، خصوصاً مستقبل کے بارے میں، اپنی نجات کے بارے میں۔ نکتہ چینی کا رجحان دوسروں کے ساتھ مل بیٹھنے کی خواہش۔ جاگنے پر کند ذہنی۔ دماغی یکسوئیت کی نااہلیت۔ وہم، مردے دیکھے۔ آسیب زدہ، بھوت پریت دیکھے۔ قیاسی چہرے دکھائی دیں۔ عجیب وغریب شکلیں دیکھے۔ آگ دکھائی دے۔ یہ سب باتیں رات کو اور آنکھ بند کرنے پر بڑھتی ہیں۔ صحت یاب ہونے اور نجات حاصل کرنے سے ناامید، غیر مطمئن، جوشیلا، رات کو موت کا خوف، تنہائی میں ڈرے، پاگل پن کا اندیشہ خوشی سے لاپروا، پاگل پن، دھلمل مزاجی، چڑچڑا اور سنجیدہ، زندگی سے بیزار، اکتایا ہوا، یادداشت کمزور، شرارت پسند، ضدی، ذکی الحس، تنگ مزاج، انتہائی بے چین۔ خصوصاً رات کو، بستر میں کروٹیں بدلے۔ گرمی کے وقت اور دوران حیض بھی بے چین رہتا ہے۔ شام کے وقت اور بخار میں انتہائی غمگین۔ یونہی چونک اٹھے، شرمیلا پن، رات کو رونے لگے۔

سر کی طرف خون کا زبردست دورہ، اس کے ساتھ سر میں چکر اور عام تشنج، اس نے بہت سے پرانے سر دردوں کو ٹھیک کیا ہے۔ اس کے سر درد کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مریض جس کروٹ لیٹتا ہے، سر درد بھی اسی کروٹ آ جاتا ہے۔ اس وقت سر کے دوسرے حصہ میں درد نہیں رہتا۔ مریض جیسے جیسے پہلو بدلتا ہے درد بھی اسی طرح بدلتا رہتا ہے۔ مگر اس کے کبھی سر درد اسی طرح نہیں ہوتے، ان میں اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی مگر انوکھی علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً سر درد دماغی کام کرتے وقت گھٹ جاتا ہے۔ مگر بعد میں بڑھ جاتا ہے۔ چہرے، آنکھ کے پپوٹے، کنپٹی اور کان کی سوجن جس میں رطوبت آتی ہو۔ چہرے اور کھوپڑی کا اکیزیما۔ سرد رو، چہرہ پیلا، بیماروں جیسا اور پھولا ہوا، زکام بہتا ہوا، چھینکیں آئیں۔ خوراک سے نفرت مگر ٹھنڈے پانی کی پیاس، کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں آئیں اور قے ہو جائے۔ معدے میں ذرا سی بے احتیاطی سے گڑ بڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً دودھ پینے سے اور ٹھنڈی روٹی کھانے سے، سرد پانی پینے کے بعد معدے میں درد، کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ کا احساس شراب پینے کے بعد رانوں میں درد، ترشی معدہ اور لار گرے۔ معدے میں بے تابی اور جلن۔ معدے میں چبھن کے ساتھ درد۔ معدے میں درد جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہو۔ کترن، پیٹ اور معدے میں اپھارہ، اس نے معدے کے زخم بھی ٹھیک کئے ہیں۔

گردوں میں انتہائی دکھن، پیشاب مقدار میں کم اور جلن کے ساتھ اترے۔ اس میں البیومن (چربی) اور گھچڑے آئیں۔ محنت اور شراب پینے کے بعد پڑھے میں درد۔

اپاز (خراش) پیدا کرنے والا زرد رنگ کا لیکوریا۔ لیکوریا کی رطوبت نہایت سخت بدبودار اور خون ملی ہوئی۔ لیکوریا کی اس بدبودار رطوبت کے لئے اس کا کالی آرسینکم اور کالی فاسفورکم سے مقابلہ کریں۔ یہ بچہ دانی کے سرطان میں مفید ہے جبکہ جلن وخراش پیدا کرنے والی خون ملی رطوبت خارج ہوتی ہو، جب علامتیں

موافق ہوں تو یہ ماہواری کو بحال کر دیتا ہے۔ بے قاعدگی حیض مثلاً کثرت حیض، قلت حیض، بار بار ماہواری ہونا اور بہت دیر تک جاری رہنا۔ ماہواری نزدیک آئے تو درد شروع ہو جائے کثرت حیض، بچے دانی اور رحم میں جلن کے ساتھ درد۔

نرخرے میں پیچھے کے رخ کھنچاؤ، جیسے کوئی دھاگے سے کھینچ رہا ہے۔ نرخرے میں خشکی۔ مرگی کا دورہ آنے سے پہلے آواز دب جاتی ہے۔ رات کو بستر میں دھڑکن ہو اور دم گھٹنے لگے۔ مرگی کا دورہ ہونے سے پہلے چھاتی میں جلن کے ساتھ گرمی اور دل میں درد۔ خون کی رگوں میں چبھن۔ خصوصاً سر اور کمر میں۔ جس کی وجہ سے بستر چھوڑنا پڑے۔ دھڑکن کے ساتھ دل میں درد، درد دل۔ دل میں درد جیسے دل کو کسی نے پکڑ لیا ہے۔ چہرے کی گرمی کے ساتھ دھڑکن۔ ذرا سے جوش یا محنت سے دھڑکن ہونے لگے۔ یہ دھڑکن شام کو اور رات کو بڑھتی ہے۔ نبض کا ہر چوتھا جھٹکا محسوس نہیں ہوتا۔ نبض کی چال تیز۔

سخت سر درد جو کندھوں اور ریڑھ کی آخری ہڈیوں تک محسوس ہو، کمر درد جو بازوؤں تک پہنچے۔ چھاتی کا درد بازوؤں تک پھیل جاتا ہے۔ ہاتھوں پیروں کی سوجن جس میں رطوبت بھی ہو۔ پیروں کی کمزوری۔

خوف ناک خوابوں کی وجہ سے نیند حرام ہو جاتی ہے۔ دھڑکن اور دم گھٹنے لگے۔ رات کے پچھلے حصہ میں جاگتا رہے اور پسینہ آئے۔

اگر آرسینیکم اور کلکیریا کارب کو ذہن نشین کرنے کے بعد اس حیرت انگیز دوائی کا مطالعہ کیا جائے تو وسیع تر واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اونچی طاقتوں میں اس کے مزید تجربے کئے جانے کی ضرورت ہے۔

کلکیریا فلوریکا (CALCAREA FLOURICA)

چونے اور فلورک ایسڈ کا یہ کیمیائی مرکب ایک ایسی مرکب دوائی ہے جس کے اوصاف اور خاصیت بالکل جدا ہیں۔ کسی کو مذکورہ بالا دونوں دوائیوں میں سے کسی ایک یا دونوں کے خواہ کتنی ہی خوبیاں یاد ہوں، وہ اس مرکب کی خصوصیتوں کے بارے میں کسی قسم کی پیش گوئی نہیں کر سکتا۔ میرا اشارہ ہے رطوبت والے سخت غدود۔ رگ و ریشوں اور ہڈیوں کے نقص کو اس کی ٹھیک کرنے کی اہلیت کی طرف پٹھوں کے غلاف کی گانٹھ، ہڈیوں کے غیر معمولی ابھار، غدود کی پتھر کی طرح سختی، ہڈیوں کے غلاف میں رطوبت، ہڈی نما ہڈیوں میں چاول جیسے دانے پڑنے کی تکلیف میں اس نے اس وقت حیرت انگیز فائدہ کیا ہے جبکہ علامتوں کا فقدان تھا۔ بلا شک یہ اس حالت میں کام کرتی ہے جبکہ علامتیں موافق و مطابق ہوں مگر اس کو مزید آزمانے کی ضرورت ہے تا کہ اس کی وحدت قائم کی جا سکے۔

گھٹنے کی خلا میں بار بار ریشے جمع ہونے کی تکلیف میں ایک بار چاقو کی مدد لی گئی مگر تکلیف پھر لوٹ آئی اور یہ ابھار کیلے کے برابر ہو گیا۔ ٹانگ کھنچ کر 45 درجہ کا زاویہ بن گیا۔ گھٹنا ہلانا ناممکن ہو گیا۔ کیس کی علامتوں اور پھوڑے کی سختی کی بنا پر یہ دوائی تجویز کی گئی۔ پھوڑا بتدریج گھٹ گیا، گھٹنا معمول پر آ گیا اور حسب دستور پہلے کی طرح ہی کام کرنے لگا۔ مریض بچہ تھا اور پیدائش سے تندرست تھا۔ وہ اب تک اس تکلیف سے پوری طرح بری ہے۔ آج اسے آرام آئے دس برس گزر چکے ہیں۔

اس کا مریض سردی سے، سرد ہوا سے، موسمی تبدیلیوں سے اور مرطوب موسم سے گھبراتا ہے۔ علامتیں حرارت سے اور گرم سینک سے گھٹتی ہیں۔ مگر آرام کے وقت بڑھتی ہیں۔

جوڑوں کے درد میں یہ نہایت مفید ہے۔ خصوصاً جبکہ پیشاب مقدار میں زیادہ اور پیلا آتا ہو دست بھی آتے ہوں۔ مریض غمگین اور بہت وہمی رہتا ہے۔ اس دوائی نے بچے کی کھوپڑی کا ایسا پھوڑا بھی ٹھیک کیا ہے جو اپنی جگہ بدستور رہتا تھا۔ بینائی کا کام کرنے کے بعد آنکھ کے سامنے دھندلا پن آ جائے۔ موتیابند، یہ انگوری پردے کے زخم کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ زخم کے کنارے سخت ہوں۔ چھوٹے چھوٹے سخت داغ اور آشوب چشم بھی اس نے ٹھیک کیا ہے۔ اس نے نواسیر اور ناک سے گاڑھی زرد سبز رطوبت کے اخراج کو ٹھیک کیا ہے۔ بدبودار پرانا نزلہ۔ دانتوں پر چکنے مادے کی کمی۔

گلے میں درد، زخم اور دانے جو ٹھنڈک سے بڑھیں اور گرم پانی پینے سے آرام ملے۔ درد رات کو بڑھتا ہے اس سے بڑھے ہوئے سخت ٹانسل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ بریٹا کارب ناکام رہا ہو۔

رات کو جگر میں درد جو کہ درد والے پہلو لیٹنے سے بڑھے اور حرکت سے گھٹے۔ جگر میں گھٹن کے ساتھ درد جو چلنے سے کم ہو۔

جوڑوں کے درد والوں کے دست۔ مقعد میں خارش اور بواسیر، مسے انتہائی تکلیف دہ اور سخت ہوں۔ خونی بواسیر، بھگندر، قبض۔

پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ سخت بدبودار، جب پیشاب کرے تو راستے میں سخت جلن ہو۔ خصیے متورم، سخت گانٹھ دار غوطے، رحم کی رگوں میں گرہ پڑ جائے۔ بچہ دانی میں ریشہ دار پھوڑا۔

چھاتیوں میں سخت گانٹھیں۔

نرخرے میں خشکی اور سرسراہٹ۔ بار بار آواز کی رگوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ زور زور سے پڑھنے سے کھرکھری، کھانا کھانے کے بعد کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ ٹھنڈی ہوا میں اور نرخرے میں سرسراہٹ ہونے سے بھی اسی طرح کی کھانسی آتی ہے۔

اس نے آٹھویں پسلی کے زاویہ پر ہڈی کے غیر معمولی و غیر قدرتی ابھار کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ اس سے کمر درد میں بھی آرام آیا ہے جو آرام کے وقت بڑھتا تھا اور حرارت سے گھٹتا تھا۔ رسٹاکس کے ناکام رہنے کے بعد یہ کام کرتا ہے۔ کمر میں درد جو آخری اور دمچی ہڈی تک پہنچے۔

گردن کے غدود متورم۔

برے برے خواب، نیند جس میں بشاشت حاصل نہ ہو، خواب میں بستر میں اچھل پڑے۔ ہیپ آنے میں یہ سلیشیا کے مشابہ ہے۔

کلکیریا فاسفوریکا (CALCAREA PHOSPHORICA)

بہت سے بچوں کو جب وہ بڑھتے ہیں اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب سر کی ہڈیاں بڑی سستی سے بڑھ رہی ہوں، یا باقی جسم کی انگلیٹ (نشوونما) کے ساتھ ساتھ نہ بڑھ رہی ہوں تو اس دوائی کی

ضرورت ہوتی ہے۔ جب بچے کا گوشت پوست سوکھ رہا ہو۔ کوئی کام کرنا دیر میں سیکھتا ہو، چلنا دیر میں سیکھتا ہو، یا اس کی ٹانگیں اتنی مضبوط نہ ہوں کہ بدن کا بار سنبھال سکیں یا اس کی ذہنی ترقی سست ہو تو اس دوائی پر بھی غور کرنا چاہیے (جیسا کہ برائٹا کارب، بوریکس، فاسفورک ایسڈ، نیٹرم میور اور کلکیریا کارب) ڈھیلے ڈھالے مرجھائے ہوئے، سوکھے ہوئے بچے، ہڈی کا ٹوٹنے کے بعد نہ جڑنا اور پھولے ہوئے اس کی تسلیم شدہ علامتیں ہیں۔ اس سے ناک، مقعد اور بچے دانی کے مسے ٹھیک ہوئے ہیں۔ اس نے گردن، ران اور پیٹ کے متورم غدود کو بھی فائدہ پہنچایا ہے۔ ہڈیوں کا ٹیڑھا ہونا اس کے ساتھ کھوپڑی کے جوڑ کھلے اور دست خصوصاً سوکھا مسان میں۔ جوڑوں اور اعضاء میں گٹھیاوات کے درد جو سرد موسم میں یا جب بھی موسم میں ٹھنڈک آئے، بڑھیں۔ پہلی موسم ہی جلد، خون کی کمی، جو بچے بڑی جلدی جلدی بڑھ رہے ہوں ان کو رات کو درد بڑھے۔ تپ دق کے مریض۔ ہڈیوں کی بیماریاں۔ زخم آسانی سے بن جائیں، خارش اور جلن والی پھنسیاں۔ سردی سے گھبراہٹ جھٹکے سے گھبرائے۔ درد ہوتے ہیں جیسے گولی لگتی ہو۔ کھنچاؤ کے ساتھ تکلیف دہ جلن اور اکڑن کے ساتھ سردی لگتی ہے جو سارے جسم کو ہلا دے اور نیچے اترے۔ شام کو خشک گرمی، رات کو بکثرت پسینہ۔

اس دوائی کی شکایتیں عموماً آرام کے وقت بہتر ہو جاتی ہیں اور حرکت کے وقت بڑھتی ہیں اور زیادہ محنت سے بری طرح بڑھتی ہیں۔ بستر میں حرکت کرنے سے بدن میں اکڑن کا احساس۔ عام جسمانی کمزوری، بہت جگہ بے حسی، بدن کانپتا ہے۔ خوف سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ دھڑکن ہونے لگتی ہے۔

بجلی کی طرح کے جھٹکے۔ یہ جھٹکے اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ مریض کھڑا نہیں رہ سکتا۔ مرگی کے دورے، بچوں کے تشنج، لیکن یہ دوا اس وقت دینی چاہیے جب تشنج آیا ہوا نہ ہو تاکہ یہ بہترین طور پر کام کر سکے۔ ان سب سے بڑھ کر دماغ تھکان اور کمزوری ظاہر کرتا ہے، یادداشت کمزور، دماغی کام نہیں کر سکتا۔ دماغی تھکان و محنت کی وجہ سے سر کی تکلیف دماغی کام سے گھبراتا ہے۔ کند ذہن، کمزور ذہن والے بچے۔ بچہ سر کو دونوں ہاتھ سے تھام لیتا ہے اور چیخ مارتا ہے۔ تکلیف کے بارے میں سوچنے سے یا تو تکلیف لوٹ آتی ہے اور یا پھر اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ انتہائی ڈرپوک، بری خبر سننے سے، غم سے، محبت کا جواب نہ ملنے سے، کڑھن سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اپنے خیالات میں غلطاں رہنے اور احباب سے دور رہنے کے لئے تنہائی پسند کرتا ہے۔ اپنے ہی گرد و پیش سے غیر مطمئن، جھگ جھگ جاتا ہے۔

ٹھنڈا ہوا میں، دماغی اور جسمانی محنت سے، بیٹھ کر کھڑا ہونے پر اور ٹھنڈی ہوا میں چلنے سے سر میں چکر آتا ہے۔

سر کی علامتیں اور بھی اہم ہیں۔ سکول میں پڑھنے والے بچوں کا ہلکا ہلکا سر درد۔ ہمیشہ سکول سے سر درد میں مبتلا ہو کر لوٹتا ہے۔ سر میں جھٹکا، ہوا یا ٹوپی وغیرہ برداشت نہیں ہوتی۔ سر کو ٹھنڈے پانی میں دھونا چاہتا ہے۔ تنہائی میں رہنا چاہتا ہے۔ خاموشی پسند کرتا ہے۔ سر میں جلن و چبھن۔ گٹھیاوات کے سر درد جو سارے سر میں ہوتے محسوس ہوں۔ خصوصاً سرد موسم میں اور سرد ہوا میں باہر گھومنے سے چلنے سے محنت سے اور رات کو بڑھتے ہیں۔ اس نے بہت بار دماغ کی جھلیوں میں پانی آنے سے روک دیا۔ پیشانی میں درد، ماتھے اور

آنکھوں میں درد جو ٹوپی کے دباؤ سے بڑھے۔ پیشانی پر پسینہ۔ پیشانی کو چھوئے تو سرد محسوس ہو۔ سر کی ہڈیوں میں درد جیسے انہیں کوئی پھاڑ ڈالے گا۔ کنپٹیاں سرد، کھوپڑی کا ایگزیما، کھوپڑی کے زخم۔

دماغ میں اجتماع خون کے بعد جب بچوں کو بھینگا پن، دست اور سوکھیا مسان کی بیماری ہوگئی ہو تو یہ مفید ہے۔ آنکھ کے آگے چمکدار شرارے اور آگ جیسے حلقے۔ مصنوعی روشنی میں پڑھنے سے آنکھوں میں درد ہو، دھندلا دکھائی دے۔ انڈوں میں دکھن، درد کے بارے میں سوچنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ انگوری پردے کے زخم، آنکھ میں گرمی، آنسو یوں ہی جاری ہو جائیں۔

جب موسم میں ٹھنڈک بڑھے تو کانوں میں تھپاوات کا پھاڑنے کی طرح کا درد۔ کان نہایت سرد۔ کان کی گہرائی میں درد، کن پیڑ متورم اور بڑھی ہوئی۔ کان کے آس پاس پھنسیاں۔ رفع حاجت کے بعد کان میں طرح طرح کی آوازیں آئیں۔ کان کے درمیانی حصہ کا خشک نزلہ۔

یہ ناک کے پرانے نزلے میں بھی مفید ہے جبکہ عام علامتیں موافق ہوں۔ ناک کی بواسیر، ناک برف کی طرح سرد۔ گرم کمرے میں زکام بہے اور سرد کمرے میں رک جائے۔ نکسیر آئے۔

چہرہ پیلا، موم سا، جلد گندی، ہر بار سردی میں چہرے میں تھپاوات کا درد۔ چہرے پر سرد پسینہ۔ رات کو درد اعصاب خصوصاً سرد ہوا میں اور محنت سے بڑھے۔ گرمی سے آرام ملے۔ دباؤ برداشت نہ ہو (میگنیشیا فاس گرمی سے دباؤ سے آرام ملتا ہے۔) چہرے پر سیاہ دھبے اور پھنسیاں۔ اوپر کا ہونٹ متورم، پر درد، سخت اور جلن ہو۔

دانت دیر میں نکلیں یا گر پڑیں، دانت چھونا، دباؤ یا چبانا برداشت نہ کرے۔ ان بچوں کی تکلیفیں جن کے دانت نکل رہے ہوں۔ منہ کا ذائقہ گندا، صبح کے وقت منہ میں ذائقہ تلخ صبح کو زبان پر میل کی تہہ۔ زبان متورم، بے حس اور اکڑی ہوئی۔

جو بچے بڑھ رہے ہوں ان کے گلے کی پرانی تکلیفیں۔ ٹانسل بڑھے ہوئے۔ ذرا سی سردی لگنے سے ٹانسل کی تکلیف بڑھ جاتی ہے (بریٹا کارب الیومن) گلے میں کف کی زیادتی۔ رات کو گلے میں خشکی۔

نمکین، سور کا گوشت اور بھونے ہوئے گوشت کھانے کی رغبت، زبردست بھوک۔ بچہ ہر وقت دودھ پینا چاہتا ہے۔ بڑی جلدی خراب ہو جانے والا معدہ، ٹھنڈا پانی، شربت، آئس کریم اور پھل وغیرہ سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے درد معدہ ہو یا دست آنے لگیں۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ درد۔ ڈکاریں اور متلی۔ معدے میں دکھن، ترش ڈکاریں، متلی اور قے۔ معدے میں جلن، نرخرے یا گلے میں خراش سے متلی۔ چھوٹے یا بڑے بچوں یا حاملہ کی قے۔ پیٹ میں شدید درد۔ دست کی شکایت ذرا سا کھانا کھا لینے سے بڑھ جاتی ہے۔ پیٹ میں کترن اور خالی ہونے کا احساس۔

سخت سردی لگنے کے بعد جگر میں درد دکھن جو کھانا کھانے کے بعد اور حرکت سے بڑھے۔ خاموشی سے لیٹنا چاہتا ہے۔ گہرا سانس یعنی یکا یک حرکت کرنے سے جگر میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ جگر میں چٹکن۔ تلی میں کٹن کے ساتھ درد۔ معدے میں کمزوری کا احساس۔ پیٹ میں جلن۔ چھاتی تک اُبال سا اٹھے۔ پیٹ کا درد ہوا خارج ہونے سے گھٹ جاتا ہے۔ درد قولنج اور اس کے بعد دست آئیں۔ بچوں کی ناف کے زخم۔

پیٹ میں ہوا کی وجہ سے حرکت جیسے پیٹ میں کوئی جاندار موجود ہے۔ پیٹ بڑا اور ڈھیلا ڈھالا۔

چھوٹی انتڑیوں کے غدود کا ورم اور دست۔

سبز آنوں اور گرم پانی سے پتلے دست۔ سفید دلیے جیسے دست، جس میں ہوا بکثرت اور بدبودار خارج ہو۔ پھل، آئس کریم کھانے، شربت پینے یا گرمی سے دست آنے لگیں۔ تپ دق کے مریضوں کو صبح کے وقت دست آئیں۔ نہایت بدبودار پاخانہ۔

قبض، سخت سدے۔ پاخانے کے وقت مقعد سے خون نکلے۔ بواسیر کے مسے جو باہر نکل آئیں۔ ان میں ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض ہفتوں تک بستر میں پڑا رہتا ہے۔ درد کھڑا ہونے سے، چلنے سے چھونے سے بڑھتا ہے اور گرمی سے گھٹتا ہے۔ عام تکلیفیں یکا یک ٹھنڈک بڑھنے سے بڑھتی ہیں۔ بواسیر میں خارش اور جلن پیلی پیپ نکلے۔ شام کو مقعد میں خارش ہو۔ بواسیر کے ساتھ یا اس کے بغیر مقعد میں چبھن۔ مقعد کے آس پاس پھنسیاں اور ناسور، جن سے خون اور پیپ نکلے۔ تپ دق کے مریضوں کا ناسور، مقعد کا بھگندر جس میں جلن و چبھن کے ساتھ درد ہو۔

مثانہ کمزور، مثانے کا نزلہ، پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب زیادہ مقدار میں آئے۔ مثانے کی گردن میں درد۔ مثانے کی نالی میں کٹن، پروسٹیٹ غدود میں سوئی کی سی چبھن۔ پیشاب کرنے سے پہلے اور بعد میں مثانے کی گردن میں درد۔ خالی مثانے میں درد۔ اس سے ابتدائی ذیابیطس کو آرام ملتا ہے۔ گردن میں سخت درد۔

خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔ تکلیف دہ ایستادگی۔ اس نے سوزاک کے بہت سے پرانے مریضوں کو شفا بخشی ہے جن کو پیپ آتی تھی اور مثانے کی نالی اور پروسٹیٹ غدود میں تیز درد ہوتا تھا۔ سوزاک کی وجہ سے پیدا شدہ گنٹھیاوات، جو بہت پرانا ہو اور ہر بار موسم میں ٹھنڈک بڑھنے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ (میڈورینم)

کلکیریا فاس سے بڑھ کر عورت کی ہمدرد اور کوئی دوا نہیں ہے۔ اس کی سن بلوغت کی بے شمار بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ نوجوانی کی طرف بہت آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہو۔ اکثر پہلے ہی ماہواری میں سردی لگ جانے سے ساری عمر درد کے ساتھ ماہواری کی شکایت جاری رہتی ہے۔ یہ دوائی اس درد کو مٹا دیتی ہے۔ ماہواری شروع ہونے سے چند گھنٹے پہلے بچہ دانی اور رانوں میں اینٹھن کے ساتھ سخت درد شروع ہو جاتا ہے اور جب خون پوری طرح جاری ہو جاتا ہے تو یہ درد مٹ جاتا ہے۔ درد کی شدت کی وجہ سے مریضہ چلا اٹھتی ہے۔ شدید نفسانی خواہش (جیسا کہ پلاٹینا، گریشولیا اور کلکیریا فاس میں ہوتا ہے) پیڑو میں کمزوری کا احساس۔ پاخانہ اور پیشاب کی حاجت رفع کرتے وقت بچہ دانی باہر نکل آتی ہے۔ بچہ دانی کے مسے، ماہواری کے شروع میں وردزہ جیسا درد، ماہواری کا خون بڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سیاہ رنگ کے چھیچھڑے اور جھلیاں بھی نکلیں، دن رات انڈے کی سفیدی جیسی رطوبت گرتی ہے۔ رحم کے خارجی حصہ پر سرسراہٹ اور چبھن۔ ایام حیض میں بچہ دانی اور رحم میں جلن، بچہ ماں کا دودھ پینے سے انکار کر دے۔ اگر آپ کسی عورت کے بچے کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ کلکیریا فاس کا مریض ہے تو آپ اس عورت کو

کلکیریا فاس کا استعمال کرائیں۔ اس کا جو اگلا بچہ ہو گا وہ پہلے بچوں سے تندرست اور بہتر جسم والا ہو گا۔

بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ اس کا مریض بولنے یا گانے سے پہلے نرخرے کو صاف کرتا ہے۔ کھر کھری، خراش گلو، خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ اس قسم کی کھانسی دن رات اٹھتی رہے۔ نرخرے کا دق۔

ذرا سی محنت کرنے یا سیڑھیاں چڑھنے سے دم گھٹنے لگے۔ دبلے پتلے، پیلے اور بیماروں جیسے لوگوں کی خشک کھانسی جو سرد و مرطوب موسم میں بڑھے۔ خصوصاً گٹھیاوات والوں کی کھانسی مزرد بلغم نکلے۔

چھاتی میں چبھن کے ساتھ درد۔ چھاتی سوکھنے لگے۔ کف مشکل سے خارج ہو، یہ سل ودق والوں کی کھانسی میں انتہائی طور پر مفید ہے۔ چھاتی پر پسینہ کا زور، چھاتی میں گڑگڑاہٹ اور کف مشکل سے نکلے، جیسا کہ کالی سیکم میں ہوتا ہے۔ چھاتی چھونے سے دکھے۔ دھڑکن اور اس کے ساتھ اعضاء کا کانپنا۔

کمر درد، سرد اور طوفانی موسم میں بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ اکڑن جو صبح کے وقت بڑھے۔ کمر کی تکلیف سرد ہوا سے بڑھتی ہے۔ بوجھ اٹھانے سے یا زور پڑنے سے کمر درد ہو، ریڑھ ٹیڑھی ہو جائے۔ کترن وگولی لگنے کا سا درد، ریڑھ تا ک پر درد۔ ریڑھ کی انتہائی آخری اور تکونیہ ہڈی کا درد خصوصاً ماہواری کے وقت۔

اعضاء میں گٹھیاوات کا درد خصوصاً سرد موسم میں، جو حرکت سے بڑھے۔ آرام کے وقت اور گرمی سے آرام ملے۔ لرزہ، آرام کے بعد اور صبح کو اعضاء میں اکڑن ہڈیوں میں دکھن جیسے درد بڑھ رہا ہو۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں کے جوڑوں میں درد جو سرد موسم میں بڑھے۔ ناخنوں کی جڑوں میں درد جیسے وہاں زخم ہوں۔

پھاڑنے اور گولی لگنے کی طرح کے شدید ترین درد ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ٹانگیں گھٹنوں تک سرد رہتی ہیں اور اس دوائی میں وہی اعضاء زیادہ تکلیف پاتے ہیں جو سرد ہوتے ہیں۔ پیروں کے ریشوں میں تیز درد، گھٹنوں میں اور لمبی ہڈیوں میں تیز چھید ہونے کا سا درد۔ ٹانگ کی لمبی ہڈی میں دکھن کے ساتھ، کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ پنڈلیوں میں اینٹھن، مروڑ، ٹانگوں پر زخم۔ ٹانگیں کمزور، پرانے زخم جو مندمل نہ ہوں۔ ٹخنے کا درد، ایڑی کی ہڈی کا ناسور۔ پنجے میں گولی یا ڈنک لگنے کا سا درد۔

دن میں اور شام کو نیند کا غلبہ، آدھی رات تک یا اس کے بعد تک نیند نہ آئے۔ سویرے نیند کا زور۔ خوف ناک خواب۔ بچے سوتے سوتے چیخ ماریں۔ ڈراؤنے خواب کی وجہ سے بچے چونک اٹھے۔

کلکیریا سلفیوریکا (CALCAREA SULPHURICA)

بہت سال پہلے سوشلر نے یہ دوائی ایجاد کی تھی اور بایوکیمک تھیوری کی بنا پر اس کا وسیع تر استعمال ہوا ہے۔ اس طریقہ پر بہت سے عالی شان علاج ہوئے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ان کو ہومیوپیتھک علاج قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ ایک طرح سے نہایت بھدی ہومیوپیتھی ہے۔ ان علاجوں کا مطالعہ کرنے سے بہت سی ایسی علامتیں حاصل ہوں گی جن کو خود پروٹروں نے چنداں اہمیت نہیں دی۔ ان علامتوں نے ان پر مزید غور کرنے یا مریض کے پاس بیٹھ کر مشاہدہ کرنے کی ترغیب نہیں دی ہے۔ بہت سے جزوی تجربے بھی ہوئے ہیں اور ان سے بہت سی ایسی علامتیں حاصل ہوئی ہیں جنہیں میں نے اس مضمون میں قلم بند کر دیا ہے۔ میں نے بارہا سوشلر کی بارہویں طاقت کا استعمال کیا ہے اور بعد میں 30 اور 200 طاقت کا بھی

استعمال کیا ہے۔اب تو میں اس سے بھی کہیں اونچی طاقت استعمال کرتا ہوں۔ان سب سے بہت سی قیمتی علامتیں حاصل ہوئی ہیں۔ان میں سے بعض علامتیں ان بیماروں سے حاصل ہوئیں جو اس دوائی کے زیر اثر تھے اور بعد میں ان کی تصدیق بھی ہوئی ہے۔لہذا مندرجہ ذیل علامتیں نہایت معتبر اور آزمودہ ہیں اور ان کے سہارے دوائی تجویز کی جاسکتی ہے۔ڈاکٹر بورک اور ڈاکٹر ڈیوی کے بایوکیمک میٹریا میڈیکا میں اس دوائی پر بہترین طریقہ سے غور کیا گیا ہے۔

جسم کے کسی بھی حصہ میں ناسور بننے کا رجحان پایا جانا،اس دوائی کی زبردست علامت ہے اور اس کی یہ علامت پائیروجن کے مشابہ ہے۔ایسا ناسور جو اب پھٹ گیا ہے او مندمل نہیں ہو رہا اس سے پیلے رنگ کی رطوبت متواتر بہتی رہتی ہے۔یہ اس کی اہم اور رہنما علامت ہے۔مریض کھلی ہوا پسند کرتا ہے،وہ سرد ہوا سے گھبراتا ہے۔آسانی سے سردی کا مریض ہو جاتا ہے۔یہ اس قسم کے پھوڑوں کو سنبھالنے کے لئے نہایت مفید ہے جن میں اب زخم بن گئے ہوں۔ایسے حالات میں یہ دوائی عارضی طور پر آرام پہنچانے کے لئے انتہائی مفید ہے۔یہ اپنی مخصوص بناوٹ میں گہرائی تک کام کرتی ہے۔سورائی زہر کا بہترین مصلح ہے اور اگر کافی پہلے دیا جائے تو خطرناک قسم کے پھوڑوں کو معمولی پھوڑوں کی طرح ختم کر دیتا ہے۔یہ ہڈیوں کی تکلیف اور ہڈیوں کے ناسور میں مفید ہے۔اگرچہ عموماً مریض سرد ہوتا ہے۔تاہم وہ خاص حالات کے زیر اثر بدن کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔مثال کے طور پر خرخرے کی کھانسی میں اور سر درد میں وہ بہت زیادہ گرمی محسوس کرتا ہے۔جسم کے بیشتر درد گرمی سے گھٹ جاتے ہیں مریض سردی اور گرمی سے یکساں طور پر گھبراتا ہے۔سردی لگنے کے بعد بھی بہت سی تکلیفیں رونما ہوتی ہیں۔سرد ہوا میں یا معمولی موقعوں پر سردی لگ جانے کا رجحان، مریض سرد مرطوب موسم برداشت نہیں کرسکتا۔یہ گرمی میں اور مسوریا کے تشنج کی پس پردہ وجوہات کو دور کر دیتا ہے۔مریض کو محنت مشقت سے تکلیف بڑھتی ہے۔اس کے پٹھے ڈھیلے ڈھالے ہوتے ہیں۔اسے خون گرنے کی تکلیف بھی رہتی ہے۔جب بہترین طور پر چنی ہوئی دوائیاں کافی دیر تک کام نہ کرسکیں اور علامتیں موافق ہوں تو یہ ان دوائیوں میں سے ایک ہے جن پر سلفر،سورائنم اور ٹیوبرکیولینم کے ساتھ ساتھ غور کیا جاسکتا ہے۔پٹھوں اور ان کے ریشوں پر زور پڑنے سے ہوئی تکلیفیں مثلاً بوجھ اٹھانے کا اثر،اس وجہ سے کمر میں آیا جھٹکا یا موچ۔چھاتی،سر اور جسم کے دیگر حصوں میں خون کی زبردست گردش،گرمی کی تمتماہٹ اور چٹکن،جلق،مشت زنی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں زیادتی جسم کو کھوکھلا بنا دیتی ہیں۔

مریض صحت میں خلل محسوس کرتا ہے۔یہ ان دوائیوں میں سے جو ایسے لوگوں کی برباد ہوئی صحت کو دوبارہ بحال کر دیتی ہیں۔دن رات ہڈیوں میں درد۔سارے جسم میں چٹکن۔کھڑا رہنے سے بہت سی تکلیفیں خصوصاً جوڑوں کی تکلیف بڑھتی ہے۔غدود متورم اور سخت،سارے جسم کے پٹھوں میں پھڑکن اور کھنچاؤ۔بہت سی علامتوں میں جاگنے پر اضافہ ہوتا ہے اور بہت سی علامتوں میں چلنے سے خصوصاً تیز چلنے سے زیادتی آتی ہے چاہے جسم گرم ہو گیا ہو۔جسم کے زیادہ گرم ہو جانے سے بھی علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔بدن کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔بستر کی حرارت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔گرم کمرے میں بھی تکلیف بڑھتی ہے۔لحاف یا کمبل اوڑھنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔شدید جسمانی کمزوری۔بغلی جھلیوں سے گاڑھی پیلی رطوبت خارج

ہوتی ہے۔ گاڑھی خون ملی رطوبتیں۔ رطوبتی جھلیوں میں پیپ کی طرح کی رطوبت آتی ہے۔ ناسور، زخم اور بلغمی جھلیوں سے خون ملی پیپ آتی ہے۔ زخموں سے دیر تک پیپ نکلتی رہتی ہے۔ خاموشی پسند۔

اب آپ یہ عام علامتیں دیکھ کر آسانی سے سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ بہت ہی خاص علامتوں کے ساتھ پائی جاتی ہیں اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جسمانی حالت میں یہ علامتیں کم و بیش طور پر پوری طرح موجود رہتی ہیں۔

مریض دماغی طور پر غیر حاضر رہتا ہے۔ چڑ چڑا، غصیلی، وہ غصہ اور کڑھن کے بعد کمزور ہو جاتا ہے۔ سوالوں کا جواب دینے سے نفرت کرتا ہے۔ وہ آسانی سے بیتاب ہو جاتا ہے۔ خصوصاً شام کو بستر میں، رات کو اور جب لیٹا ہو۔ بخار کے دوران میں خوف کے ساتھ بے تابی مستقبل کے متعلق فکر، دل اور اپنی عام صحت کے بارے میں فکر۔ کھلی ہوا میں یہ فکر مٹ جاتا ہے۔ اپنی نجات کے بارے میں فکر، سو کر صبح اٹھنے پر فکر۔ مرزا مزاجی، مستانہ طبیعت۔ احباب میں مل بیٹھنے سے نفرت۔ صبح سو کر جاگنے پر کند ذہنی پھر شام کو زور پکڑے۔ یہ بھی کھلی ہوا میں گھٹتی ہے۔ دماغی محنت سے کند ذہنی، طبیعت بدلتی رہتی ہے۔ متضاد طبیعتیں چھوٹے موٹے بہت سے وہم۔ عجیب و غریب قیاس، رات کو جب سونے کی کوشش کرنے لگے تو بہت سے خوفناک قیاسی چہرے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ عیب بینی، گرمی کے وقت صحت یابی سے سخت نا امیدی۔ ہر وقت اندیشہ لگا رہتا ہے۔ موت کا خوف، ڈرتا ہے کہ مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ پاگل بن جانے اور بدقسمتی کا خوف، خصوصاً رات کو، بھلکو۔

جن لوگوں سے اختلاف رائے ہو ان سے سخت نفرت کرتا ہے، شتاب کار، جلد باز، ہسٹریا کا مریض، بے صبر، کمزور ذہن، حتیٰ کہ نیم پاگل، گرد و پیش کے حالات سے لاپرواہ، ڈھلمل مزاجی، شام کو انتہائی چڑ چڑا پن، مباشرت کے بعد بے چینی، من میں دکھی رہتا ہے کہ دوسرے میری مناسب تعریف نہیں کرتے۔ زندگی سے بیزار، کینہ پرور، یہ ان شرابیوں کے لیے خاص کر مفید ہے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے۔ ذہنی کمزوری صبح کے وقت ذہنی حالت بگڑ جاتی ہے۔ غمگینی کا زور ہو جاتا ہے۔ شام کو خوش باش حتیٰ کہ مست نظر آنے لگتا ہے۔ بولتے ہوئے لڑکھڑاتا ہے۔ لفظوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔ مزاج اور طبیعت بدلتی رہتی ہے۔ غمگین، افسردہ خاطر، ضدی، تنگ مزاج، ذہنی تھکان، جھگڑالو، بے چین، صبح کے وقت ذہنی افسردگی اور شام کو خوش باش، پسینہ آنے پر غمگینی بڑھتی ہے۔ حواس کی کندی۔ بیٹھا بیٹھا فرضی بدقسمتی کی باتوں پر سوچتا رہتا ہے۔ کوئی اس سے بات نہ کرے۔ من میں بہت دکھی، ایک ہی بات پر سوچتا رہتا ہے۔ جب سوچ بچار میں مصروف ہو تو خیال غائب ہو جاتے ہیں۔ شرمیلا، شکی، بات چیت میں انتہائی طور پر تھکا دینے والا۔ پسینہ آنے پر رونے لگتا ہے۔ دماغی اور جسمانی محنت سے نفرت و پرہیز۔ حقیقی طور پر بے پرواہ۔

اس مریض کا سر چکرانا عام بات ہے۔ صبح جاگنے پر اور شام کو سر چکراتا ہے۔ کھلی ہوا میں سر چکرانا مٹ جاتا ہے۔ متلی کے ساتھ چکر، گر پڑنے کے رجحان کے ساتھ سر میں چکر، مرگی کا چکر، سر کو تیزی سے گھمانے سے، جھکنے سے اور تیز چلنے سے سر میں چکر آتا ہے۔ سر خصوصاً کھوپڑی ٹھنڈی، دماغ میں اجتماع خون خصوصاً شام کو اور رات کو فوری طاقت بخش چیزیں کھانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ خصوصاً کھانسنے

پر، دوران حیض، حیض دب جانے کے ساتھ اور گرم کمرے میں، کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ سر خصوصاً پیشانی ور گدی میں کھنچاؤ۔ چاند (کھوپڑی) پر سکری کی زیادتی۔ چاند پر پھنسیاں جن پر موٹا زرد کھرنڈ آتا ہے۔ نگیزیما اور کیلیں۔ سر خصوصاً پیشانی میں ٹھنڈک، چاند پر سرسراہٹ، بال جھڑتے ہیں۔ صبح وشام سر میں گرمی، تمتماہٹ، پیشانی اور گدی میں بھاری پن، چاند پر خارش اور جلن، بہت طرح کے پرانے، ضدی سر درد اور ت مقررہ پر آنے والے سر درد بھی اس سے ٹھیک ہوئے ہیں، صبح جاگنے پر سر درد، بعد دوپہر سر میں درد ہوتا ہے جو شام بلکہ رات تک جاری رہے اور کھلی ہوا میں گھٹے۔ نزلے کی وجہ سے سر درد، کھانسنے پر، کھانا کھانے کے بعد اور معدے میں گڑبڑ ہونے کی وجہ سے سر درد، گرم ہونے سے سر درد جو جھٹکا لگنے سے بڑھتا ہے۔ ٹ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اوپر کی طرف دیکھنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ ماہواری سے پہلے اور وران میں سر درد، دماغی محنت سے، سر ہلانے سے، حرکت سے اور آواز سے سر درد بڑھتا ہے۔ وقت مقررہ پر نے والا دائمی سر درد جس کے ساتھ متلی وقتے بھی ہو۔ دبانے سے آرام ملتا ہے۔ تقریباً سبھی سر دردوں میں ٹپکن ہوتی ہے۔ پڑھنے سے بھی سر درد ہوتا ہے۔ لیٹنے کے بعد جب کھڑا ہو تو سر درد اور ٹپکن بڑھ جاتی ہے۔ سر کو ہلانے سے بھی سر درد بڑھتا ہے، وہ سوتے سوتے سر درد کی وجہ سے جاگ اٹھتا ہے۔ شراب پینے سے، کھڑا رہنے سے، جھکنے سے، سورج کی گرمی سے، بولنے سے، نہانے دھونے اور چلنے سے بھی سر درد بڑھتا ہے۔ سرد موسم میں سر درد بڑھتا ہے۔ اگرچہ سر درد سردی لگنے سے پیدا ہوتا ہے تاہم اگر سرد ہوا میں گھومتا رہے تو کم بھی ہو جاتا ہے۔ بہت سے سر درد صبح کو سو کر اٹھنے پر یا شام کو کھانا کھانے کے بعد پیشانی میں ہوتے ہیں۔ پیشانی کے یہ درد بھی جھکنے یا چلنے سے بڑھتے ہیں۔ آنکھوں کے اوپر شدید درد، گدی میں بھی درد ہوتا ہے۔ چاند پر اور سر کے پہلوؤں میں بھی درد ہوتا ہے۔ بہت سے سر درد گزرتے ہوئے دباؤ کے ساتھ ہوتے ہیں اور دماغی محنت سے بڑھتے ہیں۔ کھانسنے پر چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ پیشانی اور کنپٹیوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ سارے سر میں کترن کے ساتھ درد۔ سر کے چاروں طرف کترن کے ساتھ درد جو لیٹنے سے گھٹے۔ سر اور کنپٹیوں میں ٹپکن، شام کے چار بجے یہ احساس ہو کہ سر پر بیٹ رکھا ہے۔

نزلے اور سوزاک زہر کی وجہ سے آنکھ کی بہت سی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ صبح کو آنکھیں چپک جاتی ہیں، اس سے موتیا بند کے بہت سے مریضوں کو جزوی فائدہ پہنچا ہے۔ اس نے دوہرا دیکھنا پیدا کیا اور اسے ٹھیک بھی کیا۔ پرانا آشوب چشم جس میں گاڑھی پیلی پیپ نکلے۔ انگوری پردے کے زخم، خارش وجلن جو صبح کو بڑھے، شام کو آنکھوں میں دباؤ کے ساتھ درد۔ چھونے سے دکھن ہو۔ چمک لگے، آنکھ سرخ جیسے گوماس ہو۔ کوے کی سرخی، کوے کا ناسور، پپوٹوں کی پھڑکن، بینائی دھندلی، غبار، کہرا، آنکھ کے آگے بھنگے اڑتے ہیں۔

کان سے پیپ سی اور بدبودار رطوبت نکلے۔ اس اخراج کا لال بخار کا ہسٹری سے تعلق ہوتا ہے۔ گاڑھی اور خون ملی پیپ، دائیں کن پیڑے میں دکھن، یہ بڑھ جاتی ہے۔ کان کے پیچھے کی پھنسیاں، کان کے اندر اور پیچھے خارش۔ کان میں بھنبھناہٹ، گونج، گھنٹیاں بجیں، گرج ہو، گانے کی آواز آئے۔ کان درد، چبھن، ٹپکن جیسے کان بند ہے۔ کان کے اندر کی نالی کے نزلے کو بند کرتا ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں، کن پیڑ اور

کان کے دوسرے غدود کا ورم۔

اس دوائی نے ناک کے پرانے اور نہایت ضدی نزلے کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ بہتا ہوا زکام جو کھلی ہوا میں ٹھیک ہو جائے۔ خشک زکام۔ ناک سے خون ملی رطوبت گرتی ہے جو اپاڑ (خراش) پیدا کرے۔ بدبودار، پیپ سی، گاڑھی زرد اور سبزی مائل زرد رطوبت نکلتی ہے۔ علاج کے نتیجوں سے یہی ثابت ہوا ہے کہ یہ ان حالتوں میں زیادہ اچھا کام کرتی ہے جو چھاتی کے ایک حصے میں نمودار ہوا کرتی ہیں۔ ناک میں پپڑی جمتی ہے۔ ناک کے سرے پر پپڑی جمتی ہے۔ ناک میں انتہائی خشکی کا احساس۔ صبح سویرے نکسیر چلے۔ ناک سے بدبو آئے۔ ناک اور ناک کے آخری حصہ پر خارش ہو ناک بند ہو جاتی ہے حتی کہ ناک سے سانس لینا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لہذا منہ کھلا رکھتا ہے اور منہ سے سانس لیتا ہے۔ ناک کی ہڈی کا ناسور، بو نہیں آتی۔ چھینکیں آئیں جو کھلی ہوا میں گھٹ جاتی ہیں۔ ناک کا ورم۔

ہونٹ پھٹے ہوئے اور چہرے پر تمتماہٹ، چہرہ پیلا، بیماروں جیسا۔ چہرے پر طرح طرح کی پھنسیاں، بڑی بڑی پھنسیاں، کیل، ایگزیما، خارش، دانے، کھرنڈ والی پھنسیاں، چھالے، چہرے کی خارش، سردی لگنے سے درد اعصاب، کھنچن کے ساتھ درد، چہرے پر سرد پسینہ، غدود متورم، نچلے جبڑے کے غدود متورم۔

منہ اور زبان کی خشکی، منہ گرم، منہ کی بلغمی جھلیوں کی سوزش، ورم کے ساتھ زبان کی سوزش۔ صبح کو منہ میں کف بکثرت آئے۔ زبان کی جلن، منہ سے رال گرے، زبان کی سختی اور اکڑن کی وجہ سے بول نہ سکے۔ منہ کی بلغمی جھلیوں کا ورم، مسوڑھے متورم، ذائقہ برا، تلخ، کڑوا، ترش اور میٹھا میٹھا سا منہ۔ گلے اور زبان کے چھالے، زخم، منہ کے چھالے۔ زبان کی جڑ پر گاڑھی زرد میل کی تہہ۔

گلا گھٹنا اس کی ایسی ہی خوبی ہے جیسا کہ ہیپر میں پایا جاتا ہے۔ گلے کی سرخی اور ورم، گلے کی بلغمی جھلیوں اور منہ کی خشکی اور سوزش۔ گلے میں جیسے ڈاٹ لگا ہوا ہے۔ گلے میں کف۔ گلے سے جو کف نکلے وہ گاڑھی اور زرد ہوتی ہے۔ نگلنے پر گلے میں درد و دباؤ کے ساتھ درد۔ گلے میں کچا پن۔ گلے میں سوئی گڑنے کا سا درد۔ ٹانسل کا ورم جبکہ ان میں پیپ آ جائے۔ گلے کے زخم۔ گلے کا بیرونی حصہ متورم، غدود بڑھ جاتے ہیں اور ان میں درد ہوا کرتا ہے۔

بھوک بڑھ جاتی ہے۔ پیٹو پن، بے تحاشہ کھاتا ہے۔ یا پھر بھوک قطعاً مٹ جاتی ہے۔ قہوے سے، دودھ سے اور گوشت سے نفرت۔ پھل، ٹھنڈا پانی یا شربت وغیرہ۔ میٹھی، ترش و نمکین چیزوں کے لیے رغبت۔ زبردست پیاس، کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ۔

معدہ جیسے خالی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں۔ خالی ڈکاریں۔ ترش، تلخ، گندی اور ترش ڈکاریں۔ جو کچھ کھائے اسی کی ڈکار آئے۔ منہ سے لار (رال) گرے۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں بھاری پن۔ کلیجے میں جلن، معدے میں بھاری پن جیسے بوجھ رکھا ہے۔ ذرا سے جوش پر مندا گنی (بدہضمی) ہو جاتی ہے۔ شام کو متلی آتی ہے۔ سردرد اور سر چکرانے کے ساتھ متلی۔ شام کو معدے میں درد ہو، کھانا کھانے کے بعد معدے میں درد ہو۔ جلن کے ساتھ، کھنچن کے ساتھ۔ مروڑ کے ساتھ اور جیسے کوئی دانتوں سے کتر رہا

ہو اس طرح کا درد معدہ۔ معدہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتا۔ چبھن کے ساتھ درد۔ معدے میں چٹکن۔ معدے میں جیسے پتھر رکھا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں چٹکن اور سر درد۔ قے میں پت نکلے۔ تلخ مواد نکلے یا کھایا پیا نکل جائے۔ یا صرف کف نکلے۔ ترش مواد نکلے۔

پیٹ میں انتہائی ٹھنڈک۔ اس کے ساتھ اپھارہ، خصوصاً کھانا کھانے کے بعد پیٹ بھر جائے، بھاری پن، پیٹ میں درد قولنج کی طرح کے درد۔ دکھن چبھن۔ جگر میں درد جیسے کچھ گڑ رہا ہے۔ دکھن ہو، چبھن ہو، پیٹ میں چٹکن ہوتی ہے۔ گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے اور اپھارہ ہو جاتا ہے۔

دائمی اور ضدی قبض، پاخانہ مشکل سے اترے۔ حاجت دور نہیں ہوتی۔ فضلہ کافی مقدار میں خارج نہ ہو۔ مقعد کا بھگندر۔ مقعد میں ناسور جس میں درد نہ ہو۔ سلفر کی طرح اس میں صبح سویرے دست پائے جاتے ہیں اور اس نے ان میں فائدہ کیا ہے۔ مگر اس میں ایسے دست بھی پائے جاتے ہیں جس میں شام کو تکلیف بڑھتی ہے۔ بچوں کے دستوں میں بہت مفید ہے۔ مقعد میں سرسراہٹ اور سخت خارش مقعد سے خون گرے۔ بیرونی بواسیر۔ مقعد اپنا فعل پوری مستعدی سے سرانجام نہ دے۔ پاخانہ خود بخود نکل جائے۔ پاخانے کے دوران مقعد میں جلن کے ساتھ درد۔ پاخانے کے وقت اور بعد میں درد ہو، مقعد کے آس پاس کی جگہ تر رہے۔ جس کی وجہ سے جلن و خارش ہو، مقعد میں کٹن، چبھن اور دکھن۔ پاخانے کے وقت اینٹھن، کانچ نکلے، پاخانے کی بار بار حاجت ہو مگر پاخانہ نہ اترے، خون ملا، خشک، سخت، گانٹھ دار پاخانہ۔ بڑے بڑے سدے آئیں۔ ان میں دست نرم، سفید، زرد اور پیپ سا پاخانہ۔

پیشاب کے نزلے کے لیے نہایت بیش قیمتی دوائی ہے جبکہ پیشاب کے ساتھ پیلی پیپ بکثرت آتی ہو۔ اس کے گردوں کی پرانی سوزش میں فائدہ کیا ہے۔ یہ پیشاب کی نالی کے اخراج کی اعلیٰ دوائی ہے جبکہ رطوبت زرد، خون ملی اور عموماً پیپ سی ہو۔ پیشاب کرتے وقت نالی میں جلن ہو۔ یہ نامردی کی بہتری دوائی ہے جبکہ دوسری علامتیں موافق ہوں۔ ان عورتوں کی لاجواب دوائی ہے جن کو کئی بار اسقاط حمل ہو چکا ہو اور جبکہ دوسری علامتیں موافق و مطابق ہوں۔ رحم کے ہونٹوں کا اپاڑ (خراش)، ورم اور اس کے ساتھ پیپ، لیکوریا کی وجہ سے خارش، لیکوریا کی رطوبت گاڑھی، زرد اور خون ملی، حیض کے دنوں میں رحم کے ہونٹوں پر خارش، حیض کے بعد رحم میں خارش، رحم کے اندرونی حصہ میں خارش، لیکوریا کی رطوبت خراش پیدا کرتی ہے۔ خون ملی، جلن دار، بکثرت، گاڑھی اور زرد۔ حیض سے پہلے اور بعد میں لیکوریا۔ حیض قطعاً نہیں آتا، یا حیض میں خون بڑی مقدار میں، سیاہ رنگت کا، بار بار یا بہت دیر میں آتا ہے۔ حیض کی بے قاعدگی، اکثر وقات پیلا خون آتا ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ قلت حیض، حیض دب جائے۔ نوجوان لڑکیوں کا پہلا حیض دیر میں آئے۔ بچے دانی سے خون گرے۔ دوران حیض بچہ دانی میں درد، دوران حیض پیڑو میں نیچے کے رخ کھنچاؤ۔ جیسے اندر سے سب کچھ باہر نکل جائے گا۔ اعضاء میں جلن، بچے دانی کا باہر نکل آنا۔ رحم کے ہونٹوں کی سوجن، بچے دانی کا ریشہ دار پھوڑا۔ رحم اور بچے دانی کا زخم۔

نرخرے اور ہوا کی بڑی نالی کا نزلہ، خشکی اور سوزش، کف بکثرت خارج ہوتی ہے۔ جو زرد رنگ کی اور اکثر خون ملی ہوئی ہوتی ہے۔ کچا پن اور دکھن مریض کو تپ دق ہونے کا اندیشہ۔ نرخرے میں خراش۔ ضدی

خراش گلو، ابڑی دیر سے یہ زخرے کی بہترین دوائی مانی جاتی ہے۔ زخرے کی کھانسی جس میں گھٹن بہت زیادہ ہو۔ اس حالت میں تجربے کار معالج ہیپر پر بھی توجہ دے سکتا ہے۔ مگر آپ کو یاد ہوگا کہ ہیپر کے مریض کو ہاتھ یا چھاتی بستر سے باہر نکالنے پر کھانسی کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ ہیپر کا مریض ٹھنڈی ہوا سے گھبراتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر اس میں مریض بدن کھلا رکھنا پسند کرتا ہے۔ مریض کپڑے اتار پھینکتا ہے اور ہوا چاہتا ہے تاکہ بخوبی سانس لے سکے۔ اس سے کھانسی کم ہو جاتی ہے۔ دراصل حیرانی کی بات ہے کہ چونے کے سلفائیڈ اور سلفیٹ میں اس قدر فرق ہے۔

شام کو اور رات کو تنگی سانس جو سیڑھیاں چڑھنے سے، لیٹنے سے اور چڑھنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ گڑگڑاہٹ سے سانس لیتا ہے جو گہرا نہیں ہوتا۔ سانس گھٹتا ہے اور زناٹے سے سانس لیتا ہے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو یہ دے کی لاجواب دوائی ہے۔

کھانسی شام کو اور رات کو بڑھتی ہے۔ یہ ہیپر کے برعکس ٹھنڈی ہوا میں گھٹتی ہے۔ دمے اور زخرے کی کھانسی جو صبح کو جاگنے پر اور گرمی کے دوپہر میں آرام کے وقت بڑھتی ہے، رات کو خشک کھانسی۔ کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے، کھرکھری، خراش گلا، گڑگڑاہٹ والی کھانسی جس میں کف نکلے۔ خشک کھانسی جو بار بار اٹھے۔ تشنجی کھانسی اور ایسی کھانسی جو دردوں کی شکل میں آئے۔ صبح کو کف بکثرت نکلے، کف خون ملی۔ سبزی مائل، پیپ جیسی، گاڑھی سبزی ہوئی اور زرد۔ بغل کا ناسور، دل میں بے چینی۔ ہوا کی بڑی اور باریک نالیوں کا نزلہ پھیپھڑوں سے خون گرے۔ ایسا نمونیہ جس کا علاج مناسب طور پر نہ ہوا ہو یا نمونیہ کے نتائج، پھیپھڑے ٹھوس ہو جاتے ہیں۔ چھاتی میں گھٹن، کچا پن، کھانسنے پر یا سانس لینے پر چھاتی میں دکھن۔ چھاتی میں جلن کے ساتھ درد۔ چھاتی میں کٹن، رات کو دھڑکن ہوتی ہے۔ بیتاب، سیڑھیاں چڑھنے سے دھڑکن بڑھتی ہے۔ جن لوگوں کو تپ دق ہونے کا احتمال ہو ان کی دھڑکن، چھاتی میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ چھاتی میں کمزوری۔ چھاتی کے بیرونی حصہ پر خارش اور جلن۔ کمر میں ٹھنڈک کا احساس۔ کبڑا پن دور کرنے کی یہ لاجواب دوائی ہے۔ ایسا کبڑا پن جو سیدھا بیٹھنے نہ دے۔

ہاتھ پاؤں میں جوڑوں کا درد۔ جوڑوں کا ورم اور درد۔ انگلیوں کے جوڑوں کا درد۔ وہ انگلیوں میں کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھ سکتا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔ پنڈلیوں میں مروڑ۔ اینٹھن، پھنسیاں، دانے، چھالے کیل، ہاتھوں کی گرمی، پیروں کا بھاری پن، کولہے کی بہت سی بیماریوں میں یہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلد کی خارش۔ عموماً خارش اور جلن ہوتی ہے۔ ہاتھ پیروں کی جلن، ہتھیلیوں اور تلوؤں کی جلن۔ ہاتھ پاؤں اور ٹانگیں سن ہو جاتی ہیں۔ سردی کے وقت ہاتھ پاؤں میں درد۔ گٹھیاوات (عصبی نظام) کا درد چھوٹے بڑے، جوڑوں میں درد، رات کو ہاتھوں اور بازوؤں میں درد، کندھوں میں، کہنیوں میں، کلائی میں اور انگلیوں میں درد، پیروں میں درد۔ رگنگن بائے گٹھیاوات کے درد۔ کولہے، ران اور گھٹنے میں درد۔ پیر میں جلن کے ساتھ درد۔ پیروں میں درد، کھنچاؤ، چبھن اور کترن کے ساتھ درد۔ اوپر اور نیچے کے اعضاء کا لقوہ ہاتھ پاؤں کا پسینہ۔ پیروں پر سرد اور بدبودار پسینہ، بازوؤں کی اکڑن۔ ٹانگ پھیلانے سے درد بڑھتا ہے۔ گھٹنے اور ٹانگوں میں گٹھیاوات کا ورم، پاؤں اور ٹانگوں پر رطوبت کے ساتھ سوجن۔ انگلیوں میں سرسراہٹ

جیسے وہ سوگئی ہیں۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ ٹانگوں کے زخم، خارش والی پھنسیاں۔ رگوں میں گانٹھیں پڑنا۔ ہاتھوں کی کمزوری۔ پاؤں، گھٹنوں، ٹانگوں اور ٹخنوں کی کمزوری۔

نیند بے چینی کے ساتھ۔ ڈراؤنے خواب، شام کو نیند آئے۔ آدھی رات سے پہلے اور آدھی رات کے بعد تین بجے کے بعد نیند نہیں آتی۔ خیالات کی بھرمار کی وجہ سے سو نہ سکے۔ اس دوائی نے پرانے بخاروں میں آرام پہنچایا ہے۔ جن میں شام کو سردی لگتی ہے۔ سردی پیروں سے شروع ہوتی ہے۔ سردی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ شام کو اور رات کو بخار ہو۔ شام کے بخار میں سردی ملی جلی رہتی ہے۔ اس کے بعد بخار آتا ہے مگر اس کے بعد پسینہ نہیں آتا۔ پیروں میں درد ہوتا ہے جو چلنے سے گھٹے۔ تمتماہٹ، دق کا بخار، رات کا پسینہ، سردی ذرا سی محنت سے پسینہ آجائے۔ پسینہ بکثرت اور ترش۔

جلد کی بھی بہت سی علامتیں ہیں جیسا کہ سلفر اور کلکیریا کا مطالعہ کرنے سے امید کی جاسکتی ہے۔ جلن وخارش ہو، پسینہ آئے، جلد کٹی پھٹی، سردی میں نہانے دھونے سے، خصوصاً ہاتھ دھونے سے جلد پھٹ جاتی ہے، جلد پر بھورے داغ، جلد پیلی اور زرد۔ حتیٰ کہ یرقان، جلد خشک، بڑی بڑی پھنسیاں، جلن دار تریا خشک اگزیما۔ پیپ والے کیل دار چھالے۔ خارش اور جلن والی پھنسیاں۔ یہ دوائی جلدی امراض کو دور کرتی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ دانے، پیپ والی پھنسیاں۔ بستر میں خارش ہو۔ خارش ہو اور جلن۔ خارش اور چیونٹیاں چلنے کی سی سرسراہٹ۔ دق والی گانٹھیں۔ پت نکلنا (چھپاکی) جلد پر خراش، سرسراہٹ۔ خارش کھجلانے سے گھٹ جاتی ہے۔ جلد ذکی الحس، جلد کے زخم، زخم بہت آہستہ آہستہ مندمل ہوں، جلد گندی۔ زخموں سے خون نکلے، جلن ہو۔ کیل والے زخم، کھرنڈ والے زخم، گہرے زخم۔

زخموں سے خون ملی بدبودار، گاڑھی اور زرد پیپ نکلے، بھگندر والے زخم، گندے ضدی زخم۔ سخت زخم۔ زخم جن میں چبھن ہوتی ہو۔ درد والے زخم، مسے۔

کیمفر (CAMPHOR)

گھر میں کافور کی بوتل رکھنا خالی از علت نہیں ہے۔ یہ ہماری بہت سی دوائیوں کا مصلح (توڑ) ہے۔ پوٹینسی (طاقت) کی شکل میں کیمفر (کافور) بہت سی تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ یہ حال کی اور نئی بیماریوں میں مفید ہے۔ جن میں عصبی جوش۔ ایسی عصبی جوش و وحشت کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ اینٹھن اور تشنج اور آخر میں پژمردگی پائی جاتی ہے۔

کیمفر کی حالت میں تشنج یا ٹھنڈک پائی جاتی ہے۔ کیمفر کے جوش کی انتہائی بدترین حالت میں۔ مریض کا جوش اور وحشت انتہا پر ہوتا ہے یا پھر اس کے قطعاً برعکس مریض مکمل طور پر بے حس ہو جاتا ہے۔ بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کا بدن سرد ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں متضاد حالتیں ایک ہی مریض میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ایک پہلے آتی ہے اور دوسری بعد میں۔ مریض انتہائی دماغی جوش سے پژمردگی کی حالت میں پہنچ جاتا ہے جس میں جسم نیلا اور سرد پڑ جاتا ہے اور اس کے باوجود بھی وہ اپنے بدن کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ ذہنی حالت میں بے چینی، بیتابی اور انتہائی خوف پایا جاتا ہے، لوگوں سے خوف، عجیب و غریب ماحول سے خوف،

اندھیرے سے ڈر، اندھیری جگہ بے شمار خوفناک چہروں سے بھر جاتا ہے۔ لہذا مریض اندھیرے میں بستر سے اٹھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہر چیز جو حرکت کرے، اسے بھوت نظر آتی ہے، کمرے کی بے جان چیزیں جاندار ہو اٹھتی ہیں اور اسے ڈراتی ہیں۔ وحشت، اس کے ساتھ ہی، کینتھرس کی طرح اس میں گردے اور پیشاب کی بھی تکلیف پائی جاتی ہے اور اس مشابہت کی وجہ سے دونوں دوائیاں ایک دوسرے کی مددگار ہیں اور مصلح (توڑ) بھی اگر کسی عورت نے کینتھرس کھالیا ہے اور مذکورہ بالا وحشت اور جوش موجود ہو تو کیمفر اس کے اثر کو زائل کر دے گا۔

ذہنی علامتوں کی تفصیل زیادہ قابل توجہ و غور طلب ہے۔ مریض ایک ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے جو ذہنی پستی کے مشابہ بھی ہوتی ہے۔ بظاہر یہ پستی بہت آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہے۔ ذہنی طاقت اور یادداشت اٹ جاتی ہے۔ مریض آنکھیں بند کر لیتا ہے جیسے سو رہا ہے اور کسی سوال کا جواب نہیں دیتا۔ بحواس کے ... گری، تندی، پاگل پن، بستر سے یا کھڑکی کی راہ کود پڑتا ہے، چیخ مارتا ہے اور چلاتا ہے۔ بے چینی کے ساتھ ... بدلتا ہے۔ بے تابی اور تقریباً بے ہوشی۔ یہ علامتیں پرسوت جور (زچگی کے بخار) میں، دماغ سخ ہونے پر یا اعضاء کے بدترین ورم میں معدے کی وجہ سے کیمفر ظاہر کرتا ہے۔ معدے کی وجہ سے ذہنی آتی ہے اور بڑی شدت سے نمودار ہوتی ہے۔ مریض کو تکلیف جتنی شدت سے ہوتی ہے، وہ اتنا جلد سرد پڑ جاتا ہے اور جب وہ سرد ہو جاتا ہے تو بدن کھلا رکھے گا خواہ کمرہ بھی سرد ہو۔ یہ قدرے سکیل کے مشابہ ہے۔ سکیل میں جب مریض سرد ہو جاتا ہے تو وہ بدن کھلا رکھنا چاہتا ہے اور سرد کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے وہ انتہائی جوش میں رہتا ہے۔

اس طرح ہم نے اب تک جو دیکھا ہے اس کی بنا پر سکیل اور کیمفر میں کوئی امتیاز نہیں کر سکتے۔ مگر کیمفر میں ایک اور خوبی ہے جو اس کی امتیازی شان قائم کرتی ہے۔ ٹھنڈک، جوش اور گرمی عموماً ملی جلی رہتی ہے۔ جب کیمفر کا مریض سرد پڑ جاتا ہے تو اسے گرمی کے دورے ہوتے ہیں۔ اس گرمی کے دورے کے ساتھ پھاڑنے کی طرح، چھید ہونے کی طرح اور جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور یہ درد متورم اعضاء میں وات ناڑیوں (نظام عصبی) کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اگر مثانے پر ورم آ جائے تو شدید درد ہوتا ہے اور جگہ نازک بن جاتی ہے۔ تکلیف کے اس دورے کی وجہ سے ذہن میں زبردست جوش آتا ہے۔ تب ٹھنڈک آتی ہے اور مریض بدن کھلا رکھنا چاہتا ہے، ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے۔ کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ ہونے سے پہلے گرمی کا دورہ آتا ہے۔ اب وہ چادر اوڑھنا چاہتا ہے۔ اب مجھئے بیماری کا رخ بدل گیا۔ وہ گرم پانی کی بوتل مانگتا ہے۔ یہ مرحلہ بھی بڑی سرعت سے گزر جاتا ہے۔ جب تک نرس گرم پانی کی بوتل لے کر آتی ہے، وہ کھڑکیاں کھولنے کی فرمائش کرتا ہے اور ٹھنڈی چیزوں کا مطالبہ کرنے لگتا ہے۔ آپ اس سے فوراً ہی سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ معاملہ نازک ہے۔ یہ اس حالت میں ہوتا ہے جب جسم پیچھے کی طرف اکڑ جاتا ہے۔ کمان بن جاتی ہے۔ تشنج آ جاتا ہے۔ اعضاء وغیرہ دماغ، جگر گردوں اور مثانے پر ورم آ جاتا ہے۔ یہ سب سخت شدت اور ٹھنڈک کے ساتھ آتے ہیں اور ساتھ ہی شدید پژمردگی آتی ہے۔ آپ یہ حالت اس شخص میں دیکھیں گے جو اپنی روزی کمانے کے لیے گھنٹوں ہی کام کرتا رہا ہو۔ جب جوش گزر چکتا ہے تو ردعمل شروع ہوتا ہے

اور یہ حالت طوفان کی طرح آتی ہے۔ وہ اس وقت تک کام کرتا ہے جب تک کہ بری طرح تھک نہ گیا ہو۔ اب پژمردگی آجاتی ہے، جسم سرد و نیلا پڑ جاتا ہے۔ یہی وہ حالت ہے جہاں کافور کی بوتل ناسوری حاصل کرتی ہے۔ مگر جب کافور پوٹینسی کے حساب سے تیار کیا گیا ہوگا تو یہ کافور کی اس بوتل سے بدرجہا بہتر کام کرے گا۔ یہ مریض کو تازگی بخش نیند لادے گا۔

جب تشنج بند ہونے والا ہو، گرمی کے شرارے نکلتے ہوں، تمتماہٹ ہوتی ہو اور گرم کمرے میں پسینہ آتا ہو تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اعضاء اور پیٹ نہایت سرد۔ جب مریضہ بدن پر سے کپڑا اتارے تو اسے سردی محسوس ہوتی ہے اور جب کپڑا اوڑھا ہوا ہو تو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اگرچہ مریض کو سردی لگتی ہے مگر پھر بھی وہ بدن پر کپڑا اوڑھنا پسند نہیں کرتا۔

سر میں درد ہوتا ہے۔ ٹیکن کے ساتھ درد، کھنچاؤ کا احساس جیسے حرام مغز کو رسی سے باندھ دیا گیا ہے۔ گدی اور گردن میں شدید ٹیکن جیسے وہاں ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ یہ تکلیف سر کو آگے کی طرف جھکانے سے بڑھتی ہے۔ جلن، ڈنک لگنے کا سا درد، پیشانی کا درد۔

ہم نے سنا ہے کہ کیمفر ہیضہ میں بھی کام دیتا ہے۔ کیونکہ ہیضہ ایسی بیماری ہے جو مریض کو فوراً ہی دبوچ لیتی ہے۔ چہرہ سرد، نیلا اور سکڑا ہوا۔ جھریوں والا، زیادہ پسینہ نہیں ہوتا۔ ایسی ہی حالتوں میں کیمفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ انتڑیوں سے زیادہ فضلہ خارج نہیں ہوتا۔ قے بھی زیادہ نہیں آتی اور پسینہ بھی زیادہ نہیں آتا۔ مگر مریض یکایک سرد پڑ جاتا ہے۔ نیلا ہو جاتا ہے اور پژمردگی آجاتی ہے۔ وہ جیسے مفلوج ہو اور غنودگی آجاتی ہے۔

تشنج اور منہ میں جھاگ آتی ہے ہونٹ نیلے، دانت بند ہو جائیں، بدن اکڑ جائے، قے کے ساتھ چہرے پر سرد پسینہ، چہرے کا سرخ یا دو۔

پیاس کے بغیر پانی پینے کی خواہش۔ نہ ختم ہونے والی پیاس، خواہ کتنا ہی پانی پی جائے تو بھی وہ مطمئن نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ ٹھنڈے پانی کو بھی کافی ٹھنڈا نہیں سمجھتا۔ پانی پیتا ہے اور فوراً ہی قے کر دیتا ہے۔

معدے میں نمایاں طور پر جوش ہوتا ہے۔ ہر چیز قے کر دیتا ہے۔ زبان نیلی اور سرد ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں۔ جسم سے جو بھی چیز نکلتی ہے وہ سب ٹھنڈی ہوتی ہے۔ چھاتی سے جو ہوا نکلتی ہے وہ ایسے آتی ہے جیسے غار سے نکلتی رہتی ہے جیسا کہ کاربوویج یا درانٹ میں ہوا کرتا ہے۔ زبان سرد ہوتی ہے اور کانپتی ہے۔ ایسی حالتیں ہیضہ میں آتی ہیں۔ ٹھنڈک کے اس سارے دور میں جلن ہوتی ہے۔ مریض کا جسم اندر سے جلتا ہے۔ اندر کچے پن کا احساس یا بیرونی گرمی سے جلن کا احساس۔

ورم معدہ اور درد جو اس قدر خوفناک اور ناقابل برداشت ہوتا ہے کہ آرسینکم کی طرح مریض کے چہرے پر اندرونی ایذا کے آثار صاف نظر آجاتے ہیں۔ مریض معدے میں موت جیسا عذاب محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں ضرور مر جاؤں گا۔ معدے میں چھید ہونے کی طرح، جلن کے ساتھ اور کترن کے ساتھ درد اور قے۔ معدے اور انتڑیوں میں مروڑ، اینٹھن جو جسم کے دوسرے حصوں تک پہنچ جائے حتیٰ کہ جسم کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے اور تشنج آجاتا ہے۔ معدے میں سخت تکلیف اسے ناامید بنا دیتی ہے۔

معدے میں گرمی۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس۔ پیٹ میں درد اور جلن، پیٹ میں ٹھنڈک کا احساس۔
ہیضہ کے دست، چاولوں کے پانی جیسے دست اس کے ساتھ فکر، بے چینی، پٹھوں میں مروڑ، چھاتی میں اینٹھن، پژمردگی۔ ٹھنڈک اور نیلاہٹ میں بتدریج اضافہ۔ بدن کھلا رکھنا چاہے۔ نزع کی حالت آ جاتی ہے۔ وہی کیمفر، کیوپرم اور ویریٹرم اب بھی ہیضے کے لیے اکسیر مانے جاتے ہیں۔ کیمفر میں پژمردگی، نیلا پن، بدن کا سرد پڑ جانا اور اس کے باوجود بدن کو ننگا رکھنے کی خواہش نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ بدن سرد اور خشک۔

باقی دونوں دوائیوں میں بھی ہیضہ کی ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر کیوپرم میں اس قدر ٹھنڈک نہیں پائی جاتی۔ اس میں اینٹھن اور مروڑ زیادہ پائی جاتی ہے۔ پژمردگی اتنی نمایاں نہیں ہوتی جتنی کہ کیمفر میں۔ مروڑ جتنا زیادہ ہوگا۔ کیوپرم اتنا ہی یقینی ہے۔ دست میں فضلہ جتنا زیادہ نکلے، پسینہ جتنا زیادہ آئے، قے میں مواد جتنا زیادہ نکلے ویریٹرم اتنا ہی یقینی ہے۔ بدن ٹھنڈا اور خشک کیمفر کی یقینی علامت ہے۔ بدن سرد اور فضلہ بکثرت نکلے تو ویریٹرم کی یقینی علامت ہے۔

سردی لگنے کے بعد معدے میں کٹن ہوتی ہے اور قہوے کی تلچھٹ جیسا گہرے بھورے رنگ کا پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے، اینٹھن ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہیضہ کے مریض کو بدن ٹھنڈا اور نیلا ہونے کے ساتھ ساتھ متلی اور قے ہوتی ہے اور پیٹ میں خوفناک اینٹھن ہوتی ہے۔ مریض زور لگاتا ہے کہ پاخانہ ہو۔ اسے گاہے بگاہے تشنج آتا رہتا ہے۔ انتڑیوں کی یہ علامت بتدریج بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ پاخانے کے لیے زور لگانے کی سکت باقی نہیں رہتی۔ لقوے کی حالت آ جاتی ہے۔ مثلاً مقعد جیسے تشنج کی ہے اور درد ہوتا ہے۔

آلات بول و اعضاء تناسل میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ جلن کے ساتھ پیشاب، پیشاب رک جاتا ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ بار بار حاجت ہوتی ہے اور مشکل سے پیشاب اترتا ہے، جو حالت مقعد میں ہوئی ہے۔ وہی مثانے میں بھی ہوتی ہے۔ یعنی پیشاب رک جاتا ہے اور سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مریض پیشاب کرنے بیٹھتا ہے اور بہت دیر تک زور لگاتا رہتا ہے۔ مگر پیشاب نہیں اترتا کیونکہ مثانہ مفلوج ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی رنگت سرخ، خون ملا اور کینتھرس کی طرح بوند بوند کر کے آتا ہے۔ مثانے کی گردن میں اینٹھن۔

کیمفر خواہش نفسانی میں ناقابل برداشت حد تک اضافہ کرتا ہے۔ بعض حالتوں میں بڑی مقدار میں کھلانے سے اس کے الٹ حالت نظر آتی ہے اور دوسری حالتوں میں اس کے الٹ۔ اس کے تجربوں میں زبردست نفسانی خواہش اور نامردی دونوں ہی پائی گئی ہے۔ مجھے ایک فرانسیسی عورت کا حال معلوم ہے۔ جس کی اپنے لڑکوں کو ہمیشہ گھر میں رکھنے کی خواہش جنون تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ میں اپنے لڑکوں سے صرف اس طرح دور رکھ سکتی ہوں۔ وہ ان کی خواہش نفسانی مٹانے کے لیے ان کے تکیوں کے نیچے کافور کی بڑی بڑی ڈلیاں رکھتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب کے سب نامرد بن گئے مگر بعض میں اس سے نفسانی خواہش بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ حالت اس میں کینتھرس کے برابر ہی ہے۔

کیمفر زکام پیدا کرتا ہے جس میں ناک سے اور سانس کی نالیوں سے رطوبت بکثرت گرتی ہے۔

بچوں اور بوڑھوں کا برانکائیٹس۔ بوڑھوں کو بار بار سرد موسم میں سردی لگتی ہے اور وہ ٹھنڈ سے کانپنے لگتے ہیں۔
انٹم کروڈ، اموینم کارب اور کیمفر اسی سالہ بوڑھوں کی حیرت انگیز دوائیاں ہیں۔ ان کے لیے سردی خطرناک بن کر آتی ہے۔ بوڑھے سردی سے اس طرح بیمار نہیں ہوتے جیسے کہ نوجوان ہوتے ہیں۔ وہ پژمردہ ہو جاتے ہیں، انتہائی کمزوری آ جاتی ہے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ گھر والے سمجھنے لگتے ہیں کہ موت کی گھنٹی بج رہی ہے اور اب بابا کی آخری گھڑی ہے۔ یہ تینوں دوائیاں کام دے سکتی ہیں۔ ان میں نمونیہ کی آخری منزل جیسی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ انٹم ٹار، انٹم کروڈ، اموینم کارب اور کیمفر ایسی حالتوں میں کام دیتا ہے جبکہ تپش کا مرحلہ مٹ جاتا ہے۔ کیمفر میں گرمی بہت کم پائی جاتی ہے۔ اس میں گرمی کا احساس پایا جاتا ہے مگر گرمی نمایاں نہیں ہوتی۔ اس دوائی میں ایسی اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جو عموماً بوڑھوں میں پائی جاتی ہیں۔
پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ پٹھوں کا کانپنا۔ کانپنے کے ساتھ گھٹن۔ تشنج کی حالت۔ زبان کا کانپنا۔
کیمفر کے مریض کی عام جسمانی حالت میں بدن سرد پایا جاتا ہے۔ وہ سردی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ انتہائی ذکی الحس۔ ورم کی نئی حالتوں میں وہ سرد ہوتا ہے اور کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ شدید حالتوں میں سخت پیاس ہوتی ہے مگر پرانی شکایتوں میں پیاس قطعاً مٹ جاتی ہے۔
کیمفر کی نئی حالت میں ایک بات اور نہایت قابل ذکر ہے وہ یہ کہ جب گرمی کا مرحلہ ہوتا ہے اور درد کا زور ہوتا ہے تو مریض بدن کو ڈھانپے رکھنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈک ٹھنڈک سے دور ہوتی ہے اور وہ مزید ٹھنڈک چاہتا ہے۔

کینابس انڈیکا (CANNABIS INDICA)

سارے جسم اور حواس میں ایک عجیب وغریب پُر کیف حالت ملتی ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء جیسے بہت لمبے ہو گئے ہیں۔ اعضاء میں ایک انوکھی سوج آتی ہے۔ اعضاء کانپتے ہیں، سارے جسم میں انتہائی کمزوری آ جاتی ہے۔ بے خودی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ بے حسی اور پٹھوں کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ سرور، مستی، عجیب وغریب قیاس اور وہم۔ وقت اور فاصلے کے بارے میں حیرت انگیز مبالغہ آمیزی۔ محسوس کرے جیسے کہیں دور جلاوطن کر دیا گیا ہو۔ وہ اپنے دو وجود محسوس کرتا ہے۔ یا اپنی دو جدا حالتیں مانتا ہے۔ یا خیال کرتا ہے میں دو جگہ موجود ہوں، وہم بے تکی باتیں کرے۔ سنجیدہ باتوں پر بھی ہنس رہا ہے۔ ہنستا ہے، روتا ہے۔ بے اختیار ہنسی کے دورے۔ بے مذاق ہنسی، کراہتا ہے، روتا ہے، موت کا خوف۔ پاگل ہو جانے کا اندیشہ۔ اندھیرے میں ڈرے۔ فکرمند اور غمگین ذہنی علامتیں کھلی ہوا میں گھومنے سے گھٹ جاتی ہیں۔
کمزوری کے ساتھ معکوس حالت نمودار ہوتی ہے۔ حواس باختہ ہو جاتا ہے اور گر پڑتا ہے۔ سنجیدہ باتوں سے نہایت جلدی غیر سنجیدہ باتوں پر آ جاتا ہے۔ پھر سنجیدہ باتیں کرنے لگتا ہے۔ علیٰ ہذالقیاس الفاظ اور خیالات بھول جاتا ہے۔ اپنی بات مکمل نہیں کر سکتا۔ خیالات کی بھرمار اور اس کی وجہ سے سنجیدہ طور پر بات چیت نہیں کر سکتا۔ دماغ ادھورے خیالات اور بھوت پریت کی باتوں سے پُر رہتا ہے۔ دماغ میں ہر گھڑی عجیب و غریب تصویریاں بنتی رہتی ہیں۔ بکواس، اس میں اتنی خود ضبطی نہیں ہوتی کہ کسی معاملے پر سنجیدگی سے غور

کر سکے۔ دلیل سے بات کرنے کی ہر کوشش میں وحشیانہ قیاس اور تصوری حائل ہو جاتی ہے۔ دماغ کے آگے ایک سے ایک نیا خیال آتا رہتا ہے۔ غیب کی باتیں سنتا ہے۔ گھنٹیاں اور باجے بجتے سنتا ہے۔ مسرت آمیز کند ذہنی۔

محسوس کرتا ہے جیسے دماغ کھلتا اور بند ہوتا ہے یا جیسے کوئی دماغ کو اوپر نیچے کر رہا ہے۔ سارے سر میں چٹکن کے ساتھ درد۔ گدی میں بوجھ اور چٹکن۔ ہوش آ جانے پر اور سو کر جاگنے پر دماغ میں جھٹکے آئیں۔ کنپٹیوں میں چبھن کے ساتھ درد، کھوپڑی پر تناؤ، کھوپڑی ذکی الحس، بینائی دھندلی۔ عجیب و غریب چیزیں دیکھے، حرف آنکھ کے آگے دوڑتے ہیں۔ سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ کانوں میں بھنبھناہٹ اور گانے کی آوازیں آئیں۔ چٹکن ہو، چہرہ پیلا اور مرجھایا ہوا جیسے پاگل ہو، احمق ہو، بیماروں جیسا چہرہ۔ سوتے سوتے دانت پیسے، ملگجت، ذائقہ کڑوا۔ پانی کی پیاس مگر پانی سے نفرت اور خوف۔

اپھارہ رہتا ہوا پیٹ، ڈکار آنے سے آرام ملے۔

پیشاب کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گردوں کا ورم اور جلن کے ساتھ درد۔ گردوں میں دکھن اور ہلکا ہلکا درد۔ گردوں میں چبھن کے ساتھ درد، بار بار یا متواتر پیشاب آئے۔ جلن کے ساتھ پیشاب اترے۔ پیشاب کرنے سے پہلے، دوران میں یا بعد میں مثانے میں جلن و ڈنک لگنے کا سا درد، اس نے سوزاک کے بہت سے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ یہ سوزاک کے پہلے درجہ میں کام کرتا ہے اور کیناس سٹائیوا کے لیے میدان عمل تیار کر دیتا ہے۔ کافی دیر انتظار کرنا پڑتا ہے کہ پیشاب اترے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد بھی بوند بوند پیشاب آتا رہتا ہے۔ پیشاب میں کف بکثرت آتا ہے۔ سوزاک کے دوران میں جب خواہش کا زور بڑھتا ہے تو اس حالت میں بہترین کام کرتا ہے، سوزاک میں بھی رطوبت پیلی آتی ہے۔

فریقین میں خواہش نفسانی کو بھڑکاتا ہے۔ نہایت تکلیف دہ ایستادگی۔ کثرت حیض، خون پتلا۔ درد کے دورے جیسے دردِ زہ ہو۔ بچے دانی میں تشنج۔ اسقاط حمل کا اندیشہ جبکہ وجہ سوزاک ہو۔ ہر دو ہفتے کے بعد حیض آئے۔

چھاتی کی تکلیف دہ گھٹن، دم گھٹے۔

سوتے سوتے دھڑکن۔ دم گھٹنے کے ساتھ دل میں دباؤ کے ساتھ درد جو ساری مدت جاری رہے۔ دل میں چبھن کے ساتھ درد۔ نبض سست یا تیز اور بے قاعدہ پھڑپھڑاہٹ کے ساتھ چلے۔ عصبی نبض۔

دوران حیض کمر درد۔ کمر کے آر پار درد جس کی وجہ سے مریض تن کر سیدھی نہ چل سکے۔ لرزنے کے ساتھ اعضاء کی لقوے جیسی کمزوری، کانپتا اعضاء اور تلووں کی بے حسی۔ تلووں میں کانٹا گڑنے کا سا درد۔ آرام کرنے سے راحت ملے اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چلنے پر نچلے اعضاء میں شدید درد۔

نیند کا غلبہ مگر سو نہ سکے۔ سوتے سوتے اعضاء میں جھٹکے آئیں۔ خواب میں مردے دکھائی دیں۔ خواب میں پیش گوئی کرے، دہشت۔

جلد میں کانٹا گڑنے کا سا احساس۔ سارے جسم پر سرسراہٹ اور خارش۔ سارے جسم کی جلد جیسے تنی ہوئی ہے، کھنچی ہوئی ہے۔ قوت حس کی کمی۔

کینابس سٹانیوا (CANNABIS SATIVA)

اس دوائی کی کینابس انڈیکا سے قابل ذکر مشابہت ہے حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو یہ یقین کر لینا پڑا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ بارہا ایک کو دوسرے کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور ایک نے دوسرے کی پیدا کردہ علامتوں کو ٹھیک کیا ہے۔ ذہن اور پیشاب کی علامتوں میں بھاری مشابہت پائی جاتی ہے۔ بند ہونے اور کھلنے کی علامت میں دونوں ہی نے کام کیا ہے۔

ہر چیز عجیب و غریب اور غیر حقیقی نظر آتی ہے۔ سمجھتا ہے جیسے میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ ذاتی شناخت کے بارے میں بھی شبہ کرتا ہے۔ لکھنے اور بولنے میں غلطیاں کرتا ہے۔ وہ خود جو کچھ لکھتا پڑھتا یا سنتا ہے اس کو غلط سمجھتا ہے۔ جو آواز اسی کے کمرے میں ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے یہ کہیں دور سے آ رہی ہے۔ وہ جو کچھ بولتا ہے، سمجھتا ہے کوئی اور ہی بول رہا ہے۔ (الیومن) مریضہ سمجھتی ہے میرے حواس باختہ ہو جائیں گے۔ دوپہر سے افسردہ، غمگین مگر بعد دوپہر ہشاش بشاش اور خوش و خرم نظر آئے۔ سونے سے ڈرتا ہے۔ گلا جیسے گھٹ رہا ہے جیسا کہ ہسٹریا میں ہوتا ہے۔ معدے میں بے چینی، کند ذہنی اور چکر۔

سر کی طرف خون کا دورہ جیسے خون معدے سے آ رہا ہے۔ کھوپڑی جیسے کھلتی اور بند ہوتی ہے۔ یہ احساس صبح جاگنے پر شروع ہوتا ہے اور دن بھر جاری رہتا ہے۔ آواز اور شور و غل سے یہ تکلیف بڑھتی ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے کھوپڑی پر ٹھنڈے پانی کی بوندیں رکھی ہیں۔ سرسراہٹ۔

آشوب چشم اور رگوں میں گانٹھیں پڑیں۔ آنکھوں میں جیسے ریت بھرا ہوا ہے۔ کان میں آوازیں آئیں۔

ناک جیسے لمبی ہو گئی ہے۔ نکسیر آئے، ناک کی جڑ پر دباؤ۔ ناک میں خشکی۔ ایک گال سرخ دوسری زرد۔ ذائقہ برا۔ مشکل سے بول سکے۔ منہ اور گلا خشک، گوشت کھانے سے نفرت۔ تلخ، ترش اور خالی ڈکاریں۔

ورم گردہ، گردے میں درد جیسے وہاں زخم بن گئے ہیں۔ سپاری پر رطوبت کے ساتھ سوجن اور اس کے ساتھ سوزاک، سوزاک میں گاڑھی پیلی رطوبت خارج ہو۔ پیشاب کے دوران میں اور بعد میں مثانے کی نالی میں جلن۔ جب پیشاب اتر رہا ہو تو مثانے کی نالی میں چبھن۔ پیشاب کی نالی انتہائی ذکی الحس اور متورم۔ قرحہ۔ جب پیشاب شروع ہو تو جلن ہوتی ہے۔ جب پیشاب نہیں کر رہا ہوتا تو مثانے کی نالی میں جلن۔ پیشاب نہایت دقت سے اور تکلیف سے اترے۔ جب پیشاب اتر رہا ہو تو پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ نالی میں درد پھیل جاتا ہے۔ جب عورت پیشاب کر چکے تو مثانے کی نالی کے منہ پر دباؤ کا احساس۔ پیشاب کرنے کی زبردست حاجت۔ پیشاب کرنے کی بار بار حاجت ہو یا ہر وقت حاجت رہے۔ خود بخود پیشاب آ تا رہے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد سخت درد، خون ملا پیشاب، پیشاب کر چکنے کے بعد مثانے کی گردن میں تشنجی کھنچن۔ مثانے کی نالی کا ورم۔ مثانے کی نالی کے منہ کی سخت ورم اور سوجن اس کے ساتھ عورت کو پیشاب کرتے وقت جلن کے ساتھ درد ہو۔

مرد و عورت میں خواہش بھڑک اٹھتی ہے۔ بیماری پر استسقاء جیسی سوجن۔ عورتوں کے متعلق یہ بانجھ پن کے لیے مشہور ہے۔ کثرت حیض۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں کا لیکوریا (سیپیا) سوزاک، بچہ پیدا ہونے کے بعد خون بند نہ ہو۔ حمل گرنے کا اندیشہ۔

چھاتی کا نزلہ۔ برانکائیٹس جس میں زنانے کے ساتھ سانس لے۔ دمہ، کھڑکیاں ضرور کھول لے۔ سبز سڑی ہوئی کف نکلے۔ نمکین کف نکلے۔ کھانسی جس میں خون تھوکے۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں چبھن۔ انگلیوں کے سرے سن۔ بے حس۔

کینتھرس (CANTHARIS)

اس دوائی کی نہایت اہم اور قابل ذکر خوبی ہے ورم کی حالت۔ اس ورم کی بھی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہایت تیزی سے بڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ سڑاؤ کی حالت آ جاتی ہے۔ ورم کی یہ حالت عموماً چند روز تک ایک تقیحی کورس اختیار کرتی ہے۔ مگر جب یہ دوائی خارجی یا بیرونی طور پر استعمال کی جائے تو عضو مذکورہ نہایت سرعت سے مردہ بن جاتا ہے۔ اگر اسے اندرونی طور پر لیا جائے تو یہ فوری طور پر آلات بول پر حملہ کرتی ہے اور ان میں خلل واقع کرتی ہے اور اس کی وجہ سے ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ مقامی سوزش بڑی سرعت سے نمودار ہوتی ہے اور مریض کو بڑی سرعت سے اپنے پنجوں میں دبوچ لیتی ہے۔ اگر زہریلے اثر کے لیے بڑی مقدار میں کھالی جائے تو حیران کن اور خطرناک علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ سارے کے سارے جسم میں خلل آ جاتا ہے۔ عموماً آلات بول میں مہلک علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں پہلے ہی درجے میں سڑاؤ شروع ہو جاتا ہے۔

ذہنی علامتیں بھی نہایت اہم ہیں۔ رہنما علامتوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ یکا یک بے ہوشی آتی ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ یکا یک غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ کند ذہنی۔ عجیب و غریب خیالوں کی بھرمار۔ دماغ میں ایک قسم کا ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے جیسے وہ کسی بیرونی اثر کے ماتحت ہو۔

سرگرم، انتہائی جوش، بکواس کرے۔ انتہائی جوش اور غضب کی حالت۔ چمکدار چیز دیکھنے سے اس حالت کے بار بار دورے۔ نرخرے کو چھونے یا پانی پینے کی کوشش کرنے پر جیسا کہ مرگی میں ہوتا ہے، جوش بڑھ جاتا ہے۔ دل میں عموماً ایسی خیالات کی بھرمار ہوا کرتی ہے جن کو متورم اعضاء پیش کریں۔ مثال کے طور پر اگر مثانے اور اعضاء تناسل میں جوش اور ورم آ جائے اور ان میں خون بھی جمع ہو جائے تو ان سے شہوانی خیالات کو تحریک ملے گی۔ اس طرح شہوانی خیالات اور خواہش نفسانی بھڑک اٹھتی ہے۔ انتہائی شہوانی جوش و خواہش۔ یہ جوش و خواہش اسی تناسب سے ہوگا جتنا کہ اعضاء مذکورہ میں ورم اور جوش آیا ہوگا۔

خواہش نفسانی اس قدر بھڑکتی ہے کہ جنون کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ مرد کو نہایت تکلیف دہ اور شدید ایستادگی آتی ہے۔ عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے اور دکھنے لگتا ہے۔ اس کے لیے مباشرت کرنا اور بھی تکلیف دہ بن جاتا ہے۔ تاہم مذکورہ بالا قسم کا جوش موجود رہتا ہے۔ ڈھیٹ اور گستاخ، اوباش۔ بے چینی غضب میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ بے چینی اسے متواتر حرکت کرتے رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ غصہ، بکواس

اور خواہش نفسانی کا جوش، سب ملے جلے رہتے ہیں۔ کینتھرس کی یہ ذہنی حالت ہائیو سائمس، فاسفورس اور سٹکیل کے مشابہ ہے۔ ان میں شدید بکواس کی حالت کے ساتھ ساتھ خواہش نفسانی اور فحش کلامی کا زور رہتا ہے۔ اکثر حالتوں میں مریض بے خود ہو کر گندے گیت گاتا ہے اور اعضاء پوشیدہ کے متعلق ہی بات چیت کرتا ہے۔ وہ منی و پیشاب کے اعضاء پر ہی گفتگو کرتا ہے۔ وہ اس موضوع پر بلا جھجک آزادانہ طور پر سے بات چیت کرتا ہے۔ حالانکہ بدذوقی اور اخلاقی پستی کا ثبوت دیئے بغیر وہ تندرستی کی حالت میں ہرگز ایسا نہ کرتا۔ مگر اب بیماری کی حالت میں پرہیزگار اور نیک مرد و عورت اس طرح کی باتیں کریں تو حیرانی کی بات ہے۔ انہوں نے یہ زبان کہاں سیکھی ایسی حالتوں میں بہتر یہی ہے کہ ڈاکٹر اور نرس کے علاوہ سب کو کمرے سے نکال دیا جائے۔ ایک بار ایک محترمہ بوڑھی نے روتے اور ہاتھ مسلتے ہوئے مجھے کہا۔ "نہ جانے میری بچی یہ زبان کہاں سے سیکھ آئی؟" اس میں بچی کا قصور نہ تھا۔ یہ صرف آلات بول یا حیض کا نقص تھا جو سردی سے یا ٹھنڈ لگنے سے پیدا ہوا۔ یا پھر یہ ماں کی غلطی تھی جس نے اپنی بچی کو حیض کے متعلق صحیح رہنمائی اور مشورہ نہیں دیا۔ اب رحم کے خصیوں یا بچے دانی پر ورم یا بیرونی اعضاء پر ورم کیسے آیا۔ پیشاب بہ جلن وارد آتا ہے اور بیرونی اعضاء پر ورم آ جاتا ہے یا پیشاب رک جاتا ہے اور طبیعت بھڑک اٹھتی ہے۔ بس یہی کینتھرس ہے۔

سر درد جیسے بھالا چبھتا ہو، یا پھٹ پڑے گا۔ شدید سر درد جیسے چھری لگتی ہو، ورم کی حالت جو ذہن کو بری طرح ماؤف کر دے۔

اس دوائی میں جلن عام پائی جاتی ہے۔ سر میں جلن۔ چبھن یا جیسے چھری لگتی ہو۔ بے ہوشی اور بکواس۔ سر کے پہلوؤں میں جلن۔ سر کے پہلوؤں اور گدی میں چبھن۔ دماغ کی گہرائی میں بھالا لگنے کا سا درد۔ بال جھڑیں۔

یہ محض آنکھ کی بیماریوں میں شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ صرف اس حالت میں کام آتا ہے جبکہ سر اور ذہن کی علامتیں بھی ساتھ ہی موجود ہوں۔ چہرے کا سرخباد جس میں بڑے بڑے چھالے ہوں۔ آنکھ میں جلن۔ سب کچھ زرد دکھائی دے۔ آنکھ میں جلن و اکڑن، آنکھ کا سرخباد جس میں سڑاؤ کا رجحان ہو۔ آنکھ گرم، جلتے جلتے آنسو نکلیں۔ چہرے کا اور ناک کا سرخباد، جو پپوٹوں تک پہنچ جائے۔ اس حالت میں رسٹاکس عموماً استعمال ہوتا ہے۔ مگر جب حالت زیادہ نازک ہو تو پھر کینتھرس ہی دیا جانا چاہئے اور اسے رسٹاکس پر ترجیح ملنی چاہیے۔ رسٹاکس میں چھالے بھی ہوتے ہیں اور جلن بھی مگر کینتھرس کا سرخباد آپ کے دوبارہ جانے تک سیاہ ہو جائے گا، نیلا ہو جائے گا۔ اس میں بڑی تیزی سے تبدیلی آتی ہے اور بظاہر یہ معلوم دے گا کہ سڑاؤ شروع ہو چکا ہے۔ سرخبادے کی جگہ میں جلن اور اس کے آس پاس کی جلد کو چھونے سے جلن ہوتی ہے۔ مگر رسٹاکس میں ایسا نہیں ہوتا۔ کینتھرس میں چھوٹے سے چھوٹے چھالے میں بھی چھونے سے جلن ہوتی ہے جیسے انگارہ رکھا ہو۔ چھونے سے پھنسیوں میں جلن ہوتی ہے۔ خواہ کتنا ہی ہلکے ہاتھ سے چھوا جائے۔ سمجھ لیجئے یہ اسی قسم کی پھنسیاں ہیں جیسی یہ دوا خود پیدا کرتی ہے۔

مریض انتہائی کمزوری محسوس کرتا ہے۔ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ چہرے سے اصلیت کا علم نہیں ہوتا اور مریض مر جاتا ہے۔ یہ بیماری کی کمترین حالت کے مشابہ ہے حتیٰ کہ انتڑیوں، دماغ، مثانہ، ریڑھ اور

پھیپھڑوں کی سوزش اور شدید سوزش میں، جب نزع کی حالت آرہی ہو، چہرے سے اصلیت معلوم نہ ہو سکتی۔ پھیپھڑوں کی سوزش جس میں سڑاؤ آنے کا رجحان ہو، تھکان اور جو پھیپھڑا ماؤف ہو اس میں جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارہ رکھا ہو۔ وہ فوراً ہی ایسی کف تھوکتا ہے، جس سے مردے جیسی بو آئے۔ پتلی، خون ملی اور پانی جیسی کف نکلے۔ یہ سڑاؤ حیرت انگیز طریقہ پر بڑی سرعت سے آیا ہے اور مریض جلد ہی مر جائے گا۔ ناک سکڑی ہوئی۔ بناوٹی چہرہ اور پیشاب رک جاتا ہے مجھے ایک مریض کا حوالہ یاد ہے جو بڑا پرانا شرابی تھا۔ میں شام کو مریض کو دیکھ کر چلا گیا۔ اس کی حالت بالکل وہی تھی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس کے منہ سے خون ملی لار (رال) گر رہی تھی اور وہ مر رہا تھا۔ اس کی یہ حالت صرف ایک ہی رات میں ہوئی تھی کیونکہ وہ اس سے پہلے شراب کے نشے میں چور ہو چکا تھا۔ یا تو اسے کیلیفوسر ملتا اور یا وہ سویرا ہونے سے پہلے مر جاتا۔ سویرے تک کف کی رنگت زنگ آلود ہو گئی اور اس کی حالت سدھر گئی۔ آرسینیکم میں پھیپھڑوں میں جلن ہوتی ہے اور سیاہ کف تھوکتا ہے۔ نمونیہ کی علامتیں موجود ہوتی ہیں اور حسب دستور بے چینی، فکرمندی اور آرسینیکم کی دیگر مخصوص علامتیں موجود ہوتی ہیں۔ آرسینیکم اسے فوراً ہی روک دیتا ہے۔ ان شدید دوائیوں کی ضرورت اکثر ان مریضوں کیلئے پڑتی ہے جو مرنے والے ہوں۔

گلے میں جلن، سخت پیاس جبکہ گلے اور معدے میں سخت جلن بھی ہو۔ پیاس، مگر پانی پینے سے نفرت، مطلب یہ کہ منہ اور گلے کی رغبت ذہنی حالت کی وجہ سے برعکس ہو گئی ہے۔ یعنی گلے میں پیاس تو ہے مگر ذہن میں پانی پینے سے نفرت ہے۔ معدے میں، معدے کی نچلی نالی میں اور پیٹ میں سخت جلن۔ پیٹ متورم اور ابھارہ، بھالا چبھنے، کٹنے اور چھری لگنے کی طرح کے درد۔ جہاں انتڑیوں میں سرعت کے ساتھ ورم آیا کہ خون ملی آنوں یا رطوبت کے ساتھ دست شروع ہوئے۔ انتڑیوں سے اور پیٹ سے پانی سی، خون ملی رطوبت گرنے لگتی ہے۔ آنکھوں سے اسی طرح کی پانی سی، خون ملی رطوبت آنے لگتی ہے۔ یہ پانی سی رطوبت جہاں بھی کہیں جلد سے چھوتی ہے وہاں جلن ہوتی ہے اور جلد چھل جاتی ہے، خون ملا پیشاب۔

پیشاب کرتے وقت پاخانے کی حاجت۔ مریض بڑی دیر تک حاجت رفع کرنے کے لیے بیٹھا رہتا ہے۔ پیشاب کی نالی اور مقعد میں سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ مریض سمجھتا ہے کہ بس 2، 4 بوند پیشاب یا ذرا سا خون ملا پاخانہ ہی آجائے تو راحت مل جائے گی۔ مگر راحت ہے کہ نصیب نہیں ہوتی۔ سارے اعضاء متورم ہو جاتے ہیں اور آگ کی طرح جلنے لگتے ہیں۔ مثانے میں اینٹھن اور پیشاب کی حاجت نہ صرف اس وقت ہوتی ہے جبکہ مثانہ بھرا ہوا ہو بلکہ اس وقت بھی ہوتی ہے جبکہ مثانہ خالی ہو، پیشاب رک جاتا ہے یا تو بالکل ہی نہیں آتا اور یا صرف دو چار بوند آتا ہے۔ مثانے میں شدید اینٹھن۔ اینٹھن کے ساتھ کٹنے والا درد، بھالا چبھنے، چھری لگنے کی طرح مثانے کی گردن میں درد۔ درد مختلف سمتوں میں پھیلتا ہے۔ بار بار حاجت کے ساتھ شدید درد۔ متواتر اینٹھن ہوتی ہے۔ فکر و جوش کی حالت۔ عذاب کی حالت۔ پاخانے اور پیشاب کی حاجت کے ساتھ خواہش نفسانی کا طوفان امڈ آتا ہے۔ تمام کے تمام آلات بول اور آلات تناسل میں جوش آجاتا ہے اور سڑاؤ شروع ہو جاتا ہے پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی ہے۔ یہ خون ملا پیشاب مثانے کی نالی اور عضو مخصوص میں انتہائی جلن پیدا کرتا ہے۔ پیشاب اترتا نہیں۔ یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ سوزاک کے

مریض کو مثانے اور مقعد میں شدید ورم، جلن و اینٹھن پیدا ہو اور اگر ہو تو کینتھرس ہی اس کی دوائی ہے۔ اتنا شدید درد اور جوش دوسری کسی بھی دوائی میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے بعد مرک کار کا نمبر آتا ہے۔

عورت کے سارے جسم و اعضاء میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ رحم کے خصیوں اور بچے دانی میں ورم آ جاتا ہے۔ رحم میں جلن ہوتی ہے۔ قلت حیض جس میں چھیچھڑے خارج ہوں۔ حیض بہت جلدی و بکثرت آئے، رنگت سیاہ۔

ایام زچگی کے تشنج۔ پھول رک جائے۔ جلن کے ساتھ درد۔ بچہ ہو لینے کے بعد درد ایسا نہ ہو جس میں پھول باہر نکل آئے۔ اگر مذکورہ بالا ساری علامتیں موجود ہوں تو اس کے دینے سے بچے دانی میں حسب معمول سکڑاؤ آتا ہے اور جھلیاں باہر آ جاتی ہیں۔

گردوں میں اور کمر میں بھالا گھنے کا سا شدید درد۔ رانوں میں، گردوں میں اور پیٹ میں درد۔ پیشاب کرنے پر درد حتیٰ کہ مریض آہیں بھرنے لگتا ہے اور ایک بوند پیشاب آنے پر چیخ اٹھتا ہے۔

کیپسیکم (CAPSICUM)

ہم اپنے کھانوں کو چٹ پٹا اور مزیدار بنانے کے لیے جو مصالحے استعمال کرتے ہیں وہ ایک دو پشت کے بعد مفید دوائیاں بن جائیں گے۔ کیونکہ لوگ ان چیزوں سے اپنے اندر زہر جمع کر لیتے ہیں۔ مثلاً چائے، قہوہ، لال مرچ کھا کھا کر اپنے اندر ایسی چیزیں جمع کر لیتے ہیں جو ماں باپ کے اندر ایسے زہریلے اثر پیدا کرتی ہے کہ بچوں میں کئی طرح کی بیماریاں اختیار کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بیماریاں اسی طرح کی ہوتی ہیں جن کو یہ مصالحے اور چٹ پٹی چیزیں پیدا کرتی ہیں۔

موٹے تازے، فربہ بدن، ڈھیلے ڈھالے، سرخ چہرے والے بچے ہی جو بیئر پینے والوں اور لال مرچ کھانے والوں، جن میں رد عمل ناقص ہو اور جن کا بدن خود بھی ڈھیلا ڈھالا ہو، ایسے لوگوں کی اولاد ہوں۔ عموماً کیپسیکم کے مریض ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے فوری طور پر طاقت پہنچانے والی چیزیں مثلاً شراب بکثرت استعمال کی ہو۔ جن کی رگوں میں گانٹھیں پڑنے کا رجحان ہو، ان کی اولاد بھی عموماً کیپسیکم کی مریض ہوا کرتی ہے۔ کیپسیکم عموماً ان جسمانی بناوٹوں میں کام دیتا ہے جن کے چہرے گلابی ہوں، سرد ہوں یا کم از کم گرم تر ہوں اور اگر آپ چہرے کا بغور مطالعہ کریں تو آپ کو وہاں باریک رگیں ابھری ہوئی دکھائی دیں گی۔ موٹے تازے گول مول بدن والے جن کی قوت برداشت نہایت کم ہو اور جن کے بدن میں کلکیریا کی طرح خون کی افراط مصنوعی طور پر جھلکتی ہو۔ ناک کی اگلی نوک سرخ، گالیں سرخ، گالوں پر سرخی، آنکھ سرخ اور جو بڑی جلدی تھک جائیں۔ ایسے جسم بیماری کے بعد بڑی آہستہ آہستہ رو بہ صحت ہوتے ہیں۔ دوائی کا رد عمل قبول نہیں کرتے۔ جسمانی افعال سست، تھکے ہارے اور سست جسم والے۔ سکول میں پڑھنے والی ایسی لڑکیاں جو نہ پڑھ سکتی ہیں، نہ کوئی کام کر سکتی ہیں اور ہمیشہ گھر جانے کے لیے بیتاب رہتی ہیں اور گھر جانا چاہتی ہیں۔ جوڑوں میں گٹھیاوات کا مواد جمع ہو گیا ہے، جوڑ سخت ہو گئے ہیں، کمزور ہو گئے ہیں اور اب چلنا یا جسم کا بار برداشت نہیں کر سکتے، سارے کا سارا جسم سست ہو جاتا ہے۔ انہیں ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ ہوا سے

گھبراتے ہیں اور گرم کمرے میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔ معمولی موسم میں کھلی ہوا سے بدن کانپنے لگتا ہے۔ وہ ٹھنڈ سے اور نہانے سے دھونے سے نفرت کرتے ہیں۔

گھر جانے کی زبردست خواہش کے علاوہ اس میں کوئی اور اہم ذہنی علامت موجود نہیں ہے۔ مذکورہ بالا قسم کی خواہش اس میں عام پائی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ گالیں سرخ ہوتی ہیں۔ بے خوابی، حلق میں گرمی کا احساس اور ڈر لگتا ہے۔ ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ بیرونی تاثرات، اثر پذیری، ہر وقت کسی چھوٹے موٹے جرم کی تاک میں رہتا ہے۔ شکی مزاج، بے عزتی کا منتظر، انتہائی ضدی، شیطانیت۔ اگر اسے کسی خاص چیز کے حصول کی خواہش ہو اور کوئی دوسرا اس کی تجویز پیش کرے تو مریض خود ہی مخالفت کرنے لگتا ہے۔ جذبات میں ابھار آنے کے بعد گال سرخ ہو جاتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی بدن میں معمولی گرمی کی کمی رہتی ہے۔ خواہ موسم گرم ہی کیوں نہ ہو۔ یا ایک گال سرخ اور دوسرا زرد۔ یا دونوں گال باری باری سے سرخ اور زرد ہوتے رہیں۔ بچے بے ڈول رہتے ہیں۔

کیپسیکم کے مریض کے ذہن پر ہر وقت خودکشی کے خیال کا غلبہ رہتا ہے۔ اس کے باوجود بھی وہ خود پہل نہیں کر سکتا۔ وہ خودکشی کے خیال کی مزاحمت کرتا رہتا ہے۔ اور وہ ان مخالف خیالوں کی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔ بہت سی دوائیوں میں ایک ہی طرح کے خیال چھائے رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کا فرق سمجھنے کے لیے ان کی ترغیب اور خواہش میں امتیاز کرنا لازمی ہے۔ اگر مریض خودکشی کے لیے رسہ یا چاقو یا چھری حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ خواہش خودکشی کرنے کی ترغیب سے سراسر جدا ہے۔ اکثر اوقات یہ ترغیب من پر غالب آ جاتی ہے اور مریض اس کے زیر اثر خودکشی کر لیتا ہے۔ ایسی حالتوں میں آپ ہمیشہ اس بات پر توجہ دیں کہ مریض واقعی زندگی سے بیزار ہے اور مرنا چاہتا ہے۔ یا وہ اس ترغیب کی مزاحمت کرنا چاہتا ہے۔ کچھ لوگ رات بھر جاگتے رہتے ہیں اور موت کی خواہش کرتے ہیں اور اس کے لیے کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ یہ قوت ارادی کی حالت ہے۔ اس کا پاگل پن ہے۔ ایک دوسرے مریض پر خیالات مسلط ہو جاتے ہیں اور وہ ان کو دبا نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ ان سے تکلیف پاتا ہے۔ دونوں دوائیوں کا مقابلہ کرنے سے اکثر امتیاز ہو جاتا ہے۔ خواہش کا تعلق قوت ارادی سے ہے اور ترغیب پختہ خیالی کا نتیجہ ہے۔

سر درد جیسے سر ہلانے سے کھوپڑی پھٹ پڑے گی۔ چلنے اور کھانسے پر بھی، اسی قسم کی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ سر کو ہاتھوں سے تھام لیتا ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے سر بہت بڑا ہو گیا ہے۔ یہ تکلیف کھانسنے سے اور چلنے سے بڑھتی ہے اور سر کو اونچا کر کے لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ درد والی جگہ جیسے پھٹ پڑے گی اور چٹخن۔ سر درد جس میں پیشانی اور کنپٹیوں میں چٹخن ہو۔ سر درد، جیسے دماغ پیشانی کی راہ باہر نکل آئے گا۔ جھکنے پر بھی یہی بات محسوس ہوا کرتی ہے۔ جیسے لال آنکھیں جھکنے پر باہر نکل آئیں گی۔ حواس میں خلل آ جاتا ہے اور ان کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ آواز، بو، ذائقہ، چھونا بیرونی تاثرات اور بے عزتی کے متعلق حس بڑھ جاتی ہے۔ مریض جوش میں رہتا ہے۔

کان میں درد، خارش کے ساتھ درد، کھانسی کے ساتھ گزرتا ہوا درد، جیسے کوئی ناسور پھٹ پڑے گا۔ کان کی اندرونی ہڈیوں اور کن پیڑ پر اس کا عجیب اثر ہوتا ہے۔ کان کے ارد گرد اور کان کے نیچے ناسور اور پھوڑے،

کنپٹی کی ہڈی کا ناسور۔ کن پیڑ کے ناسور میں یہ بار ہا نمودار ہوتی ہے۔

پرانے نزلے زکام، ناک و گلے کا نزلہ و زکام جس میں کف جمع ہو۔ اکثر احمق مریض اپنی علامتیں نہیں بتا سکتا اور آپ کو اسی پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ جو کچھ آپ دیکھیں مثلاً رطوبت کی نوعیت اور اسی طرح کی دوسری چند باتیں اور آپ دیکھیں گے کہ ایسے بہت سے مریض تندرست ہو جاتے ہیں اور ان کی علامتیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر نزلے کے بعض ایسے پرانے مریضوں میں بہترین طور پر چنی کردی ہوئی دوائی سے بھی کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوتا۔ تب آپ یکا یک دیکھیں گے کہ مریض کا چہرہ سرخ ہے، ٹھنڈا ہے۔ ناک کی نوک سرخ و سرد ہے۔ مریض موٹا تازہ فربہ بدن ہے، ڈھیلا ڈھالا ہے۔ اس کی قوت برداشت بہت کم ہے۔ سکول جاتا ہے تو دل لگا کر لکھ پڑھ نہیں سکتا اور اگر کوئی محنت کا کام کرے تو فوراً ہی پسینے سے تر بتر ہو جاتا ہے اور سرد ہوا میں برف کی طرح سرد ہو جاتا ہے۔ بس سمجھ لیجئے اب مریض کی چابی مل گئی اور اب آپ اس کی مدد سے مریض کا معائنہ کریں۔ یعنی دوا کی مدد سے، یہ علاج کا اچھا طریقہ نہیں ہے۔ اس طریقے کا سہارا صرف اسی حالت میں لینا چاہئے جب دوسرا کوئی چارہ نہ ہو۔ یا مریض سراسر احمق ہو اور وہ اپنی تکلیف خود بیان نہ کر سکتا ہو۔ جب معالج ایسے مریض کو کپسیکم دیتا ہے تو وہ مریض میں ردعمل کی صلاحیت کو بیدار کر دیتا ہے۔ اس سے آرام بے شک نہ ہو مگر صحت حاصل کرنے کا راستہ بن جاتا ہے۔ اب اس کے بعد سلیشیا یا کالی بائیکرومیم یا کوئی دوسری دوائی دی جا سکتی ہے۔ جس نے پہلے کام نہ کیا تھا۔ وہ اب بخوبی کام کرے گی اور صحت بحال کر دے گی۔

کتابوں میں لکھا ہے: "ناک سرخ و گرم، ساری جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اس میں جلن ہوتی ہے، باریک رگوں میں خون جمع ہو جاتا ہے، گالیں سرخ و گرم ہو جاتی ہیں۔ وہ کبھی سرخ ہوتی ہیں اور کبھی پیلی۔ چہرے پر سرخ داغ پڑ جایا کرتے ہیں۔ چہرے میں درد جیسے ہڈیوں میں درد ہو۔ یہ درد چھونے سے بڑھتا ہے۔ کنپٹی اور داڑھ کی ہڈی کے محراب میں درد۔ درد کی جگہ چھونہ سکے۔ کنپٹی بھی ذکی الحس ہو جاتی ہے وہاں ورم آ جاتا ہے۔

ذائقہ گندا مزے ہوئے پانی جیسا۔ کھانستے وقت منہ میں نہایت تیز جلن ہو، بد بودار ذائقہ آتا ہے۔ گلے سے جلتی ہوئی گرم ہوا نکلتی ہے۔ کھانسے تو منہ میں گندا ذائقہ آتا ہے۔

زبان پر اور ہونٹوں پر چھوڑے چھوڑے، ذکی الحس اور پھیلنے والے زخم جن کی جڑ میں چربی ہو، اگر ہونٹوں اور جسم کے مختلف حصوں کی بلغمی جھلیوں کو چٹکی میں دبا کر اوپر اٹھایا جائے تو وہ جگہ اٹھی رہ جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہاں کا خون کا دورہ سست ہے۔ بس کپسیکم کا ڈھیلا پن یہی ہے۔ اس میں دباؤ پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ یہ خون کے دورے کی کمزور گردش ہے۔ آپ جس بھی کسی عضو کو چھوئیں وہ ڈھیلا ڈھالا، سرد، چربیلا، موٹا اور سرخ ملتا ہے۔ ایسے بچے کو اگر چیچک نکل آئے تو اس میں ردعمل نہ ہو گا۔ تاوقتیکہ اسے کپسیکم نہ ملے۔ جلد مرطوب و سرد رہتی ہے اور باریک رگوں میں خون جمع ہو جانے کی وجہ سے جلد پر چیچک کے باریک دانے رہتے ہیں۔ اگر بچہ کافی بڑا ہو تو وہ ٹھنڈک کی شکایت کرے گا۔ جن بیماریوں میں دانے نکلتے ہیں، متعدد کی بیماریوں اور انتڑیوں کی تکلیف کے بعد جب ردعمل بہت سست ہو تو کپسیکم کام کرتا ہے۔ بچہ پہلے موٹا

تازہ اور فربہ بدن تھا مگر اب موٹا نہیں رہا۔

زکام ہو جاتا ہے جس کا ناک اور گلے پر اثر ہو۔ گلا دیکھئے تو معلوم ہوگا جیسے ابھی اس سے خون ٹپک پڑے گا۔ وہ اس قدر سرخ ہوتا ہے، اس پر نہایت باریک دانے نمودار ہوتے ہیں۔ پھولا ہوا، بد رنگ، ارغوانی رنگت دھندلی، ڈھیلا ڈھالا، اسفنج کی طرح نرم گہرا سرخ، حلق میں جلن کے ساتھ دکھن اور چھالے۔ کوا بڑھ جاتا ہے۔ گلے میں چبھن، ٹانسل بڑھ جاتے ہیں۔ متورم ہو جاتے ہیں۔ بڑے ہو جاتے ہیں، گلے میں جلن وا کڑن کے ساتھ درد۔ گلے کی رنگت گہری سرخ۔ ڈھیلا، آواز بیٹھی ہوئی۔ خراش گلو، گلے کے زخم، نگلنے پر درد ہو۔ گلا ہفتوں تک ہی سست رہے۔ کام سے عاجز آ جانے کی حالت۔ حالت بہت بری بھی نہیں ہوتی مگر اچھی بھی نہیں ہوتی۔ ردعمل کی کمی۔

جب سردی لگنے لگے تو پیاس آتی ہے۔ مروڑ ہو کر پاخانہ آنے کے بعد ہر بار پیاس لگے۔ یکا یک برف کا ٹھنڈا پانی پینے کی رغبت جس سے سردی بڑھ جاتی ہے۔ سردی آنے سے پہلے پانی پینے کی رغبت مگر پانی پیتے ہی سردی لگتی ہے۔ معدے میں ٹھنڈک، گرم چیز کی خواہش، فوراً طاقت دینے والی چیز کی خواہش۔ چٹ پٹی چیز کھانے کی رغبت، یہ حالت وسکی پینے والوں میں نمودار ہوتی ہے۔ انہیں لال مرچ کھانے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ دوسری طرف، منہ موڑتے ہی فوراً وسکی پینے کی رغبت ہوتی ہے۔ یہ پانی کی طرح کی فوری طاقت بخش چیزیں دوسری طاقت بخش چیزوں کی رغبت پیدا کرتی ہیں۔ سہارا ڈھونڈتی ہیں، شراب پینے کی ناقابل مزاحمت خواہش۔

میں اب آپ کو آرسینکم کا ایک اشارہ دینا چاہتا ہوں۔ پرانے شرابی جو دن میں کئی کئی بار شراب پینے کے عادی رہے ہوں ایک ایسے مرحلے میں بھی پہنچ جاتے ہیں جبکہ وہ رات کو بھی شراب پینے کے لیے جاگتے ہیں اور اگر شراب نہ ملے تو پھر صبح اٹھ نہیں سکتے۔ صبح شراب کی پہلی 3، 4 پیالیاں قے کی راہ نکل آتی ہیں مگر بعد میں ہضم ہو جاتی ہیں۔ ایسے پرانے شرابیوں کو کئی بار شراب پینی پڑتی ہے جو قے کی راہ نکلتی رہتی ہے اور آخر ایک نہ ایک بار معدہ اسے ہضم کر لیتا ہے۔ اگر وہ بڑی دیر تک سوتے رہیں تو پہلی چند پیالیاں ضرور قے کی راہ نکل جاتی ہیں۔ لہٰذا انہیں رات کو اٹھ کر شراب پینی ہی پڑتی ہے۔ ورنہ علی الصبح وسکی ہضم نہ ہوگی۔ تاوقتیکہ وہ کئی پیالیاں نہ پی لیں۔ آپ یہ حالت ان وکیلوں میں دیکھیں گے جو شراب کے سہارے ہی کام کرتے ہیں۔ نکس، آرسینکم اور کیپسیکم ایسے مریضوں کی بڑی حد تک مدد کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بھی آپ سے تعاون کریں۔ مجھے ایک ایسے پرانے شرابی کی بات یاد ہے وہ شمپین پینے کا عادی تھا۔ میں نے اسے استعمال ترک کرنے کا مشورہ دیا۔ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "میں تو ایسا وہم میں بھی خیال نہیں کرتا۔" وہ شمپین کے بغیر زندہ رہنا بیکار سمجھتا تھا۔ اگر ایسے لوگ فائدہ اٹھانا چاہیں تو انہیں تعاون کرنا چاہئے۔

پیچش، پاخانے کے بعد اینٹھن اور پیاس۔ پانی پینے سے بدن کانپنے لگتا ہے۔ مقعد میں رڑک اور جلن۔ مقعد اور مثانے میں ایک ہی ساتھ زبردست اینٹھن۔ بواسیر مسے باہر نکل آئیں۔ ان میں جلن ہو، چبھن ہو، جلن جیسے لال مرچیں رگڑ دی گئی ہوں۔ ڈنک لگنے کا سا درد اور جلن۔ مثانے کی اینٹھن، پیشاب رک جائے۔ پیشاب کرنے کے بعد جلن اور دانت سے کاٹنے کی طرح کا درد۔ سوزاک کے پرانے مریض

جن میں ردعمل نہ ہوتا ہو۔ کریم جیسی رطوبت خارج ہو۔ آپ اس کے چہرے پر توجہ دیں۔ آپ کو وہاں خون کی کثرت کے نشان ملیں گے مگر اس کے ساتھ ہی برداشت کی قوت مفقود ملے گی۔ بدن ڈھیلا ڈھالا نرم، سرخ چہرہ، سردی سے گھبراہٹ، سردی لگنے کے بعد ردعمل نہیں ہوتا آخری بون یا کرم کی رطوبت کے ساتھ پیشاب میں جلن، اکثر اوقات کیپسیکم اس کو فوراً ہی روک دیتا ہے۔ فوطے ٹھنڈے، سپاری متورم۔ رطوبت کے ساتھ سوجن، سوزاک کے بعد پروسٹیٹ غدود میں درد۔

عضو ماؤف سرد، محدود جگہ میں ٹھنڈک، سارے کا سارا جسم سرد، یہ پرانی اور تکلیف دہ کھرکھری میں بھی مفید ہے۔ اسے زکام ہوا تھا اور اسے نئی حالت میں غالباً ایکونائٹ، ہیپر، برائی اونیا اور فاسفورس وغیرہ میں سے 2، 3 دوائیاں دی گئیں۔ اب آپ کا دھیان یکا یک اس کی جسمانی بناوٹ اور کھرکھری پر گیا۔ بدن گول مول۔ سردی سے کانپتا ہے۔ چہرے سرخ اس کی کھرکھری کیپسیکم سے مٹ جائے گی۔ کھانسی کے بارے میں یہی حال ہے۔ کئی غلطیاں کرنے کے بعد آپ کو آخر ہوش آجائے گا اور آپ کیپسیکم کا کیس دیکھیں گے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے عام باتوں پر توجہ دی جانی چاہئے۔ اگر بیماری نئی ہو اور تکلیف شدت سے ہو تو آپ نئی حالتوں میں کام کرنے والی دوائی دیں۔ لیکن اگر مریض رو بہ صحت نہ ہو رہا ہو اور تندرستی کی طرف ترقی کی رفتار سست ہے تو پھر اس مریض کو آپ اور کوئی دوائی دیں۔ بعض اوقات سلفر، فاسفورس، لائیکوپوڈیم کام کریں گے اور بعض دفعہ کیپسیکم۔ اگر مریض کی جسمانی حالت اچھی ہو تو وہ نئی حالتوں میں کام کرنے والی دوائی سے تندرست ہو جائے گا۔ لیکن ڈھیلے ڈھالے، جوڑوں کے درد والے، گٹھیاوات والے مریض کو اس دوائی کی ضرورت ہوگی جو اس کی جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو۔

کھانسی کے یکا یک دورے جس میں سارا بدن اینٹھ جائے۔ کھانسی کے بعد اور سر درد میں چلا جائے۔ کھانسی کے ساتھ عضو ماؤف میں چبھن۔ ہر بار کھانسنے سے ماؤف جوڑ ہل اٹھتا ہے۔ جسمانی بناوٹ پہلے آتی ہے اور خاص باتیں موافق ہونی چاہئیں۔ یعنی کل علامتوں کے مطابق دوائی تجویز کیجئے۔

کاربوانیملس (CARBO ANIMALS)

کاربوانیملس ان دوائیوں میں سے ہے جو جسم میں بہت گہرائی تک اور بڑی دیر تک کام کرتی رہتی ہیں۔ یہ ان تکلیفوں میں موافق ہے جو دھوکہ دھڑی اور بے خبری سے آتی ہیں اور بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہیں، جو پرانی ہو جاتی ہیں اور عموماً خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ خون کی کمی کی شکایت۔ ان لوگوں کی شکایتیں جن کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ رگوں کی بیماریاں بھی کاربن رگوں اور نسوں میں تھوڑا بہت اثر کرتے ہیں۔ انہیں ڈھیلا کرتے ہیں اور مفلوج بناتے ہیں۔ اس دوائی کی اپنی ایک خوبی ہے۔ یہ رگوں میں رطوبت لاتی ہے۔

کاربوانیملس میں تکلیف والے عضو میں خون جمع ہونا یقینی ہے اس کا سخت اور رطوبت آنے کی وجہ سے رنگت ارغوانی ہونا بھی لازمی اور یقینی ہے۔ یہ دونوں رجحان بھی قائم رہتے ہیں۔ جب غدود پر ورم آجاتا ہے تو رگیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور اس میں رطوبت آجاتی ہے۔ اپنے طور پر غدود سخت ہو جاتا ہے اور

دکھنے لگتا ہے۔ اردگرد کے رگ وریشے بھی سخت ہو جاتے ہیں اور اس کے اوپر کی جلد ارغوانی ہو جاتی ہے۔ گلے اور بغل کے غدود ارغوانی ہو جاتے ہیں۔ ان میں سخت ہونے کا رجحان نہیں آتا۔ کچھ ایسی بھی دوائیاں ہیں مثلاً ہیپر اور سلفر جن میں رطوبت آنے کے فوراً ہی بعد ورم اور سوزش آتی ہے۔ زخم میں گندا گوشت آجاتا ہے اور زخم بڑی جلدی پھٹ جاتا ہے۔ ان میں پیپ آجاتی ہے۔ مگر دوائی کے زیر اثر رگیں مطلوج ہو جاتی ہیں۔ متورم عضو میں رطوبت آجاتی ہے اور اس میں پیپ آنے کا رجحان پیدا نہیں ہوتا۔

ہم نے دیکھا کہ اس کے زیر اثر سارا جسم سست ہو جاتا ہے۔ جلدی کے ساتھ کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ سوزش بھی جو آتی ہے نہایت سستی کے ساتھ آتی ہے۔ بار ہا نیم سرخ بادے کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے اور دبانے سے ورم میں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ دیکھئے بیلا ڈونا سے اس کا کیا مقابلہ ہے۔ بیلا ڈونا کے زیر اثر سارے غدود متورم ہو جاتے ہیں، ان پر سوزش آجاتی ہے، وہ گرم ہو جاتے ہیں اور انتہائی ذکی الحس بھی ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ ان کو چھو نہیں سکتے۔ ابتدا میں رنگت گہری سرخ ہوتی ہے۔ پھر ارغوانی اور اگر موقع ملے تو پھر پیپ آجاتی ہے۔ مگر کاربو اینملس کی سوزش بہت آہستہ آہستہ آتی ہے۔ اس کی ترقی بہت سستی سے ہوتی ہے اور پیپ آنے کا رجحان نہ ہونے کے برابر رہتا ہے۔ رگیں بڑھ جاتی ہیں اور ان میں الجھن پڑ جاتی ہے۔ متورم عضو میں سخت جلن ہوتی ہے۔ اس میں سختی آجاتی ہے اور رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ گلے کے غدود میں جلن ہوتی ہے۔ جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے ان کے بعد آتشک کا پہلا درجہ سوزش، بد بڑھ جاتی ہے۔ رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ سخت ہوتی ہے اور اس میں جلن ہوتی ہے۔ چھاتیوں میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ چھاتیوں میں مرغی کے انڈے کے برابر بڑی بڑی گانٹھیں پڑتی ہیں اور ان کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ اس میں پاک نہیں آتی۔ جیسا کہ آپ امید کرتے ہیں۔ ورم بدستور ایسی حالت میں رہتا ہے۔ وہ بڑھتا بھی نہیں مگر سخت ضرور رہتا ہے۔

رحم میں اس قدر جلن ہوتی ہے۔ کہ معالج کو مجبوراً پہلے کی نسبت زیادہ توجہ اور احتیاط سے معائنہ کرنا پڑتا ہے۔ اسے غالباً رحم کی گردن پر ورم ملے گا۔ رنگت ارغوانی ہوگی اور عضو ماؤف کچھ بڑھا ہوا ملے گا۔ مریضہ شکایت کرتی ہے کہ جلن ہوتی ہے جیسے وہاں دہکتا ہوا انگارہ رکھا ہے۔

کاربو اینملس آخر کار رگ وریشوں وغیرہ کے مختلف حصوں خصوصاً غدود میں زخم پیدا کرتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد ابتدا میں نہیں۔ زخم بن جاتے ہیں اور شاید زخم بن جانے کے کچھ دیر بعد زخموں کا بننا رک جاتا ہے اور زخم کی ترقی میں سستی آجاتی ہے۔ ایسے زخم تہ پر سخت ہوتے ہیں۔ بد پھٹ جاتی ہے اور زخم بن جاتا ہے۔ پیپ آنا یکا یک رک جاتا ہے اور اردگرد کے رگ وریشے سخت اور ارغوانی ہو جاتے ہیں۔ قابل ذکر رطوبت کا خارج ہونا رک جاتا ہے، جو رطوبت نکلتی ہے اس میں خون ملا رہتا ہے اور وہ جہاں لگتی ہے وہاں خارش پیدا کرتی ہے اور گرد کی جگہ میں بھی جلن ہونے لگتی ہے۔ زخم بن جاتے ہیں اور ناسور پھٹ جاتے ہیں ان کے کنارے سخت ہوتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے۔ رطوبت جو نکلتی ہے وہ خراش پیدا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں کاربو اینملس ہی موزوں دوائی ہے۔

لہٰذا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے اگر یہ پرانے اور ضدی سرطان میں مفید ثابت ہو۔ سرطان کی

نوعیت کے پھوڑے۔ ان میں جلن ہوتی ہے اردگرد رطوبت آجاتی ہے، سخت ہو جاتی ہے۔ رگ وریشوں کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور ان سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ اپاڑ (خراش) لانے والی اور خارش پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ دبلے پتلے جسم والوں اور جن کو رات کو پسینہ آیا کرتا تھا اور جن کو خون بکثرت گرتا تھا۔ ان کی سرطان کی تکلیف میں اس نے بھاری کام کیا ہے۔ اس نے سرطان کی ناقابل علاج حالتوں میں فائدہ کیا ہے اور بظاہر برسوں پرانے سرطان کی علامتوں کو دور کیا ہے۔ خواہ بعد میں پھر نمودار ہوا ہو اور مہلک ثابت ہوا۔ سرطان پھوڑے کے درد کو یہ عموماً عارضی طور پر دور کر دیتا ہے۔ تختی ہٹا دیتا ہے۔ سرطان میں ڈنک لگنے اور جلن کے ساتھ جو درد ہوا کرتے ہیں ان کو دور کر دیتا ہے۔ یقیناً ہم یہ تعلیم تو نہیں دیتے اور نہ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایسا سمجھ لیں کہ جب سرطان کا زور بہت زیادہ بڑھ چکا ہے تو اس مریض کو مکمل طور پر تندرست کیا جاسکتا ہے۔ اور سرطان کو دور کیا جاسکتا ہے۔ ہم ایسے مریض کی تکلیف کم کر سکتے ہیں اسے راحت پہنچا سکتے ہیں اور عارضی طور پر اسے بحال کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسے اس مہلک تکلیف کے پنجے سے آزاد کرا سکتے ہیں۔ سرطان پھوڑے کے اکثر مریض ایسی خراب حالت میں ہوتے ہیں کہ محض عارضی طور پر بیماری کا رک جانا ہی کافی ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص ایسی شیخی مارتا ہے کہ اس نے سرطان کے مریض کو اچھا کیا ہے تو اسے مجذوب سمجھنا چاہیے۔ آپ صرف سرطان پر توجہ نہ دیں۔ اصل چیز جس کا علاج کرنا ہے سرطان نہیں بلکہ سرطان کا مریض ہے۔ بیمار مریض ہے اور جب کسی کو سرطان ہو جاتا ہے تو اس کے جسم میں اس قدر خلل واقع ہو چکا ہوتا ہے کہ اسے دور کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔

کاربوانیملس کے تجربوں سے ظاہر ہوا ہے کہ اس میں مریض کی صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اس نے دوائی کھا کر تجربے کرنے والوں کی صحت کی حالت ایسی بنا دی جیسی بوڑھوں اور کمزور جسم والوں کی ہو، جن کی صحت اب بحال نہیں ہو سکتی اور جن میں اب ردعمل کی کمی ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ دوائی ان حالتوں میں عارضی طور پر گہرا اثر کرتی ہے۔ جہاں مہلک رطوبت اور سختی آچکی ہو اور زخموں کے اردگرد اور ان کے نیچے مشتبہ سختی آچکی ہو۔ غدود مشتبہ طور پر سخت ہو چکے ہوں۔ جب غدود متورم ہو گئے ہوں، سخت ہو گئے ہوں اور یہ دونوں حالتیں قائم رہیں۔ ایسی حالتوں میں جو دوائیاں کام دے سکتی ہیں، کاربوانیملس کا نمبر ان میں سب سے پہلا ہے۔

اس میں عضو کے بڑھ جانے کی علامت بھی عام ہے۔ جگہ جگہ سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ غدود اور گانٹھوں کے رگ وریشے پھول جاتے ہیں۔ جسمانی افعال کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جسم میں ساری تقسیم بے ترتیبی سے ہوتی ہے۔ انتہائی کمزوری، طاقت کی کمی، اس کے ساتھ دھڑکن، فکرمندی اور نبض کی چال میں گڑبڑ۔ نبض کمزور، نبض تیز، بے قاعدہ، خون کی رگوں میں ٹیکن۔ سارے جسم میں ایک ہیجان اور زلزلہ آیا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ گرمی محسوس ہوتی ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ جیسے سارے بدن میں بھاپ بھری ہوئی ہے۔ چھاتی اور سر میں خوفناک محسوسیت جیسے بھاری زلزلہ آیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ دل سے تعلق رکھنے والی خون کی رگوں کی غیر معمولی حالت ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ، بدن میں جگہ جگہ ٹیکن، خون کا اخراج۔ یقیناً مرد کی نسبت عورت کے بدن سے خون زیادہ مقدار

میں نکلتا ہے۔ لہٰذا حیض میں خون بڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتا ہے اور وقت سے بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے ہر ماہواری میں جو خون خارج ہوتا ہے، اس کے ساتھ اس کمزوری میں عورت ادھ موئی ہو جاتی ہے۔ ماہواری میں انتہائی تھکان و کمزوری، کاربو اینملس میں ہر ماہواری کا کوئی تناسب نہیں ہوتا۔ بچے دانی کی پرانی سختی اور بڑھ جانا، یہ دونوں تکلیفیں سال بسال بتدریج بڑھتی رہتی ہیں (اورم میور، نیٹرم نے ٹم) بچہ دانی کی گردن اور ساری بچے دانی سخت ہو جاتی ہے۔ لیکوریا کی رطوبت بڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ بچے دانی سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ سخت بدبودار ہوتی ہے۔ بچے دانی کے زخم جو بتدریج مہلک صورت اختیار کر رہے ہوں۔ حیض کا خون سیاہ اور بدبودار ہوتا ہے۔ آخرکار اس غریب دبلی پتلی عورت کو جو برسوں سے اس تکلیف میں مبتلا رہی ہے، بچے دانی کی گردن پر مہلک زخم بن جاتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے۔ ان سے متواتر خون نکلتا ہے اور بدبودار پانی گرتا ہے۔ بچے دانی میں جلن کے ساتھ جو درد ہوتا ہے، وہ نیچے رانوں تک پہنچ جاتا ہے۔

ایسی عورت جب بھی بچے کو چھاتی سے دودھ پلاتی ہے اسے اپنا معدہ خالی محسوس ہوتا ہے اور معدے میں اس قدر کمزوری محسوس ہوتی ہے کہ وہ بچے کو دودھ دینا بند کر دیتی ہے۔

بچے والی عورتوں کو بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں مثلاً اس میں جلن ہوتی ہے، ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے اور رڑک ہوتی ہے۔ ناک کے آر پار زرد بھورے رنگ کا نشان پڑ جاتا ہے۔ جیسا کہ سیپیا میں پہلے داغ پڑتے ہیں۔ بچے دانی کی بہت طرح کی گڑبڑ۔

سر کی طرف خون کا زبردست دورہ۔ سوتے سوتے جاگ اٹھتا ہے۔ خوفناک خواب آتے ہیں۔ اس غریب کو گدی میں تکلیف ہے۔ سر میں خصوصاً گدی میں کترن کے ساتھ درد۔ سردی سے گھبراہٹ بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ سردی سے متواتر کانپتا ہے۔ یہ کانپنا بڑھتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ تپ دق یا سرطان ہو جاتا ہے، رگوں میں الجھن پڑ جاتی ہے اور مذکورہ بالا ساری تکلیفیں آ جاتی ہیں۔

کاربوویجی ٹیبلس (CARBO VEGETABLIS)

اب ہم بناسپتی کوئلے کاربو ویجی ٹیبلس پر غور کریں گے۔ یہ مقابلتاً بیکار چیز ہے۔ مگر اس کو کافی باریک پیس کر دوائی کے طور پر کارآمد بنایا گیا ہے۔ کافی طاقتور اور بیماریاں دور کرنے کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ کافی باریک بنانے سے یہ بیماریوں کی نوعیت کے مطابق بن گیا ہے اور انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ایلوپیتھی والے اس کو ایک چمچہ بھر مقدار میں ترشی معدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر یہ نی مین کی بڑی بھاری یادگار ہے۔ یہ اپنی طبعی حالت میں قطعاً بےکار ہے اور جب تک اسے کافی باریک بنا کر اس کی پوٹینسی تیار نہیں کی جاتی یہ دوائی کے طور پر کام نہیں کرتا۔ یہ ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو نہایت گہرائی تک، بہت دیر تک اور سورا نامی زہر کے مستقیم (توڑ) کے طور پر کام کرتی ہیں۔ یہ انسانی جسم میں انتہائی گہرائی تک پہنچتی ہے۔ تجربوں میں اس نے ایسی علامتیں پیدا کیں جو بہت دیر تک جاری رہیں اور اس نے ان حالتوں میں آرام پہنچایا جو کہ بہت پرانی تھیں، جو بہت آہستہ آہستہ اور خفیہ طور پر آئی تھیں۔ یہ رگوں پر خاص طور سے اثر کرتا ہے۔ اس میں

بھی دل پر اور خون کی رگوں پر خصوصیت سے، کاربووی نے جو علامتیں پیدا کیں ان کو دھیان سے دیکھ کر ہم اختصار سے کام لیتے ہیں ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں جسم کا سارا فعل سست ہو جاتا ہے۔ سستی، کم رفتاری اور متورم حالت۔ ایسے لفظ ہیں جو کاربووی کی پیدا کی ہوئی حالتوں کو دیکھ کر بار بار ذہن میں آتے ہیں۔ کیونکہ یہ حالتیں بار بار علامتوں میں آتی ہیں۔ جسم کا سارا فعل سست ہو جاتا ہے، ورم آ جاتا ہے، تن جاتا ہے اور سوزش آ جاتی ہے۔ ہاتھ پھول جاتے ہیں رگیں پھول جاتی ہیں۔ سارے کا سارا جسم پھولا ہوا اور بھرا ہوا محسوس ہونے لگتا ہے۔ سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ خون سے بھرا ہوا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں سستی۔ لہٰذا مریض بار بار اٹھاتا ہے تاکہ خون کی گردش جاری رہے۔ رگیں اور نسیں سست ہو جاتی ہیں۔ ڈھیلی ہو جاتی ہیں اور مفلوج ہو جاتی ہیں۔ خون کی نالیوں کے پھیلاؤ کو باقاعدہ رکھنے کی صلاحیت مفلوج ہو جاتی ہے۔ جسم کی رگیں بڑھ جاتی ہیں اور ہاتھ پیروں کی رگوں میں الجھن پڑ جاتی ہے۔

جسم کی طرح ہی ذہنی حالت میں سستی آتی ہے۔ ذہنی افعال میں کم رفتاری پائی جاتی ہے۔ سوچنے سمجھنے میں سست، احمق، کاہل، چست نہیں بن سکتا۔ کوئی کام کرنے کی خواہش پیدا نہیں کر سکتا۔ آرام سے لیٹ جانا اور سو جانا چاہتا ہے۔ اعضاء بھاری بن جاتے ہیں، جیسے وہ بڑے ہو گئے ہیں۔ جلد کی رنگت دھندلی۔ باریک رگوں میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ چہرے کی رنگت ارغوانی۔ کوئی طاقت بخش چیز کھانے پینے سے اس دھندلے چہرے پر رونق آ جاتی ہے۔ جب کسی میز پر شراب پی جا رہی ہو تو آپ کاربووی کے چہرے پہچان سکتے ہیں۔ وہ تمتمائے ہوئے ہوتے ہیں اور چند ہی منٹ بعد وہ پھر ارغوانی ہو جاتے ہیں۔ وہ تمتماہٹ مٹ جاتی ہے، دھندلا چہرہ تقریباً پیلا چہرہ، جلد سست، کاہل۔

اس دوائی میں جلن کی شکایت بھی عام پائی جاتی ہے۔ رگوں میں، نسوں میں باریک رگوں میں، سر میں سب جگہ جلن ہوتی ہے۔ جلد میں خارش اور جلن ہوا کرتی ہے۔ متورم اعضاء میں جلن۔ اندرونی طور پر جلن اور بیرونی طور پر ٹھنڈک کا احساس۔ ہاتھ پاؤں خشک و سرد۔ یا سرد و مرطوب۔ گھٹنے سرد، ناک سرد، کان سرد، زبان سرد و معدے میں جلن کے ساتھ ٹھنڈک، غشی، سارے بدن پر سرد پسینہ جیسے نزع کی حالت ہو۔ نزع کی حالت اور اس میں سرد سانس۔ زبان سرد اور چہرہ مردے کی طرح دکھائی دے۔ اتنا ٹھنڈا اور سرد ہونے پر بھی مریض چاہتا ہے کہ اسے متواتر پنکھا کیا جائے۔

اس میں خون گرنے کی شکایت عام پائی جاتی ہے۔ متورم سطح سے خون ٹپکا کرتا ہے۔ زخموں سے سیاہ رنگ کا خون نکلتا ہے۔ پھیپھڑوں سے، بچے دانی سے اور مثانے سے خون گرتا ہے۔ خون کی قے۔ متواتر خون گرتا رہتا ہے۔ باریک رگوں میں خون کی گردش کمزور ہو جانے کی وجہ سے خون ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے اور جاری رہتا ہے۔ اس میں خون کا سرگرمی سے خارج ہونا شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ بیلاڈونا، اپیکاک، ایکونائٹ اور سیکیل وغیرہ دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ ان سب میں بڑے زور سے خون خارج ہوتا ہے۔ مگر اس میں رگوں سے آہستہ آہستہ خون ٹپکتا رہتا ہے۔ عورت اس قسم کی تکلیف میں مبتلا رہتی ہے۔ ہر وقت تھوڑا تھوڑا خون گرتا رہتا ہے۔ لہٰذا حیض بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ بچہ جننے کے بعد خون جاری رہتا ہے۔ حالانکہ سکڑاؤ کی مدد سے وہ خون فوراً ہی رک جانا چاہیے تھا۔ مگر خون کی رگوں میں سکڑاؤ واقع نہیں ہوتا کیونکہ

وہ ڈھیلی ہیں۔ سیاہ رنگ کا خون آیا کرتا ہے۔ عمل جراحی کے بعد خون کی نالیوں میں سکڑاؤ نہیں آتا۔ جلد پر خراش آ جائے اور اس سے خون جاری ہو جائے جو بند نہ ہو۔ خون دل سے لے کر جانے والی رگیں خواہ بند بھی ہوئی اور بند ہوں مگر باریک رگوں کی دیواروں میں سکڑاؤ نہیں آتا۔ متورم جگہ سے بھی خون جاری ہو سکتا ہے۔ دل کمزور، رگیں ڈھیلی۔

زخموں کی بات پھر آتی ہے۔ اگر آپ کوئی ایسا کیس دیکھیں جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ یعنی جس میں خون کی رگیں ڈھیلی ہوں، رگ و ریشے کمزور ہوں تو آپ کو اس میں حیران نہ ہونا چاہیے کہ اب جسم کی مرمت نہیں ہو سکتی۔ اس میں نئے رگ و ریشے نہیں بن سکتے۔ جب چوٹ لگتی ہے تو گندہ گوشت آنے لگتا ہے۔ اگر ایک بار زخم ہو گیا تو وہ مندمل نہ ہوگا۔ ریشے سخت ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا زخم سخت پائے جاتے ہیں۔ ان سے خون ملی، خارش پیدا کرنے والی، خراش پیدا کرنے والی اور تیکھی رطوبت آنے لگتی ہے۔ جلد پر زخم بن جاتے ہیں، بلغمی جھلیوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ گلے میں اور منہ میں زخم بن جاتے ہیں۔ اسی ڈھیلے پن اور کمزور حالت کی وجہ سے ہر جگہ زخم بن جاتے ہیں۔ رگ و ریشے یا تو کمزور بنتے ہیں یا بالکل ہی نہیں بنتے۔ "باریک رگوں میں خون سڑنے لگتا ہے" کتابوں میں اس حالت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

آپ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے کمزور اعضاء کے لئے سڑاؤ اختیار کرنا کتنا آسان ہے۔ ذرا سی سوزش آئی نہیں کہ اس کی رنگت سیاہ یا ارغوانی ہو جاتی ہے اور یہی سب سڑاؤ کے لئے ضروری ہے۔ پراگندگی کی حالتوں میں یہ حیرت انگیز دوائی ہے خصوصاً جبکہ خون میں گندہ مادہ اثر کر گیا ہو مثلاً آپریشن کے بعد اور صدمہ پہنچنے کے بعد۔ ان حالتوں میں جب پیپ آ گئی ہو، یہ لاجواب دوائی ہے۔ لال بخار میں اور ان بیماریوں میں جو بڑی کم رفتاری سے آگے بڑھتی ہیں اور جہاں جلد کی رنگت ارغوانی اور دھندلی ہو جاتی ہے۔ کاربوویج میں نیند نہایت فکر کے ساتھ آتی ہے حتیٰ کہ خوفناک بن جاتی ہے۔ سوتے ہی فکر جھٹکے آنا، تکلیف کا زور، جسم کا پھڑکنا اور وحشت طاری ہو جاتی ہے۔ ہر چیز خوف ناک بن جاتی ہے۔ خوفناک چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ بھوت پریت دکھائی دینے لگتے ہیں۔ سستی کے ساتھ عجیب طرح کی نیند جیسے مردہ پڑا ہے۔ خواب میں طرح طرح کی چیزیں دیکھتا ہے۔ کاربوویج کا مریض فکر مند ہو کر جاگتا ہے اور سرد پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ پژمردگی سو کر بشاشت حاصل نہیں ہوتی۔ لہٰذا مریض کو سونے کے بعد تر و تازگی حاصل نہیں ہوتی۔ وہ اس قدر فکر مند اور سہا ہوتا ہے کہ سوتا نہیں۔ اندھیرے میں فکر کے ساتھ دم کشی، جیسے وہ گھٹ کر مر جائے گا۔ فکر اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مریض لیٹ بھی نہیں سکتا۔

بے پروائی کاربوویج کی نہایت اہم علامت ہے۔ وہ کوئی بات سوچ نہیں سکتا۔ بیرونی تاثرات قبول نہیں کرتا۔ جذبات ملامت جاتے ہیں۔ آپ اس کو خواہ کچھ ہی کہیں، اس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ "وہ کسی بات کو سن کر خوشی یا ناخوشی کا اظہار نہیں کرتا اور نہ ہی اس بات کے بارے میں کسی قسم کا غور ہی کرتا ہے۔" خوف ناک چیزوں کا اظہار اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خوشگوار باتوں سے اسے سکون نہیں ملتا۔ اسے اس بات کا بخوبی علم نہیں ہوتا کہ میں اپنی بیوی اور بچوں سے پیار کرتا ہوں یا نہیں۔ یہ سستی سوچنے سمجھنے کی نااہلیت اس دوائی کی خاصیت کا نتیجہ ہے جو رگیں پھولنے سے آئیں۔ رگوں کی سستی۔ سر جیسے بھرا ہوا ہے، تنا ہوا ہے۔

ذہنی تذبذب و کشمکش، سوچ نہیں سکتا۔ وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں بنا سکتا کہ یہ سمجھ سکے کہ یہ بات حقیقت ہے یا نہیں یا یہ کہ وہ اپنے خاندان سے پیار کرتا ہے یا نہیں یا یہ کہ میں اپنے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں یا نہیں۔ بے پرواہ بے حس، احمق ایک اور حالت بھی ہے یعنی فکر مندی اور رات کو بھوتوں سے ڈر۔ فکر مند جیسے آسیب زدہ ہو۔ کسی کے اثر میں ہو۔ آنکھ بند کرتے ہی فکر کا غلبہ۔ شام کو لیٹنے پر فکر مندی۔ جاگنے پر پھر فکر مندی۔ یونہی ڈر جاتا ہے۔ سو جانے پر بھی جسم میں جھٹکے آتے رہتے ہیں اور چونکتا رہتا ہے۔

سر درد کا زور عموماً گدی میں ہوتا ہے۔ سارا سر پھولا ہوا، بھرا ہوا اور تنا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ کھوپڑی خوب کسی ہوئی ہے۔ سر جیسے بندھا ہوا ہے۔ گدی میں خوفناک درد حرکت سے معذور حتیٰ کہ کروٹ بھی نہ لے سکے۔ پہلو پر لیٹ نہ سکے۔ جھٹکا برداشت نہ کر سکے۔ ڈرتا ہے کہیں جھٹکا آنے سے سر پھٹ نہ پڑے جیسے کسی نے گدی کو شکنجے میں جکڑ دیا ہے۔ گدی میں ہلکا ہلکا درد۔ گدی کے نچلے حصے میں ہلکا ہلکا سخت درد۔ سر جیسے بھاری ہے۔ جب گدی میں درد ہوتا ہے تو سر پیچھے کی طرف تکیہ پر کھینچتا ہے۔ یا جیسے سر تکیے سے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ سانس لینے پر سر میں چٹکن کے ساتھ درد۔ کاربوویج کا مریض بہت چھوٹے چھوٹے اور خاموشی سے سانس لینے پر سر میں چٹکن کے ساتھ درد۔ کاربوویج کا مریض بہت چھوٹے چھوٹے اور خاموشی سے سانس لیتا ہے وہ اپنے جسم کو زیادہ سے زیادہ آرام سے رکھنا چاہتا ہے۔ تاوقتیکہ اسے مجبوراً گہرا سانس نہ لینا پڑ جائے اور گہرا سانس لیتے ہی وہ تیز آہ بھرتا ہے۔ سر درد جیسے کھوپڑی تن رہی ہو کھانسنے پر سارے سر میں پُر درد چبھن سارا سر جلتا ہے۔ سر میں شدید گرمی۔ جلن کے ساتھ درد۔ سر کی طرف خون کا زبردست دورہ اور اس کے بعد نکسیر آئے۔ سر میں اجتماع خون اور تشنجی کھچاؤ، جلتی اور آنکھوں پر دباؤ۔ گرم کمرے میں رہنے سے زکام ہونے کا اندیشہ۔ سردی سے، زکام سے یا پرانا نزلہ شروع ہونے پر سر میں کئی طرح کے درد۔ کاربوویج کا مریض پرانے نزلے سے تکلیف پاتا ہے۔ جب اس کی ناک خوب بہے تو وہ بہتری محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر اسے سردی لگ جائے اور رطوبت رک جائے تو سر میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ وہ رطوبتوں کا اخراج رک جانا یا دب جانا قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ جب بھی سردی لگتی ہے، سرد مرطوب موسم میں، سرد مرطوب جگہ جانے پر اور سخت سردی لگ جانے پر سر میں درد ہو جاتا ہے۔ کنپٹیوں میں، آنکھوں میں یا سارے سر میں خوف ناک درد جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ یہ سب حالتیں کالی بائیکرومکالی آیوڈیم اور سیپیا کے مشابہ ہیں۔ اس طرح کے بہت سے سر درد نزلہ زکام رک جانے یا دب جانے سے ہوا کرتے ہیں۔

مٹھی بھر بھر کر بال جھڑتے ہیں۔ سر پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ سکول میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیاں جو ہر بات میں سست ہوں۔ پڑھنے لکھنے میں سست ہوں یا جورات کو ڈرتے ہوں۔ جو اکیلے نہ سوتے ہوں یا اکیلے اندھیرے میں نہ جاتے ہوں، ان کے لئے کاربوویج بہترین دوائی ہے۔ سر پر ہیٹ یا پگڑی رکھنے سے سر درد ہوتا ہے۔ ہیٹ اُتار لینے کے کافی دیر بعد تک ہیٹ کا دباؤ محسوس ہوتا رہتا ہے پسینہ، سرد پسینہ خصوصاً سر پر اور ماتھے پر کاربوویج کے مریض کو کھل کر پسینہ آتا ہے خصوصاً ماتھے پر۔ یہ پسینہ ماتھے پہ آتا ہے اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ پیشانی کو ہاتھ سے چھوئیں تو وہ سرد محسوس ہوتی ہے۔ اس پر جو ہوا لگتی ہے، وہ درد

بڑا کر دیتی ہے۔ مریض جسم کو ڈھانپے رکھنا چاہتا ہے۔ سر ٹھنڈک برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر بدن گرم ہو جائے
(سر پر پسینہ آ جائے اور پسینہ آئے ہوئے سر کو ٹھنڈی ہوا لگ جائے تو زکام کا بہنا فوراً ہی رک جاتا ہے اور سر
درد ہو جاتا ہے۔ گھٹنے، ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ پسینہ تو آتا ہے مگر مریض کو اس سے راحت نہیں ملتی۔

آنکھ کی علامتیں بھی تکلیف دہ ہوتی ہیں اور یہ عموماً سر درد کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ آنکھوں میں جلن
کے ساتھ درد۔ آنکھیں بے رونق ہو جاتی ہیں۔ اندر کو دھنس جاتی ہے پتلی پر روشنی کا کوئی رد عمل نہیں ہوتا۔ وہ
ذہنی طور پر سست ہوتا ہے اور سوچ بچار کرنا نہیں چاہتا۔ اسے خاموشی سے لیٹنا یا بیٹھے رہنا پسند ہوتا ہے۔ کیونکہ
ہر قسم کی حرکت سے اسے سر درد ہونے لگتا ہے۔ جب بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ آنکھیں اسے ظاہر کر دیتی
ہیں۔ آپ جانتے ہیں وہ بیمار کیوں ہوا؟ اس لئے کہ اس نے نہایت تیز چمکدار روشنی دیکھی ہے۔ اگر وہ کہیں
آرام سے لیٹ سکے۔ بشرطیکہ وہ جگہ اندھیرے میں نہ ہو تو وہ آرام محسوس کرتا ہے۔ وہ تنہائی پسند کرتا ہے۔
تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسے دن کا کام تھکا دیتا ہے۔ وہ کام سے لوٹ کر گھر آتا ہے تو چہرہ ارغوانی ہوتا ہے۔
آنکھیں بے رونق ہوتی ہیں۔ چہرہ مرجھایا ہوا اور سرد، دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے۔ ذرا سی دماغی محنت سے تھکان
آ جاتی ہے۔ سر بوجھل اور جیسے سر بھرا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ ہاتھ پاؤں سرد۔ سر کی طرف خون کی گردش۔
آنکھوں سے خون گرے۔ آنکھوں میں جلن، خارش اور دباؤ۔ کام کی زیادتی یا باریک کام کرنے سے آنکھیں
کمزور ہو جاتی ہیں۔

کاربو ویج ان دوائیوں میں سے ہے جو کان بہنے میں کام آتی ہے۔ بدبودار، پانی جیسی پتلی، خارش
و خراش پیدا کرنے والی رطوبت خصوصاً جو ملیریا، چیچک یا لال بخار، ان میں بھی خصوصیت کے ساتھ لال بخار
کے بعد شروع ہوئی ہو۔ خون کی نالیوں کا فعل سست ہو جاتا ہے۔ تمام پرانی تکلیفوں میں رگوں پر خاص کر اثر
پڑتا ہے۔ جبکہ بچے کے بارے میں ماں یا مریض خود اپنے کہانی سنائے اور بتائے کہ جب سے اسے ملیریا ہوا
ہے وہ تندرست نہیں ہوا۔ چیچک نکلنے یا ٹائیفائیڈ ہونے یا لال بخار آنے کے بعد لڑکی تندرست نہیں ہوتی۔
جب علامتیں بری طرح مل جل گئی ہوں اور جب بہت علاج معالجے کے بعد علامتوں میں کوئی یکانگت باقی
نہیں رہی ہو تو کاربو ویج ان دوائیوں میں سے ہے جو کام آ سکتی ہیں۔ کان کا پرانا بہنا۔ یا پرانا سر درد جبکہ
ساری علامتیں دب چکی ہوں۔ تو کاربو ویج ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو علامتوں کو صاف کرنے کے
لئے اور بہاؤ کو پوری طرح جاری کرنے کے لیے کام دے گی۔ یہ رد عمل پیدا کرتی ہے۔ خون کی گردش کو بہتر
بناتی ہے اور مرض کو جزوی طور پر دور کرتی ہے اور اب اتنا سد حار ہو جانے کے بعد کوئی اور بہتر دوائی چنی جا
سکتی ہے۔

کن پیڑ کا ورم۔ سردی لگنے سے لڑکیوں کا کن پیڑا اپنی جگہ بدل لیتا ہے اور ان کی جگہ چھاتیوں کے
غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ لڑکوں کی حالت میں یہ ورم خصیوں پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں صحت بحال
کرنے کے لئے جو دوائیاں کام دیں گی، کاربو ویج ان میں سے ایک ہے۔ عموماً یہ تکلیف کو اپنی اصلی جگہ
واپس لے آتی ہے اور مناسب راستے سے بیماری کو ختم کر دیتی ہے۔ کان میں درد۔ کان سے رطوبت کا دائمی
اخراج جس سے سخت بدبو آئے۔ بہرہ پن۔ کان کے اندر ورم کان کے آگے جیسے کوئی بھاری چیز اٹکی ہوئی

ہے۔ کان جیسے بند ہو گئے ہوں۔ سننا کم ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ان حالتوں میں جبکہ اس تکلیف کے آغاز کا تعلق کسی پرانی بیماری سے ہو۔

کاربوویج کا مریض ہمیشہ زکام میں مبتلا رہتا ہے۔ وہ گرم کمرے میں جاتا ہے اور سوچتا ہے مجھے ایک ہی منٹ میں باہر جانا ہے۔ لہٰذا وہ اپنا اوور کوٹ نہیں لیتا ہے۔ کچھ ہی دیر بعد اسے گرمی محسوس ہوتی ہے مگر وہ اپنا کوٹ نہیں اتارتا۔ اس طرح کرنے سے زکام آ کھینچی ہے۔ ناک سے پانی کی سی پتلی رطوبت گرنے لگتی ہے اور رات دن چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ وہ گرمی سے تکلیف پاتا ہے اور سردی سے کانپتا ہے۔ ذرا سی ٹھنڈی ہوا لگتے ہی وہ کانپنے لگتا ہے۔ گرم کمرے میں جاتا ہے تو اسے پسینہ آ جاتا ہے۔ اس طرح اسے گرمی سے بھی تکلیف ملتی ہے اور سردی سے بھی۔ اسے کوئی ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں وہ آرام حاصل کر سکے۔ غریب ہر وقت چھینکتا رہتا ہے اور رات دن ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ شاید نکسیر بھی آتی ہے۔ رات کو چہرے کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ زکام کا اثر بھی گلے تک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا منہ اور گلے میں کچاپن اور خشکی آ جاتی ہے۔ پانی سی پتلی رطوبت بکثرت گرتی ہے جس سے حلق و گلا بھر جاتا ہے۔ اب کھر کھری آنے لگتی ہے۔ شام کو آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نرخرے اور گلے میں کچاپن آ جاتا ہے۔ کھانسنے پر گلے میں کچاپن محسوس ہوتا ہے اور چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ مریض جتنا کھانستا ہے، کچے پن کی تکلیف بھی اتنی ہی بڑھتی ہے۔ یہ حالت چھاتی تک پہنچ جاتی ہے۔ پہلے پتلی سی کف نکلتی ہے اور پھر یہ گاڑھی زردی مائل سبز و بدذائقہ ہو جاتی ہے۔ اس میں اس طرح کا زکام پایا جاتا ہے۔ اب اس کے بعد معدے کی خرابی آتی ہے جو قدرتی بھی ہے اور عام طور پر سے کاربوویج کی شکایتوں میں شامل حال رہتی ہے۔ پیٹ میں سخت اپھارہ۔ اس قسم کے زکام کے ساتھ ڈکاریں، ترشی معدہ اور معدے کی گڑبڑ۔ جب بھی معدہ خراب ہو تو زکام ہونے کا احتمال رہتا ہے اور جب بھی وہ گرم کمرے میں جاتا ہے، زکام ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جس میں چھینکیں بھی آتی ہیں۔ چھاتی کی تکلیفیں ہوتی ہیں اور نزلہ بھی ہو جاتا ہے۔

ناک کا نزلہ اس بات کی اچھی خاصی مثال ہے کہ جہاں کہیں بھی بلغمی جھلیاں ہوں گی، وہاں نزلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پانی سی پتلی رطوبت اور خون آنے کے ساتھ نزلے کی حالت۔ کاربوویج میں گلے، ناک، آنکھوں، چھاتی اور رحم کا نزلہ پایا جاتا ہے۔ مثانے کی پرانی نزلے کی سی حالت۔ انتڑیوں اور معدے کا پرانا نزلہ۔ یہ نزلے کی نہایت اہم دوائی ہے۔ جب لیکوریا کی رطوبت تھوڑی یا بہت خارج ہوتی رہے تو عورت کی عام حالت اچھی رہتی ہے۔ اسی میں اس کی خیریت ہے۔ اس طرح کی رطوبتیں جنہیں ہم آئے روز ہی دیکھتے ہیں مقامی علاج سے مثلاً دھونے سے یا کوئی چیز لگانے سے خشک کر دی جاتی ہیں اور ان پر کنٹرول کر دیا جاتا ہے۔ مریضہ کو یا تو نگران کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا پھر اس کی صحت بری طرح برباد ہو جاتی ہے۔ اگر نزلے کے ان مریضوں کو اندر سے باہر کے رخ صحت حاصل نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ رطوبت بدستور جاری رہنے دی جائے۔ جب تک رطوبت کا بہنا جاری رہے گا تو مریض کی حالت بھی بہتر رہے گی۔

کاربوویج کے مریض کے لئے یہ عام بات ہے کہ اسے زکام کے ساتھ بخار کی حرارت بھی رہے۔ لیکن ■ دوسری بہت سی تکلیفوں میں مریض سرد ہوتا ہے۔ اس کے اعضا سرد ہوتے ہیں۔ چہرہ سرد ہوتا

ہے۔ بدن بھی سرد ہوتا ہے۔ جلد سرد ہوتی ہے اور پسینہ بھی سرد آتا ہے۔ یہ نزلے زکام کے ابتدائی مرحلے میں عام بات نہیں ہے اور اس میں یہ ٹھنڈی علامتیں نہیں آتیں۔ اسے شام کو اور رات کو حرارت ہو جاتی ہے۔ مگر جب وہ دوسرے درجے میں آ جاتا ہے جبکہ رطوبت زیادہ کثرت سے نکلنے لگتی ہے تو گھٹنے، ناک، پیر سرد ہو جاتے ہیں اور پسینہ سرد آنے لگتا ہے۔

کاربوویج کا چہرہ مطالعہ کے لئے بڑی بھاری چیز ہے۔ چہرے کی جلد اور آثار سے جو کچھ ملتا ہے وہ عام بات ہے۔ مریض کی عام حالت اس کے چہرے سے اور خصوصاً آنکھوں سے جھلک جاتی ہے۔ وہ اپنی آنکھوں سے، خاموشی کے ساتھ، بتا دیتا ہے کہ میں کتنا بیمار ہوں۔ وہ اسی خاموشی سے خطرے کے پہلو بھی بتا دیتا ہے۔ کاربوویج میں گہری زردی اور ٹھنڈک پائی جاتی ہے۔ ہونٹ دبے ہوئے، ناک ابھری ہوئی اور اندر کے رخ کھنچی ہوئی ہوتی ہے۔ ہونٹوں میں جھول پڑ جاتے ہیں۔ نیلے نیلے، بیماروں جیسے اور مردے جیسے۔ چہرہ سرد و زرد اور پسینے سے تر۔ جب زبان معائنہ کے لئے باہر نکلوائی جاتی ہے تو وہ زرد اور سرد ہوتی ہے۔ سانس بھی سرد ہوتا ہے اور اس کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ مجھے پنکھا کیا جائے بیماری خواہ ہیضہ ہو یا دست یہ حالت دیکھنے میں آتی ہے۔ تھکا دینے والے پسینے یا بخار کے بعد کی شکایتیں۔ اکثر جب زکام ختم ہو چکتا ہے تو اس کا اثر چھاتی پر ہوتا ہے یعنی شدید دم کشی۔ رطوبت کا بکثرت اخراج۔ کمزوری لانے والے پسینے، جسم کا انتہائی طور پر سرد ہو جانا اور اس کے باوجود بھی مریض کو پنکھے سے ہوا کرنا اچھا لگتا ہے۔ کھانسی کے بعد دم کشی آتی ہے۔ تھکان آتی ہے۔ تھکانے والے اور کمزوری لانے والے پسینے آتے ہیں۔ اس کے ساتھ گلا گھٹتا ہے۔ کچا پن آتا ہے اور مریض چاہتا ہے کہ مجھے متواتر اور زور زور سے پنکھا کیا جائے چہرہ سرد، مرجھایا ہوا چہرہ۔ اس طرح ساری جسمانی تکلیفیں چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ دکھ اور درد، فکر و غم وغیرہ سب کچھ چہرے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ چہرے کا مطالعہ نہایت مزیدار، مسرت آمیز اور نفع بخش ہے۔ دوائیوں کے چہروں کا مطالعہ بڑا فائدہ پہنچاتا ہے۔ تندرست لوگوں کے چہروں کا مطالعہ بھی فائدہ بخش ہے۔ آپ ان کے چہروں سے ان کے سوچ بچار کرنے کا طریقہ سمجھیں۔ کسی شخص کی زندگی کی رفتار اس کے چہرے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے سوچ بچار کرنے کے طریقے، اپنی نفرتیں، اپنی رغبتیں، اپنی خواہشیں اور اپنے لگاؤ چہرے سے بتا دیتا ہے۔ کسی شخص کا چہرہ دیکھ کر یہ معلوم کرنا کتنا آسان ہے کہ وہ ٹھونس ٹھونس کر کھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتا۔ پیٹو کا چہرہ ایسے شخص کا چہرہ معلوم کرنا کتنا آسان ہے جس نے اپنی ساری زندگی میں پیسے کے سوا کسی اور چیز سے پیار نہیں کیا۔ یہ ہے کنجوس کا چہرہ۔ آپ کو بہت سے پیشہ ور چہروں پر پیار و محبت کی لکیریں مل سکتی ہیں۔ آپ کو تعلیم یافتہ کا چہرہ دور سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ صرف زندگی کے اس پیار کا اظہار ہے جس میں ان کی زندگی بسر ہو رہی ہے۔ بعض سے نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔ زندگی کے اس دور سے نفرت، جس میں وہ مجبوراً پھنسے ہوئے ہیں۔ انسان سے نفرت، زندگی سے نفرت۔ جنہیں ہر بات میں ناکامی رہی ہو تو ان کے چہرے پر نفرت نمایاں طور سے جھلکتی ہے۔ یہی بات جو ہم لوگوں کے چہروں پر دیکھتے ہیں، دوائیوں کے چہروں پر بھی ملتی ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ کہا ہے کہ دوائیوں کے چہروں کا مطالعہ نہایت نہایت مسرت آمیز ہے۔ مصروف، غور و فکر کرنے والے اور مشاہدہ کرنے والے معالجوں کے دماغ میں ہے

شمار باتیں پڑی رہتی ہیں۔ جنہیں وہ کسی کو بتا ہی نہیں سکتے۔ وہ چہروں کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا نہیں۔ اس طرح چہرہ دوائی ظاہر کر دیتا ہے۔ کاربوویج میں ذرا سی شراب پی لینے کے بعد ہی بالوں کی جڑوں تک سرخی پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ تمتماہٹ محدود جگہ میں ہوتی ہے۔ یہ محدود مقام ایک ساتھ بنتے ہیں۔ مگر تمتماہٹ کی لہر ایک ہی اٹھتی ہے اور یہ بالوں تک پہنچ جاتی ہے۔ خون کی باریک نالیوں پر اس دوائی کا اثر اس قدر زبردست ہے کہ اکثر اوقات شراب کا صرف ایک ہی چمچہ ساری جلد میں تمتماہٹ پیدا کر دیتا ہے۔

پرانی کتابوں میں ایسے مسوڑھوں کی بحث ہے جن سے خون نکلتا ہو۔ اس بیماری میں مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون نکلے۔ مسوڑھوں کی ذکاوت حس۔ مسوڑھوں کا دانتوں سے الگ ہو جانا۔ دانتوں کا ہلنا۔ ہم سنتے ہیں۔ "دانت منہ میں بج رہے ہیں۔" کان بجنا یہی حالت پیدا کرتا ہے۔ مسوڑھوں کا ہلنا اور جذب ہونا وہ اسفنج کی طرح نرم ہو جاتے ہیں اور آسانی سے خون نکلنے لگتا ہے۔ لہٰذا دانت ہلنے لگتے ہیں۔ جلدی ہی گرنے لگتے ہیں۔ دانت صاف کرتے وقت مسوڑھوں سے خون گرتا ہے۔ پارے کے ناجائز استعمال کی وجہ سے دانتوں و مسوڑھوں کی تکلیفیں۔ دانت جیسے بہت لمبے ہو گئے ہیں اور ٹیسیں۔ دانتوں میں کھنچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ گرم، سرد یا نمکین خوراک کھانے سے دانتوں میں کترن کے ساتھ درد۔ یہ حالت سارے جسم کی خون کی عام حالت کے بالکل مشابہ ہے۔

زبان کی ذکاوت حس۔ زبان کی سوزش۔ کم درجے حرارت والے بعض بخاروں میں مثلاً ٹائیفس یا ٹائیفائیڈ میں مسوڑھے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ان سے سیاہی مائل، خون ملی، بدبودار اور سڑی ہوئی رطوبت نکلتی ہے۔ اگر انہیں چھیڑا جائے یا چھوا جائے تو ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ زبان پر بھی وہی سیاہی مائل میل جم جاتی ہے۔ یہ رگوں سے سیاہ خون ٹپک رہا ہے۔ یہ حالت ٹائیفائیڈ جیسے ان بخاروں میں آتی ہے جن میں جسمانی طاقت از حد گھٹ جاتی ہے، خون میں گندہ مادہ آجاتا ہے اور مرض مہلک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس دوائی میں اس قسم کی علامتوں کی بھرمار ہے۔ ان کو عام زبان میں کہا جاتا ہے۔ "خون گندہ ہو گیا۔" کاربوویج ٹائیفائیڈ قسم کے کم درجہ حرارت والے بخاروں میں اکسیر اعظم ہے۔ اس لال بخار میں جہاں ٹائیفائیڈ کی حالت آگئی ہو۔ نزع کی آخری حالت میں، ہیضہ میں، پیلے بخار کی نزع کی حالت میں اور جہاں جسم سرد ہو رہا ہو۔ سرد پسینہ آنے لگا ہو، انتہائی کمزوری آگئی ہو، دم گھٹتی ہو اور مریض پنکھا کرانا چاہتا ہو وہاں کاربوویج بہترین طور پر کام کرتی ہے۔ انتہائی تھکن کے ساتھ سرد زبان۔

منہ اور گلا چھوٹے چھوٹے ارغوانی چھالوں سے بھر جاتا ہے۔ یہ شروع میں چھوٹے چھوٹے سفید دانے ہوتے ہیں۔ مگر بعد میں اودے ہو جاتے ہیں اور ان سے سیاہ رنگ کا خون نکلنے لگتا ہے۔ ان چھالوں سے بآسانی خون نکلنے لگتا ہے۔ ان میں جلن ہوتی ہے اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ بڑے بڑے چھالے بن جاتے ہیں۔ منہ میں اکڑ، جلن اور خشکی کے ساتھ ایسے چھالے جن سے خون نکل رہا ہو۔ منہ اور گلے کی شکایتوں میں کاربوویج کی عام علامت ہے۔ گلے میں سخت کف، گلے میں خون ملی کف۔ یہ چھوٹے چھوٹے زخم باقاعدہ پھیلتے ہیں اور بعد میں ٹھوس صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ تالو کے بڑے سارے حصہ پر

زخم بن جاتے ہیں۔ اس کی ہتھیلی پر زخم بن جاتے ہیں اور اکثر ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سیاہ داغ بن جاتے ہیں۔ خوراک نگل نہیں سکتا۔ کیونکہ گلا بہت زیادہ دکھتا ہے۔ عموماً گلا پھولا ہوا دکھتا ہے۔

کاربوویج کے مریض کو تھوے کے لیے، ترش چیزوں کے لیے میٹھی اور نمکین چیزوں کے لیے رغبت ہوتی ہے۔ اسے نہایت آسانی سے ہضم ہو جانے والی اور بہترین خوراک سے نفرت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر گوشت سے اور دودھ سے نفرت، یہ کھانے سے اسے پیٹ میں ہوا ہو جاتی ہے۔ اب اگر مجھے کاربوویج کا حلیہ بتانا پڑے تو میں پیٹ میں سے ابتدا کروں گا۔ اگر میں رگوں کی یا الجھن۔ دل سے خون جانے کی سست رفتار، یہ بہرا پن، یا اجتماع خون، یہ ابھارہ، معدے کی گڑبڑ، انتڑیوں کی خرابی، مروڑ ہن کی تکلیفیں، سارے جسم کے فعل کی سستی وغیرہ سے میں شروع کروں گا۔ اور یہیں ختم کردوں گا۔ میں اسے مرغن چیزیں، میٹھی چیزیں، کھیر، دلیا، کچوری، سموسے چٹنی اور اسی طرح کی ناقابل ہضم الٹ پلیٹ چیزیں کھلاؤں اور خوب شراب پلاؤں۔ اس طرح کاربوویج کے مریض کا حلیہ مکمل ہو جائے گا۔ کیا ہمیں کبھی ایسا شخص علاج کرنے کے لیے مل سکتا ہے؟ جونہی ایسے مریض آپ سے اپنی کہانی بیان کریں، آپ کو ان کی زندگی کے بارے میں کافی واقفیت مل جائے گی۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ چٹپٹی چیزوں کے شوقین ہیں۔ وہ برسوں ان چیزوں پر گزر کرتے آئے ہیں اور اب کہتے ہیں۔ "آہ! ڈاکٹر! میرا معدہ، میرا معدہ! اگر آپ میرا معدہ بحال کر دیں؟" لیکن آپ اس سے کیا کہیں گے؟ وہ آپ کے لیے کاربوویج کا مریض بن گیا ہے۔ اسے معقول خوراک کے پہلے ڈنڈے سے شروع کرنا ہوگا۔ میں نے آپ کو یہ سب باتیں محض یہ سمجھانے کے لیے بتائی ہیں کہ کاربوویج کا مریض کیسے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کا معدہ کس قسم کا ہوتا ہے اور اس کی بسر اوقات کیسے ہوتی رہی ہے؟ اس کے معدے میں متواتر جلن ہوتی رہتی ہے۔ معدے میں ابھارہ۔ متواتر ڈکاریں آتی رہتی ہیں، ہوا بھر جاتی ہے اور بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ بری حالت میں ہوتا ہے، سڑی ہوئی حالت میں۔ اسے پسینہ بھی بدبودار آتا ہے۔ اس کے کلیجے میں جلن ہوتی ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں اور جو کچھ وہ کھاتا ہے، معدہ اسے قے کی راہ واپس کر دیتا ہے۔

سردی کے خاتمے پر کاربوویج میں بہت زور سے قے ہوتی ہے۔ قے اور دست۔ قے اور خون آنا، خون کی قے آنے پر سارا بدن برف کی طرح سرد ہو جاتا ہے۔ سانس بھی سرد آنے لگتا ہے۔ نبض دھاگے کی طرح اور رک رک کر چلتی ہے۔ غشی آتی ہے۔ بناوٹی چہرہ۔ گاڑھا سیاہ خون گرے۔ ترشی خون اور صفرا (پت) کی قے۔

معدے میں ہوا بھر جاتی ہے حتیٰ کہ معدہ تن جاتا ہے۔ جو کچھ کھائے اس کی جیسے ہوا بن جاتی ہے۔ ہمیشہ ڈکاریں اور ہچکیاں آتی ہیں۔ اسے ڈکاریں آنے سے قدرے آرام ملتا ہے۔ کاربوویج میں معدے اور انتڑیوں میں گھٹن ہوتی ہے۔ جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ فکرمندی اور تناؤ۔ یہ ساری علامتیں ڈکاریں آنے سے یا ہوا خارج ہونے سے گھٹ جاتی ہیں۔ ڈکار آنے سے آرام ملنا قدرتی بات ہے۔ مگر جب ہم چائنا کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ ڈکاریں آنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ

مریض کو ڈکار آنے سے راحت ملتی ہے۔ مگر لائیکوپوڈیم اور چائنا کے زیر اثر راحت نہیں ملتی۔ ان دونوں میں ڈکاریں بہت آتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی معدہ تقریباً ہوا سے بھرا ہوا ہی رہتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف کاربوویج کے مریض کو یقینی طور پر ڈکاریں آنے سے راحت ملتی ہے۔ اگرچہ یہ خاص علامت ہے مگر عموماً معمولی بلکہ بہت معمولی بات ہے۔ سر درد بھی ڈکار آنے سے گھٹ جاتا ہے۔ گٹھیاوات کے درد بھی ڈکار آنے سے کم ہو جاتے ہیں۔ دوسری کئی طرح کی تکلیفیں اور درد بھی ڈکار آنے سے کم ہو جاتے ہیں۔

پیٹ کا یہ اپھارہ جسم کی ساری تکلیفوں کو بڑھاتا ہے۔ بھرے ہونے کا احساس جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ احساس فوطوں کی نالیوں میں ہے۔ بعض اوقات جلد کے نیچے ریشوں میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا وہاں سے جلن پیدا کرنے والی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ یہ کاربوویج کی خوبی ہے اور اکثر گٹھیاوات کی حالتوں میں اس قسم کا ورم آتا ہے۔ کھانا بڑی دیر تک معدے میں پڑا رہتا ہے۔ وہ ترش ہو جاتا ہے اور سڑ جاتا ہے۔ انتڑیوں تک پہنچ کر اس میں مزید خمیر اٹھتا ہے اور آخر کار بدبودار، سڑی ہوئی ہوا خارج ہوتی ہے۔ درد قولنج ہوتا ہے۔ جلن کے ساتھ درد، تناؤ، اپھارہ، بھرا ہوا، کھنچاؤ، اینٹھن کے ساتھ درد۔ مریض کہتا ہے کہ معدہ دکھتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ بعض اوقات کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں چبھن ہوتی ہے اور بعض اوقات ٹھنڈا پانی پینے سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ کاربوویج نے معدے کے زخم بھی ٹھیک کیے ہیں۔ یہ جسم میں بہت گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے اور معدے کی ساری گڑبڑ کو دور کرنے کے اہل ہے۔ مثلاً ناقابل ہضم چیزیں کھانے سے، سموسے، پکوڑی اور بہت بھاری چیزیں کھانے سے پیدا ہوئی تکلیفیں بھی اس سے دور ہو جاتی ہیں۔

کاربوویج میں دیگر اعضاء کی طرح جگر بھی سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے، جگر اور اس کے متعلقہ اعضاء میں خون بھر جاتا ہے۔ لہٰذا ہوا اسیر بن جاتی ہے۔ جگر میں تناؤ اور درد۔ جگر میں جلن ودکی اکسی۔ معدے اور انتڑیوں میں اپھارہ، تناؤ۔ جگر میں اپھارے کا احساس، جگر جیسے کھنچا ہوا ہے۔ جیسے وہ بہت زیادہ تنا ہوا ہے۔ جگر میں دباؤ کے ساتھ درد۔ چھونا برداشت نہیں ہوتا۔

میں نے اب تک معدے کے اپھارے اور بھاری پن کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہی بہت کچھ پیٹ کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ کاربوویج کم درجہ حرارت والے بخاروں میں بھی مثلاً پرسوت جور وغیرہ میں جبکہ اپھارے کی تکلیف نمایاں ہو، اس کے ساتھ درد، خون ملا پاخانہ اور اپھارہ موجود ہو تو کاربوویج یقینی طور پر کام کرتا ہے۔ نہایت سخت سڑی ہوئی ہوا خارج ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے مریض کے جسم سے بھی بدبو آنے لگتی ہے۔ کاربوویج میں پیٹ کی ایک نہایت اہم علامت یہ ہے کہ انتڑیوں میں ہوا جگہ جگہ ایسے جمع ہو جاتی ہے جیسے وہاں گولہ موجود ہو۔ ہوا رک جاتی ہے۔ انتڑیوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہوا ایک جگہ رک جاتی ہے اور وہ گولے یا سخت پھوڑے کی طرح محسوس ہونے لگتا ہے۔ آخر میں یہ ہوا نکل جاتی ہے، ہوا کی وجہ سے پیٹ میں جگہ جگہ درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں جلن ہوتی ہے۔

تکلیف خواہ کچھ ہی ہو، کاربوویج میں پیٹ میں جلن ضرور ہوتی ہے۔ عضو ماؤف میں جلن ہوتی ہے۔ وہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہاں خون بھر جاتا ہے اور پھول جاتا ہے۔ دست، پیچش، ہیضہ جبکہ خون ملا اور پانی

سا پتلا دست آتا ہو۔ بچوں کے ہیضے جیسے دست، پاخانے میں آنوں آتی ہے۔ پانی سی پتلی آنوں اور خون ملا۔ بچے کمزوری کی وجہ سے ادھ موا ہو جاتا ہے۔ بدن سرد و زرد ہو جاتا ہے اور سرد پسینہ آنے لگتا ہے۔ ناک، چہرہ اور ہونٹ دب جاتے ہیں اور ان میں نیلی پن آ جاتا ہے۔ دست کی ساری تکلیفوں میں کمزوری کی انتہا کاربوویج کو ظاہر کرتی ہے۔ کاربوویج کے دستوں میں پاخانہ خواہ کسی قسم کا ہو، مگر وہ سڑا ہوا ہوگا اور اس میں سڑی ہوئی ہوا خارج ہوگی۔ پاخانہ جتنا پتلا، گہرے رنگ کا خون ملی آنوں کے ساتھ آئے یہ دوائی اتنی ہی تجنی ہوتی ہے۔ گدا (مقعد) میں اور اس کے آس پاس خارش، جلن اور کچا پن ہو تو یہ کاربوویج کے حق میں زبردست علامت ہے۔ دستوں کی ہر حالت میں معدہ دکھتا رہتا ہے۔ بچوں کی مقعد کے آس پاس جلد پر اپھار آ جاتا ہے۔ عضو سرخ ہو جاتے ہیں، کچا پن آ جاتا ہے۔ خون جاری ہو جاتا ہے اور وہاں خارش ہونے لگتی ہے۔ بالغوں کی مقعد میں خارش۔ انتڑیوں کے زخم بلغمی جھلیوں میں زخم پڑنے کا یہ رجحان دوائی کی عام خاصیت کے بالکل مطابق ہے۔ جسم کی جس کسی جگہ بھی بلغمی جھلیاں ہوں گی، وہاں زخم ضرور پڑ جاتے ہیں۔ چھالے نمودار ہوتے ہیں۔ انتڑیوں کے غدود میں زخم بن جاتے ہیں۔ مریض، بستر میں پڑے پڑے پاخانہ کرتا رہتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا۔ پتلا خون ملا مواد جیسے خون کا پانی ہو۔

مثانے کا پرانا اور ضدی نزلہ جبکہ پیشاب میں کف آتی ہو، خصوصاً بوڑھوں کی جبکہ سرد چہرہ ہو، ہاتھ پاؤں اور پسینہ سرد۔ پیشاب رک جاتا ہے۔

مردانہ اور زنانہ اعضاء میں ڈھیلا پن و سستی۔ مردانہ عضو مخصوص لٹک جاتا ہے۔ اعضاء متناسل کا ڈھیلا پن۔ سرد و بدبودار پسینہ آئے۔ منی از خود نکلتی رہتی ہے۔

زنانہ اعضاء متناسل میں یہ ڈھیلا پن نیچے کے رخ کھنچاؤ پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ بچے دانی میں نیچے کے رخ کھنچاؤ، جیسے کہ اندر کے سارے اعضاء باہر نکل آئیں گے۔ بچے دانی میں اس قدر دباؤ پڑتا ہے کہ مریضہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ سارے اندرونی اعضاء میں بھاری پن آ جاتا ہے اور وہ لٹک جاتے ہیں۔

کاربوویج کا دوسرا نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ بچے دانی سے گہرے رنگ کی رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ یہ اکثر کثرت سے اور تھکے کے تھکے نہیں آتے۔ اگرچہ یہ بھی اس دوائی میں پایا جاتا ہے۔ تاہم رطوبت نکلتی ہے۔ حیض کا خون عموماً ایک ماہواری سے دوسری ماہواری تک ٹپکتا رہتا ہے۔ خون سڑا ہوا اور رنگت گہری حتیٰ کہ سیاہ ہوتی ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے چھچھڑے بھی خارج ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ خون ملا پانی بڑی مقدار میں گرتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے: "سخت عذاب کے ساتھ کثرت حیض"۔ اس حالت کو زخم کی کمزوری قرار دینا بہتر ہے۔ طاقت کی کمی، ڈھیلا پن، ریشوں کی کمزوری۔ کاربوویج کے جسم میں ہر جگہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پٹھے تھکے ہوئے۔ اعضاء تھکے ہوئے اور سارے کا سارا جسم تھکا ہوا، ڈھیلا۔ اپیکاک، بیلاڈونا اور ہیمامیلس وسکیل میں سراسر اس کے خلاف ہوتا ہے یعنی خون تھکے کے تھکے گرتا ہے۔ یہ بچے دانی کے سکڑنے کا قدرتی نتیجہ ہے۔ کیونکہ ان میں طاقت تھوڑی بہت پائی جاتی ہے۔ کاربوویج میں زچگی یا ماہواری میں یا اتفاقیہ خون جاری ہونے میں بچے دانی نہیں سکڑتی۔ محض کمزوری کی وجہ سے بچے دانی

الٹ جاتی ہے مگر سکڑاؤ نہیں آتا۔ طاقت نہیں ہوتی۔ کمزوری اور ڈھیلا پن، ماہواری، بچہ جننے یا ان سب مختلف شکایتوں میں جو عورت کو ہو سکتی ہیں، کمزوری کا ایک ایسا وقفہ آتا ہے جس میں کاربوویج موافق آتا ہے۔ جب پھول رک جاتا ہے، خون کم گرتا ہے، صرف ٹپکتا ہے اور تھکے کے تھکے خون نہیں گرتا۔ تو معالج فوراً سمجھ جاتا ہے کہ حمل اور زچگی کے دنوں میں کاہلی رہی ہے اور درد کم رہا ہے اور وہ پچھتا کر کہتا ہے کہ کاش! میں نے پہلے کاربوویج نہ دیا؟ عورت کو ایک ماہ پہلے سے کاربوویج کی ضرورت تھی۔ وہ ایک خوراک دیتا ہے اور ابھی اس کو سوچنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا کہ بچے دانی سکڑ جاتی ہے اور پھول باہر آ جاتا ہے اور سارا معاملہ اتنی خوبصورتی سے سلجھ جاتا ہے کہ اسے اوزار کی مدد لینی نہیں پڑتی جس کی شاید دوسری صورت میں ضرورت پڑتی۔

آج کل ہم دایہ کی مدد سے بچہ جنائی اور اوزاروں کی مدد لے کر بچہ جنانے کے سلسلے میں طرح طرح کی باتیں سنا کرتے ہیں اور یہ سب باتیں ہومیو پیتھک معالج کو ناامید بنا دیتی ہیں۔ اس کے دل میں یہ بات آتی ہے کیا قدرت نے ان اعضاء کو نہیں بنایا؟ کیا خود قدرت ان کی دیکھ بھال نہیں کر سکتی جیسے ان کی صفائی کرنا اور پچکاری وغیرہ سے صاف کرنا لازمی ہے۔ عورت کو کرموں (جراثیم) سے بری رکھنے کے لیے طرح طرح کے انجکشن دینا اور بائی کلورائیڈوں کا بکثرت استعمال کرنا بیہودگی ہے۔ اگر انسانی جسم میں ترتیب و نظام بحال ہو جائے تو پھر یہ کرم و جرم پیدا ہی نہیں ہوتے۔ ایک ہومیو پیتھک معالج ایسے سینکڑوں مریضوں کی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور اسے اس کام میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر وقت سے پہلے وہ صاف طور پر یہ بات بھانپ لے کہ اس عورت کو فلاں دوائی کی ضرورت ہے تو پھر کیس بگڑ ہی نہیں سکتا۔ اعضاء خود سنبھل جاتے ہیں۔ وہ بے قاعدہ سکڑاؤ، جو غیر معمولی حالتیں پیدا کرتے ہیں، دور کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ زچہ گھر میں جانے سے پہلے حاملہ کا جسمانی نظام درست کر دیا جائے۔ کاربوویج ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو حاملہ کے جسمانی نظام کو زچہ گھر میں جانے سے پہلے درست و بحال کر دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی حالت میں عموماً وہ علامتیں موجود ہوتی ہیں جن کی بنا پر کاربوویج دیا جا سکتا ہے۔ وہ عموماً کمزور ہو جاتی ہیں، بدن ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور تھک جاتا ہے۔ حمل کے باعث بہت سی غیر معمولی باتیں نمودار ہو جایا کرتی ہیں۔ حمل کے دنوں میں متلی آنے لگتی ہے، اپھارہ ہو جاتا ہے، بدبو آ جاتی ہے، کمزوری ہو جاتی ہے اور رگیں پھیل جاتی ہیں۔ وہ آپ کو بتائیں گی کہ نچلے اعضاء کی رگیں دباؤ کے باعث پھیل گئی ہیں۔ مگر اس کی وجہ عموماً دباؤ نہیں ہوتا بلکہ رگوں کی اپنی کمزوری ہوتا ہے۔

دودھ نہیں اترتا، دب جاتا ہے یا رک جاتا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے سے بھاری کمزوری آتی ہے۔ اگر عورت کی صحت بحال ہو تو یہ قدرتی نتیجہ نہیں ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلانے سے تھک جائے۔ کمزوری محض اس لیے آتی ہے کہ وہ خود بیمار ہوتی ہے۔ بچے کو دودھ دینے سے پہلے ہی وہ خود کمزور تھی اور اس کمزوری کو مناسب دوائی سے ہی دور کیا جانا چاہیے۔ تب اس کے بدن میں دودھ بھی بنے گا اور وہ کسی تکلیف کا احساس کیے بغیر بچے کو دودھ دے سکے گی۔ یہ ہوتی ہے زچہ کی جسمانی کیفیت کاربوویج ایسی حالتوں میں زچہ اور بچے دونوں کا ہی بہترین مددگار ہے۔ آپ کو حقیقی ہومیو پیتھک طریقے سے دس برس تک علاج کرنے کے بعد

بھی اس بات پر حیرانی ہوگی کہ آپ کو بہت کم بے ڈول بچوں سے واسطہ پڑا ہے۔ وہ سب بخوبی بڑے ہو گئے اور خوشحال ہیں۔ ان کے چھوٹے موٹے نقص اور بے ڈول پن دور ہو گئے اور وہ بہت سے دیگر بچوں سے زیادہ تندرست اور خوبصورت ہیں کیونکہ ان کو صحیح طور پر پالا پوسا گیا ہے۔ ڈاکٹر ان کی نگرانی رکھتا ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی دوائی دیتا رہتا ہے جس کو اس کی ماں محض چینی ہی سمجھتی ہے۔ مگر یہ دوائی بچے کو تندرست رکھتی ہے۔ اسے یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ یہ دوائی ہے کہ یا کہ بچے کے جسم میں فلاں نقص ہے۔ اس طرح ڈاکٹر بچے کی ترقی کی نگرانی رکھتا ہے اور اسے بیماری کے رجحان سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایسے بچے جو ہومیو پیتھک معالج کی دیکھ بھال میں پلے ہوں، تپ دق یا اندھے پن کے مریض ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کے جسمانی نظام کو درست رکھا گیا ہے۔ وہ بڑی عمر حاصل کر کے مرتے ہیں یا پھر کاروبار کے تفکرات کو بخوبی برداشت کرتے ہیں۔ وہ تھکتے نہیں ہیں۔ معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کی نگرانی رکھے۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ ان ننھے منوں کو ماں باپ سے ورثہ میں ملنے والی بیماریوں اور پستی کی طرف جانے کے رجحان پیدا ہونے دیکھیں تو ہمیں یہ بات ظاہر نہیں کرنی چاہئے کہ یہ سب ماں یا باپ کی وجہ سے ہے، یہ جرم ہے اور اس طرح کی بات بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ معالج کیا کر رہا ہے۔ اس کا علم صرف اسی کو ہونا چاہئے۔ اسے اس سے جو انتہائی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں بھی اس کا اپنا حصہ ہے۔

اسے کسی سے یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے، دوسرے لوگ اس کی تعریف کریں یا جو کچھ اس نے نظر انداز کر دیا ہے لوگ اس کے لیے اس کی واہ واہ کریں۔ جو معالج یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے کیے ہوئے کام کی تعریف کریں یا اس سے ہمدردی کا اظہار کریں تو سمجھ لیجئے اس کا ضمیر نہیں ہے۔ نیک، نیکی پسند، سچائی پسند اور سچے معنوں میں بنی نوع انسان کی بے غرض خدمت کرنے والا معالج رات کو، اندھیرے میں، کام کرتا ہے۔ وہ نہایت خاموشی سے، خفیہ طور پر کام کرتا ہے اور وہ اپنی تعریف کا خواہش مند نہیں ہوتا۔ وہ مریضوں کے گھر جا کر یہ کام کرتا ہے اور وہ یہ کام اپنے دفتر میں بیٹھ کر کرتا ہے۔ جبکہ گھر والے چھوٹے بچے کو لے کر اس کے پاس آتے ہیں۔ اس طرح بچوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کی علامتوں کا مشاہدہ ہو سکتا ہے اور ان کے بارے میں تحقیقات کی جا سکتی ہے۔ جب کوئی ماں بچے کو لے کر دوائی لینے آئے تو اسے یہ علم ہو سکتا ہے کہ بچے کو دوا مل رہی ہے۔ لیکن اگر وہ دوا نہ مانگے تو اسے اس مغالطے میں رکھو کہ ننھے کو چینی دی جا رہی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر فائدے میں رہتا ہے۔ بس یہی کافی ہے۔

کاربوویج میں آواز بھی بہت سی علامتیں پیدا کرتی ہے میں زکام کا بیان کرتے ہوئے آواز کے بارے میں بھی کافی کچھ بتا چکا ہوں۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ زکام ناک میں کیسے شروع ہوتا ہے اور وہ گلے و نرخرے کی راہ چھاتی تک کیسے پہنچتا ہے۔ پھر سینے، نرخرے کی بہت سی تکلیفیں زکام کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ دائمی طور پر نرخرے میں جم جاتی ہیں۔ اس طرح ہم کاربوویج کے مریض کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ کاربوویج کی حالت میں پہلے پہل سردی زکام کا اثر نرخرے تک شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ یہ اثر ناک کی راہ آتا ہے۔ سیدھے طور پر بہت سی دوائیوں میں زکام شروع کرنے کیلئے خاص مرغوب جگہ ہوتی ہے۔ مثال کے

طور پر فاسفورس کے زکام کی بیشتر تکلیف نرخرے یا چھاتی سے شروع ہوتی ہے۔ مگر کاربوویج میں یہ حالت نہیں ہے۔ اس کا زکام عموماً ناک سے ہی شروع ہوتا ہے۔ زکام شروع ہوتے ہی عموماً نرخرہ رک جاتا ہے۔ اگر کاربوویج کی سردی چھاتی تک پہنچ جائے تو یہ ہوا کی باریک نالیوں یا پھیپھڑے تک پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ یہ اس کا مرغوب مقام ہے اور بظاہر وہ اس جگہ رہنا چاہتی ہے۔ بولنے سے نرخرے میں کمزوری آتی ہے۔ تقریر کرنے والوں، گانے والوں، کمزور دبلے پتلے اور ڈھیلے ڈھالے لوگوں کا تھکا ہوا نرخرہ۔ شام کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز کی رگیں عموماً صبح سویرے اچھی حالت میں ہوتی ہیں۔ مگر جونہی شام ہوتی ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ خراب ہو جاتی ہے۔ اگر حالت کچھ زیادہ نازک ہو گئی ہو تو مریض صبح کے وقت بھی بول نہیں سکتا۔ مگر خصوصیت سے آواز شام کے وقت ہی بگڑتی ہے۔ شام کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بھرائی ہوئی آواز اور نرخرہ جیسے کچا ہو۔ کھانسنے پر نرخرہ دکھنے لگتا ہے، کوئی کوئی جلن کی شکایت کرتا ہے اور کوئی کہتا ہے گلا خام ہو گیا ہے۔ نرخرے میں اور سانس کی بڑی نالی میں کھانسنے پر کچے پن کا احساس۔ نرخرے میں متواتر کف جمع ہوتی ہے اور وہ اسے کھانس کر باہر نکالتا رہتا ہے۔ ہم کمزوری کا وہی رجحان بلغمی جھلیوں میں بھی پاتے ہیں۔

علاج قبول کرنے کا رجحان نہیں ہوتا۔ تندرستی کی راہ اختیار کرنے کا رجحان غالب رہتا ہے۔ اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے اور نرخرے و سانس کی بڑی نالی کا زکام زور پکڑتا چلا جاتا ہے۔ بولنے سے آواز بگڑتی ہے۔ کچا پن آتا ہے۔ یہ تکلیف دوپہر بعد اور شام کو بڑھتی ہے۔ شام کے وقت اس کو گلا اتنی بار صاف کرنا پڑتا ہے کہ نرخرہ دکھنے لگتا ہے اور کچا ہو جاتا ہے۔ میں میٹریا میڈیکا کے بارے میں آپ کو کچھ اور بھی بتانا چاہتا ہوں۔ دوائیاں کھا کر علامتیں بتانے والے لوگ اکثر خانہ دار تھے۔ اس لیے حاصل شدہ علامتوں میں قدرے گڑبڑ ہوئی ہے۔ معالج کو یہ بات دیکھ لینی چاہیے۔ کھانسنے سے گلے میں جو خراش ہوتی ہے اس کا مطلب ہوتا ہے نرخرے میں خراش، حالانکہ انہوں نے یہی بتایا ہے کہ "گلے" میں خراش ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر بتایا گیا ہے کہ "شام کو بار بار گلا صاف کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ نرخرہ کچا ہو جاتا ہے اور دکھنے لگتا ہے۔" محض گلا صاف کرنے سے تو نرخرہ کچا نہیں ہو سکتا۔ گلے میں خراش ہونے سے نرخرے میں کھرونچ نہیں آتی۔ مصیبت یہ ہے کہ اسے نرخرہ اتنی بار صاف کرنا پڑتا ہے کہ وہ محسوس کرتا ہے کہ نرخرہ کچا ہو گیا ہے۔ نرخرے میں درد جیسے زخم ہو گئے ہیں۔ خراش، کھرونچ اور سرسراہٹ۔ نرخرے میں سوزش کی وجہ سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ نرخرے کا دق، نرخرے کا یہ نزلہ اور علاج قبول نہ کرنے کی صلاحیت آخر کار تپ دق کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

کاربوویج ان بڑی دوائیوں میں سے ہے جو کالی کھانسی کی ابتداء میں کام آتی ہیں۔ اس کی کھانسی میں گلا گھٹنے، قے اور چہرے کی وہ سرخی پائی جاتی ہے جو عموماً کالی کھانسی میں پائی جاتی ہے۔ یہ اس وقت ہماری بہترین دوائیوں میں سے ایک ہے جبکہ علامتوں میں امتیاز مشکل ہو گیا ہو۔ جبکہ کھانسی کسی دوائی کی علامتوں کو ظاہر نہ کرتی ہو یا وہ ابھی جزوی طور پر ہی بڑھ پائی ہو۔ ایسی حالتوں میں کاربوویج کی محض ایک خوراک ہی نمایاں بہتری لا دیتی ہے اور معمولی کالی کھانسی کی شکایتیں صرف چند روز میں ہی مٹ جاتی ہیں۔ جب دوائی

سے مستقل طور پر فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو تو کاربوویج کے استعمال سے علامتیں صاف ہو جاتی ہیں اور کسی دوسری دوائی کے لیے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ کالی کھانسی کے بیشتر مریض ہومیو پیتھک معالج کے ہاتھ میں احتیاط سے چنی ہوئی دوائی کے استعمال سے ہفتہ دس روز میں ٹھیک ہو جاتے ہیں اور اگر چلتے رہیں تو یہ تکلیف بڑی دیر تک چلتی رہتی ہے۔ آہستہ آہستہ کر کے ہفتوں تک چلتی رہتی ہے اور پھر موسم کے مطابق گھٹتی ہے۔ اگر موسم برف گرنے کا ہو تو بعض حالتوں میں کھانسی سردی کا سارا موسم جاری رہتی ہے۔ اس طرح کالی کھانسی ہومیو پیتھ کو یہ ثابت کرنے کا موقعہ دیتی ہے کہ ہومیو پیتھی میں بھی خوبی ہے۔

کاربوویج کے مریض کو تنگی سانس کی بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ دم کشی، دم گھٹتا ہے، لیٹ نہیں سکتا۔ چھاتی میں اس قسم کی کمزوری کا احساس ہوتا ہے کہ جیسے اب دوبارہ سانس نہ آئے گا۔ بعض اوقات اس کی وجہ دل کی خرابی ہوتی ہے اور بعض دفعہ چھاتی بھر جانے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ مگر ہونا پھیپھڑوں کی حالت ہی زیادہ ذمہ دار ہوتی ہے۔ بھی کبھی تنگی سانس کی وجہ سے دمہ ہوتا ہے۔ یہ دوائی دمے کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔ آپ ایسے مریض کو کھلی کھڑکی کے آگے کرسی پر پڑا دیکھیں گے یا پھر گھر کا کوئی آدمی اسے زور سے پنکھا کر رہا ہوگا۔ چہرہ سرد ہوتا ہے، ناک دبی ہوئی، ہاتھ پاؤں سرد اور مردے کی طرح زرد۔ اپنا ہاتھ مریض کے منہ کے آگے رکھئے، سانس انتہائی سرد محسوس ہوگا۔ سانس بدبودار ہوتا ہے، سڑا ہوا، ہاتھ پاؤں جسم سے زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ نہ صرف ہاتھ بلکہ سارے بالائی سرے اور نہ صرف پاؤں بلکہ ساری ٹانگیں باقی جسم کی نسبت زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ بدن گرم محسوس ہوتا ہے مگر جلد سرد ہوتی ہے۔

کاربوویج میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھانسی آتی ہے، اس کے ساتھ ڈکاریں اور قے بھی آتی ہے۔ صبح سویرے کھانسی آتی ہے اور اس میں کف گڑگڑ بولتی ہے۔ چھاتی کف سے بھری رہتی ہے۔ کف نکالنے کی کوشش میں وہ کھانستا ہے اور دم گھٹتا ہے یا وہ کھانستا ہے اور قے کرتا ہے۔ دن میں کسی وقت ایک عجیب قسم کی گھٹن ہوتی ہے اور چھاتی میں کف کی کثرت سے ڈکاروں کے ساتھ کھانسی آنے لگتی ہے۔ وہ بلغم نکال نہیں سکتا۔ کیونکہ بلغم نہایت سخت ہوتی ہے، پیپ کی طرح کی، زرد اور گاڑھی بلغم جسمانی طاقت از حد گھٹ جاتی ہے۔ بدن انتہائی ڈھیلا ڈھالا۔ تھکے ماندے اور بوڑھے، کھانسی کے مارے ہوئے یا دیرینہ محنت سے تھکے ہوئے۔ تھکان، پژمردگی، چھاتی کا نزلہ اور اس کے ساتھ بڑی مقدار میں کف کا نکلنا۔

بعض اوقات سخت کھانسی آتی ہے جو سارے جسم کو ہلا دیتی ہے مگر آخر بہت دیر کھانسنے کے بعد کف ڈھیلی ہو جاتی ہے اور وہ بڑی مقدار میں کف تھوکتا ہے۔ سارے جسم کو ہلا دینے والی، خشک کھانسی مگر اس کے باوجود چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور کھانسنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ مگر مجبوراً اسے کھانسنا ہی پڑتا ہے اور اسی سے وہ پژمردگی آ جاتی ہے۔ پسینہ آتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ وہ کھانسنے سے دم گھٹ کر مر جائے گا۔ آخر تھوڑی سی کف تھوکنے میں اسے کامیابی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ گاڑھی پیپ سی بلغم منہ بھر بھر کر تھوکتا ہے۔ شدید دوروں میں تشنجی کھانسی کے بار بار دورے جو کئی کئی منٹ تک جاری رہیں اور بعض اوقات گھنٹہ گھنٹہ بھر تک جاری رہے۔ سرد پسینہ، چہرہ سرد اور مرجھایا ہوا۔ جوں جوں کھانسی کے دورے آتے ہیں چہرے کی یہ علامت بھی اسی تناسب سے بڑھتی ہے۔ چہرہ مریل نظر آنے لگتا

ہے۔ اسے کھانسی کے دوروں سے اس قدر تکلیف ہوتی ہے یہ حالت تپ دق کے ان مریضوں میں نمودار ہوتی ہے جبکہ مرض کافی بڑھ چکا ہو اور وہ اب لا علاج ہو چلا ہو۔ ان حالتوں میں کاربوویج تکلیف کم کرنے میں بے مثال کام کرتا ہے۔ بظاہر یہ چھاتی کے پٹھوں کو اس قدر طاقت دیتا ہے کہ مریض کو کھانسنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ یہ کھانسی کو کم کر دیتا ہے۔ گھٹن، تنگی سانس، دم کشی اور ڈکاروں کو گھٹا دیتا ہے۔ اس طرح عارضی طور پر مریض کی حالت سدھر جاتی ہے۔ یہ ان بہت سی لا علاج حالتوں میں شاندار مددگار ہے جبکہ دم کشی، تنگی سانس اور چھاتی کی کمزوری موجود ہو۔ جزوی یا مکمل اندھے پن میں، دق میں اور سرطان کی حالتوں میں کاربوویج شدید و مہلک علامتوں کو نہایت کامیابی سے گھٹا دیتا ہے اور تکلیف کو کم کر دیتا ہے۔

یہ وہ دوائی ہے جس سے کالی کھانسی کا علاج شروع کرنا چاہئے۔ یہ بیماری کو بڑی حد تک نرم اور سادہ بنا دیتی ہے اور اکثر حالتوں میں صرف چند ہی روز میں اسے دور کر دیتی ہے۔ مریض کھانستا رہتا ہے حتیٰ کہ چھاتی دکھنے لگتی ہے جیسے ساری چھاتی کسی نے کوٹ دی ہو۔ رات بھر کھانسی کے دورے اٹھتے رہتے ہیں۔ وہ ٹیلیس کی طرح کھانسی کے دورے میں ہی سو جاتا ہے۔ وہ کھانستے کھانستے جاگتا ہے، دم گھٹتا ہے۔ پسینہ آتا ہے اور سانس گھٹنے لگتا ہے۔ دو تین گھنٹے کھانسی کا کوئی دورہ نہیں آتا۔ اس کے بعد پھر دورہ آتا ہے جو گھنٹہ بھر تک جاری رہتا ہے۔ اس طرح اسے رات بھر میں کھانسی کے 2'3 زبردست دورے ہوتے ہیں۔ چھاتی میں کف جمع ہونے لگتی ہے۔ وہ گڑگڑاہٹ کے ساتھ سانس کی آواز سنتا ہے اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ پھر مصیبت کا وقت آنے والا ہے۔

یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے اور سانس کی یہ بیماری جس کو "بلغمی دمہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے، زندگی بھر قائم رہتی ہے۔ اصلی بلغمی دمہ ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی سانس کی چھوٹی نالیاں سکڑتی ہیں حتیٰ کہ بالکل آرام کی حالت میں بھی زنانے کے ساتھ سانس لیتا ہے۔ وہ کف تھوکتا ہے۔ پہلے بکثرت تھوکتا ہے، پھر سخت کف آنے لگتی ہے اور آخر میں پیپ سی آنے لگتی ہے۔ اس سارے دوران میں سانس کی سخت تنگی رہتی ہے۔ کاربوویج دمہ کی ان حالتوں میں لاجواب کام کرتا ہے جبکہ تنگی سانس اس قدر نمایاں ہو کہ مریض صرف جزوی طور پر سانس لے سکے اور اس کی وجہ سے گدی میں درد ہوتا ہے اور مریض چاہتا ہے کہ اسے ہر وقت پنکھا کیا جائے۔ پرانا درد جو عموماً نمودار ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی موسم گرم مرطوب ہو دمے کا دورہ ہو جاتا ہے۔ کاربوویج کے دمے کا دورہ عموماً رات کو ہی ہوتا ہے۔ وہ سو رہتا ہے اور اسے وہم و گمان میں بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ دمے کا دورہ ہونے والا ہے، وہ صرف اتنا ہی کہتا ہے۔ "میں اس موسم کو پسند نہیں کرتا۔" اب وہ جاگے گا تو دمہ کے دورے کی وجہ سے ہی جاگے گا۔ دم گھٹنے کی وجہ سے جاگتا ہے۔ بستر سے اچھل پڑتا ہے۔ کھڑکی کے پاس پہنچ جاتا ہے اور یا پنکھا کرانا چاہتا ہے۔

نمونیہ کی پرانی حالتوں میں، جبکہ مناسب طور پر علاج نہ ہوا اور اب مرض برانکائیٹس کی شکل میں موجود ہو تو کاربوویج کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان حالتوں میں جبکہ پھیپھڑوں میں کف جا رہ گیا ہو اور صاف نہ ہوا ہو اور پھیپھڑوں و سانس کی نالیوں میں کہیں کہیں کف جا رہ گیا ہو اور چھاتی کمزور ہو تو کاربوویج یقینی طور پر کام کرتا ہے۔ کھانسنے پر چھاتی میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ چھاتی کے پٹھوں

میں اس قدر طاقت نہیں ہے کہ وہ کف تھوک سکے یا آسانی سے سانس لے سکے۔ نمونیہ کا تیسرا درجہ جس میں سڑی ہوئی بدبودار کف نکلے۔ سانس ٹھنڈا ہو، سرد پسینہ آئے اور پنکھا کرانے کی خواہش موجود ہو۔ پھیپھڑوں پر لقوہ گرنے کا اندیشہ۔ یہ دوائی علاج میں حاصل ہوئی علامتوں کے مجموعے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ بعض اوقات دمے کی یہ تکلیف تھوڑی دیر تک جاری رہتی ہے اور بعد میں مرض دق کی شکل اختیار کر جاتا ہے، اگر کاربوویج پہلے دیا جاتا تو وہ اس رجحان کو روک دیتا۔

چھاتی میں جلن و درد ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں میں جلن ہوتی ہے۔ چھاتی کے پہلوؤں میں بھی جلن ہوتی ہے۔ پسلیوں کے پچھلے حصہ میں جلن ہوتی ہے۔ یعنی سانس کی ساری بڑی نالی میں جلن ہوتی ہے۔ کھانسنے پر یہ جلن بڑھتی ہے حتیٰ کہ سانس لینے پر بھی چھاتی میں کچے پن کا احساس ہوا کرتا ہے۔ وہ چھاتی پر بوجھ محسوس کرتا ہے۔ جیسے دباؤ ہو، بھاری وزن رکھا ہو، وہ ان مختلف لفظوں میں اپنی تکلیف بیان کرتا ہے حالانکہ ان کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

دل بھی بہت سی تکلیفوں کا مرکز بن جاتا ہے، جیسے وہ جدوجہد میں مصروف ہو۔ درحقیقت گردش خون ہی ہے جو تکلیف کا باعث ہے یا تکلیف میں ہے۔ رگوں میں خون بھر جاتا ہے۔ سارے جسم کی گردش خون کی یہی حالت ہوتی ہے۔ خون لے جانے والی رگیں بڑی مشکل سے اپنا کام کرتی ہیں۔ ڈھیلے پن اور جدوجہد کی حالت۔ خون میں جوش ہوتا ہے یعنی مصنفوں نے اسے حرکت قرار دیا ہے۔ اور بعض نے اسے سارے جسم میں دل کی پھڑکن قرار دیا ہے۔ سارے جسم میں تپکن ہوا کرتی ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ جو اوپر کو چلے۔ یہ گرمی پسینے کی شکل میں ختم ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان عورتوں کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے جن کا حیض بند ہونے والا ہے، خصوصاً ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کی عمر کافی ہو چکی ہے۔ اب بوڑھے ہو چلے ہیں۔ کاربوویج کی شکایتیں نوجوانوں کی کمزوری کی حالت میں نمودار ہوتی ہیں۔ یا ان لوگوں میں جو ابھی ادھیڑ عمر والے ہیں مگر دیکھنے میں بوڑھے معلوم ہوتے ہیں۔ یا جو درحقیقت بوڑھے ہیں مگر ان کی صحت تباہ ہو چکی ہے۔ یہ ان بوڑھوں کا لاجواب سہارا ہے جن کی رگیں پھول چکی ہیں، یا جن کی رگوں میں خون بھرا ہوا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہیں۔ خون ٹپکتا ہو، دھڑکن، دل کی دھڑکن بے قاعدہ، تیز۔ جیسے کوئی مشین چل رہی ہو اور وہ سارے جسم کو ہلا دے۔

نبض چلتی ہوئی محسوس ہی نہیں ہوتی، بظاہر خون کی کثرت نظر آتی ہے۔ مگر اصلیت یہ نہیں ہوتی۔ سارے جسم کی رگیں اور نسیں کمزور ہو جاتی ہیں، نبض بے قاعدہ، ہر تیسری چوٹ محسوس ہو۔ بار بار چلے، باریک رگوں میں خون سڑنے لگتا ہے۔ مکمل تعطل۔ دل کے مفلوج ہو جانے کا اندیشہ۔ دل میں جلن۔ اس کے ساتھ چھاتی میں خوفناک قسم کی جلن۔ دل میں جلن جیسے بس مریض مر رہا ہے۔ یا جیسے کوئی بڑی بات ہونے والی ہے۔ وہ دل کی زبردست دھڑکن محسوس کرتا ہے اور اس کی وجہ سے تکلیف بھگتتا ہے۔

میں نے اس دوائی کے بیان میں اعضاء، ان کی ٹھنڈک اور ٹھنڈے پسینے کے بارے میں اتنا کچھ کہا ہے کہ عملاً ہاتھ پاؤں کی ساری علامتوں کا ذکر کر چکا ہوں، عام جسمانی بے ترتیبی اور بے قاعدگیوں کے لیے کاربوویج بے مثال دوائی ہے جبکہ ٹانگوں پر گھٹنوں سے اوپر، رگوں پر سخت اور ضدی زخم ہوں۔ ان زخموں میں

کوئی ہلچل یا حرکت نہیں ہوتی۔ان سے پانی سی پتلی رطوبت نکلتی ہے۔یا گاڑھی خون ملی اور خارش پیدا کرنے والی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ضدی زخموں میں جلن رگوں کے اوپر کے زخم،اعضاء کا ورم۔گردش خون کی انتہائی کمزوری کی وجہ سے سڑاؤ کی حالت آجاتی ہے۔بوڑھوں میں،بڑھاپے کی وجہ سے سڑاؤ کی حالت کا آنا۔اعضاء مرجھا جاتے ہیں،پاؤں کا پنجہ اور دیگر اعضاء مرجھا جاتے ہیں اور میلے نظر آنے لگتے ہیں۔ان پر چھالے پڑ جاتے ہیں اور ان سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔پانی کی سی رطوبت گرنے لگتی ہے۔آگ کی طرح جلن ۔بے حسی۔جوڑوں میں سختی۔پنجوں میں اپاز (خراش) پیدا کرنے والا پسینہ آتا ہے اور بے حسی۔جس پہلو یا جن اعضاء پر لیٹے وہ سن ہو جاتے ہیں۔اگر وہ دائیں کروٹ لیٹے تو دائیں کروٹ سن ہو جاتی ہے۔اگر وہ بائیں کروٹ لیٹے تو بایاں بازو سن ہو جاتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ خون کی گردش اتنی کمزور ہوتی ہے کہ جس عضو پر دباؤ پڑتا ہے وہ سن ہو جاتا ہے۔سطح سرد،ہاتھ پاؤں سرد،سست،کمزور،تھکا ماندہ،ذہنی اور جسمانی کام سے جی چراتا ہے۔ذرا سی محنت کرنے سے اتنی کمزوری آجاتی ہے کہ وہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے غشی آجائے گی۔اور وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

خواب کثرت سے آتے ہیں۔دم کشی کی وجہ سے جاگ آتی ہے۔اعضاء خصوصاً گھٹنوں کے سرد ہو جانے سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔سوتے سوتے ٹانگیں کھنچ جاتی ہیں۔سونے کے بعد تازگی حاصل نہیں ہوتی۔خواب عموماً اس طرح کے ہوتے ہیں جیسے کہ اس کے مریض اور جہاں یہ دوائی نہایت سرعت سے اثر کرتی ہے مثلاً رگوں پر دماغ کے نچلے حصہ پر اور ارادی طور پر کام کرنے والے اعضاء پر۔ان میں خوفناک تکلیف ہوتی ہے۔وہ خواب میں آگ،چور،خوفناک اور ڈراؤنی چیزیں دیکھتا ہے۔فکر،بے چینی اور خون کا اجتماع سونے نہیں دیتا۔سر کی طرف خون کی گردش کا زور۔وہ سر میں گرمی محسوس کرتا ہے لیکن اگر جلد کو ہاتھ سے چھوئے تو سرد لگتی ہے۔چھاتی کے اندرونی حصے میں جلن مگر چھاتی کا بیرونی حصہ چھونے سے سرد محسوس ہوتا ہے۔پیٹ کا بھی یہی حال ہے۔اندر جلن و گرمی کا احساس اور بیرونی طور پر ٹھنڈک کاربوویج کی عام علامت ہے۔

بخار بھی شدید ہوتا ہے۔اس میں بڑی تندی یا سخت سردی ہوتی ہے۔سردی کے وقت مریض کا جسم سرد ہوتا ہے مگر اس میں ایک عجیب خوبی ہے۔وہ سردی کے وقت بھی سرد پانی چاہتا ہے اور بخار آجاتا ہے تو پیاس بھی مٹ جاتی ہے۔یہ عجیب بات ہے،غیر معمولی بات ہے،عام بات تو یہ ہے کہ جب بخار میں گرمی کا زور ہوتا ہے تو پیاس لگتی ہے اور جب سردی ہو تو پیاس نہیں ہوتی۔یہ بھی عام بات ہے کہ پسینہ آنے پر پیاس مٹ جاتی ہے۔مگر اس کے مریض کو سرد ہونے پر بھی،سرد پسینہ آنے پر بھی سردی کے دوران میں اکثر سرد پسینہ آتا ہے اور انوکھی بات یہ ہے کہ وہ ٹھنڈا پانی کثرت سے پیتا ہے۔یہ عجیب بات ہے۔غیر معمولی بات ہے۔شاذ و نادر ہی ہوتی ہے لہٰذا یہ کاربوویج کے بخار میں زبردست علامت ہے۔

اس دوائی کی سردی کے وقت،عام طور پر،جسم کا ایک حصہ قدرتی حالت میں رہتا ہے یعنی قدرتی طور پر گرم جبکہ دوسرا حصہ سرد ہوتا ہے۔جسم کے ایک حصہ میں سردی۔سردی لگتی ہے اور جسم برف کی طرح سرد ہو جاتا ہے۔بخاری پیاس کے ساتھ سردی۔پسینہ آسانی سے آجاتا ہے۔خصوصاً سر پر اور چہرے پر رات کو

یا سویرے تھکا دینے والا پسینہ۔ پسینہ بکثرت سڑا ہوا یا ترش۔

کم وجہ حرارت والے بخار مثلاً پیلا بخار، ٹائیفس یا ٹائیفائیڈ۔ جب بخار قدرے کم ہو جاتا ہے تو بڑی دیر تک سردی لگتی ہے۔ مگر رد عمل کا فقدان رہتا ہے۔ وہ غالباً سمجھ نہیں پاتا، مگر اس کا جسم سرد ہوتا ہے۔ گھٹنے سرد ہوتے ہیں، سانس سرد ہوتا ہے، پسینہ سرد، لقوے کی سی کمزوری، مردے جیسا چہرہ، نیلا چہرہ، اعضاء سرد۔ پہلے بخار کا آخری مرحلہ۔ خون گرنے کا رجحان، چہرہ انتہائی زرد، شدید سر درد اور بدن کانپتا ہے۔ نزع، سانس سرد، پسینہ سرد، ناک سرد، ناک اور چہرہ دبا ہوا۔ جسمانی طاقت نہایت کم اور اس سے کاربوویج کی بہت کچھ داستان معلوم ہو جاتی ہے۔ کسی سخت بیماری، سخت صدمے یا سخت تکلیف کے بعد رد عمل کی کمی۔ ایسے کمزور لوگ جنہیں دم کشی ہو، بدن سرد، پسینہ بکثرت۔ تھکان، کمزوری، نزع، مردے جیسی حالت۔ ایسی حالت میں کاربوویج لازمی طور پر دینا چاہیے۔

عمل جراحی کے بعد صدمہ کی وجہ سے جب مریض بے ہوش ہو گیا ہو اور جب اس صدمے کی وجہ سے اس کی زندگی خطرے میں ہو تو کاربوویج نہایت کارآمد ثابت ہوتا ہے اس کا دائرہ عمل ورم آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ کیونکہ مریض کے بدن میں ورم لانے کی صلاحیت بھی نہیں ہوتی۔ دل بھی اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ وہ ورم کے لیے رد عمل نہیں پیدا کرتا۔ ورم عموماً رد عمل کے بعد ہی آتا ہے۔ اگر رد عمل نہ ہو تو کاربوویج ان دوائیوں میں سے ایک نہایت اہم دوائی ہے جو رد عمل لاتی ہیں۔

کاربونیم سلفیوریٹم (CARBONEUM SULPHURATUM)

کاربن بائی سلفائیڈ کی شکایتیں اور تکلیفیں صبح کو، دوپہر سے پہلے، شام کو رات کو اور آدھی رات سے پہلے بڑھتی ہیں۔ اس کا اثر جسم میں نہایت گہرائی تک ہوتا ہے۔ یہ بار بار نمودار ہوتی ہے اور مدت تک اسے نظر انداز کیا جاتا رہا۔ کھلی ہوا کے لیے زبردست خواہش، کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے۔ مریض کی عام حالت کھلی ہوا میں سدھر جاتی ہے۔ مگر ٹھنڈی ہوا لگنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ دوائی ان مریضوں کے لیے نہایت مفید ہے جو مدت تک شراب پینے کے بعد ناکارہ بن گئے ہیں۔ سیڑھیاں چڑھنے میں کمزوری کا احساس اور دم گھٹنے، نہانے سے بہت سی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ بہت سی تکلیفیں ناشتہ کرنے کے بعد بڑھتی ہیں۔ گریفائٹس کی طرح یہ سرطان کے بڑھنے کو روکتی ہے اور اس نے جلدی کے دق میں آرام کیا ہے۔ مریض ہر موسمی تبدیلی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ خصوصاً گرم مرطوب موسم سے۔ یہ دوائی یرقان کی سی حالتیں پیدا کرتی ہے۔ یہ پرانے گٹھیاوات خصوصاً جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ کپڑے پہننا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ اس کا مریض گرمی اور سردی دونوں ہی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ عموماً ٹھنڈک سے تکلیف بڑھتی ہے یا ٹھنڈک سے بہت سی تکلیفیں آجاتی ہیں۔ سردی لگنے سے، سرد ہوا سے، ٹھنڈک لگنے کے بعد، تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے، ٹھنڈک آسانی سے لگ جاتی ہے۔ جب بدن گرمایا ہوا ہو تو ٹھنڈی ہوا کا جھونکا لگنے سے ٹھنڈک لگ جاتی ہے۔ کاربوویج کی طرح یہ بھی نزع کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء میں خون کی گردش رک جاتی ہے۔ اس میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی بھی عضو میں تھکن۔ یہ

مرگی کے تشنج میں مفید ہے۔ جسمانی اور ذہنی تھکتا پن، بونا پن، خون کی نالیوں کا تناؤ اور رگوں میں الجھن
پڑے۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن جس میں پانی ہو۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیف میں کمی بھی ہوتی ہے اور اضافہ
بھی ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کا بتدریج سکڑنا حتیٰ کہ سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ لمف غدود بڑھ جاتے ہیں۔ یا
دداشت کم ہو جانے کے بعد غشی کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ پیروں کے سرد ہونے سے، مرغن چیزیں
کھانے سے۔ دودھ پینے سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرم خوراک سے یا گرم پانی وغیرہ سے آرام ملتا ہے۔
اندرونی طور پر جیسے سارا جسم بھرا ہوا ہے۔ خون کی رگوں میں تناؤ، جوڑوں کا درد، خون کا تھوڑی
مقدار میں خارج ہونا، حرارت غریزی کی کمی، اندرونی اور بیرونی طور پر بھاری پن، غدود کی سختی، سستی نمایاں
طور پر اور ہر وقت لیٹے رہنے کی خواہش۔

بہت سی تکلیفیں تھکنے سے اور زور زور سے قدم رکھ کر چلنے سے بڑھتی ہیں۔ جلد اور بلغمی جھلیوں کی بے
حسی۔

پٹھوں پر دباؤ پڑنے کے بعد کمزوری۔ سانس کی اور سر کی علامتوں کے سوا لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔
جب لیٹا ہو تو سکون ملتا ہے۔ حیض سے پہلے، دوران میں اور بعد میں تکلیف بڑھتی ہے۔ حرکت سے ساری
تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ لہٰذا وہ حرکت سے بری طرح ڈرتا ہے۔ بلغمی اخراج مقدار زیادہ گاڑھا اور لیس دار، ایک
عضو یا جن اعضاء کے سہارے لیٹے وہ بے حس ہو جاتے ہیں۔ بدن کے خون میں حرارت، تھوڑی دیر
کے لیے اور جلدی جلدی دورے ہوں مگر باقاعدہ وقفے کے ساتھ۔ سارے جسم میں گزن کے ساتھ، دباؤ
کے ساتھ عام طور پر درد ہوتے ہیں۔ سارے جسم میں چبھن کے ساتھ درد اور چبھن کے ساتھ درد والی خارش۔
دردوں کے دورے۔ جسم میں درد جیسے وہ جگہ کچل دی گئی ہو۔ دکھتی ہے۔ اندرونی اور بیرونی اعضاء میں جلن
کے ساتھ درد۔ جو نیچے کے رخ چلیں۔ جگہ بدلنے والے درد۔ جگہ بدلنے والے، جھٹکے کے ساتھ اور چبھن
کے ساتھ درد۔ ادھرنگ، کچھ حصوں کا لقوہ، لقوہ وادھرنگ جس میں درد نہ ہو۔ دباؤ بہت سی تکلیفوں میں مدد دیتا
ہے۔ سارے بدن میں چٹکن ہوتی ہے۔ نبض اینٹھ کر اور تیزی سے چلتی ہے۔ نبض سست حتیٰ کہ فی منٹ 52
گھٹیاوات کی حالتیں، ان میں خواہ درد ہو یا نہ ہو۔ گھٹیاوات کی پرانی حالتیں۔ درد قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔ درد
کے بعد اور اکھڑا رہنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ بدن اور اعضاء میں اکڑن، گرمی کے موسم کی حرارت کی وجہ
سے تکلیف بڑھتی ہے۔ استسقاء، بدن کے غدود کا ورم، لرزہ۔ سارا بدن کانپے، پھیپھڑوں اور انتڑیوں میں
دق کا رجحان، پٹھوں میں پھڑکن، کھنچاؤ۔ شراب پینے کی ساری علامتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بہت سی نئی
تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا میں چلنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔
گرمی کے موسم کی گرمی اور سردی کے موسم کی ٹھنڈک سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کے باوجود بھی ٹھنڈک
برداشت نہیں ہوتی۔ صبح کے وقت انتہائی کمزوری خصوصاً پرانے شرابیوں میں۔ موسم گرما میں، دوران حیض
اور پاخانہ آنے کے بعد کمزوری بڑھتی ہے۔ صبح کے وقت تکلیف دہ تھکان۔

دماغی طور پر غیر حاضر۔ غصیلی، چڑچڑا، ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں توڑ دے۔ جب اسے بلاؤ تو
غصہ میں آ جائے۔ صبح کو فکر مند، شام کو بستر میں فکر مند، رات کو فکر مندی، آدھی رات سے پہلے فکر، فکرو

وقت، مستقبل کا فکر، حیض آنے سے پہلے فکر، بکواس کے دوران میں چیزوں کو دانتوں سے کاٹے۔ کبھی کبھی گھمگی میں آتا ہے۔ صبح کو اور ہوا بکثرت خارج ہو جانے کے بعد بشاش ہو اٹھتا ہے۔ احباب میں مل بیٹھنے سے پرہیز۔ پڑھتے وقت ذہنی یکسوئیت نہیں آتی، صبح کو جاگنے پر کند ذہنی، جو دماغی محنت سے، سر میں درد ہونے سے بڑھتی ہے۔ جیسے نشے میں مخمور ہو۔ ذرا ذرا سی باتوں کے بارے میں محتاط رات کو جنونیوں کی طرح بکواس کرے۔ کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ بے تکی باتیں کرتا ہے۔ غیب بینی۔ رات کو جوش آتا ہے۔ وہم، ناامیدی، غیر اطمینانی، پست ہمتی، گھبراہٹ، بے چینی، کند ذہنی، بے اوسان، سوچ بچار کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ نہایت جوشیلا، سست، جیسے نشے میں چور ہو، صبح کے وقت رات کو خوف، موت کا خوف، پاگل پن کا خوف، بدقسمتی کا خوف، لوگوں سے اور اندھیرے میں چلنے سے ڈرتا ہے۔ بھول جاتا ہے، بھلکڑ۔ چیز ہاتھ میں اٹھائی ہوئی ہوتی ہے اور بھول جاتا ہے کہ کیا کرتا ہے۔ ڈرپوک، مبالغہ آمیز خوشی کا اظہار۔ خوش باش، جلد باز، شتاب کار، ہسٹیریا کے مریض جیسا رویہ۔ جھلمل مزاجی، بے پروا، ذہنی پستی و سستی کا ہل۔ صبح کو تکلیف بڑھتی ہے۔ ناسمجھی اور پاگل پن۔ شروع میں خیالات کی بھرمار، بعد میں کند ذہنی اور بے چینی۔ صبح کے وقت چڑچڑاپن، حافظہ کمزور۔ بولنے کے لیے صحیح لفظ تلاش نہیں کر سکتا۔ لکھتے وقت غلط لفظوں کا استعمال کرتا ہے۔ سیمابی طبیعت، اداس، تنگ مزاج، غصیلی، ذہنی تھکان، مذہبی خیالات کا غلبہ، رات کو از حد بے چینی۔ آدھی رات سے پہلے تکلیف بڑھتی ہے۔ شام کو اداس، سردی کے دوران میں، بخار کے وقت اور پسینہ آنے پر بھی اداسی بڑھتی ہے۔ گاتا ہے، سیٹیاں بجاتا ہے۔ خاموشی سے بیٹھنے کا رجحان۔ چاہتا ہے کوئی اس سے بات نہ کرے۔ پاگلوں جیسی حرکتیں۔ کھڑکی کی راہ کود پڑے، خالی نگاہوں کے ساتھ اپنے ہی ہاتھوں کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ سوتے سوتے چونک اٹھتا ہے۔ شکی مزاج شروع میں باتونی، بکواسی مگر بعد میں بولنے سے نفرت۔ سوتے سوتے بولتا ہے۔ تکلیف دہ خیالوں کا تانتا، شرمیلا پن، بے ہوش، تشدد آمیز حرکتیں، خوب روئے، کبھی روئے، کبھی ہنسے، سوتے سوتے ہنسے، سوتے سوتے روئے صبح سو کر اٹھنے پر، بعد دوپہر اور شام کو سر چکرائے، کھلی ہوا میں سر چکرانا گھٹ جاتا ہے، جیسے نشے میں مخمور ہو، دوران حیض، جب بیٹھا ہو، جھکنے پر، آگے کی طرف گرنے کا رجحان، چلنے پر، جب کھلی ہوا میں گھوم پھر رہا ہو۔ سر چکراتا ہے۔

پیشانی ٹھنڈی، کھنچاؤ جیسے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی ہے، گدی پر رسی بندھی ہوئی ہے۔ چاند میں سکڑی، سر میں خالی پن کا احساس۔ پھنسیاں، سکڑی، کھرنڈ، اگیزیما، خارش، تر خارش، کیلیں، باریک پھنسیاں، دکھن اور درد ہو۔ بھری ہوئی پھنسیاں، چاند کا سر خبادہ، چلنے پر سر آگے کی طرف گرے، سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ پیشانی بھی جیسے بھری ہوئی ہے۔ بال گریں، دوپہر بعد ماتھے میں اور چاند پر گرمی لگے۔ سر میں بھاری پن، خصوصاً ناشتہ کرنے کے بعد۔ دماغ میں خون کا بکثرت اجتماع۔ چاند پر شدید خارش۔ سر میں ہر حرکت کا احساس ہوتا ہے۔ چاند کی بڑی بڑی گانٹھوں کو ہاتھ سے نہ چھو سکے۔ کھوپڑی کی بے حسی۔ صبح کو جب ابھی بستر میں ہو تو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ جاگنے پر صبح 9 بجے، بعد دوپہر، شام کو رات کے 10 بجے سر درد ہوتا ہے، جو کھلی ہوا میں گھٹتا ہے، مگر سیڑھیاں چڑھنے سے، سر کے بال باندھنے سے، ناشتے کے بعد کھانا کھانے کے بعد، گرم ہونے کے بعد، جھٹکا لگنے سے، زور زور سے قدم رکھ کر چلنے سے، دماغی محنت

کرنے سے، حرکت کرنے سے، سر کو ہلانے سے، سونے کے بعد، پاخانے جانے کے بعد اور گرم کرے میں بڑھتا ہے۔ سردی لگنے سے، سردی کے دوران میں اور بخار کے دوران میں سر درد، گنٹھیا وات کی قسم کے سر درد، نزلے زکام کے سر درد۔ سر درد اور گدی میں درد۔ سر کی حرکت سے، سوچنے بچار کرنے یا پڑھنے سے سر میں چپکن کے ساتھ درد۔ شدید سر درد تا وقتیکہ ذہن ماؤف نہ ہو جائے۔ صبح جاگتے ہی ماتھے میں درد شروع ہو جاتا ہے اور دن بھر جاری رہتا ہے۔ دوپہر سے پہلے اس کا زور ہوتا ہے۔ شام کو اور رات کو گدی میں درد۔ سر کے پہلوؤں میں درد۔ آدھے سر کا درد خصوصاً بائیں طرف کا، دوپہر بعد کنپٹیوں میں درد جو سر کو ہلانے سے اور جھکنے سے بڑھتا ہے۔ صبح 6 بجے جاگنے پر کنپٹیوں میں چپکن کے ساتھ درد۔ چاند پر درد۔ ماتھے میں اور کنپٹیوں میں چھید ہونے کی طرح کا درد۔ چاند پر جلن کے ساتھ درد۔ کنپٹیوں میں کٹن جو کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے۔ رات کے 10 بجے گدی میں، کنپٹیوں میں اور پیشانی میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ شام کے وقت سر میں میٹھا میٹھا درد۔ پیشانی میں جھٹکے کے ساتھ درد۔ دوپہر سے پہلے سر میں دباؤ کے ساتھ درد۔ ماتھے میں دباؤ کے ساتھ درد اور نیند کا غلبہ جو پڑھنے سے اور جھکنے سے بڑھے۔ اس درد کا آنکھوں پر زور ہوتا ہے اور آنکھوں سے کنپٹیوں تک پھیل جاتا ہے۔ گدی میں دباؤ کے ساتھ درد۔ کنپٹیوں میں دباؤ کے ساتھ درد جو چاند تک پھیل جائے اور چاند میں دن بھر درد رہے۔ سر میں دکھن کے ساتھ، جیسے کچل دیا گیا ہو، درد۔ کنپٹیوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ جس کا بائیں حصہ پر زور ہو اور گدی تک پھیل جائے۔ پھاڑنے کی طرح کا درد جو کھلی ہوا میں اور آرام کے وقت گھٹے۔ ماتھے میں، گدی میں، سر کے پہلوؤں میں اور کنپٹیوں میں درد جس کا بائیں حصہ پر زور ہو۔ ماتھے پر سرد پسینہ، کھوپڑی انتہائی ذکی الحس، حتیٰ کہ کنگھی نہ کر سکے۔ گدی میں اور کنپٹیوں میں درد۔ سر میں بجلی کے سے جھٹکے۔

رات کو آنکھیں چپک جاتی ہیں۔ خراش پیدا کرنے والی، خون ملی پیپ سی اور زرد رطوبت نکلتی ہے۔ آنکھیں سست، آنکھوں کے اردگرد پپوٹوں پر پھنسیاں، اوپر کے پپوٹے پر باریک پھنسیاں جن میں خارش اور جلن ہو۔ چھپر گر پڑتے ہیں۔ کگرے، آنکھوں میں گرمی لگے۔ پپوٹوں کا بھاری پن اور آنکھ کو ہلانے سے ان میں دکھن ہو۔ آنکھ اور پپوٹوں کا بھاری پن اور آنکھ کو ہلانے سے ان میں دکھن ہو۔ آنکھ اور پپوٹوں پر نزلے کی سوزش۔ سفید پردہ گہرے رنگ کی رگوں سے بھر جاتا ہے۔ انگوری پردے کی بے حسی۔ آنکھ اور پپوٹوں کی خارش۔ کھلی ہوا میں اور پڑھنے پر آنسو بکثرت آئیں۔ ہلانے سے آنکھ میں درد ہو۔ جلن کے ساتھ درد اور سر درد جو صبح کو، پڑھنے سے اور شام کو ہو۔ پڑھنے سے پپوٹوں کے سروں پر خارش ہو۔ کوؤں میں درد۔ کٹن دردباؤ کے ساتھ درد جیسے وہاں ریت ہو۔ دکھن خارش اور کترن پیچھے کے رخ کھنچاؤ، شام کو دباؤ کے ساتھ درد اور آنکھوں میں سخت گرمی۔ پڑھتے وقت اور پاخانہ جانے کے بعد خارش، پتلیاں سکڑی ہوئی اور پھیلی ہوئیں۔ چندھیا پن، پپوٹوں کا کانپنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ پپوٹوں کی اور ان کے سروں کی سرخی، بار بار انجن باری نکلے۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ پپوٹے متورم، پپوٹے موٹے، پپوٹے پھڑکیں، کھنچیں۔ انگوری پردے کے زخم۔ پپوٹوں کے زخم۔ آنکھیں کمزور۔ بینائی دھندلی ہر چیز بہت دور دکھائی دے۔ ایک کے دو دکھائی دیں۔ آنکھ کے آگے بھنگے اڑیں۔ اندھا پن، بینائی مٹ جائے۔ دور کی چیز

صاف دکھائی نہ دے۔

کان سے رطوبت بہے۔ خون ملی بدبودار، سڑی ہوئی پیپ سی رطوبت نکلے۔ کان سرخ، کان کے پیچھے پھنسیاں، کان میں جیسے پھٹ پھٹ ہو رہی ہو۔ کان گرم و سرخ۔ کان کے درمیان حصہ میں اور ڈھول میں ورم۔ کان کی خارش۔ کان میں طرح طرح کی آواز آئے۔ صبح، شام اور رات کو آواز آئے۔ بھنبھناہٹ، کڑکڑاہٹ، چڑچڑ اور پھڑ پھڑاہٹ کی آواز۔ ہتھوڑے پڑنے کی سی چوٹ لگتی ہے۔ لہریں اٹھتی ہیں۔ گھنٹیاں بجتی ہیں۔ گرج ہو، دوڑ کی، دھکے کی آواز۔ بعد دوپہر اور شام کو کان درد۔ نکلنے پر کان درد۔ کان میں دباؤ کے ساتھ سوئی چبھنے کی طرح اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ پاخانہ جانے کے بعد کان میں چبھن، خصوصاً دائیں کان میں۔ کان میں تپکن۔ کان جیسے بند ہو گیا ہے۔ پہلے سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ بعد میں بگڑ جاتی ہے اور آخر میں پوری طرح بہرہ پن آ جاتا ہے۔ اس نے کان کی کھانسی میں آرام پہنچایا ہے۔

یہ ناک کے پرانے نزلے زکام کی دوائی ہے۔ ناک سرد۔ کھلی ہوا میں زکام بہتا ہے۔ ٹھنڈ لگتی ہے۔ ناک متواتر بہتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کھانسی، بہتا زکام۔ شام کے وقت خشکی۔ ناک سے ہر طرح کی رطوبت گرتی ہے جو لگاتار گرتی رہتی ہے۔ صاف و شفاف رطوبت۔ رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ ناک میں کھرنڈ جمتے ہیں، چھچھڑے جمتے ہیں۔ ایاز (خراش) پیدا کرنے والی رطوبت نکلتی ہے۔ سبزی مائل رطوبت، سخت کھرنڈ، بدبودار رطوبت، پیپ سی، گاڑھی لیس دار پانی سے پتلی، یا گاڑھی زرد پیپ نکلتی ہے۔ ناک کی نوک سرخ و جلن دار۔ ناک میں خشکی صبح و شام نکسیر چلتی ہے جس میں گہرے رنگ کا خون نکلے۔ ناک صاف کرنے تو نکسیر چل پڑے۔ ناک میں خارش۔ ناک رک جاتی ہے۔ ناک سے بدبو آئے۔ چھینکیں، پرانا نزلہ۔ ناک میں درد و دکھن ناک کی جڑ میں دکھن۔ اس سے بواسیر میں فائدہ ہوا ہے۔ ابتداء میں سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ مگر بعد میں مٹ جاتی ہے۔ بار بار چھینکیں آئیں۔ ناک متورم۔ ناک کے اندر داوپر زخم۔

چہرہ پھولا ہوا اور خون کی کمی۔ چہرے پر تناؤ کا احساس۔ چہرہ زرد اور ہونٹ کٹے پھٹے۔ چہرہ بدرنگ، نیلا سا میلا، گہرا زرد بیماروں جیسا، ہونٹ خشک اور ان میں جلن۔ ٹھوڑی پر، ہونٹوں پر، منہ کے آس پاس اور ناک پر پھنسیاں نکلیں۔ چہرے اور ماتھے پر لال پھنسیاں۔ شرابیوں کے چہرے کی پھنسیاں۔ شرابیوں کے چہرے پر کالے منہ والے مہاسے۔ چہرے اور ناک پر کھرنڈ دار پھنسیاں۔ چہرے پر پھنسیاں، دانے۔ گالوں پر اور ناک پر پھنسیاں۔ کھرنڈ دار، نوک والی پھنسیاں۔ بائیں گال پر درد۔ چہرے پر چھالے۔ پیپ دار سرخبادہ۔ چہرے پر فکر کے آثار، گھبرایا ہوا، بیماروں جیسا، تکلیف والی خالی یعنی اس پر کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ شام کو چہرے پر گرمی لگے۔ بخار میں سردی کے وقت گرمی لگے۔ تمتماہٹ، چہرے کی خارش، سرد ہوا میں چہرے میں درد۔ لیٹنے پر بھی چہرے میں درد ہوتا ہے۔ چہرے اور ہونٹوں میں جلن۔ چہرے کے کھنچاؤ کے ساتھ، دکھن کے ساتھ جیسے کچلا گیا ہو۔ چبھن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چہرے پر سرد پسینہ۔ جبڑے اکڑ جاتے ہیں۔ مرجھایا ہوا۔ چہرے پر ورم۔ پانی کے ساتھ سوجن، غدود متورم، کن پیڑ متورم، نچلے جبڑے کے غدود متورم، نچلے جبڑے کے پٹھوں میں تناؤ، ہونٹوں پر زخم۔

منہ اور زبان کی بے حسی۔ منہ اور زبان کے چھالے۔ منہ اور مسوڑھوں سے خون نکلے۔ زبان سرد، زبان کٹی پھٹی ہوئی۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ، زبان پر سفید میل کی تہہ۔ صبح کو زبان اور منہ میں خشکی۔ اس کے ساتھ نہ ختم ہونے والی پیاس۔ منہ سے بدبو آئے۔ سڑی ہوئی بو۔ منہ اور زبان میں جلن۔ خون ملی رال، رال بکثرت گرے۔ لکنت، مسوڑھے متورم، ذائقہ برا۔ صبح کو تلخ ذائقہ، گندا، کڑوا، متلی سی آئے۔ چکنا، نمکین، ترش اور میٹھا میٹھا ذائقہ، لیٹ جانے کے بعد نرم تالو میں سرسراہٹ۔ منہ میں زخم، دانت نکلے ہوئے اور ہلتے ہوئے۔ شام کو اور رات کو ٹھنڈی ہوا میں، ٹھنڈے پانی سے کھانا کھاتے وقت اور بعد میں، چبانے پر، چھونے سے، گرم خوراک یا گرم پانی سے۔ بیرونی حرارت سے، ٹھنڈی یا گرم چیزوں سے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ کھنچاؤ کے ساتھ، جھٹکے کے ساتھ، چبھن کے ساتھ، ٹیکن کے ساتھ، سوئی چبھنے کی طرح، کترن کی طرح درد ہوتا ہے۔ صبح 9 بجے چبھن و جھٹکے کی طرح درد۔ شام کو اور رات کو ٹیکن۔ دوپہر بعد اور سرد ہوا میں کترن۔ پھاڑنے کی طرح کے درد۔

سرد موسم میں گلے کا نزلہ جس میں خشکی ہو، سرخ ہو اور بھرے ہوئے کا احساس۔ بار بار کھانسنے کی خواہش۔ گلے کی سوزش اور سڑاؤں کار، کھان، گلے میں جیسے کوئی گولہ اٹکا ہوا ہے۔ صبح سویرے گلے میں بلغم آتی ہے جو سڑی ہوئی، بدبودار اور نمکین ذائقہ۔ کھانسنے پر، نگلنے پر، خالی نگلنے پر گلے میں درد، گلے کی جلن معدے تک پہنچ جاتی ہے۔ خوراک کی نالی میں جلن، کچا پن اور دکھن، نگلنے پر چبھن۔ خوراک کی نالی کا تشنج۔ بار بار نگلنے کی خواہش، بمشکل نگل سکے۔ گلے اور ناسل کی سوجن، گلے کے زخم۔ گلے کے بیرونی حصہ کے غدود کی سختی۔ گردن کے غدود متورم۔ سانس کی نالی کے بالائی حصہ کے بڑے غدود کا ورم۔

بھوک گھٹ جاتی ہے۔ یا آسانی سے سیر ہو جاتی ہے۔ بے انتہا بھوک مگر کھانے کی خواہش یا رغبت نہیں ہوتی۔ بے رغبتی، مرغن اشیاء سے پرہیز۔ مچھلی، خوراک، گوشت یا دودھ سے نفرت۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس۔ گھٹن، کھنچاؤ کا احساس۔ بیئر کی خواہش، ٹھنڈی چیزیں پینے سے، ترش چیزیں کھانے پینے سے اور کھانا کھانے کے بعد معدے میں اپھارہ، خالی پن کا احساس۔ خالی ڈکاریں۔ کھانا کھانے کے بعد خالی ڈکاریں۔ ناکام ڈکاریں۔ دودھ پینے کے بعد، چلتے وقت بھی ناکام ڈکاریں۔ تلخ، خالی، کھائے پیئے کی۔ گندی، زور زور سے، متلی والی، سڑی ہوئی۔ ترش اور رال والی ڈکاریں۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں بھرے ہوئے کا سا احساس، معدے میں کترن جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہو، کھانا کھانے کے بعد کلیجے میں جلن۔ معدے میں گرمی کی تمتماہٹ۔ بھاری پن۔ ہچکیاں، خوراک سے بیزاری صبح کو، بعد دوپہر رات کو، کھانا کھانے کے بعد متلی۔ متلی اور غشی۔ صبح کو پیٹ درد۔ رات کو ناشتہ کرنے کے بعد۔ ٹھنڈی چیزیں پینے کے بعد، کھانا کھانے کے بعد اور دوران حیض پیٹ میں درد۔ پاخانے کے بعد جلن، اینٹھن، مروڑ اور چبھن۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں ہوا کے ساتھ درد، معدے میں دکھن۔ معدے میں چھری لگنے کا سا درد جو کمر تک پہنچے۔ چبھن کے ساتھ درد، ٹیکن، کھانسی کے ساتھ متلی، ڈکاریں۔ "معدہ جیسے کس کر باندھ دیا گیا ہے۔ صبح کو پیاس، جلن کے ساتھ پیاس، سردی کے دوران میں پیاس، انتہائی پیاس، گرمی لگنے کے دوران میں پیاس۔ بڑی مقدار میں پانی پیتا ہے۔ صبح کو، کھانسنے پر، کھانا کھانے کے بعد، سر درد کے ساتھ

دوران حیض میں قے۔ صفرا کی قے، قے میں کڑوا پانی نکلے۔ خون یا کھایا پیا، یا سبز رطوبت ترش مواد یا پانی سا نکلے۔

پیٹ میں محسوس جیسے دست آنے والے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد ابھار۔ پیٹ پھولا ہوا، پیٹ میں رطوبت آ جاتی ہے۔ جلوور پیٹ میں ہوا ابھر جاتی ہے۔ ہوا رک جاتی ہے۔ نچلی انتڑیوں میں ہوا رک جاتی ہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد اپھارہ، بھاری پن اور گڑگڑاہٹ، پیٹ اور جگر میں سخت، جگر کی تکلیفیں اور پیروں پر سوجن۔ صبح کو دو پہر بعد، شام کو، رات کو درد جیسے ابھی دست آنے لگیں گے۔ کھانا کھانے کے بعد، گہرا سانس لینے پر، حیض سے پہلے اور دوران میں، حرکت کرنے پر، دباؤ پر، چھوٹی انتڑیوں میں، بیٹھنے کے بعد کوکھ میں۔ پیٹ کی خلا میں، پیٹ کے نچلے اور پیڑو کے اوپر کے حصے میں، جگر میں، جگر کے بائیں حصہ میں اور ناف میں درد، پیٹ میں، پیٹ کی خلا میں، جگر میں جلن کے ساتھ درد۔ پیٹ میں مروڑ، خصوصاً صبح کو اور صبح 10 بجے۔ بعد دوپہر، رات کو، پاخانہ جانے سے پہلے، پاخانہ جانے کے بعد۔ ناف میں اور پیٹ کی خلا میں کٹ، پیٹ اور ناف میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ پیٹ میں گھسیٹنے کی طرح کے درد۔ پیٹ میں اور بائیں کوکھ میں جھٹکے کے ساتھ درد۔ پیٹ میں، پیٹ کی خلاف میں اور جگر میں دباؤ کے ساتھ درد، پیٹ میں اور جگر میں دکھن، جیسے یہ جگہیں کچل دی گئی ہوں اور پیٹ میں چبھن کے ساتھ درد۔ کوکھ میں، پیٹ کی خلاء میں۔ پیٹ کے نچلے حصہ میں، پیٹ کے پہلوؤں میں اور جگر میں چبھن کے ساتھ درد۔ پیٹ اور ناف میں کترن کے ساتھ درد جو مثانے تک جائے، ناف کا اوپر کو کھنچاؤ (بلغم) پیٹ میں، پاخانہ جانے سے پہلے گڑگڑاہٹ، کھنچاؤ، پاخانے کے بعد لرزہ اور کمزوری کا احساس۔ ڈکاروں کے ساتھ قبض، پاخانہ مشکل سے اترے۔ ادھوری حاجت، ناکافی فراغت۔ صبح کو تڑکے 5 بجے، ناشتہ کرنے کے بعد، رات کو، دوپہر کو، کھانا کھانے کے بعد، رات کو کھانا کھانے کے بعد دست آئے۔ بغیر درد، بھاری گڑگڑاہٹ کے ساتھ دست آئیں۔ پرانے دست، ناف کے نیچے درد ہو کر، پتلے، زرد، جھاگ دار دست آتے ہیں۔ پاخانہ بدبودار ترش، لیس دار، چکنے دست، پانی سا پتلا دست، کاربن بائی سلفائیڈ کا کام کرنے والے بعض دوروں کو قبض کی اور بعض کو دستوں کی شکایت ہوئی۔ پیچش، جس میں خون اور آنوں ملے دست آئیں۔ مقعد کے آس پاس کی پھنسیاں۔ مقعد اور چڈوں کے درمیان کی جلد پر خارش، بھگندر۔ ہوا بکثرت خارج ہو۔ بدبودار ہوا خارج ہو۔ خصوصاً چلتے وقت اس سے آرام ملے۔ مقعد میں سرسراہٹ۔ گہرے سرخ رنگ کا خون نکلے۔ بواسیر، رنگت نیلی، پرانی بواسیر، بیرونی بواسیر بڑے بڑے مسے، انتہائی دکھن، دوران حیض تکلیف بڑھے۔ مقعد کی سستی۔ پیشاب کرتے وقت پاخانہ اپنے آپ نکل جائے۔ مقعد تر رہے۔ خارش اور جلن ہو۔ صبح کو مقعد میں خارش ہو۔ پاخانہ جانے کے بعد میں جلن ہو۔ پیشاب کرتے وقت مقعد میں اور مثانے کی گردن میں مروڑ کے ساتھ سوئی گڑنے کا سا درد، پیشاب کرتے وقت مقعد میں اور مثانے کی گردن سے لے کر پیشاب کی نالی تک چبھن۔ مقعد میں کترن کے ساتھ درد۔ پاخانے کے دوران میں اینٹھن، مروڑ، کانچ ہر وقت نکلی رہے۔ صبح کو پاخانے کی حاجت، ناشتہ کرنے کے بعد، صبح 8 بجے 10 بجے پاخانے کی حاجت ہو، چنونے، باریک چنونے باریک سوتی دھاگے کی طرح کے چنونے۔ کینچوے۔ کئی فٹ لمبے

کھنچے، پیٹ و انتڑیاں کے کرم خراش پیدا کرتا ہو فضلہ، جس کی رنگت سیاہ ہو۔ خون ملا ہوا، رنگت بھوری سخت سدے گانٹھ دار پاخانہ، ان بچ کے دست، ہلکا رنگ، سدے جیسے بھیڑ کی مینگنیاں ہوں۔

مثانے کا نزلہ جس میں پیشاب میں کف کی سی تلچھٹ نکلے۔ مثانے میں درد تکلیف۔ مثانے کی گردن میں مروڑ۔ دباؤ کے ساتھ درد۔ مقعد اور مثانے کی گردن سے لے کر پیشاب کی نالی تک۔ پیشاب کرتے وقت چبھن، مثانے کا لقوہ، پیشاب رک جاتا ہے۔ مثانے کی اینٹھن۔ پیشاب کرنے کی حاجت جو رات کو زیادہ ہو، ہروقت قائم رہے۔ ناکافی حاجت اور تکلیف کے ساتھ۔ پیشاب بوند بوند کرکے آتا ہے، کم اترتا ہے، دھار کمزور۔ بار بار آئے خصوصاً رات کو۔ رات کو خود بخود نکل جائے، سوتے سوتے پیشاب نکل جائے۔ پیشاب رک جائے، دب جائے۔ پیشاب کی نالی سے پرانے سوزاک جیسی رطوبت خارج ہو۔ پیشاب کی نالی سے خون نکلے۔ پیشاب کی نالی میں خارش اور پیشاب کی بوند کی موجودگی کا احساس۔ پیشاب کرتے وقت اور پاخانہ کے وقت پیشاب کی نالی میں جلن۔ پیشاب کے وقت کٹن، پیشاب جلتا ہو، اپاڑ (خراش) کرتا ہوا، خون ملا ہو جلن دار، دھار ہے تو اس میں بادل نظر آئیں، رنگت گہری سرخ بڑی مقدار میں آئے، اعضائے تناسل اور ڈھیلے۔ جماع کے وقت منی بڑی جلدی خارج ہو جاتی ہے۔ احتلام، اعضاء سکڑے ہو۔ نفسانی خواہش ندارد۔ سپاری کا ورم خصیوں کا ورم، خصیوں کے اندر کی چھوٹی تھیلی کا ورم۔ خصیوں کا دق۔

رحم کے خصیے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ بچے دانی کا سرطان، مباشرت سے نفرت، پھنسیاں اور خراش۔ بچے دانی کا ورم۔ رحم کی خارش۔ لیکوریا جس میں خراش کرنے والا مواد، خون ملی رطوبت جلن کرنے والی اور بڑی مقدار میں رطوبت خارج ہو۔ حیض سے پہلے یا بعد کا لیکوریا۔ رطوبت کی رنگت دودھیا، پتلی پانی سی، رنگت سفید۔ حیض قطعاً نہ آئے خراش پیدا کرنے والا خون۔ رنگت سیاہ گہری، پہلی ماہواری دیر میں آئے۔ بے قاعدگی بہت دیر میں یا بہت جلدی آئے بدبودار بغیر درد۔ شروع میں بکثرت آئے اور بعد میں گھٹ جائے۔ تھوڑی دیر جاری رہے، دب جائے۔ بچے دانی سے تھوڑا تھوڑا خون گرتا ہی رہے۔ بچے دانی میں درد و جلن، دکھن، دردزہ، کمر درد کاربن بائی سلفائیڈ کے کارخانے میں کام کرنے والی عورتیں عموماً بانجھ ہو جاتی ہیں۔ رحم میں گانٹھ، رسولی۔

سانس کی نالیوں کا نزلہ، نرخرے کی گھٹن سے کھانسی آئے۔ نرخرے میں گرمی۔ نرخرے میں سوزش۔ نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں خراش۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں دکھن۔ نرخرے کا دق۔ سانس کی نالی میں گڑگڑاہٹ۔ بار بار گلا صاف کرے۔ نرخرہ نہایت ذکی الحس۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں گڑگڑاہٹ۔ بار بار گلا صاف کرے۔ نرخرہ نہایت ذکی الحس۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں سرسراہٹ۔ صبح و شام آواز بیٹھ جائے۔ اس کے ساتھ زکام۔ یہ تکلیف مرطوب موسم میں بڑھتی ہے۔ آواز قطعاً بیٹھ جاتی ہے۔

جلدی جلدی سانس لے۔ اس نے دمہ میں بہترین کام دیا ہے۔ شراب یا کوئلے کے دھوئیں سے سانس کا گھٹ جانا۔ تنگی سانس خصوصاً شام کو رات کو سیڑھیاں، چڑھنے سے۔ بند کمرے میں کھانسنے پر،

کھانا کھانے کے بعد، ہلکی سی محنت کے بعد۔ لیٹنے پر، سانس لینے کے لئے کھڑکیاں کھولنی پڑیں۔ سو جانے پر اور جاگنے پر تنگی سانس۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ سانس لے۔ چھوٹے چھوٹے سانس لے۔ آہیں بھرے۔ رات کو اور گرم کمرے میں سانس گھٹے۔ زنانے سے سانس لے۔ سانس لے تو سیٹی بجے۔

صبح، شام، رات کو، آدھی رات سے پہلے، سرد ہوا میں، دمہ کی وجہ سے، سردی لگ جانے سے، زخرہ گھٹنے سے، زخرے میں سرسراہٹ اور خراش ہونے سے کھانسی آئے۔ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ کھانسی جو آواز کو بگاڑ دے۔ سانس کی چھوٹی بڑی نالیوں میں خراش ہونے سے کھانسی آئے۔ صبح کو کف نکلے۔ شام کو لیٹنے سے کھانسی بڑھے۔ کھانسی کے دورے، زخرے میں کچا پن، زخرے میں کھردرا پن ہو اور کھانسی آئے۔ بار بار تھوڑی دیر کے لئے کھانسی آئے۔ زخرے اور سانس کی نالی میں سرسراہٹ ہو کر کھانسی آئے۔ کالی کھانسی، بلغم دن میں۔ صبح کو، شام کو اور رات کو خارج ہو، خون ملی کف نکلے۔ کف بکثرت نکلے۔ سبزی مائل بدبودار پیپ سی، ذائقہ سڑا ہوا اور نمکین۔ لیس دار، زرد، کان کی تکلیف کی وجہ سے ہوئی کھانسی کے دورے۔

چھاتی میں، دل میں اگر یہ چھاتی کے سرطان میں نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے۔ چھاتی کا نہایت ضدی نزلہ۔ چھاتی میں ٹھنڈک احساس، شام کے وقت چھاتی میں گھٹن پھیپھڑوں کی جھلیوں میں پانی آئے۔ رگ و ریشوں کا ابھارہ، چھاتی پر پھنسیاں، چھالے، چھاتیوں کا سرخبادہ، چھاتی جیسے بھری ہوئی ہے۔ چھاتی میں گرمی اور پھیپھڑوں سے خون آئے۔ چھاتیوں کی سختی، ہوا کی باریک نالیوں کی، دل کی پھیپھڑوں کی۔ پھیپھڑوں کی جھلی کی اور چھاتیوں کی سوزش، ساری چھاتی خصوصاً بغل اور پستان پر خارش۔ چھاتی کی شدید گھٹن دباؤ، کھانسنے سے، حرکت کرنے سے، چھاتی کے پہلوؤں میں، دل میں درد، دکھن جلن۔ چھاتی کے درمیانی حصہ میں اور بائیں حصہ میں جلن۔ چھاتی میں گھٹن کے ساتھ درد، سانس لینے پر، سینہ کے بائیں نچلے حصہ سے لے کر کمر تک درد۔ سینہ میں دباؤ کے ساتھ درد چھاتیوں میں درد۔ سینے کے بائیں حصہ میں درد۔ کھانسنے پر سینے میں دکھن، کچا پن، گہرا سانس لینے پر، سینے کے بائیں حصہ سے لے کر کمر تک چبھن کے ساتھ درد۔ پسلیوں کے پچھلے حصہ میں درد جو اوپر کو چلے۔ دل میں درد سینے کے پہلوؤں میں جلن کے ساتھ اڑتا ہوا درد ہوتا ہے۔ خون کی کمی والوں کی دھڑکن۔ اس کے ساتھ فکر، بجلی سے محنت سے، حرکت سے، دل میں درد ہوتا ہے۔ دھڑکن ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا دکھائی دیتا ہے۔ زبردست دھڑکن۔ بغل میں پسینہ۔ یہ دق میں نہایت مفید دوائی ہے۔ چھاتی میں متواتر کمزوری کا احساس۔

کمر میں اور پیٹھ میں ٹھنڈک، پیٹھ پر پھنسیاں، کندھوں کے درمیان بھاری بوجھ۔ پیٹھ میں خارش، پیٹھ میں رات کو، سانس لینے پر، بخار کی سردی کے وقت، حیض کے وقت، حرکت کرنے پر اور جب بیٹھا ہو تو درد ہوتا ہے۔ گردن میں اور کندھوں کے درمیان۔ صبح کو جاگنے پر کمر درد۔ حیض کے دنوں میں اور بیٹھے بیٹھے بھی درد ہوا کرتا ہے۔ صبح جاگنے پر کمر اور کمر کی تکونیہ ہڈی میں درد۔ صبح کو جاگنے پر کمر کی تکونیہ ہڈی میں درد۔ خصوصاً حیض کے دنوں میں۔ مقعد کی ہڈی میں درد۔ مقعد کی ہڈی میں درد۔ پیٹھ میں تکلیف، کمر درد۔ تکونیہ ہڈی کا درد۔ کمر درد جیسے اسے کچل دیا گیا ہے۔ پیٹھ میں اور کندھوں کے درمیان جلن۔ گردن میں اور کمر میں

کھنچاؤ، پیٹھ میں اور کمر میں دباؤ کے ساتھ درد۔ پیٹھ میں، گردن میں کندھوں کی اکڑن۔ پیٹھ میں، گردن اور اوپر چڑھتے وقت کمر میں تناؤ، عجزونیہ ہڈی میں سیڑھیاں چڑھتے وقت سخت تکلیف۔ پیٹھ میں کمزوری کمر میں کمزوری کا احساس۔

بازوؤں اور ہاتھوں کی بے حسی۔ اعضاء سرد اس کے ساتھ سردرد۔ بازوؤں کا بالائی حصہ، ہاتھ، انگلیاں، نچلے اعضاء، گھٹنے، ٹانگیں وغیرہ شام کو بستر میں پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ نچلے اعضاء میں تشنج پٹھوں کا، اوپر کے اعضاء کا، ہاتھوں کا اور انگلیوں کا کھنچاؤ۔ ہاتھوں کی جلد پھٹ جاتی ہے۔ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ، دائیں کندھے میں کڑکڑاہٹ، اعضاء میں اینٹھن، اوپر کے اعضاء میں رانوں میں، ٹانگوں میں، جب بستر میں ہو تو پنڈلی میں، تلوے میں اور پاؤں کے پنجے میں اینٹھن ہوتی ہے۔ ناخن نیلے پڑ جاتے ہیں خصوصاً سردی میں اعضاء کا سوکھنا، اعضاء پر پھنسیاں نکلیں۔ ہاتھ کی پشت پر داد، کیل ور طوبت والی پھنسیاں۔ انگلیوں کے درمیان، چھالے، مقعد اور اس کی ہڈیوں کے درمیان جلد پر خراش، چڈوں میں خراش۔ اعضاء پر سرسراہٹ، اوپر کے اعضاء میں، بازوؤں پر، ہاتھوں پر ٹانگوں پر اور پیروں پر سرسراہٹ، ہاتھوں میں، ہتھیلیوں میں، پیروں میں، تلوؤں میں گرمی۔ اعضاء کا بھاری پن مثلاً اوپر کے اعضاء کا، نچلے اعضاء کا، ٹانگوں کا و پیروں کا بھاری پن کولہے کی تکلیف، اعضاء کی خارش۔ اوپر کے اعضاء اور کہنی سے کندھے تک، بازو، ہاتھوں، نچلے اعضاء اور رانوں کی خارش۔ یہ دوائی ٹانگ میں گردش خون رک جانے سے پیدا شدہ ورم میں مفید ثابت ہوئی ہے، اعضاء کی رعشہ کی طرح تشنجی حرکتیں، بالائی اعضاء کے بے حسی، نچلے جوڑوں کی بے حسی، سن پن، اعضاء میں خصوصاً بخار کی سردی کے وقت۔ اعضاء میں درد کے دورے۔ گٹھیاوات کے درد جوڑوں کے درد بالائی اعضاء میں درد خصوصاً رات کے وقت، بائیں بازو کا لقوہ، کندھے میں گٹھیاوات کا درد۔ کہنی میں حرکت سے درد۔ کہنی کا اور ہاتھ کا گٹھیاوات، ہاتھ کے جوڑوں میں سوداکا درد۔ نچلے اعضاء میں درد جو گٹھیاوات کی نوعیت کا ہو اور حرکت کرنے سے بڑھے۔

سردی لگنے سے رینگن پائے۔ کھانا کھانے کے بعد ران میں درد۔ ران کی سوداوی رگوں میں درد۔ گھٹنے میں، گھٹنے کی خلا میں اور کولہے میں درد۔ ٹانگ میں گٹھیاوات کا درد۔ صبح کو ٹخنے میں درد۔ سیڑھیاں چڑھنے سے ایڑی کی ہڈی میں درد۔ کھانا کھانے کے بعد اور چلتے وقت درد ہوتا ہے۔ بازو میں درد۔ اعضاء میں جلن کے ساتھ درد۔ کندھے میں، کہنی سے کندھے تک، بازو میں، ہاتھ میں، ہتھیلی میں، رانوں میں، پیروں میں، تلوے میں اور پیر کے بازو میں، کہنی میں، بازو میں، کلائی میں، ہاتھوں میں، انگلیوں میں، نچلے اعضاء میں، کولہوں میں، چلتے وقت رانوں میں، گھٹنوں کی خلا میں، ٹانگوں میں، پنڈلی میں اور پیر میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ کندھے کے گھونیہ پٹھوں میں خارش و چبھن کے ساتھ درد۔ سیڑھیاں چڑھنے پر کولہے میں اور ٹخنے میں جھٹکے کے ساتھ درد۔ تمام اعضاء میں جھٹکے اور چبھن کے ساتھ درد۔ دوسر والے پٹھوں میں، انگلیوں میں، ہاتھ کے انگوٹھے میں، رانوں میں، ٹانگوں میں اور پاؤں کے پنجہ میں جھٹکے اور چبھن کے ساتھ درد۔ بائیں بازو میں کہنی سے کندھے تک دباؤ کے ساتھ درد، جو اس کے سہارے جھکنے سے بڑھے۔ بائیں ایڑی میں درد، اعضاء میں دکھن، جیسے کچل دیئے گئے ہوں۔ جوڑوں میں، اوپر کے اعضاء میں، نچلے اعضاء میں،

رانوں میں، ٹانگوں میں اور چلتے وقت تلوؤں میں اس طرح کا درد ہوتا ہے۔ موسم میں ہر بار تبدیلی آنے پر اعضاء میں چبھن کے ساتھ درد مثلاً جوڑوں میں، بالائی اعضاء میں، دائیں کندھے میں، سرد مرطوب موسم میں، یہ درد نیچے ہاتھ تک جاتا ہے۔ بالائی بازو میں کہنی سے ہاتھ تک، کہنی میں، کلائی میں، ہاتھ میں، انگلیوں میں، نچلے اعضاء میں، کولہے میں، رانوں میں، ٹخنے میں، پیر میں اور چلتے وقت پاؤں کے پنجے میں اسی طرح کا درد ہوتا ہے۔ سارے اعضاء میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ جگہ بدلتا ہوا درد۔ اتفاقیہ نمودار ہونے والے درد۔ جوڑوں کا درد۔ بالائی اعضاء کا درد۔ کندھوں کا، کندھے سے کہنی تک کا درد۔ کہنی، کہنی سے ہاتھ تک، کلائی، ہاتھ، ہاتھ کی انگلیوں، ان انگلیوں کے جوڑوں، نچلے اعضاء، گھٹنوں، پنڈلی، ٹخنے، پیر، پیر کے پنجے اور پیر کے انگوٹھے میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ کلائی کو پھیلانے والے پٹھوں کا لقوہ، نچلے اعضاء کا لقوہ، ہاتھوں پر، پیروں پر پسینہ، سرد پسینہ، بدبودار پسینہ، پسینہ بکثرت آتا ہے۔ ٹانگیں اور پیر بے چین۔ اعضاء کی اکڑن، انگلیاں، نچلے اعضاء اور گھٹنے اکڑے ہوئے۔ ہاتھوں، نچلے اعضاء، ٹانگوں، ٹخنوں اور پیروں کا ورم۔ جگر کی تکلیف کے ساتھ اعضاء کی سوجن، گھٹنے کی جلد اور ٹانگوں میں تناؤ۔ اعضاء میں سرسراہٹ، ہاتھ پیروں میں سرسراہٹ۔ اعضاء کا کانپنا، اوپر کے اعضاء کا، بازو کا، ہاتھوں کا اور نچلے اعضاء کا، رانوں کا، ٹانگوں کا اور پیروں کا کھنچاؤ، نچلے اعضاء پر، ٹانگوں پر پیروں اور ناخنوں کے آس پاس زخم۔ رگوں میں الجھنیں، کانپنا خصوصاً نچلے اعضاء اور سارے اعضاء کی کمزوری۔ جوڑوں کی کمزوری۔ اوپر اور نیچے کے اعضاء کی کمزوری۔ رانوں کی، گھٹنوں کی اور ٹانگوں کی کمزوری۔

صبح سویرے گہری نیند آتی ہے، خواب، نفسانی خواہش کے خواب۔ فکر کے خواب، خطرے سے پر، موت کے، تکلیف دہ، پچھلے واقعات کے، ڈراؤنے، عجیب وغریب، بھوت پریت کے خوفناک ناخوشگوار، پریشان کرنے والے اور خوشی سے بھرے خواب آتے ہیں۔ نیند دیر میں آتی ہے۔ رات بھر بے چین رہتا ہے۔ تڑکے میں نیند کا زور۔ دوپہر بعد، بعد دوپہر 3 بجے، شام کو، کھانا کھانے کے بعد، رات کو کھانا کھانے کے بعد، پڑھتے وقت نیند کا غلبہ۔ آدھی رات سے پہلے نیند نہیں آتی۔ سوچنے سے اور ایک بار جاگ آ جانے کے بعد پھر نیند نہیں آتی۔ سونے کے بعد تروتازگی نہیں آتی۔ مشکل سے جاگتا ہے۔ جلدی یا دیر میں جاگتا ہے۔ بار بار جاگتا ہے۔

صبح بستر میں، بعد دوپہر، شام کو، شام کے ساتھ بجے، شام کے 8 بجے بدن ٹھنڈا ہو جائے۔ برف کی طرح ٹھنڈا۔ حیض کے وقت سردی سے کانپے۔ کھانا کھانے کے بعد سردی لگے۔ شام کو سردی لگے۔ پھر پسینہ آئے۔ سوتے سوتے سردی لگے۔ شام کو اور رات کو بخار آ جائے۔ رات کو آنے والا بخار۔ اس کے ساتھ سردی لگے۔ رات کو جلن دار گرمی، بغیر سردی لگے بخار آ جائے۔ رات کو خشک گرمی۔ انتہائی گرمی، تمتماہٹ۔ بخار جس میں پسینہ نہ آئے۔ خون میں زہریلا مادہ پہنچ جانے کی وجہ سے آنے والے بخار، بخار جس میں بدن سردی کی وجہ سے کانپ اٹھے۔ دن میں، صبح، شام کو، رات کو اور فکر کے وقت پسینہ آئے۔ کھانسنے پر، کھانا کھاتے وقت، کھانا کھانے کے بعد، معمولی محنت پر اور حرکت کرنے پر سردی لگے۔ رات کو پسینہ بکثرت آئے۔ سوتے سوتے اور سونے کے بعد پسینہ آئے جو بدبودار ہو۔ رات کو کھٹا پسینہ

آئے۔ اگر پسینہ کے وقت ہوا لگ جائے تو بہت سی تکلیفیں نمودار ہو جاتی ہیں۔
جلد کی بے حسی، کھجلانے کے بعد دانتوں سے کاٹنے کی طرح کا درد۔ کھجلانے کے بعد جلد میں جلن ہونے لگتی ہے۔ جلد ٹھنڈی، سردی میں ہوائیاں پھٹیں۔ بدرنگ، نیلی، بھورے داغ، سرخ داغ، زرد جلد، جلن کے ساتھ خشکی، پھنسیاں، چھالے۔ بڑے بڑے چھالے اور پھنسیاں، جن میں جلن ہو۔ ان سے زخم بنانے والی، چپکنے والی اور پیلی رطوبت نکلے۔ اگیزیما، داد کی پھنسیاں، نوک والی پھنسیاں۔ ان میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ گول داغ والا سرخبادہ۔ خارش والی پھنسیاں جیسے چیچک کے دانے ہوں۔ رطوبت والی پھنسیاں، کیل، دانے جن میں تکلیف بڑھے۔ پکنے والی پھنسیاں، دق والی پھنسیاں، پت کے داغ (چھپاکی)، گانٹھیں جن میں کھجلانے کے بعد تکلیف ہو۔ زرد رطوبت والے چھالے۔ سرخبادہ جس میں زبردست ورم اور بکثرت چھالے ہوں۔ کھجلانے کے بعد خارش پیدا کرنے والی رطوبت نکلے۔ گوشت کا ابھار، مسے وغیرہ، سارے بدن پر سرسراہٹ، جلد کی سختی، سارے بدن میں خارش کے ساتھ جھٹکے۔ رات کو خارش، جو گرم بستر میں بڑھے۔ جگہ جگہ خارش جس میں کانٹا گڑنے کا احساس ہو۔ سارے بدن میں اس طرح کی خارش۔ جلد کا چپک جانا خصوصاً کھجلانے کے بعد۔ جلد پر درد جیسے وہاں زخم موجود ہیں۔ زخم جن کی رنگت سیاہ ہو، ان سے خون نکلتا ہو، ان میں جلن ہوتی ہو۔ سرطان کی نوعیت کے پھوڑے گہرے زخم، جن سے خون ملی، خارش پیدا کرنے والی بدبودار، زرد پیپ بکثرت نکلے ناسور۔ مندمل نہ ہونے والے زخم، سخت اور تکلیف دہ زخم۔ رطوبت والے، چھتے کی طرح کے نہایت ذکی الحس، اسفنج کی طرح نرم زخم، ایسے زخم جن میں ڈنگ لگنے کا سا درد ہو اور پیپ بھری ہوئی ہو۔ غیر تندرست جلد، چھوٹے چھوٹے زخم گلنے سڑنے لگتے ہیں۔

کارڈس میریانس (CARDUS MARIANUS)

اگر ہومیو پیتھک مصنف کو اجازت ملے تو کہے گا کہ یہ جگر کے لیے نہایت اہم دوائیوں میں سے ایک ہے۔ اس میں کئی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ مثلاً دباؤ کے ساتھ، کھچاؤ کے ساتھ، گھسیٹنے کی طرح اور جلن والے، یہ سب درد حرکت سے بڑھتے ہیں، مریض سردی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ اسے عموماً باقاعدہ، بے قاعدہ وقفہ پر صفراوی قے کے دورے ہوا کرتے ہیں۔ میں نے اس دوا کی مدد سے ایسے بہت سے دائمی سر درد دور کیے ہیں جن میں صفرا کی قے ہوا کرتی تھی اور جنہیں کیلا کھانے کی عادت تھی۔ سنگونیریا بھی اس قسم کی تکلیف میں کام آتا ہے۔ جگر کی تکلیف کے ساتھ استسقاء، یہ خون والے اخراج اور یرقان میں مفید ہے جبکہ علامتیں موافق و مطابق ہوں۔

غمگینی، چڑچڑاپن اور رونا۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد مقررہ وقت پر دباؤ کے ساتھ ہونے والے درد، سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ سر میں بھاری پن۔ کھوپڑی ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کرتی۔ آنکھوں میں دباؤ جس کا رخ باہر کو ہو۔ آنکھ زرد اور نہایت سخت۔ پلکوں کی جڑوں میں جلن، ناک کے اندر جلن، نکسیر۔
ذائقہ تلخ، پھیکا، یا ذائقہ کا فقدان، زبان گندی، بے رغبتی، متلی، پہلے کف کی اور بعد میں صفرا کی

قے۔ تکلیف دہ ڈکاریں۔ ترش سبزی مائل رطوبت کی قے۔ معدے میں بائیں سے بائیں کو کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ معدے میں جلن۔ خون کی قے۔ نہایت سیاہ خون کی قے۔

اس کی جگر میں نہایت اہم علامت یہ ہے کہ مریض بائیں کروٹ لیتا ہے تو دائیں کوکھ میں کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ جیسا کہ آرنیکا، مگنیشیا میور، نیٹرم سلف اور کیلیم میں ہوتا ہے۔ جگر کے دائیں حصہ میں دباؤ، کھنچاؤ اور چبھن کے ساتھ درد۔ یہ صفرا بننے کے فعل کو درست کرتی ہے۔ لہٰذا ان حالتوں کو دور کرتی ہے جو صفراوی پتھری بنانے میں سازگار ہوتی ہے۔ اس نے بارہا صفراوی پتھری بننے کے رجحان کو دور کیا ہے۔ جگر میں خون کا اجتماع اور بواسیر۔ جگر میں دکھن، جیسے کچلا گیا ہے اور سختی۔ یہ علامت اکثر جگر کے بائیں حصہ میں ہوتی ہے اور اکثر دائیں حصہ میں۔ یہ عموماً اس وقت کام کرتی ہے جبکہ جگر کی تکلیف کے ساتھ پھیپھڑوں یا دل کی علامتیں بھی موجود ہوں اور اس کے ساتھ خون تھوکے۔

پیٹ میں کھنچاؤ چبھن یا جلن کے ساتھ درد۔ پیٹ میں اپھارہ۔ کٹن کے ساتھ درد۔

سیاہ پاخانہ آئے، سدے آئیں، مٹیالے رنگ کا اور صفرا کے بغیر پاخانہ، گدا میں جلن، خارش والی بواسیر، خونی بواسیر، دائمی قبض۔

پیشاب کی نالی میں جلن، گہرے رنگ کا پیشاب جو بڑی مقدار میں آئے۔ تلچھٹ بکثرت جمتی ہے۔ گدلا پیشاب، پیشاب رک جاتا ہے۔

حیض بکثرت، حیض دب جائے۔ بچے دانی سے خون گرے اور جگر میں اجتماع خون۔ رحم میں کھنچاؤ کے ساتھ درد اور لیکوریا۔

جگر کی خرابی کی وجہ سے کھانسی، جبکہ دائیں پھیپھڑے کا نچلا حصہ ماؤف ہو۔ جگر کی پرانی سوزش۔

جگر کی تکلیف کے ساتھ چھاتی میں درد، چبھن کے ساتھ درد۔ کھنچاؤ کے ساتھ درد جو حرکت سے بڑھے۔

دائیں کندھے کے نیچے پیٹھ میں درد (ٹھیک چیلیڈونیم اور ڈسکولس میں جیسا ہوتا ہے) پیٹھ میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ ریڑھ کی اکڑن۔

اعضاء میں مروڑ کے ساتھ، کھنچاؤ کے ساتھ، دباؤ کے ساتھ، گٹھیاوات کے درد۔ دائیں کندھے کی ہڈیوں میں شدید درد۔ کولہے کے جوڑ میں درد جو کھڑا ہونے سے جھٹکنے سے اور حرکت کرنے سے بڑھے۔ نچلے اعضاء میں سوداوی درد جو حرکت سے بڑھے۔ پیروں کی سوجن، رگوں کی الجھن، زخم۔ گٹھیاوات کا درد اور پٹھوں میں جھٹکے آئیں۔ پنڈلیوں اور پیروں میں اینٹھن۔ تقریباً چلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

معدے کی خرابی سے آنے والے اور صفراوی بخار۔

کاسٹیکم (CAUSTICUM)

کاسٹیکم نہایت قابل غور دوائی ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو بوڑھے ہوں، جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے اور جو پرانی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ یہ کبھی کبھی نئی بیماریوں میں بھی کام آتی ہے۔ اس کی

تکلیفیں بتدریج مگر نہایت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ان میں جسمانی طاقت دنوں دن کمزور ہوتی اور گھٹتی چلی جاتی ہے۔ پٹھوں کی طاقت بتدریج گھٹ جاتی ہے اور لقوہ آ جاتا ہے۔ خوراک کی نالی کا اور گلے کا لقوہ آ جاتا ہے۔ خوراک کی نالی کا اور گلے کا لقوہ جو خناق کے بعد آیا کرتا ہے۔ آنکھ کے اوپر کے پپوٹے کا، مثانے کا، مختلف اعضاء کا، نچلے اعضاء کا، نچلے اعضاء کا لقوہ، انتہائی سستی، پٹھوں کا ڈھیلا پن، نا قابل بیان تکان اور جسم کا بھاری پن۔ پٹھوں کا لرزہ، کانپنا ان میں جھٹکے آتے ہیں پھڑکن ہوتی ہے۔ سوتے سوتے پھڑکن ہوتی ہے۔

پٹھوں کے سفید ریشوں میں جو کہ چھوٹے ہو جاتے ہیں، نہایت اہم علامتیں پائی جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عارضی یا مستقل طور پر کھنچاؤ آ جاتا ہے اور عضو ماؤف اوپر کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ بازو کے پٹھوں کے یہ سفید ریشے بھی کھنچ جاتے ہیں اور ان میں آہستہ آہستہ جھکاؤ آ جاتا ہے۔ اکثر سارا پٹھا سخت ہو جاتا ہے اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے چھوئیں تو سخت کنارا محسوس ہوتا ہے۔ پٹھوں اور ان کے سفید ریشوں کا کھنچاؤ۔

پٹھوں کے سفید ریشے اور جوڑوں کے ریشوں کے گٹھیاوات کے درد سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ کبھی کبھی ان پر سوجن آ جاتی ہے، مگر درد ہمیشہ رہتا ہے اور جوڑ سکڑ جاتا ہے۔ جوڑ پر تناؤ اور کساؤ اس قدر آتا ہے کہ ہڈی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کی انتہائی سختی اس کے ساتھ ہی ساتھ مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ سخت ایذا میں ہوتا ہے۔ ناامید ہو جاتا ہے۔ فکرمند اور خوفزدہ رہتا ہے۔ اس کے ذہن پر ہروقت ناامیدی ہی ناامیدی چھائی رہتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے جیسے میرے سر پر کچھ لٹک رہا ہے یا کوئی واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ کاسٹیکم کی عام باتیں ہیں۔ یہ سب مل کر ایک تصویر بناتی ہیں۔ آپ ان کو الگ نہیں رکھ سکتے۔

کاسٹیکم کی دوسری تکلیف جو نہایت اطمینان اور سستی کے ساتھ بڑھتی ہے، ہسٹریا ہے۔ بتدریج بڑھتا ہوا ہسٹریا۔ ہسٹریا کی نوعیت ہے کے رنج۔ عورت خود ضبطی زائل کر بیٹھتی ہے اور بیوقوفی کی باتیں کیا کرتی ہے، اس کے عصبی نظام کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ وہ شور وغل، چھونا یا جوش یا کوئی غیر معمولی بات برداشت نہیں کرتی۔ ذراسی بات پر وہ چونک پڑتی ہے۔ سوتے سوتے چونک پڑتی ہے۔ بدن میں جھٹکے آتے ہیں اور پھڑکن ہوتی ہے۔ بچہ بڑی آسانی سے ڈر جاتا ہے۔ یا ایسی حرکت کرتا ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ بغیر وجہ ہی ڈر گیا۔

گٹھیاوات (عصبی دردوں) کے رجحان کے ساتھ لقوے کی سی کمزوری موجود رہتی ہے۔ گٹھیاوات کی حالتیں بھی عجیب رہتی ہیں۔ مریض ذاتی طور پر نہ سردی برداشت کر سکتا ہے اور نہ ہی گرمی۔ ان دونوں سے ہی اس کی گٹھیاوات کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی عصبی حالتوں اور ذاتی تکلیفوں میں بھی عام طور سے ان کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے اور عموماً گرمی سے گھٹتا ہے۔ مگر خشک موسم میں بڑھ جاتا ہے۔ جوڑ بے ڈول بن جاتے ہیں، بڑھ جاتے ہیں، نرم ہو جاتے ہیں اور ان میں رطوبت آ جاتی ہے۔ تکلیف ہمیشہ خشک موسم میں بڑھتی ہے۔ خشک موسم میں تکلیف اور درد بڑھ جاتا ہے۔ گٹھیاوات کی وجہ سے پٹھوں پر اور جوڑوں پر اثر ہوتا ہے۔ خشک سرد ہوا لگنے سے بھی اس مریض کی تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر ایسا مریض جس کا میں حلیہ بیان کر چکا ہوں، خشک سرد ہوا میں گھومنے پھرنے چلا جائے تو اسے چہرے کے اس حصہ میں لقوے کی تکلیف ہو

جائے گی اور جو ہوا کے سامنے کھلا تھا۔ اگر مغربی ہوا سیدھی آ کر چہرے پر لگتی ہو تو اسے اگلے ہی دن چہرے کے اس رخ کا لقوہ ہو جائے گا۔ اس قسم کے لقوے میں کاسٹیکم عموماً فائدہ کرتا ہے۔

چھید کرنے اور پھاڑنے کی طرح کے لقوے کے درد۔ بے حس بنا دینے والے درد، نیم جان بنا دینے والے درد، وہ اس قدر شدید ہوتے ہیں، وہ بڑی مدت تک ایک ہی جگہ رہتے ہیں۔ کاسٹیکم نے بار ہا گھٹنوں کی اکڑن والے بجلی جیسے جھٹکوں کے ساتھ آنے والے دردوں کی شدت میں بھاری کمی کی ہے۔

ان سب تکلیفوں کے ساتھ مریض آہستہ آہستہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ چلنے پھرنے سے بھی رہ جاتا ہے۔ وہ اتنا تھک جاتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے کہ اسے لیٹ ہی جانا پڑتا ہے۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر تھک جاتا ہے۔ یہ ہے لقوے کی تھکان۔

تشنجی علامتیں، جگہ جگہ اینٹھن، اگر وہ ڈر جائے تو کسی نہ کسی شکل میں تشنج آ جانا لازمی اور یقینی ہے۔ جن عورتوں میں ہسٹریا کا رجحان ہوتا ہے، انہیں خوف سے ہسٹریا کا دورہ ہو جاتا ہے۔ عصبی مزاج والی عورتوں کو عموماً رعشہ ہو جایا کرتا ہے۔ ان کے پٹھوں میں جھٹکے آنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر دن رات آتے رہتے ہیں۔ رات کو بھی رعشہ آنے لگتا ہے۔ مقامی رعشہ، ایک ایک عضو میں جھٹکے آئیں۔ زبان یا چہرے کے ایک حصہ کا رعشہ۔

نوجوانوں میں، سن بلوغت کے آس پاس خوف کی وجہ سے، ٹھنڈک لگنے سے یا موسم میں سخت تبدیلی آنے کے نتیجے کے طور پر مرگی آنے لگتی ہے۔ مرگی، رعشہ، لقوہ، ہسٹریا وغیرہ تکلیفیں حیض کے دنوں میں بڑھتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کاسٹیکم بڑی گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے اور خشک ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کی گٹھیاوات کی تکلیفیں گرم مرطوب دنوں میں اور مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ مگر یہ علامت بہت اہم نہیں ہے۔

میں نے اب تک جن شکایتوں کی تفصیل بیان کی ہے، ان میں سے کوئی بھی تکلیف سرد پانی میں نہانے سے بڑھ سکتی ہے۔ جب خشک سردی کا کئی روز تک زور رہے تو گٹھیاوات کے درد بڑھ جاتے ہیں۔ بھیگ جانے سے یا سردی لگ جانے سے بھی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کاسٹیکم سے پاگل پن بھی دور ہوا ہے۔ مگر حال کا پاگل پن جس میں شدید بکواس بھی ہو، اس سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ ہاں ہلکی قسم کا ذہنی خلل جس میں دماغ تھک چکا ہو اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ جب کسی پرانی اور دیرینہ تکلیف سے چور چور ہو چکا ہو اور آخر میں ذہنی خلل آ گیا ہو تو شروع شروع میں مریض محض اتنا ہی محسوس کرتا ہے کہ وہ کوئی دماغی کام نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے بعد یہ بڑبڑاہٹ آتی ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ وہ غور و فکر کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے وہ کام کاج بھی نہیں کر سکتا۔ وہ نا سمجھ بن جاتا ہے۔ اس کا ذہن خوف کے عجیب و غریب خیالات سے پریشان رہتا ہے۔ خوف، پریشان کن فکر، ڈراؤنے خیالات کا غلبہ اسے ہر لمحہ یہ خوف لگا رہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ موت کا خوف لگا رہتا ہے۔ ڈرتا ہے خاندان پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ ہمیشہ ہی کسی خوفناک سانحہ کی بات سوچتا رہتا ہے۔ یہ کاسٹیکم کی ذہنی حالت کی عجیب علامت ہے۔ یہ علامت پرانی ذہنی تکلیفوں میں پائی جاتی ہے۔ جبکہ مریض کی صحت تباہ

ہوچکی ہو۔ دیرینہ فکر اور کسی کام کی دیرینہ جدوجہد کا نتیجہ۔ سونے سے پہلے فکر۔ اس کے ساتھ ساتھ کاسیکم کا مریض کا ذہنی توازن بھی قائم نہیں رہتا۔ اسے ہر بات پر جوش آجاتا ہے، وہ اپنی تکلیفوں کے بارے میں جتنا بھی سوچتا ہے۔ وہ اتنی ہی بڑھتی ہیں، پرانے رنج و غم سے پیدا ہوئی ذہنی اور دوسری شکایتیں، خوف اور دیرینہ کڑھن کے نقصان دہ اثر، کاروبار کے تفکرات سے ہارا تھکا۔

پھنسیوں کے دب جانے سے بھی ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ جب زنک آئنٹمنٹ کے بیرونی استعمال سے ذہنی تھکان، ناامیدی و یاس ظاہر ہوتی ہو جب دانے نکلے آئے تھے تو اس کی حالت کافی بہتر تھی مگر جونہی دانے دبے کہ ذہن بھی جواب دے گیا۔ سر اور چہرے کے ایک حصہ پر دانے نکلیں اور وہ سارے سر پر پھیل جائیں۔ سوئے کھرنڈ والی پھنسیوں سے ساری گدی بھر جاتی ہے۔ جب بچوں کی ان پھنسیوں کو دبا دیا جاتا ہے تو رعشہ لازمی طور پر آجاتا ہے۔ بڑوں میں یہ تکلیف لرزے یا لقوے کی کمزوری یا ذہنی حالت کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ بعض اوقات سوداوی رگوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جب چہرے کی پھنسیاں اندر ہی دب جاتی ہیں تو چہرے کا لقوہ عموماً نمودار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی زخم کو کسی زبردست لوشن کی مدد سے سر درد ہوتا ہے اور تپکن کے ساتھ سر درد ہوتا ہے۔ سر میں شدید چبھن ہوتی ہے جو شام کو بڑھ جاتی ہے۔ مگر قاعدہ کے مطابق سر دردوں کی وضاحت نہیں ہوئی۔ کاسیکم کا سر درد تنہا کبھی کبھار ہی آتا ہے۔ اس کے ساتھ عموماً گٹھیاوات اور جوڑوں کے درد لازمی طور پر رہتے ہیں اور کھوپڑی پر بھی اثر ہوتا ہے۔ کھوپڑی کھچی ہے، تناؤ آتا ہے جیسے دیگر اعضاء کی حالت میں پایا جاتا ہے۔ گٹھیاوات کی نوعیت کے سر درد، کبھی کبھی تو سر درد اس قدر سخت ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے متلی اور قے آنے لگتی ہے۔ سر درد جس میں دکھائی دینا بند ہو جائے اور اس کے بعد لقوہ ہوتا ہے۔

گردن اکڑ جاتی ہے۔ گردن کے پٹھوں کے چھوٹا ہو جانے کی وجہ سے اکثر ایک طرف کو کھنچ جاتا ہے۔ پٹھوں اور پٹھوں کے ریشوں کے اس طرح چھوٹے جانے کی حالت میں کاسیکم فائدہ کرتی ہے۔

کاسیکم میں آنکھ کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اکثر مریض شکایت کرتا ہے کہ میری آنکھ کے پپوٹے اس قدر بھاری ہیں کہ میں انہیں بمشکل سنبھال سکتا ہوں۔ یہ تکلیف بتدریج بڑھتی ہے اور آہستہ آہستہ حقیقی لقوہ بن جاتا ہے۔ بعض اوقات آنکھ کے آگے پردہ سا جالا آتا ہے۔ دھند، غبار آتا ہے۔ آنکھ کے آگے بھنگے اڑتے ہیں۔ ہوا جیسے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے بھری ہوئی ہے۔ پھر بڑے بڑے سبز یا سیاہ دھبے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ روشنی کی طرف دیکھنے سے ایک سبز دھبہ نمودار ہوتا ہے اور بڑی دیر تک آنکھ کے آگے قائم رہتا ہے ایک کے دو دکھائی دیں۔ بینائی آہستہ آہستہ کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ قطعاً مٹ جاتی ہے۔ بینائی کی رگ کا لقوہ۔ آنسو بکثرت، جلے جلے اور چرچرے۔ آنکھ کا زخم جس سے رطوبت بکثرت نکلے۔ آنکھ چپک جاتی ہے۔ آنکھ کے پٹھوں کا لقوہ۔ کاسیکم خنازیری آشوب چشم میں بھی فائدہ کرتی ہے۔ جبکہ انگوری پردے پر زخم ہوں۔ سوراسی زہر کی وجہ سے پرانا آشوب چشم جس میں پیپ کی رطوبت خارج ہو، انگوری پردہ چھوٹی چھوٹی رگوں سے بھر جاتا ہے۔

اس دوائی کی دوسری نہایت اہم علامت یہ ہے کہ اس میں سے پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

چہرے پر، ناک کی نوک پر، انگلیوں کے سروں پر اور ہاتھوں پر مسے۔ جسم کے مختلف حصوں پر سخت، خشک اور نوک دار مسے نمودار ہوتے ہیں۔

بلغمی جھلیوں سے بکثرت، گاڑھی، سخت گوندی رطوبت خارج کرنا اس دوائی کا دوسرا اہم خاصہ ہے۔ ناک اور گلے سے نزلے کا اثر کان کی درمیانی نالی تک پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا کان میں گرج ہوتی ہے، کڑکڑاہٹ ہوتی ہے اور لہریں اٹھتی ہیں۔ کان میں میل بکثرت آتی ہے۔ نزلے کی وجہ سے بہرہ پن یا سننے والی سوداوی رگوں کے لقوے کی وجہ سے پیدا شدہ بہرہ پن۔ کان میں سخت گھسیٹنے کی طرح کے درد۔

نہایت تکلیف دہ نزلہ۔ مناسب غذا نہ ملنے کی وجہ سے ہوا پرانا نزلہ جس میں ناک کی ساری خلا کے اندر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ زخموں کے ساتھ نزلہ جس میں دانے نمودار ہوں، رطوبت بکثرت، گاڑھی، زرد یا زردی مائل سبز۔ نکسیر آتی ہے، بار بار زکام ہو جس میں خراش دار پانی سی پتلی رطوبت خارج ہو۔ ناک میں زبردست خارش۔ نواسیر، چہرے میں شدید درد ہوتا ہے۔ سردی لگنے سے درد اعصاب، ان دردوں کے ساتھ عموماً چہرے کا لقوہ بھی ہوتا ہے۔ چہرے میں پھاڑنے کی طرح درد، چبھن کی طرح درد۔ گٹھیاوات کی نوعیت کے درد۔

منہ اور ناک میں زخم۔ ہونٹ چرے ہوئے۔ ناک کے نتھنے اور آنکھ کے کونے میں چیر۔ ذرا سا اشارہ ملتے ہی چیر بن جائے۔ مقعد کا چیر اور جوڑوں کے آس پاس کا چیر، خشک ایگزیما کے پرانے مریض جن کے جوڑوں میں چیر آئے ہوئے ہوں۔ بھگندر جس کے کنارے سخت ہوں۔

مسوڑھوں سے خون گرتا ہے اور وہ دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون گرے اور ان پر زخم ہوں۔ کھلی ہوا میں سواری کرنے سے دانتوں کی جڑوں میں پھاڑنے کی طرح کے شدید درد۔ گٹھیاوات کے مریضوں کو دانت درد کے ساتھ ہر خشک موسم میں تکلیف ہوتی ہے، دانتوں میں چبھن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح کے اور ٹیکن کے ساتھ درد حتیٰ کہ تندرست دانتوں میں منہ میں ٹھنڈی ہوا کھینچنے سے درد ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں میں بار بار ناسور ہوں۔ منہ کا سڑا ہوا، تلخ یا ترش ذائقہ۔

جب زبان پر لقوے کا اثر ہو جاتا ہے تو لکنت نمودار ہو جاتی ہے۔ حلق و خوراک کی نالی کا مکمل لقوہ۔ لہٰذا کاسٹیکم خناق کے ان اثرات میں مفید ہے جو خناق کا مناسب علاج نہ ہونے سے نمودار ہوئے ہوں، یا جب خناق صحیح طور پر درست نہ ہوا ہو۔ خوراک غلط راستے چلی جاتی ہے، وہ یا تو نرخرے میں چلی جاتی ہے اور یا ناک میں۔ آواز پیدا کرنے والے عضو کا لقوہ، زبان کا لقوہ۔ بھدی طرح بولے۔ مناسب طور پر چبا نہ سکے۔ چباتے وقت زبان اور گال کاٹے۔ خناق کے بعد پیدا ہوا لقوہ نہایت سنجیدہ اور خطرناک علامت ہے اور اسے بہت کم دوائیاں درست کر سکتی ہیں۔ کاسٹیکم ان میں سے ایک ہے۔ اس سلسلے میں جیلسیمیم اور کاکولس بھی اہم ہیں۔ منہ اور گلے کی خشکی۔ گلے کا کچا پن۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے۔ اس احساس کی وجہ سے متواتر کھنکار رہتا ہے۔ گلے میں جوش کا احساس، یہ عموماً لقوے کا پیش خیمہ ہے۔ منافی سکیریا کے مریض کو جب جوش آتا ہے تو وہ متواتر کھنکار رہتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ فعل سخت چڑ کا باعث بن جاتا ہے۔ گلے میں جلن، گلے میں جھنکے۔ گلے میں ہر وقت خراش ہوتی ہے۔ نرخرے سے گاڑھی لیس دار رطوبت نکلتی ہے۔ آپ مریض کی

آواز سن کر یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ رطوبت کہاں سے آ رہی ہے۔ آواز کا بیٹھ جانا اس بات کی علامت ہے کہ تکلیف کا مرکز نرخرہ ہے۔

کاسٹیکم کا مریض بھوک سے مجبور ہو کر کھانے بیٹھتا ہے۔ مگر کھانے کو دیکھتے ہی اس کی بھوک مٹ جاتی ہے۔ کھانے کے متعلق خیال کرتے ہی، دیکھتے ہی یا سونگھتے ہی بھوک بھاگ جاتی ہے۔ یہ شکایت عموماً حاملہ عورتوں میں ہوتی ہے۔ بھوک ہونے کے باوجود بھی، جب وہ کھانا کھانے بیٹھتی ہے تو وہ کھا نہیں سکتی۔ کالی باکیرومیکم میں معدے میں خالی ہونے کا احساس ہوتا ہے مگر خوراک سے بے رغبتی ہوتی ہے۔ چائنا میں زبردست بھوک ہوتی ہے مگر وہ کھانا دیکھنے تک سے نفرت کرتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد پیاس، ٹھنڈے پانی کی پیاس۔ مگر پانی پینے سے نفرت، بیئر پینے کی رغبت، بھونا ہوا گوشت، چٹپٹی چیزیں کھانے کی رغبت۔ میٹھی اور مزیدار چیزیں کھانے سے پرہیز۔ ان بیشتر دوائیوں میں جس میں بھوک مٹ جاتی ہے، ان میں میٹھی اور مرغن چیزیں کھانے کی رغبت پائی جاتی ہے۔ پیاس کی موجودگی مگر پانی پینے سے نفرت کی علامت کیلکیریا کے مشابہ ہے، دونوں دوائیوں کے گلے کے لقوے میں بھاری میل ہے۔

معدے میں ایک انوکھا احساس ہوتا ہے جیسے وہاں چونا بجھ رہا ہے۔ معدہ کانپتا ہے، جلن ہوتی ہے۔ روٹی کھانے سے بھاری پن اور دباؤ کا احساس۔ قہوہ پینے سے معدے کی تقریباً ساری علامتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مگر ٹھنڈے پانی کا گھونٹ پینے سے چین ملتا ہے۔ اس دوائی کی بہت سی علامتیں ٹھنڈا پانی پینے سے گھٹتی ہیں۔ شدید تشنجی کھانسی کے دورے، ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ پینے سے کم ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی لقوے کی حالتوں میں طاقت بخشتا ہے۔ ہاتھوں پر گرم پانی پڑنے سے ریحہ کی پرانی علامتیں نمودار ہو جاتی ہیں مگر ٹھنڈے پانی میں نہانے سے راحت ملتی ہے۔

کاسٹیکم میں ڈکاریں آتی ہیں، قے آتی ہے، متلی آتی ہے۔ اپھارہ اور شدید درد ہوتا ہے۔ درد قولنج۔ مقعد میں بھی جسم کے دوسرے عضو کی طرح لقوے کی سی کمزوری کا رجحان پایا جاتا ہے۔ مقعد کا فعل سست ہوتا ہے اور وہ پاخانے سے بھر جاتی ہے۔ یہ پاخانہ بغیر اطلاع کے خارج ہوتا رہتا ہے۔ ایلو میں بھی یہ علامت آتی ہے۔ جہاں چھوٹے چھوٹے سخت گول گول سدے اپنے آپ خارج ہوتے ہیں۔ خاص کر بچوں کو، بچہ خواہ کافی بڑا ہو اور ایسی باتوں کو سمجھتا ہو تو بھی اسے ان سدوں کے اخراج کا پتہ نہیں چلتا۔

مقعد کے لقوے کی وجہ سے، جب مریض کھڑا ہو تو ذرا سے دباؤ سے پاخانہ نکل جاتا ہے۔ کھڑا ہونے کی حالت کو چھوڑ کر پیشاب رک جاتا ہے۔ سنائی سائیگریا میں مریض کسی بھی حالت میں پیشاب نہیں کر سکتا۔ قبض، پاخانے کی بار بار اور ناکام حاجت، پاخانہ سخت اور چمکدار، پاخانہ بڑی مشکل سے اور بہت زور لگانے سے خارج ہو۔

مقعد میں چیر، مقعد میں خارش اور چبھن۔ دن رات بے حد خارش۔ بواسیر۔ معدے کی رطوبتی جھلیوں میں چٹکن۔ چیر اور بواسیر میں چٹکن اور جلن جیسے آگ رکھی ہوئی ہے۔ بواسیر کے مسوں میں رطوبت آجاتی ہے اور وہ سخت ہو جاتے ہیں۔

اس دوائی میں مثانے کا دو قسم کا لقوہ پایا جاتا ہے۔ ایک میں مثانے کے وہ پٹھے ماؤف ہوتے ہیں جو پیشاب کو باہر پھینکتے ہیں۔ لہٰذا پیشاب رک جاتا ہے۔ دوسری حالت میں پیشاب روکنے والی جھلیوں پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا پیشاب اپنے آپ خارج ہونے لگتا ہے۔ "پیشاب اس آسانی سے خارج ہوتا ہے کہ اسے خارج نکلنے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اندھیرے میں اسے یقین ہی نہیں ہوتا کہ وہ پیشاب کر رہا ہے حتیٰ کہ وہ چھو کر یقین کرتا ہے۔" کاسٹیکم میں پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ پیشاب کر رہا ہے یا نہیں، یہ ان بچوں کے لیے نہایت مفید ہے جو رات کو بستر میں پیشاب کر دیتے ہیں۔ خصوصیت سے عورتوں کے لیے بھی نہایت مفید ہے۔ کھانستے کھانستے پیشاب نکل جاتا ہے۔ عورتوں کا پیشاب رک جاتا ہے۔ بچہ جننے کے بعد پیشاب رک جاتا ہے۔ مثانے کا لقوہ۔ اگر کسی عورت کو ریل میں سفر کرتے وقت مردوں کی ایسی بھیڑ میں سے گزرنے کے لیے پریشان ہونا پڑا ہے جو اس کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔ وہ ڈبے کے آخر میں لیٹرین میں پہنچ کر سمجھتی ہے کہ وہ پیشاب نہیں کر سکتی، مثانے پر، پٹھوں پر زور پڑنے سے پیشاب رک جاتا ہے۔ اگر اس وقت مریض کو سردی لگی ہو تو دوائی رسٹاکس ہوگی۔ رسٹاکس اور کاسٹیکم وہ دو بڑی دوائیاں ہیں جو زور پڑنے سے یا زور پڑنے اور سردی لگنے سے پٹھوں کے لقوے جیسی کمزوری میں کام دیتی ہیں۔

حیض کے وقت انتہائی کمزوری۔ حیض سے پہلے فکرمند خواب، مالیخولیا، مروڑ کے ساتھ تشنج، پیٹھ میں درد۔ دوران حیض عورت کو بہت سی ناراضگیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حیض کی ابتدا میں ہی مروڑ کی طرح کے شدید درد ہوتے ہیں۔ جو عورت بچے کو دودھ پلا رہی ہو، اسے تھکان، رات کو جاگنے اور فکر کی وجہ سے دودھ تقریباً خشک ہو جاتا ہے۔ بھٹنی پھٹ جاتی ہے، دکھنے لگتی ہے۔ یہ بھی چیر بننے کے رجحان کی دوسری مثال ہے۔

کاسٹیکم میں آواز کی خرابی بھی آتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب ہم کاربوویج پر غور کر رہے تھے تو میں نے بتایا تھا کہ شام کو آواز خراب ہوتی ہے۔ اب آپ دیکھئے کاسٹیکم میں آواز صبح کے وقت خراب ہوتی ہے۔ وہ صبح سو کر اٹھتا ہے کہ آواز بگڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر تکلیف معمولی نوعیت کی ہو تو ادھر ادھر گھومنے سے اور تھوڑا سا تھوکنے سے راحت مل جاتی ہے۔ آواز کی رگوں کے لقوے کی وجہ سے آواز مکمل طور پر دب جاتی ہے۔ آواز عموماً صبح ہی بگڑ جاتی ہے، بتدریج بگڑتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سارا دن اور ساری رات یہی حال رہتا ہے۔

کاسٹیکم میں بڑی سخت کھانسی ہوتی ہے اور سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ چھاتی جیسے کف سے بھری ہوئی ہے اور وہ ترستا ہے کہ کاش میں ذرا اور گہرائی میں کھانس سکتا، کف تھوک سکتا۔ وہ کوشش کرتا ہے، کھانستا ہے، حتیٰ کہ تھک جاتا ہے یا اسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ پینے سے آرام ملتا ہے۔ مگر پانی برف سا ٹھنڈا ہونا چاہیے۔ کھوکھلی کھانسی، جیسے وہ خالی ڈھول میں کھانس رہا ہو۔ تھوکنے سے آرام ملتا ہے۔ بشرطیکہ کف کافی گہرائی سے اٹھ کر آیا ہو۔ اکثر بار ایسی کھانسی اس وقت ہوتی ہے جب جلد ہی دق ہونے والا ہو۔ یہ جسم میں بہت گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے۔ یہ تپ دق میں فائدہ کرتی ہے۔ خصوصاً طرح دق میں یا جب جلد ہی دق بننے والا ہو۔" اس احساس کے ساتھ کھانسی جیسے کہ مریض

کافی گہرائی سے نہیں کھانس سکتا، تاکہ کف نکل سکے۔ سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی آتی ہے اور کچا پن آجاتا ہے۔ کف کی وجہ سے صبح اور شام کو نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ملتا ہے۔ آگے کی طرف جھکنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ انفلوئنزا جس میں اعضاء تھکان کی وجہ سے دکھتے اور درد کرتے ہیں۔ جیسے کہ انہیں کوٹ دیا گیا ہو۔ کالی کھانسی جب اس میں رطوبت خارج ہو رہی ہو۔

چھاتی میں سخت دکھن اور تناؤ۔ چھاتی میں گھٹن جیسے اس پر بوجھ رکھا ہو۔ چھاتی جیسے کف سے بھری ہوئی ہے۔ مریض بڑی دیر تک اور زور زور سے کھانستا رہتا ہے حتیٰ کہ آخر میں منہ بھر کر کف نکلتی ہے اور اسے کچھ دیر کے لیے راحت مل جاتی ہے۔ پیلا جیسے مردہ ہو، پسینے سے تر۔

پیٹھ میں بھی بہت سی علامتیں آتی ہیں، درد اور اکڑن۔ بیٹھ کر اٹھنے پر اکڑن، اعضاء میں اکڑن، کمر کے آر پار اکڑن، وہ بڑی مشکل سے جھک کر اٹھتا ہے۔ بیشتر حالتوں میں یہ درد بستر کی حرارت سے یا بیرونی طور پر سینکنے سے گھٹ جاتا ہے۔ بعض اوقات انگلیوں میں حرارت سے درد پیدا ہو جاتا ہے۔

کیمومیلا (CHAMOMILLA)

کیمومیلا کی عام جسمانی حالت کا لب لباب ہے۔ ذکاوت حس کی انتہا۔ بیرونی تاثرات کی زبردست اثر پذیری۔ گردوپیش کے حالات کی اثر پذیری۔ لوگوں سے گھبراتا ہے اور ان سب سے بڑھ کر ذکاوت حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ دکھ درد قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کے مخصوص قسم کے جسم میں اتنا جوش آتا ہے کہ اگر اسے ذرا سی بھی تکلیف ہو جائے تو وہ ایسا ظاہر کرے گا جیسے اسے سخت ترین تکلیف ہے۔ جیسے وہ عذاب میں ہی مبتلا ہے۔ قدرتی طور پر اس کا تعلق عورت کے عصبی نظام سے ہے جبکہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہو، انتہائی ذکی الحس ہو اور شدید درد ہو۔

ذہنی علامتوں کا رخ یہی ہے۔ ذہن کی ذکی الحسی، انتہائی چڑچڑا پن۔ یہ دونوں علامتیں کیمومیلا میں ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہیں کی جاسکتیں۔ درد کا برداشت نہ کرسکنا۔ دکھ درد کا احساس ضرورت اور حقیقت سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی وجہ سے عصبی نظام میں زبردست ہلچل آتی ہے۔ لہٰذا درد، تشنج، قولنج، سردرد اور کتنی ہی طرح کی عصبی بیماریاں نمودار ہوتی ہیں۔ جس بچے کے عصبی نظام میں جوش موجود ہو اور اسے جھڑکا جائے تو اسے تشنج آجائے گا۔ ذکی الحس، عصبی مزاج عورت کو غم و غصہ سے بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ دکھ درد اور غم و غصہ کی وجہ سے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں اور پھڑکن ہوتی ہے۔ سوداوی رگوں میں انتہائی جوش آتا ہے۔ اس قدر شدید جوش کی حالت محض چند دوائیوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ مثلاً کافی، نکس وامیکا اور اوپیم۔ دراصل اوپیم کے بارے میں لیکچر سنے بغیر آپ یہی سوچتے ہوں گے کہ یہ غنودگی لاسکتا ہے۔ آپ میں سے جن لوگوں نے معمولی افیون کھا جانے کے بعد ذہنی حالتیں دیکھی ہوں وہ یہ سمجھ سکیں گے کہ کیمومیلا کی ذکاوت حس سے میرا کیا مطلب ہے۔ بچوں کے تشنج، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے حتیٰ کہ آج کل بھی، خصوصاً دیہاتی علاقے میں عام رواج ہے کہ نوجوان مائیں اور نرسیں بچے کو پیٹ درد کے لیے کیمومیلا کی چائے پلا دیتی ہیں اور اس کے بعد بچے کو تشنج آجاتا ہے۔ اس کے لیے کوئی کیمومائل کی

جائے (جو شاذ ہو) کو ہرگز ذمہ دار قرار نہیں دیتا۔ لیکن جو معالج کیموسیلا کو جانتا ہے وہ فوراً سمجھ لے گا کہ تشنج آنے کی وجہ کیموسیلا ہے۔ اس کے بعد آپ تشنج جھٹکے آنا مرگرم اور انتہائی ذکاوت حس کا ملاحظہ کریں۔

مریض کو نہ آواز برداشت ہوتی ہے اور نہ اپنے اردگرد لوگوں کا جمع ہونا یا بیٹھنا۔ تشنج کے دردوں میں مزاج نہایت چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ بچوں کے تشنج۔ ان کا بدن اکڑ جاتا ہے، آنکھیں گھماتا ہے، چہرہ بگڑتا ہے، پٹھوں میں کھنچاؤ آتا ہے، پھڑکن آتی ہے۔ عضو کو ادھر اُدھر پھینکتا ہے، پٹکتا ہے، مٹھیاں بھینچتا ہے۔ بدن کو پیچھے کی طرف موڑتا ہے۔ یہ ہے کیموسیلا کے تشنج کی اصلی تصویر۔ یہ تشنج ان انتہائی ذکی الحس بچوں میں آتے ہیں جن کو دانت نکالنے کے دنوں میں سخت عذاب برداشت کرنا پڑا ہے۔ دانت مکمل تندرستی کی حالت میں نکلتے رہنے چاہئیں۔ مگر اس وقت کو ایک بیماری سمجھا جاتا ہے اور بہت سے ڈاکٹر "دانت نکالنے والے بچوں" کے لیے دوائیاں رکھتے ہیں اور ان کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ پہلے ایک دوائی استعمال کرائی جاتی ہے اور اگر وہ ناکام ہے تو پھر دوسری دوائی دی جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس!

کیموسیلا کا بھی اسی طرح دانت نکالنے کے لیے ناجائز استعمال ہوا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دانت نکالنے کے دنوں میں بہت سے بچوں کو چڑچڑاپن ہو جاتا ہے، تشنج آتے ہیں، معدے میں گڑبڑ ہو جاتی ہے اور قے آنے لگتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ دانت نکالنے کا وقت بیماری کے دن نہیں ہونے چاہئیں۔ ان دنوں بھی بچے کی صحت نارمل رہنی چاہئے۔ اگر بچہ مکمل طور سے تندرست ہو تو دانت بھی بغیر تکلیف کے نکل آتے ہیں۔ مگر عموماً دانت آہستہ آہستہ نکلتے ہیں، چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔ ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ بچہ آرام سے سو نہیں سکتا۔ وہ اس طرح جاگتا ہے جیسے اس نے خوفناک خواب دیکھا ہو، وہ جوش کی حالت میں جاگتا ہے، قے کرتا ہے، دست آتے ہیں جن میں سبز چکنا دست آتا ہے جیسے کٹا ہوا گھاس۔ دانت نکلنے کے دنوں کے بدبودار دست، ان دنوں میں یہ علامتیں محض اس واسطے نمودار ہوتی ہیں کہ بچے کی نگرانی ٹھیک طور پر نہیں ہوئی۔ یا ماں نے بچہ جننے کے لیے مناسب تیاری نہیں کی۔ "دعشش وات (گیمنس) کے تشنج، پٹھوں کی پھڑکن، اعضاء میں درد، عام تھکن، غشی۔" سارے بدن میں سوداوی رگوں کا درد اور اس کے ساتھ بے حسی، پھڑکن، بھالا لگنے کا سا درد اور سرسراہٹ کے ساتھ درد۔ درد عموماً حرارت سے کم ہو جاتے ہیں مگر دانت اور جبڑے کے درد میں حرارت سے آرام نہیں ملتا۔ دانت کا درد ٹھنڈک سے گھٹتا ہے اور حرارت سے بڑھتا ہے۔ تاہم کان درد اور ہاتھ پاؤں کے درد حرارت سے کم ہوتے ہیں۔

آپ کو کتابوں میں "درجہ حرارت اور موسم" کے عنوان کے نیچے لکھا ملے گا۔ "درد حرارت سے بڑھ جاتے ہیں۔" اس کے آگے دو سیاہ لکیریں کھنچی ہوئی ملیں گی جیسے یہ نہایت اہم علامتیں ہوں اور اس کے نیچے لکھا ملتا ہے۔ "ٹھنڈک ناگوار گزرتی ہے، سردی لگتی ہے۔ حرارت سے تسکین ملتی ہے۔" اور اس کے آگے کوئی لکیر نہیں ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ صرف دانت اور جبڑے کے درد ہی حرارت سے بڑھتے ہیں اور یقیناً یہ صرف ایک عضو کے لیے ہی خصوصی علامت ہے۔ جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ جب مریض مکمل طور سے معمول پر ہو تو اس کے سراسر خلاف ہوتا ہے۔ یعنی درد حرارت سے گھٹتا ہے۔ عام درد حرارت سے گھٹتے ہیں۔ بذات خود مریض کو بھی حرارت سے آرام ملتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس خصوصیت کے باوجود بھی کہنا یہی چاہئے

کی دانت درد عام طور پر حرارت سے بڑھتا ہے۔

کیمومیلا کی علامتوں کا اہم ترین حصہ ہے اس کی ذہنی حالت اس کا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے۔ آپ خواہ جسم کے کسی حصے یا عضو کا مطالعہ کریں۔ آپ کو اس میں مریض کی یہ ذہنی حالت نمایاں طور پر شریک ملے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دوائی میں ذہنی علامتیں جتنی اہم اور نمایاں ہیں، وہ اہم اور نمایاں حیثیت دوسرے اعضاء کی علامتوں کو حاصل نہیں" چلاتا ہے، نہایت دردناک لہجے میں کراہتا ہے۔ چڑچڑا۔ "چڑچڑا پن اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بعض اوقات نہایت اہمیت وخصوصیت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ درد کے مارے مریض پاگل سا ہو جاتا ہے۔ ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے۔ مریضہ طور اطوار وسلیقہ کھو بیٹھتی ہے اور حواس باختہ ہو جاتی ہے۔ اس کی سنجیدگی، خندہ پیشانی، فراخدلی، متانت مٹ جاتی ہے۔ اسے دوسروں کے جذبہ کا احترام نہیں رہتا۔ دوسروں کے احساس کی پرواکیے بغیر یونہی بے مطلب لڑائی جھگڑا مول لے بیٹھتی ہے۔

جب آپ یہاں سے جا کر علاج شروع کریں اور آپ کو درد میں مبتلا کسی ایسی مریضہ کو دیکھنے کیلئے جانا پڑے جو درد اور تکلیف کی وجہ سے تڑپ رہی ہو۔ اگر وہ آپ سے کہہ دے۔ "او ڈاکٹر! چلے جاؤ۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔" تو آپ کو حیران اور ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے برعکس، عام طور پر وہ نہایت شریف عورت تھی۔ اس خوفناک درد نے جس میں وہ مبتلا ہے اسے چڑچڑا بنا دیا ہے۔ اس کا یہ پاگل پن اور ذکاوت حس درد کی شدت کی وجہ سے ہے اور یہ ذہنی علامتوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ اپنے مزاج وطبیعت پر کنٹرول رکھنے کی نااہلیت۔ اس کی طبیعت میں خلاف معمول غصہ آتا ہے، آپ بچے کو لیں۔ وہ جھنجھلاتا ہے، کراہتا ہے، چیختا ہے۔ ہر بات کے لیے ضد کرتا ہے۔ وہ ہر منٹ نئی سے نئی چیز کے لیے فرمائش کرتا ہے اور جب اسے وہ چیز مل جاتی ہے تو وہ اسے ٹھکرا دیتا ہے اور کسی دوسری چیز کا مطالبہ پیش کر دیتا ہے۔ یہ چیز خواہ کھانے کی ہو، یا کھلونا ہو۔ جب اسے ملتی ہے تو وہ اسے پھینک دیتا ہے۔ کمرے سے باہر پھینک دیتا ہے۔ بچہ نرس کے منہ پر تھپڑ مارتا ہے۔ کوئی نہ کوئی فرمائش کرتا ہے۔ جب وہ چیز ملتی ہے تو اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ اس کے باوجود بھی مطالبہ وفرمائش جاری رہتی ہے۔ شوخ چنچل۔

بعض اوقات یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چہل قدمی سے درد اور تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ خاص کر بچوں کی حالت میں۔ بچے گود میں لے کر ادھر ادھر گھمایا پھرایا جائے تو بظاہر درد کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ ہر وقت گود میں گھومتے پھرتے رہنا پسند کرتا ہے۔ پیٹ اور انتڑیوں کے درد کی حالت میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ کان کے درد اور شام کو آنے والے بخاروں میں بھی یہی حالت صحیح ہے۔ کان کے درد اور شام کو آنے والے بخاروں میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ ٹھنڈ لگنے سے آئی عام حالتوں اور دانت نکلنے کے دنوں کی تکلیفوں میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ بچے کو گود میں اٹھا کر گھمانا ہی پڑتا ہے۔ نرس کو مجبوراً ہر وقت بچے کو گود میں اٹھائے اٹھائے گھومنا پڑتا ہے۔ آپ دوسرے گھر والوں کی بے چینی اور شوخی پر توجہ دیں۔ بچہ دو تین بار کمرے میں نرس کے ساتھ ادھر ادھر جاتا آتا ہے۔ پھر ماں کے پاس جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی کمرے کے دو تین چکر لگاتا ہے اور پھر وہ ابا کے پاس جانا چاہتا ہے۔ اس طرح وہ ہر چند منٹ کے بعد تبدیلی کرتا رہتا ہے۔ کسی حالت میں بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ جیسے اسے چین حاصل نہ ہو رہا ہو۔ جب کان میں گولی لگنے کی طرح کا

شدید درد ہوتا ہے تو وہ یکا یک چیخ مارتا ہے۔ بار بار ہاتھ کان پر رکھتا ہے۔ درد کی وجہ سے اسے نہایت کرخت لہجہ میں چیخنا پڑتا ہے۔ بالغ درد کی شدت کی وجہ سے سو نہیں سکتے۔ انہیں درد کی حالت میں ہمیشہ ہی گھومنے سے آرام نہیں ملتا مگر بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اسے گھومنا ہی پڑتا ہے۔ وہ چین سے بیٹھ نہیں سکتا۔ اسی طرح کیموميلا کا مریض بستر میں کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور ایک سیکنڈ کے لیے بھی سکون نہیں ملتا۔ اس حالت میں بھی چڑ چڑا پن موجود رہتا ہے۔ کیونکہ درد کی وجہ سے اس میں شدید جوش آتا ہے۔ اسے درد پر غصہ آتا ہے۔ درد کی وجہ سے چڑ چڑا پن آتا ہے۔ وہ درد کی وجہ سے بددعائیں دینے لگتا ہے۔ درد اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بولنے سے نفرت، دانت کاٹتا ہے۔ درد کی غیر حاضری میں مریضہ متواتر بیٹھی رہتی ہے اور غور کرتی رہتی ہے۔

کیموميلا میں درد کی غیر حاضری کے وقت اداسی، غمگینی اور ذہنی ایذا پائی جاتی ہے۔ تب کیموميلا کا مریض بیٹھ جاتا ہے اور غور کرتا ہے جیسے وہ اپنے اندر کچھ ٹٹول رہا ہے۔ آپ اسے ایک لفظ بولنے کی بھی ترغیب نہیں دے سکتے۔ غمگینی۔ کیموملا کے بچے کو آپ ہاتھ سے چھو نہیں سکتے۔ وہ حسب منشا کام کرتا ہے۔ بدلنا چاہتا ہے، ہر گھڑی کوئی نہ کوئی نئی حرکت کرتا ہے۔ بچے اور بالغ بڑی کرختگی سے کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔ ان کی بات کاٹنے اور غصہ سے آئی تکلیفیں۔ غصہ کی وجہ سے تشنج آجاتا ہے۔ اگر بچے کو کالی کھانسی کی تکلیف ہو تو اسے غصہ آنے سے تشنجی کھانسی آنے لگے گی۔ اسے کھانسی کے دورے ہونے لگیں گے۔ وہ جوش اور غصہ میں ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور اس کے بعد کھانسی آنے لگتی ہے۔ "تنگ مزاج، جھگڑالو، زود رنج، جلد ہی غصہ میں آجائے۔ یونہی چڑ جائے۔ جذبات کے مجروح ہونے کے بداثرات۔" یہ ہے کیموميلا کی ذہنی حالت اور جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے۔ یہ ذہنی حالت ان سب جگہ ملے گی جہاں کہ سوزش موجود ہو۔ ایسی جگہ کیموميلا کام کرتا ہے۔ نمونیہ میں، برانکائیٹس میں، حلق کے ورم میں، کان کے ورم میں، سرخباد ے میں اور سر کے دردوں میں اور بخاروں میں کیموميلا کام کرتا ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا ذہنی حالت موجود ہو اور دوسری علامتیں خصوصیت سے موجود ہوں۔

کیموميلا کے سر درد کی اکثر عورتوں و مردوں میں پائے جاتے ہیں۔ گھبرائے ہوئے۔ جن پر کام کا زبردست بار پڑا ہے اور بہت زیادہ تھکے ماندے، بے چین، جوشیلی عورتیں جنہیں درد کی تکلیف ہو۔ معمولی سا سر درد بھی بڑی بھاری چیز بن جاتی ہے۔ ٹیکن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح کے درد۔ پھٹنے کی طرح کے درد۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد جب مریض درد یا تکلیف کے بارے میں سوچتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سر درد شام کو بڑھ جاتے ہیں۔ بعض شکایتیں خصوصیت سے رات کے 9 بجے بڑھتی ہیں۔ بعض اوقات صبح 9 بجے بڑھتی ہیں اور بعض اوقات 9 بجے رات کو۔ بخار میں صبح 9 بجے اضافہ ہوتا ہے۔ درد شام کو خصوصاً رات کو 9 بجے بڑھتا ہے۔ سر میں اور کنپٹیوں میں چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ کنپٹیوں میں جگہ بدلنے والا درد۔ سر میں درد جو اس طرف توجہ جاتے ہی بڑھ جاتا ہے اور اگر توجہ بدل جائے یا کسی کام میں مصروف ہو جائے تو درد گھٹ جاتا ہے۔ یا یوں کہیے درد کسی کام میں مصروف ہو جانے کے لیے مجبور کرتا ہے یا کوئی اور کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ سر میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ چہرے میں، دانتوں میں، کانوں میں

اور سر کے پہلوؤں میں شدید درد اعصاب۔ منہ کے اندر کے درد ٹھنڈک سے گھٹتے ہیں۔ کان اور سر کے پہلوؤں کا درد حرارت سے گھٹتا ہے۔ کان درد حرارت سے گھٹتا ہے۔

آنکھوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ آنکھوں کی سوزش اور خون نکلے۔ نوزائیدہ بچے کی آنکھوں سے خون ملی رطوبت ٹپکتی ہے۔ کیموملیا صرف اسی حالت میں فائدہ کرے گا جبکہ مزاج کا چڑچڑا پن موجود ہو۔ چپ چپی رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہو پیلی رطوبت، آنکھ سے پیپ سی رطوبت نکلتی ہے۔ آنکھ کے انڈے میں زبردست دباؤ۔ آنسو، زکام اور چھینکیں آئیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ سر درد، چڑچڑا پن۔ ان سب شکایتوں کے ساتھ ایک اور علامت ہوتی ہے۔ "چہرہ سرخ، گرم ایک طرف سے، دوسرا رخ زرد۔" دوائی کے سارے حلیے کی طرح سننے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ کانوں میں گرج، گھنٹیاں بجیں اور گانے کی آواز آئے۔ کانوں میں چبھن کے ساتھ درد، جو حرارت سے گھٹتا ہے۔ دباؤ کے ساتھ سر درد۔ آپ ننھے بچے کو دیکھیں گے کہ جب بھی کانوں میں درد اٹھتا ہے، وہ بار بار کان پر رکھتا ہے اور دردناک لہجہ میں کراہتا ہے، سسکتا ہے اور چیخ مارتا ہے۔ کان میں سخت درد ہوتا ہے۔ اگر بچہ کافی بڑا ہو اور اپنی تکلیف بیان کر سکتا ہو تو وہ بتائے گا کہ کان میں گرمی محسوس ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے جیسے کان بند کر دیا گیا ہے یا بند ہے۔ بالغ، عصبی مزاج اور ذکی الحس و نازک مزاج عورتیں کانوں کو اچھی طرح لپیٹے بغیر ہوا میں سواری نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ کان ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ جبکہ جسم کے دوسرے اعضاء ہوا سے اتنا نہیں گھبراتے۔ آپ کو ایسے مریض بھی ملیں گے جو گردن پر ہوا کا لگنا برداشت نہیں کر سکتے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ملیں گے جو کندھوں کو با احتیاط ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ کیموملیا کا مریض کانوں کو احتیاط سے ڈھانپ کر رکھتا ہے۔ سارا جسم ہی ہوا اور سردی سے گھبراتا ہے اور کافی کپڑا اوڑھنا چاہتا ہے۔

چھینکیں آتی ہیں اور پانی سی پتلی رطوبت والا زکام۔ چہرے کا ایک حصہ گرم اور عموماً اس کے ساتھ سر اور جبڑوں میں درد۔ بہتا ہوا زکام جس میں لیس دار و چپ چپی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سونگھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ جب تک زکام ہے سونگھنے کی قوت بھی زائل رہتی ہے۔

چہرے میں درد جیسے چھید ہو رہا ہے۔ بعض اوقات دانت اور بیرونی چہرہ بھی اس سے ماؤف ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ اگر کسی نازک مزاج عورت کو کسی بات پر غصہ آیا ہو، یا وہ اپنے نوکر کی کسی حرکت پر برہم ہوئی ہو تو اسے اپنے کمرے میں پہنچتے پہنچتے اس ذہنی ایذا کی وجہ سے، جوش اور غصہ کی وجہ سے درد اعصاب کی شکایت ہو جائے گی۔ اگر درد بیرونی وات ناڑیوں (سوداوی رگوں) میں ہو تو اسے حرارت سے تسکین ملے گی۔ لیکن اگر درد کا اثر دانتوں پر ہوا ہو تو پھر ٹھنڈک سے آرام ملے گا۔ چہرے میں گرمی کا احساس اور باقی جسم سرد۔ کھانا کھانے یا پانی پینے کے بعد چہرے پر پسینہ آ جاتا ہے۔ "بعض سر اور سر کے بالوں والے حصہ پر پسینہ آنا اس دوائی کی معمولی خوبی ہے۔" "بعض حالتوں میں کیموملیا کی یہ علامتیں چیچک یا لال بخار میں نمودار ہوتی ہیں۔ سر پر پسینہ، چہرے کا ایک حصہ سرخ۔" "ایک گال متورم" یعنی سوزش کا حملہ سرخی بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آخر رنگت ارغوانی بن جاتی ہے۔ سرخ بادہ بن جاتا ہے اور مذکورہ بالا ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ چہرے گرم اور ایک گال سرخ۔ چہرے میں جلن۔ درد اعصاب اگر منہ میں کوئی گرم چیز چلی

جائے تو دانتوں میں فوراً ہی درد ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس سے دانتوں کی جڑوں میں جلن اور چبھن ہونے لگتی ہے۔ پھاڑنے کی طرح کے، چبھن کے ساتھ، ڈنک لگنے کی طرح کے درد جو بولنے سے اور کھلی ہوا میں، گرم کمرے میں، بستر کی حرارت سے اور ایسی حرکتوں سے جن کی وجہ سے بدن گرم ہوتا ہے۔ دانت درد بڑھتا ہے۔ منہ میں سرد پانی رکھنے سے درد گھٹتا ہے۔ دانت درد جو دن میں قطعاً غیر حاضر رہتا ہے اور جونہی رات کو بستر میں مریض گرم ہوتا ہے گولی لگنے کی طرح، پھاڑنے کی طرح کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ چڑچڑاپن، درد برداشت کرنے کی غیر صلاحیت مذکورہ بالا ذہنی حالتیں اور سر گرم ہو تو سمجھ لیجئے یہ کیموسیلا کا دانت درد ہے۔ ''مسوڑھوں کی سوزش اور ورم۔ مسوڑھوں میں ناسور بننے کا اندیشہ۔ گرم کمرے میں آنے سے دانت درد ہونے لگے۔ جبکہ سرد ہوا میں جانے سے گھٹتا ہو۔ ''اس قسم کا دانت درد سردی لگنے سے، گرم سرد ہوا سے پیدا ہوتا ہے اور پھر ٹھنڈک لگنے سے ہی گھٹ بھی جاتا ہے۔ ''ٹھنڈی ہوا لگنے سے آیا ہوا دانت درد جو ٹھنڈی چیزیں کھانے سے گھٹے، آدھی رات کے بعد بڑھے۔'' کیموسیلا کی بیشتر تکلیفیں جو شام کو یا رات کو آئیں عموماً آدھی رات سے پہلے یا اس کے آس پاس گھٹ جاتی ہیں۔ آدھی رات سے لے کر صبح تک کیموسیلا کی ساری شکایتیں غائب رہتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی تکلیفیں دن میں بھی گم رہتی ہیں۔ اس کی تکلیفیں عموماً رات کے پہلے حصہ میں بڑھتی ہیں اور دانت جیسے بہت لمبے ہو گئے ہوں۔ مسوڑھے متورم۔

کیموسیلا کا مریض بچہ عموماً ٹھنڈے پانی کا گلاس مسوڑھوں سے لگائے رکھتا ہے۔ اس کے مسوڑھے متورم ہوتے ہیں۔ ان میں درد ہوتا ہے۔ نکلنے والا دانت ہی اس تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ بظاہر منہ میں سرد چیز رکھنا پسند کرتا ہے۔ لیکن جب بچہ چھوٹا ہو اور وہ منہ میں پانی لینے کی بات نہ سوچ سکتا ہو تو گلاس کے ٹھنڈے سرے سے ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔ منہ سے گندی بو آئے۔

''بھوک کی کمی، ٹھنڈے پانی کے لیے زبردست پیاس، ترش چیزیں کھانے کی زبردست خواہش۔ نا ختم ہونے والی پیاس۔ قہوہ پینے سے، گرم چیزوں سے شوربے سے اور کھانے کی پتلی چیزوں سے نفرت۔'' قہوے سے نفرت عجیب بات ہے۔ جہاں تک جسم کی ذکاوت حس کا تعلق ہے، کیموسیلا اور کافی یکساں ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے مصلح ہیں۔ نرسیں مریضوں کو دیکھ بھال کرتے رہنے کے لیے رات کو جاگنے کی غرض سے قہوہ پیتی ہیں۔ جو لوگ کاروبار سے تھک جاتے ہیں اور زیادہ محنت کرتے ہیں وہ بھی قہوہ بکثرت پیتے ہیں۔ پیاس اور درد کی وجہ سے گرم۔ ''جب درد آتا ہے خواہ جسم کے کسی بھی حصہ میں آئے، مریضہ گرم ہو جاتی ہے اور بعض وقت اسے درحقیقت حرارت ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ خصوصاً ایک رخ۔ سر گرم، انتہائی چڑچڑاپن۔

کیموسیلا میں قے بھی بہت پائی جاتی ہے۔ خالی ڈکاریں جن سے گندھک ملی، ہائیڈروجن کی بو آئے۔ کیموسیلا میں سخت ڈکاریں آتی ہیں۔ قے کرنے کے لیے سخت کوشش کرتا ہے۔ یہ حالت آپ اس وقت دیکھ سکتے ہیں جب کسی ڈاکٹر نے اپنے مریض کو بڑی مقدار میں مارفین کھلا دیا ہو۔ مجھے امید ہے آپ اس طرح کی بڑی مقدار ہرگز نہیں دے سکتے۔ آپ کو ایسا مریض خود پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو ایسے مریض یوں ہی جلدی جلدی دیکھنے کو ملتے رہیں گے۔ آپ کسی ایسے قصبے میں چلے جائیں جہاں کوئی

ایلو پیتھک معالج کام کرتا ہو اور وہ کسی ایسے نازک مزاج، ذکی الحس مریض کو مارفین بڑی مقدار میں دے بیٹھا ہو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مریض کا درد عارضی طور پر بند ہو جائے گا۔ مگر بعد میں اسے خوفناک ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ ڈکاریں آتی ہیں۔ قے آتی ہے۔ متلی اور ڈکاریں برابر آتی رہتی ہیں۔ مگر قے میں کچھ بھی نہیں نکلتا۔ کیمومیلا اس کو روک دے گا۔ پہلی ہی خوراک دینے کے بعد چند منٹ کے اندر اندر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ مریض کو ایسی دوائی کی ضرورت تھی۔ یہ مارفین کی پیدا کردہ قے کو فوراً روک دیتا ہے۔ اگر مارفین کا اثر چلے جانے کے بعد قے آنے لگی ہو تو وہ بھی اس سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

پیٹ درد خصوصاً چھوٹے بچوں کا۔ پیٹ درد۔ پیٹ اور معدے میں درد۔ بچہ درد کی شدت سے دوہرا ہو جاتا ہے۔ چیختا ہے اور ٹھوکریں مارتا ہے۔ چاہتا ہے اسے گود میں اٹھائے اٹھائے گھوما جائے۔ انتہائی چڑ چڑا۔ تکلیف شام کو بڑھتی ہے۔ چہرے کا ایک رخ سرخ، دوسرا زرد۔ طرح طرح کی چیزیں مانگتا ہے اور جب اسے وہ چیزیں ملتی ہیں تو وہ انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔ اس طرح کیمومیلا کے درد والے مریض کا حلیہ پورا ہو جاتا ہے۔ یہ درد پیٹ میں اپھارہ ہونے سے ہوتا ہے۔ یہ درد صرف ایک ہی منٹ رہتا ہے۔ پہلے تشنج نمودار ہوتا ہے۔ بظاہر ہی تشنج ہے۔ بائی کا درد جن بالغوں نے اس قسم کے درد کا احساس کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اس میں کٹن ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے اور مروڑ ہوتا ہے۔ مروڑ کے ساتھ درد۔ در حقیقت اسی قسم کے دردوں کو تشنج کا درد کہا جاتا ہے۔ انتڑیوں میں اینٹھن۔ مروڑ کے ساتھ درد۔ بعض اوقات یہ مروڑ اس طرح اٹھتا ہے کہ جیسے ابھی پاخانہ ہونے والا ہے۔ پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات سینکنے سے آرام ملتا ہے۔ "پیشاب کرتے وقت پیٹ درد ہوتا ہے۔" یہ غیر معمولی علامت ہے۔ "صبح کے وقت مروڑ، پیٹ پھول جاتا ہے۔"

کیمومیلا کا مخصوص دست گھاس کی طرح سبز ہوتا ہے۔ یا پھینٹے ہوئے انڈے کی طرح یا ان دونوں کی طرح زرد اور سفید۔ آنوں ملی ہوئی یہ آنوں بھی گھاس جیسی سبز ہوتی ہے۔ کٹے ہوئے پالک کی طرح، سبزی مائل چکنا دست، سبزی مائل پانی سا۔ جو بچے اتنے بڑے تھے کہ اپنی حالت بیان کر سکیں، انہوں نے بتایا ہے کہ جب پاخانہ خارج ہوتا ہے تو وہ گرم محسوس ہوتا ہے۔ اس سے گندھک ملی ہائیڈروجن کی سی بو آتی ہے۔ فضلہ بکثرت نکلتا ہے، کم آتا ہے، پیچش کی طرح زور لگانا پڑتا ہے۔ پانی سے پتلے دست۔ ہر روز چھ سے آٹھ تک دست آئیں۔ آنوں والے دست، سبز پانی سے پتلے دست۔ "زردی مائل بھورا پاخانہ" "قبض، پاخانہ خارج کرنے کے لیے زور نہ لگا سکے۔ مقعد میں لقوے کی سی حالت۔ مقعد کی کا بلی، مقعد کا منہ پھولا ہوا، متورم اور سرخ۔

ایسی عورت جس کا میں ابھی حلیہ بیان کر چکا ہوں یعنی نازک مزاج، حساس طبیعت، زود رنج، ذرا سے درد سے بے حال ہو جاتی ہے۔ حیض کے وقت بہت سی تکلیفوں کا شکار بن جاتی ہے۔ حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے۔ چھچھڑے دار، بدبودار، بچے دانی میں مروڑ کے ساتھ درد جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہو۔ مروڑ، اینٹھن۔ یہ سب تکلیفیں حرارت سے گھٹتی ہیں۔ "درد برداشت نہ کر سکے۔" ہر ذرا سے درد اور تکلیف میں بے حال ہو جائے۔ پیچھے بتائی ہوئی ذہنی علامتیں "چڑ چڑا پن، زود رنج" وغیرہ سب حیض کے دنوں میں نمودار ہوتی ہیں۔

خواہ کثرت حیض ہو یا درد کے ساتھ ماہواری آئے۔ دونوں حالتوں میں خون بڑی مقدار میں آتا ہے۔ رنگت سیاہ اور چھیچھڑے دار ہوتا ہے۔ اگر ماہواری درد کے ساتھ آئی ہو اور اس کے بعد غصہ آئے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں بچے دانی میں سخت اینٹھن ہوئی ہے۔ اس سے طبیعت میں جوش آتا ہے جو غصہ لاتا ہے۔ جنسی جوش، جذبات کا ابھار، ذہنی خلل وانتشار وغیرہ کی وجہ سے اس عورت کو بھی ماہواری کے دنوں میں تشنج آ جاتا ہے جو عموماً اس کی عادی نہیں ہوتی۔ معلوم یہی ہوتا ہے جیسے اسے سردی لگی ہو۔ یہ اس قلت حیض میں بہت مفید ہے جس میں جھلیاں خارج ہوا کرتی ہیں۔ یہ حالت غالباً پہلی ماہواری سے چلی آ رہی ہے۔ ہر ماہواری میں اسی قسم کی جھلیاں نکلتی ہیں۔ ان کے ساتھ دردزہ کی طرح کا سخت درد ہوتا ہے۔ اکثر چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ کیموملا عارضی طور پر اس شکایت کو کم کر دے گا۔ یہ اس تکلیف والی عورت کی، مخصوص جسمانی بناوٹ کے مطابق دوائی نہیں ہے جو ان چھیچھڑوں اور جھلیوں کو بننے سے روک دے اور انہیں صاف کر دے یہ کام سورا نامی زہر کی مصلح دوائیاں کرتی ہیں۔ کیموملا محض وقتی طور پر دورے کی شدت کو گھٹا دے گا۔ جبکہ ذہنی چڑچڑا پن موجود ہو اور دوسری علامتیں بھی موافق ہوں۔ حرارت کی ہی حالت میں گرمی سے آرام ملتا ہے۔ مروڑ اور اینٹھن جیسے کسی نے مٹھی بھرلی ہو۔ لیکوریا جس میں زرد اور جلن پیدا کرنے والی رطوبت نکلے۔ کثرت حیض۔ خون کی رنگت گہری تقریباً سیاہ۔ چھیچھڑے دار، درد کے ساتھ جو کمر سے آگے کو آئے۔ غشی کے دورے۔ رنگ سرد پڑ جاتے ہیں۔ پیاس کی زیادتی۔

حمل کے دنوں میں بھی حاملہ میں کیموملا کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ بے قاعدہ سکڑاؤ نقلی دردزہ۔ دردزہ کا غلط جگہ میں احساس۔ دردزہ کا کمر میں زور۔ نہایت تکلیف دہ سکڑاؤ۔ کٹن، پھاڑنے کی طرح کے درد، جن میں چیخ نکلے۔ انتہائی چڑچڑاپن۔ مریضہ درد کو بددعائیں دے۔ ڈاکٹر کو بددعائیں دے۔ ہر کسی کو بددعا دے۔ ڈاکٹر کو کمرے سے باہر نکال دے نرس کو بھگا دے اور بعد میں پھر بلائے۔ جو چیز دوا سے ٹھکرا دے۔ دردزہ کا جگہ جگہ احساس۔ جیسے کسی نے مٹھی بھرلی ہو۔ مروڑ،

اینٹھن جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچے دانی کے کچھ پٹھے ایک ہی رخ میں سکڑ رہے ہیں اور کچھ دیگر پٹھے دوسرے رخ۔ ان میں ایک رخ اور باقاعدگی نہیں ہوتی۔ بچے دانی میں جو کچھ ہے اسے باہر نکالنے کے لئے ان پٹھوں کے سکڑاؤ میں تعاون ہونا چاہئے۔ یہ باہر نکالنا خواہ بچے کا ہو یا گوشت کے لوتھڑے کا۔ اگر یہی زچہ حمل کے دنوں میں کسی قابل معالج کے زیر علاج رہتی تو وہ ایسی دوائی کا انتخاب کر سکتا جس سے بچے دانی کے سکڑاؤ کی بے قاعدگی دور ہو جاتی۔ یا کم از کم دردزہ کے وقت سے پہلے، وہ انہیں روک دیتا۔ اس حالت میں درد اس قدر شدید نہ ہوتے۔ زچہ کو سکڑاؤ محسوس ہوتا اور بیشتر حالتوں میں کام بغیر درد ہی ہو جاتا ہے۔ آپ ہمیشہ حاملہ کو اس طرح تیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ معالج کو اس طرح کی تیاری کا موقع نہیں دیتی۔ عورتیں اکثر خام خیالی میں مبتلا رہتی ہیں۔ اپنی ہر ترنگ میں کام کرتی ہیں، خاص کر بچہ جننے کے وقت۔ عورت کو حمل کے سارے وقفہ میں زیر علاج رہنا چاہئے اور بعض وقت اس کے لئے زیادہ مدت درکار ہوتی ہے۔ کامیابی کے ساتھ اور موثر علاج کرانے کے لئے عورت کو حمل کے دن اتفاق سے ہی ملتے ہیں۔ کیونکہ ان دنوں میں اس کی اصلی تکلیف جن علامتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی وہ دوسرے وقت شاذ و نادر نمودار ہوتی

ہیں۔ اگر اس کے جسم میں سورا نامی زہر ہے تو ممکن ہے کہ حمل قرار پانے سے پہلے وہ زہریلا مادہ بے ضرر رہا ہو اور اب حمل ٹھہر جانے پر ایسی حالتیں پیدا کرنے کا باعث بن جائے، جواب تک جسم میں پوشیدہ تھیں۔ اس طرح ہومیو پیتھک معالج کو دوران حمل میں عورت کی اصلی تکلیف کا مطالعہ کرنے کا بہترین وقت ملتا ہے اور اسے عورت کو ایسی دوائی تجویز کرنے کا موقع ملتا ہے جو اس کی اصل جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو۔ اس طرح وہ جہاں ان علامتوں کو دور کر دیتا ہے وہاں وہ اسے سہل ولادت کے لئے بھی تیار کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اس عورت کے جسم کی اصل تکلیف کو بھی مٹا دیتا ہے۔ اور ان ایسی بہت سی حالتوں کو بھی دور کر دیتا ہے۔ جو شاید دوسرے وقت نمودار ہی نہ ہو پائیں۔

جس عورت کو ہومیو پیتھی کے متعلق کچھ واقفیت ہے، وہ حمل کے دنوں میں اپنا علاج کرانے کے لئے ہمارے پاس آتی ہے اور ہومیو پیتھک معالج کو اپنی ساری دکھ تکلیف کی تفصیل بتا دیتی ہے جس کی بناء پر اس کا مطالعہ کر کے وہ دوا طے کر لیتا ہے۔ حمل کے دنوں میں جو نئی علامتیں حاصل ہوتی ہیں، انہیں ان عام جسمانی علامتوں سے ملا لیا جائے جو حمل کے بغیر ملا کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی مریض کی علامتیں ہیں اور علاج صرف مریض کا ہوتا ہے، بیماری کا نہیں۔ یہ جسم کی گڑبڑ یا خرابی کی ایک اور شکل ہے۔ بچہ جننے کے وقت، اس کے وقت اور اس کے خاتمہ پر جو علامتیں نمودار ہوتی ہیں وہ سب کیموملا کی ہیں۔ مثلاً سکڑاؤ کی بے قاعدگی۔ "بچے دانی کے منہ کی سختی"۔ "بچہ جننے کے بعد کے درد۔ ان دردوں میں بھی مذکورہ بالا قسم کی ذہنی علامتیں اور درد برداشت نہ کرنے کی سکت بدستور پائی جاتی ہے۔" بچہ جننے کے بعد کا اخراج خون" ماں جب بھی بچے کو چھاتی سے دودھ پلاتی ہے، بچے دانی میں اینٹھن ہوتی ہے۔ کمر میں مروڑ اٹھتا ہے۔ ان میں سے ایک کو یا دونوں کو کیموملا دور کر دیتا ہے۔ اس حالت کو دور کرنے کے لئے آپ کے پاس قابل اعتبار دو اہم دوائیاں ہیں یعنی جب بھی بچے کو دودھ دیا جائے تو پیٹ میں یا بچے دانی میں درد ہوتا ہے۔ ایک کیموملا اور دوسری پلساٹیلا۔ یقینی طور پر دونوں کی ذہنی علامتیں الگ الگ ہیں اور ان کا حلقہ اثر بھی الگ ہے۔ ایک کی تاثیر ہلکی اور نرم ہے اور ایک کا مزاج ترنگی اور وہمی ہے اور دوسرے میں زود رنج اور چڑچڑا پن پایا جاتا ہے۔ دونوں میں ہی درد برداشت کرنے کی انتہائی عصبیت ہوتی ہے مگر ان دونوں میں بھی کیموملا، پلساٹیلا کی نسبت زیادہ حساس ہوتا ہے۔

کیموملا میں چھاتیوں کے غدود کی سوزش بھی پائی جاتی ہے۔ مگر آپ محض اسی بنا پر کیموملا تجویز نہیں کر سکتے۔ تاوقتیکہ اس کی دوسری علامتیں بھی موجود نہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ کیموملا کے مریض کو فوراً ہی پہچان لیں گے۔ عورت کو تشنج آ جاتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے سے تھوڑی دیر پہلے خاوند بڑی ناراضگی کے ساتھ کمرے میں آتا ہے اور بیوی کو شائستگی اور تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیتا ہے۔ مگر وہ اس مشورے سے برہم ہو اٹھتی ہے اور تشنج آ جاتا ہے۔ ڈاکٹر نے ابھی پیٹھ ہی موڑی تھی کہ اسے فوراً خیال آتا ہے۔ "اوہ! میں نے اس عورت کو کیموملا دینے کی بات کیوں نہ سوچی؟ اگر میں نے اسے کیموملا دیا ہوتا تو میں یہ تشنج روک دیتا۔"

کیموملا کی ایک ہی خوراک کھانے کے بعد وہ نہایت سنجیدہ ہو جاتی ہے اور عموماً سو بھی جاتی ہے۔

دم کشی کے بہت سے دورے۔ تنگی سانس۔ نرخرے کی سوزش وغیرہ اس میں پائی جاتی ہے۔ کیموملا کی

کھانسی میں بہت سی اہم باتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ کھانسی نہایت سخت، خشک اور سارے جسم کو ہلا دینے والی ہوتی ہے۔ بچہ رات کو سو جاتا ہے۔ کھانستا ہے مگر جاگتا نہیں۔ سوتے سوتے کھانستا رہتا ہے۔ اسے قدرے حرارت ہو جاتی ہے۔ سردی لگ جاتی ہے اور چہرے کا ایک رخ سرخ ہو جاتا ہے۔ جاگنے پر وہ چڑچڑا ہوتا ہے۔ بچے کو جب زکام اور کھانسی ہو جاتی ہے اور جب نرخرے و سانس کی بڑی نالی میں کوئی گڑبڑ ہو جاتی ہے تو بچے کو غصہ آتا ہے۔ اگر اسے خوش نہ کیا جائے اور وہ ناراض رہے تو اسے سخت کھانسی کا دورہ ہوتا ہے۔ وہ کھانستا ہے اور قے کرتا ہے۔ غصہ کی وجہ سے کھانسی کے دورے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے جب سردی زکام اور کھانسی ہو جائے اور اس حالت میں اگر بچے کو غصہ بھی آئے تو اسے تشنج آ جاتا ہے۔ کھانسی کی تکلیف نرخرے اور چھاتی کی تکلیف، عموماً رات کو بڑھتی ہے۔ بخار کی حرارت بھی عموماً رات کو بڑھتی ہے جبکہ کیموميلا کا مخصوص زکام، کیموميلا کی مخصوص کھانسی اور کیموميلا کی مخصوص چھاتی کی تکلیف موجود ہو۔ کیموميلا کی بیشتر تکلیفیں عموماً آدھی رات کے بعد گھٹ جاتی ہیں۔ رات کے 9 بجے سے آدھی رات تک ان کا زور رہتا ہے۔ "خشک کھانسی، جو سوتے وقت جاری رہے۔ بستر میں گرم ہونے سے کھانسی گھٹ جاتی ہے۔ کالی کھانسی میں کیموميلا عام دوائی ہے۔ جبکہ بچہ گود میں سوار ہو کر متواتر گھومنا چاہے اور دایہ یا ماں کو ہر وقت مصروف رکھے۔ وہ کھانستا ہے، دم گھٹتا ہے، قے کرتا ہے، انتہائی چڑچڑا، بے چینی، طرح طرح کی چیزیں مانگے اور سوتے سوتے کھانسے۔

اب آپ چھاتی کی علامتیں آسانی سے پہچان سکتے ہیں۔ وہ ذہنی علامتوں، چڑچڑاپن اور کھانسی کے ساتھ چلتی ہیں۔ چھاتی کی کھانسی، نرخرے اور زکام کی کھانسی سے شاذ و نادر ہی الگ ہوتی ہے۔ کیموميلا میں ایک ہی طرح کی کھانسی ہوتی ہے۔ سوتے سوتے کھانسی بڑھتی ہے۔ بیشتر تکلیفوں میں بخار، زکام، نئی تکلیفیں جھٹ پٹ حملے اور ہاتھ پاؤں کی جلن پائی جاتی ہے۔ اعضاء میں چبھن کے ساتھ درد، پٹھوں میں اینٹھن، اعضاء سو جاتے ہیں۔ اعضاء میں درد کے ساتھ یا دوسرے حصوں میں بھی خصوصاً ہاتھ پاؤں میں بے حسی یا درد کے ساتھ ہو جیسے وہ جگہ مردہ ہو گئی ہے۔ درد والی جگہ بے حس ہو جاتی ہے اور بعض وقت جلد قطعاً بے حس ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود لمبی رگوں میں اور ہاتھ پاؤں میں نہایت شدید درد ہوتا ہے اور مریض حسب معمول اس درد سے بھی نالاں ہو جاتا ہے۔ درد کی وجہ سے انتہائی گھبراہٹ۔ مگر درد اپنے بعد درد والی جگہ کو بے حس بنا جاتے ہیں۔ پرانی کتابوں میں اس کو مفلوج بنانے والا درد کہا گیا ہے۔ ہاتھ پیروں کی اینٹھن، سارے جسم کی اینٹھن، تشنج، ٹانگوں اور پنڈلیوں میں اینٹھن، سخت سردی لگنے کے بعد پیروں میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ رات کو تلوؤں میں جلن، پیر چادر سے باہر نکالنے پڑیں۔ مقررہ طریقہ پر علاج کرنے والے جب بھی تلوے جلنے اور چادر سے باہر پیر نکالنے کی شکایت سنتے ہیں تو سلفر ہی تجویز کرتے ہیں مگر اس کے باوجود ایسی دوائیوں کی فہرست بڑی لمبی ہے جن میں پیروں کی اس طرح کی جلن پائی جاتی ہے۔ تلوے جلتے ہیں اور ان سب میں مریض پیر چادر سے باہر نکالتا ہے تاکہ وہ ٹھنڈے رہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان سب کو ہی سلفر کیوں دیا جائے۔

رات کو اور اکثر اوقات آدھی رات سے پہلے آنے والے دردوں میں ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ

درد اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ مریض آرام سے بیٹھ نہیں سکتا۔ لیٹ نہیں سکتا۔ جب بچے کو درد ہوتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے گھمایا جائے۔ اس سے اسے راحت ملتی ہے۔ جب کسی بالغ کو رات کو بستر میں پڑے پڑے اس قسم کا درد ہو جائے تو وہ فرش پر ادھر ادھر چکر لگاتا ہے۔ بے حس بنانے والے درد۔ حرارت سے درد گھٹے۔ درد کی وجہ سے مریض کو رات کے وقت بستر چھوڑ دینا پڑے اور ادھر ادھر ٹہلنا پڑے۔ ہاتھ پیروں میں پھڑکن۔ کھنچاؤ، انتہائی چڑچڑاپن۔ کیموميلا کا مریض رات کو سو نہیں سکتا۔ اگرچہ بیلاڈونا کی طرح نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ سو نہیں سکتا۔ اگر اسے دن میں سہولت ملے تو وہ سونا چاہتا ہے۔ مگر جوں ہی سونے کا وقت آتا ہے تو وہ جاگتا ہی رہتا ہے۔ رات کو بے خوابی اور بے چینی۔ خصوصاً پہلے حصہ میں۔ بعض وقت کیموميلا کے مریض کو طرح طرح کی شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ اسے رات کے پہلے حصہ میں سخت جوش آتا ہے۔ وہ سونے کے لئے زبردست کوشش کرتا ہے اور جب نیند آتی ہے تو بدن میں جھٹکے آتے ہیں۔ پھڑکن ہوتی ہے خوفناک خواب آتے ہیں اور بے شمار تکلیفیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ فکر کے خواب، خوفناک چیزیں مثلاً بھوت پریت دکھائی دیں۔ چونکتا ہے، مہلک حادثوں کے خواب، سونے کی کوشش میں دماغی طور پر ہارا تھکا۔ درحقیقت تھکا ماندہ۔

چیلیڈونیم CHELIDONIUM

چیلیڈونیم عموماً نئی بیماریوں میں ہی کام آتا ہے حالانکہ یہ چند پرانی بیماریوں میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ جسم میں بہت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی نہیں ہے۔ اس کی عام حالت برائی اونیا کے مشابہ ہے۔ یعنی جہاں تک اثر کی گہرائی اور اثر کے وقفہ کا تعلق ہے۔ یہ برائی اونیا کے مانند ہے۔ عام طور پر یہ انتڑیوں اور معدے کے نزلے میں جگر کی نئی اور نیم پرانی حالتوں اور دائیں پھیپھڑے کے نمونیہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً جلد پیلی ہو جاتی ہے اور ان شکایتوں کے سلسلے میں بڑھتے بڑھتے یرقان ہو جاتا ہے۔ نیم پرانا ورم معدہ اور اس کے ساتھ یرقان۔ معدے اور بارہ انگشتی آنت کا نزلہ۔ جگر میں اجتماع خون اور دکھن اور اس کے ساتھ یرقان۔ دائیں پھیپھڑے کا نمونیہ جس میں جگر کی خرابی یا یرقان بھی ہو۔ بظاہر یہ دوائی سارے جسم پر اثر کرتی ہے مگر اس کی تقریباً ہر شکایت میں جگر لازمی طور پر ماؤف رہتا ہے۔ یہ اس حالت کے لئے نہایت مفید ہے۔ جس کو پرانے لوگ اور ڈاکٹر بھی صفراوی حالت کہتے ہیں۔ مریض عموماً صفراوی مزاج ہوتا ہے۔ اسے متلی اور قے کی شکایت رہتی ہے۔ رگیں پھیل جاتی ہیں۔ جلد کی رنگت زردی مائل میلی ہوتی ہے۔

تجربوں میں ذہنی علامتیں نہایت کم دیکھی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ ان سے مریض کی خواہش اور نفرت واضح نہیں ہوئی۔ اس کی سمجھ بوجھ اور عقل کے بارے میں بھی صحیح طور پر حال معلوم نہیں ہوا۔ لہٰذا مزید تجربوں کی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود بھی اسے بارہا آزمایا گیا ہے۔ "غمگینی یا فکر، کسی تکلیف پر بڑبڑاتے رہنا، کڑھتے رہنا، اس کی عام ذہنی کیفیت ہے۔ "فکر کی وجہ سے چین نہیں ملتا۔" مریض فکر کی وجہ سے دن رات پریشان رہتا ہے۔ غمگینی جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہے۔ جیسے کوئی خوفناک بات ہونے والی ہے۔ اس قدر غمگینی کہ وہ سوچتا ہے کہ میں مر جاؤں گا، روتا رہتا ہے، ناامید۔ دماغی کام کرنے اور بولنے سے نفرت۔ اگر

آپ ان دوائیوں پر غور کریں، جو خصوصیت سے جگر پر اثر کرتی ہیں اور جگر کے فعل کو سست بناتی ہیں تو ان کے بیان میں آپ ایک لفظ دیکھیں گے۔ 'اداسی' "دل کی تکلیف کے ساتھ زبردست جوش۔ جگر کی تکلیف کے ساتھ ذہن کی سستی۔ دماغی کام کرنے کی نااہلیت، کند ذہنی، غور و فکر کی نااہلیت۔ سوچ بچار کی نااہلیت۔ نبض کی چال سست۔ جسم کے سارے فعل سست۔ عموماً سارے حواس کے قدرتی فعل میں خلل آ جاتا ہے اور مریض کاہل بن جاتا ہے۔" "جیسے ہر چیز گردش میں ہے۔ چکر آنے لگتا ہے اور جب تک متلی اور بعض اوقات قے نہ آئے یہ تکلیف کم نہیں ہوتی۔ سر میں اتنا چکر آتا ہے کہ قے آنے لگتی ہے۔ کند ذہنی، بے ہوشی اور غشی۔" جگر کی خرابی کے ساتھ یہ ساری علامتیں عام بات ہیں۔

مندرجہ ذیل ذہنی علامتیں کم و بیش جگر کی خرابی کے ساتھ موجود رہتی ہیں۔ ہلکے ہلکے درد، دکھن، درد جیسے جگہ کچل دی گئی ہے۔ جگر چھوا نہ جا سکے۔ جگر کا سارا دایاں حصہ دکھتا ہے۔ جیسے بھرا ہوا ہو۔ یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ اوپر کے رخ دباؤ۔ اس کے ساتھ تنگی سانس۔ نیچے کے رخ دباؤ۔ اس میں معدہ بھی ہمدردی کے طور پر حصہ لیتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی اور قے۔ اس کے بعد دائیں کندھے کے نیچے شدید درد اٹھتا ہے۔" "دائیں کندھے کے نیچے میٹھا میٹھا درد۔ دائیں کندھے کے نیچے گولی لگنے کی طرح کا تیز درد۔" ان کے ساتھ نمونیہ اور پلورسی کی پیچیدگی۔ یہ دوائی نمونیہ اور پلورسی میں فائدہ کرتی ہے۔ یہ جگر کی کئی طرح کی سوزش کو دور کرتی ہے۔ جگہ درد آگے سے پیچھے کی طرف جاتا ہے اور پیٹھ میں محسوس ہوتا ہے۔" "جگہ میں چبھن کے ساتھ درد، جو ساری پیٹھ میں پھیل جائے۔ ساری پیٹھ میں سخت درد کا احساس۔" "بعض مریض ان دردوں کی وضاحت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ گولی لگنے کی طرح، پھاڑنے کی طرح کا تیز درد ہوتا ہے جو دائیں کوکھ سے یا جگر کے دائیں حصہ سے شروع ہو کر پیٹھ تک جاتا ہے۔" "درد جگر جو پیٹھ اور کندھوں تک پہنچے۔ جگر میں تشنج کے ساتھ درد۔ جگر میں دباؤ کے ساتھ درد۔" "سوزش ہو یا ورم، بھرا ہوا ہو یا بڑھا ہوا۔ بیماری نئی ہو یا نیم پرانی۔ یہ دوائی ان سب حالتوں میں کام کرتی ہے۔ دائیں کوکھ دکھتی ہوئی اور دبانے سے درد ہو۔

اس سے صفراوی پتھری کا درد بھی ٹھیک ہوا ہے۔ وہ معالج جو دوائی سے بہترین کام لینا جانتے ہیں، چند منٹ کے اندر ہی صفراوی پتھری کا درد دور کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی دوائیاں ہیں جو ان چھوٹی نالیوں کے چکر دار ریشوں پر اثر کرتی ہیں، یہ انہیں ڈھیلا بنا دیتی ہیں اور سنگریزوں کو درد کے بغیر ہی باہر نکال دیتی ہیں۔ یقیناً صحت کی حالت میں صفرائی تھیلی کے اندر یہ سنگریزے نہیں بنتے مگر اس چھوٹی سی تھیلی دار تھیلی کا منہ کھل جاتا ہے اور اس میں سنگریزے بننے شروع ہو جاتے ہیں اور اس طرح چھوٹی سی نالی کی بلغمی جھلیوں میں خراش ہونے لگتی ہے۔ جب یہ درد گولی کی طرح ہو، چھرا لگنے کی طرح، پھاڑنے کی طرح، بھالا لگنے کی طرح ہو اور ساری پیٹھ میں پھیل جاتا ہے تو چیلیڈونیم لازمی طور پر کام کرے گا۔ جونہی مریض کو چین ملتا ہے وہ کہتا ہے۔ "اوہ! جان بچ گئی، درد گھٹ گیا۔" دوائی نے اس تشنج کو دور کر دیا۔ تھیلی کھلی اور سنگریزہ نکل گیا۔ وہ ہر دوائی جو واضح علامتوں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے صفراوی پتھری کے درد کو دور کر دیتی ہے۔

اگر بستر میں لیٹے ہوئے مریض کو شدید گرمی ہو، وہ انتہائی طور پر ذکی الحس ہو۔ بدن کو چھونے نہ دے، درد کی شدت سے چیخ مارے۔ چہرہ سرخ، سر گرم اور صفراوی پتھری کا درد ہو تو اسے 3 منٹ میں بیلاڈونا

سے راحت مل جائے گی۔ مگر وہ اس دوائی کے مشابہ نہیں ہے۔ نیٹرم سلف اور چند دیگر دوائیوں نے بھی چند ہی منٹوں میں صفراوی پتھری کے درد کو دور کیا ہے جبکہ علامتیں موافق تھیں۔

اب نمونیہ کی بات لیجئے۔ یہ عموماً دائیں پھیپھڑے میں ہوتا ہے یا دائیں طرف سے بائیں طرف کو پھیلتی ہے۔ دائیں طرف کا رجحان نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ مگر بائیں پھیپھڑے کے چھوٹے چھوٹے مقام بھی ماؤف ہوتے ہیں۔ عموماً پھیپھڑے کی بالائی جھلیاں ہی ماؤف ہوتی ہیں۔ لہٰذا وہاں چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ پریکٹس شروع کرتے ہی آپ کو چیلیڈونیم کا مریض ضرور مل جائے گا۔ وہ شدید بخار کے ساتھ بستر میں بیٹھا ملے گا۔ کہنیوں کے سہارے آگے کی طرف جھکا ہوا نہایت خاموش۔ کیونکہ اس دوائی میں بھی برائی اونیا کی طرح حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سارے کے سارے درد حرکت کرنے سے بڑھتے ہیں۔ مریض درد کی وجہ سے بیٹھتا ہے اور جم کر اسی طرح بیٹھا رہتا ہے۔ وہ قطعاً ہل جل نہیں سکتا۔ اگر ہلتا ہے تو چھری لگنے کی طرح ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ اگلے دن آپ دیکھیں گے کہ اس کی جلد زرد ہو چلی ہے۔ اگر آپ شروع میں ہی یہ بات دیکھ لیتے تو آپ اسے چیلیڈونیم دیتے اور اس سے مریض کو راحت مل جاتی اور اسے نمونیہ نہ ہونے پاتا۔ یہ بچوں کی حالت میں غیر معمولی بات نہیں ہے اور بالغوں میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔

برائی اونیا اور چیلیڈونیم میں امتیاز کیجئے۔ ان دونوں میں ہی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ برائی اونیا میں مریض تکلیف والی کروٹ لیٹنا پسند کرتا ہے اور اگر نمونیہ دائیں پھیپھڑے کے بالکل اندرونی حصہ میں ہو تو مریض پیٹھ کے بل لیٹتا ہے۔ چیلیڈونیم میں مریض کو چھونے اور حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

بیلاڈونا میں بھی پلورسی کے ساتھ دائیں پھیپھڑے میں چھید ہونے اور پھاڑنے کی طرح کے انتہائی تکلیف دہ درد ہوتے ہیں۔ مگر بیلاڈونا میں مریض دائیں طرف کو چھونا قطعاً برداشت نہیں کر سکتا، اسے دبا نہیں سکتا۔ اسے لازمی طور پر دوسری کروٹ لیٹنا پڑتا ہے اور وہ حرکت نہیں کر سکتا۔ بستر کا ہلنا جلنا بھی اسے برداشت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ حرکت سے بری طرح گھبراتا ہے۔ میں نے ان تینوں باتوں کا محض اسی لئے ذکر کیا ہے کہ تینوں میں کچھ ملی جلی ہی باتیں ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی یہ قطعاً مختلف ہیں۔

چیلیڈونیم میں کھانسی بھی آتی ہے۔ جبکہ چھاتی کی علامتیں دائیں حصہ میں نمودار ہوتی ہیں اور جبکہ جگر کی تکلیف اس کی مخصوص ذہنی علامتیں اور حرکت سے درد میں شدید اضافہ ہوتا ہے۔ درد حرارت سے کم ہو جاتے ہیں۔ درد معدے تک پہنچ جاتے ہیں اور حرارت سے گھٹتے ہیں۔ ذہنی علامتیں کھانے سے گھٹتی ہیں۔ گرم دودھ اور گرم چیزوں کے لئے رغبت۔ گرم کھانا کھانے سے جگر، معدے اور چھاتی کی تکلیفوں میں کمی ہوتی ہے۔

"صفرا کی قے، ڈکاریں، صفرا کی ڈکاریں، فکر کا دورہ ہونے پر متلی اور قے۔" میں اوپر جن تکلیفوں کا ذکر کر آیا ہوں ان میں ہی درد پایا جاتا ہے۔ یہ درد جب انتہائی شدت اختیار کرتے ہیں تو معدے پر اثر کرتے ہیں اور قے آنے لگتی ہے۔ گرم چیز سے راحت ملتی ہے۔ معدے کی خلا میں بے چینی کا احساس۔ گرم چیز سے راحت ملتی ہے۔ معدے میں متواتر درد جو حرکت کرنے سے بڑھے اور ڈکار آنے

سے گھٹے۔ معدے کی خلا میں گھٹن اور ذکاوت حس۔ "یہ سب تکلیفیں چھونے سے بڑھتی ہیں اور کھانے سے گھٹتی ہیں۔ "معدے میں متواتر درد ہوتا ہے اور کھانا کھانے سے کم ہوتا ہے۔ گھٹن، چبھن کے ساتھ معدے میں درد جو ہاتھ پاؤں پھیلانے سے، بائیں کروٹ لیٹنے سے اور کھانے سے کم ہو۔"

اس میں آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ سوئی گڑنے کی طرح کے درد۔ چند ھ، سفیدی، سوزش۔ "آنکھ میں کھلے جانے کا سا درد، دائیں ابرو پر درد۔ "بیشتر حالتوں میں یہ دوا دائیں آنکھ کو ترجیح دیتی ہے۔

چہرے کی علامتوں میں یرقان ہی وہ اہم ترین علامت ہے جو ظاہر ہوتی ہے اور اس میں جلد کی رنگت میلی ضیائی ہو جاتی ہے۔ "پیلا، میلا، زرد چہرہ۔"

سردرد گرمی سے پیدا ہوتا ہے جو کہ معدے، جگر اور پھیپھڑے کے درد کے برعکس ہے۔ سردرد حرکت سے، حرارت سے، گرم کمرے میں اور گرم چیزیں لگانے سے بڑھتا ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں اندرونی اور عام حالت سے اختلاف ہے۔ کئی طرح کے سردرد ہوتے ہیں۔ وقت مقررہ پر ہونے والے صفرا کے سردرد جن کے ساتھ صفرا کی قے بھی موجود ہو جو گرمی لگنے سے، گرم ہونے سے، حرکت کرنے سے بڑھتی ہے۔ لہٰذا مریض مکمل سکون کے ساتھ اندھیرے کمرے میں لیٹنا پسند کرتا ہے۔ اسے صفرا کی قے کرنے سے راحت ملتی ہے۔ پرانے فیشن کے صفراوی دائمی سردرد۔

صفراوی دست، یرقان کے ساتھ ضیائے، پیلے، مٹی جیسے دست۔ صفرا کے بغیر دست، نہایت ہلکے رنگ کے دست، بچوں کے بالکل سفید دست۔ کبھی دست اور کبھی قبض۔ دونوں باری باری سے ہوں۔ بھورے، سفید، پانی سے، سبز آنوں والے، پتلے، لیس دار، چکنے شوخ زرد یا ضیائے زرد دست۔

آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانستے کھانستے نرخرے میں درد اور دباؤ۔

تنگی سانس اور اس کے ساتھ جگر، نمونیہ اور چھاتی کی تکلیفیں۔ "تنگی سانس، جس میں بار بار کھانسی آئے۔ سانس جلدی جلدی لے۔ فکر جیسے گلا گھٹ جائے گا۔ سانس لینے میں مشکل، دقت، چھاتی پر تناؤ جیسے سانس لینے میں رکاوٹ پڑتی ہو۔ "اس میں بلغمی دمے کے دورے بھی رات کو ہوتے ہیں۔ یہ دورہ ہر بار موسم بدلنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ساری تکلیفیں موسم بدلنے پر بڑھتی ہیں اور نمودار ہوتی ہیں۔ وہ موسمی تبدیلیاں برداشت نہیں کر سکتا۔ خواہ موسم شدت کا گرم ہو یا شدت کا سرد۔ کندھوں، کولہوں اور ہاتھ پیروں میں موسم بدلنے سے گنٹھیا وات کا درد۔

جگر، پھیپھڑوں اور چھاتی کی تکلیفوں کے ساتھ کھانسی کی تکلیف۔ تشنجی کھانسی، پرانی کھانسی شدید، تشنجی اور خشک ہوتی ہے اور دوروں کی شکل میں ہوتی ہے۔ "تشنجی کھانسی جس میں کف نہ نکلے۔" کچھ دیر کھانسنے کے بعد تھوڑی سی کف نکلتی ہے۔ "بار بار کھانسی کے دورے، جس میں گہرا سانس نہ لے سکے۔ ایسی کھانسی جس میں بار بار کھانسنا پڑے اور جس میں معمولی ضیائے رنگ کا کف نکلے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ تھکانے والی کھانسی۔"

"ہاتھ پاؤں اور گنٹھیا وات اور سوداوی رگوں کا درد۔ ہاتھ پاؤں کا عام عصبی درد۔ نہایت سخت درد۔ ہاتھ

پاؤں بھاری اور سخت۔ ہاتھ پاؤں سست، بعد میں مریض قدرے کمزور ہو جاتا ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے اور گردش خون کمزور ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کا استسقاء، انتہائی بے چینی۔ ہاتھ پاؤں کا لرزہ اور پھڑکن۔ تھکان، سستی کاہلی، کام سے جی چرائے۔"

عصبی درد عموماً جسم کے نچلے حصہ کی نسبت سر اور چہرے میں ہوتے ہیں اور عموماً ہاتھ پاؤں میں ہی ہوتے ہیں۔

اس میں تیز بخار کے دورے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ نمونیہ میں سردی کے ساتھ ملتا ہے۔ ورم جگر، اس نے باری کے بخاروں میں بھی آرام کیا ہے۔ جو بعد دوپہر اور شام کو آتے ہیں۔

جلد کی خارش، یرقان، اس نے پرانے سڑے ہوئے گندے زخموں کو بھی آرام پہنچایا ہے۔

چنی نم آرسینی کوسم (Chininum Arsenicosum)

اس کی تکلیفیں رات کو نمودار ہوتی ہیں۔ کھلی ہوا سے تکلیفیں عموماً بڑھتی ہیں۔ خون کی عام کمی میں اضافہ، متورم جگہ سیاہ ہو جاتی ہے۔ حبس، ٹھنڈک برداشت نہیں ہوتی، سردی سے اور سردی لگنے سے عموماً تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ زکام ہونے کار۔ رحجان اور اثر پذیری۔

یہ کمزور جسم والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ سرد مزاج اور سوکھے بدن والے۔ یہ دوا بہت دیر سے بہنے والے زخموں میں، خون کے دیرینہ اخراج میں، پرانے دست میں جبکہ کمزوری نہایت اہم اور نمایاں طور پر موجود ہو، مفید ثابت ہوئی ہے۔ خون کی نالیاں بھری ہوئیں۔ خلاؤں اور تھیلیوں کا استسقاء، سوکھیا مسان، جسمانی محنت مشقت برداشت نہ ہو۔ ذرا سا جوش آنے پر غشی آ جائے۔ اس کا مریض بدن کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ گرم دودھ، چائے یا پانی اور گرم دوائی کھانے سے آرام ملتا ہے۔ گرم کمرے میں راحت ملتی ہے۔ لیٹ جانا چاہتا ہے۔ حرکت سے پرہیز۔ سوئی چبھنے اور کترن کی طرح کے درد۔ وقت مقررہ پر تکلیف کا نمودار ہونا وغیرہ اس کی نہایت نمایاں علامتیں ہیں۔ سارے بدن میں تھکن، ترچیدگی، نبض، تیز، کمزور اور بے قاعدہ۔ بدن ڈھیلا ڈھالا اور نرم۔ (کلکیریا) درد برداشت نہیں کر سکتا۔ بہت سی علامتیں سوتے سوتے نمودار ہوتی ہیں۔ کھڑا رہنے سے بھی بہت سی علامتیں آتی ہیں۔ چھونا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ لرزہ، کھلی ہوا میں گھومنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چلنے سے کمزوری آتی ہے۔ جب ہوا زور سے چل رہی ہو اور طوفانی موسم میں بہت سی شکایتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔

تنگ مزاج، سوالوں کا جواب دینے یا بات چیت کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ رات دن فکر مند رہتا ہے۔ مگر شام کو بخار میں سردی کے وقت فکر بڑھ جاتا ہے۔ فکر اور خوف۔ بخار کے وقت فکر، حتیٰ کہ جنگلی بن جائے۔ جاگنے پر فکر، وہ فرمائش کرتا ہے اور جب وہ چیز مل جاتی ہے تو وہ اس کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ نہایت گہرے دوستوں سے ترش کلامی سے پیش آتا ہے۔ ان کے خلاف شکایت کرتا ہے۔ صبح جاگنے پر حواس باطل ہو جاتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر ضرورت سے زیادہ توجہ دیتا ہے۔ (سلیشیا، تھوجا) رات کو بکواس کرے۔ خون کے اخراج کے بعد بکواس کرے۔ طرح طرح کے قیاس۔ وہم۔ قیاسی چیزیں دیکھنا

ہے۔ خوفناک چیزیں دکھائی دیں۔ بخار کی سردی کے وقت ناامیدی، گرمی اور تکلیف بڑھتی ہے۔ ہر بات پر غیر اطمینان۔ آسانی سے حوصلہ ہار بیٹھے۔ دل کمزور، ذہنی سستی، ذرا ذرا سی باتوں پر جوش آجاتا ہے۔ قیاسی ادھیڑ بن میں مصروف رہتا ہے۔ رات کو ڈرتا ہے کہ کوئی برائی ہونے والی ہے۔ بھوت پریت کا ڈر۔ بھول جاتا ہے۔ رات کو دماغ میں خیالات کی بھرمار، باری کے بخاروں میں بے صبری، تفریح سے بے نیاز۔ کام سے جی چرائے۔ بخار میں سردی کے وقت اور جاگنے پر چڑچڑاپن۔ بخار میں بستر سے اچھل پڑے۔ بخار کی سردی میں اور بخار کے وقت آہیں بھرتا ہے۔ زندگی سے بیزار۔ یادداشت کمزور، زود رنج، ناراضگی اور اس میں بے عزتی سمجھے۔ رات کو انتہائی بے چین۔ بخار کے وقت بھی۔ فکرمندی کے ساتھ بے چینی جس کی وجہ سے اسے مجبور ہو کر بستر سے اٹھ جانا پڑے۔ انتہائی غمگین خصوصاً بخار کی سردی میں اور بخار میں اور کبھی کبھی پسینہ آنے پر۔ آواز برداشت نہیں ہوتی۔ عموماً ذکی الحسی، جذباتی، کثرت مباشرت اور مادہ تولید کی کمی سے پیدا ہوئی دماغی تکلیفیں۔ بات چیت کرنے سے انکار کرتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔ گھنٹوں بت کی طرح خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ بہکی بہکی باتیں کرے۔ سوتے ہی چونکتا ہے اور ایسے جاگتا ہے جیسے ڈر گیا ہو۔ کم درجہ حرارت والے بخاروں میں بستر میں بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ خودکشی کا رجحان، بگڑی مزاج، خیالات کا غلبہ، شرمیلی طبیعت، زندگی سے اکتایا ہوا، روتا ہے۔ بخار کی سردی کے بارے میں سوچتے ہی سردی آجاتی ہے۔

دماغی محنت کرنے سے سردرد آجاتا ہے۔

شام کو متلی کے ساتھ سر میں چکر، کھلی ہوا میں چلنے سے چکر آتا ہے۔

سر میں سخت گرمی کے ساتھ حرام مغز میں اجتماع خون۔ پیشانی سرد اور پسینہ سے تر۔ سر میں کھنچاؤ۔ پیشانی میں انتہائی گرمی۔ صبح کو سر میں بھاری پن۔ سر کو ہلانے سے سر میں حرکت کا احساس۔ سر میں زور سے خون آنے کا احساس۔ گردن کی جڑ میں اور بازو میں کھنچ جو بعد میں حقیقی کھنچ بن جائے۔ سر میں بھالا لگنے کا سا شدید درد جو سونے نہ دے۔ سارے سر میں درد۔ درد، جو صبح جاگنے پر، بعد دوپہر ہو مگر رات کو شدت اختیار کرلے۔ رات کو ہونے والے سردرد۔ ٹھنڈی ہوا لگتے ہی سردرد شروع ہوجائے۔ کھوپڑی چھونا برداشت نہ کرسکے۔ بالوں میں کنگھی نہیں کرسکتا اور تکلیف کے دنوں میں بال باندھنا ناممکن بن جاتا ہے۔ نزلے کے سردرد۔ بخار کی سردی اور گرمی میں سخت درد ہوتا ہے۔ مگر جوں ہی پسینہ کھل کر آتا ہے، یہ درد مٹ جاتا ہے۔ سردی سے درد بڑھتا ہے یا شروع ہوجاتا ہے۔ جب زکام ہو تو سردرد بڑھ جاتا ہے۔ کھانسنے سے یا جھٹکا آنے سے یا کھانا کھانے کے بعد سردرد بڑھتا ہے۔ سردرد جیسے ہتھوڑا پڑ رہا ہو۔ ماہواری کے دنوں میں سر درد۔ دماغی محنت کرنے سے سردرد بڑھتا ہے۔ عصبی سردرد جوش آنے یا کرخت آواز سے ہوا سردرد۔ سردرد کے دورے۔ وقت مقررہ پر آنے والا سردرد۔ ہر 2 ہفتہ کے بعد سردرد۔ تھکن کے ساتھ سردرد۔ چلنے سے سر درد۔ درد اعصاب جس کا بائیں حصہ میں زور ہو۔ رگڑنے سے راحت ملے۔ سر کی گہرائی میں درد۔ پیشانی میں درد خصوصاً دائیں حصہ میں۔ سونے کے بعد گدی میں درد۔ شام کو سر کے پہلوؤں میں درد۔ کنپٹیوں اور پیشانی میں درد۔ چاند پر درد۔ بخار کے بعد اور سونے کے بعد سارے سر پر درد۔ جیسے اسے کچل دیا گیا ہے۔ صبح کو گدی کے بائیں حصہ میں کھلے جانے کی طرح کا درد، جو ساری گردن میں پھیل جائے۔ درد جیسے درد والی

جگہ پھٹ جائے گی۔ دباؤ کے ساتھ درد۔ پیشانی میں دباؤ اور آنکھوں پر دباؤ۔ کنپٹیوں اور گدی میں دباؤ۔ سر میں چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد، پیشانی پر پسینہ ٹھنڈی ہوا میں سر کھلا رکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

آشوب چشم، آنسو آئیں چندھیا پن۔ آنکھ کے انڈے کا تشنج گرما گرم آنسو گریں۔ دونوں آنکھوں میں بوئے زخم جن میں آدھی رات کے بعد تڑکے کے 3 بجے تک تکلیف بڑھے۔ خنازیری آشوب چشم جس میں آدھی رات کے بعد 1 بجے سے تکلیف بڑھے۔ جلن کے ساتھ۔ درد دباؤ، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ بینائی دھندلی، آنکھ کے آگے شرارے۔ بینائی کمزور۔

کانوں میں آوازیں آئیں، بھنبھناہٹ، گنگناہٹ، گھنٹیاں بجیں۔ گرج۔ گانے کی آوازیں آئیں۔ کانوں میں چبھن، کان درد، چبھن کترن، زیادہ سننے لگے۔ کم سنائی دینے لگے۔

بہتا ہوا زکام۔ خشک زکام نزلہ جس میں خون ملی رطوبت آئے۔ یا پیپ سی رطوبت آئے۔ ناک کی خشکی۔ نکسیر۔ ناک بند ہو جائے۔ چھینکیں آئیں۔ ناک کے کونوں پر خراش۔ گاہے بگاہے ہونے والے زکام میں خصوصیت سے مفید ہے۔ جبکہ بار بار نزلہ زکام ہوتا ہو اور جب کہ نزلے کی شکایت کے نمودار ہونے کا زبردست رجحان موجود ہو۔

خون کی کمی والا چہرہ۔ ہونٹ کٹے پھٹے۔ ہونٹ میلے۔ پیلا مٹیالا چہرہ۔ چہرہ پیلا اور اس پر گول گول سرخ داغ۔ بیماروں جیسا چہرہ۔ یرقان کا چہرہ۔ چہرے پر فکر کے آثار۔ چہرے کے درد کھلی ہوا میں بڑھتے ہیں۔ جلن ہو۔ پھاڑنے کی طرح کے درد۔ وقت مقررہ پر ہونے والے سر درد۔ جبڑے کے نچلے حصہ کے غدود اور کن پیڑ کا ورم۔ سرد پسینہ، چہرے کی سوجن، ہونٹوں کے زخم۔

منہ میں جلن دار۔ سرطان کا پھوڑا۔ منہ کی بلغمی جھلیوں سے خون گرے۔ زبان پھٹی ہوئی۔ زبان سیاہ، بھوری، سفید یا زرد۔ منہ اور زبان خشک۔ منہ گرم۔ زبان میں جلن کے ساتھ کچا پن۔ زبان دکھے، دانت گرے، مسوڑھے اور زبان متورم۔ ذائقہ برا۔ تلخ خصوصاً کھانے پر، سڑا ہوا، گندہ، کڑوا، نمکین، ترش، میٹھا میٹھا سا، زبان پر چھالے۔ رات کو دانتوں میں درد۔ جو دانت بھینچنے سے، چھونے سے، سرد پانی سے بڑھے۔ وقت مقررہ پر دانت درد آ جائے جس میں جھٹکے لگنے۔ چیکن، کترن وغیرہ کا احساس ہو اور کبھی پہلے آئے ملیریا بخار سے اس کا تعلق ہو۔

گلے میں نکراؤ، گلے میں خشکی۔ گلے میں سڑاؤ والی سوزش جس سے گندی بو آئے۔ خصوصاً خطرناک لال بخار میں، گلے میں گرمی کا احساس۔ یہ دوائی خناق میں فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ جبکہ رطوبت سیاہ تھی اور منہ سے سڑاند آتی تھی۔ نگلنے پر سخت درد۔ گلے میں جلن، نگلنے پر گلے میں چبھن، بمشکل نگل سکے۔ گلا متورم بار بار گلا صاف کرے۔

بھوک گھٹ جاتی ہے یا بے طرح بڑھ جاتی ہے۔ ناشتہ کی بھوک مٹ جاتی ہے۔ بے دلی کے ساتھ زبردست بھوک۔ مرغن اشیاء سے نفرت۔ روٹی اور گوشت سے نفرت، شراب سے رغبت، شربت کی چاہ، ترش اور میٹھی چیزوں کی خواہش۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس۔ معدہ جیسے خالی ہے۔ کھانا کھا لینے سے آرام ملے۔ کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں آئیں، تلخ ڈکاریں۔ خالی ڈکاریں۔ کھائے پیئے کی ڈکاریں۔

ترش ڈکاریں۔ منہ سے لار گرے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ۔ کلیجے میں جلن۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری بوجھ۔ ہچکیاں۔ معدے میں بڑی آسانی سے گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ انڈا یا مچھلی ہضم نہیں کر سکتا۔ پانی کا ذائقہ بھی تلخ محسوس ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اور سر درد کے وقت متلی۔ کھانے سے معدے میں درد۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں درد۔ معدے میں جلن اور اینٹھن۔ دباؤ، دکھن، چبھن اور کترن، چٹکن۔ کھانسی کے ساتھ ڈکاریں۔ زبردست پیاس خصوصاً شام کو اور بخار میں پسینے کے بعد، کھانا کھانے کے بعد اور سر درد کیساتھ قے۔ صفرا کی قے۔ سیاہ مواد کی قے۔ خون کی قے، کھائے پئے کی قے۔ بلغم کی قے۔ ترش قے۔ قے میں پانی سا نکلے۔ سونے کے بعد متلی اور قے۔ بعد دوپہر 2 بجے قے کی یکایک خواہش۔

بخار کی سردی کے وقت پیٹ میں ٹھنڈک کا احساس۔ اپھارہ جو صبح کھانا کھانے کے بعد ہو۔ پیٹ ڈھول کی طرح ہو جائے۔ چنونے۔ جگر اور تلی ملیریا کی وجہ سے بڑھ جائیں۔ باری کے بخاروں میں اپھارہ۔ تلی جگر۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری پن جیسے بوجھ رکھا ہے۔ بخار کی سردی کے وقت پیٹ میں سخت درد۔ جیسے قولنج کا درد ہو۔ دست کے وقت درد، کھانا کھانے کے بعد، پاخانے سے پہلے پیٹ درد۔ جو پیٹ کے بل لیٹنے سے گھٹ جاتا ہے۔ جگر میں، کوکھ میں اور ناف میں سخت درد۔ پیٹ میں جلنے کے ساتھ، مروڑ کے ساتھ، اینٹھن کے ساتھ، کھنچنے کی طرح۔ دکھن کے ساتھ اور چبھن کے ساتھ درد۔ پیٹ میں بھاری گڑگڑاہٹ اور اپھارہ۔

قبض جس میں سخت سدے نکلیں۔ صبح سویرے کے دست بعد دوپہر، رات کو آدھی رات کے بعد۔ شربت پینے کے بعد، سردی لگنے سے، کھانا کھانے کے بعد، پھل کھانے سے، گرمی کے موسم میں دست آئیں، پیچش، ہوا بکثرت خارج ہو۔ بدبودار ہوا۔ مقعد سے خون نکلے۔ بواسیر، پیشاب اور پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ مقعد میں خارش۔ مقعد کے آس پاس رطوبت۔ پاخانے کے وقت مقعد میں درد۔ دست کے وقت اور پاخانے کے وقت جلن۔ دباؤ کے ساتھ درد۔ چبھن۔ مقعد میں لقوے کی سی کمزوری۔ بار بار کرنا کام حاجت۔ صفرا کا دست۔ دست میں سیاہ فضلہ نکلے۔ خون ملا، مٹیالا دست، فضلہ بکثرت خارج ہو۔ بار بار حاجت ہو۔ ان پچ دست۔ بدبودار دست، پتلا پانی سا دست۔ باری کے بخاروں کے دست۔

پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب کی حاجت۔ بار بار کرنا کام حاجت۔ رات کو اور پاخانے کے بعد پیشاب خود بخود نکل جاتا ہے۔ پیشاب میں چربی یا خون ملا رہتا ہے۔ جلن کے ساتھ اترے۔ اگر پیشاب کچھ دیر رکا رہے تو اس میں بادل نظر آئیں۔ رنگت گہری۔ سبزی مائل، پیلا، رات کو بڑی مقدار میں، بدبودار یا مقدار میں کم اترے۔ سرخ اور ریت سی تلچھٹ۔ شکر آئے۔ پانی سا صاف پیشاب۔ ایستادگی کمزور۔ احتلام۔

رحم میں خارش، لیکوریا جس میں ایذا (خراش) پیدا کرنے والی رطوبت، خون ملی رطوبت۔ مقدار میں زیادہ، حیض کے بعد بدبودار اور پتلی رطوبت خارج ہو۔ حیض نہ دارد یا بکثرت آئے، خون کی رنگت گہری۔ حیض بار بار آئے، بدبودار، تکلیف دہ، پیلا خون خارج ہو۔ حیض بہت دیر تک جاری رہے۔ یا دب جائے۔

بچے دانی سے خون گرے۔ بچے دانی باہر نکل آئے۔

نرخرے اور سانس کی نالی کا نزلہ۔ نرخرے میں کچا پن۔ نرخرے میں دکھن۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھر کھری۔

سانس جلدی جلدی لے۔ دمہ۔ گہرا سانس لے۔ شام کو اور رات کو تنگی سانس۔ کھانسی کے ساتھ تنگی سانس، لیٹنے پر تنگی سانس، گڑگڑاہٹ، گہرا سانس نہ لے سکے۔ دم کشی، مڑ نا نے سے سانس لے، بیٹی بجے۔ تپ دق کے مریض کو دوپہر سے پہلے دم گھٹنے، دم کشی کے دورے کے وقت کھلی کھڑکی کے آگے، سامنے کی طرف جھک کر بیٹھنا پڑے۔ دوسری کسی بھی حالت میں بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ہر روز صبح 9 بجے تکلیف بڑھتی ہے۔ دم کشی۔

کھانسی، جس کا صبح کو، بعد دوپہر، شام کو، رات کو آدھی رات کے بعد زور بڑھتا ہے۔ دمے کی کھانسی۔ گہرا سانس لینے سے کھانسی آئے۔ چھاتی میں بھاری پن کا احساس۔ بخار کی سردی میں کھانسی، بخار کے وقت کھانسی۔ کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں سرسراہٹ۔ کھانسی جس میں کف نکلے، حرکت سے کھانسی بڑھے۔ بار بار کھانسی آئے۔ تشنجی کھانسی دم گھونٹنے والی کھانسی۔ بات چیت کرنے سے کھانسی بڑھتی ہے۔ سانس کی نالیوں میں سرسراہٹ سے کھانسی آتی ہے۔ بلغم میں خون ملا ہوا۔ بلغم مقدار میں زیادہ آئے۔ مشکل سے نکلے۔ کف بدبودار، پیپ کی، ذائقہ تلخ نمکین، پھیکا، کف لیس دار، سفید۔

چھاتی اور دل میں فکر، گھٹن، پھیپھڑوں سے خون گرے۔ چھاتی گھٹنے، درد دل اور استسقاء کی علامتیں۔ کھانسی کے وقت چھاتی میں درد۔ چھاتی کے پہلوؤں میں درد۔ چھاتی میں دکھن، کھانسنے پر چھاتی میں چبھن، دھڑکن، فکر، ذرا سی محنت کرنے پر، کرسی کے سہارے جھکنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ زبردست دھڑکن یا جیسے دل کی دھڑکن بند ہوگئی ہے۔ نبض بھری ہوئی۔ چھاتی میں کمزوری۔ سانس کی نالی کے پٹھوں میں کمزوری۔ بائیں پستان میں سخت درد جیسے اس میں سرخ لوہے کی سلاخ ٹھونسی جارہی ہے۔ سانس لینے پر ساتویں پسلی میں درد۔

رات کو پیٹھ میں ٹھنڈک۔ پیٹھ پر پھنسیاں۔ بخار کی سردی کے وقت پیٹھ میں درد۔ گردن میں، کندھوں میں، کندھوں کے درمیان کمر میں، کمر کی تکونیہ ہڈی اور ریڑھ میں درد، دکھ۔ کچلے جانے کی سی تکلیف۔ ریڑھ میں کھنچاؤ اور دکھن، کترن، کترن میں اکڑن۔ پیٹھ میں کمزوری کا احساس۔

ہاتھ پاؤں برف کی طرح سرد۔ ہاتھ سرد۔ ہاتھ پاؤں سرد، گھٹنے سرد، ٹانگیں سرد، پنڈلیوں میں اینٹھن۔ انگلیوں کے ناخن نیلے۔ ہاتھ پاؤں کی پھنسیاں۔ رانوں میں خارش، ہاتھ پاؤں میں بھاری پن۔ خصوصاً پیروں کا۔ جب کوئی پہلے کا کوئی زخم بہت عرصہ تک بہتا رہا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں چبھن۔ پیروں میں چبھن۔ ہاتھ پاؤں کی کمزوری۔ بازو کمزور۔ پاؤں اور ٹانگیں کمزور۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ بخار کی سردی کے وقت پیروں اور ٹانگوں پر رو نگٹے کھڑے ہوجائیں۔ ہتھیلیاں گرم و خشک۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ گٹھیاوات کا درد، جوڑوں کا درد۔ بازوؤں اور کندھوں میں درد۔ گھٹنوں میں درد۔ تمام ہاتھ پاؤں میں درد۔ درد جو بار بار اپنی جگہ بدل لے۔ بائیں بازو کے 2 منہ والے پٹھوں میں درد۔ بائیں بازو میں اور کہنی میں درد۔ ہاتھ پاؤں

میں اور پیروں میں جلن۔ ہاتھ پاؤں میں، بازوؤں میں، رانوں، گھٹنوں میں اور پیروں میں کھچاؤ کے ساتھ درد۔ ہاتھ پاؤں میں پھاڑنے کی طرح درد۔ یہ درد بازوؤں میں، کہنیوں میں، کلائی میں، ہاتھ میں، انگلیوں میں، ٹانگوں میں، رانوں میں، ٹخنہ میں اور پاؤں میں ہوا کرتا ہے۔ کندھوں میں، بازوؤں میں، ہاتھوں میں، کولہے میں، رانوں میں، گھٹنوں میں اور پاؤں میں چبھن کے ساتھ درد، ہاتھ پاؤں کی اکڑن۔ ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں میں اکڑن۔ ہاتھ پاؤں کا استسقاء (سوجن)، ہاتھ پاؤں کا لرزہ۔ ہاتھوں کا لرزہ، پیروں اور ٹانگوں کا لرزہ۔ ٹانگوں اور پیروں کی کمزوری، ہاتھ پاؤں، جوڑوں، بازوؤں پیروں، گھٹنوں اور رانوں کی کمزوری۔

گہری نیند، بخار میں نیند آئے۔ فکر، موت، خوف، بدقسمتی، چڑ وغیرہ کے خواب۔ دیر میں نیند آئے۔ آدھی رات کے بعد 3 بجے تک نیند نہ آئے۔ آرام سے نہ سو سکے۔ نیند کا غلبہ خصوصاً بعد دوپہر اور شام کو۔ بے خوابی خصوصاً آدھی رات سے پہلے۔ سو کر بشاشت نہ مل سکے۔ بہت جلد اٹھ بیٹھتا ہے۔ بار بار جاگے۔ اباسیوں کا زور۔

باری کے بخار۔ بخار میں سردی صبح کے وقت، دوپہر سے پہلے، دوپہر کو، بعد دوپہر، شام کو، رات کو، آدھی رات کے وقت، کھلی ہوا میں۔ کھلی ہوا میں چلنے سے، خیال کرنے سے ہی اور بستر میں بھی سردی لگے۔ پانی پینے سے بھی سردی بڑھتی ہے، چوتھیا بخار کی سردی۔ تیسرے یا چوتھے دن کا بخار۔ سخت سردی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ سردی لگتی ہے جیسے سرد لہریں آرہی ہیں اور سارے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ گرم کمرے میں آرام ملے۔ بیرونی حرارت سے آرام ملے۔ سردی کے بعد تیز بخار۔ بعد دوپہر یا رات کو بغیر سردی لگے بخار آجاتا ہے۔ بخار اور سردی باری باری سے۔ جلن کے ساتھ بخار۔ ہر وقت حرارت رہے۔ خاص کر رات کو، رات کو خشک گرمی، تپ دق، نیند میں گرمی لگے۔ سردی، پھر گرمی اور پھر پسینہ۔ گرمی کے وقت کپڑا اتار دے۔ صبح و رات کو پسینہ آئے۔ پسینے کے وقت فکر، سرد پسینہ۔ کھانسنے سے، کمزوری کے ساتھ، ذرا سی محنت کرنے سے، بخار کے بعد، حرکت کرنے سے پسینہ آئے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ سوتے سوتے پسینہ آئے۔ جاگنے پر پسینہ آئے۔ کپڑے پر پسینے کا زور۔ داغ آئے۔ مرطوب کمروں میں رہنے سے بخار آئے۔ ملیریا بخار۔ پسینہ آنے پر تکلیف بڑھتی ہے۔ بخار کے ساتھ انتہائی کمزوری۔

جلد سن، بے حس، جلن دار، سرد جلد رنگت پیلی سی، پیلی زرد، ہر گرمی میں یرقان ہو جائے۔ جلد خشک، پھنسیاں، کیل اور بڑی بڑی جلن دار۔ خارش کرنے کے بعد چھپاکی نکلے۔ چھالے، سرسراہٹ، رونگٹے کھڑے ہوں۔ خارش، جلن، جلد انتہائی ذکی الحس، جلن والے زخم، نہایت ذکی الحس زخم، زخم جن میں ڈنگ لگنے کا سا درد ہو۔

سائیکوٹا ویروسا (CICUTA VIROSA)

اپنے تشنجی رجحان کی وجہ سے یہ دوائی دلچسپی کا باعث ہے۔ یہ سارے عصبی نظام میں اس قدر جوش پیدا کرتی ہے کہ کسی عضو پر ذرا سا دباؤ پڑتے ہی تشنج آجاتا ہے۔ یہ تشنج مرکز سے باہر کی طرف آتا ہے۔ سب سے

پہلے سر، چہرے اور آنکھوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ معدے میں ایک طرح کی سرسراہٹ کا پیدا ہونا تشنج کا پیش خیمہ ہے۔ بعض شکایتیں چھاتی سے خصوصاً الٹے پھیلتی ہیں۔ بیماری کی شدت اور سردی چھاتی سے شروع ہوتی ہے۔ دل میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے جو وہاں سے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ تشنج اکثر سر یا گلے سے شروع ہوتا ہے اور نیچے کی طرف بڑھتا ہے۔ سارے جسم میں اس قسم کا جوش آتا ہے جیسے آگ کی ہوئی ہے اور اس سے تشنج آ جاتا ہے۔ گلے یا خوراک کی نالی میں سرسراہٹ ہونے سے وہاں شدید تشنج ہوتا ہے۔ مچھلی کا کانٹا نگل جانے پر، گلے میں صرف کانٹا گڑنے کا احساس ہونے کے علاوہ جیسا کہ بلغمی مزاج والوں کو ہوا کرتا ہے، بدن میں زبردست جوش آتا ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے تشنج آ جاتا ہے اور وہاں سے یہ جسم کے دوسرے حصوں میں پھیلتا ہے۔ یہ اس ٹیٹنس اور تشنج کی پرانی دوائی ہے۔ جو جلد میں یا ناخن کے نیچے کوئی پرچی چبھ جانے کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہاں یہ بیلاڈونا سے مقابلہ کرتا ہے۔ آج کل سوداوی رگوں کی چوٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ لیڈم اور ہائپریکم کثرت سے ظاہر ہوتی ہیں۔

بعض علامتوں میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ وہ مرگی کے مشابہ نظر آتی ہیں۔ مرگی یا اس سے ملتی جلتی حالت موجود رہتی ہے۔ کیا ہوا تھا، مریض کو یہ یاد نہیں رہتا۔ یا ایک خاص وقت میں اس پر کیا گزری۔ یہ اسے یاد نہیں رہتا۔ وہ کسی کو پہچانتا نہیں اور خاموش پڑا رہتا ہے۔ لیکن اگر اس سے کوئی بات پوچھی جائے تو وہ اس کا صحیح جواب دیتا ہے اور اس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ کیا ہوا تھا۔

یہ حرام مغز اور ریڑھ کا جوش ہے۔ سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہے۔ پیر بھی پیچھے کی طرف مڑتے ہیں۔ سارے اعضا میں تشنج آ جاتا ہے اور وہ اکڑ جاتے ہیں۔ اس دوا نے چوٹ لگنے سے ہوئے ٹیٹنس، دانت بند ہو جانے، مرگی اور مرگی کی طرح کے تشنجوں میں فائدہ پہنچایا ہے۔ انتڑیوں میں سخت درد ہونے کے بعد تشنج آ جاتا ہے۔ اگر معدے میں گڑبڑ ہو، سردی لگی ہو، ڈرا ہو، یا ذہن پر کوئی اور اثر ہوا ہو تو تشنج آ جاتا ہے۔ وہ چھوا جانا قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ اسے کسی نے چھوا نہیں کہ اسے تشنج آیا نہیں۔ اس تشنجوں کا اثر اوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ اس طرح اس کی یہ رفتار کوپرم کے برعکس ہے۔ کوپرم کے تشنج ہاتھ پیروں سے مرکز کی طرف پھیلتے ہیں۔ یعنی چھوٹے چھوٹے تشنج، معمولی اینٹھن، پہلے اس کا احساس انگلیوں میں ہوتا ہے، پھر ہاتھ میں، پھر چھاتی میں اور پھر سارے جسم میں۔ سائیکوٹا میں یہ چھوٹے چھوٹے تشنج سر، آنکھ، یا گلے سے چل کر پیٹ میں آتے ہیں اور پھر ہاتھ پاؤں تک پہنچ جاتے ہیں اور سخت کھنچاؤ ہوتا ہے۔ سکیل کا تشنج عموماً چہرے سے شروع ہوتا ہے۔

بعض وقت وہ کسی کو بھی نہیں پہچانتا، مگر جب اسے بلایا جائے اور بات کی جائے تو وہ صحیح جواب دیتا ہے۔ اسے یکایک ہوش آ جاتا ہے۔ مگر اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ کیا گزر چکا ہے۔ وہ حال اور ماضی کی باتوں کو ملا جلا کر بیان کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھوٹا بچہ سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک ہر بات نئی اور عجیب ہوتی ہے۔ اسے یہ سمجھ نہیں رہتی کہ میں کہاں پڑا ہوں۔ اسے پرانے دوستوں کے چہرے انوکھے نظر آنے لگتے ہیں۔ وہ انہیں دیکھتا ہے اور حیران ہو کر پوچھتا ہے کیا یہ وہی شخص ہیں جن کو میں اتنی اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے اپنے گھر اور جانے پہچانے مقام عجیب دکھائی دیتے ہیں۔ جانی پہچانی آوازیں بھی انوکھی معلوم ہوتی ہیں۔

دیکھنے، سونگھنے اور دیگر حواس میں خلل آ جاتا ہے۔ مریض خود اپنے متعلق، اپنی عمر کے متعلق اور اپنے دیگر حالات کے متعلق تذبذب میں پڑ جاتا ہے۔ مرگی کا دورہ گزر جانے کے بعد عموماً عورت بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہے۔ آدمی سمجھتا ہے میں بچہ ہوں اور وہ بچے کی سی حرکتیں کرتا ہے۔ احمقوں کی طرح ہنستا ہے۔ کھلونوں سے کھیلتا ہے اور بچوں کی سی دوسری حرکتیں کرتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ میں کہیں عجیب و غریب جگہ پر ہوں اور اس وجہ سے ڈرتا ہے۔ مستقبل کے بارے میں فکر مند ہو کر سوچتا ہے۔ ذہنی تھکان، دماغ سے ہر قسم کے خیال نکل جاتے ہیں اور یہ حالت کافی دیر تک قائم رہتی ہے۔ یادداشت کا گھنٹوں بلکہ کئی کئی دن تک فقدان رہتا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ تشنج آئے یا نہ آئے۔ تشنج عموماً مستی یا مرگی کی حالت میں ہی آتا ہے۔ نیٹرم میور اس دوائی کی ذہنی علامتوں کے قدرے مشابہ ہے۔ اس کا مریض دن بھر گھر کا کام کاج کرتا رہتا ہے۔ مگر دوسرے ہی دن ان کے متعلق سب کچھ بھول جاتا ہے۔ نکس موسکاٹا میں بھی اس قسم کی فراموشی پائی جاتی ہے۔ بلکہ مکمل فراموشی، کام کرتے کرتے بھول جاتا ہے کہ میں کیا کر رہا تھا اور کیا کیا ہے۔

اس مریض کی خواہشات بھی عجیب ہوتی ہیں۔ وہ کوئلہ اور اسی قسم کی دوسری عجیب و غریب چیزیں کھانا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل چیزوں میں تمیز نہیں کر سکتا۔ کوئلہ اور کچا آلو کھاتا ہے۔ تنہائی پسند۔ دوستوں یا گھر والوں سے مل بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ نعرے لگاتا ہے، ناچتا ہے۔ بچوں کی طرح اچھلتا کودتا ہے۔ کھلونے پسند کرتا ہے۔ بستر میں پڑے پڑے پچھتاتا رہتا ہے اور افسوس کرتا رہتا ہے۔ شدید جوش میں ہوتا ہے۔ بچہ ڈر کر ماں کے کپڑے پکڑ لیتا ہے۔ یہ حالت عموماً تشنج آنے سے پہلے ہوتی ہے۔ چہرے پر زبردست خوف کے آثار ہوتے ہیں اور اس کے باوجود بھی جب تشنج ختم ہو لیتا ہے تو اسے اس کے متعلق کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ فکر اور خوف کی یہ حالت عموماً اس وقت آتی ہے۔ جب حملہ شروع ہو چکتا ہے۔ مگر تشنج ابھی نہیں آیا ہوتا۔ تشنج کے دوروں کے درمیان مریض نہایت شریف، ملنسار، نرم مزاج اور شائستہ رہتا ہے اور یہ حالت اسے سٹرکنیا اور نکس وامیکا سے الگ کرتی ہے۔ نکس کے تشنج عموماً سارے جسم میں آتے ہیں اور وہ چھونے سے یا ٹھنڈی ہوا سے بڑھتے ہیں۔ بدن کی رنگت نیلی اور ارغوانی ہو جاتی ہے۔ مگر تشنج کے دو دوروں کے درمیان مریض نہایت چڑچڑا ہوتا ہے۔ جب ایک کے بعد دوسرا تشنج آ جاتا ہو تو آپ یہ حالت نہیں دیکھ سکتے۔ جب مریض تشنج کے اثر سے آزاد ہوتا ہے تو نکس کا مریض انتہائی چڑچڑا ہوتا ہے۔ سائیکوٹا کا مریض جب دورے سے آزاد ہوتا ہے تو وہ نہایت غمگین ہوتا ہے، فکر مند ہوتا ہے۔ ناامید ہوتا ہے۔ مستقبل کے بارے میں فکر مند۔ دکھ و غم کی کہانیوں سے جلد متاثر ہوتا ہے۔ دوستوں میں مل بیٹھنے سے گھبراتا ہے اور اکیلے رہنا چاہتا ہے۔ شکی مزاج۔ لوگوں سے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہے۔ دوسروں سے نفرت کرتا ہے۔ خود پسند۔ یہاں یہ پلاٹینم کے ہم پلہ ہے اور اس کے سوا دونوں میں اور کوئی مشابہت نہیں ہے۔ خوفزدہ، خوف تشنج لاتا ہے جیسا کہ اوپیم، اگنیشیا اور ایکونائٹ میں ہوتا ہے۔

چکر آتا ہے۔ تمام حواس میں زبردست جوش آتا ہے جیسے ہر چیز گردش میں ہو۔ چلنے پر چکر آتا ہے۔ آنکھیں چمکدار، کھوپڑی پر یا سر پر چوٹ لگنے سے آئی ہوئی شکایتیں۔ اکثر اس جگہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی جہاں چوٹ لگی تھی۔ وہاں دباؤ پڑ سکتا ہے تو بھی درد کہیں دور جا کر ہوتا ہے۔ پٹھوں میں کھنچاؤ اور اینٹھن۔

دماغ کی چوٹ، پرانی چوٹ کے اثر خصوصاً تشنج آنا۔ سر کے دونوں پہلوؤں میں درد جس کی وجہ سے مریض نہایت خاموشی کے ساتھ تن کر سیدھا بیٹھتا ہے۔ چلتے وقت سر درد جیسے دماغ ادھر ادھر لڑھک رہا ہے۔ جب مریض درد کی صحیح نوعیت کے بارے میں سوچتا ہے تو درد مٹ جاتا ہے۔ اس سے اس گردن توڑ بخار میں فائدہ ہوا ہے جس میں تشنج آتا ہے۔ مریض کو چھونے سے تشنج کی شدت بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے اور جلد پر میلے رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ چوٹ لگنے کے بعد دماغ اور سر کی علامتیں نمودار ہوں۔ گردن توڑ بخار میں مریض کرسی پر ایسے ڈھنگ سے بیٹھتا ہے جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہیں ہے۔ مگر اس کے بعد ہی بجلی کی سی تیزی سے دوسری حالت آتی ہے۔ مریض کسی کو بھی شناخت نہیں کرتا۔ اس کا سارا بدن ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اسے بستر پر لٹایا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ سوال کا جواب دیتا ہے تاہم نیم بے ہوشی کی حالت میں ہوتا ہے اور کسی کو پہچانتا نہیں۔ یہ حالت تشنج کی شکل میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ تشنج میں سر پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے۔ گدی میں جھٹکے آتے ہیں۔ تشنج سر سے شروع ہوتا ہے اور نیچے کی طرف چلتا ہے۔ سر، بازوؤں اور ٹانگوں میں سخت جھٹکے آتے ہیں۔ سر گرم اور پاؤں سرد۔ جیسا کہ بیلاڈونا کے تشنجوں میں ہوتا ہے۔ سوتے وقت چاند پر پسینہ آتا ہے۔ بچہ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ سر گرم۔

آنکھوں میں بھی تشنجی حرکت دیکھنے میں آتی ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں اور بے حس۔ مریض پتھر کی طرح بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ شیشے کی طرح چمکدار آنکھ۔ اوپر کے رخ چڑھی ہوئی، جیسا کہ کوپرم میں ہوتا ہے۔ دماغی جوش کی وجہ سے بچے کو صرف بھینگا پن کی ہی تکلیف ہو سکتی ہے۔ جب بھی بچہ ڈرتا ہے اسے بھینگا پن ہو جاتا ہے۔ یا جب اسے چھوا جائے اسے سردی لگے یا سر پر کچھ گرنے سے چوٹ لگے تو بھینگے پن کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

مریضہ ناک کا چھوا جانا برداشت نہیں کرتی۔ چھونے اور جھٹکا لگنے سے تشنج آ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ چوٹ کے اثر میں، جوش اور ذکاوت حس کے نتیجوں میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اور پہلی دوائی مانی جاتی ہے۔

اس میں بال کٹانے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ داڑھی کی پھنسیوں میں نہایت مفید ہے۔ گندا استرا لگنے سے ہوئی خارش یا پھنسیاں سارے چہرے پر جہاں داڑھی ہوتی ہے۔ پھنسیوں کی ٹھوس قطار، گالوں پر اگیزیما کی طرح کی پھنسیاں، نچلے جبڑوں کے غدود کا ورم۔ سر خباوے کی پھنسیاں، ہونٹوں اور پپوٹوں کے بارے میں یہ کونیم کے مشابہ ہے۔ یعنی ذرا سے دباؤ سے سختی آ جاتی ہے۔ اس نے ہونٹوں کے سرطان میں فائدہ پہنچایا ہے۔

گلے کی تکلیفیں عموماً تشنجی نوعیت کی ہیں۔ مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جانے سے تشنج آ جاتا ہے۔ سائکوٹا دینے سے تشنج دور ہو جاتا ہے اور کانٹا باہر نکالا جا سکتا ہے۔ ان چوٹوں میں نہایت مفید ہے جن میں گلا گھٹتا ہے حتیٰ کہ مریض گلے کا معائنہ بھی نہیں کرنے دیتا۔

چھاتی میں ٹھنڈک کا احساس۔ چھاتی کا تشنج جیسے دل کی دھڑکن بند ہو گئی ہو۔ پیٹھ کی تشنجی تکلیفیں۔ ہاتھ پیروں کا پیچھے کی طرف مڑنا۔ ہاتھ پاؤں کی بھی تکلیفوں میں تشنج پایا جاتا ہے۔

سینا CINA

یہ خصوصیت سے بچوں کی دوائی ہے۔ تاہم بالغوں کی ان تکلیفوں میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے جن کے بارے میں اس کا شاذ و نادر ہی خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی اہم اور نمایاں علامت ہے تنک مزاجی، چڑچڑاپن، ذہنی اور جسمانی نزاکت۔ بچہ کچھ چاہتا ہے مگر اسے خود بھی یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیا چاہئے۔ بچہ چھونے سے حتیٰ کہ اس کی طرف دیکھنے سے ہی تکلیف مانتا ہے۔ وہ اجنبیوں کو دیکھنے سے بھی تکلیف مانتا ہے۔ اس کی جلد نہایت ذکی الحس ہوتی ہے۔ کھوپڑی، گدی، کندھے اور بازو اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ ان میں دکھن ہوتی ہے۔ جیسے انہیں کچل دیا گیا ہے۔ ذہنی اور جسمانی طور پر ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ آپ اس پرانے رواج کو اپنی نوٹ بک میں درج نہ کریں کہ کرم نکالنے کے لئے سنا دینا چاہئے۔ کیونکہ اگر آپ علامتوں سے رہنمائی حاصل کر کے دوائی تجویز کریں گے تو وہ ضرور آرام کرے گی اور کرم نکال دے گی۔

اس مریض کی طبیعت میں ہر بات سے خلل پڑتا ہے۔ کھانے سے حتیٰ کہ چند لقمے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ بچہ رات کو تھوڑا سا کھاتا ہے اور رات بھر خواب دیکھتا رہتا ہے۔ سوتے سوتے نیند میں اسے جھٹکے آتے ہیں، جسم پھڑکتا ہے، چونکتا ہے۔ اس نے خواب میں جو کچھ دیکھا ہو اس کے بارے میں بڑے جوش سے باتیں کرتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ یہ حقیقت ہے۔ خواب میں کتے، بھوت، پریت اور خوفناک چیزیں دیکھتا ہے۔ بڑا لمبا خواب آتا ہے۔ چیخ مارتا ہے، کانپتا ہے، جاگنے پر زیادہ فکر مند ہوتا ہے۔ بڑبڑاتا ہے اور شکایت کرتا ہے۔ اس چھوٹے بچے کو ہاتھ لگانے اور چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ اسے گھمایا جائے اور مصروف رکھا جائے۔ جیسا کہ کیموملا میں ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھی کیموملا کے مریض کی طرح یہ بچہ انتہائی بدمزاج نہیں ہوتا۔ تاہم وہ چاہتا ہے کہ اسے گھمایا جائے۔ پہلے پہل جب اسے جھولے سے نکالا جاتا ہے تو وہ چیخ مارتا ہے۔ پہلی بار چھونے سے اسے تکلیف بڑھتی ہے۔ چھونے سے تکلیف بڑھنا اور ذکاوت حس۔ اس کے تشنجوں، بخاروں میں عام پائی جاتی ہے جبکہ بکواس ہو، آنکھیں شیشے کی طرح چمکدار ہوں۔ منہ کھنچا ہوا ہو اور ناک و منہ کے ارد گرد سفید دائرہ ہو۔ جب معدہ خراب ہو تو کھانا کھانے سے قے آ جاتا ہے۔ اس میں بھی سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہے اور آنکھیں چمکدار ہوتی ہیں۔ ترشی معدہ۔ بچہ ہمیشہ ترش دودھ پھینکتا ہے اور ڈکار لیتا ہے تو ترش ہوا نکلتا ہے۔ بچے کے بدن سے ترش بو آتی ہے۔ ماں کہتی ہے کہ بچے کی سانس سے کیڑوں کی بدبو آتی ہے۔ مگر جب کرم موجود نہیں ہوتے تب بھی اس کی قسم کی بدبو آیا کرتی ہے۔ تشنجوں میں بے ہوشی اور منہ میں جھاگ آتی ہے۔

سردی لگنے کے بعد یا سو کر اٹھنے پر بکواس اس کی حالت میں، بینائی اور ذائقہ کا وہم۔ جاگتا ہے جیسے مالیخولیا میں مبتلا ہو۔ ذائقہ اور بو میں اختلاف۔ سونگھنے یا چھونے کی حس یا تو بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے یا ناختم ہونے والی ہوتی ہے۔

دماغ کے اندرونی استسقاء میں جب کھوپڑی نہ بڑھی ہو بلکہ جب ریڑھ کی خلا اور اندرونی نالی میں

رطوبت بڑھ چلی ہو تو مریضوں میں سنا کی علامتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ بار بار سر درد، جھٹکے یا دھچکے سے گھبراہٹ، ریڑھ کو چھوتے ہی سر درد ہو جاتا ہے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے سے ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے سے سر گرم ہو اور پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ سنا ان میں سے کچھ حالتوں کو درست کرتا ہے۔ وہ کسی قسم کی گڑبڑ برداشت نہیں کر سکتا۔ ذرا گڑبڑ ہوئی کہ تشنج آ جاتا ہے۔ انھیں سزا نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ ڈانٹنے ڈپٹنے سے انھیں تشنج ہو جاتا ہے۔ اگر دماغ کا چوتھا طبق بند ہو گیا ہو تو مریض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اندرونی دباؤ جاری رہے گا اور وہ اسی سے مر جائے گا۔ ایسی پیدائشی حالتیں لاعلاج ہوتی ہیں۔

سر میں ہلکا ہلکا درد جبکہ آنکھیں نہایت حساس ہوں۔ مرگی کے دورے سے پہلے اور بعد کے باری کے بخاروں کے بعد کے سر درد۔ سر درد سے پہلے اور دوران میں کھوپڑی کی ذکاوت حس سنا کے مریض بچے سر میں کنگھی نہیں کرا سکتے۔ سنا کی مریض عورت بھی بالوں میں کنگھی نہیں کر سکتی۔ اسے اپنے بال لٹکا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ عصبی شکایتوں میں بھی یہی حالت آتی ہے۔

ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک اور جلد کی قدرے خارش۔ مگر سر کی علامتیں اہم ہوتی ہیں۔ ذہن میں ذرا سا خلل آنے سے معدہ کام کرنے سے جواب دے دیتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ تکلیف گرمی کے موسم میں بڑھتی ہے۔ گرمی دماغ پر اثر کرتی ہے جس کے ماتحت اس کا اپنا قدرتی فعل رک جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں جن میں سبز چکنا پاخانہ آتا ہے اور بچہ قے کرتا ہے۔ سنا میں دماغ کی علامتوں کی ہی نمایاں حیثیت رہتی ہے۔ دماغ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوتی۔ لہٰذا معدے کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں اور کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ تندرست ہو جائے تو معدے میں تندرست لعاب (رس) نکلے گا جو کرموں کا تعاقب کرے گا۔

بچہ بار بار سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ اکثر اس طرح سر کو بار بار ادھر ادھر پٹکنے سے سر کا درد دور ہو جاتا ہے۔ یہ حالت ان نازک مزاج عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ جنھیں اپنے بال لٹکا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ سر کو ادھر ادھر گھمانے سے راحت ملتی ہے۔ نہ کہ سر کو ہلانے سے جیسا کہ کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ وہ حرکت بہت زیادہ ہے۔

آنکھ کے آگے طرح طرح کے رنگ آتے ہیں۔ ہر چیز زرد دکھائی دیتی ہے۔ یہ دوائی نازک مزاج عورتوں، نازک مزاج عصبی عورتوں کی تکلیفوں میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ انھیں آنکھوں سے کام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ انھیں سینے پرونے کا کام کرنے سے سر اور آنکھوں میں درد ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں یہ دوا نا کے مانند ہے۔ باریک کام کرنے سے آنکھوں کی تھکان، یہ شکایت عموماً نوجوان لوگوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ ان ادھیڑ عمر عورتوں میں ملتی ہے جن کو نزدیک کی چیز صاف دکھائی نہ دینے کی تکلیف شروع ہو چکی ہو۔ یعنی بڑھاپے کی وجہ سے نظر کی کمزوری، باریک کام کرنے یا باریک حرف پڑھنے کے لئے آنکھوں پر دباؤ ڈالنا پڑتا ہے۔ آنکھوں رگڑنے اور اس کے بعد زیادہ صاف دکھائی دینے لگے۔ بستر سے اٹھنے پر آنکھیں کے آگے سیاہی چھا جائے۔ طرح طرح کے رنگ آئیں۔ خصوصیت سے زرد، بھینگا پن جبکہ کرم موجود ہوں۔ مگر اصلی وجہ دماغی تکلیف ہے۔ کیونکہ کرم اسی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

چہرہ مرجھایا ہوا پیلا۔ نتھنے اندر کو کھنچے ہوئے۔ منہ کے آس پاس نیلا رنگ یا نمایاں لکیر۔ ماں کہتی ہے "یہ چنونوں کی یقینی علامت ہے۔" بچہ اپنی ناک کو اپنے ہاتھ سے، یا تکیے سے یا دایہ کے کندھے سے رگڑتا ہے۔ بچہ ناک میں بار بار انگلی کرتا ہے حتیٰ کہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بیماروں جیسا چہرہ نمایاں علامت ہے۔ مگر یہ علامت بھی دماغی تکلیف کی نمائندگی کرتی ہے جو کہ اصلی، مرکزی تکلیف ہے۔ دماغ کی علامتیں ہی سب سے اہم اور قابل توجہ ہیں۔ اگر بچہ کسی وجہ سے ڈر گیا ہو۔ اسے جسمانی سزا دی گئی ہو یا اسے ڈانٹا پھٹکارا گیا ہو تو اس سے دماغ میں گڑبڑ ہوتی ہے اور معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ بدہضمی (indegestion) آ جاتی ہے اور چنونے بننے لگتے ہیں۔ منہ کے ارد گرد سفید یا نیلا دائرہ، سوتے سوتے دانت پیسے۔ اگر ابھی دانت نہ نکلے ہوں تو بچہ منہ کو ایسے گھماتا ہے جیسے وہ کچھ چبا رہا ہے۔ دانت ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ منہ اور ناک سے خون گرتا ہے۔ پانی سی پتلی چیزیں نگل نہیں سکتا۔ تشنج آنے سے پہلے یا بعد میں یہ چیزیں حلق کی نالی میں گڑگڑ کی آواز کر کے گرتی ہیں۔ یہ شکایت دست اور قے کی شکایت میں جبکہ دماغی علامتیں موجود ہوں، پائی جاتی ہے۔ آرسینکم اور کوپرم بھی نگلتے وقت خوراک کی نالی میں گڑگڑ کی آواز ہونے میں نہایت اہم ہیں۔ ایسے رعشہ کی علامتیں زبان تک پہنچ جاتی ہیں۔

بچے یا بالغ کو کھانے سے آرام نہیں ملتا۔ معدہ بھرا رہتا ہے اور اس کے باوجود وہ بھوکا رہتا ہے۔ قے کر دینے کے بعد آپ شاید امید کریں کہ وہ کھانے سے نفرت کرے گا۔ مگر سینا میں وہی خالی پیٹ اور بھوک کا احساس رہتا ہے۔ جب معدے میں کھانا کھانے کے بعد کترن ہوتی ہو یا جب بچے نے بھر پیٹ کھا لیا ہو یا دودھ پی لیا ہو اور اب بھی دودھ کے لئے چلا رہا ہو یا قے کر کے دودھ کو الٹ دیتا ہو اور خوراک کی قے کر دیتا ہو اور پھر فوراً ہی مزید خوراک یا دودھ کے لئے چلانے لگے تو سینا پر توجہ دو۔ شراب پینے پر کانپ اٹھتا ہے جیسے سرکہ پی رہا ہو۔

پیٹ سخت اور پھولا ہوا۔ عموماً سینا کا بچہ پیٹ کے بل لیٹتا ہے اور اسی حالت میں سو جاتا ہے۔ اگر وہ کروٹ بدلے تو جاگ جاتا ہے۔ جب بچہ ماں کی گود میں ہو تو وہ پیٹ کو ماں کے کندھے پر رکھ کر سو جاتا ہے۔ مگر جونہی وہ اسے کروٹ دے کر سلانا چاہے وہ جاگ اٹھتا ہے۔ اگر آپ کوئی ایسا بچہ دیکھیں جس کو فضلہ بکثرت، ڈھیر کا ڈھیر آ پڑے اور نہایت بدبودار ہو، پیٹ کے بل لیٹنے سے آرام ملتا ہو اور کسی دوسری حالت میں سونے سے پھر اسی طرح کا پاخانہ آ جائے تو اس کی دوائی پوڈوفائلم ہوگی۔ سینا نہیں۔ سینا میں فضلہ بڑی مقدار میں نہیں آتا اور عموماً سفید ہوتا ہے۔

صبح کو گلا گھونٹنے والی کھانسی۔ رات کو تھوڑی کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے، تشنجی کھانسی، کالی کھانسی۔

چھوا جانا برداشت نہیں ہوتا۔ رعشہ، لرزہ، تشنج، تشنجی لہریں۔ بچہ صرف پیٹ کے بل ہی سو سکتا ہے یا متواتر گھمائے جانا چاہتا ہے۔

سنکونا CINCHONA

اب ہم سنکونا یا چائنا کا مطالعہ کریں گے۔ جن لوگوں کو ملیریا کے اثرات کی وجہ سے دردِ اعصاب (دانت پیڑا) کی سخت تکلیف رہی ہو، جن کے بدن میں بار بار خون نکل جانے سے خون کی کمی ہو گئی ہو اور جواب بیماروں جیسے بن گئے ہیں۔ عموماً وہی چائنا کی علامتیں مہیا کرتے ہیں۔ چائنا بتدریج خون کی کمی پیدا کرتا ہے۔ اس کے زیر اثر چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کمزوری آجاتی ہے۔ یہ بعض اوقات ان لوگوں میں بھی ظاہر ہوتی ہے جن کے بدن میں خون کی کثرت ہو۔ مگر یہ کبھی کبھار ہوتا ہے۔ مگر ان لوگوں میں بھی ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن کی آخری شکل خون کی کمی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے۔ اس حالت کو اس کے فوری استعمال سے ہی روکا جا سکتا ہے۔

جسمانی ذکاوت حس بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ سوداوی رگوں کا جوش بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سوداوی رگیں ہمیشہ جوش کی حالت میں رہتی ہیں اور لوگ کہتے ہیں۔ "ڈاکٹر بات کیا ہے، میں اس قدر حساس واقع کیوں ہو رہا ہوں؟" تمام اعضاء میں، سارے جسم میں اینٹھن، کترن اور کٹن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ چھوا جانا اس قدر ناقابل برداشت ہو جاتا ہے کہ اکثر اوقات سوداوی رگوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر انگلیوں کی چھوٹی چھوٹی سوداوی رگوں کو ان کی انتہائی ذکاوت حس کی وجہ سے ٹٹولا جا سکتا ہے۔ چائنا کے مریض کی چھونے کے خلاف اور ٹھنڈی ہوا سے ذکاوت حس بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ وہ معمولی ٹھنڈی ہوا لگنے سے کانپنے لگتا ہے۔ ہوا لگنے سے، ٹھنڈی ہوا لگنے سے درد شروع ہو جاتے ہیں اور حرکت کرنے سے اور چھونے سے بڑھ جاتے ہیں۔ ملیریا کی پرانی حالتیں جو کونین کے استعمال سے دب گئی ہوں۔ بتدریج بڑھتا ہوا پیلا پن، خون کی کمی۔ حبس حتیٰ کہ وہ سردی زکام کا دائمی مریض بن جاتا ہے۔ جگر، انتڑیوں کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ہر حرکت سے بیمار ہو جاتا ہے اور نہایت دکھی ہو جاتا ہے۔ اسے پھل کھانے سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ وہ ترش چیزیں نہیں کھا سکتا۔ وہ کمزور، پیلا اور موم سا زرد ہوتا ہے۔ درد سے تکلیف پاتا ہے۔ جیسا کہ کونین کے مریضوں میں ہوتا ہے اور ذرا سی محنت کرنے سے پسینے میں تر ہو جاتا ہے۔

اس میں آسانی سے خون گرنے لگتا ہے۔ جسم کے کسی بھی خارجی راستے سے خون گرتا ہے۔ مثلاً ناک سے، گلے سے، بچے دانی سے۔ خون خارج ہونے کے بعد بہت سی تکلیفیں آتی ہیں۔ اس دوائی کا عام جسمانی رجحان ہے۔ اجتماع خون اور عموماً اخراج خون کے سلسلہ میں ورم آتا۔ جس عضو سے خون گرے وہ اور کے اعضا کی سوزش۔ مثال کے طور پر اگر عورت کو اسقاط حمل ہو جائے تو خون جاری ہو جاتا ہے اس کے لئے بظاہر کوئی اکساہٹ نہ ہو، اس حالت میں بچے دانی یا پھیپھڑوں پر سوزش آجاتی ہے۔ ان سوزشوں کے ساتھ رگ و ریشوں میں انتہائی جوش آتا ہے۔ کترن کیساتھ درد ہوتے ہیں۔ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے اور حقیقی معنوں میں تشنج آجاتا ہے۔ جب چائنا کے مریضوں کو ذرا سا خون گر جاتا ہے۔ مثال کے طور پر زچہ کو ٹھیک خون کے اخراج کے وقت تشنج آجاتا ہے۔ اس حالت میں آپ کو کسی دوسری دوائی کی بات سوچنے کی ضرورت

نہیں ہے۔ سنکیل دوسری ایسی دوائی ہے جس میں یہ علامت پائی جاتی ہے مگر اس کے باوجود بھی ان دونوں دوائیوں میں کوئی مشابہت نہیں ہے۔ سنکیل کا مریض کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے۔ خواہ موسم سردی کیوں نہ ہو۔ اگر چائنا کی مریضہ کو بچہ جنتے وقت ٹھنڈی ہوا لگ جائے تو اسے فوراً تشنج آ جاتا ہے۔ درمیان میں ہی درد رک جاتا ہے اور تشنج آ جاتا ہے۔ اس سوزش کے بارے میں دوسری بات یہ ہے کہ یہ سوزش بڑی سرعت سے بڑھتی ہے اور اس میں شدت ہوتی ہے حتیٰ کہ سڑاؤ کی نوبت بڑی جلدی آ جاتی ہے۔ خون نکلنے کے بعد سوزش آ جاتی ہے اور عضو بڑی سرعت سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔

چائنا میں رگیں بھری رہتی ہیں۔ صحیح طور پر گرہ یا الجھن پڑنے کی نوبت تو نہیں آتی مگر ایک طرح سے رگوں کے غلاف میں لقوہ آ جاتا ہے۔ رگیں بخار کے وقت پوری طرح بھر جاتی ہیں۔

یہ ساری تکلیفیں ایسی ہیں جو عموماً ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن کی صحت برباد ہو چکی ہے جو کمزور اور ذکی الحس ہیں خصوصاً نازک مزاج عورتیں۔ پھولوں کی بو، باورچی خانہ میں کھانا پکائے جانے کی بو اور تمباکو کی بو برداشت نہیں ہوتی۔ کمزور بدن، ڈھیلے ڈھالے سوکھا بدن، پیلا بدن، دل کمزور، خون کی گردش کمزور اور استسقاء کا رجحان۔ اس دوائی میں عموماً استسقاء کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جسم میں بند تھیلیوں کا استسقاء کی بڑی خوبی یہ ہے کہ خون نکل جانے کے فوراً بعد نمودار ہوتا ہے۔ خون کی کمی کی حالت میں جو کہ خون نکل جانے کے فوراً ہی بعد نمودار ہوئی ہو استسقاء آتا ہے۔ یہ ہے چائنا کے مریض کی خصوصیت اور حلیہ۔

تمام بلغمی جھلیوں میں نزلے کی حالت، معدے اور بارہ انگشتی آنت کا نزلہ جو یرقان کی شکل میں نمودار ہوئی ہو، جگر کی خرابی کے پرانے مریض جنہیں یرقان کی شکایت ہو۔ ان لوگوں کی تکلیفوں میں چائنا مفید ثابت ہوا ہے۔ جو مدت تک ملیریا کے زہریلے اثر کے ماتحت رہے ہیں۔ کمزور بدن، نازک مزاج، ذکی الحس اور خون کی کمی والے ہمیں اس قسم کے مریض ان علاقوں میں ملیں گے جہاں ملیریا شدت سے آیا ہو۔

اگرچہ وقت کی پابندی کے ساتھ شکایتوں کا نمودار ہونا چائنا کی نہایت اہم علامت سمجھی جاتی ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ مقررہ وقت کی علامت چائنا میں ضرور پائی جاتی ہے۔ وقت مقررہ ایسی علامت ہے جس کی بنا پر کونین دی جاتی ہے۔ مگر دیگر بہت سی دوائیوں کی نسبت زیادہ واضح و نمایاں طور پر نہیں اور نہ ہی اس کثرت سے نمودار ہوتی ہے۔ جیسا کہ مقررہ طریقہ سے علاج کرنے والے سمجھتے ہیں۔ ایلوپیتھی والے ان تمام حالتوں میں کونین دیتے ہیں۔ جبکہ علامتیں مقررہ وقت پر آتی ہوں۔ اس کے باوجود بھی مقررہ وقت پر شکایت کا نمودار ہونا، ایک اہم علامت ہے۔ درد نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہر روز وقت مقررہ پر نمودار ہوتے ہیں۔

باری کے بخار نہایت باقاعدگی کے ساتھ وقت پر آتے ہیں اور باقاعدہ وقفے کے ساتھ جاتے ہیں۔

اس وقت مقررہ پر آنے کی علامت کا ایک جزیہ ہے کہ تکلیف رات کو، عموماً آدھی رات کو بڑھتی ہے۔ پیٹ کا وہ درد جو ہر روز رات کو باقاعدگی کے ساتھ 12 بجے آتا ہو اور آپ شاید ایک ہفتہ بعد شبہ کریں کہ یہ چائنا کا درد قولنج تھا۔ ایک عورت کو ہر روز رات کے 12 بجے پیٹ درد ہوا کرتا تھا۔ پیٹ میں اپھارہ آ جاتا تھا۔ کئی رات تکلیف بھگتنے کے بعد اسے چائنا کی ایک خوراک سے صحت حاصل ہو گئی۔ تکمیر وقت کی پابندی کے

ساتھ آتی ہے۔ رات کو دست آتے ہیں۔ فضلہ ڈھیر کا ڈھیر آپڑتا ہے۔ رنگت سیاہ، پانی سا پتلا، دست رات کو آئے۔ دن میں صرف کھانا کھانے کے بعد ہی دست آتا ہے۔ عموماً کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

یادر کھو چائنا کا مریض سردی سے کانپتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے بچتا ہے۔ ٹھنڈ سے گھبراتا ہے۔ اس کی تکلیفیں ٹھنڈی ہوا لگنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ وہ چھوئے جانے اور حرکت کرنے سے گھبراتا ہے۔ ریشے انتہائی نازک ہوتے ہیں۔

چائنا عموماً ان حالتوں میں مفید ہے جو خون کی کمی سے نمودار ہوئی ہوں۔ مثال کے طور پر ان لوگوں کی شکایتیں جو کثرت جماع کے عادی رہے ہوں۔ مشت زنی کے شکار رہے ہوں۔ وہ عورتیں جو کثرت جماع یا کثرت حیض یا ایسے لیکوریا میں مبتلا رہی ہوں جس میں رطوبت بکثرت اور بہت عرصہ تک جاری رہی ہو۔ ان کی وجہ سے ایسے شخص کمزور ہو جاتے ہیں۔ بے خوابی آتی ہے اور طبیعت میں چڑچڑاپن آجاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور جلد سرد۔ اعضا میں پھڑکن اور جھٹکے آئیں۔ پٹھوں میں کھنچاؤ اور اینٹھن۔ جھٹکے آنے کی پرانی شکایت، مرگی کے دورے، لقوے کی کمزوری، سر کی طرف خون کا دورہ۔ کانوں میں گھنٹیاں بجیں۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آئے۔ طبیعت میں ذرا جوش آتے ہی غشی آجائے۔ یہ ہے چائنا میں خون کی کمی اور اس کے پیش نظر جب آپ ذہنی علامتوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو حیرانی نہ ہوگی۔ یہ ٹھیک اسی طرح کی علامتیں ہیں جیسی آپ عصبی و نازک مزاج لوگوں میں نمودار ہونے کی امید کرتے ہیں۔ ذہنی کمزوری، سوچنے یا یادر کھنے کی نا اہلیت۔ رات کو ڈرتا ہے۔ جانوروں سے، کتوں سے، یا رینگ کر چلنے والے جانداروں سے ڈر۔ خودکشی کرنا چاہے مگر اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ خودکشی کرلے۔ مگر ذہن بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ اپنا مطلب بیان کرنے کے لئے غلط لفظ استعمال کرتا ہے۔ یا ان کو غلط جگہ استعمال کرتا ہے۔ رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ اور خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے۔ ہوائی قلعے بناتا رہتا ہے۔ سوچتا رہتا ہے۔ عجیب عجیب باتیں کرنے کی سکیمیں بناتا رہتا ہے۔ شیخ چلی گھر لیٹنے کے بعد ذہن صاف ہو جاتا ہے اور معاملات زندگی پر زیادہ سنجیدہ نظر آنے لگتا ہے۔ مگر اس کے باوجود کوئی ذہنی محنت برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ کام کرنے سے گھبراتا ہے۔ وہ اپنے ذہن پر کنٹرول رکھنے میں نااہل رہتا ہے۔ لہذا حسب منشا کام نہیں کر سکتا۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ حقیقی پاگل پن نہیں ہے۔

یہ ذہنی حالت عموماً خون نکل جانے کے بعد آتی ہے۔ خون نکل جانے کے بعد بے خوابی۔ خون کافی مقدار میں نکل جانے کے بعد عورت کو کئی کئی رات تک نیند نہیں آتی۔

خون نکل جانے کے بعد سر بھی چکراتا ہے۔ یہ قدرتی نتیجہ ہے۔ چکر آتا ہے، غشی آجاتی ہے۔ مگر عموماً چند روز تک مناسب خوراک لینے سے یہ علامتیں مٹ جاتی ہیں۔ اگر مریض چائنا کا ہو تو اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ کثرت سے خون نکل جانے کے بعد عورت کے بدن میں نیا خون بننا بند ہو جاتا ہے۔ اب کھایا پیا جزو بدن نہیں بنتا۔ سر چکرانا دنوں کیا ہفتوں تک جاری رہتا ہے۔ چائنا صحت کو معمول پر لے آتا ہے اور ان تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔

اس میں سر درد بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے ان کے سر میں اجتماع خون کی وجہ سے درد۔ ہاتھ پاؤں سرد اور سارا بدن سرد۔ پسینے سے تر۔ چھید ہونے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ دباؤ اور تپکن کے ساتھ درد۔ جو کبھی سر پر ہو سکتی ہے سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ گرم کمرے میں سر درد کم ہو جاتا ہے۔ چھونے سے بڑھ جاتا ہے۔ حرکت سے بڑھتا ہے۔ ٹھنڈک لگنے سے بڑھتا ہے۔ یہ اس کی موٹی موٹی خوبیاں ہیں۔ ذرا چھونے سے ہی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ مگر ورا سختی پر بھی توجہ دیں۔ چائنا کے درد سخت دباؤ سے گھٹ جاتے ہیں۔ مگر ہلکے دباؤ سے درد بڑھ جاتے ہیں۔ رگ و ریشوں کی نزاکت، سوداوی رگوں کا سارا رخ حساس واقع ہوا ہے۔ چھونے سے اور سرد ہوا سے درد شروع ہو جاتے ہیں۔ سر میں چبھن اور کنپٹیوں میں تپکن۔ انگلیوں کے سہارے اس تپکن کو چھوا جا سکتا ہے۔ سخت دباؤ سے یہ درد کم ہو جاتا ہے۔ مگر چھونے سے بڑھتا ہے۔ چلنے پھرنے کی حرکت اور جھٹکے سے سر میں تکلیف بڑھتی ہے حتیٰ کہ بستر میں کروٹیں بدلنے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ گاڑی میں سواری نہیں کر سکتا۔ کسی قسم کا کوئی جھٹکا برداشت نہیں کر سکتا۔ سخت دباؤ سے آرام ملتا ہے۔ تپکن کیساتھ سر درد، سرد ہوا لگنے سے، ٹھنڈی ہوا لگنے سے، کھلی ہوا میں، ذرا سا چھونے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اور سخت باؤ سے راحت ملتی ہے۔ کھوپڑی میں یہ محسوس کرے جیسے کسی نے بال پکڑ رکھے ہیں۔ کھوپڑی چھوا جانا برداشت نہیں کرتی۔ چائنا پر بکثرت پسینہ۔ سر دردات کو بڑھتا ہے۔ کثرت مباشرت سے پیدا ہو سر درد خون یا دیریہ بکثرت نکلنے سے سر درد ہوتا ہے۔

اب ہم آنکھ کی علامتوں پر غور کریں گے۔ چندھیا پن۔ چمک لگے۔ آنکھ زرد، ٹھنڈک ہوا لگنے سے آنکھ میں عصبی درد۔ خاموشی سے بیٹھنے اور بدن کو گرم رکھنے سے راحت ملتی ہے۔ رات کا اندھا پن۔ بینائی کا دھندلا پن۔ آنکھوں میں جیسے ریت پڑی ہے۔ روشنی سے درد بڑھتا ہے۔ اندھیرے میں آرام ملتا ہے۔

کان و ناک میں بھی وہی ذکاوت حس پائی جاتی ہے۔ جو آنکھ میں پائی جاتی ہے۔ معمولی آواز سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں، گرج ہوتی ہے۔ جھنجھناہٹ ہوتی ہے اور گانے کی آواز آتی ہے۔ چوں چوں کی آواز آتی ہے۔ کان کے درمیانی حصہ کا نزلہ، اس کی وجہ سے عموماً کم سننے کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ بڑھ کر یہ تکلیف مکمل بہرہ پن کی شکل اختیار کر لیتی ہے اس کے کانوں میں دیر تک آوازیں آتی رہتی ہیں۔ حالانکہ اسے منہ سے نکلی آواز کا سنائی دینا بہت پہلے بند ہو چکا تھا۔ کان بہتا ہے۔ بدبودار، خون ملی، پیپ سی رطوبت آتی ہے۔

جن کے بدن میں خون کی کمی ہو، ان کی بار بار نکسیر آنے کی شکایت، یہاں بھی خشکی اور نزلے کی حالت موجود رہتی ہے۔ خشک نزلہ یا بہتا زکام۔ دبا ہوا زکام جو شدید سر درد پیدا کرے۔ بو آنے سے متلی آتی ہے۔ پھولوں، کھانے اور تمباکو کی بو برداشت نہیں ہوتی۔ چہرہ مرجھایا ہوا۔ پژمردہ، نیلا، خون کی کمی والا اور بیماروں جیسا۔ جب بخار ہو یا بخار کی سردی ہو تو چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

لیکن جب بخار نہ ہو تو چہرہ زرد، بیماروں جیسا اور پیلا۔ درد اعصاب، چہرے میں کترن، چھید ہونے یا چھری لگنے کی طرح کا درد جس میں کمی و بیشی ہونے کی مذکورہ بالا حالتیں پائی جاتی ہیں۔ چہرے کی رگیں تنی ہو گئیں۔ یہ حالت بخار کے دوران اور بخار کے پسینے کے وقت، باری کے بخاروں میں نمودار ہوتی ہے۔ اس

وقت چائنا کام دیتا ہے۔
دانت ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔ چبانے سے دانتوں میں درد ہوتا ہے۔ جیسے وہ بہت لمبے لمبے ہوں۔ ذرا سی سردی لگتے ہی دانت درد ہونے لگتا ہے۔ چھید ہونے کی طرح کا درد جیسے دانت اکھاڑا جا رہا ہو۔ یہ درد اس وقت ہوتا ہے جب وہ بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں سے رطوبت نکلتی ہے۔ سیاہ اور بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ خصوصاً کم درجہ حرارت والے بخاروں میں نہایت گندی رطوبت نکلتی ہے۔
ذائقہ کی حس بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ اسے کسی چیز کا قدرتی ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ "منہ میں تلخ ذائقہ، خوراک تلخ، یا بہت زیادہ نمکین محسوس ہو۔ زبان کی نوک پر جلن جیسے مرچیں لگی ہوں۔ منہ اور گلا خشک، نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔" بعض اوقات بہت زیادہ بھوک ہوتی ہے۔ مگر عام طور پر خوراک سے بیزاری ہوتی ہے۔ کھانے پینے کی ہر چیز سے نفرت جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے۔ چائنا کا مریض بے پرواہ رہتا ہے۔ وہ کھانے بیٹھتا ہے۔ کھانا کافی لذیذ محسوس ہوتا ہے اور وہ خوب کھاتا ہے۔ اہم بات یہ نہیں ہے کہ وہ کھاتا ہے یا نہیں۔ "بیزاری اور سخت بھوک" "بھوک مگر رغبت ندارد۔ کھانے پینے سے بے رغبتی۔ صرف کھاتے وقت قدرے رغبت ہوتی ہے اور قدرتی ذائقہ بحال ہو جاتا ہے۔ رغبت کی کمی۔ کھانے کی ہر چیز سے نفرت، روٹی سے پرہیز۔ رغبت کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ پیاس بھی عجیب ہوتی ہے۔ مریض کہے گا: "مجھے معلوم ہے کہ بخار کی سردی آ رہی ہے۔ کیونکہ مجھے پیاس لگی ہے۔" بخار کی سردی آنے سے پہلے پیاس لگتی ہے۔ مگر جونہی سردی شروع ہو جاتی ہے پیاس مٹ جاتی ہے اور جونہی سردی گزر چکتی ہے اور گرمی آنے لگتی ہے پیاس بھی آ جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے ان دونوں حالتوں کے درمیانی وقفے میں پیاس لگتی ہے اور جب سردی کافی حد تک گھٹ جاتی ہے اور گرمی کافی بڑھ جاتی ہے تو پیاس بھی گھٹ جاتی ہے۔ اور گرمی کافی بڑھ جاتی ہے تو پیاس بھی گھٹ جاتی ہے۔ اب وہ صرف منہ گیلا کرنے کے لئے ہی پانی مانگتا ہے اور جب گرمی بھی گھٹنے لگتی ہے تو پیاس پھر بڑھنے لگتی ہے اور وہ زیادہ پانی پینے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ پسینہ آنے پر اس کی پیاس میں اس قدر اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ پانی پینے سے نہیں تھکتا۔ سردی آنے سے پہلے اور بعد میں اور پسینے کے دوران میں پیاس۔ جب سردی ہو تو پیاس نہیں رہتی۔ جب گرمی ہو تب بھی پیاس نہیں رہتی۔ آپ چائنا کی نسبت اپیکاک اور نکس وامیکا کی مدد سے باری کے بخاروں کو زیادہ مقدار میں ٹھیک کر سکتے ہیں۔
مچھلی وپھل، کھانے اور شراب زیادہ پینے سے پیدا ہوئی معدے کی شکایتیں۔ اپھارہ جیسے کہ پیٹ پھٹ پڑے گا۔ ہر وقت بڑے زور زور سے ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی راحت نہیں ملتی۔ اپھارے کا انتہا زور ہوتا ہے۔ کاربوویج میں تھوڑی ڈکاریں آنے کے بعد راحت مل جاتی ہے اور لائیکوپوڈیم میں یہ دونوں حالتیں آتی ہیں۔ کم درجہ حرارت والے بخاروں میں پیٹ اور معدے میں سخت اپھارہ آتا ہے۔ انتڑیوں میں اس قدر دکھن ہوتی ہے کہ وہ حرکت نہیں کر سکتا۔ خون کی قے۔ بعض اوقات اس کے بعد ہاتھ پاؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔ ہچکی، متلی، قے، ڈکاریں۔ جس میں خوراک کا ذائقہ آئے یا تلخ و ترش ڈکاریں۔ بار

بار قے آتی ہے۔ قے میں ترش رطوبت نکلتی ہے۔ صفرا نکلتا ہے، خون نکلتا ہے۔ یہ قے عموماً رات کو ہوتی ہے۔ معدے میں تپکن اور گڑگڑاہٹ۔ معدے میں ٹھنڈک۔ پھل کھانے کے بعد پیٹ میں خمیر بنے۔ ترشی معدہ ودودھ پینے کے بعد معدے میں گڑبڑ آتی ہے۔

دست۔ انتڑیوں سے فضلہ بکثرت، پانی سا اور سیاہ نکلتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ کھانا کھانے کے فوراً بعد اور رات کو دست آتے ہیں۔ انتڑیوں سے ہوا بکثرت نکلتی ہے۔ آہستہ آہستہ دست کی تکلیف بڑھتی رہتی ہے۔ دست میں پانی ہی پانی نکلتا ہے۔ پرانے دست جس میں بدن سوکھتا رہے اور رات کو تکلیف بڑھے۔ پٹرولیم میں بھی پرانے دست آتے ہیں، مگر یہ دست صرف رات کو آتے ہیں۔

مردانہ اعضاء تناسل میں نہایت قابل ذکر خوبی ہے۔ کمزوری۔ مگر زنانہ اعضائے تناسل میں حالت اس کے سراسر برخلاف ہوتا ہے۔ ان عورتوں میں جو مدت تک بچے دانی سے خون خارج کی تکلیف میں مبتلا رہی ہوں، کسی بھی وقت رحم کے خصیوں پر ورم آنے کے تحت، شدید اور اتفاقیہ حملے کا شکار بن سکتی ہیں۔ بچے دانی سے خون جانا، بچے دانی کا باہر نکلنا، حیض وقت سے بہت پہلے اور بکثرت آئے۔ خون کی رنگت سیاہ اور چھچھڑے دار۔ درد کے ساتھ ماہواری درد اور تشنج۔ جب خون جارہا ہو تو اس کے درمیان میں ہی تشنج آجاتا ہے۔ خون جانے کے ساتھ بچے دانی میں اینٹھن درد زہ جیسا درد۔ کانوں میں گھنٹیاں بجیں، اندھاپن، بستر میں نیچے ہی نیچے، پیروں کی طرف کھسکنا۔ زچگی میں رطوبت کا بکثرت اور بڑی حد تک جاری رہنا۔ مدت تک بچے کو دودھ پلانے سے، جب صحت کمزور ہوگئی ہو۔ دانت درد اور درد اعصاب میں بھی مفید ہے۔

تنگی سانس۔ چھاتی میں کف بھری رہنے کی وجہ سے گڑگڑاہٹ، دمہ۔ "چھاتی میں دباؤ جیسے خون کی زبردست گردش ہو۔ زبردست دھڑکن۔ خون ملی کف نکلے۔ کمزوری یکا یک بڑھے۔" رات کو خشک، دم گھونٹنے والی کھانسی، رات کو پسینہ بکثرت آئے۔ چھاتی میں درد، سردی سے گھبرائے۔ چہرے کی گرمی و سرخی۔ اس کے ساتھ ساتھ سردرد۔

ریڑھ جگہ جگہ سے دکھتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں کترن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ جو گرمی اور سخت دباؤ سے گھٹے۔ چھونے سے یا سردی لگنے سے بڑھے۔ رات کو زیادہ ہو جائے۔ "گھٹنے کمزور خصوصاً چلتے وقت۔"

چائنا ان بخاروں میں مفید ہے جہاں وجہ حرارت کم ہو یا باری کے بخار۔ ٹائیفائیڈ یا ملیریا بخار۔

سس ٹس کیناڈین سس (CISTUS CANADENSIS)

یہ دوائی سورا کی زہر کا مصلح ہے اور جسم میں گہرائی تک کام کرتی ہے۔ یہ کلکیریا کے بہت زیادہ مشابہ ہے۔ مگر اثر کے لحاظ سے اس سے کہیں زیادہ نرم ہے۔ اس میں بھی کلکیریا کی طرح محنت سے تھکن، دم کشی، پسینہ اور ٹھنڈک پائی جاتی ہے۔

جو خوبی خواہ مخواہ کسی دوائی کی طرف آپ کی توجہ دلاتی ہے وہ ہے کسی بگڑے ہوئے اور خاص قسم کے مریض کو درست کرنے کی صلاحیت۔ مجھے وہ وقت یاد ہے جب پہلے پہل سس ٹس کی طرح میری توجہ گئی۔

میں نے وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کا نام اپنی فہرست پر لکھ لیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ اہم دوائی نہیں ہے مگر انہی دنوں ایک نوجوان دوشیزہ میرے علاج میں آئی۔ اس کی گردن کے غدود بڑھے ہوئے اور سخت تھے خصوصاً کن پیڑے۔ اس کے کانوں سے بدبودار رطوبت بہتی ہے۔ آنکھیں متورم تھیں اور ان سے پیپ بہہ رہی تھی۔ آنکھ کے سروں پر خراش تھی۔ ہونٹ کٹے پھٹے ہوئے تھے اور ان سے خون نکلتا تھا۔ اس کی انگلیوں کے سروں پر پرانا اگزیما تھا۔ کلکیریا مریضہ کی حالت کے مطابق نظر نہ آیا۔ آخر بڑی محنت کے بعد مجھے یہ چھوٹی سی دوائی ضرورت کے مطابق نظر آئی۔ اگرچہ وہ کافی دیر تک ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے علاج کرا چکی تھی۔ مگر اس دوائی نے اسے صحت یاب بنا دیا۔

غدود متورم ہو جاتے ہیں، پھول جاتے ہیں اور ان سے پیپ نکلنے لگتی ہے۔ ناسور بنا دیتی ہے۔ اور پرانے زخموں کو ٹھیک کرتا ہے۔ اس کی جسمانی بناوٹ خنازیری ہوتی ہے۔ یہ ایسے پرانے دستوں میں مفید ہے جن میں غدود بڑھ گئے ہوں، ان لوگوں کے پرانے دستوں میں بھی مفید ہے جن کا جسم ڈھیلا ڈھالا، بیماروں جیسا زرد ہو اور جو سیڑھیاں نہ چڑھ سکتے ہوں۔ سیڑھیاں چڑھیں تو دم پھول جاتا ہے۔ تمام بلغمی جھلیوں سے گاڑھی، زردی مائل اور بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ لہٰذا یہ پرانے اور تکلیف دہ نزلے میں مفید ہے۔ چھاتی اس قسم کی رطوبت سے بھر جاتی ہے اور اسے تھوکنے کے بعد مریض کو راحت ملتی ہے اور چھاتی خالی کر دینے کے بعد اسے کچا پن محسوس ہوتا ہے۔ اس میں ہاتھوں پر اور انگلیوں کے سروں پر پھنسیاں۔ خارش والی پھنسیاں دانے جیسی پھنسیاں اور کیل دار پھنسیاں نکلتی ہیں۔ پرانا اگزیما ہوتا ہے۔ سردی کے موسم میں اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے انگلیاں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔

اس کی ساری تکلیفیں دماغی محنت سے بڑھتی ہیں جوش میں ہوتا ہے اسکی کھانسی، سر درد اور درد عموماً دماغی محنت سے بڑھ جاتے ہیں۔ درد سر سے کان تک پہنچتا ہے۔ متورم اعضا میں گولی لگنے، سوئی چبھنے اور کترن کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ کان بہنے کی ایسی تکلیف جو چیچک وغیرہ کسی دانے نکلنے والی بیماری کے بعد شروع ہوئی ہو۔ دماغی کام کرنے کے بعد جیسے مفلوج ہو چلا ہو۔ کلکیریا اور بوریکس کی طرح ذہنی جوش سے ساری تکلیفوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر اسے مجبوراً روزہ رکھنا پڑے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے اور لائیکوپوڈیم کی طرح کھانا کھا لینے سے آرام آ جاتا ہے۔ ٹھنڈک کے ساتھ پیشانی کے درد۔ گرم کمرے میں رہنے سے پسینہ آتا ہے۔ یہ پسینہ سرد ہوتا ہے۔ پسینہ جتنا زیادہ آتا ہے۔ مریض اتنا ہی سرد ہوتا چلا جاتا ہے۔ سر میں درد اور سرد پسینہ۔ مریض جتنا سرد ہوتا جائے درد اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دائمی سر درد اور سر درد کے ساتھ شدید تھکن۔ پیشانی میں ٹھنڈک کا احساس خصوصاً گرم کمرے میں سر درد کیساتھ ناک کی جڑ میں دباؤ کے ساتھ درد۔ کن پیڑے اس قدر متورم ہو جاتی ہے کہ سر ایک طرف جھک جاتا ہے۔ پیٹ کے غدود پرانے دستوں میں متورم ہو جاتے ہیں۔ یہ ورم دق کی قسم کا ہو سکتا ہے۔ بڑھے ہوئے غدود، ان کے ساتھ خواہ پھنسیاں ہوں یا نہ ہوں۔

سارے بدن پر کسی چیز کے رینگنے، سرسراہٹ، سنسناہٹ اور چیونٹیوں کے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ پھنسی کوئی نہیں ہوتی۔ کھجلانے سے جلد میں کچا پن آ جاتا ہے۔ چہرے پر پھنسیاں اور اگزیما۔ کان کے آس

پاس پھنسیاں۔

ناک میں ٹھنڈک یا جلن کا احساس۔ یہ ٹھنڈک ہے یا جلن یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ نئے زکام میں ناک گاڑھی پیلی رطوبت سے بھر جاتی ہے اور جب اسے صاف کر دیا جائے تو ناک خالی ہو جاتی ہے اور پھر اس میں خراش ہوتی ہے۔ کوئی اسے کچا پن کہے گا، کوئی ٹھنڈک کہے گا اور کوئی اسے گرمی قرار دے گا۔ جب ناک دوبارہ اس قسم کی رطوبت سے بھر جائے گی تو یہ احساس مٹ جاتا ہے۔ آرسینیکم میں رطوبت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ ناک میں جلن ہونے لگتی ہے۔ مگر ایتھم کروڈ، ایسکولس اور اس دوائی میں جب ناک خالی ہو تو ٹھنڈک یا جلن ہوتی ہے۔ کچے پن، ٹھنڈک یا جلن کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب ہوا سانس کے ساتھ اندر جاتی ہے۔ جب زکام ہوائی صورت میں پھیلا ہوا ہو تو یہ اس کی زبردست علامت ہوتی ہے۔ یعنی سانس لینے پر ناک میں درد اور انتہائی جلن۔ اس دوائی کا کرشمہ نئے زکام میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ یہ بہترین طور پر اس وقت کام کرتا ہے جب نزلہ پرانا ہو۔ اس میں گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہو اور سانس لینے پر ناک کے اندر ٹھنڈک یا جلن کا احساس ہوتا ہے۔

دائیں کان کے پیچھے محراب دار ہڈی میں تیز گولی لگنے کی طرح کی ناقابل برداشت خارش اور موٹے موٹے کھرنڈ آ گئیں جن میں جلن ہوتی ہے۔ اس دوائی نے چہرے کی جلد کے دق میں فائدہ پہنچایا ہے۔ نچلے جبڑے کا ناسور۔ نچلے ہونٹ پر سرطان کا پھوڑا جس کا منہ کھلا ہوا ہو اور جس میں سے خون نکلتا ہو۔ جلد کا ایک طرح کا دق۔ چہرے کے سارے جوڑوں میں درد۔ اس نے ٹخنہ اور ٹانگ کی لمبی ہڈی کے پرانے اور گہرے ناسور میں جس میں تیز رطوبت بکثرت نکلتی ہو، آرام پہنچایا ہے۔ غدود متورم۔ نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا قطعاً برداشت نہیں ہوتی۔ آرام صرف اس وقت ملتا ہے جبکہ بدن کافی گرم ہو جائے۔

دانتوں میں طرح طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون جانے لگتا ہے۔ یہاں بھی گلے کی طرح اسی قسم کے ٹھنڈک کا احساس بتایا گیا ہے۔ یعنی ٹھنڈک و جلن کا احساس، منہ اور گلے میں بلغم بھر جاتا ہے۔ گلا جیسا کھردرا ہو، ریت سے بھرا ہو۔ گلے میں خشک جگہ، گلا چمکدار، جیسے ورزش کی گئی ہو۔ اچھی خوراک نہ ملنے سے پیدا ہوئے نزلے کی حالت میں یہ نہایت مفید ہے۔ زکام کا اثر ہر بار گلے پر ہوتا ہے۔ گرم ہوا سب جگہ خوشگوار محسوس ہوتی ہے۔ پرانی حالتوں میں خنازیری غدود تکلیف کا مرکز بنتے ہیں۔ یہ غدود بڑھ جاتے ہیں۔ مریض گرمی چاہتا ہے۔ وہ انگیٹھی کو تیز کر دیتا ہے تاکہ اسے ناک، پھیپھڑوں اور گلے میں زیادہ گرمی مل سکے۔ جس مریض کو تپ دق ہونے والا ہو تو اس کو اس قسم کی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو سردی سے کانپتے ہوں۔ چھونے سے وہ ٹھنڈے محسوس نہیں ہوتے۔ مگر وہ اندر سے سردی محسوس کرتے ہیں۔ گوند کی طرح کا بلغم نکلتا ہے۔ خصوصاً سویرے حلق کی محرابیں متورم و خشک۔ گلے کے غدود متورم۔

تیز چٹ پٹی چیزوں کے لئے رغبت۔ خصوصیت سے اپنے بدن کو گرم کرنے کے لئے کچھ کھانا چاہتا ہے۔ کچھ طاقت بخش چیزوں کی خواہش۔ بڑی مچھلی وغیرہ کھانے کی خواہش۔ کوئی قوت بخش چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

پستان (چھاتیوں) کی پرانی سختی اور ورم۔ بایاں پستان متورم اس میں پیپ آجائے اور چھاتی جیسے بھری ہوئی ہے۔ "ٹھنڈی ہوا سے گھبراہٹ، اس کے ساتھ غدود کا ورم۔" اس میں غدود کو بڑھانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جب سارے جسم کے غدود متورم ہوں تو اس پر توجہ دینی چاہئے۔ گردن کے غدود ایک قطار میں بڑھتے ہیں جیسا کہ گانٹھ دار رسہ ہو۔ اس طرح کی علامت بہت کم دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔

جلد دبلغمی جھلیوں کی خارش۔ کان کی خارش کھجلانے سے کم نہیں ہوتی۔ متواتر کھجلانے اور رگڑنے سے جگہ خام ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں متواتر خارش ہوتی رہتی ہے۔ گلے میں ہر وقت خراش ہوتی رہتی ہے۔ چھاتی میں ہر وقت سرسراہٹ ہوتی رہتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے کھانسی آتی ہے۔ مقعد وغیرہ سارے خارجی راستوں پر خارش ہوتی ہے۔ مریض کھجلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ جگہ خام ہو جاتی ہے اور اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

خنازیر (کنٹھ مالا) گردن کے غدود متورم ہو جاتے ہیں اور پک جاتے ہیں۔ پیٹھ پر کنٹھ مالا جیسے بڑے بڑے دانے۔ پشت پر کنٹھ مالا کے زخم۔ مقعد کی ہڈی میں جلن و کچلے جانے کا سا درد جو چھونے سے بڑھے۔ یہ کاربو اینملس کے مشابہ ہے۔ اس میں دبانے سے اس ہڈی میں درد ہوتا ہے۔ خصوصاً نازک و عصبی مزاج عورت کو ذرا سی چوٹ لگنے پر۔

ہاتھوں پر خارش کے داغ، چھالے، جن سے کھجلانے پر رطوبت نکلنے لگے۔ ناخنوں کی بیماریاں۔ مزدوروں کے ہاتھوں پر سخت موٹی گدیاں اور ان میں گہری دراڑیں بن جاتی ہیں۔

بخار کی علامتیں اچھی طرح معلوم نہیں ہوتیں۔ پرانی بیماریوں میں تھکان کے ساتھ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ رات کو پسینہ بہت آئے۔

کلیمٹس ایرکٹا CLEMATIS ERECTA

کلیمٹس کے صرف جزوی تجربے ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ صرف چند حالتوں میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر یہ حالتیں بھی نہایت اہم ہیں، اس لئے اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں چھالے اور پھنسیاں بنتی ہیں۔ جو تقریباً سرخباد سے جیسی ہوتی ہیں۔ ایک ذہنی علامت تقریباً ہر وقت اور ہر حالت میں موجود رہتی ہے وہ یہ ہے کہ مریض تنہا رہنے سے ڈرتا ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ احباب سے مل بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ وہ دوسروں کے اس کے پاس آکر بیٹھنے سے گھبراتا ہے۔ بظاہر جیسے سارا ماحول خوفناک، ایذا رساں چیزوں سے بھرا ہوا ہے۔ جن سے وہ متفکر رہتا ہے۔ خوفزدہ رہتا ہے۔ یہ حالت اسے پست ہمت بناتی ہے۔ یہ جریان کے مریضوں کی ذہنی اور عام حالتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے مفید ہے جنہیں حال میں سوزاک ہوا تھا اور اب دب گیا ہے اور اب اس کے دب جانے کے بعد مذکورہ ذہنی علامتیں، غدود کے ورم کے ساتھ نمودار ہوئی ہیں۔

پھنسیوں کے متعلق یہ غالباً عجیب دوا ہے۔ کوئی یہ بات سوچ نہیں سکتا کہ اس قدر بے ضرر چھوٹی سی

بھاڑی اس قدر تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔ مگر ایسے لوگ بھی ہیں جو رسٹاکس کی طرح انگور کی اس بیل کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ علامتوں کے لحاظ سے بھی بہت بڑی حد تک ان دونوں میں بھاری مشابہت ہے۔ یہ بھی رسٹاکس کی طرح ہی زہریلی حالتیں پیدا کرتی ہے۔ میں یہاں ایسی چند دوائیوں کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں جو رسٹاکس کے مانند ہی زہریلی حالتیں پیدا کرتی ہیں۔ چھالوں والی ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جو رسٹاکس کے مشابہ ہیں اور آپ کو وہ سب کم و بیش ایک دوسرے کے مصلح کے طور پر استعمال کرنا پڑیں گی۔ مگر آپ کو یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ مخصوص حالت میں وہ زہر کو پیدا کرے گی۔ بارہا کروٹن ٹگ، رسٹاکس، اناکیولس اناکارڈیم اور کلیمٹس ایک دوسرے کے اس قدر مشابہ نظر آتے ہیں کہ میں صرف پھنسیوں کی بنا پر ان میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اس قدر ملتی جلتی ہیں کہ وہ سب ایک دوسرے کے مصلح ہیں۔ رسٹاکس کی نسبت یہ سب زیادہ گہرائی تک کام کرنے والی ہیں۔ اناکیولس نے پپوٹوں کے سرطان میں بھاری فائدہ کیا ہے۔ اس نے سرطان کے پھوڑوں میں آرام کیا ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ جسم کی گہرائی میں رگ و ریشوں تک پہنچتا ہے۔

سر کے بیرونی حصوں پر ہمیں کلیمٹس کی علامتوں کا ایک حصہ نظر آتا ہے۔ چھالوں جیسی پھنسیاں جن میں بھاری خارش ہو، ڈنک لگنے کا سا درد اور رینگنے کی سی سرسراہٹ ہو۔ اب جو کچھ یہاں پھنسیوں کے بارے میں صحیح ہے۔ وہی سب کلیمٹس کی پھنسیوں کے بارے میں ہر جگہ صحیح ہوگا۔ یہ دھونے سے بڑھتی ہیں۔ دھونے سے ان میں جلن ہوتی ہے اور قدرے سوزش آتی ہے۔ آپ اس کا اس دوائی کی اندرونی علامتوں سے مقابلہ کیجئے۔ دانتوں میں اور جبڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔ اب جبکہ پھنسیوں کی تکلیف ٹھنڈے پانی میں دھونے سے بڑھتی ہے۔ دانتوں اور جبڑوں کا یہ درد منہ میں ٹھنڈا پانی بھرنے سے گھٹ جاتا ہے اور بیرونی حرارت یا بستر کی حرارت سے بری طرح بڑھتا ہے۔ پھنسیوں کی تکلیف بستر کی حرارت سے اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے بڑھتی ہے۔ پھنسی زیر بحث رسٹاکس کی ہے یا کلیمٹس کی یا کسی دوسری دوائی کی، یہ سمجھنے کیلئے قدرے تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔ چھالے دار پھنسیوں میں زرد رطوبت بھری ہوئی ہوتی ہے اور اس کی تہہ سخت ہوتی ہے۔ یہ پھنسیاں داد جیسی پھنسیاں ہوتی ہیں۔ ایگزیما کے مشابہ ہوتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔ یہ چھالے دار پھنسیاں آنکھوں پر بھی نکلتی ہیں۔ اگر ان کو شروع میں دیکھا جائے تو وہ چھالے جیسی ہوں گی اور بعد میں زخم کے مانند۔ یہ داد کی معمولی مگر نازک شکل ہے۔ بدن پر ایک طرح کا سرخباد جس میں عموماً پھنسیاں نمودار ہوا کرتی ہیں۔" آنکھوں میں جلن اور چبھن جو آنکھ بند کرنے سے بڑھے۔ پلکوں کا ورم آنکھیں متورم یا باہر کو نکلی ہوئیں اور بینائی دھندلی۔ پپوٹوں کی پرانی خارش۔"

دانتوں کے درد بستر کی حرارت سے بڑھتے ہیں۔ یہ عام بات ہے۔ یہ درد رات کو آتے ہیں اور منہ میں کوئی گرم چیز رکھنے سے بڑھتے ہیں اور اس کے برعکس منہ میں سرد چیز رکھنے سے کم ہوتے ہیں۔ دانتوں میں چبھن اور کھنچاؤ کے ساتھ درد جو رات کو بڑھے۔ منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے عارضی طور پر درد گھٹ جاتا ہے۔ منہ میں ٹھنڈی ہوا کھینچنے سے راحت ملتی ہے۔ مگر بستر کی حرارت سے درد بڑھتا ہے۔ دانت کا درد دن میں قابل برداشت رہتا ہے مگر جونہی وہ بستر میں لیٹتا ہے، درد ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ کھوکھلے دانت کا

درد جوڑ میں ٹھنڈا پانی رکھنے یا ٹھنڈی ہوا کھینچنے سے گھٹتا ہے۔
ران کی جڑ کے غدود کا متورم ہونا، خواہ ان کا سخت قسم کے سرطان سے ہی تعلق ہو۔ اس کی نہایت اہم علامت ہے۔ اس کا دبے ہوئے سوزاک یا جوڑوں کے گٹھیاوات سے بھی تعلق ہے۔ ریڑھ کے ستون کے دائیں حصے میں درد اور سوجن۔ یہ تکلیف رات کو، چلنے سے اور بستر کی حرارت سے بڑھتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس میں جسم کے دونوں حصوں کے غدود ماؤف ہوتے ہیں مگر یہ بائیں حصہ کی نسبت دائیں حصہ پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ یہ مثانے میں بھی بھاری تکلیف پیدا کرتا ہے، پیشاب کرنے کی حاجت ہر وقت بنی رہتی ہے۔ نہایت تکلیف دہ اینٹھن ہوتی ہے۔ پیشاب کی دھار بھی رکتی ہے۔ کبھی شروع ہوتی ہے، پیشاب کی نالی حاجت برداشت نہیں کر سکتی۔ پیشاب انتہائی سستی سے اترتا ہے۔ نہایت کمزور دھار۔ کیونکہ پیشاب کی نالی سکڑ جاتی ہے۔

اس دوائی کی قدرتی خاصیت یہ ہے کہ یہ رگ و ریشوں میں رطوبت اور ورم لاتی ہے لہٰذا یہ سوزاک کے ان مریضوں کے لئے مفید ہے جن کو پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترنے کی شکایت ہو اور جہاں انجکشن کے ذریعے علاج ہوا ہو۔ پیشاب کی نالی کے اس ہلکے ورم میں رطوبت آ جاتی ہے اور پیشاب کی نالی رسے کی طرح سخت ہو جاتی ہے۔ دبانے سے اس میں درد ہوتا ہے حتیٰ کہ نالی تقریباً بند ہو جاتی ہے۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ کلینکس دیئے جانے کے بعد، رطوبت پھر خارج ہونے لگتی ہے اور جلد ہی نالی کا سکڑاؤ مٹ جاتا ہے۔ 2،3 ماہ کے بعد یہ ساری تکلیف مٹ جاتی ہے۔

پیشاب اور مثانے وغیرہ کے بارے میں نمایاں اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ مریض مکمل طور پر اپنے مثانے کو خالی نہیں کر سکتا۔ اسے ہمیشہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اور پیشاب باقی ہے، وہ جب پیشاب کر کے اٹھ بیٹھتا ہے تو بوند بوند پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ یہ سکڑاؤ کی عام حالت ہے۔ "سارا پیشاب ایک دم نکال دینے کی نااہلیت۔ جب پیشاب کرتا ہے تو انتہائی جلن ہوتی ہے۔ جب پیشاب کرنے بیٹھتا ہے تو یہ جلن پیشاب کی نالی میں قائم رہتی ہے اور پیشاب کر چکنے کے بعد بھی یہ جلن جاری رہتی ہے۔ پیشاب کی نالی سے گاڑھی رطوبت کا اخراج۔ سوزاک کے پہلے درجے میں جبکہ انتہائی سوزش ہو تو یہ شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ہاں ان حالتوں میں کام دیتا ہے جن میں پرانا ہونے کا رجحان موجود ہو۔ اس کے بعد وہ نتیجے آتے ہیں جو سوزاک دب جانے سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ ان میں سے خصیوں کی سوزش عام شکایت ہے اور وہ یہ حالت ہے جہاں کام دینے والی دوائیوں میں یہ بھی شامل ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ دوائی جسم کے بائیں حصہ کی نسبت دائیں حصہ کو ترجیح دیتی ہے۔ پیشاب رک رک کر آتا ہے۔ پیشاب اترتا ہے، پھر رک جاتا ہے اور اس کے ساتھ سوزاک کی خیزش، وہ یہ کہ نالی کا دایاں حصہ نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ فوطوں میں درد، کھنچاؤ کے ساتھ درد، خصیوں میں ورم، متورم اور سوزش، خصیوں کا ورم جس میں تکلیف دہ ورم اور سختی ہو۔ ورم کے دب جانے پر آپ شاید پلسا ٹیلا دیں۔ جو اس وقت کے لئے دوائی تھی مگر اس نے کام کو پایہ تکمیل پر نہ پہنچایا اور اب اس حصہ پر سختی رہ گئی۔ خصیوں کے دائیں نصف حصہ پر ورم، تھیلی سوئی ہو کر نیچے لٹک جاتی ہے۔

عورتوں پر اس کے زیادہ تجربے نہیں ہوئے۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ ابھی یہ جاننا باقی ہے کہ مرد کے

خصیوں کی طرح رحم کے خصیوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ دوائی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے۔ اور اس نے عورتوں کی بہت سی تکلیفوں مثلاً پستان کے غدود کے ورم میں فائدہ کیا ہے۔ "غدود کے زخم اور سختی، پستان کا سخت قسم کا سرطان جس میں سختی اور زخم موجود ہوں۔ بائیں پستان کا سرطان اور کندھے میں چبھن کے ساتھ درد۔" یہ علاج میں حاصل شدہ علامت ہے۔ "تکلیف رات کو بڑھتی ہے۔" "مریضہ بدن پر سے کپڑا اتارنا گوارا نہیں کرتی۔

اس میں سوزاک دب جانے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں گنٹھیاوات کا درد پایا جاتا ہے۔ انتہائی عصبی کمزوری اور پٹھوں کی پھڑکن۔ لیٹنے پر اور سونے کی تیاری کے دوران میں درد ہوتا ہے۔ بجلی جیسے جھٹکے، پھڑکن۔ جھٹکے جیسے بجلی کی تار لگی ہوتی ہے اس میں عام بخار کی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر کوئی اہم بات نہیں ہے۔

جسم پر چھالوں جیسی پھنسیاں۔ جگہ جگہ داد جیسی پھنسیاں۔ اس کا مریض داد خارش کا مریض رہتا ہے۔ "چھالوں جیسی پھنسیاں جن سے صاف وشفاف پانی نکلے یا پیپ نکلے۔ زرد چھالے اور زرد پھنسیاں۔" اس دوائی میں یہ دونوں حالتیں آتی ہیں۔ "گہرے رنگ کی جلن دار پھنسیاں جس میں شدید خارش ہو۔" "داد جو زخم کی شکل اختیار کر لے۔ خارش والے اور پھیلنے والے زخم۔

کاکولس انڈیکس COCCULUS INDICUS

ہم حسب معمول پہلے عام حالتوں اور ذہنی علامتوں پر غور کریں گے۔ کاکولس ذہن وجسم کے سارے فعل کو سست بنا دیتا ہے اور لقوے کی سی کمزوری کی حالت پیدا کرتا ہے۔ تمام فعل مناسب وقت سے پیچھے ہوتے ہیں۔ سوداوی رگوں کے تاثرات اپنے مرکز تک بڑی سستی کے ساتھ پہنچتے ہیں۔ اگر اس مریض کے پیر کے انگوٹھے میں چٹکی کاٹیں تو وہ ایک منٹ رک کر "اوہ" کہہ دے گا۔ اس چٹکی کاٹنے کا فوری ردعمل نہ ہوگا۔ سوال کا جواب وہ قدرے دیر میں دیتا ہے بظاہر سوچ کر، مگر یہ صرف سوچنے کی کوشش ہے۔ سارے عصبی اظہار مثلاً سوچنا، کندی احساس۔ پٹھوں کی حرکتیں اسی طرح ہوتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی محنت برداشت نہیں کر سکتا جس میں پٹھوں پر زور پڑے۔ کیونکہ وہ کمزور ہوتا ہے۔ وہ تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ پہلے یہ سستی، بکاہلی آتی ہے پھر ایک طرح کی قابل دید لقوے کی حالت اور پھر مکمل لقوہ۔ یہ لقوہ خواہ مقامی ہو یا عام نوعیت کا۔ اسی طرح آتا ہے۔ کچھ ایسے باعث ہیں جو یہ حالت پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً بیوی خاوند کی یا لڑکی والد کی خدمت کرتے کرتے تھک جاتی ہے۔ فکر مند رہتی ہے۔ جاگتی رہتی ہے۔ انتہائی کمزور ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اب کوئی جسمانی یا ذہنی تھکان برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتی۔ گھٹنے کمزور ہو جاتے ہیں۔ پشت کمزور ہو جاتی ہے۔

جب اس کے سونے کا وقت آتا ہے تو وہ سو نہیں سکتی۔ اس طرح جو بیماری آتی ہے۔ وہ کاکولس کے زہر کی پیدا کی ہوئی بیماری کے برابر ہے۔ ہانمین کے وقت سے لے کر آج تک یہ ان شکایتوں کی دوائی رہی ہے۔ جو گھر کے کسی عزیز کی تیمارداری کرنے سے پیدا ہوئی ہوں۔ یہ عین ان شکایتوں کی دوائی نہیں ہے جو

عموماً پیشہ ورزنسوں کو ہوا کرتی ہیں۔ کاکولس کے لئے لازمی ہے۔ چڑ، فکر، غم، متواتر جاگتے رہنے کا مجموعہ جیسا کہ بیوی یا بیٹی کی حالت میں ہوتا ہے۔ مثلاً گھر کے کسی عزیز کی تیمارداری کے تفکرات وذمہ داریوں کے اثر۔ بیوی کو ٹائیفائیڈ کے مریض خاوند کی تیمارداری کرنی پڑے یا کسی اور ایسی بیماری میں جو دیر تک چلتی رہی ہو، آخر میں وہ جسمانی اور ذہنی طور پر تھک جاتی ہے۔ سو نہیں سکتی۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، متلی، قے اور سر چکرانا مسوار ہو جاتا ہے۔ اب یہ بات واضح ہو گئی کہ کاکولس کا مریض کس طرح بنتا ہے۔ جسمانی اور ذہنی طور پر تھکا ہوا شخص سیر کرنے کے لئے باہر جاتا ہے۔ اسے دائمی سر درد ہو جاتا ہے۔ پشت میں درد ہونے لگتا ہے، سر چکراتا ہے، متلی اور قے آتی ہے۔ وہ موٹر میں سوار ہو کر سفر پر جاتا ہے۔ ایک یا دو میل جانے پر ہی اسے متلی و قے ہونے لگتی ہے۔ سارے جسم میں کمزوری آجاتی ہے جیسے ابھی جان نکل جائے گی۔

کاکولس کا مریض جونہی ریل گاڑی میں سوار ہوتا ہے اسے سر درد، متلی اور قے ہونے لگتی ہے۔ کاکولس کا مریض حرکت برداشت نہیں کر سکتا۔ اسے بولنے سے، حرکت کرنے سے، آنکھوں کی حرکت سے، سواری کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ ادھر ادھر کی چیزوں کو دیکھنے کے لئے نہایت احتیاط کے ساتھ بڑی دیر میں سر گھماتا ہے۔ حرکت کرنے کے لئے، سوچنے کے لئے اور ہر کام کرنے کے لئے اسے کافی وقت چاہئے۔ سارا جسم اور اس کے فعل سست پڑ جاتے ہیں۔ کاہلی آتی ہے۔ کم حرکتی۔

کانپتا ہے۔ تھکا ماندہ، جلد جوش میں آنے والا، ہاتھ میں کوئی چیز پکڑے تو ہاتھ کانپنے لگتا ہے۔ اس چیز کو بے ہودگی سے پکڑتا ہے اور گرا دیتا ہے۔ شاکل ورتن۔ اس دوائی میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ لہذا اسی وجہ سے یہ گھٹنوں کی اکڑن میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں لڑکھڑانا اور بے حسی بھی پائی جاتی ہے۔ بے حسی اس دوائی کی بڑی خوبی ہے۔ ٹانگوں اور پیروں کی بے حسی، انگلیوں، کندھوں اور چہرے کے پہلوؤں کی بے حسی۔ فکر و تردد سے پیدا ہوئی شکایتیں۔

نظام عصبی (وات نا ڑیوں) میں انتہائی جوش۔ ذرا سی آواز یا حرکت ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ یہ حالت بیلا ڈونا میں بھی آتی ہے۔ اس کی تکلیف جھٹکا آنے سے بڑھتی ہے۔ کاکولس میں بھی یہی بات ہے اور یہ بیلا ڈونا کے سراسر مشابہ ہے۔ بے خوابی میں بھی کاکولس بیلا ڈونا کے مشابہ ہے۔ دوسری عام حالتوں میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ بحری سفر کے دوران میں ہونے والی تکلیفیں مثلاً سر درد، قے، متلی وغیرہ اور سر چکرانا وغیرہ عموماً سارے جسم میں محسوس ہوتا ہے۔ ایک طرح کی غشی کا احساس جس کے بعد اکثر پوری بے ہوشی آتی ہے یا لقوے کی سی سختی آتی ہے۔ کاکولس میں جوڑوں کی سختی عام بات ہے۔ یہ حالت عموماً ہاتھ پیروں میں آتی ہے۔ مگر یہ نہایت اہم دوائی ہے۔ اس لئے میں اس کی ضرور چرچا کروں گا، جب ہاتھ پاؤں پھیلائے جاتے ہیں اور اگر ایک لمحہ کے لئے انہیں اسی طرح رکھا جائے تو انہیں اکٹھا کرنے میں درد ہوتا ہے۔ جو لوگ متفکر رہتے ہیں، تھکے ماندے ہوتے ہیں۔ بستر پر دراز ہونے کے بعد ہاتھ پاؤں سمیٹنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ ڈاکٹر آتا ہے اور دیکھتا ہے کہ معاملہ کیا ہے۔ وہ جب ہاتھ پاؤں کو اکٹھا کرتا ہے تو مریض چیخ مارتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سمیٹنے کے بعد اسے راحت ملتی ہے۔ اب مریض بیٹھ سکتا ہے اور گھوم پھر سکتا ہے۔ یہ حالت آپ کو کسی دوسری دوائی میں نہ ملے گی۔ اس میں سوزش قطعاً نہیں ہوتی۔ یہ ایک

طرح کی لقوے کی اکڑن ہے۔ ایک طرح سے بارے تھکے جسم و ذہن کا لقوہ ہے۔ کاکولس میں سر درد، کمر درد، درد اور ایذا سب موجود ہوتے ہیں۔ مریض کرسی پر پاؤں پھیلا دیتا ہے اور اب اسے ہاتھ کی مدد کے بغیر سمیٹ نہیں سکتا۔ یہ عجیب باتیں ہیں۔ جسم کو ہلانے سے غشی آجاتی ہے۔ انتڑیوں میں یا پیٹ میں درد ہونے سے غشی آجاتی ہے۔ جسمانی و ذہنی فعل کے سست پڑ جانے کے باوجود بھی مریض دکھ درد وغیرہ کو بری طرح محسوس کرتا ہے۔ درد کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ذکاوت حس بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

تشنج جیسے سارے جسم میں بجلی سے جھٹکا آتا ہے۔ نیند نہ آنے کے بعد تشنج آجاتا ہے۔ مریض کی عصبیت، جوش، فکر، تردد اور بے خوابی بتدریج بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ تشنج ظاہر ہوتا ہے۔ دھنش وات (ٹیٹنس)، ہیضہ لقوے کی سی کمزوری اور درد۔ چہرے کا لقوہ، آنکھوں کا لقوہ، ہر جگہ کے پٹھوں کا لقوہ۔ ہاتھ پاؤں کا لقوہ۔ کہا جاتا ہے کہ خناق کی وجہ سے یہ حالت نمودار ہوتی ہے جو کہ بے خوابی اور فکر کی وجہ سے میں نے اوپر بیان کی ہے۔ مجھے بہروں کے لقوے کے ایک مریض کی مثال یاد ہے۔ اس کو ایک نہایت محتاط ہومیو پیتھ نے کئی برس پہلے دوائی دی تھی۔ میری پریکٹس کے وہ ابتدائی دن تھے اور مجھے یہ باتیں دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ مریض ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔ اسے خناق کے بعد بہروں کا لقوہ ہو گیا تھا اور اسکے تندرست ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر ڈاکٹر مور نے جو اس وقت 80 سال کی عمر کے تھے، اس کا معائنہ کیا۔ میں ڈاکٹر مور اور مریضہ کے خاندان سے واقف تھا۔ انہوں نے نہایت غور سے مریضہ کا معائنہ کیا اور کاکولس ایک لاکھ طاقت کی خوراک دی۔ بہت دن نہیں گزرے تھے کہ بچی چلنے پھرنے لگی اور ساری حالت مکمل طور پر درست ہو گئی۔ مجھے اس پر ہمیشہ حیرانی رہی۔ تشخیص بڑی اچھی تھی اور مریضہ کے سارے عناصر کے ٹھیک مطابق تھی۔ ڈاکٹر مور لپے اور ہیرنگ کے شاگردوں میں سے تھے۔

آپ بڑی آسانی سے یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ جب ذہنی حرکتیں سست پڑ جاتی ہیں تو کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ یہ فکر اور جاگنے سے ہو۔ جیسا کہ تیمارداری کی حالت میں ہوتا ہے۔ ذہنی حالتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بے شعوری آرہی ہے۔ اگر آپ کاکولس کے حقیقی مریض کو دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ یہ شخص ایک دو سال پہلے ہی پاگل کیوں نہیں ہو گیا۔ کیونکہ ذہن تقریباً خالی نظر آتا ہے۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے اور سوال پوچھنے والے کی طرف آہستہ سے آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اور بمشکل تمام سوال کا جواب دیتا ہے۔ یہ حالت عصبی کمزوری میں یا ٹائیفائیڈ بخار میں آتی ہے۔ یہ اس حالت میں فاسفورک ایسڈ کے بہت نزدیک ہے۔ تاہم دونوں دوائیوں میں احتیاط کے ساتھ یگانگت قائم کی جا سکتی ہے۔ وقت بڑی جلدی سے گزرتا ہے۔ وہ یہ بات سمجھ نہیں سکتا کہ ساری رات گزر چکی ہے۔ ہفتہ گزر چکا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہیں۔ وہ اتنا گھبرایا ہوا ہوتا ہے، دیر میں سمجھتا ہے۔ اپنے خیال کا اظہار کرنے کے لئے اسے صحیح الفاظ نہیں ملتے۔ اس کا ذہن اس قدر سستی سے کام کرتا ہے، کیا ہو چکا ہے یہ اسے یاد نہیں رہتا۔ اس نے ابھی ابھی جو کچھ پڑھا ہے، وہ اسے بھول جاتا ہے۔ بات چیت نہیں کر سکتا۔ ذرا سی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ زبان حکم کی تعمیل نہیں کرتی۔ کند ذہنی اور بولنے میں بمشکل اس کے دماغ میں ایک خیال آتا ہے اور جم جاتا ہے۔ وہ اس خیال کو ذہن سے دور نہیں کر سکتا۔ اسے ہٹا نہیں سکتا۔ خیال جم جاتا ہے۔ اگر آپ اس سے بات

کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ اس پر وہی خیال غالب ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ احمق پن کی حالت میں ہے۔ ذہنی پریشانی اور سر میں چکر۔ بیشتر ذہنی تکلیفوں کے ساتھ سر میں چکر ضرور آتا ہے۔ وہ بظاہر بے ہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ جانتا ہے کہ میرے آس پاس کیا ہو رہا ہے حتی کہ بعض اوقات وہ ان سب باتوں کو یاد رکھتا ہے اور بیان کر سکتا ہے۔ مگر آنکھ جھپک نہیں سکتا اور نہ ہی کسی پٹھے کو حرکت دے سکتا ہے۔ مستی کی حالت ہوتی ہے۔ چہرے پر مسکراہٹ نظر آتی ہے۔ سمجھتا ہے کیا ہو رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود پٹھے مکمل طور پر ڈھیلے رہتے ہیں۔ وہ نہ بول سکتا ہے اور نہ کسی کو پہچانتا ہے۔ مکمل طور پر سست، ڈھیلا ڈھالا۔ یہ بھی ایک طرح کا پاگل پن ہے۔ سوچنے سمجھنے کے نااہل۔ موت کا خوف، ڈرتا ہے کوئی خوفناک بات ہونے والی ہے۔ یہ سب غم، فکر، رنج اور دیر تک جاگتے رہنے کا نتیجہ ہے۔ سر چکرانے میں عموماً متلی موجود رہتی ہے۔ کاکولس کا مریض موٹر یا ریل گاڑی کی کھڑکی میں سے باہر نہیں دیکھ سکتا۔ وہ کشتی سے نیچے اور بہتے پانی کو نہیں دیکھ سکتا اس سے اسے فوراً ہی متلی آنے لگتی ہے۔

شاید اب آپ اندازہ لگا سکیں کہ اس کی سر کی علامتیں کیا ہوں گی۔ سر درد کے ساتھ چکر آتا ہے۔ شدید متلی اور معدے کی علامتیں گھوڑا گاڑی، ریل گاڑی، موٹر گاڑی یا کشتی میں سفر کرنے سے سر درد آتا ہے۔ حرکت سے سر درد۔ متحرک چیزوں کی طرف نہیں دیکھ سکتا، سر چکراتا ہے۔ سر جیسے گردش میں ہو اور سر درد۔ سر میں اجتماع خون، دباؤ، چکن کے ساتھ سر درد۔ سر درد جیسے کھوپڑی پھٹ جائے گی۔ یا جیسے کوئی بڑا کواڑ بند ہو اور کھل رہا ہو۔ سر چکرانے کے ساتھ دائمی سر درد۔ دھوپ میں کام کرنے سے سر درد۔ سواری کرنے سے دائمی سر درد۔

بینائی دھندلی اور بینائی کی گڑبڑ۔ آنکھ کے پٹھوں کی لقوے کی سی کمزوری۔ بینائی کے پٹھوں کی کمزوری۔ چہرہ پیلا، بیماروں جیسا۔ پیلا، مردے جیسا اس کے ساتھ چہرے میں درد، چکر اور متلی چہرے میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ درد اعصاب۔ چہرہ پھولا ہوا۔ چہرے کے پٹھے کانپیں، پھڑکیں۔ چہرے کے پٹھوں کا لقوہ۔ چہرے کی بے حسی، پھڑکن، جھٹکے، بے حسی، لقوہ پھاڑنے کی طرح کے درد۔

انتہائی تھکن اور عصبی کمزوری، کاکولس کی بیشتر شکایتوں میں پائی جاتی ہیں۔ اب معدے کی علامتیں لیجئے۔ بے رغبتی، کڑوا ذائقہ، کسیلا ذائقہ، ترش ذائقہ، متلی کی خواہش، مکمل بے رغبتی، کھانے سے نفرت۔ معمولی ہلکا سا بخار اور سردی زکام۔ سر درد، چکر، متلی، کھانے سے نفرت، باری کے بخار اور ان میں ہاتھ پاؤں میں درد خصوصاً گھٹنوں اور پاؤں کی بڑی ہڈی میں۔ اس کیساتھ خاص طرح کی اکڑن، متلی اور کھانے سے نفرت۔ باری کے بخاروں میں اور شدید ٹائیفائیڈ بخاروں میں کھانے سے اس طرح کی نفرت کے ساتھ متلی پائی جاتی ہے۔ آپ مریض کے پاس جائیں اور نرس سے پوچھیں۔ "آپ مریض کو کیا کھلا رہی ہیں؟" اتنی سی بات ہی سن کر مریض کا گلا گھٹنے لگتا ہے۔ کھانے کا خیال آتے ہی اس کا گلا گھٹنے لگتا ہے۔ نرس کہے گی میں جب بھی کھانے کی بات کرتی ہوں تو مریض کا گلا گھٹنے لگتا ہے۔ خوراک کے خیال تک سے، اس کی بو سے گلا گھٹتا ہے۔ خواہ وہ بو برابر کے کمرے میں سے ہی آئے۔ باورچی خانہ میں کھانا پکنے کی بو سے اسے متلی آنے لگتی ہے۔ اس طرح کی بو دو دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ یعنی کاکولس اور کالچیکم میں۔

لقوے کی حالت، خوراک کی نالی کا لقوہ، نگل نہیں سکتا۔ خناق کے بعد گلے کی لقوے کی سی حالت۔
"گلے کے زخم اور اس کے ساتھ ہلکا بخار۔ بخار اتر جاتا ہے مگر مریض ابھی بھی نہیں سنبھلتا۔ عصبی کمزوری کا نچا ہے، بے حسی، پٹھوں کی پھڑکن اور انتہائی کمزوری جیسے معدے میں کچھ کیڑے رینگ رہے ہیں۔ معدے میں اینٹھن، تشنج، پیٹ درد کے سخت دورے۔ معدے میں شدید اینٹھن، مروڑ، چبھن اور گھونٹنے والے درد۔ انتڑیوں میں درد جیسے انتڑیوں کو تیز پتھروں کے درمیان بھینچا جا رہا ہے۔ اس سے غشی اور قے آتی ہے۔ انتڑیوں میں قولنج کا درد۔ پیٹ کا تناؤ، ابھارہ جیسے کہ ٹائیفائیڈ بخار میں ہوتا ہے۔ پانی پینے کے بعد ابھارہ، ابھارے کا درد۔ کترن، کٹن اور اینٹھن کے ساتھ انتڑیوں میں درد۔ انتڑیوں میں چاروں طرف پھیلتا ہوا درد جس میں دست بھی ہو۔ مقعد کا لقوہ، پاخانے کے وقت زور لگانے کی نااہلیت۔ پاخانے کی حاجت اور مقعد میں جلن، پاخانے کی حاجت مگر بالائی انتڑیوں میں پاخانہ باہر نکالنے کی اہلیت نہیں رہتی۔

حیض میں خون بکثرت آتا ہے۔ حیض وقت سے بہت پہلے آتا ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ ماہواری وقت مقررہ سے 2 ہفتے پہلے آجاتی ہے۔ ان عورتوں کو جو غم زدہ، رنجیدہ ہوں، فکر مند ہوں۔ مدت تک آرام سے پوری نیند نہ سو سکی ہوں۔ حیض کی بے قاعدگی میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یعنی حیض وقت سے بہت پہلے آتا ہے۔ بکثرت آتا ہے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔ سر درد، چکر اور متلی۔ انتڑیوں میں اینٹھن کے ساتھ شدید درد۔ ماہواری کے دنوں میں بچے دانی میں درد جیسے کسی نے مٹھی بھر لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مذکورہ وجوہات سے حیض منقطع بھی ہو جاتا ہے۔ ہفتوں کیا مہینوں تک بھی ماہواری نہیں آتی۔ یا ٹھیک ماہواری کے وقت ماہواری کی بجائے لیکوریا آتا ہے جس میں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ عورت کا بدن سوکھ جاتا ہے۔ وہ بتدریج بیمار ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کے بدن میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چہرے کی رنگت سبزی مائل، زرد، پیلی ہو جاتی ہے۔ "ماہواری کی بجائے لیکوریا۔ یا دو ماہواریوں کے درمیان بکثرت لیکوریا۔"

دل اور نبض دونوں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پیروں میں لقوے کی سی کمزوری، بے حسی۔ پٹھوں میں جھٹکے، پھڑکن، لرزہ، احساس کا فقدان، طاقت کا فقدان، ہاتھ پاؤں کے سارے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی بے حسی اور لقوہ۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی بے حسی۔ جب ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تو بے حسی اپنی جگہ بدل لیتی ہے۔ یا لقوے کی سی کمزوری کے ساتھ دائمی بے حسی آتی ہے۔ بعض اوقات یہ حالت بدلتی رہتی ہے۔ بعض اوقات ایک پہلو بے حس ہو جاتا ہے اور دوسرا مفلوج، ٹکوے سو جاتے ہیں۔ ٹکوے بے حس۔ جیسا کہ گھٹنوں کی اکڑن میں ہوتا ہے۔ پاؤں سرد، کمزوری کی وجہ سے جسم کا بار نہیں سنبھال سکتا۔ چلتے چلتے لڑکھڑاتا ہے۔ ایک طرف گر پڑنے کا احتمال۔ گھٹنے اکڑے ہوئے، سخت، پیروں اور گھٹنوں کا لقوہ جو کمر کے نچلے حصے سے شروع ہو۔ سردی اور پارے کے اثر، پیروں وغیرہ کا لقوہ جس میں اکڑن ہو، بے حسی اور دکھن ہو، جیسے وہ جگہ کچل دی گئی ہے۔

کسی عزیز کی مدت تک تیمارداری کرتے رہنے، شب بیداری اور چوکیداری سے ہوئی بے خوابی۔ یہ وہ علامت ہے جس کی طرف میں بارہا آپ کی توجہ دلا چکا ہوں۔ فکر اور خوف کے خواب۔ جاگتے رہنے اور چوکیداری کے برے اثر۔ "نیند کی ذرا سی کمی کا اس کی صحت پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔"

کاکس کا کٹائی COCCUS CACTI

یہ معمولی سی دوائی ہے اور اس قدر مشکل دوائیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد راحت ملے گی۔ مزید تجربے ہونے کے بعد یقیناً یہ دوائی نہایت گہرائی تک اثر کرنے والی مخصوص جسمانی بناوٹ کی دوائی ہے اگرچہ اس نے چند مرتبہ گہرائی میں بیٹھی ہوئی پرانی بیماریوں میں بھی آرام کیا ہے مگر اسے خصوصیت کے ساتھ نئی حالتوں میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کے تجربے کم ہوئے ہیں اور اس کی خوبیوں کے بارے میں ہماری واقفیت محدود ہے۔ ذہنی علامتیں نہایت کم نمودار ہوتی ہیں۔ اب تک اس کے جو تجربے ہوئے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ہوا کی نالیوں کے نزلے کی حالتوں میں اور اس کالی کھانسی میں۔ جس میں لیس دار، ریشہ دار رطوبت بکثرت نکلتی ہو، مفید ہے۔ اس قسم کی رطوبت ناک میں، گلے میں، عموماً ہوا کی نالیوں میں اور رحم میں بکثرت جمع ہوتی ہے۔ مقررہ طریقہ سے علاج کرنے والے جب بھی گاڑھی، ریشہ دار، رسی کی طرح لمبی تار والی، چپکنے والی رطوبت دیکھتے ہیں تو صرف کالی بائیکروم پر دھیان دیتے ہیں۔ وہ محض اہم علامتوں کی بنا پر ہی اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کالی بائیکروم کے سوا یہ علامت دوسری دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

تشنجی کھانسی، کالی کھانسی، شرابیوں کی کھانسی، کاکس کا کٹائی کے مریض کے پرانے نزلے کی شکایت عموماً سردی میں زور پکڑتی ہے۔ یہ شکایت سردی کا موسم شروع ہوتے ہی آجاتی ہے اور جب تک گرمی شروع نہ ہو، جاری رہتی ہے۔ مریض سرد ہوتا ہے اور اس کی تکلیف بھی سردی کے موسم میں آتی ہے۔ وہ سردی برداشت نہیں کر سکتا اور آسانی سے زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن آپ کو مریض اور اس کی علامتوں میں امتیاز کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ باہم سراسر برخلاف ہیں۔ سردی لگنے سے جب وہ ایک بار بیمار ہو جاتا ہے تو گرم کمرے میں اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ بدن کے گرم ہونے پر بڑھتی ہے۔ معمولی حرارت ملنے سے بھی بڑھتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ایک بار تکلیف شروع ہو جاتی ہے تو اس کا درد پلٹ جاتا ہے۔

یہ دوسری بہت سی دوائیوں سے مختلف نہیں ہے۔ مجھے بہت سے ڈاکٹروں نے خطوط لکھے ہیں کہ "میں نے اپنی ریپرٹری میں اور بوننگھاسن کی ریپرٹری میں بھی بعض دوائیوں کے ماتحت یہ کیوں لکھا ہے کہ ان کی شکایتیں سردی سے کم ہوتی ہیں اور سردی سے بڑھتی ہیں۔ یقیناً دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں۔" مگر ان میں یہ دونوں خوبیاں موجود ہیں۔ بعض حالت میں یہ ابتدائی علامت ہوتی ہے اور بعض وقت ثانوی علامت ہے۔ کسی دوائی کی خوبیوں کی جانچ پڑتال کرتے وقت لازمی طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حالات مخالف سمت اور رخ کیسے اختیار کرتے ہیں۔ عموماً بوننگھاسن نے ان دونوں حالتوں کو درج کیا ہے۔ بعض خصوصیات اور عمومیات سے تعلق رکھنے والی باتوں کو اور اگر ان کی رائے میں کسی علامت نے بعض حالات کے ماتحت نمایاں طور پر شدت اختیار کی خواہ یہ حالت عمومیات کے سراسر خلاف ہی پیدا ہوئی ہو تو انہوں نے اسے جلی قلم سے لکھا ہے، فاسفورس اس کی زندہ مثال ہے۔ اگر آپ احتیاط کے ساتھ فا ں کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ چھاتی کی ساری علامتیں سردی سے، سرد ہوا سے اور سردی لگنے سے بڑھتی ہیں۔ کسی کو سردی

لگے اور وہ چھاتی پر اثر کر جائے تو چھاتی کی یہ تکلیف سردی اور سرد ہوا لگنے سے بڑھتی ہے۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ معدے میں ٹھنڈی چیزیں پہنچیں اس کے معدے کو ٹھنڈی چیزوں سے راحت ملتی ہے۔ اگر اسے سر کی تکلیف ہو جائے تو سر کی یہ تکلیف ٹھنڈک سے کم ہوگی۔ تب بھی وہ پیٹ میں ٹھنڈی چیزیں ڈالنا پسند کرے گا۔ اگر تکلیف معدے میں ہو تو اسے معدے میں گرم چیز جانے سے تکلیف ہوتی ہے وہ ٹھنڈا پانی یا شربت پینا پسند کرتا ہے اور جونہی یہ پانی معدے میں پہنچ کر گرم ہوتا ہے وہ قے کر دیتا ہے۔ اس طرح آپ نے دیکھ لیا کہ فاسفورس میں ٹھنڈک سے تکلیف بھی ہوتی ہے اور حرارت سے بھی۔ ہاتھ پاؤں کے درد حرارت سے ٹھیک ہوتے ہیں۔

پرانی کھانسی بھی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، سردی کا موسم شروع ہوتے ہی شروع ہوتی ہے اور جب تک سردی کا موسم جاری رہتا ہے یہ کھانسی بھی جاری رہتی ہے۔ چھاتی میں کف بکثرت بنتی ہے۔ یہ کھانسی تشنجی ہوتی ہے اور اس میں مریض کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ چہرہ ارغوانی ہو جاتا ہے۔ آخر میں اسے ڈکار آتے ہیں اور قے کرتا ہے۔ جس میں لمبی رسی جیسا لمبے ریشہ دار مخاط نکلتی ہے۔ اس سے منہ اور گلا بھر جاتا ہے اور گلا گھٹنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم بڑی سخت اور چپکنے والی ریشہ دار ہوتی ہے کہ اسے حسب معمول حلق سے نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ لہذا مریض کو قے کرنا پڑتی ہے۔ اب یہاں اس دوائی کی ایک اہم و قابل ذکر علامت نمودار ہوتی ہے۔ حلق کو چھونے سے، منہ کے اندر حتی کہ مسوڑھوں کو چھونے سے بھی گلا گھٹتا ہے۔ ڈکاریں آنے لگتی ہیں اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ ہم یہ حالت ان پرانے نازک مزاج، حساس طبیعت لوگوں میں دیکھتے ہیں جو اپنے دانتوں پر برش نہیں کر سکتے، مسواک نہیں کر سکتے، غرارہ نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا کریں تو گلا گھٹتا ہے اور قے میں کچھ نہ کچھ نکلتا ہے۔

جلد و بلغمی جھلیوں کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ کپڑوں کا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔

چھاتی کی تکلیفوں میں سخت دم کشی ہوتی ہے۔ چلتا ہے تو تنگی سانس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھتا ہے تو سانس اکھڑ جاتا ہے۔ قدرے کف نکل جانے کے بعد اسے آرام مل جاتا ہے اور پھر وہ تین یا چار گھنٹے تک اسے آرام رہتا ہے کہ اس کے بعد اسے پھر اسی طرح کا خوفناک دورہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے دورے رات کو ہوتے ہیں جبکہ مریض بستر میں گرم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کسی ٹھنڈے کمرے میں لیٹ سکے اور کم گرم کپڑے اوڑھ کر لیٹے تو زیادہ دیر تک آرام سے لیٹا رہ سکتا ہے۔ تب اسے کھانسی کم آئے گی۔

کالی کھانسی بھی اس قسم کی ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بچہ کپڑے اتار کر بستر میں پڑا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کمرہ کافی ٹھنڈا رہے۔ ماں بھی یہی کہے گی کہ میں بچے کو ٹھنڈا پانی دے دوں تو دورہ رک جاتا ہے، چھاتی کف سے بھر جاتی ہے حتی کہ سانس رک جاتا ہے اور کف تھوکنی پڑتی ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی بچہ سانس روکتا ہے تاکہ کھانسی نہ آئے۔ آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ ککس کاکٹائی سرعت سے کھانسی کی نوعیت کو بدل دیتا ہے۔ سدھار آنے کا سب سے پہلا ثبوت یہ ہوگا کہ سانس لینے میں سہولت ہو جاتی ہے کھانسی کی شدت بھی گھٹ جاتی ہے، ڈکاریں آنی بند ہو جاتی ہیں اور ہفتہ دس دن میں کھانسی مٹ جاتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد، جاگنے پر اور گرم کمرے میں کھانسی بڑھتی ہے۔

کالی کاسی کے ابتدائی دور میں کاربودی علامتوں کو صاف کرتا ہے، انہیں ابھارتا ہے اور کسی دوسری دوائی کے لئے میدان تیار کر دیتا ہے اور اکثر حالتوں میں صحت بحال کر دیتا ہے۔

ناک سے گاڑھی، زرد رطوبت گرتی ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے اور چھینکیں آنے کا رجحان بڑھتا ہے۔ ناک میں انتہائی خشکی، کف نکل جانے کے بعد ہوا کی نالیوں میں جلن ہوتی ہے محض ہوا کے اندر جانے سے ہی چھاتی میں جلن ہوتی ہے۔ سرخی کے ساتھ گلے کے زخم، گلے میں سرسراہٹ، گلے میں زخرے کے پیچھے جیسے کوئی بال یا کوئی ٹکڑا اٹکا ہوا ہے۔ حلق کے محراب کی ذکاوت حس۔ یہ محراب آپ جہاں تک دیکھ سکیں گے سرخ ہوتی ہے۔ نہایت سرخ۔ گلے میں جلن جو گرمی سے بڑھتی ہے۔ خصوصاً بستر میں گرم ہونے سے اور گرم پانی یا گرم چائے پینے سے حالانکہ گرم پانی وغیرہ پینے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ شربت وغیرہ ٹھنڈی چیزیں پینے سے آرام ملتا ہے۔ اگر مریض بستر میں کافی گرم ہو جائے یا کمرہ گرم ہو جائے تو پھر مریض بار بار زخرے کو ہاتھ سے پکڑتا ہے اور کھانستا ہے۔ اگر آپ گلے کا معائنہ کرتے وقت حلق یا مسوڑھوں کو چھو دیں تو کچھ دیر تک گلے میں گھٹن ہوتی رہتی ہے اور اس کے بعد حالت معمول پر آجاتی ہے۔ کھانستا ہے تو گلا ضرور گھٹتا ہے اور خوراک نگلنے پر وہ کچھ دیر تک اوپر کو ہی لوٹتی ہے اور اس سے گلا گھٹتا ہے ڈکاریں آتی ہیں۔

انتہائی پیاس، بار بار پیاس لگتی ہے اور بڑی مقدار میں پیتا ہے۔ منہ میں کھٹی کا سا ذائقہ جو دور نہیں ہوتا۔ گلے میں کھٹی، قے جس میں تلخ و سفید رطوبت نکلتی ہے۔ جس میں جھاگ ہوتی ہے۔ دانت درد۔ دانتوں میں یکا یک کھنچاؤ کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے۔ جو ٹھنڈک سے اور چھونے سے بڑھتا ہے۔

ذہنی علامتوں میں اداسی اور فکر خصوصیت سے پایا جاتا ہے۔ انتہائی غمگینی۔ ہر طرف غم کی گھٹا چھاتی نظر آتی ہے۔ چوکنا رہتا ہے۔ ڈرتا رہتا ہے۔ خصوصاً آدھی رات کے بعد 2 بجے سے صبح 6 بجے تک۔ یہ حالت بعض اوقات زندہ دلی میں بدل جاتی ہے۔ اور مریض از خود بولتا رہتا ہے جیسا کہ لیکیسس میں ہوتا ہے۔ بہت سی علامتیں سونے کے بعد بڑھتی ہیں۔ صبح جاگتا ہے تو سر درد ہونے لگتا ہے یا پیشانی میں درد ہوتا ہے جو کھانسنے پر اور محنت کرنے پر بڑھتا ہے۔ سونے کے بعد سر درد بڑھتا ہے۔

گردوں پر اس کا نہایت اہم اثر پایا جاتا ہے۔ نئے ورم گردہ کی سی علامتیں آتی ہیں۔ پیشاب میں چربی (البیومن) آنے لگتی ہے۔ پیشاب میں گہرے سرخ رنگ کی تلچھٹ آتی ہے۔ گردوں کے مثانے تک اور پھر نیچے ٹانگوں تک گولی لگنے کی طرح درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے بڑھتا ہے۔ درد گردہ۔ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر جب تک پیشاب کی راہ خون کا کوئی لوتھڑا خارج نہ ہو پیشاب نہیں اترتا۔ کاکس کاکٹائی میں دل کا دایاں حصہ ماؤف ہوتا ہے۔ خون کی نالیاں جیسے پھٹ پڑیں گی۔ ان سے خون بھی گرتا ہے۔ خون ٹپکتا ہے اور بڑے بڑے سیاہ لوتھڑے بنتے ہیں۔ اس علامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کی بچے دانی سے خون آرہا ہے۔ بچے دانی سے خون آنے کی ایک اور بھی شکل ہے یعنی خون بکثرت آتا ہے۔ آہستہ آہستہ جم جاتا ہے۔ لوتھڑے نہیں بنتا۔ مگر اس دوائی میں تو لوتھڑا نہایت سرعت سے بنتا ہے۔ حتیٰ کہ رحم ان سے بھر جاتا ہے اور بند ہو جاتا ہے اور جب تک وہ لوتھڑا نکل نہ جائے تب تک پیشاب نہیں اتر سکتا۔ بچے دانی سے خون گرنا اس دوائی کی علامت ہے۔ ماہواری کا خون بکثرت آتا ہے۔ بار بار آتا ہے اور بہت دیر تک جاری

رہتا ہے۔ بڑے بڑے، سخت اور سیاہ رنگ کے لوتھڑے بچے دانی کو بھر دیتے ہیں۔ یہ لوتھڑے دردزہ کے سے درد کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور بار بار بنتے رہتے ہیں۔ بچے دانی اور رحم کا ورم اور اس کے ساتھ گاڑھی، سفید، لعاب دار، رسی کی طرح لمبی ریشہ دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ رحم کی دکھن، کپڑوں کا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔

سل، جس میں سیاہ رنگ کا لوتھڑے دار خون نکلے اور جس میں محنت سے تکلیف بڑھے۔

مرد میں نامردی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ رانوں میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ گردوں میں ہلکا ہلکا درد۔ اس کے ساتھ پیشاب میں چربی آئے۔ بھاری تلچھٹ آتی ہے۔ ایسی حالت آپ کو اس بچے میں ملے گی جس کو لال بخار آنے کے بعد زکام ہو گیا ہو۔

کافی COFFEA

عام ذکاوت حس، اس کی سوئی خوبی ہے۔ بینائی کی ذکاوت حس۔ سننے کی ذکاوت حس، سونگھنے اور چھونے کی ذکاوت حس، درد بھی برداشت نہیں ہوتا۔ بعض اوقات یہ انتہائی ذکاوت حس حیرانی کا موجب ہوتی ہے۔ درد شور وغل سے بڑھ جاتے ہیں۔ سننے کی طاقت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ معمولی آواز بھی تکلیف دہ بن جاتی ہے۔ چہرے میں، دانتوں میں اور سر میں درد، پیروں میں اور گھٹنوں وغیرہ میں درد، ہر قسم کے درد خواہ جسم کے کسی بھی حصے میں ہوں، شور وغل اور آواز سے بڑھ جاتے ہیں، حتیٰ کہ دروازہ کھلنے کی گڑگڑاہٹ اور دروازے پر لگی گھنٹی کے بجنے سے بھی ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے۔ ان مریضوں میں ذکاوت حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ ایسی آوازیں سننے لگتا ہے جو عموماً صحت کی حالت میں نہ سنتا تھا۔ ہمارے میٹریا میڈیکا میں غالباً سننے کی اتنی ذکاوت حس کسی دوسری دوائی میں نہیں پائی جاتی جبکہ ساتھ میں درد بھی ہو۔ تاوقتیکہ یہ نکس وامیکا نہ ہو۔ جن معالجوں کو اس دوائی کا علم نہیں ہوتا وہ ایسے دردوں کے لئے جو آواز سے بڑھتے ہیں برابر کے کمرے میں آواز ہونے سے شور وغل سے یا بچوں کی آواز سے بڑھتا ہے۔ نکس وامیکا ہی استعمال کرتے ہیں۔ ایسی دوائیاں بہت ہیں جن میں سننے کی خصوصیت ملتی ہے۔ آواز، شور وغل سے سر درد بڑھتا ہے۔ سر کی دوسری تکلیفوں میں اضافہ ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگوں میں شدید گھبراہٹ آتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں میں درد کا بڑھنا اس کی بڑی خصوصیت ہے۔ بظاہر وہ آواز سے اس قدر پریشان ہوتا ہے کہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

کافی کی علامتیں جذبات میں ابھار آنے یا طبیعت میں سخت جوش آنے سے اور خصوصاً جوش سے یا "خوشگوار حیرانی" سے پیدا ہوتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر بے خوابی، عصبی جوش، درد اعصاب، پٹھوں کا پھڑکنا، دانتوں کا درد چہرے کا درد، چہرہ سرخ اور سر گرم ہو جاتا ہے۔

ممکن ہے آپ کو کسی ایسی عورت کا معائنہ کرنے کے لئے جانا پڑے کہ جو کسی بڑی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو۔ وہ سخت محنت کرتی رہی ہو کامیاب رہی ہے۔ لیکن جب سونے کا وقت آیا تو رونے لگی، بکواس کرنے لگی، نظام عصبی میں درد ہونے لگا اور بے خوابی آگئی۔ اسے دھڑکن ہوتی ہے۔ نبض کی چال بڑھ جاتی ہے۔ غشی آنے لگتی ہے۔ کافی لے بغیر وہ مر سکتی ہے۔ قہوہ بکثرت پینے والے جو قہوہ پی کر کسی آزمائش میں سے

گزرتے ہیں اور اب ان کی صحت برباد ہو گئی ہے ان میں بھی اس قسم کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کافی کا مریض شراب پینا برداشت نہیں کر سکتا۔ شراب کے چند قطرے ہی اس کے عصبی نظام میں زبردست جوش لاتے ہیں۔ بے خوابی لاتے ہیں۔ چہرے کو سرخ بنا دیتے ہیں۔ بخار کی سی حرارت لاتے ہیں اور سخت جوش لاتے ہیں۔ یہ تو لازمی نہیں ہے کہ نشہ بھی آئے مگر ہاں عصبی جوش ضرور آتا ہے۔ کافی میں جلد کی ذکاوت حس وہم وگمان سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ مجھے ایک مریض کی مثال یاد ہے۔ ایک عورت کی ٹانگ چادر سے باہر رہ گئی تھی۔ وہ حصہ انگارے کی طرح سرخ ہو گیا۔ میں نے جونہی اس کی ٹانگ کو دیکھنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ وہ چلا اٹھی۔ "او ڈاکٹر! اسے ہاتھ مت لگائیے، مت چھوئیے، میں اسے چھوا جانا برداشت نہیں کر سکتی۔ میں تو خود بھی اسے ہاتھ نہیں لگاتی۔" میں نے پوچھا یہ تکلیف کب سے ہے؟ اس نے کہا "یہ صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہوتی ہے۔" ایسی علامت قہوہ پینے والوں میں ایک عام بات ہے۔ بخار بالکل نہ تھا۔ تیز ڈنگ لگنے کا سا، جلن کے ساتھ جلد میں درد تھا۔ جلد سرخ تھی۔ گرمی تھی اور یکا یک کچھ کھردرے سے دانے بھی نمودار ہوتے تھے اور اسی طرح یکا یک مٹ جاتے تھے۔ اس ذکی الحس حصہ کی تکلیف ٹھنڈی ہوا سے، معمولی ہوا سے، پنکھا کرنے سے، حرکت سے حتیٰ کہ حرارت سے بھی بڑھتی تھی۔ اگر فرش پر کوئی چلتا تھا تو اس سے بھی اس کو تکلیف ہوتی تھی۔ میں جب فرش پر چل کر اس کی طرف جا رہا تھا تو اس نے تیوری چڑھائی۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ ایسے مریضوں کی طبیعت کافی پی جانے کے چند ہی منٹ بعد بدل جاتی ہے۔

جذبات میں یکا یک جوش آنے سے غشی آ جاتی ہے۔ ہسٹریا، عصبیت، رونی صورت، درد کی وجہ سے بری طرح روتی ہے۔ جذبات پر چوٹ پڑنے سے کانپتی ہے، روتی ہے۔ اگر اس کی طرف ذرا سی بے پروائی برتی جائے تو وہ رونے لگتی ہے۔ انتہائی جسمانی، ذہنی تھکان، سخت بے چینی، رات کا بیشتر حصہ جاگ کر ہی کٹتا ہے۔ قہوہ پینے سے جو بے خوابی ہوتی ہے وہ عام طور پر مشہور ہے۔ مریضوں کی دیکھ بھال رکھنے اور تیمارداری کرنے کے لئے نرسیں قہوہ پیا کرتی ہیں۔ قہوہ کا مریض کام کرنے اور سوچنے میں بڑا چست ہوتا ہے۔ دماغ میں خیال کی بھرمار رہتی ہے۔ رات بھر وہ جاگتا رہتا ہے اور ہوائی قلعے بناتا رہتا ہے۔ ہزاروں باتیں سوچتا ہے۔ وہ خیال کی اس بھرمار سے اپنے آپ کو قطعاً آزاد نہیں کر سکتا۔ دور دراز کی ڈھلوان پر بھی گھنٹے کی آواز سن لیتا ہے جیسا کہ اوپیم، چائنا اور نکس وامیکا میں ہوتا ہے۔ کتوں کو بھونکتے سنتا ہے۔ دماغ اس قدر مصروف رہتا ہے۔ انتہائی دماغی جوش۔ ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جو قطعاً بے بنیاد ہوتی ہیں۔ یادداشت تیز۔ سمجھ بوجھ تیز، خیال کی بھرمار، غور وفکر اور مباحثے کی قوت اور صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ قہوہ ذہنی چستی میں اضافہ لاتا ہے۔ مگر جلد ہی ردعمل بھی آتا ہے۔ ذہنی سستی آتی ہے اور نیند آ جاتی ہے۔ غیب بینی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ دماغ میں عجیب وغریب خیال آتے ہیں۔ برسوں کی پرانی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ شاعری جو کبھی بچپن میں یاد کی تھی، یاد آنے لگتی ہے۔ آنکھوں میں چمک آتی ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ چہرہ تمتما جاتا ہے۔ سرگرم ہو جاتا ہے۔

ان تمام عصبی حالتوں کے ساتھ مریض ٹھنڈی ہوا سے گھبراتا ہے۔ وہ ٹھنڈی ہوا قطعاً برداشت نہیں

کر سکتا۔ ہوا اور ٹھنڈے موسم سے گھبراتا ہے۔ سردی میں، سرد ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ منہ اور جبڑوں میں درد ہوتا ہے مگر منہ میں برف سا سرد پانی رکھنے سے آرام ملتا ہے۔ یہی بات دانت اور چہرے کے درد کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ جبکہ درد جبڑوں کی گہرائی میں ہوتا ہو۔ سر گرم اور مسوڑھوں کا ورم، دانتوں میں درد جیسے چھید ہو رہا ہو، کترن ہو رہی ہو، یہ درد سردی سے، جذبات میں ابھار آنے سے، جوش سے اور خوشی سے پیدا ہوتا ہے اور حرکت کرنے سے بڑھتا ہے۔ برف یا برف سی سرد چیزیں راحت بخشتی ہیں۔ گرم پانی سے یا گرم خوراک سے درد بڑھتا ہے۔ گرم چائے پی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس سے درد میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ اس کی بڑی خصوصیت ہے۔ خصوصیت اور عمومیت میں مقابلہ ہے۔ آپ ایک جگہ دیکھیں گے "ٹھنڈک سے راحت ملتی ہے۔" یہ علامت کتابوں میں جلی حرفوں میں لکھی ملے گی۔ مگر یہ صرف چہرے اور جبڑوں کے بارے میں ہے۔ ٹھنڈک سے تکلیف بڑھنا عام بات ہے۔ ٹھنڈک ہوا سے نفرت اور کھلی ہوا سے نفرت بشرطیکہ یہ کافی گرم اور غیر متحرک نہ ہو۔ معمولی ہوا سے پرہیز" دانتوں میں عصبی درد، منہ میں برف سا سرد پانی رکھنے سے گھٹتا ہے۔ مگر جونہی یہ پانی گرم ہوتا ہے، درد پھر شروع ہو جاتا ہے اور جیسے جیسے پانی کی ٹھنڈک گھٹتی ہے، درد بڑھتا رہتا ہے۔ ماہواری کے دنوں میں دانت درد، دانت نکلنے کے دنوں میں خون کی کمی والے بچوں کی تکلیفیں۔ "عصبی مزاج اور جوش میں آنے والے ایسے بچے جو ماں یا نرس سے بڑی جلدی جلدی باتیں کرتے ہیں۔ جن کی آنکھیں بڑی چمکدار ہوں اور چہرہ سرخ ہو، رات کو سو نہیں سکتے۔ یہ دوائی ایسے بچوں کو تسکین دیتی ہے اور در حقیقت انہیں بغیر درد یا تکلیف دانت نکالنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ اس عصبی بچے کی تصویر ہے جو عصبی نوعیت کی بہت سی دماغی اور ذہنی تکلیفوں میں مبتلا ہو۔ بچہ انتہائی نازک مزاج ہوتا ہے۔ مقررہ طریقہ علاج کرنے والے ایسی حالت میں بیلا ڈونا تجویز کریں گے۔ جبکہ بچے کا سر گرم ہو، چہرہ گرم ہو، رگیں تڑپتی ہوں اور جب اس سے کام نہ چلے تو وہ بڑی مقدار میں بیلا ڈونا دے کر نیا مریض بنا لیتا ہے جبکہ کافی دینے سے اسے صحت ہو جاتی ہے۔ بیشتر حالتوں میں جہاں بیلا ڈونا نمودار ہوتا ہے بچہ سست اور کاہل ہوتا ہے اور سونا پسند کرتا ہے مگر اس کے برعکس کافی میں جو جوشیلا ہوتا ہے اسے ایسی آوازیں سنائی دے جاتی ہیں جنہیں اس کی ماں سن نہیں سکتی۔ اسے عجیب و غریب چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ وہ فرضی و قیاسی چیزیں دیکھتا ہے۔ ڈر کر جاگتا ہے جیسے اس نے کچھ دیکھا ہو، چیزوں کی طرف دھیان سے دیکھتا ہے اور آخر سمجھ لیتا ہے وہاں کچھ نہیں ہے۔ یہ کافی کی زبردست علامتیں ہیں۔

کبھی کبھی سر گرم ہوتا ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا اور آنکھیں اس قدر چمکدار کہ انہیں دیکھ کر مرگی آنے کا احتمال ہوتا ہے۔ مریض اکثر شکایت کرتا ہے کہ مجھے سر میں آواز آ رہی ہے۔ گدی میں جیسے گھنٹیاں بج رہی ہوں، گرج ہو رہی ہو، عموماً کان آواز سننے کا آلہ ہیں مگر عجیب بات یہ ہے کہ کان اکثر دھوکہ دیتے ہیں۔ کان میں گرج ہوتا، اکثر گدی میں سختی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ سر میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور جیسے سر میں بلبلے اٹھ رہے ہوں۔ اگر مریض آپ سے یہ کہے کہ میرے سر میں آواز آ رہی ہے تو آپ سمجھ لیجئے کہ مریض کا مطلب سر کی بجائے کان سے ہے۔ اکثر کان میں گرج ہوتی ہے۔ گھنٹیاں بجتی ہیں۔ جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ سر میں لہر اٹھتی ہے اور اسے غلطی سے کان کی بجائے سر سنتا محسوس ہوتا ہے۔ میں نے

آپ سے یہ بات اس لئے کہی کہ کالی میں مریض گدی میں چٹ چٹ یا ٹیلیے اٹھتے محسوس کرتا ہے۔ یہ احساس سر میں بری طرح ہوتا ہے، سر جیسے چھوٹا ہو گیا ہے۔ سر درد جیسے دماغ کی سطح پر کوئی بہت سخت چیز گڑ رہی ہے۔ آپ قدرتی طور پر سمجھ لیں گے کہ وہاں کنجشن ہوگی، دباؤ ہوگا۔ کیونکہ میں اس سے پہلے اجتماع خون کا ذکر کر چکا ہوں۔ "سر درد، جیسے سارے دماغ کو چیر اپھاڑا جا رہا ہے، کچلا جا رہا ہے یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جا رہے ہیں۔ حرکت کرنے سے آواز سے اور روشنی سے تکلیف بڑھتی ہے۔" آنکھ اور سر کی علامتوں میں روشنی اور شور وغل سے اضافہ ہوتا ہے۔ "ناقابل برداشت سر درد، سر جیسے چھوٹا ہو گیا ہے اور جیسے اس میں پانی بھر گیا ہے۔ ہسٹریا جیسے عصبی سر درد، آدھے سر کے درد۔" سر کے بارے میں ایک اور بھی علامت ہے جو کہ قطعاً عام ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے سر میں کیل ٹھونکی جا رہی ہے۔ کالی کا سر درد چلنے سے، حرکت کرنے سے، فرش پر چلنے سے بھی بڑھتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے سر پر ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جسم کے دوسرے حصوں کے درد کے بارے میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ اگر کالی کے مریض کے ہاتھ میں درد ہو تو ہوا لگنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ اس کے درد ہوا لگنے سے اور حرکت کرنے سے، دونوں طرح سے بڑھتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ کالی کا مریض ہوا قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ خصوصاً تکلیف والا حصہ تو سرد ہوا بالکل ہی برداشت نہیں کر سکتا۔ خاص کر جبکہ ہوا سامنے کے رخ کی ہو۔ یہ تکلیف اس وقت بھی بڑھتی ہے جبکہ ہوا چل نہ رہی ہو۔ مگر اس کے باوجود دانت درد ٹھنڈک کے پہنچنے سے کم ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ خصوصیت ہے۔

قہوہ پینے کے عادی لوگوں میں چہرے کے درد کی تکلیف تو عام ہوا کرتی ہے۔ نازک مزاج والے قہوہ پینا شروع کر دیتے ہیں اور بعد میں اس کے عادی بن جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اس کے بغیر گزر نہیں ہے۔ انہیں قہوہ پینا ہی پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں کو قہوہ پینا چھوڑ دینا چاہئے۔ جب قہوہ پینے سے عارضی طور پر سہارا ملتا ہو تو اس کا استعمال فوراً بند کر دینا چاہئے۔ چائے اور پینے کی دوسری چیزوں کے بارے میں بھی یہی بات قابل عمل ہے۔ ایسے لوگ بعض وقت قہوہ پینے سے ہی مریض ہو جاتے ہیں۔ وہ اسے بڑی مقدار میں پیتے ہیں۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ سر درد شروع ہو جاتا ہے اور کالی کی دوسری علامتیں بھی آ جاتی ہیں۔ جب ایسے لوگ قہوہ پینا بند کر دیتے ہیں تو علامتوں کا اچھا تجربہ ہو جاتا ہے تب آپ لوگوں کو اس کے مصلح کے طور پر کھولا اور نکس وامیکا کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آپ کو ان ساری دوائیوں میں متضاد خاصیتیں ملیں گی۔ اب اوپیم سے بھی یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ اوپیم کا سب سے پہلا اثر ہے قبض لانا۔ آپ اس کی چند خوراکیں دے دیں، جوں جوں اس کا اثر ہوگا، دست آنے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو اوپیم کا کوئی ایسا مریض ملے تو آپ اسے پلساٹیلا استعمال کرائیں۔ یہ اس حالت کو کنٹرول کرے گا مگر ایسے لوگ بھی ہیں جن میں یہ حالت پلٹ جاتی ہے۔ بعض اوقات اوپیم کی ذرا سی خوراک دینے سے ہی تشنج شروع ہو جاتے ہیں اور اگر یہ بڑھ جائے تو خون آنے لگتا ہے اور انتڑیوں پر ورم آ جاتا ہے۔ بے شک ایک عمل ہے اور دوسرا رد عمل۔

قہوہ پینے کی عادی عورتوں میں ماہواری وقت سے بہت پہلے آتی ہے اور بہت دیر تک جاری رہتی ہے۔ بچے والی سے بھی خون آتا ہے۔ اس کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ عورت ماہواری کے دنوں میں لنگوٹ

باندھنا گوارا نہیں کر سکتی۔ (پلاٹینم) اس اعضاء کی حس بڑھ جاتی ہے۔ رحم گرم ہوتا اور ذکی الحس بھی۔ بعض وقت وہ مباشرت بھی نہیں کر سکتی۔ کتابوں میں لکھا ہے: "زنانہ اعضاء تناسل کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ شہوت کا غلبہ، سرور، بچے دانی سے خون جاتا ہے اور رحم نہایت نازک بن جاتا ہے۔ رحم میں سرسراہٹ جو مباشرت کی خواہش بڑھاتی ہے۔ کثرت حیض جس میں سیاہ رنگ کی بڑی بڑی گانٹھیں نکلیں۔" کبھی کبھی بڑی بڑی چمکدار و سرخ گانٹھیں نکلتی ہیں۔ رحم نہایت ذکی الحس و نازک جس کے ساتھ جماع کی خواہش بڑھانے والی سرسراہٹ و خارش بھی موجود ہو۔ یہ کافی کی زبردست خصوصیت ہے۔ آپ اکثر یہ بات قہوہ پینے والی عورتوں میں دیکھیں گے۔

بچہ جننے کے بعد اور دوران میں بھی آپ کو اس قسم کا جوش ملے گا۔ یہ سب عصبی اظہار ہیں۔ بگڑے عصبی نظام میں جوش آیا ہوا ہے۔ بچہ جننے کے بعد کے دردوں میں مذکورہ بالا ذہنی حالتیں آتی ہیں۔ درد سے سخت گھبراہٹ حتیٰ کہ ذرا سا درد ناقابل برداشت بن جاتا ہے۔ وہ اس کی وجہ سے چیخ اٹھتی ہے۔ غیب بینی۔ طرح طرح کی آوازیں سنائی دیں۔ درد حرکت کرنے سے اور آواز سے بڑھتا ہے۔ مریض چاہتا ہے کہ گھر والے قطعاً خاموش رہیں اور کوئی حرکت نہ کریں۔

بچوں کے تشنج، زچگی کے تشنج، انتہائی جوشیلی حالت، دھڑکن، نبض پھڑکتی ہے، زبردست دھڑکن، دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ انتہائی عصبیت، بے خوابی اور اتفاقیہ طور پر کوئی خوشخبری ملنے سے گدی میں خون کا اجتماع فرض کیجئے کوئی عورت زچہ گھر میں جننے والی ہے اسے یکا یک کوئی خوشخبری ملتی ہے اور وہ خوش ہو جاتی ہے۔ تب زچگی کے سارے دوران میں مذکورہ بالا علامتیں موجود رہیں گی۔ بچے پر اور دودھ پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ دودھ بہہ نکلتا ہے، خون جاری ہونے کا بھی امکان رہتا ہے۔ انتہائی عصبیت، جوش اور خوف۔

کالچیکم COLCHICUM

یہ غالباً پہلی ہی مثال ہے کہ کالچیکم کو روایتی طور پر جوڑوں کے درد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تمام پرانی کتابوں میں اس کی اس بیماری کے لئے سفارش کی گئی ہے۔ تجربوں سے بھی یہ بات واضح ہوئی ہے کہ جوڑوں کے درد کی بہت سی حالتوں میں یہ موافق ثابت ہوتی ہے۔ حال کا گٹھیاوات اور پیشاب میں یورک ایسڈ آنے کا رجحان عموماً گٹھیاوات کی شکایتیں۔ خواہ ان میں ورم ہو یا نہ ہو۔ مگر ان روایتی دوائیوں سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس قسم کے جوڑوں کے درد میں اور کس قسم کے گٹھیاوات میں یہ کام کرتی ہیں۔ دراصل یہ وہ دوائی ہے جو تجربے سے استعمال کی جاتی ہے۔ "اگر جوڑوں کا درد ہو تو کالچیکم کی آزمائش کریں۔" یہ سوال ہرگز نہیں اٹھانا کہ اگر یہ دوائی ناکام رہے تو مریض کا کیا حال؟ بس حال یہ تھا کہ "نسخہ لے لو اور مریض کو دیتے رہو۔" مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ مریض یکے بعد دیگرے نئے معالجوں کے ہاتھ میں جاتا رہتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کالچیکم جوڑوں کے بہت سے دردوں میں مناسب کام کرتا ہے۔ ٹھنڈک کے دورے۔ مرطوب موسم میں پیشاب اترتا ہے۔ پیشاب میں ٹھوس چیزوں کا آنا کم ہو جاتا ہے۔ کالچیکم کے تجربوں میں

یہی ثابت ہوا ہے اور بار ہا اس کی تصدیق ہوئی ہے اور یہ بات بھی عام طور پر مشہور ہے کہ جب یہ چیزیں آنے لگیں یا ان کی مقدار بڑھ جائے تو جوڑوں کے درد شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر پیشاب میں ٹھوس چیزوں کی مقدار کم ہو جائے یا وہ پیشاب میں نہ نکلیں تو کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور ہو جاتی ہے اور عموماً گٹھیا ہی ہوتا ہے۔

کالچیکم کی تکلیف سردی سے، مرطوب موسم میں اور برف گرنے کے موسم میں بارش ہونے سے بڑھتی ہے۔ یہ تکلیف ان حالتوں میں یا ان وجوہ سے بڑھتی ہے جن میں کمزوری آتی ہے۔ یہ شدت کی گرمی میں بھی بڑھتی ہے۔ گرمی کے موسم کا گٹھیاوات کیونکہ گرمی کی زیادتی کی وجہ سے پیشاب گھٹ جاتا ہے اور اس وجہ سے اس میں ٹھوس چیزوں کا نکلنا بھی کم ہو جاتا ہے۔

اس دوائی کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں جاتا ہے۔ جگہ بدلنے کا رجحان۔ ایک طرف سے دوسری طرف۔ نیچے سے اوپر کے رخ یا اوپر سے نیچے کے رخ گٹھیاوات ورم کے ساتھ یا بغیر ورم اور کبھی یہاں ہوتا ہے کبھی وہاں یعنی ہر گھڑی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر ورم آ جاتا ہے اور ورم کو دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ پیٹ کی خلا کا استسقاء۔ جلو درد۔ دل کی جھلیوں میں رطوبت آ جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں بھی پانی آ جاتا ہے۔ تمام دیگر رطوبتی جھلیوں میں بھی رطوبت آ جاتی ہے۔ گٹھیاوات کی سوجن، استسقاء کی سوجن اور اس کے ساتھ پیشاب پیلا، مقدار میں خواہ کم ہو یا زیادہ مگر پیلا ضرور ہوتا ہے۔

پٹھوں کا گٹھیاوات، جوڑوں کے ریشہ دار پٹھوں کا گٹھیاوات ایسا پرانا گٹھیاوات جو اب دل کی تکلیف کی شکل اختیار کر رہا ہو۔ دل کی ایسی تکلیف جس میں دل کے دروازے ماؤف ہوں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر کی توجہ کا مرکز بنتی ہے۔ اس سے گٹھیاوات کی پرانی تکلیف معلوم ہو جاتی ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ میٹریا میڈیکا کا ایک حصہ ہے بیماروں کا بغور مشاہدہ و معائنہ کرنا۔ معروف معالج کتاب کی مدد کے بغیر ہی، اگر چہ اسے کتاب پڑھ کر بھی واقفیت حاصل کرنی چاہئے تا کہ وہ پڑھ کر اور مشاہدہ کر کے پوری واقفیت حاصل کر سکے۔ بیماریوں کے متعلق عام واقفیت حاصل کر لیتا ہے۔ جب وہ کسی مریض کی کہانی سنتا ہے۔ اس کے جسم کا معائنہ کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کیسے شروع ہوئی ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ اس کو بیماری کے عام اور قدرتی رخ کا علم ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ جانتا ہے کہ کیا غیر معمولی ہے کیا معمولی اور کیا عجیب و غریب۔ اسے یہ عجیب و غریب اور غیر معمولی باتیں معلوم ہی نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ وہ معمولی باتوں سے واقف نہ ہو۔ آپ کو اپنی علامتیں بتانے والی بیماریوں کا حال بتانے والی اور تشخیص سمجھانے والی کتابوں سے بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر جب آپ ہومیوپیتھک طریقہ سے علاج شروع کریں گے تو آپ کو ان کے بارے میں زیادہ باریکیاں معلوم ہوں گی کیونکہ ہمارا میٹریا میڈیکا آپ کو زیادہ احتیاط سے مشاہدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ میٹریا میڈیکا پڑھنے والا، خصوصیت قائم کرنے کے لحاظ سے ہر قسم کی چھوٹی موٹی علامتوں کو پڑھنا سمجھ جاتا ہے۔ کہنا یوں چاہئے کہ برسوں تک بیماریوں کا مطالعہ کرنے سے میٹریا میڈیکا کے ساتھ ساتھ بیماریوں کا بھی مطالعہ و مشاہدہ کرنے سے، روایتی دوائیوں کی مدد سے علاج کرنے کی نسبت، انسان کی بیماریوں کا بدرجہا بہتر اور صحیح علم حاصل ہو جاتا ہے۔ روایتی دوائیاں مشاہدے کی صلاحیت کو تباہ کر

ذاتی ہیں۔

اس دوائی کی ساری شکایتیں حرکت سے بڑھتی ہیں۔ تکلیف اور درد کی شکایتیں، سر کی تکلیفیں، انتڑیوں کی تکلیفیں، جگر کی خرابیاں، معدے کی تکلیف وغیرہ سب حرکت سے بڑھتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ ہلنے جلنے سے بھی گھبراتا ہے۔ جیسا کہ ہم برائی اونیا میں دیکھ چکے ہیں۔ حرکت سے پرہیز اور حرکت سے تکلیف میں اضافہ۔ سردی لگنے سے اور سرد و مرطوب موسم میں بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ سردی سے گھبراتا ہے۔ گٹھیاوات کا بڑا مریض اور کوئی نہیں ہوتا۔ اس میں دونوں طرف کا گٹھیاوات ہوتا ہے۔ اگرچہ اسے سردی لگتی ہے مگر پھر بھی اسے ٹھنڈک سے راحت ملتی ہے۔ کالچیکم میں درد حرارت سے گھٹتے ہیں۔ کپڑا اوڑھنے سے اور گرم ہونے سے راحت ملتی ہے۔ اگر وہ حرکت کرے اور اگر اس کے جسم میں کوئی تکلیف ہو تو وہ تکلیف بے حد بڑھ جاتی ہے۔ اس دوائی کی تکلیفوں میں انتہائی تھکان پائی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی کمزوری۔ شدید کمزوری، ٹائیفائیڈ کی قسم کی عصبی کمزوری۔ مریض بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ جزوی یا مکمل اندھاپن میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ کافی دیر پہلے سے کمزور ہوتا آرہا ہے۔ اس کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں میں دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ آپ اس کے پیشاب کا معائنہ کریں تو آپ کو اس میں چربی ملے گی۔ پیشاب چربی کی وجہ سے کالی سیاہی کی طرح سیاہ ہو جاتا ہے۔ رگ و پٹھوں میں غیر معمولی نوعیت کا جوش آتا ہے۔ دکھن ہوتی ہے۔ ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ حرکت سے پرہیز و نفرت، جوڑوں اور سارے جسم میں کچلے جانے کا سا احساس۔ چھونے اور حرکت کرنے سے بدن میں تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے بجلی کے جھٹکے آتے ہوں۔ انتہائی کمزوری اور تھکن۔ ذرا سی محنت کرنے سے دم کشی ہو جاتی ہے۔ لیٹ جانا پڑتا ہے۔ حرکت کرنا نہیں چاہتا۔ طاقت گھٹتی جاتی ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے کہ اگر میں محنت یا حرکت کروں گا تو میری جان نکل جائے گی۔ اتنی تھکن۔ یہ قدرتی طور پر اس وقت ہوتی ہے جب پیشاب کی خرابی کی وجہ سے اندھاپن آرہا ہو۔ جب مسلسل بخار ہو۔ جگر اور گردے کی تکلیف، سستی، تھکان، کمزوری، فکر، پٹھوں میں پھڑکن اور سارے بدن میں بجلی کے سے جھٹکے۔ جہاں کالچیکم بڑی مقدار میں کھلایا گیا ہو یا زیادہ دیر تک کھلایا گیا تو وہاں لقوے کی سی علامتیں بھی نمودار ہوئی ہیں۔ جبڑا لٹک جاتا ہے۔ پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ نرم ہو جاتے ہیں۔ وہ پیٹھ کے بل لیٹ جاتا ہے جیسے مر رہا ہو۔ بستر میں پڑے پڑے پاؤں کی طرف کھسکتا ہے۔ جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے۔ یا بلکی قسم کے گٹھیاوات میں ہوتا ہے۔ یا مسلسل بخاروں میں ہوتا ہے۔ اتنی تھکان ہوتی ہے۔ اعضاء کا لقوہ یا ایک عضو کا لقوہ۔

کالچیکم کے مریض کو عموماً ہر وقت پسینہ آتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بخار میں بھی پسینہ رہتا ہے اور یہ پسینہ بعض وقت سرد ہوتا ہے۔ ذرا ہوا لگی، پسینہ دبا اور لقوے کی سی حالت پیدا ہوئی۔ پیشاب دب جاتا ہے یا رک جاتا ہے۔ اس سے بیماری کی شدت صاف ظاہر ہے۔ ہلکی قسم کی بیماریاں، کمزوری لانے والی اور تھکانے والی بیماریاں۔ عصبی لرزے کے ساتھ آنے والی بیماریاں۔ انتہائی تھکن۔ جب کسی شدید بیماری کے گزر جانے کے بعد انتہائی کمزوری اور استسقاء کی حالت آ گئی ہو۔ لال بخار کے بعد کا استسقاء۔

ان ساری تکلیفوں میں معدہ اور انتڑیاں نہایت اہم اور نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ کاکولس کے مشابہ ہے۔

خوراک کو قطعاً چھو نہیں سکتا۔ مریض کے سامنے روٹی یا کھانے کا نام لیتے ہی اسے متلی آنے لگتی ہے، گلا گھٹنے لگتا ہے۔ اور ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ کھانے کا خیال اور بو آتے ہی اسے متلی اور قے آنے لگتی ہے۔ بلکی قسم کی ان بیماریوں میں جس قسم کی کمزوری آتی ہے وہ کاکولس کی کمزوری سے کسی طرح مختلف نہیں ہے۔ کالچیکم میں بکواس، تھکان اور ذہنی سستی، اداسی پائی جاتی ہے۔ درد قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ دل میں جو کچھ سوچتا ہے، وہی ذہنی علامتوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ درد قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔ کند ذہنی، سمجھ بوجھ میں خلل آجاتا ہے۔ جو کچھ پڑھتا ہے اسے سمجھ نہیں سکتا۔ سر درد گٹھیاوات کی قسم کے ہوتے ہیں۔ عام طور سے ساری کھوپڑی دکھتی ہے۔ جیسے کچل دی گئی ہو۔ چاند نہایت ذکی الحس بن جاتی ہے۔ سر پر دباؤ جیسے کھنچاؤ ہو، دباؤ، پھٹنے کی طرح کا درد سر میں گرمی، چاند پر کترن، حرکت سے سر درد بڑھتا ہے۔

آنکھ کی تکلیفیں بھی گٹھیاوات کی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ گٹھیاوات سے تعلق رکھتی ہیں۔ گٹھیاوات کے بخار میں آتی ہیں۔ گٹھیاوات کے بخار میں پتلی کا ورم بھی غیر معمولی بات نہیں ہے اور یہ کالچیکم کی زبردست علامت ہے۔ پپوٹوں کے زخم، انجن ہاری، پپوٹوں پر سخت کیل کا نکلنا، کھلی ہوا میں آنسوؤں کی کثرت جو جلد پر خراش پیدا کریں اور پپوٹوں کو سرخ بنا دیں۔

سردی زکام بڑی آسانی سے ہوتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے درد والوں کی نکسیر۔ اس میں ایک عجیب خوبی پائی جاتی ہے۔ جو دوسری کسی دوائی میں موجود نہیں ہے۔ اس کے مریض کو ایسی بو آتی ہے جو دوسروں کو نہیں آتی۔ اسے ایسی بو آتی ہے کہ اس سے متلی و قے آنے لگتی ہے۔" یہ تیز بو اسے پریشان کر دیتی ہے۔ حواس باختہ بنا دیتی ہے۔" آپ نے جہاں شوربہ کہا یا کھانے کی کسی دوسری چیز کا نام لیا کہ وہ فوراً بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔ انتہائی احتیاط کے باوجود بھی اسے باورچی خانہ سے بو آہی جاتی ہے اور یہ اس دوائی کی عام خوبی ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں یوں ہی کمزوری زیادہ آتی ہے۔ اور ٹائیفائڈ کا مریض ویسے بھی کافی کمزور ہوتا ہے۔ مگر اس میں غیر معمولی کمزوری آتی ہے۔ دودھ ہضم نہیں کر سکتا۔ کچے انڈے ہضم نہیں کر سکتا، شوربہ نہیں پی سکتا۔ کیونکہ وہ ان چیزوں کے خیال تک سے گھبرا جاتا ہے اور اس کا گلا گھٹنے لگتا ہے۔ کئی کئی دن اسی طرح بغیر کھائے پئے گزر جاتے ہیں اور گھر والوں کو اندیشہ ہو جاتا ہے کہ یہ کہیں بھوکا نہ مر جائے۔ بو سے تکلیف بڑھنے کی علامت اس قدر اہم اور نمایاں ہے کہ گھر والے سوچنے لگتے ہیں کہ یہ آسیب زدہ ہے۔ اس کا مریض کی بھوک، کمزوری اور معدے پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا بظاہر یہ زبردست علامت ہے۔ یہ اس کی عجیبوں میں سے ایک ہے۔ یہ بدلا ہوا پیار ہے۔ یہ پیار عام میں جو آنکھوں کی راہ، سونگھنے یا چھونے سے ظاہر ہوتے ہوں۔ یہ پیار اس کی زندگی کا جز بن چکا ہے۔ کیونکہ اسے اب بو سے نفرت ہے اور جب یہ ہلکی قسم کی بیماریاں مثلاً ٹائیفائیڈ، مسلسل بخاروں، تھکا دینے والے بخاروں اور گٹھیاوات کی تکلیف میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ خوبی عام بن جاتی ہے۔ یہ خصوصیت تب مانی جاتی ہے۔ جب یہ اپنی وحدت قائم کر لیتی۔ مگر اب آپ نے دیکھ لیا کہ یہ جسم کے رگ و ریشوں میں پیوست ہو چکی ہے۔ اس نے نفرت کی شکل اختیار کی ہے اور ذہن میں اپنی جگہ بنائی ہے اور اس طرح جسم انسانی کا ایک جز بن کر رہ گئی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود ہی بو سے نفرت کرتا ہے۔ خوراک کی بو سے نفرت کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے

خیال تک سے گھبرا جاتا ہے۔ آپ کالچیکم کے مریض کے سامنے کھانے کا نام تک زبان پر نہ لائیں۔ جبکہ اسے پہلے کالچیکم نہ دیں۔ اس کے جلد ہی بعد وہ کچھ نہ کچھ کھانے کے لیئے مانگے گا۔ یہ کھانے کے تئیں نفرت کو دور کرتا ہے۔ یہ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ آدمی اس چیز سے نفرت کرتا ہے جس کے سہارے وہ زندہ رہتا ہے۔

دانت بھی نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ "کھٹیاوات کے دانت۔" دانت مسوڑھے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ دانتوں کا درد۔ جبڑے اور دانتوں کی کھٹیاوات کی حالت دانت پیتا ہے۔ جب دانتوں کو دباتا ہے تو وہ اس دباؤ کو برداشت نہیں کرتے۔ "خوراک سے پرہیز" نفرت حتیٰ کہ دیکھنا اور سونگھنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔" خصوصاً سونگھنا، انڈے، مچھلی، چربیلے گوشت یا شوربے کی بو سے ہی اسے متلی آنے لگتی ہے اور یہاں تک کہ غشی بھی آجاتی ہے۔ کالچیکم کے مریض کو زبردست پیاس ہوگی یا بالکل نہ ہوگی۔ یا باری باری سے زبردست پیاس اور پیاس کی کمی۔ متلی اور قے اہم علامت ہے۔ متلی اور قے کی خواہش جو نگلنے سے پیدا ہو۔ متلی، ڈکاریں اور قے جس میں رطوبت بکثرت نکلے۔ صفرا بکثرت نکلے۔ زبردست ڈکاریں۔ اس کے بعد خوراک قے زبردستی ہو جاتی ہے اور اس میں مواد بکثرت نکلتا ہے۔ اس کے بعد صفرا نکلتی ہے۔

معدے میں بعض بار ٹھنڈک ہوتی ہے اور بعض بار جلن۔ معلوم ہوتا ہے کہ کالچیکم کے مریض کو ٹھنڈک اور جلن دونوں ہی ہوتی ہیں۔ ریپرٹری میں دونوں ہی باتیں درج ہیں اور تجربوں میں بھی دونوں ہی باتیں حاصل ہوئی ہیں۔ مگر بعض وقت یہ بتانا مشکل ہو جاتا ہے کہ جلن ہے یا ٹھنڈک۔ یہ بات قیاس سے سمجھنا مشکل ہے تاوقتیکہ آپ کہیں برف نہ رکھ دیں یا نہایت گرم چیز نہ رکھ دیں۔

"معدے کی خلا میں جلن۔" "معدے میں ٹھنڈک، پیٹ بھی مشاہدے کے لیئے بہت ہی علامتیں پیش کرتا ہے۔ اپھارہ، پیٹ ڈھول کی طرح تن جاتا ہے۔ سارے کا سارا پیٹ بری طرح دکھتا ہے۔ یہ اپھارہ اسی طرح کا ہوا کرتا ہے جیسا کہ ٹامیفائیڈ میں۔ اگر آپ کو دواروں کا کام کرنے کے لیئے بھی دیہات میں رہنا پڑے اور آپ دیکھیں کہ کسان کی گائیں بہت سا گھاس کھا گئی ہیں اور اس سے انہیں اس قدر اپھارہ ہو گیا ہے کہ آپ کو یہ اندیشہ نظر آئے کہ گایوں کا پیٹ پھٹ جائے گا تو آپ فوراً اپنی خدمات پیش کریں اور ہر ایک کو کالچیکم کی چند گولیاں دے دیں۔ چند ہی منٹ کے اندر ساری ہوا خارج ہو جائے گی اور آپ کو نیز کسان کو، دونوں کو حیرانی ہوگی۔ اس طرح آپ اس کسان کو ہومیوپیتھی کا معتقد بنالیں گے۔ گایوں کے پیٹ سے ایسی حالت میں ہوا نکالنے کے لیئے عام طور پر کسان قصائی کی چھری سے کام لیتے ہیں۔ یہ آخری چھوٹی پسلیوں کے پاس کی تھیلی میں چھری گھونپتے ہیں۔ اس سے گائے کو راحت مل جاتی ہے مگر قصائی کی چھری کا سہارا لینے کی نسبت کالچیکم زیادہ آسان، بے ضرر اور زود اثر ہے۔ گھوڑوں کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔ آدمیوں اور حیوانوں کے بارے میں بھی یہی صحیح ہے۔ جب پیٹ بری طرح پھولا اور تنا ہوا ہو تو عموماً کالچیکم موافق ثابت ہوتا ہے۔

تشنجی درد، درد قولنج، پھاڑنے کی طرح کے درد، جلن دار تشنج کے ساتھ، مروڑ کے ساتھ درد جس

میں مریض کو دوہرا ہونا پڑے۔ حرکت کرنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ پیٹ انتہائی نازک دکھن، درد قولنج، کھانا کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے اور دوہرا ہو جانے سے راحت ملتی ہے۔ اس کے بعد دست آتے ہیں۔ یہ دست بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں جیسے ٹائیفائیڈ میں۔ پیچش یا دست جس میں بدبودار پاخانہ خارج ہو۔ پاخانہ برتن میں گرنے کے بعد ٹھوس بھاپ بن جاتا ہے جیسے جمی ہوئی کف ہو۔ کالچیکم میں دست نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں انتہائی دکھن۔ اعضاء کا انتہائی ڈھیلا پن۔ کانچ نکلے، سڑی ہوئی، گہرے رنگ کی اور خون ملی آنوں انتڑیوں سے خون ملی رطوبت گرے اور جان نکال دینے والی حتمی "برف گرنے کے دنوں کے پیچش جس میں سفید آنوں آئے اور شدید اینٹھن ہو۔ سڑی ہوئی گہرے رنگ کی چھچھڑے دار خون اور آنوں ملی رطوبت پاخانہ کی راہ نکلے۔ سخت درد قولنج کے ساتھ دست، خون ملے دست اور انتڑیوں میں شدید اینٹھن۔ کانچ نکلے۔ گرم مرطوب موسم میں یا پت جھڑ میں پانی سے پتلے دست جس میں فضلہ بکثرت نکلے۔ پاخانہ روک سکنے والے رگ و پٹھوں میں شدید اینٹھن کے ساتھ پانی سا پتلا یا لعاب دار دست آئے۔ پانی سا پتلا دست مگر یہ جونہی باہر آکر ٹھنڈا ہوتا ہے تو لعاب دار بن جاتا ہے۔

جلتا جلتا پیشاب اترے۔ اس کے ساتھ سخت درد۔ گردوں کا اور مثانے کا ورم۔ ان میں اینٹھن مروڑ، پیشاب رک جائے۔ گردے پیشاب نہیں بناتے۔ جلودر کے ساتھ پیشاب کی قلت سیاہی جیسا یعنی نہایت گہرے بھورے رنگ کا اور بعض اوقات نہایت سیاہ رنگ کا پیشاب جس میں چربی کی بھرمار ہو۔ یہ دوائی گردوں کے نقص کی وجہ سے جبکہ چربی آتی ہو ماندھے پن کی حالت میں خاص دوائی ہے۔

انتہائی دم کشی، سانس جلدی جلدی لے۔ گہرا سانس نہ لے سکے۔ دھڑکن، مضبوط، سانس کی چال بڑھی ہوئی۔ دل کی دھڑکن سارے کمرے میں سنائی دے۔ دھڑکن، چھاتی کی گھٹن جیسے چھاتی پر بھاری بوجھ رکھا ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے سانس نہ لے سکے۔ چھاتی میں پانی کا آجانا۔ پھیپھڑے کی جھلیوں میں رطوبت آجاتی ہے اور اس کی وجہ سے دم کشی ہوتی ہے۔ دل ...کنے کو سنتا نہیں۔ مبہم سی دھڑکن۔ نہایت کمزور دھڑکن، چھاتی کے پٹھوں میں ڈنک لگنے اور پھاڑنے کی طر... کا درد۔

بازوؤں میں لقوے کا سا درد۔ انگلیوں کے جوڑ بڑھ...تے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دوائیاں کس قسم کی ہلکی بیماریاں اور کمزور گردش پیدا کرتی ہیں ...اتی کمزوری کہ چلتے وقت گھٹنے ٹکراتے ہیں۔ سارے بدن میں درد جیسے وہ کچلا گیا۔ جوڑوں کا ورم۔" ...ڑوں پر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پٹھوں کا لقوہ، بے حسی، استسقاء، اعضاء کا ورم۔

کالوسنتھ — *COLOCYNTH*

کالوسنتھ کی موٹی خوبی ہے شدید درد، پھاڑنے کی طر... کے درد، عصبی درد۔ درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتا۔ اکثر درد حرکت کرنے ...ے گھٹتے ہیں۔ کم از کم یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ درد آرام کے وقت بڑھ جاتے ہیں۔ ...دباؤ سے اور بعض اوقات ...ی سے بھی تکلیف گھٹتی ہے۔ یہ درد چہرے میں، پیٹ میں اور عصبی نظام کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

اکثر ان دردوں کی واحد وجہ ہوتی ہے غصہ یا ناراضگی۔ لہٰذا کالوسنتھ کی شکایتیں ان لوگوں میں نمودار ہوتی ہیں جو عادتاً مغرور ہوتے ہیں۔ تنگ مزاج ہوتے ہیں۔ زود رنج ہوتے ہیں۔ غصہ آنے کے بعد سر میں آنکھوں میں ریڑھ کے ستون کے ساتھ ساتھ اور انتڑیوں میں سخت عصبی درد ہوتا ہے۔

انتہائی بے چینی کے ساتھ ساتھ درد میں انتہائی کمزوری بھی آتی ہے۔ جس شخص کو پرانے دستوں کی تکلیف ہو اور اس میں سخت درد ہوتا ہو تو وہ اکثر اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ بمشکل چل پھر سکتا ہے۔ جیسے ابھی غشی آ جائے گی یا در اصل غشی آ جاتی ہے۔ یہ غشی عموماً ایسے دردوں میں پائی جاتی ہے۔ نظام عصبی کے ساتھ ساتھ مروڑ اٹھتا ہے۔ تشنج ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بے حسی ہوتی ہے۔ کانٹے چبھتے ہیں۔ سرسراہٹ ہوتی ہے جیسے عضو ماؤف پر چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔

بہت سے معالجوں کے نزدیک کالوسنتھ ریگنن بائی کی عام دوائی ہے اور اگر یہ ناکام رہے تو وہ پھر مریض کی علامتوں پر توجہ دیتے ہیں کہ ان کے مطابق دوائی تلاش کریں۔ اس قسم کا طریقہ علاج قابل معافی نہیں ہے۔ جب درد، دباؤ سے اور گرمی سے گھٹتا ہو، جب آرام کے وقت اتنا بڑھ جاتا ہو کہ وہ ناامید ہو جائے تو عموماً کالوسنتھ ہی دوائی ہوگی۔ مگر یہ تمام حالتوں میں ظاہر نہیں ہوتا۔ بعض دوائیاں پٹھوں کو اور ان کے ریشوں کو چنتی ہیں اور بعض ہڈیوں کو اور بعض ان کے غلاف کو چنتی ہیں۔ بعض کا اثر عصبی نظام کے بڑے حصہ پر ہوتا ہے اور ان کی علامتیں وہیں ظاہر ہوتی ہیں۔ قاعدے کے طور پر کالوسنتھ کا اثر بڑی نظام عصبی پر ہوتا ہے۔

ذہنی علامتیں کچھ زیادہ اہم اور قابل ذکر نہیں ہیں۔ تجربہ کرنے والا جونہی کالوسنتھ کھاتا ہے اور عصبی نظام میں درد شروع ہوتا ہے تو وہ چڑچڑا بن جاتا ہے۔ وہ ہر بات پر ناراض ہو اٹھتا ہے۔ اس ناراضگی سے بھی اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔

مریض درد کی وجہ سے چیخ مارتا ہے۔ کمرے میں ادھر ادھر گھومتا ہے اور جوں جوں درد بڑھتا ہے، ناراضگی بھی بڑھتی ہے۔ کسی دوست سے بولنے، ملنے یا سوال کا جواب دینے سے نفرت کرتا ہے۔

اسے دوستوں سے چڑ ہو جاتی ہے اور وہ تنہائی پسند کرتا ہے۔ وہ اس درد کو برداشت کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہے۔ درد کے ساتھ متلی اور قے بارہا آتی ہے۔ خصوصاً اگر درد پیٹ میں ہو۔ درد کے دورے اٹھتے ہیں اور ہر دورہ پہلے سے تیز و تند ہوتا ہے۔

متلی بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔ قے کرتے آنے لگتی ہے اور معدہ خالی ہو جانے کے بعد بھی ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔

کالوسنتھ عصبی نظام میں وہ حالت پیدا کرتا ہے جو ان لوگوں کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ جو برسوں سے ہی غصہ اور ناراضگی کے ماتحت زندگی بسر کرتے آ رہے ہوں۔ جس شخص کے کاروبار میں گڑبڑ ہو، وہ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد عصبی کمزوری آتی ہے۔ جس عورت کو اپنے بدکار شوہر کو بدی کے راستے سے باز رکھنے کی کوشش میں دن رات کوشاں رہنا پڑتا ہو وہ بتدریج زود رنج ہو جاتی ہے۔ اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔ اسے ذرا سی بات پر جوش آ جاتا ہے۔ بس کالوسنتھ کا تجربہ کرنے والے کی بھی یہی

پوزیشن ہوتی ہے۔

تنومند، مضبوط بدن اور تندرست لوگوں میں جو یکا یک بیمار ہو جاتے ہیں، اسے ظاہر ہوتے آپ شاذ و نادر ہی دیکھیں گے۔ اس کی علامتیں عموماً ایسے ہی لوگوں میں نمودار ہوتی ہے۔ جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یا جو ٹھونس ٹھونس کر کھانے کے عادی ہوں۔

کھوپڑی میں پھاڑنے کی طرح کے درد، جو غصہ سے یا ناراضگی سے آئے ہوں۔ یہ درد دباؤ سے اور حرارت سے کم ہوتے ہیں اور جب آرام سے بیٹھا ہو تو بڑھتے ہیں۔

سر میں متواتر درد ہوتا ہے۔ جیسے کوئی دانتوں سے کتر رہا ہو۔ دماغ میں تکلیف کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح کے، کھودنے کی طرح کے درد جو آنکھ گھمانے سے بڑھتا ہے۔

سارے سر میں شدید درد جو آنکھ کو گھمانے سے بڑھے۔ شدید سر درد، جس میں دباؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں اور مریض چیخ اٹھے۔

گٹھیاوات یا جوڑوں کے درد والے یا عصبی مزاج والوں کا سر درد جو رہ رہ کر ہو۔ درد جیسے کوئی پھاڑ رہا ہو، بھینچ کس رہا ہو۔ وقت مقررہ پر رہ رہ کر ہونے والے درد۔

کتابوں میں ان دردوں کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے مگر درد کی نوعیت اتنی اہم نہیں ہے جتنی کہ وہ حالات جس میں یہ درد نمودار ہوتا ہے اور وہ حالات جن میں مریض زندگی بسر کرتا ہے۔ مریض کا طرز معاشرت معلوم ہو جانے کے بعد مریض کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔

آنکھوں میں بھی اس قسم کے عصبی درد ہوتے ہیں۔ پتلی پر گٹھیاوات کا ورم جو شام کو اور رات کو بڑھے۔ آنکھوں میں شدید جلن کے ساتھ، کٹن کے ساتھ اور مقامی نوعیت کے درد۔

سر اور چہرے کے دردوں کی نسبت آنکھ کے درد میں جلن زیادہ خصوصیت سے ہوتے ہیں۔ تیز چھری لگنے کی طرح کے درد۔ دباؤ کے ساتھ درد۔ چہرے کا درد خصوصیت سے اہم ہے کیونکہ کالوسنتھ ان دوائیوں میں سے ہے جو درد اعصاب شدت سے پیدا کرتی ہیں۔ ان میں تین دوائیاں ایسی ہیں جو چہرے کے درد میں بڑی خصوصیت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً بیلاڈونا، میگنیشیا فاسفوریکا اور کالوسنتھ۔

بیلاڈونا کے درد بھی نہایت شدید ہوتے ہیں۔ ان میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، آنکھیں تمتما جاتی ہیں، سر گرم ہو جاتا ہے اور عضو ماؤف چھوا جانا برداشت نہیں کرتا۔

کالوسنتھ میں درد لہروں کے ساتھ اٹھتا ہے۔ رک رک کر، گرمی سے اور دباؤ سے گھٹتا ہے اور آرام کے وقت بڑھتا ہے۔ جوش یا ناراضگی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ درد عموماً بائیں طرف ہوتا ہے جبکہ بیلاڈونا دائیں طرف ہوتا ہے اور سردی سے پیدا ہوتا ہے۔

میگنیشیا فاسفوریکا میں بھی کترن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح اور عصبی نظام میں بجلی کی طرح درد ہوتا ہے اور دباؤ، گرمی سے کم ہوتا ہے۔

کالوسنتھ کے مریض کے چہرے پر تکلیف کی شدت سے فکر کے آثار آ جاتے ہیں۔ درد خواہ کہیں ہو، چہرہ ضرور بگڑتا ہے۔ آخر کار یہ پیلا ہو جاتا ہے اور رخسار نیلے ہو جاتے ہیں۔

گالوں کی ہڈیوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ یا زیادہ صحیح طور پر آنکھ کے انڈے کے نچلے حصہ کی سوداوی رگوں میں جہاں وہ گڑھے سے نکلتی ہیں، درد ہوتا ہے۔ اکثر اس درد میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے گرم تار رکھی ہے۔ بعض وقت جیسے سرد میخ ٹھونکی جا رہی ہے اور بعض وقت پھاڑنے کی طرح، جلن کے ساتھ یا ڈنک لگنے کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ درد بار بار چہرے پر پھیلتا ہے۔ اس کے بعد عصبی نظام کی چھوٹی شاخوں میں سرسراہٹ ہوتی ہے عموماً بائیں حصہ میں، مریض چیخ اٹھتا ہے اور بے چین رہتا ہے۔

پھاڑنے کی طرح یا جلن کے ساتھ درد، جو کان اور سر تک پھیل جائیں۔ سارے درد دباؤ سے گھٹتے ہیں۔ مگر صرف ابتداء میں، اگر یہ درد کئی روز تک چلتا ہے تو اس کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ تب عضو ماؤف ذکی الحس بن جاتا ہے اور دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔

خوراک سے پرہیز، شدید پیاس۔ جب بدن گرمایا ہوا ہو تو پانی پی لینے سے پیٹ درد ہو جایا کرتا ہے۔ نا قابل ہضم چیزیں کھانے سے پیٹ درد۔ آرام طلب زندگی بسر کرنے سے ہونے والا پیٹ درد۔ آلو کھانے سے ہوا پیٹ درد۔

کالوسنتھ کے مریض کو ایلومینا کی طرح آلو اور نشاستے والی چیزیں موافق نہیں آتیں۔ کالوسنتھ کی قے دوسری تمام دوائیوں سے الگ ہے۔ شروع میں متلی نہیں آتی۔ جب درد کافی تیز ہو جاتا ہے تو سخت متلی اور قے شروع ہوتی ہے۔ معدے میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب نکل جاتا ہے۔ مگر قے جاری رہتی ہے تاوقتیکہ بیماری کی شدت نہ گھٹ جائے۔

معدے میں درد جیسے کسی نے مٹھی بھرلی ہے۔ اینٹھن کھونے کی طرح کا احساس۔ جیسے انگلیوں میں پکڑ رکھا ہے۔

پیٹ کے نچلے حصہ میں بھی اسی طرح کے درد ہوتے ہیں اور وہ بھی سخت دباؤ سے گھٹتے ہیں۔ دوہرا ہو جانے سے ان میں آرام ملتا ہے۔ یہ بھی ایک طرح کا دباؤ ہی ہے۔ یہ درد دوروں کی شکل میں آتا ہے اور ہر دورے کی شدت بڑھتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ متلی اور قے آنے لگتی ہے۔ اس کے ساتھ بے چینی ہوتی ہے اور غشی آتی ہے۔ معدے کی خلا میں کمزوری جیسے جان نکلی جا رہی ہے۔ مریض کرسی کی پیٹھ پر پیٹ لگا کر لیتا ہے۔ یا چارپائی کے پائے سے پیٹ کو دباتا ہے۔ اگر وہ بستر سے اٹھ نہ سکے۔

"گائیڈنگ سمپٹمز" میں صفحے کے صفحے پر انہیں علامتوں کا اعادہ ہوا جس سے یہ بات ظاہر ہے کہ پیٹ کی تکلیفوں میں یہ دوائی بار ہا سود مند ہوتی ہے۔ جہاں یہ علامتیں موجود ہوں۔ بہتر ہوگا کہ انہیں دھیان سے پڑھا جائے۔

پیٹ کے نچلے حصہ کا درد ٹانگیں پیٹ کی طرف اکٹھی کرتا ہے اور مٹھیاں بند کر کے دباؤ دیتا ہے۔ کالوسنتھ میں رحم کے خصیوں میں شدید عصبی درد ہوتا ہے۔ عورت درد والے حصہ کو ٹانگیں سمیٹ کر زور سے دباتی ہے اور دباؤ جاری رکھتی ہے۔

معالج پوچھتا ہے۔ "یہ درد کیوں ہوا؟"

مریضہ کا جواب غالباً یہ ہوگا۔ "میرے نوکر نے ایک خوبصورت کمبل پر گندہ پانی ڈال دیا اور اس کا نتیجہ

یہ ہے۔" غصہ اور نفرت کیساتھ غصہ کی وجہ سے درد قولنج جو دوہرا ہونے سے اور سیدھا کھڑا ہونے سے یا سیدھا لیٹنے سے بڑھتا ہے۔ پیچھے کی طرف جھکنے سے بھی بڑھتا ہے۔

چھوٹے بچوں کا پیٹ درد جو پیٹ کے بل لیٹنے سے گھٹے۔ جونہی پوزیشن بدلی جاتی ہے۔ وہ چیخ اٹھتا ہے۔

دست اور پیچش میں بھی یہی علامت پائی جاتی ہے۔ پاخانے میں سفید آنوں آنے لگتی ہے۔ آنوں گاڑھی رسی کی طرح لمبی اور لعاب دار۔ بعض وقت خون ملی آنوں۔ کبھی کبھی بکثرت آتی دست، سخت بدبودار۔ ملائم اور بعد میں پانی سا زرد مقدار میں کم اور لگ بھگ بے بو ہوتا ہے۔

غصہ اور نفرت کے ساتھ غصہ کی وجہ سے دست اور پیچش۔ پاخانہ کے وقت انتہائی خوفناک مروڑ، درد کے ساتھ پاخانے کی حاجت۔

چند لقمے کھانا کھانے سے بھی پیٹ درد ہو جاتا ہے۔ پاخانے کی حاجت، کھانا کھانے کے بعد پانی سے پتلے دست۔ ایسے بہت سے مریضوں کو گرمی اور بستر کی حرارت سے آرام ملتا ہے۔

کونیم میکیولیٹم CONIUM MACULATUM

یہ دوائی جسم میں بڑی گہرائی تک کام کرنے والی ہے۔ بہت دیر تک اپنا کام جاری رکھتی ہے اور سورا نامی زہر کی مصلح ہے۔ یہ جسم کی ساری بے قاعدگیوں اور بے ترتیبی کو دور کرتی ہے۔ یہ دوائی جسم میں اتنی گہرائی تک اور اتنی دیر تک اپنا فعل جاری رکھتی ہے کہ جسم کے تقریباً سارے رگ و پٹھے اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ اس کی شکایتیں سردی لگنے سے نمودار ہوتی ہیں اور سارے جسم کے غدود متاثر ہوتے ہیں۔ جب بھی کبھی ذرا سی سردی لگ جائے، غدود سخت ہو جاتے ہیں اور دکھنے لگتے ہیں۔ جسم کی گہرائی میں کہیں درد، خفیہ طور سے ڈیرہ ڈالے ہوئے بیماریوں خصوصاً زخموں اور متورم حصوں میں رطوبت آجاتی ہے۔ لمف غدود کی قطار میں غدود متورم ہو جاتے ہیں اور اس طرح گانٹھوں کی ایک زنجیر سی بن جاتی ہے۔ بغل کے غدود پھول جاتے ہیں اور ان میں زخم بن جاتے ہیں۔ گردن، ران کی جڑ اور پیٹ کے غدود پھول جاتے ہیں۔ زخموں والے حصے سخت ہو جاتے ہیں۔ پستان کے ناسور کے ارد گرد سخت گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں۔ چھاتیوں میں جب درد ہوتا رہا ہو تب بھی گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ گانٹھیں، سختیاں، سخت ابھارے۔ سارے جسم میں جلد کے نیچے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ کونیم غدود کے مہلک طور پر بڑھ جانے کی حالت میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ یہ غدود کی تمام حالتوں میں مثلاً ابتدا سے لے کر رطوبت آنے تک اثر کرتا ہے۔ غدود آہستہ آہستہ سخت سے سخت تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سرطان کی گانٹھ۔ اس دوائی کے اثر کا دوسرا بڑا مرکز ہے۔ اعصاب میں انتہائی کمزوری آتی ہے۔ پٹھوں کا کانپنا اور ان میں جھٹکے آنا۔ اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے پھڑکن، جسمانی محنت قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ محنت کرے تو انتہائی تھکن آتی ہے۔ لقوے کی سی کمزوری بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جیسا کہ کاکولس میں بتایا گیا ہے جسمانی اور دماغی تھکان یعنی تمام جسمانی فعل آہستہ آہستہ سست ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جگر سست ہو جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ مثانہ کمزور

ہوتا ہے۔ اس کے اندر جتنا پیشاب جمع ہوتا ہے اس کا صرف ایک حصہ خارج کر سکتا ہے۔ بعض وقت لقوہ کی حالت آ جاتی ہے اور ایک بوند بھی پیشاب خارج نہیں ہوتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ دوائی بتدریج لقوہ پیدا کرتی ہے۔

ہسٹریا، مالیخولیا، وہم، عصبیت، پٹھوں کا لرزہ اور کمزوری ابتدائی مرحلوں میں ہی تھکان آ جاتی ہے جو بتدریج بڑھتی رہتی ہے اور آخر کار مفلوج ہو جاتا ہے۔

بیشتر تکلیفوں میں درد نہیں ہوتا۔ زخموں میں اور لقوے کی حالتوں میں بھی درد نہیں ہوتا۔ جسم اور دماغ کی انتہائی کمزوری، پٹھوں کی شدید تھکن، پژمردگی، لرزے کے ساتھ کمزوری، ٹانگوں اور کولہے کا لقوہ۔ ان بیواؤں اور رنڈووں کی ذہنی و عصبی علامتیں اور لرزہ جو یکایک جنسی تعلقات سے محروم ہو گئے۔ اگر ایسے مرد یا عورتیں پہلے مضبوط اور تندرست تھے اور اب یکایک زندگی کے ساتھی سے محروم ہو گئے ہیں تو ان کا بدن کانپنے لگتا ہے۔ کمزوری آ جاتی ہے کوئی دماغی محنت برداشت نہیں کر سکتے، دوسرے جو کچھ کہیں، کریں یا بتائیں اس پر پوری توجہ نہیں دے سکتے۔ یہ حالت عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ نمایاں طور پر آتی ہے۔ مگر عورت میں نفسانی خواہش زبردست ہو اور وہ اپنے جیون ساتھی سے محروم ہو جائے تو اس کی بچے دانی میں خون بھر جاتا ہے۔ رحم کے خصیوں میں بھی خون بھر جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کو کونیم کی نسبت ایپس زیادہ موافق پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہسٹریا اور جوش کی زیادتی موجود ہو تو پھر کونیم ہی کام کرے گا۔ کونیم کی بہت سی علامتیں اسی وجہ سے آتی ہیں۔

کونیم جسم کی بہت گہرائی تک اثر کرنے والی دوائی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے زیر اثر سے آہستہ آہستہ ذہنی قوئ مفلوج ہو جاتے ہیں اور مریض احمق و بے شعور بن جاتا ہے۔ دماغ بیکار ہو جاتا ہے، جسم کے پٹھوں کی طرح سب سے پہلے دماغ پر تھکان آتی ہے۔ وہ کوئی دماغی کام نہیں کر سکتا، یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ ذہن کو یکسو نہیں کر سکتا۔ کسی کام پر توجہ نہیں دے سکتا، غور و فکر نہیں کر سکتا اور اس کے بعد تھکن آ جاتی ہے۔ دماغی کام کی نااہلیت، کسی کام پر توجہ مرکوز کر سکنے کی نااہلیت اس دوائی کی نہایت اہم ذہنی علامتیں ہیں۔ وقتی نوعیت کا پاگل پن۔ جب آپ مریض کی ذہنی حالتوں پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ بکواسی ہے۔ مگر یہ بات مکمل طور پر صحیح نہیں ہے۔ یہ آہستہ آہستہ آنے والی دماغی کمزوری ہے۔ یہ سرعت اور تیزی سے آنے والی حالت نہیں جیسا کہ بخاروں میں ہوا کرتا ہے۔ یہ بخار کے بغیر بکواس ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ یہ مسلسل حالت نہیں ہے۔ یہ پاگل پن کی ایسی قسم ہے جس میں تیزی، تندی اور چستی نہیں پائی جاتی۔ وہ بہت آہستہ آہستہ سوچتا ہے، اگر رک نہ جائے تو پھر یہ حالت ہفتوں کیا مہینوں تک جاری رہتی ہے۔ جن مریضوں میں جوش آتا ہے اس کی ذہنی حالتوں میں کم و بیش تندی اور چستی ہوتی ہے ان کی حالتیں بیلاڈونا، ہائیوسائمس، سٹرامونیم اور آرسینیکم کے مشابہ ہوتی ہیں۔ آپ کو اس دوائی میں ان کی طرح کی کوئی بات نظر نہ آئے گی۔ اس کی ذہنی حالتیں اتنی آہستگی سے آتی ہیں کہ گھر والوں کو ان کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ دماغ میں بے شمار عجیب و غریب چیزیں بھر جاتی ہیں اور یہ سب بہت دھیرے دھیرے آتی ہیں اور جب گھر والوں کی اس کی ان عجیب و غریب حرکتوں کی طرف توجہ جاتی ہے تو وہ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کہیں پاگل تو نہیں ہو رہا ہے۔

پاگل پن کی طرف تو نہیں، البتہ وہ بے شعوری کی طرف بڑھ رہا ہے۔
کونیم کا خاصہ ہے سستی، آہستگی، مکمل بے پروائی۔ کسی بھی بات میں دلچسپی نہ لینا۔ خصوصاً کھلی ہوا میں چلتے وقت۔ ''وہ لوگوں کے پاس جانے سے پرہیز کرتا ہے۔ آس پاس کے گزرنے والوں سے بات چیت کرنا پسند نہیں کرتا۔ گریبان پکڑ لینے اور گالیاں دینے کا رجحان۔'' درحقیقت یہ پاگلوں کی سی حرکت ہے۔ ''اداس، رنجیدہ، افسردہ، انتہائی رنج، یہ حالت ہر چودہ روز کے بعد نمودار ہو۔'' 2 ہفتے کا وقفہ، کونیم کا مریض ایک کونے میں بیٹھ جاتا ہے اور اداسی و سستی کے ساتھ اونگھتا رہتا ہے۔ وہ اس کی کوئی وجہ نہیں بتاتا۔ صرف رنجیدہ نظر آتا ہے۔ وہی شخص اپنی ترنگ اور موج میں اسی طرح گھومتا رہتا ہے۔ لوگ اسے سمجھانے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسے سمجھانے بجھانے کی جتنی زیادہ کوشش کرتے ہیں وہ اتنا ہی زیادہ رنجیدہ ہوتا ہے۔ چڑچڑا، روکھا، بدمزاج، خشک مزاج، ناراض، وہ ہر بات پر ناراض ہو جاتا ہے۔ بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ کسی قسم کا جوش برداشت نہیں کر سکتا۔ اس سے اسے ذہنی اور جسمانی پریشانی ہوتی ہے۔ کمزوری اور غمگینی آتی ہے۔ کبھی کبھی کونیم کی علامتیں ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو غمزدہ ہوں۔ ان کی یادداشت خراب ہو جاتی ہے۔ اس کی علامتیں شروع میں ہی نمودار ہونے کا امکان ہے۔ وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں، حسب منشا پرانی باتوں کو یاد نہیں کر سکتے۔ اس طرح وہ دونوں دن کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں اور آخرکار بالکل ناسمجھ بن جاتے ہیں۔ اگر یقینی طور پر ذہن ہی ماؤف ہو تو لازمی نتیجہ ہوگا ناسمجھی اور اگر جسم ماؤف ہو تو لازمی نتیجہ ہوگا لقوہ۔ ایسی حالت میں عام لقوہ آ جانا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ اس طرح دماغ اور جسم بتدریج کمزوری کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ یقینی اور صاف علامتیں نمودار نہ ہوں۔ تب معلوم ہوگا کہ لقوہ آ رہا ہے یا پھر ناسمجھی کی یقینی اور طے شدہ علامتیں آ جاتی ہیں۔ اس حالت میں جسمانی ترقی رک جاتی ہے۔ ان حالتوں میں ایک ایسا مرحلہ بھی آتا ہے جب جسم دماغ میں ایک طرح کی تقسیم ہوا کرتی ہے۔ جب ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے ماتحت کسی مریض کی جسمانی حالت بہتر ہوتی چلی جائے اور ذہنی حالت بگڑتی رہے تو اسے لاعلاج سمجھئے۔ ایسے بہت سے کیس ملتے ہیں۔ میں یہ بات ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میرے زیر علاج کوئی مریض جسمانی طور پر تو صحت یاب ہو مگر ذہنی طور پر بگڑتا چلا جائے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوائی نے شدت پیدا کی ہے۔ جب دماغ صحت قبول نہ کر رہا ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا مریض بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ کسی دوائی کے خوشگوار اثر کا اس سے بہتر ثبوت ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کے زیر اثر مریض کی ذہنی حالت سب سے پہلے سدھرے۔

کونیم کا مریض شراب کے چند قطرے پینا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ شراب یا کوئی اور طاقت بخش چیزیں پینے سے اسے فوراً لرزہ آ جاتا ہے۔ جوش آتا ہے، ذہنی کمزوری اور تھکان آتی ہے۔ اس کے مریض کو کئی طرح کے سر درد ہوتے ہیں جو مریض بتدریج کمزور ہوتے جا رہے ہوں، ان کے سر درد۔ سر میں چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ سر میں چٹکن۔ دماغ کے باطل ہونے کا پیش خیمہ دردِ اعصاب۔

پٹھوں کی کمزوری، چہرے کے ایک حصہ کے پٹھوں کی کمزوری، اوپر کے پپوٹے کا لقوہ، سر سراہٹ کے ساتھ درد۔ یہ صحت کی عام بربادی کی موٹی موٹی علامتیں ہیں۔ ہمیں کونیم ان حالتوں میں دینے کی بات ہرگز

نہ سوچنی چاہئے جو یکا یک، سرعت، تندی اور شدت کیساتھ نمودار ہوئی ہوں جبکہ سر، چہرے یا آنکھوں میں بیماری شدت و سرعت کے ساتھ آئی ہو۔ اس کا استعمال محض ان حالتوں میں ہی کرنا چاہئے جبکہ بیماری نہایت دھیمی چال سے آئی ہو، چہرے، آنکھوں اور سر کے اعصابی نظام میں سوئی گڑنے، بھالا لگنے یا چھری لگنے کی طرح کے درد۔ چاند پر سوئی گڑنے کا سا درد، چاند پر جلن۔ بعض وقت علامتیں ہومیو پیتھک معالج کو جسمانی معائنہ کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ مگر جسمانی معائنہ کی نسبت وہ علامتیں زیادہ اہم و مفید ہیں جو دوا تلاش کرنے میں مدد و رہنمائی کرتی ہیں۔

جوش کی وجہ سے سر درد آ جاتا ہے۔ کھوپڑی کی بے حسی کونیم کی عام علامت ہے۔ عام علامت اس لئے ہے کہ جہاں کہیں بھی تکلیف ہوتی ہے، وہاں بے حسی ضرور ملے گی۔ درد کے ساتھ بے حسی، بارہا کمزوری کے ساتھ بے حسی ملتی ہے۔ لقوے کی حالتوں کے ساتھ بھی بے حسی پائی جاتی ہے۔ دائمی سر درد اور اس میں پیشاب کر سکنے کی نااہلیت پائی جاتی ہے۔ سر میں زبردست چکر۔ جیسے کمرے کی ہر چیز گردش میں ہے۔ سر میں گڑبڑ کا احساس۔ محو خیال، خیالی دنیا میں بھولا ہوا۔ سر میں چکر اور دباؤ جبکہ نبض کی چال میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو۔ جھکنے پر سر کا چکر بڑھتا ہے۔ ہلکی سے ہلکی شراب پینے سے بھی نشہ آ جاتا ہے۔ سر کو ادھر ادھر ہلانے سے چکر آتا ہے۔ جیسے وہ چاروں طرف گھوم رہا ہو، بیٹھ کر کھڑا ہونے پر بھی اسی طرح چکر آتا ہے۔ لیٹ جانے پر محسوس کرتا ہے کہ جیسے چارپائی چاروں طرف چکر کاٹ رہی ہے۔ کروٹ لینے پر بھی اسی قسم کا احساس ہوتا ہے۔ چاروں طرف دیکھنے سے بھی گردش کا احساس ہوتا ہے۔ کونیم میں چکر نہایت عام بات ہے۔ بستر میں پڑے پڑے سر گھمانے، آنکھیں گھمانے یا ادھر ادھر بدلنے سے سر میں چکر آتا ہے۔ یہ قدرے کاکولس کے مشابہ ہے۔ نہ صرف چکر میں بلکہ پٹھوں کی عام کمزوری کی حالت میں بھی۔ سارے جسم کے پٹھوں کی کمزوری کی طرح آنکھ میں بھی اسی قسم کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ آنکھ کے سارے پٹھے عموماً کمزور ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کونیم کا مریض کسی بھی چلتی پھرتی چیز کو دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر دیکھے تو سر درد ہونے لگتا ہے۔ بینائی اور ذہن میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ گاڑی میں سواری، تیزی سے حرکت میں آئی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے، کسی چیز کی طرف یکا یک دیکھنے سے بہت سی تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بینائی کی کمزوری پر دلالت کرتی ہیں۔ متحرک چیزوں کو کافی تیزی کے ساتھ دیکھنے کی نااہلیت۔ دیکھنے کی کوشش کرے تو سر درد ہونے لگتا ہے۔ "ہر چیز سرخ دکھائی دے۔ قوس وقزح کے رنگ دکھائی دیں۔ دھاری دار رنگ دکھائی دیں۔ ایسے دھبے دکھائی دیں جن کا رنگ پہچاننے میں دقت ہو۔ دو دو دکھائی دیں۔ بینائی کی کمزوری دور کی چیز نہ دیکھ سکے۔ زیادہ دیر تک نہیں پڑھ سکتا۔ پڑھے تو حرف حرکت کرنے لگتے ہیں۔" یہ سب بینائی کے فاصلے کے نقص ہیں۔" آنکھ مختلف فاصلے پر چیزوں کو دیکھنے میں سستی کرتی ہے۔

جب طبیعت میں جوش ہو تو بینائی دھندلی پڑ جاتی ہے۔ آنکھ کمزور۔ چمک لگے اور اسی کے ساتھ سر میں چکر۔ آنکھ کی سوزش کے بغیر روشنی سے پرہیز۔ "پتلی تیز اور مدھم روشنی کے مطابق حرکت نہیں کرتی۔ اس سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ چندھیا پن، آنسو آئیں، چمک، چندھیا پن جبکہ آنکھ کے انڈے کے اندر یا باہر کسی بھی رگ و ریشے میں اجتماع خون نہیں ہوتا۔ پتلیاں کبھی سکڑی ہوئی ہیں اور کبھی پھیلی ہوئی۔ کونیم

نے انگوری پردے کے زخم بھی ٹھیک کیے ہیں۔ "پڑھتے وقت آنکھوں میں جلن۔" "آنکھوں میں گولی لگنے کی طرح، رگڑ کے ساتھ، کھنچن کیساتھ اور جلن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ پپوٹے سخت، موٹے اور بھاری ہو جاتے ہیں، گر پڑتے ہیں۔ مریض انہیں بمشکل اوپر اٹھا سکتا ہے۔ اس طرح پٹھوں کا یہ لقوہ سارے جسم میں پایا جاتا ہے اور ٹھیک اسی طرح ذہن پر بھی اثر کرتا ہے۔" پپوٹوں کو اوپر نہیں اٹھا سکتا جیسے وہ بھاری بوجھ سے دبے ہوئے ہوں۔ پپوٹوں کی ساری سطح پر جلن، انجن ہاری، آنکھ کے پٹھوں کا لقوہ۔" اس میں ایک اور اہم حالت یہ پائی جاتی ہے کہ چہرے، آنکھ اور نچلے جبڑے کے سارے غدود پر ورم آ جاتا ہے۔ کن پیڑ متورم اور سخت ہو جاتے ہیں۔ نچلے جبڑے اور زبان کے نچلے حصہ کے غدود میں دھیرے دھیرے سختی آتی ہے۔ سرطان کی تکلیف میں فائدہ پہنچایا ہے۔ ہونٹوں پر زخم ہوتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ زخم کی گہرائی میں سختی آتی ہے اور ان ساری نالیوں میں جو زخم تک لمف پہنچاتی ہیں۔ گانٹھوں کی ایک زنجیر بن جاتی ہے۔

بلکی قسم کا یہ لقوہ بڑھتے بڑھتے خوراک کی نالی کا پورا لقوہ بن جاتا ہے۔ نگلنے میں دقت۔ خوراک جزوی طور پر نیچے جاتی ہے اور پھر رک جاتی ہے۔ دل کے سوراخ کے پاس سے گزرتے وقت خوراک رک جاتی ہے اور بہت کوشش کرنے سے نیچے اترتی ہے۔ "گلے میں عجیب طرح کی چیز اٹھتی محسوس ہوتی ہے جیسے گلا رک گیا ہے، بھر گیا ہے، جیسے وہاں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے، وہاں کوئی گولہ موجود ہے۔ غیر ارادی طور پر نگلنے کی کوشش۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ڈکار نہ لے سکے۔ خوراک کی نالی میں دباؤ، جیسے معدے کی طرف سے کوئی گول سول چیز اوپر اٹھتی چلی آ رہی ہے۔" یہ عصبی تکلیف ہے اور عصبی مزاج عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ گلا گھونٹنے والا ہسٹریا (باؤ گولہ) کہلاتا ہے۔ جب کوئی عورت یہ محسوس کرتی ہے کہ اسے چیخنا چاہیے تھا۔ وہ کچھ نگلے اور گلا گھٹے تو اس کے گلے میں اسی طرح کے گولے کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ عصبی مزاج والے جن کی صحت برباد ہو چکی ہے، زندگی سے بیزار۔ یہ ان لوگوں کی دوائی ہے جنہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آئے اور جن کو دکھ درد، بیماری، لقوہ اور تنگی ہی نظر آتی ہے۔ جب انہیں فرصت ملتی ہے تو وہ رونے لگتے ہیں۔ رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ بڑھے ہوئے غدود اور کمزوری ان کے لئے رنج کا باعث بنتی ہے۔ ان کے گلے میں گولہ آتا ہے۔

معدے میں بھی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً معدے کا زخم، معدے کا سرطان وغیرہ۔ جب تمام علامتیں موافق ہوں تو معدے کی تکلیفوں کو عارضی طور پر کم کرنے اور راحت پہنچانے میں کونیم لاجواب کام کرتا ہے۔ یہ وقتی طور پر سرطان کی تکلیف کو کم کر دیتا ہے مگر اس کے بعد ایک اور وقت آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب علامتیں کافی ترقی کر چکی ہوتی ہیں تو کونیم ظاہر ہوتا ہے اور اس کے بعد اکثر حصول صحت کی امید کم رہ جاتی ہے۔

پیٹ سخت، پیٹ انتہائی ذکی الحس، چبھن کیساتھ سوئی گڑنے کی طرح کا درد، درد قولنج، کھنچن کے ساتھ درد، مروڑ و اینٹھن کے ساتھ درد۔ عورتوں کو پیٹ درد جس کا رخ نیچے کو ہو، جیسے بچے دانی باہر نکل آئے گی۔ دست کی نسبت قبض زیادہ عمومیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس میں ناکام حاجت ہوتی ہے۔ سخت سدے نکلیں۔ مقعد کا لقوہ، پاخانے کے وقت زور نہیں لگا سکتا۔ فضلے کو باہر نکالنے والے پٹھوں کے مفلوج ہو جانے کی وجہ

سے مقعد فضلا نہیں نکال سکتی۔ حسب معمول پاخانے کے بعد پیٹ میں تچکن اور خالی پن کا احساس، عورت پاخانہ میں اتنا زور لگاتی ہے کہ بچے دانی رحم سے باہر نکل آتی ہے۔ ہر پاخانے کے بعد سخت کمزوری اور جھڑکن، پیشاب رک رک کر اترتا ہے، پیشاب کرنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے، مریض زور لگاتے لگاتے تھک جاتا ہے اور پھر زور لگانا چھوڑ دیتا ہے۔ پیشاب کی دھار رک جاتی ہے اور کسی دباؤ کے بغیر پھر اترنے لگتا ہے اور پیشاب کرتے کرتے 2,3 بار ایسا ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت پٹھوں کی بے قاعدہ حرکت۔ "پیشاب رک رک کر اترے، پیشاب کر چکنے کے بعد کٹنے کیساتھ درد، اگر پیشاب کچھ دیر تک یوں ہی رکھا رہے تو گدلا ہو جاتا ہے۔"

مردانہ اعضاء تناسل کی کمزوری، نامردی، ممکن ہے اس کی طبیعت مستی میں شدید جوش آتا ہو مگر اس کے باوجود بھی وہ جنسی اعتبار سے نا اہل ہوتا ہے۔" انتہائی نفسی جوش مگر اس کے باوجود جزوی یا مکمل نا اہلیت، خواب کے بغیر ہی اخراج منی، تکلیف دہ احتلام۔ منی تکلیف کے ساتھ نکلتی ہے۔" ویریہ (منی) کی رگوں میں بھی نزلے کی سی حالت ہوتی ہے۔ ان رگوں میں شدید دکھن ہوتی ہے۔ منی نکلنے کے وقت کٹن ہوتی ہے۔ جیسے چھری لگتی ہو، جیسے منی خراش دار تھی۔ جو مرد اپنی ازدواجی زندگی میں کثرت مباشرت کے عادی تھے، مگر اب خود ضبطی کے حامی ہیں۔ کونیم اس کے جنسی خواہش دبانے کے برے اثر میں مفید ہے۔ جنسی کمزوری، ناکامی ایستادگی، تیزی تھوڑی دیر ہی رہے، ہم آغوش ہوتے ہی کمزوری آجاتی ہے۔ خصیوں کی سوزش اور سختی، خصیوں کی سوزش اور سختی دھیرے دھیرے آتی ہے۔ جذبات میں ابھار آنے پر پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔ جنسی خیالات کے بغیر ہی یہ رس نکلتا ہے۔

پاخانہ کے وقت بھی یہ رس نکلتا ہے۔ سپاری پر خارش ہونے سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ ان اعضاء میں شدید جوش آیا ہوتا ہے۔ مثانے کی گردن، آلات تناسل، پروسٹیٹ غدود کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ کمزوری آجاتی ہے۔ نامردی آتی ہے، یاد رکھو مرد کے خصیے بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں اور عورتوں میں رحم کے خصیے اور بچے دانی بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔" وقت سے پہلے اور کم آنے والی ماہواری میں بچے دانی میں اینٹھن، حمل کے ابتدائی دنوں میں پیٹ میں انتہائی دکھن۔ بچے کی حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ بچے دانی کی گردن میں جلن۔ ڈنک لگنے کی طرح اور پھاڑنے کی طرح کے درد، چھاتیوں کی انتہائی دکھن، اس میں چھاتیوں کے غدود سکڑتے بھی ہیں اور بڑھتے بھی ہیں اور سخت بھی ہوتے ہیں۔ حیض دب جاتا ہے۔ درد کے ساتھ ماہواری آتی ہے۔ بچے دانی میں تچکن، پھاڑنے کی طرح اور جلن کے ساتھ درد، رحم کے خصیوں اور پیڑو میں بھی اسی طرح درد ہوتا ہے۔ اس نے بچے دانی کا ریشہ دار پھوڑا ٹھیک کیا ہے۔ اس نے بچے دانی کی گردن پر سرطان کے پھوڑے کو بڑھنے سے روک دیا۔ عورت کے لئے انتہائی تکلیف دہ پھوڑا یہ ہے، دانی کی گردن کا پھوڑا ہی ہوتا ہے۔ سرطان کی جتنی تکلیفوں کا ہمیں علم ہے، ان میں سے اس کا علاج سب سے مشکل ہے۔ یہ پھوڑا نہایت سرعت سے بڑھتا ہے۔ مگر کونیم ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو اس پھوڑے کی سوزش اور پھیلاؤ کو فوراً روک دیتی ہے، اس کو آگے بڑھنا اور خون نکلنا بند کر دیتی ہے۔ کونیم بچے دانی کی گردن میں سختی اور رطوبت لاتا ہے۔

تنگی سانس، خشک کھانسی جو عموماً ہر وقت اٹھتی رہتی ہے۔ بستر میں لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ جب بستر میں لیٹے تو شروع شروع میں کھانسی آئے۔ مجبوراً بیٹھنا پڑے۔ گہرا سانس لینے سے کھانسی آئے۔ یہ ہیں کونیم کی کھانسی کی اہم علامتیں۔ چھاتی میں شدید چبھن ہوتی ہے۔ چھاتیوں کی تکلیف و سوجن۔ سینے میں چھید ہونے یا چاڑنے کی طرح کے درد۔

پشت میں کمزوری اس کی اہم علامت ہے۔ اس کے ساتھ پشت میں درد جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بھالا لگنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ "ریڑھ پر چوٹ لگنے کے برے اثر" "چوٹ لگنے کے بعد، خصوصاً کمر میں چوٹ لگنے پر، درد ہوتا ہے اور نچلے حصوں کی رگیں بھر جاتی ہیں۔ گٹھیاوات کے درد، نچلے حصوں کا لقوہ، زخم، ہاتھ پاؤں نیچے لٹکانے سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ کونیم بہت سی دوائیوں سے مختلف ہے۔ دردوں کے بارے میں عام بات یہ ہے کہ اگر پیر میں درد ہوتا ہے تو اسے اٹھا کر اوپر کرسی پر رکھ لینے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ بستر میں رکھ لینے سے راحت ملتی ہے مگر گٹھیاوات، ٹانگ کے زخم یا ٹانگ کی دوسری عجیب و غریب حالت میں پیر کو ایسے ڈھنگ سے نیچے لٹکانے سے آرام ملتا ہے کہ گھٹنا چارپائی پر رہے اور پیر نیچے زمین پر آ لگے۔ پیر نیچے لٹکانے کی یہی تشریح ہو سکتی ہے۔ علم و تشخیص کے ماتحت کم از کم یہی ایک بات ہے جس کی بنا پر ہم یہ دوائی دے سکتے ہیں، مگر آج تک ہمارے پاس اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ ادھیڑ عمر والوں کا ڈگمگانا "لڑکھڑانا" کانپنا۔

اس دوائی کی ایک اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ سوتے وقت پسینہ خوب آتا ہے۔ بعض وقت تو مریض یہ بھی بتاتا ہے کہ آنکھ بند کرتے ہی مجھے پسینہ آ جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ سونے کی تیاری میں آنکھ بند کرتے ہی مریض پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کونیم رگ و پٹھوں میں تنگی اور رطوبت لاتا ہے، وہاں ورم آتا ہے۔ جبکہ وہاں ورم بھی موجود ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی کا سکڑاؤ، بچے دانی کے لبوں کا سکڑاؤ بھی کونیم نے ٹھیک کیا ہے۔

کروٹیلس ہورانیڈس CROTALUS HORRIDUS

سب سے پہلا خیال یہ ہوگا کہ کروٹیلس، لیکیسس اور ایپس وغیرہ حیوانی زہروں کے استعمال کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جائے اور یہ صحیح بھی ہے کیونکہ سادہ لوح انسان اس کے استعمال کو خون کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مگر جب ان کا مناسب استعمال کیا جاتا ہے اور جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ضرورت کی اہمیت ان کا تقاضا کرتی ہے خصوصاً اس وقت جبکہ ہمیں یہ یقین ہو کہ اس کا بدل کوئی نہیں ہے اور اس حالت میں جبکہ ہم نے ان کی پوٹینسی بنائی ہے اور انہیں قطعاً بے ضرر بنا لیا ہے کیونکہ اب انہیں نہایت سادہ چیز کی شکل میں تبدیل کر لیا گیا ہے تو یہ خوف و گھبراہٹ دماغ سے نکل جاتی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جن بیماریوں میں کروٹیلس جیسی خطرناک دوائیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ خود بھی خطرناک ہوتی ہیں۔ جب آپ کروٹیلس کے مریض کے پاس بیٹھتے ہیں تو آپ محسوس کریں گے کہ بس مریض موت کے نزدیک ہی ہے۔ اس کا چہرہ بڑا اڑا اڑا سا معلوم دے گا۔ ماں مریض بچے کے لئے یا بیوی مریض خاوند کے بارے میں بڑی عاجزی کے ساتھ کہے

کی۔" ڈاکٹر صاحب! اس کی جان بچائیے۔ کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ اس کی زندگی بچ جائے۔"

کروٹیلس کی علامتیں عجیب ہیں، اس کی اپنی خصوصیتیں ہیں، اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مجموعی طور پر ایسی کوئی دوسری دوائی نہیں ہے کہ جو اس کے مشابہ ہو۔ سانپ کے زہر سے تیار ہونے والی دیگر بھی دوائیوں میں نزدیک ترین مشابہت ہے مگر ان میں یہ سب سے خطرناک ہے۔ شاید انسٹروڈن کنٹورٹکس (کوپر ہیڈ) کو چھوڑ کر سانپ کاٹنے کے بعد نہایت ہی خطرناک نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ آناً فاناً زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ خون میں زہریلا مادہ آنے کی بدترین حالت ہے۔ سانپ کے یہ زہر سائن ہائیڈریٹ آف سوڈا اور دوسرے نمک خیال کئے جاتے ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ سائن ہائیڈریٹ الکوحل میں حل ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سانپ کے کاٹنے میں الکوحل کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اس نے بارہا موت کے پنجے سے رہائی دلائی ہے۔ اگر مریض اس آہنی گرفت سے بچ نکلے تو وہ زندہ رہ جاتا ہے اور پھر اس زہر کے اثر دوروں کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اپنی علامتیں وہیں سے حاصل کرتے ہیں۔ جن کتوں کو سانپ نے کاٹ لیا تھا اور جو زندہ رہ گئے ان میں علامتوں کے دوروں نے وقت کی پابندی خصوصیت سے ظاہر کی ہے۔ یعنی ہر بسنت میں جونہی سردی ختم ہو اور گرمی شروع ہو۔ مجھے ایک بار ایک ایسا کتا دیکھنے کا موقع ملا جس کو سیکرس نامی قسم کے سانپ نے کاٹا تھا اور اب تک زندہ تھا۔ سانپ نے اس کی گردن پر ڈنک مارا تھا۔ جب تک کتا زندہ رہا، ہر سال بسنت میں اس کی گردن پر بڑا سا ناسور ہو جاتا تھا۔ آخر وہ اسی بیماری سے مرا بھی۔ سانپ کے زہروں میں وقت کی پابندی پائی جاتی ہے۔ یعنی بسنت کا موسم اور گرمی کے موسم کی ابتداء۔

سانپ کے زہر سے بنی ہوئی دوسری دوائیوں کی طرح اس میں بھی، دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ مریض اس وقت سو جاتا ہے جبکہ بیماری پورے زور پر ہو۔

کروٹیلس ہوائیڈس کے زہر کے ابتدائی دور میں وہ حالتیں نمودار ہوتی ہیں جو خون میں فاسد مادہ آ جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً لال بخار، خناق، ٹائیفائیڈ بخار اور خون میں زہریلا مادہ مل جانے سے پیدا ہونے والی دوسری بگڑی حالتیں۔ وہ تکلیفیں جو نہایت سرعت سے پیدا ہوتی ہیں جو خون کی گردش کو درہم برہم بنا دیں، جو خون کی نالیوں کو ڈھیلا بنا دیں، جن میں جسم کے سارے خارجی راستوں سے خون آنے لگے اور جن میں نہایت سرعت کے ساتھ بے ہوشی بڑھے جیسے نشے میں مخمور ہو، جلد کی رنگت میلی ہو جاتی ہے۔ ایسی ذہنی اور جسمانی کمزوری، جس میں تقریباً لقوے جیسی حالتیں پیدا ہوں۔ لال بخار جب کہ اس میں سڑن پیدا ہو جائے، ٹائیفائیڈ جب کہ اس میں سڑن پیدا ہو چلے، خناق جب کہ اس میں خون آنے لگے اور سڑن کی علامتیں آ جائیں۔ جسم پر داغ پڑ جاتے ہیں، نیلے اور زردی کیساتھ ملے جلے۔ یرقان جو حیرت انگیز سرعت سے آئے، جب آنکھیں زرد پڑ جائیں اور جلد زرد ہو جائے اور اس پر داغ پڑ جائیں، نیلے داغ، سیاہ اور نیلے داغ جیسے کچلے جانے سے ہوئے ہوں، پہلے داغ ملے جلے، خون نکل جانے کے بعد جلد کی رنگت نہایت زرد پڑ جاتی ہے۔ مریض پیلا، زرد پڑ جاتا ہے اس کے بدن میں خون نہیں رہتا۔ سارا بدن موم کی طرح ہو جاتا ہے۔ آنکھ، کان، ناک، پھیپھڑے، بچے دانی کی انتڑیوں سے، بلغمی جھلیوں سے غرضیکہ سارے جسم سے

خون آنے لگتا ہے۔ ایسا مریض جسم کے بھی راستوں سے خون گرتا ہے۔ کروٹیلس ان بیماریوں میں ظاہر ہوتا ہے جو انتہائی سستی سے چلتی ہوں۔ جن میں گلنا سڑنا شروع ہو چکا ہو، جو نہایت سرعت سے نمودار ہوتی ہیں اور نہایت غیر معمولی سرعت سے ان میں سڑن آجاتی ہے۔ جس شخص کو زہر دے دیا گیا ہو، وہ بڑی جلدی بے حس ہو جاتا ہے۔ سڑن آجاتی ہے اور نیم بے ہوشی آجاتی ہے۔ جلد نیلی پڑ جاتی ہے۔ یہ خطرہ لاحق ہو جاتا ہے کہ بس اب موت واقع ہو جائے گی۔ جسم سے جو خون نکلتا ہے اس کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ یا اکثر پتلا ہوتا ہے۔

خوفناک عصبیت، ہاتھ پاؤں کا لرزہ، لرزے کے ساتھ کمزوری۔ اگر مریض زبان باہر نکالے تو وہ کانپتی ہے۔ ذرا سی محنت سے تھک جاتا ہے۔ جسم فوراً تھک جاتا ہے۔ لقوے کی سی کمزوری کا غلبہ، پٹھوں میں پھڑکن اور ہاتھ پاؤں کا لرزہ۔ یہ نائیٹائیڈ کی ان حالتوں میں مفید ثابت ہوتی ہے جبکہ مریض چارپائی اور پاکتی کی طرف کھسکتا ہے۔ شدید تھکان کے ساتھ پیلا بخار، اس قسم کے پیلے بخار میں اس دوائی نے فائدہ پہنچایا ہے۔ تشنج اور لقوہ، اس میں رعشہ کی طرح پٹھوں کی پھڑکن پائی جاتی ہے۔ لرزہ، مقامی اینٹھن، ہسٹریا۔

ذہنی علامتیں قابل غور ہیں۔ بکواس کی ہلکی صورت خود بخود آہستہ آہستہ بولتا ہے۔ خود بولتے رہنے کی عجیب صورت یہ لیکیسس سے قدرے مختلف ہے، دونوں میں ہی ہذیان پایا جاتا ہے۔ لیکیسس کے ہذیان میں بڑی تیزی ہوتی ہے۔ اگر کمرے میں کوئی اس کی بات سننے والا موجود ہو تو وہ اسے ایک سانس میں ساری کہانی سنا ڈالے گا۔ خواہ اس نے خود بھی وہ بات پہلے کبھی نہ سنی ہو، اس کا ذہن اتنا چست ہوتا ہے۔ لیکیسس کے مریض کی موجودگی میں کسی دوسرے کو اپنی پوری بات کہنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر کوئی بولنا شروع کرے تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے۔ "اوہ! میں سمجھا" یہ کہتا جائے گا اور کوئی ایسی بات کہہ کر اپنا فقرہ ختم کرے گا جو بات چیت کے سلسلے سے قطعاً مختلف ہوگا۔ کروٹیلس میں بھی یہی بات ملتی ہے۔ مگر اس کا مریض ایک ایک لفظ پر لڑکھڑاتا ہے، ہکلاتا ہے۔ یہ نشے جیسی سست حالت ہے۔ جبکہ لیکیسس میں وحشیانہ جوش ہوتا ہے۔ "سستی، غنودگی اور نیم غشی کیساتھ بکواس۔" بس یہی اس کی علامت ہے۔ "زبردست ہذیان جس میں بستر سے بھاگ جانے کی خواہش ہو۔" یہ علامت بھی سستی کے ساتھ ہوتی ہے اس کی حرکت بہت سست ہوتی ہیں۔ نائیفس میں ہلکا سا ہذیان، غمگینی۔ "وہ ہر وقت موت کا منتظر رہتا ہے۔" انتہائی ذکاوت حس، کچھ پڑھے تو رونے لگتا ہے، اداسی، پست ہمتی، شرمیلا پن اور خوف، فکرمند اور چیلا۔ اس کے ساتھ سرد پسینہ، چڑچڑا، خاموشی سے لیٹے، تو درد ہوتا ہے، سوئے تو درد ہوتا ہے اور سخت درد سے جاگ اٹھتا ہے۔ جتنی دیر زیادہ سوئے سر میں اتنا ہی سخت درد ہوتا ہے۔

جب علامتیں زوروں پر ہوتی ہیں تو نیند آجاتی ہے۔ سانپ کے بھی زہروں کے زیر اثر عموماً تکلیف کی شدت کے وقت نیند آجاتی ہے۔ سر درد سونے کے بعد ہوتا ہے۔ سر درد میں ہی نیند آجاتی ہے۔ جتنا زیادہ سوئے سر درد بھی اتنا ہی سخت ہوتا ہے۔ گدی میں ایسا سخت درد ہوتا ہے کہ وہ سر تکیے سے اٹھا نہیں سکتا۔ پٹھے اس قدر تھک جاتے ہیں کہ اسے ہاتھوں سے سر تھام لینا پڑتا ہے۔ یہ علامت لیکیسس میں بھی آتی ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد اور چہرہ موم سا زرد، ارغوانی، داغ دار، جیسے کچلا گیا ہو۔ "سر درد جو آنکھوں تک

پہنچے۔ ہر چند روز کے بعد صفراوی (پت کا) سر درد۔ "شدید دائمی سر درد، اس کے ساتھ سر چکرائے اور چاند پر چمکن، چبھن کے ساتھ ہلکا ہلکا سر درد۔" ہلکا ہلکا بھاری، چبھن کے ساتھ گدی میں درد۔" یا سارے سر میں اجتماع خون، کند ذہنی اور چندھیا پن جیسے سر بہت بڑا ہو گیا ہے۔ جیسے سر بھرا ہوا ہے اور پھٹ پڑے گا۔ سر درد جیسے سر میں لہریں اٹھ رہی ہوں۔ ایک کے بعد دوسری لہر آتی ہے۔ سر کی طرف خون کی گردش بڑھ جاتی ہے۔ سر میں گرمی کا احساس جس کو یوں بیان کیا جاتا ہے کہ سر کی طرف خون آ رہا ہے۔ سر درد جو لہروں کے ساتھ اٹھے، جو حرکت سے یا جھٹکا لگنے سے، بستر میں کروٹ بدلنے سے، بستر میں بیٹھنے سے، یا لیٹ جانے سے بڑھے۔ پہلو بدلنے سے بھی سر کی طرف خون آتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کیکیسس میں بھی یہی بات بتائی گئی ہے اور میں نے اسے صحیح پایا ہے۔ یہ احساس ریڑھ کے نچلے حصہ سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کی طرف چلتا ہے۔ یہ نبض کی چال کے مطابق ہے۔

آنکھوں سے خون آئے۔ آنکھ کی رنگت زرد۔ "آنکھ سے خون گرے، آنکھ میں جلن، آنسو آنے کے ساتھ جلن۔" "آنکھ میں دباؤ، جیسے کہ آنکھ گولے سے باہر نکل پڑے گی۔ اوپر کے پپوٹے کا لقوہ، پپوٹے کی بلغمی جھلیوں کی سوزش۔"

کان میں لہریں اٹھیں۔" آواز برداشت نہ ہو۔" کانوں میں میٹھی میٹھی چبھن اور درد، کانوں سے بدبو بکثرت، زرد رنگ کی سڑی ہوئی اور خون ملی رطوبت آتی ہے۔ خون میں فاسد مادہ آ جانے کی وجہ سے کان سے بوند بوند خون ٹپکے، لال بخار کی ہلکی صورت میں اور خناق میں کان اور آنکھ دونوں سے ہی خون ٹپکنے لگتا ہے۔ ناک سے بکثرت خون گرتا ہے، ایسی حالتوں میں نکسیر آنا نہایت معمولی بات ہے، نکسیر آنے سے خون کی گردش گھٹ جاتی ہے۔ اس دوائی کے زیر اثر سر میں شدید اجتماع خون پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی نکسیر بھی آتی ہے۔ اس نے ہر طرح کی بدبودار رطوبت خارج ہونے میں آرام پہنچایا ہے۔ ناک سے نہایت خوفناک بدبودار سڑی ہوئی رطوبت نکلتی ہے۔ اوزینس، پرانا خشک نزلہ۔

کن پیڑوں کا ورم، چہرہ نیلا بدرنگ ہو جائے۔ رنگت زرد، یہ یرقان کی نمایاں علامت ہے۔ یہ ان لڑکیوں کے لئے مفید دوائی ہے جن کا چہرہ موم سا ہو، جن کے بدن میں خون کی کمی ہو، جن کا چہرہ زردی مائل سبز ہو، جن کو مدت سے ماہواری نہ ہوئی ہو، اب ان کے چہرے پر کیل اور پھنسیاں نکلنے لگتی ہیں۔

یہ مریض اکثر رات کو سوتے سوتے دانت پیستا ہوا جاگ اٹھتا ہے۔ منہ کا ذائقہ برا، سڑا ہوا، مسوڑھے متورم، منہ سے خون گرے، گلے کا ورم اور گلے سے خون گرے۔ منہ اور گلے میں جلن۔ زبان کانپے، تھرتھرائے اور متورم۔ جب زبان کو باہر نکالے تو وہ کانپے، ہاتھ ہلائے تو کانپنے لگتے ہیں۔ خناق (ڈفتھیریا) کی وہ حالتیں جس میں ناک و منہ سے خون گرے۔ بہت ہلکی قسمیں ہیں اور اگر ایسی حالتوں میں بہترین دوائی نہ ملے تو مریض یقیناً مر جاتا ہے، ان حالتوں میں منہ خناق کی جھلیوں سے بھر جاتا ہے اور رنگت گہری ہو جاتی ہے۔ اس دوائی میں خون کا عام اخراج پایا جاتا ہے، منہ کے چھالے جن میں خون نکلے۔ منہ کے زخم مرکب کے استعمال کے بعد منہ میں زخم خصوصاً ان لوگوں کے جن سے خون نکلے۔ نگلنے میں دقت، ہولناک خناق دائیں کروٹ یا پیٹھ کے بل لیٹ نہ سکے۔ اگر لیٹے تو متواتر سیاہ رنگ کی صفرا کی قے کرے

گا۔ یہ صفرائی بیماریوں کی حیرت انگیز دوائی ہے۔ دائمی سر درد اور صفرا کی بڑی مقدار میں قے کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ ہلکی شکل کی بیماریاں جس میں کروٹیلس کی ضرورت ہوتی ہے عموماً ایسی قے سے شروع ہوتی ہیں جن میں صفرا بڑی مقدار میں نکلے اور بعض وقت خون ملی صفرا نکلتی ہے۔

معدے میں درد، ٹھنڈک جیسے معدے یا پیٹ میں برف کا چھوٹا سا ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ جوش معدہ کسی چیز کو ہضم نہیں کر سکتا، متواتر خون کی قے ہوتی رہتی ہے۔ کروٹیلس نے معدے کے زخموں کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ یہ سرطان کی ترقی کو بڑی حد تک روک رہتا ہے جبکہ قے میں صفرا اور خون کی بڑی مقدار نکلتی ہو۔ بیشتر حالتوں میں قے میں جو خون نکلتا ہے وہ جمتا نہیں ہے۔ معدے کے ان زخموں میں، سرطان میں، خون میں زہریلا مادہ آ جانے سے پیدا ہوئی ہلکی حالتوں میں عموماً یرقان موجود رہتا ہے۔ یرقان یا کم و بیش خون کی کمی۔ بخار کبھی کبھار ہی تیز ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر درجہ حرارت نارمل سے بھی کم ہو جاتا ہے، مگر خون کا ٹپکنا، خون کا گرنا۔ ناک و منہ سے سیاہ رنگ کا خون نکلنا پایا جاتا ہے۔ خون و چربی ملا پیشاب آتا ہے اور پیٹ ڈھول کی طرح تن جاتا ہے۔ انتڑیوں کے زخم، انتڑیوں سے خون کا گرنا۔ پیٹ میں شدید درد اور دکھن اور اس کے ساتھ بے حسی۔ پیٹ میں یہ محسوس ہونا جیسے یہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔'' پاخانہ سیاہ، چنا جیسے قہوے کی تلچھٹ ہو۔ مادہ فاسد کی وجہ سے، گندا پانی پینے سے اور گلی خوراک کھانے سے پیدا ہوئی پیچش۔ زہریلی ہوا لگنے سے دست آئیں۔'' رحم کے خصیوں اور بچہ دانی کا ورم۔ ٹائیفائیڈ کی قسم کے ہلکے بخار، خون گرنا۔ گہرے رنگ کے پھیپھڑے یا خون گرے جو جمتا نہیں اور برابر جاری رہتا ہے۔ حیض بند ہونے کی عمر کی خرابیاں۔ گرمی کی تمتماہٹ۔ یرقان بچے دانی سے یا دوسرے اعضاء سے خون کا گرنا، بچے دانی کا سرطان جس میں خون بکثرت گرتا ہے۔ انتہائی بدبودار خون کا اخراج، مریضہ زرد پڑ جاتی ہے، یرقان زدہ، انتہائی تھکان، کمزوری، جلد نیلی۔ چہرے اور ٹانگوں پر سوجن خصوصاً رگوں کے ساتھ ساتھ، زچگی کے بعد ٹانگ کی رگیں پھول جائیں۔ ذرا سا چھونے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ جھٹکا لگنے یا حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

اس کے زیر اثر دل کی حرکت کی جو زبردست کمزوری پائی جاتی ہے اس کے پیش نظر سمجھنے کی وجہ ہے کہ یہ کم و بیش دل کی دوائی بھی ہے مگر علاج میں اس کی نسبت لیکیسس اور ایلاپس زیادہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ بظاہر یہ نہ صرف دل کو تھکا دیتا ہے بلکہ سارے جسم میں تھکن لاتا ہے۔ اس کی شکایتیں زیادہ عام ہیں۔ ہاتھ پاؤں پر داغ، ہاتھ پاؤں پر سڑاؤ ظاہر ہوتا ہے۔

پھوڑے، پھنسیاں، کاربنکل جن کے ارد گرد کی جلد ارغوانی ہو، داغ والی ہو، نیلی ہو، بڑے بڑے داغ، سنگ مرمر کی طرح چتلی۔ یہ پھنسیاں، ناسور اور کاربنکل سے ملتی جلتی حالتیں پیدا کرتی ہیں جن میں جلن و سخت درد ہوتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کی حالت گندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہوتی ہے، پھوڑے یا کاربنکل کے ارد گرد کئی انچ تک رطوبت دار سوجن ہوتی ہے، جس کو دباؤ تو گڑھا پڑ جاتا ہے۔ پھوڑوں، پھنسیوں یا کاربنکل سے گاڑھا، سیاہ رنگ کا خون نکلتا ہے جو نیچے گر کر جمتا نہیں ہے۔ گردن یا پیٹھ کا کاربنکل جو معمولی پھنسی کی شکل میں نمودار ہوا ہو۔ بعد میں کئی پھنسیاں اور نکلیں اور ان کے ارد گرد بھی چھوٹے چھوٹے کیل نکلیں اور دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ اس قسم کے کاربنکلوں کے لئے آپ کو آرسینیکم، انتھرا سینیم،

لیکیسس، سکیل اور کروٹیلس کا مطالعہ بغور کرنا چاہیے، یہ ایسی دوائیاں ہیں جن میں خطرناک پہلو پائے جاتے ہیں۔

زچگی کے بخار میں سیاہ رنگ کا بدبودار خون متواتر ٹپکتا رہتا ہے اور جمتا نہیں ہے۔ جسم کے سارے خارجی راستوں سے حتیٰ کہ بچہ دانی سے بھی خون گرتا ہے۔ فرض کرو ایک حاملہ کو ٹائیفائیڈ ہو گیا، حمل گر گیا اور اب اس کو خون میں گندہ مادہ آنے سے ہلکا بخار آنے لگا ہے اور وہ سب علامتیں نمودار ہو چلی ہیں جنکی میں نے اوپر وضاحت کی ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ وہ اب استقاط حمل کے بعد مر جائے گی، خون نہیں جمتا اور متواتر خارج ہوتا رہتا ہے۔ یا ٹائیفائیڈ کے دوران میں ماہواری آ گئی ہے۔ یہ اصل ماہواری نہیں ہے۔ یعنی یہ معمول کے مطابق حیض کے خون کا اخراج نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں خون بکثرت گرتا ہے، خون کی رنگت گہری ہوتی ہے، خون پتلا ہوتا ہے۔ خون ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ مندرجہ بالا خطرناک علامتیں موجود ہوں خصوصاً جلد میلی ہو، غنودگی، چہرے سے ظاہر ہو جیسے نشے میں مخمور ہے۔ مریضہ ایسے پڑی ہو جیسے مردہ پڑا ہے۔ اگر اسے جگاؤ تو اس کے جسم کا ہر ایک پٹھا کانپ اٹھتا ہے۔ اگر زبان نکلواؤ تو وہ بھی کانپتی ہے۔ بولنے کی نااہلیت، کروٹیلس اس کی زندگی بچا سکتا ہے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نازک بیماری کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سانپ کے اس زہر نے پیدا کی ہے؟ جب کوئی معالج اس قسم کی علامتیں دیکھتا ہے تو فوراً ہی اس کا دھیان ان دوائیوں کی طرف جاتا ہے جو اس قسم کی خطرناک حالتیں پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً چیچیا، آرسینکم، سکیل اور سانپ کے دوسرے زہر اور بعض وقت آرنیکا، فاسفورس اور پائیروجن وغیرہ بھی ایسی خطرناک اور مہلک قسم کی حالتوں میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔

زیادہ پرانی حالتوں میں نیند اور بھی خوفناک شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ سو کر ایسے اٹھتا ہے جیسے ڈر گیا ہو۔ قتل، موت، مردوں اور مرے ہوئے لوگوں کے خواب دیکھتا ہے، یا جیسے مردوں سے بات چیت کر رہا ہو، جیسے قبرستان میں ہو، یہاں تک کہ اسے مردہ کی سی بو آتی ہے۔ اگر وہ جاگ رہا ہو تو چہرے پر تھکان نمایاں ہوتی ہے، بے بجھ نظر آتا ہے، گنتی نہیں کر سکتا۔ لکھنے میں غلطیاں کرتا ہے۔ فقروں کا غلط استعمال کرتا ہے۔ فقروں کی جگہ حروف تہجی کا استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنا حساب کتاب ٹھیک نہیں رکھ سکتا کیونکہ جوڑ نہیں دے سکتا۔ یہ سب کروٹیلس کی خصوصیتیں ہیں۔ نیند کی بجائے دیر تک جاگنے کا پریشان کن وقفہ، گرم موسم کی کسی بھی تبدیلی سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ انتہائی چڑچڑا پن، گرم ہوائیں ناقابل برداشت، گرد و پیش کی باتوں سے یوں ہی پریشان ہو جاتا ہے، جوش آ جاتا ہے، یہ بھی اس دوائی کی خوبیاں ہیں۔ ان سے بڑھ کر وہ دوستوں پر شک کرتا ہے۔ بنیادی طور پر مدلل بات نہیں کر سکتا۔ نشیلی چیزوں کے لئے رغبت اور وہ اس رغبت کی مزاحمت نہیں کر سکتا۔ ایسی حیرت انگیز مشابہت کی وجہ سے یہ پرانے شرابیوں کے بکواس میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں جلد بدرنگ ہو جاتی ہے۔ چہرہ ارغوانی ہو جاتا ہے۔ شرابیوں کی انوکھی بھوک اور وہ کہ شراب جیسی طاقت بخش چیز پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ موٹے، تنومند، مضبوط بدن اور جن شرابیوں کی جلد بدرنگ ہو، یہ دوائی ان کی شراب پینے کی رغبت مٹا دیتی ہے۔ بشرطیکہ اس کا مناسب استعمال کیا جائے۔

کروٹن ٹگ لیم CROTON TIGLIUM

کروٹن (جمال گوٹے کا تیل) اگر جلد پر رگڑ دیا جائے تو اس سے جلد پر چھوٹے بڑے چھالے پڑ جاتے ہیں اور ان کے نیچے متورم ہوتی ہے۔ یہ جگہ نہایت سرخ ہو جاتی ہے اور دکھنے لگتی ہے۔ ورم بڑھتا چلا جاتا ہے جیسے سرخباد ہی ہو مگر زیادہ صحیح یہ ہے کہ جو پھنسی پیدا ہوتی ہے وہ چھالے دار اگزیما کے مانند ہوتی ہے۔ یہ پھنسیاں چند روز تک نکلتی رہتی ہیں اور پھر سوکھنے لگتی ہیں اور چند ہی روز میں سکڑ جاتی ہیں۔

جب کسی کو بڑی خوراک : ے دی گئی ہو جیسا کہ تجربے کرنے والوں کی حالت میں ہوا اور انہیں بڑی مدت تک دوائی کھلائی گئی یا طبی شکل میں استعمال کرائی گئی یا جب تجربہ کرنے والا نہایت ذکی الحس تھا تو ہمیں حالتیں بدلتی ملتی ہیں۔ مثلاً اندرونی حالت بیرونی حالت سے بدل جاتی ہے۔ پھنسیاں نکل جانے کے بعد اندرونی علامتیں مٹ جاتی ہیں جیسا کہ گنٹھیاوات کی حالتوں میں ہوا کرتا ہے۔ کھانسی اور انتڑیوں کی حالتوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر ہم ان علامتوں کے مجموعی پر جدا جدا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ سب نہایت دلچسپ ہیں۔

سب سے پہلے کھانسی لیجئے۔ یہ دمہ کی کھانسی ہوتی ہے۔ عموماً آدھی رات کو آتی ہے اور مریض کو گہری نیند سے جگا دیتی ہے۔ شدید کھانسی کے دورے، جن میں دم گھٹی ہوتی ہے۔ گلا گھٹتا ہے۔ یہ تکلیف رات کو، لیٹنے پر بڑھتی ہے اور بیٹھ جانے پر مجبور کرتی ہے۔ بستر میں ادھر ادھر کروٹیں بدلنا پڑتی ہیں یا آرام سے کرسی میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس کے دوست حیران رہ جاتے ہیں کہ کیا اسے تپ دق تو نہیں ہو رہا۔ اگر مریض بچہ ہو تو گھر والے سوچتے ہیں کیا یہ کالی کھانسی ہے؟ ہوا کی نالیوں میں انتہائی جوش، حتیٰ کہ سانس لینے سے بھی کھانسی آنے لگتی ہے۔ مریض گہرا سانس نہیں لے سکتا۔ یہ حالت کچھ دن تک جاری رہتی ہے اس کے بعد جسم پر کہیں نہ کہیں پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، چھوٹے بڑے چھالے نکلتے ہیں، یہ چھالے ایک ہی جگہ گچھے کی شکل میں نکلتے ہیں، پھر ورم آتا ہے، جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔ آخرکار یہ چھالے خشک ہو جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ آ جاتا ہے اور سب کچھ مٹ جاتا ہے۔ اب پھر کھانسی آتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اب یہ پرانی حالت بن گئی ہے۔ جب یہ حالت ہو تو اس دوائی سے کام لیں۔

اس کے بعد نہایت اہم علامت ہے انتڑیوں کی اور غالباً پھنسیوں کو چھوڑ کر۔ یہ وہ علامتیں ہیں جن کا بہترین علم ہو سکا ہے۔ یہ نئے اور پرانے دستوں میں مفید ہے۔ یہ بچوں کے دستوں میں بھی مفید ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ دست یکا یک خارج ہوتا ہے۔ بظاہر زرد رنگ کا پانی سا پتلا سا یا نرم سا پاخانہ ایک ساتھ باہر آ جاتا ہے۔ نرم، پتلا پاخانہ جو ایک ہی بار باہر آ پڑے۔ یہ علامت اس قدر اہم ہے کہ عموماً دیہاتی مریض کہے گا کہ "ڈھیر کا ڈھیر پاخانہ آتا ہے۔" "ایک ہی پچکاری میں ڈھیر کا ڈھیر پاخانہ نکلتا ہے۔" اس بچے کی تکلیف کا ذکر کرتے ہوئے کہے گی۔ "آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی ڈاکٹر صاحب! کہ ایک ہی پچکاری میں بہت سا پاخانہ بڑے زور سے نکلتا ہے۔" یہ ہے اس کے پاخانے کی وضاحت۔ بہت سی دوائیوں میں رفع حاجت کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے، یا بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ کافی دیر لگتی ہے۔ ایسے بہت سے دست ہیں جن

میں بار بار پچکاری کی طرح پتلا سا پاخانہ یا پانی بڑی مقدار میں نکلتا ہے۔ مگر کروٹن کی یہ خصوصیت نرالی ہے۔
ممکن ہے ہمیشہ ایسا نہ ہو مگر پتلے زرد یا خاکی، یا پتلے پانی جیسے پاخانے کی یہ زبردست پچکاری جس میں
ڈھیر کا ڈھیر پاخانہ آ پڑے۔ اس دوائی کی بڑی موٹی علامت اور اہم خصوصیت ہے۔ اس علامت کے ساتھ
پیٹ کی ذکاوت حس اور سخت اپھارہ بھی موجود ہوگا۔ انتڑیوں میں زور کی گڑگڑاہٹ اور جب معالج مریض
کے پیٹ کو چھوتا ہے تو مریض بتاتا ہے کہ اب گڑگڑاہٹ ہو رہی ہے۔ جیسے کہ پیٹ پانی سے بھرا ہوا ہے اور
ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ممکن ہے کہ اس طرح کا پتلا پاخانہ ایک ہی بار اتنی مقدار میں اتنے
زور سے خارج نہ ہوتا۔ کروٹن کے دستوں میں ایک اور عام بات یہ پائی جاتی ہے کہ جونہی پیٹ یا ناف پر ذرا
سا دباؤ پڑا کہ پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے اور مقعد میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس کیساتھ ہی یہ بھی محسوس ہوتا
ہے کہ پاخانہ آنے کے ساتھ ہی ساتھ کانچ بھی نکل آئے گی، علاج میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ درد مقعد تک ساری
انتڑیوں میں ہوتا ہے۔ پانی کے چند گھونٹ پی لینے سے یا تھوڑا سا دودھ پینے سے یا ایسے دستوں میں کوئی اور
مناسب غذا لینے سے فوراً ہی پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ مریض کو کھانا کھانے کے فوراً ہی بعد رفع
حاجت کے لئے جانا پڑتا ہے۔ یہ کروٹن ٹگ کے دست کی عام بات ہے، اگر ایسے دست بچے کو آتے ہوں تو
اسے انتہائی کمزوری آتی ہے۔ پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ انتڑیوں میں بھاری گڑگڑاہٹ
ہوتی ہے۔ کمزوری جیسے جان نکلی جا رہی ہو اور جوں ہی بچہ چند گھونٹ دودھ پیتا ہے یا ماں کا دودھ پیتا ہے وہ
فوراً ہی پاخانہ کر دیتا ہے۔ یہ پاخانہ پانی سا پتلا ہوتا ہے اور ایک ہی دم آتا ہے۔

دوسری اہم علامتیں ہیں آنکھ کی، آنکھ میں ورم کی حالت آتی ہے۔ آنکھ کے ارد گرد اور پپوٹوں پر چھوٹے
بڑے چھالے نکلتے ہیں۔ انگوری پردے پر یا پپوٹے کے اندر والے پردے پر باریک باریک زخم بن جاتے
ہیں، آنکھ کے سارے ریشوں کا ورم، پتلی اور سفید پردے کی سوزش تا آنکھ کی خون کی نالیاں متورم ہو جاتی ہیں۔
آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ آنکھ کا چھپر الٹ کر دیکھنے وہاں بھاری ورم ملے گا اور کنگرے ابھرے ہوئے دکھائی
دیں گے۔ وہاں بڑے بڑے یا چھوٹے چھوٹے چھالے دکھائی دیں گے۔ سوزش کی اس حالت کے ساتھ
ساتھ کروٹن ٹگ کی آنکھیں میں ایک اور عام بات یہ پائی جاتی ہے کہ جیسے آنکھ کو رسی سے باندھ کر اندر کی طرف
کھینچا جا رہا ہے یا جیسے بینائی کی رگ آنکھ کو پیچھے کی طرف گھسیٹ رہی ہے۔ آنکھ ڈوری کے ساتھ باندھ کر پیچھے
کی طرف کھینچنے کا احساس تو پیرس کواڈری فولیا میں بھی پایا جاتا ہے، مگر دونوں میں حالتیں مختلف ہیں۔ موخر
الذکر کے استعمال کی ضرورت ان حالتوں میں آتی ہے جبکہ سینے پرونے، مہریں اور نمونے وغیرہ کھودنے یا
بینائی کا اور کوئی باریک کام کرنے کی وجہ سے جب سر درد ہونے لگے مگر جب اس کیساتھ آنکھ میں سوزش
موجود نہ ہو، بلکہ بیٹھے بیٹھے ہلکے ہلکے سر درد کا زور ہو، جس کو آپ گٹھیا وات یا عصبی درد کا نام دے سکیں اور اس
کیساتھ یہ احساس بھی موجود ہو کہ آنکھ ڈوری سے باندھ کر کوئی اندر کی طرف کھینچ رہا ہے۔ لیکن جب مذکورہ بالا
قسم کی سوزش کی حالت موجود ہو اور رسی کی مدد سے اندر کے رخ کھنچاؤ کا یہ احساس بھی موجود ہو تو پھر کروٹن
ٹگ ہی کام دے گا۔

بچوں کی چاند کا تکلیف دہ اگزیما جس میں یا تو خالص چھالے ہی ہوں اور یا کم و بیش چھوٹے

چھوٹے چھالے ہوں۔ چھالے خشک ہو جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ آ جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر سطح متورم، سرخ و خام ہو جاتی ہے اور چھونا برداشت نہیں کرتی۔ جب کھرنڈ آنا تقریباً مکمل ہو جائے تو چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے چھالوں کا ایک اور دور ظاہر ہوتا ہے۔ ایک جگہ صاف ہوتی جاتی ہے اور دوسری جگہ چھالے نکلتے جاتے ہیں۔ پرانے اکزیما میں بس یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عموماً آنکھوں پر، کنپٹیوں پر چہرے پر اور چاند پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ چھالوں کا اس طرح نکلنا سیپیا کے اس قدر مشابہ ہے کہ دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ سیپیا میں ٹھیک اسی طرح کے چھالے نکلتے ہیں، اسی طرح خون نکلتا ہے، اسی طرح کا کچا پن آتا ہے اور نئی پھنسیاں بھی اسی طرح نکلتی ہیں۔ چاند کے اس کچے پن اور خون نکلنے میں، خصوصاً بچوں کے سر کی پھنسیوں میں کروٹن کی نسبت سیپیا بار ہا کثرت سے نمودار ہوتا ہے۔ کروٹن ٹگ کے زیر اثر بچوں کو جب اس قسم کا اکزیما ہو تو انہیں مذکورہ بالا قسم کے دست بھی ضرور آتے ہیں۔ یہ دست معدے کی ذرا سی گڑبڑ سے شروع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا دستوں کی یہ علامت رہنما علامت ہے۔ جب علامتوں کے 2 گروہ مل گئے ہوں یعنی چاند کی علامتیں اور دست۔ تو پھر غلطی کا کوئی احتمال نہیں رہتا۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اگر دست کافی دیر تک جاری رہیں تو سر کی حالت متواتر سدھرتی چلی جاتی ہے اور آپ سمجھیں گے کہ آپ کے مریض کی حالت بہتر ہو رہی ہے مگر جونہی دست ذرا کم ہوئے کہ سر پر پھنسیاں مٹ جاتی ہیں اور اگر دست گھٹ جائیں تو پھنسیوں کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ایسے جسموں میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فضلہ خارج ہونے کا راستہ کھلا رہے۔ بلغمی جھلیاں اندرونی جلد ہیں اور جسم کی بیرونی سطح بیرونی جلد یا کھال کہلاتی ہے۔ یہ دوائی خصوصیت سے ایک یا دونوں پر اثر کرتی ہے۔ یعنی بلغمی جھلیوں پر بھی اور بیرونی جلد پر بھی۔

اس کی ایک اور بھی علامت ہے، جس پر آپ کو توجہ دینی چاہئے۔ اس علامت کا تعلق ہے دودھ سے، بچہ جننے کے بعد ممکن ہے ماں کی حالت کافی دن تک معمول پر رہے مگر یکایک ایک یا دونوں چھاتیوں کے غدود میں درد ہونے لگتا ہے اور وہ محسوس کرتی ہے کہ جیسے کسی نے رسی باندھ دی ہے اور وہ اس کی مدد سے چھاتیوں کو اندر کی طرف کھینچ رہا ہے، عورت محسوس کرتی ہے۔ جیسے بھٹنی کے ساتھ رسی بندھی ہوئی ہے اور کوئی پیچھے کی طرف کھینچ رہا ہے۔ تیز کھچاؤ ہو اور ڈنک لگنے کی طرح کا درد، جس کی وجہ سے وہ اکثر دن رات فرش پر ادھر سے ادھر چکر کاٹا کرتی ہے۔ اگرچہ بات معمولی ہے مگر کروٹن ٹگ کے سلسلے میں اسے یاد رکھنا نہایت اہم اور لازمی ہے۔ آنکھوں اور چھاتیوں میں اندر کے رخ کھچاؤ کا احساس جیسے رسی بندھی ہوئی ہے۔ اور ٹھیک پلسم کی طرح دباؤ پر ناف میں بھی اسی طرح کا کھنچاؤ ہوتا ہے، جیسے رسی بندھی ہوتی ہے۔ ایسی باتوں کا آپس میں تعلق آپ کو دوائی کی خاصیت و ماہیت سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد دے گا۔ میں نے ایک بار ایک عورت کی ایسی ہی تکلیف دور کی تھی۔ اسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے بھٹنی کو کسی نے رسی سے باندھ رکھا ہے اور اسے اندر کی طرف کھینچ رہا ہے۔ میں نے اسے فرش پر اسی طرح چلتے پھرتے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ تکلیف ضرور بہت زیادہ ہے۔ بعض وقت اس تکلیف کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔ وہ کئی رات اس کو برداشت کرتی رہی، اس سے ظاہر ہوا کہ کروٹن ٹگ پرانے اور تکلیف دہ دردوں کو بھی دور کر سکتا ہے۔ چھاتیوں پر پلٹس باندھی گئیں، گرم سینک دیے گئے تھے۔ مگر کسی طرح بھی راحت نصیب نہ ہوئی تھی، یہ امر

بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔
بچوں کے بیٹھنے جیسے دستوں میں قدرتی طور پر تے ہوتی ہے جو کہ کروٹن ٹگ میں زیادہ عام نہیں ہے، تاہم اس میں قدرے تے پائی جاتی ہے۔ بچوں کے ایسے بیٹھنے میں جہاں دستوں کے مقابلے میں تے زیادہ اہم اور نمایاں نہ ہو، وہاں کروٹن ٹگ ہی دوائی ہوگی۔ یہ نہایت اہم و بیش قیمتی علامت ہے۔ زوردار متلی جس کے ساتھ دکھائی دینا بند ہو جائے۔ سر میں چکر آئے، پانی پینے سے تکلیف میں اضافہ ہو اور اس کے ساتھ بار بار زردی مائل سبز رنگ کے پتلے پتلے دست آئیں۔ زور کی متلی اور منہ میں بھر بھر کر پانی آئے۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ اس کے زیر اثر متلی کا زور تو ہوتا ہے مگر تے کا نہیں۔ متلی بھی عموماً اپیکاک کے مشابہ ہوتی ہے مگر اپیکاک میں کروٹن ٹگ جیسے دست نہیں آتے۔ اپیکاک میں تھوڑا تھوڑا منٹ منٹ بعد تھوڑا تھوڑا پاخانہ سخت اینٹھن کے ساتھ آتا ہے۔ اپیکاک کے زیر اثر بیٹھنے میں تے اہمیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب معدہ قطعاً خالی ہو جاتا ہے تو زبردست ڈکاریں آتی ہیں، کمزوری اور تھکان آتی ہے۔ پاخانہ کم آتا ہے۔ مگر کروٹن ٹگ میں فضلہ بکثرت خارج ہوتا ہے۔ متلی کا زور ہوتا ہے اور تے شاذ و نادر ہی ہوتی ہے، بہت کم۔
اس دوائی کے سلسلے میں دوسری اہم و قابل غور بات ہے۔ رسٹاکس کے ساتھ اس کا تعلق۔ یہ رسٹاکس کا مصلح (توڑ) ہے۔ جہاں تک چھالے دار پھنسیوں کا تعلق ہے۔ رسٹاکس خاندان کی دوائیوں خصوصاً رسٹاکس کے ساتھ کروٹن کی بھاری مشابہت ہے۔ اناکارڈیم، سیپیا اور اناکارلس معمول کے طور پر کروٹن کی پھنسیاں قضیب کو ترجیح دیتی ہیں۔ رسٹاکس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے اور جب رسٹاکس کے زہریلے اثر کے ماتحت خاص طور سے قضیب پر پھنسیاں نمودار ہوئی ہوں تو عموماً کروٹن ٹگ اس کا توڑ ہے۔ جب آنکھ اور کھوپڑی پر بھی پھنسیوں کا زور ہو تو بھی عموماً کروٹن ٹگ مصلح کا کام کرے گا۔ ہتھیلیوں پر اناگالس وہی کام کرتا ہے جو اعضاء تناسل کی پھنسیوں پر کروٹن ٹگ جب آپ اناگالس کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب پھنسیاں نکل کر کھرنڈ آ جاتا ہے تو بھی سطح صاف ہونے نہیں پاتی کہ پھنسیوں کا نیا دور شروع ہو جاتا ہے۔ رسٹاکس بھی اسی طرح ہتھیلیوں کی پھنسیوں میں نمودار ہوتا ہے مگر یہ اس حالت میں کام نہیں کرتا جبکہ سطح متورم ہو، کروٹن ٹگ کی پھنسیوں میں جلن تو ہوتی ہے مگر اتنی نہیں جتنی کہ رسٹاکس میں پائی جاتی ہے۔ رسٹاکس کی پھنسیوں میں جلن نمایاں ہوتی ہے۔ جیسے دہکتا ہوا انگارہ رکھا ہو۔ ہوا لگنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور حسب برداشت گرم پانی سے تر رکھنے سے راحت ملتی ہے۔ جن لوگوں کو رسٹاکس کی یہ پھنسیاں نکلتی ہیں، وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے خارش و جلن سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے تکلیف والی جگہ کو گرم پانی سے جلا ڈالا۔
کروٹن ٹگ میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے مگر اس میں عموماً جگہ اتنی دکھتی ہے کہ اسے چھونا مشکل ہو جاتا ہے، جب پھنسیاں بہت نرم ہوں اور انہیں چھوا جا سکتا ہو تو انہیں آہستہ آہستہ سہلانے سے خارش گھٹ جاتی ہے۔ رسٹاکس میں چھونے سے خارش بڑھتی ہے۔ رسٹاکس کے زہر کے بگڑے ہوئے کیسوں میں مریض خارش کی جگہ سے اپنی انگلیوں کو دور رکھتا ہے۔ جیسے ان پر بڑے بڑے چھالے ہوں۔ وہ خارش کی جگہ کو نہ چھوئے گا کیونکہ اس سے مزید خارش شروع ہو جاتی ہے۔ جو اسے وحشی بنا دیتی ہے۔ مگر کروٹن

نگ میں یہ بات نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی باہمی طور پر مصلح کی حیثیت سے ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ یہ قطعاً ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہیں مگر انہیں مشابہ رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ سچ ہے کہ جن دوائیوں میں خارش کو کھجلانے سے آرام ملتا ہے وہ عموماً ان دوائیوں کی مصلح ہے۔ جنہیں کھجلانے سے راحت ملتی ہے۔ مشابہت جتنی ہو، اتنا ہی بہتر ہے۔ دوائیاں ایک دوسرے کی مصلح اسی حالت میں ہوتی ہیں جبکہ ان کی عام خاصیتوں میں مشابہت ہو۔ یہ بھی سچ ہے کہ جب دوائیوں کی عام خاصیت میں مشابہت نہ ہو تب بھی وہ خاص خاص رنگوں میں مشابہ ہو سکتی ہیں اور وہاں کی علامتوں کو دور کرتی ہیں جبکہ اصل بیماری چلتی رہتی ہے۔ ایسی حالت میں مصلح دوائی اصل بیماری کو دور نہیں کر سکتی وہ محض کچھ علامتوں کو دور کرتی ہے۔ یہ نسخہ تجویز کرنے کا انتہائی نکما طریقہ ہے۔ کیونکہ اس سے بیماری میں بنیادی تبدیلی آئے بغیر اس کی علامتیں بدل جاتی ہیں۔ اس طرح نکما معالج کچھ علامتوں کے لئے ایک دوائی اور کچھ دوسری علامتوں کے لئے دوسری دوائی کی تلاش کرے گا۔ اس طرح مریض کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہوتی چلی جائے گی۔ اگر دوائیاں اپنی عام خاصیت کے لحاظ سے مشابہ ہوں تو پھر چھوٹی موٹی علامتوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔

"سپاری اور خصیوں پر بار بار خارش ہو جس میں جلد پر خراش آ جائے۔ عضو مخصوص اور خصیوں پر بڑی بڑی چھالے دار پھنسیاں۔" یہ اعضاء تناسل کی چھالے دار پھنسیوں کی دوائی ہے۔ اس کا پٹرولیم سے نزدیکی تعلق ہے۔ موخر الذکر میں بڑے باریک سرخ چھالے اور دانے نمودار ہوتے ہیں۔ اعضاء تناسل پر باریک سرخ دانے نکلتے ہیں جن میں شدید خارش ہوتی ہے۔ اکثر کھجلانے سے تکلیف بڑھتی ہے حتیٰ کہ جلن ہونے لگتی ہے اور جب خون نکلے تو راحت ملتی ہے۔

کیوپرم مٹیلیکم CUPRUM METALLICUM

کیوپرم خصوصیت سے تشنجی دوائی ہے۔ یہ تشنجی رجحان ان سب تکلیفوں میں شامل ہوتا ہے۔ جن کو کیوپرم پیدا کرتا ہے اور دور کرتا ہے۔ اس میں ہر طرح کے شدید تشنج پائے جاتے ہیں۔ چھوٹے پٹھوں اور ابھرے پٹھوں کی معمولی پھڑکن سے لے کر جسم کے سارے پٹھوں کا تشنج پایا جاتا ہے۔ ان کے ابتدائی مرحلے میں انگلیوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے۔ مٹھیاں بند ہوتی ہیں اور پٹھوں میں پھڑکن ہوتی ہے۔ اس میں پھڑکن ہوتی ہے۔ کانپنا پایا جاتا ہے۔ لرزہ، پٹھوں کا سخت کھنچاؤ۔ لہٰذا مٹھیاں بری طرح بند ہوتی ہیں۔ اس تکلیف کا سب سے پہلے ہاتھ کے انگوٹھے پر اثر ہوتا ہے۔ وہ ہتھیلی کی طرف کھنچتے ہیں اس کے بعد اس کے اوپر بڑی شدت سے انگلیاں بند ہوتی ہیں۔ پیر کی انگلیوں میں بھی تشنج اور کھنچاؤ آتا ہے۔ حتیٰ کہ ہاتھ پاؤں بری طرح تھک جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کا سکڑاؤ، کھنچاؤ۔ اعضاء بڑی شدت سے کھنچتے ہیں اور بظاہر یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ پٹھوں کے اس کھنچاؤ کی وجہ سے سارا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اکثر یہ کھنچاؤ اپنی نوعیت بدل لیتا ہے یعنی کبھی کھنچاؤ آتا ہے اور کبھی ڈھیلا پن۔ اس کے ساتھ جھٹکے اور پھڑکن۔

کیوپرم میں بہت سی ذہنی علامتیں ملتی ہیں۔ اس میں کئی طرح کا بکواس، بے تکی باتیں۔ مریض مختلف معاملوں پر بے تکی باتیں کرتا پایا جاتا ہے۔ یہ مختلف طرح کی ذہنی علامتیں پیدا کرتا ہے۔ مثلاً بکواس، بے تکی

باتیں، یادداشت کی کمزوری۔ اس کی مختلف شکایتوں میں مثلاً ہیضہ، کئی طرح کے بخار، پرسوت بخار، قلت حیض، دماغ میں خون کا جمع ہونا وغیرہ میں بکواس اور بے ہوشی پائی جاتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں اور پھڑکن ہوتی ہے۔ آنکھ مختلف سمتوں میں گھومتی ہے مگر عموماً اوپر اور نیچے کی طرف اور اوپر اور اندر کے رخ۔ نکسیر آتی ہے اور بینائی خراب ہو جاتی ہے۔ تشنج کے حملوں کے دوران میں مریض بے تکی باتیں کرتا ہے، بکواس کرتا ہے۔ اس دوران میں مریض حاسد اور تند بن جاتا ہے۔ رونے یا چیخنے لگتا ہے۔ چیخ مارنے کے بعد اسے تشنج آ جاتا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بچھڑے کی طرح بولتا ہے۔

اس دوائی میں اس قسم کے تشنج پیدا کرنے کی اہلیت پائی جاتی ہے جن کے بعد مریض کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مرا پڑا ہے۔ یا مسرور ہے۔ بعض وقت تشنج ایسی حالتوں میں ختم ہوتا ہے جبکہ مریض حواس باختہ ہوتا ہے۔ حواس میں تعطل آ جاتا ہے، ذہن باطل ہو جاتا ہے۔ پٹھے ساکن ہو جاتے ہیں یا صرف کانپتے ہیں۔ بعض وقت یہ کالی کھانسی میں نمایاں علامت ہوتی ہے۔ تب کیوپرم مفید ثابت ہوتا ہے۔ ماں ننھے بچے کی تکلیف کو جس ڈھنگ سے بیان کرتی ہے، کتاب کے حوالے کی نسبت وہ زیادہ موثر ہے اور غالباً اسے یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ "جب بچے کو اس شدید کالی کھانسی کا دورہ ہوتا ہے تو اس کا چہرہ پیلا یا نیلا ہو جاتا ہے، انگلیوں کے ناخن بدرنگ ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں۔ بچہ کھانستے کھانستے بے دم ہو جاتا ہے اور وہ بڑی دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ اس کی اس حالت سے یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ اب وہ سانس نہ لے گا۔ کافی دیر کے بعد، وہ بڑی مروڑ کے ساتھ سانس لیتا ہے اور اس میں زندگی آ جاتی ہے۔" آپ کو اس بیان میں تشنج کے ساتھ آنے والی کالی کھانسی کی بھی شدید حالتیں مل گئیں۔ ماں جو کچھ کہتی ہے آپ اس میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں مگر اس سارے بیان سے، اتنی کیفیت مل جانے سے، اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ اس کالی کھانسی میں کیوپرم ہی دوائی ہے۔ اگر ماں فوراً ہی چھوٹے بچے کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے سکے تو وہ دورے کا وقفہ گھٹا سکتی ہے، ٹھنڈا پانی خصوصیت سے تشنج کو گھٹا دیتا ہے اور اس طرح ماں کی یہ عادت بن جاتی ہے کہ بچے کو دورہ آتے ہی وہ ٹھنڈے پانی کا گلاس لانے دوڑتی ہے۔ اور اگر بچے نے بھی اسے ایک بار آزما لیا ہو تو وہ بھی یہ بات سمجھ جاتا ہے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے راحت ملے گی۔ جب بھی کبھی آلات تنفس پر اثر ہوگا تو مروڑ، کھنچاؤ کے ساتھ سانس آنے لگتا ہے۔ دم کشی، چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے، دم کشی جتنے زور سے ہو گی۔ انگوٹھوں اور انگلیوں کا کھنچاؤ بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

چھاتی کے نچلے حصہ میں، تیسری پسلی سے لے کر آخری پسلی تک، تشنج آ جاتا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بعض وقت گھٹن اتنی زبردست ہوتی ہے کہ مریض سمجھتا ہے کہ میں مر جاؤں گا اور بعض وقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ پسلیوں سے پشت تک کوئی چھری پھنسی ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس جگہ کوئی گولہ اٹکا ہوا ہے اور کوئی کہتا ہے جیسے معدے میں بہت ہی ہوا جمع ہو گئی ہے۔ آواز بگڑ جاتی ہے اور مریض سمجھتا ہے جیسے میری جان نکالی جا رہی ہے، کئی بار پیٹ درد ہو جاتا ہے اور کئی بار درد اعصاب ہوتا ہے۔ اگر آپ معدے میں خلاؤ اور اپھارے کے احساس کا معائنہ کریں تو آپ سمجھ جائیں گے کہ آواز پر کیسے اثر ہوا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض بستر میں بیٹھا ہے۔ وہ آپ کو پھٹی اور کانپتی ہوئی آواز میں بتانے لگا کہ میں جلد ہی مر جاؤں گا۔

بشرطیکہ اسے راحت نہ ملی۔ اس کا چہرہ خوف و تردد کی ہولناک تصویر پیش کرتا ہے۔ درحقیقت اس کے چہرے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مر رہا ہے۔ یہ بڑا خوفناک احساس ہے، کیوپرم فوراً ہی اس شکایت کو دور کر دیتا ہے۔ یہ گھٹن اور دم کشی بعض وقت سینے اور درد کے ساتھ ماہواری کی تکلیف میں بھی نمودار ہوتی ہے۔ سینے کے تشنج میں بسبب گھٹن اور عصبی تشنجی سانس پایا جاتا ہے۔ وہ پوری طرح گہرا سانس نہیں لے سکتا۔

کیوپرم کے مریض کو اینٹھن اور مروڑ بھی ہوتی ہے۔ اعضاء اور چھاتی کے پٹھوں میں مروڑ ہوتا ہے اس کے ساتھ لرزہ اور کمزوری آتی ہے۔ بڑھاپے میں، وقت سے پہلے آئے بڑھاپے میں، یہ پنڈلیوں، پیر کے تلوؤں اور رات کو جب بستر میں ہو تو پیر کے پنجے کے مروڑ میں مفید ہے۔ کمزور، دبلے پتلے عصبی مزاج اور کانپتے ہوئے بوڑھوں کی خاص دوائی ہے۔ جو بوڑھا عادت تک اکیلا رہا ہے، اگر اب شادی کرلے تو بعض وقت وہ جماع کرنے سے رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جوں ہی مباشرت کے لئے تیار ہوتا ہے اس کی پنڈلیوں اور تلوؤں میں اینٹھن ہو جاتی ہے۔ یہ خصوصیت سے ان نوجوانوں کی بھی دوائی ہے جو کسی بری عادت کی وجہ سے وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ یا کثرت شراب نوشی سے بیکار ہو گئے ہیں یا رات کو زیادہ معروف رہنے سے یا دوسرے برے طریقوں سے مادہ تولید کو بکثرت خرچ کرنے سے تھکے ہو گئے ہیں۔ ان میں اس کی قسم کی اینٹھن یا مروڑ ہونا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ان حالتوں میں جو مروڑ آتے ہیں ان کے لئے کیوپرم اور گریفائٹس دو اہم دوائیاں ہیں۔ فرق یہ ہے کہ کیوپرم عین وقت پر ایسا مروڑ پیدا کرتا ہے کہ مریض کام کرنے سے رہ جاتا ہے اور گریفائٹس میں مروڑ اس وقت اٹھتا ہے جبکہ مریض معروف ہوتا ہے تاہم دونوں دوائیوں میں باہمی طور پر نزدیکی رقابت ہے۔ اگر گریفائٹس جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو تو ضرور دینا چاہئے اور اگر کیوپرم مطابقت رکھتا ہو تو کیوپرم دیں۔ سلفر بھی اس حالت کو دور کرتا ہے۔

ماہواری کے دنوں میں جو تشنجی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں بھی کیوپرم مفید ہے۔ درد کیساتھ ماہواری جس میں تشنج ہوتا ہو۔ یہ تشنج انگلیوں سے شروع ہوتا ہے اور سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کا کھنچاؤ جیسے ہسٹریا میں ہوتا ہے۔ یہ تشنج خواہ ہسٹریا کے ہی ہوں تو کیوپرم ان میں فائدہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ محض تشنجی نوعیت کے ہوں یا کھنچاؤ کے ساتھ ہوں۔ شدید قلت حیض اور اس کے ساتھ بکواس، آنکھیں اوپر کو چڑھ جائیں۔ چہرہ بگڑے، کھنچے، مرگی جیسی علامتیں۔

مرگی کی جن حالتوں میں کیوپرم کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان میں کھنچاؤ ہوتا ہے، ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں جھٹکے آتے ہیں، مریض چیخ مار کر گر پڑتا ہے اور دورے کے وقت پاخانہ اور پیشاب از خود نکل جاتا ہے۔ یہ اس مرگی میں ظاہر ہوتا ہے جو چھاتی کے نچلے حصے کی شدید گھٹن کے ساتھ شروع ہو، جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں یا جو انگلیوں کے کھنچاؤ سے شروع ہو اور سارے جسم پر پھیل جائے۔ انگلیوں سے شروع ہو کر سارے پٹھوں تک پھیلے۔

بعض وقت اس کی زچگی کی حالتوں میں بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ جننے سے پہلے یا بعد میں ممکن ہے۔ پیشاب میں یورک ایسڈ آتا ہو مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پیشاب مقدار میں کم آتا ہے اور اس میں چربی آتی ہے۔ زچہ گھر میں پہنچ کر جوں ہی بچہ جننے کا وقت آتا ہے زچہ یکا یک اندھی ہو جاتی ہے۔

اسے کمرے میں کوئی روشنی نظر نہیں آتی۔ درد رک جاتا ہے اور تشنج آ جاتا ہے جو ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں سے شروع ہوتا ہے۔ جب آپ کو اس قسم کے مریض ملیں تو آپ کیوپرم کو یاد رکھیں۔ آپ کیوپرم کے بغیر اس مریضہ کو تندرست نہیں کر سکتے۔

ایک قسم کے ہیضہ میں جب ڈھیر کا ڈھیر پاخانہ آ پڑتا ہو، پانی سے پتلے دست آتے ہوں، قے بکثرت آتی ہو۔ معدہ اور انتڑیاں قطعاً خالی ہو گئی ہوں۔ جب مریض کا معدہ اور انتڑیاں کافی حد تک خالی ہو چکی ہوں تو مریض کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں، ہاتھ پاؤں اور ان کی انگلیوں میں مروڑ ہوتا ہے۔ چھاتی میں اینٹھن ہوتی ہے۔ بدن سرد پڑ جاتا ہے۔ جلد نیلی اور بدرنگ ہو جاتی ہے۔ جسم پر نیلے داغ پڑ جاتے ہیں۔ نزع کی حالت آ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اور ان کی انگلیاں نیلی ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالتوں میں کئی دوائیاں ہیں جو کیوپرم کے مشابہ نظر آتی ہیں۔ ہیضہ میں قدرتاً ہم ایسی دوائیاں تلاش کرتے ہیں جن میں ہیضے جیسے اخراج پائے جاتے ہوں۔ ان میں کم و بیش تشنج آتا ہو۔ جسم نیلا ہو جاتا ہو، سرد ہلک جاتا ہو اور نزع کی سی حالت آتی ہو۔ ہم یہاں ہنی مین کے مشاہدوں کا حوالہ دیں گے۔ ہنی مین نے ہیضے کا مریض نہ دیکھا تھا۔ تاہم انہوں نے یہ قیاس کیا تھا کہ یہ بیماری ایسا چہرہ بناتی ہے جو کیوپرم، کیمفر اور ویٹرم جیسا ہوتا ہوگا۔ انہوں نے بیماری کا بیان پڑھ کر یہ اندازہ لگایا کہ ہیضے کی عام حالت اس حالت کے مطابق ہوتی ہو گی جو کیوپرم، کیمفر اور ویٹرم کے زیر اثر پیدا ہوتی ہے اور یہ تینوں دوائیاں ہیضہ کی ملتی جلتی دوائیاں ہیں۔ ان سب میں ہیضہ کی عام حالت، ہیضہ کے مریض کا حلیہ موجود ہے، ان سب میں تھکان لانے والی قے اور دست، جسم کی ٹھنڈک، نزع کا رجحان اور دست و قے کی وجہ سے جان نکلنے کی سی تکلیف پائی جاتی ہے۔

جو کچھ میں نے اب تک آپ کو سمجھایا ہے آپ اس سے یہ بات سمجھ گئے ہوں گے کہ کیوپرم کی سب سے بڑی خوبی ہے اینٹھن۔ اس میں انتہائی اور شدید اینٹھن پائی جاتی ہے اور چونکہ اینٹھن یا مروڑ ہی نمایاں اہم علامت ہے لہٰذا یہ باقی ساری علامتوں پر چھا جاتی ہے۔ اینٹھن کا زور ہوتا ہے لہٰذا مریض چیخ مارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پٹھوں میں کھنچاؤ آنے کی وجہ سے جو درد آتا ہے وہ اس سے مجبور ہو کر چیخ مارتا ہے۔ کیمفر کے مریض کا جسم جتنا سرد ہوتا ہے اتنا ان تینوں دوائیوں میں سے کسی میں بھی نہیں پایا جاتا۔ کیمفر کا مریض مردے کی طرح سرد ہوتا ہے۔ کیمفر میں بھی مریض کا بدن نیلا ہو جاتا ہے اور اس میں بھی ایسی قے و دست آتی ہے جس میں تھکان آتی ہے۔ مگر یہ دونوں حالتیں کیوپرم اور ویرٹرم کی نسبت کم اہم ہوتی ہیں۔ جبکہ ان دونوں پچھلی دوائیوں میں مریض اپنے بدن کو ڈھانپے رکھنا پسند کرتا ہے۔ کیمفر کا مریض بدن کھلا رکھتا ہے اور کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے اور ٹھنڈک چاہتا ہے۔ بدن سرد ہونے پر بھی وہ بدن کھلا رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کھڑکیاں کھلی رہیں۔ میں آپ کو یہاں کیمفر کی ایک اور خوبی بھی بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں ایک طرح کا تشنج ہو جاتا ہے جس میں درد ہوتا ہے اور جب درد میں ٹھنڈک محسوس ہو تو مریض کپڑا اوڑھ لیتا اور کھڑکیاں بند کرا دینا چاہتا ہے۔ اگر یہ اینٹھن انتڑیوں میں اٹھے اور درد ہو تو بھی وہ چاہتا ہے کہ بدن ڈھانپ لوں۔ اس طرح کیمفر بخار کی حالت والی شکایتوں میں (اور کیمفر میں بخار شاذ و نادر ہی آتا ہے) اور درد کے وقت اس کا

مریض بدن ڈھانپ لیتا اور گرمی حاصل کرنا پسند کرتا ہے مگر ٹھنڈک کے وقت وہ بدن کو کھلا رکھنا چاہتا ہے تاکہ ہوا لگے۔ اس طرح ہیضہ میں انتہائی ٹھنڈک اور بدن کا ننگا پن کیمفر کی علامت ہے۔ اس کے باوجود کیمفر میں دست و قے کم بھی آتے ہیں اور بکثرت بھی۔ یہاں تک کہ ہیضہ کا مریض بار ہا ایک سرد اور نیلا پڑ جاتا ہے، کمزور ہو جاتا ہے۔ قے و دست تقریباً بند ہو جاتے ہیں۔

کم ہیضہ، خشک ہیضہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دست و قے کی غیر معمولی طور پر کمی ہو جاتی ہے یہ کیمفر کی خاص علامت ہے۔ اس کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ جسم انتہائی طور پر سرد ہو جاتا ہے۔ مگر حسب معمول پسینہ نہیں آتا جو کہ اس بیماری میں آتا ہے۔ کیوپرم اور ویریٹرم میں سرد لیس دار پسینہ آتا ہے۔ کیمفر میں بھی پسینہ آتا ہے مگر عموماً جس مریض کو کیمفر کی ضرورت ہوتی ہے وہ انتہائی سرد ہوا کرتا ہے۔ نیلا پڑ جاتا ہے، خشک قے و دست کا فقدان اور بدن کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ یہ مجموعی علامت نہایت اہم ہے۔ اب ہم ویریٹرم کو لیتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس 3 ایسی دوائیاں ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں جو بار ہا ہیضہ میں کام آتی ہیں اور اس کے باوجود بھی قطعاً مختلف ہیں۔ ویریٹرم کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تھکانے والے اخراج بکثرت آتے ہیں۔ پسینہ بکثرت، دست میں فضلہ بکثرت آتا ہے۔ قے میں مواد آتا ہے اور یہ سب انتہائی تھکن پیدا کرتے ہیں۔ سرد پسینہ قدرے اینٹھن بھی ہوتی ہے اور مریض گرمی چاہتا ہے، اسے گرم پانی سے راحت ملتی ہے۔ گرم پانی کی بوتل سے سینک دینے سے درد اور تکلیف کم ہوتی ہے۔

تینوں دوائیوں کا رخ نیچے کی طرف ہوتا ہے یعنی نزع اور موت کی طرف۔ اب نظر ثانی کریں۔ کیوپرم ان مریضوں کے لئے جس میں اینٹھن نمایاں طور پر ہو، کیمفر ان مریضوں کے لئے جو انتہائی سرد ہوں، کم و بیش قے و دست کا فقدان اور ویریٹرم میں پسینہ بکثرت آتا ہے۔ قے و دست نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھنے کے لئے معمولی باتیں ہیں، مگر آپ ان کی مدد سے ہیضہ کی وبا کا یقین کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ہیضہ کی حالتوں میں ایسی اور بھی دوائیاں ہیں، جن کا کیوپرم سے تعلق ہے اور ان پر بھی غور کرنا چاہئے۔ پوڈوفائلم میں اینٹھن ہوتی ہے۔ خصوصاً انتڑیوں میں، اس میں درد کے بغیر دست آتے ہیں جس میں فضلہ بڑی مقدار میں ایک اور ایک دم خارج ہوتا ہے۔ قے بھی ہوتی ہے اور اس طرح مہلک قسم کے ہیضے میں مفید ہے۔

پوڈوفائلم کی اینٹھن شدید ہوتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے کوئی اس کی انتڑیوں میں گانٹھیں دے رہا ہے، پانی سا پتلا دست زرد رنگ کا ہوتا ہے اور اگر آپ تھوڑی دیر بعد اسے غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا جیسے اس میں مکئی کا آٹا ملا دیا گیا ہے۔ خوفناک بدبو، آپ اگر اسے سڑے ہوئے گوشت کی بو کہیں تو اس سے اس بدبو کی صرف جزوی وضاحت ہوتی ہے۔ اس سے پوری طرح مردے کی سی باس نہیں آتی۔ یہ خوفناک طور پر بدبودار ہوتی ہے اور دماغ کو چڑھ جاتی ہے۔ پاخانہ میں فضلہ بڑی مقدار میں اور ایک ہی ساتھ نکلتا ہے اور اس کے ساتھ انتہائی تھکن آتی ہے۔ ماں حیران ہو کر پوچھتی ہے۔ اتنا پاخانہ جانے کہاں سے آتا ہے۔ بہت سا فضلہ ایک ساتھ خارج ہو جاتا ہے اور ڈھیر لگ جاتا ہے۔ پچکاری کی طرح بڑی زور سے دست نکلتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ محسوس ہوتا ہے جیسے معدہ خالی ہو گیا ہے، یا جیسے جان نکل رہی ہے۔

سارے پیٹ میں انتہائی کمزوری۔ کیوپرم کے ساتھ ساتھ فاسفورس پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس میں بھی انتڑیوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ تھکان لانے والے دست، کمزوری آتی ہے جیسے جان نکل رہی ہے۔ اس کے ساتھ عموماً جلد گرم ہو جاتی ہے مگر اندر جلن ہوتی ہے، جو کچھ پانی پئے وہ معدے میں گڑگڑاہٹ پیدا کرتا ہے۔ پانی جونہی معدے میں پہنچتا ہے۔ گڑگڑاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ گڑگڑاہٹ ساری انتڑیوں میں ہوتی ہے، پانی کی ایک گھونٹ ساری انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ کیوپرم میں یہ گڑگڑاہٹ گلے سے شروع ہوتی ہے۔ پانی گلے سے اترتے ہی گڑگڑاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ نگلنے پر خوراک کی نالی میں گڑگڑاہٹ۔

سارے جسم میں تشنجی اینٹھن۔ اس کے ساتھ پھڑکن، جھٹکے، لرزہ اور جلد نیلی پڑ جاتی ہے۔ اس کی ہر حرکت میں تشنج آتا ہے۔ اینٹھن ہوتی ہے۔ پاخانے کے اخراج کو روکنے والے سارے پٹھوں میں مروڑ ہوتا ہے۔ تمام فعل اور حرکتیں بے قاعدہ ہوتی ہیں۔ بے ترتیبی آتی ہے اور جب تانبے کا زہر اثر کر جائے تو مروڑ ہوتی ہے۔ کیوپرم کے ماتحت جسم کے دیگر حصوں کی حالت کا مطالعہ کرتے وقت آپ ان سب باتوں کا دھیان رکھیں۔ پھنسیوں کا دب جانا اور اس کے ساتھ دست اور مروڑ بعض وقت محض مروڑ ہی ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں چیچک یا لال بخار میں سردی لگ جانے سے دانے دب جاتے ہیں اور تشنج آ جاتا ہے۔ یہ حالت زنکم اور کیوپرم میں آتی ہے۔ ہاں کبھی کبھی برائی اونیا میں بھی آتی ہے۔ مگر خصوصیت سے زنکم اور کیوپرم میں۔ لال بخار کے یکا یک دب جانے سے ہاتھ پاؤں میں کھچاؤ، پھڑکن۔ اس کے ساتھ ہی پیشاب بھی رک جاتا ہے۔ رعشہ آ جاتا ہے وغیرہ چھاتی کے پٹھوں کا تشنج پنڈلیوں میں اینٹھن، سارے بدن میں اینٹھن جب پھنسیاں دب جائیں۔ ایسی رطوبتیں جو مدت سے بہہ رہی ہوں۔ مریض دبلا ہو گیا ہو، جوش سے تھک گیا ہو۔ لیکن رطوبت کا یہ اخراج ہی مریض کو بمشکل زندہ رکھے ہوئے ہے۔ وہ بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر وہ صرف اس لئے زندہ رہا ہے کہ رطوبت خارج ہوتی رہی ہے۔ یہ اخراج اس لئے زندگی بخش ثابت ہوا ہے۔ اگر یہ اخراج رک جائے تو تشنج آ جاتا ہے۔ بس یہی کیوپرم ہے۔ فرض کرو ایک عورت کو مدت تک سیلان الرحم بکثرت رہا اور کسی بے وقوف ڈاکٹر نے انجکشن لگا کر اسے روک دینے کا مشورہ دیا اور رطوبت رک گئی مگر چند ہی روز بعد اسے ہسٹریا کے تشنج آنے شروع ہو جائیں گے۔ پٹھوں میں اینٹھن ہونے لگے گی۔ کترن ہونے لگے گی ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں کھچاؤ ہونے لگے گا۔ بس یہی کیوپرم کا حلیہ ہے۔ پرانے زخموں سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کیوپرم اس حالت میں کام کرتا ہے جب بھگندر بند ہو گیا ہو اور اس کے بعد کچھ نئی تکلیف رونما ہوئی ہو۔

کیوپرم ان رطوبتوں کو از سر نو بحال کر دیتا ہے۔ جو کبھی پہلے یکا یک دب گئی تھیں اور اب اس کے دب جانے کے بعد تشنج آنے شروع ہو گئے ہوں۔ یہ تشنجوں کو روک دیتا ہے اور رطوبت کو نئے سرے سے جاری کر دیتا ہے۔ اس میں ناسور پائے جاتے ہیں۔ اس میں بڑھاپے کا سڑاؤ پایا جاتا ہے۔ اسی برس کے بوڑھے جنہیں جھریاں پڑ گئی ہیں، جن کی ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر سیاہ دھبے پڑ گئے ہوں، گردش خون کمزور۔

کیوپرم کے مریض کے عصبی نظام میں بدترین کھچاؤ اور جوش رہتا ہے۔ اڑ جانا چاہتا ہے۔ کوئی

خوف کی حرکت کرنا چاہتا ہے۔ جذباتی، کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے مجبور ہے۔ بے چینی، کروٹیں بدلے، متواتر بے چینی، عصبی لرزہ، ہمیشہ تھکا ماندہ۔ پٹھوں کی انتہائی کمزوری، جسم کا ڈھیلا پن جبکہ تشنج آیا ہوا نہ ہو۔ سوتے سوتے بدن پھڑکتا ہے، کھنچاؤ ہوتا ہے۔ جھٹکے آتے ہیں اور بار بار چونکتے ہیں۔ دماغی تکلیف کے ساتھ دانت پیسنا، سوزشیں یکا یک دب جاتی ہیں اور آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اس کے بعد یکا یک پاگل پن آ جاتا ہے۔ بکواس کرنے لگتا ہے۔ تشنج آنے لگتے ہیں۔ اندھا پن آ جاتا ہے، حرام مغز میں خون جمع ہو جاتا ہے اور حیرت انگیز سرعت کے ساتھ سوزش آتی ہے۔ بیماری کا اپنی جگہ اور شکل بدلنا، بیماری مکمل طور پر جسم میں ایک جگہ سے بدل کر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔ یہی بات کسی پھنسی کے دب جانے سے بھی رونما ہوتی ہے۔ دستوں کے دب جانے سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ اس کا رد عمل دماغ پر ہوتا ہے۔ ذہن پر اثر پڑتا ہے اور پاگل پن آ جاتا ہے۔ تند پاگل پن کے ساتھ بکواس۔ کیوپرم اپنے فعل میں سست نہیں ہے۔ اس میں ہر جگہ تیزی اور تندی پائی جاتی ہے۔ دستوں میں شدت، قے میں شدت، تشنج میں تندی، پاگل پن اور بکواس میں انوکھی باتیں ملتی ہیں اور تندی پائی جاتی ہے۔ ہسٹریا کی اینٹھن اور مروڑ رات بھر میں اپنی نوعیت بدل لیتی ہے اور رعشہ بن جاتا ہے۔ پٹھوں کی غیر ارادی حرکت جاری ہو جاتی ہے اور مریض کو کچھ بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس کے ساتھ کیا گزری ہے اس میں اس طرح کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ یہ اسی طرح یکا یک اپنی نوعیت بدل لیتا ہے۔ یہ تبدیلی متواتر ہوتی رہتی ہے اور عموماً اس کا پتہ نہیں چلتا۔ عام تشنج، تشنجی کھانسی، سارے بدن میں تشنج، اینٹھن، مروڑ، چہرہ ارغوانی ہو جاتا ہے۔ سانس اکھڑ جاتا ہے۔ دم گھٹنے، دم گھٹتا ہے، ماں سمجھ لیتی ہے کہ بس اب بچے کی زندگی کا کھیل ختم ہو چکا ہے، چھاتی میں اینٹھن، نرخرے کی اینٹھن، سارے آلات تنفس کی ایسی اینٹھن جس سے بظاہر یہ معلوم ہو کہ بچہ مر رہا ہے۔

کالی کھانسی، کالی کھانسی کے ہر دورے میں مذکورہ بالا قسم کی خوفناک و ہولناک صورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح کی تشنجی کھانسی آتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ کیوپرم کے زیر اثر ہاتھ پاؤں میں وہ سب طرح کے اینٹھن مروڑ پائے جاتے ہیں جو ہسٹریا والے مریضوں میں پائے جاتے ہیں۔ زچگی کے تشنج، ایک تشنج جس میں عضو ماؤف پہلے سکڑے اور پھر پھیلے۔ یہ دونوں حالتیں ادلتی بدلتی رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ بچے نے فوراً ہی یکا یک ٹانگ پھیلا دی اور چند ہی منٹ بعد اس نے اسی سرعت اور تندی سے اسے پیٹ کی طرف سکیڑ لیا۔ علیٰ ہذا القیاس ایسی دوسری دوائی تلاش کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جس میں یہ سب علامتیں پائی جاتی ہوں۔ نوبیکم میں یہ پایا جاتا ہے مگر دوسری دوائیوں میں نہیں۔ اعضا کے پھیلنے اور سکڑنے والے تشنج میں صرف کیوپرم میں ہی پائے جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کے ایسے تشنج جن میں پٹھے پھڑکیں اور ان میں جھٹکے آئیں۔ علامتوں کی اس تصویر کا ایک پہلو کسی دوائی میں ملے گا اور دوسرا کسی دوسری دوائی میں مگر ایسی جامع اور مکمل تصویر دوسری کسی دوائی میں نہیں پائی جاتی۔

سر میں خون کا شدید اجتماع۔ سر میں شدید درد، چاند (کھوپڑی) پر سرسراہٹ۔ چاند پر شدید درد کچلے جانے کا سا درد۔ چاند پر کسی چیز کے رینگ کر چلنے کا احساس، کنپٹیوں میں سوئی چبھنے کا سا درد، دماغ میں خون کا اجتماع، گردن توڑ بخار، مرگی کے دورے کے بعد سر درد، نزع کی علامتوں کے ساتھ دماغ کا مفلوج ہو

جاتا۔ بیماری کا دوسرے حصوں میں جگہ بدل کر دماغ میں آ جانا۔

اب چہرے کے بارے میں لیجئے۔ چہرے میں تشنج، کھنچاؤ، اینٹھن، آنکھوں کے جھٹکے، پپوٹوں کی پھڑکن، آنکھوں میں کھلے جانے کا سا درد۔ آنکھ کے پٹھوں کا تشنج حتیٰ کہ آنکھ میں جھٹکے آتے ہیں، پھڑکن ہوتی ہے۔ یہ جھٹکے اور پھڑکن پہلے ایک طرف سے شروع ہوتے ہیں اور پھر دوسری طرف آنکھیں گھومتی ہیں۔ ''آنکھ کے انڈے کی تیز حرکت جبکہ آنکھ بند ہو۔ پپوٹے تشنج کے ساتھ بند ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے بند ہو جاتے ہیں جیسے تالا لگ گیا ہو۔ آنکھوں کی ہڈیوں کے غلاف اور آنسو کے غدود کے چکردار ریشوں کی سوزش، انگوری پردے پر چھاؤ، زخم کا نشان، چہرہ اور ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ تشنج اور کالی کھانسی میں چہرہ ارغوانی پڑ جاتا ہے۔ ہونٹ نیلے۔

زبان کی سوزش، زبان کا لقوہ، تشنج کے بعد کیوپرم میں لقوہ تلاش کرنا کوئی بڑی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ بظاہر تشنج کی شدت نے ردعمل پیدا کیا اور لقوے کی سی کمزوری پیدا کی۔ بے حسی اور سرسراہٹ، حرکت کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ گلے کا تشنج حتیٰ کہ بولنا بند ہو جاتا ہے۔ ''نگلنے پر گھٹنے کا احساس، سرد پانی کے لئے زبردست پیاس۔'' بہت سی شکایتیں، سرد پانی پینے سے گھٹ جاتی ہیں۔ بعض وقت سرد ہوا اندر کھینچنے سے کھانسی آ جاتی ہے۔ مگر ٹھنڈا پانی پینے سے راحت مل جاتی ہے۔ جیسا کہ کاسٹیکم میں ہوتا ہے۔ ''گرم روٹی اور گرم پانی کی خواہش جلدی جلدی کھاتا ہے۔''

دودھ پینے سے پیدا ہوئی مندا گنی (بدہضمی)

اس کے بعد متلی، قے اور دست آتے ہیں، ان میں بھی کم و بیش تشنج پائے جاتے ہیں۔ معدے کا تشنج، دست اور قے کے ساتھ چھاتی کا تشنج، پنڈلیوں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا تشنج۔ ''معدے میں دباؤ'' معدے اور انتڑیوں میں وقت مقررہ پر تشنج آتا ہے۔ ایسا تشنج جو وقت مقررہ پر آتا ہو۔ اس نے اس درد قولنج میں فائدہ پہنچایا ہے۔ جو وقت کی مکمل پابندی کے ساتھ ہر 2 ہفتے کے بعد سخت اینٹھن کے ساتھ آتا تھا۔ معدے میں درد ہوتا ہے۔ پسلیوں کے نیچے درد جس میں یہ محسوس ہو کہ یہ درد مریض کی جان لے لے گا۔ یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر میں حرکت نہ کروں گا تو ضرور مر جاؤں گا۔ چھاتی کے آرپار تشنج، دم گھٹتا ہے، ٹانگوں میں مروڑ، کیوپرم جسم میں بڑی گہرائی تک اثر کرتا ہے۔ اس نے بارہا ہسٹریا کے مریضوں کی حالت میں کرشمہ دکھایا ہے۔ اس نے ہسٹریا کے رجحان کو نہایت کم وقت میں مکمل طور پر ختم کیا ہے۔ کیوپرم میں خصوصیت کے ساتھ تشنج کی ابتداء میں انگوٹھے کی طرف کھنچنے شروع ہوتے ہیں، انہیں بمشکل تمام اوپر اٹھایا جا سکتا ہے پھر وہ نیچے کی طرف کھینچتے ہیں۔ پھر انگلیاں ان کے اوپر تہہ ہو جاتی ہیں، اور مٹھی اس سختی کے ساتھ بند ہوتی ہے کہ یہ تکلیف دہ بن جاتی ہے۔ ایسے تشنج والے بچوں میں اور ہسٹریا کے ایسے مریضوں میں جن کو اس قسم کے تشنج آتے ہوں۔ کیوپرم جسم کی انتہائی گہرائی تک کام کرتا ہے اور اس قسم کے تشنج کے رجحان کو قطعاً ختم کر دیتا ہے۔ پیشاب میں یورک ایسڈ آنے کی وجہ سے تشنجوں کا آنا۔ پیشاب رک جانے یا دب جانے یا مقدار گھٹ جانے کی وجہ سے تشنج، پیشاب میں پیشاب ہی نہیں آتا۔ وہ نوجوان لڑکیاں جنہیں ابھی حیض آنا شروع ہوا ہے ان کے ہاتھ پاؤں میں تشنج آنے لگتے ہیں پیٹ میں اینٹھن ہوتی ہے۔ دست آتے ہیں۔ بچے دانی میں بھی

اینٹھن ہوتی ہے۔ ہر ماہواری کے وقت مرگی آجاتی ہے۔ ماہواری سے پہلے یا دوران میں یا ماہواری کے دب جانے پر، پیٹ میں ناقابل برداشت تشنج، اینٹھن و مروڑ، اس طرح کا کیس بہت غیر معمولی ہوتا ہے۔ بالغ لڑکیاں پانی میں نہاتی ہیں جبکہ ماں از راہ تکلف بیٹی کو سمجھاتی نہیں ہے اور یہ نہیں بتاتی کہ ماہواری کے وقت اسے کیا کیا احتیاط رکھنا چاہیے۔ وہ نہیں بتاتی کہ ایسے وقت ٹھنڈے پانی میں نہیں نہانا چاہیے۔ ماہواری آنے لگتی ہے۔ مگر ٹھنڈے پانی میں نہانے سے دب جاتی ہے اور اس کے بعد تشنج آنے لگتے ہیں۔ یہ سب کیوپرم کے مطابق ہے۔ آپ انہیں ہسٹریا کا تشنج کہہ سکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ ہسٹریا کے تشنج کی شکل اختیار کر لیں۔ وہ رعشہ کی شکل بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ تشنجوں کی بجائے بعض یہ دماغ میں خون جمع ہونے اور شدید بکواس کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ ایک بار دب جانے کے بعد، ماہواری دوبارہ جاری نہیں ہوتی۔ پسینہ آنے کے بعد تشنج آجاتا ہے۔ ماہوار کے دوران بار بار تشنج آتے ہیں۔ یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ کیوپرم اس قدر حیرت انگیز دوائی ہے کہ اس میں خون کی کمی بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں ایسا یرقان بھی پایا جاتا ہے جس میں بدن سبز ہو جاتا ہے۔ یہ بڑی گہرائی تک پہنچ کر کام کرتی ہے۔ یہ جسم کے ان سارے عضو پر زبردست اثر کرتا ہے جو ارادی طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ خواہش اور نفرت پر بھی اثر کرتا ہے۔ یہ ان لڑکیوں کے لئے مفید ہے جو سن مرضی سے کام کرتی ہیں جنہیں کبھی روکا ٹوکا نہیں گیا اور سن بلوغت کو پہنچ کر جب انہیں کسی قسم کے ضبط اور قاعدے میں رہنا پڑے، یا کبھی نسوانی زندگی بسر کرنے کا موقعہ نہ ملے تو انہیں سخت دورے آنے لگتے ہیں۔ مروڑ ہونے لگتے ہیں۔ کیوپرم اکثر انہیں درست کر دیتا ہے۔ یہ اس طرح محبت و نفرت میں کام کرتا ہے۔ یہ جسم کے ان حصوں میں نہایت اہمیت سے کام کرتا ہے جو ارادی طور پر کام کرتے ہیں۔

سانس کا تشنج، انتہائی دم کشی، دمہ، تشنجی دمے کے دورے اور شدید تشنجی کھانسی۔ "خشک، سخت کھانسی جس میں چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہو، تشنج آئے، خشک تشنجی کھانسی حتیٰ کہ دم گھٹنے لگے، چہرہ سرخ یا ارغوانی۔"

سائیکلے من CYCLAMEN

حرکت سے نفرت اور اس کے باوجود بھی درد اور بے چینی حرکت سے گھٹتی ہے۔ کھلی ہوا سے نفرت، تاہم کھلی ہوا سے بہت سی علامتیں کم ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً زکام اور کھانسی۔

حواس کی کندی اس کی خاص علامت ہے۔ یرقان جس میں بدن کی رنگت ہری ہو جاتی ہے، ماہواری کی بے قاعدگی اور دھڑکن، سوئی چبھنے کا سا درد، کمزوری اور تکلیف میں محنت سے اضافہ۔ پٹھے ڈھیلے۔

بیشتر علامتیں چلنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ رات کو انتہائی بے چینی۔ انتہائی سستی، کاہلی، شام کو کمزوری آئے جو ادھر ادھر گھومنے سے کم ہو جاتی ہے۔ سردی اور سرد ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ بدن گرما جانے سے بہت سے شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ طبیعت میں تبدیلی۔ اس کی ذہنی علامتوں کا اہم جز ہے۔ کبھی خیالات کی بھرمار اور کبھی یادداشت کی کمزوری ادل بدل کر۔

کبھی خوش مزاج اور کبھی چڑچڑا، مرزا مزاج، خوش ذوقی اکثر ایک سنجیدگی یا چڑچڑے پن میں بدل

جاتی ہے۔ غم اور خوف متواتر ذہنی انتشار کا باعث رہتے ہیں۔

کند ذہنی کی وجہ سے ذہنی کام نہیں کر سکتا۔ محو خیال، تنہائی پسند، مستقبل کے متعلق ہی سوچتا ہے۔ بے تکے جواب دے۔ کند ذہنی، کام سے نفرت اور کھلی ہوا سے خوف۔ گرم کمرے میں اور تنہائی میں رہنا پسند کرتا ہے۔

مدت تک خاموش بیٹھا رہے۔ جوش کیساتھ لرزہ۔ غمگینی۔ جیسے اس نے کسی کی برائی کی ہے۔ (اورم) رونی صورت، اپنے رنج و غم پر سوچتی ہے اور وہ بھی قیاسی غم۔ سوچتا ہے بس اس دنیا میں، میں ہی اکیلا ہوں اور ہر کوئی مجھے تنگ کر رہا ہے۔ (چائنا)

ضدی اور برائی کرنے والا۔ بتدریج کمزور ہوتا چلا جائے۔ غشی کے دورے آنے لگتے ہیں۔ بدن پیلا پڑ جاتا ہے، خون کی کمی ہو جائے۔

یہ علامتیں نہایت اہم ہیں جبکہ قلت حیض بھی موجود ہوں۔

کھلی ہوا میں چلنے سے چکر آئے۔ ہر چیز گردش کرتی نظر آئے۔ کمرے میں اور بیٹھنے پر راحت ملے اور ہر چیز سیاہ نظر آتی ہے جیسے غشی آ جائے گی۔

سر میں درد جیسے بے ہوشی آ جائے گی۔ مریضہ کو اندیشہ ہو جاتا ہے کہ میں حواس باختہ ہو جاؤں گی۔ پیشانی اور کنپٹیوں میں چھید ہونے۔ بھالا گھنے یا دباؤ کے ساتھ درد۔ پیشانی میں شدید درد تکلیف والی کروٹ یا پیٹھ کے بل لیٹنے سے درد بڑھ جاتے ہیں۔ آدھے سر کا درد، صبح و شام درد کا زور۔ درد تے آنے سے گھٹتا ہے۔ حرکت کرنے سے کھلی ہوا میں بڑھتا ہے۔ بینائی دھندلی اور اس کے ساتھ درد، چاند پر درد جیسے دماغ کو کپڑے میں باندھ لیا گیا ہے اور جیسے اس سے حواس باختہ ہو جائیں گے۔ صبح سو کر اٹھنے پر سر درد اور آنکھ کے آگے بھنگے اڑیں۔ سر میں چٹکیں۔ سر کی طرف خون کا دورہ چکر اور کند ذہنی۔ بینائی دھندلی، چکر، جسم کی عام ٹھنڈک، کھانا کھانے کے بعد تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ سر درد ٹھنڈی چیزیں لگانے سے گھٹتا ہے۔ معدے کی گڑ بڑ سے سر درد۔ سر پر جیسے ٹوپی رکھی ہے۔ کھوپڑی میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔

آنکھ کے سامنے دھبے، داغ، گہرا نیلے سے رنگ آتے ہیں۔ بھنگے آتے ہیں، چمکدار چیزیں آتی ہیں۔ طرح طرح کے رنگ آتے ہیں۔ کبھی زرد تو کبھی سبز، شرارے ٹومیں، شعلے اڑیں۔ دھواں اڑتا دکھائی دے۔ روشنی کے اردگرد ہالا نظر آئے، چکر نظر آئے، سیاہ مکھیاں اڑتی نظر آئیں۔ بینائی کی کمزوری۔ دو دکھائی دیں، بھینگا پن، جس کا ایک طرف کو رخ ہو، پتلیاں پھیلی ہوئیں، نصف حصہ دکھائی دے۔ گرمی اور جلن پپوٹوں میں پانی کے ساتھ سوجن، اوپر کے پپوٹے کی سوزش، پپوٹے خشک اور خارش ہو۔ سر درد کے وقت کم دکھائی دے۔ دیکھنے، سونگھنے، سننے اور ذائقہ کی حس گھٹ جاتی ہے۔

سنائی کم دیتا ہے۔ کانوں میں بھنبھناہٹ، گھنٹیاں بجیں اور گرج ہو۔ کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ سونگھنے کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ ناک خشک، خشک یا بہتا ہوا زکام، گرم کمرے میں تکلیف بڑھے۔ کھلی ہوا میں اور سرد کمرے میں آرام ملے۔ گرم کمرے میں چھینکیں آئیں۔ پانی سی پتلی رطوبت خارج ہو۔ کھلی ہوا میں قطعاً آرام آ جاتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنا انتہائی راحت بخش ہے۔ زکام کے وقت ناک کی ہڈی کے اوپر دباؤ کے

ساتھ درد، گرما جانے سے اور زیادہ گرم کمرے میں رہنے سے زکام ہو جاتا ہے۔
چہرہ پیلا، بیماروں جیسا، عورتوں کی آنکھوں کے نیچے سیاہی، پیشانی سکڑی ہوئی۔ تیوریاں چڑھی ہوئیں۔ ہونٹ خشک، اوپر کا ہونٹ بے حس۔
دانت درد جیسے چھید ہو رہا ہو، سوئی چبھ رہی ہو، کوئی جیسے پکار رہا ہو۔ رات کو دانتوں میں جھٹکے آئیں۔
ذائقہ کی حس مٹ جاتی ہے یا الٹ جاتی ہے، بھدا ذائقہ، برا ذائقہ، سڑا ہوا سا بد بودار، ہر چیز میں نمک زیادہ معلوم ہو۔ زبان کی رنگت سفید یا زردی مائل۔ زبان پر جلن دار چھالے۔ رال بڑھ جاتی ہے۔ زبان کی نوک میں جلن۔ لار (رال) میں بھی نمکین ذائقہ، منہ میں لیس دار رطوبت۔
گلے میں جلن، خشکی اور خراش، بھوک مٹ جاتی ہے اور اکثر نفرت ہو جاتی ہے۔ پیاس کی کمی، صرف شام کو بخار کے دوران میں ہی پیاس لگتی ہے۔ لیموں کی خواہش (نائٹرک ایسڈ، بیلاڈونا، سیائی نام) روٹی مکھن اور مرغن چیزوں سے نفرت، ایسی چیزیں کھانے کی خواہش جو کھانے کے قابل نہیں ہوتیں۔ گوشت سے پرہیز اور بحری مچھلی کھانے کی رغبت۔ پہلا ہی لقمہ کھانے کے بعد طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔ (لائیکو پوڈیم) اور اس کے بعد کھانے سے بیزاری، معدہ کمزور۔ کھانا کھا لینے کے بعد متلی، سور کا گوشت موافق نہیں آتا۔ معدے کی علامتیں بہت کچھ پلساٹیلا کے مانند ہیں۔ قہوہ پینے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد قے۔ صبح کو قے۔ قے میں پانی کی سی کف نکلے۔ ڈکاریں آئیں۔ معدے میں دہکن خوراک کی نالی میں جلن۔ جو چلنے پھرنے سے گھٹ جاتی ہے۔ پیٹ بھرا ہوا جیسے بہت زیادہ کھا لیا ہو۔ کھانا کھانے کے بعد معدے میں بوجھ، معدے میں چبھن کے ساتھ درد۔
پیٹ میں قولنج کا درد جو چہل قدمی سے کم ہو۔ سارا پیٹ حتیٰ کہ پہلو بھی دکھنے لگتے ہیں۔ شام کو درد جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، رات کو مروڑ کرانٹھن ہو جو چہل قدمی سے کم ہو جاتی ہے۔ پیٹ اور جگر میں چبھن کے ساتھ درد۔
قہوہ پینے کے بعد دست آئیں۔ ہر یرقان کی مریضہ کے دست، جس کو دائمی سر درد اور ماہواری کی بے قاعدگی کی شکایت بھی ہو۔ پانی سے پتلے اور بڑے زور سے آنے والے دست جس میں بو نہ ہو۔ بھورے سے زرد، شام کو دست آیا کریں، قبض، سدے خارج ہوں، متلی، پاخانہ آنے سے پہلے درد ہو، مقعد کے آس پاس کھنچاؤ اور دباؤ کے ساتھ درد جیسے وہاں پیپ پڑ جائے گی۔
پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب کرنے کی ناکام حاجت، پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ پانی سا پیشاب، جھاگ دار تلچھٹ، رنگ برنگے چھیچھڑے خارج ہوں۔ پیشاب کرنے کی حاجت کے ساتھ ہی پیشاب کی نالی میں چبھن۔
مرد کی خواہش نفسانی گھٹ جاتی ہے۔ پروسٹیٹ غدود میں جوش اور اس کے ساتھ چبھن والے درد۔ پاخانے اور پیشاب کی حاجت۔ (تھجس)
ماہواری وقت سے بہت پہلے آتی ہے۔ یا بہت دیر میں آتی ہے۔ ماہواری کی بے قاعدگی۔ ماہواری نہیں ہوتی یا خون بکثرت آتا ہے۔ بہت دیر تک آتا رہتا ہے یا کم آتا ہے۔ اگر خون بکثرت آئے تو ڈھیلی

علامتیں بہتر ہو جاتی ہیں۔ سیاہ رنگ کا کچھیڑے دار خون خارج ہوتا ہے۔ ماہواری کے دنوں میں دردزہ جیسا درد، جو کمر کے نچلے حصے سے شروع ہوتا ہے اور پیڑو کے دونوں طرف پھیلتا ہے۔ بچے دانی سے خون آئے۔ کھلی ہوا سے خوف۔ ماہواری دب جاتی ہے۔ دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ روتی ہے۔ دوسری عورتوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے نفرت اور کھلی ہوا سے پرہیز سر کی طرف خون کا دورہ اور قلت حیض۔ زیادہ محنت کرنے یا زیادہ گرما جانے سے ماہواری دب جاتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں غشی آئے۔ ماہواری کے بعد چھاتیوں میں دودھ اتر آئے۔ دودھ پلانے کے بعد کی تکلیفیں۔ (چاینا)

رات کو نرخرے میں بھاری خراش، گاڑھی، سفید بلغم نکلے، نرخرے اور سانس کی نالی میں سرسراہٹ، چھاتی گھٹے۔ دم گھونٹنے والی کھانسی۔ جو سانس کی نالی میں خراش ہونے اور خشکی آنے سے ہو۔ نیند میں کھانسی آتی ہے۔ جو نرخرے کی خشکی اور گھٹن سے ہوتی ہے۔ کھانسی کھلی ہوا میں حتیٰ کہ سرد ہوا میں بھی کم ہو جاتی ہے۔

پسلیوں کے درمیانی حصوں میں دباؤ۔ چھاتی میں کمزوری، چھاتی اور دل میں چبھن۔ حرکت اور آرام کے وقت گہرا سانس نہ لے سکے۔ کترن اور چبھن ہو۔

دھڑکن اور خون کی کمی کی وجہ سے دل میں مرمر کرآواز، دل کی کانپتی ہوئی حرکت، انتہائی سستی، نبض کمزور، جیسے بھٹنی سے بزور ہوا نکل رہی ہے۔ بھٹنی متورم۔ ان عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ جو حاملہ نہ ہو، ماہوار کے بعد بھٹنیاں متورم اور سخت ہو جاتی ہیں۔

گردن میں کھچاؤ کے ساتھ درد اور اکڑن، پشت میں درد جو کندھوں کو پیچھے کی طرف جھکانے سے کم ہو جاتا ہے۔ دائیں گردے میں چبھن کے ساتھ درد جو سانس لینے پر بڑھتا ہے۔ کمر کے نچلے حصہ میں چبھن کے ساتھ درد جو کھڑا ہونے سے بند ہو جائے۔

ہاتھ پاؤں میں کترن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ جلد کی الکس ہو جاتی ہے۔ پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ بازوؤں میں کترن وپھاڑنے کی طرح کے درد۔ ہاتھوں میں کمزوری کا احساس جیسے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چیز گر پڑے گی۔ لکھنے کا زیادہ کام کرنے والوں کے ہاتھ کا تشنج و درد۔ جن پٹھوں کی مدد سے ٹانگ پھیلتی ہے ان میں کھچاؤ کے ساتھ درد، ایڑیوں میں جلن ودکھن کے ساتھ درد۔ چلنے کے بعد پیر کے پنجہ میں مکمل بے حرکتی جیسے مردہ ہو گیا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی کمزوری۔

اچھی طرح نیند نہیں آتی۔ فکر کے خواب آتے ہیں۔ خوفناک خواب، بے چینی، رات کو دیر تک نیند نہیں آتی۔ بڑے سویرے جاگ آتی ہے۔ مگر دیر تک سونا چاہتا ہے۔ وحشت، جلدی جاگتا ہے اور تھکا ہوا ہوتا ہے۔ نیند کا زور بستر سے اٹھ نہ سکے احتلام۔

سردی، بخار اور پسینہ، گرم کپڑے اوڑھنے سے سردی گھٹتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں سردی لگتی ہے۔ دوپہر سے پہلے یا شام کو سردی لگے۔ شام کو بخار کی سردی کا غلبہ، چہرے کی گرمی کے بعد سردی۔ کبھی سردی لگے اور کبھی گرمی۔ باری باری سے، سارے جسم میں گرمی کا احساس، خصوصاً چہرے اور ہاتھوں میں۔ گرمی اس کیساتھ گردوں کا ورم (چاینا) کھانا کھانے کے بعد عام گرمی۔ رات کو سوتے سوتے پسینہ آتا ہے۔ بدبودار پسینہ۔ بعض وقت جسم کے نچلے حصوں پر پسینہ آتا ہے۔

رات کو بستر میں خارش ہو۔ کھجانے کے بعد وہ جگہ بے حس ہو جاتی ہے یا خارش اپنی جگہ بدل لیتی ہے۔

ڈیجی ٹیلس DIGITALIS

اس دوائی نے ایلوپیتھی والوں کے ہاتھوں میں جتنی شرارت کی ہے اتنی اس کے میٹریا میڈیکا کی کسی دوسری دوائی نے نہیں کی۔ انہوں نے ان تمام مریضوں کو ڈیجی ٹیلس دیا جن کے دل کی دھڑکن زیادہ تھی یا دل کی اور کسی طرح کی تکلیف تھی۔ ان کے ہاتھوں اس دوائی کی بدولت، کسی اور دوائی کی نسبت مزید زیادہ موتیں واقع ہوئی ہیں۔ جس وقت دل کی حرکت بڑھی ہوئی ہو اور یہ دوائی دے دی جائے تو ایک خاص قسم کا تقوہ پیدا ہوتا ہے۔ تب دل اپنی رفتار کا توازن کھو بیٹھتا ہے۔ وہ اپنی کمی پوری نہیں کر سکتا اور موت سے ہمکنار ہونے لگتا ہے اور آخر کار مریض دم توڑ جاتا ہے۔ ایلوپیتھی والے نہیں جانتے کہ بخار، نمونیہ اور دل کی دوسری بہت سی بیماریوں کے مریض زندہ رہ جاتے بشرطیکہ یہ دوائی انہیں نہ دی گئی ہوتی۔ ٹنچر کی شکل میں بہت سی بوندوں کی خوراک نہ دی گئی ہوتی۔ تا وقتیکہ اس نے دل کی حرکت کو کمزور بنا دیا۔ وہ اسے سکون بخش دوائی کہتے ہیں۔ میں بھی مانتا ہوں یہ سکون بخش دوائی ہے۔ یہ مریض کو ساکن بنا دیتی ہے۔ آپ نے ایسے ساکن مریض کو کن کے ہاتھ میں بار ہا جاتے دیکھے ہوں گے، وہ کتنے خوش پوش ہوتے ہیں۔ بس یہی کام ڈیجی ٹیلس بھی کرتا ہے۔ ایلوپیتھی والوں کے ہاتھوں میں یہ اسی طرح کا سکون بخش ہے۔ ہومیوپیتھک معالج نبض کی چال کم کرنے کے لئے کبھی دوائی نہیں دیتا۔ وہ مجموعی طور پر مریض کے لئے دوا تجویز کرتا ہے اور تب دل اپنی دیکھ بھال خود کر لیتا ہے۔

ڈیجی ٹیلس بخاروں میں شاذ و نادر ہی کام دیتا ہے۔ تجربوں سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ دوائی نبض کی چال تیز ہونے کی حالت میں نہیں بلکہ اس وقت نمودار ہوتی ہے جبکہ اس کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ ایلوپیتھ اس کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب نبض کی چال بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ تا کہ چال کم ہو جائے۔ اگر یہ تندرست شخص کو بھی دی جائے تو نبض کو سست بنا دیتی ہے اور جب یہ کسی بیمار میں ظاہر ہوتی ہے تو بھی نبض کی رفتار سست ہوتی ہے۔

یہ جگر میں بھاری گڑ بڑ پیدا کرتی ہے۔ "جگر میں خون جمع کر دیتی ہے اور اسے بڑھا دیتی ہے۔ جگر میں دکھن ہوتی ہے۔" جگر نازک بن جاتا ہے۔ مگر اس وقت بھی نبض کی چال سست ہوتی ہے۔ یہ انتڑیوں کو سست بناتی ہے۔ جگر کے قدرتی فعل میں سستی لاتی ہے۔ پاخانے میں صفرا نہیں رہتی۔ رنگت ہلکی ہوتی ہے۔ مٹی جیسا اور ان سب کے ساتھ نبض سست رہتی ہے۔ اب آپ اس میں یرقان اور ملا دیں تب آپ کے پاس ڈیجی ٹیلس کی تصویر مکمل ہو جائے گی۔ یرقان جس میں نبض سست ہو جگر میں بے چینی، پیلا پاخانہ، اگر آپ نے پہلے کبھی ڈیجی ٹیلس کا نام نہ سنا ہو تو آپ اس موقعہ کو ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ آپ چھوٹی علامتوں کو ملا کر خواہ نیا دکھڑا اکٹھا کر لیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ ہے ڈیجی ٹیلس۔

ڈیجی ٹیلس کے دل، جگر اور انتڑیوں کی علامتوں کے ساتھ ایک اور اہم علامت بھی پائی جاتی ہے۔ وہ

ہے معدے میں کمزوری کا احساس، جیسے جان نکل رہی ہو۔ کھانا کھانے سے بھی اسے راحت نہیں ملتی۔ یہ موت کی طرح کمزوری کا عصبی احساس ہے اور دل کی بہت سی بیماریوں میں پایا جاتا ہے۔ آپ کو دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ ڈیجی ٹیلس میں بہت زیادہ عصبی کمزوری پائی جاتی ہے۔ بے چینی اور انتہائی عصبی کمزوری۔ "مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔" "فکر مند، سوچتا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔" محسوس کرتا ہے جیسے اس کا سارا جسم فکر اور بے چینی سے بھرا ہوا ہے۔ سستی، غشی، تھکان اور انتہائی کمزوری۔ ذرا سا جوش آنے پر ہی غشی آ جاتی ہے۔ اس کی ابتداء معدے سے ہوتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں کمزوری کا خوفناک احساس۔

سوتے وقت اسے خوفناک خواب آتے ہیں۔ وحشت، چونکتا ہے۔ اوپر سے نیچے گرنے کے خواب۔ اس طرح کے خواب دل کی بیماریوں میں عام ہوتے ہیں۔ جب نبض بہت زیادہ سست ہو، اس کی چال میں بے قاعدگی ہو۔ نیند کے وقت دماغ میں خون کی گردش بے قاعدہ ہو۔ غیر معینہ حالت۔ سارے جسم میں ایک ایسا جھٹکا آتا ہے جیسے بجلی کا جھٹکا آیا ہو، اندر جھٹکے آتے ہوں، پھڑکن ہوتی ہو۔ پٹھوں میں یکا یک حرکت آئے۔ جیسے بدن میں سے کوئی لہر نکل گئی ہے یا جیسے بجلی کی رو دوڑ گئی ہے۔ اس کے ساتھ نبض کی چال سست، غشی کا احساس اور انتہائی کمزوری۔ جن لوگوں کو دل کی بیماری کے دورے ہوتے ہیں ان کے ہونٹ نیلے سے، پیلے پڑ جاتے ہیں۔ بار ہا یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اب نبض کی حرکت بند ہو جائے گی۔ چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور انگلیاں بھی نیلی پڑ جاتی ہیں۔ پیٹھ کے بل لیٹنا پسند کرتا ہے۔ سوتے سوتے بار ہا چونکتا ہے۔ رات کو بدن میں جھٹکے آتے ہیں۔

دل کی علامتیں بہت ہیں۔ مگر نبض کی سست چال کے مانند اہم کوئی نہیں ہے۔ بیماری کی ابتداء میں ہی نبض کی چال سست پڑ جاتی ہے۔ اب خواہ بجلی کی طرح اڑ کر چلتی ہو۔ مریض فکر مند، بے چین ہوتا ہے۔ اسے خوفناک خواب آتے ہیں۔ معدے میں کمزوری کا احساس جیسے جان نکل رہی ہو۔ یہ ڈیجی ٹیلس کی ترقی یافتہ حالت کے مشابہ ہے۔ مگر یہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ابتداء میں، دراصل نبض سست تھی، بذات خود مریض کو شاذ و نادر ہی پتہ چلتا ہے کہ نبض سست تھی۔ مگر کوئی کہتا ہے کہ ابتداء میں نبض 48 تھی۔ بس یہی ڈیجی ٹیلس ہے۔ اگر ابتداء میں نبض تیز ہو تو ڈیجی ٹیلس دینے کی بات مت سوچئے۔ تب اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شروع میں ڈیجی ٹیلس میں نبض سست ہوتی ہے اور شاید کئی دن تک یہی حال رہتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار دل کانپنے لگتا ہے۔ دھڑکن بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ رک رک کر دھڑکن ہوتی ہے۔ محسوس ہونے لگتا ہے کہ کہیں دل کی دھڑکن بند نہ ہو جائے۔ تب یہ سب عجیب و غریب علامتیں ظاہر ہوں گی۔ ڈیجی ٹیلس کی نبض کی سب سے بڑی خوبی ہے سستی، کمزوری، اور یہ ساری خصوصیتیں ایک ساتھ چلتی ہیں۔ شروع میں نبض سست ہوتی ہے اور بعض وقت مضبوط۔ نبض سست اور مضبوط اس وقت ہوتی ہے جب دل پر تشنجات (عصبی درد) کا اثر ہونے کا احتمال ہو۔ "نبض کی چال شدید، مگر تیز نہیں ہوتی۔ یکا یک زبردست دھڑکن، دھڑکن کے وقفہ میں بھی خلل آ جاتا ہے۔" ذرا سی حرکت سے فکر اور دھڑکن بڑھتی ہے۔ نبض انتہائی سست۔ بعض وقت 40 سے بھی نیچے پہنچ جاتی ہے۔ مریض نے ذرا سر ہلایا نہیں کہ نبض بھی پھڑ پھڑانے لگتی ہے اور اس کی چال بڑھ جاتی

ہے۔ اگر مریض کروٹ بدلے تو محسوس ہوتا ہے جیسے دل کی دھڑکن بند ہو جائے گی۔ اگر وہ حرکت کرے تو محسوس کرتا ہے جیسے اس کا سارا بدن ہی پھڑ پھڑا رہا ہے اور جونہی سا کن ہوا تو نبض پھر سست ہو جاتی ہے۔ آخر کار یہ پھر بدلتی ہے اور ہر وقت پھڑ پھڑاتی رہتی ہے۔

دھڑکن جس کی ابتدا رنج و غم سے ہوئی ہو یکا یک محسوس ہوتا ہے کہ جیسے دل کی دھڑکن رک گئی ہے۔ دل میں پھڑ پھڑاہٹ۔ پٹھوں پر ذرا سا دباؤ پڑتے ہی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ رک رک کر ہونے لگتی ہے۔ جب دل کمزور ہو تو ایسا ہوا کرتا ہے۔ جس شخص کا جگر بڑھا ہوا ہو نبض سست ہو، یرقان ہو اور پیلے دست آتے ہوں اور ان کے ساتھ ہی تکلیف دہ کھانسی ہو تو ڈیجی ٹیلس ہی دوائی ہوگی۔ یوں ڈیجی ٹیلس کھانسی کی کوئی دوائی نہیں ہے جب تک کہ اس کھانسی کا تعلق دل سے نہ ہو۔ آدھی رات کو کھانسی، کھانسی جس میں "ابلے ہوئے نشاستے" کی طرح کف نکلے۔ کھانسی جس میں خون ملی کف نکلے۔ جبکہ پھیپھڑوں میں آ کر خون جم گیا ہو۔ بولنے، چلنے کوئی سرد چیز پینے اور بدن کو جھکانے سے کھانسی آتی ہے۔ یہ سب کھانسیاں کسی نہ کسی دوسری بیماری کے شامل حال ہوتی ہیں۔

سانس کے بارے میں بھی یہی بات کہی جا سکتی ہے۔ تنگی سانس ہوتی ہے جبکہ دل و جگر کی تکلیف بھی موجود رہتی ہے۔ "سانس کی چال بے قاعدہ، نہایت مشکل سے سانس لے سکے۔ ہر وقت گہرا سانس لینے کی خواہش کرتا ہے۔" جب سونے جاتا ہے تو سانس غائب ہو جاتا ہے۔ تب وہ ہانپتا ہوا جاگ اٹھتا ہے۔ لیکیس، فاسفورس، کاربوویج اور چند دیگر دوائیوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ وہ دوائیاں ہیں جو خصوصیت سے حرام مغز پر اثر کرتی ہیں اور وہاں اجتماع خون پیدا کرتی ہیں۔ جونہی مریض سونے جاتا ہے تو بڑا مغز، حرام مغز سے کہتا ہے کہ "اب تھوڑی دیر سانس تم چلاؤ، میں تھک گیا ہوں۔" مگر یہ کام حرام مغز کی طاقت سے باہر کا ہے۔ کیونکہ وہاں پہلے ہی خون بھرا ہوا ہے۔ جونہی بڑا مغز سونے لگتا ہے کہ چھوٹا مغز بھی سونے لگتا ہے۔ تب مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حالت میں دم گھٹنے لگتا ہے۔ نیند کے وقت سانس پر حرام مغز کا غلبہ رہتا ہے اور جب انسان جاگتا ہے تو اس وقت غلبہ ہوتا ہے بڑے مغز کا۔ ہم یہ بات دوائیوں کے تجربے سے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پہلے نہ سیکھا ہو۔

رات کو دم گھٹنے کا خوف، اب آپ اس پر غور فرمائیے۔ مریض جانتا ہے کہ میں جب بھی سوتا ہوں، دم گھٹنے لگتا ہے۔ لہٰذا وہ سونے سے ڈرتا ہے۔ مبادا کہیں دم نہ گھٹے۔ رات کو دم گھٹنے کا راز بس یہی ہے۔ اگر وہ دن میں بھی سوئے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ "وہ صرف ہانپتے ہوئے سانس لیتا ہے۔" ڈیجی ٹیلس اس حالت میں مفید ہے جبکہ پھیپھڑوں کے نچلے حصوں میں کف بھر گئی ہو، مریض بستر میں بیٹھتا ہو اور دونوں پھیپھڑوں کے نچلے حصے سست ہوں اور بالائی حصوں میں ہوا کی کافی گونج ہو، تب بھی اگر وہ لیٹے تو دم گھٹنے لگا۔ عموماً ڈیجی ٹیلس کا مریض تکیے کے بغیر ہی پشت کے بل لیٹنا پسند کرتا ہے۔ جبکہ پھیپھڑوں میں کف بالکل نہ ہو مگر جب پھیپھڑوں کے نچلے حصوں میں خون بھرا ہوا ہو تو دم گھٹتا ہے۔ اگر اس حالت میں ابتداً میں نبض سست ہو اور اب تیز ہو چلی ہو تو شاید ڈیجی ٹیلس سے کچھ فائدہ ہو۔

اب آلات تناسل و بول کے بارے میں بھی سنئے۔ پروسٹیٹ غدود بڑھ جانے کی ابتدائی تکلیف میں

مجھے ڈیجی ٹیلس سے بہت اثر کرنے والی کسی دوسری دوائی کا علم نہیں ہے۔ اس بیماری میں بار بار پیشاب کرنے کی اکساہٹ ہوتی ہے۔ جب مہینوں کیا برسوں ہی کیتھر کی مدد سے پیشاب اتارا گیا ہو کیونکہ مریض قدرتی طور پر پیشاب کرنے کے ناقابل تھا اور جب بڑی عمر کے کنواروں اور بوڑھوں کا پیشاب رک گیا ہو تو ڈیجی ٹیلس بہترین دوائی ہے۔ یہ بڑھے ہوئے پروسٹیٹ غدود کے سائز کو گھٹا دیتا ہے اور بار بار درست بھی کر دیتا ہے۔ "استسقاء جبکہ پیشاب بھی رکا ہوا ہو۔" آلات بول کی خرابی میں بار ہا ایسی علامتی نمودار ہوتی ہیں جن میں ڈیجی ٹیلس نمودار ہوتا ہے پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب بوند بوند کر کے آئے۔ احتلام۔ یہ ان لوگوں کی خاص دوائی ہے جو برسوں تک بد عادتوں میں پھنسے رہے ہے۔ پروسٹیٹ غدود بڑھے ہوئے۔

یہ پرانے سوزاک کو بھی ٹھیک کر سکتا ہے۔ اس نے سوزاک میں فائدہ پہنچایا ہے۔ اس نے سپاری کی جلی و نازک جھلی کے ورم میں بھی آرام کیا ہے۔ آلات تناسل کا استسقاء۔

"بھوک ندارد اور زبردست پیاس۔" بہت سے ڈاکٹر ایسی حالت میں سلفر دیتے ہیں۔ ڈیجی ٹیلس کی متلی ایپیکاک اور برائی اونیا کے مشابہ نہیں ہے۔ یہ اپنی قسم کی خاص متلی ہے۔ خوراک کی بو سے متلی آنے لگتی ہے۔ جیسے جان نکل جائے گی۔ یہ متلی انتہائی کمزوری لاتی ہے جیسے جان نکل جائے گی۔ یہ دل کی تکلیف کے شامل حال ہوتی ہے جگر کی خرابی یا یرقان کے ساتھ آتی ہے۔ اس متلی کے ساتھ جان نکلنے کا احساس موجود ہوتا ہے۔ بعض وقت کھانا کھا لینے سے متلی کم ہو جاتی ہے۔ مگر کھانا کھا لینے کے بعد بھی کمزوری رہتی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا بھوک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "متواتر متلی، معدے کی خلا انتہائی ذکی الحس۔ معدے میں خالی ہونے کا احساس جیسے اب اس کی وجہ سے اس کی جان نکل جائے گی۔ بھوک نہیں ہوتی مگر شدت کی پیاس۔ متلی جگر، جگر میں دکھن، جگر دباؤ برداشت نہیں کرتا اب دل اور جگر کی علامتوں کو یاد رکھو۔ یرقان، سست نبض، معدے میں خوفناک کمزوری کا احساس۔ پروسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا۔ نیلے دست یہ سب ڈیجی ٹیلس کی اہم علامتیں ہیں۔

اب تک میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے اس کو سن کر آپ ڈیجی ٹیلس کی خوفناک فکرمندی پر حیران نہ ہوں جو اس کے مریض میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ وہ اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ اداسی، غمگینی، ناامیدی، بے چینی، وہ یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ مجھے یہ کام کرنا چاہئے یا کہ نہیں۔ کانپتا ہوا۔ یہ معدے جگر اور انتڑیوں کی خرابیاں وہ ہیں جو پرانے شرابیوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جبکہ وہ شراب کی عادت چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تھکان آتی ہے دل بیٹھ جاتا ہے۔ دھڑکن بے قاعدہ، کمزور، سست، غمگین اور اداس۔ کسی کام میں توجہ نہیں دے سکتا۔ ڈیجی ٹیلس اس کو سنبھلنے میں مدد دیتا ہے۔

ڈروسیرا روٹنڈی فلولیا *Drosera Rotundifoliya*

اس دوائی کا استعمال عموماً کالی کھانسی تک ہی محدود رہا ہے مگر اس کا دائرہ اثر کافی وسیع ہے۔ جب ہم اس کی تشنجی خاصیت، اس کی تھکان اور اس کے تشنجوں پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا حلقہ اثر بہت وسیع ہے۔ اس کی بیشتر تکلیفوں میں مندرجہ ذیل تینوں حالتیں پائی جاتی ہیں۔ مرگی کے تشنج، دورہ نہ بے

خوابی، سو کر جاگنے پر بکثرت پسینہ آنا، بے چینی اور فکر بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ مریض سمجھتا ہے کہ مجھے متواتر پریشان کیا جا رہا ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ، رات کو وحشت بیشتر تکلیفیں رات کو نمودار ہوتی ہیں۔ فکر، بے خوابی اور بھوتوں کا ڈر، تشنجی کھانسی، اکیلا رہنے سے ڈرتا ہے۔ بہترین دوستوں سے بھی ڈرتا ہے۔ کند ذہنی اور سر میں چکر کا زور، جسم کے مختلف حصوں، خصوصاً سر میں بھالا لگنے کا سا درد، درد کی شدت کی وجہ سے سر دونوں ہاتھوں سے تھامنا پڑتا ہے۔ کھانستے وقت چھاتی کو سہارا دینا پڑتا ہے۔ پیٹ کو دبانا پڑتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے، دباؤ کے ساتھ سر درد، جسم کے مختلف حصوں پر خارش، جس میں ایسی رطوبت خارج ہو جو جلد کو چھیل ڈالے اور اس کی ساتھ چیچک جیسے دانے نکلیں، آنکھ کے انڈے اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور چیچک کے اور تشنجوں کے درمیان کھانسنے سے ان میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ کانوں میں آوازیں آتی ہیں مثلاً گرج و جھنجھناہٹ۔ اکثر ڈھول بجنے کی سی آواز آتی ہے۔ بچوں کا کان درد، کانوں میں سوئی چبھنے کا سا درد، جسم کے مختلف خارجی راستوں مثلاً ناک، کان اور جائے براز، گلا، زرخرہ اور چھاتی وغیرہ سے کھانستے وقت خون گرے۔

اس کھانسی کا بھی تشنجی کھانسی سے تعلق ہوتا ہے۔ عموماً چہرہ پیلا، مرجھایا ہوا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ چہرے کی گرمی، ہاتھ پاؤں سرد، بصرف کھانسنے کے وقت ہاتھ پاؤں سرد نہیں ہوتے۔ اس وقت چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ وہاں خون آ جاتا ہے اور کیوپرم تیز بیلا ڈونا کی طرح ارغوانی ہو جاتا ہے۔ بہت سی شکایتوں میں سوئی گڑنے کی طرح درد ہوتے ہیں۔ منہ کا سڑا ہوا ذائقہ ایک عام علامت ہے جبکہ پھیپھڑوں اور زرخرے کے دق اور کالی کھانسی کی شکایت ہو۔ منہ سے خون ملی لار (رال) اور خون گرے، ٹھوس خوراک نگلنے میں وقت، گلے اور زرخرے کی گھٹن، خوراک کی نالی کا تشنج جس کی وجہ سے خوراک نگل نہ سکے تشنج کے ساتھ گھٹن اس میں عام علامت ہے۔ ہاتھ میں کوئی چیز پکڑ رکھنے سے تشنج آ جاتا ہے۔ اینٹھن اور مروڑ ہوتا ہے۔ جھاڑو کا دستہ پکڑنے پر بھی اس قسم کا تشنج ہوتا ہے۔ گلے میں جلن و خراش ہوتی ہے۔ گلے میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ گلے کی رنگت گہری سرخ اور ارغوانی۔ مجھے یقین ہے کہ دوا کے طور پر ڈروسیرا بڑی بیش قیمت دوائی ہے۔ زرخرے میں خراش اور کھانا کھانے کے بعد کھانسی آتی ہے۔ اس کے تجربوں میں دیکھا گیا ہے کہ پانی پینے کے بعد کھانسی آتی تھی۔ خصوصیت سے ٹھنڈی چیزیں کھانے پینے سے۔ یہ کھانسی زرخرے میں سرسراہٹ اور گھٹن ہونے سے آتی ہے۔ متلی اور قے، صبح کے وقت خون اور پت کی قے اور کھانستے وقت خوراک اور بلغم کی قے، کھانستے کھانستے ڈکاریں آنے لگتی ہیں اور پھر قے آتی ہے۔ معدے کی خلاء میں گھٹن کے ساتھ درد، پیٹ کے پہلوؤں میں گھٹن کے ساتھ درد، ترش چیز کھانے کے بعد درد معدہ، غالباً اس دوائی کے زیر اثر زرخرے میں انتہائی تکلیف دہ خراش پائی جاتی ہے۔ جیسے کسی نے زرخرے کو مٹھی میں دبوچ لیا ہے۔ اینٹھن ہوتی ہے۔ گھٹن ہوتی ہے اور جلن ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور متواتر خراش ہوتے رہنے کی وجہ سے کھانسی آتی ہے اور اس کھانسی کی وجہ سے زرخرے میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کوئی کھرچ رہا ہے۔ زرخرے میں کف جمع ہوتا ہے۔ زرخرے کی خشکی، حلق میں گھٹن، زرخرے میں شدید خراش کی وجہ سے کھانسی آتی ہے۔ سوتے سوتے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہ کھانسی ہر چند گھنٹے کے بعد مزید تندی اور تیزی کے ساتھ آتی ہے اور اس

طرح اس دوائی کو کالی کھانسی کے زیادہ مشابہ بتاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کالی کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ زخرے میں جیسے کوئی پر اٹکا ہوا ہے۔ زخرے کا تشنج، کھانسی کے وقت ہاتھ پاؤں کا تشنج، زخرے میں سرسراہٹ اور کف جمع ہونے سے کھانسی آتی ہے۔ یہ حالتیں زخرے کے دق میں ملتی ہیں۔ کالی کھانسی، ورم حنجرہ اور حنجرہ کے نزلے میں ملتی ہیں۔

چھاتی اور زخرے کی گھٹن کی وجہ سے تنگی سانس اور دم کشی آتی ہے۔ چھاتی میں جیسے کچھ موجود ہے جو بولتے اور کھانستے وقت سانس لینے سے باز رکھتا ہے۔ تنگی سانس اور کھانسی آدھی رات کے بعد رونما ہوتی ہے۔ تنگی سانس خصوصاً جاگنے پر آواز تک نہ نکال سکے۔ تنگی سانس اور گھٹن کا احساس، زخرے کی گھٹن کی وجہ سے چہرہ ارغوانی ہو جاتا ہے۔ چھاتی پر دباؤ، گھٹن، دم کشی کے یہ دورے کھانستے یا لیٹ جانے پر آتے ہیں بولنے سے اور زخرے کی گھٹن کی وجہ سے دمہ جیسے دورے، کھانسی جس میں گہری آواز آئے، کھرکھری، خراش کے ساتھ کھانسی، کھروںچ والی کھانسی، کالی کھانسی جس میں مریض زور زور سے کھانسے، تشنجی کالی کھانسی، کالی کھانسی میں چھاتی زخرے و گلے کے پٹھوں کی شدید گھٹن، کالی کھانسی جو 2-3 گھنٹے تک پے در پے دوروں کی شکل میں اٹھے۔ خصوصاً لیٹ جانے پر اور آدھی رات کے بعد 3 بجے کے لگ بھگ، زخرے میں انتہائی تکلیف دہ سرسراہٹ جو کھانسنے پر مجبور کرے۔ زخرے میں سرسراہٹ سے خشک کھانسی کے دورے۔ رجڑے کے جوش کی وجہ سے تشنجی کھانسی اور ہمدردی کے طور پر آنے والی کھانسی ان نوجوان لڑکیوں کی سخت تشنجی کھانسی جنہیں تپ دق ہونے والا ہو۔ کھانسی میں نہایت چمکدار سرخ یا سیاہ چھیچھڑے دار خون نکلے، خون تھوکے اس طرح کی تشنجی کھانسی عموماً چیچک کے دوران میں یا چیچک کے حملے کے بعد ہوتی ہے۔ زخرے میں خراش ہوتی رہتی ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جو چیچک میں بارہا نمودار ہوتی ہیں۔ جیسا کہ کاربوویج، چھینکتے یا کھانستے وقت چھاتی میں شدید چبھن کے دورے، راحت حاصل کرنے کے لئے مریض کو اپنے دونوں ہاتھ چھاتی پر رکھنے پڑتے ہیں۔ کھانسی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ کھانستے وقت مریض کو احتیاط کے ساتھ اپنی چھاتی سنبھالنے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ چھاتی پر دباؤ گھٹن، چھاتی میں جلن کا احساس، چبھن کے ساتھ درد، یہ پرانیمر انفلوئنزا میں جبکہ تشنجی کھانسی موجود ہو نہایت مفید ہے۔ تپ دق کی کھانسی اور پھیپھڑوں کے دق کی کھانسی میں بھی یہ نہایت سکون بخش دوا ہے۔ چھاتی کی ان تکلیفوں میں کندھوں کے درمیان اور پیٹھ میں درد، جیسے کھانسنے سے ہل گئی ہو، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور نیلے، کھانسی کے ساتھ ہاتھ پاؤں کا تشنج، کھانسی کی شدت کی وجہ سے مریض کو تشنج آجاتا ہے۔ ان تشنجی کھانسیوں میں خصوصیت سے دق میں حرارت بھی ہوتی ہے۔

ٹھنڈ، ٹھنڈک، جسم کے ایک حصہ کی ٹھنڈک، سردی بخار اور کالی کھانسی، سردی بخار اور زخرے کی سوزش، گرمی اور کھانسی آدھی رات کے بعد بڑھتی ہے۔ پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر سرد پسینہ، بخار کے بعد سارے جسم پر پسینہ آتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ سارے جسم پر بکثرت پسینہ آتا ہے۔ کھانسی کے بعد انتہائی تھکن، کالی کھانسی کے ساتھ بخار۔

ڈلکامارا۔ بٹرسویٹ DULCAMARA-BITTER SWEET

یہ دوائی خصوصیت کے ساتھ بلغمی جھلیوں پر اثر کرتی ہے۔ بظاہر اس میں نئی اور پرانی دونوں طرح کی رطوبتیں جاری کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

ڈلکامارا کے مریض کو ہر موسمی تبدیلی سے تکلیف ہوتی ہے۔ جب گرمی کا موسم سردی میں بدل جائے، خشک سے تر ہو جائے اور جب پسینہ آنے پر بدن کو یکایک ٹھنڈ لگ جائے تو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس سے خشک یا یکساں موسم میں راحت ملتی ہے۔ سرد و مرطوب موسم میں اس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ شام کو، رات کو اور آرام کے وقت بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔

ڈلکامارا معدہ، ناک، آنکھ، انتڑیوں اور کانوں کا نزلہ پیدا کرتا ہے۔ جلد پر ورم کی حالتیں اور پھنسیاں پیدا کرتا ہے اگر آپ ان کی تفصیل میں جائیں تو آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ اس مریض کو موسمی تبدیلیوں سے کیسے تکلیف ہوتی ہے۔

جب گرمی کا موسم ختم ہو رہا ہو۔ دن میں گرمی ہو اور رات کو نسبتاً ٹھنڈک اور پاخانے کی نوعیت بدلتی رہتی ہو تو ایسے دستوں میں یہ دوائی نہایت حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوتی ہے۔ بچوں کے دستوں میں مفید ہے۔ ہضم کا فعل قطعاً درہم برہم ہو جاتا ہے۔ زردہ چکنے دست، زرد، سبز دست، ان پچ کے دست، بار بار دست آئے، پاخانے میں خون اور بہت سی آنوں آئے۔ اس سے نزلے کی نمایاں حالت واضح ہوتی ہے مگر یہ حالت بدلتی رہتی ہے کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ یہ عام دوائیوں کے زیر اثر درست ہو جاتی ہو یا اکثر پلساٹیلا سے ٹھیک ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں پلساٹیلا کی علامتوں کا غلبہ ہے۔ بعض وقت آرنیکا سے بھی آرام آ جاتا ہے مگر بچے کو بار بار زکام ہوتا ہی رہتا ہے اور جلد ہی معالج کو یہ بات ذہن نشین کر لینا پڑتی ہے کہ بیماری کی جڑ پر وار نہیں ہوا۔ مریض کو وہ دوائی نہیں ملی جو اس کی علامتوں کے عین مطابق ہوتی عموماً یہ بڑی پریشان کن حالت ہوتی ہے کیونکہ جب تک 2-3 بار زکام کے حملے نہیں ہو لیتے، علامتوں کی اہمیت سمجھ نہیں آتی۔ یہ سمجھنا بھی آسان کام نہیں ہے کہ یہ دورے سردی سے ہی ہو رہے ہیں۔

ہر سال جب مائیں بچوں کو گرمی کے آخر میں پہاڑ سے لے کر لوٹتی ہیں تو ہمیں بار بار ڈلکامارا کے کیس دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ آپ ڈلکامارا کی علامتوں کا یہ راز سمجھنے کے لئے پہاڑ پر جا کر رہیں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ گرمی کے آخر میں وہاں کیا حالت تھی۔ اگر آپ ایسے وقت میں پہاڑ پر جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دن کے وقت سورج کی کرنیں عموماً پڑتی ہیں مگر سورج چھپنے کے وقت اگر آپ باہر سیر کرنے نکلیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ یہ ٹھنڈی ہوا آپ کی ہڈیوں تک کو ہلا دے گی۔ اس ہوا سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ دن میں اتنی کافی گرمی ہوتی ہے کہ بچے کو لے کر باہر جانا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس واسطے اسے عموماً شام کو ہی گھمانے کے لئے جایا جاتا ہے۔ دن کے وقت گھر میں اسے گرمی زیادہ مل رہی تھی اور اب شام کو اسے یہ سرد ہوا ملی۔ اس طرح اسے سردی لگ جاتی ہے۔ اس طرح کی حالتوں کے نتیجوں میں ڈلکامارا مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ بات ان نوجوانوں اور بالغوں کے بارے میں بھی سچ ہے جو دن

میں گرمی کے وقت بھی باہر گھومتے رہے اور اب شام کو سردی میں گھومنے سے ٹھنڈ لگی مطلب یہ کہ دن میں گرمی ہو اور رات کو ٹھنڈ، موسم گرما کا آخر، برسات کا آخر، جب سردی کا آغاز ہو رہا ہو تو اس وقت اس قسم کی سرد و گرم ہواؤں کا میل ہوتا ہے۔ دن کی گرمی کے بعد آپ شام کو پہاڑ کی اترائی میں جائیں۔ آپ کو ایسے کرہ ہوائی میں سے گزرنا پڑے گا کہ آپ کو پسینہ آ جائے گا اور اس کے ایک ہی منٹ بعد سرد ہوا کا ایک ایسا جھونکا بھی آئے گا جو آپ کو فوراً ہی اوور کوٹ پہن لینے پر مجبور کر دے گا۔

اس کے بعد پھر گرم ہوا ملے گی اور علیٰ ہذا القیاس ایسی حالت میں پسینہ لاتی ہے اور اسے ساتھ ہی خشک کر دیتی ہے۔ بس ڈلکامارا کی علامتیں بھی اسی طرح کے موسم میں پیدا کرتی ہیں اور مذکورہ بالا حالت میں جو علامتیں پیدا ہوتی ہیں وہ ان کے بالکل مشابہ ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اب ہم یہ نتیجہ نکالنے کے لئے آزاد ہیں کہ ڈلکامارا ان حالتوں میں آرام کرتا ہے۔ برسوں ہی ایسے بچوں کی تکلیف میرے لئے معمہ رہی جنہیں یکا یک پہاڑ سے میدان میں لایا گیا ہے۔ آخر کار بہت احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ بچے سرد مقام سے گرم مقام پر لائے گئے ہیں اور اسی سے بیمار ہوئے ہیں۔ بعض وقت بچوں کو یکا یک پہاڑ سے واپس لایا جاتا ہے کیونکہ وہاں انہیں دستوں کی شکایت ہو گئی تھی اور وہاں علاج نہ ہو سکا تھا۔ مگر ڈلکامارا کی صرف ایک خوراک اسے وہاں رہنے کے قابل بنا دیتی۔ سردی کی وجہ سے بار بار ہونے والی پیچش، اگر ایسے مریضوں کو ڈلکامارا کی ایک خوراک مل جائے تو وہ سردی لگنے کے رجحان اور اثر پذیری سے یقینی طور پر محفوظ ہو جائیں۔

ایک خاص قسم کے پیشے والے درحقیقت ایسا حلیہ پیش کرتے ہیں جو ڈلکامارا کا حلیہ ہے۔ مثال کے طور پر آپ آئس کریم بنانے والوں، برف کے کارخانوں میں کام کرنے والوں، ٹھنڈے گوداموں میں کام کرنے والوں کو لیں۔ وہ ٹھنڈے کمرے میں رہ کر برف بناتے ہیں۔ باہر موسم گرم ہے۔ انہیں باہر آنا ہی پڑتا ہے۔ باہر انہیں گرمی لگتی ہے۔ چند منٹ بعد وہ پھر اندر ٹھنڈے کمرے میں جا کر کام کرنے لگتے ہیں میں نے ایسی چیزیں دیکھی ہیں اور کتنی ہی بار انہیں سمجھا ہے۔ یوں تو ان لوگوں کو اکثر دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے اور بار بار زکام کی تکلیف بھی ہوتی ہے مگر عموماً دستوں کی شکایت ہی زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اپنا پیشہ نہیں بدل سکتے کیونکہ یہ ان کا روزگار ہے۔ ڈلکامارا ایسے پرانے دستوں کو ٹھیک کرتا ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ آرسینکم بھی ان حالتوں میں مفید ہوتا ہے بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ مگر عموماً علامتیں ڈلکامارا میں ہی ملتی ہیں کیونکہ یہ حلقہ اثر اسی دوائی کا ہے سرد مرطوب جگہ کام کرنے سے سردی لگنا پسینہ دب جانے سے تکلیف ہونا گرم کرہ ہوائی سے سرد کرہ ہوائی میں چلے جانا، برف کے کمروں میں رہنا، سرد کمروں میں رہنا۔ ایسی حالت میں گرما جانے سے شکایتوں کا نمودار ہونا۔ بدن گرما جانے پر گرم کپڑے اتار پھینکنا اور پھر سردی کا لگ جانا، پسینے کا دب جانا، جب بخار آ جاتا ہے۔ ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ درد سے لرزہ آ جاتا ہے۔ پٹھے کانپنے لگتے ہیں اور جب بخار رہتا ہے تو حالت بڑی ایذا رساں ہوتی ہے۔ کوئی بات یاد نہیں رکھ سکتا۔ کیا کہنے والا تھا، بھول جاتا ہے۔ ان لفظوں کو بھول جاتا ہے جن کے ذریعہ وہ عموماً اپنا مطلب بیان و ظاہر کرتا۔ اس طرح وہ کند ذہنی کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا ایسے سردی زکام و دماغی سستی لرزہ، سردی اور ایسی ٹھنڈک میں جو ہڈیوں کو

بھی بلا دے مفید ہے۔

ڈلکامارا عصبی درد کی علامتوں سے بھرپور ہے۔ عصبی درد کے اس میں بہت سے درد پائے جاتے ہیں۔ سارے جسم میں دکھن ہوتی ہے جیسے کچلا گیا ہے، جوڑ متورم ہو جاتے ہیں۔ سرخ ہو جاتے ہیں، چھونا برداشت نہیں ہوتا، متورم جوڑ، یہ سوزش والے اس عصبی درد میں مفید ہے جو پسینہ دب جانے سے نمودار ہوا ہو۔ اونچے درجے حرارت سے نیچے درجہ حرارت میں آنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا سرد مرطوب موسم میں ہوا ہو، تکلیف شام کو، رات کو اور آرام کے وقت بڑھتی ہے۔

اس میں بہت سی پرانی شکایتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آنکھوں کا نزلہ، پیپ سی رطوبت، گاڑھی زرد رطوبت، نکرے ہر بار سردی لگنے سے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ ہر بار جب بھی سردی لگتی ہے اس کا اثر آنکھوں پر ہو جاتا ہے۔ یہ مریض کا عام بیان ہے۔ مریض عموماً پوچھتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ڈاکٹر صاحب! جب بھی مجھے سردی لگتی ہے وہ آنکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر میں سرد جگہ میں جاؤں یا گرمی آ جانے کے بعد اپنا کوٹ اتار لوں تو مجھے بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر رات کو سردی رہی ہو اور اس نے اپنے کپڑے اتار پھینکے ہوں تو اسے سردی لگ جائے گی یا جب بارش ہو رہی ہو اور سردی لگ جائے تو آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ آنکھوں کی ایسی تکلیف میں ڈلکامارا باقیمتی طور پر اثر کرتا ہے۔ جہاں تک آنکھ کا تعلق ہے یہ معمولی نزلہ ہے مگر جس طریق پر تکلیف بڑھتی ہے اور آتی ہے وہ نہایت اہم ہے۔ یہ مریض کی خاصیت ہے کہ جب اسے سردی لگتی ہے اس کی آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ علامت اور بھی چند دوائیوں میں پائی جاتی ہے مگر اس میں خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔

ڈلکامارا میں ناک کا بھی نزلہ پایا جاتا ہے جس میں خون آلودہ چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ ہر وقت ناک سے گاڑھی زرد رطوبت گرتی رہتی ہے۔ جن چھوٹے بڑے بچوں کو نسوار لگی رہتی ہے انہیں سرد مرطوب موسم میں تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض کہتا ہے کہ ڈاکٹر! سرد مرطوب موسم میں میں ناک کی راہ سانس نہیں لے سکتا؛ میری ناک بند ہو جاتی ہے۔ یا مجھے سوتے وقت منہ کی راہ سانس لینا پڑتا ہے۔ ڈلکامارا ان حالتوں میں نہایت مفید ہے جبکہ سردی کی برسات کے بعد نزلے کی شکایت نمودار ہو اور ناک بند ہو جائے۔

یہ خصوصیت برسات کے بعد اور سردی شروع ہونے سے پہلے دنوں کی دوائی ہے۔ یعنی اگست و ستمبر کے مہینے جب دن میں کافی گرمی ہوتی ہے اور رات کو نسبتاً سردی زیادہ ہو۔ ڈلکامارا کا مریض ساری گرمی بڑے مزے میں رہتا ہے۔ بڑی حد تک ان کی نزلے کی شکایت مٹ جاتی ہے۔ دن بھی گرم اور رات بھی گرم، یعنی موسم برابر رہتا ہے ایسا موسم اسے راس آتا ہے مگر جوں ہی رات کو سردی بڑھتی ہے اور سرد برسات آتی ہے اس کی شکایتیں بڑھنے لگتی ہیں۔ عصبی درد کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ نزلے کی شکایت آ جاتی ہے۔

ہماری مائیں مدت سے اس دوائی کا استعمال کرتی رہی ہیں۔ وہ ڈلکامارا کے مرہم بناتی رہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جن دیہاتی علاقوں میں ڈلکامارا پیدا ہوتا ہے بوڑھی مائیں اسے بڑی مقدار میں جمع کرتی ہیں اور اسے زخموں پر لگاتی ہیں۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ جن جلن دار زخموں پر اسے خارجی طور پر لگایا جاتا ہے تو بڑی راحت ملتی ہے خواہ مرہم کی شکل میں لگایا جائے یا سفوف کی شکل میں یا کسی اور شکل میں بلاشک یہ بڑے کام

کی دوائی ہے جبکہ مریض کا جسمانی حلیہ ملتا ہو۔ اندرونی استعمال میں بھی نہایت کارآمد ہے۔ یہ بلغمی جھلیوں میں زخم پیدا کرتی ہے اور زخم بنانے کا رجحان لاتی ہے۔ اس حالت میں سڑاؤ آجاتا ہے۔ بعض وقت یہ ایک معمولی چھالے دار پھنسی کی شکل سے شروع ہوتی ہے جو پھنسی پھیلتی ہی جاتی ہے اور آخر اس میں پیلے رنگ کی پیپ آجاتی ہے۔ اس زخم پر جو انگور آنا چاہئے تھا وہ نہیں آتا بلکہ سڑاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ زخم حسب دستور صحت قبول نہیں کرتا خصوصاً ٹانگ کی بڑی ہڈی پر کئی کچے داغ بن جاتے ہیں جو گہرے ہوتے ہوتے ہڈی کے بالائی غلاف تک پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح ناسور بن جاتے ہیں۔ محدود جگہ میں ریشے سردار بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بلغمی جھلیوں یا جلد پر بھی اثر ہوتا ہے۔ یعنی پہلے آبلہ پڑتا ہے۔ پھر وہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس دوائی کا تعلق خصوصیت کے ساتھ نہایت ذکی الحس زخموں سے ہے۔ جن سے خون جاری رہتا ہو اور جن کے اوپر مصنوعی انگور نمودار ہوتے ہیں۔ سڑاؤ والے زخم اور جن کے اوپر مصنوعی انگور نمودار ہوتے ہیں۔ سڑاؤ والے زخم ایسے زخموں کا عام طور پر پتہ نہیں چلتا ہے صرف ان لوگوں کے تجربے سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے دوائیوں کے مشاہدے کئے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ آرسینکم میں بھی جس کا میں پہلے ایک یا دو بار چرچا کر چکا ہوں، ایسی حالت پائی جاتی ہے۔ آرسینکم ان دوائیوں کی سرتاج ہے جس میں اس قسم کے گوشت خور پھوڑے نمودار ہوتے ہیں، آرسینکم پھیلنے والے زخموں، پھیلنے والے ناسوروں، خصوصیت کے ساتھ جو بد پھٹنے سے نمودار ہوتے ہوں اور اب مندمل نہ ہورہے ہوں مفید ثابت ہوا ہے۔

اس دوائی کی دوسری قابل ذکر خوبی یہ ہے کہ اس میں سارے جسم پر پھنسیاں پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ پھنسیاں پیدا کرنے والی حیرت انگیز دوائی ہے۔ چھالے، کھرنڈ دار پھنسیاں خشک پھوڑے کھرنڈ، تر کھرنڈ دار جیسے دانے پیدا کرتی ہے۔ ڈلکامارا چھالوں جیسی پھنسیاں پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ اس قسم کی پھنسیوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بے شمار پھنسیاں نکلتی ہیں جیسی پھوڑے یا گومڑ ہوں۔ یہ چھوٹے چھوٹے گومڑ بھی پیدا کرتا ہے اور یہ گومڑ پھیلتے ہیں۔ غدود بڑھتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ کھوپڑی پر پھنسیاں نکلتی ہیں جیسے سکری ہو، لہٰذا ڈلکامارا اس میں بھی مفید ہے۔ انتہائی دکھن، خارش اور اس خارش میں کھجلانے سے آرام نہیں ملتا۔ کھجلاتے کھجلاتے خون نکل آتا ہے اور کچا پن آجاتا ہے۔ چہرے پر، پیشانی پر، ساری ناک پر، خصوصیت سے گالوں پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ گالیں ان پھنسیوں سے بھر جاتی ہیں۔ بچوں کا انگزیما نوزائیدہ بچوں کے سر پر مذکورہ بالا قسم کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس حالت میں ڈلکامارا بھی ان دوائیوں میں سے ہے۔ جن کی آپ کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ دوسری دوائیوں کی طرح بار بار نمودار ہوتی ہے۔ سیپیا، آرسینکم، گریفائٹس، ڈلکامارا، پیٹرولیم، سلفر، کلکیریا یکساں طور پر نمودار ہوتی ہیں مگر ان میں سے مذکورہ بالا موسم میں سیپیا غالباً سب سے زیادہ نمودار ہوتی ہے۔

نزلے کی یہ ساری علامتیں، عصبی درد کی مذکورہ بالا علامتیں اور یہ جلد کی پھنسیاں خاص قسم کی جسمانی حالتوں میں عجیب طرح بڑھتی ہیں۔ علامت خواہ کچھ ہی ہو جسمانی حالت سرد مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتی ہے۔

سرد مرطوب موسم میں نزلے اور عصبی درد کی وجہ سے سر درد جب سر درد میں بڑی تکلیف ہو تو نزلہ اس

سے مختلف راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ جو وہ ذاتی طور پر نمایاں حیثیت میں ہونے کی حالت میں اختیار نہ کرتا۔
نزلے کے لئے صرف 2 ہی راستے کھلے ہیں۔ ڈلکامارا کے بعض مریضوں کو جب بھی سرد مرطوب موسم میں سردی لگ جاتی ہے انہیں زکام شروع ہو جاتا ہے اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اس کے جلد بعد ناک سے گاڑی، زرد رطوبت بکثرت خارج ہونے لگتی ہے۔ دوسری طرف ڈلکامارا میں ابتدائی دور میں خشک زکام پایا جاتا ہے۔ یہ صرف دوسرے درجے میں ہی رہتا ہے۔ جنہیں ڈلکامارا کی قسم کا سر درد ہوتا ہے۔ انہیں خشک زکام ہوتا ہے۔ جب بھی اسے سردی لگتی ہے تو حسب معمول زکام ہونے کی بجائے اسے پہلے چھینکیں آتی ہیں۔ پھر ناک میں اور سانس کی نالیوں میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔ حسب معمول جو رطوبت آنی چاہیے تھی وہ کم ہو جاتی ہے اور اس سے مریض کو قدرے چین نصیب ہوتا ہے تب اسے پتہ چلتا ہے کہ مجھے نزلہ ہونا چاہیے تھا مگر اس کے ساتھ ہی بھیجی درد آتے ہیں۔ گدی (مغز حرام) میں درد ہوتا ہے اور آخر میں سارے سر میں درد ہوتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، بھیجی سر درد اور ناک خشک، جب بھی کبھی موسم سرد و مرطوب ہوگا۔ اس کو اس قسم کا سر درد بھی ہوگا۔ اس کے نزدیک نزلہ ہمیشہ اس قدر نیا نہیں ہوتا کہ وہ اس پر توجہ دے۔ وہ اس کی زیادہ شکایت بھی نہیں کرتا۔ ڈلکامارا کے سر درد نہایت شدید ہوتے ہیں۔ ان میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ وہ ڈاکٹر کے پاس سر درد دور کرنے کی دوائی لینے جاتا ہے مگر اس کی اصل تکلیف نزلہ ہے جو اب دب چکی ہے۔ نزلہ رک چکی ہے اور ناک خشک ہو گئی ہے۔ جونہی ناک بہنی شروع ہو جاتی ہے اسے راحت مل جاتی ہے۔ اسی طرح کے نزلے کے سر درد جو سرد و مرطوب موسم میں یا گرم سے سرد ہونے سے یا جب بدن خوب گرمایا ہوا ہو تو سرد ہوا لگ جانے سے یا جب خوب گرم کپڑے پہن رکھے ہوں تو ہوا لگ جانے سے بھی جو سر درد آئیں ان سب میں ڈلکامارا مفید ثابت ہوتا ہے۔

پھنسیوں کی ایک خاص قسم ہے۔ جس میں ڈلکامارا بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ ہے داد۔ یہ داد بعض دفعہ چہرے پر ہوتا ہے اور بعض دفعہ کھوپڑی پر۔ کبھی کبھی بچوں کے بالوں میں بھی یہ داد ہو جایا کرتا ہے۔ بالوں کے اس داد کو ڈلکامارا تقریباً ہمیشہ ہی آرام کرتا ہے۔

ڈلکامارا کے بچے کو اکثر کان کا داد بھی ہوا کرتا ہے۔

خشک زکام، جس میں حرکت سے آرام ملے۔ آرام کے وقت تکلیف بڑھے۔ ذرا سی ٹھنڈی ہوا لگنے سے از سر نو زکام ہو چلے اور ٹھنڈی ہوا سے بڑھ جائے۔ زکام کی اکثر حالتوں میں گرم کمرے میں رہنا برداشت نہیں ہوتا اور بعض حالتوں میں موافق آتا ہے۔ ڈلکامارا کا زکام کھلی ہوا میں بڑھتا ہے اور حرکت کرنے سے راحت ملتی ہے۔ مریض کو ناک میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ عموماً نکس وامیکا کا مریض گرم کمرے میں، گرم ہوا میں اور حرارت کو پسند کرتا ہے مگر ڈلکامارا کا زکام اس کے سراسر برعکس ہے۔ وہ کھلی ہوا میں گھومنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈی کھلی ہوا پسند کرتا ہے کیونکہ اس سے اس کی تکلیف کم ہوتی ہے۔ گرم کمرے میں اس کی ناک میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔ ناک دن رات کھنچی رہتی ہے۔ نکس وامیکا کا زکام گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ اس کی شدت رات کو بڑھتی ہے۔ گرم بستر میں خصوصیت سے تکلیف بڑھتی ہے یہاں تک کہ رطوبت بہتے بہتے نکنے تک پہنچ جاتی ہے۔ ڈلکامارا کا زکام کمرے میں بہتا ہے۔ گرمی میں بہتا ہے اور کھلی ہوا

میں اور سرد کمرے میں گھٹ جاتا ہے۔ ڈلکامارا کے زکام کا مریض اگر سرد کمرے میں چلا جائے تو اس کی ناک کی ہڈیوں میں درد شروع ہو جائیگا اور چھینکیں آنی شروع ہو جائیں، ناک بہنے لگے گی ٹھیک اسی طرح نکس وامیکا کے مریض کو بھی راحت ملتی ہے۔ ایلیم سیپا میں گرم کمرے میں راحت ملتی ہے۔ گرم کمرے میں وہ آتے ہیں چھینکنے لگتا ہے۔ اب آپ نے ان باتوں کا مطلب سمجھ لیا ہوگا کہ ہر کیس کی خصوصیتیں غور کرنا کتنا لازمی ہے۔

آپ کو 20 اگست کے لگ بھگ ہر سال ایک خاص قسم کی علامت دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہم اسے زکام نزلے کا بخار کہتے ہیں۔ ان دنوں میں راتیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ موسم سرد و مرطوب ہو جاتا ہے کیونکہ بارش ہوتی رہتی ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے اور ہر وقت چھینکیں آتی رہتی ہیں۔ مریض چاہتا ہے ناک گرم رہے۔ میں نے بار ہا ایسے مریض دیکھے ہیں۔ وہ گرم کمرے میں لیٹے ہوتے ہیں۔ ناک پر گرم پانی سے تر کپڑا رکھتے ہیں، تا کہ تکلیف کم ہو۔ آنکھوں سے بھی آنسو گرتے ہیں اور ناک بند رہتی ہے۔ حرارت ملنے سے ناک کھل جاتی ہے۔ بعض وقت ناک پر گرم پانی میں بھیگا ہوا کپڑا رکھنے سے سانس لینے میں سہولت ہو جاتی ہے لیکن اگر وہ رات کو ہوا میں نکل جائے یا ٹھنڈی ہوا میں چلا جائے خصوصاً اگر موسم مرطوب ہو اور بارش ہو رہی ہو تو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس بخار کی بعض حالتوں میں تکلیف دن میں بڑھتی ہے اور مریض ٹھنڈی سے ٹھنڈی جگہ تلاش کرتا ہے۔ حتی کہ حالت وہ بے خطا علامتیں اور نشان ظاہر کر دیتی ہے جن کی بنا پر سمجھدار معالج بیماری کو دور کر دیتا ہے۔ اور اس حالت کو نشانوں اور علامتوں کی مدد سے نہیں سمجھا جا سکتا تو پھر دوائیوں کی مدد سے آرام نہیں آ سکتا اور معالج بھی کامیاب نہیں کہلا سکتا۔

ناک و آنکھوں سے بکثرت پانی گرتا ہے۔ کھلی ہوا میں یہ تکلیف بڑھتی ہے۔ بند کمرے میں اور صبح جاگنے پر تکلیف گھٹتی ہے۔ ڈلکامارا کا مریض نئے اگتے ہوئے گھاس اور خشک ہوتی ہوئی نرسلوں اور دوسری بناسپتیوں سے متنفر ہو جاتا ہے حتی کہ وہ اس جگہ رہنا بھی پسند نہیں کرتا جہاں یہ حالت ہو۔ سردی زکام کے بخاروں میں ہمیں ان دوائیوں پر توجہ دینی چاہئے جن کی تکلیفیں برسات کے خاتمہ پر نمودار ہوتی ہیں۔ اس بخار سے ملتی جلتی اور بھی حالتیں ہیں۔ مثال کے طور پر "گلابی سردی" جو عموماً جون کے مہینے میں ہوتی ہے۔ کچھ حالتیں ہیں جو بسنت کے موسم میں نمودار ہوتی ہیں اور بعض وقت وہ ناجا یا نکیسس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں اس طرح ہمیں اس بات پر دھیان دینا چاہئے کہ تکلیف سال کے کس حصہ میں، کس وقت دن میں یا رات کو صبح و شام یا دوپہر کو نمودار ہوتی ہے۔ وبا، مرطوب یا خشک دوائی کام کرے گی یا گرم یا سرد، ان تمام حالات کے پیش نظر ہمیں اپنی دوائیوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

ڈلکامارا کے زیر اثر کبھی کبھی سانس کی باریک نالیوں میں نزلے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنی آلات تنفس کی بلغمی جھلیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ بہت سے بالغ حال کے دق سے مر جاتے ہیں۔ جبکہ ڈلکامارا ان کی زندگی بچا سکتا تھا۔ آپ کو ذرا توجہ دینے سے معلوم ہو جائے گا کہ ان میں بیشتر مریض ایسے ہوتے ہیں جن کی تکلیف سرد مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتی ہے۔ یہ مریض سیدھے طور پر ڈلکامارا کے زیر اثر آتے ہیں۔ انہیں ایسی جگہ جانے سے راحت ملتی ہے جہاں ہوا عموماً متواتر گرم رہتی ہے۔ ڈلکامارا کا مریض عموماً

دائمی مریض ہوتا ہے۔ اسے دق کے پہلے درجے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پیلا چہرہ، بیماروں جیسا، زرد اور مرجھایا ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ انسانی جسم کی گہرائی تک کام کرتا ہے اور وہ خلل پیدا کرتا ہے جو عموماً ایسے پرانے مریضوں میں پائے ہیں مثلاً جو دائمی مریض ہوں اور جن کی جسمانی حالت اتنی کم ہو چلی ہے کہ اب سدھار کی کوئی امید و گنجائش باقی نہیں رہی۔

اس کے زیر اثر گلا بھی تکلیف میں حصہ دار بنتا ہے۔ ہر بار سرد و مرطوب موسم میں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ بدن گرم ہو جانے کپڑا اتار دینے پر اور یکایک ٹھنڈی جگہ چلے جانے سے تکلیف میں حصہ دار بنتا ہے۔ ہر بار سرد و مرطوب موسم میں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ بدن گرم ہو جانے سے، کپڑا اتار دینے پر اور یکایک ٹھنڈی جگہ چلے جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ڈلکامارا کا مریض کہتا ہے۔ مجھے اب پتہ چلا کہ میں بیماری کے پنجے میں پھنس گیا ہوں۔ مجھے سردی لگ گئی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے گلے میں کھرکھری ہو گئی ہے۔ اس کے بعد گلے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ اس میں کف بھر جاتی ہے۔ پیلی بلغم آتی ہے۔ گلے کی گوڑیاں (ٹانسلز) پھول جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تالو کی جڑ میں زخم ہو جاتے ہیں یا یہ سارے گلے پر برابر اثر کرسکتا ہے یہ بعض وقت سرخ و متورم اور خشک ہو سکتا ہے۔ اور بعض وقت اس میں کف بھر جاتی ہے۔ رات کو گلے میں گاڑھی، زرد، لیسدار، سخت کف بھر جاتی ہے، اس طرح کی کف کھانسنے پر بڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ اس سردی زکام کا اثر پہلے پہل ناک اور گلے پر ہوتا ہے۔ حلق میں نزلہ گرنے لگتا ہے۔ یہ اکثر بدترین قسم کا زکام ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ ساری کی ساری سانس کی نالی ماؤف ہو جاتی ہے اور اس میں سوزش آ جاتی ہے۔

سردی لگنے سے نزلے زکام کی تکلیف میں ہمیشہ اضافہ ہوتا ہے خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو، اگر زکام ناک میں تھا تو ناک میں تکلیف بڑھ جاتی ہے اگر چھاتی میں تھا تو چھاتی کی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور متواتر بڑھتی جاتی ہے۔ ہر تجربہ کار معالج کو ایسے مریضوں سے بارہا واسطہ پڑتا ہے۔ جہاں وہ خود کو ناکام محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ اس جسمانی حالت کو نہیں سمجھ سکا جو ہر بار سردی لگ جانے کی اصل وجہ ہے۔ وہ دیر تک مخمصہ میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ فوری حملے کے لئے دوا تجویز کرتا ہے اور اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ممکن ہے فوری حملہ بیلا ڈونا یا برائی اونیا، فیرم فاس یا آرسینکم کے مشابہ ہو اور معالج اصل جسمانی بناوٹ پر توجہ دیئے بغیر جو مرض کی بنیاد ہے علاج شروع کر دیتا ہے یہ اس شخص کے لئے نفع بخش کام ہے جس کو زیادہ سمجھ نہ ہو اور نہ ہی جس کا ضمیر زیادہ روشن ہو مگر روشن ضمیر اور سمجھدار معالج اس پر غور کرے گا متفکر ہو گا کیونکہ وہ محسوس کرے گا کہ میں مریض کے تئیں اپنا فرض پورا نہیں کر رہا ہوں۔ وہ جب تک ایسی دوائی تلاش نہ کرے جو اصل جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو۔ اسے چین نہ آئے گا۔ زیادہ بہتر اور مفید یہی ہے کہ بار بار علاج کرنے کی نسبت اس شخص کو مستقل طور پر سردی زکام سے محفوظ رکھا جائے۔

گردے کی خرابی کی ایک ایسی شکل ہے جس میں ڈلکامارا کام کرتا ہے جبکہ پیشاب کے ساتھ چربی وغیرہ آتی ہو اور اس کی وجہ سے جزوی یا مکمل اندھاپن آ گیا ہو۔ آپ غالباً میری اس بات سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس دوائی کی خاصیت کیا ہے یہ بیماری عموماً لال بخار، ملیریا یا کسی ایسی ہی بیماری کے بعد آتی ہے

جس کا مناسب طور پر علاج ہوا خصوصاً جب کہ مریض کو جلد ہی سردی میں نکال دیا گیا ہو اور اسے "سردی" لگ گئی ہو یا یکا یک موسم بدل جانے سے ہوئی ہو۔ جب موسم یکا یک سرد و مرطوب ہو گیا ہو، پیروں پر ورم آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں چربی آنے لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں نرم پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ پیلا ہو جاتا ہے۔ مرجھا جاتا ہے اور متواتر پیشاب کی حاجت رہتی ہے۔ ایسی حالتوں میں جبکہ جسمانی حالتیں بھی موافق ہوں تو ڈلکامارا مفید ثابت ہوتا ہے۔

مثانے کے نزلے میں بھی جبکہ کف یا کف دار پیشاب بکثرت خارج ہوتی ہے۔ اگر پیشاب رکھا رہے تو اس میں گاڑھی، پیپ سی تلچھٹ آئے۔ پیشاب کی رنگت زردی مائل سفید ہو اور ہر وقت حاجت بنی رہتی ہو۔ ذرا سی سردی لگتے ہی پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ بار بار پیشاب آنے لگتا ہے۔ پیشاب خراش دار ہوتا ہے۔ مثانے کا نزلہ شعلے کی طرح اٹھتا ہے اور جب یہ ساری علامتیں سرد، مرطوب موسم میں، سردی لگنے سے بڑھتی ہوں اور حرارت ملنے سے بڑھتی ہوں تو ڈلکامارا یقینی طور پر کام دے گا۔ اس طرح آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نزلہ خواہ گردوں کا ہو یا مثانے کا۔ پیچش ہو یا اتفاقیہ حملہ ہو اور جب کبھی سردی سے یا سرد و مرطوب موسم کی وجہ سے تکلیف بڑھتی ہے تو ڈلکامارا یقینی دوا ہے۔

ڈلکامارا میں ایک ایسی بھی علامت ہے جس کو اور بے شمار علامتوں کا ذکر کرتے کرتے، درمیان میں ہی یکا یک بتایا جا سکتا ہے۔ جب آپ بڑی دیر تک سردردی کرتے رہے ہوں تو مریض آپ کو بتائے گا۔ ڈاکٹر! جب بھی سردی لگتی ہے۔ فوراً ہی پیشاب کرنے جانا پڑتا ہے۔ اگر میں کہیں سرد جگہ چلا جاؤں تو مجھے فوراً پیشاب یا پاخانے کی حاجت رفع کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اس طرح ہم نے دیکھا ہے کہ علامتیں اس وقت شدت اختیار کرتی ہیں جب مریض کو سردی لگے اور کم ہوتی ہیں جب اسے گرم لگے۔ مثانے کی نزلے کی ایسی تکلیفیں جو گرمی میں گھٹ جاتی ہیں اور سردی میں بڑھ جاتی ہیں۔

خشک، تکلیف دہ کھانسی جس کو سردی کے موسم کا زکام کہنا چاہیے۔ یہ کھانسی گرمی میں مٹ جاتی ہے اور ہر سردی میں آ جاتی ہے۔ سورائم میں بھی خشک، تکلیف دہ کھانسی ہوتی ہے جو خشک موسم میں نمودار ہوتی ہے۔ آرسینکم میں بھی سردی میں کھانسی ہوتی ہے۔

ماہواری سے پہلے جسم پر دانے جیسے دانے نکلتے ہیں۔ ماہواری کے پیش خیمہ کے طور پر نفسانی خواہش بڑھ جاتی ہے اور جسم پر دانے جیسے دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس میں ٹھنڈے پھوڑے نہایت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ یہ "سرد" پھوڑے عموماً ہونٹوں پر اور اعضاء تناسل پر نمودار ہوتے ہیں۔ جب بھی سردی لگتی ہے تو رحم کے ہونٹوں اور سپاری پر زخم بن جاتے ہیں۔ سرد و مرطوب موسم کی نزلے یا زکام کی شکایتیں۔ پستان میں خون بھر جاتا ہے۔ سخت ہو جاتے ہیں اور چھونے سے ان میں درد ہوتا ہے۔ چھاتیوں کے غدود متورم و سست ہو جاتے ہیں۔ ان میں درد نہیں ہوتا۔ خارش ہوتی ہے۔ یہ سردی کا نتیجہ ہے جس کا ان پر اثر ہوا ہے۔

سرد و مرطوب موسم کی کھانسی یا بھیگنے کے بعد کھانسی آنے لگے۔ کھانسی خشک، کھردری، کھرکھری یا تر کھانسی جس میں خون بلغم نکلے اور سنائی کم دے، نزلے کا بخار، کف جور، کھانسی کی تکلیف لیٹنے سے اور گرم

کمر ے میں بڑھتی ہے اور کھلی ہوا میں گھٹتی ہے۔
ٹھنڈ لگنے سے کمر میں عصبی درد کا درد، اکڑن اور سختی جو حرکت کرنے سے بڑھے۔ کمر میں کھنچاؤ کے ساتھ درد جو آرام کے وقت پیروں تک پہنچے۔ ہر بار سردی لگنے سے گردن اکڑ جائے ہاتھ پاؤں میں سردی لگنے کے بعد، عصبی درد کے درد جس میں چبھن اور کٹن ہو۔ یہ درد حرکت سے گھٹتے ہیں اور رات کو یا شام کو بڑھتے ہیں ان کے ساتھ بخار، سارا جسم جیسے دکھتا ہے۔ کچلا گیا ہے۔ ہاتھوں پر، انگلیوں پر اور چہرے پر مسے نکلتے ہیں۔

یوپاٹوریم پرفولیاٹم (بون سیٹ)

EUPATORIM PERFOLIATUM

میں جب بھی ان پرانی گھریلو دوائیوں پر غور کرتا ہوں تو مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ گھریلو زندگی میں ان کی ادویاتی خوبیوں کا کتنا وسیع علم تھا۔ جیسا کہ ان کے گھریلو استعمال سے ظاہر ہے۔ امریکہ کی مشرقی ریاستوں کے دیہات میں جو لوگ شروع میں جا کر آباد ہوئے تھے وہ اس بون سیٹ چائے کا سردی زکام کے لئے استعمال کرتے تھے۔ سردی کی وجہ سے سردرد، بہتے زکام ہڈیوں کے درد یا تیز بخار یا زکام کے سردرد کے لئے ہر سمجھدار بیوی کے پاس بون سیٹ چائے تیار رہتی تھی۔ یقیناً ان حالتوں میں اس سے فائدہ ہوتا تھا اور تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے۔ تجربوں سے صاف ظاہر ہے کہ بون سیٹ چائے تندرست لوگوں میں زکام کی وہ علامتیں پیدا کرتی ہے جن سے اکثر بوڑھے کسان تکلیف پایا کرتے ہیں۔

امریکہ کی ان مشرقی ریاستوں اور اتر (شمال) میں سردی کے موسم کے عام زکام میں اکثر چھینکیں کثرت سے آتی ہیں۔ اور ناک بہا کرتی ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ جیسے وہ پھٹ پڑے گا۔ یہ درد حرکت سے بڑھتا ہے۔ سردی لگتی ہے اور گرم کپڑا اوڑھنے کی رغبت ہوتی ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسی وہ ٹوٹ جائیں گی۔ بخار آتا ہے و پیاس ہوتی ہے اور عموماً حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ آئے دن کے ایسے سردی زکام عموماً یوپیٹوریم یا برائی اونیا کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں دوائیوں میں بھاری مشابہت ہے مگر ہڈیوں کا درد اول الذکر میں نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ اگر یہ حالت چند روز جاری رہے تو پھر مریض زرد پڑ جاتا ہے۔ سردی بڑھ کر چھاتی پر اثر کرتی ہے۔ نمونیہ ہوسکتا ہے یا جگر پر ورم آسکتا ہے یا ایسا حملہ ہوسکتا ہے جس کو عموماً صفراوی بخار (پت جور) کہا جاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں بار با برائی اونیا یا یوپیٹوریم کی ضرورت پڑتی ہے اور دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بخوبی کام کرتے ہیں۔ یہ دوائیاں خصوصیت کے ساتھ نیو انگلینڈ، نیو یارک، اوہائی او، شمالی امریکہ اور کینیڈا میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ان میں زکام کی وہ قسم نہیں پائی جاتی جو عموماً گرم ہوا میں ملتی ہے مگر ہاں یوپاٹوریم عموماً قدرے گرم آب وہوا کے بخاروں، پہلے بخار، پت جور، ہڈیاں توڑ ڈالنے والے بخار اور باری کے بخاروں میں مفید ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ ایک قسم کی آب وہوا میں اور ایک طرح کی تکلیفوں میں مفید ہے اور دوسری قسم کی آب وہوا میں دوسرے قسم کی بیماریوں میں مفید ہے۔

جنوب مشرقی اور مشرقی امریکہ میں اور بڑے بڑے دریاؤں کی وادیوں میں یوپاٹوریم ان شکایتوں

کے لئے مفید ہے جس میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ بس کمر ٹوٹ جائے گی۔ مریض سر سے پاؤں تک کانپ اٹھتا ہے۔ یہ کانپنا پیٹھ کی طرف سے شروع ہو جاتا ہے۔ سردی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ پیٹ درد، جگر میں درد، معدے میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی، خوراک کو دیکھتے ہی یا سونگھتے ہی متلی ہونے لگتی ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی۔ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی رنگت مہاگنی نامی لکڑی کی طرح کالی سیاہ ہو جاتی ہے۔ زبان پر زرد رنگ کی میل کی موٹی تہہ۔ متلی اور پت کی قے۔ یہ ہے یوپاٹوریم کی وہ تصویر جو ہمیں دریائے مسی سی پی کی وادی، اوہائی او کی وادی، فلوریڈا، الباما اور تمام امریکہ کی ریاستوں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اہم ترین علامت ہے۔ پت کی قے، ہڈیوں میں درد، جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی۔ کھانا کھانے کے بعد درد معدہ اور خوراک کی بو اور دیکھنے تک سے متلی کا آنا، معدے میں انتہائی جوش آتا ہے۔ خوراک کا دھیان آتے ہی گلا گھٹنے لگتا ہے۔ مریض پورے سکون کے ساتھ لیٹنا چاہتا ہے مگر درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اسے حرکت کرنا ہی پڑتی ہے اور اس سے وہ بے چین ہو جاتا ہے۔ یہ ہے تکلیف کی حالت میں علامتوں کا اظہار یہ سب عام باتیں ہیں جن پر ہمیں لازمی طور سے غور کرنا اور مریض پر لاگو کرنا چاہئے۔

یوپاٹوریم باری کے بخاروں میں نہایت کارآمد ثابت ہوتا ہے جبکہ یہ وبائی صورت میں پھیل رہا ہو۔ اس کی سب سے پہلی علامت ہے متلی، جو کہ حملہ ہونے سے کچھ دیر پہلے ہوتی ہے اور کئی بار پت کی قے کے دورے ہوتے ہیں۔ سویرے سات و نو بجے کے درمیان مریض سردی سے کانپنے لگتا ہے۔ یہ کانپنا پیٹھ کے سہارے نیچے کے رخ چلتا ہے اور وہیں سے سارے بدن میں پھیلتا ہے۔ پشت سے ہاتھ پاؤں تک پھیلتا ہے۔ زبردست پیاس ہوتی ہے مگر پانی پینے سے کانپنا بڑھتا ہے۔ لہٰذا وہ پانی پینے کی جرأت نہیں کرتا۔ گدی میں چٹکن اور دکھن ہوتی ہے۔ گدی اور پشت میں شدید درد ہوتا ہے۔ یہ درد سردی آنے سے پہلے اور اس کے دوران میں ہوا کرتا ہے۔ سردی کے وقفہ میں مریض بدن کو ڈھانپ کر رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس پر کپڑوں کا ڈھیر لگا دیا جائے۔ پیاس، گرمی، سردی کا وقفہ خاتمہ کے نزدیک آتا ہے تو قے ہوتی ہے۔ عموماً جب تک گرمی کا وقت نزدیک نہ آئے یہ قے نہیں ہوتی اور جونہی تھوڑا سا پسینہ آتا ہے بڑی مقدار میں قے آنے لگتی ہے۔ پہلے معدہ خالی ہوتا ہے اور پھر قے میں پت نکلتا ہے۔ جب گرمی کا وقفہ آتا ہے تو اس کے سارے بدن میں جلن ہوتی ہے۔ بعض وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بدن میں سے بجلی کے شرارے نکل رہے ہیں۔ سر میں سخت گرمی، اور چاند پر جلن، اس کے پیر بھی جلتے ہیں اور جلد بھی۔ گرمی کے تناسب سے جلن بڑھ جاتی ہے۔ پیاس دوائی کی اہم خصوصیت ہے کیونکہ پسینہ بہت کم آتا ہے۔ شدید سردی، تیز بخار، جو آہستہ آہستہ گھٹتا ہے اور پسینہ بہت ہی کم، ہڈیوں میں درد، جیسے وہ ٹوٹ پڑیں گی۔ سردی کے دوران میں سر درد جیسے وہ پھٹ پڑے گا۔ سر میں چٹکن کے ساتھ درد، کترن کے ساتھ درد جیسے کوئی سر کو پھاڑ ڈالے گا۔ جیسے ڈنگ لگتا ہے، جلن کے ساتھ درد۔ مریض جس انداز سے سر درد بیان کرتا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ درد میں زبردست شدت ہے۔ یہ سر درد شاید اجتماع خون کی وجہ سے ہو۔ جب بخار کم ہونے لگتا ہے اور پسینہ شروع ہو جاتا ہے تو اسے راحت ملتی ہے مگر سر درد متواتر قائم رہتا ہے۔ یہ سارے دورے کے آخر تک قائم رہتا ہے اور بعض وقت سارا دن اور ساری رات جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد اسے سارا دن سر درد نہ ہوگا مگر تیسرے

دن صبح سات یا نو بجے پھر اسی طرح کی تکلیف رونما ہوگی اور بتدریج شدت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ دورے لمبے ہو جاتے ہیں اور ایک دورہ دوسرے دورے سے جا ملتا ہے۔ اب وقفہ نہیں رہتا اور باری کا بخار مسلسل بخار کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ دورہ جتنا ہی لمبا چلتا ہے جگر میں خون بھی اتنا ہی زیادہ جمع ہوتا ہے۔ آخرکار پیشاب میں بھی پت (صفرا) آنے لگتی ہے۔ پاخانہ سفید ہو جاتا ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ زبان نوکدار بن جاتی ہے۔ لمبی ہو جاتی ہے اور خشک ہوتی ہے۔ سر درد نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اور بخار پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

باری کے ان بخاروں میں جو شدید سردی کے ساتھ آتے ہیں، جب پسینہ آئے تو سر درد جاری رہے یا جب پسینہ آنے سے سر درد بڑھ جاتا ہو، تمام مرحلوں میں پیاس قائم رہتی ہو۔ گرمی کے خاتمہ پر یا گرمی کے دوران میں پت کی قے ہوتی ہو۔ جب ہڈیوں میں خوفناک درد ہوتا ہو تو مشرق کے رہنے والے کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ یوپاٹوریم ہی اس تکلیف کی صحیح دوائی ہے۔ یہ دوائی دینے کا بہترین وقت ہے بخار کا خاتمہ جبکہ دورہ ختم ہو چکا ہو۔ دوائی کا بہترین اثر اس وقت ہوتا ہے جب رد عمل شروع ہو چکا ہو اور یہ وقت وہ ہے جب دورہ ختم ہو چکے۔ یہی بات ہر دورے والی بیماری میں صحیح ہے اور جب کہ اس کے خاتمہ تک انتظار ممکن و سہل ہو۔ جب دورہ اپنی شدت پر ہو تو آپ اسے کم نہیں کر سکتے بلکہ اگر اس وقت دوائی دی جائے تو ممکن ہے تکلیف میں اضافہ ہو جائے۔ اگر آپ دورہ ختم ہونے تک انتظار کر سکیں تو آپ دوائی سے بہترین فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تب دوسرا دورہ نہ ہوگا یا ہوگا تو ہلکا ہوگا۔ اس کی شدت گھٹ جائے گی۔ اگر اس کے فوراً ہی بعد دوسرا دورہ ہو جائے تو پھر آپ یقین کر لیں کہ اس کے بعد اور دورہ نہ ہوگا۔ باری کے بخاروں میں بھی یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ جب دوائی بخار کا دورہ گزر چکنے کے بعد دی گئی ہو تو عموماً اگلے 24 گھنٹے کے اندر پھر دورہ ہو جاتا ہے۔ یہ ملی جلی حالتیں ہیں اور عموماً بے ترتیبی، بے ضبطی اور بے قاعدگی ظاہر کرتی ہیں۔ جس معالج کو اس حقیقت کا پتہ نہ ہو وہ شاید اپنی کامیابی پر فخر کرنے مگر وہ جلد ہی مریض کی حالت بگڑتے دیکھ کر گھبراتا ہے چونکتا ہے۔ آپ محض اس دورے کے گزر جانے کا انتظار کریں اور تب دوائی دیں۔ اب آپ دیکھیں گے کہ آپ نے اس بیماری کا سلسلہ اور وقت کی پابندی کے ساتھ نمودار ہونے کی صلاحیت ختم کر دی ہے۔

جب یہ دوائی باری کے دوروں کی شکل میں نمودار ہو رہی ہو مگر باری کے بخاروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے کافی ثابت نہ ہو رہی ہو تو غالباً 2 دوائیاں اس کی تقلید کرتی ہیں یعنی نیٹرم میور اور سیپیا ان دونوں ہی دوائیوں کا یوپاٹوریم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ اپنا کام اس جگہ سے شروع کرتی ہیں جہاں یوپاٹوریم اپنا کام ختم کرتا ہے اور وہ بھی اس حالت میں جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

اس میں پرانی جسمانی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں یعنی جوڑوں کے درد کا رجحان جوڑوں کے درد میں یہ نہایت مفید دوائی ہے انگلیوں کے جوڑوں میں، کہنی کے جوڑ میں، گنٹھیا کی سی دکھن ہوتی ہے اور متورم گلٹھیں پائی جاتی ہیں۔ درد ہوتا ہے۔ پاؤں کے پنجہ میں گنٹھیا کا ورم آتا ہے اور پنجہ کے جوڑ پر سرخ رنگ کی سوجن آ جاتی ہے جن لوگوں کے بدن میں وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کا مواد موجود ہو۔ یہ ان کی انگلیوں کے جوڑوں

کے آس پاس مواد جمع کرتا ہے۔ جب ان مریضوں کو سردی لگ جاتی ہے تو ہڈیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ جوڑوں پر ورم آتا ہے، مریض کہتا ہے "مجھے سردی لگ رہی ہے" اس کی جلد زرد پڑ جاتی ہے۔ پیشاب میں پت (صفرا) آنے لگتی ہے۔ پاخانہ سفید ہو جاتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بیشتر حالتوں میں مذکورہ بالا قسم کے مریض جوڑوں کے اس درد اور کمزوری سے چھٹکارا پانے کے لئے برگنڈی نامی شراب پیتے رہے ہیں۔ ہماری کوئی نہ کوئی ہومیو پیتھک دوائی اس تکلیف کو دور کر دے گی مگر جوڑوں کے درد کے جو پرانے مریض شراب پینے کے عادی رہے ہوں آپ ان کی شراب فوراً ہی بند نہیں کرا سکتے۔ آپ ایسی پابندی عائد نہیں کر سکتے جبکہ دورہ جاری ہو کیونکہ وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں۔

برگنڈی ایک قسم کی شراب ہے۔ جس کو گٹھیا کے پرانے مریض عموماً استعمال کرتے ہیں لیکن سکاٹ لینڈ والے قدرے سکاچ وسکی پینا ہی ضروری سمجھتے ہیں اور دورے کے وقت تو یہ تقریباً ناممکن ہی ہے کہ آپ مریض کے پاس سے یہ شراب اٹھالیں۔ اس کی جو عادت ہے اسے کچھ دن تو جاری رکھنا ہی پڑتا ہے کیونکہ بصورت دیگر وہ کمزور ہو جائے گا۔ شراب پینا بھی اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے گٹھیا کے ان مریضوں کو مطمئن کرنا بڑا مشکل کام ہے جو طاقت حاصل کرنے کے لئے شراب پینے کے عادی ہوں۔ اس حالت میں آپ ہومیو پیتھی سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور آپ اسے شراب پینے سے بھی باز نہیں رکھ سکتے کیونکہ شراب ترک کر دینے سے کمزوری بڑھتی ہے جو لوگ باقاعدگی کے ساتھ شراب نہ پیتے رہے ہوں وہ اس کے بغیر گزر کر سکتے ہیں اور انہیں اس کے بغیر گزر کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہومیو پیتھک دوائی کے فعل میں مخل ہوتی ہے۔

گٹھیا کے ان مریضوں کو خوفناک دائمی سر درد ہوا کرتا ہے۔ مغز حرام (گدی) میں درد ہوتا ہے جبکہ جوڑوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ عموماً اس سر درد کو جوڑوں کے درد کے ساتھ سر درد کہا جاتا ہے۔ یعنی گٹھیا کے سر درد، ایسا سر درد جو جوڑوں کے درد کے ساتھ ہوتا ہے یا سر درد اور جوڑوں کا درد ادل بدل کر ہوتا ہے۔ سر میں اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، یہ درد گدی میں ہوتا ہے اور اس میں تھوڑی یا زیادہ چبھن ہوتی ہے۔ یہ درد سارے سر میں پھیل جاتا ہے اور عام اجتماع خون کا دورہ پیدا کرتا ہے۔ یہ سر درد کبھی کبھی تو اس وقت نمودار ہوتا ہے جب کہ جوڑوں کا درد بہتر ہو جاتا ہے۔ سر میں جتنا درد زیادہ ہو، ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں درد اتنا ہی کم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جب گٹھیا جوڑوں پر زور کرتا ہے تو سر درد گھٹ جاتا ہے۔ یہ سر درد عموماً تیسرے یا ساتویں دن آتے ہیں۔ کم و بیش وقت کی پابندی کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ سر درد کے ساتھ متلی اور پت کی قے بھی ہوتی ہے۔ خوراک کا خیال آتے ہی یا دیکھتے ہی متلی شروع ہو جاتی ہے۔ گٹھیا کے اس مریض کو سر میں چکر بھی آتا ہے۔ سر درد کے ساتھ ہی خصوصیت سے یہ احساس بھی ہوتا ہے۔ جیسے وہ بائیں طرف گر پڑے گا۔ صبح سر میں چکر آتا ہے جب وہ صبح کو سو کر چار پائی سے اٹھتا ہے تو محسوس کرتا ہے جیسے بائیں طرف گر پڑے گا اور وہ بائیں طرف گرنے سے خود کو بچاتا ہے۔ بعض وقت باری کے بخاروں میں بائیں طرف گرے، سر میں چکر اور اس کے خاتمے پر متلی و قے، گدی میں شدید درد اور ہڈیوں میں درد پیش خیمہ (پیوب روپ) کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

اس دوائی میں گنٹھیا کی اور بھی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ کنپٹیوں میں گولی لگنے کی طرح کا درد سر کے بائیں حصہ سے دائیں حصہ کی طرف بڑی سرعت سے درد کا چلنا۔ سارے سر میں گولی لگنے کی طرح کا درد۔ ہاتھ پاؤں میں سوئی چبھنے یا پھاڑنے کی طرح کا درد اور ہڈیوں کا درد۔ سر درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ معدے میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ گنٹھیا کے سر دردوں میں، باری کے بخاروں میں، شدید گرمی کے خاتمہ پر، وقت کی پابندی کے ساتھ آنے والے دردوں میں، درد کا رخ ایک ہی ہوتا ہے۔ درد کی شدت کی وجہ سے متلی ہونے لگتی ہے اور تب پت کی قے ہوتی ہے۔ یوپاٹوریم کا گنٹھیا میں، اس کی علامتوں کے سہارے، اس کثرت سے استعمال نہیں ہوا جس کا یہ حقدار ہے۔ باری کے بخاروں میں یہ مشہور ہے۔ سر دردوں میں یہ کبھی کبھار استعمال ہوتا ہے۔ انسان کبھی کبھار ہی سر دردوں اور باری کے بخاروں میں اس کا فائدہ محسوس کرتا ہے۔ گنٹھیا اور عصبی درد میں بھی صرف علامتوں کے مطابق ہی کام کرتا ہے اور اس سے کہیں زیادہ مفید ہے جتنا کہ اس کے بارے میں عموماً معلوم ہے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیماریوں کا معالجہ مقصود نہیں ہے۔ میں گنٹھیا کو بیماری نہیں مانتا۔ صرف اسے عصبی درد کی اونچے قسم کی علامتوں کا مجموعہ سمجھتا ہوں جو انسانی جسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ علامتوں کا عظیم مجموعہ جس کو گنٹھیا کا نام دیا جاتا ہے۔ جس میں جوڑوں کے بڑھ جانے اور پیشاب میں گنٹھیا کی نوعیت کی تلچھٹ آنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یورک ایسڈ کا بڑی مقدار میں خون میں آ کر ملنا بھی گنٹھیا کا دوسرا نام ہے۔ جس میں گنٹھیا کی حالت کا نمودار ہونا ایک مصنوعی یا ظاہری وجہ ہے۔ اصل وجہ تو زہریلا مادہ ہے۔ میں جب گنٹھیا کا نام لیتا ہوں تو اس سے میری مراد کسی بیماری سے نہیں ہے۔ میرا مطلب ایک خاص قسم کی علامتوں کا اظہار ہے۔ یہ خصوصیت بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہے۔ دیہات میں عموماً کم پائی جاتی ہیں کیونکہ وہاں لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں رہتے ہیں۔ کسرت کافی کرتے ہیں۔ اچھی خوراک کھاتے ہیں اور مکانوں میں بند نہیں رہتے۔ سمجھا یہی جاتا ہے کہ یہ بیماری شراب پینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ میں اکثر جب مریضوں سے کہتا ہوں کہ علامتیں گنٹھیا کی قسم کی ہیں تو وہ کہتے ہیں "مجھے شراب پینے کی عادت نہیں ہے۔ میں نے شاہانہ زندگی بسر نہیں کی ہے" درحقیقت اس قسم کی حالتیں عصبی درد کا رجحان پیدا کرتی ہیں۔

آنکھ کے انڈوں میں تکلیف دہ دکھن، جیسا کہ برائی اونیا اور جلسی میم میں ہوتا ہے۔ پائی جاتی ہے۔ چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ دبانے سے دکھن ہوتی ہے۔ ذرا چھونے سے آنکھ میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے مکا مار دیا ہو۔ آنکھ میں دکھن کے ساتھ، جیسے کچلنے کی طرح کا درد ہوتا ہے۔ زکام جس میں ہڈی ہڈی میں درد ہوتا ہو۔

صفراوی (پت) تکلیفوں کا خاتمہ عموماً دستوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا بڑی مقدار میں فضلہ خارج ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا پانی سا یا نیم پتلا دست لیکن اگر دست کافی دیر تک جاری رہے ہوں اور انتڑیاں قطعاً خالی ہو چکی ہوں تو یہ علامت مٹ جاتی ہے اور دوسرا درجہ آ جاتا ہے۔ یعنی قبض جس میں ہلکے رنگ کا یا پت کے بغیر پاخانہ آتا ہے۔

یوان سیٹ میں خشک، تکلیف دہ اور سارے جسم کو ہلا دینے والی کھانسی پائی جاتی ہے۔ جیسے یہ کھانسی

ساری ہڈیوں کو توڑ کر رکھ دے گی۔ اس میں اتنی دکھن ہوتی ہے۔ اسے حرکت سے اس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ آلات تنفس میں بھاری ابھل پائی جاتی ہے۔ سانس کی باریک نالیوں کے ورم (کیلری برانکائٹس) میں کھانسی کی وجہ سے سارا جسم ہل اٹھتا ہے۔ یہاں یہ برائی اونیا اور فاسفورس کے مشابہ ہے۔ مریض ٹھنڈی ہوا سے بری طرح گھبراتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ نکس وامیکا میں۔ نکس وامیکا میں بھی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ پڑیں گی۔ وہ گرم کمرہ چاہتا ہے۔ گرم بستر چاہتا ہے اور اس سے اس کو راحت ملتی ہے۔ اکثر کپڑا ذرا ہٹا لینے سے وہ سردی سے کانپ اٹھتا ہے۔ یوپاٹوریم میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ اس قدر مشابہت ہے دونوں میں نکس وامیکا میں انتہائی بدمزاجی اور چڑچڑاپن پایا جاتا ہے مگر یوپاٹوریم میں غمگینی کا غلبہ ہوتا ہے۔ نکس وامیکا کا مریض موت سے ہمکنار ہونے کی شکایت نہیں کرتا وہ دوسری دنیا میں جانے کے لئے اس قدر بے تاب ہوتا ہے مگر یوپاٹوریم میں یہ بات نہیں ہے وہ صرف غمگین ہی ہوتا ہے۔

اس میں کچھ اور حالتیں بھی ہیں جو ثانوی حیثیت رکھتی ہیں ملیریا اور گٹھیا کی شکایت کے بعد عموماً پاؤں پر سوجن آجاتی ہے۔ ایسے ملیریا بخار میں جو کافی دیر تک جاری رہا ہو۔ پیروں پر اس قسم کی سوزش آنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ یوپاٹوریم کا نیٹرم میور چائنا اور آرسینکم سے اس قسم کے پرانے ملیریا بخاروں میں سخت مقابلہ ہے۔ جب علامتیں بڑی حد تک گھٹ گئی ہوں اور صرف خون کی کمی اور پیروں کا استسقاء (سوجن) ہی باقی رہ گیا ہو اور جب ملیریا کا مناسب علاج نہ ہوا ہو تو یہ فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے کہ اب کیا دوائی دی جائے۔ اس حالت میں ہومیو پیتھ کے سامنے صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے۔ اسے پھر پیچھے لوٹنا پڑتا ہے۔ مریض کی علامتیں لینے کے لئے اسے اس وقت کی علامتیں حاصل کرنا پڑتی ہیں۔ جب بخار باری کا تھا۔ جب گڑبڑ شروع ہوئی تھی اس سے پہلے کی علامتوں پر توجہ دینا لازمی ہے اگر اب ہاتھ پاؤں پر سوجن ہے اور آپ کو ایسی علامتیں ملیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ مریض کو ابتداء میں یوپاٹوریم کی ضرورت تھی تو اب بھی یوپاٹوریم دینے سے فائدہ ہوگا۔ یہ پھر سردی کو اسی طرح واپس لے آئے گا اور ایسی تمام حالتیں واپس لا دے گا کہ جن کی بناء پر آپ دوائی منتخب کر سکیں گے۔ اگر اسے ابتداء میں آرسینکم کی ضرورت تھی تو اب بھی آرسینکم سردی واپس لے آئے گا۔ یہ پرانی حالت بحال کر دے گا اور علامتوں کو دور کر دے گا۔ جھگڑا صرف یہ ہے کہ اب علامتیں دبی ہوئی ہیں اور ان کا علاج نہیں ہوا۔ اسے دوائی کی ضرورت تھی سردی کے لئے اور اسے ملی نہیں اب بھی ممکن ہے اسے اسی دوائی کی ضرورت ہے۔ اب آپ پیروں اور ٹخنے کے استسقاء (استسقاء) اور گٹھیا کی سوجن پر توجہ دیں۔ گٹھیا کے ورم سوزش کی نوعیت کے ہیں۔ ان کا عموماً جوڑوں پر طاری سوجن کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہاں بھی یوپاٹوریم سے آرسینکم کا مقابلہ ہے۔ گھٹنے کا گٹھیا کا ورم۔ آپ کو اس دوائی میں شروع سے لے کر آخر تک ہڈیوں کے درد اور ہڈیوں کی تکلیف عام ملے گی۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ دوائیاں نہایت پابندی کے ساتھ وقت مقررہ پر نمودار ہوتی ہیں۔ بیماریاں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ یہ بھی وقت مقررہ پر آتی ہیں۔ باقاعدگی کے ساتھ وقت کی پابندی کرتی ہیں۔ ہمیں ایسے سر درد دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے جو ہر ساتویں دن آتے ہیں۔ دو ہفتہ میں ایک بار آتے ہیں۔ ایسی دوائیاں بھی ہیں جن میں ساتویں دن، چودھویں دن اور تیسرے دن تکلیف بڑھتی ہے۔

ایسی دوائیاں بھی ہیں جو ٹھیک اسی طرح ظاہر ہوتی ہیں آپ کو اس بات پر حیران نہیں ہونا چاہیے کہ اگر آپ کا مریض مکمل طور پر اورم کے زیر اثر ہے تو اس کی تکلیف ہر اکیسویں دن بڑھتی ہوئی ملے گی۔ ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جن میں چودہ دن کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ مثلاً چائنا اور آرسینکم۔ ایسی بھی دوائیاں ہیں جو صرف خزاں میں یا صرف بسنت میں گرمی میں، سردی میں یا برسات میں ہی شدت اختیار کرتی ہیں۔ بعض دوائیوں میں سردی اور گرمی سے شدت اختیار کرنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

یوفریشیا (EUPHRASIA)

یوفریشیا نئے نزلے زکام میں جبکہ بخار ہو یا نہ ہو، قلیل عرصے تک کام کرنے والی نہایت مفید دوائی ہے۔ سر درد جو زکام میں نمودار ہوتے ہیں اور آنکھ کی علامتیں شام کو سر درد ہونے لگتا ہے۔ جیسے پھلا گیا ہو۔ سر میں چبھن کے ساتھ درد، سر درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ سورج کی روشنی سے آنکھوں میں چمک لگنا، نزلے زکام کا سر درد جس میں آنکھوں اور ناک سے بکثرت پانی گرے، آنکھ کی علامتیں یوفریشیا کی اہم اور قابل ذکر علامتیں ہیں۔ آنکھوں کا نزلہ جس میں ایسا پانی بکثرت گرے جو جلد پر خراش لائے۔ اس کے ساتھ خواہ زکام ہو یا نہ ہو۔ آنکھوں میں کٹن کے ساتھ درد جو سر تک پہنچے، آنکھوں میں رڑک جیسے ریت پڑا ہو۔ آنکھوں میں خشکی و جلن کا احساس، جیسے آنکھوں میں کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ آنکھوں میں جیسے گرد و غبار پڑا ہوا ہو۔ آنکھ میں سخت خارش جس کی وجہ سے کھجلانا اور آنکھ کو رگڑنا پڑے۔ اس کے ساتھ آنسو بکثرت آئیں۔ آنکھیں کھنچی ہوئیں۔ بلغمی جھلیوں کی سخت سوجن، سرخی، خون کی نالیاں بڑھی ہوئیں اور جلن، عصبی درد یا جوڑوں کی عصبی درد کی وجہ سے پتلی کا ورم، پتلی و گاڑھی رطوبتیں بکثرت خارج ہوں۔ آنکھ کے ساتھ ریشوں کی عام سوزش، انگوری پردے کے زخم اور پھٹے (سفیدی) کو فائدہ پہنچا ہے۔ چھالوں کے ساتھ سوزش، آنکھ میں چوٹ آنے کے بعد انگوری پردے پر سفیدی، یہ حال کے انتہائی شدید آشوب چشم میں موافق ثابت ہوا ہے۔ آشوب چشم کے ساتھ دھند، آنسو بکثرت آئیں اور جلن ہو، پپوٹوں اور آنکھ کے اندروں کی بلغمی جھلیوں کا ورم سرخی اور چھالے۔ صبح کو آنکھ چپک جائے، زکام کے وقت ناک سے تیز رطوبت بکثرت گرے، ناک خوب بہے آنکھ کے چھپر خشک اور کوئے سرخ، پپوٹے متورم اور ان میں جلن ہو، پپوٹے انتہائی زکی الحس اور متورم، پلکوں کی خارش اور جلن، پلکوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پپوٹوں کا شدید ورم، آنکھ کے ارد گرد نہایت باریک دانوں کا نکلنا اور چھپر کی پھولن، بینائی دھندلی تیسری دات نبض کا لقوہ۔

علامتوں کا اگلا اہم مجموعہ ہے ناک کی علامتیں۔ چھینکیں آتی ہیں اور ناک بہتی ہے۔ ناک سے خالص پانی کی طرح کی رطوبت گرتی ہے اور جلتے جلتے آنسو آئیں۔ ناک کی بلغمی جھلیوں کا ورم، ناک سے پانی سی پتلی و رقیق رطوبت کا بکثرت گرنا، اس طرح ایک یا دو دن زکام رہنے کے بعد نرخرے پر اثر ہو جاتا ہے اور سخت کھانسی آنے لگتی ہے۔ یہ زکام رات کو لیٹ جانے سے بڑھتا ہے۔ کھانسی دن میں بڑھتی ہے اور لیٹ جانے سے گھٹتی ہے۔ اس میں چیچک جیسے نہایت باریک دانے نکلتے ہیں اور بخار بھی پایا جاتا ہے۔ اس طرح جب اس مجموعی علامت پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یوفریشیا چیچک کی بھی دوائی ہے۔ یہ چیچک کی

حیرت انگیز دوائی ہے حالانکہ پلساٹیلا کی طرح بار بار مسوارنہیں ہوتی کیونکہ عموماً یہ مجموعی علامت کم ہی ظاہر ہوتی ہے۔ صبح کو آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نرخرے میں خراش جس کی وجہ سے بار بار کھانسی آتی ہو اور اس کے بعد پسلیوں کے نیچے دباؤ، نرخرے میں کف کی کثرت جس کی وجہ سے تر کھانسی آتی ہے اور چھاتی میں گھڑگھڑاہٹ ہوتی ہے۔ گہرا سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کھانسی بھی علامتوں کا نایاب مجموعہ پیش کرتی ہے۔ کھانسی جس میں کف بکثرت نکلے، اس کے ساتھ زکام یا زکام کے بعد اس طرح کی کھانسی ہو۔ تنگی سانس کی تکلیف رات کو لیٹ جانے پر گھٹ جاتی ہے۔ کھانسی کی تکلیف صبح کے وقت گھومنے پر بڑھتی ہے اور کف خوب نکلتی ہے۔ نرخرے میں سرسراہٹ کے بعد سخت کھانسی، رات کو کھانسی نہ اٹھنے کی وجہ سے یہ برائی اونیا اور چینک کے مشابہ ہے۔ دم کشی اور کھانسی کی تکلیف رات کو لیٹ جانے پر گھٹ جاتی ہے۔ اس کے سوا زکام کی دیگر علامتیں رات کو لیٹ جانے پر شدت اختیار کرتی ہیں جب یہ علامتیں انفلوئنزا میں ظاہر ہو رہی ہوں تو یہ دوائی نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ حلق وسینہ پر جس کثرت سے رطوبت گرتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زکام نزلے کی صورت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ بلغم آسانی سے اور کھانسی کے بغیر نکلتا ہے۔ بلغم زیادہ کوشش کئے بغیر ہی نکل جاتا ہے۔ پسلیوں کے نیچے میٹھا میٹھا درد جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سانس کی نالیوں پر نزلہ گر رہا ہے۔ آنکھ کا درد کھلی ہوا میں شدت اختیار کرتا ہے۔ زکام کھلی ہوا میں بڑھتا ہے۔ بعض وقت کھانسی بھی کھلی ہوا میں بڑھتی ہے۔ جب ہوا زور سے چل رہی ہو تو بھی زکام بہنے لگتا ہے۔ سرد ہوا اور ہوا دار موسم میں آنسو آتے ہیں۔ یہ مریض سردی سے کانپتا رہتا ہے اور بستر میں ہی اس سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اس دوائی میں سردی، بخار اور پسینہ سب ملتے ہیں۔ سردی کا غلبہ رہتا ہے۔ بخار عموماً دن میں رہتا ہے۔ چہرہ سرخ اور ہاتھ سرد ہو جاتے ہیں۔ حرارت اوپر نیچے کو آتی ہے۔ پسینہ عموماً صرف جسم کے اگلے حصہ پر ہی آتا ہے۔ رات کو سوتے سوتے پسینہ آتا ہے۔ پسینے سے بڑی عجیب بو آتی ہے۔ اکثر بدبو آتی ہے۔ چھاتی پر پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ انفلوئنزا میں نزلے کے بخار میں اور چیچک میں مفید ہے۔ جب علامتیں موافق ہوں تو یہ چیچک کے شدید ترین حملے کو آسان اور نرم بنا دیتا ہے۔ مریض کو راحت مل جاتی ہے۔ دانے آسانی سے نکال دیتا ہے۔ بخار کو ہلکا کر دیتا ہے۔ کھانسی، زکام اور نزلے کی دوسری شکایتوں کو کم کرتا ہے۔ آنکھوں سے گرم گرم جلتے جلتے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ چندھیا پن اور ناک بہے، سخت چبھن کے ساتھ سر درد، آنکھیں سرخ، بخار کی وجہ سے آنکھوں میں چمک لگے، چیچک کے دانوں کی خشک کھانسی۔

فیرم میٹلیکم (FERRUM METALLICUM)

آج ہم فیرم میٹلیکم کا مطالعہ کریں گے۔ ایلوپیتھی والے دوائی کے طور پر آج تک خون کی کمی کے لئے آئرن (لوہا) کا بکثرت استعمال کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس کا بڑی مقدار میں کلورائیڈ اور کاربونیٹ کی شکل میں استعمال کیا ہے۔ جب بھی کبھی انسانی بدن میں خون کی کمی ہوئی اس کا چہرہ پیلا ہوا۔ موم سا رنگ ہوا، کمزور ہوا تو آئرن اس کے لئے طاقت بخش سمجھا گیا مگر حقیقت یہ ہے کہ آئرن خون کی کمی پیدا کرتا ہے لیکن اگر آپ آئرن کے تجربوں پر غور کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ ایلوپیتھی والے آئرن دے دے کر خون کی

کی پیدا کرتے ہیں۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ جب بھی بھی آئرن بڑی مقدار میں استعمال کرایا گیا تو مریض کی رنگت سبز ہوگئی۔ موم سی زرد ہوگئی، رنگ پیلا ہو گیا، مرجھایا گیا، چہرہ بیماروں جیسا بن گیا اور خون کی کمی ہوگئی، ہونٹ پیلے ہو گئے کانوں کی جلد کی رنگت مٹ گئی، جسم کی جلد پیلی ہوگئی۔ اس کے بعد خون گرنے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی پھیپھڑوں کی شکل میں گرتا ہے مگر عموماً بڑی مقدار میں، پتلا اور گہری رنگت کا خون گرتا ہے۔ پھیپھڑے الگ رہتے ہیں۔ پتلے خون کی رنگت بھوری اور نیلی ہوتی ہے۔ خون پانی سا پتلا، مریض کا بدن بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے۔ زرد پڑ جاتا ہے۔ اس کے پٹھے نرم اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس کی قوت برداشت گھٹ جاتی ہے۔ پٹھے کام کاج سے تھک جاتے ہیں نیز حرکت یا پٹھوں کی حرکت ناممکن بن جاتی ہے۔ سخت محنت یا حرکت سے کمزوری آتی ہے، دم کشی آتی ہے، جان نکلنے کی سی کمزوری اور غشی آجاتی ہے۔

اس دوائی کے زیر اثر تمام جسمانی حالتوں میں ایک عجیب علامت پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ آرام کے وقت درد اور تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ آرام کے وقت دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ آرام کے وقت دم کشی آجاتی ہے۔ حتیٰ کہ کمزوری بھی آتی ہے۔ مریض کو چہل قدمی سے راحت ملتی ہے مگر ذرا سی محنت سے تھکان آجاتی ہے اور کبھی کبھی غشی بھی آجاتی ہے۔ کبھی تیز حرکت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ گھر کے اندر چہل قدمی سے درد گھٹ جاتا ہے۔ وہ چہل قدمی پسند کرتا ہے تا کہ کمزوری نہ ہو اور غشی نہ آئے۔ بہت سی حالتوں میں مریض کو استسقاء ہو جاتا ہے۔ جلد پر دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور اس کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی بدن میں خون کی کثرت معلوم ہوتی ہے۔ ذرا جوش آنے سے چہرہ تمتما جاتا ہے۔ بخار کی سردی کے وقت چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مگر ڈھیلا، نرم، سست اور کمزور ہونے کے باوجود اس کو طاقت نہیں ملتی کیونکہ وہ بیمار ہے۔ مریض اپنے دوستوں کی ہمدردی سے محروم رہتا ہے۔ وہ کمزور رہتا ہے۔ دھڑکن ہوتی ہے۔ دم کشی ہوتی ہے۔ مریضہ محسوس کرتی ہے کہ اسے لیٹ ہی جانا چاہیے۔ اس کے باوجود بھی چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ اسے خون کی مصنوعی کثرت کہا جاتا ہے۔ خون کی نالیاں تن جاتی ہیں۔ پھیل جاتی ہیں۔ رگوں میں پڑ جاتی ہے اور ان کے غلاف ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا خون بڑی آسانی سے خارج ہونے لگتا ہے۔ خون کی باریک رگوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ جسم کے تمام حصوں سے خون آنے لگتا ہے، ناک سے، پھیپھڑوں سے اور بچے دانی سے خون آتا ہے۔ عورتوں کو بچے دانی سے خون گرنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ خصوصاً ماہواری بند ہونے سے پہلے اور بعد میں اگر علامتیں موافق ہوں تو خون کی کمی کی اس حالت میں جس کو "سبز بیماری" (ہرا پانڈو) (جس میں بدن کی رنگت سبز ہو جاتی ہے) کہا جاتا ہے۔ یہ حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ یہ بیماری عموماً لڑکیوں کو بالغ ہونے پر اور اس کے بعد کے برسوں میں ہوا کرتی ہے۔ ماہواری تقریباً ہوتی ہی نہیں۔ کھانسی آنے لگتی ہے اور بدن کی رنگت سبز یا پیلی پڑ جاتی ہے۔ یہ بیماری لڑکیوں میں اتنی عام ہوتی ہے کہ مائیں اس سے بخوبی واقف ہیں اور اس سے ڈرتی ہیں۔ آپ کو علاج کے دوران میں اس خاص قسم کے پانڈو (یرقان) کے بہت سے مریض دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔

کبھی کبھی ابتدائی ماہواریوں میں خون بکثرت آیا کرتا ہے پھر شدید کمزوری آتی ہے۔ اکثر یہ کمزوری

برسوں تک جاری رہتی ہے۔ بشرطیکہ باقاعدگی نہ آئے۔ ایسی ساری حالتوں میں ایلوپیتھی والے اپنے مریض کو آئرن بڑی مقدار میں کھلاتے ہیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق مریض جتنا ہی زیادہ آئرن کھاتا ہے اس کی حالت اتنی ہی بگڑتی چلی جاتی ہے۔

اجتماع خون جس کا رخ اوپر کو ہو اس کے ساتھ چہرہ سرخ، سر گرام اور پیر سرد ہوتے ہیں۔ سر اور چہرے کی گرمی چہرے کی سرخی کے تناسب سے نہیں ہوتی۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ فیرم کے زیر اثر خون کی اوپر کے رخ گردش بخار کی سردی میں رونما ہوئی ہے۔ ان بخاروں میں دیکھنے کو ملتی ہے جہاں خون میں فاسد مادہ آ گیا ہو (سیپٹک فیور) یا دوسری قسم کے بخاروں میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ سر ہمیشہ ہی گرم نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی سرد بھی ہوتا ہے۔ چہرہ بھی سرخ اور سرد ہوتا ہے۔

چائنا کی طرح فیرم کی بہت موٹی علامت ہے۔ خون یا منی (دیریہ) کی کمی سے پیدا ہوئی شکایتیں۔ جب دیر تک خون بدن سے نکلتا رہا ہو۔ جب دیر تک کمزوری جاری رہی ہو تو فیرم کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ بدن اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ صحت قبول نہیں کرتا، کھایا پیا جزو بدن نہیں بنتا۔ ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں اور آسانی سے جھک جاتی ہیں۔ ٹیڑھی بھی ہو جاتی ہیں۔ دبلے پتلے سوکھے بدن والے اور کمزور بچے، جوڑوں کی خشکی جس کی وجہ سے چلتے وقت کڑکڑاہٹ ہوتی ہے۔ بدن یکایک سوکھنے لگے اور اس کے ساتھ خون کی مصنوعی کثرت۔

چہرہ سرخ تندرستی کی علامت ہوتی ہے مگر وہ گلی بازار میں تیز قدم چلنے سے معذور نہیں ہے۔ کوئی محنت مشقت برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود بھی فیرم کی بہت ہی تکلیفیں کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو جانے سے گھٹ جاتی ہیں توجہ بدل جانے سے، ہلکی سی کثرت کرنے سے کم ہو جاتی ہیں کیونکہ بیشتر تکلیفیں آرام کے وقت بڑھ جاتی ہیں کثرت جوش اور دوران نازیں (عصبی نظام کی) کی ذکاوت حس۔ درد قطعاً برداشت نہ ہو سکے، جس نازک مزاج عورت کو فیرم کی ضرورت ہوتی ہے اس کا چہرہ تمتمایا ہوا ہوتا ہے اور عموماً شکایت کرتی رہتی ہے کیونکہ اسے گھر والوں سے ہمدردی نہیں ملتی کیونکہ ظاہری طور پر وہ مریض نظر نہیں آتا مگر اس کے باوجود بھی سیڑھیاں چڑھنے سے اس کا دم پھول جاتا ہے۔ وہ خود کو کمزور محسوس کرتا ہے اور لیٹ جاتا ہے۔

جب سکون سے لیٹا ہوا ہو تو بے چینی آتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ہلاتے رہنا پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں چھید ہونے کی طرح کے درد چلسا ٹیلا کی طرح اگر وہ اپنے ہاتھوں پاؤں کو آہستہ آہستہ ہلاتا رہے حرکت دیتا رہے تو یہ درد مٹ جاتا ہے مگر فیرم نہایت ٹھنڈی دوائی ہے اور گردن، چہرے اور دانت درد کے سوا اسے حرارت سے آرام ملتا ہے۔ گردن چہرے اور دانت کا درد ٹھنڈک سے گھٹتا ہے مگر بیشتر درد حرارت سے گھٹتے ہیں۔ مریض اپنے بدن کو گرم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ تازی ہوا یا ٹھنڈی ہوا سے بری طرح گھبراتا ہے۔

کمزوری اور تھکان، بولنے سے بھی کمزوری آتی ہے تھکان اور اس کے ساتھ بے قاعدہ نبض یا تیز نبض یا نہایت سست نبض، دھڑکن اس کے بعد آتی ہے لقوے کی سی کمزوری، ہاتھ پاؤں کام سے جواب دے جاتے ہیں۔ خون کی کمی یا خون نکل جانے سے ہوئی لقوے کی سی حالتیں۔ خون نکل جانے کی وجہ سے غشی

کے دورے۔ پٹھوں میں جھٹکے اور پھڑکن رعشہ مرگی جس میں مریض کو مکمل طور پر ہوش نہ ہو۔
آپ اتنی باتیں سن کر ذہنی علامتوں کی بابت بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی جسمانی علامت کے مطابق ہی ہوں گی۔ کند ذہنی رونی صورت، پست ہمتی، دماغی تھکان اور اداسی، انتہائی اداسی اور یاس، مایوسی، ذرا سی وجہ سے فکر ہو جاتا ہے۔ چڑچڑا پن، ذرا سی آواز سے مثلاً کاغذ کی کھڑکھڑاہٹ سے بھی مریض آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس سے عصبی بے چینی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ مریض کو کھڑا ہو جانا اور حرکت کرنی پڑتی ہے۔ ذرا سی مخالفت سے جوش آ جاتا ہے۔ اتفاقیہ حرکت تیز حرکت یا ذرا جلدی کرنے سے آنکھ کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سر میں چکر آ جاتا ہے۔ ہر چیز گردش کرتی محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ ان سب علامتوں کے ساتھ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض جب اکیلا ہو یا جب آرام کرتا ہو تو چہرہ پیلا اور سرد ہو جاتا ہے مگر ذرا سے جوش سے گالیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اسی کا نام ہے خون کی مصنوعی زیادتی۔

سر درد اجتماع خون کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ خون کی گردش اوپر کو ہوتی ہے۔ بدن جیسے بھرا ہوا ہے۔ تناؤ کا احساس اس کے ساتھ چہرہ سرخ، آنکھیں جیسے بھری ہوئی ہیں، تنی ہوئی ہیں گردن جیسی بھری ہوئی ہے۔ دھڑکن، گلبیز، جس میں آنکھیں بھی باہر کو نکلی ہوئی ہوں اور دھڑکن بھی ہوتی ہو، سر درد دباؤ سے گھٹتے ہیں۔ فیرم کا مریض رگوں کو سہارا دینے کے لئے انہیں دبانا چاہتا ہے۔ سر میں چٹکن، جیسے سر میں ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ ہر قسم کی تیز حرکت سے سر کی تکلیف بڑھتی ہے کھانسنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ کھانسنے سے سر درد اور گدی میں درد ہوتا ہے یہ درد اکثر چہل قدمی سے گھٹ جاتے ہیں۔ سیڑھیاں چڑھنا، بیٹھ جانا، بیٹھ کر کھڑا ہونا فیرم کے دردوں کو بڑھاتا ہے۔ بشرطیکہ یہ حرکتیں جان بوجھ کر نہ کی گئی ہوں۔ کسی قسم کی اتفاقیہ حرکت سے سر میں ہتھوڑے پڑنے کی طرح کا درد ہونے لگتا ہے اور محسوس ہوتا ہے جیسے سر بہت بڑا ہو گیا ہے پھر اس کے بعد کم و بیش گولی لگنے یا پھاڑنے کی طرح کے درد آتے ہیں۔ کھڑا ہونے یا کھانسنے سے گردی (مغز حرام) میں درد جیسے کوئی مار رہا ہو کیونکہ کھانسی بھی اتفاقیہ حرکت ہے۔ کند ذہنی اور سر میں ہتھوڑے پڑنے کی طرح کا سر درد، سر کی طرح خون کا دورہ، جوش کی وجہ سے اجتماع خون کی نوعیت کے سر درد لگنے سے، ٹھنڈی ہوا لگنے سے سر درد جو 3-4 دن یا ہفتہ بھر تک جاری رہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا اور غالباً سرد، سر قدرے گرم مگر اتنا گرم ہوتا جتنا کہ ہونا چاہیے۔
آنکھوں کی سرخی، خون کی نالیاں بھری ہوئیں۔ انتہائی کمزوری، دم کشی اور دھڑکن، لکھنے سے، جو ایک طرح کی دماغی محنت ہے، سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ کھوپڑی کی انتہائی ذکاوت حس حتیٰ کہ مریض بال کٹا چھوڑتا ہے۔ ذہنی گڑبڑ اور سر درد جبکہ خون بھی خارج ہو رہا ہے یا خون خارج ہو چکنے کے بعد یہ تکلیف پیدا ہو خصوصاً زچہ کو۔ آنکھوں کے ارد گرد جگہ پھولی ہوئی، بینائی کی طرح طرح کی خرابی، جو اجتماع خون کی وجہ سے ہو، خون کی گردش کا تعطل، پپوٹوں کا ورم، آنکھ سے پیپ سا اخراج، آواز قطعاً برداشت نہ ہو۔ کانوں میں گھنٹیاں بجیں۔
ناک میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ نزلے زکام کی شکایت کے نتیجے کے طور پر نکسیر کا آنا۔ طبیعت میں ذرا سا جوش آنے پر نکسیر شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ حیض کے دنوں کا سر درد، ناک میں

کھرنڈ جمنا، چہرہ انتہائی زرد مگر ذرا سے جوش سے چہرہ سرخ ہو اٹھے اور تمتما جائے۔ چہرہ تمتمایا ہوا اور ہونٹوں کی سوجن، چہرہ تمتمایا ہوا اور سردی لگے۔ بخار کی سردی کے دوران میں پیاس کا لگنا وغیرہ۔ فیرم کی اہم علامت ہے۔ ماہواری کے دنوں میں انتہائی سخت درد اور جونہی درد شروع ہوتے ہیں چہرہ تمتما جاتا ہے۔

جو کچھ بھی کھائے معدے میں ہضم نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود بھی کوئی قابل ذکر متلی نہیں ہوتی۔ فیرم کے زیر اثر متلی کبھی کبھار ہی ہوتی ہے۔ کھانا معدے میں پہنچ جاتا ہے اور متلی آئے بغیر ہی قے ہو جاتی ہے۔ معدہ قطعاً خالی ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کھائے پیئے کی ڈکاریں آتی ہیں جیسا کہ فاسفورس میں ہوتا ہے فاسفورس ان بوڑھوں کی دوائی ہے جن کا کھایا پیا سب کچھ قے کی راہ نکل جاتا ہے اور معدہ خالی ہو جاتا ہے۔ انتہائی بھوک، کتابوں میں لکھا ہے۔ شام کو معمول سے دوگنی خوراک بھی ناکافی رہتی ہے۔ جو کچھ بھی کھائے تلخ معلوم دیتا ہے۔ ٹھوس خوراک تلخ و سڑی ہوئی معلوم دے کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں آتی ہیں۔ معدے میں گرم کھائے پیئے کی ڈکاریں آئیں چند لقمے کھانے یا چند گھونٹ پانی پینے سے ہی معدے میں بری طرح دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ خصوصاً گوشت کھانے سے، گوشت انڈے اور ترش پھل کھانے سے نفرت، دودھ، مرغوب تمباکو اور بیئر سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔ میٹھی شراب موافق پڑتی ہے مگر ترش شراب اور دیگر ترش چیزیں موافق نہیں آتیں۔ زبان جیسے جل گئی ہو۔ جونہی معدہ خالی ہو جاتا ہے۔ قے بند ہو جاتی ہے تاوقتیکہ دوبارہ نہ کھائے۔ آدھی رات کے فوراً بعد کھائے پیئے کی قے، قے میں ترش مواد کا نکلنا۔

فیرم بارہا حمل کے دنوں میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ حمل رہ جانے کے چند ہی ہفتہ بعد حاملہ کو قے شروع ہو جاتی ہے اور وہ جو کچھ کھاتی ہے قے کر دیتی ہے۔ متلی نہیں ہوتی مگر چہرہ تمتما جاتا ہے۔ عورت سست اور کمزور ہو جاتی ہے۔ بیمار ہوئے بغیر قے کر دیتی ہے۔ معدہ جیسے بھرا ہوا ہے، دباؤ، کھانا کھانے کے بعد معدے میں دباؤ، معدے کی عجیب و غریب علامتوں کی وجہ سے فیرم غیر معمولی دلچسپ دوائی ہے۔ معدہ جیسے چمڑے کا تھیلا ہو وہ کوئی چیز ہضم نہیں کرتا بھرتا ہے اور خالی ہو جاتا ہے جیسے کھایا تھا اسی طرح آسانی کے ساتھ قے بھی ہو جاتی ہے۔

اس میں تکلیف دہ دست پائے جاتے ہیں جس میں بیرونی جلد پر خراش پیدا کرنے والے پتلے دست آتے ہیں۔ صبح کے وقت دست آئیں اس کے بیشتر مریض پرانے پاپی ہوتے ہیں اور ان کی صحت برباد ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ مدت سے دائمی قبض کے مریض ہوتے ہیں۔ دائمی قبض اور پاخانے کی بار بار ناکام حاجت جس میں سخت سدے بمشکل خارج ہوں۔

اس ساری دوائی میں ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ اس ڈھیلے پن کی وجہ سے مقعد، رحم اور بچے دانی باہر نکلنے لگتی ہے۔ جسم کے نچلے حصے میں نیچے کے رخ دباؤ جیسے یہ عضو باہر نکل آئے گا اور اکثر وہ باہر نکل بھی آتا ہے۔

مثانہ بھی ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ پیشاب باہر نکالنے والے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان کے فعل میں باقاعدگی نہیں رہتی۔ لہٰذا فوری حرکت، اتفاقیہ حرکت، چلنے سے اور کھانسنے سے پیشاب اپنے آپ نکل جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو دن بھر پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ جب تک بچہ کھیلتا کودتا رہتا ہے بوند بوند پیشاب نکلتا

رہتا ہے اور اس کے کپڑے گیلے رہتے ہیں مگر جب وہ خاموشی سے بیٹھا رہے تو پیشاب کا ٹپکنا بھی قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ مثانہ اس قدر ڈھیلا اور نرم ہو جاتا ہے کہ وہ پیشاب کو روک ہی نہیں سکتا اور جونہی اس میں تھوڑا سا پیشاب جمع ہوتا ہے وہ خارج ہونے لگتا ہے۔ یہ ڈھیلا پن اس دوائی میں عام طور سے پایا جاتا ہے اور یہ ان کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح انسانی جسم کی بات ہے آپ جانتے ہیں کہ آپ کے دوست موقعہ بموقعہ کیا کرتے ہیں۔ یہی حال دوائیوں کا ہے۔ آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ دوائی کا کیا اثر ہے۔ وہ کیا کرنے والی ہے تا کہ اس واقفیت کی بناء پر آپ مریضوں کا علاج بخوبی کر سکیں۔

فیرم کے زیر اثر اعضاء تناسل کا ڈھیلا پن اور ان کی کمزوری بھی عام بات ہے۔ مثال کے طور پر آپ حیض کو ہی لیں یہ بکثرت آتا ہے۔ پانی کی طرح پتلا خون آتا ہے۔ ماہواری دب جاتی ہے اور اس کے ساتھ انتہائی عصبی کمزوری، چہرہ تمتمایا ہوا، کمزوری اور دھڑکن، رحم کا خارج ہونا، مباشرت کے وقت رحم کی مکمل بے حسی، کثرت حیض، حیض کی بے قاعدگی، مثلاً وقت سے بہت پہلے شروع ہو جائے یا خون بڑی مقدار میں نکلے اور یا بہت دیر تک جاری رہے۔

تنگی سانس، چھاتی میں درد اور گڑبڑ، بمشکل سانس لے سکے۔ چھاتی پر جیسے بھاری بوجھ رکھا ہے۔ رات کو دم کشی کے دورے۔ سانس کی نالی کا نزلہ، چھاتی میں خون جمع ہونا، دم کشی دم گھٹنے، کالی کھانسی کی طرح کی تشنجی کھانسی، جو زبردست دورے کے ساتھ اٹھے۔ ہر بار کھانا کھانے کے بعد کھانسی اٹھے۔ گلا گھٹنے، قے ہونے سے سارا معدہ خالی ہو جائے۔ کھانسی کی حرکت سر میں بھی محسوس ہو۔ برانڈی، تمباکو یا چائے کے کثرت استعمال سے کھانسی بڑھتی ہے۔ خون یا مادہ تولید (دھریہ) کے خارج ہونے کے بعد کی کھانسی۔ بچے دانی سے خون گرنے یا کسی اور راستے خون خارج ہونے کے بعد چھاتی کی تکلیف کھانسی میں خون نکلے پھیپھڑوں سے خون آئے فیرم ان کا خاص مددگار ہے جو مدت تک بدعادتوں مثلاً مشت زنی کا شکار رہ کر کمزور ہو گئے اور اب جن کو دق کا اندیشہ لاحق ہے۔

خوف، جوش یا محنت کی وجہ سے دھڑکن، دل کی دھڑکن کبھی بڑھ جاتی ہے اور کبھی سست ہو جاتی ہے۔ دل میں چربی آ جاتی ہے۔ شام کے وقت نبض کی چال بڑھ جاتی ہے۔ سارے جسم میں چکن جیسے چھوٹے چھوٹے تھوڑے پڑ رہے ہوں۔

ہاتھ پاؤں گٹھیاوات کا درد، جو حرارت سے اور چہل قدمی سے گھٹتا ہے۔ سردی سے، محنت سے، یا جلدی جلدی چلنے سے بڑھتا ہے۔ جسم کے دوسرے حصوں کی نسبت تکونیہ پٹھوں میں خصوصیت کے ساتھ درد کی شکایت کی گئی ہے مگر یہ درد جسم کے دوسرے حصوں کے دردوں کی نسبت زیادہ اہم نہیں ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں پھاڑنے کی طرح کے درد بازو اوپر اٹھانے کی نااہلیت لقوے کے درد، یعنی وہ درد جو درد والی جگہ کو بے حس بنا دیں۔ ایسے درد جو درد والی جگہ کو بے حس بنا دیں۔ ایسے درد جو مریض کو یہ محسوس کرائیں کہ اب وہ حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا۔ کولہے میں شدید درد جو کندھے کے درد کی طرح عام ہوتا ہے۔ لیپنے کہا ہے "بائیں کندھے کا لقوہ" مگر یہ دائیں کندھے میں بھی اسی طرح ہوتا ہے دونوں کندھوں کے تکونیہ پٹھوں میں گٹھیاوات کے درد پٹھوں میں اور وات ناڑیوں (اعصاب) کے ساتھ ساتھ شدید درد، دائیں کندھے کی

سکون میں چبھن کے ساتھ درد، جو حرکت کرنے اور بستر کے کپڑوں کے بوجھ سے بڑھتا ہے۔ حرارت سے بڑھتا ہے۔ پھاڑنے اور ڈنگ لگنے کی طرح کے درد۔ فیرم کے درد عموماً رات کو بڑھتے ہیں کیونکہ مریض بستر میں سکون سے لیٹنا چاہتا ہے۔ آرام کرنے سے فیرم کے درد بڑھتے ہیں جب دن میں وہ آرام سے چہل قدمی کر رہا ہو تو درد گھٹتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد، ہتھیلیوں اور تلوؤں میں گرمی دونوں جگہ میں ادل بدل کر تکلیف ہوتی ہے۔ اس قسم کی کمزوری اور تھکان کے ساتھ استسقاء آتا ہے جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔

شام کو بخار کی سردی آتی ہے یا سردی کے ساتھ بخار ہاتھ پاؤں سرد، چہرہ سرخ بخار کی سردی کے دوران پاؤں برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد بخار کی سردی گھٹ جاتی ہے۔ بخار کی سردی کے ساتھ پیاس، رات کو تیز بو سے پسینہ بکثرت آتا ہے جس کی وجہ سے کپڑے پر زرد داغ پڑ جاتا ہے۔ پسینہ آنے پر ساری علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ بخار کی ساری علامتیں چہل قدمی سے گھٹتی ہیں۔ کونین کے ناجائز استعمال کے بعد جب باری کے بخار آئیں تو فیرم پر غور کیجئے۔

یہ ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ فیرم تپ دق کے آخری درجے کے دستوں میں مفید ہے۔ ہاں بعض وقت یہ مفید ہے بشرطیکہ مریض جلد مر جانے کے لئے تیار ہو۔ فیرم دست تو بند کر دے گا مگر جب دست بند ہو جائیں گے تو مریض زیادہ دیر تک زندہ نہ رہے گا۔ دست عموماً بغیر درد ہوتے ہیں۔ یہ پریشان کن ہوتے ہیں مگر ان میں درد وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ رات کو جو پسینہ آتا ہے وہ بھی بغیر تکلیف آتا ہے۔ ان اخراجات کو مت دبائیں۔ بہتر یہی ہے کہ انہیں چلنے دیا جائے۔ مریض کو امن و سکون کے ساتھ مرنے دیجئے تپ دق کے تیسرے درجے کے دستوں میں بہترین دوائی ہے۔ سٹھارم ملکس جو طبعی شکل میں اور نہایت قلیل مقدار میں دینی چاہئے اور حسب ضرورت و موقع استعمال کرانی چاہئے۔

فیرم فاسفوریکم (FERRUM PHOSPHORICUM)

انتہائی کمزوری اور لیٹ جانے کی خواہش، رات کو گھبراہٹ کا زور، تھک جاتا ہے، گٹھیاوات (عصبی درد) کی حالتیں زور پکڑتی ہیں۔ سوشلر صاحب کے شاگردوں نے اسے سوزش والے بخاروں کے پہلے درجے میں استعمال کیا ہے مگر یہ اونچی طاقت (پوٹینسی) میں پرانی حالتوں میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ جسم کی انتہائی گہرائی تک کام کرنے والی دوائی۔ سورا مائی زہر کا مصلح ہے۔ یہ فیرم اور فاسفورک ایسڈ سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ یہ دوائی دونوں سے مل کر بنتی ہے۔ میں برسوں تک سوشلر کے ارشاد پر چلتا رہا۔ مگر نئے تجربوں کی رو سے ہومیوپیتھک طریقہ سے شدت کے دوران میں حاصل شدہ علامتوں اور علاج کے دوران میں ہوئے تجربوں کی بنا پر میں نے علامتوں کو از سر نو ترتیب دی ہے۔ میں اب ان ہومیوپیتھک بیش قیمت دوائی کے استعمال میں انہیں سے رہنمائی حاصل کرتا ہوں۔

بعض شکایتوں کے بڑھنے کا وقت ہے سویرا بعض دوپہر کو بڑھتی ہیں۔ کچھ شام کو اور رات کو بڑھتی ہیں۔ بعض آدھی رات کے بعد بڑھتی ہیں۔ مریض کھلی ہوا سے گھبراتا ہے اور بہت سی علامتیں کھلی ہوا میں

بڑھتی ہیں نہایت قابل دید و غور طلب علامت ہے خون کی کمی اور یرقان۔ جس میں بدن سبز ہو جاتا ہے (جیسے کہ کیرم میں) عام جسمانی بے چینی بہت کچھ فاسفورک ایسڈ کے مشابہ ہوتی ہے۔ حرارت غریزی کی کمی، ٹھنڈی ہوا سے اور ٹھنڈ سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ سر اور دیگر اعضاء میں اجتماع خون، اس کے ساتھ بخار اور چہرہ سرخ، عام کمزوری اسی طرح کی ہوتی ہے جیسے ورثہ میں ملی دق کی بیماری والوں میں پائی جاتی ہے۔ استسقاء کی حالتیں، کھانا کھانے کے بعد اور جسمانی محنت سے علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ غشی کے دورے، ٹھنڈا پانی پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ترش خوراک تکلیف بڑھاتی ہے۔ خون کی رگوں کا تناؤ، اس میں بھی خون جانا ایسی ہی اہم علامت ہے۔ جیسے فیرم، فاسفورک ایسڈ اور فاسفورس میں۔ اس میں ہسٹریا کی عصبیت اور صحت کے متعلق انتہائی فکر وادا ہی پائی جاتی ہے۔ سارے بدن میں دکھن، خصوصاً ان اعضاء میں جہاں اجتماع خون پایا جاتا ہو اور جھک جھکنے اور چلنے سے تکلیف لیٹ جانے سے اور آرام کے وقت بڑھتی ہیں اور چہل قدمی سے گھٹتی ہیں (جیسا کہ فیرم میں ہوتا ہے) مگر انتہائی سستی اسے لیٹ جانے پر مجبور کرتی ہے۔ حرکت سے جو حقیقی معنوں میں محنت ہے، تکلیف بڑھتی ہے مگر چہل قدمی سے آرام ملتا ہے۔ اعضاء اور ماؤف اعضاء کی بے حسی، سارے جسم اور سر میں خون کا دورہ، سوئی چبھنے یا پھاڑنے کی طرح کے درد، پھاڑنے کی طرح کا درد، نیچے کی طرف چلتا ہے خون کی مصنوعی زیادتی، سارے جسم اور سر میں زبردست چمکن نبض کی رفتار مضبوط، بھری ہوئی اور تیز چلتی ہیں۔ عموماً ذکی الحس اور درد برداشت کرنے کی نااہلیت۔ کھڑا ہونے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں کا لرزہ، ان ساری علامتوں کے مجموعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوائی جسم میں بہت گہرائی تک کام کرتی ہے۔

اس میں غصہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ اس سے کمزوری سر درد، لرزہ، پسینہ اور دوسری عصبی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ رات کو فکر، جیسے اس نے بھاری غیر انصافی کی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد فکر، اس کے ساتھ شک و اندیشہ، بخار کے دوران میں اور مستقبل کے متعلق فکر، وہمی، خوش باش، باتونی اور مسرور، غیر قدرتی جوش، اس کے ساتھ ملی جلی غمگینی، یہ دوائی شرابیوں کے بگو اس میں استعمال کی گئی ہے۔ احباب سے مل بیٹھنے سے نفرت، تنہائی میں راحت ملتی ہے، ذہنی یکسوئیت کے نااہل، مطالعہ نہیں کر سکتا۔ معمولی باتوں پر غور وفکر نہیں کر سکتا۔ صبح شام، کھانا کھانے کے بعد جب غور وفکر کا کام کرنے لگے تو کند ذہنی بڑھ جاتی ہے مگر ٹھنڈے پانی میں منہ دھونے سے آرام ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر چیز اور گردوپیش سے غیر مطمئن رہتا ہے۔ شام کو جوش میں رہتا ہے۔ سر میں خون زیادہ آنے سے اسے مرگی کا دورہ ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ بھیڑ میں جانے سے ڈرتا ہے۔ موت کا خوف، ڈرتا ہے مجھ پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ بدقسمتی کا خوف، لوگوں میں مل بیٹھنے سے ڈرتا ہے۔ بھول جاتا ہے۔ ہسٹریا کی مریضہ لڑکیوں کے لئے نہایت مفید ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

خیالات کی بھرمار، غیر معمولی طور پر ذہن صاف (کافی) تفریح طبع، اور جوش لانے والے واقعات سے قطعاً بے پرواہ، کام سے جی چرائے۔

آپ مندرجہ ذیل علامت کے سہارے زچگی کے پاگل پن میں اس پر بخوبی توجہ دے سکتے ہیں:" مادہ

سور اپنے بچوں کو خود کھا جاتی ہے"۔

اس میں مغز حرام (گدی) میں خون بکثرت جمع ہونے کی علامت پائی جاتی ہے۔ پھر اس میں پاگل پن کیوں نہ آئے۔ چڑچڑا پن، سیمابی طبیعت، اداس، ٹھنڈی، رات کو بستر میں بے چینی، بخار کے وقت بار بار کروٹیں بدلے، ماہواری سے پہلے شام کے وقت اداسی، آواز سے بری طرح گھبراتا ہے۔ حواس باختہ بولنے سے کترائے، غور و فکر کے کام سے نفرت، روتا ہے، دماغی کام سے پرہیز، سرد مہری۔

دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے دوپہر بعد سر چکرائے، بخار کی سردی کے وقت، آنکھ بند کرنے پر سر میں چکر آتا ہے۔ اس چکر میں آگے کی طرف گر پڑنے کا رجحان، سر درد کے دوران میں چکر، سر چکراتا ہے جیسے نشے میں مخمور ہو، نیچے کی طرف دیکھنے سے، ماہواری کے دنوں میں، متلی کے ساتھ کھڑا ہونے پر، بستر سے اٹھنے پر سر میں چکر آتا ہے۔ چلے تو ڈگمگائے، اس کے ساتھ بینائی گھٹ جاتی ہے۔ چلتے وقت محسوس کرے جیسے کوئی سر کو آگے کی طرف دھکیل رہا ہے۔

سر کو ٹھنڈک لگے اور ٹھنڈی ہوا برداشت نہ ہو۔ دماغ میں خون جمع ہو جائے۔ کھوپڑی میں کھنچاؤ، سر جیسے خالی ہے۔ خصوصاً ماہواری کے دنوں میں، سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ بال جھڑیں۔ سر بہت گرم محسوس ہوتا ہے۔ بدن سے گرمی کی لپٹیں نکلیں اور چہرہ سرخ۔ سر میں اور بھاری پن، پیشانی اور گدی میں بوجھ، کھوپڑی کی خارش، صبح کو بستر میں، بعد دوپہر اور شام کو سر درد، عام سر دردوں میں کھلی ہوا سے راحت ملتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ سر درد جس میں بینائی جواب دے جائے۔ نزلے کے سر درد، بخار کی سردی کے وقت سر درد جو آنکھیں بند کرنے سے بڑھتا ہے۔ ٹھنڈی چیزیں لگانے سے راحت ملتی ہے۔ زکام کے ساتھ سر درد جو کھانسنے سے، کھانا کھانے کے بعد اور جوش سے بڑھتا ہے۔ ماہواری کے دنوں سر درد جو روشنی سے اور شور و غل سے بڑھتا ہے۔ سر درد جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ سر درد جھٹکا آنے سے بڑھتا ہے۔ اسے مجبوراً لیٹ جانا پڑتا ہے۔ لیٹ جانے سے راحت ملتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں حرکت کرنے سے، سر ہلانے سے اور شور و غل سے سر درد بڑھتا ہے۔ دردوں کے ساتھ درد، دباؤ سے تسکین ملتی ہے۔ چبھن کے ساتھ سر درد، گاڑی میں سواری کرنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ بیٹھنے سے، جھکنے سے، چلنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ کپڑا اوڑھنے سے سر درد شروع ہو جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے۔ سر اور کنپٹیوں میں چبھن جو دائیں حصہ میں بڑھے۔ سر درد کے ساتھ چہرہ گرم و سرخ، کھایا پیا تے کی راہ نکل جائے۔ نکسیر کے ساتھ پیشانی کا سخت درد، جو نکسیر آنے سے گھٹ جاتا ہے۔ تکلیف کا زور پیشانی کے دائیں حصہ پر رہتا ہے جو صبح کو جاگنے پر اور شام کو بڑھتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھٹتا ہے اور کھانسنے سے بڑھتا ہے۔ آنکھوں کے اوپر درد، کھانسنے پر گدی میں درد، یہ درد جھٹکا آنے سے اور ماہواری کے دنوں میں بڑھتا ہے۔ سر کے پہلوؤں، کنپٹیوں اور چاند پر درد، کثرت حیض کے دوران میں چاند پر درد، کنپٹیوں میں چھید ہونے کی طرح کا درد، سر میں درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ سارے سر میں دباؤ کے ساتھ درد، باہر کے رخ دباؤ، آنکھوں پر اور پیشانی پر اور کنپٹیوں میں دباؤ، چاند پر جیسے پتھر رکھا ہو، کھوپڑی پر، گدی میں اور چاند میں دھمک، سر میں، پیشانی میں، آنکھوں میں اور گدی میں چبھن جو پیشانی تک پھیل جاتی ہے۔ یہ چبھن جھکنے سے بڑھتی ہے۔ سر کے پہلوؤں میں، کنپٹیوں میں اور چاند پر

چبھن، سر میں کترن، سر میں عام چٹکن، جو حرکت سے اور جھکنے سے بڑھتی ہے۔ پیشانی میں خصوصیت سے چٹکن ہوتی ہے۔ کھانسنے سے، کنپٹیوں میں اور چاند پر چٹکن، سر میں دھکے لگتے ہیں۔

آنکھوں میں کیچڑ (گید) آتی ہے۔ چندھیاپن کے ساتھ آشوب چشم، جھکنے پر دیکھ نہیں سکتا، خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ آنسو آتے ہیں۔ ادھ کھلی آنکھ، آنکھ میں درد، دکھ، چبھن جیسے ریت پڑی ہو۔ چبھن، جیسے آنکھ باہر نکل آئے گی۔ آنکھ کی سرخی، انڈے اور پپوٹے کی سرخی، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ پپوٹے متورم، آنکھ درد، بینائی جواب دے جائے جیسے غشی سے ہو۔

کان سے پیپ سا اخراج، کان میں خارش، کان میں آوازیں آئیں گی۔ گرج، جھنجھناہٹ، گھنٹیاں بجیں، گانے کی آواز آئے، کان کے اندر کی نالی کا نزلہ، کان میں سوزش کی وجہ سے درد، کان بہے، کان کے اندر گہرائی میں درد، کھنچاؤ اور چبھن کے ساتھ درد، کن پیڑے کا درد اور ورم، شوروغل برداشت نہ ہو، کم سنے۔

ناک کا نزلہ، زکام، خون ملی رطوبت آئے، ناک میں کھرنڈ جمیں، ایاز (خراش) کرنے والی، پیپ سی خارج ہو، اگر اسے بائیو کیمک اصول کی بناء پر استعمال کیا جائے تو یہ نچلی طاقتوں میں حال کے زکام میں مفید ہے۔ لیکن جب ہومیو پیتھک اصول کی بناء پر استعمال کی جائے تو پھر یہ صرف حال کے زکام تک محدود نہیں رہتی۔ کیا فیرم۔ فاسفورک ایسڈ یا فاسفورس کی صرف نئے زکام تک ہی محدود رکھنے کی بات کوئی سوچ سکتا ہے؟

بخار یا سردرد کے دوروں میں زکام اور نکسیر جبکہ سر بھرا ہوا اور گرم ہو، نکسیر صبح کو، ناک صاف کرنے پر، کھانسی کے ساتھ آتی ہیں۔ چھینکیں آئیں۔

یرقان (پانڈو) کا چہرہ، آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے نیلا، پیلا اور مرجھایا ہوا چہرہ، ہونٹ پیلے چہرے، چہرے پر باری باری سے سرخی اور پیلا پن آئے۔ گالوں پر سرخ داغ، بخار کے دوروں میں چہرہ سرخ، سر درد کے وقت بھی سرخ ہو جاتا ہے۔ زرد چہرہ، چہرے پر تانبے کے سے داغ، ہونٹ خشک، جب بیٹھا ہو تو چہرے میں گرمی اور تمتماہٹ کا احساس ہو، اس کے ساتھ دانت درد یا معمولی درد، مصنوعی چہرہ، کن پیڑے کا ورم، دانتوں کے ورم کی وجہ سے چہرے کا درد، درد اعصاب۔ جو ٹھنڈی چیزیں لگانے سے گھٹے اور حرکت سے بڑھے چٹکن کے ساتھ درد چبھن، چہرے پر پسینہ، مرجھایا ہوا چہرہ، چہرے پر سوجن، ورم جو دانت درد کی وجہ سے آئے، کن پیڑوں کی سوزش۔

منہ اور مسوڑھوں سے خون گرے۔ زبان گہری سرخ اور متورم، زبان سفید، منہ خشک، مسوڑھوں، تالو زبان اور گلے کی کوڑیوں (ٹانسلز) کی سوزش، دانتوں میں درد اور اس کے ساتھ مسوڑھے گرم، سرخ اور متورم، منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے دانت درد گھٹے اور گرم چیزیں کھانے سے بڑھے۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں درد، زبان میں جلن، منہ سے لار (رال) گرے، ذائقہ گندہ، مزہ ہوا اور میٹھا سا۔

گلا گھٹتا ہے۔ گلے اور ٹانسلز کی سرخی، ٹانسلز متورم، گلے میں گرمی، گلے اور ٹانسلز کی سوزش، گلے میں کانٹے چبھیں، نگلنے پر درد، جلن، دکھن۔

بھوک گھٹ جاتی ہے یا اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بھوک مٹتی ہی نہیں بھوک قطعاً مٹ جاتی ہے۔ خوراک، گوشت اور دودھ سے نفرت ہو جاتی ہے مگر ترش چیزیں کھانے کی رغبت بڑھ جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد

معدہ میں اپھارہ کھانا کھانے کے بعد تیخ، خالی، کھانے پینے کی، گندی اور ترش ڈکاریں آئیں، منہ میں لار آتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اپھارہ، معدے میں گرانی، تنگی، مندا گنی (بدہضمی)، ورم معدہ، کھانا کھانے کے بعد اور حمل کے دنوں کی متلی، متلی کے اتفاقیہ دورے جو کسی بھی وقت شروع ہو جائیں۔ بعض وقت یہ متلی سوتے سوتے جگا دے۔ اور یہ تھوڑی دیر جاری رہے۔ گلے میں متلی، چلتے چلتے متلی، کھانا کھانے کے بعد درد معدہ، معدے میں جلن، اینٹھن، مروڑ، کھانا کھانے کے بعد باؤ، وگھن، زیادہ مقدار میں پانی کے لئے پیاس جو صبح کو جاگنے پر، کھانسنے پر، پانی پینے کے بعد، کھانا کھانے کے بعد زور باندھے، بخار و سر درد کے دوران میں حمل کے دنوں میں، گاڑی میں سواری کرنے سے قے آئے، شدید قے، خون کی خوراک کی سبز مواد کی اور ترش متلی، قے اور معدے کی سوزش و درد۔

پیٹ میں اپھارہ، ضعف جگر، تلی بڑھی ہوئی، ہوا کی کثرت، پیٹ بھرا ہوا، پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیٹ سخت، پیٹ میں بوجھ، پیٹ کی رطوبتی جھلیوں کی سوزش، یہ جگر کی بہت سی بیماریوں کی دوائی ہے۔ انتڑیوں میں صبح کو شام کو رات کو، کھانسنے پر، دست کے دوران میں، کھانا کھانے کے بعد اور ماہواری کے دوران میں شدید درد، درد جیسے ماہواری آنے والی ہے۔ پاخانہ آنے سے پہلے اور چلتے وقت درد کے دورے، پیٹ کے پہلوؤں میں درد، درد جگر، اینٹھن، مروڑ کے ساتھ درد، گھسٹنے کی طرح اور دباؤ کے ساتھ درد، وگھن اور کھلے جانے کی طرح کے درد و تناؤ۔

قبض، پاخانہ مشکل سے خارج ہو، مقعد کا سکڑاؤ، صبح کو، بعد دوپہر رات کو، آدھی رات کے بعد، کھانا کھانے کے بعد دست آئیں۔ بغیر درد دست آئیں۔ ہوا خارج ہو مقعد سے، بواسیر سے خون نکلے، بیرونی سے پاخانہ خود بخود نکل جائے۔ مقعد کی خارش، مقعد کے آس پاس کی جگہ تر، رفع حاجت کے وقت مقعد کے اندر درد، پیچش، بخار کے ساتھ مقعد میں درد، جو متواتر قائم رہے اور معدے پر دباؤ پڑنے سے بڑھے پاخانے کے دوران میں کانچ نکلے۔ پاخانے کی ناکام حاجت، خراش پیدا کرنے والا فضلہ، خون ملا، بھورے رنگ کا پاخانہ بار بار پاخانہ آئے۔ سخت سدے۔ ان پچ کے دست، سبز آنوں والے پتلے پانی سے دست، سبز پانی سے پتلے دست۔

مثانے اور مثانے کی نالی سے خون گرے۔ سوزش اور اس کے ساتھ بخار، مثانے اور اس کے گردن میں درد، اینٹھن کے ساتھ پیشاب کی حاجت، ہر وقت پیشاب کی حاجت بنی رہے۔ بار بار حاجت ہو۔ مثانے کی گردن میں اور عضو مخصوص کے سر پر درد، فوراً ہی پیشاب کرنا پڑے۔ اس سے درد گھٹ جاتا ہے۔ کھڑا ہونے سے درد بڑھتا ہے۔ یہ درد صرف دن ہی میں ہوتا ہے۔ اتفاقیہ اور فوری حاجت، فوراً پیشاب کرنے چلا جائے یا پیشاب نکل پڑے۔ بار بار پیشاب آئے۔ دن میں پیشاب خود بخود نکل جائے۔ لیٹ جانے سے، کھانسنے سے، رات کو سونے سے آرام ملے، گردے میں درد کے ساتھ بخار۔

مثانے سے پیپ خارج ہو۔ سوزاک اور اس کے ساتھ مثانے کی نالی میں گرمی جبکہ ورم بھی ہو۔ رطوبت کم، پانی سی یا کف ملی ہوئی ہے۔ مثانے کی نالی سے خون گرے۔ جب پیشاب اترے تو مثانے کی نالی میں جلن ہوتی ہے۔

چربی والا پیشاب، خون ملا پیشاب، جلن کے ساتھ اترے، پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو اس میں بادل تیرتا نظر آئے۔ پیشاب کی رنگت گہری، سرخ، پیشاب کی مقدار زیادہ اور اس کے ساتھ سردرد، پیشاب سے نوشادر جیسی بو آئے۔ مقدار میں کم آئے۔ تلچھٹ کی کثرت، کف ملا، یورک ایسڈ بکثرت آئے۔ وزن مخصوص ہے سیفک گریوٹی بڑھ جاتا ہے۔

رات کو تکلیف دہ استسقاء مرگی اور احتلام (سوپن دوش)، ایستادگی کمزور یا قطعاً نہ ہو۔ نفسانی خواہش بڑھ جاتی ہے یا قطعاً گھٹ جاتی ہے۔ عورت کی علامتوں میں قدرے تبدیلی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اسقاط حمل کا رجحان، مباشرت سے نفرت یا خواہش گھٹ جاتی ہے۔ خراش کرنے والا، ماہواری سے پہلے آنے والا لیکوریا جس کی رنگت دودھیا ہو۔ پتلی رطوبت، سفید رنگ، یرقان کی مریض لڑکیاں، ماہواری نہ دارد، ماہواری کا خون چمکدار سرخ چھیچھڑے دار، مقدار میں زیادہ، رنگ گہری، بار بار آئے، رک رک کر آئے، بے قاعدگی، ماہواری دیر میں آئے، درد کے ساتھ آئے۔ خون کی رنگت پیلی ماہواری دیر تک جاری رہے۔ قلت حیض، حیض دب جائے۔ خون پتلا، پانی سا، بچے دانی سے خون گرے۔ مباشرت کے دوران رحم میں درد ہو۔ قلت حیض، درد کے ساتھ ماہواری، اس کے ساتھ بخار اور چہرہ سرخ، پیڑو میں نیچے کے رخ دباؤ اور اس کے ساتھ رحم کے پٹھوں میں درد، بچے دانی باہر نکل آئے۔ بانجھ پن، رحم کی الٹس۔

سانس کی نالیوں کا حال کا درد، نرخرے کی سوزش اور اس کے ساتھ کف کا اخراج، چھاتی میں کچا پن اور گھڑگھڑاہٹ بخار، چہرہ سرخ، نرخرے اور سانس کی نالیوں میں کف، نرخرہ، خشک، نرخرے میں جلن، نرخرے میں کھردرا پن، زکام کے دوران گلا بیٹھ جائے۔ کھرکھری آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کمزور آواز۔ دمے کی طرح سانس لے۔ تشنجی، دمہ، شام کو، رات کو دم کشی کے ساتھ کھانسی، لیٹنے پر دم کشی، گھڑگھڑاہٹ، گہرا سانس نہ لے سکے، سانس گھٹے، گہرا سانس لینے پر چھاتی میں چبھن۔

دن کے وقت صبح کو اٹھنے پر، شام کو، رات میں کھانسی آئے جو سرد ہوا سے بڑھے۔ دمہ کی کھانسی، نئی کھانسی، بار بار کھانسی آئے تشنج کھانسی، تکلیف دہ کھانسی گہرا سانس لینے سے کھانسی کی تکلیف بڑھے۔ ہر وقت کھانسی ہوتی رہے۔ اس کے ساتھ زکام، خشک کھانسی، کھانا کھانے کے بعد کھانسی کا آنا تھکان لانے والی کھانسی اور اس کے ساتھ بخار، کھانسی جس میں یہ محسوس ہو کہ سارا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں خراش اٹھنے سے کھانسی ہو۔ تر کھانسی لیٹنے سے کھانسی آئے بستر میں لیٹنے سے کھانسی بڑھے۔ کھانسی کے دورے، گھڑگھڑاہٹ کے ساتھ کھانسی، تشنجی کھانسی جو بولنے سے بڑھ جائے۔ سرسراہٹ ہو، ایذا رساں کھانسی جو چلنے پر بڑھے، کالی کھانسی، نرخرے کو چھونے اور سر کو جھکانے سے کھانسی بڑھے، تپ دق میں سردی لگنے سے کھانسی بڑھتی ہے۔

دن میں، صبح کو کف نکلے، خون ملی کف نکلے، چمکدار سرخ گہرے رنگ کا خون نکلے، کف بکثرت نکلے، مشکل سے نکلے، جھاگ دار کف، رنگ سبزی مائل، بدبودار، چیپ سی، کم مقدار میں نکلے، سبزی ہوگی، گاڑھی، لیس دار، سفیدی مائل اور زرد رنگ کی کف نکلے۔

چھاتی اور دل میں بے چینی، چھاتی کا نزلہ، چھاتی میں اجتماع خون، چھاتی اور دل میں گھٹن، چھاتی

جیسے بھری ہوئی، پھیپھڑوں سے خون گرے، چھاتی میں گرمی، سانس کی باریک نالیوں، پھیپھڑوں اور پھیپھڑوں کی جھلیوں کی سوزش، چھاتی گھٹنے کھانستے وقت، گہرا سانس لینے پر، چھاتی کے پہلوؤں میں اور گہرا سانس لینے پر چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ کھانسنے پر سینے میں دکھن، چھاتی میں اور چھاتی کے پہلوؤں میں اور کھانسنے پر چبھن۔ دائیں پھیپھڑے میں جھلیوں کا ورم، کھانسے اور سانس لینے پر چبھن بڑھتی ہے۔ رات کو دھڑکن اور اس کے ساتھ فکر جو محنت کرنے سے، حرکت کرنے سے، بیٹھنے پر، اور تیز چلنے سے بڑھے، تپ دق کے دوران میں نئے زکام کے لئے یہ عارضی طور پر بیش قیمتی دوائی ہے۔ نئے تپ دق میں بھی مفید ہے۔ چھاتی میں تشنج اور اس کے ساتھ دم گھٹنے، بخار اور سرخ چہرہ، سینہ کے بالائی حصہ میں گٹھیاوات۔

پیٹھ ٹھنڈک، کمر یا پشت میں کڑکڑاہٹ، رات کو، ماہواری کے دنوں میں، حرکت کرنے پر، بیٹھ کر کھڑا ہونے پر، جب بیٹھا ہو، جب چلتا ہو تو پشت میں درد ہو، گردن میں، کندھوں میں، کمر میں، ماہواری کے وقت درد، دکھ، پشت میں چبھن کے ساتھ درد، پھاڑنے کی طرح کے درد، گردی میں اکڑن، کھچی۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے، شام کو بستر میں پیر ٹھنڈے، سر درد کے وقت پیر ٹھنڈے۔ گٹھیاوات کی وجہ سے انگلیوں میں کھنچاؤ پنڈلیوں میں، ٹانگوں میں، رانوں میں اور پیروں میں اینٹھن، انگلیوں کے ناخن نیلے ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ، ہتھیلیوں اور تلوے گرم، ہاتھ پاؤں بھاری، بازو بھاری، جوڑوں کی سوزش، ہاتھوں، انگلیوں، ٹانگوں اور پیروں میں بے حسی، دائیں کندھے اور بازو کے اوپر کے حصہ میں گٹھیاوات کا درد جس میں کھنچاؤ، کترن، پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں اور جو بازوؤں کی شدید حرکت سے بڑھتا ہے اور چہل قدمی سے گھٹتا ہے۔ (فیرم) عضو ماؤف چھوا برداشت نہیں کرتا، دایاں ہاتھ مردہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ دائیں کندھے کے جوڑ کا نیا گٹھیاوات، جوڑ سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ دائیں کندھے کی نکون کا گٹھیاوات، کلائی کا گٹھیاوات، گھٹنے کا جوڑ کا گٹھیاوات، اور اس کے ساتھ بخار، جوڑوں کا گٹھیا، عرق النساء (ریگنن ہائی)، رانوں میں درد، ہاتھ پاؤں میں پھیلے جانے کا سا درد، چبھن کے ساتھ درد، کہنی سے کندھے تک درد، کندھوں میں اور کولہوں میں درد، کندھوں میں، کہنی سے کندھے تک اور کولہوں میں پھاڑنے کی طرح کا درد، دونوں گھٹنوں میں گولی لگنے کی طرح کا درد، جو نیچے ٹانگوں تک جائے اور اس کے ساتھ بخار، ٹانگوں میں بے چینی، پیروں کی اکڑن، جوڑ اور کندھے سے کہنی تک، بازو، ہاتھ پاؤں پر ورم، استسقاء و گٹھیاوات کے ورم، ہاتھ پاؤں، جوڑوں، گھٹنوں اور ٹانگوں کی کمزوری، گٹھیاوات ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں جائے اور ذرا سی حرکت سے بڑھے۔

طرح طرح کے خواب، فکر کے خواب اوپر سے گرنے کے خواب، وحشت، رات کو دیر میں نیند آئے۔ نیند میں بے چینی، شام کے وقت نیند کا غلبہ، آدھی رات سے پہلے بے خوابی، اس کے ساتھ غنودگی، ایک بار جاگنے پر اسے پھر نیند نہیں آتی، بخار میں بعد دوپہر سردی لگے۔ ہر روز دوپہر اور ایک بجے سردی لگے۔ رات کو بستر میں سردی لگے۔ سردی کی وجہ سے کانپ اٹھے۔ بخار کا غلبہ، اعضاء، جوڑوں یا بلغمی جھلیوں کی سوزش کی وجہ سے کسی بھی وقت بخار آ جائے۔ سردی کے بغیر بخار، خشک گرمی کے ساتھ پیاس، گرمی کی لپٹیں نکلیں۔ تپ دق اور رات کو پسینہ آئے۔ اندرونی گرمی، مسلسل بخار، نیند کے بعد گرمی، دن میں اور صبح کو پسینہ آئے۔ جو

چیپ دار ہو۔ اس کے ساتھ انتہائی کمزوری۔ ذرا سی محنت کرنے پر پسینہ آ جائے بخار کے بعد پسینہ آ جائے۔
پسینہ بکثرت آئے۔ سوتے سوتے پسینہ آئے۔
جلد میں جلن، ٹھنڈک، بسکری، جلد پیلی اور سرخ، جلد خشک، جلد پر سرسراہٹ، جلد کی ذکاوت حس، جلد دکھے، جلد پر زخم، چھوٹے چھوٹے جھریوں والے سے۔

فلورک ایسڈ (FLOURIC ACID)

تجربوں میں اس دوائی نے اپنی علامتیں ظاہر کرنے میں بہت وقت لیا۔ یہ دوائی جسم میں بہت گہرائی تک پہنچ کر اپنا کام کرتی ہے اور ہومیوپیتھی کے تسلیم کردہ تینوں زہروں سورا (خارش، داد وغیرہ) آتشک اور جریان کا مصلح ہے۔ اس کا عمل واثر بہت خفیہ طور پر ہوتا ہے اور وہ بہت آہستگی سے رونما ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ سے زیادہ گہری، زیادہ سے زیادہ آہستگی کے ساتھ اور انتہائی تھکان لانے والی بیماریوں کے مشابہ ہے اور بیماری پیدا کرنے والے ان زہروں کی مانند ہے جو اپنا اثر جسم میں نہایت گہرائی تک اور نہایت آہستگی کے ساتھ کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ ان بیماریوں میں مفید ثابت ہوا ہے جن کی چال انتہائی سست ہوتی ہے اور جو کم از کم شدت کے ساتھ رونما ہوتی ہے۔ اس میں بخار لانے کی خاصیت بھی قدرے پائی جاتی ہے اور اس غرض کے لئے اس کی بار بار ضرورت نہیں پڑتی تاہم اس کا بخار لانے والا خاص قسم کا اثر نہایت آہستگی سے اور خفیہ طور پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسم کی ان حالتوں کے مشابہ ہے جبکہ جسم نہایت گرم ہو گیا ہے۔ رات کو آنے والے پرانے بخاروں میں جو ہفتہ یا سال کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ دوا بعض وقت غیر معمولی طور پر گرم طبیعت والوں میں ظاہر ہوتی ہے اور کبھی کبھی ٹھنڈک کی حالتوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ شام کو اور رات کو بدن سے بڑی گرمی نکلتی ہے۔ حالانکہ درجہ حرارت زیادہ نہیں ہوتا، جلد بہت گرم ہو جاتی ہے۔ مریض کو اکثر گرم چیزوں سے، کپڑے اوڑھنے سے اور گرم ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پلساٹیلا کے مریض کی طرح گرم کمرے میں دم گھٹنے لگتا ہے۔ وہ چہرے اور سر کو ٹھنڈے پانی میں دھونا چاہتا ہے۔ اس سے اس کو راحت ملتی ہے۔ رات کو پاؤں میں جلن ہوتی ہے اور وہ پیر چادر سے نکال دیتے پڑے ہیں۔ وہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے بستر میں ٹھنڈی جگہ تلاش کرنے کے لئے جھٹپٹاتا ہے۔ تلوؤں اور ہتھیلیوں میں پسینہ آتا ہے۔ یہ پسینہ تیز و چرپرا ہوتا ہے اور جہاں آتا ہے وہ حصہ دکھنے لگتا ہے پاؤں کی انگلیوں میں پسینہ آنے سے اپاڑ (خراش) پیدا ہو جاتا ہے۔ بدبودار پسینہ، بدبودار تیز پسینہ جو پاؤں کی انگلیوں میں آئے، جلن، غیر معمولی گرمی اور چرچراہٹ یہ تین باتیں اس کی بیشتر علامتوں میں خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ آنکھ سے تیز، چرپرے، آنسو گریں، آنکھ سے تیز (چرپری) رطوبتیں خارج ہوں۔ ناک سے بھی چرپری رطوبت نکلے۔ پسینہ بھی اسی طرح چرپرا آتا ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء میں جلن اور جلن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ بدن سے گرمی نکلتی ہے جو کہ شکایت کے پرانا ہونے کی نشانی ہے۔ گرمی سے بیرونی حرارت سے اور اندرونی حرارت سے تکلیف میں اضافہ ہونا اس دوائی کی خوبی ہے چائے اور قہوہ پینے سے تکلیف بڑھنا اس کی خاص اور اہم علامت ہے۔ چائے وغیرہ گرم چیز پینے سے دست آنے لگتے

ہیں۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ معدے میں کوئی اور گڑ بڑ ہو جاتی ہے۔ مندا گنی (بدہضمی) ہو جاتی ہے۔ جو کئی طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ کھڑا رہنے اور بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور کھلی ہوا میں گھٹتی ہے۔

یہ جسم میں بہت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔ یہ جسم کے حسب معمول فعل میں اس طرح خلل انداز ہوتی ہے کہ ناخنوں، بالوں اور جلد پر خاص قسم کی بیرونی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر وہ سب جزوی طور پر ہی نمودار ہوتی ہے۔ جب معاملہ اس طرح ہو تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ دوائی نہایت گہرائی تک پہنچ کر اور مدت تک کام کرنے والی ہے۔ یہ جلد پر جگہ جگہ موٹی پپڑی والے زخم پیدا کرتی ہے۔ اس میں صحت قبول کرنے کا رجحان نہیں ہوتا۔ پرت آجاتی ہے مگر اس کے نیچے کا حصہ تندرست ہوتا نظر نہیں آتا۔ بالوں کی چمک مٹ جاتی ہے۔ وہ گرنے لگتے ہیں۔ اگر آپ مائیکروسکوپ (خوردبین) سے بغور ملاحظہ کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ نیچے کی جگہ مردہ ہو چکی ہے۔ بالوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے غیر ہموار زخم بن جاتے ہیں۔ بالوں کے سرے خشک ہو جاتے ہیں۔ جڑ جاتے ہیں، الگ ہو جاتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں۔ گچھے کے گچھے گرتے ہیں اور بے رونق ہو جاتے ہیں۔ ناخن برابر نہیں ہوتے غیر ہموار رہتے ہیں۔ ناخن بہت جلدی جلدی اور بھدی شکل میں بڑھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور غیر ہموار ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہ بہت موٹے ہو جاتے ہیں اور بعض جگہ بہت پتلے ہو جاتے ہیں۔ بھر جاتے ہیں۔ خستہ ہو جاتے ہیں۔ اس کی خرابی اور خستہ پن کا رجحان بہت آہستہ آہستہ آتا ہے۔ یہ حالت عموماً ان جگہوں پر نمودار ہوتی ہے جہاں خون کی گردش بہت کمزور ہوتی ہے اور جہاں جلد ہڈی یا کُرکری (ہڈی نما ہڈی) کے نزدیک ہو مثلاً کان، یہ حالت جوڑوں کی ہڈیوں میں بھی نمودار ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی اندرونی اور بڑی ہڈی کے اوپر زخم بن جاتے ہیں۔ ہاتھوں اور پیروں میں خون کی گردش کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ سرد ہو جاتے ہیں۔ شام کو ہاتھ پاؤں میں دکھن ہوتی ہے اور بخار کی حرارت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بخار جیسی حرارت کو وہی وقت ہوتا ہے مگر دن میں اور صبح کے وقت ہاتھ پاؤں عموماً سرد ہوتے ہیں۔ مریض زرد پڑ جاتا ہے۔ دائمی مریضوں جیسی شکل بن جاتی ہے۔ وہ کبھی کبھی موم کی طرح زرد ہو جاتا ہے اور استسقاء آ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن خصوصاً پیروں کی۔ بعض اعضاء کا استسقاء، سپاری کی استسقاء، جب کسی ایسے دبلے پتلے شخص کو جو ہڈیوں یا کری (نقلی ہڈیوں) کی تکلیف میں مبتلا ہو سوزاک ہو جائے سپاری پر بھاری سوجن آجائے اور اس پر کوئی دوائی اثر کرتی نظر نہ آئے تو فلورک ایسڈ ضرور کام دے گا فلورک ایسڈ ایسے مریضوں کے اس سوزاک کو ٹھیک کر دیتا ہے جس میں سپاری پر بھاری سوجن آئی ہو۔ کنابس سٹائیوا میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ مگر یہ خصوصیت ان مریضوں میں کام کرتا ہے جو بچے کھچے، مضبوط بدن والے ہوں، جن لوگوں کے جسم میں جریان (سائی کوسس) کا زہر موجود ہے۔ فلورک ایسڈ انہیں بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ اعضاء تناسل پر مسے بننے نہیں دیتا۔ یہ اعضاء تناسل پر بنے ہوئے مسوں کو درست کرتا ہے۔ یہ جلد پر سخت اور خشک مسے اور پپڑی پیدا کرتا ہے۔ یہ کھرنڈ آتشک کے کھرنڈ دار زخموں سے مختلف قسم کے نہیں ہوتے۔ یہ دوائی آتشک کے کھرنڈ دار زخموں میں بھی مفید ہے۔

ہڈیوں کے اثرات اہمیت رکھتے ہیں۔ عضو کا مردار ہو جانا، خصوصیت سے بڑی ہڈیوں کا مگر کان کی

ہڈی بھی مردہ ہو جاتی ہے۔ کان سے نہایت بدبودار، چرپری رطوبت پیدا کرتا ہے۔ پرانا نزلہ (پی نس) پیدا کرتا ہے جس میں ناک کے اندر زخم بن جاتے ہیں اور بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ چرپری رطوبت نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ناک کی ہڈیوں کا مردہ پن، یہ سلیشیا کے بہت مشابہ ہے۔ یہ سلیشیا کا قدرتی معاون ہے۔ خاص کر ان حالتوں میں جبکہ سلیشیا یہ بھی کر دیا ہو کہ اس کی ایک ہی خوراک بہترین اثر نہیں کرتی اور یہ کہ یہ بہت دیر تک اور بہت آہستہ آہستہ کام کرنے والی دوائی ہے۔ یہ صرف سلیشیا کے ناجائز استعمال کا ہی مصلح نہیں ہے بلکہ اس کے بعد بھی کام کرتی ہے اور اس کی تقلید کرتی ہے۔ کچھ عرصہ علاج معالجہ کرنے کے بعد آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ بعض مددگار دوائیوں کے گرمی و سردی کے فعل میں گھڑی کے لنگر کی طرح گہرا تعلق ہے۔ یہاں یہ بات واضح کرنے کے لئے اس سلسلے پر مزید روشنی ڈالتا ہوں جس کے ساتھ یہ کام کرتی ہے اور جو اس کا قدرتی خاصہ ہے۔ آپ ایسے شخص کو لیں جو گرم طبیعت والا ہو جو ہمیشہ گرمی سے تکلیف پاتا ہو، زیادہ کپڑے اوڑھنے سے یا زیادہ گرم کمرے میں رہنے سے خصوصیت سے شام کے وقت، رونی صورت والا، غمگین، خواہ وہ بانکا چھبیلا ہی ہو۔ آپ اعتراض کر سکتے ہیں کہ میں پلساٹیلا کے مریض کی وضاحت کیوں کر رہا ہوں؟ ہاں یہ صحیح ہے۔ ہر کوئی یہ بات سمجھ سکتا ہے، پلساٹیلا گرم طبیعت والا ہوتا ہے مگر چند ہی روز یہ دوائی استعمال کرنے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ مریض قطعاً مختلف سمت میں جا رہا ہے۔ اسے سردی لگنے لگی ہے۔ اب وہ زیادہ کپڑے چاہتا ہے۔ اس میں سے گرمی نکال لی گئی ہے۔ سلیشیا، پلساٹیلا کا قدرتی ساتھی ہے۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہوگی کہ مریض پلساٹیلا چھوڑ کر اکثر نسبتی جلدی سلیشیا کی طرف بھاگتا ہے۔ سلیشیا جسم میں زیادہ گہرائی تک جاتا ہے۔ وہ زیادہ مفید کام کرتا ہے۔ یہ پلساٹیلا کی پرانی حالتوں پر کام کرتا ہے۔ پلساٹیلا کے بعد دوسری اور بھی بہت سی دوائیاں کام کرتی ہیں مگر سلیشیا دوسری دوائیوں کی نسبت زیادہ نمودار ہوتا ہے۔ اب دوسری حالت لیجئے، مریض گرم حالت سے سرد حالت کو پہنچ گیا۔ زائد گرمی کی حالت مٹ گئی اور اب وہ سلیشیا کا مریض بن گیا اور جب سلیشیا کچھ دن تک استعمال کرایا جائے گا تو وہ سردی کی حالت کو دور کر دے گا اور مریض کی سردی کو ہٹا دے گا۔

تاہم یاد رکھئے کہ سلیشیا کے اندر بعض دفعہ کچھ نہ کچھ پلساٹیلا رہتا ہے۔ اس کی بعض تکلیفوں میں زیادہ گرمی ملنے سے ان میں اضافہ ہوتا ہے۔ تب مریض سلیشیا کے ماتحت بھی دوبارہ گرم حالت میں چلا جاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں پھر گرمی آ جاتی ہے۔ وہ گرم کپڑوں کو اتار پھینکنا چاہتا ہے۔ ہلکا کپڑا اوڑھنا پسند کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دوائی سلسلہ وار آتی ہے۔ یعنی فلورک ایسڈ کے بعد سلیشیا اور یہ تقلید ایسی ہی قدرتی بات ہے جیسا کہ پلساٹیلا کے بعد سلیشیا کا آنا۔ یہ تکون اسی طرح قائم ہے ایسی اور بھی دوائیاں ہیں جو اسی طرح تکونوں میں قائم رہتی ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ مشہور ہیں سلفر، کلکیریا اور لائیکوپوڈیم، سلفر، سارساپریلا اور سیپیا اور کلکیریا، یا کاسٹیکم اور سٹافی سیگریا۔ یہ سب عموماً ایک دوسرے کے بعد نمودار ہوتی ہیں اور اسی ترتیب سے گردش کرتی ہیں۔ آپ اسی حقیقت سے کوئی سلسلہ وار دوائی دینے کی عادت اختیار نہ کریں۔ بلکہ صرف اس دوائی کا انتخاب کریں جو علامتوں کے مطابق ہو۔ میں نے آپ کو یہ بات صرف اس لئے بتائی ہے کہ آپ کو یہ یاد رکھنے میں مدد ملے کہ ان دوائیوں میں قدرے مشابہت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ

پلساٹیلا، سلیشیا اور فلورک ایسڈ، جہاں تک ان کی علامتوں کا تعلق ہے وہ باہمی طور پر مشابہ ہیں۔ پلساٹیلا عموماً جدید ترین علامتوں میں کام دیا کرتا ہے یا یوں کہئے پرانی تکلیفوں کے ابتدائی مرحلے میں کام ہوتا ہے۔ یہ اس حالت میں کام دیتا ہے جبکہ پرانی بیماریاں زیادہ سرگرم اور شدید شکل میں رونما ہوتی ہوں، یہ بیماری کی شدت کو ختم کر دے گا اور اس کے بعد کوئی ایسی دوائی رونما ہوگی جو اس کی مددگار ہو، اس مددگار دوائی کا انتخاب باقی ماندہ علامتوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ ایسے مریض بھی ہیں جن کو سلیشیا جیسی گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی دیئے جانے سے نقصان پہنچنے کا بھاری احتمال ہے۔ لیکن اگر آپ پلساٹیلا سے ابتدا کریں تو تکلیف بڑی حد تک گھٹ جائے گی اور وہ سلیشیا کے لئے کام کرنے کی زمین تیار کر دے گا۔ بشرطیکہ دونوں میں مطابقت نظر آتی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ زیادہ نازک حالت میں پہلے پلساٹیلا دیا جائے اور جب وہ راستہ تیار کر دے تو پھر اس کے بعد سلیشیا دیا جائے۔

اس کے بعد آپ ہڈیوں کی سرکش و بگڑی ہوئی بیماریوں میں اعضاء کے مردہ ہو جانے، ناسور میں، دانت کے ناسور میں، آنکھ کے ناسور میں اور بھگندر میں اس دوائی کے استعمال پر غور کیجئے۔ نیز جب چونے کی قسم کے مرکبات کم ہو رہے ہوں۔ ناخن، بال اور جلد بدصورت ہو رہے ہوں، ران اور ٹانگ کی ہڈیوں کی تکلیف میں اور پرانے ناسور میں جو اب ہڈیوں تک پہنچ گیا ہو اور اب اس سے ایسی پیپ نکلتی ہو جو اردگرد کی جگہ پر خراش پیدا کرتی ہو اس پر توجہ دینی چاہئے۔

مریض نہایت ذکی الحس ہوتا ہے اگر اسے پاخانہ کھل کر نہ آئے تو اس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے اگر حیض قدرے دیر سے آئے تو اس کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ اگر پیشاب کی حاجت فوراً رفع نہ کی جائے تو اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ اسی لئے کتابوں میں درج ہے۔ پیشاب کرنے سے سردرد گھٹ جاتا ہے۔ بس یہی ایک علامت ہے جو کتابوں میں درج ہے لیکن ایک اور بات یاد رکھو جو اس سے مطابقت رکھتی ہے۔ یعنی اگر سردرد میں پیشاب کی حاجت فوراً رفع نہ کی جائے تو سردرد بڑھتا چلا جائے گا تاوقتیکہ پیشاب نہ کر دیا جائے۔ یہ انوکھی علامت ہے اور یہ عموماً فلورک ایسڈ کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے شدید سردرد جس میں گرمی لگے اور یہ محسوس ہو جیسے سر بھرا ہوا ہے۔ گدی میں سخت درد جو حرکت کرنے سے بڑھتا ہے۔

اب اگر ہم اس کے اثر کی گہرائی پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ چند دماغی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ جو لوگ کام کی زیادتی سے دبے رہتے ہیں جنہیں کوئی کاروبار چلانے یا اسے قائم رکھنے اور اسے ترقی دینے کے لئے دن رات مصروف رہنا پڑتا ہے اور جب دماغ کا متواتر استعمال ہوتا رہا ہو تو فلورک ایسڈ بہترین کام کرتا ہے۔ ذہنی سستی، اداسی، غمگینی خصوصاً ان نوجوانوں میں جنہوں نے اپنی جوانی اپنے ہی ہاتھوں، بری عادتوں کا شکار بن کر برباد کر لی ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ ان مردوں کی جسمانی بے ترتیبی اور بے ضابطگیوں میں انتہائی مفید ہے۔ جو زناکاری میں بکثرت مصروف رہے ہوں اور نت نئی عورت سے صحبت کرتے رہے ہوں۔ ایک ایسی حالت بھی ہے جب مرد بیوی سے مطمئن نہیں رہتا۔ وہ متواتر عورت تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اس کی یہ حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ عیاش ہو جاتا ہے اگر کوئی

نوجوان غیر عورتوں سے دور رہ سکے اگر وہ خود کو صرف اپنی ہی عورت تک محدود رکھ سکے تو اس کی حالت اس قدر نہیں بگڑتی مگر وہ یکے بعد دیگرے عورت بدلتا رہتا ہے۔ آخر یہ نوبت آ جاتی ہے کہ وہ گلی کے موڑ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے نفس کو مطمئن کرنے کے لئے معصوم عورتوں کو جو ادھر سے آتی جاتی ہوں بڑی للچائی نگاہوں سے دیکھتا رہتا ہے اور لطف حاصل کرتا رہتا ہے۔ بس فلورک ایسڈ اسی حالت میں مفید ہے۔ پکرک ایسڈ اور سیپیا میں بھی یہی حالت ملتی ہے مگر یہ دونوں دوائیاں خصوصیت کے ساتھ اس ذہنی کمزوری اور انسانی جسم کی بے ترتیبی و بے ضابطگیوں میں مفید ہیں جو مرد کو اسی پستی میں لا کر پھینک دیتی ہیں۔ ہم نے اس پستی کو "ذہنی پستی" کا نام دیا ہے۔ یہ حالت ان لوگوں میں آتی ہے جو قطعاً عیاش ہوں جو اپنا شوق پورا کرنے کے لئے ادھر ادھر مارے پھرتے ہوں جو مرد اپنی نیک سیرت عورت کے ساتھ ہی زندگی بسر کرتا ہے۔ اس میں یہ حالت دوسری طرح رونما ہوتی ہے۔ اسے اپنے بچوں، عزیز ترین دوستوں اور بیوی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ حقیقی انس کھو بیٹھتا ہے۔ اب اس میں دوستی اور ساتھی ہونے کی وہ قدرتی صلاحیت نہیں رہی یا گھٹ گئی جو اس کے اندر ہونی چاہیے تھی اور پہلے تھی بھی۔ وہ اس قدرتی جذبے کی مزاحمت کرتا ہے۔ جس مرد کی تندرستی میں توازن ہے وہ اپنی بیوی کو اپنا بہترین دوست سمجھتا ہے اور کہیں دوسری جگہ جانے کی نسبت وہ اس کے پاس رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کے نزدیک گھر سے بڑھ کر آرام دہ اور بہتر جگہ کہیں نہیں مگر جو مرد اب کہیں دوسری جگہ جانا چاہتا ہے۔ گھر میں رہنا پسند نہیں کرتا جس کو گھر میں رہنا ناگوار گزرتا ہے۔ جس کو گھر کی ہر چیز منہ چڑاتی نظر آتی ہے۔ جو اب پہلے کی طرح اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتا اس کے لئے اب فلورک ایسڈ بہترین دوائی ہے۔

ان عزیزوں سے نفرت و بے پروائی جن کو وہ کبھی بہترین طور پر پیار کرتا تھا۔

سیپیا میں بھی یہ حالت آتی ہے مگر یہ کثرت کے ساتھ عورتوں میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے "ڈاکٹر صاحب! ایک بات ہے جس کا مجھے از حد افسوس ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے اپنے بچوں سے اب سکھ نہیں ملتا۔ میرا گھر، میری سہیلیاں میرا خاوند اور دوسرے رشتہ داروں سے مجھے انس نہیں رہا۔ مجھے ان سے ایک قسم کی دشمنی سی ہو گئی ہے" مرد کی حالت میں عموماً فلورک ایسڈ ظاہر ہوتا ہے اور عورتوں میں اکثر سیپیا مگر یہ لازمی نہیں۔ سیپیا کا بچے دانی اور نصیبۃ الرحم سے گہرا تعلق ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہے کہ زنانہ اعضائے تناسل سے سیپیا کی زیادہ گہری نسبت ہے۔ (کلکیریا سے مقابلہ کیجئے)۔

اس حالت کے ساتھ ساتھ فلورک ایسڈ میں خواہش نفسانی بھڑک اٹھتی ہے۔ مرد زبردست ایستادگی کی وجہ سے راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔ نہ صرف اس وقت جبکہ عورت پاس موجود ہو بلکہ ہر وقت شہوت کا غلبہ رہتا ہے۔ بعض دفعہ سوزاک کی ابتداء میں اس قسم کی تیزی، ایستادگی اور ناقابل ضبط نفسانی خواہش کو جس میں بیماری کے اوپر کے چمڑے کی سوزش بھی موجود ہو فلورک ایسڈ سے فائدہ ہوا ہے۔ بعض دفعہ اس ایستادگی میں کیتھٹر کی ضرورت ہوتی ہے مگر دونوں دوائیوں کی خاصیت میں قطعاً فرق ہے۔

خاموش، چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے اور کچھ بھی نہیں بولتا، یہ خاموشی پلساٹیلا کے مشابہ ہے اور عموماً ایسے پاگلوں کی دوائی ہے جو دن بھر گوشہ نشین رہتے ہیں۔ دن بھر خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ ایک بھی لفظ نہیں

بولتے۔ آپ اس سے کوئی بات پوچھیں تو وہ شاید ہی کوئی جواب دے۔ مریض کونے میں بیٹھا ہے۔ ایک لفظ تک نہیں بولتا۔ آگے رکھ دیجیے تو کھانا کھا لیتا ہے۔ وقت آنے پر آپ اسے کمرے میں لے جائیں تو خاموشی کے ساتھ کمرے میں چلا جاتا ہے۔ کسی کی مزاحمت نہیں کرتا۔ جواب نہیں دیتا۔ اس قسم کی حالت پلساٹیلا میں پائی جاتی ہے اور اس دوائی سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اس میں قدرے پاگل پن پایا جاتا ہے مگر خصوصیت سے تھکان پائی جاتی ہے اور تھکے ماندے دماغ کی کمزوری۔ کثرت کار یا بری عادت سے پیدا ہوئی ذہنی تھکان۔

یہ دوائی سلیشیا کے بعد ریڑھ کی تکلیفوں میں جبکہ لقوہ، لرزہ اور ہاتھوں و گھٹنوں کی بے حسی موجود ہو تو کام دیتی ہے۔ یہ اکثر عصبی بیماریوں کو بڑھنے سے روکتی ہے اور انہیں بدتر ہونے سے باز رکھتی ہے۔

اس دوائی میں نہایت اہم اور مفید خوبی یہ ہے کہ اس میں رگوں میں الجھن اور رگوں پر زخم پیدا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یوں تو رگوں میں ہر جگہ ہی الجھن پڑ سکتی ہے مگر خصوصیت سے جسم کے نچلے حصوں پر اور وہ بھی حمل کے دنوں میں، پاخانے کے بعد بواسیر کے مسے باہر نکل آتے ہیں۔ کانچ نکلتی ہے، قدرے خون بھی نکلتا ہے کیونکہ بواسیر موجود ہے۔ رگوں کی الجھن اور اس کے ساتھ پیروں پر پرانے زخم، رگوں میں جہاں گانٹھ پڑتی ہے وہاں زخم بن جاتے ہیں۔ آپ پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ فلورک ایسڈ کس قسم کا زخم اور کس قسم کے مسے پیدا کرتا ہے۔ ہم نے اس میں خون کی گردش کمزور دیکھی ہے ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اس میں سخت کھرنڈ پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جلد پر سخت کیل اور پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اب ہم آسانی سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پھوڑے کے متورم کنارے سخت ہو جائیں گے، کڑے ہو جائیں گے اور چمکدار ہوں گے۔ زخموں کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں۔ زخم پرانے ہوتے ہیں اور مندمل نہیں ہوتے۔ جہاں ایک بار زخم بن جائیں وہ پھر راضی نہیں ہوتے اگر ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں تو وہ پھر جڑتے نہیں۔ صحت و مرمت قبول نہیں کرتے۔ ان ہڈیوں اور زخموں سے سڑی ہوئی تیز، چرپری، پتلی پانی سی رطوبت نکلتی ہے یا بعض دفعہ نہایت کم رطوبت نکلتی ہے مگر وہ بھی چرپری ہوتی ہے اور آس پاس جہاں بھی کہیں لگتی ہے وہاں جلن پیدا کر دیتی ہے۔ پھنسیاں پیدا کرتی ہے اور زخموں کے ارد گرد کھرنڈ ہوتی ہے۔

خون کی کمزوری کی گردش کی بناء پر خیال ہو سکتا ہے کہ بے حسی بھی آتی ہوگی۔ یہ خیال صحیح ہے، کان بے حس ہو جاتے ہیں۔ کھوپڑی بے حس ہو جاتی ہے۔ بال جھڑ جاتے ہیں اور کھرنڈ یا پپڑی جم جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں بے حس ہو جاتے ہیں اور یہ بے حسی اوپر کے رخ چلتی ہے۔ بے حسی، اس کے ساتھ استسقاء یا استسقاء کے بغیر ریڑھ کی تکلیف میں بے حسی، دماغ کی بیماریوں میں بے حسی، جس عضو کے سہارے لیٹتا ہے وہ بے حس ہو جاتا ہے۔

چھوٹے بچوں کے سر کی تر درد، کھوپڑی کی چمڑی پک جاتی ہے۔ کھوپڑی کی خشک پپڑی، زبردست خارش، گنج کے داغ، کنپٹیوں کی ہڈی کے ناسور، وقت مقررہ پر سخت بدبودار پیپ نکلے، سر کے سارے بائیں حصے میں شونمارک جاتی ہے۔ بائیں آنکھ چھوٹی محسوس ہو۔ یہ علامت علاج کے دوران میں حاصل ہوئی ہے مگر اہم ہے۔

آتشک میں بھی اس کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ یہ آتشک کی اس پرانی حالت میں مفید ہے جس میں

ہڈیوں کا غیر معمولی ابھار ملے، ناسور ہو، عضو کا مردار پن، آتشک کے ایسے مریض جن کو پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو یا ایسی دوائیں دی گئی ہوں جن کے زیر اثر زخم پیدا ہو گئے ہوں یا ناک کی وہ حالتیں جو عموماً اس مرض میں نمودار ہوا کرتی ہیں۔ ناک صاف کرے تو ہڈی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے خارج ہوں، ناک میں انتہائی درد، ناک کی ساری ہڈی گل جائے، ناک چوڑی ہو جائے۔ جیسے چھیدوالے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ کوا گل جاتا ہے۔ غائب ہو جاتا ہے اور تالو پر بھی آتشک کے زخم بن جاتے ہیں اور اس کی حالت شہد کی مکھیوں کے چھتے جیسی ہو جاتی ہے۔ یعنی تالو پر بے شمار زخم بن جاتے ہیں۔ پرانے زخم اور پھنسیاں جو اب مندمل نہ ہو رہی ہوں، دانت گر پڑیں، ٹوٹ جائیں یا ان کی جڑوں پر زخم بن جائیں۔ اس نے بارہا دانتوں کی جڑوں کے زخموں کو مٹا دیا ہے۔ ناسور بند کر دیئے ہیں۔ درد مٹا دیا ہے اور دانتوں کی حفاظت کی ہے۔

ٹھنڈے پانی کی رغبت اور ہر وقت بھوکا رہے۔ اکثر معدے میں خالی پن کا احساس، ہر وقت کھاتا رہتا ہے اور کھانے سے راحت ملتی ہے مگر آیوڈین کی طرح یہ حالت زیادہ دیر تک نہیں چلتی۔ اسے جلد ہی پھر بھوک لگ جاتی ہے۔ اس طرح کی دوائیاں بہت گہرائی تک کام کرتی ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ وہ کسی کھائی پی چیز کے جزو بدن بننے کے فعل کی جڑ تک اثر کرتی ہے۔

گلے کے پرانے زخم، لازمی نہیں کہ وہ آتشکی نوعیت کے ہوں، تاہم یہ دوائی آتشک کے پرانے زخموں میں بھی مفید ہے۔ عموماً آتشک کے پہلے درجے کے زخموں کی نسبت تیسرے درجے کے زخموں میں زیادہ مفید ہے۔ جبکہ جسمانی حالت کمزور ہو، دماغ کمزور ہو اور برسوں پرانی عصبی علامتیں بھی موجود ہوں جو اس وقت سے چلی آرہی ہوں جبکہ مریض کو تندرست خیال کر لیا گیا تھا۔ بار بار گلے میں تکلیف لوٹ آتی ہے۔ گلے کے زخموں میں چھوٹے چھوٹے گومڑ نکلتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں سلیشیا خصوصیت سے کام کرتا ہے اور سلیشیا ان زود اثر دوائیوں میں سے ہے جو پارے کے اثر کو فوراً زائل کرتی ہیں۔ پوٹینسی کے لحاظ سے سلیشیا اور مرکری مخالف میں مگر اس کے باوجود بھی سلیشیا اونچی پوٹینسی معمولی پارے کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

اس مریض کو تیز، مصالحہ دار اور نہایت چٹپٹی چیزوں کی رغبت ہوتی ہے۔ کھانے کی ترغیب ضرور ملنی چاہئے۔ بعض دفعہ بھوک بدل جاتی ہے حالانکہ وہ سخت بھوکا ہوتا ہے۔ تاہم وہ کھا نہیں سکتا حالانکہ جب معدے میں خوراک پہنچتی ہے تو اسے راحت ملتی ہے۔ کھانا کھانے سے تسکین ملتی ہے۔

موذی قسم کے پرانے دست جبکہ گردش خون کمزور ہو اور جسم میں کوئی پوشیدہ شکایت موجود ہو۔ صبح کے دست کبھی کبھی مقعد میں شدید خارش ہوتی ہے۔ پاخانے کے وقت کانچ نکلے۔ پاخانہ جانے کے بعد خون بکثرت گرے۔ بواسیر کے ساتھ قبض۔ مقعد کے آس پاس اور چڈوں کی زبردست خارش۔

یہ شرابیوں کی استسقاء میں بھی مفید ہے۔ یہ استسقاء عموماً جگر کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ مندمل شدہ زخموں کے پرانے نشان جن کے کنارے اب سرخ ہو جائیں اور ان کے اردگرد خارش دار آبلے، زبردست خارش، بدن پر کھرنڈ دار پھنسیاں، جلد پر خشک پھنسیاں، لہو کدار پھنسیاں۔

جیسے ایک ایک رونگٹے سے گرما گرم بھاپ نکل رہی ہے۔ خصوصاً جب چادر اوڑھ رکھی ہو تو انتہائی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے بھاپ نکل رہی ہو۔ بخار میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ بخار نہیں ہوتا مگر پیاس کے بغیر یہ گرمی

نکلنے کی پرانی شکایت ہے یا بخار ہو جاتا ہے۔

جلسی میم (GELSEMIUM)

اگر آپ شدت کی آب و ہوا میں موسم کا مشاہدہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سردی کا درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سردی لگ جائے تو وہ فوراً بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کی شکایت نہایت تیزی سے اور تندی سے آتی ہے۔ بیلاڈونا اور ایکونائٹ کی شکایتیں اسی طرح آتی ہیں مگر جلسی میم کی شکایتیں نہ تو اس طرح آتی ہیں اور نہ اس طرح نمودار ہی ہوتی ہیں۔ اس کی شکایتیں زیادہ خفیہ طور پر آتی ہیں اور بڑی سستی سے بڑھتی ہیں جلسی میم کی سردی اپنی علامتیں نمودار کرنے کے لئے کئی دن لیتی ہیں۔ وہ جس دن لگتی ہے اس کے کئی دن بعد ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ ایکونائٹ کی علامتیں صرف چند گھنٹے کے اندر ہی نمودار ہو جاتی ہیں۔ ایکونائٹ کی علامتیں صرف چند گھنٹے کے اندر ہی نمودار ہو جاتی ہیں۔ ایکونائٹ کے بچے کو خشک سرد موسم میں دن کے وقت سردی لگتی ہے اور اسے آدھی رات سے پہلے کھانسی ہو جاتی ہے مگر جنوبی امریکہ میں بیماریاں بہت سست رفتاری سے بڑھتی ہیں لوگوں کی طرح ہی ان کے اعضاء بڑے سست ہوتے ہیں اور ان میں رد عمل بھی بہت سست ہوتا ہے۔ انہیں سخت و تند سردی سے زکام نہیں ہوتا بلکہ زیادہ گرمی ملنے سے زکام ہوتا ہے۔ لہٰذا انہیں ہلکی قسم کا زکام اور بخار ہوتا ہے جو کہ ملیریا کی قسم کا ہوتا ہے۔ انہیں اجتماع خون کی وجہ سے سر درد ہوتا ہے اور اجتماع خون کی وجہ سے ایسی شکایتیں ہوتی ہیں جو یکا یک نمودار نہیں ہوتیں۔ جب ہم آب و ہوا، اس خاص آب و ہوا میں رہنے والوں اور دوائیوں کی رفتار پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جلسی میم گرم آب و ہوا کی دوائی ہے جبکہ ایکونائٹ مقابلتاً کچھ زیادہ سرد علاقے کی دوائی ہے۔ شمالی امریکہ کی کچھ حال کی تکلیفیں ایکونائٹ کے مشابہ ہیں جبکہ اسی طرح کی علامتیں جب گرم علاقے میں پیدا ہوتی ہیں وہ جلسی میم کے مشابہ ہوتی ہیں۔ کھلے سرد موسم کے زکام اور بخار بھی اکثر اسی کے مشابہ ہوتے ہیں جبکہ شدت کی سردی کے بخار اور زکام بیلاڈونا اور ایکونائٹ کے مشابہ ہوتے ہیں یہ بات صحیح ہے کہ ایکونائٹ کی تکلیفیں گرم موسم میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً بخار اور ہیضہ مگر وہ سردی کی شکایتوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

جلسی میم عموماً حال کی تکلیفوں میں ہی استعمال ہوتا ہے حال کی تکلیفیں جو اب بھی چل رہی ہوں اور ان تکلیفوں میں جو پرانی بیماریوں کے مشابہ ہوں۔ ان سب میں جلسی میم نہایت مفید ہے مگر یہ ان تکلیفوں کی دوائی نہیں ہے جو پرانے زہروں آتشک، سورا اور جریان کے زیر اثر نمودار ہوتی ہیں۔ یہ بہت کم عرصہ تک کام کرنے والی دوائی ہے حالانکہ ابتدائی مرحلے میں بھی بہت سست ہے۔ یہاں یہ برائی اونیا کے مانند ہے کیونکہ برائی اونیا کی علامتیں بھی نہایت آہستگی سے نمودار ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ ان بخاروں میں مفید ہے جو امریکہ سے ملتی جلتی آب و ہوا میں پیدا ہوتے ہیں تو بھی اس میں ایسی شکایتیں پائی جاتی ہیں جو اتفاقیہ طور پر اور شدت سے آتی ہیں حالانکہ ان میں یہ دونوں باتیں بیلاڈونا کی طرح نہیں پائی جاتیں۔

جلسی میم کی بیشتر تکلیفیں اجتماع خون کی قسم کی ہوتی ہیں۔ مغز حرام میں اجتماع خون، دماغ کی طرح گردش خون ریڑھ میں خون کا آنا، ہاتھ پاؤں سرد اور سر گرم ہو جاتا ہے۔ علامتیں عموماً ریڑھ اور سر کی معرفت

ظاہر ہوتی ہیں۔ دماغ کی تکلیفوں کے سلسلے میں ہاتھ پاؤں میں تشنج آجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور پشت کے پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ ہاتھ و پاؤں کی انگلیاں سرد، بعض دفعہ ہاتھ پاؤں برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں۔ جبکہ سر گرم اور چہرہ ارغوانی ہوتا ہے اجتماع خون کے وقت چہرہ ارغوانی اور میلا ہوتا ہے۔ آنکھوں میں بھی خون بھر جاتا ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں (کبھی کبھی سکڑ جاتی ہیں) آنکھوں میں اجتماع خون نمایاں ہوتا ہے، جبکہ آنسو آتے ہیں اور پھڑکن ہوتی ہے، مریض گھبرایا ہوا نظر آتا ہے جیسے وہ بکواس کر رہا تھا، بے تکی باتیں کرتا ہے، احمقوں کی طرح باتیں کرے، بھولتا ہے، یہ باری کے ان بخاروں کے مشابہ ہے جو آہستہ آہستہ بڑھ کر اجتماع خون کی سردی کی شکل اختیار کر لیں۔

انتہائی سردی جو کمر کے نچلے حصے سے شروع ہو کر اوپر کی طرف چلے، مریض سردی کی وجہ سے کانپتا ہے جیسے اس کی پشت پر برف رگڑ دی گئی ہو، درد بھی پشت میں اوپر کے رخ چلتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک کے ساتھ، جلد کی رنگت گہری سرخ ہوتی ہے۔ ذہنی طور پر جیسے گھبرایا ہوا ہو۔ آنکھیں چمکدار، پھیلی ہوئیں، گردن پیچھے کی طرف کھنچی ہوئی، پشت اور گردن کے پٹھے سخت، جس کی کی وجہ سے گردن سیدھی نہ کی جا سکے، پشت میں شدید درد اور ریڑھ میں ٹھنڈک، اس حالت کو پڑھ کر گردن توڑ بخار (پرلا پک سنپات) کا خیال آتا ہے۔ گدی میں درد، ہر حالت میں جلد گرم اور درجہ حرارت اونچا اور اس کے ساتھ ساتھ پاؤں کی ٹھنڈک کئی بار تکلیف سخت، سردی کے ساتھ آتی ہے۔ جب یہ علامتیں باری کے بخاروں میں موجود ہوں تو اس دوائی کا مطالعہ کرنا نہایت لازمی ہے۔ چند ہی روز میں زبان پر میل کی تہہ آجاتی ہے۔ تکی آنے لگتی ہے۔ جس کے آخر میں پت کی قے آتی ہے اور بخار اترنے کی بجائے مسلسل بن جاتا ہے اور دوسری باری سے جا ملتا ہے۔ دوپہر کے بعد درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ سردی عملی طور پر گھٹ جاتی ہے اور وہ حالت باقی رہ جاتی ہے جو ٹائیفائڈ (تپ محرقہ) جیسی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ زبان خشک، پیاس زیادہ نہیں ہوتی، اس کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ ذہنی گھبراہٹ، اگر یہ حالت کئی روز تک جاری رہے تو پھر بکواس اور ٹائیفائیڈ کی دیگر حالتیں بھی آجاتی ہیں اور بخار باری کے بخار سے اپنی شکل وصورت بدل کر ٹائیفائیڈ بن جاتا ہے، مسلسل بن جاتا ہے۔ جب اجتماع خون کی سردی ہو، درجہ حرارت تیز ہو، اور بعد دوپہر چڑھتا ہو اور جب سردی جزوی طور پر کم ہو جاتی ہو اور بخار مسلسل بن چکا ہو تو جلسی میم نہایت مفید دوائی ہے۔ جب چھوٹے و بڑے بچوں کو سردی لگے بغیر ہی بخار آتا ہو تو یہ نہایت ہی اہم دوائی ہے۔ جن علاقوں میں ملیریا بہت زیادہ پھیلتا ہے تو وہاں آپ دیکھیں گے کہ بچوں کو مسلسل بخار آجانا معمولی بات ہے اور بالغوں کو باری کا بخار آتا ہے۔ آپ شاذ و نادر ہی کسی بچے کو بخار کی سردی سے کانپتا دیکھیں گے۔ انہیں اترنے چڑھنے والا بخار آتا ہے۔ یہ بخار بعد دوپہر شروع ہوتا ہے اور صبح کے وقت جا کر اتر جاتا ہے اور اگلی دوپہر کے بعد پھر آجاتا ہے۔ جلسی میم میں بھی بچے برائی اونیا کی طرح مکمل خاموشی سے لیٹتا ہے مگر اس کے سر میں خون زیادہ آجاتا ہے برائی اونیا کی طرح چہرہ نہایت گہرا سرخ اور دھندلا ہو جاتا ہے۔ بخار کی جملہ شکایتیں گردن توڑ بخار پر (پرلا پک سنپات) جب دماغ میں خون جمع ہو جائے، باری کے یا دوسرے بخار جواب مسلسل بن چکے ہوں حتی کہ سردی زکام میں بھی جس میں مریض کو چھینکیں خوب آئیں۔ چہرہ گرم اور آنکھیں سرخ ہوں، یہ مفید ہے، اس میں ایک

بڑی بھاری خوبی پائی جاتی ہے یعنی مریض محسوس کرتا ہے جیسے جسم پر بھاری بوجھ رکھا ہوا ہے یا کسل، انتہائی تھکن حتیٰ کہ مریض تکیہ سے سر نہیں اٹھا سکتا جسم میں تھکان اور بھاری پن اعضاء میں اتنا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ برائی اونیا کا مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے کیونکہ اسے حرکت کرنے سے بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ حرکت کرنے سے نفرت کرتا ہے کیونکہ اسے علم ہے کہ اگر حرکت کروں گا تو تکلیف بڑھے گی۔

دل کمزور ہوتا ہے نبض کمزور، نرم اور بے قاعدہ ہوتی ہے۔ بخار کے دوران میں دھڑکن ہوا کرتی ہے۔ دل میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ اس طرح کی کمزوری اور خالی پن کا احساس عموماً معدے میں بھی ہونے لگتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ احساس چھاتی کے بائیں حصہ کے نچلے حصہ میں اور معدے کے آر پار بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی بدولت بھوک کا استعمال بڑھتا ہے۔ جیسا کہ اگنیشیا اور سیپیا میں ہوتا ہے۔ جلسی میم میں ہسٹریا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں عصبی بھوک ہوتی ہے یا معدے میں جیسے کوئی دانتوں سے کتر رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔

اس میں ڈیجی ٹیلس، کاکنس اور سیپیا کی طرح دل کی عصبی تکلیفیں بھی پائی جاتی ہیں۔ سیپیا کاکنس کی طرح دل کی مشہور دوائی نہیں ہے۔ تو بھی اس نے دل کے بہت سی تکلیفوں میں آرام پہنچایا ہے۔ سیپیا نے دل کی بالائی جھلیوں کے ورم میں فائدہ پہنچایا ہے۔ جو دوائی اس تکلیف میں کام دے گی اور جو اسے جڑ سے اکھاڑ دے۔ وہ ضرور ہی گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی ہونی چاہیے۔ جلسی میم کا مریض محسوس کرتا ہے کہ اگر میں حرکت کروں گا تو دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔

سر درد اجتماع خون کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ بد ترین درد گدی میں ہوتا ہے اور بعض وقت یہ محسوس ہوتا ہے جیسے گدی پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ نبض کی ہر ایک حرکت ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے گدی پر ہتھوڑے سے چوٹ رہی ہے۔ یہ درد اس قدر شدت سے ہوتا ہے کہ مریض کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مکمل طور پر پژمردہ ہو کر لیٹا رہتا ہے جیسے کہ درد سے مفلوج اور ادھ موا ہو گیا ہے۔ عموماً بستر میں لیٹنے سے تکیہ پر لیٹ جانے سے اور سر کو مکمل سکون کے ساتھ تکیہ پر رکھ کر لیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ چہرہ تمتمایا جاتا ہے۔ دھندلا پڑ جاتا ہے اور مریض گھبرا جاتا ہے۔ اگر سر درد تھوڑی دیر جاری رہے تو معلوم ہونے لگتا ہے جیسے سر تکلیف کا مرکز بن گیا ہے اور اس میں خون جمع ہو گیا ہے۔ ایسا سخت درد ہوتا ہے کہ اسے بیان کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض علامتیں بیان کرنے کی صلاحیت گنوا بیٹھتا ہے۔ وہ گھبرایا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ بستر میں تکیہ کی طرح پڑا رہتا ہے آنکھیں چمکدار، پتلیاں پھیلی ہوئیں، چہرہ دھندلا اور ہاتھ پاؤں سرد، جلسی میم میں کنپٹیوں میں اور آنکھوں کے اوپر عصبی نوعیت کا درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی اور قے سے تکلیف میں اضافہ، بڑی مقدار میں پیشاب خارج ہونے سے سر درد گھٹ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے غالباً پیشاب کم اترتا تھا اور اب اگر بڑی مقدار میں آیا تو اس سے سر درد گھٹ گیا۔

شدید عصبی جوش، خوف، خوف سے، پریشانی، ایسے صدمہ سے جس میں خوف کی آمیزش ہو اور اس اتفاقیہ حیرانی سے جس میں خوف ملا ہوا ہو۔ تکلیف پیدا ہوئی ہو تو جلسی میم کام دیتا ہے۔ میدان جنگ پر جانے والے سپاہی کو خود بخود پاخانہ خارج ہو جاتا ہے۔ جب خوف، سراسیمگی اور حیرانی سے جبکہ خوف بھی ان

کے شامل حال ہو، خود بخود پاخانہ و پیشاب نکلنے لگے، یکایک ہکا بکا رہ جانے سے غشی آ جاتی ہو۔ کمزوری اور پژمردگی آ جاتی ہو۔ سارے ہاتھ پاؤں تھک جاتے ہوں مخالف حالات کی مزاحمت کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ دھڑکن شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں یہ آرجنٹم نائٹریکم کے مشابہ ہے۔ آرجنٹم نائٹریکم میں یہ خوبی ہے کہ جب کہیں کھیل تماشہ دیکھنے یا سیر کو جانے کے لئے کپڑے پہننے جائیں تو یکایک پاخانہ آ جائے۔ اور اس دست سے کم و بیش پژمردگی آ جاتی ہے۔ بعض دفعہ کپڑے پہنتے پہنتے اسے کئی بار پاخانے جانا پڑتا ہے۔ جنہیں کسی افسر کے سامنے، مجلس میں تقریر کرنے یا اسٹیج پر اپنا پارٹ ادا کرنے کے لئے بھیڑ کے سامنے آنا پڑتا ہے۔ انہیں یکایک رک جانا پڑتا ہے کیونکہ اس دوران میں دفعتاً رفع حاجت کے لئے جانا پڑتا ہے۔ جو عورت ابھی اپنی سہیلیوں سے ملنے والی تھی۔ یکایک پاخانے کی طرف لپکتی ہے۔ کسی امکانی اندیشے کی وجہ سے دست آنے لگتے ہیں۔ آرجنٹم نائٹریکم میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ ان دوائیوں میں اس قدر نزدیکی تعلق ہے کہ وہ بارہا ایک دوسری کا کام پورا کر جاتی ہیں۔

اب آپ فضلے کو خارج ہونے سے روکنے والے ریشوں اور پٹھوں کے لقوے کی حالت کو لیں۔ بخار کی حالتوں کے ساتھ ساتھ پیشاب اور پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں لقوے کی سی کمزوری آتی ہے۔ لقوے کی حالتوں میں ریڑھ کے ساتھ ساتھ اور ریڑھ کے پٹھوں میں درد ہوتا ہے پیٹھ کے پٹھوں میں اور بائیں کندھے کے جوڑ میں کھنچاؤ اور اینٹھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔

بینائی میں کئی طرح کی گڑبڑ ہوتی ہے۔ مثلاً دو دو دکھائی دیں۔ آنکھ کے آگے جالا آئے۔ دھند، اندھا پن، یہ علامتیں حملہ ہونے سے پہلے نمودار ہو جاتی ہیں، مثلاً بخار کی سردی آنے سے پہلے، دائمی سر درد شروع ہونے سے پہلے یا اجتماع خون کی وجہ سے ہونے سے دوسرے سر درد سے پہلے۔

طرح طرح کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ بینائی کا دائرہ کالی کالی مکھیوں، داغوں، دھبوں یا دھوئیں یا طرح طرح کے رنگ کی لہروں سے بھر جاتا ہے۔ یہ آنکھ اور آنکھ کے چھپر کے ریشوں کے ورم میں مفید ہے۔ مریض آنکھ سے کام لے تو آنکھ ہنڈولے کی طرح حرکتیں کرنے لگتی ہے۔ تھرکنے لگتی ہے۔ چھپروں کا لٹک پڑنا یا بھینگا پن اس کی اہم علامت ہے۔ یہ ایک طرح کا لقوہ ہے۔ پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ وہ چھپر کو حسب معمول حالت میں اوپر اٹھا کر نہیں رکھ سکتے۔ اگر وہ کسی چیز کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے تو آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ پپوٹے گر پڑتے ہیں۔

مریض کو عام طور پر پیاس نہیں ہوتی مگر کبھی کبھی سخت پیاس بھی ہوتی ہے۔ اس میں بکثرت اور تھکانے والا پسینہ آتا ہے جو حرکت کرنے سے بڑھتا ہے یا حرکت تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔ بظاہر وہ حرکت کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ وہ اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ حرکت نہیں کر سکتا اور یہ بات اس کی ہر تکلیف میں موجود رہتی ہے۔ یہ بعض دفعہ ایسے زکام میں مفید ثابت ہوتا ہے جس میں ناک خوب بہہ رہی ہو، چھینکیں آتی ہوں، ہاتھ پاؤں سرد ہوں، زکام کا اثر گلے تک ہو جاتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گلا سرخ ہو جاتا ہے۔ متورم ہو جاتا ہے۔ ٹانسلو بڑھ جاتے ہیں۔ سر گرم ہو اور چہرہ میں خون جمع ہو جاتا زکام کی اس تکلیف میں بھی کہ بخاروں میں ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں بھاری پن آتا ہے۔ چہرہ سرخ، ہاتھ پاؤں بھاری اور گلے کے زخم جو آہستہ

آہستہ نمودار ہوئے ہوں، روزانہ بدتر ہوتے جائیں حتیٰ کہ گلے کی حالت نہایت خراب ہو جاتی ہے۔ یہ جلسی میم ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس وقت جبکہ سارے جسم میں لقوے کی سی کمزوری ہو اور جبکہ گلے کی تکلیف بڑھتی جا رہی ہو تو خوراک اور پانی ناک کی راہ لوٹ آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نگلنے والے پٹھے مفلوج ہو چکے ہیں۔ زبان بھی مفلوج ہو جاتی ہے اور حسب معمول اپنا کام نہیں کرتی۔ بعض وقت لقوے کی حالت اس قدر نمایاں نہیں ہوتی کہ آپ اس کو دوا چننے کے لئے بنیاد بنائیں مگر اس کے باوجود بھی پٹھوں میں عدم تعاون موجود ہوتا ہے۔ مریض کی حرکتوں میں بے ہودگی آ جاتی ہے۔ مثلاً وہ کوئی چیز دکھانا چاہتا ہے اور اٹھا لیتا ہے کچھ اور، جب وہ اپنے ہاتھ پکڑتا ہے تو انہیں کمزور محسوس کرتا ہے۔ اس کی حرکتوں میں تسلسل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے پٹھے ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کا انہیں حکم نہیں ملا ہوتا اور ایسے کام نہیں کرتے جنہیں سرانجام دینے کا انہیں حکم ملا ہو، انتہائی جوش کے دوران میں اور اس کے بعد کانپنا، پٹھوں کا عدم تعاون اور ہلکی قسم کا لقوہ پایا جاتا ہے۔ یہ حالتیں بخار کے ساتھ آتی ہیں اور عموماً کچھ دیر بعد تک قائم رہتی ہیں۔ یہ لقوے کی ان حالتوں میں مفید ہے جہاں کہ بخار بھی موجود ہو، سارے جسم کے نظام عصبی میں کھنچاؤ ہوتی ہے اور یہ غالباً سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس نے ریگنن بائے (عرق النساء) میں فائدہ کیا ہے جبکہ پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں اور ان کے ساتھ ہاتھ پاؤں میں مذکورہ بالا قسم کی کمزوری بھی ہو۔ بعض دفعہ بے حسی بھی پائی جاتی ہے۔ ناک کی نوک، کان، زبان کی نوک، انگلیوں کے سرے ہاتھ اور پاؤں بے حس ہو جاتے ہیں۔ جلد پر جگہ جگہ بے حسی پائی جاتی ہے۔

مردانہ اعضاء تناسل کی حالت میں مریض کی تمام حالت کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ دیر یہ بوند بوند کر کے نکلتا رہتا ہے۔ نامردی، جماع کی قطعاً قابلیت نہیں ہوتی، عضو مخصوص بالکل ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

سخت بے خوابی، سو نہیں سکتا، ذرا سے جوش پر رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ نمایاں بخار کی حالت میں گہری نیند یا غنودگی آتی ہے۔ جب اس قسم کی نیند نہ ہو اور اجتماع خون کے دوران میں، اس کے جسم میں سخت عصبی جوش آتا ہے جس میں وہ جاگتا رہتا ہے۔ سوچتا رہتا ہے مگر کسی خاص موضوع پر نہیں سوچتا کیونکہ اس کا دماغ ضابطے کے ساتھ غور و فکر نہیں کر سکتا۔

جلسی میم کی علامتیں جسم کے کسی بھی عضو مثلاً بچے دانی، خصیۃ الرحم، معدہ، پھیپھڑا، مقعد کی سوزش کی حالت میں نمودار ہو سکتی ہیں۔ اعضاء میں خون جمع ہو جاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی انتہائی سوزش بھی آتی ہے۔ بذات خود سوزش میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہوتی جو جلسی میم کو ظاہر کرے اور نہ ہی کبھی جلسی میم محض اس وجہ سے دینا چاہئے کہ سوزش موجود ہے مگر جب ذہنی علامتیں موجود ہوں، مثلاً بکواس، تمتمایا ہوا چہرہ، سر کی طرف گردش خون، ہاتھ پاؤں سرد، ہاتھ پاؤں میں زبردست بھاری پن قوت احساس کی گڑبڑ، فضلے کے اخراج کو کنٹرول کرنے والے پٹھوں کا لقوہ موجود ہو تو سوزش خواہ جسم کے کسی بھی حصہ پر ہو، جلسی میم مفید ثابت ہو گا۔ جب سرخباد نہایت سرعت سے آ گیا ہو، اس کی تکلیف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہو اور نہایت تکلیف دہ ہو اور جب چند ہی روز میں موت یقینی نظر آتی ہو اس حقیقت کے باوجود بھی جلسی میم، سرخباد پیدا نہیں کرتا۔ یہ چند ہی گھنٹوں کے اندر اس کی ترقی کو روک دے گا اور مریض جلد ہی صحت یاب ہو جائے گا۔

بہت سی حالتوں میں جبکہ سرخ بادہ چہرے اور کھوپڑی تک پھیل چکا تھا۔ اور نہایت خطرناک شکل اختیار کر چکا تھا۔ جلسی میم کا مخصوص چہرہ موجود تھا۔ یعنی دھندلا اور سرخ چہرہ اور وہ سب علامتیں موجود تھیں جن کی میں اوپر چرچا کر چکا ہوں۔ جلسی میم نے مرض پر غلبہ پایا اور اسے دور کر دیا۔ اگر ہم میٹریا میڈیکا میں مہارت حاصل کر لیں تو ہم سوچنا چھوڑ دیں گے کہ فلاں دوائی اس قسم کی سوزش پیدا کرتی ہے یا نہیں تب ہم صرف مریض کی حالت پر ہی غور کریں گے۔

گلونائے نم (GLONOINUM)

اس دوائی کی عام ترین خوبی یہ ہے کہ اس کے زیر اثر خون کی گردش سر اور دل کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ کئی بار مریض کہتے ہیں کہ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے جیسے سارے جسم کا خون دل کی طرف آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ گرمی کا احساس یا جیسے دل میں کچھ ابل رہا ہے۔ چھاتی کے بائیں حصہ میں جیسے کچھ ابل رہا ہے۔ دوسر ی طرف خون کے آنے سر میں گرمی، تپش کے احساس یا معدے یا چھاتی سے سخت گرمی نکل کر سر تک جانے کی شکایت کرتا ہے۔ بعض دفعہ اس شکایت کے ساتھ بے ہوشی بھی ہوتی ہے۔ کئی بار سر میں لہریں اٹھتی محسوس ہوتی ہیں جیسے کہ کھوپڑی اوپر اٹھائی جا رہی ہو۔ اس کے ساتھ سخت ترین درد ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ محسوس ہوتا ہے جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ کئی بار سر میں دھمک محسوس ہوتی ہے یا کھوپڑی میں دھمک کا احساس۔ خون کی اس گردش کے ساتھ دوسری بڑی بات ہوتی ہے چٹکن، اس کے ساتھ دل میں گرمی، جب کھوپڑی میں اس قسم کی دھمک ہوتی ہے تو چٹکن ایسی ہوتی ہے جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہیں۔ ہر چٹکن نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اس چٹکن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی بغیر درد ہوتی ہے۔ یہ چٹکن بڑی زبردست ہوتی ہے۔ یعنی اس قدر زبردست کہ اگر یہ چٹکن سر میں ہو تو پیروں میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں بھی چٹکن ہوتی ہے۔ پشت میں بھی چٹکن ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ سارے کے سارے جسم میں چٹکن ہوتی ہے۔ اگر یہ چٹکن کچھ دیر جاری رہے تو کھوپڑی میں دھمک ہونے لگتی ہے اور اس کے ساتھ ہی تکلیف دہ چٹکن ہوتی ہے۔ ہر ایک چٹکن سے درد ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں، قدم کی آہٹ سے اور ہر طرح کی حرکت سے محسوس ہوتا ہے کہ سر پھلا جائے گا۔ یہ چٹکن حرکت سے زیادہ تکلیف دہ بن جاتی ہے۔ اس حالت میں قے بھی آتی ہے اور اس سے راحت ملتی ہے سر کی تکلیف کھلی ہوا میں گھٹتی ہے حرارت سے بڑھتی ہے اور اکثر ٹھنڈی چیزیں کھانے سے بھی آرام ملتا ہے۔ لیٹ جانے سے اور سر کو نیچا کر کے لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں انتہائی ٹھنڈک، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے، پیلے اور ان پر پسینہ آئے، سر گرم، چہرہ تمتمایا ہوا، ارغوانی یا سرخ چمکدار چتیاں پھیلی ہوئیں اور آنکھیں سرخ اگر اس حالت میں ترقی ہوتی رہی تو زبان خشک ہو جاتی ہے۔ سرخ ہو جاتی ہے اور بعد میں بھوری ہو جاتی ہے۔ پیاس تو زیادہ نہیں ہوتی مگر منہ خشک ہوتا ہے۔ ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور عموماً پھٹ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ جلد بھی خشک و گرم ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور چمکنے لگتا ہے۔ مکمل کند ذہنی، بے ہوشی موجود ہوتی ہے۔

میں نے اب تک جو کچھ بیان کیا ہے کیا اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہے کہ یہ حالت لو لگنے کے بعد

نمودار ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ گلونائن کی علامتیں گرمی کی شدت کے وقت بڑھتی ہیں اور سردی میں گھٹتی ہیں دھیمے دھیمے سردرد اور مسلسل ہونے والے سردرد گرم موسم میں بڑھتے ہیں اور ٹھنڈک سے گھٹتے ہیں وہ دھوپ میں گھومنے پھرنے سے بڑھتے ہیں اور سایہ میں گھٹ جاتے ہیں۔ گلونائن کے مریض دھوپ سے سر کو بچائے رکھنے کا پورا پورا احتیاط رکھتا ہے۔ اگر یہ تکلیف برسوں سے جاری ہو اور اب پرانی ہو چلی ہو تو وہ مریض چھاتہ لئے بغیر دھوپ میں ہرگز نہ نکلے گا۔

گلونائن اجتماع خون کی نوعیت کی ان ساری تکلیفوں کے مشابہ ہے جو اتفاقیہ، خصوصاً گرمی سے، دھوپ کی شدت سے، مصنوعی یا تیز روشنی سے پیدا ہوئی ہوں، پڑھنے لکھنے والوں کا سردرد خصوصاً جبکہ ان کی آنکھ یا سر کے اوپر گیس کی بتی جلتی ہو اور اس سے گرمی آتی ہو۔ یہ تیز روشنی اور گرمی دونوں مل کر اس غریب کو سر درد کا شکار بنا دیتی ہیں۔ یہ سردرد کھلی ہوا میں چلے جانے سے گھٹ جاتے ہیں۔ جب تک وہ لکھنے پڑھنے یا حساب کتاب کا کام کرتا ہے سردرد ہوتا رہتا ہے اور رات کو گھر جا کر لیٹ جاتا ہے تب پھر سردرد آ جاتا ہے۔ بے چارہ دم بخود ہو کر لیٹا رہتا ہے۔ دوسرا اونچا کر کے لیٹنا اور سر پر ٹھنڈی چیزیں رکھنا پسند کرتا ہے۔ کافی دیر تک سونے سے سردرد گھٹ جاتا ہے۔ کھانا کھا کر آرام کرنے کے لئے لیٹنے سے سردرد نہیں گھٹتا۔ بعض وقت سر نیچا کر کے لیٹنے سے اور جھپکی آنے سے سردرد بڑھ جاتا ہے۔ لیکن کافی دیر تک، رات بھر سونے سے تازگی آ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں گرم ہو جاتے ہیں۔ حرارت آ جاتی ہے۔ سارے بدن کی تھکن گھٹ جاتی ہے اور صبح جب سو کر اٹھتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ دھوپ میں چلا جائے گیس کی بتی کی روشنی میں چلا جائے تو سردرد میں مبتلا ہو کر گھر لوٹتا ہے۔ جب سے بجلی کی بتیوں کا استعمال شروع ہوا ہے تو اس کی روشنی میں اتنی گرمی نہیں رہی مگر گیس بتی کی روشنی سے بہت گرمی نکلتی ہے۔

بچے کو گردن توڑ بخار ہو جاتا ہے۔ گردن پیچھے کی طرف کھنچ جاتی ہے۔ چہرہ نہایت گرم و سرخ ہو جاتا ہے۔ چمکنے لگتا ہے۔ آنکھوں میں جمع ہو جاتا ہے یا چمکدار ہو جاتی ہے۔ سر اور جسم کا بالائی حصہ نہایت گرم ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور جسم کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے سرد پسینہ آ جاتا ہے۔ اس کے ذیلی اثر دماغ اور ریڑھ میں شدید ترین اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ تشنج آتے ہیں۔ سارے جسم میں اینٹھن ہوتی ہے۔ گردن اور سارا جسم پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ سر میں ٹھنڈک لگنے سے چین آتا ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں کو گرمی ملنے سے راحت آتی ہے۔ گرم کمرے کی وجہ سے تشنج آتا ہے۔ جب ٹھنڈے کمرے میں ہاتھ پاؤں کپڑے سے ڈھکے ہوئے ہوں اور کھڑکیاں کھلی ہوں تو تشنج گھٹ جاتا ہے اور مریض کو سانس لینے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ سر میں خون آنے کی وجہ سے تنگی سانس ہوتی ہے اور دھڑکن ہوتی ہے جس میں دل دھڑکتا رہتا ہے۔

سر کو ہلانے سے، سر میں جھٹکا آنے سے، سر جھکانے سے، سر کو پیچھے کی طرف جھکانے سے، لیٹ جانے کے بعد اور سیڑھیاں چڑھنے سے سر کی تکلیف بڑھتی ہے۔ مرطوب موسم میں، دھوپ میں، گیس بتی کے نیچے کام کرنے سے، گرمی زیادہ آنے سے، پسینہ بکثرت آنے سے اور پیٹ کو چھونے سے بھی سردرد بڑھتا ہے۔ پیٹ کے بوجھ سے سردرد بڑھنے کی شکایت بچوں میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ چھوٹا بچہ دن بھر گرم کمرے میں کام کرتا ہے۔ اس سے اس کے سر میں تکلیف بڑھتی ہے اور کھلی ہوا میں جانے سے راحت

ملتی ہے مگر سر پر بیٹ رکھنے سے تکلیف اسی طرح بڑھتی ہے جبکہ نٹرک ایسڈ اور گلکسیریا فاسفوریکا میں بھی اس قسم کی علامت پائی جاتی ہے۔

گلونائن کے مریض کی تکلیف شراب یا کوئی اس قسم کی طاقت بخش چیزیں پینے سے اور دماغی کام کرنے سے بڑھتی ہیں۔ جب سر درد شروع ہو جاتا ہے تو نہ لکھ سکتا ہے اور نہ پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی سوچ سکتا ہے۔ لکھنے میں مزید رکاوٹ یہ پڑتی ہے کہ مریض کانپنے لگتا ہے اور وہ اس وجہ سے بھی لکھ نہیں سکتا۔ انگلیاں کانپتی ہیں۔ ان میں چبھن ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ کام کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں انگلیوں سے کوئی باریک کام نہیں کر سکتا۔

مذکورہ بالا قسم کے چہرے کے ساتھ زچگی کے تشنج بھی آتے ہیں۔ اجتماع خون کی سردی یا دماغ میں خون جمع ہونے سے بھی اسی قسم کی شدت نمودار ہوتی ہے۔

ایک ہلکی قسم کی ایسی تکلیف بھی ہوتی ہے جس میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ حالت پرانی بیماریوں کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ حالت وہاں پائی جاتی ہے جبکہ مریض یہ شکایت کرتا ہے کہ میرے سر میں خون جمع ہو رہا ہے یا سر کی طرف خون کا دورہ بڑھنے والا ہو۔ یہ تکلیف دوروں میں اور جھٹکوں میں آتی ہے۔ جبکہ متوقع نہیں ہوتی۔ مثلاً بازار میں چلتے چلتے اسے محسوس ہوتا ہے کہ دماغ کی طرف خون آ رہا ہے۔ جیسے گرمی کی لپٹ اٹھ رہی ہو، چہرے میں تمتماہٹ آتی ہے۔ ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ بدن پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ اپنے چاروں طرف دیکھتا ہے۔ شاید سوچتا ہے گھر کدھر سے ہو کر جاؤں۔ وہ بھول جاتا ہے کہ میرا گھر کہاں ہے۔ وہ اپنے دوستوں کے چہروں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کسی اجنبی کو دیکھ رہا ہو۔ وہ گھر کے نزدیک پہنچ کر بھی راستہ بھول جاتا ہے۔ یہ ایک طرح کی کند ذہنی ہے اور جلد ہی گزر جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ سنبھل جاتا ہے مگر یہ دورے پے در پے ہوتے ہیں اور یہ حالت دماغی کمزوری کے ابتدائی مرحلوں میں آتی ہے۔ یہ دماغی کمزوری بھی ایک طرح کا پاگل پن ہے۔ دماغ کی طرف خون آنے کے ساتھ سر میں چکر بھی آتا ہے۔ کروٹیں بدلتا ہے اور لڑکھڑاتا ہے۔ اسے چیزوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اسے خصوصیت کے ساتھ گرم دن میں یا گرمی سے یا سورج کی روشنی سے تکلیف ہوتی ہے۔

جب مرگی کا خدشہ ہو یا مرگی آ گئی ہو اور جبکہ زبردست دباؤ ابھی باقی ہو تو آپ اس دوائی پر توجہ دیں۔ ممکن ہے ابھی پھیپھڑے بننے شروع نہ ہوئے ہوں۔ ممکن ہے ابھی وہ قید حیات سے دور ہوں۔ لیکن اگر اجتماع خون جاری رہے تو خون کے یہ پھیپھڑے بھی بننے لگتے ہیں۔ اوپیم اور گلونائن جیسی دوائیاں خون کے دباؤ کو گھٹا دیتی ہیں جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ یہ خون کے دورے کو یکساں بناتا ہے اور مریض کو موت کے پنجے سے بچاتا ہے۔ ایک پاؤں یا ایک بازو کا لقوہ کچھ دیر تک جاری رہ سکتا ہے اور ممکن ہے چند ہفتوں یا مہینوں کے بعد حرکت لوٹ آئے اور مریض سنبھل جائے لیکن اگر خون کا دباؤ کم کرنے کے لئے کوئی مناسب دوائی نہ ملی ہو اور خون کا اجتماع بدستور جاری رہے تو پھر چند ہی روز کے اندر اندر موت واقع ہو جانا امر یقینی ہے۔ خراٹے کے ساتھ سانس لینا، غنودگی اور مرگی کے مریض کی عام شکل و صورت اور تاریخ اس دوائی میں پائی جاتی ہے۔ تاہم گرمی کی شدت جو عموماً مرگی کے دوروں میں آیا کرتی ہے اس کے ساتھ چمکدار جلد

اور ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک اس کی راہنما علامتیں ہیں۔ اوپیم سب سے زیادہ نمودار ہوتی ہے مگر اس کا استعمال بڑی مقدار میں نہ کرانا چاہئے زیادہ سے زیادہ اونچی طاقت بہترین ہے اور صرف ایک ہی خوراک کافی ہے۔

ایک مریض کے حال میں درج ہے۔ کھڑکی کی راہ کود پڑنے کی احمقانہ کوشش۔ سر درد اس قدر شدید تھا کہ مریض بے قابو ہو گیا اور اس نے کھڑکی کی راہ کود پڑنے کی کوشش کی۔ آپ تسلی رکھیں کہ اس کے ساتھ سر کی طرف خون کی گردش بھی بڑھی ہوئی تھی۔ جب ساری کھوپڑی پر جگہ جگہ ہتھوڑے کی طرح متواتر چوٹ پڑتی ہو تو کسی کو اس طرح پاگل بنا دینا معمولی بات ہے۔ مریض لیٹ نہیں سکتا۔ چل نہیں سکتا کیونکہ قدم کی آہٹ سے سر درد بڑھتا ہے۔ لہٰذا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ لفظ "احمقانہ کوشش" کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ مریض درد کی وجہ سے پاگل بن جاتا ہے اس تکلیف کو بیان کرنے کے لئے یہ بھی کہا گیا ہے۔ وہ چاہتا ہے اس کے اردگرد کوئی نہ چلے۔ مریض چاہتا ہے کہ اس کے کمرے میں مکمل طور پر سکون رہے۔ اگر آپ گلونائن کے مریض کو بستر میں بیٹھا پائیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو بخوبی دبا رکھا ہے۔ جب تک ہاتھ تھک نہ جائیں وہ اسی طرح سر تھامے بیٹھا رہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے سر کو چاروں طرف سے دبا کر رکھا جائے۔ چاہتا ہے سر کو پٹی سے باندھ دے یا تنگ ٹوپی رکھے جو سر پر چست آئے۔ سر درد سر کو آگے یا پیچھے کی طرف جھکانے سے بڑھتا ہے۔ اکثر سر درد اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ سر کو تکیہ پر رکھ کر لیٹنا بھی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ سر میں انتہائی بھاری پن کا احساس اجتماع خون سے۔ ان سر دردوں کی رپورٹوں کو پڑھ کر آپ باآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہر بیمار کا طرز بیان مختلف ہے۔ تاہم سب کی تکلیف میں زبردست مطابقت ہے۔ ان کی کہانی ملتی جلتی ہے۔ سب کی شکایت کا انحصار یہی ہے کہ سر کی طرف خون کا زبردست دورہ ہوتا ہے۔

"گاڑی سے زبردست جھٹکا لگنے کی وجہ سے باہر جا گرنے کے کئی ماہ بعد، پشت کے بالائی حصہ اور گردن میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے" گلونائن کی دو نہایت اہم خاصیتیں ہیں۔ "شراب پینے سے اور لیٹ جانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے" باقی علامتیں شاید دوسری دوائیوں کی طرف اشارہ کریں مگر گلونائن کی حالت میں یہ دونوں علامتیں ضرور موجود ملیں گی اگر آپ کو پہلے سے میٹریا میڈیکا کا علم ہو تو کسی مریض کی کہانی پڑھنے میں اور اسے سمجھنے میں لطف آتا ہے۔ اس حالت میں آپ کو معلوم ہو گا "کونسی علامت مصدقہ اور راہنما ہے لیکن اگر آپ کو میٹریا میڈیکا کا علم ہی نہیں ہے تو آپ گڑبڑ میں پھنس جائیں گے۔ جب ہم مریض کی لکھی ہوئی کہانی کو پڑھیں گے اور اس میں یہ دو علامتیں بھی دیکھیں گے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ مصدقہ علامتیں ہیں اور باقی بڑی حد تک مطابق ہیں۔ عموماً درد گدی سے شروع ہوتے ہیں اور پیشانی تک جاتے ہیں مگر لیکن سارے سر میں ہوتی ہے۔ تاہم خصوصیت سے یہ دیکھتے ہیں کہ حرکت اور زور سے شور غل سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ مریض گھنٹوں ہی نہایت سکون اور خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہو گی کہ گلونائن کا مریض کس طرح گھنٹوں تک بدن کو ذرا سی جنبش دیے بغیر بیٹھا رہتا ہے۔ کیونکہ حرکت اس کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ سر نیچا کر کے لیٹنے اور سونے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ آپ کے لئے یہ جاننا بھی اہم ہے کہ اس نیند سے مقصد کیا ہیں۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ مریض کو تھوڑی

دیر سونے سے تکلیف ہوتی ہے اور عام طور پر کافی زیادہ دیر تک سونے سے تسکین ملتی ہے۔ اگر وہ کافی زیادہ دیر تک آرام سے سو سکے تو درد گھٹ جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ بے ہوشی میں یا غنودگی میں نہ پڑا رہا ہو۔ ایسی حالت میں یہ چیز مختلف ہوگی۔ ٹھنڈک سے اور بیرونی دباؤ سے آرام ملتا ہے۔ چاند پر جلن، گرمی اور اسی طرح پشت کے بالائی حصہ میں جلن و گرمی کا احساس، ساری کی ساری چاند میں احساس جیسے اس میں گرم لوہا رکھا ہے۔ جیسے چولہا پاس ہی ہو۔ خصوصیت کے ساتھ گدی اور کندھوں کا درمیانی حصہ گرم ہوتا ہے۔ یہ جلن کے ساتھ گرمی چاند سے شروع ہوتی ہے اور کندھوں کے درمیانی حصہ تک پہنچتی ہے۔ گرمی کا احساس، جیسے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ "چہرہ نیلا سا، اس سے احمق پن اور اداسی ٹپکے" چہرہ چمکدار سرخ لیکن اگر تکلیف شدت اختیار کر جائے تو رنگت نیلی پڑ جاتی ہے اور تکلیف جتنی زیادہ دیر چلے، رنگت بھی بتدریج میلی پڑتی چلی جاتی ہے۔ مرگی اور لو لگنے میں یہی ہوتا ہے۔ لو لگنے کی ابتداء میں مریض کا چہرہ نہایت سرخ ہوتا ہے۔ انتہائی چمکدار اور گرم لیکن جوں جوں تکلیف پرانی ہوتی ہے۔ چہرے کا رنگ دھندلا پڑتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ارغوانی بن جاتا ہے۔ جب حرام مغز میں خون جمع ہو جاتا تو چہرے سے اداسی اور احمق پن ٹپکتا ہے۔ حتیٰ کہ غنودگی آ جاتی ہے۔ بار بار گہرا سانس لیتا ہے۔ سر کے اس اجتماع خون میں عموماً قے ہوتی ہے دھڑکن ہوتی ہے، معدے میں درد ہوتا ہے۔ انتہائی تنگی سانس اور آخر میں بے ہوشی آتی ہے۔ یہ اور زیر علاج مریض کی حالت میں بتایا گیا ہے۔ ہر چٹکن کے ساتھ یہ محسوس ہوتا تھا کہ جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ اب آپ فرض کرلیں کہ سر کی ہڈیاں پہلے ہی انتہائی ذکی الحس تھیں ان میں دکھن تھی اور جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن تھا۔ سر میں خون جمع تھا۔ اب آپ خون کی ان رگوں پر چوٹ لگانا شروع کریں۔ اب آپ سمجھ سکیں گے کہ درد کتنا شدید ہے اور جلد ہی اس کا نتیجہ غنودگی ہوگا۔ آنکھیں دھنسی ہوئیں آنکھ کے نیچے جلد کی رنگت نیلی مائل زرد۔ آنکھ سرخ، اس کے ساتھ چمک لگے۔ بینائی کے نقص، آنکھ کے سامنے نیلے داغ، اندھا پن، چہرہ زرد حالانکہ بخار بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ مغز حرام کے اجتماع خون کی ان ساری تکلیفوں میں نبض کی چال متواتر بدلتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ نہایت باریک اور نہایت سخت ہو جاتی ہے کبھی بے قاعدہ ہو جاتی ہے اور کبھی سست۔

اجتماع خون کی ان ساری تکلیفوں کے ساتھ ساتھ گردن کے آس پاس سوجن بھی آتی ہے۔ گردن جیسے بھری ہوئی ہے۔ کالر کھولنا پڑتا ہے کیونکہ اس سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی پرانی حالتوں میں بھی کام [illegible] ہے جو سر کی طرف خون کی گردش بڑھ جانے سے گلی کی نکڑ پر کھڑے رہ جاتے ہیں اور گھر کا راستہ بھول جاتے ہیں۔ اس حالت میں گلا گھٹنے لگتا ہے اور کالر بیلیس کی طرح بے چینی پیدا کرتا ہے۔ گلا گھٹتا ہے اور کانوں کے نیچے ورم آ جاتا ہے۔ یہ صرف احساس ہی نہیں ہوتا بلکہ حقیقی معنوں میں سوزش آتی ہے۔ گردن، گلے اور ٹھوڑی کے نیچے اور غدود بھی پر ورم آ جاتا ہے۔

دوسری حالت ہے ماہواری، جہاں اس کے استعمال کے بارے میں کتابوں میں ہدایت کی گئی ہے۔ ماہواری نہیں آتی یا دیر میں آتی ہے سر میں شدید اجتماع خون، شدید سر درد، اور مذکورہ بالا علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ اجتماع خون کی علامتیں عموماً ماہواری کے دنوں میں ہی آتی ہیں۔ پھر اگر بچے دانی سے خون کا اخراج اتفاقیہ طور پر رک جائے یا کسی دوسرے عضو سے خون کا بکثرت اخراج رک جائے تو مریض انتہائی خوفناک

تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔

زندگی میں ہمیں ایسی بہت سی تکلیفوں اور علامتوں سے واسطہ پڑتا ہے جن میں سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ وہاں اس دوائی کی ضرورت پڑتی ہے جن لوگوں کو دھڑکن کے ساتھ دم کشی ہوتی ہے۔ جو سیڑھیاں نہ چڑھ سکیں۔ راستہ پر چل نہ سکیں۔ چلیں تو دھڑکن اور دم کشی شروع ہو جاتی ہے۔ ذرا سی حرکت یا محنت کرنے سے دل کی طرف کا خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے اور غشی آجاتی ہے۔ عورتوں کو غشی آتی ہے۔ حالانکہ سمجھا یہی جاتا ہے کہ انہیں غشی نہیں آتی۔ انتہائی کمزوری دھڑکن، ہاتھ پاؤں کا لرزہ، ایک یا دونوں ہاتھوں کا لرزہ، دل کو دھڑکنے کے لئے سخت کوشش کرنا پڑتی ہے۔ یہ اس دوائی کی اہم علامت ہے۔ سارے بدن میں تپکن، دل میں پھڑ پھڑاہٹ نبض تیز، بے قاعدہ، سست تیز، دھاگے کی طرح کمزور، ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے بدن میں بظاہر خون کی کثرت ہوتی ہے۔ جن پر ذرا سی محنت کا نہایت برا اثر پڑتا ہے اور جن کے بدن میں تپکن ہوتی ہے۔ گرم کمرے میں بیٹھنے سے تپکن ہوتی ہے۔ انہیں کھڑکیاں کھولنے سے راحت ملتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے اور پنکھا کرنے سے آرام ملتا ہے۔ سر پر ٹھنڈی چیزیں لگانے سے آرام آتا ہے۔ یہ ساری علامتیں زیر علاج مریضوں سے حاصل ہوئی ہیں۔ انگیٹھی کے پاس بیٹھنے کے بعد سونے سے یا اس جگہ پڑ کر سو جانے سے جب بچہ اسی رات کو بیمار ہو جائے۔ بال کٹانے کے بعد ہوئی کوئی تکلیف۔ بال کٹانے کے بعد اگر زکام شروع ہو تو عموماً بیلاڈونا سے کام لیا جاتا ہے۔ دھوپ لگنے کے برے اثر لو لگنے کے برے اثر۔

گریٹیولا (GRATIOLA)

یہ عصبی تھکان کے لئے بڑی مفید دوائی ہے۔ نمایاں سستی اس کے ساتھ ذہنی اور جسمانی کمزوری، اس کا نکس وامیکا اور کافی سے گہرا تعلق ہے۔ خصوصیت سے قوت ارادی کی کمزوری میں اور قہوہ پینے والوں کے عصبی دردوں میں مفید ہے۔ اس کے زیر اثر عورتوں میں مالخولیا اور شہوانی جوش (کام انماد) کی زیادتی پائی جاتی ہے۔ تشنجی حالتیں جن میں ہوش قائم رہتا ہے۔ کھلی ہوا میں عام تکلیفیں گھٹتی ہیں۔ مگر مریض کو گرم کمرے میں سردی لگتی ہے (جیسا کہ پلسا ٹیلا میں پایا جاتا ہے) تکلیفوں کا زور جسم کے بائیں حصہ پر رہتا ہے۔ جسم سے ہر وقت بھاپ نکلتی رہتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں کا نزلہ جبکہ اس کے ساتھ تشنجی حالتیں بھی موجود ہوں۔ قوت ارادی کی کمی اور کام کرنے سے جی کا چرانا۔ ذہنی اداسی اور سستی، سر درد، انتہائی چڑچڑا پن اور ذہنی پن، مستقبل کا اندیشہ، غرور سے پیدا ہوئی تکلیفیں، قہوہ اور شراب کے برے اثر۔ عصبی شکایتیں جن کے ساتھ معدے اور انتڑیوں کی تکلیف بھی موجود ہو، کھانا کھانے کے دوران میں یا بعد میں سر میں چکر، آنکھ بند کرنے پر، پڑھتے وقت، بیٹھ کر کھڑا ہونے پر حرکت کرنے پر سر میں چکر آتا ہے۔ "مغز حرام میں خون جمع ہونے سے سر چکرائے۔ سر میں گرمی اور سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ جیسے سر چھوٹا ہو رہا ہے۔ سر میں اور کنپٹیوں میں تپکن، سر کی طرف خون کا دورہ، خصوصاً کھڑا ہونے پر اور جھکنے پر کھلی ہوا میں سر کی علامتیں کم ہوتی ہیں اور گرم کمرے میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ یا شروع ہو جاتی ہیں۔ تن جانے پر گدی میں درد، جو کھڑا ہونے یا چہرے کے بل

لیٹنے سے کم ہو جائے۔ دائمی سر درد، متلی قے یا خوراک سے نفرت، اس کے ساتھ سر میں چکر، جو کھلی ہوا میں گھٹے۔

چھینکیں آنے سے گدی میں درد، سر ٹھنڈا محسوس ہو اور ٹھنڈی ہوا چاند پر ٹھنڈک کا احساس، سر درد کے وقت پیشانی میں تیوریاں پڑ جائیں۔ کھوپڑی کی خارش، آنکھوں اور کانوں کی خارش، پڑھتے وقت آنکھ کے آگے دھند آتی ہے۔ سبز چیزیں سفید دکھائی دیتی ہیں۔

آنکھ میں درد جیسے ریت پڑی ہو۔ ناک میں خارش، چہرے میں گرمی کے ساتھ جلن کا احساس مگر ہاتھ سے چھوئیں تو سرد لگے۔

صبح کو اوپر کے ہونٹ میں ورم، چہرے پر تناؤ کا احساس اور سرسراہٹ، چہرہ جیسے متورم ہے، چہرہ سرخ، منہ میں ٹھنڈی چیز رکھنے سے دانت درد ہونے لگے۔ دماغی تکلیفوں میں دانت پیسے۔

گلے میں درد، جس کی وجہ سے متواتر نگلنا پڑے، گلے میں کف کی کثرت مگر جو تھوکی نہ جا سکے۔ شدید پیاس، کھانا کھانے کے بعد بھی معدے میں خالی پن کا احساس معدہ جیسے خالی ہے اور بھوک نہ دارد، صرف روٹی کی رغبت۔

متلی جو کھانا کھانے کے بعد آئے مگر ڈکاریں آنے سے ٹھیک ہو جائے۔ قے میں تلخ و ترش پانی اور کف نکلے، معدے میں فکر کا احساس، کھانا کھانے کے بعد معدہ میں مروڑ اور بھاری بوجھ کا احساس جو کروٹ بدلنے کے ساتھ ہی ساتھ اپنی جگہ بدل لے اس کے ساتھ متلی اور ڈکاریں کھانا کھانے کے بعد اپھارہ، کھانا کھانے کی بعد معدہ میں دباؤ۔ معدے میں ٹھنڈک کا غلبہ، معدے میں مروڑ اور سخت درد جو بڑی سرعت سے بڑھتا چلا جائے اور پشت و گردوں تک پہنچتا محسوس ہو۔

پیٹ میں ٹھنڈک کا احساس، قولنج کی طرح مروڑ اور متلی، پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور دوپہر بعد و شام کو ... انتڑیوں کے غدود کا ورم، پیٹ میں چبھن ہو ہوا خارج ہونے سے گھٹے۔ دست جس میں بہت سا نسہ پیپ ساتھ خارج ہو۔ رنگت زرد یا زردی مائل سبز، جھاگ دار، پانی سے پتلے دست قے جس میں پانی سا پتلا مواد بکثرت خارج ہو اور دست بھی آئے جیسا کہ ہیضہ میں ہوا کرتا ہے۔ سبز پانی سے پتلے دست جن میں فضلہ بکثرت نکلے۔ دست جو زیادہ پانی پینے سے آنے لگیں۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی زیادہ پیئے، دست کے وقت موسما ٹھنڈی اور کھلی ہوا ناگوار گزرتی ہے۔ اس سے پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے اس نے ایشیائی ہیضے میں جبکہ وہ پورے زور پر تھا فائدہ پہنچایا ہے۔ سبز رنگ کے دست، اور سبز رنگ کی قے ان جانے میں پاخانہ نکل جاتا ہے۔

پاخانے سے پہلے متلی، گڑگڑاہٹ، کٹن، اینٹھن، پاخانے کے دوران ... مقعد میں جلن، زور لگانا پڑے، پاخانے کے بعد مقعد میں جلن، اینٹھن، مروڑ، ریڑھ کی آخری ہڈی میں درد، سر دی جو رینگ کر بڑھے، پیٹ درد، بواسیر کے مسے باہر نکلیں ان میں جلن اور ڈنگ لگنے کی طرح کا درد ہو۔ مقعد میں پھاڑنے کی طرح اور کانٹا گڑنے کی طرح کا درد، مقعد میں تھکن، خارش، چنونے پیشاب کرنے کے وقت اور بعد میں پیشاب کی نالی میں جلن، پیشاب کم اترتا ہے۔ رکھا رہے تو گدلا ہو جاتا ہے۔ بے خبری میں پیشاب نکل جاتا

ہے۔ دیر یہ کی نالی کے بائیں حصہ سے پیٹ اور چھاتی تک چبھن۔

یہ عورتوں کے لئے اس حالت میں انتہائی مفید دوائی ہے جبکہ اعضاء تناسل میں سخت بے چینی اور خراش ہو اور نفسانی خواہش بھڑکی ہوئی ہو۔ یہ عورتوں کے کام انماد یعنی بڑھی ہوئی خواہش مباشرت کے لئے بہترین دوائی ہے۔ اگر خواہش نفسانی اس درجہ تک بڑھ جائے کہ عورت کو مجبوراً مشت زنی کرنا پڑے، تو جلسی میم، گریشیولا، بکس وامیکا، فاسفورس، پلاٹینا اور زنکم پر بھی غور کیجئے۔

ماہواری بہت جلدی اور بکثرت آتی ہے۔ دائیں پستان میں جھٹکے پڑ اور ماہواری کے دنوں میں بھالا لگنے کی طرح کا درد جو کھڑا ہونے پر بڑھے، کمر کی نکونیہ ہڈی میں درد کے ساتھ لیکوریا۔

دست کے ساتھ شدید دھڑکن (کونیم) اس کے ساتھ چھاتی میں گھٹن، چھاتی، ہاتھ و سر میں گرمی اور اس کے ساتھ چہرہ سرخ۔

بالائی اعضاء میں گٹھیاوات کا درد، نچلے اعضاء میں دکھن و کچلے جانے کی طرح کے درد، خصوصاً چلنے کے بعد بیٹھنے پر ٹانگ کی بڑی ہڈی میں پھاڑنے کی طرح کا درد جو چلنے پر گھٹے۔

کھانا کھانے کے بعد نیند کا غلبہ، گہری نیند۔

جلد میں خارش و جلن خصوصاً کھجلانے کے بعد۔

گریفائیٹس (GRAPHITES)

گریفائٹس کی شکایتیں اگر صبح کو، شام کو، رات کے وقت اور خصوصیت سے آدھی رات سے پہلے شدت اختیار کرتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو بری طرح موٹے ہو گئے ہیں یا جو پہلے موٹے تھے اور اب سوکھتے جا رہے ہیں۔ اس دوائی میں دست کی نسبت قبض کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ ان عورتوں کے لئے مفید ہے جن کی ماہواری کے خون کی رنگت پیلی ہو، ماہواری دیر میں آتی ہو۔ کم عرصہ تک جاری رہتی ہو اور خون مقدار میں کم آتا ہو۔ نزلے کی وہ رطوبتیں جو چربی جیسی ہوں اور سڑی ہوئی ہوں، اس قسم کی رطوبت مریض کی ذہن کی خاص قسم کی عام علامتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ ان کی وضاحت نہیں کی جا سکتی۔ یہ بیماری کی حالتوں میں عام طور سے نہیں پائی جاتیں اور نہ ہی بہت سی دوائیوں میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ علامت عجیب ہے۔ نایاب ہے اور انوکھی ہے۔ جلد کی سطح کا کھردرا پن عموماً اس قسم کی سڑی ہوئی لیس دار رطوبتوں کی نمایاں علامت ہے۔

سارے کاربنوں کی طرح یہ جسم میں بہت گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے اور اس کے ساتھ ہی زخموں کی تہہ میں متورم ریشوں اور پرانے زخموں کے نشانوں میں سختی اور جلن لاتی ہے۔ لہٰذا سرطان کے پھوڑوں اور دیگر زخموں میں مفید ہے۔ زخموں کے پرانے نشان میں سرطان کا پھوڑا بن جانا اس کی زبردست علامت ہے۔ پٹھوں کے سفید ریشوں میں کھچاؤ، خصوصیت سے گھٹنے کے پچھلے پٹھوں کے ریشوں میں اس میں پیلے رنگ کا خون گرتا ہے۔ بڑھی ہوئی حالتوں میں مریض کے بدن میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ وہ سبز یرقان کا مریض بن جاتا ہے۔ پھنسیوں سے، نزلے کی رطوبتوں سے ماہواری کے اخراج و پھوڑوں سے،

سانس سے، پسینے سے نمایاں بد بو آتی ہیں۔ (جیسا کہ کاربودی، سورائنم، کالی آرسنیکم میں: وہاب) جب کسی بھی وجہ سے پھنسیاں یا رشوبتوں کا اخراج یکا یک غائب ہو گیا ہو اور ان سے کوئی مہلک پرانی بیماری پیدا ہو گئی ہو تو گریفائٹس ان دوائیوں میں سے ایک ہے جن کا آپ مطالعہ کریں گے۔ خنازیری حالتیں اور غدود کا ورم، سارے بدن پر خصوصاً مقعد اور اعضائے تناسل کے آس پاس بار بار پھنسیاں نمودار ہوں جسم کے بہت سے حصوں پر اور خصوصیت سے پرانے زخموں کے نشان میں جلن ہوتی ہے۔ استسقاء کا عام رجحان زیادہ بوجھ اٹھانے کے دباؤ سے پٹھوں اور پٹھوں کے بالائی ریشوں کی کمزوری۔

مریض سردی سے گھبراتا ہے اور گرم کپڑے چاہتا ہے۔ سردی میں وہ ٹھنڈک سے اور گرمی میں گرمی سے گھبراتا ہے۔ اسے گرم کمرہ برداشت نہیں ہوتا اور کھلی ہوا چاہتا ہے۔ اس سے اسے راحت ملتی ہے۔ گرم بستر میں تکلیف بڑھتی ہے۔ سردی سے یا گرمی سے شکایتیں بڑھتی ہیں۔ گرم کمرے میں سر درد بڑھ جاتا ہے اور کھلی ہوا میں گھٹ جاتا ہے۔ گریفائٹس نے ریڑھ کی دیرینہ اور گہرائی تک پہنچی ہوئی بیماریوں کو درست کیا ہے۔ ایسی حالتوں میں مریض گرم کپڑوں کے انبار کے نیچے، ٹھنڈی ہوا میں اور کھلی کھڑکی کے سامنے پڑا رہتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہاں یہ کاربودی کے مشابہ ہے جو کہ عموماً اس حالت میں کام کرتی ہے جبکہ مریض پنکھا کرانا چاہتا ہے۔ کاربن کے مرکبوں کی طرح اس میں بھی ہوا کے لئے زبردست رغبت پائی جاتی ہے اس کے باوجود اکثر سردی آسانی سے پکڑ لیتی ہے۔ اور اسی طرح گرمی بھی بڑی آسانی سے متاثر کرتی ہے۔ زیادہ گرمی لگ جانے سے جو تکلیفیں ہوتی ہیں، وہ بھی کاربن کے زیر اثر آتی ہے۔ گریفائٹس کا مریض بھی زیادہ گرمی ملنے سے بیمار ہو جاتا ہے۔ محنت مشقت سے ساری تکلیفیں شدت پکڑتی ہیں۔ بے حسی کے سوا ساری تکلیفیں حرکت کرنے سے بڑھتی ہے۔ انتہائی کمزوری، کمزوری اور لیٹ جانے کی خواہش، جسم کے کسی بھی حصہ کا لقوہ، خصوصاً نچلے حصوں کا جسم و اعضاء میں لقوے اور تعطل کا احساس، وہ نہانے سے بیمار ہو جاتا ہے اور سرد مرطوب موسم سے گھبراتا ہے۔ جوڑوں کے موڑ میں پھنسیاں کیوں نکلتی ہیں۔ اس کی وضاحت کا کام دوسروں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے مگر یہ حالت اس حیرت انگیز دوائی کے زیر اثر پیدا ہوتی ہے۔ انہیں اعضاء میں کچے پن اور اپاڑ (خراش) کے بارے میں بھی یہی کچھ کہا جاتا ہے۔

اس میں ایسی مرگی کی حالتیں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ جن میں مریض کو مکمل طور پر ہوش رہتا ہے مگر اس میں بولنے یا حرکت کرنے کی سکت نہیں رہتی۔ سارے بدن میں لرزنے کا احساس، یکا یک جی گھبرانے لگتا ہے۔ جان نکلنے لگتی ہے کمزوری آجاتی ہے، بہت سے اعضاء میں گھٹن ہوتی ہے۔ اس نے کئی طرح کے تشنج دورے ہیں۔ یوں یہ تشنج کی دوائی نہیں ہے۔ البتہ یہاں پرانی بیماریوں میں کام کرتی ہے جہاں تشنج بھی بہت سی شکایتوں میں سے ایک ہو اس نے مرگی اور ہسٹریا والی مرگی میں آرام کیا ہے۔ جب کہ علامتوں کا مجموعہ اس کے حق میں تھا۔ اسی کی بناء پر دوائی تجویز کی گئی۔ علامتوں کا احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ جسم کے بائیں حصہ پر خصوصیت سے اثر کرتی ہے۔ مریض درد برداشت نہیں کرسکتا اور اس کے بیرونی اعضاء نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔

درد چبھن کے ساتھ کھنچاؤ کے ساتھ۔ اور دباؤ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ڈنک، چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد، درد کی نسبت بے حسی زیادہ اہم خوبی ہوتی ہے۔ سارے جوڑوں میں اور مقعد میں کھنچاؤ رہ جاتا ہے اور بہت سے اعضاء میں جلد کٹ پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے خون نکلتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ جگہ سخت ہو جاتی ہے۔ کھوپڑی اور جسم کے دوسرے حصوں پر کم و بیش مستقل نوعیت کے پھوڑے نکلتے ہیں اور یہ اس دوائی کی خاص علامت ہے۔ جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خصوصاً جبکہ ذہنی علامتیں بھی شامل حال ہوں، جب جسمانی حالت کی بدلتی ہوئی ایسی اہم اور زبردست علامت موجود ہو تو نوآموز معالجوں کو گریفائٹس نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ یہ سلفر کی طرح ہی لمبی چوڑی دوائی ہے اور پرانے مرضوں میں اس عظیم دوائی سے بھاری مشابہت رکھتی ہے۔

گہرے غور و فکر کا کوئی کام کرنے کی کوشش کرتے ہی مریض انتہائی بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ دماغی محنت سے بری طرح کتراتا ہے۔ انتہائی ذہنی سستی، جو گانے بجانے سے بڑھتی ہے۔ اداسی اس درجہ تک بڑھ جاتی ہے کہ مریض موت اور چھٹکارے کے سوا دوسری کوئی بات نہیں سوچتا۔ غم اور ترشی سے اس کی بے شمار ذہنی تکلیفیں ابھرتی ہیں۔ مرزا مزاج، مریض بچپن اور جوانی کے واقعات بتا سکتا ہے۔ مگر حال کی باتیں بھول جاتا ہے۔ غور و فکر میں کمزور، ذہنی کمزوری صبح کے ساتھ بڑھتی ہے۔ اکثر جوش میں رہتا ہے۔ شتاب کار، شام کو طبیعت بہت مسرور رہتی ہے۔ وہ کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ شام کو اور رات کے پہلے حصہ میں اس کا ذہن نہایت سرگرم اور چست رہتا ہے۔ حتیٰ کہ آدھی رات تک اسے نیند نہیں آتی۔ صبح کو سستی اور پست ہمت اور شام کو جوش میں رہتا ہے۔ انتہائی فکر حتیٰ کہ اداسی آ جاتی ہے۔

صبح کو جاگنے پر سر میں چکر، شام کو اوپر کی طرف دیکھنے سے، جھک کر کھڑا ہونے پر بھی سر چکراتا ہے۔ لیٹ جانے پر مجبور ہو جانا پڑتا ہے۔ آگے کی طرف گر پڑنے کا رجحان۔

جب اوپر کی ان عام علامتوں کا غلبہ ہوتا ہے تو یہ دوائی مندرجہ ذیل خاص خاص علامتوں کو دور کرتی ہے۔

گرم کمرے میں شام کے وقت دماغ میں خون کا اجتماع، غشی کے احساس کے ساتھ ساتھ سر اور چہرے میں بار بار اجتماع خون، سارے سر میں بے حسی کا احساس، چاند پر ایسے محدود مقام جہاں جلن ہوتی ہے۔ آنکھ کے اوپر پیشانی میں کھنچاؤ، دباؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد، کنپٹیوں میں چہرے اور کندھوں تک درد، صبح کو جاگنے پر آدھے سر میں درد (درد شقیقہ) سر کے ایک حصہ میں پھاڑنے کی طرح کا درد جو دانتوں اور گردن کے ایک حصہ تک پہنچے، چاند پر اور گدی میں دباؤ کے ساتھ درد، مغز حرام اور گدی میں دباؤ اور کھنچن کے ساتھ درد، درد جیسے سر بے حس ہو۔ ماہواری کے دنوں میں سخت سر درد، سر درد جو سردی لگنے یا تیز روشنی کی طرف دیکھنے سے شروع ہو، یہ درد گرم کمرے میں بڑھتا ہے اور کھلی ہوا میں گھٹتا ہے۔ کھوپڑی پر نمایاں دھبے، کھوپڑی کی خارش جس میں خواہ پھنسیاں ہوں یا نہ ہوں، کھوپڑی کا ایگزیما جس سے گوند کی طرح کا چیپ دار مواد نکلے۔ کانوں کے پیچھے کا ایگزیما، کانوں کے پیچھے کا ناسور جس سے خون نکلے، کھوپڑی پر کیل دار پھنسیاں، بال گریں، گنج، کھوپڑی پر چکندار داغ۔

سورج کی روشنی میں انتہائی چندھیاپن۔ جس میں آنسو بکثرت گریں۔ گریفائٹس سے بڑھ کر نمایاں چندھیاپن کسی دوسری دوائی میں نہیں پایا جاتا۔ جس کھڑکی سے دھوپ آرہی ہو اس کی طرف بہت دیر تک تکتے رہنے سے آنکھوں میں اور ان کے اوپر درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھ پر دباؤ پڑنے سے ہوئی شکایتیں دیکھنے لگے تو حرف ایک کے 2-2 دکھائی دیں۔ پڑھتے وقت حرف دوڑتے ہیں۔ بھنگے اڑتے دکھائی دیں۔ آگ جیسی چمکدار ٹیڑھی میڑھی لکیریں جو شام کو بینائی حلقہ کے سے باہر نمودار ہوں، دھندلا جالا، غبار، ماہواری کے دنوں میں دکھائی دینا بند ہو جائے۔ آنکھوں میں جلن، دباؤ اور چبھن کے ساتھ درد۔ اس نے انگوری پردے کے زخم بھی ٹھیک کئے ہیں۔ انگوری پردے پر بار بار کیل اور چھالے نمودار ہوں، بچوں میں انگوری پردے کا ورم جبکہ اندر کے گوشے میں ناسور بھی ہو۔ انتہائی چندھیاپن اور چہرے کا ایگزیما بھی ہو۔ آنکھ کی بلغمی جھلیوں میں خون کا نمایاں اجتماع سرخی چشم، اور خون کی نالیاں گڑی ہوئیں۔ کھلی ہوا میں آنسو بکثرت آنے کی تکلیف، پر پرے آنسو، ناسور والے گوشے میں سے خون یا آسانی نکلے اور سخت خارش ہو، آنکھوں سے پیپ سی رطوبت نکلے رات کو پپوٹے جڑ جائیں۔ آنکھوں میں گرمی کا احساس، پپوٹے سخت متورم اور سرے سرخ، پپوٹوں پر کھرنڈ آئیں، پپوٹوں کا اور آنکھ کے اردگرد کا ایگزیما، پلکوں میں خشک کید، پپوٹوں پر انجن ہاری نکلے، جس میں کھنچاؤ کے ساتھ درد ہو خصوصاً وہ انجن ہاری جو بار بار نکلے، پپوٹوں کے دسولی کی طرح کے گومڑ۔

کان سے گاڑھی، چپکنے والی پیپ خارج ہوتی ہے یا خون ملی اور بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کان میں طرح طرح کی آوازیں آئیں مثلاً کڑکڑاہٹ، بھنبھناہٹ، رہٹ کی آواز، گھنٹیاں بجیں، سرسرانے کی آواز، گرج اور لہریں اٹھنے کی طرح کی آواز، رات کو کانوں میں زبردست گرج کی آواز آئے اور محسوس کرے جیسے کان بند ہو گئے ہیں، بجلی کڑکنے کی آواز گونج کی آواز مختلف طرح کا بہرہ پن اور شور وغل بہتر طور پر سنائی دے۔ گاڑی میں سفر کرتے وقت جب خوب شور شرابہ ہو رہا ہو اسے بہتر سنتا ہے۔ بہرہ پن اور اس کے ساتھ کانوں پر اور کانوں کے پیچھے ایگزیما کی پھنسیاں۔ ٹھنڈی ہوا میں کانوں میں چبھن کے ساتھ درد، کانوں پر نمایاں ورم۔

سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ وہ پھول سونگھنا برداشت نہیں کر سکتی۔ سونگھنے کی قوت مٹ جاتی ہے اور ناک میں خشکی، اس کے ساتھ زکام، ناک سے خون ملی رطوبت یا پیپ نکلے سخت بدبودار، چپکنے والی لیس دار، گاڑھی اور کبھی کبھی زرد، یہ ناک کے پرانے نزلے میں نہایت مفید دوائی ہے۔ ناک میں نہایت تکلیف دہ خشکی، ناک کی ہڈیاں اور نقلی ہڈیاں (کرنڈ) چھونے سے دکھتی ہیں۔ چھینکیں آنا اور ناک بہنا اس میں بھی کاربوویج کی طرح اہم ہے۔ سردی کے سارے موسم میں زکام کے بار بار دورے ہوتے ہیں۔ زکام کا اثر پھیپھڑے تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ کاربوویج میں بھی ہوتا ہے۔ یہ زکام ٹھنڈی ہوا میں بڑھتا ہے۔ نتھنوں میں خراش ہو جاتی ہے۔ دکھنے لگتے ہیں۔ پھٹ جاتے ہیں۔ چھچھڑوں سے بھر جاتے ہیں، ناک کے اندر دور تک سخت رطوبت جم جاتی ہے۔ ناک میں زخم ہو جاتے ہیں۔ نتھنوں میں کٹے پھٹے زخم جن میں جلن ہوتی ہے اور سختی آجاتی ہے۔

چہرہ پیلا، موم جیسا اور بیماریوں جیسا، چہرے پر داد جیسی پھنسیاں اور ایگزیما جن سے گوند سا چپ دار

مواد نکلے، خارش جس میں پھنسیاں ہوں یا نہ ہوں، چہرے پر جیسے مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے۔ منہ کے کونے پھٹ جاتے ہیں اور ان پھناؤ میں زخم بن جاتے ہیں۔ زخموں کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں سخت جلن ہوتی ہے۔ جلد چیچپا جاتی ہے۔ پھٹ جاتی ہے، کئی بار پاز (خراش) آتا ہے اور خون نکلنے لگتا ہے، چہرے کا سرخبادہ جو دائیں سے بائیں کی طرف کو پھیلے، داڑھی جھڑ جاتی ہے، ہونٹوں پر پپڑی آ جاتی ہے اور ٹھنڈی انگیز بیمارے بھر جاتی ہے نچلے جبڑے کے غدود بھی پھول جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانتوں میں جلن ہوتی ہے اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ سرد ہوا میں دانتوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ دانتوں میں پھاڑنے کی طرح کا درد جو حرارت سے بڑھے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا، تلخ، نمکین ترش، سڑے ہوئے انڈے جیسا، صبح سویرے منہ متلی لانے والا ذائقہ کھانا کھانے کے بعد منہ میں ترش ذائقہ، زبان پر سفید میل کی تہہ، نچلے ہونٹ پر اور زبان کی نوک پر جلن دار چھالے، زبان کے نچلے حصہ پر تکلیف دہ زخم، مسوڑھوں اور منہ سے سڑی ہوئی بدبو آئے۔ سانس سے پیشاب جیسی بو آئے، صبح کو جاگنے پر منہ میں خشکی رات کو جاگنے پر بھی منہ میں خشکی آتی ہے۔ رات کو منہ سے لار (رال) گرے۔ گلے پر پرانے زخم اور سوجن، ناسلز متورم، رات کو گلے میں درد، لیس دار، سفید رنگ کی کف بکثرت آئے۔ زکام اور نزلہ، گلے میں بار بار گھٹن جس کی وجہ سے نگلنا مشکل ہو جائے۔ گلے میں بار بار تشنج آئے جس سے مجبوراً نگلنا پڑے۔

زبردست بھوک، صبح کو زبردست بھوک جس میں منہ خشک ہو اور اندرونی بخار ہو، گوشت سے، پکی ہوئی خوراک سے، مچھلی سے، نمک سے اور مٹھائی سے نفرت، دم گھٹنے، معدے میں جلن و کترن کے احساس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے مجبوراً کھانا کھانا پڑتا ہے۔ درد معدہ جو کھانا کھانے سے کم ہو تلخ، ترش، سڑی ہوئی ڈکاریں آئیں۔ ڈکاروں میں کھائی ہوئی چیز کا ذائقہ آئے۔ ڈکار میں سبزی مائل پانی نکلے۔ کھانا کھانے کے بعد کلیجے میں جلن، ماہواری کے وقت ہر وقت متلی کا زور ہے اس کے ساتھ بدن کانپے جو کچھ کھائے قے کر دے۔ دست اور سرد پسینہ، معدے میں ہر وقت گڑبڑ رہے جیسے مندا گئی (بدہضمی) ہو۔ بچہ دانی کی طرح اپھارہ نمایاں ہوتا ہے۔ ڈکار آنے سے راحت حاصل ہونا بھی اسی طرح اہم ہے۔ جلن، حسن، سنسناہٹ، چبھن اور مروڑ وغیرہ بار بار محسوس ہوتے ہیں اپھارہ، تناؤ اور دباؤ گریٹائٹس میں متواتر پائے جاتے ہیں کھانا نگل لینے کے بعد ڈکاریں آئیں (جیسا کہ مرک کار میں ہوا کرتا ہے) معدے کا نزلہ اور اس کے ساتھ اندر کی گرمی جس کی وجہ سے مجبوراً کھانا کھانا پڑے اور پانی پینا پڑے۔ درد معدہ ٹھنڈا پانی پینے سے بڑھتا ہے اور گرم دودھ پینے سے گھٹتا ہے۔ گاہے بگاہے درد معدہ ہوتا ہے جس میں کھانا کھانے کے فوراً بعد تے ہو جاتی ہے۔ یہ پرانے شرابیوں کے لئے حیرت انگیز دوائی ہے۔ جبکہ معدے کی علامتیں موافق ہوں (جیسا کہ کار بن بائی سلفائیڈ میں ہے)۔

یہ تختی جگر اور ورم جگر میں نہایت مفید دوائی ہے جبکہ جگر میں بوجھ اور تکلیف کا احساس ہو۔ دونوں پہلوؤں میں چبھن، بائیں کروٹ لینے تو پیٹ کے بائیں پہلو میں جلن ہو، جگر کپڑوں کا کساؤ یا دباؤ برداشت نہیں کرتا، اپھارہ، تناؤ اور اس کی وجہ سے ہر وقت تکلیف رہے، جو کچھ کھائے اس کا بظاہر خمیر بن جاتا ہے اور ہوا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور حرکت کا احساس، پیٹ میں سخت جلن و مروڑ، کھانے

کی نے کے فوراً ہی بعد پیٹ میں اینٹھن، کیڑوں کی وجہ سے پیٹ کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ کھانے میں ذرا سی بد پرہیزی یا گڑبڑ سے پیٹ میں ہوا بڑھ جاتی ہے۔ گڑگڑاہٹ اور دست جلودر اور اپھارہ، پیٹ کے پہلوؤں پر درد جیسے دانے، ران کے غدود پھول جاتے ہیں، پیٹ کی دیواروں میں رطوبت آجاتی ہے۔

دن رات سخت بدبودار ہوا خارج ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ دستوں کی نسبت قبض کی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے۔ تاہم بعض مریضوں میں دست ہی زیادہ ملتے ہیں، دست میں درد یا مروڑ کی شکایت نہیں ہوتی۔ ہاں ہوا خوب ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ پانی سے پتلے، بھورے رنگ کے، سڑے ہوئے، ان پچ (غیر ہضم) کے دست، اپاژ (خراش) کرنے والے دست، مقعد میں انتہائی دکھن، مقعد کا پھٹاؤ، سخت جلن، پرانے دست، کھانے پینے میں ذرا سی گڑبڑ ہونے سے پھر دست شروع ہو جائیں، پتلے دستوں میں یا قبض کے ساتھ پاخانہ آنے پر سفید رنگ کی لعاب دار آنوں بکثرت آتی ہے۔ مقعد سے آنوں گرے اور مقعد ہر وقت تر رہے، بواسیر کے بڑے بڑے مسے جو بہت زیادہ دکھتے ہوں اور پھٹاؤ۔

قبض: اس میں لمبے لمبے، سخت سدے بمشکل خارج ہوں مقعد کے پھٹاؤ اور دکھن کی وجہ سے سدے نکلتے وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے لمبے لمبے پتلے پتلے سدے (فاسفورس کی طرح) مقعد میں سخت جلن، کانچ نکلے، اس نے خونی بواسیر کے بہت سے پرانے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ جہاں کہ مقعد میں انتہائی دکھن، پھٹاؤ اور سخت جلن موجود تھی۔ پاخانے کے وقت شدید درد کئی کئی دن تک پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ رفع حاجت کرنے کے لئے سخت زور لگانا پڑتا ہے اور بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے یہ عموماً ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کو انجکشن یا جلاب اور چیزیں کھائے بغیر پاخانہ نہ آتا ہو، مقعد میں سخت خارش، مقعد کے آس پاس ایگزیما اور داد جیسے دانے اس سے پیٹ اور معدے کی وہ تکلیفیں دور ہوئی ہیں جن میں کیچوے پائے جاتے ہیں۔

پیشاب کی دھار بڑی کمزور ہوتی ہے۔ اگر پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو وہ سڑ جاتا ہے۔ اس میں نہایت سرخ یا سفید رنگ کی تلچھٹ آتی ہے۔ اگر پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو اس میں رنگ برنگے چھیچھڑے دکھائی دیں گے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد بوند بوند کر کے پیشاب آتا رہتا ہے۔ پیشاب کی نالی میں اور مثانے کی گردن میں اس وقت جلن ہوتی ہے جبکہ پیشاب نہ کر رہا ہو۔ پیشاب کرتے وقت ریڑھ کی آخری ہڈی اور تکونیہ ہڈی میں درد۔

زبردست خواہش جماع، احتلام، طبیعت میں اس قدر جوش ہوتا ہے کہ دخول کے فوراً ہی بعد انزال ہو جاتا ہے۔ اس کے خلاف حالت بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی مباشرت سے نفرت ہو جاتی ہے اور ایستادگی قطعاً نہیں آتی۔ یہ اس نامردی کے لئے انتہائی مفید ہے۔ جو جلق یا کثرت مباشرت کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ انزال جس میں ایستادگی کمزور ہو، سپاری کے اوپر داد جیسے دانے۔ سپاری پر خراش اور پھٹاؤ، عضو مخصوص اور خصیوں کی استسقائی سوجن، چھوٹے بچوں کے فوطوں میں پانی آجاتا ہے۔ (ہائیڈروسیل) خصیوں کی خارش اور تر داد، اس سے سوزاک کی پرانی پیپ میں شفا ملی ہے۔ جبکہ مثانے سے ریس اور پیپ نکلے۔ اس نے خصیوں کا ورم دور کیا ہے۔

عورتوں میں یہ مباشرت سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ خصیۃ الرحم پھولے ہوئے، بڑھے ہوئے اور سخت، بچے دانی اور خصیۃ الرحم میں انتہائی نزاکت، اس نے خصیوں کے گومڑ ٹھیک کئے ہیں۔ ہاتھ اوپر اٹھانے سے بچے دانی میں درد۔ بچے دانی میں نیچے کے رخ دباؤ اس سے بچے دانی کا سرطان دور ہوا ہے۔ اس نے بچے دانی کی گردن پر سرطان کی ترقی روک دیا ہے جبکہ وہاں جلن تھی اور خون ملی سڑی ہوئی رطوبت نکل رہی تھی۔ یہاں یہ کاربوانمیلس کے مشابہ ہے۔ حیض دیر سے، بے قاعدگی سے اور کم آتا ہے۔ خون کی رنگ زرد ہوتی ہے یا اس میں گہرے رنگ کے چھوٹے چھوٹے چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ وقفہ بہت کم ہوتا ہے۔ بچہ یا آنکھ بلنے کے بعد ماہواری آتی ہے۔ جن لڑکیوں کو ہرے پانڈو (سبز یرقان) کی تکلیف ہو ان کی ماہواری دب جاتی ہے یا دیر میں ہوتی ہے۔ پہلی ماہواری دیر میں آتی ہے۔ ماہواری کی بجائے لیکوریا (کاکولس) رحم کا استسقاء، رات دن لیکوریا کی رطوبت بکثرت گرتی رہتی ہے۔ رحم کی نالی میں جلن و خشکی، ٹھنڈک، ماہواری کے دنوں میں زبردست کمزوری، ماہواری کے دنوں میں بیشتر علامتیں بڑھتی ہیں۔ خشک کھانسی، پسینہ بکثرت پیروں کا استسقاء، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زکام، سر درد، متلی صبح کے وقت متلی، ماہواری سے پہلے رحم میں سخت خارش، ماہواری کے دوران میں اعضاء تناسل وران کے درمیان نمایاں خراش، ماہواری سے پہلے خراش پیدا کرنے والا لیکوریا، سفید پانی، زرد دودھ کی مثل سفید پانی، پتلی لیس دار، بدبودار رطوبت گرے۔ دودھ پلانے والی عورتوں کی چھاتی بیٹھ جاتی ہے۔ دکھتی ہے۔ سرطان کے پرانے داغ پر چھاتیوں میں سرطان دوبارہ نمودار ہے۔

چھونے سے نرخرہ دکھتا ہے۔ شام کو گلا بیٹھ جائے (جیسا کہ کاربووی میں بھی ہوتا ہے) رات کو نرخرے کی خشکی، ان میں چپکنے والی گاڑھی رطوبت بکثرت نکلے۔

نیند میں دم گھٹے (جیسا کہ لیکیسس میں ہوتا ہے) اور اکثر رات کو نیند ٹوٹ جاتی ہے اور سانس لینے کے لئے ہانپتا ہے۔ چھاتی گھٹتی ہے۔

کالی کھانسی کی طرح کھانسی کے دورے، کھانسی کے بعد سفید رنگ کی لیس دار کف بکثرت نکلے، دورہ نہ جانے کب ہو جائے اس سے کالی کھانسی میں آرام ملا ہے۔ نرخرے میں یا سانس کی نالی میں سرسراہٹ ہونے سے کھانسی آتی ہے۔ سانس کی نالی میں کچا پن اور چھاتی میں سوئی چبھنے کا سا درد، دل گھٹے، دل میں بجلی کے سے جھٹکے آئیں، حرکت کرنے پر یا محنت کرنے سے دھڑکن ہو اور سارے جسم پر زبردست تپکن ہوتی ہے۔ جو ہاتھ پاؤں تک پہنچے، نبض بھری، پوری، سخت، دن میں سست لیکن صبح کے وقت تیز، شام کو کھانا کھانے کے بعد تیز، چھاتی کے بائیں حصہ پر داد جیسے دانے اور اس کے ساتھ درد، تپ دق کے خطرے کو دور کرنے کے لئے یہ بہترین دوائی ہے۔

گردن کے غدود بڑھے ہوئے، سخت اور تکلیف دہ، گردن کے غدود متورم اور بغیر درد، ریڑھ انتہائی ذکی الحس، حتیٰ کہ بستر کا جھٹکا بھی برداشت نہ کر سکے۔ کمر میں درد جیسے ریڑھ ٹوٹ گئی ہے۔ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی میں درد جس کے ساتھ ہاتھ پاؤں میں بے حسی بھی ہو۔ پیشاب کرتے وقت تکونیہ ہڈی اور ریڑھ کی آخری ہڈی میں درد، ریڑھ کی آخری ہڈی میں خارش اور تر، ہاتھ پاؤں میں کھنچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد، کمزوری، بالائی اعضاء کی نمایاں بے حسی، خصوصاً آرام کے وقت اور ان کے سہارے لیٹنے سے انگلیاں

اور ہاتھ بے حس اور ٹھنڈے۔ کندھوں کا آم وات (متحرک درد Rheumatism) اور پھوڑنے کی طرح کے درد، بائیں کندھے میں درد زیادہ ہوتا ہے۔ بغل میں درد، کہنی کے درد، ہتھیلیوں پر چنڈی، کیل، مچھو، ہاتھوں کی جلد سخت، چٹی اور انگلیوں کے درمیان تری، انگلیوں کے ناخن موٹے اور بھربھرے، انگلیوں کے ناخن سیاہ اور ٹوٹ کر گریں، ہتھیلیوں میں سخت گرمی۔

جوڑوں کے درمیان درد، چبھن اور دکھن، چلنے سے خراش، رانوں پر بہت طرح کی پھنسیاں، خصوصیت سے درد اور ایگزیما، ایسی پھنسیاں جن سے گوند کی طرح کی رطوبت نکلے آرام کے وقت پیروں اور ٹانگوں میں بے حسی، ٹانگیں کمزوری اور بھاری جیسے مفلوج ہوں، پیروں اور ٹانگوں کا استسقاء، ران کے بالائی حصہ پر داد جیسے دانے گھٹنے خالی، شام کو بستر میں پاؤں سرد ہوں، پیروں پر بدبودار پسینہ بکثرت آئے۔ پیروں اور ٹانگوں پر زخم، رانوں میں، ٹانگوں میں، پیروں میں اور پیروں کے پنجے میں پھاڑنے کی طرح کے درد تلوؤں میں اور ایڑی میں جلن کے ساتھ گرمی پیر کے پنجے میں گٹھیا کے پھاڑنے کی طرح کے درد، پیر کے پنجہ پر پھیلنے والے آبلے جو زخم بن جائیں۔ پاؤں کے پنجہ کے ناخن سیاہ و موٹے ہو جائیں اور ٹوٹ کر گریں۔ ناخن تکلیف دہ پیر کے پنجہ کے ناخن گوشت میں گڑ کر بڑھیں۔

دھندلے، فکر مند اور خوفناک خواب، آدھی رات سے پہلے بے خوابی، دن میں نیند کا غلبہ، رات کو سوتے سوتے درد ہوں، بار بار جاگے۔ سو کر تازگی نہیں آتی۔

گریفائٹس کا استعمال باری کے پرانے اور بار بار نمودار ہونے والے بخاروں میں ہونا چاہیے۔ شام کو سردی لگے جس میں ہاتھ پاؤں میں پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں، سردی اور بخار ملے جلے۔ بخار کے سارے درجوں اور مرحلوں میں بدن کو ڈھانپ کر رکھنا چاہتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد سردی بڑھتی ہے۔ اور پانی پینے سے اور کھلی ہوا میں گھٹتی ہے۔ رات کو بخار آئے جس میں سردی لگے اور پسینہ آئے۔ شام کو اور رات کو خشک گرمی خصوصیت سے آدھی رات سے پہلے۔ بخار کے دوران میں فکر اور بے چینی، ہاتھ اور تلوے بہت گرم جن کو چھونا ہوتی ہے۔ اس میں سردی کے ساتھ بخار ہوتا ہے اور بعد میں پسینہ آتا ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے پسینہ آتا ہے۔ صرف جسم کے اگلے حصہ پر پسینہ آتا ہے۔ پسینہ بدبودار اور سرد ہوتا ہے۔ اس سے کپڑوں پر زرد داغ پڑ جاتا ہے۔ کمزوری میں اور تپ دق کے دوران میں رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔

سارے جسم کی جلد پر خارش، جس میں خواہ دانے ہوں یا نہ ہوں، گرم بستر میں رات کو خارش بڑھتی ہے۔ خارش اور جلن اور اس کے ساتھ دانے، رات بھر جلد سخت گرم رہتی ہے۔ جوڑوں کے موڑ میں خراش، ہر ایک چوٹ پک جاتی ہے۔ انگلیوں کے سروں پر بھنسی پر، رحم اور مقعد کے منہ پر اور پیر کی انگلیوں میں چھالے، خارش والے داغ، سرخباد جو چہرے سے شروع ہو اور جسم کے دیگر حصوں پر پھیلے، سرخباد جو چہرے سے شروع ہو اور دائیں سے بائیں کو پھیلے، رگوں کی الجھن کے اوپر خارش، بواسیر کی خارش، داد اور ایگزیما سے گوند جیسی رطوبت نکلے، کھرنڈ دار زخم، زخموں کے پرانے پرانے نشان سخت اور تکلیف دہ، پرانے زخم جن میں نکما گوشت بڑھا ہوا ہو اور جلن و خارش ہو، زخموں میں ڈنک لگنے کا سا درد جن کی تہہ اور سرے سخت ہوں۔

گوانیکم (GUOIACUM)

یہ جسم میں نہایت گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے۔ اس کا اثر اتنا گہرا ہے کہ آم وات، گٹھیا وات اور موروثی تپ دق والے مریضوں کے جسمانی فعل کو درست کرتا ہے۔ ان مریضوں کو عموماً دست آتے ہیں۔ پٹھوں کے ریشے چھوٹے ہو جاتے ہیں یا وہاں ناسور بن جاتے ہیں۔ ان میں نزلے کی تکلیفیں اور برانکائٹس پایا جاتا ہے۔ پٹھوں کے ریشوں میں کھنچاؤ، تناؤ اور سکڑاؤ، جوڑ دکھیں اور متورم، جوڑوں کی آم وات کی تکلیف حرارت سے بڑھتی ہے (لیک کینینم، لیڈم اور پلساٹیلا) اور ٹھنڈک میں آرام ملتا ہے۔ جوڑوں پر گٹھیا کے ناسور، ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں یا ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ ٹانگ اور ٹخنے کی ہڈیوں پر خاص طور سے اثر ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے خلاف ذکی الحس آرسینکم کی طرح نمایاں اور اہم ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کھنچے ہوئے اور سخت، جسم سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے وہ بدبودار ہوتا ہے۔ کھنچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد، سردی کا ہاتھ پاؤں پر اثر ہوتا ہے۔ جوڑ دکھنے لگتے ہیں اور پٹھے کھنچ جاتے ہیں۔ اس کی تکلیفیں ذرا سی محنت یا حرکت سے بڑھ جاتی ہیں کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ بدن متواتر سوکھتا چلا جاتا ہے۔ تپ دق کے پہلے درجے میں یہ حیرت انگیز دوائی ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں، وہ بیماریاں جو بتدریج بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ذہنی اور جسمانی کمزوری اور وہ علامتیں جو پرانی اور جسم کی گہرائی سے تعلق رکھنے والی بیماریوں میں نمودار ہوا کرتی ہیں۔ سوا زہر کے تو راجنک آتشک پارے اور اسی طرح کی دیگر خوفناک دوائیوں کے زہریلے اثر بھی موجود ہوں۔ اسی دوائی کے زیر اثر دور ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کو بارہا نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس کا کاسٹیکم، سلفر اور نیو برکولینم سے گہرا تعلق ہے۔

سویرے کے وقت سستی، دماغی طور پر غیر حاضر، اداس پست ہمت، ضدی، ڈرپوک، بھلکڑ، کھڑا ہونے پر سر میں چکر آتا ہے۔ سر کے ایک حصہ میں گٹھیا وات کا درد جو چہرے تک جائے۔ گٹھیا کا سر درد دماغ جیسے لڑھک رہا ہے۔ سر میں چبھن، پیشانی میں، مغز حرام میں اور دماغ کی گہرائی میں درد، سر میں پھاڑنے کی طرح کے درد، جیسے خون کی نالیاں پھیل گئی ہیں۔ سر اور چہرے کے بائیں حصہ میں عصبی درد، چٹکن کے ساتھ درد جو دباؤ سے اور چلنے پھرنے سے گھٹے اور بیٹھنے و کھڑا ہونے سے بڑھے۔ یہ عام قاعدے کے خلاف ہے کیونکہ عام علامتیں کھلی ہوا میں حرکت کرنے سے گھٹتی ہیں۔ سر اور چہرے پر پسینہ جو کھلی ہوا میں چلنے سے آئے۔

آنکھیں جیسے باہر نکل آئیں گی۔ آنکھوں کا ورم، پتلیاں پھیلی ہوئیں۔

بائیں کان میں کترن، کان میں درد کے دورے۔

ناک کی ہڈیوں میں درد، ناک متورم، زکام جو ہے۔

چہرے، ناک اور دانت میں درد، چہرہ سرخ و متورم، داغ دار، شام کو چہرے میں گرمی، دائیں ہنسلی کی ہڈی میں درد، چہرے، سر اور گردن میں درد کے دورے، یہ درد ہر روز شام کو چھ بجے ہوتا ہے اور تڑکے 4 بجے تک جاری رہتا ہے۔ بائیں جبڑے میں ہلکا ہلکا درد، دانت میں پھاڑنے اور چبھن کی طرح کے درد جبڑوں کو

رگڑے تو دانت درد ہو، ٹانسلز کا ورم جو گرم پانی وغیرہ پینے سے بڑھے اور سخت جلن ہو۔
ذائقہ کی حس پلٹ جاتی ہے۔ زبان پر میل کی سفید موٹی یا بھوری تہہ۔ گلے میں جلن، ٹانسلز کا ورم، یہ پاک پڑنے نہیں دیتی۔
کھانے سے اور دودھ سے نفرت پیاس کی زیادتی بہت ساری پانی سی پتلی رطوبت کی قے اور اس کے بعد کمزوری، گلے میں کف کے احساس سے تنگی ہو۔
معدے میں اور پیٹ میں جلن۔
معدے میں گھٹن کا احساس، ڈکار اور دم کشی۔
پیٹ میں ہوا، اپھارہ۔
صبح کو دست آئیں۔ (سلفر) پانی سے پتلے دست، قبض جس میں سخت بدبودار سدے، چور چور ہو کر نکلیں۔
پیشاب کو پھینے کے بعد بھی پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی ہے۔ مقدار بڑھ جاتی ہے۔ بدبودار ہوتا ہے۔ جب پیشاب اتر رہا ہو تو نالی میں کٹن ہوتی ہے۔
پیشاب کی ناکام حاجت کے بعد مثانے کی گردن میں چبھن خواب کے بغیر ہی انزال، پیشاب کی نالی سے رطوبت گرے۔
خصیۃ الرحم کی پرانی سوزش، ماہواری غائب، درد کے ساتھ قبض جس میں چھیچھڑے خارج ہوا کریں۔
چھاتیاں کانپیں، درد گلٹے کھڑے ہو جائیں۔
حنجرے کی اینٹھن، بمشکل سانس لے، تنگی سانس، دھڑکن خشک، سخت کھانسی کے ساتھ بخار، کف تھوکنے سے راحت ملے، بکثرت سڑی ہوئی کف نکلے۔ جیسے پیپ ہو، خون تھوکے۔
چھاتی کے پٹھوں کا گٹھیاوات، جس میں حرکت کرنے سے سخت درد ہو، حرکت سے اور سانس لینے سے چھاتی میں چبھن کے ساتھ درد، پھیپھڑوں کی بالائی جھلیوں میں چبھن، سانس کی نالیوں کا پرانا نزلہ جس میں سڑی ہوئی گندی کف نکلے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ آمہ وات (متحرک دردوں) کا اثر سینے پر ہو رہا ہو آمہ وات (متحرک درد) اور گٹھیا کے مریضوں میں دق کی کھانسی۔ کھلی ہوا میں سواری کرنے کے بعد چھاتی میں درد۔
دھڑکن، دل کا آمہ وات، نبض بار بار دھڑکے اور کمزور۔
گردن کے پچھلے حصہ اور پشت میں آمہ وات کی اکڑن، تنگی، گردن و پشت میں چبھن کندھوں کے درمیان کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ سارے درد حرکت کرنے سے بڑھتے ہیں اور آرام کے وقت گھٹتے ہیں۔ گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
بالائی اعضاء میں کھنچاؤ، پھاڑنے کی طرح اور چبھن کے ساتھ درد، کہنی سے کندھے تک اور گٹے میں آمہ وات کے درد، انگلی کے جوڑ میں درد شروع ہوا اور وہاں سے سارے ہاتھ میں پھیل جائے۔ ہاتھ گرم دائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں چبھن، درد حرکت سے اور حرارت سے بڑھتے ہیں۔

ران کی اگلی رگیں چھوٹی ہو جاتی ہیں ران سے گھٹنوں تک درد، ٹانگوں میں پھاڑنے کی طرح اور کھنچاؤ کے ساتھ درد، ران کی ہڈی میں درد، گھٹنے پر آم وات کے ناسور، ہپ سے گھٹنے تک گولی لگنے کی طرح کا درد، ران اور ٹخنے کی ہڈی کمزور پڑ جاتی ہے۔ ران کی رگوں کے کھنچاؤ کی وجہ سے گھٹنا پھیل جاتا ہے۔ دائیں ٹانگ متورم اور ران کے نزدیک کھنچ جاتی ہے۔ سارے اعضاء میں درد، جو حرکت و حرارت سے بڑھے، بازو اور ٹانگ کمزور، نچلے انگ بے حس، اعضاء کی اکڑن، تشنج، محنت کے بعد اعضاء کی کمزوری، جوڑوں کا آم وات (متحرک درد) جو حرارت و حرکت سے بڑھے، سردی لگنے کے بعد ٹانگوں میں درد۔

نیند میں بے چینی، بے خوابی، سوتے سوتے جاگتا ہے جیسے گر رہا تھا، پیٹھ کے بل سونے سے دہشت، سو کر تازگی حاصل نہیں ہوتی۔

بخار کے بعد شام کو سردی لگتی ہے، جلن کے ساتھ بخار، ہاتھ گرم، رات کو پسینہ آئے، پسینہ بکثرت آئے۔

تجربہ کر کے علامتیں بتانے والوں کو جب پسینہ آیا تو انہیں پیشاب کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی۔

ہیلی بورس نائیگر (HELLIBORUS NIGER)

ہیلی بورس کی ساری علامتوں میں بے ہوشی کم و بیش ضرور پائی جاتی ہے۔ بعض دفعہ مکمل غنودگی ملتی ہے اور بعض دفعہ جزوی غنودگی، مگر یہ بے ہوشی اور سستی ضرور ملتی ہے۔

ہیلی بورس دماغی تکلیفوں، ریڑھ کی شکایتوں، نظام عصبی اور ذہنی علامتوں میں مفید ہے۔ خصوصیت کے ساتھ دماغ، ریڑھ اور ان کی بلغمی جھلیوں کے شدید حالیہ سوزش والی تکلیفوں میں اور جو تکلیف اب پاگل پن کے آس پاس پہنچ گئی ہو۔ یا اس میں بھی کام دیتی ہے۔ انتہائی شدید حالت میں بے ہوشی آتی ہے۔ ایک خاص قسم کی ذہنی اور جسمانی بے حسی آتی ہے۔ مغز حرام میں خون جمع ہونے یا مغز حرام کے ورم میں جبکہ مکمل بے ہوشی آ گئی ہو اور جبکہ اس ورم نے دماغ میں رطوبت آنے و گردن توڑ بخار یا دماغ کی سوزش کی شکل اختیار کر لی ہو۔ ابتدائی مرحلے میں بھی ہیلی بورس میں وحشی پن اور بکواس نہیں پایا جاتا ہے جو کہ سٹرامونیم اور بیلاڈونا میں پایا جاتا ہے۔ اس میں ثابت ہوتا ہے جبکہ بکواس کی تیزی و تندی ختم ہو چکی ہو اور مریض بے ہوشی کی حالت میں پہنچ چکا ہو۔ مریض پیٹھ کے بل لیٹا ہوتا ہے۔ آنکھیں ادھ کھلی و نیم وا، سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے، منہ کھلا، زبان خشک، آنکھیں بے رونق اور آسمان کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ بولتے ہوئے شخص کی طرف ایک ٹک دیکھتا ہے۔ جواب دینے کے لئے بڑی دیر تک انتظار کرتا رہتا ہے۔ یا پھر بالکل ہی جواب نہیں دیتا۔

دماغی تکلیف کے انتہائی سخت حملے جو بار بار نمودار ہوں اور ایک دم ختم ہو جائیں مگر اس کے زیر اثر وہ دورے آتے ہیں جن میں تیزی و تندی اور شدت نہیں ہوتی۔ اس کی بے ہوشی ہفتوں کیا بعض حالتوں میں کئی کئی ماہ تک چلتی رہتی ہے؟ مریض بتدریج تھوکتا چلا جاتا ہے۔ وہ ہاتھ پاؤں کو اوپر کی طرف کھینچ کر پیٹھ کے بل لیٹا رہتا ہے۔ جسم زرد اور مریضوں جیسا، اگر آپ اس سے کوئی بات پوچھیں تو وہ نہایت آہستگی سے

جواب دے گا، کتابوں میں لکھا ہے۔ بے ہوشی جو تقریباً بے حسی کے پاس پہنچ چکی ہو دوسرا اہم اظہار ہے۔ جسم پر دماغ کا غلبہ گھٹ جاتا ہے۔ پٹھے کام نہیں کرتے۔ وہ قوت ارادی کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے یہ ایک طرح کی لقوے کی حالت ہے مگر غنودگی اس کا صحیح اظہار ہے۔ دماغ میں خیال نہیں لا سکتا۔ کسی کام پر توجہ نہیں دے سکتا۔ ذہنی یکسوئیت نہیں لا سکتا، جیسے وہ نیم وحشی ہو۔

بکواس عام نہیں پایا جاتا اور اگر ہو بھی تو اس میں صرف وہ بکواس پایا جاتا ہے جس میں مریض بہت آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہے۔ غنودگی زیادہ ہوتی ہے۔ بکواس کی نسبت مریض عموماً یہی کہتا ہے "مت ستاؤ" یا "مت بولو" اس کے باوجود کند ذہنی پائی جاتی ہے۔ وہ سوچ بچار نہیں کر سکتا۔ مثال کے طور پر بیماری کے بہت آخری مرحلے میں، مریض کو جگایا جا سکتا ہے وہ ایسا ظاہر کرتا ہے جیسے کچھ سوچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یا جیسے جواب دینے کی کوشش کر رہا ہے یا جیسے حرکت کرنے کی کوشش میں ہے۔ وہ صرف ڈاکٹر کی طرف ادھ کھلی آنکھوں سے تکتا رہتا ہے۔ چہرے پر گھبراہٹ کے آثار اور انگلیوں کے سرے پکڑتا رہتا ہے۔

اگر ہیلی بورس کے مریض سے آپ کوئی سوال پوچھیں تو وہ آپ کو اپنے ذہن کی کیفیت نہ بتا سکے گا۔ بشرطیکہ آپ اسے اچھی طرح جگا نہ دیں اور جھنجھوڑ نہ دیں۔ جب آپ اس طرح جگا دیں گے تو وہ آپ سے بھوتوں کے بارے میں باتیں کرے گا یا کہے گا مجھے شیطان دکھائی دے رہا ہے۔ وہ اپنی قیاس میں ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کے بارے میں اس نے کبھی پڑھا تھا یا تصویروں میں دیکھا تھا جیسے وہ شیطان کو دیکھ رہا ہے۔ جس کے سر پر سینگ ہیں اور پیچھے دم، جیسے چھوٹے بچے نے شیطان کی تصویر نہ دیکھی ہو یا بھوت نہ دیکھے ہوں اور بکواس کے وقت اس قسم کی باتیں نہ کہے گا یہ آسیب کی حالت اسی تناسب سے آتی ہے جس سے کہ مریض نے پڑھا یا سیکھا ہو۔

اس دوائی کے زیر اثر ایک خاص قسم کا ہسٹریا پایا جاتا ہے۔ جس کو پاگل پن کی ایک قسم کہنا چاہئے۔ مریضہ سوچتی ہے کہ میں نے اپنے بہترین دن برے کاموں میں گزار دیئے۔ اور کس طرح وہ سمجھتی ہے میں برا کام کر رہی ہوں۔ میں کوئی ناقابل معافی گناہ کر رہی ہوں۔ یہ دوائی پاگل پن کے اس قدر نزدیک تک پہنچتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک بوڑھی عورت نے چوری کر لی، گاؤں کی دوسری عورتوں نے اس پر ملامت کی اور اس پھٹکار سے دکھی ہو کر بڑھیا نے پھندا لگا کر خودکشی کر لی، اب گاؤں بھر کی عورتیں پچھتاتی ہیں کہ ہم نے اسے کیوں پھٹکارا، ہم ہی اس کے پھانسی لگا کر مرنے کے لئے قصوروار ہیں۔

ہیلی بورس کا قابل ذکر نمونہ بیمار بچے میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان بچوں میں جن کی عمر 2 سے 10 سال کے درمیان ہے۔ تکتے رہنا اس دوائی کی اہم خاصیت ہے۔ مریض پشت کے بل لیٹا رہتا ہے۔ اور نیم وا آنکھوں سے تکتا رہتا ہے۔ بعض وقت وہ آواز نکالے بغیر ہی ہونٹ ہلاتا ہے۔ ہونٹ ایسے ہلتے ہیں جیسے بچہ کچھ کہنا چاہتا ہے مگر جونہی اس سے پوچھا جاتا ہے وہ رک جاتا ہے جیسے بھول گیا ہو کہ کیا کہنا چاہتا تھا۔

دماغ کی جھلیوں میں پانی آجانے کی حالت میں بچہ بڑی کرخت آواز میں چیخ مارتا ہے۔ بچہ سوتے

سوتے چیخ مارتا ہے۔ وہ ہاتھ سر پر رکھتا ہے اور چیختا ہے جیسا کہ ایپس میں ہوتا ہے۔ مگر ایپس کی یہ تکلیف زیادہ چست اور تیز ہوتی ہے۔ ایپس کا مریض چادر کو اتار پھینکتا ہے۔ مریض اس کپڑے کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسے کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ آپ بآسانی اس کی حالت میں مخل نہیں ہو سکتے۔ وہ ہاتھ پاؤں کو اوپر کی طرف سمیٹ کر پشت کے بل لیٹتا ہے اور اکثر بازوؤں و ٹانگوں سے از خود حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ اکثر ادھرنگ ہو جاتا ہے اور اکثر مذکورہ بالا قسم کی حرکتیں جاری رہتی ہیں۔

ہیلی بوران بیماریوں میں مفید ہے جو بہت آہستگی کے ساتھ چلتی ہیں جیسے کہ ٹائیفائیڈ میں، یہ علامتیں اس دوائی کے استعمال کے لئے رہنمائی کرتی ہیں۔ تمام بیرونی تاثرات سے بے پرواہ، چھونے سے، خوب گرم اوڑھا دینے سے یا قطعاً کپڑا نہ اوڑھانے سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ وہ گرمی کی پرواہ کرتا ہے نہ سردی کی، نہ کانٹا چبھنے کا ردعمل ہوتا ہے اور نہ ہاتھ سے چھونے یا پن مارنے کا، بے رونقی، کتابوں میں اسی حالت کو بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ ضد کے ساتھ خاموشی، یا یوں کہئے غیر ہمدردانہ خاموشی، بولنے کی نا اہلیت، بظاہر معلوم یہی ہوتا ہے کہ وہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ اسے علم ہی نہیں ہے کہ جواب کیسے دے۔ وہ سوچ ہی نہیں سکتا۔

محو خیال، یہ بات خصوصاً ان لوگوں کے متعلق ہے جن کو زود رنج اور قدرے چڑچڑا کہا جاتا ہے۔ یہ محویت جاری رہتی ہے۔ آپ خواہ اسے اس حالت سے نکالنے کے لئے کتنی ہی کوشش کریں۔ مریضہ کے دماغ میں یہ خیال جڑ پکڑ لیتا ہے کہ میں فلاں دن مر جاؤں گی اور آپ اس کی توجہ کو کسی طرح بھی دوسری طرف نہیں بدل سکتے۔ یہ حالت ایکونائٹ کی طرح نہیں ہے کیونکہ اس میں موت کا خوف شامل نہیں ہے۔ ایکونائٹ میں موت کا خوف پایا جاتا ہے اور مریض اپنے مرجانے کے وقت کی پیش گوئی کرتا ہے۔ دماغ پر یہ خیال حاوی رہتا ہے کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہے۔ مریض اکثر اس گناہ کا نام بھی بتاتا ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے یا اس کا غیر مبہم ساذکر کرتا ہے مگر اس کے نزدیک یہ حقیقت بن جاتی ہے۔

جب مریضہ قدرے سنبھلی ہوئی ہوتی ہے تو وہ اداس نظر آتی ہے کیونکہ وہ خاموش بیٹھی رہتی ہے۔ بظاہر وہ بڑی تکلیف میں ہوتی ہے مگر وہ اورم کے مریض کی طرح غمزدہ نہیں ہوتی کہ اس کے زیر اثر فرش پر ادھر ادھر چلے اور ہاتھ ملتی رہے یہ اداسی کی حالت ہے۔ وہ اداس و غمگین نظر آتی ہے۔ جس میں وہ کچھ سوچ بچار نہیں کر سکتی۔ اسے تسلی و تشفی دینے کی کوشش بے کار ہے کیونکہ اس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ نیٹرم میور ٹیکم کے زیر اثر تسلی تشفی دینے اور سمجھانے بجھانے سے تکلیف بڑھتی ہے مگر نیٹرم میور ٹیکم کی تکلیفیں قطعاً اس طرح کی نہیں ہوتیں۔ اگر ہیلی بور کا مریض اپنی شکایتوں و تکلیفوں پر غور کرے تو اسے راحت ملتی ہے۔

اس دوائی کے زیر اثر کبھی کبھی تشنج بھی دیکھا گیا ہے مگر وہ اکثر خود مختار ہوتے ہیں۔ ان حرکتوں کا قوت ارادی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ وہ صرف حرکت کرتا ہے۔ جیسے کوئی اداسی کے ساتھ حرکت کر رہا ہو۔

ہیلی بور کا مریض ہر جگہ بے حس ہوتا ہے۔ سن ہوتا ہے سستی، کندی حواس، کتابوں میں لکھا ہے، بینائی درست ہوتی ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ پوری طرح نہیں سمجھ پاتا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس

کی بینائی تو درست ہے لیکن اگر آپ اس سے پوچھیں کہ اس نے کیا دیکھا تو اسے یہ یاد نہیں رہا۔ اس نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے حافظہ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

چکر اور اس کے ساتھ متلی و قے، جھکنے سے سر میں چکر، عام غنودگی کے ساتھ وہ سر کو ادھر ادھر پٹختا ہے اور کروٹیں بدلتا ہے۔ بچہ پیٹھ کے بل لیٹا ہے اور سر کو ادھر ادھر پٹختا ہے۔ آنکھیں ادھ کھلی، مریض سر کے پچھلے حصہ کو بار بار تکیہ میں گڑاتا ہے۔ وہ ایسا کچھ بے ہوشی کے زیر اثر کچھ گدی و گردن کے پٹھوں کے کھنچاؤ کو کم کرنے کے لئے کرتا ہے۔ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے یہ پٹھے سکڑتے ہیں جیسا کہ گردن توڑ بخار میں ہوا کرتا ہے حتیٰ کہ سر زیادہ سے زیادہ پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔

سر میں جلن کے ساتھ گرمی، گولی لگنے کی طرح کا درد، سر میں اجتماع خون کی وجہ سے گڑتا ہوا سا درد، گدی میں شدید درد، گدی میں ہلکا ہلکا درد، گدی میں بے حسی کا احساس، جیسے لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ بھری ہوئی ہے۔ اجتماع خون، دباؤ سر درد، سر کی حرکتیں اور چہرے کی شکل و صورت اسی طرح کی ہوئی ہے جیسا کہ عموماً دماغ میں خون جمع ہونے کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ میں نے قدرے شدید گرست نوعیت کا پہلا درجہ گزر جانے کے بعد بچوں کو دیکھا ہے جو اس نیم غنودگی کی حالت میں پڑے ہوتے ہیں۔ انہیں آج سے ہفتوں پہلے بیلی بورس کی ضرورت تھی اور جوں ہی یہ دیا گیا اسہال شروع ہو گیا۔ فوراً ہی تو نہیں ہاں آہستہ آہستہ یہ دوائی دماغ اور ریڑھ کی ان سست، ضدی حالتوں میں جبکہ غنودگی بھی موجود ہو بڑی سستی و کاہلی سے کام کرتی ہے اکثر اگلے دن یا اگلی رات تک بھی کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں آتی جبکہ ردعمل کے طور پر پہلے پسینہ آتا ہے یا دست ہوتا ہے یا قے آتی ہے اس میں مداخلت نہ کرنا چاہئے۔ کوئی دوائی دے کر ان دستوں یا قے کو نہ روکنا چاہئے۔ یہ ردعمل کی علامتیں ہیں۔ اگر بچے میں صحت یاب ہونے کے لئے کافی سکت ہوگی تو وہ اب ضرور صحت یاب ہوگا۔ اگر قے روکنے کے لئے کوئی دوائی دی گئی تو وہ رک جائے گی اور بیلی بورس کا اثر بھی ختم ہو جائے گا۔ اگر قے، دست اور پسینے کو جاری رہنے دیا جائے تو وہ اس دن بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد بچے کے بدن میں گرمی آئے گی اور اسے چند ہی روز میں ہوش آ جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔ ان بے حس انگلیوں، ہاتھوں اور جلد کی طرف توجہ دیجئے۔

نہایت قدرتی تبدیلی کب آئے گی۔ آپ کے لئے یہ جاننا لازمی ہے۔ درحقیقت یہ بتانا ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا پڑھانے کا جز نہیں ہے۔ مگر آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس دوائی کا ردعمل کیا ہوتا ہے۔ یہ علاج کے دوران کے مشاہدے ہیں۔ اگر آپ بیلی بورس اور زنکم کے مریضوں کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ موخر الذکر میں غنودگی زیادہ خوفناک ہوتی ہے۔ بیلی بورس دیئے جانے کے بعد بچے کی انگلیوں میں سرسراہٹ ہوگی۔ جوں جوں عصبی حالت نارمل پر آتی جائے گی انگلیوں میں زیادہ سے زیادہ سرسراہٹ اور حس ہوگی۔ ناک و کان میں بھی سرسراہٹ ہوگی، بچہ چیخ مارنے لگتا ہے۔ کروٹیں بدلنے لگتا ہے اور بستر میں ادھر ادھر لڑھکنے لگتا ہے پڑوسی اندر آتا ہے اور کہتا ہے افسوس میں نے ڈاکٹر کو رخصت کر دیا۔ ورنہ وہ اسے کوئی مناسب دوائی دیتا اور بچے کی مدد کرتا لیکن آپ یقین رکھئے کہ اگر آپ بھی اسے کچھ دیں تو 24 گھنٹے کے اندر اندر بچہ مر جائے گا۔ سمجھ لیجئے اب یہ بچہ تندرست ہو رہا ہے۔ اسے ترقی کرنے دیجئے آپ ایسے مریضوں کو سنبھال

ہی نہیں سکتے تاوقتیکہ آپ ان کے والد کو تخلیہ میں لے جا کر یہ نہ سمجھا دیں کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ یہ بات ماں کے کان میں مت ڈالئے اسے اس بارے میں ایک لفظ بھی مت بتایئے۔ تاوقتیکہ وہ غیر معمولی طور پر شاندار ماں نہ ہو۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اس کا لخت جگر ہے اس کی ہمدردی قدرتی ہے۔ وہ بچے کو چیختا سن کر خود بھی چیخ اٹھے گی۔ وہ حواس باختہ ہو جائے گی اور ممکن ہے خاوند سے مطالبہ کرے کہ آپ کو باہر نکال دے۔ آپ بچے کے والد کو الگ لے جا کر سمجھا دیں کہ کیا ہوگا۔ اسے بخوبی سمجھا دیں گے تو وہ دھیان رکھے گا۔ آپ اسے یہ بھی سمجھا دیں کہ اگر آپ دوائی کے عمل میں مداخلت کریں گے تو بچے کی جان سے ہاتھ دھو لیں گے۔

خوفناک درد کی وجہ سے نہیں، بلکہ خارش، سرسراہٹ اور گدگداہٹ کی شدت کی وجہ سے چہرے پر انتہائی تکلیف کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ہفتہ بعد بچے کے جسم سے یہ بیماری علامتیں خود بخود مٹ جائیں گی۔ بشرطیکہ وہ بلا مداخلت جاری رہیں اور بچے کو دوسری کوئی دوائی نہ دی جائے۔

آپ یہ ساری حالت دیکھ کر گھبرا جائیں گے۔ آپ مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہریں۔ اس کی حالت کا مشاہدہ نہ کریں ورنہ آپ دوائی بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایلوپیتھک طریقہ علاج کے ماتحت میں نے ان حالتوں میں ایک بھی مریض کو راضی ہوتے نہیں دیکھا۔

چہرے پر سخت بیماری کے آثار چہرہ مرجھایا ہوا، بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے۔ چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ نتھنوں کے اندر اور آنکھوں کے کونوں پر سیاہی آ جاتی ہے۔ آپ کہہ دیں گے کہ مریض مر جائے گا۔ بہت اغلب ہے۔ بشرطیکہ اسے ہیلی بورنہ ملے۔ یہ دوائی ان حالتوں میں کام کرتی ہے جہاں ایلوپیتھی والے بے بس ہو جاتے ہیں اور جن کے لئے ان کے پاس کوئی دوائی نہیں ہے۔ اس کی تشخیص ہمیشہ موافق ہوگی۔ چہرہ بلاشک ذہنی علامتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ پیشانی پر جھریاں اور سرد پسینے سے تر، چہرے پر زردی اور سر میں گرمی، چہرے کے پٹھوں میں کھنچاؤ، ابرو اور پیشانی میں بل ڈالنا بھی دماغی تکلیف کی علامت ہے۔ لائیکوپوڈیم میں بھی اس قسم کی تیوری پائی جاتی ہے مگر یہاں بیماری کا مرکز پھیپھڑا ہوتا ہے۔ ہیلی بور کے زیر اثر نتھنے پھیلتے ہیں اور سیاہ ہو جاتے ہیں۔ نتھنوں میں پھڑپھڑاہٹ تو نہیں ہوتی ہاں وہ بہت زیادہ پھیلتے ہیں۔ آنکھ کے انڈے چمکدار اور پپوٹے پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔

ان بخاروں میں زبردست پیاس ہوتی ہے اور غیر معمولی بھوک، متلی اور قے کی وضاحت نہیں ہو سکی۔ تجربوں کی ابتدائی دور میں دست اور پیچش پائی گئی ہے۔ جس میں سفید گوند جیسا فضلہ بکثرت نکلتا ہے۔ پاخانے میں صرف جیلی لیس دار آنوں آتی ہے۔ اس کے بعد قبض آتی ہے اور یہ تھکے ماندے، دبلے پتلے دماغی مریض کئی کئی دن تک یوں ہی پڑے رہتے ہیں اور پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ انتڑیوں میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ ایک دو دن بعد تو انجکشن کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چھوٹے چھوٹے خشک سدے، جب ردعمل ہوتا ہے تو عموماً دست ہی آتا ہے یا پسینہ اور قے بھی آتی ہے اور کبھی کبھی تینوں حالتیں آ جاتی ہیں۔

پیشاب رک جاتا ہے یا دب جاتا ہے۔ اکثر بوند بوند خارج ہوتی ہے اور بے خبری میں نکلتا رہتا ہے۔ پیشاب کی دھار بھی کمزور ہوتی ہے۔ خون ملا پیشاب۔

مریض پیٹھ کے بل لیٹتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں اوپر سمٹے رہتے ہیں یا پھر وہ بستر میں نیچے کی طرف

کھسکتا ہے۔ انتہائی کمزوری، انتہائی سستی، ڈھیلا پن، پٹھے کام کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ شیر خواریوں کا تشنج مرگی جس میں ہوش رہے۔ چوٹ لگنے کے بعد وحشت وات (بیجنس) نیند میں چلتا ہے۔ حرکت کرتا ہے۔ پوری طرح ہوش میں نہ لایا جا سکے۔ گہری نیند آتی ہے۔

ہیپر سلفر (HEPAR SULPHUR)

ہیپر کا مریض سردی سے کانپتا رہتا ہے وہ سردی سے بری طرح گھبراتا ہے اور جب کھلی ہوا میں جاتا ہے تو غیر معمولی طور پر زیادہ کپڑے پہنتا ہے۔ وہ چاہتا ہے سونے کا کمرہ خوب گرم رہے اور کمرے کی اس زیادہ گرمی کو با آسانی برداشت کر سکتا ہے۔ وہ عام تندرست شخص کی نسبت کئی درجے زیادہ حرارت برداشت کر سکتا ہے مگر سردی قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی ساری تکلیفیں سردی میں شدت پکڑتی ہیں اگر اسے سوتے سوتے بھی سردی لگ جائے تو اس کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں یا اگر وہ سرد خشک ہوا میں باہر چلا جائے تو بھی اس کی تکلیف نمودار ہو جاتی ہے۔ سوزش کی نوعیت والی اور آم وات کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اگر رات کو سوتے وقت ہاتھ یا پاؤں کپڑے سے باہر رہ جائیں تو بھی تکلیف آ جاتی ہے۔ وہ رات کو سوتا ہے تو گردن پر بااحتیاط کپڑا لپیٹ کر سوتا ہے۔

یہ مریض تاثرات کے تئیں بھی نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ وہ گرد و پیش کے حالات اور درد سے بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ جو تکلیف عام شخص کے لیے صرف معمولی دکھ یا قدرے ناگوار تکلیف ہی ہو تو وہ ہیپر کے مریض کے لئے شدید تکلیف بن جاتی ہے مگر ہیپر کے درد نہایت شدید، نہایت تیز ہوتے ہیں متورم داغ، پھنسیوں میں، پھوڑوں میں یا پیپ والے پھوڑوں میں نہایت تیز درد ہوتا ہے۔ یہ درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ بارہا مریض بیان کیا کرتا ہے کہ جیسے کوئی نہایت تیز دھار والی چیز چبھ رہی ہے زخموں میں عموماً درد ایسے ہوتا ہے جیسے لاٹھی چبھ رہی ہے۔ جیسے نہایت تیز دھار دار چھری زخم میں چبھ رہی ہے۔ اس طرح کا احساس اکثر گلے کے مریض بھی بیان کیا کرتے ہیں۔ یہ اظہار عام خاصیت کے مطابق ہے کیونکہ اس قسم کا احساس ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً سوزش میں، زخم میں، چھالے میں اور پھوڑوں میں سب میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسے چھری موجود ہے یا جیسے چھری چبھ رہی ہے۔ پھنسی چھوئے جانا برداشت نہیں کر سکتی یہ وات نازیوں (نظام عصبی) کی ذکاوت حس ہے اور عموماً ہر جگہ پائی جاتی ہے ہیپر کا مریض درد کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا ہے خواہ درد کتنا ہی ہلکا ہو۔

یہ ان لوگوں کی دوائی ہے جو طبعاً نازک مزاج اور ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ذہن اس ذکاوت حس میں نمایاں طور پر حصہ لیتا ہے اور انتہائی چڑچڑے پن کی صورت میں اس کا اظہار کرتا ہے۔ وہ ذرا سی بات پر برافروختہ ہو جاتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے۔ گالیاں دینے لگتا ہے اور جوش میں آ جاتا ہے۔ جوش اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اس کے زیر اثر چاہتا ہے کہ اپنے بہترین دوست کو ایک سیکنڈ میں موت کے گھاٹ اتار دوں۔ ہیپر کے زیر اثر بعض دفعہ بغیر کسی وجہ کے اس قسم کا جوش آتا ہے۔ کسی کو یکا یک جوش آتا ہے کہ اپنے دوست کو چھری مار دے، حجام کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس گاہک کا گلا کاٹ دوں حالانکہ وہ اس کا

بہترین گاہک ہوتا ہے۔ ماں کو اس طرح کی ترغیب مل سکتی ہے کہ بچے کو آگ میں پھینک دے یا خود کو آگ لگائے۔ ایسی ترغیب جس کے زیر اثر تشدد اور ہلاکت کا خیال آئے یہ علامتیں پاگل پن تک پہنچ جاتی ہیں اور اس حالت میں ان پر عمل ہو جاتا ہے۔ چیزوں کو آگ لگانا اس پاگل پن کا جز بن جاتا ہے۔

مریض جھگڑالو ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ گزر مشکل ہو جاتی ہے۔ وہ کسی بات سے خوش نہیں ہوتا۔ ہر کوئی اسے تکلیف دیتا ہے۔ لوگوں سے احباب سے اور جگہ سے بری طرح گھبراتا ہے۔ وہ چاہتا ہے لوگ، احباب آس پاس کی چیزیں اور جگہ بدلتی رہے۔ ہر تبدیلی کچھ دیر کے بعد اس کے لئے ناگوار اور ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ اس بدذوقی، بدمزاجی اور جسمانی جوش کے ساتھ، اعضاء میں پیپ پڑ جانے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ مقامی سوزشوں میں پیپ آنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ خصوصاً غدود میں اور چکردار ریشوں میں۔ ان میں پیپ آ جاتی ہے اور زخم بن جاتے ہیں گردن میں، ران اور چھاتیوں کے غدود میں سوزش آ جاتی ہے۔ سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں پیپ آ جاتی ہے۔ ابتداء میں ورم آتا ہے اور یہ احساس جیسے اس کے اندر چھری موجود ہو یا تیز دھار دار چھری چبھو رہی ہے۔ اس کے بعد سخت سوزش آتی ہے۔ جگہ سرخ ہو جاتی ہے اور آخرکار پیپ آ جاتی ہے۔ پیپ خارج ہوتی ہے اور زخم بہت دھیرے دھیرے مندمل ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں بھی پیپ آ جاتی ہے۔ وہ مردہ ہو جاتی ہیں اور ان میں ناسور بن جاتے ہیں ناخن کی جڑ کے آس پاس اور انگلیوں کے سروں پر ورم آ کر پک جاتا ہے ناخن میں پیپ آ جاتی ہے۔ ناخن ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور نکل جاتا ہے۔ ناخن کے نیچے جیسے پرچی اگی ہوئی ہے اور خستہ ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ مسے پھٹ جاتے ہیں اور ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ ڈنگ لگتا ہے جلن ہوتی ہے اور پیپ آ جاتی ہے۔ ہیپر مذکورہ بالا قسم کے مزاجوں اور جسم والوں کی انگلیوں کے سروں میں سخت پھوڑے بن کر پیپ آنے میں خصوصیت سے مفید ہے مگر بعض وقت دبلے پتلے اور سردی سے کانپنے والے مریض میں بھی یہ مفید ہے۔ جس کو بار بار سردی زکام ہو اور انگلیوں کے ناخنوں کی جڑ میں مذکورہ بالا قسم کے سخت پھوڑے نکلتے رہتے ہوں۔ میں نے بارہا کسی بہتر اطلاع کے بغیر ہی ہیپر دیا اور اس نے بار بار ایسے سخت پھوڑوں کے نمودار ہونے کا رجحان روک دیا۔ یہ سلیشیا سے مقابلہ کرتا ہے۔

اکثر مریض دبلا پتلا ہوتا ہے اور اس میں غدود پھولنے کا رجحان ہوتا ہے۔ لمف غدود عموماً سخت ہوتے ہیں اور بڑھ جاتے ہیں۔ یہ شکایت دیرینہ ہوتی ہے اور پیپ نہیں آتی اور ہر بار سردی لگنے پر کوئی خاص غدود پھول جاتا ہے اور اس میں پیپ آ جاتی ہے۔

نزلے کی عام حالتیں پائی جاتی ہیں۔ کوئی بلغمی جھلی محفوظ نہیں رہ جاتی۔ اس کے زیر اثر خصوصیت سے ناک کان، گلا، حنجرہ اور چھاتی کے نزلے پائے جاتے ہیں۔ اس کے مریض کو زکام بھی بہت ہوتا ہے۔ اکثر حالتوں میں سردی کا اثر ناک کی بلغمی جھلیوں پر ہوتا ہے۔ رطوبت بکثرت گرنے لگتی ہے اور جب بھی وہ سرد ہوا میں جاتا ہے اسے چھینکیں آتی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا چھینکیں لاتی ہے اور ناک سے رطوبت بکثرت خارج کرتی ہے۔ شروع میں یہ رطوبت پانی جیسی پتلی ہوتی ہے اور بعد میں گاڑھی، زرد اور بدبودار ہو جاتی ہے۔ ان رطوبتوں سے ایسی بدبو آتی ہے جیسی سڑے ہوئے پنیر سے آیا کرتی ہے اور یہ خصوصیت اس دوائی میں عام

پائی جاتی ہے۔ جس کے ہر حصہ سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے اس سے سڑے ہوئے پنیر جیسی بدبو آتی ہے۔ اس کی رطوبتوں سے ترش بو بھی آتی ہے اور یہ بھی عام بات ہے کیونکہ ترشی کی نوعیت واضح نہیں ہوئی۔ بہت کچھ نہلانے دھلانے پر بھی بچے کے بدن سے ترش بو آتی ہے یا گھر والے دیکھتے ہیں کہ گھر میں کسی نہ کسی بدن سے کھٹی بو آتی ہے۔ کسی کو ترش پسینہ آتا ہے۔ زخموں سے بھی ترش رطوبت نکلتی ہے۔ بلغمی جھلیوں سے بھی ترش مواد نکلتا ہے۔ ناک سے بکثرت رطوبت گرتی ہے اور وہ زخم ڈال دیتی ہے۔ حلق میں بھی نزلہ گرتا ہے اور وہاں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ گلا چھونا بالکل برداشت نہیں کرتا۔ ہاتھ پاؤں بستر سے باہر رکھنے پر ہیپر کی تمام تکلیفوں میں اضافہ ہوتا ہے اگر رات کو سوتے سوتے اتفاقیہ طور پر ہاتھ چادر سے باہر نکل جائے تو کھانسی آنے لگتی ہے اور چھینکیں آتی ہیں۔ نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ نازک مزاج ہو تو یہ نزلہ ہی کالی کھانسی کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اگر ایسے نازک بچوں کو دن کے وقت سرد خشک ہوا میں یا سرد ہوا میں گھومنے سے سردی لگ جائے تو اسے اگلے دن صبح کو کھانسی کا سخت دورہ ہو جاتا ہے۔ ہیپر کی کھانسی کا زور صبح اور شام کو بڑھتا ہے۔ شام سے آدھی رات تک زور رہتا ہے۔ بعض حالتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ابتداء میں ایکونائٹ کی ضرورت تھی مگر اب ہیپر کی علامتیں آ گئی ہیں۔ ایکونائٹ کی علامتیں دن میں سردی لگنے کے بعد، اسی دن آدھی رات سے پہلے پہلے نہایت شدومد سے نمودار ہوتی ہیں۔ بچہ پہلی ہی نیند میں کھرکھری کھانسی کے ساتھ جاگ پڑتا ہے۔ کھوں کھوں کر کے کھانستا ہے ممکن ہے ایکونائٹ کی صرف ایک ہی خوراک کام کر جائے اور کافی ثابت ہو یا صرف وقتی طور پر کارآمد ثابت ہوا ہے۔ ایسی حالتوں میں ہیپر مفید ثابت ہوا کرتا ہے اگر کھانسی کا دورہ آدھی رات کے بعد ہو بچہ ڈر کر جاگے اور دم گھٹے، خشک، کھرکھری کھانسی کے ساتھ، جس میں زنانے سے سانس لے، اٹھ کر بستر میں بیٹھ جائے۔ یہ کھانسی کالی کھانسی کے مشابہ ہو تو تقریباً سپونجیا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر اس سے بھی صرف وقتی طور پر آرام ملے کیونکہ یہ کافی گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی نہیں ہے اور کھانسی کا زور سویرے کے وقت بڑھتا ہو اور تکلیف پھر بڑھے تو اس کی بھی دوائی ہیپر ہی ہوگی۔ ایکونائٹ، ہیپر اور سپونجیا کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے اور دراصل یہ کروپ کھانسی کی بہترین دوائیاں ہیں۔

شام سے آدھی رات تک خشک کھانسی کے دورے اکثر یہ کھانسی رات بھی جاری رہتی ہے۔ اس کے ساتھ گلا گھٹتا، دم گھٹتا ہے۔ کبھی کبھی تر کھانسی آتی ہے۔ نرخرے میں کچاپن اور خراش، ٹھنڈی ہوا سے اور رات کو ہاتھ یا پاؤں بستر سے نکل جانے کی وجہ سے تکلیف بڑھتی ہے۔

نزلہ اکثر سانس کی نالیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ زیادہ کھانسنے کی وجہ سے ہوا کی نالیوں میں دکھن ہونے لگتی ہے۔ مریض دنوں کیا ہفتوں تک ہی کھانستا رہتا ہے۔ یہ کھانسی صبح و شام کو بڑھتی ہے۔ گھڑگھڑاہٹ کے ساتھ، کتے کی طرح کھوں کھوں کر کے کھانسی آتی ہے۔ چھاتی میں انتہائی دکھن ہوتی ہے۔ جبکہ مریض نازک مزاج ہوتا ہے اور سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ دم گھٹتا ہے۔ گلا گھٹتا ہے۔ تے آتی ہے، سرد ہوا میں اور رات کو سوتے وقت ہاتھ پاؤں بستر سے نکل جانے پر تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض کو کھانسی آتی ہے اور پسینہ بھی آتا ہے۔ رات بھر زور سے پسینہ آنا اور اس سے راحت نصیب نہ ہونا ہیپر کی بہت سی

شکایتوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے پسینہ آسانی سے آجاتا ہے یہاں تک کہ کھانسنے سے اور ذرا سی محنت کرنے سے وہ پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔

اس میں کان بھی بہتا ہے۔ کان کے درمیانی حصہ میں اتفاقیہ طور پر سوزش آجاتی ہے۔ ناسور بن جاتا ہے۔ کان کا ڈھول پھٹ جاتا ہے۔ اور کان سے خون ملی چپکنے والی رطوبت نکلتی ہے۔ متورم کان میں پھاڑنے کی طرح کا درد ہوتا ہے پہلے مکمل کان بند ہو جانے کا احساس ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کان پھٹنے اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے اس کے بعد ڈھول میں چھید ہو جاتا ہے۔ سوزش کی ایک حالت ہوتی ہے۔ جس میں کان سے بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ یا خون ملی، زرد، پیپ جیسی گاڑھی جس میں پنیر جیسے ٹکڑے نکلیں اور اس سے پرانے پنیر جیسی بدبو آتی ہے۔

یا کثر آنکھ کے ماہر معالجوں کے لئے مفید نہیں ہے۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو یہ کام کرتی ہے۔ آنکھ کے ماہر معالج کو زیادہ دیر تک علاج کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور نہ ہی اس سے آنکھ دھندلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ آنکھ سے بھی بدستور گاڑھی، بدبودار اور پیپ سی رطوبت نکلتی ہے۔ آشوب چشم کے ساتھ ساتھ آنکھ میں چھوٹے چھوٹے زخم، انگوری پردے پر زخم، ٹکرے، آنکھ سے خون ملی رطوبت نکلے، آنکھ میں سرخی آتی ہے۔ پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔ سرے باہر نکل آتے ہیں اور پلکوں کی جڑوں میں بھی زخم ہو جاتے ہیں تمام خنازیری حالتوں میں ہیپر آنکھ کی تقریباً ساری تکلیفوں میں کام کرتا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ جسمانی حالت مطابق ہو مریض کی صرف جسمانی حالت ہی اس دوائی کے استعمال کرانے کے لئے واحد رہنمائی ہے۔ بارہا آنکھ کی علامتوں کی وضاحت نہیں ہوئی۔ اگر آنکھ متورم ہو اور اس سے رطوبت گرتی ہو تو آپ سورا زہر کی اصلاح کرنے والی بہت سی دوائیاں تجویز کر سکتے ہیں مگر جب مریض کی جسمانی بناوٹ پر اور اس کی عام حالتوں پر غور کریں گے تو اس حالت میں اسی دوائی سے فائدہ ہوگا مریض کی عام جسمانی حالت صحیح دوائی کے انتخاب میں راہنمائی کرتی ہے اور اس طرح تجویز کی ہوئی دوائی صحت دیتی ہے۔ آنکھ کے ماہر کا علم عموماً محدود رہتا ہے تاوقتیکہ وہ یہ نہ جانتا ہو کہ مریض کی علامتیں کیونکر حاصل کرتا ہے اور علامتوں کے مجموعہ کی بناء پر دوائی کیسے منتخب کی جاتی ہے۔

نزلے کی اور بھی کئی حالتیں اس کے زیر اثر آتی ہیں۔ مثلاً مثانے کا نزلہ جس میں پیشاب کے ساتھ پیپ سی رطوبت آتی ہو اور اس میں کف و پیپ سی تلچھٹ بکثرت آتی ہو۔ مثانے کے زخم، مثانے کی دیواریں سخت ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں پیشاب خارج کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ پیشاب کی دھار بڑی کمزوری ہوتی ہے یا بوند بوند کر کے آتا ہے۔ مرد کا پیشاب نالی سے عموماً گرتا ہے۔ دھار بندھ کر سامنے نہیں گرتا۔ زور کے ساتھ پیشاب کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ یہ بھی ایک طرح کا لقوہ ہے۔ مثانے میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب بار بار اور تقریباً ہر وقت آتا رہتا ہے۔ ہر وقت حاجت رہتی ہے۔ پیشاب کی نالی سے اس طرح کی رطوبت نکلتی ہے۔ جو سوزاک کی رطوبت کے مشابہ ہوتی ہے۔ جو لوگ سردی سے ہر وقت کانپتے رہتے ہوں اور پرانے قرحہ کے مریض ہوں، ان کے لئے یہ دوائی نہایت مفید ہے گاڑھی رطوبت جو سفید پنیر جیسی ہو۔ پیشاب کی نالی میں زخم اور سوزش والے چھوٹے داغ۔ لیکوریا کی رطوبت اس

کثرت سے گرتی ہے کہ عورت کو مجبوراً لنگوٹ باندھنا پڑتا ہے۔
جن عورتوں کو ہیپر سے صحت نصیب ہوئی ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ رطوبت انتہائی بدبودار ہوتی ہے حتیٰ کہ کپڑا فوراً ہی صاف کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ سارا کمرا ہی سڑ اٹھتا ہے اس طرح کی ناپسندیدہ بدبو جو سارے کمرے کو سڑا دے۔ یہ کالی فاس کے زیر اثر بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ دراصل ہیپر کے زیر اثر بدبو نہایت تیز ہوتی ہے۔ اس کی مریضہ جو نہی کمرے میں داخل ہوتی ہے کہ اس بدبو کا پتہ چل جاتا ہے۔ یعنی سارا کمرہ ہی سڑ اٹھتا ہے۔
اس کا نہایت اہم حلقہ اثر پارہ استعمال کرائے جانے کے بعد نمودار ہوتا ہے۔ آج بھی آپ کو بازاروں میں ایسے بہت سے بوڑھے ملیں گے جو کیلومل کے مارے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پت کے حملوں سے بچنے کے لئے جگر کا فعل تیز کرنے کے لئے نیلی گولیوں کا بکثرت استعمال کیا ہے۔ حتیٰ کہ اب انہیں ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اب ان کی ہڈیاں بھی سردی سے کانپتی ہیں۔ ان کے سر پر پسینہ بکثرت آتا ہے۔ ان کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ جب بھی موسم میں خنکی آتی ہے اور سرد مرطوب موسم سے ان پر اثر ہوتا ہے۔ ان کا جسم اور مزاج ایک طرح سے بیرومیٹر (موسم کا حال بتانے والا آلہ) ہوتا ہے۔ ہیپر ایسے ہی لوگوں کی دوائی ہے وہ ہڈیوں کی بیماری کے آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں اور سردی سے کانپتے رہتے ہیں۔ بعض وقت انہیں حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے اور عام قاعدے کے مطابق، وہ سردی سے کانپتے رہتے ہیں۔ اور نہایت آسانی سے سردی کا احساس کر لیتے ہیں۔ مرکری (پارے) کی نسبتاً حالیہ و شدید علامتوں میں بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے مگر پرانے مریضوں میں جنہیں برسوں پہلے یہ زہر ملا، خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ انہیں سردی لگتی رہتی ہے۔ وہ خواہ کتنے ہی کپڑے پہن لیں۔ ان کی سردی دور نہیں ہوتی۔ ان کے بدن میں جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جوڑوں میں آم وات کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اب یہ ساری علامتیں ہیپر کے موافق ہیں۔ پارے کے زہر کی وجہ سے جو علامتیں نمودار ہوئی ہیں یہ ان کی بہترین اور قیمتی مصلح ہے۔ ہیپر اس پارے کا مددگار اور مصلح ہے جو پوٹینسی کے مطابق تیار کیا گیا ہو۔ اگر پارہ کھلایا گیا ہو اور وہ اپنی خاصیت کے مطابق جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا ہو یا جب اس کا اثر غیر مناسب طور پر ہوا ہو اور اس نے علامتوں میں گڑبڑ پیدا کر دی ہو اور اب پارے (مرکری) کے کسی بیرو یا مصلح کی ضرورت ہو تو ہیپر ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو قدرتی طور پر مرکری کے بعد کام کرتی ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ مرکری کے بعد سلیشیا کام نہیں دیتا۔ جب مرکری ابھی کام کر رہا ہو یا کام کر چکا ہو تو سلیشیا کام نہیں کرتا ایسی حالت میں ہیپر درمیانی طور پر دیا جانا چاہئے۔ سلیشیا ہیپر کے بعد بخوبی کام کرتا ہے اور ہیپر مرکری کے بعد آتا ہے۔ اس طرح ہیپر درمیانی کڑی ہے۔
آتشک کی پرانی حالتوں میں، جب علامتیں موافق ہوں تو ہیپر مکمل دوائی ہے۔ یہ آتشک کی بہت سی حالتوں کے مشابہ ہے اور صرف شخصی علامتوں کے مشابہ ہے جبکہ مریض کو آتشک میں پارہ کھلایا گیا ہو، جب مرض کی علامتیں دب چکی ہوں اور اس کے کسی بھی وقت سر نکالنے کا خطرہ موجود ہو تو ہیپر آتشک اور پارے دونوں پر ہی تعمیقی طور سے اثر کرتا ہے۔ یہ الجھن کو دور کر دیتا ہے۔ علامتوں کو صاف کر دیتا ہے۔ اور اب آپ

مناسب دوائی تجویز کر سکیں گے۔ آتشک اور پارے سے تعلق رکھنے کے سلسلے میں سٹافی سیگیر یا، ایسافوئیٹیڈا، نائٹرک ایسڈ اور سلیشیا وغیرہ کا ہیپر سے گہرا تعلق ہے۔ آتشک کی ان حالتوں میں ہیپر خصوصیت کے ساتھ کام کرتا ہے جبکہ پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو۔ حتیٰ کہ اب وہ بیماری کو دبانے سے قاصر ہے۔ آتشک کی ان پرانی حالتوں میں جبکہ آتشک کے زہر کا اثر ناک کی ہڈی پر ہونے لگا ہو اور ناک کی ہڈی اندر دھنس چلی ہو یا اس پر بہت سے زخم ہو گئے ہوں تو ہیپر کام دیتا ہے۔ آپ ایسے مریضوں کو بازار میں چلتے پھرتے وقت دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی ناک پر یا ناک کے آس پاس بڑا سا زخم ہو جاتا ہے اور یہ نتھنے کے اندر اوپر کے رخ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جب ناک کی ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہو۔ جب ناک کی نوک کو چھوا نہ جا سکتا ہو، جیسے ناک کی ہڈی میں پرچھی اٹکی ہوئی ہے۔ جب ناک سے سخت بدبودار رطوبت جاری ہو آتشک کے ان پرانے مریضوں کا نزلہ جن کو پارہ بکثرت دیا گیا ہو اور جو ہر وقت سردی سے کانپتے رہتے ہوں، ان کے لئے آپ ہیپر پر غور کریں۔ اس کی مدد سے ایسے بہت سے مریض صحت یاب ہوئے ہیں۔ اس نے زخموں کو درست کر دیا ہے۔ نزلے کو ٹھیک کیا ہے۔ اس نے ہڈیوں کے خراب حصوں کو جلد صحت یاب ہونے میں مدد دی ہے۔ ان میں پیپ جلد پیدا کی اور مریض کی جسمانی حالت کو جلد از جلد بحال کیا۔

اب ہم گلے کی آتشکی تکلیف پر غور کرتے ہیں۔ نرم تالو پر زخم ہو جاتے ہیں اور وہ بتدریج گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ کوا گل جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے زخم پھیل کر ایک بن جاتے ہیں۔ نرم تالو غائب ہو جاتا ہے اور تب حلق کی چھت کی ہڈی پر زخم بننا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر آپ گلے کا معائنہ کرنے کے لئے مریض کا منہ کھلوائیں تو اندر سے سخت، ناگوار ناپسندیدہ بدبو آئے گی۔ جیسی سڑے ہوئے پنیر سے آتی ہے۔ پرانے آتشک کی ان حالتوں میں یا زخموں میں خصوصیت سے کالی بائیکرام، لیکیسس، مرک کار، مرک اور ہیپر کام دیتے ہیں مگر آتشک کے جن مریضوں کو پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو تو ان کے لئے آپ خصوصیت کے ساتھ ہیپر اور نائٹرک ایسڈ پر غور کریں۔ ان دونوں کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ نائٹرک ایسڈ بھی ہیپر کی طرح ہی سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ اس میں بھی گلے میں اور متورم اعضاء میں پرچھیاں اٹکی محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں گلے میں ٹانسلز پر اور نرخرے پر ایک زخم پیدا ہوتے ہیں۔ نائٹرک ایسڈ ہیپر سے مقابلہ کرتا ہے۔ آپ ان دونوں پر ایک ہی ساتھ غور کریں۔ دونوں میں ہی یہ احساس پایا جاتا ہے جیسے گلے میں مچھلی کا کانٹا یا کوئی پرچھی اٹکی ہوئی ہے۔

آتشک کی بیماری میں اور جب پارہ کھلایا گیا ہے ہو تو نرخرے کی نلی ہڈی بھی ماؤف ہوتی ہے۔ جب بیماری آتشکی نوعیت کی نہ ہو بلکہ جریان سے تعلق رکھتی ہو تو نرخرے پر چھوٹے یا بڑے لیس دار سے نمودار ہوتے ہیں۔ ان میں دکھن ہوتی ہے۔ ان کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے یا پھٹ جاتی ہے۔ جب ان کی وجہ سے دم گھٹتا ہو یا بے چینی ہوتی ہو تو اس حالت میں جو دوائیاں کام دے سکتی ہیں ہیپر ان میں سے ایک ہے۔ ایسی حالتوں میں ہیپر کلکیریا، آرجنٹم نائٹریکم اور نائٹرک ایسڈ اور بعض دفعہ تھوجا کام دیتا ہے۔

آتشک کی تکلیف کے ابتدائی مرحلے میں زخم کے اندر بھی چھڑی چبھتے رہنے کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے بعد بدبختی ہے۔ خواہ اس میں پیپ آئے یا نہ آئے۔ زخم اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یا عضو مخصوص پر بے ضرر

زخم ہوتا ہے۔ یہ حالتیں عموماً ہیپر کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ بشرطیکہ جب جسمانی حالت مطابق ہو۔ ہیپر میں جریانی سے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ پرانے قرحہ میں بھی مفید ہے۔ جب پیشاب کی نالی میں برچھی کا احساس ہو تو بھی یہ کارآمد ہوتا ہے۔ جب سوزش کے دوران میں سوزش کی نوعیت کا سکڑاؤ یسی زخم بننے کا رجحان موجود ہو اور جب اس کے ساتھ چھڑی کی موجودگی کا احساس بھی ہو۔ آرجنٹم نائٹریکم، نائٹرک ایسڈ اور ہیپر اس قسم کی سوزشوں میں بڑی قربت رکھتے ہیں اور سوزش والے ایسے سکڑاؤ میں اسے عمل اور ریشوں کا مستقل سکڑاؤ بننے سے پہلے ہی صحت لاتا ہے۔ جب یہ سکڑاؤ مستقل صورت اختیار کر چکا ہو۔ برسوں پرانا ہو چکا ہو تو آپ اسے شاذ و نادر ہی درست کر سکتے ہیں مگر جب تک ورم موجود ہو تب تک صحت یابی کی امید ہے مجھے ایک ایسا پرانا کیس یاد ہے جو سیپیا سے درست ہوا تھا۔ مجھے ابتداء میں اس کی موجودگی کا علم نہ تھا مگر مریض کی علامتوں کی بناء پر سیپیا تجویز کر دیا۔ مریض نے لوٹ کر پیشاب کی نالی میں سخت تکلیف کی شکایت کی اور اقبال کیا کہ اسے سوزاک ہو چکا ہے اور برسوں تک سکڑاؤ رہا ہے۔ وہ سوزش از سر نو بحال ہو گئی اور وہ اپنا وقت پورا کر کے قطعاً رفع ہو گئی اور نالی صاف ہو گئی۔ اس کے بعد اسے نالی سکڑنے کی وجہ سے کبھی کوئی تکلیف نہ ہوئی یہ نہایت غیر معمولی نتیجہ تھا۔ میں نے بارہا انتہائی کوشش کے ساتھ ایسی تکلیف میں دوائیاں تجویز کی ہیں کہ ایسا ہی نتیجہ برآمد ہو۔ مریض کی دوسری شکایتیں دور ہو گئی مگر تاہم سکڑاؤ باقی رہ گیا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ ہیپر کے زیر اثر عضو مخصوص کے آتشکی سے بھی آتے ہیں۔ جریان کی نوعیت کی پرانی رطوبتیں یا پرانا سوزاک بھی آتا ہے جبکہ رطوبت بدبودار اور پنیر جیسی ہوتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں چھڑی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ سوزش والا سکڑاؤ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے پیشاب اترنے میں مشکل ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مثانے کی کمزوری واقع ہو گئی ہو اور پیشاب نالی سے عموداً گرتا ہو۔

اگر جسم میں کوئی چیز گھس گئی ہو۔ مثلاً سوئی، گولی، برچھی وغیرہ تو اس کے آس پاس پیپ لانے میں ہیپر نہایت کامیاب دوائی ہے۔ مثال کے طور پر جلد کے نیچے یا کسی دوسری جگہ کوئی چیز موجود ہے۔ ممکن ہے یہ اس چیز کا آخری سرا ہو جو جسم میں گھس گئی تھی اور جس کو اب نکال لیا گیا ہے یا ناخن کے نیچے کوئی برچھی آ گئی اور وہاں پیپ آ گئی یہ نہایت چھوٹی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ دیکھی نہیں جا سکتی اور عموماً سمجھ لیا جاتا ہے کہ چبھی ہوئی چیز نکال لی گئی ہے مگر اس کے بعد ہی ورم شروع ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کی عام علامتوں کی بناء پر ہیپر ظاہر ہوتا ہو تو پیپ جلدی آ جائے گی اور انگلی جلدی راضی ہو جائے گی کیونکہ اس طرح کی چیزیں اس کے زیر اثر آتی ہیں۔ سلیکا ایک اور دوائی ہے جو ورم لاتی ہے پیپ لاتی ہے اور ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو جسم سے باہر نکال دیتی ہے۔ جن کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یقیناً اگر معالج کو اس کی جگہ کا پتہ ہو تو وہ دوائی کے اثر کا انتظار کئے بغیر اسے باہر نکالنے کے لئے ضروری اقدام کرے گا۔ اکثر درزن کی انگلی میں سوئی کا اگلا سرا ہڈی سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتا ہے۔ یا سوئی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اندر رہ جاتے ہیں اور ان کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا تاوقتیکہ لمبی چوڑی چیر پھاڑ نہ کی جائے اور اس کے لئے مریضہ راضی نہیں ہوتی۔ ہیپر یا سلیکا ان ٹکڑوں کو نکال دیتے ہیں۔ چھوٹا سا ناسور بن جاتا ہے اور وہ چھوٹا سا ٹکڑا نکل جاتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان دونوں دوائیوں میں پیپ لانے کا رجحان موجود ہے۔ خواہ اس طرح کی بیرونی چیز جسم کے کسی بھی حصہ میں کیوں نہ ہو تو یہ تنبیہ دینا

لازمی ہے کہ اگر گولی پھیپھڑے میں جا کر رک گئی ہے اور علامتیں ہیپر یا سیلیکا کی طلب گار ہیں تو یہ سوچ لو کہ وہاں پیپ لانا نقصان دہ تو نہیں ہے۔ ممکن ہے گولی کسی اہم جگہ پر اٹکی ہوئی ہے۔ خون کی نالیوں کی جال میں پھنسی ہوئی ہے اور اس اہم جگہ پر پیپ لانا مناسب نہیں ہے۔ جسم کے کسی اہم حصہ میں ان کا سوادجمع ہے۔ اسے آسانی سے پکایا جا سکتا ہے وہاں بھی ان دوائیوں کا اثر بنا وہی ہوگا جیسا کہ اس سوئی کی حالت میں ہوگا کئی بار ہیپر دیئے جانے کے بعد سارے جسم میں نکلی ہوئی پھنسیوں کو غائب کر دیتا ہے۔ جلد کے نیچے بہت سا چربیلا مواد جمع تھا اور یہ اسے پکا دیتا ہے۔ سلفر بھی یہی کام کرتا ہے۔ لہٰذا احتیاط رکھو کہ سیلیکا یا سلفر یا ہیپر بار بار مت دو، اونچی طاقت میں مت دو۔ مریضوں کو مت دو جن کے پھیپھڑوں میں دق کے سواد کی رسولیاں موجود ہوں۔

روکتانسکی نے کتنی ہی نعشوں کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ بہت سے مریضوں کے پھیپھڑوں میں غلاف والی بے شمار رسولیاں موجود تھیں۔ یہ مریض اس مرض سے محفوظ رہے جس کی بدولت یہ رسولیاں وجود میں آئیں۔ مرض کا مواد رسولیوں میں بند ہو گیا اور اس طرح مریض اس کے حملے سے مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور اس کی موت کسی دوسرے مرض سے واقع ہوئی ممکن ہے ان دوائیوں کا استعمال خطرے سے خالی نہ ہو جس میں پیپ لانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ان کا استعمال نہایت احتیاط سے کریں۔ جب آپ بہت سے مریضوں کو دیکھ لیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ان میں سے کچھ کو آپ نے ہی مارا ہے۔ اگر ہماری دوائیوں میں مریضوں کو مارنے کی کافی طاقت نہیں ہے تو ان میں بیماروں کو تندرست کرنے کی بھی کافی طاقت نہیں ہے آپ یہ بات بخوبی ذہن نشین کر لیں کہ جب آپ اونچی طاقت کی دوائی دیتے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ استرے سے کھیل رہے ہیں۔ میں ایسے اناڑی کے ہاتھوں اونچی طاقت کی دوائی لینے کی نسبت ایسے ایک درجن نیگرو لوگوں کے ساتھ بند کمرے میں رہنے کو ترجیح دوں گا۔ جو استرے لے کر مجھے کاٹ دیں۔ اونچی طاقت (پوٹینسی) کی دوائیاں عظیم نقصان کا باعث ہیں اور اس کے ساتھ ہی عظیم فائدے کا منبع بھی ہیں۔

ہیپر کے مقابلے میں کلکیریا کارب میں اس طرح کی پھاڑنے کی خاصیت نہیں پائی جاتی حالانکہ یہ کلکیریا کی ہی شکل ہے۔ یہ بدن میں چبھی ہوئی چیزوں مثلاً سوئی، گولی، کانٹا، یا آنکھ میں پڑے ہوئے کوئلے وغیرہ کے ٹکڑوں کے ارد گرد سوزش بھی نہیں لاتا نہ ہی پکانے کے لئے ان میں پیپ ہی لاتا ہے بلکہ گولی وغیرہ چیزوں کے ارد گرد ریشے چڑھا دیتا ہے۔ جو گوشت میں آ کر اٹک گئی ہوں۔ یہ دق کے مواد کو سخت بناتا ہے اسے کھینچتا ہے اور اس کی رسولی بنا دیتا ہے۔

کتنے ہی بہترین ہومیو پیتھک معالجوں نے مجھ سے کہا ہے ہم آپ سے اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ دق کے مریضوں کو سلفر دینا خطرناک ہے۔ ہم نے سلفر کی مدد سے تپ دق کے مریضوں کو صحت یاب بنایا ہے۔ میں نے بھی دق کے بہت سے مریضوں کو سلفر کی مدد سے راضی کیا ہے مگر میرا اشارہ قابل صحت مریضوں کی طرف نہیں ہے بلکہ ان مریضوں کی طرف ہے جو کافی ترقی کر چکے ہیں اور اب جن کی حالت نازک ہو چکی ہے۔ مریض کی تمام کیفیت کا علم ہونا لازمی ہے۔ اگر ساری کیفیت معلوم کر کے آپ نے

مریض کو دوائی دی ہے اور بالفرض اسے مار ڈالا ہے تو کم از کم آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ نے کیا کیا ہے اس بات کا آپ کے علم میں آ جانا ہی بہتر ہے کہ آپ نے اپنے مریض کو مار ڈالا ہے تا کہ آپ اندھیرے میں نہ رہیں اور بدستور مریضوں کو نہ مارتے رہیں۔

ہائیڈراسٹس کناڈنسس (HYDRASTES CANADENSES)

ہائیڈراسٹس آہستگی کے ساتھ اور جسم کی گہرائی میں پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔ ہضم کی اکثر بہت سی خرابیوں میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان حالتوں میں جب کہ مریض کا بدن سوکھتا جا رہا ہو، نزلے کی حالتوں میں، زخموں میں، حتیٰ کہ مہلک زخموں میں بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کھایا پیا مناسب طور پر جزو بدن نہ بن رہا ہو۔ ان حالتوں میں جب یہ واضح ہو جائے کہ معدہ بہت سی پیچیدہ علامتوں کا اہم مرکز ہے۔ بعض دفعہ مریض کی رغبت و نفرت نہایت پیچیدہ علامتوں کے مجموعہ میں رہنمائی کرتی ہیں۔ یہ خاصیت ہے کیونکہ دوائی کی عام خوبی کا جز ہے۔ اور اس سے مریض کی تکلیف کا علم ہوتا ہے۔ ہر وقت انتہائی کمزوری کا غلبہ رہتا ہے۔ نزلہ جس میں گاڑھی لیس دار اسی کی طرح کی لمبی، ریشہ دار، زرد رطوبت نکلتی ہے۔ بعض دفعہ بلغمی جھلیوں سے زبردست رطوبت نکلتی ہے۔ خواہ زخم ہوں یا نہ ہوں، جلد یا بلغمی جھلیوں پر گہرے اور پھیلنے والے زخم جن سے گاڑھی، لیس دار، زرد پیپ نکلے، غدود کی سخت اور زخموں کی تہہ کی سختی، تھلی دانے جن سے بکثرت اور ذرا سا چھوتے ہی، خون نکلنے لگے، یہ دوائی مہلک زخموں کو مندمل کرنے میں نہایت مفید ہے۔ ایسے زخموں میں یہ دوائی اکثر حالتوں میں مریض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ خواہ صحت اچھی ہی نہ ہو۔ یہ زخم سے بدبودار پیپ نکلنے کا رجحان مٹا دیتا ہے۔ درد کو کسی حد تک گھٹا دیتا ہے اور مزید خرابی کو روکتا ہے۔ اگر ان زخموں میں جلن بھی پائی جائے تو یہ ہائیڈراسٹس کی زبردست علامت ہے۔ جب معدے کی پرانی بیماریوں میں مہینوں کیا برسوں تک مریض کمزور ہوتا اور سوکھتا گیا ہو۔ اور اب غشی آنے لگی ہو تو یہ بھی اس کی اہم علامت ہے۔ یہ ان پرانی حالتوں میں مفید ہے جب کہ ذہن کی بجائے رگ و ریشوں پر اثر پڑا ہو۔ عام پست ہمتی کے سوا جو ایسی پرانی بیماریوں میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ ذہنی علامتوں کا حیرت انگیز فقدان پایا جاتا ہے۔ یہ فقدان اور کمزوری احتیاط سے اس کا تجربہ ہو تو ممکن ہے کہ رغبتیں اور نفرتیں ظاہر ہوں آرام کے وقت علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے زخموں سے خون نکلتا رہتا ہے اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

سر درد عموماً ایسے ہوتے ہیں جن کا معدے کی گڑبڑ سے گہرا تعلق ہوتا ہے اور پرانا نزلہ زکام وہ صاف نہیں ہوتے کھرنڈ والی اگزیما میں بھی اس سے فائدہ ہوا ہے۔

آنکھیں اور چہرہ زرد، انگوری پردے کے زخم، گاڑھی زرد اور لیس دار رطوبتیں، آنکھ کے پپوٹوں کا پرانا ورم، پپوٹوں کے سروں کی سوزش، موٹے ہو جاتے ہیں۔ سرخی، کان سے گاڑھی، لیس دار پیپ کی رطوبت نکلے، کف جیسی رطوبت بکثرت نکلے۔ کان کے اندر کی نالی سے رطوبت نکلے اور کان میں طرح طرح کی آوازیں آئیں۔ کان سرخ، متورم کیلوں سے بھرے ہوئے کان جہاں سر سے جا کر جڑتے ہیں وہاں کٹاؤ

پھناؤ۔

ناک لیسی ریشہ دار، زردیا سفید رطوبت سے بھری رہتی ہے ناک میں ہوا ٹھنڈی لگے۔ جھلیوں پر زخم، جیسے وہ چھِلی ہوں حلق میں لیسی ریشہ دار بلغم گرے، دونوں نتھنوں میں کچا پن، اور بار بار ناک صاف کرنے کی خواہش، زکام جو بہتا ہو گھر ے میں ناک کم بہے اور کھلی ہوا میں بکثرت بہے۔ ناک سے خون ملی پیپ کی رطوبت گرے۔ گاڑھی سفید یا زرد رطوبت نکلے۔ ناک کے اندر بڑے بڑے کھرنڈ بنا کریں۔

چہرہ مریضوں جیسا، مرجھایا ہوا، پیلا موم سا، یرقان کے مریض کی طرح زرد، ہضم کی خرابیوں سے جب کھایا پیا جزو بدن نہ بنتا ہو ایسا چہرہ، یہ دوائی چہرے، ناک یا ہونٹ کے سرطان میں نہایت مفید ہے۔

زبان زرد بڑی ڈھیلی اور اسفنج کی طرح زم جیسے جلی ہوئی ہے۔

منہ، مسوڑھوں اور زبان کے زخم جو پھیلتے ہوں اور جن میں جلن ہوا کرے چھوٹے بچوں اور ماؤں کے منہ کے چھالے۔ منہ سے ریشہ دار، لیسی لار گرے، اس کی رنگت سنہری زرد، منہ میں خراش، پارے کے پرانے مریض۔

نزلے کی وجہ سے پرانی خراش گلو، گلے میں دانوں کی طرح کا ابھار اور زخم، سوزش اور جلن، موٹی لیس دار، زرد رطوبت جو رسی کی طرح لمبی کھنچ جائے۔

بھوک و پیاس ندارد، کھانے سے نفرت، تقریباً ہر چیز سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد قے کروے (جیسا کہ فاسفورس اور فیرم میں پایا جاتا ہے) جو کچھ بھی کھائے قے کر دے۔ صرف دودھ یا پانی ہی ہضم کر سکتا ہے۔ ترش، سڑی ہوئی، گندی اور کھائے پیئے کی ڈکاریں، معدہ خالی، معدے میں کمزوری کا احساس جیسے جان نکلی جا رہی ہو۔ اس کے ساتھ کھانے سے نفرت و بیزاری دائمی قبض جس میں پاخانے کے لئے حاجت ہی نہ ہو۔ یہ ایسا مجموعہ ہے جو عموماً ہائیڈ راسٹس میں ہی پایا جاتا ہے۔ معدے میں چبکن، معدے کے زخم اور جلن، جہاں معدہ بارہ انگشتی کے بعد بھی معدے کا خالی پن اور کمزوری دور نہیں ہوتی، ہضم کا فعل نہایت سست اور تکلیف دہ، ترش قے، معدے کا پرانا نزلہ، مندا گنی (بد ہضمی)۔

مندرجہ ذیل وجہ سے یہ جگر کے لئے نہایت مفید دوائی، جلد زرد ہوتی ہے، پاخانے کی رنگت ہلکی حتی کہ سفید ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پت کم بن رہی ہے اور جگر میں تکلیف ہے۔ پرانا ضعف جگر، جگر بڑھا ہوا، سختی جگر اور جگر میں گانٹھ۔

مروڑ کے ساتھ درد، درد قولنج، اپھارہ، یہ عموماً ان حالتوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ جبکہ پرانی مندا گنی (بد ہضمی) اور سختی جگر موجود ہو، انتڑیوں کا نزلہ اور زخم، تلی میں تیز درد۔

اس سے پرانے اور ضدی بواسیر، مقعد اور پھناؤ درست ہو گئے ہیں۔ کانچ نکلتی ہے۔ پرانے دست جس میں زرد، حتی کہ پانی سا دست آئے۔ مقعد کی سوزش، پت کے بغیر، سفید، سبز اور بہت زیادہ لیس دار فضلہ نکلے، نہایت سخت گول گول سدے۔ نہایت ضدی قبض کئی کئی دن تک حاجت نہیں ہوتی۔ مقعد کا لقوہ، اگر معدے کی علامتیں موافق ہوں تو یہ قبض کو دور کرتا ہے۔ قبض کی ایسی پرانی حالتوں میں مفید ہے۔ جبکہ انیما کرنے سے بھی پاخانہ نہ اترتا ہو۔ پاخانہ بہت دور انتڑیوں میں ہو اور حاجت ہی نہ ہوتی ہو قبض ہو یا دست

جبکہ معدے میں کمزوری کا احساس ہو معدے میں لرزہ اور دھڑکن ہوتی ہو۔

پیشاب کم آئے یا کم مقدار میں آئے۔ مثانے کا پرانا نزلہ جس میں پیشاب کے ساتھ نہایت لیس دار رطوبت نکلے اور اس کی وجہ سے پیشاب مشکل سے اترے۔

پیشاب کی نالی کا نزلہ، پرانا سوزاک جبکہ پرانا ہو جانے پر بھی رطوبت ابھی تک زرد رنگ کی ہو۔

رطوبت بکثرت اور بغیر درد کے خارج ہو۔ خصیے اور ان کی تھیلی ڈھیلی، اعضاء تناسل پر بدبودار پسینہ۔

لیکوریا میں گاڑھی لیس دار، زرد رطوبت گرے کبھی سفید اور کبھی بدبودار رطوبت آئے۔ رحم میں اپاڑ، مباشرت کے وقت رحم میں اپاڑ (خراش)، مباشرت کے بعد خون گرنے لگے۔ بچے دانی سے خون گرے۔

کثرت حیض، اختناق الرحم، پیڑو میں کھنچاؤ کا احساس، عورت کے پوشیدہ عضو کی خارش، پستان کا سرطان

پھیپھڑے کا نہایت ضدی نزلہ، سانس کی نالیوں کا ضدی نزلہ۔

چھاتی میں کچا پن، گھڑ گھڑاہٹ کے ساتھ کھانسی، بوڑھوں کی کھانسی جس میں گاڑھی، زرد اور لیس دار یا کبھی کبھی سفید بلغم نکلے یا جب کھانسی پرانی پڑ گئی ہو تو مذکورہ بالا قسم کی کف نکلے۔

بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری کی وجہ سے دھڑکن۔

کمر کی کمزوری اور اکڑن، کمر سیدھی کر کے چلنے سے پہلے جھک کر چلنا پڑتا ہے۔ بیٹھ کر کھڑا ہونے کے لئے بازوؤں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

بالائی اعضاء میں گنٹھیاوات کا درد، پیروں میں گنٹھیاوات کا درد اور کمزوری، ٹانگوں میں اور ٹخنوں کے آس پاس زخم، جلن کے ساتھ درد، زخموں کے کنارے اونچے اور سخت، رات کو بستر کی حرارت سے ان میں درد ہو، چھونا برداشت نہ کریں۔ پیروں کا استسقاء۔

زخموں اور پھنسیوں کو دھونے سے حرارت ملنے سے تکلیف بڑھے، جلد پر آسانی سے اپاڑ ہو جاتا ہے۔

سارے جسم پر شیت پت (چھپاکی) جو رات کو بڑھے۔ منہ اور مقعد کے پاس کے پھٹاؤ، زخم، بستر میں زیادہ دیر تک پڑے رہنے سے کہنیوں، پنڈلیوں، ایڑیوں اور ہاتھوں وغیرہ پر ہوئے زخم جلد کا دق۔

ھائیو سائیمس (HYOCYAMUS)

ہائیو سائمس میں تشنج، مروڑ، اینٹھن، لرزہ، کپکپی اور پٹھوں میں جھٹکے آنا عام پایا جاتا ہے۔ بڑے کٹے، مضبوط بدن والے لوگوں میں بڑی شدت کے ساتھ تشنج آتے ہیں۔ ایسے تشنج جن کا سارے جسم پر اثر ہو۔ جس میں بے ہوشی آئے اور جو عموماً رات کو آئیں۔ ماہواری کے دنوں کے استسقاء اور اس کے بعد ایک عضو یا ایک پٹھے کے استسقاء جن میں شدت اور تندی کم ہو۔ ہلکے ہلکے جھٹکے اور کھنچاؤ، ہلکی قسم کی بیماریوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ پٹھوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے۔ ہلکی قسم کے ہسٹیریا میں جبکہ اس قسم کی پھڑکن، کھنچاؤ کو محسوس کرتا ہے۔ لیکن دوسرے اسے دیکھتے ہیں۔ یہ حالت عصبی نظام کی انتہائی تھکن کی شہادت ہے۔ بستر میں نیچے کی طرف کھسکتے جانا اور پٹھوں میں پھڑکن سارے کے سارے پٹھے کانپتے ہیں۔ تمام رگوں میں انتہائی جوش، جوش اور اکساہٹ، ہاتھ پاؤں میں تشنجی جھٹکے ان جھٹکوں سے طرح طرح کے زاویے بنتے ہیں۔ آزادانہ

حرکتیں، رعشہ بار بار بازو حرکت کرے۔ بستر کے کپڑوں کو پکڑے، بکواس کی حالت میں کچھ نہ کچھ پکڑے۔ کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے تکلیف خواہ ہذیان یا جوش کے ساتھ مسلسل بخار ہو یا دات نا ڑیوں (نظام عصبی) اور ذہن کے ساتھ پاگل پن ہو۔ جوش کی حالت اور بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری، مکمل تھکان، یہاں تک کہ مریض بستر میں نیچے کی طرف کھسکتا ہے اور آخر میں دانت بند ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے جھٹکے، کھنچاؤ، لرزہ، رعشہ کانپنا کمزوری، پٹھوں کا تشنج اس کی اہم خوبیاں ہیں۔ بچوں کو تشنج آتا ہے۔ بچہ یکایک چیخ مار کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اسے تشنج آ جاتا ہے۔ بچوں کی اینٹھن خصوصاً جو خوف سے آئے۔ تشنج جو کھانا کھانے کے بعد آئے۔ بچہ کھانا کھانے کے بعد بیمار ہو جاتا ہے۔ قے کر دیتا ہے اور اسے تشنج آ جاتا ہے۔ چیخ مارتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ تشنج آ جاتا ہے جیسا کہ پرانی کتابوں میں لکھا ہے۔ چنونوں کی وجہ سے تشنج آتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد ماں کو تشنج آ جاتا ہے۔ یعنی زچگی کا تشنج، سوتے سوتے تشنج آ جاتا ہے۔ بچہ جننے کے وقت دم کشی اور تشنج کے دورے۔ پیر کی انگلیوں میں بری طرح اینٹھن ہوتی ہے۔

درحقیقت ذہنی حالت ہائیو سائمس سب سے بڑا جز ہے۔ بکواس، آہستہ آہستہ بڑبڑاتا رہتا ہے۔ قیاس، وہم، مستی، جاگتا ہے۔ بولتا ہے اور پھر غنودگی آ جاتی ہے۔ یہ حالتیں مختلف شکایتوں کے ساتھ بدلتی ہیں۔ سوتے سوتے بولتا ہے، سوتے سوتے چیخ مارتا ہے۔ بولتا ہے، گنگناتا ہے اور اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ اس کے بعد جاگنے کے وقفے بھی آتے ہیں۔ ان میں بھی بکواس، چھلاوہ، وہم اور مستی ملی جلی رہتی ہے۔ بعض دفعہ مریض مسرور ہوتا ہے اور دوسرے ہی لمحے وہ وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے مستی کے دورے میں جو کچھ دیکھا تھا، اسے اب صحیح مان لیتا ہے اور اس کے بعد یہ مستی چھلاوہ بن جاتی ہے۔ وہ جو کچھ دیکھتا ہے۔ سمجھتا ہے یہ چھلاوہ ہے مگر بعد میں وہ ان کے لئے قیاس کرنے لگتا ہے۔ مسرور، مستی سے بھرپور طرح طرح کی چیزیں دیکھتا ہے۔ اس مستی میں وہ ناقابل بیان چیزیں دیکھتا ہے۔ لوگوں کے بارے میں، اپنے بارے میں طرح طرح کے قیاس کرتا ہے اور شک کرنے لگتا ہے۔ حال کی بیماریوں میں شک کا غلبہ رہتا ہے۔ معمولی پاگل پن پورے پاگل پن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وہ شبہ کرتا ہے کہ میری بیوی مجھے زہر دے دے گی۔ میری بیوی میرے تئیں وفادار نہیں ہے۔ ہر کسی پر شبہ کرتا ہے۔ دوائی لینے سے انکار کر دیتا ہے۔ مبادا اس میں زہر ہو، سمجھتا ہے کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے۔ تعاقب کر رہا ہے۔ جیسے سب کوئی میرے دشمن بن گئے ہیں۔ سمجھتا ہے جیسے دوست اب دوست نہیں رہے۔ وہ غیب سے باتیں کرتا ہے۔ بولتا رہتا ہے۔ جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو، مگر دراصل وہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی بیٹھا ہے اور میں اس سے باتیں کر رہا ہوں۔ کئی بار وہ مردوں سے باتیں کرتا ہے۔ یاد رفتگان اور ان کے متعلق واقعات کو دوہراتا ہے۔ بہن، بیوی یا خاوند کو جو گزر چکے ہیں۔ نام لے کر پکارتا ہے اور ان سے ایسے باتیں کرتا ہے جیسے وہ سامنے ہی موجود ہوں۔

ہائیو سائمس کی خاص قسم کی ذہنی حالت میں ایک اور خوبی ہے۔ وہ سمجھتا ہے دیوار پر کوئی عجیب و غریب قسم کا کاغذ لگا ہوا ہے۔ وہ بستر میں لیٹے لیٹے اس کی طرف دیکھتا ہے۔ اگر انگلیوں کو کھڑے رکھنا اس کے امکان میں ہو تو وہ دن رات ان پر گنتا رہے۔ وہ چاہتا ہے روشنی اس کے پاس رہے اور اس روشنی میں وہ

انگلیاں گننے میں مصروف رہے۔ اسے نیند آجاتی ہے اور وہ اس گنتی کے بارے میں ہی مصروف رہے اسے نیند آجاتی ہے اور وہ اس گنتی کے بارے میں ہی خواب دیکھتا ہے۔ جاگتا ہے اور پھر گنتا شروع کر دیتا ہے۔ علی فزانقیاس۔ کئی بار وہ چیزوں کو گیڑے مکوڑے، جوئیں، چوہے، بلی وغیرہ سمجھتا ہے۔ ان سے کھیلتا ہے جیسے کوئی بچہ کھلونوں سے کھیل رہا ہو۔ ٹھیک بچے کی طرح، دماغ اس ادھیڑ بن میں مصروف رہتا ہے۔ اس کی دو باتوں میں مطابقت نہیں ہوتی۔ شاید آپ غیر یکساں چیزوں کی وضاحت بھی حاصل نہ کر سکیں۔ تاہم آپ یہ محسوس کریں گے کہ اس کا دماغ انوکھی اور مضحکہ خیز باتوں میں مصروف ہے۔ ایک مریض نے کچھ کھٹملوں کو دیوار پر چڑھتے دیکھا اور انہیں رسی میں باندھ لیا۔ مگر آخری کھٹمل اس کے بس میں نہ آیا وہ اسی وجہ سے جوش میں آ گیا۔ ہائیو سائمس نے اسے بھاری راحت پہنچائی ہے۔ آپ کو یہ گنج کتابوں میں نہ ملے لیکن میں آپ وہ باتیں بتا رہا ہوں جو کتابوں میں نہ ملیں گی۔ لیکن میں آپ کو وہ باتیں بتا رہا ہوں جو کتابوں میں درج حالتوں کے مطابق ہیں۔

مریض کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ وہ بے ہوش تھا۔ ابھی بکواس کرنے لگا۔ بددعائیں دینے لگا۔ ابھی جوش میں آ گیا۔ ابھی پھر غنودگی چھا گئی۔ آخر کار ٹائیفائیڈ کی حالت آجاتی ہے۔ کچھ دیر اسی طرح ہوش میں رہنے کے بعد وہ مکمل غنودگی اور خاموشی کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں اسے جگایا جا سکتا ہے۔ اور وہ سوال کا جواب بھی درست دیتا ہے۔ بظاہر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے کیا کہا گیا ہے مگر جونہی وہ اپنا فقرہ ختم کر لیتا ہے۔ گہری نیند میں چلا جاتا ہے۔ آپ سے پھر ہلا کر جگائیں اور سوال پوچھیں۔ وہ اس کا بھی جواب دے گا اور پھر پہلے کی طرح بے ہوش ہو جائے گا۔ ٹائیفائیڈ کے مریض کا بکواس بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس میں سستی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ وہ گنگناتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مکمل طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے اور اب اسے اس بے ہوشی سے نہیں جگایا جا سکتا۔ اکثر کئی کئی دن کیا کئی کئی ہفتے تک وہ اسی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ اس کا بدن بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے۔ مکمل طور پر بے ہوش رہتا ہے تاوقتیکہ اسے یہ دوائی نہ دی جائے۔ بستر میں پڑے پڑے کپڑوں کو نوچتا ہے اور بڑبڑاتا ہے۔ وہ غنودگی میں ہوتا ہے۔ وہ یہ باتیں نہیں سمجھتا کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ بڑبڑاتا رہتا ہے۔ اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے اور بیچ بیچ میں کرخت چیخ مارتا ہے انگلیاں پکڑتا ہے جیسے وہاں کچھ لگا ہوا ہے۔ حالانکہ وہاں ہوتا کچھ بھی نہیں۔ اس طرح وہ بستر کے کپڑوں کو بھی نوچتا رہتا ہے قمیض کو نوچتا ہے۔ دوسری چیزیں جو کچھ ہاتھ آئیں ہوا میں کچھ نوچنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے مکھیاں پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس طرح کی حرکتیں بدستور جاری رہتی ہیں۔ تاوقتیکہ اسے مکمل طور پر غنودگی نہ آجائے اور مردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔ پاگل پن کی حالت میں وہ کئی بار وحشیانہ حرکتیں کرتا ہے مگر بار بار نہیں۔ مریض سست زیادہ ہوتا ہے۔ بولتا رہتا ہے بڑبڑاتا ہے۔ ایک کونے میں بیٹھے بیٹھے بڑبڑاتا رہتا ہے۔ گنگناتا رہتا ہے۔ یا لیٹا رہتا ہے۔ یا ادھر ادھر گھومتا ہے حسب دستور اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گھر والی چاہتی ہے کہ گھڑی ہو جائے اور حسب معمول اپنا کام کرے۔ مرمت کرنے والا چاہتا ہے کہ اپنے کنستروں کی مرمت کرے اور اپنے پیشے کی دوسری غیر معمولی باتیں بھی کرے اپنا روز مرہ کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اسی کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔ دن

میں جو کام کرتا ہے اسی کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔ اسی میں مصروف رہتا ہے۔ اس طرح یہ مصروفیت کا پاگل پن ہے۔ بکواس میں بھی یہی خصوصیت پائی جاتی ہے۔

اب میں آپ کو اس عام پاگل پن کی نوعیت میں فرق سمجھانا چاہتا ہوں۔ اس غرض کے لئے سٹرے مونیم اور بیلا ڈونا سے مقابلہ کیجئے۔ آپ بیلا ڈونا لیکچر کے سلسلے میں سن چکے ہیں کہ اس کی ساری علامتیں نہایت تیزی اور تندی سے نمودار ہوتی ہیں اور اس میں بخار بھی شدید آتا ہے۔ اس میں زبردست جوش آتا ہے۔ آپ جب سٹرے مونیم پر لیکچر سنیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے پاگل پن میں اور بکواس میں انتہائی شدت پائی جاتی ہے۔ ان تینوں میں گہری قربت ہے اور آپ اس قربت سے کچھ نہ کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہائیو سائمس کی ذہنی علامتوں سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس کے پاگل پن میں زیادہ بخار نہیں ہوتا۔ بعض وقت اس میں ہلکا سا بخار آتا ہے۔ لیکن جب آپ بخار کے سلسلے میں ہائیو سائمس پر غور کریں گے تو حرارت کی شدت کا سلسلہ اس طرح ہوگا۔ بیلا ڈونا، سٹرے مونیم اور ہائیو سائمس، بیلا ڈونا کی ذہنی علامتوں میں زبردست حرارت پائی جاتی ہے۔ سٹرے مونیم کا مریض نہایت تیز و تند اور چست ہوتا ہے۔ درپے آزاد، درپے قتل ہوتا ہے۔ ہلکا سا بخار ہوتا ہے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے۔ ہائیو سائمس میں بڑا ہلکا سا بخار آتا ہے۔ بعض دفعہ بالکل ہی نہیں ہوتا اور یہ پاگل پن موجود رہتا ہے۔ رویہ کی تندی کا سلسلہ اس طرح ہوتا ہے۔ سٹرے مونیم، بیلا ڈونا، اور ہائیو سائمس۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ ہائیو سائمس ان دوائیوں کے مطابق ہوتے ہوئے بھی فہرست پر اس کا نمبر آخری ہے۔ ہائیو سائمس میں ہلکا پاگل پن پایا جاتا ہے۔ وہ تندی اختیار نہیں کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ مریض قتل پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں خودکشی کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے۔ کبھی کبھی مریض بولتا رہتا ہے۔ بڑبڑاتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی بیٹھتا ہے اور خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ سوتے اور جاگتے وقت قیاس اور مستی کا غلبہ، مذہب پرستی کا رجحان، خصوصاً ان عورتوں میں جو غیر معمولی طور پر نیک سیرت ہوتی ہیں۔ انہیں وہم رہتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے بہترین دن برباد کئے ہیں۔ جیسے اس نے کوئی خوفناک کام کیا ہے۔ یہ سمجھتی ہے میں نے کوئی قتل کیا ہے، کوئی گھناؤنا کام کیا ہے۔ وہ اپنے اوپر ان وعدوں کا اطلاق نہیں کر سکتی جو وہ مذہبی کتابوں میں پڑھتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ یہ وعدے میری لئے نہیں ہیں۔ ان کا مجھ پر اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ دوسروں کے لئے ہیں۔

مریض سمجھتا ہو کہ میں غلط جگہ پر ہوں، سوچتا ہے میں اپنے گھر پر نہیں ہوں وہ ایسے لوگوں کو دیکھتی ہے جو اس کے سامنے موجود نہیں ہوتے۔ مریض ڈرتا ہے کہیں مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ دیا جائے، کوئی مجھ کو زہر نہ دے دے۔ یا کوئی کاٹ نہ لے، یہ باتیں کئی بار خوف کا باعث بن جاتی ہیں مگر اس کی اصل وجہ وہ شبہ ہے جس کی میں اوپر وضاحت کر چکا ہوں۔ وہ شبہ کرتا ہے یا ڈرتا ہے کہ یہ واقعہ ہونے والا وہ قیاس کرتا ہے کہ یہ بات ظہور میں آنے والی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے سارے دوستوں پر شک کرتا ہے۔

اس دوائی کی دوسری بڑی خوبی جو اس کے پاگل پن اور بخاروں میں بھی ملتی ہے یہ ہے کہ اس کے زیر اثر مریض کو پانی سے، بہتے ہوئے پانی سے ڈر لگتا ہے۔ یقیناً پانی کا ڈر، یہ اس کی اہم علامت ہے۔ پانی سے خوف مگر یہ علامت اور بھی چند دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ بہتے پانی کی آواز سن کر فکرمند ہو جاتا ہے۔ پانی

کا خوف، یہ علامت بیلا ڈونا، ہائیو سائمس اور سٹرامونیم میں پائی جاتی ہے اور یقیناً ہائیڈروفوبینم میں بھی ملتی ہے۔ سڑے موسیم میں بھی پانی سے خوف پایا جاتا ہے۔ سڑے موسیم کا مریض ان سب چیزوں سے ڈرتا ہے جو پانی کی مانند ہوں۔ چمکدار چیزوں سے، آگ سے اور آئینہ سے بھی ڈرتا ہے۔ وہ ان سب چیزوں سے ڈرتا ہے جو پانی سے ملتی ہوں۔ وہ ان کی آواز سے بھی ڈرتا ہے۔ ہائیڈروفوبینم سے وہ تکلیف دور ہوئی ہے۔ جس میں بہتے پانی کی آواز سن کر خود بخود پیشاب نکل جاتا ہے بہتے پانی کی آواز سن کر پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ اس سے پرانے دستوں کی شکایت میں فائدہ پہنچا ہے جبکہ یہ علامت موجود تھی۔ ہائیو سائمس کا مریض قیاسی سوالوں کا مختصر اور فوراً ہی جواب دیتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے مجھ سے سوال پوچھا ہے اور وہ فوراً ہی جواب دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹائیفائیڈ کا مریض آپ کو ایسے سوالوں کا جواب دیتا ہے جو آپ نے پوچھے نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ کمرے میں بہت سے لوگ موجود ہیں وہ مجھ سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ آپ اس کے جواب کے سوا اور کچھ نہ سن سکیں گے۔ وہ یا تو بکواس کرتا ہے یا پاگل ہے۔ وہ اپنے آپ سے بے ہودہ باتیں بناتا ہے بکا یک چیختا ہے، چلاتا ہے۔

اس کے پاگل پن کی ایک اور قسم بھی ہے اور اس کے دو حصے ہیں۔ وہ الف ننگا گھومنا چاہتا ہے۔ کپڑے اتار پھینکنا چاہتا ہے۔ اس کی وضاحت ہونی چاہئے۔ شروع میں شاید اسے آپ نہ سمجھ سکیں۔ ہائیو سائمس کے زیر اثر مریض کی وات نازیاں (اعصاب) اس قدر ذکی الحس ہو جاتی ہے کہ وہ کپڑے کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ ایسے پاگل پن میں کبھی کبھی بکواس میں بھی ہوتا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں ہوتا کہ میں اپنے اعضاء پوشیدہ کو ننگا کر رہا ہوں۔ بظاہر وہ قطعاً بے شرم ہوتا ہے مگر اس کا مدعا بے شرمی اور بے حیائی نہیں ہوتا۔ اسے اس بات کا خیال ہی نہیں ہوتا کہ میں کوئی غیر معمولی حرکت کر رہا ہوں۔ وہ جلد کی ذکاوت حس کے زیر اثر ایسا کرتا ہے۔

اس پاگل پن میں ایک اور بھی قابل ذکر بات ہے۔ وہ ہے مریض میں خواہش نفسانی کا زور، بار ہا اس میں تندی آتی ہے۔ اتنی تندی کہ صرف بوڑھا معالج ہی اس کی ہولناکی کو سمجھ سکتا ہے۔ کمرے میں جو لوگ موجود ہوتے ہیں ان پر اس حالت کا کیا خوفناک اثر ہوتا ہے۔ اسے بھی وہی سمجھ سکتا ہے۔ مریضہ اس حالت کا اظہار اس طرح کرتی ہے۔ وہ اپنے اعضاء پوشیدہ کو کمرے میں آنے والے ہر کسی کے سامنے ننگا کر دیتی ہے۔ بار ہا ایسا ہوا ہے جبکہ مریضہ نے ڈاکٹر کو اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اعضاء پوشیدہ سے کپڑا سمیٹ لیا تا کہ وہ ننگے ہو جائیں۔

زبردست نفسی جوش، کام کا انماد، فحش باتیں کرتا ہے گندی حرکتیں کرتا ہے۔ پاخانہ، پیشاب، گوبر کے بارے میں ہی باتیں کرتا ہے۔ پاگل پن اور بکواس میں اس طرح کی بہت سی باتیں آتی ہیں اور اس کے باوجود یہ صرف بیماری ہے۔

"مریض تند مزاج ہو جاتا ہے اور لوگوں کو مارنے پیٹنے لگتا ہے۔ مارتا ہے، دانتوں سے کاٹتا ہے، متواتر گاتا رہتا ہے اور جلدی جلدی بولتا ہے۔ پریم، انماد، عشق کا جنون اور اس کے ساتھ حسد، جنون مباشرت، پریم بھرے گیت گاتا ہے۔ بستر میں ننگا پڑا رہتا ہے"۔ یا گرمی کے موسم میں معمولی کپڑا اوڑھتا ہے۔ وہ ایسا

سردی کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ شوق سے کرتا ہے۔ اس قسم کی ذہنی علامتیں ان نوجوان عورتوں میں نمودار ہوا کرتی ہیں جن کا عشق ناکام رہا ہو یا جب وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہوں اور اسے یقین ہو گیا ہو کہ یہ نوجوان مرد میرے پریم اور یقین کا قطعاً مستحق نہیں ہے۔ اس پریشانی سے وہ پاگل ہو جاتی ہے اور اسے ان میں سے کوئی بھی شکایت ہو سکتی ہے۔

جو مریض حال میں ہی مسلسل بخاروں، تشنج یا پاگل پن سے صحت یاب ہوتے ہوں اور اب آنکھ یا آنکھ کے پٹھوں کے لقوے کے مریض ہو گئے ہیں۔ بینائی کے نقص، دور کی چیز صاف دیکھ سکے۔ کچھ پٹھوں میں کھنچاؤ کے ساتھ تناؤ اور کچھ دوسرے پٹھوں میں لقوہ، بھینگا پن، ان حالتوں میں یہ دوائی بارہا نمودار ہوتی ہے جو بھینگا پن دماغی بیماریوں سے رونما ہوا ہو۔ اس کا علاج دوائی سے ہی ہونا چاہیے۔

بائیو سائمسس کے زیر اثر بخار میں بہت سی دماغی تکلیفیں آتی ہیں اور اس کے بعد آنکھ کے پٹھوں کی کمزوری، بینائی کے نقص، ستارے میں خون جمع ہونے اور آنکھ کی گڑبڑ کار، رجحان باقی رہ جاتا ہے۔ ایک کے دو دکھائی دیں۔ دھند، جالا، رات کا اندھاپن، آنکھیں کھنچی ہوئیں، آنکھ کے اندر والے سرے کی تشنجی حرکت، پتلیاں پھیلی ہوئیں اور روشنی سے بے حسی اکثر سکڑی ہوئیں۔ مگر ٹائیفائیڈ کی اس بلکی سی بے ہوشی کی حالت میں عموماً پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب مریض اس قسم کی بیماریوں سے صحت یاب ہو جاتا ہے تو اس کے پپوٹے کانپنے لگتے ہیں۔ پپوٹوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ آنکھ کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں اور اس کی وجہ سے آنکھ ایک جگہ نہیں ٹھہرتی۔ یہ سب علامتیں یا تو بخار کے دوران میں نمودار ہوتی ہیں یا اس کے بعد فرض کر لیجئے، بچے کو تشنج آ جاتا ہے یا اسے لگا بے لگا بے تشنج آتے ہیں اور ہفتہ دس دن میں اسے 15 سے 50 تک تشنج ہو جاتے ہیں اور ممکن ہے اس کو بیلا ڈونا، کیوپرم یا کوئی اور دوائی دی گئی ہو اور اب اس کے بعد اس کی آنکھ میں یہ تکلیف ہو گئی۔ بھینگا پن آ گیا، ہر چیز اچھلتی کودتی نظر آتی ہے۔ پڑھتے وقت اس دوائی کے زیر اثر جسم کے ہر ایک حصے میں خصوصاً کھانسی میں، معدے اور پیٹ میں تشنجی تکلیفیں، وقت مقررہ پر آنے والی تکلیفیں، اور دورے کی شکل میں آنے والی عصبی نوعیت کی شکایتیں عام پائی جاتی ہیں۔

منہ میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ منہ میں انتہائی خشکی، اتنی خشکی جیسے جلا ہوا چمڑا ہو، زبان کا ذائقہ جیسے چمڑا ہو، کیونکہ زبان خشک ہے کبھی کبھی مریض بتاتا ہے۔ میری زبان اس قدر خشک ہے کہ یہ بار ہا منہ میں گڑ گڑاتی ہے۔ منہ، گلا اور زبان اور جہاں کہیں بھی بلغمی جھلیاں ہوں، انتہائی خشکی ہوتی ہے۔ بلکی قسم کے ٹائیفائیڈ میں زبان خشک، کٹی پھٹی اور سرخ اور کبھی کبھی اس سے خون گرتا ہے۔ دوسرے ہفتہ کے خاتمے اور تیسرے ہفتہ کے شروع میں دانتوں پر سیاہ خون جم جاتا ہے۔ ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور ان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ زبان کٹی پھٹی اور اس سے خون نکلے۔ مریض بے ہوش جھنجوڑے یا بار بار جگائے بغیر ہوش میں نہیں آتا۔ وہ آہستہ آہستہ کانپتی ہوئی زبان باہر نکالتا ہے جو خون سے بھری ہوئی کٹی پھٹی اور خشک ہوتی ہے۔ دانتوں پر میل خصوصاً بلکی قسم کے بخاروں میں زبان باہر نکالنے کی کوشش میں چہرے کے پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ لیکیسس کی طرح کانپتی ہے۔ انتہائی خشکی کی وجہ سے دانتوں سے سٹ جاتی ہے۔ ہونٹ لٹک جاتے ہیں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور منہ کھلا رہ جاتا ہے۔ سارا خشک اور بدبودار، کبھی کبھی بخار میں دانت

بند ہو جاتے ہیں جیسے ہونٹوں پر تالا لگ گیا ہو، انتہائی مشکل سے تشنج زدہ جبڑے کے ساتھ دانت بھینچ لیتا ہے۔ دانتوں
میں تپکن کے ساتھ درد، دانتوں میں جھٹکے، تپکن، پھڑکن اور قینچی چلنے کی طرح کا درد، دانتوں پر میل، ہلکی قسم
کے ان بخاروں میں مریض سوتے سوتے دانت پیستا ہے۔ جب بچے کو تشنج آیا ہو یا جب تشنج آچکا ہو۔ دو تشنج
کے بیچ میں، اجتماع خون کی حالت میں مذکورہ بالا قسم کی بے ہوشی کی حالت میں بھی بچہ دانت پیسا کرتا ہے۔
کتابوں میں لکھا ہے۔ زبان خشک، بھوری، میلی، سرخ، کٹی پھٹی اور سخت، جلے ہوئے چمڑے کے مانند دکھائی
دے۔ زبان قوت ارادی کی تعمیل نہیں کرتی، زبان بمشکل حرکت کر سکے۔ سخت ہو جاتی ہے اور باہر نکلے تو
کانپتی ہے۔ بولتے بولتے زبان کو دانتوں سے کاٹے۔ زبان کا لقوہ، بولنا بند ہو جاتا ہے۔ جو کچھ بولتا ہے
دوسرے اسے صاف نہیں سمجھ سکتے۔ بمشکل بول سکتا ہے۔ گلے، زبان اور نگلنے میں مدد کرنے والے،
خوراک کی نالی اور حلق کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔ مفلوج ہو جاتے ہیں اور نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو کچھ
کھاتا پیتا ہے وہ ناک میں آجاتی ہے۔ پانی ناک میں آجاتا ہے یا نرخرے میں چلا جاتا ہے۔ پانی دیکھتے ہی،
پیتے پانی کی آواز سن کر، یا پانی نگلنے کی کوشش کرنے پر خوراک کی نالی میں گھٹن ہوتی ہے۔

اس دوائی کے زیر اثر دوسری اہم علامتیں ہیں۔ معدے اور پیٹ کی۔ قے کرتا ہے۔ پانی کا خوف،
انتہائی پیاس، پانی سے نفرت، کیونکہ اسے ذہنی طور سے پانی سے ڈر لگتا ہے۔ اپھارہ معدے میں سخت درد، منہ
کی طرح معدے میں بھی خشکی ہوتی ہے کیونکہ دونوں میں میل ہے اور ایک ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ معدے
میں جلن، ورم نہ ہونے پر بھی خون کی قے آتی ہے۔ چبھن کے ساتھ درد، درد قولنج، اپھارہ، سارے پیٹ میں
اپھارہ، پیٹ میں حیرت انگیز اپھارہ، جیسے پیٹ ابھی پھٹ جائے گا۔ پیٹ جیسے پھول کر ڈھول ہو گیا ہے۔
انتہائی دکھن، اس دکھن کی وجہ سے پیٹ نہ چھو سکے۔ نہایت مشکل سے کروٹ لے سکے۔ بہت آہستہ آہستہ
اور احتیاط سے کروٹ لے، پیٹ میں گٹن کے ساتھ درد، ہلکی قسم کے ٹائیفائیڈ میں پیٹ کی ساری خلاء پر ورم
آجاتا ہے اور اس کے ساتھ پیٹ میں تناؤ، پیٹ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے۔

اب دست کو لیجئے، یہ بہت کچھ ہلکی قسم کے مسلسل بخاروں کے دست کے مشابہ ہے۔ انتڑیوں سے
خون گرتا ہے۔ نچلی انتڑیوں کے غدود میں زخم، مکی کے آٹے کی طرح زرد رنگ کا پاخانہ، ہائیوسائمس کے
زیر اثر دلیے کی طرح کا دست آتا ہے۔ جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں آیا کرتا ہے۔ پانی سا پتلا دست پاخانے میں
پانی سا پتلا، سخت بدبودار اور خون ملا فضلہ نکلتا ہے۔ عموماً پاخانے کے ساتھ درد نہیں آتا۔ انتڑیوں سے جو فضلہ
نکلتا ہے وہ پیلا اور خارج ہو جاتا ہے۔ پانی سی پتلی آنوں اکثر بغیر بو، مگر عموماً نہایت سخت بدبودار۔ دوسری بڑی
خوبی یہ ہے کہ مریض کو بے خبری میں خارج ہو جاتے ہیں۔ پاخانہ پانی سا پتلا، خون ملا ہوا اور دلیا جیسا۔ یہاں
عورتوں یا نوجوان لڑکیوں کے لئے مفید دوائی ہے جو ہسٹریا کی مریضہ ہیں اور جن کو عموماً دست یا خون ملے
پاخانے آیا کرتے ہیں۔ انتڑیوں کا ڈھیلا پن اور اس کے ساتھ بچے دانی کا ڈھیلا پن، حمل کے دنوں کے
دست، ٹائیفائیڈ کے دنوں کے دست، پاخانے کے اخراج، کنٹرول کرنے والے پٹھوں کا لقوہ، بچہ جننے کے
بعد مثانے کا لقوہ، جس کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے اور پیشاب کرنے کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔ زچگی
میں پیشاب رک جانے کی عام دوائی ہے۔ کاسٹیکم، آرسنک کی طرح کاسٹیکم بھی اس دباؤ اور اثر کو دور کرنے

کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔ جو بچہ جننے کے دوران میں عورت کے جسم پر ہوتے ہیں اور جگہ پٹھوں کے سارے پٹھے تھک گئے ہوں، ڈھیلے پڑ گئے ہوں اور مفلوج ہو گئے ہوں۔

اب میں پھر اسی بات کی چرچا کرتا ہوں جس کا چرچا پہلے بھی کر چکا ہوں اور جو درحقیقت مقامی حیثیت رکھنے کی نسبت عمومی حیثیت کی علامت ہے۔ وہ ہے کام اتحاد، خواہش نفسانی کا بھڑک اٹھنا۔ لڑکیوں میں ایسی خواہش بھڑک اٹھتی ہے حالانکہ پہلے انہیں ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ یہ تکلیف ورم دماغ کے ساتھ یا اس کے دوران میں نمودار ہوتی ہے۔

''سردی لگنے کی وجہ سے دردزہ جیسے درد'' سردی کا اثر بچے دانی پر ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے درد کے ساتھ ماہواری آنے لگتی ہے۔ اس میں کئی طرح کی تشنج بھی پائے جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور پٹھوں میں جگہ جگہ تشنج آ جاتا ہے۔ عارضی لقوہ وغیرہ۔ اس میں ماہواری دب جاتی ہے۔ اس کے زیر اثر ماہواری، حمل اور زچگی کی ہسٹریا کی نوعیت والی بہت سی تکلیفیں آتی ہیں۔ پھڑکن، کھنچاؤ، کھانسی، قبض، دست وغیرہ اور اسی طرح کی تکلیفیں جو ہسٹریا کی نوعیت کی ہوں۔ زچگی کا تشنج، تشنج کی ابتداء میں شدید جھٹکے آئیں۔ حمل گر جانے کے بعد نہایت سرخ چمکدار خون گرے۔ پیشاب نہیں اترتا اور حاجت بھی نہیں ہوتی۔

اس کے بعد آواز، حنجرہ، آلات تنفس اور کھانسی، حنجرے کی گھٹن، حنجرے اور سانس کی نالی میں کف کی کثرت، اس سے بولنے میں مشکل پڑے اور آواز کھردری ہو جاتی ہے۔ کھرکھری آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گلا خشک اور متورم، بول نہ سکے۔ ہسٹریا کی خراش گلو، ہائیوسائمس اور ویریٹرم ایسی دو بڑی دوائیاں ہیں جو ان دو حالتوں کو دور کرتی ہیں اور عصبی باؤ گولے کی مریضہ کو زیادہ ہوشمند بناتی ہے۔

چھاتی کی گھٹن کی وجہ سے تنگی سانس، جس میں تشنج ہو، بظاہر سانس نہیں آتا۔ چھاتی میں گھڑگھڑاہٹ، ہسٹریا کی کھانسی، نازک مزاج اور ہسٹریا کی مریضہ لڑکیاں یا نازک مزاج عورتیں جن کی ریڑھ میں خراش و جوش ہو، کھانسی کے دورے آتے ہوں۔ کھانسی وقت مقررہ پر آتی ہے اور یہ تکلیف جوش سے بڑھتی ہے۔ جب یہ مریضہ دن میں بستر پر لیٹتی ہے یا جب رات کو سونے لگتی ہے تو حنجرے میں گھٹن کے ساتھ تشنجی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ حنجرے میں سکڑاؤ آتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ سانس گھٹتا ہے اور قے آتی ہے۔ چہرہ سرخ اور دم گھٹے۔ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ کھانسی جیسے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ دم کشی کے ساتھ کھانسی۔ ریڑھ کی تکلیف کے ساتھ ایسی کھانسی۔ حنجرے میں سرسراہٹ، خشک تشنجی کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ لیٹنے سے شدت اختیار کرے اور بیٹھنے سے راحت ملے۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد، پانی پینے سے، بولنے سے شدت اختیار کرے اور بیٹھنے سے راحت ملے۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد، پانی پینے سے، بولنے سے اور گانے سے کھانسی بڑھتی ہے۔ خشک، تشنجی، ضدی کھانسی۔ اس کھانسی کی خصوصیت ہے خشک، جو سارے جسم کو ہلا دے۔ پریشان کرنے والی اور جو لیٹنے سے شدت اختیار کرے وہ عورتیں اور نوجوان لڑکیاں جن کی ریڑھ میں آخرے سے لے کر دماغ تک جگہ جگہ دکھن ہوتی ہو اور کرسی میں بیٹھنے سے جب یہ دکھن بڑھ جاتی ہو۔ اس دوائی کی خاص طور سے مریضہ ہیں۔ ان کے نرخرے پر سردی کا اثر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد عموماً عصبی تکلیف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ کئی بار ریڑھ میں خراش ہوتی ہے۔ ریڑھ کے

جوش کی وجہ سے کھانسی آتی ہے خصوصاً جبکہ ریزہ جھک چلی ہو۔ کھانسی کے وقت نرخرے میں گھٹن، کھانسی آدھی رات کے بعد بڑھتی ہے۔ مریض کو سوتے سوتے جگا دیتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں کھانے پینے سے بڑھتی ہے۔ چیچک کے بعد کی کھانسی۔ شدید تشنجی کھانسی۔ کھانسی انتہائی تھکان لاتی ہے۔ اکثر جب تک مریض پسینے سے تر نہ ہو جائے اور چڑ مردہ نہ ہو جائے اور راحت حاصل کرنے کے لئے آگے کی طرف نہ جھکے۔ کھانسی جاری رہتی ہے۔ جب تک مریض قطعاً تھک نہ جائے۔ کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ چھاتی کے پٹھوں کا تشنج۔ گردن کے ایک طرف کے پٹھوں کا سکڑاؤ، گردن توڑ بخار اور تشنج۔

ہاتھ پاؤں میں تھوڑے کی سی کمزوری، پٹھوں کی اینٹھن، پھڑکن، ہاتھ پاؤں کے پٹھوں میں بار بار پھڑکن۔

بہت سی تکلیفیں رات کو سوتے سوتے نمودار ہوتی ہیں عصبی مزاج والوں کے لئے نیند انتہائی پریشان کن ہوتی ہے۔ بے خوابی بھی پائی جاتی ہے۔ گہری نیند بھی آتی ہے۔ بے خوابی یا متواتر گہری نیند، جاگتا ہے یا سوتا رہتا ہے۔ بڑبڑاتا بھی ہے۔ متواتر بے خوابی۔ نفسی اور جنسی خواب، چت لیٹے لیٹے فوراً اٹھ بیٹھتا ہے اور پھر لیٹ جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مریض سوتے سوتے جاگا۔ اس نے چاروں طرف حیرت کے ساتھ دیکھا، سوچا اوہ! کیسا خوفناک خواب تھا اور پھر سو جاتا ہے وہ خواب کو حقیقت سمجھتا ہے۔ وہ چاروں طرف دھیان سے دیکھتا ہے اور خواب میں دیکھی کوئی چیز وہاں نہیں پاتا۔ وہ لیٹ جاتا ہے اور سو جاتا ہے۔ بس رات بھر یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ وحشت، سوتے سوتے بدن میں جھٹکے آتے ہیں اور چیخ مارتا ہے۔ دانت رگڑتا ہے۔ سوتے سوتے ہنستا ہے اس دوائی میں جتنی دماغی تکلیفیں پائی جاتی ہیں، ان کے پیش نظر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس میں وحشت، ڈراؤنے خواب، بے خوابی، نیند کی گڑبڑ سوتے سوتے کانپنا اور لرزہ وغیرہ پایا جاتا ہے۔

اس کے بخار ہلکی قسم کے ہوتے ہیں۔ مسلسل بخار ٹائیفائیڈ بخار۔

ھائپریکم (HYPERICUM)

جو شخص ہائپریکم کے تجربوں کا مطالعہ کرے گا اسے ایسی چوٹ کی یاد آئے گی جس کا جسم میں تھرکن پیدا کرنے والی ناڑیوں پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ یہ دوائی اس قسم کی چوٹ میں استعمال کی جاتی ہے۔ ہومیوپیتھی کی سرجری میں آرنیکا، رسٹاکس، لیڈم، سٹافی سیگریا، کلکیریا اور ہائپریکم کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ ان دوائیوں کا استعمال ایک طے شدہ طریقہ پر ہوتا ہے۔ جبکہ معالج نیم جراحی کی حالت میں مبتلا ہو۔ مثلاً وہ خراش، رگڑ اور دکھن والی ایسی جگہوں پر جواب سیاہ اور نیلی ہو گئی ہیں۔ آرنیکا استعمال کرے گا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آرنیکا خصوصیت کے ساتھ اس حالت کے مشابہ ہے۔ جبکہ چوٹ حال کی ہو تاوقتیکہ زخمی جگہ سے دکھن اور کچلے جانے کی حالت غائب ہو چکی ہو لیکن پٹھوں اور ان کے ریشوں کے دباؤ موچ وغیرہ میں آرنیکا ناکافی ہے۔ اس حالت کے لئے آپ رسٹاکس کا مطالعہ کریں۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ دوائی پٹھوں اور ان کے ریشوں، چوٹ اور آمواٹ کے نتیجہ کے طور پر آئی کمزوری کی حالت:

میں مفید ہے۔ یہ دوائی ایسے آم وات میں مفید ہے جو ہر طوفانی موسم میں نمودار ہوتی ہے اور متواتر حرکت کرنے سے مٹ جاتی ہے۔ رسٹاکس کے بعد بھی اگر کمزوری رہ گئی ہو اور وہ بضد ہو تو پھر فلکلیر یا کارب کام دے گا۔

ان تینوں دوائیوں کا ایک سلسلہ ہے اور ان تینوں کا ہائپریکم سے فرق سمجھنا نہایت اہم اور لازمی ہے۔ ہائپریکم چوٹ، رگڑ اور پٹھوں وان کے ریشوں پر آئے دباؤ کی معمولی دوائی ہے۔ اس کے زیر اثر مختلف طرح کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہائپریکم اور لیڈم میں باہمی قربت ہے۔ لہٰذا ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ لیڈم میں بھی آرنیکا کی طرح دکھن اور کچلے جانے کا احساس زبردست پایا جاتا ہے اور اکثر لیڈم اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ لیکن ہائپریکم اور لیڈم پر اس وقت ایک ساتھ غور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جبکہ وات نبض پر چوٹ لگی ہو اور سوزش آگئی ہو۔ پٹھوں، خون کی نالیوں اور ہڈیوں کی بجائے جیسا کہ آرنیکا اور رسٹاکس اور فلکلیر یا میں بھی ہوتا ہے۔ ان دونوں دوائیوں کا حلقہ اثر ہے۔ وات ناڑیوں، جب ہاتھ یا پاؤں کی انگلیاں کچل گئی ہوں یا انگلی میں کوئی میخ چبھ گئی ہو۔ جب کوئی وات ناڑی پھوڑے اور ہڈی کے درمیان کے ساتھ ساتھ چلے۔ یہ درد آہستہ آہستہ زخمی جگہ سے جسم کی طرف چلے، بھالا لگنے کی طرح سوئی گڑنے کی طرح درد آئے اور چلا جائے، زخم خوردہ جگہ سے جسم کی طرف گولی لگنے کی طرح کا درد ہو تو سمجھئے کہ خطرے کی حالت آرہی ہے۔ ایسی حالت میں ہائپریکم پر سب سے پہلے غور کیجئے۔ شاید ہی کوئی دوسری دوائی اس کے ہم پلہ ہو۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وات بند ہو کر غشی آنے کا خطرہ ہے۔

کئی بار کوئی شرارتی تاسی کے انگوٹھے، ہاتھ یا کلائی پر وات مار دیتا ہے اور اس کی بڑی وات نبض یا اس کی شاخ پر کاٹ کرتا ہے اور وہاں چیھنے سے زخم بن جاتا ہے۔ ممکن ہے اس حالت میں آپ کو ابتداء میں ہائپریکم کی علامتیں نہ ملیں مگر وہ آہستہ آہستہ نمودار ہو جائیں گی اور آپ کو ان کا علاج کرنا پڑے گا۔ باز وست کاٹئے بلکہ اس کا علاج کیجئے ہم ان سب چوٹوں کا علاج دوائیوں سے کرتے ہیں خواہ یہ چوٹ ہو یا کیل وغیرہ چیھنے سے بنا ہوا زخم ہو یا سرجن کا کاٹ کر بنایا ہوا زخم ہو یا کچلے جانے سے بنے ہوئے زخم، یا کبھی تیز دھار چیز کے چبھ جانے سے بنا ہوا زخم ہو یا پرورد زخم ہوں۔

کبھی کبھی زخم چوڑا ہو جاتا ہے، پھول جاتا ہے، مندمل نہیں ہوتا۔ خشک معلوم ہوتا ہے۔ اس کے کنارے چمکدار ہوتے ہیں۔ سرخ و متورم ہوتے ہیں۔ ان میں جلن ہوتی ہے۔ ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے، پھاڑنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں اور ان میں تندرست ہونے کا رجحان نہیں آتا۔ ایسے زخموں کے لئے ہائپریکم کی ضرورت ہے۔ یہ دھنش وات (ٹیٹنس) کو روکتا ہے۔ ہر ایک معالج جانتا ہے کہ حس والی وات ناڑیوں (نظام عصبی) پر چوٹ لگنے کے بعد عموماً وات بند ہو سکتے ہیں اور غشی آجاتی ہے۔ ایلوپیتھک معالج ایسی چوٹ سے بری طرح ڈرتے ہیں۔ جس میں چوٹ لگنے کے بعد بازو میں گولی لگنے کی طرح درد ہو فرض کیجئے موچی کے انگوٹھے میں اس کا سوا چبھ جاتا ہے یا بڑھئی کی انگلی میں لکڑی چبھ جاتی ہے۔ وہ اس قدرے پرواہ نہیں کرتا۔ مگر دوسرے ہی دن رات کو خوفناک درد شروع ہو جاتا ہے جو اوپر بازو تک پہنچتا ہے۔ درد میں شدت آجاتی ہے۔ ایلوپیتھک معالج اسے نازک معاملہ سمجھتا ہے۔ اسے اندیشہ ہے کہ وات بند ہو

جائیں گے یا مریض کو ٹیٹنس کا درد ہو جائے گا۔ جب اس طرح کے درد آئیں تو ہائپر یکم ان کو روک دیتا ہے۔
اس مرحلے سے لے کر تشنج وات (جسم کے کمان کی طرح اکڑ جانے) اور دانت بند ہونے کے ترقی یافتہ مرحلے تک ہائپر یکم ہی دوائی ہوگی۔ اس میں وہ بھی علامتیں پائی جاتی ہیں جو ٹیٹنس میں ملتی ہیں یا جن کی وجہ سے ٹیٹنس نمودار ہوتا ہے۔ اس میں نظام عصبی کے وہ سارے درد پائے جاتے ہیں جو اوپر کو چلتے ہیں۔
فرض کیجئے، زخم کا کوئی پرانا نشان ہے۔ کسی سخت چیز سے رگڑ لگنے کی وجہ سے، ہاں پھر زخم بن گیا۔ کچلا گیا۔ اس میں کچھ چبھ گیا، کھپ گیا، ٹوٹ گیا اور اس میں پھاڑنے کی طرح یا ڈنک لگنے کی طرح کے درد شروع ہو گئے ہوں، اس میں جلن ہو، ڈنک لگنے کا سا درد ہو اور کسی طرح راحت نہ ملتی ہو اور درد وات ناڑیوں کے سہارے اوپر کی طرف چلتا ہو اور جسم کے مرکز کی طرف بڑھتا ہو تو پھر ہائپر یکم ہی دوائی ہے۔
اور بھی دوائیاں ہیں مثلاً آرنیکا، مگر آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ اس کا استعمال ٹھیک اسی جگہ کریں جہاں ہونا چاہئے۔ یہ چوٹ کے پہلے درجہ میں کام آتی ہے جہاں جلد بری طرح کچلی گئی ہو اور جہاں اوپر بتائے ہوئے درد موجود نہ ہوں۔ کچلی ہوئی جگہ، چوٹ اور صدمے کے لئے آرنیکا مقررہ دوائی ہے کیونکہ یہ انسانی جسم پر اسی طرح کی حالتیں پیدا کرتا ہے۔ مگر آپ دیکھیں گے کہ آرنیکا صرف ایک ہی جگہ موافق آتا ہے۔ آپ عام لوگوں کی طرح زخموں کے لئے آرنیکا کا استعمال مت کریں۔ اگر اسے پوری طاقت میں استعمال کیا گیا تو سرخباد نمودار ہو جائے گا۔
ہڈیوں، نچلی ہڈیوں، پٹھوں کے ریشوں کے کچلے جانے کی حالت میں پٹھوں کے ریشوں میں سوئی جیسی کوئی تیز چیز چبھ جانے پر، نچلی ہڈیوں اور جوڑوں کے کچلے جانے پر روٹا بہترین دوائی ہے۔ اگر آپ روٹا کے تجربوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو حیرت نہ ہوگی کہ روٹا انسان کے جسم میں اس قسم کی علامتیں پیدا کرتا ہے پرانے زخم جو مندمل نہ ہو رہے ہوں۔ ہڈیوں کی خراش، جوڑوں اور نچلی ہڈیوں کا کچلا جانا، لیکن عموماً لیڈم حفظ ماتقدم کے طور پر نمودار ہوتی ہے۔ یہ اس حالت میں روک تھام کرنے والی دوائی ہے۔ جبکہ انگلیوں کے سرے پر اتفاقاً چوٹ لگی ہو یا جب کسی میخ پر پاؤں پڑ گیا ہو۔ یا کوئی اور دھار دار چیز پاؤں پر آ چبھ گئی ہو۔ اگر گھوڑے کے پاؤں میں میخ چبھ گئی ہو تو اسے فوراً نکال دو اور اسے لیڈم کی ایک خوراک دے دو۔ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ اسے دانت بند ہو کر غشی نہ آئے گی۔ اس طرح کے صاف کئے ہوئے زخم، چوہے کے کاٹے ہوئے یا بلی کے کاٹے ہوئے زخموں میں لیڈم کا استعمال مریض کو محفوظ بنا دیتا ہے۔ لیڈم اس شدید درد کو آنے سے روک دیتا ہے جو عموماً ایسی حالتوں میں آیا کرتا ہے اور وات ناڑیوں پر کسی قسم کا اثر نہ ہوگا۔ اگر ہم اسے فوراً لگا سکیں تو پھر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر زخم والی جگہ ہلکا ہلکا درد ہو تو اب بھی لیڈم کام کرے گا۔ اگر درد زخم سے شروع ہو کر بازو کی طرف چلے تو ہائپر یکم کے لئے امکان ہے۔
فرض کیجئے ان میں کیس عصبی، نازک مزاج عورت کا پاؤں کسی میخ یا کسی اور تیز نوکدار چیز پر جا پڑتا ہے اور اسے وہاں دن بھر درد رہتا ہے۔ وہ بستر میں جا پڑتی ہے اور اس میں اتنا سخت درد ہونے لگتا ہے کہ وہ بے چین ہو جاتی ہے۔ لیڈم تکلیف کو اسی جگہ روک دے گا۔ اگر درد بدستور صبح تک جاری رہ جائے تو وہ ٹانگ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر ہائپر یکم کی باری آ جاتی ہے۔ میں نے ابھی کہا تھا کہ اگر گھوڑے کے پاؤں میں کیل یا

نیچ چبھ جائے تو اسے لیڈم دینا چاہئے۔ اگر کیل یا کیچ ٹاپ کے نرم حصہ میں چبھے تو تقریباً تشنجی علاج کرنے والوں کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے حالانکہ وہ اس پر پٹیاں باندھیں گے اور مرہم بھی لگوائیں گے۔ مگر وہ گھوڑا ٹیٹنس سے ضرور مر جائے گا۔ لیکن اگر اسے دھنش وات (ٹیٹنس) کے نمودار ہونے سے پہلے لیڈم کی ایک خوراک مل جائے تو یہ اس بے زبان جانور کو دھنش وات سے بچا دے گا۔ اگر اس کے بدن میں اکڑن کا جھٹکا آچکا ہو تو پھر لیڈم کام نہ کرے گا۔ پھر ہائپریکم ہی دینا چاہئے۔ ہائپریکم کا تعلق بے صاف کئے ہوئے زخم سے خصوصاً جبکہ یہ زخم جسم کے اس حصہ پر بن گیا ہو جہاں کہ وات ناڑیوں کا مرکز ہو۔ ایسی حالتوں میں اس کی خوراک فوراً ہی دے دینی چاہئے۔ آرنیکا دے کر وقت خراب مت کرو آرنیکا محض اس لئے دینے کی گنجائش نہیں ہے کہ وہاں دکھن ہے زخم کی وجہ سے وات ناڑیوں کے لئے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کی نسبت دکھن کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جب کسی چیز کے چبھنے سے چھید ہو کر زخم بنا ہو تو فوراً لیڈم دیجئے۔ نتیجہ خواہ کچھ ہو آپ صرف مریض کی حالت اور علامتوں کے مطابق ہی دوا تجویز کریں۔

ریڑھ کی چوٹ سے ایک اور طرح کی تکلیف حاصل ہوتی ہے۔ جس کے لئے ہائپریکم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھے ایک اور مریض کی کیفیت یاد ہے اس طرح کے مریض ہمیں ہر روز ہی ملتے ہیں۔ ایسے مریضوں کا حال ہم ہر روز ہی پڑھتے اور سنتے ہیں۔ تاہم اس مریض کو بچایا نہ جا سکا۔ ایک شخص موٹر کار کے پچھلے حصہ کی طرف کھڑا تھا۔ کار یکایک حرکت میں آئی، اسے دھکا لگا اور وہ پیٹھ کے بل زمین پر چت جا گرا، اس نے اس کی زیادہ پرواہ نہ کی، گھر چلا گیا۔ رات کو سر میں اور جسم کے دوسرے حصوں میں درد شروع ہو گیا۔ کئی معالجوں کو بلایا گیا۔ کوئی سمجھ نہ سکا کہ اسے کیا تکلیف ہے اور آخر کار دس دن کے بعد وہ مر گیا۔ معالجوں نے اسے الٹ کر دیکھا ریڑھ کی آخری ہڈی سیاہ پڑ چکی تھی اور پٹھوں میں ناسور بننے کا اندیشہ لاحق ہو چکا تھا۔ اگر انہیں ہائپریکم کا علم ہوتا اور وہ اسے استعمال کراتے تو یقیناً اس کی جان بچ جاتی۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ ہائپریکم ایسی حالتوں میں نہایت اچھا اور تسلی بخش کام کرتا ہے۔ ریڑھ کی آخری ہڈی کی چوٹ ان نہایت نازک اور تکلیف دہ چوٹوں میں سے ہے جن کا معالج کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کی چوٹ، پیٹھ کے بل گر پڑنا، پتھر وغیرہ سے ریڑھ کی آخری ہڈی پر چوٹ آ جاتی ہے۔ فوراً ہی بعد اس کی ہڈی پر کچھ نظر نہیں آتا۔ احتیاط سے معائنہ کرنے پر چوٹ والی جگہ دبانے سے دکھن ہونے کے علاوہ اور کوئی بات دکھائی نہیں دیتی مگر بارہا مریض شکایت کرتا ہے کہ درد ریڑھ کی طرف جا رہا ہے اور گولی کی طرح درد اٹھتا ہے۔ یہ درد پیروں کی طرف بھی آتا ہے۔ سارے بدن میں گولی لگنے کی طرح درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی تشنجی حرکتیں بھی ہوتی ہیں۔ جب اس قسم کی علامتیں موجود ہوں تو ہر معالج کو سمجھداری سے کام لیتے ہوئے مقام چوٹ تلاش کرنا چاہئے۔ مگر بہت سمجھدار ہوشیار معالج بھی ریڑھ کی آخری ہڈی کی چوٹ میں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ بچہ جننے کے وقت اکثر عورتوں کو بھی اس ہڈی پر چوٹ لگ جایا کرتی ہے۔ چوٹ خواہ کتنی ہی ہلکی ہو، بعد میں برسوں تک دکھن جاری رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ تکلیف میں مبتلا رہتی ہے۔ مثلاً ہسٹریا کی شکایت رہتی ہے۔ عصبی شکایتیں ہو جاتی ہیں۔ ان سب شکایتوں کا سرچشمہ ریڑھ کی آخری ہڈی کی چوٹ ہے اگر ابتداء میں توجہ دی جائے تو ایسی چوٹوں پر ہائپریکم نہایت اچھا اثر کرتا ہے۔ یہ اس دوائی کی خاصیت ہے۔ ریڑھ کی نچلے حصہ کی خراش یا ہلکی سی

سوزش، جیسے چھید ہو گیا ہو محسوس ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے اور جب تک چوٹ کی اصل جگہ سے چوٹ کے اثر کو نہ ہٹا دیا جائے یہ تکلیف جاری رہتی ہے۔ کاربوویجیٹیبلس، سلیکا اور تھوجا وغیرہ دوائیوں کی مدد سے جن کی علامتیں ظاہر تھیں۔ چوٹ آنے کے برسوں بعد اس اثر کو زائل کیا گیا ہے۔

ریڑھ کے بالائی حصہ کی چوٹ سے بھی اس کا تعلق ہے۔ سیڑھیاں اترتے وقت آدمی کا پیچھے کی طرف گر پڑنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ سیڑھی پر سے پاؤں پھسل جاتا ہے اور آدمی اترتے اترتے گر پڑتا ہے اور کمر میں چوٹ آ جاتی ہے۔ شاید کوئی فوراً ہی رسٹاکس دے دے۔ مجھے معلوم ہے ایسی حالتوں میں کئی ایک نے آرنیکا دیا۔ مگر ایسی حالتوں میں فوراً ہی ہائپریکم دینا چاہئے تاکہ اس چوٹ کے اثر سے لازمی طور پر آنے والی سوزش نمودار نہ ہو۔ اس کے بعد اور بھی رجحان ہیں۔ مثلاً کھنچاؤ اور گٹھیاوی درد۔ ان میں رسٹاکس کی اور آخر کار کلکیریا کی ضرورت پڑتی ہے۔ کمر کی پرانی کمزوری، اس کے ساتھ بیٹھ کر کھڑا ہونے پر درد کی تکلیف کو بار با رسٹاکس نے ٹھیک کیا ہے۔ اس کے بعد کلکیریا کام کرتا ہے مگر کمر اور دماغ و ریڑھ کے ریشوں کی حفاظت کے لئے سب سے پہلے ہائپریکم پر توجہ دی جانی چاہئے۔ اس طرح کی چوٹ سے گردن میں تکلیف ہونا عام بات ہے۔ اس کے ساتھ پشت کے پٹھوں میں کھنچاؤ آتا ہے۔ سکڑاؤ اور کساؤ کا احساس، کمر میں سوئی گڑنے و سوئی لگنے کی طرح کے درد جو مختلف سمتوں میں چلتے ہیں۔ یہ درد بجلیوں کی طرح بھی چلتے ہیں۔ کمر کی چوٹ کی وجہ سے نتیجہ کی شکل میں جنبش وات پیدا ہونے کا اتنا احتمال نہیں ہے۔ جتنا کہ حس والی وات نازیوں (اعصاب) کی چوٹ کی وجہ سے لیکن اول الذکر چوٹ زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ وہ کافی دیر تک چلتی رہتی ہے۔

جن لوگوں کو ریڑھ یا اس کی آخری گانٹھ پر چوٹ لگ جاتی ہے۔ وہ اس کے بعد کے نتیجوں میں برسوں تک مبتلا رہتے ہیں اور اس میں بہت سی دوائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ہم نے تجربوں میں ایسی علامتیں دیکھی ہیں جو ان چوٹوں کے نتیجے کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں اور بلاشک ان حالتوں میں یہ دوائی شفا بخشتی ہے۔ جیسا کہ اس کے تجربوں سے ثابت ہوا ہے۔ وات نازیوں کے خلاف اور دماغ و ریڑھ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ جبکہ سوئی گڑنے کی طرح، پھاڑنے کی طرح اور چھید ہونے کی طرف وات نبض کے ساتھ ساتھ درد ہوتا ہو، چوٹ خواہ کہیں بھی لگی ہو۔ ایک اور دوائی بھی ہے جس کو ہم جاننا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی تیز نوکدار چیز چبھنے سے زخم بن گیا ہے یا آپ نے اپنے چاقو کی مدد سے کوئی زخم بنا لیا ہے یا آپ نے پیٹ کی خلا اور پیٹ کی دیواروں کو کھول لیا ہے۔ انہیں آپ یونہی سرسری نگاہ سے دیکھیں آپ کو وہاں ڈنک لگنے، جلن کے ساتھ درد ملیں گے۔ اس حالت میں سٹافی سگیریا کام کرے گا اور فوراً انگور لا دے گا۔ پاخانے کے اخراج کو کنٹرول کرنے والے پٹھوں کے پھیل جانے کی حالت میں سٹافی سگیریا حیرت انگیز دوائی ہے۔ سٹافی سگیریا اس پھیلاؤ کا قدرتی مصلح ہے۔ جب مثانے سے پتھری نکالنے کے لئے کسی عورت کی پیشاب کی نالی چوڑی کر دی گئی ہو تو سٹافی سگیریا مفید ہے۔ مجھے پیشاب کی نالی کے پھیلاؤ کی ایک مثال یاد ہے۔ آپریشن کے بعد مریضہ کا برا حال ہو گیا وہ چیخنے اور چلانے لگا۔ سرد پسینے میں تر ہو گیا۔ سرگرم ہو گیا اور سارے بدن پر سرد پسینہ آ گیا۔ اسے سٹافی سگیریا دیا گیا اور چند ہی منٹ بعد وہ سو گیا۔ اس سے پہلے وہ چھ گھنٹے سے تڑپ رہا تھا۔

جب ایسے پٹھوں کے پھیلانے سے بدن سرد ہو چکا ہو سر میں خون جمع ہو رہا ہو اور چھید ہونے و پھاڑنے کی طرح کے درد ہو رہے ہوں تو موت کا امکان ہو جاتا ہے ایسے پھاڑنے والے چھید کرنے والے اور پٹھوں کے مذکورہ بالا قسم کے پھیلاؤ سے جو تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان سے سنائی سیکیل یا کا گہرا تعلق ہے۔

ایسے عمل جراحی کے بعد جس میں چیر پھاڑ بہت زیادہ ہوئی ہو۔ پژمردگی آرہی ہو، بدن سرد پڑتا جا رہا ہو، خون ٹپک رہا ہو، تقریباً ٹھنڈا سانس آنے لگا ہو تو اگر اس وقت وہاں میٹریا میڈیکا جاننے والا کوئی شخص موجود ہوگا تو وہ فوراً کیپ دے گا اسے کاربو دی دے دو۔ شاید آپ بھی مان لیں۔ مگر اس سے اس کو فائدہ نہ ہوگا۔ اس سے آپ کو پریشانی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ سرجن (جراح) ہیں تو آپ کو میٹریا میڈیکا والے کی نسبت جراحی میں کام آنے والی دوائیوں کی زیادہ بہتر سوجھ بوجھ ہے۔ آپ کو فوراً کہنا چاہئے نہیں میں اس کو سٹرونٹیئم کارب دینا چاہتا ہوں۔ یہ سارے جسم کی سوزش کو دور کر دے گا۔ خون کی گردش کو درست کر دے گا۔ مریض کو گرمی آجائے گی اور وہ رات کو آرام سے بسر کرے گا۔ سٹرونٹیئم کارب جراحوں کا کاربو ویج ہے۔

کئی بار ہمیں کلوروفارم کا اثر زائل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ وہاں دکھ ہے درد ہے لہٰذا ان دوائیوں سے کام نہیں نکلتا۔ آپ فاسفورس کی ایک خوراک دے کر فوراً ہی کلوروفارم کا اثر دور کر سکتے ہیں۔ فاسفورس کلوروفارم کا قدرتی مصلح ہے۔ فاسفورس قے کو روک دے گا کیونکہ اس میں بھی اسی طرح کی قے پائی جاتی ہے۔ جس طرح کی کلوروفارم کے اثر سے ہوا کرتی ہے۔ فاسفورس کا مریض ٹھنڈی چیزیں چاہتا ہے وہ چاہتا ہے معدے میں خوب ٹھنڈا پانی پہنچے اور وہ جونہی معدے میں گرم ہوتا ہے فوراً قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ یہی حال کلوروفارم کا ہے۔ پھر وہ ایک دوسرے کے زہر کی اصلاح کیوں نہ کریں۔

اگنیشیا (IGNATIA)

اگنیشیا ایسی دوائی ہے جس کی بار بار ضرورت پڑتی ہے خصوصیت سے ہسٹریا کی مریضہ اور ذکی الحس اور نازک مزاج عورتوں و بچوں کے لئے مفید ہے۔ آپ اگنیشیا کی مدد سے قدرتی ہسٹریا کو درست نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ نازک مزاج، ذکی الحس، نازک بدن، خوش سلیقہ، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تھکی ماندی عورتوں کی ان عصبی شکایتوں کو اگنیشیا کی مدد سے دور کر سکتے ہیں جو ہسٹریا کی علامتوں سے ملتی جلتی ہوں۔ ہسٹریا کا رجحان نہایت نمایاں ہوتا ہے اور اسے سمجھنا نہایت مشکل ہے۔ تھکی ماندی، جذباتی اور پرجوش عورت وہ حرکتیں کرتی ہے جن کی وہ خود بھی اپنے سے امید نہیں کرتی۔ وہ ایسی حرکتیں کرتی ہے جیسے وہ جوش کے غلبہ سے پاگل ہو گئی ہے۔ وہ اپنی حرکتوں پر بعد میں افسوس ظاہر کرتی ہے۔ جبکہ ہسٹریا کی مریضہ خوش ہوتی ہے اس کی اس حرکت میں خواہ کتنی ہی بڑی بے وقوفی یا جہالت پائی جائے وہ یہ ظاہر کرے گی جیسے اسے اس پر فخر ہے مگر ہماری کوشش ان عورتوں کے لئے ہے جو بے خبری میں ان کی نقل کرتی ہیں۔

ایک عورت ہے جس کا گھر میں کسی سے کچھ جھگڑا ہوا ہے۔ اس کے کام میں مداخلت ہوئی ہے۔ اسے جوش آیا اور اعصابی ہو گئی۔ کانپتی ہے، رات کو سونے جاتی ہے تو سر میں درد ہوتا ہے۔ وہ اب بیمار ہو گئی ہے۔ اگنیشیا اس کی دوائی ہے۔ وہ انتہائی ایذا میں ہو، جب محبت کا حوصلہ افزا جواب نہ ملے۔ نازک عصبی مزاج

والی نوجوان لڑکی سمجھتی ہے۔ میں نے غلط شخص سے پیار کیا۔ اس نوجوان نے مجھے پریشان کر دیا۔ وہ بار بار روتی ہے سر درد ہوتا ہے۔ کانپتی ہے، عصبیت، بے خوابی، اگنیشیا اسے سمجھدار اور باہوش بنا دے گا۔ فرض کیجئے کسی عورت کا بچہ یا خاوند مر جاتا ہے۔ عورت بڑی نازک مزاج اور ذکی الحس ہے۔ غم اس کے من پر بیٹھ گیا۔ اب اسے سر درد ہونے لگا۔ وہ کانپنے لگی، جوش میں ہے روتی ہے، نیند نہیں آتی۔ اپنی طبیعت پر کنٹرول نہیں رکھ سکتی۔ اس کی بہترین کوشش کے باوجود بھی غم نے اسے نڈھال کر دیا۔ وہ اپنے جذبات و جوش پر قابو نہیں رکھ سکتی۔ اگنیشیا اسے راحت دے گا۔ وہ اسے موجودہ حالات کا سامنا کرنے کی ہمت دے گا۔ ان حالتوں میں جبکہ مذکورہ بالا وجہ سے اس قسم کی تکلیف آئی ہو اور بار بار آتی ہو۔ جب آپ کی مریضہ ان پر غور کرتی رہتی ہو۔ ان وجوہات پر سوچتی رہتی ہو اور یہ شکایتیں لوٹ لوٹ کر آتی ہوں تو نیٹرم میور بحالی صحت کا کام مکمل کرے گا۔ خصوصیت سے ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ سکول میں لکھنے پڑھنے سے، سائنس کی کھوج میں، گانے بجانے سے اور آرٹ کی وجہ سے جسمانی صحت برباد ہو چکی ہو۔ بلاشک ہر نازک مزاج عورت آرٹ پسند کرتی ہے۔ مثلاً گانا بجانا اور تصویر بنانا وغیرہ۔ فرض کیجئے کسی کی بیٹی کئی سال بعد پیرس سے واپس آئی ہے۔ جہاں گانے بجانے سے اسے گہری دلچسپی رہی ہے۔ اب وہ اس گانے بجانے کے سوا اور کوئی کام نہیں کر سکتی۔ وہ ہر وقت منتشر رہتی ہے۔ ذرا سی آواز پر ناک بھوں چڑھاتی ہے۔ وہ رات کو سو نہیں سکتی۔ جوش میں رہتی ہے۔ بے خوابی، کانپتی ہے۔ بدن میں جھٹکے آتے ہیں۔ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ جوش کی وجہ سے روتی ہے۔ ذرا سی بات پر چڑ جاتی ہے۔ اگنیشیا اسے حیرت انگیز طور پر طاقت دے گا۔ اکثر یہ اس کی ساری تکلیفوں کو دور کر دے گا۔ نیٹرم میور خصوصیت سے اس شکایت کے پرانا پڑ جانے پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ اگنیشیا کا قدرتی دیرینہ جز ہے۔ جب تکلیفیں بار بار لوٹ کر آتی ہوں اور علامتیں اگنیشیا کے مشابہ ہوں مگر کارگر نہ ہو رہا ہو تو نیٹرم میور کام کرے گا۔

ایک اور حالت بھی ہے جہاں اگنیشیا اور نیٹرم میور میں بھاری قربت پائی جاتی ہے۔ وہ نازک مزاج، ہاری تھکی نوجوان لڑکیاں جو سکول میں پڑھنے پڑھانے کے کام سے، گانے بجانے کے کام سے بری طرح تھک چکی ہیں اور اب اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنے کے نااہل ہیں۔ وہ کسی سے پیار کرتی تھی اور اب اس سے نفرت کرتی ہے۔ یہ نہایت اہم بات ہے۔ آپ اسے آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ ایسی نازک مزاج، ذکی الحس نوجوان لڑکی کسی سے پریم کرتی ہے اور اپنی ماں کے سوا کسی سے یہ راز ظاہر نہیں کرتی کہ میں کسی شادی شدہ نوجوان سے پیار کرتی ہوں۔ وہ راتوں جاگتی رہتی ہے۔ سسکیاں بھرتی رہتی ہے۔ وہ کہتی ہے ماں میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں اس نوجوان کی یاد اپنے دماغ سے نہیں نکال سکتی۔ دوسری حالت یہ ہے کہ مرد کہیں دور ہے اور یہ نازک مزاج حسینہ اس کے لئے محو خیال ہے۔ وہ اس کے تصور میں مصروف رہتی ہے۔ اگر تکلیف حال کی ہو تو اگنیشیا اس کے ذہنی توازن کو قائم کر دے گا اور اگر تکلیف پرانی ہو تو نیٹرم میور کام دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم انسان کے دماغ کے بارے میں سمجھنے کا جتنا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس سے دھا بھی نہیں جانتے۔ ہم صرف اس کے اظہار ہی سمجھتے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی علامتیں اگنیشیا کے زیر اثر آتی ہیں۔ جو شخص میٹریا میڈیکا کو اس کی لمبائی چوڑائی میں آزماتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی مشابہت

کہاں ہے۔
اگنیشیا کے زیر اثر ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ گھبرایا ہوا، کانپتا ہوا، جوش میں اور جسمانی کمزوری یکا یک آتی ہے۔ ہسٹریا کی وجہ سے پیدا ہوئی کمزوری اور غشی کے دورے، بھیڑ میں جائے تو غشی آجائے۔ یہ خصوصیت ہے بسورتی صورت والوں، روتے رہنے والوں، عصبی مزاج، غمگین، دوسرے کا اصرار مان لینے والوں اور ذکی الحس لوگوں کے لیے مفید ہے۔ جھٹکے آئیں اور پھڑکن ہو، تشنجی پھڑکن، سزا ملنے کے بعد جب بچہ سو جاتا ہے تو اسے نیند میں ہی تشنج آجاتا ہے۔ دانت نکلنے کے دنوں کی ابتداء میں تشنج آتا ہے۔ خوف کی وجہ سے تشنج، بچہ سر دوڑ رہا اور سانس کے مریض کی طرح ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے تشنج جس میں بے ہوشی آئے۔ شدید تشنج، رعشہ وات کی تشنج، خوف کے بعد رعشہ وات کا دورہ، جذباتی رعشہ، خوف وغم کے بعد کی تکلیف، رعشہ کی مریض لڑکیاں، جذبات کی وجہ سے گرمی کا دورہ یا مرگی کی علامتیں، التوے کی کمزوری، شدید ذہنی جوش۔ بیماروں کی تیمارداری کے لئے جب راتوں جاگنا پڑے۔ چوکیداری کا کام کرنا پڑے۔ اس سے ہونے والی تکلیفوں میں اگنیشیا کام دیتا ہے۔ ایک بازو کا مکمل لقوہ دماغ سے خون آنے کی وجہ سے ہوا ہو۔ چند گھنٹے بعد یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے اور بازو پہلے ہی کی طرح بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ یہ ہسٹریا کا لقوہ ہے۔ ایک یا دوسرے بازو کی بے حسی بازو میں سرسراہٹ اور کانٹا چبھنے کا سا احساس۔
یہ حیرت سے بھری ہوئی دوائی ہے۔ اگر آپ بیماری سے علم تشخیص، بیماریوں کی حالت سے اور ان کے ابھار سے بخوبی واقف ہیں تو یہ کہہ سکیں گے کہ آپ کو اس دوائی کی علامتوں پر حیرت ہوئی ہے یا نہیں۔ آپ صرف اس حالت میں کہہ سکتے ہیں کہ کیا قدرتی تھا اور بیماری کی عام حالت کیا تھی؟ آپ اگنیشیا میں دیکھ سکتے ہیں کہ کیا غیر قدرتی ہے اور کیا غیر متوقع آپ کوئی متورم جوڑ دیکھیں یا متورم عضو، وہاں گرمی ہوگی۔ سرخی ہوگی۔ چمکن ہوگی۔ اور کمزوری ملے گی۔ آپ اسے نہایت احتیاط سے چھوئیں گے تاکہ اس میں درد نہ ہونے پائے۔ عموماً آپ کو یہ امید کرنے کا پورا حق حاصل ہے کہ اس میں درد ہوگا۔ مگر چھونے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں درد نہیں ہے۔ اور اکثر سخت دباؤ سے اسے آرام ملتا ہے۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں؟ آپ گلا دیکھتے وہ پھولا ہوا ہے، متورم ہے، سرخ ہے، مریض شکایت کرتا ہے کہ گلے میں درد ہے۔ قدرتاً آپ اسے زبان دبا کر نہ دیکھیں گے تاکہ کہیں یہ دکھ نہ جائے۔ آپ یہ فرض کر سکتے ہیں کہ گلے میں ٹھوس خوراک نگلنے سے درد ہوتا ہوگا۔ لیکن ذرا مریض کو پوچھ کر دیکھئے۔ وہ بتائے گا۔ میں جب کوئی ٹھوس چیز نگلتا ہوں تو مجھے درد نہیں ہوتا۔ کوئی بھی ٹھوس چیز نگلنے سے گلے کا درد گھٹ جاتا ہے۔ دبانے سے گلے کے درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ باقی ہر وقت اس میں درد رہتا ہے۔
ذہنی طور پر مریض قطعاً غیر متوقع حرکتیں کرتا ہے۔ بظاہر جیسے اس کے کام کرنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ذہن درست نہیں ہے اور کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ آپ جو کچھ اشارہ کرتے ہیں وہ اس کے سراسر خلاف حرکت کرتا ہے۔ مریض کو تکلیف والی کروٹ لیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ اس طرح کرنے سے درد بڑھنے کی بجائے گھٹتا ہے۔ سر کے پہلو میں درد جیسے کوئی کیل یا میخ ٹھونک رہا ہے۔ صرف اس پہلو لیٹ جانے سے ہی راحت ملتی ہے۔ یا اسے دبانے سے آرام ملتا ہے اور ایسا کرنے سے درد گھٹ جاتا ہے۔

معدہ بھی مندا گنی (بد ہضمی) کی طرح عجیب ہوتا ہے۔ ایک نہ ایک دن آپ کو ایسا عجیب مریض دیکھنے کو ملے گا۔ جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے قے کر دیتا ہے۔ آپ اسے چاہے جتنی نرم ہلکی غذا دے لیں۔ ذرا سا ڈبل روٹی کا ٹکڑا دیں تو وہ بھی قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ کئی کئی دن تک اس طرح قے ہوتی رہتی ہے۔ اور گھر والے متفکر ہو جاتے ہیں کہ یہ کہیں بھوکا نہ مر جائے۔ کھانے کو خواہ کوئی چیز دیں۔ وہ ہضم نہیں ہوتی۔ آخر مریضہ کہتی ہے۔ کاش! مجھے بند گوبھی اور پیاز کے چند ٹکڑے مل جاتے تو میں ٹھیک ہو جاتی۔ یہ ہسٹریا کا معدہ ہے۔ مریضہ کچی گوبھی اور پیاز کے چند ٹکڑے کھاتی ہے اور عارضی طور پر بہتری محسوس کرتی ہے۔ وہ عجیب و غریب چیزیں جو عموماً اسے ہضم نہیں ہوتیں۔ کھانے سے متلی بڑھنے کی بجائے گھٹ جاتی ہے۔ دوسری طرف دودھ اور ڈبل روٹی جیسی نرم و گرم چیزیں کھانے سے جو عموماً کھائی جاتی ہیں۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے اور متلی آنے لگتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں کھانے کی رغبت، ٹھنڈی چیزیں ہضم بھی ہو جاتی ہیں جبکہ گرم چیزیں کھانے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور مندا گنی پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانسی میں اسی طرح کی باتیں پائی جاتی ہیں قاعدے کے مطابق گلے میں خراش ہوتی ہے اور اسی وجہ سے لوگ کھانستے ہیں۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں خراش ہونے سے کھانسی آتی ہے۔ گلے میں سرسراہٹ ہونے سے۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے۔ ایسا محسوس ہونے سے کھانسی آتی ہے اور کھانسنے سے یہ تکلیف گھٹ جاتی ہے مگر جب اگنیشیا کے مریض کے گلے اور سانس کی نالی میں خراش ہوتی ہے تو آپ کو پھر غیر متوقع بات ملتی ہے۔ مریضہ جتنا زیادہ کھانستی ہے، خراش بھی اتنی ہی زیادہ بڑھتی ہے۔ آخر کار خراش اور کھانسی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مریضہ کو تشنج آ جاتا ہے۔ اگنیشیا کی ایک مریضہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اسے جتنی زیادہ کھانسی آتی تھی۔ کھانسنے کے لئے خواہش اور خراش بھی اتنی ہی بڑھتی تھی۔ آخر وہ پسینے سے تر ہو جاتی تھی۔ بستر میں بیٹھی رہتی تھی اور اس کے بدن کے کپڑے پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے۔ گلا گھٹتا تھا۔ کھانسی تھی ڈکاریں آتی تھیں۔ پسینے سے تر اور پژمردہ، اگر آپ کو ایسا مریض دیکھنے کے لئے بلایا جائے تو آپ انتظار نہ کریں۔ آپ اسے اپنی رام کہانی سنانے کے لئے کھانسنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ بولنے کی جتنی زیادہ کوشش کرتی ہے۔ کھانسی بھی اتنی ہی بڑھتی ہے۔ اگنیشیا اس کھانسی کو فوراً روک دے گا۔ کسی اکساہٹ کے بغیر نرخرے میں تشنج آتا ہے۔ ذرا سی گڑبڑ، ذہنی انتشار، خوف، رنج یا شکایت سے متاثر ہو کر نازک مزاج عورت جب گھر لوٹتی ہے اور بستر میں چلی جاتی ہے تو اس کا نرخرہ گھٹنے لگتا ہے۔ یہ نرخرے کا تشنج ہے جو سارے گھر میں سنا جا سکتا ہے۔ اگنیشیا اسے فوراً روک دے گا (جیلسی میم، ماسکس)۔

ماہواری کے دنوں میں طرح طرح کی عصبی تکلیفیں اور دوسری شکایتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ طبیعت میں ہر وقت جلد بازی رہتی ہے۔ جوش میں رہتا ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ پھرتی بھی کافی معلوم نہیں ہوتی۔ یادداشت قابل اعتبار نہیں رہتی۔ دماغ اتارہتا ہے۔ یہ بھی ایک طرح کی کند ذہنی ہے۔ اس نے جن باتوں کو ترتیب دے کر دماغ میں بٹھایا تھا۔ ان کی ترتیب نہیں لگ سکتی۔ اسے گانا بجانا، قاعدے قانون اور سکول کے طریقے یاد نہیں رہتے۔ سب کچھ دماغ سے نکل جاتا ہے۔ کند ذہنی کا غلبہ ہوتا ہے۔ تھکی ماندی، عصبی مزاج۔

اس کے بعد طرح طرح کے قیاس ، شاندار باتوں کا قیاس ایک طرح کا بکواس نہ بخار ہوتا ہے اور نہ سردی، جوش کے فوراً بعد یہ حالت آتی ہے وہ جذبات میں زبردست انتشار لے کر گھر لوٹتی ہے۔ اس پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ جو بظاہر بکواس کی حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ بخار میں پایا جاتا ہے لیکن احتیاط سے معائنہ کرنے پر معلوم ہوگا کہ یہ بکواس نہیں ہے۔ یہ ہسٹریا کا عارضی ذہنی جوش ہے۔ جس میں ذہنی توازن زائل ہو گیا ہے اور وہ طرح طرح کی چیزیں دیکھتی ہے۔ یہ ہسٹریا کا پاگل پن ہے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد یا اگلی صبح یہ حالت مٹ جاتی ہے۔ جب یہ حالت ایک بار آ جاتی ہے تو اس کے دورے بار بار ہوتے ہی رہتے ہیں اگر ان کا علاج نہ ہو تو مریضہ پاگل ہو جاتی ہے۔ یقینی طور پر دماغی جا ہی۔ یہ حالت، جوش، غم، جنون وغیرہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ حالتیں پہلے پہل ماہواری کے دنوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ اس کے بعد یہ حالتیں دوسرے وقت میں بھی آنے لگتی ہیں۔ آخر یہ تکلیف کسی وجہ کے بغیر ہی آنے لگتی ہے۔ اگر اس سے پوچھ پاچھ کی جائے یا اس کی بات کی تردید کی جائے تو بھی اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ وہ تنہائی پسند کرتی ہے تاکہ اپنی زندگی میں آئی ہوئی بے میل باتوں پر غور کر سکے۔ بیٹھی رہتی ہے اور سسکیاں بھرتی رہتی ہے۔ کبھی خاموش ہو جاتی ہے۔ پھر بڑبڑانے لگتی ہے اور پھر اپنے آپ سے ہی باتیں کرنے لگتی ہے۔ ذرا سی دیر میں وہ ایسی حالت میں آ جاتی ہے۔ جہاں اسے دورہ لانے اور دوسروں کو خوفزدہ کرنے میں لطف آتا ہے۔ قدرتی ہسٹریا کا مریض پیدائش سے ہی اس کا مریض ہوتا ہے اور اگنیشیا اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ مگر جب یہ اوپر بیان ہوئی حالتوں کا نتیجہ ہو تو اگنیشیا انتہائی مفید ہے۔ یہ ہائیوسائمس کے پہلو بہ پہلو چلتا ہے۔ متواتر خوف یا شک کا احساس، جیسے کوئی بات ہونے والی ہے۔

ان تمام ذہنی حالتوں کے ساتھ پیٹ اور معدے میں خالی پن کا احساس، خالی پن اور لرزہ، ناکام عشق کے بعد کی ذہنی کاوش اور اس کے ساتھ ریڑھ کی تکلیف، کسی عزیز کی موت یا قیمتی چیز کے گم ہو جانے کا غم، ہاتھوں کے لرزہ کی وجہ سے لکھنے میں بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات سے ڈرتا ہے۔ مریضہ ایسی حالت میں پہنچ جاتی ہے جہاں وہ کوئی ذمہ داری لینے کے نااہل ہو جاتی ہے حتیٰ کہ کسی سہیلی کو چٹھی بھی نہیں لکھ سکتی۔

اگنیشیا کا مریض سادہ لوح یا ذہنی طور پرست، یا بے وقوف نہیں ہوتا بلکہ تھکا ماندہ جو کثرت کار یا جوش کی زیادتی کی وجہ سے اس حالت کو پہنچا ہے۔ کثرت کار کا نتیجہ خواہ جسمانی طور پر کمزوری ہو، مگر یہ حالت زیادہ محنت و جوش کا نتیجہ ہے۔ ہماری موجودہ سماجی زندگی ہسٹریا لانے کے لئے نہایت موافق ہے۔ سماجی ذہن کا نمونہ وہ شخص ہے جو ہر وقت کند ذہنی کی حالت میں رہے۔ وہ سوال پوچھتا ہے مگر جواب کا انتظار نہیں کرتا یہ حالت اور بھی کئی دوائیوں میں آتی ہے۔ ذہنی یکسوئیت کی کمی مگر یہ ایک خاص قسم کی کمی ہے۔ ڈر خوف فکر اور رونا اس دوائی میں عام طور سے پایا جاتا ہے۔ نازک مزاجی، ذکی الحسی، جنگ مزاجی، انتہائی تھکا ماندہ، زود رنج۔

اگنیشیا ایک اور بات بھی ہے۔ سمجھتا ہے میں نے کسی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ یہ حالت بہت کچھ پلساٹیلا، جیلی بورس اور ہائیوسائمس کے مشابہ ہے۔ صرف اورم میں ہی یہ یقین پایا جاتا ہے کہ میں

نے کوئی غلطی کی ہے۔ اس دوائی کے زیر اثر وہ سوچتا ہے۔ میں نے کسی فرض کی انجام دہی میں بھول کی ہے۔ اور ہر وقت اسی پر سوچتا رہتا ہے۔ انتہائی رنج کے بعد ذہنی ایذا۔

اس میں سر درد عام پائے جاتے ہیں اور وہ سب اجتماع خون کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ دباؤ کے ساتھ سر درد، پھاڑنے کی طرح کے سر درد، یا جیسے سر کے پہلو میں یا کنپٹی میں میخ ٹھونکی جا رہی ہے۔ درد والے رخ لیٹ جانے سے آرام ملتا ہے۔ سب طرح کے سر درد حرارت سے گھٹ جاتے ہیں۔ مریض کو عموماً حرارت سے راحت ملتی ہے اور ٹھنڈک سے تکلیف بڑھتی ہے۔ معدے کے لئے ٹھنڈی اور بیرونی طور پر گرم چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جھٹکے کے ساتھ، چبھن کے ساتھ اور اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، نازک اور عصبی مزاج والوں کے سر درد، ان لوگوں کے سر درد جن کا عصبی نظام رنج و غم، فکر اور دماغی محنت کی وجہ سے درہم برہم ہو گیا ہو۔ قہوہ اور تمباکو کو کثرت استعمال سے۔ دھواں اندر جانے سے تمباکو یا شراب کے ناجائز استعمال سے پیدا ہوا سر درد، گہرا غور و فکر کرنے سے پیدا ہوا سر درد۔ سر درد حرارت ملنے سے اور آرام کرنے سے گھٹتا ہے۔ مگر ٹھنڈک سے، ہوا سے، سر کو یکایک ادھر ادھر کرنے سے، پاخانے کے وقت زور لگانے سے۔ جھٹکا لگنے سے جلد بازی سے اور جوش سے بڑھتا ہے۔ اوپر کی طرف دیکھنے سے درد بڑھتے ہیں۔ آنکھیں گھمانے سے، شور و غل سے اور روشنی سے بھی درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ گدی میں درد، جو ٹھنڈک سے بڑھے اور بیرونی حرارت سے گھٹے۔ کھانا کھاتے وقت سر درد کم ہو جاتا ہے اور اس کے جلد بعد بڑھ جاتا ہے۔

''بینائی کی گڑبڑ، ٹیڑھی میڑھی لکیریں دکھائی دیں۔ دیکھنے اور پہچاننے میں گڑبڑ'' آنکھیں انتہائی گھبرائی ہوئیں۔'' چہرے پر آنسو آئیں، روتا ہے''۔

چہرہ بگڑا ہوا، اینٹھن والا، زرد اور بیماروں جیسا چہرے میں درد، چہرے میں چھید ہونے کا سا زبردست درد، پھاڑنے کی طرح کا درد۔ میں اس کی ذرا وضاحت کر دوں۔ میں نے ابھی پیرس سے واپس آئی حسینہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ گانے بجانے کے کام سے تھکی ماندی آتی ہے۔ اس کے چہرے میں سخت درد ہو جاتا ہے۔ یا ہسٹریائی قسم کا کوئی اور درد ہو جاتا ہے۔ کسی کے سر میں سخت درد ہو جاتا ہے۔ کسی میں ذہنی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ کسی میں ہسٹریا کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ دیرینہ جوش۔ گانے بجانے کی کثرت سے تھکان، کتنی ہی لڑکیاں درد کے ساتھ ماہواری کی تکلیف میں مبتلا ہو کر لوٹتی ہیں یا خصیۃ الرحم میں درد ہو جاتا ہے۔ ہسٹریا کی حالتیں آتی ہیں بچے دانی الٹ جاتی ہے۔ رحم یا کانچ نکلنے لگتی ہے۔ مقعد یا رحم سے پھاڑنے یا گولی لگنے کی طرح کے درد جو جسم میں اوپر ناف کی طرف چلیں۔

عجیب و غریب عدم توجہی، بے پروائی، آپ یہ قیاس ہی نہیں کر سکتے کہ یہ عصبی مزاج عورت کی زیر غور معاملہ پر کیا رائے قائم کرے گی۔ آپ یہ بھروسہ ہی نہیں کر سکتے کہ وہ مدلل بات کرے گی۔ بہتر یہی ہے کہ اس بارے میں کچھ بھی نہ کہا جائے۔ وہ آپ سے بات نہ کرے گی۔ کوئی وعدہ نہ کرے گی۔ آپ کی بات نہ سنے گی۔ یوں دیکھنے میں سمجھدار معلوم ہوگی۔ ابھی آپ نسخہ مکمل نہ کر پائیں گے کہ وہ اپنا سفری تھیلا اٹھائے گی اور چل دے گی۔ وجہ یہ ہے اگر آپ اسے کچھ کہیں گے تو وہ برہم ہو اٹھے گی۔ آپ اسے ایسی کوئی بات کہہ ہی نہیں سکتے جو اس کو خوش کر سکے۔

غیر متوقع وقت پر، غیر متوقع طور پر، پیاس، بخار کی سردی کے وقت پیاس، مگر بخار کے دوران میں پیاس نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ بخار کی یہی حالت ہو۔ یہ باری کے بخاروں میں مفید ہے۔ پرجوش، عصبی مزاج والی عورتیں اور بچے جن کو باری کا بخار آتا ہے۔

آیوڈین (IODINE)

اس دوائی کی ساری شکایتوں میں خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی ایک خاص قسم کا فکر پایا جاتا ہے۔ یہ فکر جسم اور ذہن دونوں ہی جگہ پایا جاتا ہے۔ بظاہر اس فکر کے ساتھ جسم میں تحریک ہوتی ہے۔ تاوقتیکہ وہ حرکت کرکے یا کروٹ بدل کر اسے دور نہ کردے۔ یہ فکر اس وقت بڑھتی ہے جبکہ مریض آرام و سکون کے ساتھ لیٹنا چاہتا ہے۔ وہ جوں جوں آرام و سکون سے لیٹنے کی کوشش کرتا ہے یہ فکر اسی تناسب سے بڑھتی ہے۔ آرام و سکون سے لیٹنے کی اس کوشش کے دوران میں اس پر طرح طرح کی ترغیبوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ مثلاً چیزیں پھاڑ ڈالنا چاہتا ہے۔ خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ قتل کرنا چاہتا ہے۔ تشدد کرنا چاہتا ہے۔ وہ آرام سے بیٹھ نہیں سکتا۔ لہٰذا دن رات چہل قدمی کرتا رہتا ہے۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم میں بھی اس کی وجہ سے یہی تاثیر آتی ہے۔ لہٰذا آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم کا مریض بھی دن رات چلتا ہی رہتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ کالی آیوڈائیڈ کا مریض تھکن کا احساس کئے بغیر لمبا فاصلہ طے کرسکتا ہے۔ جسے صرف چلتے رہنے سے فکر اس سے دور رہتی ہے۔ جبکہ آیوڈین میں زبردست تھکن پائی جاتی ہے۔ وہ چلنے سے بری طرح تھکتا ہے اور پسینے سے تر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ذرا سی محنت سے بری طرح شرابور ہو جاتا ہے۔ آیوڈین ان حالتوں کے مشابہ ہے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کوئی خوفناک واقعہ ہونے والا ہے۔ ذہنی تعطل کا اندیشہ، پاگل پن کا اندیشہ یا کسی سخت ترین بیماری کے آنے کا اندیشہ۔ ایسی حالتیں ملیریا دب جانے کی شدید حالت میں، سردی کی پرانی حالت میں، تپ دق کا اندیشہ لاحق ہو جانے کی حالت میں خصوصیت سے پیٹ کا دق ہونے کی صورت میں رونما ہوتی ہیں۔

کسی عضو کا بڑھ جانا اس دوائی کی خاصیت ہے۔ مثلاً جگر بڑھ جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ رحم کے خصیے بڑھ جاتے ہیں۔ فوطے بڑھ جاتے ہیں۔ لمف غدود، گردن کے غدود چھاتیوں کے غدود کو چھوڑ کر باقی جسم کے سارے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ پستان کے غدود سکڑتے ہیں۔ جبکہ جسم کے باقی سارے غدود بڑھتے ہیں اور پھولتے ہیں۔ وہ گٹھلیوں کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ غدود کے پھولنے کی یہ خاصیت خصوصیت کے ساتھ پیٹ کے لمف غدود اور چھوٹی انتڑیوں کے غدود میں پائی جاتی ہے۔ اس میں ایک اور عجیب حالت بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی جسم سوکھتا ہے اور غدود پھولتے ہیں یہ عجیب و خاص بات ہے اور یہ حالت دیکھ کر آپ کو آیوڈین کا خیال آئے گا کیونکہ جسم کے سوکھنے اور غدود کے بڑھنے اور پھولنے میں تناسب رہتا ہے۔ بدن کے ساتھ ہی ساتھ ہاتھ پاؤں بھی سوکھتے ہیں۔ یہ حالت سوکھیا انسان میں آتی ہے سارے بدن میں جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ بدن سوکھنے لگتا ہے۔ پٹھے سکڑتے ہیں۔ جلد سکڑتی ہے۔ بچے کا چہرہ بوڑھے کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ مگر بغل کے غدود، ران کے غدود، اور پیٹ کے غدود پھیلتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ چھوٹی انتڑیوں کے غدود گٹھلی کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی حالت اس پرانے ملیریا میں بھی

پائی جاتی ہے۔ جس کا ایلو پیتھک طریقہ سے علاج ہوا ہو اور جس کو انہوں نے کونین اور سنکھیا بکثرت کھایا ہو اور اب بھی اسے سردی لگتی رہتی ہو، چہرہ اور جسم کا بالائی حصہ سوکھ جاتا ہے۔ جھریاں یکایک پیدا ہوتی ہیں۔ ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جن کے زیر اثر عجیب و غریب خواہش پیدا ہوتی ہے اور کسی ظاہرہ وجہ کے بغیر ہی ترغیبیں ملتی ہیں۔ اس طرح کی ترغیب پاگل پن میں پائی جاتی ہے۔ ایسا پاگل پن جس کے زیر اثر تشدد کرنے یا انوکھی حرکتیں کرنے کی ترغیب ملتی ہو۔ جب آپ مریض سے پوچھیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔ مجھے علم نہیں ہے۔ ممکن ہے اس مریض میں پاگل پن کا کوئی دوسرا نقص نہ ہو اور وہ اچھا بیوپاری ہو۔ ایسی حالتیں بھی دوائیوں کے زیر اثر آتی ہیں۔ یہ حالتیں کسی نہ کسی تکلیف کا پیش خیمہ (پورب روپ) ہیں۔ ہیپر کے زیر اثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اپنے گاہک کی حجامت بناتے وقت حجام کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ اپنے استرے سے گاہک کا گلا کاٹ دے۔ نکس وامیکا میں ماں کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ بچے کو آگ میں پھینک دوں یا اپنے عزیز خاوند کو قتل کر دوں۔ ذہن میں یہ خیال آتا ہے اور بڑھتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حقیقی طور پر پاگل ہو جاتی ہے۔ کنٹرول سے باہر ہو جاتی ہے اور وہ اس ترغیب پر عمل کر بیٹھتی ہے۔ نیٹرم سلف کا مریض کہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کو پتہ نہیں میں خودکشی کی خواہش کا مقابلہ کس طرح کر رہا ہوں۔ میرے من میں بار بار اس طرح کی خواہش اٹھتی ہے۔ آیوڈین میں قتل کرنے کی ترغیب آتی ہے۔ غصہ یا انصاف کے جذبے کی وجہ سے نہیں بلکہ بغیر وجہ۔ اکثر غصہ کا زبردست غلبہ قتل کرنے کے لئے آمادہ کرتا ہے لیکن آیوڈین میں اس طرح کی ترغیب نہیں پائی جاتی۔ بارہا امن و سکون کے ساتھ لکھتے پڑھتے وقت یکایک اپنے تئیں تشدد کرنے کا خیال آتا ہے۔ یہ خیال زور پکڑتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ ترغیبی پاگل پن کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

آیوڈین کا مریض جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ بھلکڑ، چھوٹی چھوٹی باتیں بھی یاد نہیں رہ سکتیں۔ وہ اس کے ذہن سے اتر جاتی ہیں۔ وہ بھول جاتا ہے کہ میں کیا کرنے والا تھا اور کیا کہنے والا تھا۔ سامان خریدتا ہے اور بنڈل بندھے بندھائے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ از حد بھلکڑ، ان سب حالتوں کے ساتھ ساتھ ایک بات مت بھولئے وہ یہ ہے کہ مریض ان ترغیبوں اور فکر سے چھٹکارا پانے کے لئے مجبوراً ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے۔ فکر کی وجہ سے تھکان آتی ہے۔ پریشانی بڑھتی ہے۔ تاوقتیکہ وہ کسی نہ کسی کام میں مصروف نہ ہو جائے۔ اگرچہ ذہنی طور پر تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ تاہم وہ مصروف رہنے اور کوئی نہ کوئی کام دھندا کرتے رہنے پر مجبور ہے۔ اس سے ذہنی تھکان میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس شخص کے دماغ میں خلل آنے والا ہو، جو کثرت کار، فکر اور ادبی کام سے تھک گیا ہو آپ اسے یہ مشورہ دیں کہ وہ آرام کرے اور کام چھوڑ دے تو وہ فوراً ہی پوچھے گا۔ یہ کیوں؟ اگر میں نے کام چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گا یا پاگل ہو جاؤں گا۔ ایسی حالت آیوڈین اور آرسینکم کے زیر اثر آتی ہے مگر دونوں کو فوراً ہی الگ الگ کر دیتا ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ آیوڈین کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے۔ وہ ٹھنڈی جگہ پر رہنا چاہتا ہے۔ وہ ٹھنڈی جگہ بیٹھ کر کام کرنا اور غور و فکر کرنا پسند کرتا ہے۔ جبکہ آرسینکم کا مریض گرمی چاہتا ہے۔ گرم کمرہ اور گرم کپڑے اوڑھنا چاہتا ہے۔ سردی سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دونوں ہی دوائیوں میں جسمانی اور ذہنی بے چینی اور فکر موجود رہنے کے

باوجود بھی، اگر مریض گرم مزاج ہے تو آپ آرسینکم دینے کی بابت ہرگز مت سوچئے اور اگر مریض سرد طبیعت والا ہے اور سردی سے کانپ رہا ہے تو اسے آیوڈین ہرگز مت دیجئے۔

عام حالتوں کے سلسلے میں، میں پہلے غدود کے بڑھ جانے کے رجحان کا ذکر کر چکا ہوں۔ میں نے ابھی جس قسم کی جسمانی بناوٹ کا تذکرہ کیا ہے اس کی بہت سی علامتوں کو آیوڈین نے دور کیا ہے اس کی بہت سی علامتوں کو آیوڈین نے دور کیا ہے۔ مثلاً دل کا بڑھ جانا، سانس کی نالی کے بالائی حصے کے غدود کا بڑھ جانا، آنکھ کا باہر نکل آنا وغیرہ۔ اگر آپ کو کبھی ایسا مریض ملے (فرض کیجئے اسے کسی ایسے شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے جس کو صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ آنکھیں باہر نکل رہی ہیں) تو آپ بیماری کے نام کے مغالطے میں نہ پڑیں۔ بیماری کے نام سے وابستہ باتیں خواہ کتنی ہی لازمی ہوں وہ دوائی کے چناؤ میں مددگار نہیں ہیں۔ آپ کو یہ دوا مریض کی ان حالات سے جو میں نے آپ کو سمجھائے ہیں جو بیماری کے دائرے سے باہر ہیں۔ پھر بیماری خواہ آنکھ باہر نکلنے کی ہو یا سانس کی نالی کے بالائی حصے کے غدود بڑھ جانے کی یا دل بڑھ جانے کی یا دل کی کوئی اور تکلیف جب مریض دبلا پتلا اور زرد مرجھایا ہوا ہو۔ حرارت سے اس کی تکلیف بڑھتی ہو۔ اس کے غدود بڑھے ہوئے ہوں اور اس دوائی کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو اس دوائی کے استعمال کے بعد آپ کو یہ امید رکھنی چاہئے کہ علامتوں کا وہ مجموعہ غائب ہو گا۔ جس کی بناء پر اس کا نام رکھا گیا تھا۔

دماغی تکلیفوں کے لئے خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی، اکثر آیوڈین کی ضرورت پڑتی ہے۔ سر میں تپکن ہوتی ہے۔ بدن میں تپکن ہوتی ہے۔ سارے بدن میں تپکن ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ تپکن ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کے سروں تک پہنچتی ہے۔ معدے میں تپکن ہوتی ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے شدید درد سر کے درد میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے مگر مریض کو حرکت سے راحت ملتی ہے۔ مریض حرکت کرتا ہے تاکہ اس کی فکر گھٹ جائے مگر ہر ایک قدم سر درد میں اضافہ کرتا ہے اور چلنے سے تپکن بڑھتی ہے۔ اس طرح کا فرق جاننا ضروری ہے۔

میٹریا میڈیکا کے مطالعہ میں یہ سمجھنا نہایت ضروری اور مفید ہے کہ مریض اور کسی خاص عضو کی تعریف میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں کیا فرق ہے۔ مریض کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ عام بات ہے اور کسی خاص عضو کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ خاص بات ہے۔ ممکن ہے دونوں سراسر مختلف ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ بار ہا میٹریا میڈیکا پڑھنے والوں کو یہ سمجھنے میں مشکل آتی ہے کہ ایک ہی دوائی میں حرکت سے راحت اور تکلیف میں اضافہ ہوتا کیوں درج ہے۔ صرف میٹریا میڈیکا کے سرچشمہ سے یعنی تجربوں سے اور دوائیوں کے استعمال سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی حصے کے بارے میں یا سارے جسم کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں سے کیا صحیح ہے۔ بار ہا ہم دیکھتے ہیں کہ مریض گرم کمرے میں کھڑکی کھول کر سر باہر نکال دیتا ہے اور لیٹ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سر کو ٹھنڈک سے راحت ملتی ہے اور باقی جسم کو گرمی سے۔ یہ فاسفورس کی خاص علامت ہے جس میں سر اور معدے کو ٹھنڈی چیزوں سے راحت ملتی ہے مگر جسم اور چھاتی کی تکلیفوں میں ٹھنڈک سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر فاسفورس کے مریض کو سر درد اور قے کی شکایت ہو تو وہ کہے گا میں کھلی ہوا میں جانا چاہتا ہوں اور پیٹ میں کوئی ٹھنڈی چیز ڈالنا چاہتا ہوں لیکن اگر اس کی چھاتی میں تکلیف ہو اور ہاتھ پاؤں میں درد ہو تو وہ کہے گا۔ میں کمرے میں جانا چاہتا ہوں۔ مجھے گرم کپڑے سے اوڑھ لینا

چاہئے۔ کسی بھی دوائی کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں مریض کا مطالعہ اسی طرح کرنا چاہئے ہمیں فرق سمجھنا چاہئے۔

جیسا کہ آپ کو امید ہو گی۔ اس دبلے پتلے اور ہارے تھکے مریض میں طرح طرح کی آنکھ کی شکایتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آنکھ کی میبومینا خنازیری تکلیف، اس کے ساتھ انگوری پردے کے زخم، نزلے کی شکایت، آنکھ سے رطوبت نکلنا، پپوٹوں کے چھوٹے چھوٹے غدود کا بڑھ جانا وغیرہ پایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ہی دبلا پتلا، سوکھا بدن، زرد رنگت بھی ملے گی۔ شوخ رنگ پہچاننے میں گڑبڑ، اس میں استسقاء (سوجھن) کی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ پپوٹوں میں اور آنکھ کے نچلے حصہ میں سوجن آتی ہے۔ آیوڈین میں ہاتھ پاؤں کی سوجن بھی آتی ہے۔ آیوڈین کی وجہ سے ہی آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم میں بھی یہ تاثیر آتی ہے۔ موخر الذکر میں گردوں میں اسی قسم کی سوجن پائی جاتی ہے۔ گردوں کی خرابی کی وجہ سے جو اندھاپن آتا ہے یہ اس کو ابتدائی مرحلے میں ہی روک دیتی ہے۔

دوسری بڑی خوبی جو آیوڈین کی شکایتوں میں خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے وہ ہے بھوک۔ مریض ہر وقت بھوکا رہتا ہے معمولی طور پر کھانا کافی ثابت نہیں ہوتا۔ وہ کھانا کھانے کے مقررہ وقت کے درمیان بھی کھاتا ہے اور پھر بھی بھوکا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں۔ آیوڈین کے زیر اثر فکر، خوف اور ایذا وغیرہ میں بھوک کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب پیٹ خالی ہو تو درد ہونے لگتا ہے اور مریض کو مجبوراً کھانا پڑتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت وہ اپنی شکایتیں بھول جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی مصروفیت ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی حرکت ہے اور ذہن دوسری طرف مصروف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کھانا کھاتے وقت اور حرکت کرتے وقت راحت نصیب ہوتی ہے۔ اتنی بھوک اور اتنا کچھ کھاتے رہنے کے باوجود بھی اس کا بدن سوکھتا جاتا ہے اچھی طرح کھائے پئے اور دبلا ہوتا جائے۔ ہیرنگ نے آیوڈین کی اہم اور رہنما علامت بتائی ہے نیٹرم میور اور ابروٹنم کے ماتحت مریض سوکھتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ اسے زبردست بھوک ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کھایا پیا جزو بدن نہیں بنتا اس سے گوشت پوست نہیں بنتا۔ لہٰذا بدن سوکھتا جاتا ہے۔

نزلہ زکام بھی قابل ذکر ہے۔ آیوڈین کے مریض میں سونگھنے کی قوت نہیں رہتی۔ بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ ذرا سی بات پر سردی لگ جاتی ہے۔ ہر وقت چھینکتا رہتا ہے۔ ناک سے پانی سی پتلی رطوبت خوب گرتی ہے۔ نتھنوں میں زخم بن جاتے ہیں اور ان پر خون ملے کھرنڈ آتے ہیں۔ ناک صاف کرے تو خون آتا ہے۔ ناک قطعاً بند ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ ناک کی راہ سانس نہیں لے سکتا۔ سردی لگ جانے سے اس میں اضافہ ہو جاتا ہے اسے زکام متواتر رہتا ہے۔ اس طرح وہ زکام کا دائمی مریض بن جاتا ہے۔ میں مریض کی عام حالت پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ سب سے پہلے مریض پر توجہ دینی چاہئے پہلی اور لازمی بات ہے۔ مریض کے جسم کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا۔ یعنی مجموعی طور پر مریض کی حالت کیا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس کے دیگر اعضاء کی حالت کیا ہے ناک کی بلغمی جھلیوں میں متواتر زخم رہتے ہیں یا زخم بننے کا رجحان رہتا ہے۔ اکثر یہ چھوٹے چھوٹے زخم بڑے گہرے ہوتے ہیں۔

ساری زبان پر اور منہ میں سفید سفید چھالے پڑ جاتے ہیں۔ گال اندر سے سفید چھالوں سے بھر جاتی ہے۔ میں مواد جمع ہونے کے رجحان کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ گلے کے زخموں پر سفید جھلی، سفید میالے یا پیلے خاکی رنگ کا دادا آتا ہے۔ ناک کی ساری بلغمی جھلیوں اور حلق میں اسی طرح کا مواد آتا ہے حلق میں جھلی یا خاکی رنگ کا مواد آتا ہے۔ گلے کی ان علامتوں اور گلے میں زخم بننے کے رجحان کے ساتھ یہ گلے کی بہت سی تکلیفوں میں مفید ہے۔ ٹانسلز کے بڑھ جانے میں مفید ہے۔ جبکہ اس پر اس قسم کے زخم ہوں اور جسمانی حالت مطابق ہو۔ بھوکے دبلے پتلے اور جھریوں والے لوگوں کے ٹانسلز بڑھے ہوئے ہوں تو یہ دوائی کام کرتی ہے۔ ہمیں بارہا ایسے مریض ملتے ہیں جن کے ٹانسلز بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسے پلساٹیلا کے مریض کی طرح ہمیشہ گرمی سے تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ابتدائی مرحلے، جبکہ کوئی بڑی بنیادی تبدیلی نہ آئی ہو تو آپ کو آیوڈین کی جگہ پلساٹیلا کا مغالطہ ہو سکتا ہے لیکن اگر آپ مریض کے جسم پر توجہ دیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ سوکھتا جا رہا ہے۔ بس یہیں سے دونوں میں فرق ہو گیا۔ دونوں کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے۔ دونوں ہی چڑچڑے ہوتے ہیں اور دونوں ہی جذبات سے پر ہوتے ہیں۔ پلساٹیلا کا مریض زیادہ جذباتی اور سوچی ہوتا ہے۔ زیادہ بسورتی صورت، زیادہ غمگین ہوتا ہے۔ بھوک کی کافی کمی ہوتی ہے۔ جبکہ آیوڈین کا مریض ہر وقت بھوکا رہتا ہے۔ پلساٹیلا کے مریض کے بدن پر اکثر گوشت پوست بڑھ جاتا ہے۔ جبکہ وہ بتدریج نازک مزاج ہوتا چلا جاتا ہے۔ آیوڈین کا مریض دبلا ہو جاتا ہے۔ سوکھ جاتا ہے۔ اسے زبردست بھوک ہوتی ہے۔ کھا کر بھی سیر نہیں ہوتا ہر وقت بھوک ہی بھوک چلاتا ہے اور اس بھوک سے دکھی رہتا ہے۔ اسے ہر چند گھنٹے کے بعد کھانا پڑتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد اسے راحت ملتی ہے۔ اسے پیاس بھی بہت رہتی ہے۔ اگر وہ کافی دیر تک نہ کھائے تو تکلیف خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں ضرور اضافہ ہو جاتا ہے۔ آیوڈین کے زیر اثر بھوک سے ہر ایک تکلیف بڑھتی ہے۔

آیوڈین میں ایک قسم کی مندا گنی بھی پائی جاتی ہے۔ جو زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ معدے میں ترشی بڑھتی ہے ترش ڈکاریں آتی ہیں معدے میں ہوا بھر جاتی ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں۔ ان پیچ کے پاخانے، اس کے ساتھ دست، نیلے دست، پنیر سے چکنے دست، ہاضمہ بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اب اسے کچھ بھی ہضم نہیں ہوتا، خواہ وہ کچھ کھائے مگر اتنے پر بھی بھوک اسی طرح رہتی ہے۔ تے آتی ہے۔ دست آتے ہیں اور دنوں دن بدن سوکھتا چلا جائے کیونکہ اس کی حالت اس موم بتی جیسی ہے جو دونوں سروں سے جل رہی ہو، وہ اس قدر کمزور ہوتا جا رہا ہے اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ وہ جو کچھ بھی کھاتا ہے اس میں نہایت کم اس کے بدن کا جز بنتا ہے۔ کھانے کی چیزیں ہضم کے فعل کو، معدے کو اور انتڑیوں کو خراب کرتی ہیں۔ ادھر یہ گڑ بڑ چلتی ہے اور دوسری طرف جگر و تلی میں سختی آ جاتی ہے۔ دونوں بڑھ جاتے ہیں اور مریض کو پانڈو ہو جاتا ہے۔ پاخانے سخت، گانٹھ سا اور سفید یا بے رنگ ہوتا ہے یا میالا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی نرم اور پتلا ہوتا ہے۔ اس میں پت یا تو ہوتی ہی نہیں یا بہت کم ہوتی ہے۔ یہ حالت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ جگر بڑھ جاتا ہے۔ آخر پیٹ اندر کی طرف سکڑنے لگتا ہے تب پتہ چلتا ہے کہ جگر اور لمف غدود بڑھ گئے ہیں۔ یہ سب گانٹھ دار ہو جاتے ہیں اور گٹھلی کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ دست آتے

ہیں۔ بدن سوکھتا ہے۔ بدن پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جیسے خشک گوشت پر ہوتی ہیں۔ بدن کی رنگت میلی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ دوائی کافی پہلے دی جاتی یعنی جسم میں تبدیلی آنے سے پہلے مرض کی رفتار کو روک دیتی اور اسے ٹھیک کر دیتی۔

یہ دبلے پتلے، خنازیری بچوں کے صبح کے دستوں میں نہایت مفید ہے۔

اگر جسمانی حالت مشابہ ہو تو مریض کو طرح طرح کے دست ہوا کرتے ہیں۔ جب جسمانی بناوٹ نمایاں ہو اور آپ کو بہت سی عام علامتوں سے مشابہت رکھنے والی دوائی تلاش کرنا ہو تو پھر دستوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اس مریض کی جسمانی بناوٹ نہایت عجیب و غریب، نایاب اور خاص قسم کی ہے۔ اگر مریض کی عام جسمانی حالت دوائی سی ملتی جلتی ہو تو پھر خواہ کسی قسم کے دست ہوں، ان کی وہ دوائی ٹھیک کر دیتی ہے۔ اگر دستوں کی شکایتیں نئی ہو، شدید ہو اور مریض کا بدن مضبوط ہو اور صرف دست ہی آتے ہوں تو پھر تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔ ایسی حالت میں دست کی خصوصیتیں نایاب عجیب و غریب اور خاص بن جاتی ہیں۔

بوڑھوں کو بوند بوند کر کے پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ اگر مرد میں یہ ساری جسمانی علامتیں موجود ہوں۔ خصوصیت سے جبکہ فوطے سکڑ گئے ہوں۔ نامردی ہو احتلام ہوتا ہو، نفسانی خواہش یا طاقت مٹ گئی ہو یا جب نفسانی خواہش کی وجہ سے عصبی جوش ہو تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ جب فوطے بڑھ گئے ہوں۔ سخت ہو گئے ہوں۔ پھول کر سخت ہو گئے ہوں۔ دوسرے غدود کی طرح بڑھ گئے ہوں یا جب ورم آ گیا ہو تو بھی یہ مفید ہوتی ہے۔

بچے دانی اور رحم کے خصیوں کی سوزش اور سختی، آیوڈین نے رحم کے خصیوں کے سخت پھوڑوں میں فائدہ پہنچایا ہے جبکہ جسمانی حالت جیسا کہ میں اوپر وضاحت کر چکا ہوں، موجود ہو۔ اس نے چھاتیوں کے غدود کے سکڑاؤ میں بھی فائدہ پہنچایا ہے۔ اس نے ان غدود کو ہرا بھرا بنا دیا اور ان مریضوں میں گوشت پوست بڑھ گیا جن کا بدن سوکھ رہا تھا۔

اس کی نزلہ پیدا کرنے کی خاصیت اس لیکوریا سے ظاہر ہوتی ہے جو اس کے زیر اثر نمودار ہوتا ہے۔ بچے دانی کا لیکوریا جس میں بچے دانی کی گردن پر سوزش اور سختی آ جائے۔ بچے دانی بڑھ جاتی ہے۔ کثرت حیض کا رجحان، لیکوریا جس کی وجہ سے رانوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ آیوڈین کی رطوبتیں چرپری ہوتی ہیں۔ ناک سے جو رطوبت گرتی ہے وہ ہونٹوں پر خراش لاتی ہے۔ آنسوؤں سے گالوں پر خراش ہوتی ہے۔ رحم کے اخراج سے رانوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ لیکوریا رطوبت گاڑھی۔ چپکنی اور کبھی کبھی خون ملی ہوئی ہوتی ہے۔ پرانا لیکوریا، حیض کے دنوں میں رطوبت بہت زیادہ گرتی ہے جس سے رانوں پر خراش (اپھار) آ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔

اس میں شدید قسم کی کھانسی آتی ہے۔ سخت قسم کی تنگی سانس دم کشی اور اس کے ساتھ چھاتی کی علامتیں۔ نازک بدن والوں کی دم گھونٹنے والی کھانسی، ہم اس بات پر پھر زور دینا چاہتے ہیں کہ آپ جب تک مریض کی جسمانی حالتوں پر توجہ نہ دیں گے۔ آپ ان دوائیوں کا استعمال نہ کر سکیں گے کیونکہ ان میں

بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جسمانی حالت پر توجہ دیئے بغیر ان علامتوں کی اکائی قائم کرنا نہایت مشکل کام ہے۔

ابھی ایک اور تکلیف باقی ہے جس طرف میں آپ کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ گٹھیا کے پرانے مریض جن کے جوڑ بڑھ گئے ہیں اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ ان کی پرانی حالت پر غور کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا وہ پہلے مضبوط بدن والے تھے۔ ان کا بدن بھرا بھرا تھا مگر اب سوکھ گئے ہیں۔ دبلے پتلے ہو گئے ہیں حالانکہ ہر وقت بھوک لگی رہتی ہے اور کھاتے رہتے ہیں اور اتنا کھانے سے بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا جوڑ بڑھ جاتے ہیں اور نازک ہو جاتے ہیں گٹھیا والے بہت سے مریض گرم کمرے میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اس کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے جو بستر کی حرارت سے بڑھتا ہے۔ وہ سرد کمرے میں خوش رہتا ہے اور کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ وہ بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اسے عموماً ٹہلنے، چہل قدمی کرنے اور گھومنے سے اور کھانا کھاتے رہنے سے آرام ملتا ہے۔ جسمانی اور ذہنی بے چینی، آیوڈین اس کے جوڑوں کے درد کو روکتا ہے اور اسے راحت بخشتا ہے۔

اپیکاکوانہ (IPECA CUANHA)

نئی بیماریوں میں اپیکاک کا دائرہ اثر نہایت وسیع ہے۔ اس کی بہت سی نئی شکایتیں متلی اور قے کے ساتھ شروع ہوتی ہیں۔ بخار کی حالتیں درد کے ساتھ کندھوں کے درمیانی حصہ سے شروع ہوتی ہیں اور کمر کے نچلے حصہ تک پہنچتی ہیں۔ کمر درد، جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ درد میں شدت ہوتی بھی ہے اور نہیں بھی بخار زیادہ ہوتا ہے۔ پت کی قے اور پیاس شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ یہ اپیکاک کے بخار یا معدے کی تکلیف یا باری کے بخار یا پت کی تکلیف کے ابتدائی مرحلے کی عام حالت ہے۔

معدہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جیسے بھرا ہوا ہے۔ معدے میں اور داہنے پنجے میں کٹن کے ساتھ درد، جو بائیں طرف سے دائیں طرف کو چلتا ہے۔ قولنج میں کٹن کے ساتھ درد بائیں سے دائیں کو جاتا ہے۔ جب درد مٹ نہ جائے مریض نہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ سانس لے سکتا ہے۔ درد اسے ایک ہی حالت میں جکڑے رکھتا ہے۔ درد معدہ جیسے معدے میں چھری لگتی ہو ناف سے اوپر بھی اسی قسم کا درد ہوتا ہے۔ یہ درد بائیں سے دائیں کو چلتا ہے اور تھکان و متلی اس کے ساتھ رہتی ہے۔

اپیکاک کی ہر ایک تکلیف میں تھوڑی بہت متلی ضرور ہوتی ہے۔ ہر درد یا تکلیف میں متلی شامل حالت رہتی ہے۔ معدہ ہر ایک تکلیف کا مرکز بن جاتا ہے اور اس کے ساتھ متلی آتی ہے۔ متلی متواتر ہوتی رہتی ہے اور گلا گھٹتا ہے۔ کھانسی کی وجہ سے متلی اور قے آتی ہے۔ کھانسی خشک، پریشانی کرنے والی اور سارے جسم کو ہلا دینے والی ہوتی ہے۔ اس میں دم گھٹتا ہے اور اس کے ساتھ متلی و قے بھی ہوتی ہے۔ کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ پھر گلا گھٹنے لگتا ہے۔ سانس رک جاتا ہے جسم کے خواہ کسی بھی حصے سے ذرا سا خون گرے۔ اس کے ساتھ متلی ہوتی ہے۔ غشی آتی ہے اور جیسے جان نکلنے لگتی ہے۔ لہذا یہ بچے دانی سے خون جانے میں مفید ہے۔ اس میں سرخ چمکدار خون متلی کے ساتھ آتا ہے۔ خون مقدار میں ذرا سا نکلتا ہے مگر اس کے ساتھ

غشی آجاتی ہے۔ اس کی ہر ایک تکلیف میں متلی کا غلبہ رہتا ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی پیاس بھی ہوتی ہے۔ مگر عموماً
نہ ادارد رہتی ہے۔ ایپکاک بہترین طور پر اسی حالت میں کام کرتا ہے جبکہ پیاس مفقود ہو۔ ایپکاک کے بخار
میں یا بخار کی سردی میں، گردی میں درد ہونے کا امکان رہتا ہے۔ سر اور گدی میں درد جیسے وہ کچلے گئے ہوں۔
یہ درد اکثر کمر میں نیچے تک بھی جاتا ہے۔ گدی کے پٹھوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے۔ سر میں جیسے خون بھر گیا ہے۔ سر
جیسے کچلا گیا ہے۔ گدی میں بھی کچلے جانے کا احساس ہوتا ہے۔ سارے سر میں درد ہوتا ہے دکھتا ہے۔

ایپکاک میں بھی کبھی آرسینکم جیسی بے چینی پائی جاتی ہے مگر ایپکاک میں تھکان کے دورے آتے
ہیں۔ جبکہ آرسینکم میں تھکان متواتر رہتی ہے۔ ایپکاک کا مریض بستر میں پڑے پڑے کروٹیں بدلتا ہے۔
بے چینی کے ساتھ ہاتھ پاؤں ہلاتا رہتا ہے۔ یہ حالت خصوصیت سے اس وقت آتی ہے جبکہ ریڑھ بھی
قدرے ماؤف ہو۔ ایپکاک میں ایسی علامتیں آتی ہیں جو حنش وات (ٹیٹنس) کے مشابہ ہوتی ہیں۔ جسم
کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے یہ اس گردن توڑ بخار (پرلاپک سنپات) میں مفید ہے۔ جس میں پت کی قے
ہوتی ہو۔ گدی و گردن میں درد ہوتا ہو۔ پشت کے پٹھوں میں کھنچاؤ ہوتا ہو اور سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہو۔ جب
گردن توڑ بخار چلتا رہا ہو اور اب اس کی وجہ سے مریض کا بدن سوکھنے لگا ہو۔ جب دوائیوں کا اثر عارضی
ثابت ہو رہا ہو۔ سارے بدن میں پیچھے کی طرف جھکاؤ کا رجحان موجود ہو اور جو کچھ کھائے سب قے کی راہ
نکل جاتا ہو۔ حتیٰ کہ سادہ سے سادہ چیز بھی معدے میں نہ ٹھہرتی ہو۔ زبان سرخ و خام ہو۔ ہر وقت متلی ہو اور
پت کی قے ہوتی ہو۔ تو ایپکاک فائدہ کرے گا۔ ایپکاک اس ورم معدہ میں فائدہ کرتا ہے جبکہ پانی کی ایک
بھی بوند معدے میں نہ ٹھہرتی ہو۔ معدے میں جو کچھ بھی پہنچے۔ فوراً ہی قے کی راہ نکل جائے ہر وقت گلا گھٹتا
رہتا ہے۔ معدے میں تیز درد، پشت میں کندھوں کے جوڑ کے نیچے درد ہوتا ہے۔ جیسے وہ ٹوٹ جائیں گے۔
قے میں پت نکلتا ہے۔ ہر وقت متلی ہوتی رہتی ہے اور انتہائی تھکن، جوش معدہ، یہ اس حالت میں بھی فائدہ
کرتا ہے جبکہ پیٹ میں اپھارہ ہو۔ پیٹ ڈھول کی طرح پھول جاتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاسکتا اور جب
پت کی قے ہوتی ہو۔ ایپکاک وبائی پیچش میں بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ جبکہ مریض مجبوراً ہر وقت
پاخانے میں بیٹھا رہتا ہے اور ذرا سی آنوں یا ذرا سا چمکدار سرخ خون نکلتا ہے۔ چھوٹی انتڑیوں کے نچلے حصہ
میں، مقعد میں اور امعاء مستقیم میں سوزش، خوفناک اینٹھن جلن اور ہر وقت حاجت بنی رہتی ہے۔ صرف
آنوں یا ذرا سا چمکدار سرخ خون نکلتا ہے۔ اس کے ساتھ ہر وقت متلی ہوتی رہتی ہے۔ پاخانے میں زور
لگانے سے سخت درد ہوتا ہے اور اس درد کی وجہ سے متلی آنے لگتی ہے۔ قے میں پت آتی ہے۔ اکثر سارے
گھر کو اس قسم کی پیچش ہو جاتی ہے۔ اکثر سارے علاقہ میں پھیل جاتی ہے اور وباء کی صورت اختیار کر لیتی
ہے۔ مگر عموماً خاص قسم کے جسمانی بناوٹ میں ہی پائی جاتی ہے۔ یہ پیچش چھوٹے بچوں میں بھی پائی جاتی ہے
جبکہ ہیضے کی طرح دست آنے لگتے ہیں اور آگے چل کر پیچش کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اینٹھن جاری
رہتی ہے۔ پاخانے میں تھوڑی سی خون ملی آنوں آتی ہے۔ بچہ جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے۔ قے کر دیتا ہے۔ متلی
ہوتی ہے۔ قے ہوتی ہے۔ تھکان ہوتی ہے اور چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ یہ ان حالتوں میں بھی مفید ہے جبکہ
پاخانے میں کم و بیش بہت سا فضلہ نکلتا ہو۔ پاخانے کی رنگت سبز ہو، بار بار بہت سی سبز رنگ کی آنوں نکلتی

ہو۔ پاخانے کے وقت بچہ بری طرح چلائے۔ زور لگائے، سبز آنوں نکلتی ہے۔ قے میں بھی سبز مواد نکلتا ہے۔ قے میں جما ہوا سبز رنگ کا دودھ سا نکلے۔ دودھ سبز ہو جاتا ہے اور قے کی راہ نکل جاتا ہے۔

اپیکاک کی چھاتی کی علامتیں بھی بہت دلچسپ ہیں۔ یہ خصوصیت سے بچوں کا دوست ہے۔ عموماً بچوں کے برانکائٹس میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب زکام بگڑ کر چھاتی پر اثر کر جاتا ہے تو وہی برانکائٹس کہلاتا ہے بچوں کو اصلی نمونیہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ یہ عموماً برانکائٹس ہی ہوتا ہے اور اس میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ سانس لیتا ہے۔ یہ گڑگڑاہٹ سارے کمرے میں سنائی دیتی ہے۔ تکلیف کافی سرعت سے آتی ہے۔ بچے کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ یہ خوفناک بیماری میں مبتلا نظر آتا ہے اور اکثر نہایت فکرمند نظر آتا ہے۔ ناک اندر کی طرف کھنچ جاتی ہے جیسے خطرناک طور پر بیمار ہو۔ سانس بھی ایسے ڈھنگ پر لیتا ہے جیسے خطرناک حالت میں ہو اپیکاک اکثر ایسی حالتوں کو نرم بنا دیتا ہے اور معمولی حالت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ سردی کے اثر کو منتشر کر دیتا ہے اور بچے کو تندرست کر دیتا ہے۔ پرانی کتابوں میں بچوں کے نمونیہ کا صاف صاف حال لکھا ہے اس کی جو خاص علامتیں ہیں وہ اپیکاک کے مشابہ ہیں۔ اپیکاک اور انٹم ٹارٹ کا چھاتی کی تکلیفوں کے لئے مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کو دونوں میں بھاری مشابہت ملے گی۔ اگر آپ ان دونوں کا ایک ساتھ تفصیل سے مطالعہ کریں گے تو آپ کہہ اٹھیں گے ان میں امتیاز کیسے کیا جائے۔ دونوں میں ہی گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھانسی آتی ہے۔ مریض گڑگڑاہٹ کے ساتھ سانس لیتا ہے اور دونوں میں ہی قے پائی جاتی ہے؟ اچھا اب فرق سنئے۔ اپیکاک کی علامتیں جوش کی حالت کے مشابہ ہیں جبکہ ٹارٹار ایمیٹک اس درجے میں آتا ہے۔ جبکہ ڈھیلا پن نمودار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپیکاک کی علامتیں سرعت کے ساتھ، نئی حالت میں اور شدت سے آتی ہیں جبکہ موخر الذکر کی علامتیں بڑی سستی سے، آہستگی سے آتی ہیں۔ موخر الذکر ان حالتوں میں شاذ و نادر ہی کام کرتا ہے جو سردی لگنے کے 24 گھنٹے کے اندر اندر نمودار ہو جائیں اس کی نوبت کئی دن بعد آتی ہے۔ ان کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جبکہ برانکائٹس خاتمہ کے نزدیک ہو اور پھیپھڑوں کے مفلوج ہونے کا اندیشہ بڑھ رہا ہو۔ جوش اور خراش کی حالت میں اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جب جوش کی وجہ سے دم کشی ہو دم گھٹنے لگا ہو، اس وقت اس کی ضرورت ہوتی۔ اس کی ضرورت تب ہوتی ہے جب حلق میں آئے مواد کی وجہ سے دم گھٹنے لگا ہو اور جب پھیپھڑوں کے مفلوج ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہو۔ اب پھیپھڑے اتنے کمزور ہو گئے ہوں کہ کف باہر نہ پھینک سکیں اور سانس میں گڑگڑاہٹ آ چکی ہو۔ اس وقت شدید کمزوری آتی ہے۔ چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے اور نتھنے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان دونوں دوائیوں میں کیا فرق ہے۔ اگر آپ دونوں دوائیوں کے دائرہ عمل پر غور کریں تو آپ کو بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ دونوں کی شکایتیں جدا ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ ان کے درجوں سے تعلق ہے بلکہ اپیکاک بڑی تیزی سے اپنی علامتیں پیدا کرتا ہے اور اس کے زیر اثر نازک مرحلے آنے میں کئی دن لگتے ہیں۔

آپ کالی کھانسی میں اپیکاک کی تاثیر بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں دورے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ قے آتی ہے اور گلا گھٹتا ہے۔ چہرہ سرخ، پیاس مفقود، سخت کھانسی، اس کے

ساتھ تشنج، گھٹنے اور جو کچھ بھی کھائے قے کر دے۔ عموماً یہی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

میں اخراج خون کا ذکر کر چکا ہوں۔ یا پیکاک کے اثر کا وسیع دائرہ ہے۔ میں اپیکاک کے بغیر علاج کا کام نہیں کر سکتا کیونکہ اخراج خون کے سلسلے میں اس کی زبردست اہمیت ہے۔ میں جب اخراج خون کی بات کہتا ہوں تو میرا مطلب صرف اسی اخراج سے نہیں ہے جو خون کی کوئی نبض کٹ جانے سے نکل رہا ہو۔ میرا مطلب اس اخراج سے بھی نہیں ہے جو سرجن کے چاقو کی وجہ سے نکل رہا ہو۔ میرا مطلب ہے اس اخراج خون سے جو بچے دانی سے نکل رہا ہو۔ جو گردوں سے آ رہا ہو۔ جو انتڑیوں سے آ رہا ہو۔ جو معدے سے آ رہا ہو اور جو پھیپھڑوں سے آ رہا ہو۔

آپ کو اپنی ان دوائیوں سے واقفیت ہونی چاہئے جو اخراج خون میں کام دیتی ہیں۔ اگر آپ کو ان کا علم نہ ہو تو پھر آپ کو اوزاروں کی مدد اختیار کرنی پڑے گی مگر جس ہومیو پیتھ کو باقاعدہ تعلیم ملی ہو وہ اوزاروں کے بغیر ہی کام چلاتا ہے۔ بچے دانی سے ان کے بدترین اخراج میں بھی وہ ان کی امداد کے بغیر ہی کام چلاتا ہے۔ اور ان کی مدد صرف ان حالتوں میں لیتا ہے جبکہ خون جاری کرتا ہو، اس کا تعلق بچے دانی کے قاعدہ سکڑاؤ سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق اس حالت سے بھی نہیں ہے جبکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آنوں رک گئی ہو یا جب بچے دانی کے اندر کوئی بیرونی چیز رہ گئی ہو کیونکہ ایسی حالتوں میں جن میں ہاتھ سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ ان حالتوں میں فرق سمجھنا ہی چاہئے۔ لیکن جب ہمیں برقی عنصر پر غور کرنا ہو تو آپ کی دوائی صرف اسی حالت میں کام کرے گی جب کہ عضو کی سطح ڈھیلی ہونے سے خون آتا ہو۔ محض عضو کی سطح ڈھیلا ہونے سے۔ جب بچے دانی سے متواتر ہی خون ٹپکتا ہو، یا لحہ بہ لحہ خون کی مقدار بڑھتی جا رہی ہو۔ ڈھیر کا ڈھیر خون آتا ہو اور جب اس طرح ڈھیر ڈھیر سرخ چمکدار خون گر رہا ہو اور عورت سمجھتی ہو کہ بس اب غشی آئی، جب وہ سانس لینے کے لئے ہانپتی ہو اور جب اس کا اخراج خون اور کمزوری میں کوئی تناسب نہ ہو، متلی آتی ہو، دم گھٹتا ہو، چہرے پر مردنی چھا گئی ہو تو پھر اپیکاک ہی دوائی ہے۔ جب اس طرح ڈھیر کا ڈھیر سرخ و چمکدار خون گرتا ہو اور اس میں موت کے خوف کا غلبہ ہو تو پھر ایکونائٹ ہی کام دے گا۔

اگر بچہ جنتے وقت مریضہ کا سر گرم ہو، برف سا ٹھنڈا پانی پئے بغیر رہ نہ سکے اور بچہ جننے کے بعد اس کی طبیعت و مزاج معمول پر آ جائے اور غیر متوقع طور پر خون بھی جاری ہو جائے تو ایسی حالت میں تقریباً ہمیشہ ہی فاسفورس کام دیتا ہے۔ جب مریضہ دبلی پتلی، ہاری تھکی، اکہرے بدن والی اور نازک بدن والی ہو، جس کو ہمیشہ گرمی لگتی رہتی ہو۔ جو چادر اتار پھینکنا چاہتی ہو۔ ٹھنڈک چاہتی ہو۔ جس کی بچے دانی سے خون ٹپکنے کا رجحان پایا جاتا ہو اور اب خون کا اخراج خطرناک صورت اختیار کر چلا ہو۔ خواہ پھیپھڑے آتے ہوں یا سیاہ رنگ کا پتلا خون ٹپکتا ہو تو آپ کا کام سیکیل کے بغیر نہ چل سکے گا۔ ان میں سے کسی ایک دوائی کی صرف ایک خوراک زبان پر ڈالنے سے زود اثر دوائیوں کی نسبت خون کا اخراج زیادہ جلدی روک دے گی۔ خون اتنی جلدی رک جائے گا کہ آپ کو اپنی ابتدائی پریکٹس میں اس پر حیرانی ہو گی۔ آپ حیران ہو کر سوچیں گے کہ کہیں یہ خون اپنے آپ تو نہیں رک گیا۔ کثرت حیض میں یا اپیکاک اس وقت کام کرے گا جبکہ مریضہ کو یا تو سردی لگی ہو یا اسے صدمہ پہنچا ہو۔ ان حالتوں میں جبکہ ماہواری کے دنوں میں بچے دانی سے خون بکثرت نہ آتا

ہو۔ وہ قدرتی طور پر چوکنا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسے اس سے پہلے اس قسم کی تکلیف کبھی نہ ہوئی تھی۔ ممکن ہے اخراج کئی دن تک جاری رہے اور اس میں کمزوری بھی شامل ہو۔ خون خواہ کتنا ہی جاری رہے اور اس میں کمزوری بھی شامل ہو۔ خون خواہ کتنا ہی کم نکلے۔ مریضہ محسوس کرتی ہے جیسے اس کی جان نکل رہی ہے۔ ایپکاک اسے ٹھیک کر دے گا اور ماہواری کو باقاعدہ بنا دے گا۔ اس کی خاصیت میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خون کے اخراج کو روکنے کا رجحان پایا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ خوش آمدید ہے۔ ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جو خون کا اخراج روک دیتی ہیں اور آپ کو ان کے نام زبانی یاد رکھنے چاہئیں۔ وہ آڑے وقت میں کام آتی ہیں۔ آپ کو ان دوائیوں سے واقفیت ہونی چاہئے جو شدید حملوں اور شدید علامتوں کے مشابہ ہوں۔ ایپکاک اخراج خون کی علامتوں سے بھرپور ہے۔ قے میں جما ہوا خون نکلے۔ زخموں کے سلسلے میں منہ کی راہ متواتر خون گرے۔ جن لوگوں کو اخراج خون کے زبردست دورے ہوتے ہوں جن کو یوں ہی خون گرنے لگتا ہو۔ جس میں خون جانے کا رجحان موجود ہو ان کی اس تکلیف کا ایپکاک عارضی طور پر کنٹرول کرتا ہے جب کہ علامتیں موافق ہوں۔

کمر میں اور گردوں میں سخت درد۔ گولی لگنے کی طرح کے درد۔ پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب میں خون ملا ہوا ہو۔ خون کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے نکلیں۔ پیشاب کی رنگت انتہائی سرخ ہوتی ہے۔ اس میں پیشاب ملا رہتا ہے۔ جو برتن کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے اور چاقو کے پھل جتنی موٹی تہہ جم جاتی ہے اگر برتن میں اس قسم کا 20 اونس پیشاب آجائے تو خون کی اتنی موٹی تہہ جمتی ہے۔ گردے میں درد کے ہر ایک دورے کے ساتھ اس قسم کا پیشاب آتا ہے۔ ایپکاک اس قسم کے اخراج کو روک دیتا ہے لیکن اگر خون نکلنے سے مریض کے بدن میں ہی خون کی کمی واقع ہو جائے اور مریض استسقاء میں مبتلا ہو جائے تو پھر ایپکاک کام نہ کرے گا۔ تب چائنا قدرتی طور پر اس کی تقلید کرتا ہے۔ یہ مریض کو ایسی حالت میں مدد دے گا جبکہ اسے سوراخی زہر کے مقطع کی ضرورت ہوگی۔

اس میں سردی و زکام بھی پائے جاتے ہیں۔ بچوں میں عام اور سادہ زکام پایا جاتا ہے۔ جب ناک پر سردی کا اثر ہو گیا ہو۔ رات کو ناک بند ہو جاتی ہو۔ یا جب بالغ کو زکام ہوا ہو۔ ناک بری طرح بند ہو گئی ہو۔ ناک سے کف اور خون گرے۔ چھینکیں بکثرت آئیں۔ سردی کا اثر سانس کی نالیوں کی طرف بڑھے اور اس سے آواز بیٹھ جائے۔ سانس کی نالی میں کانپا آجائے۔ آخر سانس کی باریک نالیاں بھی ماؤف ہو جائیں اس کے ساتھ دم گھٹے اور سردی کا اثر چھاتی پر آجائے تو آپ ایپکاک پر غور کریں۔ ایپکاک کا زکام عموماً ناک سے شروع ہوتا ہے اور بڑی سرعت سے چھاتی کی طرف بڑھتا ہے۔ ہر بار جب بھی سردی لگتی ہے خون بڑی مقدار میں گرتا ہے۔ خون کی رنگت سرخ و چمکدار ہوتی ہے۔ زکام کے ساتھ نکسیر کا رجحان ایپکاک کے زیر اثر ناک کی بلغمی جھلیوں پر شدید سوزش آتی ہے یا ایک خراش آتی ہے۔ بلغمی جھلیاں اتنی جلدی سے متورم ہوتی ہیں کہ عضو کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ مہلک طور پر ورم آتا ہے اور اس حالت میں اخراج خون ہی راحت کا واحد قدرتی طریقہ رہ جاتا ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے اور سونگھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ ناک اس طرح بند ہو جاتی ہے کہ مریض ناک کی راہ سانس نہیں لے سکتا۔

سر کی تکلیف میں، سردی زکام میں، کالی کھانسی میں، بخار کی سردی میں اور سوزش کے ساتھ والی دیگر بہت سی شکایتوں میں چہرہ تمتمایا جاتا ہے۔ چہرہ چمکدار سرخ ہو جاتا ہے یا نیلا سرخ ہونٹ نیلے، بخار کی سردی میں ہونٹ اور انگلیوں کے ناخن نیلے ہو جاتے ہیں۔ سخت سردی لگتی ہے جو عموماً اجتماع خون کی نوعیت کی ہوتی ہے اور کبھی کبھی سردی سخت لگتی ہے حتیٰ کہ سارا انجر پنجر ہل اٹھتا ہے اور دانت بجنے لگتے ہیں۔

ایپکاک دمہ کے پرانے اور لا علاج مریضوں کو عارضی راحت بخشتا ہے۔ یہ مریض ہر وقت اس کی بوتل اپنی جیب میں رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے بھاری راحت ملتی ہے یہ تر دمے میں، دمہ والے برانکائٹس میں بھی مفید ہے جو کہ مرطوب موسم میں اور موسم میں تبدیلی آنے پر بڑھتا ہے۔ موسم میں ذرا سی ٹھنڈک بڑھ جانے سے برانکائٹس کا حملہ ہو جاتا ہے۔ سانس گھٹتا ہے دم گھٹتا ہے۔ کھانسی میں تھوڑا خون آتا ہے۔ سانس لینے کے لئے رات بھر بیٹھا رہتا ہے۔ یہ حملے بار بار ہوتے ہیں اور عام نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہ مریض کہتے ہیں کہ ہمیں ایپکاک سے بھاری فائدہ پہنچتا ہے اور اگر ایپکاک اس قسم کے دمہ میں ریلیف پہنچاتا ہے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ اس میں اس طرح کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض مریض لا علاج ہوتے ہیں۔ وہ بوڑھے ہوتے ہیں۔ اگر اسے زیادہ بھاری سے استعمال کیا جائے تو یہ زیادہ فائدہ دے گی۔ اس کی ایک ہی پڑیہ دورے کو گھٹا دے گی۔ مریض کو چین نصیب ہوگا اور پھر بیماری کا رخ معمولی دمے کا سا رہ جائے گا۔ تاوقتیکہ اسے دوسری بار سردی نہ لگے۔ کھانسی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ دمہ کی کھانسی۔

ایپکاک تشنجی دوائی کی شکل میں زیادہ مشہور نہیں ہے حمل کے دنوں کے تشنج، کالی کھانسی کے تشنج، خوفناک تشنج جو جسم کے سارے بائیں حصہ پر اثر کرے اور اس کے بعد لقوہ ہو جائے۔ بچوں کے تشنج جن میں مٹھیاں ہوں اور جھٹکیں، جن میں بدن اکڑ جائے، ہسٹریا کی مریضہ عورتوں کو بھی اسی قسم کے تشنج آتے ہیں۔ ٹیٹنس (دھنش وات)، بدن کی اکڑن، تختی، چہرہ سرخ تمتمایا ہوا۔ یہ ایپکاک کی زبردست علامتیں ہیں اور ان پر کافی زور نہیں دیا گیا اور یہ بخوبی معلوم نہیں ہو سکا کہ اس دوائی میں یہ بھی خوبی ہے اور اس میں یہ حالتیں اتنی نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ کتابوں میں تشنج کے سلسلے میں بیلاڈونا جیسی دوائیوں کا بار بار ذکر آیا ہے۔ مگر ایپکاک بھی ایسی ہی اہم دوائی ہے اور تشنج میں اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

دانے دب جانے پر عموماً ایپکاک ظاہر ہوتا ہے جب دانے باہر نکلیں یا سردی لگنے سے دب گئے ہوں۔ اکثر معدے یا انتڑیوں پر سردی کا اثر ہو جاتا ہے اور دانے دب جانے سے چھاتی پر بھی سردی کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایپکاک سرخبادے میں بھی کام دیتا ہے جبکہ قے ہو، سردی لگتی ہو۔ کمزور ہو، پیاس ہو اور متلی کا غلبہ ہو۔

ایپکاک اس متلی و قے کے لئے مفید ہے جو لال بخار کے دانے سستی سے نکلنے کی وجہ سے ہو جب دانے حسب دستور نہ نکل رہے ہوں تو ایپکاک کی علامتیں معدے میں نمودار ہوتی ہیں اس کے ساتھ متلی و قے ہوتی ہے۔ ایپکاک اس متلی و قے کو دور کر دے گا۔ دانے نکال دے گا اور بیماری کی شدت کو کم کر دے گا۔

کالی بائی کرومیکم (KALI BICHROMICUM)

بہت سے معالجوں نے اس دوائی کی یہ شناخت قائم کی ہے کہ اس میں لمبی ریشہ دار بلغمی رطوبتیں بکثرت خارج ہوتی ہیں مگر اس کے باوجود یہ دوائی جوڑوں کے درد میں نہایت مفید ہے۔ جبکہ درد کے ساتھ سوجن ہو، گرمی ہو، سرخی ہو اور جب یہ سب حالتیں ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں تبدیل ہوتی رہیں۔ سارے جسم کی ہڈیوں میں یہ احساس جیسے وہ چھلی گئی ہیں ہڈیوں کے ناسور بھی اس کی علامتوں میں شامل ہیں۔ اس دوائی کی نہایت اہم علامت یہ ہے کہ نزلے کی علامتیں اور چلنے والے درد ادل بدل کر نمودار ہوتے ہیں۔ بلغمی جھلیوں سے کھانسی کی طرح جو رس نکلتا ہے وہ حنجرہ، سانس کی بڑی نالی اور امعاء مستقیم میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ یہ دوائی خناق کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوسرے کالی نمکوں کی طرح اس کے زیر اثر بھی مریض کا بدن سوکھتا ہے اس کے زیر اثر کھائی پی چیزوں کا مناسب طور پر جزو بدن نہ بننا اور وہ مہلک مرض جن میں زخم بھی ہوں، پائے جاتے ہیں۔ یہ دوائی خصوصیت کے ساتھ اس وقت نمودار ہوتی ہے جبکہ زخموں کا وقفہ موجود ہو۔ زخموں کی موجودگی اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ اس کے زخم گہرے ہوتے ہیں۔ صاف ستھرے ہوتے ہیں جیسے کاٹ کر بنائے گئے ہوں اور نہایت سرخ ہوتے ہیں۔ دوسرے کالی مرکبات کی طرح اس میں بھی جوڑوں کے درد عام پائے جاتے ہیں یہ خصوصیت کے ساتھ، جوڑوں کی کڑک میں کاسٹیکم کے مشابہ ہے۔ اس کے زیر اثر آتشک آخری درجوں میں بھی درست ہوا ہے۔ اس میں کالی کارب کی طرح تیز چبھن کے ساتھ درد پائے جاتے ہیں۔ اس کی اپنی ایک الگ خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ اس میں نہایت محدود جگہ میں انتہائی تیز درد ہوتے ہیں۔ درد کی جگہ اتنی بڑی ہوتی ہے کہ وہ انگلی کے سرے کے نیچے آجاتی ہے۔ اس کے درد جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ جوڑ جوڑ گٹھیاوات کا درد ہوتا ہے اور درد جگہ بدلتا رہتا ہے تمام اعضاء میں درد ہوتا ہے درد عموماً نہایت شدید ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی سوئی چبھنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ ڈنک لگنے کی طرح اور کبھی کبھی یوں ہی دکھتا ہے۔ جلن اس کی نہایت اہم علامت ہے۔ درد نہایت تیزی کے ساتھ آتے ہیں اور اسی طرح چلے جاتے ہیں۔

مریض بڑا احساس طبیعت ہوتا ہے۔ سردی سے بہت گھبراتا ہے۔ اس کے بدن میں حرارت کو خوب احتیاط سے ڈھانپ کر رکھے۔ گرم رکھے اور جب وہ بستر میں مکمل طور پر گرم ہوتا ہے تو اس کی بیشتر تکلیفیں گھٹ جاتی ہیں۔ اس کے سارے درد اور کھانسی بستر کی حرارت سے گھٹ جاتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی کچھ ایسی تکلیفیں ہیں مثلاً گٹھیاوات، جو گرم موسم میں ہی شدت اختیار کرتی ہیں۔ کھانسی کی تکلیف گرمی میں گھٹ جاتی ہے اور سردی میں بڑھ جاتی ہے۔ نرخرے اور سانس کی بڑی نالی کا نزلہ سردی میں زور پکڑتا ہے۔ خصوصاً سرد مرطوب موسم میں، ہلکفیر یا فاس کی طرح، جب برف پگھلتی ہے۔ سرد ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کاسٹیکم کا مریض بھی سرد خشک ہوا برداشت نہیں کرتا۔ کالی کے مرکب عموماً سرد خشک ہوا برداشت نہیں کرتے۔ مگر کالی بائی کرومیک کی گلے کی شکایتیں ساری سردی جاری رہتی ہیں۔ سرد مرطوب موسم میں جاری رہتی ہیں اور سرد مرطوب ہوا میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ یہ دوائی خون میں فاسد مادہ آنے

سے ہونے والے بخاروں (سیپٹک فیور) اور کم درجہ حرارت والے بخاروں میں نہایت مفید ہے۔ اس کی بہت سی علامتیں، کالی کارب کی طرح آدھی رات کے بعد 2 سے 3 بجے کے درمیان شدت اختیار کرتی ہیں۔ بیشتر تکلیفوں میں صبح کے وقت اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم کچھ شکایتیں رات کو بھی آتی ہیں۔ کالی بائی کرومیکم کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا مریض انتہائی کمزوری اور تھکان محسوس کرتا ہے۔ اگر اعضاء میں درد ہو اور وہ بند ہو جائے تو درد والی جگہ انتہائی تھکن کا احساس ہوتا ہے۔ انتہائی کمزوری اور سرد پسینہ۔ اس میں ہر روز وقت مقررہ پر درد اعصاب آتا ہے۔ اور اس طرح وقت کی پابندی ظاہر ہوتی ہے۔ کالی کے دوسرے مرکبوں کی طرح اس کے زیر اثر مرگی دور ہو جاتی ہے۔ مرگی کے تشنج میں اس کے استعمال کی رہنمائی ریشہ دار لیس لار سے ملتی ہے۔ اس کی علامتیں عموماً اور درد خصوصیت کے ساتھ حرکت سے بڑھتے ہیں۔ مگر ریگن ہائے (گردھری) اور پیروں کے دوسرے درد اکثر حرکت سے راحت محسوس کرتے ہیں۔ مریض سارے بدن میں چبھن محسوس کرتا ہے۔

ذہنی علامتیں مشاہدے میں بہت کم آئی ہیں کیونکہ جو تجربے ہوئے ہیں وہ اس کی طبعی شکل میں ہوئے ہیں۔ ذہنی علامتیں حاصل کرنے کے لئے اب پوٹینسی کی مدد سے تجربے ہونے چاہئیں۔

اس میں سخت قسم کے سر درد ہوتے ہیں۔ اس کے سر درد عموماً نزلے کے ساتھ ہوتے ہیں کالی بائی کرومیکم کا مریض عموماً کم و بیش، ہمیشہ زکام میں مبتلا رہتا ہے۔ اگر سرد موسم میں اسے مزید سردی لگے تو پھر ناک خشک ہو جاتی ہے۔ تب شدید ترین سر درد ظاہر ہوتا ہے۔ زکام کے دوران میں بھی سر درد ہوتا ہے۔ زکام کا سر درد جبکہ رطوبت کا اخراج رک جائے۔ اکثر بینائی کے دھندلے پن کے ساتھ سر درد ہوتا ہے۔ درد نہایت تیز اور سخت ہوتے ہیں۔ سر درد حرارت سے خصوصاً گرم پانی، گرم دودھ یا گرم چائے وغیرہ پینے سے گھٹتے ہیں۔ دباؤ سے راحت محسوس ہوتی ہے مگر جھکنے سے حرکت سے اور چلنے سے بڑھتے ہیں، رات کو اور خصوصیت سے سویرے کے وقت شدت اختیار کرتے ہیں۔ گولی لگنے کی طرح، چبھن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ چکر کے ساتھ سر درد، عموماً آدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ یہ آتشکی سر دردوں کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔ آنکھوں کے اوپر اور پیشانی میں درد ہو یا اس سر درد میں نہایت مفید ہے جس میں ڈکاریں آئیں اور قے ہو۔ ایسا درد جو اتنی کم و محدود جگہ میں ہو کہ ایک انگلی کے سرے کے نیچے آجائے اور جس میں شدت ہو سر درد وقت مقررہ پر آتے ہیں اور ان میں چکر بھی آتا ہے۔ کھلی ہوا میں، اگر وہ کافی سرد نہ ہو سر درد کم ہو جاتا ہے۔

اس سے کھوپڑی کا درد انگیز ایگزیما درست ہو جاتا ہے جس میں بھاری اور موٹا کھرنڈ آئے اور اس کے نیچے زرد، گاڑھی اور گوند جیسی رطوبت موجود ہو۔

دن نکلتے ہی چمک لگنی شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھ کے آگے شعلے ٹوٹتے ہیں۔ سر درد سے پہلے بینائی خراب ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ گٹھیا وات کی حالتیں جن کا آنکھوں پر اثر ہوا ہو اس لئے اس کی آنکھ کا گٹھیا وات کہا جاتا ہے۔ گکرے، انگوری پردے کے زخم، زخم گہرا ہوتا ہے اور اس میں چبھن ہوا کرتی ہے آنکھوں پر بھاری سوزش اور سرخی، پپوٹے سرخ و متورم، آنکھیں اور پپوٹے اندر کو دھنسے ہوئے۔ حنجرہ اور سانس کی نالی کی سوزش کی وجہ سے آنکھ کی سوزش، آنکھ میں جلن و خارش آنکھ کی بلغمی جھلیوں کی سوزش اور آنکھ

سے گاڑھی رطوبت بکثرت خارج ہو۔ پلکوں کی جڑوں کی سرخی اور ورم۔ اس کے زیر اثر آنکھ کی بلغمی جھلیوں کے مسے، پپوٹوں کی سوجن اور ریشہ دار رطوبت نکلنا درست ہو جاتا ہے۔

اس میں ناک کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اہم ترین علامت ہے نزلہ زکام۔ اس میں حال کا اور پرانا دونوں طرح کا زکام پایا جاتا ہے۔ اس کے زکام میں گاڑھی لیس دار زرد یا سفید رنگ کی رطوبت بکثرت نکلتی ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے ناک کے اندر خشکی کے احساس کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ سونگھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ رات کو گاڑھی زرد رطوبت کی وجہ سے ناک قطعاً بند ہو جاتی ہے۔ یہ رطوبت اتنی لیس دار ہوتی ہے کہ آپ اسے نکال نہیں سکتے۔ اس حالت کے ساتھ ساتھ ناک کی جڑ میں سخت درد ہوتا ہے۔ ناک کی ساری بلغمی جھلیوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ زخم ہوتے ہیں ان پر کھرنڈ آتے ہیں۔ رطوبت کے گولے بن جاتے ہیں۔ ہر وقت ناک صاف کرتا رہتا ہے مگر اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ بہت دیر کوشش کرنے کے بعد آخر کار سبز کھرنڈ یا چھچھڑے خارج ہوتے ہیں۔ جو ناک کے بہت اوپر کے حصہ سے اترتے ہیں۔ یہ رطوبت اکثر حلق میں گرتی ہے۔ (نزلہ) ناک کی خلاء میں جلن اور چبھن ہوتی ہے۔ جب ناک میں اس طرح کے زخم ہوں، اس قسم کا زکام ہو تو ناک کی جڑ سے لے کر آنکھ کے بیرونی گوشے تک۔ دوپہر کے وقت، گولی لگنے کی طرح کا درد ہوتا ہے۔ ناک کے اندر انتہائی دکھن۔ سانس کی راہ جو ہوا اندر سے باہر نکلے وہ گرم ہوتی ہے اور جلن پیدا کرتی ہے۔ مرطوب موسم میں چھینکیں زیادہ آتی ہیں اور زکام کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ ناک کے اندر جلن دباؤ ہوتی ہے اور نئے زکام کی طرح پانی جیسی رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ زکام بہتا ہے رطوبت اپاڑ لاتی ہے اور سونگھنے کی قوت گھٹ جاتی ہے پرانی حالتوں میں ناک کی ہڈیوں میں چھید ہو جاتے ہیں اور ابروؤں کے درمیان سخت درد ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک نہایت عجیب حالت رونما ہوتی ہے۔ ناک کی درمیانی ہڈی پر کھرنڈ جمتے ہیں۔ اگر انہیں ہٹا لیا جائے تو پھر چندھیا پن آ جاتا ہے۔ آنکھوں میں چمک لگتی ہے۔ بینائی دھندلی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد پیشانی میں سخت درد شروع ہو جاتا ہے۔ بعض وقت زخموں کی وجہ سے ناک کی درمیانی ہڈی گل جاتی ہے۔ ناک سے بہت گاڑھا خون گرتا ہے۔ اگر یہ حالتیں آتشک کی وجہ سے ہوں تو اس دوائی سے صحت ملتی ہے یہ ناک کی بواسیر کو بھی درست کرتا ہے۔ اس نے ناک کی جلد کے دق میں بھی فائدہ پہنچایا ہے۔

اکثر چہرے کی ہڈیوں میں انتہائی دکھن ہوتی ہے۔ فکی کی ہڈیوں تک گولی لگنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ کھانسنے پر فکی کی ہڈیوں میں درد۔ زکام کی حالتوں کے ساتھ فکی کی ہڈیوں میں بھی بہت تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ مرک میں ہوتا ہے۔ کن پیڑ کی تکلیف اس کے تجربوں میں بار بار دکھائی دی ہے۔ اس سے جلد کی آبلہ دار سوزش بھی دور ہوئی ہے۔

زبان چکنی، صاف اور کبھی کبھی کٹی پھٹی، اس طرح کی زبان خصوصیت سے ٹائیفائیڈ کی قسم کے بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ زبان کی جڑ پر موٹی اور زرد میل کی تہہ۔ زبان پر کانٹے جن کی وجہ سے زبان سرخ ہو جائے۔ زبان پر بھورے رنگ کی میل کی موٹی تہہ۔ دوائی کے اثر آزمانے والوں کو زبان کی جڑ پر بال کی موجودگی کا ناگوار احساس ہوا۔ اس کے زبان پر زخم پیدا کئے اور انہیں درست کیا۔ اگر زخم آتشکی نوعیت کے

تھے تو بھی اس سے فائدہ ہوا ہے۔ گہرے زخم جیسے کاٹ کر بنائے گئے ہوں۔ ان میں ڈنک لگنے کی طرح کے زخم۔

منہ میں انتہائی خشکی رسی کی طرح لمبی، ریشہ دار رال و بلغم۔ منہ کے اندر زخم خواہ کسی بھی وقت ہوں۔ منہ میں سفید سفید چھالے، منہ کی چھت کے زخم، زخم خواہ آتشک کی نوعیت کے ہوں تو بھی اس نے کام کیا ہے، گہرے زخم جیسے کاٹ کر بنائے گئے ہوں۔

گلے میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ میں یہاں ان میں سے صرف چند اہم علامتوں کا ذکر کروں گا۔ گلے کی عام سوزش جو ناک تک پہنچے اور جس میں سارے رگ و ریشے ماؤف ہوں، یہ سوزش بڑھتے بڑھتے حنجرے تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں بہت گہرے زخم بن جاتے ہیں۔ ان سے ریشہ دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ اس نے خناق کی رطوبت کو درست کیا ہے جبکہ وہ صرف گلے تک ہی محدود تھا یا جب زخرے تک پہنچ چکا تھا۔ کالی بائی کرومیکم کے زیر اثر ایک اور اہم علامت نمودار ہوتی ہے۔ یعنی کوے کی سوجن۔ یہ علامت ایسڈ فاسفورک، کالی آیوڈائیڈ، لیکیسس، میورٹک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ اور ثباکم میں بھی پائی جاتی ہے۔ گلے میں اور گلے کی گوڑیوں (ٹانسل) پر گہرے زخم اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ اکثر سارا نرم تالو گل جاتا ہے۔ تالو کا ورم جبکہ اس کی رنگت بھی سرخ ہو اور اکثر پیپ بھی آنے لگتی ہے۔ گردن بھی متورم ہو جاتی ہے۔ گلے کے ان زخموں میں عموماً گولی لگنے کی طرح کا زخم ہوتا ہے اور یہ درد کانوں تک پہنچ جاتا ہے۔ گلے کے ان زخموں میں عموماً گولی لگنے کی طرح کا زخم ہوتا ہے اور یہ درد کانوں تک پہنچ جاتا ہے۔ گلے کی رگیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ زبان پر بال کی موجودگی کے احساس حلق اور ناک کے اندر بھی اسی طرح کا احساس ہوتا ہے۔ گلے کے اندر خشکی اور جلن کا احساس عام طور پر پایا جاتا ہے۔ زبان کو باہر نکالنے پر زبان کی جڑ میں سخت درد ہونا اس کی قابل قدر اور اہم علامت ہے۔ گلے میں رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ اگرچہ یہ رطوبت خناق کی نہیں ہے مگر اس سے ملتی جلتی ہے۔

معدے میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گوشت سے نفرت اور حیرت کی بات ہے کہ بیئر سے رغبت پائی جاتی ہے اور بیئر پینے سے اس کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ دست شروع ہو جاتے ہیں۔ خوراک معدے میں بوجھ کی طرح جا گرتی ہے۔ جیسے ہضم کا فعل معطل ہو گیا ہو کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ کی طرح کا احساس اور سڑی ہوئی، گندی ڈکاریں آئیں۔ متلی نہایت اتفاقیہ طور پر نمودار ہوتی ہے۔ اکثر کھانا کھاتے ہی اور اکثر کھانا کھانے کے بعد متلی ہوتی ہے۔ جو کچھ بھی کھاتا ہے۔ قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ ترش ہو جاتا ہے جیسے وہ معدے میں پہنچ کر نہایت سرعت سے ترش ہو گئی ہو۔ اس کے قے ترش ہوتی ہے۔ ان پیچ کی قے، پت کی قے، تلخ رطوبت کی قے، قے میں زرد پانی نکلے یا ریشہ دار کف نکلے۔ یہ شرابیوں اور بیئر پینے والوں کی متلی و قے میں نہایت مفید دوائی ہے۔ جب بیئر یا شراب پینے والا ایسے مرحلے میں پہنچ گیا ہو جبکہ اسے بیئر یا شراب برداشت نہ ہوتی ہو اور وہ بیئر پی کر بیمار ہو جاتا ہو تو کالی بائی کرومیکم اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ معدے میں دکھن اور ٹھنڈک آ جاتی ہے۔ یہ معدے کے زخموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اگر زخم سرطان کی نوعیت کے ہوں تو یہ درد کم کر دیتی ہے۔ قے روک دیتی ہے اور مریض بہت دیر

تک آرام سے رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ عارضی طور پر فائدہ کرتی ہے۔ معدے میں کچھ ایسے درد بھی ہوتے ہیں جو کھانا کھانے سے گھٹ جاتے ہیں کئی بار متلی بھی کھانا کھانے سے گھٹ جاتی ہے۔ مگر ایسا کبھی کبھار ہی ہوتا ہے۔ معدے میں ایسی کمزوری آتی ہے جو اسے بار بار کھانا کھانے پر مجبور کرتی ہے۔ معدے کا نزلہ اس کی اہم علامت ہے اور شاید یہ ایسی حالت ہے جو کالی بائی کرومیکم کے مریضوں میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔

جگر میں بھی درد ہوتا ہے۔ سخت، کھنچاؤ کے ساتھ درد، جو کندھے تک پہنچتا ہے۔ یہ درد کرونیلس ہوریڈس کے مشابہ ہے۔ حرکت سے جگر میں درد۔ جگر میں ہلکا ہلکا درد، یہ جگر کی تکلیفوں کے لئے جبکہ صفراوی پتھری بھی شامل حال ہو، نہایت مفید دوائی ہے۔ یہ جگر کے فعل کو اس حد تک درست بناتا ہے کہ خاص پت بنتی ہے اور پت پتھری گل جاتی ہے۔ جگر میں چبھن کے ساتھ درد۔ تلی میں بھی درد، یہ دونوں درد حرکت سے بڑھتے ہیں۔

پیٹ ڈھول کی طرح تنا ہوا، نازک، چبھن وکٹن کے ساتھ درد، معدے میں کمزوری اس کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد متلی پھرتے اور پھر دست آئیں۔ یہ علامتیں ایسی ترتیب سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ معدے اور انتڑیوں کی تکلیف میں نہایت مفید دوائی ہے۔ ٹائیفائیڈ کی حالتوں میں انتڑیوں میں زخم، اس میں بھی سلفر کی طرح صبح کے وقت دست آتا ہے۔ یہ تپ دق کے دستوں میں بھی مفید ہے۔ یہ ٹائیفائیڈ کے دستوں میں بھی کام کرتی ہے۔ پانی سے پتلے دست، بھورے اور پانی سے پتلے دست یا پھر سیاہی مائل پانی سے پتلے دست، اکثر پاخانے کے وقت سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ صبح کے وقت آنے والے دستوں کی پرانی شکایت بیئر پینے کے بعد دست جیسا کہ ایلو، چائنا، گمبوجیا، لائیکوپوڈیم میوریٹک ایسڈ اور سلفر میں پایا جاتا ہے۔

بار بار نیالے رنگ کے دست آتے ہیں۔ پیچش کی طرح خون ملے دست آتے ہیں۔ چلنے والا درد دب جانے کے بعد اس میں دست اور پیچش دونوں ہی آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ چلنے والا درد اور دست کی تکلیف ادل بدل کر ظاہر ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں اس میں دست اور غشی آتی ہے اور سردی میں چھاتی کی تکلیف اور نزلہ زکام، پاخانے آنے سے پہلے پیٹ میں درد، پاخانے کے وقت زور کا درد، اینٹھن اور مروڑ، پاخانے کے بعد، مرک کی طرح اینٹھن، قبض جس میں سخت سدے نکلیں اور اس کے بعد سخت جلن ہو۔ پاخانے کے بعد مقعد میں جلن، کانچ نکلے، خشک وسخت سدے نکلنے کے بعد مقعد میں جلن، مقعد میں جیسے کوئی بڑا سا ڈاٹ لگ گیا ہے اور اس احساس سے مریض بری طرح پریشان رہتا ہے اور مقعد میں دکھن ہوتی ہے۔ اس بواسیر سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد مسے باہر نکل آتے ہیں اور ان میں سخت درد ہوتا ہے۔

کمر درد ہو اور خون ملا پیشاب آئے۔ گردوں میں گولی لگنے کی طرح کا درد، گردوں میں دکھن اور ان میں پیشاب کرنے کی حاجت، پیشاب رک جاتا ہے اور گردوں میں دکھن ہو۔ پیشاب میں ریشہ دار رطوبت آئے۔ پیشاب کرنے سے پہلے ریڑھ کی آخری ہڈی میں درد جو بعد میں دور ہو جائے۔ بیماری میں پیشاب کی نالی کے منہ میں پیشاب کرتے وقت جلن ہو۔

مرد میں عموماً خواہش نفسانی مٹ جاتی ہے۔ عضو مخصوص کے سرے پر سکڑاؤ کے ساتھ درد اور پیڑو پر خارش، آبلہ فرنگ جس کا زخم بہت گہرا ہو، چلتے وقت پروسٹیٹ غدود میں چبھن کے ساتھ درد۔ پیشاب کی نالی سے ریشہ دار، لیس دار رطوبت کا اخراج۔

چونکہ اس دوائی کے زیر اثر گرمی کے موسم میں نہایت نمایاں طور پر ڈھیلا پن آتا ہے لہٰذا یہ عورتوں پر اثر کرتی ہے۔ اسے گرمی کے موسم میں اختناق الرحم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بچے دانی بچہ جننے کے بعد اپنے ٹھکانے نہیں آتی۔ اس حالت میں یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ اکثر ماہواری میں جھلیاں آیا کرتی ہیں اور اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ماہواری وقت سے بہت پہلے آتی ہے۔ اعضاء میں ابھاڑ آیا کرتی ہیں اور اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ماہواری وقت سے پہلے آتی ہے۔ اعضاء میں ابھاڑ پیدا کرتی ہے۔ بچے دانی کی گردن پر ورم آجاتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔ دوسری بلغمی جھلیوں کے نزلے کی طرح لیکوریا پایا جاتا ہے اور اس میں زرد رطوبت نکلتی ہے جو ریشہ دار ہوتی ہے۔

حمل کی قے کے لئے نہایت مفید دوائی ہے جبکہ دوسری علامتیں بھی موافق ہوں اور دودھ ریشہ دار بن گیا ہو، لیس دار ہو گیا ہو۔

نرخرے کے متعلق کئی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گاڑھی لیس دار رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ پرانی کھرکھری، خراش گلو، آواز بیٹھی ہوئی خشک کھانسی، گلے میں سوزش کا احساس اور یہ احساس جیسے نرخرے میں بال اٹکا ہوا ہے۔ نرخرے کا نزلہ، نرخرے کے ورم کی وجہ سے کھانسی، سانس لیتے وقت کھانسی آئے بلغمی جھلیوں کے ورم کی وجہ سے کھانسی، خناق، جلن، دڑک اور نرخرے میں کچا پن، سانس کی نالی میں گڑگڑاہٹ، یہ سب علامتیں سردی میں، سرد مرطوب موسم میں آتی ہیں۔ ان کے ساتھ بھاری کھانسی اور بے چینی ہوتی ہے۔ اکثر یہ علامتیں گرم کمرے میں اور بستر میں قطعاً مٹ جاتی ہیں اور مریض مکمل طور پر آرام محسوس کرتا ہے۔ تکلیف ہمیشہ سرد موسم میں بڑھتی ہے۔ یہ شکایتیں عموماً اس وقت آتی ہیں جب سردی میں برف گر چکتی ہے اور پھر ساری سردی جاری رہتی ہیں زنانے کے ساتھ سانس لیتا ہے۔ سانس کی نالی کے جہاں دو حصے ہوتے ہیں وہاں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ چھاتی میں خاص قسم کا درد ہوتا ہے۔ جو پسلیوں سے کمر تک جاتا ہے۔ اس کے ساتھ نزلہ اور کھانسی، نرخرے میں اور جہاں سے سانس کی نالی کے 2 حصے ہوتے ہیں، وہاں سرسراہٹ ہوتی ہے اور اس سے کھانسی آتی ہے۔ خشک کھانسی جو بار بار اٹھے۔ سخت کھانسی، کھانستے وقت اور گہرا سانس لینے پر چھاتی میں دکھن کھانستے وقت پسلیوں میں درد جو کمر تک پہنچے، چھاتی میں چبھن کے ساتھ کھانسی، زور زور سے کھانسے صبح جاگے تو سخت قسم کی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اکثر لیٹ جانے سے اور گرم بستر میں راحت ملتی ہے۔ کپڑے اتارنے سے اور سرد ہوا لگنے سے۔ کھانا کھانے کے بعد، گہرا سانس لینے سے کھانسی کی تکلیف بڑھتی ہے اور بستر کی حرارت سے گھٹتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے خراش اور کھانسی میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ بعض وقت کھانسی کی وجہ سے گلا گھٹتا ہے۔ بعض وقت کھرکھری کھانسی اکثر بالکل کالی کھانسی کے مانند آتی ہے۔ تشنجی اور گھٹن والی کھانسی۔

چھاتی کی کھانسی میں جو رطوبت نکلتی ہے وہ لیس دار، ریشہ دار، زرد یا زردی مائل سبز اور اکثر خون ملی

ہوتی ہے۔ اکثر کھانسی میں بہت سا جما ہوا خون نکلتا ہے۔ جیسے پھیپھڑے ہوں۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ، سردی کے موسم کے نزلے کی شکایت جو ساری سردی جاری رہے۔ بوڑھوں کا گڑگڑاہٹ والا نزلہ، چھاتی میں گڑگڑاہٹ۔

یہ تپ دق اور سل کی کھانسی میں اور جب پھیپھڑوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں نہایت مفید ہے۔ چھاتی میں اور عموماً دل میں آس پاس سردی لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد چھاتی پر اور دل کے آس پاس دباؤ کا احساس۔ دھڑکن بھی ہوتی ہے۔ اس نے بڑھے ہوئے دل اور دھڑکن میں نہایت مفید کام کیا ہے۔ یہ ان دونوں تکلیفوں میں آرام پہنچاتی ہے۔

جسم کے سارے حصوں میں سردی لگتی ہے۔ خصوصاً کمر سے گردن تک، گردن اور کمر میں چھری لگنے کی طرح کا درد، گردوں میں تیز درد، کمر میں ہلکا ہلکا درد، کمر کی بہت سی علامتیں چلنے والے درد کی نوعیت کی ہوتی ہیں اور اپنی جگہ بدلتی رہتی ہیں۔ چلنے والے یہ درد جھٹکے سے اور دوسرے دردوں کی طرح حرکت سے بڑھتے ہیں۔ بیٹھنے کے دباؤ سے ریڑھ کی تکونیہ ہڈی میں درد ہوتا ہے۔ اس تکونیہ ہڈی میں رات کو آرام کے وقت درد بڑھتا ہے اور حرکت کرنے سے گھٹتا ہے۔ بیٹھ کر کھڑا ہونے پر کمر کی آخری ہڈی میں درد بیٹھتے ہی اور بیٹھے رہنے کے دوران میں کمر کی آخری ہڈی میں درد۔

سویرے جاگنے پر ہاتھ پاؤں سخت ہو جاتے ہیں۔ اکڑ جاتے ہیں۔ درد ہر گھڑی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ خصوصاً جوڑوں کا درد، گٹھیا وات کا درد جو اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کا درد سردی سے اور حرکت سے بڑھتا ہے۔ حرارت سے اور آرام سے کم ہوتا ہے۔ وقت مقررہ پر نمودار ہونے والا درد، چھونے سے ہڈی دکھتی ہے۔ گہرا دباؤ پڑنے سے بھی دکھن ہوتی ہے۔ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ، کندھوں میں عام طور سے گٹھیا وات کے درد ہوتے ہیں۔ لنگڑاہٹ آتی ہے۔ بازو میں جلن ہوتی ہے۔ کہنی میں چلنے والے درد، ہاتھوں اور انگلیوں میں کمزوری کا احساس، ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز سنبھال نہ سکے۔ انگلیوں میں کمزوری کا احساس، ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز سنبھال نہ سکے۔ انگلیوں میں اینٹھن کے ساتھ سکڑاؤ ہاتھوں اور انگلیوں کی ہڈیاں جیسے پگھل گئی ہیں۔ نہایت نازک دباؤ برداشت نہ کر سکیں۔ انگلیوں کے چلنے والے درد بھی اس میں عام پائے جاتے ہیں۔ پیروں، کولہوں اور گھٹنوں میں خصوصیت سے گٹھیا وات کے درد پائے جاتے ہیں جو چلنے سے اور حرارت سے بڑھتے ہیں اسوا استثنیٰ بھی ہیں۔ ریگن ہائے کا درد نہایت شدید ہوتا ہے اور گرم موسم میں بڑھتا ہے یہ درد حرکت کرنے سے بستر کی حرکت سے گھٹتا ہے اور موسم میں تبدیلی آنے سے اور ٹانگ کو پھیلانے سے بڑھتا ہے۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی میں عموماً کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ اس سے ٹانگ کے زخم، گہرے زخم، جیسے کاٹ کر بنائے گئے ہوں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ٹخنہ میں جلن، ایڑیوں میں دکھن، ایڑیوں کے زخم بھی اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

نیند میں انتہائی بے چینی ہوتے سوتے چونکتا ہے۔ کروٹیں بدلتا ہے۔ چھاتی کی علامتیں چلنے سے بدتر ہوتی ہیں۔

جلد پر چھالے، پھوڑے، پھنسیاں، اگزیما، چھوٹے چھوٹے چھالے۔ داد جیسے دانے کیل وغیرہ

نکلتے ہیں۔ جلد کے زخم جلد کا دق، پیپ والے دق کے زخم اور آتشک کے زخم۔

کالی کاربونیکم (KALI CARBONICUM)

کالی کارب کے مریض کا مطالعہ کرنا نہایت مشکل کام ہے اور اسی طرح اس دوائی کا مطالعہ کرنا بھی نہایت مشکل کام ہے۔

اس کا اس کثرت سے استعمال نہیں ہوا جتنا کہ ہونا چاہئے تھا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ یہ دوائی نہایت پیچیدہ اور گمراہ کن ہے۔ اس میں بہت سی متضاد علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے زیر اثر ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جو اپنی نوعیت بدلتی رہتی ہیں لہٰذا اس دوائی کا تعلق ان مریضوں سے ہے جن میں علامتیں صاف طور سے ظاہر نہیں ہوتیں اور جن میں بہت سی بے مطلب علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

مریض موڈی، وہمی، تنگ مزاج، چڑچڑا، انتہائی چڑچڑا، ازحد چڑچڑا، گھر والوں سے اور دوست احباب سے لڑتا ہے۔ وہ ہرگز اکیلا رہنا پسند نہیں کرتا۔ نہایت ڈرپوک جب اکیلا ہوتا ہے تو طرح طرح کے قیاس کرتا ہے۔ مستقبل کا ڈر، موت کا ڈر اور بھوت پریت کا ڈر۔ اگر اسے مجبوراً گھر میں اکیلا رہنا پڑے تو وہ جاگتا رہتا ہے۔ اسے نیند نہیں آتی یا اسے خوفناک خواب آتے ہیں اسے سکون نہیں ملتا۔ طرح طرح کے وہم وقیاس اور خوف کا غلبہ اگر گھر جل جائے تو کیا ہوگا؟ اگر میں یہ کام کر دوں تو کیسا رہے گا؟ اگر ایسا ہو جائے تو کیا ہوگا؟ وغیرہ۔ وہ طرح طرح کی باتیں سوچا کرتا ہے۔

نہایت حساس۔ موسمی تبدیلیوں کو نہایت سرعت کے ساتھ محسوس کرتا ہے اور ان سے متاثر ہوتا ہے۔ اسے اپنے کمرے میں مناسب اور حسب خواہش درجہ حرارت ہی نہیں مل سکتا وہ ہوا کے جھونکے سے گھبراتا ہے اور کمرے میں ہوا کے آنے جانے سے برہم ہوتا ہے۔ وہ کھڑکیاں کھول کر کمرے میں بیٹھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ کمرے میں دور بیٹھنا بھی گوارا نہیں ہوتا۔ وہ رات کو سوتے سوتے اٹھ بیٹھتا ہے اور چاروں طرف دھیان سے دیکھتا ہے کہ ہوا کدھر سے آ رہی ہے۔ اس کی تکلیفیں مرطوب موسم میں اور سرد موسم میں بڑھتی ہیں۔ وہ سردی سے گھبراتا ہے۔ اور ہمیشہ کانپتا رہتا ہے۔ اس کی سوداوی رگیں بھی سردی محسوس کرتی ہیں۔ جب موسم سرد ہو تو ان میں درد ہوتا ہے۔ جب موسم سرد ہوتا ہے تو جسم میں جگہ جگہ ٹیسیں درد ہوتا ہے۔ اگر وہ درد کی جگہ کو گرم کرے تو پھر درد اپنی جگہ بدل لیتا ہے۔ تمام درد اپنی جگہ بدلتے ہیں اور سرد جگہ میں چلے جاتے ہیں۔ اگر وہ درد والی جگہ کو ڈھک لے تو پھر درد اس جگہ چلا جاتا ہے جو ڈھکا ہوا نہیں ہے۔

اس کے درد مقامی نوعیت کے، جلن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے ہوتے ہیں اور وہ اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ کالی کارب میں ایسے درد بھی ہوتے ہیں جو مقامی نوعیت کے ہوتے ہیں مگر عموماً وہ ہر طرف چلتے ہیں اور جگہ بدلتے ہیں۔ کٹن کے ساتھ درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ درد جیسے گرم گرم سوئیاں چبھ رہی ہیں۔ چھری گزر رہی ہو۔ ڈنک لگ رہا ہو اور جلن ہوتی ہو۔ یہ درد جسم کے اندرونی حصوں میں اور خشک اعضاء میں ہوا کرتے ہیں۔ مقعد کے بیرونی منہ پر اور اندر جلن ہوتی ہے۔ جیسے کوئی گرم سلاخ اندر داخل کی جا رہی ہو۔ جلن جیسے آگ رکھی ہو۔ بواسیر میں جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارے رکھے ہوں۔ کالی

کارب کی جلن بھی آرسینکم کے مشابہ ہے۔
اگر آپ کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس دوائی میں آدھی رات کے بعد 2 یا 3 بجے یا صبح 5 بجے ہر تکلیف عموماً شدت اختیار کرتی ہے۔ کالی کارب کی کھانسی صبح 3-4 بجے یا 5 بجے شروع ہوتی ہے یا شدت اختیار کرتی ہے۔ بخار بھی عموماً صبح کے 3 سے 5 بجے کے درمیان آتا ہے۔ جس مریض کو دمہ سے دم کشی ہوتی ہو اسے صبح کے 3 بجے کھانسی کا دورہ ہوتا ہے اور اس کی نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ گھٹی ہی علامتوں کے ساتھ جاگتا ہے۔ اور پھر 5 بجے تک بیدار رہتا ہے 5 بجے کے بعد ان میں بھاری کی ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی 24 گھنٹے کے وقفہ میں کسی بھی وقت بہت سی علامتیں نمودار ہو سکتی ہیں مگر مذکورہ بالا وقت اس کی علامتوں کے شدت اختیار کرنے کے لئے مرغوب ترین وقت ہے۔ وہ صبح 3 بجے جاگ جاتا ہے۔ ڈر کی وجہ سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ موت کا خوف مستقبل کا خوف، دیگر تفکرات اس کی نیند توڑ دیتے ہیں۔ پھر وہ 2-3 گھنٹے تک جاگتا رہتا ہے۔ پھر نیند آ جاتی ہے اور مزے میں گہری نیند سوتا ہے۔

جسم سرد، جسم کو گرم کرنے کے لئے کافی کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود بھی اس کا بدن سرد ہے۔ اس کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ سارے جسم میں سرد پسینہ بکثرت آتا ہے ذرا سی محنت سے پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ پسینہ اس جگہ بھی آتا ہے جہاں درد ہوتا ہو۔ پیشانی پر پسینہ سر درد کے ساتھ ماتھے پر سرد پسینہ۔

اس میں نزلے کی وجہ سے سر درد بھی ہوتا ہے۔ وہ جب بھی سرد ہوا میں باہر جائے۔ ناک کھل جاتی ہے۔ بلغمی جھلیاں خشک ہو جاتی ہیں اور ان میں جلن ہونے لگتی ہے اور جونہی گرم کمرے میں آتا ہے ناک بہنے لگتی ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ناک کی راہ سانس نہیں آتا۔ تب اسے بہت آرام محسوس ہوتا ہے۔ گرم کمرے میں ناک بند ہو جاتی ہے اور کھلی ہوا میں کھل جاتی ہے۔ ناک کھل جاتی ہے اور وہ ناک کی راہ سانس لینے لگتا ہے مگر اس وقت سخت سر درد بھی ہوتا ہے۔ سرد ہوا سے سر درد بڑھتا ہے سرد ہوا لگنے سے سر میں جلن شروع ہو جاتی ہے۔ سرد ہوا گرم محسوس ہوتی ہے۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ مریض نزلے زکام کا پرانا مریض ہے جب یہ مریض کھلی ہوا میں گھومتا ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے اور سر درد بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسے سرد ہوا میں گھومنے سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ جب بھی سرد ہوا کا جھونکا لگنے سے ناک کی رطوبت بند ہوتی ہے۔ سر درد شروع ہو جاتا ہے اور جب دوبارہ ناک بہنی شروع ہو گی سر درد ہٹ جائے گا۔ آنکھ، کھوپڑی اور گال کی ہڈیوں میں درد اعصاب، یہ درد بھی نزلے کی رطوبت رک جانے سے شروع ہو جاتا ہے اور جب رطوبت دوبارہ شروع ہو تو درد بھی مٹ جائے گا۔

جب نزلے زکام میں ناک سے بہت گاڑھا، بہتا ہوا زرد رنگ کا بلغم نکلتا ہے ناک خشک، ناک میں خشکی ناک کا بند ہونا، یہ علامت ادل بدل کر نمودار ہوتی ہے۔ نزلے کے پرانے مریض کو اکثر صبح کے وقت رطوبت بہتی ہے اور ناک میں زرد رنگ کی رطوبت بھر جاتی ہے۔ صبح کے وقت مریض بار بار ناک صاف کرتا ہے۔ اس سے خشک و سخت کھرنڈ نکلتے ہیں۔ نتھنے، حلق و گلا بھر جاتا ہے۔ یہ کھرنڈ خشک ہو جاتے ہیں اور چونکہ جزوی طور پر بلغمی جھلیوں پر بنتے ہیں لہٰذا جب ہٹائے جاتے ہیں تو خون نکلتا ہے جس جگہ سے بھی کھرنڈ ہٹاؤ

خون نکلتا ہے۔

گلے میں زخم بن جاتے ہیں۔ ہمیشہ زکام ہوتا رہتا ہے اور اس کا اثر سیدھے طور پر گلے پر ہوتا ہے۔ اسے ہمیشہ ٹانسلز بڑھ جانے کی شکایت ہوتی رہتی ہے اور اس کے ساتھ کن پیڑ سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ تکلیف بھی پرانی پڑ جاتی ہے۔ ایک یا دونوں کن پیڑیں متورم ہوتی ہیں۔ کان کے نیچے، جبڑے کے پیچھے بڑی موٹی سی گانٹھ ابھرتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ اکثر اس میں درد ہوتا ہے جیسے کوئی گٹھی ہو۔ بھالا لگتا ہو۔ یہ درد خصوصاً کھلی ہوا میں گھومنے سے بڑھتا ہے۔ جب ان متورم غدود پر ہوا لگتی ہے ان میں دکھن ہوتی ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔ گرم کمرے میں چلے جانے سے راحت مل جاتی ہے۔ حالانکہ زکام کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر کالی کارب چھاتی کے پرانے نزلے میں، پرانے برانکائیٹس میں نہایت مفید ہے۔

چھاتی بھی بارہا ناک کی طرح ہی ماؤف ہوتی ہے۔ سرد ہوا میں چھاتی میں خنکی آتی ہے۔ خشک کھانسی، کھوں کھوں کر کے کھانسے جیسے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ بلغم کثرت سے اس وقت نکلتا ہے جب جسم گرم ہو جائے۔ یہی وہ وقت ہے جب اسے سب سے زیادہ آرام ملتا ہے کیونکہ بظاہر کف نکل جانے سے اسے راحت ملتی ہے۔ اسے صبح کے وقت آنے والی خشک کھانسی ہے، جس میں یہ محسوس ہو کہ سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی کی ابتداء کھرکھری کھانسی، خشک کھانسی سے ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ اور کبھی کبھی سرعت سے بڑھتی ہے اور شدت اختیار کر لیتی ہے۔ تشنجی کھانسی جس میں گلا گھٹنے پاتے ہو اور جب کھانستا ہے تو محسوس کرتا ہے جیسے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ چہرہ پھول جاتا ہے۔ آنکھیں باہر نکلتی دکھائی دیتی ہیں اور اس کے بعد وہ سب کچھ دکھائی دیتا ہے جو کالی کارب میں عموماً دکھائی دیتا ہے۔ یعنی پپوٹوں اور ابروؤں کے درمیان ایک خاص قسم کی سوجن جو کھانسی سے بڑھتی ہے۔ یہ خاص قسم کی علامت بھی آپ کی توجہ کے قابل ہے کیونکہ جسم کے کسی بھی دوسرے حصہ پر کسی قسم کی سوجن نہیں ہوتی۔ صرف ابرو کے نیچے اور پپوٹے کے درمیانی حصہ پر سوجن آتی ہے۔ کبھی کبھی یہ سوجن بادام کی طرح ابھرتی ہے۔

کالی کارب اس قسم کی سوجن لاتا ہے اور اکثر صرف یہی سوجن اس دوائی کے لئے راہنمائی کرتی ہے اور اکثر اسی سوجن سے یہ ترغیب ملتی ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ کیا دوسری علامتیں بھی اس کے مطابق ہیں۔ بوئنگھاسن نے کالی کھانسی کی ایک وبائی صورت کا تذکرہ کیا ہے جس میں اکثر مریضوں کے لئے کالی کارب کی ضرورت پڑتی تھی اور ان میں اکثر یہی خاص علامت موجود تھی لیکن یاد رکھو صرف ایک علامت کے سہارے کبھی کوئی دوائی مت دو۔ اگر کسی خاص علامت کی بناء پر کسی خاص دوائی کے لئے راہنمائی ملتی ہو تو پھر اس دوائی اور بیماری کا غور سے مطالعہ کرو اور یہ سمجھنے کا جتن کرو کہ حصول صحت کے لئے دونوں میں کس حد تک مطابقت ہے۔ اس اصول سے ذرا الگ ہونا بھی مہلک ہے۔ اس سے آپ کو محض ایک علامت کے سہارے دوائی منتخب کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔

خشک کھانسی، ایسی کھانسی جو جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی محسوس ہو۔ متواتر اٹھتی ہی رہے۔ کھانسی میں گلا گھٹے۔ ناک سے خون گرے۔ معدے میں جو کچھ بھی پہنچے اس کی قے ہو جائے خون کی دھاری کے

ساتھ کف نکلے۔ یا اس قسم کی کتا کھانسی ہے جس میں کالی کارب فائدہ بخشتا ہے مگر خصوصیت سے اس حالت میں جبکہ آنکھ کے اوپر بادام کی شکل جیسی سوجن بھی موجود ہو۔ آنکھ پر سوجن ہو۔

نمونیہ کی کچھ حالتوں میں، خصوصاً اس وقت جب کہ پھیپھڑے اور سانس کی نالی میں سخت بلغم آیا ہوا ہو۔ (جیسا کہ سلفر میں) کالی کارب کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر نمونیہ گزر چکا ہو اور مریض کو ذرا سی سردی لگتے ہی اس کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہو اور مذکورہ بالا علامتیں موجود ہوں تو کالی کارب پر غور کرو۔ بدن موسمی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کرتا۔ ٹھنڈی ہوا اور مرطوب موسم بھی برداشت نہیں ہوتا۔ ہر وقت تھوڑی تھوڑی کھانسی آتی رہتی ہے۔ خشک کھانسی، ایسی کھانسی جس میں جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے نظر آئیں اور گلا گھٹے صبح 3-5 بجے کے درمیان شدت ہو اور ایسے عصبی درد ہوں جو ہر گھڑی جگہ بدلتے ہوں۔ یہ علامتیں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور مریض ان کو نمونیہ سے وابستہ قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے ڈاکٹر! جب سے مجھے نمونیہ ہوا ہے۔ میں سنبھل ہی نہیں پایا۔ نزلہ چھاتی پر گرنے لگتا ہے اور ذکام میں مبتلا ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں دق کے لاحق ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور عموماً کالی کارب کے بغیر صحت حاصل نہیں ہو سکتی جب نزلہ چھاتی کو اپنا مرغوب مقام بناتا ہو تو کالی کارب کے ساتھ ساتھ فاسفورس، لائیکوپوڈیم اور سلفر پر بھی توجہ دینا چاہئے۔

اس دوائی کی دوسری عام حالت ہے استسقاء کا رجحان اس کے زیر اثر سارے بدن پر استسقاء (شوتھ) پایا جاتا ہے۔ پیروں اور انگلیوں پر سوجن آتی ہے۔ ہاتھوں کی پشت پر سوجن آتی ہے اور اس کو دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ چہرہ بھی پھولا ہوا اور موم سا زرد نظر آنے لگتا ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے۔ مجھے دل میں چربی آ جانے کے ایسے چند مریضوں کا حال یاد ہے جن کی کالی کارب کی مدد سے میں جان بچا سکتا تھا۔ اگر ابتداء میں ہی مجھے کیس کا بہتر علم ہوتا۔ ان کا مرض خفیہ تھا۔ کالی کارب دینے کے لئے کافی پہلے علامتوں پر توجہ دی جانی چاہئے ورنہ مریض لاعلاج حالت کو پہنچ جائے گا۔ وہ خاص قسم کی کمزوری اور خون کی کمزور گردش جو آخر میں استسقاء کی شکل اختیار کرتا ہے اور دوسری بہت ہی تکلیفیں عموماً کالی کارب میں پائی جاتی ہیں۔ کالی کارب کی علامتیں عموماً بہت دیر تک خفیہ رہتی ہیں۔

چہرے کی بخوبی وضاحت نہیں ہوتی۔ جھریاں پڑی ہوئیں۔ پہاڑ پر جانے سے حتیٰ کہ ہموار زمین پر چلنے سے بھاری دم کشی ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں کا معائنہ کرنے پر وہ بہت اچھی حالت میں ملیں گے۔ مگر آخر کار پیچیدگیاں آتی ہیں صحت بگڑ جاتی ہے۔ اعضاء میں طبعی تبدیلی آ جاتی ہے۔ تب آپ پچھتا کر کہیں گے کہ کاش میں نے یہ حالت، جو اب دیکھ رہا ہوں۔ پہلے بھی ہوتی تو مریض ضرور اچھا ہو جاتا۔ ہم دوائیوں کی ابتداء بھی اسی طرح سیکھتے ہیں جس طرح ہم بیماریوں کی ابتداء سیکھتے ہیں۔ ہومیو پیتھک معالج کے لئے یہ عقلمندانہ فعل ہے کہ جس کیس میں وہ خود یا کوئی دوسرا کام کر رہا ہے اس پر از سر نو غور کرے اور اس کی ابتداء کا مطالعہ کرے اور سمجھے کہ وہ شروع کیسے ہوا۔ ہومیو پیتھک معالجوں کے لئے یہ نظر ثانی اسی طرح باعث دلچسپی رہے جیسے ایلوپیتھی والوں کے لئے مردے کو چیر پھاڑ کر دیکھنا۔

دانت بھی ایک خاص حالت پیش کرتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون گرنے لگتا ہے یا وہ خنازیری

نوعیت اختیار کر لیتے ہیں۔ دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے لگتے ہیں، رنگت بگڑ جاتی ہے۔ ہلنے لگتے ہیں اور زندگی کے کافی ابتدائی دور میں انہیں نکالنا پڑتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے اور کچے موسم میں دانت درد ہونے لگتا ہے۔ دانت درد اس وقت بھی ہوتا ہے جبکہ دانت زرد نہ ہوں اور گرے نہ ہوں۔ دانتوں میں چبھن پھاڑنے کی طرح کے درد اور چھید ہونے کی طرح کے درد، دانتوں سے سخت بدبو آتی ہے۔ دانتوں کے آس پاس سے پس نکلتی ہے۔ منہ چھوٹے چھوٹے سفید چھالوں سے بھر جاتا ہے۔ بلغمی جھلیاں پیلی پڑ جاتی ہیں اور ان پر زخم بن جاتے ہیں۔ زبان کی رنگت سفید، ذائقہ گندہ، خیالی سیل کی تہہ اس کے ساتھ دائمی سر درد۔

کالی کارب کی بہت سی علامتیں کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہیں اور بہت سی گھٹ جاتی ہیں۔ جب معدہ خالی ہو تو معدے کی خلاء میں چبھن ہوتی ہے۔ سارے بدن میں چبھن ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں بھی چبھن ہوتی ہے۔ جسم کا ایسا کوئی حصہ نہیں رہتا جہاں چبھن نہ ہوتی ہو اور مریض اس چبھن کے مارے سو نہیں سکتا۔ چبھن اس وقت بھی ہوتی رہتی ہے جبکہ دل کی دھڑکن محسوس نہیں ہوتی۔ اس میں دل کی شدید دھڑکن بھی پائی جاتی ہے۔

پرانی مندا گنی والوں کے لئے بھی کالی کارب موافق ہے۔ کھانا کھانے کے بعد مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے پیٹ پھٹ جائے گا۔ اتنا پھول جاتا ہے۔ سخت اپھارہ، ہوا ڈکار کے ساتھ اوپر نیچے چلتی ہے۔ ڈکار میں رس بھی آتا ہے۔ بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے۔ ترش رطوبت دانتوں تک آتی ہے۔ یہ رس ابھار لاتا ہے۔ حلق و منہ میں جلن ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد درد معدہ۔ کھانا کھانے سے بھی یہ خالی پن کم نہیں ہوتا۔ کالی کارب میں ایک خاص قسم کی بے چینی پائی جاتی ہے۔ معدے میں بے چینی جیسے ڈر ہو۔ مجھے ایک بار ایک مریضہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس نے اپنی علامت جس خوبصورتی سے بیان کی میں نے وہ خصوصیت کتابوں میں نہیں پائی اس نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب! مجھے ڈر لگتا ہے مگر دوسرے لوگوں کی طرح مجھے محسوس ہوتا ہے۔ جیسے یہ ڈر میرے معدے میں ہے۔ اس نے بتایا کہ جب بھی مجھے ڈر لگتا ہے تو اس کا اثر فوراً معدے پر پڑتا ہے۔ اگر دروازہ کھلتا ہے تو اس کی گڑگڑاہٹ میرے معدے میں ہوتی ہے۔ یہ عجیب واہم بات ہے۔ کافی وقت گزرا میں نے کالی کارب کی ایک اور علامت معلوم کی تھی۔ میری کچھ بے پروائی اور عدم توجہی سے میرا انگوٹھا مریض کے پاؤں سے چھو گیا جو کہ بستر سے قدرے باہر نکلا اور اٹھا ہوا تھا۔ مریض نے فوراً ہی کہا۔ اوہ یقیناً یہ کالی کارب تھا کیونکہ آپ کالی کارب کے ماتحت مریض کو ڈرا ہوا پائیں گے اور اس ڈر کا مرکز ہوتا ہے معدہ۔

اگر آپ اس کے بدن کو بھی چھوئیں تو اس کے معدے میں خوف کا احساس ہوتا ہے۔ شاید آپ خیال کریں کہ یہ سودا یہ چکر میں ہوتا ہوگا۔ مگر معالج کے نزدیک علامت کی اہمیت ہے۔ کالی کارب کے مریض کے پیر کے تلوے اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ اگر چادر اس کے پیر کے تلوؤں سے چھو جائے تو اس کے سارے بدن میں گدگدی ہو جاتی ہے۔ سخت دباؤ سے اسے راحت ملتی ہے۔ اس سے اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہاں بے خبری میں کوئی چیز آتی ہے جو اس کو جوش دیتی ہے۔ کالی کارب کا مریض نہایت حساس طبیعت ہوتا

ہے۔ چھونا برداشت نہیں کرتا۔ ذرا سا چھونے سے کانپ اٹھتا ہے مگر سخت سے سخت دباؤ پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ پیر کے تلوؤں میں شدید ترین گدگدی میں نے بارہا مریضوں کے پاؤں دیکھے ہیں۔ مریض پاؤں کو ہاتھ لگتے ہی کانپ اٹھتا ہے۔ پاؤں کھینچ لیتا ہے اور چیخ مار کر کہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! میرے پاؤں میں گدگدی مت کیجئے۔ میں نے پاؤں کو اس قدر آہستگی سے چھوا تھا کہ مجھے بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں نے اس کے پاؤں کو چھوا تھا۔ مگر اصل بات گدگداہٹ نہیں ہے۔ لیکیسس میں پیٹ اس قدر حساس ہوتا ہے کہ وہ چادر سے بھی چھونا برداشت نہیں کرتا۔ میں نے لیکیسس کے مریضوں کو دیکھا ہے جو کانٹے کی مدد سے چادر کو اوپر رکھتے ہیں تاکہ وہ ان کے پیٹ کو نہ چھوئے تب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ لیکیسس کا اثر ہے اور یہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جو گردن پر ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کالر پہننے سے انہیں سخت بے چینی ہوتی ہے۔ یہ حالت اس گدگداہٹ سے قطعاً مختلف ہے۔ میں نے ایسے مریض دیکھے ہیں جو دراصل چھوئے جانے سے خائف تھے۔ برداشت نہ تھا کہ انہیں چھوا جائے، تاوقتیکہ انہیں معلوم نہ ہو کہ میں نے انہیں کہاں چھوؤں گا۔ اچھا اب میں آپ کی نبض دیکھوں گا آرام سے لیٹئے۔ اگر میں مریض کو وارننگ دیئے بغیر اسے چھوتا تو اسے کپکپی ہو جاتی۔ کالی کارب میں یہی حالت پائی جاتی ہے۔ بعض وقت یہ علامتیں کھود کر نکالنی پڑتی ہیں۔ تجربوں کی نوعیت کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے اور چیزوں کا میل کرنا پڑتا ہے۔ علاج کے لئے ذکاوت حس پیدا کرنے والی باتوں کی نہایت اہمیت ہے۔ ہمارے میٹریا میڈیکا کا مطالعہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ اس میں اور بھی سرعت کے ساتھ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہومیوپیتھک معالج زیادہ سمجھداری سے اور زیادہ صحیح طور پر میٹریا میڈیکا پر عمل کریں اور علامتوں کا زیادہ باریکی سے مشاہدہ کریں۔ آج کل ہومیوپیتھک معالج بہت کم تعداد میں جمع ہوتے ہیں اور ان میں تبادلہ خیالات بہت کم ہوتا ہے۔ جب سے ہنی مین کی کتابیں دنیا کے سامنے آئی ہیں اتنے لمبے وقفہ کے پیش نظر ہماری تعداد شرمناک طور پر کم ہے۔

جگر کے بہت سے پرانے مریض ملتے ہیں جو جگر کے سوا اور کسی تکلیف کی چرچا ہی نہیں کرتے۔ وہ جب بھی کسی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو جگر کی ہی شکایت کرتے ہیں۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ جگر میں اپھارہ ہے۔ دائیں کندھے کے جوڑ سے دائیں سینہ تک سخت درد ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اپھارہ، دست کے دورے، کبھی دست اور کبھی قبض دونوں ادل بدل کر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ چبھن کئی دن تک جاری رہتی ہے اور اپھارہ میں بہت زور لگانا پڑتا ہے لگا ہے لگا ہے پت کے دورے جبکہ مذکورہ بالا قسم کا قبض بھی ہو۔ رات کو لیٹ نہیں سکتا۔ رات کو تنگی سانس، یا صبح 3 بجے میں، خصوصیت سے جبکہ مریض سرد مرطوب موسم برداشت نہ کر سکتا ہو اور ہر وقت آگ کے پاس ہی بیٹھا رہنا پسند کرتا ہو۔ جگر کے ایسے مریضوں کو کالی کارب عموماً مکمل طور پر صحت یاب بناتا ہے۔ اکثر جگر کے ایسے مریض بہت طرح کے علاج کراتے ہیں۔ جلاب لیتے ہیں۔ قے آور دوائیں کھاتے ہیں۔ درحقیقت یہ سب دوائیں تکلیف کو بڑھاتی ہیں۔ کالی کارب ایسی تکلیفوں کی جڑ تک پہنچ جاتی ہے اور انہیں اکھاڑ پھینکتی ہے۔

پیٹ میں کالی کارب کی بہت سی علامتیں ملتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کی دوائی ہے جن کو درد قولنج کے بار بار دورے ہوتے ہوں۔ گٹھن کے ساتھ درد ہوتا ہے، اپھارہ ہو، کھانا کھانے کے بعد درد ہوتا ہو اور قبض یا دست

کی شکایت ہو۔ درد قولنج جس میں کٹن ہو۔ پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں، مریض درد کے مارے دوہرا ہو جاتا ہو اور جب درد ہر چند منٹ کے بعد رونما ہوتا ہو۔ پیٹ میں بہت سی ہوا۔ جب درد کا دورہ ہوتا ہے تو آپ کو مریض کی حالت دیکھ کر کالوسنتھ کی یاد آئے گی یا حال کی تکلیف میں کام کرنے والی کسی اور ایسی دوائی کی یاد آئے گی جو 2-3 منٹ میں درد دور کر دے مگر آپ دیکھیں گے کہ حال کی تکلیفوں میں کام کرنے والی یہ دوائیاں 2-3 بار کام کر چکنے کے بعد وہ اثر پیدا نہ کریں گی۔ تب آپکو سورا نامی زہر کی مصلح دوائیوں کی تلاش کرنا پڑے گی یا کوئی ایسی دوائی تلاش کرنا ہوگی جو سارے کیس کو سنبھال لے۔ جب آپ دورے کے وقت محض درد قولنج ہی کا مطالعہ کریں تو آپ کو ادھوری تصویر ملے گی۔ دورے ختم ہو جانے کے بعد (فرض کیجئے دورہ کالوسنتھ سے دور ہوا) آپ مریض کا پھر مطالعہ کریں اس کے کیس پر نظر ثانی کریں اور کالی کارب کی ساری علامتوں کو جمع کر لیں۔ یہ دوائی دینے کے بعد آپ کو امید ہوگی کہ اب دوسرا حملہ نہ ہوگا۔ کالی کارب کی یہی خاصیت ہے یہ جسم میں گہرائی تک پہنچ کر کام کرتی ہے۔ دیر تک کام کرتی ہے اور جسم میں دور تک پہنچتی ہے۔ یہ سورا کی وجہ سے آئی تکلیفوں یا بچپن میں دبے ہوئے دانوں کی وجہ سے آئی تکلیف یا پرانے زخم وناسور کے بند ہونے سے پیدا ہوئی تکلیف میں کام کرتی ہے۔ یہ جگہ بدل بدل کر ہونے والے درد اور سردی کا احساس دانے نکلنے سے، رطوبتوں کے از سر نو بحال ہو جانے سے درست ہو جاتے ہیں، ان زخموں کے نکل جانے سے بھی جو اندر ہی اندر پھیل رہے ہوں یہ تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں جب ناسور آزادی کے ساتھ بہہ جائے تو بھی یہ تکلیفیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

پیٹ میں کٹن جیسے ٹکڑے کاٹے جا رہے ہیں۔ شدید کٹن، دونوں کہنیاں پیٹ میں دے کر بیٹھتا ہے یا راحت کرنے کے لئے پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے۔ سیدھا تن کر نہیں بیٹھ سکتا۔ نقلی دردزہ کی طرح پیٹ میں کٹن اور کھچاؤ، درد کے ساتھ پیٹ میں کٹن کے ساتھ بھاری ٹھنڈک کا احساس، مریض گرمی چاہتا ہے۔ گرم پانی پینا چاہتا ہے۔ گرم پانی کی بوتل چاہتا ہے۔ پیٹ میں ٹھنڈک کا پرانا احساس، یہ ٹھنڈک اندرونی اور بیرونی طور پر دونوں طرح ہوتی ہے۔ بعض دفعہ درد کے وقت کالی کارب کی خوراک دینا بے رحمانہ فعل ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر دوائی جسمانی طور پر موافق ہو اور ساری علامتیں ملتی جلتی ہوں تو ممکن ہے تکلیف میں اضافہ ہو جائے اور یہ غیر ضروری ہے۔ ایسی بہت سی دوائیاں ہیں جو کم عرصہ تک کام کرتی ہیں اور درد کو فوراً روک دیتی ہیں جسمانی بناوٹ کے مطابق دوائی اس وقت دینی چاہئے جب بیماری کا دورہ ختم ہو چلے۔ اگر مریض خاتمہ تک درد کو برداشت کر سکے تو درد کو بغیر دوا کے ہی ختم ہونے دیجئے۔ بعض دفعہ ایسا کرنا مریض کے ساتھ بے رحمی ہوتی ہے اور تب قلیل عرصہ تک کام کرنے والی دوائی دے دینی چاہئے۔ جب تکلیف بار بار آتی ہو۔ جب گاہے بگاہے آتی ہو۔ کچھ خاص چیزیں کھانے کے بعد آتی ہو، ٹھنڈک لگنے سے آتی ہو۔ یا وقت مقررہ پر پابندی کے ساتھ آتی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ تکلیف پرانی ہے۔ وہ نئی بیماری نہیں ہے۔ وہ کسی پرانے زہر کا ایک جز ہے۔ ایک رخ ہے۔ ایک پہلو ہے۔ وہ کسی پرانے زہر کا ایک جز ہے۔ ایک رخ ہے۔ ایک پہلو ہے۔ ایسی حالتوں میں جلد یا بدیر آپ کو ایسی دوائی دینی چاہئے جو مریض کی جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو۔ ممکن ہے پہلے ہی معائنہ میں آپ مریض کا درد دور کر دیں۔ مگر آپ کو گہرائی میں جانا چاہئے

اور دیکھنا چاہئے کہ اب مریض کو دوبارہ دورہ نہ ہو۔ اگر آپ مریض کو صرف بیلاڈونا یا کالوسنتھ دیں گے تو ایک بار تو دورہ ضرور ہی رک جائے گا لیکن تکلیف دوبارہ ضرور آئے گی۔ آپ نے مریض کی شکایت دور نہیں کی۔ صرف عارضی طور پر کم کر دی ہے۔ دوسری طرف آپ اس درد قولنج کو لیں جس کی ابھی ابھی وضاحت کی گئی ہے۔ کالی کارب علامتوں کے مطابق ہے مگر جسمانی بناوٹ کے مطابق نہیں ہے۔ ایسی حالت میں کالی کارب جیسی گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہی فائدہ پہنچائے گی اور پوری طرح آرام ہوگی۔ اس حالت میں اپنا اثر دکھانے کے لئے حسب معمول کالی زیادہ وقت نہ لے گی اور علامتوں میں شدت بھی نہ لائے گی۔

پیٹ کے پٹھوں میں چھونے سے درد ہوتا ہے۔ غدود پر سوجن آ جاتی ہے۔ پیٹ میں یا انتڑیوں میں یا پیٹ کی رطوبتی جھلیوں کے ورم میں رطوبت آ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہاتھ پاؤں کا عام استسقاء بھی ہوتا ہے مگر ہمیشہ نہیں۔ یہ دوائی جگر کے استسقاء میں خاص طور سے مفید ہے۔

اس میں مقعد اور پاخانے کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں اس میں بواسیر کے ضدی مسے پائے جاتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے جو چھوا جانا قطعاً برداشت نہیں کر سکتے اور ان سے خون بکثرت گرتا ہے۔ ان میں سخت درد ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ سونا بھی ناممکن بن جاتا ہے۔ اسے مجبوراً پیٹھ کے بل لیٹنا پڑتا ہے اور ٹانگیں چوڑی کر لیتا ہے۔ کیونکہ بواسیر کے بیرونی مسے ذرا بھی دباؤ برداشت نہیں کرتے۔ ان مسوں کو اندر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اندر بھی زبردست ورم اور تناؤ ہوتا ہے۔ بواسیر کے مسے پاخانے کے بعد باہر نکل آتے ہیں۔ ان سے خون بکثرت گرتا ہے اور مسوں میں نہایت سخت درد ہوتا ہے۔ مسوں کو اندر دھکیلنا پڑتا ہے اور اس کے بعد بستر میں جانے کے بعد دیر بعد تک ان میں جلن ہوتی ہے۔ جیسے انگارہ رکھا ہو۔ پاخانہ جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سخت سدے خارج ہوا کرتے ہیں اور انہیں خارج کرنے کے لئے بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے جلن عارضی طور پر کم ہو جاتا ہے۔

اس میں پرانے دست پائے جاتے ہیں۔ دست اور قبض ادل بدل کر ہوتے ہیں۔ اکثر جب بہت سی خاص خاص باتیں نمودار ہو جاتی ہیں تو ہمیں عام باتوں پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر وہی دوائی کی خاصیت بن جاتی ہے۔ کتابوں میں دستوں کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ علاج کے دوران میں دست کی علامتیں زیادہ ملی ہیں۔ بغیر درد کے دست جن کے ساتھ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو۔ پاخانے کے وقت جلد ہو۔ دست صرف دن میں آئیں۔ پرانے دست جبکہ ابرو کے نیچے بادام کی گٹھلی کی طرح کا بھی ورم ہو۔ یہ صرف چند علامتیں ہیں۔ مگر یہ پرانے دستوں میں بہت کام کی دوائی ہے ایسے لوگوں کے دست جن کی صحت تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ جو کمزور ہو گئے۔ پیلے پڑ گئے ہیں۔ جن کو مندا گنی (بدہضمی) کی شکایت ہو، پیٹ میں اپھارہ ہو زبردست اپھارہ اور جگر میں خرابی ہو۔

اب لیجئے گردوں، مثانے اور پیشاب کی نالی کو۔ یہ بھی تکلیف میں حصہ دار بنتے ہیں۔ یہ تکلیف بھی نزلے کی نوعیت کی ہوتی ہے۔ مثانے سے پیپ کی رطوبت گرتی ہے۔ گاڑھی، لیس دار اور بکثرت آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سخت جلن ہوتی ہے پیشاب کرتے وقت اور بعد میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب آہستہ

آہستہ اترتا ہے اور اس کے ساتھ دکھن وجلن بھی ہوتی ہے۔ مثانے کی بہت سی پرانی تکلیفوں میں کالی کارب عموماً نیٹرم میور کے شانہ بشانہ چلتا ہے۔ پرانے قرحہ آلات بول کی پرانی شکایت میں جو سوزاک کے بعد رونما ہوئی۔ دونوں دوائیاں مفید ہیں جب رطوبت کم آتی ہو، رنگت سفید ہو تو یہ دونوں یہ دوائیاں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ دونوں ہی دوائیوں میں پیشاب درد کے ساتھ آتا ہے۔ نیٹرم میور میں جلن پیشاب کے بعد ہوتی ہے۔ جب بھی پیشاب کم آتا ہو۔ رطوبت پیپ جیسی ہو، جلن اہم ہو اور یہ صرف پیشاب کرنے کے بعد ہوتی ہو۔ مریض بہت زیادہ گھبرایا ہوا اور بے چین ہو تو نیٹرم میور ضرور فائدہ کرے گا۔ اگر جلن پیشاب کے دوران میں اور بعد میں ہو اور مریض تباہ حال ہو۔ اس کا حلیہ اوپر بتائے ہوئے حلیہ سے ملتا جلتا ہو تو پھر اس کی دوائی کالی کارب ہے۔ ایسے کچھ پرانے مریضوں کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ پیشاب سے پہلے، دوران میں یا بعد میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ تب آپ کو قطعاً مختلف نوعیت کی دوائیوں پر غور کرنا ہوگا۔ سوزاک کے بعد پرانی قرحہ کی شکایت نے معالج کے لئے نہایت تکلیف دہ اور پریشان کن ہوتی ہے۔ دوائیاں بہت ہیں۔ علامتیں کم ہیں اور اکثر مریض بہت دیر تک کر علاج نہیں کراتا۔ لہٰذا اسے مریض کی جسمانی حالت کا پتہ نہیں چلتا اور مریض اس کو صرف رطوبت کے اخراج کے بارے میں ہی بتاتا ہے۔ وہ کہتا ہے ڈاکٹر صاحب! اور کوئی شکایت نہیں ہے۔ صرف رطوبت آتی ہے۔ آپ اس کی توجہ اس کی علامتوں کی طرف نہیں دلا سکتے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ مجھے صبح 3 بجے جاگنا پڑتا ہے اور پھر 5 بجے تک سو نہیں سکتا۔ وہ تمام عصبی انتشاروں کو بھول جاتا ہے جو مریض آپ کے زیر علاج رہا ہو جس کی پہلی جسمانی حالتوں سے آپ کو واقفیت ہے اس کا علاج کرنے میں آپ کو چنداں مشکل نہ آنی چاہئے۔

کالی کارب کا مریض جسمانی طور پر کمزور ہے اور وہ تباہی کے راستے پر جا رہا ہے۔ اس کی ایک زبردست شہادت یہ ہے کہ اس کی ساری شکایتیں اور تکلیفیں جماع کرنے کے بعد اور نفسانی جوش کے بعد آتی ہیں اور بڑھتی ہیں۔ آپ پریکٹس میں اس بات کا دھیان رکھیں اور بخوبی یاد رکھیں کہ انسان کے لئے جماع کرنا قدرتی فعل ہے۔ جبکہ باقاعدگی سے کیا جائے۔ لیکن اگر اس قدرتی فعل کے بعد تھکان آئے اور یہ شکایت اب دیرینہ ہو چکی ہے تو سمجھ لیجئے کہ صحت تباہ ہو رہی ہے۔ بنیادی طور پر کوئی نہ کوئی نقص ہے۔ کالی کارب میں جماع کے بعد ساری تکلیفوں میں اضافہ ہونے کا امکان پایا جاتا ہے۔ اس کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ حواس کمزور ہو جاتے ہیں۔ لرزہ آجاتا ہے اور عموماً گھبرایا رہتا ہے۔ نیند صحیح طور نہیں آتی۔ کمزور، مباشرت کرنے کے بعد ایک یا دو دن تک کانپتا رہتا ہے۔ عورتوں میں بھی اس طرح کی علامتیں دکھائی دیتی ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود بھی کہ مریض جسمانی طور پر کمزور ہے۔ اس کی خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔ یہ بے موقعہ و بے وقت فعل ہے۔ جنسی خواہش بڑھی ہوئی ہے اور اس پر قوت ارادی کا کوئی غلبہ اور ضبط نہیں ہے۔ مرد کو بار بار احتلام ہوتا ہے۔ احتلام میں منی بکثرت نکلتی ہے۔ احتلام، مباشرت کے بعد تھکان، ضعف جن نوجوانوں نے جوانی عیش میں بسر کی ہے یا کسی بدعادت کا شکار رہے ہیں۔ اب ازدواجی زندگی میں اپنے آپ کو کمزور پاتے ہیں۔ قوت مباشرت کمزور ہو جاتی ہے۔ اب ناامیدی آتی ہے لہٰذا اس میں حیرانی کی بات نہیں ہے کہ دنیا میں اتنے زیادہ طلاق کیوں ہوتے ہیں۔ اگر مریض نوجوان ہے تو اس شکایت کی روک

تمام ہو سکتی ہے۔ اگر یہ نوجوان ضبط سے کام لے اپنی زندگی میں باقاعدگی پیدا کرے اور کچھ ہومیوپیتھک دوائی درست کرے۔

کالی کارب کے زیر اثر بہت سی ایسی شکایتیں آتی ہیں جن کا مردانہ اعضاء تناسل سے واسطہ ہے۔ خصیوں کی بے چینی اور ذکاوت حس، خصیوں پر سوجن و سختی آتی ہے۔ خصیوں کی تھیلی میں خارش، جلن اور جوش پیدا کرنے والا احساس۔ ایک ایسا تکلیف دہ احساس جو متواتر قائم رہتا ہے کہ اعضاء تناسل میں ہر وقت ایک ایسی خراش سی ہوتی رہتی ہے جو مریض کی توجہ اعضاء تناسل کی طرف مبذول رکھتی ہے۔ اس کی وجہ ہے بدعادت، کثرت مباشرت یا جلق وغیرہ۔ فاسفورس ایک ایسی دوائی ہے جس کا اس جگہ ناجائز استعمال ہوتا ہے۔ بہت سے معالج سمجھتے ہیں کہ فاسفورس اعضاء تناسل کی کمزوری کی خاص دوائی ہے۔ فاسفورس میں زبردست نفسانی خواہش پائی جاتی ہے۔ بارہا ایستادگی آتی ہے۔ اعضاء تناسل کی بے ترتیب طاقت۔ احتیاط رہے کہ اسے کمزوری یا نامردی کی حالت میں نہ دیا جائے کیونکہ یہ شکایت عموماً نہایت کمزور بدن والوں میں پائی جاتی ہے اور فاسفورس اس تکلیف کو کم کرنے کی بجائے، اس میں اضافہ کرے گا۔ یہ کمزوری ہے حقیقی معنوں میں جسمانی کمزوری۔ جو لوگ پہلے ہی جسمانی کمزوری میں مبتلا ہیں، فاسفورس اس میں چند در چند اضافہ کر دے گا۔ یہ مریض ہمیشہ تھکا ماندہ رہتا ہے۔ نہایت کمزور، ہر وقت تھکا ہوا اور بستر پر لیٹے رہنا چاہتا ہے۔

کالی کارب عورت کا بہترین دوست ہے۔ یہ ایسی بے شمار زنانہ تکلیفوں سے بھرپور ہے اور اس میں وہ بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں جن کا کسی مریضہ میں پائے جانے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بچے دانی سے خون آنے کی شکایت میں مفید ہے، خصوصاً جبکہ اخراج مسلسل پایا جاتا ہو اور مریضہ پیلی، موم سی نرم ہو اور اس میں اخراج خون کا رجحان پایا جاتا ہو۔ حمل گر جانے کے بعد جب خون متواتر جا رہا ہو۔ جب اوزاروں کی مدد سے خون بند کرنے کی کوشش کی گئی ہو اور سب طرح کے علاج ہو چکے ہوں اور اب بھی خون ٹپک رہا ہو، ماہواری میں خون بکثرت آ رہا ہو اور خون چھچھڑے دار ہو۔ دس بارہ دن تک خون اسی طرح جاری رہنے کے بعد جب مریضہ پھر پرانی حالت میں لوٹ آئی ہو یعنی پھر خون ٹپکنے لگا ہو اور اس طرح خون ٹپکنا دوسری ماہواری تک جاری رہے اور پھر دس بارہ دن تک بکثرت خون جاری رہے تو پھر کالی کارب پر توجہ دینی چاہئے۔ کالی کارب نے بارہا ریشہ دار گانٹھ سے سخت پھوڑوں میں خطرناک وقت آنے سے بہت پہلے فائدہ پہنچایا ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے پھوڑے ہمیشہ ہی چالیس سال کی عمر کے آس پاس، ماہواری قطعاً بند ہونے کے وقت نمودار ہوا کرتے ہیں اور اس کے بعد بغیر دوا دارو کے سکڑنے لگتے ہیں۔ مگر مناسب دوا ملنے سے خون کا یہ اخراج رک جاتا ہے۔ اس پھوڑے کو بڑھنے سے روک دیتی ہیں اور چند روز بعد اس کی سائز میں بھاری کمی واقع ہو جاتی ہے۔

کالی کارب بارہا حمل کی قے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ حمل کی کس قے کی دوائی ہے یہ سمجھنے کے لئے ہمیں مریضہ کی جسمانی حالت پر مکمل غور کرنا ہوگا۔ حاملہ کی قے کو اپیکاک مکمل طور پر ٹھیک نہیں کر سکتا خواہ عارضی طور پر ٹھیک کر ہی دیتا ہو۔ کیونکہ یہ ایسی دوائی ہے جس کی مشابہت صرف متلی سے ہے۔ بارہا دیکھا

گیا ہے کہ جس دوائی سے صحت ملتی ہے اس میں گلا گھٹنا اور متلی تو دوسرے کیا تیسرے درجے کی علامتیں تھیں۔
دراصل سب کچھ دارومدار ہے جسمانی حالت پر اور صرف اس دوائی سے فائدہ پہنچے گا جو جسمانی بناوٹ کے مطابق ہو۔ سلفر، سیپیا اور کالی کارب ان دوائیوں میں سے ہیں جو اکثر ضرورتاً ہوتی ہیں۔ کبھی کبھار آرسینکم کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ بلاشک اگر حاملہ نے صرف چند مرتبہ قے کی ہو اور اس میں صرف صفرا نکلا ہو تو پھر دوائی ہے۔ اپیکاک، جب حاملہ میں جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے کسی خاص دوائی کی علامتیں موجود نہ ہوں اور آپ کو بغور معائنہ کرنے پر صرف متلی، مہلک قسم کی متلی ہے۔ دن رات قے ہوتی ہو تو پھر سمفوری کارپس ریک کی ایک ہی خوراک صحت بحال کر دے گی۔ یہ نہایت کم واقفیت کی بناء پر دوائی تجویز کرتا ہے اور صرف یک طرفہ معاملوں میں ہی ایسا ہونا چاہئے۔ یہ زیادہ دیر تک کام کرنے والی دوائی نہیں ہے۔ یہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے دوائی ہے۔ یہ بھی بہت کچھ اپیکاک کی طرح ہی اثر کرتی ہے۔

آپ کو اکثر زچہ گھر میں بھی جانا پڑے گا۔ حاملہ کو کمر میں، ناف سے نیچے چاروں طرف درد ہونا لگے گا۔ بچے دانی میں درد کمزور ملے گا۔ ان میں اتنی شدت نہ ہو گی کہ بچے کو باہر نکال دیں۔ نہ ہی دردزہ کی طرح درد اٹھتا ہے۔ درد میں اتنی تیزی بھی نہیں ہوتی کہ حاملہ چلا اٹھے۔ "ہائے میری کمر، ہائے میری کمر"۔ درد کولہوں سے بڑھ کر ٹانگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ کمر درد جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ اگر اچھی دوائی مل جائے تو درد میں سکڑاؤ آ جائے گا اور وہ اتنا کافی ثابت ہو گا کہ بچے کو باہر نکال دے۔ جب آپ کو اس طرح کی تکلیف ملے تو آپ مریضہ کی پچھلی ہسٹری پر غور کریں۔ آپ آج سے ہفتوں پہلے کی حالت پر غور کریں جبکہ بچہ جننے کے دن نزدیک آتے جا رہے تھے۔ آپ معمولی معمولی باتوں پر دھیان دیں۔ مثلاً سردی اور وہ دوسری جسمانی حالتیں جن کے لئے اب آپ دوائی تلاش کر رہے ہیں۔ اگر آپ اسے آج سے 6 ہفتہ پہلے دیکھتے اور اسے کالی کارب دے دیتے تو آپ سخت قسم کے دردزہ کو روک دیتے۔ یہ سخت قسم کی ولادت ہے۔ بظاہر بچے دانی کمزور ہے اور درد بھی کمزور ہے۔ وہ صرف کمر میں ہے اور اصل مرکز تک نہیں پہنچتا۔ یہی درد ایک دوسری شکل اختیار کر کے آپ کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ درد کمر سے شروع ہوتا ہے۔ بچے دانی تک پہنچتا ہے اور پھر کمر تک لوٹتا ہے اور اس طرح یہ آپ کو کالی کارب سے قطعاً دور لے جائے گا۔ درد میں درد ہونا جلسی میم کی طرف اشارہ ہے۔ اکثر یہ درد اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ وہ درحقیقت بچے دانی میں سکڑاؤ لانے کی بجائے اسے روک دیتے ہیں۔ بچے دانی کا سکڑاؤ رک جاتا ہے۔ عورت چیخ مارتی ہے۔ کولہوں کو رگڑوانا چاہتی ہے۔ درد مرکز کی بجائے پیٹ کے دونوں طرف اٹھتا ہے اور وہ اس سے تنگ ہے۔ درد بچے دانی اور پیڑو کے درمیان ہونا چاہئے۔ ایسی حالت میں اکثیا ریسی موسا درد کو باقاعدہ بنا دے گا۔ پلساٹیلا اس حالت میں کام کرتا ہے جبکہ سکڑاؤ نمایاں طور پر نہ آئے۔ جبکہ سکڑاؤ کا رجحان ہی نہ ہو۔ جبکہ کوئی عمل دکھائی نہ دے۔ حالانکہ بچے دانی کا منہ چوڑا ہو جاتا ہے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ جب یہ پیشگوئی بھی ہو رہی ہو کہ بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے گا۔ مگر حاملہ کچھ نہیں کرتی۔ یہ سستی یا نرمی کی حالت ہے۔ پلساٹیلا اکثر چند ہی منٹ میں بچے دانی کے اندر زبردست سکڑاؤ لا دیتا ہے اور اکثر درد کے بغیر ہی سکڑاؤ آ جاتا ہے۔

چلتے وقت کمر میں سخت درد ہوتا ہے حتیٰ کہ مریضہ ڈرتی ہے کہ کہیں میں گلی میں ہی نہ گر پڑوں۔ درد کی

وجہ سے مریضہ میں بھاری کمزوری آتی ہے جیسے درد نے اس کی جان اور طاقت دونوں ہی سلب کرلی ہیں۔ بچہ جننے کے بعد دیر تک اخراج خون کے جاری رہنے کا رجحان پایا جاتا ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ خون ایک ماہواری سے دوسری ماہواری تک جاری رہتا ہے۔

دل کی کمزوری، دل کی خرابی کی وجہ سے دم کشی۔ مریض گہرا سانس نہیں لے سکتا۔ مریض چل نہیں سکتا یا پھر اسے چہل قدمی کرنا پڑتی ہے۔ یہ دل میں چربی آنے کا پیش خیمہ ہے۔ دم گھٹنے اور دم کشی کی وجہ سے، مریض جلدی جلدی سانس لیتا ہے اور آرام سے کھانس نہیں سکتا۔ سانس کی چال بڑھ جاتی ہے۔ گہرا سانس نہیں لے سکتا اور سانس کمزور ہوتا ہے۔ دم گھٹتا ہے اور اس کے ساتھ بے قاعدہ وزبردست دھڑکن، چبھن، جو سارے جسم کو ہلا دے۔ یہ چبھن ہاتھ پاؤں کی انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے۔ زبردست چبھن۔ مریض بائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتا۔ اس چبھن کے ساتھ چھاتی میں چبھن کے ساتھ درد اور کھانسی۔ دمہ کے پرانے مریض جن کی نبض کمزور ہو، اوپر بتائی ہوئی چبھن اور دھڑکن، لیٹ نہ سکے۔ اسے صرف ایک ہی صورت میں راحت ملتی ہے۔ یعنی آگے کی طرف جھک کر بیٹھنا اور کہنیاں کرسی پر ٹیک دینا۔ دورہ نہایت شدت سے آتا ہے اور متواتر جاری رہتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ صبح 3 سے 5 بجے کے درمیان اور بستر میں لیٹنے سے وہ صبح سویرے 3 بجے اس دورے کی وجہ سے جاگ جاتا ہے۔ دمہ کی دم کشی، جبکہ دمہ بلغمی ہو اور چھاتی کف سے بھری ہوئی ہو۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھانسی۔ سانس لینے میں مشکل و دقت کا احساس، برسات ہونے پر، کہرا چھا جانے پر، سرد اور کہر کے موسم میں بلغمی دمہ کا زور ہو جاتا ہے۔ دمے والے مریض کی طرح سانس لے۔ اس کے ساتھ چھاتی میں انتہائی کمزوری یہ ساری تکلیف صبح 3 بجے سے 5 بجے کے درمیان شدت اختیار کرے۔ مریض کا رنگ پیلا، بیماروں جیسا اور بدن میں خون کی کمی، چھاتی میں سوئی چبھنے کا سا درد۔

ہمارے میٹریا میڈیکا میں کھانسی کے لئے جتنی دوائیاں ہیں، ان میں اس کی کھانسی سب سے شدید ہوتی ہے۔ اس کی کھانسی سارے پنجر کو ہلا دیتی ہے۔ یہ کھانسی متواتر اٹھتی ہے۔ اس میں گلا گھٹتا ہے، تے آتی ہے، صبح تین بجے شدت اختیار کرتی ہے۔ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ سخت ترین کھانسی۔ "دم گھونٹنے والی کھانسی، گلا گھونٹنے والی کھانسی جو صبح پانچ بجے نمودار ہو، آدھی رات کے بعد 2'3 بجے کے درمیان گلے میں انتہائی خشکی۔" جب چیچک میں بیماریوں کے بعد ردعمل کی کمی یا سو ازہر کی وجہ سے نزلے کی تکلیف رہ جائے تو کالی کارب پر غور کیجئے۔ چیچک کے بعد عموماً جو کھانسی آتی ہے وہ کالی کارب کی ہی کھانسی آتی ہے۔ اس کھانسی میں جو چیچک یا نمونیہ کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ دوسری دوائیوں کی نسبت عموماً سلفر، کالی کارب، کاربوویج اور ڈروسرا ہی زیادہ تر نمودار ہوا کرتے ہیں۔

بلغم بکثرت بدبودار، لیس دار، چپکنے والا، گولے جیسا، خون کی دھاری کے ساتھ یا پیپ کی طرح، گاڑھا زرد یا زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ اکثر اس کا ذائقہ نہایت تیز، چرپرا، زبردست یا پرانے پنیر جیسا ہوتا ہے۔ چھاتی کا نزلہ۔ خشک کھانسی جو دن رات اٹھے اس کے ساتھ تے جس میں کھایا پیا یا کف نکلے۔ یہ کھانسی کھانا کھانے کے بعد، پانی پینے کے بعد اور شام کو بڑھتی ہے۔

جگہ بدلنے والے سوئی چبھنے کی طرح کے درد۔ اس علامت سے بڑھ کر کالی کارب کی دوسری کوئی علامت اہم نہیں ہے۔ یہ درد چھاتی میں ہوتا ہے۔ چھاتی میں ٹھنڈک کا احساس، انتہائی دم کشی بیچ بیچ میں سوئی جیسی چبھن۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں چبھن ہونا اس دوائی کی نہایت اہم علامت ہے۔ کالی کارب ان حالتوں میں موافق ثابت ہوتا ہے جبکہ تکلیف کی ابتدا نزلے سے ہوئی ہو اور پہلے پچھل پھیپھڑے کا نچلا حصہ ماؤف ہوا ہو اور تکلیف اوپر کو چلی ہو۔ یہ ان حالتوں میں کثرت سے ظاہر نہیں ہوتا۔ جبکہ کسی ایک یا دونوں پھیپھڑوں کے سرے ٹھوس ہو گئے ہوں۔ جب خاندان میں تپ دق کی پرانی شکایت موجود ہو تو یہ دوائی مزید خرابی کو روک دیتی ہے۔ اگر گھر میں تپ دق کی ہسٹری موجود ہے تو پھر سوراز ہر کی مصلح دوائی دینے سے پرہیز مت کرو۔ مگر اس وقت احتیاط رکھو جب مرض بہت کافی ترقی کر چکا ہو، پھیپھڑوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں یا دق کے مواد کی غلاف دار رسولیاں بن چکی ہوں۔ ممکن ہے آپ کی سوراز ہر کی اصلاح کرنے والی دوائی مریض کو خطرناک حالت میں پہنچادے۔ تاہم یہ مت فرض کر لو کہ سلفر دینا اس لئے خطرناک ہے کہ مریض کے ماں باپ تپ دق سے مرے ہیں۔ سلفر بچے کو ماں باپ کے راستے پر جانے سے باز رکھ سکتی ہے۔ کالی کارب بھی اکثر موافق آتی ہے اور ترقی یافتہ تپ دق میں حالیہ دوائی کے طور پر کام کرتی ہے۔ جبکہ یہ ابتدائی طور پر جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے نمودار ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں یہ تپ دق میں عارضی طور پر آرام لاتی ہے۔ لیکن اگر یہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے نمودار ہو رہی ہو تو آخری دنوں میں اس کا استعمال خطرناک ہے۔ خوش نصیبی یہی ہے کہ ہومیو پیتھک معالجوں کی بہت بڑی تعداد ہومیو پیتھک دوائی تلاش کرنے کے نا اہل ہے۔ تاہم اگر مریض کے پھیپھڑوں میں کافی گنجائش ہو اور علامتیں موافق ہوں تو پھر کالی کارب کرشمہ دکھاتا ہے۔

میں کالی کارب کے بارے میں آپ کو ایک وارننگ بھی دینا چاہتا ہوں۔ یہ جوڑوں کے درد میں نہایت خطرناک دوائی ہے۔ اگر آپ کو جوڑوں کے درد کا کوئی ایسا مریض ملے جس کے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں بھاری سوزش ہو، چھونے سے دکھتے ہوں۔ ان میں وقتاً فوقتاً ورم آتا رہتا ہو تو آپ کو خیال آ سکتا ہے کہ شاید اس میں کالی کارب مفید ہو۔ اس کو کالی کارب کے موسم میں تکلیف بھی بڑھتی ہو، چہرہ بھی زرد بیماروں جیسا ہو۔ اس کی تکلیفیں بھی 2 `3 بجے صبح سویرے شدت اختیار کرتی ہوں اور اسے گولی لگنے کی طرح کے درد بھی ہوتے ہوں تو آپ سمجھ لیجئے کہ اس قسم کے مریض اکثر لا علاج ہوتے ہیں۔ ان کے علاج کی ذمہ داری لینا خطرناک ہے۔ کیونکہ اگر دوائی دی گئی تو شدت بہت دیر تک جاری رہے گی۔ اگر آپ ایسے لا علاج مریض کو کالی کارب کی بہت اونچی طاقت کی خوراک دے دیں تو اس کی حالت بگڑ جائے گی۔ شدت دیر تک جاری رہے گی اور نازک صورت اختیار کرے گی۔ لیکن شاید 30 طاقت سے اسے بھاری تسکین ملے۔ جب جوڑوں کے دردوں میں کالی آئیوڈائیڈ ظاہر ہو تو یہ عارضی طور پر بھاری سکون لاتی ہے۔ مگر کالی کارب کا استعمال نہایت خطرناک ہے۔ یہ تیز اور دو دھاری تلوار کے مانند ہے۔ جوڑوں کے درد کے ایسے پرانے مریضوں کو درست کرنے کے لئے کبھی کوئی دوائی مت دو جبکہ بڑی بڑی گانٹھیں نمودار ہو چکی ہوں۔ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے ان کو وہ دوائی مت دو جو آج سے 20 برس پہلے دی جانی چاہیے تھی۔ اس کی وجہ

یہ ہے کہ اب مریض کے بدن میں تندرستی کی طرف جانے کے لئے ردعمل کی کافی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی دوائی کے زیر اثر وہ مر جائے گا۔ اسے تندرست کرنے کی کوشش اسے مار ڈالنے کے مترادف ہے۔ اسے تندرست بنانے کے لئے جس زبردست ردعمل کی ضرورت ہے وہ عملی طور پر اس کے بنجر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ آپ کو ان باتوں پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ایسا کرنے کے لئے مجبور بھی نہیں ہیں، آپ ان پر غور کریں۔ کچھ دن علاج معالجہ کرنے کے بعد اور لاعلاج مریضوں کو تندرست بنانے کی کوشش میں چند غلطیاں کرنے کے بعد آپ کو یقین کرنا پڑے گا کہ ہومیو پیتھک دوائیوں میں کتنی خوفناک طاقت ہے۔ وہ نہایت ہی خوفناک ہیں۔ جوڑوں کے پرانے دردوں میں، گردوں کی پرانی خرابی میں جس کے زیر عمل یا جزوی اندھاپن آ جاتا ہے۔ تپ دق کی بڑھی ہوئی حالت میں جبکہ دق کی بہت سی گانٹھیں ہو گئی ہوں۔ کالی کارب کی بہت اونچی پوٹینسی کے استعمال سے پرہیز کرو، محتاط رہا کرو۔

کتاب کا مطالعہ کرتے وقت احساس پر زیادہ توجہ دو۔ وہ بے شمار ہیں۔ بلاشک ان میں سے چبھن، سوئی گڑنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد، گولی لگنے کی طرح کے درد اور جگہ بدلنے والے درد اہم اور قابل ذکر ہیں۔

کالی آیوڈیٹم (KALI IODATUM)

یہ دوائی سوزاک اور آتشک نامی زہروں کی اصلاح کرتی ہے۔ آتشک کی اصلاح کرنے کے لئے ایلوپیتھی والوں نے اس کا بکثرت استعمال کیا ہے۔ مگر جتنی بڑی بڑی مقدار میں انہوں نے اس کا استعمال کرایا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ بڑی حد تک مرض کے ساتھ ضد کر بیٹھی ہے۔ کیونکہ جسم میں اس کا بھاری اثر نمودار ہوا ہے اس نے مریض کے جسم میں اپنا زہر بھی پیدا کیا اور اس طرح اس نے آتشک کے بہت سے مریضوں کے مرض کو دبایا ہے۔ عام طور پر دو اثر دوائیاں تو وہی ہیں جن کا مرض سے بالمثل (ہومیو پیتھک) تعلق ہے اور جب علامتیں موافق ہوں تو پھر ان کی کم از کم خوراک مرض کو دور کر دیتی ہے۔ جب دوائی کی علامتیں مرض کو دور کرنے کے لئے کافی حد تک موافق نہ ہوں تو پھر خوراک کی مقدار میں اضافہ کرنے سے وہ ہومیو پیتھک دوا ثابت نہ ہو گی۔ یہ خیال غلط ہے کہ خوراک کی مقدار میں اضافہ کر دینے سے وہ مطابق و بالمثل بن جاتی ہے۔ یہ اصول کی خلاف ورزی ہے۔ اگر دوائی ہی مرض کے مطابق نہیں ہے تو پھر اس کی بڑی سے بڑی مقدار بھی اسے بالمثل نہیں بنا سکتی۔

آتشک کے بعد یہ دوائی غدود کی بناوٹ اور ہڈیوں کے غلاف پر اثر کرتی ہے۔ یہ نزلے کی حالت پیدا کرتی ہے۔ یہ جسم میں گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے اور مرکیورلیس کے نہایت قریب ہے۔ اس میں بھی مرکیورلیس کی طرح زخم، نزلے کی حالت اور غدود کی تکلیف پائی جاتی ہے۔ اس کا اثر مرکیورلیس کے مشابہ ہے اور یہ مرک کا مصلح بھی ہے۔

جو لوگ صفراوی (پت) تکلیفوں کو کم کرنے کے لئے مدت تک کیلومل یا بلیو پلز کھاتے رہے ہیں، وہ وقت آنے پر زکام، قبض، دکھ، درد، جگر کی خرابیوں، ہضم کی خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں

کے لئے کالی آیوڈیٹم کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر آپ دیہات میں جا کر پریکٹس کریں اور وہاں آپ کو کوئی اناڑی ہومیو پیتھ مل جائے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ ہر طرح کے نزلے زکام یا گلے کے زخموں میں بن آیوڈائیڈ یا پارے کا کوئی اور مرکب استعمال کر رہا ہے۔ اس سے ان مریضوں میں موسمی تبدیلیاں برداشت کرنے کی سکت بدرجہ غایت کم ہو جائے گی۔ ان میں ذکاوت حس بڑھ جائے گی اور وہ پارے یا سرخ سفوف کھاتے رہیں گے۔ ایسے کتنے ہی مریض اس سفوف کی پڑیاں اپنی جیبوں میں رکھے ملیں گے۔ مگر وہ ان کا جتنا زیادہ استعمال کریں گے گلے کے زخموں اور زکام کی شکایت بھی اتنی ہی بڑھتی رہے گی۔ یاد رکھا گیا ہے کہ ایسے مریضوں کو کالی آیوڈیٹم کی پوٹینسی کی شکل میں یا ہیپر دیئے بغیر کام نہیں چلتا۔ ہیپر اور کالی آیوڈیٹم ہی وہ ایسی اہم دوائیاں ہیں جن کی ایسے مریضوں کو ضرورت پڑتی ہے۔ جس میں زکام، گلے کے زخموں اور موسمی تبدیلیوں سے بیمار ہونے کا اتنا زیادہ رجحان موجود ہو یعنی جن کے بدن میں پارہ اتنی زیادہ مقدار میں پہنچ گیا ہے کہ اب اسے پارے کی حالت مان لیا گیا ہے تو یہ درد اسے اختیار کرتا ہے۔ ایک کے زیر اثر مریض ہر وقت سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ انگیٹھی کے پاس بیٹھے رہنا پسند کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ گرمی کو بھی کم سمجھتا ہے۔ اس حالت میں ہیپر کی ضرورت ہے۔ دوسری حالت میں مریض گرم رہتا ہے، کپڑے اتار پھینکنا چاہتا ہے اور ہر وقت حرکت میں رہنا پسند کرتا ہے۔ انتہائی بے چین۔ اگر خاموشی سے بیٹھے تو نہایت تھکا ماندہ تو اس کے پارے کے اس زہر کو دور کرنے کے لئے کالی آیوڈیٹم کی ضرورت ہے۔ پارے کے زہر کی اصلاح تو ہو جائے گی مگر اس کے لئے کئی بار نسخہ بدلنے کی ضرورت پڑے گی اور اکثر سلسلہ وار نہایت احتیاط سے چن کر دوائی دینی پڑتی ہے۔ سو راجو اس کی ساری تکلیف کی اصل وجہ ہے، ظاہر نہیں ہوگا تاوقتیکہ پارے کا زہر پہلے نہ ہٹ جائے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ بے شمار مرد، عورتیں اور بچے پارے کے زہر میں مبتلا ہیں اور اس کے باوجود بھی ان کو کسی نہ کسی شکل میں پارہ کھلایا جا رہا ہے اور اس کے باوجود دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج ہے۔ اسی لئے مجھے یہ کہنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے کہ ہمیں ہومیو پیتھک طریقہ پر دوا تجویز کرنے کے فن میں بہت کچھ سیکھنے کو باقی ہے۔

اس دوائی میں عجیب و غریب ذہنی حالت آتی ہے۔ زبردست چڑچڑا پن، ظالمانہ مزاج، سخت مزاج۔ مریض اپنے خاندان اور بچوں سے تلخی اور ترش کلامی سے پیش آتا ہے، گالی بکتا ہے۔ یہ دوائی مریض کی طبیعت میں سے ہر طرح کی شرافت، انکساری اور شستگی نکال دیتی ہے۔ اسے غمگین بنا دیتی ہے۔ وہ رونے لگتا ہے۔ انتہائی عصبیت گھبرایا ہوا، اسے چلتے ہی رہنا پڑتا ہے۔ چلتا ہی رہتا ہے۔ اگر وہ گرم کمرے میں بیٹھا رہے تو تھک جاتا ہے اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ محسوس کرتا ہے کہ اب میں ذرا سی حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ ہلنا بھی نہیں چاہتا۔ وہ یہ بھی نہیں سمجھتا کہ نقص کیا ہے۔ کمرے کی حرارت سے اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ مگر جونہی وہ کھلی ہوا میں چلا جاتا ہے، اسے راحت ملتی ہے اور جب وہ کھلی ہوا میں گھومنے لگتا ہے تو اسے زیادہ سکون ملتا ہے۔ تب وہ تھکان محسوس کئے بغیر بہت دور تک چل سکتا ہے۔ اس کے بعد جب گھر لوٹتا ہے تو پھر وہی حالت ہو جاتی ہے۔ تھکا ہارا، ماندگی، کمزوری۔ آرام کرنے سے عصبی اور ذہنی کمزوری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سر میں بھی عجیب و غریب علامتیں نمودار ہوتی ہیں جیسا کہ اکثر آتشک کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ جب دوسری علامتیں موافق ہوں تو یہ دوائی ان کو کنٹرول کرتی ہے۔ کھوپڑی کی ہڈیوں کے جوڑ آتشک کا عصبی درد۔ اس قسم کا درد آتشک کے پرانے مریضوں کو ہوا کرتا ہے۔ سر کے پہلوؤں اور کھوپڑی کی ہڈیوں میں درد۔ جیسے انہیں شکنجہ میں کچلا جا رہا ہے۔ خوفناک کچلاہٹ، اینٹھن، دباؤ۔ سر کے دونوں پہلوؤں میں چھید ہونے کی طرح کا درد۔ یہ درد گھر میں بڑھتا ہے، حرارت اور حرکت سے گھٹتا ہے۔ کھلی ہوا میں چلنے سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ سارے سر میں درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ جیسے میخ ٹھوکے جا رہے ہوں۔ بھالا لگنے کی طرح درد۔ کھوپڑی میں کٹن کے ساتھ درد۔ کنپٹیوں میں، آنکھوں کے اوپر اور آنکھوں کے آر پار کٹن کے ساتھ درد۔ کھوپڑی کی ہڈیاں حساس ہو جاتی ہیں اور گانٹھوں سے بھر جاتی ہیں۔ ساری کھوپڑی پر گٹھلی جیسی سخت اور موٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ دق کی پھنسیاں، آتشک کے پھوڑے۔ "کھوپڑی کو کھجلاؤ تو درد ہوتا ہے جیسے وہاں زخم ہوں۔ بالوں میں رنگ بدلنے کا زبردست رجحان، بال جھڑتے ہیں۔" اعضاء ماؤف سرد۔

آتشک کے مریض کا دھیان سے معائنہ کیجئے گا تو بینائی کا نقص معلوم ہوگا۔ آخر میں پتلی پر ورم آ جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک طریقہ سے اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا کہ آتشکی نوعیت کے بدترین پتلی کے ورم سنافی سیکیر یا ہیپر، نائٹرک ایسڈ، مرکیوریس اور کالی آیوڈیٹم وغیرہ کے زیر اثر درست ہو جاتے ہیں۔ سوزش کا بڑھنا فوراً رک جاتا ہے۔ آنکھ کا چپکنا بند ہو جاتا ہے۔ آنکھ اپنی اصل صورت میں ہی رہتی ہے اور پیچھے کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ اگر آپ یہ سوچیں کہ سوزش کو اپنا وقفہ لے کر ضروری ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ریشہ دار رطوبت بھی نکلتی ہو۔ غالباً اس کے بعد چپکنا بھی آ جائے تو آپ ایٹروپین کی مدد سے پتلی کو پھیلا کر رکھ سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ سوزش اپنا وقفہ پورا نہ کر لے۔ مگر مناسب دوا مل جانے کے بعد بیماری اپنا کورس پورا نہیں کرتی اور چونکہ یہ علامت آخر میں ظاہر ہوئی تھی لہٰذا سب سے پہلے اسی کو مٹنا چاہئے۔ ہومیوپیتھک دوا دیے جانے کے بعد 24 گھنٹہ کے اندر اندر آپ کو یہ امید رکھنی چاہئے کہ آنکھ کی علامتیں مٹ جائیں گی۔

اس دوا کے زیر اثر آنکھ کی بلغمی جھلیوں میں بہت سی تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں۔ آنکھ سے سبز رنگ کی رطوبت گرتی ہے۔ آپ جب بھی رطوبت پر توجہ دیں گے تو اس کا رنگ سبز ملے گا۔ آنکھ سے سبز رنگ کی گاڑھی رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ ناک سے، آنکھ سے، کان سے سبز رنگ کی گاڑھی پیپ سی رطوبت گرتی ہے۔ اسی طرح لیکوریا میں بھی گاڑھی سبزی مائل رطوبت آتی ہے اور زخموں سے بھی سبز رنگ کی رطوبت آتی ہے۔ یہ گاڑھی سبز یا زردی مائل سبز رطوبت اکثر سخت بدبودار ہوتی ہے۔

اگر آپ آنکھ کی بلغمی جھلیوں کا معائنہ کریں تو وہ آپ کو پھولی ہوئی نظر آئیں گی۔ جیسے ان کے پیچھے پانی موجود ہو۔ آنکھ کی بلغمی جھلیوں کا ورم۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاش یہ حالت پیدا کرتا ہے۔ "آنکھ کی بلغمی جھلیوں کا ورم اور پیپ سا اخراج"۔ پرانے وقت میں جب اس زمانے کے رواج کے مطابق آم وات (چلنے والا درد) کے مریضوں کو آیوڈائیڈ دیا کرتا تھا تو دوسرے تیسرے دن ہی دیکھتا تھا کہ آنکھ کی بلغمی جھلیوں پر ورم آ گیا ہے اور سارے جسم کی ہڈیوں میں درد شروع ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ دیکھنے میں آتا تھا کہ

جوڑوں کا درد غائب ہے۔ یہ مریض یا بالضد اثر آ رہا ہے جو برسوں قائم رہے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر آتشک کے مریض کو کالی آیوڈیٹم کی بڑی مقدار میں خوراک دے دی گئی تو اگلے دن صبح جب وہ سو کر اٹھتا ہے تو آنکھ کھول نہیں سکتا۔ پپوٹے بھاری ہو جاتے ہیں اور پپوٹے کی بلغمی جھلیوں میں پانی بھرا آتا ہے۔ جیسے ان کے پیچھے پانی بھرا ہوا ہے اور وہ مشک کی طرح پھول جاتی ہے۔ کالی آیوڈیٹم آنکھ میں اسی قسم کا سوجن لاتا ہے۔ اس کے زیر اثر بلغمی جھلیوں پر سوجن اور ورم آتا ہے اور ان میں پانی آ جاتا ہے۔ بلغمی جھلیاں سرخ ہو جاتی ہیں اور ان سے خون گرنے لگتا ہے۔ خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ سب پر انتہائی دکھن ہوتی ہے۔ متورم ہو جاتی ہے اور اس میں جلن ہوتی ہے۔ مریض آنکھ جھپکتے وقت آنکھ کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ کیونکہ آنکھ جھپکنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ خراش ہوتی ہے جیسے آنکھ میں ریت پڑی ہو۔ حال کا آشوب چشم، خصوصاً متحرک دردوں کے ان مریضوں کا آشوب چشم جن کو پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو یا جو آتشک کے مریض ہوں۔ آتشک اور آم وات (چلنے والے درد) کی وجہ سے آنکھ کی تکلیف۔

جوڑوں کے درد کے پرانے مریض جو مجبوراً ہر وقت حرکت میں رہیں۔ کھلی ہوا میں رہیں، جن کا بدن ہمیشہ بہت زیادہ گرم رہے مگر کمرے کی گرمی قطعاً برداشت نہ کر سکیں، جن کی جوڑوں کی تکلیف آرام کے وقت بڑھتی ہو، جو آرام کے وقت تھکن، ماندگی محسوس کریں اور کھلی ہوا میں چلنے سے قطعاً تھکن نہ ہوتی ہو۔ خصوصاً جبکہ ہوا سرد ہو، جوڑ بڑھے ہوئے، بے چین، متفکر، عصبیت، مزاج کی تلخی، تنگی، ترشی اور چڑچڑاپن، کبھی روتا ہے اور کبھی ترشی مزاج۔ اول بدل کر ظہور دار ہوں۔ حرکت سے آرام ملنے کی علامت کے سہارے بندھے طریقے سے علاج کرنے والا رسٹاکس دیگا۔ مگر اس کیس سے رسٹاکس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ رسٹاکس کا مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ آگ کے نزدیک بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ اس کی تکلیفیں حرارت ملنے سے گھٹتی ہیں، اسے گرم کمرے میں آرام ملتا ہے، حرکت سے تھک جاتا ہے۔ جبکہ کالی آیوڈیٹم کا مریض چلنے پھرنے سے اور متواتر حرکت سے نہیں تھکتا۔

ناک میں بھی بہت سی علامتیں آتی ہیں۔ پرانا آتشکی نزلہ جس میں ناک سے بہت سے چھیچھڑے اور ہڈیاں گریں۔ آتشکی نزلہ، ناک کی ہڈیاں چھوا جانا برداشت نہیں کرتیں اور وہ مردہ ہو جاتی ہیں۔ ناک نیچے کو دب کر چوڑی ہو جاتی ہے، نرم ہو جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی گل جاتی ہے اور ساری ناک بیٹھ جاتی ہے۔ صرف اگلا سرخ سرا رہ جاتا ہے۔ ہیپر کی طرح ناک کی جڑ میں سخت درد ہوتا ہے۔ ناک سے گاڑھی زردی مائل سبز رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ ہر بار موسم میں تبدیلی آنے پر نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ نزلے زکام کا دائمی مریض رہتا ہے۔ متواتر چھینکتا رہتا ہے۔ ناک سے پانی سی رطوبت بکثرت گرتی ہے جو نتھنوں میں ایذا کرتی ہے اور ناک میں جلن پیدا کرتی ہے۔ یہ زکام کھلی ہوا میں بڑھتا ہے۔ مگر باقی سارا مریض کھلی ہوا میں تسکین محسوس کرتا ہے۔ جب کوئی مریض اس طرح کی 2 متضاد حالتوں میں پھنس جاتا ہے تو اسے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ نہیں سمجھتا ہے کہ راحت کہاں اور کیسے ملے گی۔ گرم کمرے میں اس کا زکام بڑھتا ہے مگر کھلی ہوا میں اس کی دیگر تکلیفیں بڑھتی ہیں"۔ ذرا سی سردی لگنے سے زکام کے سخت دورے ہوتے ہیں جن میں ڈھیروں رطوبت گرتی ہے"۔ زکام کی وجہ سے پیشانی کے دونوں ابھار بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ ماتھے میں

سخت درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے اور گالوں کی ہڈیوں میں بھی درد ہوتا ہے۔

چونکہ اس دوائی کا آتشک اور پارے سے گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس میں گلے کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ گلے میں گہرے زخم، آتشک کے پرانے زخم۔ زخم جن میں چھید ہو جائیں جو گہرے ہو جائیں۔ گوشت خور زخم جس میں کوا اور تالو گل جائیں۔ ناسلو پر زخم، ناسلو بڑھ جاتے ہیں۔ گلے کے نہایت تکلیف دہ زخم، گلے کی بلغمی جھلیوں پر موٹی موٹی گانٹھیں اور گٹھلیاں۔ "گلا خشک اور ناسلو بڑھے ہوئے۔ رات کو زبان کی جڑ میں خوفناک درد"۔ سارا حلق، زخرہ، سانس کی نالی اور سانس کی باریک نالیاں نزلے کی وجہ سے ماؤف ہو جاتی ہیں۔ سوزش کی حالت اور سبز رنگ کی رطوبت آئے۔

جبکہ ساری بیرونی علامتیں اور جسم کی دیگر علامتیں ٹھنڈی ہوا میں اور بیرونی ٹھنڈک سے گھٹ جاتی ہیں۔ مگر اندرونی طور پر ٹھنڈی چیزوں سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ٹھنڈا دودھ پینے سے، آئس کریم کھانے سے، برف کا ٹھنڈا پانی پینے سے شربت پینے سے، ٹھنڈی چیزیں کھانے سے، ٹھنڈی روٹی کھانے سے یا معدے میں کوئی ٹھنڈی چیز پہنچنے سے ساری علامتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسے زبردست پیاس ہوتی ہے۔ وہ بڑی مقدار میں پانی پیتا ہے۔ لیکن اگر ٹھنڈی چیزیں پیے تو بیمار ہو جاتا ہے۔

لائیکوپوڈیم اور کاربوویج کی طرح اس میں ابھار و پایا جاتا ہے۔ سارے جسم کے غدود سوج جاتے ہیں۔ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اس نے سانس کی نالی کے بالائی حصہ کے غدود کے ورم کو ٹھیک کیا ہے۔ شاید اس میں یہ خصوصیت آیوڈین سے آگئی ہے۔

پیشاب کی نالی کا پرانی ورم اس کی اہم خصوصیت ہے۔ جب سوزاک کے بعد رطوبت گاڑھی اور سبز ہو یا سبزی مائل زرد ہو اور اس کے خارج ہوتے وقت درد نہ ہوتا ہو۔

زخرے میں درد اور کچا پن۔ اس کے ساتھ کھرکھری، خراش، آواز بیٹھ جائے۔ رات کو زخرہ گھٹنے سے جاگ اٹھے۔ یہ زخرے کے دق میں نہایت مفید ہے۔ زخرے میں متواتر خراش ہوتے رہنے سے کھانسی آئے۔ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ کھرکھری جس میں سبز رطوبت بکثرت نکلے۔ نزلے کا دق جس میں گاڑھی سبزی مائل رطوبت بکثرت آئے۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں رطوبت آجاتی ہے۔ دل میں پھڑ پھڑاہٹ، ذرا سی حرکت کرنے پر دھڑکن ہو۔ چلنے پر بھی دھڑکن ہو۔ نبض کی چال تیز۔

نہ صرف جوڑوں کے درد میں ہی بلکہ جب تپ دق کا خطرہ لاحق ہو اور ملیریا کی پرانی تکلیفوں میں یہ دوائی نہایت مفید ہے۔ یہ عرق النساء میں فائدہ پہنچاتی ہے۔ جبکہ درد کولہے سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف چلتا ہو، لیٹنے سے، بیٹھنے سے، کھڑا ہونے سے تکلیف بڑھے اور چلنے سے گھٹے۔

شاید آپ کو کوئی ایسا مریض دیکھنے جانا پڑے جو شیت پت (چھپاکی) میں مبتلا ہو۔ سر سے پاؤں تک بڑے بڑے چوڑے داغ نکلے ہوئے ہوں۔ بڑی بڑی گانٹھیں نمودار ہوں۔ سر سے پاؤں تک کافی جلن ہو۔ مریض کپڑا اوڑھنا برداشت نہ کرتا ہو۔ بدن میں بہت زیادہ گرمی ہو تو بھی وجہ حرارت نہ ہو۔ ساری جلد پر کھردری گانٹھیں نکلی ہوئی ہوں۔ یہ حالت چند گھنٹے بعد مٹ جائے اور چند روز، چند ہفتہ یا چند ماہ کے بعد پھر ابھرے تو کالی آیوڈیٹم کی بہت اونچی پوٹینسی کی ایک ہی خوراک درست کر دے گی اور پھر لوٹ کر نہ آئے گی۔

کالی فاسفوریکم (KALI PHOSPHORICUM)

اس دوائی کی علامتیں صبح، شام اور رات کے وقت بڑھتی ہیں۔ اس کے مریض نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ عصبی، نازک مزاج، پرانی تکلیفوں سے ہارے تھکے۔ فرزدہ اور رنج و غم کے مارے ہوئے۔ دیرینہ دماغی محنت سے تھکے ہوئے، کثرت مباشرت اور بدعادتوں سے جن کی صحت برباد ہو چکی ہو۔ یہ جسم میں نہایت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی اور سوء ازہر کی مصلح ہے۔ اس کے مریض کے بدن میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ سبز یرقان کا مریض۔ بیشتر تکلیفیں آرام کے وقت بڑھتی ہیں اور چہل قدمی سے گھٹتی ہیں۔ مریض کی حالت اور اس کے درد عام طور پر سرد ہوا میں، ٹھنڈک لگنے سے، ٹھنڈک لگنے کے بعد، ٹھنڈی جگہ جانے پر اور سرد مرطوب موسم میں بڑھتے ہیں۔ سردی آسانی سے لگتی ہے۔ کھلی ہوا سے پرہیز۔ ہوا کا جھونکا اور کھلی ہوا تکلیف میں اضافہ کرتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں بے حسی۔ انتہائی تھکان۔ سیڑھیاں چڑھنے سے اور جسمانی محنت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ غدود سکڑتے ہیں۔ رعشہ، جماع کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

اس حیرت انگیز دوائی میں کمزوری، خون کی کمی اور بدن کا سوکھنا خصوصیت سے پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن آتی ہے اور طوقی تھیلیوں میں پانی آجاتا ہے۔ استسقاء آتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بدن سوکھتا ہے۔ جسم کو گھلانے والی تکلیفیں ان کے ساتھ سڑی ہوئی رطوبتوں کا اخراج اور سڑے ہوئے پاخانے۔ غشی کے دورے۔ فاقہ کرنے سے آرام ملتا ہے۔ پٹھوں اور دودھ پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ دوائی سڑاؤ کی حالت میں استعمال کی گئی ہے۔ تکلیف والی جگہ سیاہ پڑ جاتی ہے۔ مادہ فاسد سڑے ہوئے اخراج، انتہائی تھکن۔ طرح طرح کی عصبی کمزوریاں، وہم اور ہسٹریا۔ غدود کا ورم۔ دیریہ یا خون نکلنے کی وجہ سے آئی شکایتیں۔ خون میں گرمی۔ درد جن میں دکھ ہو۔ دباؤ کے ساتھ، چبھن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح کے درد۔ پھاڑنے کی طرح کے درد جن کا رخ نیچے کو ہو۔ مفلوج بنا ڈالنے والے درد۔ پرانا درد اعصابہ (وات ناڑیوں کا درد) جو چہل قدمی سے کم ہو اور ٹھنڈک سے بڑھے۔ بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری سے پیدا ہوا ادھرنگ۔ ماندگی کے بعد درد کے دورے۔ سارے بدن اور ہاتھ پاؤں میں اینٹھن کے دورے علامتیں عموماً جسم کے ایک حصہ میں نمودار ہوتی ہیں۔ بیشتر علامتیں عموماً سوتے سوتے یا بعد میں نمودار ہوتی ہیں۔ پٹھوں کا پھڑکنا اور اعضاء میں جھٹکے۔ ایسے زخم جن سے سڑی ہوئی رطوبت نکلے۔ تیزابی کی بدبودار رطوبتیں۔ تیز چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا میں چلنے سے بھی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بستر کی حرارت سے آرام ملے۔ سردی کے موسم میں تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ شوسلر کے پیروؤں نے بہت سے مریضوں کو صحت یاب بنایا ہے اور اس طرح اس دوائی کو غیر واضح رکھا ہے۔ مگر ہماری کتابوں میں اس کے اچھے تجربے درج ہیں۔ اونچی اور اونچی سے اونچی طاقت میں بہترین نتیجے برآمد ہوئے ہیں۔ مگر اس کی صرف ایک ہی خوراک دینی چاہئے۔

جذبات کی رو میں بہہ جاتا ہے اور زبان سے بمشکل لفظ نکال سکتا ہے۔ سوال کا جواب دینے سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اندیشہ فکر خصوصاً شام کو بستر میں اور رات کے وقت۔ کھانا کھانے کے بعد فکر، مستقبل کا فکر،

صحت کا فکر اور نجات کا فکر۔ جب بھی جاگتا ہے تو اس سے افسردگی آتی ہے اور اس سے وہم بڑھتا ہے۔
مریضہ خاوند کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے بچوں اور خاوند سے بے رخی کا برتاؤ کرتی ہے۔
جذبات پلٹ جاتے ہیں۔ مریض اپنی موجودہ حالت پر کڑھتا رہتا ہے۔ دوستوں میں مل بیٹھنے سے کتراتا
ہے۔ بری خبر سننے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ صبح وشام کند ذہنی، سیمابی طبیعت۔ ٹائیفائیڈ کے بخار اور زچگی کے
بخار کی قسم کے ان بخاروں میں، جو خون میں گندہ مادہ آنے سے آتے ہیں۔ ہلکی قسم کا ہذیان؛ بڑبڑانا شرابیوں
کا بکواس، وہم وقیاس۔ جو دوست مر چکے ہیں خواب میں دکھائی دیں۔ خواب میں طرح طرح کے چہرے
دیکھے۔ خوفناک چیزیں دکھائی دیں۔ غیر مطمئن اور غمگین۔ صبح کے وقت حواس کی کندی، سست ہمت، کھانا
کھانے سے انکار کرے۔ انتہائی جوش میں اور بری خبروں سے ستایا ہوا۔ اس کے بعد دھڑکن آئے اور بہت
سی عصبی تکلیفیں نمودار ہوں۔ دماغی محنت سے تھکا ماندہ۔ بے بنیادی باتوں پر غور وفکر کرتا رہے۔ شام کو ڈر
لگے۔ بھیڑ سے، موت کا، بیماری کا، لوگوں کا اور تنہائی میں ڈر۔ یونہی ڈر جاتا ہے اور اس سے اس کی بہت سی
عصبی اور دیگر شکایتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

یادداشت کمزور۔ بھلکو، لفظ یاد نہیں کر سکتا۔ بیوی بچوں سے دور ہو تو گھر جانے کی بیتابی، گھر کی یاد
ستائے۔ پرانے رنج وغم کے اثر۔ کام و بول چال میں، عصبی جلد بازی۔ عصبی جوش حتیٰ کہ ہسٹریا کی علامتیں
آ جاتی ہیں۔ احمق پن کے لئے اکسیر ہے۔ بے صبر اور ترش رو۔ مخبطل، گرد و پیش سے بے پرواہ۔ خوشی اور
خاندان سے بے نیاز۔ اپنے کاروبار سے غافل اس کے بعد سستی اور کاہلی آتی ہے۔ پاگل پن، مالیخولیا۔
مریضہ سمجھتی ہے میں نے اپنے بہترین دن یوں ہی برے کاموں میں گنوا دیئے اور کھانا کھانے سے انکار کر
دیتی ہے۔ مریض گرد و پیش کی چیزوں کو نہیں پہچانتا۔ چیخ مارتا ہے اور پاگلوں جیسی حرکتیں کرتا ہے۔ گھر والوں
سے لڑتا جھگڑتا ہے۔ صبح کو جاگنے پر، شام کو، جماع کے بعد، سر درد کے وقت، ماہواری کے دنوں میں، مخاطب
ہونے سے، کسی وقت بھی جاگنے سے، دستوں سے تھک جانے پر اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن آتا ہے۔
ہنستا ہے، چلاتا ہے، رنجیدہ، ہاتھ ملتا ہے۔ زندگی سے بیزار، سوتے سوتے کراہتا ہے۔ آہیں بھرتا ہے۔ کندی،
حواس، گیان اندریوں (حواس) کی سستی۔ لفظ یاد نہیں آتے۔ ذہنی تھکان صبح جاگنے پر شام کو اور رات دن
غمزدگی۔ فحش کلام، ضدی، رنجیدہ، افسردہ، مرزا مزاج، سیمابی طبیعت، بولنے اور لکھنے میں غلطیاں کرے۔
بہت سی حالتوں میں اس کی مدد سے معمولی دماغی نقص دور ہوئے ہیں۔ عام طور پر ذکاوت حس بڑھ جاتی
ہے۔ خصوصاً آواز برداشت نہیں ہوتی۔ ماہواری کے دنوں میں بے چینی۔ دماغی کام کی کثرت سے ہوئی
عصبی تھکان۔ کثرت مباشرت و بد عادتوں کے اثر، پرانے رنج وغم و فکر کے نتیجے میں عموماً اس دوائی کی
ضرورت پڑتی ہے۔ بے تکی باتیں کرے، چونکتا ہے۔ سوتے سوتے ڈر کر چونکتا ہے۔ چھونے سے اور آواز
سے چونکتا ہے۔ کندی حواس اور تنگی مزاج، مریض نہ خود کسی سے بات چیت کرنا پسند کرتا ہے اور نہ ہی یہ
چاہتا ہے کہ کوئی اس سے بولے۔ سوتے سوتے بڑبڑاتا ہے، خیال کا فقدان شرمیلا اور منہ چور، چڑ کی وجہ سے
بہت سے تکلیفیں آتی ہیں۔ روتا ہے، زندگی سے اکتایا ہوا۔

بعد دوپہر اور شام کو چکر آتا ہے جو کھلی ہوا میں گھٹ جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے۔ آگے

کے درخ گر پڑنے کا رجحان۔ اوپر کی طرف دیکھنے سے چکر بڑھتا ہے۔ مجبوراً لیٹ جانا پڑتا ہے۔ متلی اور سر درد۔ بیٹھ کر کھڑا ہونے سے ہر چیز گھومتی نظر آتی ہے۔ کھڑا رہنے پر، جھکنے سے، سر کو ادھر ادھر گھمانے سے اور کھلی ہوا میں چلنے سے بھی ہر چیز گردش کرتی محسوس ہوتی ہے۔

سر ٹھنڈا اور ٹھنڈی ہوا برداشت نہ ہو۔ اجتماع خون، کھانے پر سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ شام کو سر میں گرمی کا احساس۔ ماتھے میں تمتماہٹ، سر میں آگے کی طرف جا گرنے کا رجحان۔ کھوپڑی پر تناؤ، صبح جاگنے پر، پیشانی میں اور گدی میں بھاری پن۔ یہ دوائی دماغی جھلیوں میں پانی آجانے کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ جبکہ سڑے ہوئے دست بھی آتے ہوں۔ صبح جاگنے پر، رات کو بستر میں اور صبح سویرے 3-5 بجے کے درمیان خارش ہوتی ہے۔ سر میں حرکتوں کا احساس، سخت سر درد، صبح کو، بستر میں، جاگنے پر سر درد جو ادھر ادھر گھومنے سے گھٹے۔ بعد دوپہر، شام کو اور رات کو سر درد ہو۔ جو بہت زیادہ ٹھنڈی ہوا میں بڑھے اور کھلی تازہ ہوا میں گھٹے۔ مریضہ مجبوراً بالوں کو لٹکا چھوڑتی ہے۔ زکام اور سردی لگنے سے سر درد، کھانسنے سے سر درد بڑھتا ہے اور کھانا کھانے سے گھٹتا ہے۔ بدن گرما جانے سے، معدے کی گڑبڑ سے، جوش سے اور جسمانی تھکان سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گدی میں بوجھ اور اس کے ساتھ دباؤ۔ لیٹ جانا پڑتا ہے۔ روشنی سے نفرت کرتا ہے۔ پیٹھ کے بل لیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ جھٹکا لگنے سے، ماہواری سے پہلے یا دوران میں سر درد بڑھتا ہے۔ دماغی کام کرنے سے سر درد، جب علامتیں مطابق ہوں تو یہ طلباء کی دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے جو زیادہ مطالعہ کرنے سے آئی ہو۔ ماہواری کے دنوں میں بھی عصبی سر درد۔ سر درد کے دورے۔ سر درد چہل قدمی سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر شور وغل سے، گاڑی میں سواری کرنے سے، نیند کے بعد، چھینکنے سے، چلنے سے، جھکنے سے، چھونے سے، دبانے سے، چلنے سے اور لکھنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ آنکھ پر دباؤ پڑنے سے یعنی سینے پرونے کا کام زیادہ کرنے یا زیادہ لکھنے پڑھنے سے سر درد ہونے لگتا ہے اور سر کو لپیٹ لینے سے آرام ملتا ہے۔ چبھن کے ساتھ سخت درد، ماہواری سے پہلے پیشانی میں سخت سر درد جو آنکھوں سے لے کر گدی تک پھیل جائے۔ ساری پیشانی اور دونوں کنپٹیوں میں درد ہو۔ گدی میں درد جو رات بھر جاری رہے۔ سوتے سوتے بار بار جاگے۔ اس کے ساتھ کھڑا ہونے پر درد، گدی اور ران میں درد ہونے سے نیند ٹوٹ جائے۔ چت لیٹنے سے راحت ملے اور کھڑا ہو جانے سے درد مٹ جائے۔ گدی میں درد جیسے کوئی بال نوچ رہا ہو۔ بال کھلے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ سر کے پہلوؤں میں سخت درد، کنپٹی کی ہڈی کے ابھار پر درد، جو حرکت سے اور کھلی ہوا میں بڑھے۔ کنپٹیوں میں درد۔ دھمک کے ساتھ درد۔ ماتھے میں جیسے چھید ہو رہا ہو۔ یہ تکلیف کھانا کھانے سے گھٹ جاتی ہے۔ پیشانی میں باہر کے رخ دباؤ۔ آنکھوں پر دباؤ جیسے دماغ پھیل جائے گا۔ گدی میں دباؤ جو کھانا کھانے سے گھٹے۔ کنپٹیوں میں اور چاند پر دباؤ۔ گدی میں دھمک۔ سر میں، پیشانی میں، آنکھوں کے اوپر، گدی میں، سر کے پہلوؤں میں، پیشانی کے دائیں ابھار پر اور کنپٹیوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ بے ہوشی لانے والا درد، سر میں اور ماہواری سے پیشانی میں پھاڑنے کی طرح کے درد، جو لیٹ جانے سے اور ماہواری شروع ہو جانے سے بند ہو جائے۔ گدی میں، سر کے پہلوؤں میں، کنپٹیوں میں اور چاند پر پھاڑنے کی طرح کے درد۔ دماغی کام

کرنے سے ماتھے پر پسینہ، سرد پسینہ، ماتھے میں اور کنپٹیوں میں چبکن۔ دماغ جھٹکا اور آواز برداشت نہیں کرتا۔ سر میں جھٹکے آتے ہیں۔ دماغی کمزوری۔ سر ننگا کرنے سے تکلیف آئے۔

بینائی کی رگ میں خون کی کمی۔ صبح کو آنکھیں چپک جائیں، کیچڑ نکلے جو شام کو زیادہ ہو جائے۔ آنکھ خشک سست۔ پپوٹے گر پڑیں۔ آشوب چشم، خون کی نالیاں اندر کو دھنس جائیں۔ آنسو بکثرت گریں۔ بینائی کی رگ کا لقوہ۔ چندھیاپن، چمک لگے۔ سرخی، ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ بے چین دکھائی دے۔ دماغی تکلیف کے بعد بھینگاپن، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ پپوٹے متورم، چھوٹے ہوئے۔ آنکھ اور پپوٹوں میں پھڑکن، آنکھیں کمزور، آنکھ گھمانے پر، پڑھنے سے اور جاگنے پر آنکھ میں درد۔ جو دھوپ میں بڑھے۔ دکھن، آنکھ میں اور پپوٹوں میں رڑک، آنکھ میں کھنچاؤ اور دباؤ۔ چھونے سے اندازکھے۔ صبح کے وقت آنکھ سے کنپٹیوں تک تیز درد۔ سوئی گڑنے کا سا درد جیسے انگلی سے چوٹ لگتی ہو۔ جیسے آنکھ میں ریت پڑی ہے۔ پھاڑنے کی طرح کے درد۔ دھبے، داغ دکھائی دیں۔ آنکھ کے آگے طرح طرح کے رنگ دکھائی دیں۔ سیاہ دھبے اڑتے دکھائی دیں۔ گہرا رنگ دکھائی دے۔ روشنی کے ارد گرد دائرہ دکھائی دے۔ جماع کے بعد بینائی دھندلی پڑ جائے۔ گہرا دکھائی دے۔ دھند، آنکھ کا باریک کام کرنے سے آنکھ و سر کی تکلیف میں اضافہ ہو۔ کمزور بینائی۔

کان سے خون ملی بدبودار، سبزی ہوئی، پیپ سی، رطوبت نکلے۔ کان میں پھنسیاں، کان کی نالی میں پھنسیاں نکلیں۔ کان جیسے بھرا ہوا ہے۔ کان گرم، کان میں خارش ہو لیٹنے سے بڑھے۔ عصبی تھکان اور حرام مغز میں خون کی کمی کی وجہ سے طرح طرح کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے ساتھ سر چکرائے۔ کان میں جھنجھناہٹ، پھڑپھڑاہٹ، گھنٹیاں بجیں، گرج ہو، سائیں سائیں ہو۔ گانے کی آواز آئے۔ سرسراہٹ، ہو کان کی گہرائی میں درد، اینٹھن، کھنچاؤ اور دباؤ کے ساتھ درد۔ بائیں کان سے گال تک چبھن۔ کان کے پیچھے چبھن۔ کان میں ڈنک لگنے کا سا درد جو لیٹنے سے بڑھے۔ کان میں پھاڑنے کی طرح کے درد، چبکن کے ساتھ درد جیسے کان بند ہو گیا ہے۔ کان میں گانے کی آواز آئے۔ کان متورم۔ کان میں پھڑکن۔ شور و غل سننے کی حس بڑھ جاتی ہے۔ مگر انسانی آواز سننے کی حس گھٹ جاتی ہے۔ بہرہ پن۔

خشک یا بہتا زکام، اس کے ساتھ کھانسی، سر درد، انتہائی عصبی کمزوری کے ساتھ نزلے زکام کا بخار، ضدی نزلہ، خون ملی اپاڑ (خراش) کرنے والی، سبزی مائل بدبودار، پیپ سی، ریشہ دار، گاڑھی، پانی سی پتلی، سفید، زرد۔ رطوبت جو صبح کو بکثرت نکلے۔ زرد کھرنڈ جو دائیں نتھنے میں زیادہ آئیں۔ ناک کی خشکی کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ صبح کے وقت نکسیر چلے۔ یا ناک صاف کرنے اور کم درجہ حرارت والے بخاروں میں نکسیر آئے۔ ناک بند ہو جائے۔ ناک میں خارش اور دکھن، ناک کی جڑ میں دباؤ کے ساتھ درد۔ ناک کے اندر انتہائی دکھن اور اس کے ساتھ زرد رنگ کے کھرنڈ اور گہرے رنگ کا خون نکلے۔ شروع میں سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ مگر بعد میں کم ہو جاتی ہے۔ بار بار چھینکتا ہے خصوصاً آدھی رات کے بعد 2 بجے۔ ذرا سی ٹھنڈک لگنے سے چھینکنے لگتا ہے، ناک کے اندر زخم، ناک متورم۔

ابرو اور پیشانی کے درمیان بھورے داغ' جو تقریباً تین انچ چوڑے ہوں اور 3 ماہ تک قائم رہیں۔ سبز یرقان کا چہرہ۔ آنکھ کے نیچے گہرے رنگ کے دائرے۔ ہونٹ کٹے پھٹے۔ چہرہ پیلا' بیماروں جیسا' گندا' گالوں پر سرخ داغ۔ یرقان کا چہرہ (پیلا) ہونٹوں پر داد جیسے دانے' ہونٹوں پر پپڑی جو دو کے ہونٹوں پر چھاتے۔ چہرے پر مردنی چھائی ہوئی۔ تکلیف و بیماری کا اظہار کرے۔ چہرے میں گرمی کی تمتماہٹ۔ کن پیڑ متورم' چہرے پر' سوچھوں میں' دائیں گال پر کنپٹیوں پر خارش۔ چہرے میں پھاڑنے کی طرح' کھنچاؤ اور چبھن کے درد۔ سرد ہوا سے بڑھے۔ کھوکھلے دانت کی وجہ سے دائیں گال میں درد جو کھانا کھانے کے بعد' بولنے سے جاگنے سے اور چھونے سے گھٹتا ہے۔ دردِ اعصاب جس کے بعد سخت کمزوری آئے' سرد ہوا میں گھومنے سے چہرے میں چبھن کے ساتھ درد۔ جو ہاتھ کی گرمی سے کم ہو جائے۔ چہرے کا ادھر رنگ (کاسیکم) چہرے پر پسینہ' ہونٹ' کن پیڑ اور نچلے جبڑے کے غدود متورم۔ چہرے پر تناؤ اور ہونٹوں پر زخم۔

زبان پر گہرے رنگ کی میل کی تہہ اور خون گرے۔ مسوڑھوں سے خون گرے اور ان پر زخم' ٹائیفائیڈ جیسے بخاروں میں منہ' زبان اور دانتوں سے بدبو آتی ہے۔ مسوڑھے اور زبان کے کنارے سرخ' زبان چکنی' سبزی مائل' سفید اور زرد' صبح کے وقت منہ اور زبان خشک' منہ اور مسوڑھے متورم۔ صبح کے وقت منہ سے بدبو آئے' سڑاند آئے جیسے سڑا ہوا پنیر ہو۔ منہ اور زبان میں جلن و دکھن' مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جائیں۔ گاڑھی نمکین رال' مسوڑھے نرم' خون گرے۔ منہ کی چھت متورم جیسے اس پر چربی ملی ہوئی ہے۔ ذائقہ برا' تلخ' سڑا ہوا' گندہ' ترش' صبح کے وقت تلخ' سوتے سوتے دانت رگڑے' دانت کٹکٹائے' سردی لگنے سے دانتوں میں درد جو منہ میں سرد چیز رکھنے سے' چبانے سے اور سونے کے بعد بڑھے۔ دانتوں میں تپکن' دکھن' جھٹکے' دباؤ' چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔

خناق میں جب منہ سے سڑی ہوئی بدبو آئے تو یہ قدرے کامیابی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔ شام کو منہ میں خشکی۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے۔ گلے' کھرکھری' بار بار کھانس کھانس کر گلا صاف کرے' شام کو منہ میں کف آئے اور بعض دفعہ اس کا ذائقہ نمکین ہو۔ گلے میں جیسے گٹھلی اٹکی ہوئی ہے۔ نگلنے پر گلے میں درد۔ دائیں ٹانسل میں درد' جلن' کچا پن' دکھن' نگلنے پر چبھن' دوپہر کو کھلی ہوا میں گھومنے سے بائیں ٹانسل سے کان تک چبھن کے ساتھ درد' گلے اور ٹانسل پر ورم اور سوجن اس کے ساتھ گلے میں سفید رنگ کی جھلیاں آئیں۔

بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اکثر انتہائی طور پر بڑھ جاتی ہے مگر کھانا دیکھتے ہی مٹ جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد اور عصبی کمزوری سے بھوک' ماہواری کے دنوں میں بھوک' کھانے' روٹی اور گوشت سے نفرت' معدے میں ٹھنڈک کا احساس۔ ٹھنڈی چیزوں کیلئے' ترش چیزوں کیلئے اور میٹھی چیزوں کیلئے رغبت۔ عام طور سے معدے میں گڑبڑ رہتی ہے۔ اپھارہ' پیٹ جیسے بھرا ہوا ہے۔ پیٹ جیسے خالی ہے۔ اس کے ساتھ متلی' ماہواری کے دنوں میں اور کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں خالی پن کا احساس' کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں' ترش ڈکاریں۔ لاز کلیجے میں جلن' کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ۔ خوراک سے بیزاری' کھانسے پر کھانا کھانے کے بعد' سر درد کے دوروں' ماہواری کے دنوں میں' حمل کے دنوں میں متلی آئے جو ڈکار آنے سے گھٹ جاتی ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں' کھانا کھانے کے بعد اور ماہواری کے دنوں میں درد معدہ' معدے میں جلن

اینٹھن، کٹن، دکھن، چبھن صبح سویرے پانچ بجے جاگنے پر معدے میں کترن۔ کھانا کھانے کے بعد دباؤ۔ معدے میں جیسے پتھر رکھا ہے۔ ٹھنڈے پانی کی انتہائی پیاس، بخار کی گرمی کے دوران میں پیاس اکثر نہیں ہوتی۔ صبح کو کھانسنے پر، کھانا کھانے کے بعد، سر درد کے وقت، ماہواری کے وقت اور حمل کے دنوں میں قے صفراوی قے، خون کی قے، کھائے پیئے کی قے، ترش قے، کف کی قے۔

پیٹ میں سردی کا احساس، پیٹ کو ننگا کرنا برداشت نہیں ہوتا۔ کھانا کھانے کے بعد اور حیض کے دنوں میں تناؤ، اپھارہ، پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ درد خصوصاً ٹائیفائیڈ بخار میں اپھارہ اور جلودر، پیٹ میں خالی پن کا احساس۔ پیٹ میں خمیر اٹھے اور دل میں تکلیف، اپھارہ، ہوا رک جائے، پیٹ میں آواز ہو۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارے کا احساس۔ پیٹ میں گرمی اور بھاری پن۔ ورم اور (انتڑیوں کا ورم) پیٹ کی رطوبتی جھلیوں اور جگر کا ورم پیٹ کا درد رات کو بڑھتا ہے۔ پیٹ کے آر پار بائیں سے دائیں کو درد دوہرا ہو جانے سے، کھانستے وقت، دست کے دوران میں، کھانا کھانے کے بعد، ماہواری سے پہلے اور دوران میں پاخانے سے پہلے درد بڑھتا ہے۔ درد کے دورے اٹھتے ہیں، درد جگر، نیچے کے رخ دباؤ جو بیٹھنے سے گھٹتا ہے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے بڑھتا ہے۔ پانی پینے سے بڑھتا ہے۔ چھینکتے وقت محسوس ہوتا ہے جیسے پیٹ کے پہلو پھٹ پڑیں گے۔ جلن ہوتی ہے، کھانا کھانے کے بعد اینٹھن، کٹن۔ پیٹ کے پہلوؤں میں مروڑ، اینٹھن اور اس کے ساتھ پاخانے کی ناکام حاجت۔ پیٹ اور جگر میں دکھن، پیٹ اور جگر میں چبھن، گی میں چبھن جیسے کسی نے مٹھی بند کر رکھی ہے۔ یہ تکلیف حرکت سے بڑھتی ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور اپھارہ۔

قبض، پاخانہ نہایت مشکل سے آئے بڑے بڑے سخت گانٹھ دار سدے۔ صبح 6 بجے دست آئیں۔ شام کو، رات کو کھانا کھانے کے بعد یا دوران میں، بول چال سے، خوف سے، جوش سے، ماہواری کے دنوں میں دست آئیں۔ بغیر درد کے دست آئے۔ قے کے ساتھ دست آئے۔ اینٹھن ہو۔ ٹائیفائیڈ کے دست جن میں انتہائی کمزوری آئے، بیچش، بدبودار ہوا نکلے اور اس سے ساری علامتوں میں کمی ہو۔ مقعد میں سرسراہٹ، ٹائیفائیڈ میں خون کے دست، اندرونی اور بیرونی بواسیر جس میں جلن، سوجن، خارش اور درد ہو۔ بواسیر کے متورم اوران سے بدبودار رطوبت نکلے۔ مقعد کی بے حرکتی۔ پاخانہ خود بخود نکلے۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں مقعد میں درد۔ پاخانے کے بعد اور دوران میں جلن ہو۔ دکھن اور دباؤ کے ساتھ درد، چبھن کے ساتھ درد، پاخانے کے بعد اینٹھن، مقعد کا اتقوہ، کانچ نکلے۔ پاخانے کی ادھوری خواہش، پاخانہ، پاڑ (خراش) پیدا کرے۔ خون ملی آنوں یا خالص خون آئے۔ بھورے، نیلے، پانی جیسے پتلے دست۔ ناشتہ کرنے کے بعد پیٹ میں اینٹھن اور اس کے بعد بدبودار ہوا خارج ہو۔ پاخانے میں فضلہ بکثرت نکلے۔ بار بار حاجت ہو، رنگت گہری، ہلکی، ان پچ کے دست، بدبودار پاخانہ، سڑا ہوا پاخانہ۔ پیپ سا، پانی سا، چاول کی پیچ سا، زرد یا زردی مائل سبز آنوں نکلے۔

بوڑھوں اور عصبی طور پر تباہ حال لوگوں کے مثانے کا پرانا نزلہ، مثانے میں دباؤ اور چبھن۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہو، ناکام حاجت۔ رات کو یہ تکلیف زیادہ ہو۔ بوند بوند کر کے پیشاب آئے۔ پیشاب کرنے کے بعد بوند بوند پیشاب ٹپکے، پیشاب کی دھار کمزور، بار بار آئے۔ رات کو زیادہ مقدار میں آئے۔ پیشاب کی دھار

آتے آتے رک جائے اور پھر جاری ہو جائے۔ بوڑھوں کو ٹائیفائیڈ کے مریضوں کو عصبی تھکان والوں کو رات کے وقت از خود پیشاب خارج ہوتا رہے۔ جوش والے نازک مزاج و بچوں کی رات کو بستر میں پیشاب کرنے کی پرانی شکایت' پیشاب نامستی بخش طور پر ہو۔ ورم گردہ گردے میں چبھن۔ پیشاب کرنے کے دوران میں اور بعد میں پیشاب کی نالی میں جلن' پیشاب کی نالی میں چبھن' پیشاب میں چربی آئے' جلن ہو' بادل نظر آئیں۔ مقدار میں زیادتی' بدبودار' مقدار میں کم ہو' پانی سا' کیسر سا زرد' جھاگ دار' کف جیسی' سرخ' ریتلی تلچھٹ' پیشاب کا وزن مخصوص بڑھ جاتا ہے۔ شکر آئے۔

صبح و رات کو تکلیف دہ ایستادگی مگر نفسانی خواہش مفقود ہوتی ہے۔ یہ ایستادگی خصوصیت سے صبح کو زور پکڑتی ہے۔ نامردگی' ایستادگی کے ساتھ بار بار منی نکلے۔ سپاری کا ورم' نفسانی خواہش گھٹ جاتی ہے۔

ان عصبی مزاج عورتوں کیلئے مفید ہے جن کو بار بار اسقاط حمل ہوتا رہتا ہے۔ مباشرت سے پرہیز کرتی ہیں۔ خواہش جماع بڑھ جاتی ہے۔ خصوصیت سے ماہواری کے بعد چار پانچ دن کیلئے بچے دانی کا ورم۔ لیکوریا کی وجہ سے خارش۔ اس سے وہ پرانے ناسور درست ہو جاتے ہیں جن سے رحم و مقعد کی راہ نارنگی رنگ کی رطوبت گاہے بگاہے نکلتی رہتی ہے۔ لیکوریا جس میں اپاڑ (خراش) کرنے والی جلن پیدا کرنے والی۔ رطوبت بکثرت نکلے' رنگت سبزی مائل زرد' بدبودار' سڑی ہوئی۔ ماہواری کے بعد لیکوریا۔ نوجوان لڑکیوں کا لیکوریا' حیض مقدار و رنگت سیاہ' خون بکثرت آئے' رنگت گہری' دیر میں آئے۔ بچے دانی سے خون آئے۔ رحم کے خصیوں میں خصوصاً بائیں طرف درد ہو۔ چت لیٹنے سے جھک کر دوہرا ہو جانے سے اور ماہواری کے دنوں میں راحت ملے۔ سو جانے پر خصیۃ الرحم میں درد۔ خصیۃ الرحم میں چبھن کے ساتھ درد' حمل کے دنوں میں رات کے وقت بچے دانی اور خصیوں میں درد۔ دردزہ کی طرح کے درد' بچے دانی باہر نکلے۔

ٹھنڈی ہوا میں نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں خراش۔ سانس کی نالیوں کا نزلہ جس میں گاڑھی زردی مائل سفید کف نکلے۔ نرخرے میں دکھن' کھردرا پن' نرخرے اور سانس کی نالیوں میں سرسراہٹ' آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز کی نالیوں کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی۔ زیادہ بولنے سے آواز کھردری ہو جاتی ہے۔

رات کو سانس مشکل سے آئے' گڑگڑاتا ہے۔ سانس گہرا نہیں لے سکتا۔ سیڑھیاں چڑھنے سے دم پھولتا ہے۔ سوداوی دمہ' کھانا کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

دن میں' صبح' شام کو بستر میں اور رات کو کھانسی بڑھتی ہے۔ رات کو بخار کے وقت خشک کھانسی' کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ نرخرے اور سانس کی نالیوں میں خراش ہونے کی وجہ سے کھانسی آئے۔ بلغمی کھانسی' کھانسی کے دورے۔ تکلیف دہ کھانسی۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھانسی۔ بار بار کھانسی اٹھے' تشنجی کھانسی۔ سرد ہوا میں گہرا سانس لینے سے بخار اور بخار کی سردی کی وجہ سے' کھانا کھانے کے بعد کھانسی آتی ہے۔ کھانسی لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ دمے کی طرح کی کھانسی۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں کھرکھراہٹ ہونے سے کھانسی آئے۔ زکام کے ساتھ سانس لے۔ تشنجی کھانسی جس میں انتہائی عصبی تکان آئے۔

کھانسی میں صبح کو خون ملی' جھاگ دار' سبزی مائل' کف جیسی بدبودار' پیپ کی' سڑی ہوئی' نمکین'

گاڑھی میٹھی سی لیس دار زردی مائل سفید بلغم نکلے۔

دردِ دل میں بھی اس دوا کا بڑی سرگرمی سے ذکر کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت چھاتی میں فکر' چھاتی کا نزلہ' تشنجی گھٹن' دل گھٹے' دل میں چربی آ جائے۔ پھیپھڑوں سے خون آئے۔ پھیپھڑے ٹھوس ہو جائیں۔ سانس کی باریک نالیوں' پھیپھڑوں اور ان کی جھلیوں کا ورم' چھاتی گھٹتی ہے' جلد میں خارش' کھانسی کے وقت چھاتی میں درد' سانس لینے پر' حرکت کرنے اور سانس لینے پر درد' کھانسنے پر چھاتی کے نچلے حصہ میں درد' چھاتی کے اندر اور دل میں درد' چھاتی کے بائیں حصہ میں درد جو کندھے تک نکلے۔ چھاتی میں جلن۔ دائیں پستان کے نیچے کلن' چھاتی میں دکھن' کھانسنے پر' سانس لیتے وقت چھاتیوں میں' سینہ کے پہلوؤں میں اور دل میں چبھن کے ساتھ درد۔ سینے میں پھاڑنے کی طرح درد۔ دھڑکن' بے چینی' سیڑھیاں چڑھنے سے اور حرکت کرنے سے بڑھتی ہے۔ شدید دھڑکن۔ بغل کے پسینہ سے پیاز جیسی بو آئے۔ یہ نزلے کی دق میں نہایت مفید دوائی ہے۔ پھیپھڑوں میں گھٹن' بغل میں ورم ناسور' چھاتی کی کمزوری۔ دل کمزور' نبض رک رک کر چلے۔ بے قاعدگی سے چلے' گردش خون کمزور۔

پشت جیسے سرد ہو' پشت پر پھنسیاں' دانے' کمر پر بوجھ۔ گردن اور پشت جیسے لکڑی ہو گئی ہے۔ خارش' آرام کے وقت کمر درد جو حرکت کرنے سے گھٹے اور سانس لینے سے بڑھے اور ماہواری کے دنوں میں بڑھے۔ صبح جاگنے پر رانوں اور گدی میں درد جو چت لیٹنے سے اور کھڑا ہو جانے سے آرام ملے۔ گردن میں درد' کمر درد' صبح جاگنے پر کندھوں میں درد جس کی وجہ سے مجبوراً بیٹھنا پڑے' کروٹ بدلنی پڑے۔ درد پہلے دائیں کندھے میں ہوتا ہے پھر بائیں کندھے میں۔ کندھوں کے درمیان درد' ماہواری کے دنوں میں کمر درد' بیٹھنے پر بھی کمر درد جو حرکت کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔ ماہواری کے دوران میں کمر کی تکونیہ ہڈی میں درد۔ ریڑھ کے ساتھ ساتھ سخت درد' ریڑھ کی آخری ہڈی میں درد۔ کندھوں کے درمیان دکھن۔ ریڑھ جیسے کچلی گئی ہے۔ دکھے' کمر میں جلن' کھنچاؤ۔ ساری کمر میں اکڑن' سختی جو چہل قدمی سے گھٹے' کمر میں چبھن کے ساتھ درد۔ چبھن جو چھاتی کی طرف چلے۔ اس کے ساتھ دم کشی' کرسی پر جھکنے سے آرام ملے۔ چت لیٹنے سے' بیٹھنے سے' چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پشت اور کمر میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ریڑھ جھک چلے' کمزوری' چلتے وقت ڈگمگائے' ٹھوکر کھائے۔ گردن کے غدود متورم' کمر کمزور' تن کر نہیں بیٹھ سکتا۔ صرف کرسی کے سہارے جھک کر بیٹھ سکتا ہے۔ یہ دوائی ریڑھ کی ایسی بہت سی تکلیفوں کو ٹھیک کرتی ہے جن کی ٹھیک طرح وضاحت نہیں ہوئی۔

ہاتھ پاؤں سرد' پاؤں سرد و مرطوب' رانوں میں' پنڈلیوں میں' ٹخنوں میں اینٹھن' ہاتھ پاؤں پر پھنسیاں' ہاتھ پاؤں میں' ہتھیلیوں میں' ٹخنوں میں خارش' ہاتھ پاؤں سن' بے حس' ہاتھ اور ہاتھ کی انگلیوں کے سرے' پاؤں اور ٹانگیں بے حس۔ ہاتھ پاؤں اور جوڑوں میں گنٹھیا اور گنٹھیا وات (عصبی درد) کے درد۔ حرکت سے اور حرارت سے کم ہو۔ کمر اور ہاتھ پاؤں میں درد جو حرکت سے کم ہو۔ کندھوں اور بازوؤں میں درد۔ صبح پانچ بجے ٹانگوں میں درد جو چہل قدمی سے گھٹ جاتا ہے۔ گھٹنوں اور ٹانگوں میں کچلے جانے کا سا درد۔ پیروں' پیروں کے ٹخنوں اور پنجوں میں جلن۔ اعضاء میں لقوے کا سا کھنچاؤ جو حرارت سے اور چہل قدمی سے کم ہو۔ کندھوں میں' بازوؤں میں' رانوں میں' گھٹنوں میں اور ٹانگوں میں کھنچاؤ' ٹخنوں میں کھنچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد'

کندھوں اور رانوں میں دباؤ کے ساتھ درد۔ تلوؤں میں ڈنک چبھنے کا سا درد جوڑوں میں' کندھوں میں اور گھٹنوں میں چبھن اعضاء میں' کندھوں میں بازو کے اوپر کے حصوں میں' کہنی میں بازو میں ہاتھ میں اور انگلیوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد جو حرکت سے کم ہوں۔ ہاتھ پاؤں کا لقوہ ادھرنگ۔ پیر پر پسینہ آتا ہے۔ پیر اور ٹانگ میں بے چینی' آرام کرنے کے بعد اعضاء میں تھیاوات کی سی اکڑن۔ ہاتھوں پیروں کی سوجن' ہاتھوں کا لرزہ' اعضاء میں پھڑکن' تمام اعضاء میں کمزوری خصوصاً نچلے اعضاء میں۔

گہری نیند آتی ہے' فکر بھرے خواب' عشق و محبت کے خواب' اوپر سے گرنے کے خواب' خوفناک خواب' ننگا ہونے کے خواب' دہشت' بچوں کو خوفناک خواب آئیں (بوریکس) نیند میں بے چینی' گھبراہٹ' بدن گرم ہو جائے' پیٹ کے بل سوئے۔ سر شام اور کھانا کھانے کے بعد اونگھ کا غلبہ' آدھی رات کے بعد' دماغی محنت کے بعد' جوش کے بعد' چڑ کے بعد بے خوابی' بے خوابی اور نیند۔ بڑی جلدی جاگتا ہے جیسے ڈر گیا ہو۔ سوتے سوتے اٹھ کر چلنے لگتا ہے۔ انتہائی تکلیف دہ جمائیاں۔

صبح کو دوپہر سے پہلے' دوپہر کو بعد دوپہر اور شام کو بخار کی سردی لگے۔ کھلی ہوا میں اور بستر میں سردی لگے۔ بستر میں اسے بمشکل گرمی ملتی ہے۔ شام کو سردی لگے جو پیٹھ پر اوپر کو چلے۔ دن بھر سردی لگے۔ کھانا کھانے کے بعد سردی لگے۔ اندرونی اور بیرونی سردی لگے۔ سردی سے تھرتھر کانپے۔ سردی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ جسم کے ایک حصہ میں سردی لگے۔

بعد دوپہر اور شام کو بخار۔ رات بھر گرمی لگے اور بھوک' بخار اور سردی ادل بدل کر نمودار ہو۔ رات کو بستر میں ہی بخار آ جائے۔ ٹائیفائیڈ بخار۔ ہلکے درجہ حرارت والے بخار' خشک گرمی' گرمی کی تمتماہٹ۔ یہ تپ دق کی ان حالتوں میں نہایت مفید ہے جبکہ سڑا ہوا پسینہ' سڑی ہوئی بلغم' زبردست عصبیت اور جوش موجود ہو۔ اندرونی گرمی' بخار مگر پسینہ ندارد' لال بخار' جلد میلی اور گلے سے سڑی ہوئی رطوبت نکلے۔ رنگت گہری سرخ۔ صبح کو رات کو کھاتے وقت' پیتے وقت' ذرا سی حرکت سے پسینہ آئے۔ سوتے سوتے بدبودار پسینہ آئے۔ رات کو بکثرت پسینہ آئے۔

پنڈلیوں پر میلے رنگ کے داغ' کھجلانے کے بعد جلن۔ جلد سرد' زرد و خشک۔ پھنسیاں' تر' اس تری سے بدبو آئے۔ دار جیسے دانے' پھنسیاں' خارش والی پھنسیاں' کیل' خارش' چھپاکی' کھجانے خون ملی اور خارش پیدا کرنے والی رطوبت نکلے۔ اس نے اس چھپاکی میں بھی فائدہ پہنچایا ہے۔ جس میں سڑاؤ ہو چلا تھا اور اس سے بدبودار رطوبت آ رہی ہو۔ جلد کی بے حرکتی۔ جلد کی خارش' چیونٹیاں رینگنے کا احساس' ڈنک لگنے' جلد انتہائی ذکی الحس' جلد میں چبھن' زخم جن سے جلن دار' بدبودار حتیٰ کہ سڑی ہوئی اور زرد رطوبت نکلتی ہے۔

کالی سلفیوریکم KALI SULPHURICUM

اس ایک دوائی میں دو نہایت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائیاں شامل ہیں۔ اس کی بیماریاں ہٹانے کی تاثیر اور خوبی آزمانے کا بار پہلے پہل شوسلر پر پڑا۔ ڈیوی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "نشو ریمیڈیز" میں بایو کیمک نقطہ نگاہ سے اس دوائی کو بہترین طور پر پیش کیا ہے۔ مصنفوں نے برسوں تک حاصل شدہ اطلاع

کی بنا پر علامتیں اکٹھی کیں اور جب دونوں دوائیاں مل کر ایک ہو گئیں تو لوگوں نے ان کو مطالعہ سے حق بجانب پایا۔ ان میں سے بیشتر علامتیں بیماروں کے علاج کے وقت شدت کی شکل میں حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ علامتیں محض علاج میں حاصل ہوئیں۔ اس سلسلے میں تجربوں سے بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اگر ناظرین اس دوائی کو جیسا کہ یہاں ہدایت کی گئی ہے بغور مطالعہ کریں گے تو انہیں اس دوائی کے اثر کی گہرائی دیکھ کر حیرت ہو گی اور اگر وہ اسے اونچی پوٹینسی میں استعمال کریں گے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرانی ہو گی کہ ایک ہی خوراک کتنی دیر تک کام کرتی رہی ہے۔ اس نے مرگی جلد کے دق سرطان اور اسی طرح کے بہت سی جلدی بیماریوں کو ٹھیک کیا ہے۔ اس نے باری کے پرانے اور انتہائی ضدی بخاروں میں فائدہ کیا ہے۔ یہ نزلے کی ان حالتوں میں مفید ہے۔ جبکہ گاڑھی زرد یا سبزی مائل پیپ جیسی دار یا چکنی زرد پانی سی رطوبت نکلے۔ بیشتر علامتیں شام کو بڑھتی ہیں۔ مریض تازہ اور ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے۔ اسے کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں راحت ملتی ہے۔ محنت کرنے اور گرم ہونے سے اسے تکلیف بڑھتی ہے۔ آرام کے وقت تکلیفیں بڑھتی ہیں اور حرکت سے گھٹتی ہیں۔ گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ بدن گرما جانے سے سردی لگ جاتی ہے۔ جب بدن ایک بار گرم ہو جائے تو پھر وہ سردی کھائے بغیر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ دق میں مبتلا ہونے کا رجحان' یہ ٹیوبر کیولینم کے بعد بار بار نمودار ہوتا ہے۔ مرگی کے تشنج' ہاتھ پاؤں میں جھٹکے اور پٹھوں میں پھڑکن۔ ہاتھ پاؤں کا استسقاء۔ بدن کا گوشت پست سوکھ جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ بہت سی علامتیں فاقہ رکھنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ پٹھے ڈھیلے غدود' دل و جگر میں چربی بڑھ جاتی ہے۔

ہاتھ پاؤں کا بھاری پن' جسم تھکا ماندہ' ہسٹریا کی علامتیں۔ جسمانی سستی اور حرارت غریزی کی کمی۔ بہترین طور پر چنی ہوئی دوائی ناکام ہو جاتی ہے۔ لیٹ جانا چاہتا ہے۔ مگر لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض کو اپنی تکلیفوں سے چھٹکارہ پانے کیلئے چلنا ہی پڑتا ہے۔ بدن میں خون گردن کرتا ہے۔ اعضاء میں ہڈیوں میں اور غدود میں درد۔ جگہ بدلنے والے درد۔ درد حرکت سے' چلنے سے' کھلی ہوا میں' گھٹتے ہیں اور گرم کمرے میں' بیٹھنے سے یا لیٹنے سے یا کسی شکل میں آرام کرنے سے بڑھتا ہے۔ جلن کے ساتھ' کٹن کے ساتھ' جھٹکے کے ساتھ' چبھن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ درد جیسے زخم بن رہا ہو۔ اعضاء میں پھاڑنے کی طرح کے درد جو نیچے کے رخ چلیں۔ غدود اور پٹھوں میں پھاڑنے کی طرح درد۔ سارے بدن میں چبھن۔ چھونے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ بہت سی علامتیں جاگنے پر بڑھتی ہیں۔ لرزہ' کانپنا' چلنے سے راحت ملتی ہے۔ گرم لحاف اوڑھنے سے' گرم کمرے میں بیٹھنے سے' گرم بستر سے' کمبل وغیرہ اوڑھنے سے اور نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ تکلیف کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جبکہ پھنسیاں دبی تھیں۔ لال بخار کے بعد ورم گردہ۔ آپ کو یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ قدرے بڑھا ہوا پلساٹیلا ہے۔ یہ پلساٹیلا کا مددگار ہے اور اس کے کام کو پورا کرتا ہے بشرطیکہ مریض سردی محسوس نہ کرتا ہو اور آرام کے وقت راحت پاتا ہو۔ وہ ایسی حالت میں بھی کچھ علامتوں کو سلیشیا دور کرے گا۔ یہ معمول ہے کہ مریض گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی کے زیر اثر" تکلیف کی کمی و بیشی کی متضاد حالتوں میں پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پلساٹیلا کے بعد عموماً سلیشیا آ جاتا ہے مگر یہ بات ہمیشہ ہی صحیح نہیں نکلتی۔ جب پلساٹیلا نے کافی دیر تک موافقانہ کام کیا ہو اور

جب متضاد حالتوں کی وجہ سے سلیشیا نے کچھ دیر اچھا کام کیا ہو اور اس کے بعد مریض پھر اصلی حالت میں آ چلا ہو۔ پرانی علامتیں اور حالتیں آ جائیں تو پھر کالی سلف نہایت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ یہ وہی حالت ہے جو سلفر' کلکیریا اور سیپیا اول بدل کر دینے سے ہوتی ہے۔ یہ وہ سلسلہ ہے جس کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ علامتیں ایسے طریقے سے بدلتی رہی ہیں کہ ہومیو پیتھک طریقہ پر اسی سلسلے سے ان کے استعمال کی ضرورت ہوئی۔

پلسا ٹیلا کے سراسر برخلاف اس کا مریض نہایت زود رنج' غصیل' ضدی اور نہایت چڑچڑا ہوتا ہے۔ وہ بظاہر کہیں درد کی بات سوچتا ہے۔ شام کو بستر میں' رات کے وقت اور جاگنے پر فکر' کام سے' کاروبار سے اور دوسروں کے ساتھ مل بیٹھنے سے پرہیز کرتا ہے۔ (پلسا ٹیلا کی مانند) دماغی یکسوئی مشکل ہو جاتی ہے۔ خود ضبطی کی کمی' شام کو سویرے اور گرم کمرے میں ذہنی گڑبڑ۔ کھلی ہوا میں آرام ملے۔ کند ذہن' پست ہمتی اور ہر بات سے غیر مطمئن۔ انتہائی جوش میں اور دماغی کام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ رات کو موت کا خوف' گر پڑنے کا خوف' لوگوں سے بھی ڈرتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتا ہے۔ وہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں کیا کرنے والا تھا یا کیا کہنے والا تھا۔ ہر وقت جلدی میں رہتا ہے۔ جیسے جوش میں ہو۔ بے خبر اور غصیل۔ شام کو ہسٹریا کی سی حالت اور جوش میں' ذہن پست' کوئی کام کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ صبح جاگنے پر چڑچڑا پن بڑھتا ہے۔ شام کو اور ماہواری کے دنوں میں بھی یہ چڑچڑا پن بڑھتا ہے۔ بولتے وقت لفظوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔ مرزا مزاج' سیمابی طبیعت۔ ماہواری کے دنوں میں بے چینی' صبح و شام و پست ہمتی۔ آواز برداشت نہیں کر سکتا۔ کثرت مباشرت سے دماغی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ سوتے سوتے اٹھ کر چل دیتا ہے۔ چیخ مارتا ہے۔ یونہی چونک اٹھتا ہے' ڈرتا ہے' سو جانے پر اور سوتے سوتے چونکتا ہے۔ بولنے سے نفرت کرتا ہے۔ بولتے بولتے سوتا ہے۔ شرمیلی طبیعت' روتا ہے۔

شام کو گرم کمرے میں' سر چکرانا اہم خوبی ہے۔ چکر کھانا کھانے کے بعد' سر درد کے وقت اوپر کی طرف دیکھنے سے بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی آتی ہے۔ لیٹ جانا پڑتا ہے۔ ہر چیز گردش میں ہے۔ بیٹھنے سے کھڑا ہونے سے بیٹھ کر اٹھنے پر تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں راحت ملتی ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے آگے گر پڑے گا۔ ڈگمگاتا ہے' لڑکھڑاتا ہے۔

سر میں جیسے ابال آ رہا ہے۔ چاند پر ٹھنڈک' بستر میں' کھانسنے پر اور گرم کمرے میں گرمی کا احساس۔ سر جیسے بندھا ہوا ہے۔ جیسے سر پر بہت تنگ ٹوپی رکھی ہوئی ہے۔ ماتھے میں گھٹن' سکری کی زیادتی۔ کھوپڑی پر پھنسیاں' کھجلی انگیز یا تر پھنسیاں' چھلکے والی پھنسیاں' میل سے سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ بال جھڑیں۔ گرم کمرے میں سر میں گرمی۔ پیشانی میں گرمی۔ گرمی کی تمتماہٹ۔ سر میں' پیشانی میں اور گدی میں بھاری پن صبح کو کھوپڑی میں خارش۔ دماغ جیسے ڈھیلا ہو گیا ہے۔ سر کو ہلانے سے حرکتوں کا احساس۔ کئی طرح کے سر درد ہوتے ہیں۔ صبح کو جاگنے پر' رات کو شام کو' درد ہوتا ہے۔ جو ہوا لگنے سے' بخار کی سردی کے دوران میں' ٹھنڈک سے زکام کے وقت' کھانسنے پر' کھانا کھانے کے بعد' جب گرم ہو جائے' گرم کمرے میں' جھٹکا لگنے سے ماہواری کے وقت' سر ہلانے سے دباؤ سے بڑھتا ہے۔ یہ درد کھلی ہوا میں' سرد ہوا میں' لیٹنے سے بڑھتا ہے۔ شام کو آرام دات کی

وجہ سے سر درد۔ جو گرم کمرے میں، سر کو ادھر ادھر ہلانے سے، یا پیچھے کی طرف کرنے سے بڑھتا ہے۔ نزلے کا سر درد، معدے کی خرابی سے سر درد۔ حرکت کی وجہ سے سر درد میں اضافہ ہونا امر اتفاقی ہے۔ مزید تجربوں سے کیا ظاہر ہوگا۔ یہ معلوم کرنا مزیدار بات ہوگی۔ درد چبھن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ سر ہلانے سے، سونے کے بعد، چھینک آنے سے، کھڑا رہنے سے، تیز قدم رکھ کر چلنے سے، جھٹکے سے، آنکھوں پر دباؤ ڈالنے سے اور گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ درد سخت قسم کا ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے راحت ملتی ہے۔ درد آنکھوں اور پیشانی تک پھیلتا ہے۔ صبح و شام کو پیشانی میں درد جو کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے۔ آنکھوں کے اوپر درد، گدی میں، سر کے پہلوؤں میں اور کنپٹیوں میں درد۔ چھید ہونے کی طرح، جلن کے ساتھ، پھٹ پڑنے کی طرح اور کھنچاؤ کے ساتھ، جھٹکے کے ساتھ، دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ سر اور سر کے پہلوؤں میں چبھن کے ساتھ درد۔ پاگل بنا دینے والا سر درد۔ پھاڑنے کی طرح کا سر درد، گدی میں، سر کے پہلوؤں میں، کنپٹیوں میں اور چاند پر چبھن۔ سر میں، سر کے اندر خصوصاً دائیں طرف دھکے۔

آنکھ کی علامتیں بھی بہت سی ہیں۔ آنکھ چپک جاتی ہے۔ آنکھ خشک، زردی مائل، سبزی مائل، کیچڑ نکلتا ہے۔ آشوب چشم رگوں کی رنگت گہری۔ آنکھ کے ارد گرد اور پپوٹوں پر پھنسیاں۔ آنسو آئیں، خارش ہو، دھند، سفیدی۔ موتیا بند کے لئے بھی اس کی سفارش کی گئی ہے۔ جلن، دباؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد، چمک لگے۔ آنکھ کی سرخی، پپوٹوں کے سرے سرخ، انگوری پردے پر داغ اور زخم، پپوٹے متورم، آنکھ کے آگے گہرے طرح طرح کے رنگ آئیں۔ زرد رنگ آئیں۔ روشنی کے ارد گرد دائرہ نظر آئے۔ آنکھ کے آگے سیاہ دھبے تیرتے نظر آئیں، چمکے لگے، بینائی دھندلی۔ بینائی کا باریک کام کرنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ دھند، کہرا دکھائی دے۔ آنکھ کے آگے شعلے، لو محسوس، بینائی کمزور۔

کان کی نالی اور کان کے درمیانی حصے سے رطوبت نکلتی ہے۔ کان کا درمیانی حصہ خشک، کان سے زرد، پتلا، گہرا زرد، سبزی مائل، خون ملی، بدبودار، پیپ سی رطوبت نکلتی ہے۔ پھنسیاں، ایگزیما، خارش، کیل دار پھنسیاں، کان کے پیچھے پھنسیاں، کان میں خارش، طرح طرح کی آوازیں آئیں۔ بھنبھناہٹ، چڑیوں کے بولنے کی سی آواز، کان میں پھڑ پھڑاہٹ، کان میں درد شام کو بڑھے۔ چھید ہونے کی طرح، کھنچن کے ساتھ، دباؤ کے ساتھ، چبھن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ اس سے نواسیر بھی درست ہو جاتا ہے۔ کان جیسے بند ہیں، چٹخن ہوتی ہے، سننا کم ہو جاتا ہے۔

زکام بہتا ہے، زکام میں خون ملی، جلن دار، خراش پیدا کرنے والی، سبزی مائل، بدبودار، پیپ سی، پتلی، زرد، چپچپی یا گاڑھی لیس دار رطوبت نکلتی ہے۔ ناک خشک، ناک صاف کرنے سے نکسیر چلے۔ ناک میں خارش، ناک بند ہو جاتی ہے۔ درد، جلن، ناک میں جلن، ناک کی درمیانی ہڈی میں دکھن، سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے اور بعد میں مٹ جاتی ہے۔ چھینکیں آتی ہیں، ناک متورم۔

چہرہ بیماروں جیسا، زرد، سبزی رنگ، تھکان جیسا، ہونٹ پھٹے ہوئے، اکثر پیلے، کبھی کبھی گالوں پر سرخ داغ۔ چہرہ کھنچا ہوا۔ چہرے پر بیماری اور تکلیف کے آثار۔ چہرے پر، ہونٹوں پر اور ناک پر پھنسیاں، داد جیسے دانے، کیل، چہرے پر پھوڑی آتی ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ، خارش، نچلے جبڑے کے غدود پر ورم، درد اعصاب، جو کمرہ گرم ہو جانے

سے بڑھتا ہے اور کھلی ہوا میں گھٹتا ہے۔ کھچاؤ کے ساتھ چبھن کے ساتھ اور پھاڑنے کی طرح کے درد چہرے پر پسینہ چبڑے کے غدود متورم ہونٹ متورم چہرے پر پھنسیاں۔ اس سے ہونٹ کے مسے دور ہو گئے ہیں اور اگر یہ علامتیں موافق ہوں تو یہ سرطان کو بھی دور کر دیتا ہے۔

منہ میں سفید چھالے منہ خشک اور مسوڑھوں سے خون گرتا ہے۔ منہ میں اور زبان پر کف۔ زبان پر جلن دار چھالے منہ میں رال ذائقہ گندہ سڑا ہوا ترش میٹھا میٹھا کوئی ذائقہ نہیں آتا۔

زبان پر زرد میل کی تہہ' چکنی میل' عموماً جڑ پر۔ دانت کا درد گرم کمرے میں بڑھتا ہے اور ٹھنڈی تازہ ہوا میں گھٹتا ہے۔

گلے میں خشکی اور گھٹن' بار بار کف تھوکے' گلے میں گرمی اور سوزش' گلے میں جیسے گٹھلی اٹکی ہوئی ہے۔ صبح کے وقت گلے میں کف آتی ہے۔ گلے میں تکلیف دہ زخم نگلنے پر درد۔ کچا پن حلق اور مقامی درد ناسل پر زبردست ورم نگلنے میں مشکل پڑتی ہے۔

معدے میں انتہائی فکر و تکلیف' بھوک بڑھ جاتی ہے۔ انتہائی بھوک یا مٹ جاتی ہے۔ روٹی سے انڈوں سے خوراک سے' گوشت سے' گرم چائے وغیرہ سے اور گرم روٹی سے نفرت۔ معدے میں ٹھنڈک' معدے کا نزلہ۔ ترش چیزوں کی' میٹھی چیزوں کی' شربت کی اور ٹھنڈی چیزوں کی خواہش۔ اپھارہ' معدہ کمزور' ذرا سی بے احتیاطی سے بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جیسے خالی ہے۔ معدے میں کمزوری آتی ہے۔ ڈکاریں' کھانا کھانے کے بعد تلخ ڈکاریں' کھانے پینے کی ترش ڈکاریں۔ لاز ڈکار آنے سے راحت ملتی ہے۔ معدہ اور بارہ انگشتی آنت کا نزلہ اس کے ساتھ یرقان۔ کم از کم کھانا کھانے کے بعد بھی اپھارہ (لائیکوپوڈیم) کلیجے میں جلن' بھاری پن' گرمی کی تمتماہٹ' ہچکیاں' خوراک سے بیزاری' بخار کی سردی کے وقت' کھانسی کے دوران میں ٹھنڈی چیزیں پینے کے بعد' کھانا کھانے کے بعد' سر درد کے ساتھ اور حرکت کرنے پر متلی آتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اور پانی پینے کے بعد درد معدہ' جلن' اینٹھن' کٹن' چبھن' دباؤ۔ دکھن کے ساتھ درد' معدے میں چبھن کھانسے پر ڈکار آئے۔ جلن کے ساتھ پیاس۔ کھانسنے پر' کھانا کھانے کے بعد' سر درد کے وقت اور ماہواری کے وقت قے آتی ہے۔ صفراوی' خوراک کی' کف کی اور ترش مواد کی قے۔

پیٹ میں ٹھنڈک' کھانا کھانے کے بعد اپھارہ' جلودر ضعف جگر۔ ہوا انتڑیوں میں رک جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ جیسے بھرا ہوا ہے۔ پاخانے کے بعد پیٹ کا نچلا حصہ جیسے خالی ہے۔ ہوا نکلنے سے راحت ملتی ہے گرمی اور بھاری پن' جگر کی شکایتیں' جلد کی خارش۔ رات کو پیٹ درد دست کے دوران میں اینٹھن' کھانا کھانے کے بعد' ماہواری سے پہلے' ماہواری کے دوران میں اینٹھن جو حرکت کرنے سے بڑھتی ہے۔ جگر اور پیڑو میں درد' جلن' کٹن' دباؤ۔ جگر اور پیٹ کے پہلوؤں میں دباؤ۔ پیٹ اور جگر میں دکھن پیٹ میں' پیٹ کے پہلوؤں میں اور جگر میں چبھن' چٹکن' پاخانے سے پہلے گڑگڑاہٹ' پیٹ کانپتا ہے' پیٹ میں اپھارہ جیسے ڈھول ہو۔

نہایت ضدی قبض' قبض اور دست باری باری سے ہوں۔ پاخانہ مشکل سے آئے پاخانہ نرم یا سخت ناکافی' حیض کے دنوں میں' مقعد کی بے حرکتی سے قبض' صبح کو شام کو رات کو اور آدھی رات کے بعد دست۔ بغیر درد کے

دست یا اُٹھن کے ساتھ، حیض کے دنوں میں دست۔ پرانے دست، بدبودار سبزی ہوئی، ہوا خارج ہو اور اس سے پیٹ کی بہت سی علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔ مقعد سے خون گرے۔ بواسیر اندرونی یا بیرونی۔ بڑے بڑے مسے اور خون گرے۔ پاخانہ خود بخود نکل جائے۔ مقعد میں سخت خارش۔ پاخانے کے دوران میں بعد میں مقعد کے اندر اور منہ پر درد۔ دست کے وقت، دست کے دوران اور بعد میں جلن، کٹن، دباؤ، رڑک، چبھن اور اجابتی دکھن اعضاء میں اپاز (خراش) آتا ہے۔ گدا (مقعد) میں چبھن۔ سوئی گڑنے کا سا درد، پاخانے کے بعد اُٹھن، پاخانے کی زبردست حاجت، ناکام حاجت، قبض حاجت ہوتی ہی نہیں۔

خراش (اپاز) کرنے والا فضلہ خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ سیاہ، گلا اور بدبودار، خون ملا۔ بار بار حاجت ہو، بدبودار، پیپ سا پانی، زرد چکنا۔ اگر قبض ہو تو پاخانہ چکنا، سخت، گانٹھ دار، بڑے بڑے سدے، جیسے بھیڑ کی مینگنی ہو۔ چھوٹے چھوٹے سدے، پاخانے کی رنگت ہلکی صفرا کی سی۔

مثانے کا پرانا نزلہ، دباؤ اور درد، گڑن کے ساتھ درد۔ رات کو پیشاب کی حاجت بڑھتی ہے۔ ہر وقت حاجت بنی رہتی ہے۔ یا بار بار حاجت ہوتی ہے۔ ناکام حاجت۔ درد کے ساتھ پیشاب آتا ہے۔ رات کو بار بار پیشاب آتا ہے۔ چلتے وقت بوند بوند پیشاب آتا ہے، گردوں کی سوزش اور اس کے ساتھ چبھن والا درد۔

دوسرے تیسرے درجہ کا سوزاک جس میں سبز یا زرد چکنی یا لیس دار رطوبت نکلے۔ پیشاب کی نالی سے خون گرے۔ پیشاب کے وقت جلن، سپاری کے منہ میں جلن، کٹن۔

پیشاب میں چربی۔ یہ دوائی لال بخار کے بعد پیشاب میں چربی آنے کے بعد نہایت مفید ہے۔ پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہے اور اس میں بادل نظر آئے، رنگت گہری، پیشاب مقدار میں زیادہ یا کم آئے۔ سرخ، پیپ سی تلچھٹ، پیشاب میں لیس دار کف بکثرت آئے۔

نامردی، خصیوں کی سختی، سپاری کا ورم، سوزاک دب جانے کے بعد خصیوں کا ورم (پلپلا ڈھیلا) اعضاء تناسل و خصیوں کی تھیلی کی خارش، خصیے سکڑ جائیں۔ نفسانی خواہش گھٹ جاتی ہے یا انقطاع ہو جاتی ہے۔ خصیے متورم۔

یہ ان عورتوں کی صحت کو بحال کر دیتا ہے جو اسقاط حمل کی عادی ہوں۔ مباشرت سے نفرت۔ اعضاء تناسل میں اپاز اور خارش، لیکوریا، جلن دار، اپاز پیدا کرنے والا۔ سبزی مائل زرد پیپ سی گاڑھی یا پانی سی رطوبت نکلے۔ ماہواری غائب ہو جاتی ہے۔ چمکدار سرخ رنگ، خون بکثرت آتا ہے۔ وقت سے پہلے پہلے یا بہت دیر میں بدبودار درد کے ساتھ دیر تک جاری رہے۔ مقدار میں کم آئے، دب جائے۔ بچے دانی سے خون گرے۔ ماہواری کے دنوں میں بچے دانی میں درد۔ پیڑو میں نیچے کے رخ دباؤ۔ اعضاء تناسل میں جلن کے ساتھ درد۔ ماہواری کے دنوں میں درد زہ جیسے درد۔ بچے دانی باہر نکل آئے۔

سانس کی نالیوں کا نزلہ جس میں گاڑھی سبزی مائل زرد یا سفید کف نکلے۔ نرخرہ خشک، نرخرے میں کچا پن، دکھن، کھردرا پن، نرخرے میں ہر وقت کھردرا پن رہتی ہے۔ جو کھانا کھانے کے بعد رات کو بستر میں آدھی رات تک بڑھتی ہے۔ نرخرے کو صاف کرنے کی ضرورت سے مجبور ہو کر مریض پریشان ہو جاتا ہے اور صرف تھوڑی سی گاڑھی سفید بلغم تھوکتا ہے۔ نرخرے میں سرسراہٹ، خراش، گلو، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بار بار زکام

ہو اس کے ساتھ نرخرے میں خراش' آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نرخرے پر بار بار سردی کا اثر ہو جاتا ہے۔

دمہ گرم کمرے میں بڑھتا ہے اور کھلی ہوا میں گھٹتا ہے۔ شام کو رات کو کھانسی کے ساتھ لیٹنے پر چلنے پر دم کشی آتی ہے۔ جو کھلی ہوا میں گھٹتی ہے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ' سانس لے۔ گرم کمرے میں دم گھٹنے گھبرا سانس نہ لے سکے اور زنانے سے سانس لے سیٹی بجے۔

صبح کو شام کو رات کو بستر میں کھانسی بڑھتی ہے۔ مگر ٹھنڈی ہوا میں' کھلی ہوا میں اور شربت وغیرہ ٹھنڈی چیزیں پینے سے گھٹتی ہے۔ زکام اور کھانسی جو لیٹنے سے بڑھے۔ رات کو خشک کھانسی' کھر کھری کھانسی جو لیٹنے سے بڑھے۔ رات کو خشک کھانسی' کھری کھری کھانسی' کھانا کھانے کے بعد بخار کے دوران میں بڑھتی ہے۔ تھکان لانے والی کھانسی' پریشان کرنے والی کھانسی' تر کھانسی' کھانسی کے دورے جس میں سارا جسم ہل جائے۔ گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہو۔ دم گھونٹنے والی کھانسی۔ نرخرے میں' سانس کی نالی میں اور چھاتی کی گہرائی میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی' گرم کمرے میں کھانسی کی تکلیف بڑھتی ہے۔ کالی کھانسی میں زرد چکنی یا زرد پانی سی رطوبت نکلے۔ خون ملی کف نکلے۔ بمشکل کف نکلے۔ نگلنی پڑے یا جو پھسل کر پھر اندر چلی جائے۔ پیپ سی کف رنگت زرد یا سبزی مائل چکنی' پانی سی' لیس دار۔

چھاتی میں فلزیہ چھاتی کے نزلے میں حیرت انگیز طور پر کام کرنے والی دوائیوں میں سے ایک ہے۔ موسم میں خنکی آنے پر چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ چھاتی میں گھٹن۔ اس دوائی کی علامتیں نمونیہ اور پلوری کے آخری درجے میں نمودار ہوتی ہیں۔ چھاتی کی جلد میں خارش' پھنسیاں' اگزیما اور کیلیں۔ چھاتی کی گھٹن اور خون کا اخراج۔ برانکائیٹس کے بعد جب بچے کو ذرا سی سردی لگنے سے چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہونے لگے اور کف نہ نکلے۔ چھاتی میں جلن' چبھن' کٹن' اور دھکن' دل میں درد۔ زبردست دھڑکن' بغل میں پسینہ' چھاتی کمزور۔ اس زودائی نے بہت سے لوگوں کو دق میں مبتلا ہونے سے بچایا ہے۔ ہر بار ماہواری آنے سے پہلے چھاتیوں پر ورم آنے کی پرانی تکلیف میں اس نے آرام پہنچایا ہے۔

پشت میں ٹھنڈک' سانس لینے پر ماہواری کے دنوں میں' وقت مقررہ پر پشت میں درد جو بیٹھنے سے اور کھڑا ہونے سے بڑھے۔ چلنے سے گھٹے اور گرم کمرے میں بڑھے۔ جگہ بدلنے والے درد' گردن میں درد' کمر میں درد' کندھوں کے درمیان درد۔ حیض کے دنوں میں کمر درد' جو بیٹھنے پر اور چلنے پر بڑھے۔ ریڑھ کی آخری نکونیہ ہڈی میں درد۔ دھکن' کھلے جانے کی طرح درد۔ جلن کے ساتھ درد۔ کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ چبھن کے ساتھ درد۔ گردن میں تناؤ' کمر میں کمزوری کا احساس۔

گٹھیا میں جوڑوں پر گانٹھوں کا ابھار' بالائی اعضاء اور ہاتھ سرد' بخار کے وقت اور شام کو بستر میں پاؤں سرد' ہاتھ پھٹ جائیں۔ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ' اعضاء پر پھنسیاں اور چھالے۔ پاؤں میں جہاں تک جوتا رہتا ہے اس سے اوپر جلد میں ایگزیما۔ ہاتھوں میں گرمی' کولہوں کے جوڑوں کی تکلیف' نچلے اعضاء میں بھاری پن' جلد کی خارش' اعضاء میں جھٹکے آئیں۔ ہاتھوں' پیروں' گھٹنوں کی بے حسی' بخار کی سردی کے وقت ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاتھ پاؤں میں گٹھیاوات کے درد' پٹھوں میں مروڑ' گھٹنوں اور ٹخنوں میں کھنچاؤ' گٹھیاوات کے درد گرم کمرے میں بڑھتے ہیں۔ کھلی ہوا میں گھٹتے ہیں' بیٹھنے سے بڑھتے ہیں اور چہل قدمی سے کم ہو جاتے ہیں۔

ٹانگ کی بڑی ہڈی میں کچلے جانے کی طرح کا درد۔ جوڑوں میں چبھن' پیروں میں' گھٹنوں میں اور ٹانگوں میں چبھن۔ جگہ بدلنے والے درد جس میں چبھن کے ساتھ درد ہو۔ بخار کی سردی کے وقت جوڑوں میں' بالائی اعضاء میں' نچلے اعضاء میں' رانوں میں اور ٹانگوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ جگہ بدلنے والے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ جو حرکت کرنے سے اور کھلی ہوا میں گھومنے سے گھٹ جائیں۔ ہتھیلیوں پر اور پیروں پر پسینہ آتا ہے۔ پاؤں پر سرد پسینہ۔ ٹانگیں بے چین' جوڑ سخت' گھٹنوں' ٹانگوں پر اور پاؤں پر سوجن۔ ہاتھ پاؤں کانپیں' رانوں میں پھڑکن' ٹانگوں پر زخم۔ بالائی اعضاء کی اور گھٹنوں کی کمزوری۔

نیند میں خوابوں کی بھرمار' وحشت' فکر' کے موت کے حادثہ کے' تقریباً مارے جانے کے' ڈاکوؤں کے' بیماری کے خواب۔ بھوت پریت کے اور ڈراؤنے خواب۔ آدھی رات سے پہلے بے خوابی' جلدی جاگتا ہے۔ سوتے سوتے بار بار جاگتا ہے۔ نیند دیر میں آتی ہے۔ بے چینی کے ساتھ نیند' بعد دوپہر اور شام کو نیند کا غلبہ' کھانا کھانے کے بعد نیند کا زور۔

شام کو رات کو بخار کی سردی۔ شام کو سردی لگے۔ محنت کرنے کے بعد سردی لگے۔ جلد سرد' چوتھیا بخار کی سردی۔ سردی جس میں سارا جسم ہل اٹھے۔ ہر روز شام کو 6.5 بجے سردی لگنے۔ بغیر سردی لگے بخار آجاتا ہے۔ یہ بخار شام سے آدھی رات تک رہتا ہے۔ بخار' خشک گرمی' تمتماہٹ' دق کا بخار' باری کا بخار' پسینہ صبح کے وقت آئے۔ رات کو آئے' آدھی رات کے بعد آئے' ذرا سی محنت کرنے سے پسینہ آجاتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔

جلد میں جلن کا احساس۔ کھجلانے کے بعد جلن' جلد عموماً سرد' جلد پر سکری آتی ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ چہرے پر بھورے داغ' سرخ داغ' جلد خشک' جلد کی بے حرکتی' جلد میں خشکی' چھلن۔ سرطان' پھنسیاں' چھالے' جلن' خشک' تر' اگزیما جس سے زردی مائل سبزی پانی سی رطوبت نکلے' پھنسیاں جس میں جلن ہو' ڈنک لگے۔ چیچک کے سے دانے' تکلیف دہ پھنسیاں' کیل' دانے' چھالے' سرخ پھنسیاں' کھرنڈ والی پھنسیاں' کھجلانے کے بعد کھرنڈ دار پھنسیاں نمودار ہوں۔ کیل جن کا تہہ مرطوب ہو۔ جلن دار' پیپ دار پھنسیاں۔ دق کے مواد والی پھنسیاں' چھپاکی (پتی) کا تھیں' چھالے دار پھنسیاں' چھالوں والا سرخباد' جلد پر آسانی سے اپاڑ آجائے۔ جلدی پر مصنوعی سرخی والے چھالے۔ سرسراہٹ' خارش' جلن' سرسراہٹ' چیونٹی رینگنے کا سا احساس' ڈنک لگے۔ بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھے۔ کھجلانے سے کم ہو' کھجلانے کے بعد جلد تر ہو جائے۔ عصبی رگوں کا ورم' جلد انتہائی ذکی الحس' ایک قسم کی ڈھن' کھجلانے کے بعد چپچپاہٹ' جلد متورم' تناؤ کا احساس' زخم ہو جانے کی طرح کے درد' زخم جن سے خون گرے' جلن ہو' خون ملی رطوبت' نکلے۔ چھری لگنے کی طرح درد ہو۔ زرد مواد نکلے۔ ضدی زخم' پیپ والے زخم' دق کے مواد والے زخم' تکلیف دہ سے۔

KALMIA LATIFOLIA کالمیا لیٹی فولیا

جن علامتوں کے سہارے اس دوائی کی شناخت ہوتی ہے وہ خصوصیت کے ساتھ پٹھوں میں' پٹھوں کے غلاف میں' جوڑوں میں' عصبی نظام کے ساتھ ساتھ اور متحرک دردوں کی تکلیفوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ درد جگہ

بدلتے رہتے ہیں اور حرکت سے بڑھتے ہیں۔ تیز قسم کے درد جو مرکز کے ہاتھ پاؤں کی طرف پھیلتے ہیں۔ جگہ بدلنے والے یہ درد نیچے کے رخ چلتے ہیں۔ مثلاً بازو میں نیچے کے رخ' کمر میں نیچے کے رخ اور ٹانگوں میں نیچے کے رخ۔ کندھوں سے انگلیوں کی طرف اور کولہے سے پیر کے پنجے کی طرف چلتے ہیں۔ یہ درد اکثر بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہیں۔ وات ناڑیوں (عصبی نظام) کے ساتھ پھاڑتے ہوئے چلتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی سے گھٹنے تک جانے والی عصبی رگوں کے ساتھ ساتھ پنڈلی تک درد چلتا ہے۔ سوداوی (وات) طبیعت والوں میں ہلکا ہلکا' پھاڑنے کی طرح کا' کچلنے کی طرح کا اور دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ یہ درد حرکت کرنے سے بڑھتا ہے اور نچلے اعضاء سے اوپر کے اعضاء کی طرف چلتا ہے۔ حرکت سے درد آجاتا ہے اور اگر درد موجود ہو تو حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ سر میں سخت قسم کا درد ہوتا ہے۔ یہ درد اکثر گردن یا گدی سے شروع ہوتا ہے اور چاند تک پھیل جاتا ہے۔ پیشانی میں ایک یا دونوں آنکھوں پر پھاڑنے کی طرح کے عصبی درد ہوتے ہیں جو حرارت سے حرکت سے بڑھتے ہیں۔

سر درد سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ یعنی سورج نکلنے پر صبح کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور جوں جوں سورج اوپر چڑھتا ہے' درد بھی بتدریج شدت اختیار کرتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جب سورج دوپہر کو اپنی پوری بلندی پر ہوتا ہے تو سر درد بھی اپنی شدت کی انتہا پر پہنچ جاتا ہے اور جب سورج ڈھلنے لگتا ہے تو درد بھی بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ مریض حرکت کرتے وقت اور بیٹھنے پر بھی دماغی کام کرنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ سیدھا لیٹا ہو خاموش سے لیٹا ہو۔ کوئی حرکت نہ کر رہا ہو تو دماغ بخوبی کام کرتا ہے۔ اس وقت ذہن روشن ہو جاتا ہے۔ کم از کم حرکت سے حتیٰ کہ ہاتھ ہلانے سے بھی سر میں چکر آجاتا ہے اور کند ذہنی بڑھ جاتی ہے۔ ادھر ادھر گھومنے سے اس کی دماغی کام کرنے کی نااہلیت بڑھتی ہے۔ رات کے پہلے نصف حصہ میں درد شدت اختیار کرتے ہیں۔

ان علامتوں کے ساتھ گٹھیاوات (اعصابی درد) کے وجہ سے دل کی تکلیف بھی آتی ہے۔ حالت بڑھتی جاتی ہے تاوقتیکہ بیماری طبعی شکل اختیار نہیں کر لیتی حتیٰ کہ دل اور دل کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس دوائی نے یہ حالت بھی درست کی ہے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہے۔ مگر سیدھا لیٹنے سے گھٹ جاتی ہے۔ اکثر سیدھا بیٹھنے سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ مگر آگے کی طرف جھکنے سے بڑھ جاتی ہے۔ یہ دوائی صرف انہی علامتوں کے سہارے کام کرتی ہے اور صحت بخشتی ہے۔ یہ اعصابی درد کے ان مریضوں کیلئے مفید ہے جن کی تکلیف کا اصل باعث آتشک ہو۔ آتشکی گٹھیاوات جس نے مذکور بالا راستہ اختیار کیا ہو اور اس سے آخر میں دل متاثر ہو گیا ہو اور دل کے دروازے جو خون کو باہر نکلنے سے روکتے ہیں موٹے ہو جاتے ہیں۔ دل میں گولی لگنے کی طرح کے درد' چھاتی میں درد' نبض رک رک کر چلے۔ گا ہے بگاہے نبض کی یک چال کم ہو جائے۔ دل سے خون لیکر جانے والی اور واپس لانے والی رگوں یا دل کے دروازے یا دونوں ہی متاثر ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی محنت و حرکت سے دم کشی۔ دل کی خرابی کی وجہ سے دم کشی۔ یہ دوائی اس قسم کی تکلیفوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ یہ آتشکی گٹھیاوات (اعصابی درد) کی جڑ پر اثر کرتی ہے۔ اس نے دل کی ایسی بہت سی تکلیفوں کو درست کیا ہے جو آتشک کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس کی سب سے موٹی علامت درد کی نوعیت ہے۔ یعنی ہر گھڑی جگہ

بدلنے والا درد۔ خصوصیت سے وہ درد جو اوپر سے نیچے کے رخ چلے مثلاً کندھے سے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف کولہے سے پیر کی طرف یا گردن سے ریڑھ کی طرف۔ یہ سوزاک کے تحفیوات میں بھی مفید ہے۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

کم از کم حرکت ذرا سی جنبش یا محنت کی وجہ سے سر میں چکر آ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے گردش خون کی کمزوری ہے۔ دل ذرا سی جنبش سے اتنی آسانی سے متاثر ہو جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے فوراً ہی دماغ کی طرف خون کی گردش بڑھ جاتی ہے۔ "مکمل آرام کی حالت میں لیٹنے سے دماغی قوتیں اور یادداشت درست رہتی ہے۔ مگر جونہی ذرا سی جنبش کی کہ سر میں چکر آیا۔" اگر مریض بضد حرکت کرتا رہے تو پھر متلی اور قے بھی آ جاتی ہے۔ اس میں ایسی زبردست دھڑکن ہوتی ہے کہ سارا پنجر ہل اٹھتا ہے۔ دھڑکن صاف سنائی دیتی ہے۔ زبردست دھڑکن مریض بھڑکن کی وجہ سے بائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتا۔

یہ بار بار ہونے والے پرانے "تکلیف دہ سر دردوں میں مفید ہے جبکہ اس کے ساتھ دل کی تکلیف بھی ہو۔ سر درد ہر روز سورج نکلتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ان دل بادل ہوں اور سورج دکھائی نہ دے تو پھر سر درد نہیں ہوتا۔ سر درد سورج کی روشنی سے ہی بڑھتا ہے اور جوں جوں کرنوں کی چمک بڑھتی ہے سر درد بھی بڑھتا ہے۔

ان سب علامتوں کے ساتھ ساتھ رات کو بھی سر درد ہوتے ہیں اور دردوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ یہ درد ہڈیوں میں ہوتے ہیں۔ تھوڑی کی ہڈی میں درد ہوتا ہے جیسے کوئی ہڈی کا غلاف چیر کر اتار رہا ہے۔ یہ درد رات کو یا رات کے پہلے نصف حصے میں آتے ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ آتشک کے زہر کی وجہ سے پیدا ہوئی تکلیف رات کو شدت اختیار کرتی ہے۔ یہ دوائی ہومیو پیتھی کے تسلیم شدہ تینوں زہروں یعنی خارش آتشک اور جریان کی مصلح ہے۔ جب ان تینوں میں سے کسی ایک زہر کے ماتحت علامتیں اس سے موافق ہوں تو اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کھوپڑی کی ہڈی کے غلاف اور مخ کے نزدیک ترین ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ رات کے وقت بستر میں یہ درد نہایت شدت اختیار کرتے ہیں اور پھر رات بھر جاری رہتے ہیں۔ آتشک کی مصلح دوائیوں میں رات کے وقت علامتوں کا شدت اختیار کرنا خصوصیت سے پایا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت ہیپر اور مرکیورس میں بھی پائی جاتی ہے۔ مگر یہ شدت جتنی نمایاں اس دوائی میں ہوتی ہے۔ اتنی ہی دونوں دوائیوں میں نہیں پائی جاتی۔ رات کے وقت اتنی زبردست شدت بذات خود آتشک میں بھی نہیں پائی جاتی۔ آتشک میں سورج چھپتے ہی شدت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ہر انسان کا وہ دشمن ہے جو رات کو ہی اپنا کام کرتا ہے۔ دوائیوں میں بھی اس قسم کی عجیب و غریب باتیں پائی جاتی ہیں۔ جریان کی بہت سی علامتیں دن میں زور پکڑتی ہیں اور سورج نکلنے سے سورج چھپنے تک باترتیب بڑھتی و گھٹتی ہیں۔ دوائیوں کا بھی انسانی خاصیت کی طرح مطالعہ کرنا چاہیے۔ بعض دوائیاں تو انتہائی عجیب و غریب ہیں اور ان کے بارے میں واقفیت حاصل ہونے سے ہی ہم ان کی خوبیوں کا علم حاصل کرتے ہیں۔ جب ہمیں یہ خصوصیت معلوم ہو جاتی ہیں تو پھر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ دوائیاں کن حالتوں میں بہترین طور پر کام کرتی ہیں۔

اس میں گردوں کی تکلیف بھی پائی جاتی ہے۔ تمام اعضاء کا ایک دوسرے سے رابطہ ہے۔ خاص کر دل

اور گردوں کا۔ جب گردے بخوبی کام نہ کر رہے ہوں تو پھر اکثر دل بھی تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ پیشاب میں چربی آنے کی مختلف حالتوں میں دل کی تکلیف ضرور پائی جاتی ہے۔ تنگی سانس' دل مشکل سے دھڑکتا ہے۔اس کے ساتھ پیشاب میں چربی آئے۔ یہ سانس میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ گردے کی تکلیف کے ساتھ آنکھ کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دیکھنے کی مشکل۔ یہ تکلیف بھی خصوصیت کے ساتھ اس دوائی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ یہ دوائی پیشاب میں چربی آنے کی شکایت میں بار بار نمودار ہوتی ہے۔ جبکہ حمل کے دنوں میں بینائی کا نقص بھی ہو' آنکھوں میں درد' چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد جو کہ حمل کے دنوں میں گردے کی تکلیف کے ساتھ نمودار ہوں' جب پیشاب میں چربی آتی ہو تو پھر کالمیا کام کرتا ہے۔ یہ دوائی درد اعصاب میں بھی مفید ہے۔ آنکھ میں بھی درد' چہرے میں بھی درد۔ چہرے میں شدید پھاڑنے کی طرح کے درد۔ یہ درد اکثر رات کو شدت اختیار کرتے ہیں اور اکثر روزانہ شدت اختیار کرتا ہے۔ دن کے وقت کی شدت سورج کے ساتھ بڑھتی اور گھٹتی ہے اور رات کو صرف لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چہرے پر فکر کے آثار اس کے ساتھ دل کا اعصابی درد۔ "چہرے کی تمتماہٹ اور سر میں چکر۔"

داد جیسی پھنسیوں کے مٹ جانے کے بعد ان اعصابی رگوں کے اوپر میں جہاں وہ داد جیسی پھنسی نمودار ہوتی تھی' شدید ترین درد نمودار ہوتا ہے۔ گولی لگنے کی طرح کا درد' پھاڑنے کی طرح کا درد جب داد' چھاجن' ٹھنڈے پھوڑے۔ یا اکڑ کے چھالے کسی سخت دوا یا غیر مناسب علاج سے یا سردی لگنے سے یکا یک غائب ہو جائیں تو ان کی جگہ سخت ترین اعصابی درد نمودار ہوتے ہیں۔ جب تک یہ پھنسیاں دوبارہ نمودار نہ ہوں' یہ درد جاری رہتا ہے۔ یہ دوائی اس حالت میں مفید ہے جبکہ علامتیں مطابق ہوں یعنی اگر سارے مریض کی علامتیں دوائی کی علامتوں سے مکمل کھاتی ہوں۔ درد چبھن کے ساتھ' پھاڑنے کی طرح' سخت ترین' اکثر کٹنے کے ساتھ اور گولی لگنے کی طرح ہوتے ہیں۔ اس حالت میں یہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ درد کسی ایک اعصابی رگ کے سہارے سہارے چلتا ہے۔ کئی منٹ تک جاری رہتا ہے۔ نہایت شدت کے ساتھ آتا ہے۔ یکا یک آتا ہے اور اسی طرح نہایت سرعت کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں بھی درد اسی طرح ہوتا ہے جیسے اعصابی رگ میں سوئیاں چبھ رہی ہوں یا جیسے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جا رہے ہوں۔ "اب تو درد چلا گیا ہے۔" بیمار بتاتا ہے مگر اس کے جلد ہی بعد اس کے چہرے پر خوفناک ایذا کے آثار آ جاتے ہیں۔ سمجھ لیجئے درد پھر لوٹ کر آ گیا ہے۔ اب وہ ایک پٹھے کو بھی حرکت نہیں دے سکتا۔ "بس اب درد ختم۔" وہ پھر بتاتا ہے۔ یہ درد چند منٹ یا چند گھنٹوں تک اسی طرح جاری رہتا ہے۔

اس میں دل کی بہت سی علامتیں ملتی ہیں جن کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ "دل میں پھڑ پھڑاہٹ اور دھڑکن۔" دھڑکن جس کا اثر گلے تک پہنچے۔ بستر میں لیٹنے سے بڑھے۔ سارا بدن کانپنے لگے۔ "نبض نہایت سست۔ مجھے ایک مریض کی مثال یاد ہے۔ وہ آتشک کا پرانا مریض تھا۔ اسے کہہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ کوئی سخت محنت کرے گا تو مر جائے گا۔ اس کے دل کے دروازے اس قدر ماؤف تھے۔ دل کے کواڑوں کی خرابی کی وجہ سے مرمر کی آواز آتی تھی۔ اس نے بہت سے علاج کیے۔ بھاری مقدار میں پارہ کھایا اور اس کی آتشکی حالت بڑی حد تک دبا دی گئی تھی حتیٰ کہ آخرکار ساری تکلیف کا مرکز دل بن گیا۔ کالمیا نے تنگی سانس اور دل کی دھڑکن

چند ماہ میں دور کر دی اور تقریباً دو برس بعد اہم علامتیں نمودار ہوئیں اور اس دہرا ؤ نے اسے تندرست بنا دیا۔ اب اسے دوائی کی ضرورت نہ رہی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کالمیا نہایت گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے۔ یہ بہت دیر تک اپنا کام جاری رکھتی ہے اور نہایت حیرت انگیز اثر پیدا کرتی ہے۔ جو دوائی جسم میں اس قدر حیرت انگیز اثر پیدا کرے وہ گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی ہونی ہی چاہیے۔

دل میں جگہ جگہ آمواتی (متحرک درد) کا درد جو اپنی جگہ بدلتا رہے۔ جب جوڑوں کے گٹھیاوات کا بیرونی طور پر علاج ہوا ہو اور اس کے بعد دل کی تکلیف شروع ہو جائے تو کالمیا کام کرتا ہے۔ گٹھیاوات (عصبی درد) کا ایسا درد جو نیچے سے اوپر کو جائے۔ آپ بارہا ایسی چیزیں دیکھیں گے۔

اکثر لوگ زود اثر مرہمیں "اوپر رگڑنے کی دوائیاں" لیکر گلیوں اور بازاروں میں چکر کاٹتے ہیں۔ اس طرح کے کرشمے آمواتی (چلنے والے دردوں) کو گھٹنوں کے جوڑ سے ہٹا دیتے ہیں اور اس صورت میں عموماً دل ہی میں عضو ہے جس پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ دل کی ایسی تکلیف کے لئے عموماً کالمیا' اورم میرائی اودیا' رسٹاکس' لیڈم' کلکیریا برونئے نم اور کبھی کبھی کاکٹس مفید ثابت ہوتا ہے۔ آمواتی کی تکلیف کو جب اس طرح بھگا دیا گیا ہو تو وہ صحت قبول کیے بغیر اپنی جگہ یا شکل بدل کر انسان کے مرکز پر اثر ڈالتا ہے۔ یعنی دل کا دماغ پر۔ دوائیوں کا بیرونی استعمال خطرناک بات ہے۔ اگر کبھی آپ سے یہ سوال پوچھا جائے کہ "ڈاکٹر صاحب کیا میں یہ لیپ یا مرہم لگا سکتا ہوں۔ اس سے کوئی نقصان تو نہ ہوگا؟" تو آپ جواب دے سکتے ہیں۔ "اگر یہ مرہم لگانے سے علامتوں میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو آپ لگا سکتے ہیں۔" جس تناسب سے یہ علامتیں لیپ یا مرہم سے کم ہوں گی مریض کو اسی تناسب سے نقصان پہنچے گا کیونکہ ساری جسمانی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن مثالیں بھی موجود ہیں جہاں خارجی علاج مفید ہوتا ہے۔ مگر آمواتی میں نہیں۔ مفلوج پٹھوں کے لئے یہ مفید ہے۔ کیونکہ اس حالت میں رگڑنے سے پٹھوں کی کسرت ہو جاتی ہے۔ مگر درد کم کرنے کے لیے مالش مفید نہیں ہے۔ درد والی جگہ کو رگڑنے سے جتنی راحت ملتی ہو مریض کے لیے اتنا ہی نقصان دہ ہے۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہوگی کہ فاسفورس کے مریض کو رگڑنے سے بھاری آرام ملتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ فاسفورس کے مریض کی جسمانی طاقت جتنی کم ہوتی ہے اتنی کسی اور دوائی کے مریض کی نہیں ہوتی۔ اسے جوش آتا ہے' کمزور بدن۔ رگڑنے اور سہلانے سے راحت ملتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ درد والی جگہ خوب رگڑی اور سہلائی جائے۔ لیکن اگر اسے عصبی درد کی تکلیف ہو اور اسے رگڑا جائے تو پھر دل پر اثر ہو جاتا ہے۔ فاسفورس کے مریض کو رگڑائی مرغوب ہے کیونکہ اس سے اس کی علامتیں کم ہو جاتی ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اسے جادو کی چھڑی سے پھر تیلا بنا دیا جائے۔

"تمام اعضاء تھکے ماندے ہر قسم کی حرکت و محنت سے نفرت۔ کمزوری کی عام علامت کے ساتھ درد اعصاب۔" یہ کمزوری وہ حالت ہے جس سے آپ کچھ نہ کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ جب سخت درد کی وجہ سے جسم میں تھکن آئی ہو تو دل کے لیے خطرہ ہے۔ عام کمزوری' دیرینہ کمزوری' بچہ جننے کے بعد کی کمزوری یا سخت درد کے بعد کی کمزوری جیسا کہ ہمیں سپیجیا میں ملتا ہے اور جب اس کے ساتھ کمزوری ہو تو سمجھ لیجئے کہ درد اپنی جگہ چھوڑ کر دل میں چلا جائے گا۔ مریض مکمل طور پر تھکا ماندہ ہوتا ہے اور ماندگی متواتر قائم رہتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ایکونائٹ اور بیلاڈونا اس کے توڑ ہیں۔ سیائی جیلیا اس کے بعد بخوبی کام کرتا ہے اور اس کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ دسفوریک ایسڈ اس کا قدرتی معاون ہے۔ کلکیریا، جیسیم کارب، لائیکو پوڈیم، نیٹرم میور اور پلسائیلا کا اس سے گہرا تعلق ہے اور اس کے مقابلہ میں ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

کریوزوٹم KREOSOTUM

کریوزوٹم میں تین باتیں نہایت خصوصیت سے پائی جاتی ہیں اور جب وہ تینوں علامتیں مجموعی طور پر نمودار ہوں تو پھر دیگر چھوٹی موٹی علامتیں بھی ساتھ آ سکتی ہیں۔ یہ تین خصوصیتیں ہیں:

1- اپاڑ کرنے والے یعنی خراش دار اخراج

2- سارے بدن میں تپکن اور

3- چھوٹے چھوٹے زخموں سے بھی خون کا بکثرت اخراج۔

جب یہ تینوں باتیں نمایاں طور پر ظاہر ہوں تو پھر کریوزوٹ پر سوچنا بچار کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر کہیں کوئی پن بھی چبھ جائے تو وہاں سے نہایت سرخ رنگ کا خون جاری ہوتا ہے۔ اگر پن کہیں اعصابی رگ میں چبھی ہو تو وہاں سے بھی خون نکلنے لگتا ہے۔ اگر اعصابی رگ پر کوئی دباؤ پڑے تو بھی خون ٹپکنے لگتا ہے۔ جسم سے جگہ جگہ خون نکلنے لگتا ہے۔ اپاڑ (خراش) پیدا کرنے والے آنسو نکلتے ہیں۔ آنسوؤں کی وجہ سے پپوٹوں اور گال پر خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جگہ سرخ اور ننگی ہو جاتی ہے۔ وہاں جلن ہونے لگتی ہے۔ اگر پیپ نکلتی ہے تو وہ بھی خراش لاتی ہے۔ ہونٹوں اور منہ کے کونے سرخ اور کچے ہو جاتے ہیں اور جلن پیدا کرتی ہے۔ منہ سے جو بھی رطوبت نکلتی ہے وہ اپاڑ (خراش) لاتی ہے۔ منہ خام ہو جاتا ہے آنکھ میں رڑک ہوتی ہے۔ جلن ہوتی ہے جیسے خام ہو۔ لیکوریا کی رطوبت رحم میں جلن پیدا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ رحم کے منہ کی بلغمی جھلیاں سرخ اور ننگی ہو جاتی ہیں۔ اکثر ورم آ جاتا ہے۔ مگر جلن ہمیشہ ہوتی ہے۔ مباشرت کے دوران میں رحم میں جلن ہوتی ہے اور مباشرت کے بعد خون گرنے لگتا ہے۔ رحم اور بچے دانی کے منہ پر دانے ابھر آتے ہیں حتیٰ کہ مباشرت کے دباؤ سے خون تک آنے لگتا ہے۔ جلن ہونے لگتی ہے اور خراش ہوتی ہے۔ مجامعت کے وقت مرد کے عضو مخصوص پر رحم کی جو رطوبت لگتی ہے اس سے جلن ہونے لگتی ہے۔ پیشاب میں بھی جلن ہوتی ہے۔ جسم کے ہر طرح کے اخراج میں خراش اور جلن پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

جذبات اور طبیعت میں جوش لانے والے حالات کے ساتھ سارے بدن میں تپکن ہوتی ہے۔ انگلیوں کے سروں تک پھڑکن ہوتی ہے۔ جذبہ کے زیر اثر بے اختیار رو پڑتا ہے۔ باجے کی وجہ سے جذبات میں ابھار آتا ہے۔ معمولی دباؤ اور باجا کی ذرا سی آواز دل پر بڑا اثر کرتی ہے۔ باجے کے رقت انگیز سُر سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں جو خراش پیدا کرتے ہیں۔ دھڑکن پیدا ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں تک تپکن محسوس ہوتی ہے۔

اگر گلے میں کریوزوٹ کے زخم موجود ہوں تو زبان دبانے کے چمچے کا ذرا سا دباؤ پڑتے ہی خون ٹپکنے لگتا ہے۔ خون کے چھوٹے چھوٹے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ زکام میں نکسیر آتی ہے۔ جب آنکھ سرخ ہو گی

ہو اور متورم ہو تو خون آسانی سے ٹپکنے لگتا ہے۔ اگر ناک میں انگلی گزائی جائے تو خون کے چند قطرے نہیں بلکہ بہت سا خون نکل پڑتا ہے۔ نتھنوں سے دیر تک خون گرتا رہتا ہے۔ گردوں سے آنکھ سے ناک سے اور بچے دانی سے بھی خون نکلتا ہے۔ مباشرت کے بعد خون گرتا ہے۔ پھوڑوں سے خون آسانی سے گرنے لگتا ہے۔

یہ کریوزوٹ کی اہم خوبیاں ہیں۔ اگر آپ ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھیں تو آپ کو کریوزوٹ کا حلیہ یاد رہے گا اور ان کے ساتھ آپ کو چھوٹی موٹی دوسری علامتیں بھی یاد رہیں گی۔ ہر عضو کے بارے میں چھوٹی موٹی علامتیں بھی یاد رہیں گی۔ اس ایک ہی مجموعہ میں آپ کو کریوزوٹ کی اہم خوبیاں مل جائیں گی۔ آپ کے مریض میں خواہ کتنی ہی خاص علامتیں موجود ہوں جب تک ان عام باتوں کی جھلک موجود نہ ہو آپ کو یہ امید نہ رکھنی چاہیے کہ کریوزوٹ آپ کے مریض کو جسمانی طور پر ٹھیک کر دے گا یا راحت پہنچائے گا۔ آپ ان کو لازمی سمجھیں۔

ذہنی طور پر مریض انتہائی چڑچڑا ہوتا ہے حتیٰ کہ اسے کسی بھی بات سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ اس کی بے شمار فرمائشیں ہوتی ہیں اور وہ کسی بھی چیز کے حصول پر مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ ہر چیز چاہتا ہے اور کسی بھی چیز پر راضی نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ فرمائش کرتا ہے اور جب وہ چیز اسے مل جاتی ہے تو وہ اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ یہ چڑچڑاپن اور بے اطمینانی اس کی پرانی تکلیف ہے۔ آپ دیکھیں بچہ ماں کی گود میں ہے وہ کھلونا مانگتا ہے اور جب کھلونا اسے دے دیا جاتا ہے تو وہ اسے پھینک دیتا ہے۔ کسی کے منہ پر دے مارتا ہے اور کسی دیگر چیز کا مطالبہ کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس وہ ہر لحظہ نئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیا کھلونا مانگتا ہے اور جب کھلونا مل جاتا ہے تو اسے پھینک دیتا ہے اور پھر دوسرے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہونٹ سرخ اور ان سے خون گرے۔ ہونٹوں کے سرے خام۔ آنکھ کے پپوٹے سرخ اور جلد پر خراش۔ اگر ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ پتلے دست آتے ہوں تو آپ مقعد کا معائنہ کریں۔ وہاں آپ کو پھناؤ ملے گا جگہ سرخ و خام ہوگی۔ اگر بچہ کافی بڑا ہو اور حرکتیں کر سکے تو پھر وہ اپنا ہاتھ بار بار رکھتے ہوئے اعضاء تناسل پر رکھے گا۔ پھناؤ پر رکھے گا اور نہایت کرخت لہجے میں چیخ مارے گا۔ انتہائی چڑچڑاپن ظاہر کرے گا۔ کیونکہ مقعد میں اور اعضاء تناسب میں جلن ہو رہی ہے۔ یہ ہے کریوزوٹ کے بچے کا حلیہ۔ اسے ہیضہ کی طرح کے تے و دست بھی ہو سکتے ہیں۔ اسے رات کو بستر میں پیشاب کرنے کی شکایت ہو سکتی ہے۔ اسے تے ہو سکتی ہے جس میں وہ کھایا پیا سب کچھ نکال دے۔ یہ ہے کریوزوٹ کا حال۔ کریوزوٹ میں تے اور دست آتے ہیں۔ پیشاب کی کئی طرح کی گڑبڑ ہوتی ہے۔ اپھارہ ہوتا ہے اور انتڑیوں میں کئی طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ یہ سارا حلیہ دیکھ کر آپ سمجھ لیں گے کہ یہ کریوزوٹ کا مریض ہے۔ کیونکہ کریوزوٹ کی ساری عام باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

کریوزوٹ کا چہرہ زردی مائل پیلا ہوتا ہے۔ بیماروں جیسی شکل خون کی قدرے کمی چہرے پر طرح طرح کے داغ، سرخ رنگت جیسے سرخباد وہ آ رہا ہو۔ پرانے زمانے میں ایسے چہرے کو ہی سکروی کا چہرہ کہا جاتا تھا۔

آپ اس طرح کے حلیہ والی عورت کا قیاس کریں۔ وہ ہر ماہواری کے وقت اعضاء تناسل میں ورم اور کچا پن آنے کی شکایت کرے گی۔ خون بکثرت چھچھڑے دار آتا ہے۔ آتے آتے رک جاتا ہے اور پھر جاری

ہو جاتا ہے۔ وقت سے بہت پہلے جاری ہوتا ہے اور کافی دیر تک جاری رہتا ہے۔ کبھی کبھی اس کی رنگت نہایت سیاہ ہو جاتی ہے' نہایت بدبودار' رانوں اور اعضاء پوشیدہ میں کچا پن پیدا کرتا ہے۔ بھاری ورم آتا ہے۔ ہر ماہواری کے دنوں میں ہونٹوں کے سرے اور منہ پھٹ جاتے ہیں اور کچا پن آتا ہے۔ چرپرے آنسو آتے ہیں۔ ماہواری کے دنوں میں جسم سے جو کچھ بھی پتلی شکل میں نکلتا ہے وہ تیزابی نوعیت کا ہوتا ہے اور وہ خارج جہاں کہیں بھی لگتا ہے' وہاں جلن پیدا کرتا ہے۔ اکثر پاخانہ پتلا آتا ہے۔ وہ بھی ماہواری کے دنوں میں خراش اور جلن پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ تمام علامتیں ماہواری کے دنوں میں بڑھ جاتی ہیں۔ کبھی کبھی ابتداء میں' کبھی کبھی درمیان میں اور کبھی کبھی ماہواری کے سارے دوران میں اور کبھی کبھی آخر میں۔ اس قسم کی جسمانی بناوٹ میں مسوڑھے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ پھول جاتے ہیں۔ سرخ ہو جاتے ہیں۔ متورم ہو جاتے ہیں اور دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے اسفنج کی طرح نرم ہو جاتے ہیں اور ان سے آسانی سے خون گرنے لگتا ہے۔ منہ میں بیشمار چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں اور ان میں جلن ہوا کرتی ہے۔ زبان پر بھی زخم ہو جاتے ہیں۔ جن کو چھونے سے ہی خون آنے لگتا ہے۔

ٹائیفائیڈ بخار (تپ محرقہ) کے خاتمہ پر انتڑیوں سے اور بلغمی جھلیوں سے خون آنے لگتا ہے۔ منہ سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ متواتر خراش اور زخم پیدا کرتی رہتی ہے۔ جب ٹائیفائیڈ ختم ہو رہا ہو اور مریض رو بہ صحت ہو رہا ہو تو کبھی کبھی قے آنے لگتی ہے۔ قے ہوتی ہے' خون گرنے لگتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ معدے سے جو رطوبت قے کی راہ نکلتی ہے وہ تیز اور چرپری ہوتی ہے۔ اس سے منہ کی جلد پر خراش پیدا ہوتی ہے' ہونٹ کچے ہو جاتے ہیں۔ اس چرپری رطوبت کی وجہ سے سخت خراش ہوتی ہے اور سارے جسم میں تپکن ہوتی ہے۔ آپ کریوزوٹ کی ان علامتوں کو احتیاط سے ذہن نشین رکھیں۔

سارے اخراج بدبودار ہوتے ہیں۔ ناک سے بدبودار خون ملی۔ چرپری رطوبت آتی ہے۔ جسم کے ہر حصہ سے بدبودار' پانی سی پتلی رطوبت آتی ہے۔ یہ رطوبت اکثر سڑی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکوریا کی رطوبت سخت بدبودار ہوتی ہے۔ بدن بڑی جلدی سوکھتا ہے۔ اس کے ساتھ اسفنج سے نرم اور جلن والے زخم خراش پیدا کرنے والی پیپ' خارش پیدا کرنے والی رطوبت۔ بدبودار زرد۔ اکثر سوزش کی حالت نہایت شدت اختیار کرتی ہے۔ حتیٰ کہ معمولی زخم میں سڑاؤ آ جاتا ہے۔ لہٰذا سڑاؤ والے زخم بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ متورم اعضاء میں سڑاؤ۔ بلغمی جھلیوں کے سروں پر باریک پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ان پر کھرنڈ بنتے ہیں۔ کھرنڈ کے نیچے تختی ہوتی ہے۔ کھرنڈ متواتر بنتا رہتا ہے۔ گردش خون انتہائی کمزور ہوتی ہے۔ خصوصاً ہونٹوں کے سروں پر منہ کے کونوں پر آنکھوں کے کونوں پر' پپوٹوں پر' اعضاء تناسل پر خون کا دورہ کم ہوتا ہے۔ ان تمام اعضاء میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ گردش رک جاتی ہے۔ کھرنڈ آتے رہتے ہیں۔ زخم بنتے رہتے ہیں۔ خون جاری رہتا ہے۔ یہ حالت یونہی جاری رہتی ہے حتیٰ کہ سڑاؤ شروع جاتا ہے۔ یہ حالت بہت کچھ سرطان کے مشابہ ہے اور کریوزوٹ سرطان کو دور کرتا ہے۔

کریوزوٹ کی دوسری اہم خوبی ہے معدے کی علامتیں۔ کھانا کھانے کے بعد جلدی ہی معدے میں جلن کے ساتھ درد آتا ہے۔ پھر اپھارہ آتا ہے۔ پھر متلی بڑھتی ہے۔ آخر میں کھایا پیا قے کی راہ نکل جاتا ہے۔

یہ خوراک اسی حالت میں نکلتی ہے جس حالت میں اندر گئی تھی۔ یعنی ان پچ نکل جاتی ہے۔ یہ ترش اور چرپری ہوتی ہے اور کھانا کھانے کے ایک یا دو گھنٹہ بعد آتی ہے۔ بظاہر معدہ ہضم کرنے کے نا قابل ہوتا ہے۔ قے ہو کر معدہ خالی ہو جانے پر بھی متلی متواتر ہوتی ہی رہتی ہے۔ پانی کا گھونٹ پینے پر بہت دیر تک منہ میں کڑواہٹ رہتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں کھانے سے راحت ملتی ہے اور گرم چیزیں کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ معدے کی مہلک تکلیفوں میں جب علامتیں موافق ہوں تو پھر کریوزوٹ عارضی طور پر تسکین دینے کیلئے اکسیر ہے۔ یہ جلن گھٹا دیتا ہے۔ ہضم کے فعل کو کچھ دیر کیلئے بہتر بناتا ہے۔ مگر تکلیف پھر آ جاتی ہے۔ بار ہا ہماری دوائیاں سرطان کی تکلیف میں بھاری تسکین دہ ثابت ہوئی ہیں۔ ہومیو پیتھی کے ذریعے سرطان کی نوعیت کی اور معدے کی مہلک اور لا علاج بیماریوں میں عارضی تسکین ملنی چاہیے۔ مارفین دینے کی بجائے اس طرح کی تسکین سے معدے کو بھاری راحت ملتی ہے۔ میں نے دونوں کے مریض دیکھے ہیں یعنی مارفین کے زیر اثر بھی اور ہومیو پیتھک دوائیوں کے زیر اثر بھی۔ جہاں تک راحت کا تعلق ہے میں ہومیو پیتھک دوائیوں کو ترجیح دیتا ہوں۔ بہت سے معالجوں کا تجربہ یہی ہے۔ اگر آپ کسی ہومیو پیتھ کو یہ کہتے سنیں کہ وہ معدے کے سرطان کے درد اور دوسری تکلیفوں کو دور کرنے والی دوائی کو ترجیح دیتا ہے تو یہ اس امر کی کافی یقینی شہادت ہے کہ وہ ایسی دوائی تلاش کرنے میں ناکام رہا ہے جو اس کے مریض کے موافق ہو۔ اس طرح کے مریض معالج کی قابلیت کا امتحان ہوتے ہیں۔

گرمیوں کے دستوں کیلئے کریوزوٹ اکسیر اعظم ہے۔ خصوصیت سے بچوں کے لیے۔ میں نے اوپر جس بچے کا حلیہ بیان کیا ہے غالباً گرمی کے دستوں کی سب سے زیادہ شکایت اسی کو ہوتی ہے۔ اس کو ہلکی سی قسم کا ہیضہ ہو جاتا ہے۔ اسے دانت نکلنے کی تکلیف ہو سکتی ہے۔ یا وہ ان تکلیفوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جن کا دانت نکلنے کے دنوں سے تعلق رہتا ہے۔ دانت نکلنے کے دنوں میں بچوں کو محض اس لیے تکلیف ہوتی ہے کہ وہ پہلے سے ہی مریض ہوتے ہیں اور اگر ان کی صحت میں کوئی گڑبڑ نہ ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ دانت نکلنے کے دنوں میں بیمار ہوں۔ دانت نکلنا نازک مرحلہ ہے جو جو باتیں اندر موجود ہیں وہ وقت مقررہ پر نمودار ہوتی ہی رہتی ہیں۔ جیسے سن بلوغت کے دنوں اور ماہواری موقوف ہونے کے دنوں کی تکلیفیں۔

کریوزوٹ کے مریض کی ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ پیشاب کی حاجت ہوتے ہی مریض کو یا تو فوراً پیشاب کرنے کیلئے جانا پڑتا ہے اور یا پھر پیشاب از خود نکل جاتا ہے۔ سوتے سوتے اپنے آپ پیشاب نکل جاتا ہے۔ خون ملا پیشاب۔ پیشاب میں چھچھڑے آئیں۔ خراش پیدا کرنے والا پیشاب۔ مثانے کی کمزوری۔ پیشاب روکنے کی نا اہلیت۔ پیشاب کرتے وقت اور بعد میں رحم کے بیرونی حصہ پر جلن۔ "پیشاب میں شکر آئے۔" اس سے ذیابیطس (مدھومیہ) ٹھیک ہوا ہے۔ اوپر بتائی علامتوں پر عمومیت سے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ذیابیطس کے کس قسم کے مریض کو کریوزوٹ کی ضرورت ہوگی۔

لیک کینینم LAC CANINUM

یہ دوائی ڈاکٹر ری سنگ کی ایجاد ہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر بے یارڈ نے اس کا استعمال کیا اور ان کی موت

کے بعد ڈاکٹر ڈائز نے مجھے 30 طاقت کی ایک ٹیوشی دی جو ڈاکٹر ری سنگ نے تیار کی تھی۔ بیشتر پوٹینسیاں اسی سے تیار کی گئی ہیں۔

ہر قسم کے دودھ کی پوٹینسی اسی سے تیار کی جانی چاہیے۔ یہ ہماری بہترین دوائیوں میں سے ہے۔ یہ ابتدائی حیوانی زندگی کی بہترین خوراک اور مفید ترین حیوانی پیداوار ہے۔ لہٰذا ہماری عمیق ترین جسمانی خاصیت کی ابتدا کے مطابق ہے۔ اگر ہم بندریا گائے گھوڑی یا عورت کے دودھ کے تجربے کریں تو وہ نہایت مفید ثابت ہوں گے۔ لیک ڈی فلورے تم نے بہترین کام کیے ہیں اور اسی طرح اس دوائی نے بھی۔ لیک کینینم ابھی ابتدائی دور میں ہے حالانکہ اس نے کتنی ہی بار شاندار طریقہ پر مریضوں کی مدد کی ہے۔ تاہم اس کی بہت سی علامتیں مشتبہ ہیں اور ان کی تصدیق کرنے کیلئے کم از کم ایک صدی کا وقفہ چاہیے۔ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دودھ تو صرف بچوں کی خوراک ہے۔ دوائی نہیں ہے لیکن جو شخص زیادہ دودھ پی کر بیمار ہو گیا ہو آپ اسے پوٹینسی والا دودھ دیں اور اس سے حال پوچھیں۔ جو لوگ دودھ پینا ناپسند کرتے ہیں وہ اس کی پوٹینسی کھا کر چند ہی روز میں بیمار ہو جاتے ہیں اور ان میں بیشمار علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔

اس میں بیشمار عصبی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے زیر اثر رگ و پٹھوں میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ یہ بہت گہرائی تک پہنچ کر اور دیر تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اس کی پوٹینسی کھا کر علامتیں بتانے والوں کی برسوں بعد تک اس کے اثر محسوس ہوتے رہے۔ ذہنی علامتیں بہت دیر تک جاری رہتی ہیں اور وہ نہایت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اس نے بڑھے ہوئے غدود کو درست کیا ہے۔ یہ زخموں کو سرخ بنا دیتا ہے اور ایسے زخموں کو درست کرتا ہے۔ زخم والی جگہ خشک اور چمکدار ہوتی ہے۔ جیسے اس پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ جب خناق کا غلط علاج ہوا ہو تو اس کے بعد کی تکلیفوں کے لیے یہ نہایت اہم دوائی ہے۔ مثلاً لقوہ اور دوسری حالتیں جو خناق کے بعد نمودار ہوئی ہوں اس کی بیشتر علامتوں کا تعلق نظام عصبی (وات ناڑیوں) سے ہے۔ ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ جلد اور دوسرے اعضاء میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ یہ عورتوں میں ہسٹریا کی زبردست علامتیں پیدا کرتا ہے۔ اس کے زیر اثر بیشمار عجیب و غریب اور بظاہر ناممکن علامتیں آتی ہیں۔ مثال کے طور پر مریضہ کوئی دنوں تک ہاتھ کی انگلیاں پھیلائے پڑی رہتی ہے۔ اگر انگلیاں ایک دوسرے سے چھو جائیں تو وہ خبط الحواس ہو جاتی ہے۔ انگلیوں کو خواہ کتنے ہی زور سے دبایئے۔ مریضہ کو تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر وہ انہیں ساچھوا جانا بھی گوارا نہیں کرتی۔ اس حالت کو لیک کینینم یا لیکیسس کے بغیر درست کرنا مشکل امر ہے۔ لیکیسس بھی اس قسم کی حالت پیدا کرتا ہے۔ دونوں کے ہی زیر اثر پیٹ اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ مریض یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ چادر پیٹ سے چھو جائے۔

اس میں ایک عجیب طرح کا چکر آتا ہے۔ ایک انوکھی حالت نمودار ہوتی ہے۔ چلتے وقت مریضہ محسوس کرتی ہے جیسے وہ ہوا میں تیر رہی ہے۔ اگر بستر میں لیٹی ہو تو سمجھتی ہے کہ میں بستر میں نہیں ہوں۔ یہ حالت کچھ اور دوائیوں میں بھی آتی ہے۔ تیرتا ہے جیسے بستر نہ چھو رہی ہو اور جان نکلنے کا سا احساس لیکیسس میں بھی پایا جاتا ہے۔ چلتے وقت پھسلتے ہوئے چلتے جانے کا احساس اسارم یوروپیم میں نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔

تکلیف دہ خواہ کسی قسم کی ہو وہ جگہ بدلتی رہتی ہے۔ گٹھیاوات پہلے پہل ایک ٹخنے میں نمودار ہوتا ہے

اور پھر دوسرے نتھنے میں چلا جاتا ہے اور اس کے بعد پھر اصل جگہ آ جاتا ہے۔ اگر درد گھٹنے کندھے یا کولہے میں شروع ہوا ہو تو وہ متواتر جگہ بدلتا رہتا ہے۔ سر درد اور درد اعصاب بھی اسی طرح پہلو بدلتے ہیں جگہ بدلنے والا سرخباد و پہلے ایک حصہ پر حملہ کرتا ہے پھر دوسرے پر۔ رحم کے خصیوں کا ورم اور درد بھی اس سلسلے کے ماتحت رہتا ہے۔ گلے کے زخم بھی اسی طرح باری باری سے پہلوؤں یا ٹانسلو پر اثر کرتا ہے۔ اس طرح کی بہت سی حالتیں اس کے زیر اثر دور ہوئی ہیں۔ جسم کے دائیں حصہ میں تکلیف پیدا ہوتی ہے اور بائیں طرف چلی جاتی ہے۔ اگر آپ لائیکو پوڈیم دیں تو وہ ناکام رہے گا۔ کیونکہ تکلیف پھر لوٹ کر دائیں پہلو میں نمودار ہوگی۔ اس تبدیلی علامت صاف ہوگئی ہے اور اس حالت میں لیک کینینم ہی کام کرے گا۔ اس طرح جگہ اور پہلو بدل کر نمودار ہونے کی خوبی بہت کم دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔

تجربہ کرنے والے چند لوگوں نے بہت سی علامتیں بتائی ہیں مگر وہ سب کی سب قابل اظہار نہیں ہیں۔ مگر اس کے زیر اثر قیاس اور حواس (گیان اندریاں) کی طاقت میں بدرجہ غایت اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے لیے علامتوں کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔ تجربہ کرنے والا خود بھی اختراع کرنے لگتا ہے۔ پریشان کن اور ایذا رساں خیالوں کی بھرمار۔ ذہن کی علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ جگہ بدلنے والی اور ادل بدل کر ہونے والی تکلیفیں خیال جمع نہیں کر سکتا ذہنی یکسوئی نہیں آتی۔ مریضہ ہر کام کو شروع کر کے ادھورا چھوڑ دیتی ہے۔ قوت ارادی کی کمزوری۔ یہ غیر مستقل مزاجی اور بھی بہت سی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ اس خیال سے متاثر رہتی ہے کہ میں جو کچھ کہتی و کرتی ہوں وہ حقیقت نہیں ہے اور جو کچھ سوچتی ہوں وہ سب جھوٹ ہے۔ جیسے اس کے نزدیک ہر بات بناوٹی اور غیر حقیقی ہے۔ یہاں یہ قدرے ایلومنا سے ملتا جلتا ہے۔ ایلومنا کے زیر اثر مریض سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ یا کر رہا ہوں وہ سب میں نہیں بلکہ کوئی اور کہہ یا کر رہا ہے۔ اس میں بھی حقیقت شناسی کی کمی پائی جاتی ہے۔

جب بھی کوئی علامت نمودار ہوتی ہے مریضہ سمجھتی ہے یہ دائمی تکلیف ہے۔ اسے یہ اندیشہ و فکر ہو جاتا ہے کہ میں کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جانے والی ہوں۔ اسے یہ وہم ہو جاتا ہے کہ میرے جسم میں پیپ بڑھ رہی ہے۔ زندگی سے بیزاری کی حالت۔ وہ سمجھتی ہے جیسے میں سانپوں میں گھری ہوئی ہوں۔ ذہن خوفناک چیزوں کا قیاس کرتا ہے۔ ہمیشہ ہی سانپ کی بات نہیں سوچتا۔ وہ ڈرتی ہے کہ ہر چیز سانپ کی شکل اختیار کرے گی اور یہ خیال ٹھوس بن کر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ یہاں یہ لیکیسس کے مشابہ ہے۔ اس میں بھی مریض محسوس کرتا ہے کہ کرۂ ہوائی میں تیرتی ہوں اڑتی ہوئی روحوں سے کمرہ بھرا ہوا ہے حالانکہ وہ اسے دکھائی بھی نہیں دیتیں۔

مریض قیاس کرتا ہے کہ میرے چہرے پر کسی اور کی ناک لگی ہوئی ہے۔ مریضہ سمجھتی ہے کہ میں خود نہیں ہوں۔ یہ جائیداد میری نہیں ہے۔ وہ مکڑی سانپ اور کیڑے مکوڑے دیکھنے کا قیاس کرتی ہے۔ تنہائی برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکیسس کا مریض عجیب و غریب خیال میں مصروف رہنے کے لیے تنہائی پسند کرتا ہے اور جب وہ تنہائی میں ہوتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں کھڑکی کی راہ نکل کر ہوا میں تیر رہا ہوں یا گھاس کے میدان میں اڑ رہا ہوں مگر کوئی آواز سن کر وہ حقیقی دنیا میں لوٹ آتا ہے۔ سمجھ لیجئے کہ یہ مریض پاگل پن کی سرحد پر پہنچ چکا ہے۔

اگرچہ مریض دن رات اس طرح کے ادھیڑ بن میں غرق رہتا ہے۔ مگر وہ دن بھر اپنے کام میں بھی مصروف رہتا ہے۔ جب تک مریض خود یہ راز ظاہر نہ کرے اس کی اس ذہنی کیفیت کا دوسروں کو علم نہیں ہوتا۔ ویرینہ غم' دنیا تاریک نظر آئے۔ چڑچڑا پن' بددماغ' ہر چیز سے نفرت کرے' سر چکرائے' مگر اس کا تعلق حواس سے ہے۔ غیر معمولی طور پر شستہ و شائستہ حرکتیں نہیں کرتا۔ غیر مناسب طور پر کروٹیں نہیں بدلتا۔ سمجھتا ہے جیسے ہر بات باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔ اس کا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے۔ مریض سمجھتا ہے میں ہوا میں تیر رہا ہوں' جیسے کوئی روح تیرتی ہو۔

شدید سر درد خصوصاً پیشانی میں۔ مگر گدی میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔ سرد ہوا میں گھومنے پھرنے سے آنکھوں کے اوپر درد جو گرم کرنے میں کم ہو۔ پیشانی اور گدی کے درد آنکھ کے انڈے کو اوپر کی طرف گھمانے سے یا باریک کام کرنے سے بڑھتا ہے۔ دن کے وقت سر درد جو پہلے ایک طرف شروع ہو اور پھر دوسری طرف چلا جائے۔ درد پہلے خواہ کسی حصہ میں شروع ہو سکتا ہے۔ چہرے میں اور آنکھوں میں درد' جو پہلو بدلے۔ مکمل طور پر ناقابل برداشت درد جو کھلی ہوا میں جانے سے کم ہو۔ متحرک درد جو ٹھنڈ سے اور ٹھنڈی چیزیں کھانے سے گھٹتے ہیں۔ یہ اس طرح لیڈم اور پلساٹیلا کی فہرست میں آ جاتا ہے۔ کچھ حالتوں میں سر درد حرارت سے بھی کم ہوا ہے۔

ذکاوت حس نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ روشنی اور شور وغل برداشت نہیں ہوتا۔ بڑھنے لگے تو صفحہ صاف صاف نظر نہیں آتا۔ اندھیرے میں چہرے نظر آتے ہیں۔ پرانے' دُکھی' بگڑے ہوئے' ناپسندیدہ چہرے دکھائی دیتے ہیں۔ اگر اس نے کبھی کوئی سیاہ' بدنما' بدشکل چہرہ دیکھا تھا تو وہ اب اس کی آنکھ کے سامنے آ جاتا ہے اور اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ دراصل اس علامت کا تعلق بینائی سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ دماغی کیفیت ہے۔

جیسے ہر آواز بہت دور سے آ رہی ہے۔ گلے کا لقوہ اور خناق۔ پانی پیتے وقت پانی ناک میں آ جاتا ہے۔ زکام اس کے ساتھ گلے میں زخم اور چھینکیں۔ ناک بند' ناک سے گاڑھی' سفید رطوبت نکلے۔ درد اعصاب' درد محنت سے بڑھتا ہے۔ گرم چیز سے سینک دینے سے کم ہوتا ہے۔ مگر ٹھنڈی چیزیں لگانے سے صرف دکھن ہی کم ہوتی ہے۔

منہ کی سڑاند حد بد روست علامت ہے۔ بلغمی جھلیوں اور دانتوں پر کانٹے' چمکدار اور چاندی سی سفید میل آتی ہے۔ جو بہت کچھ دودھ کی طرح سفید ہوتی ہے۔ گلے میں خالی' خیالی یا چاندی' سفید چمکدار رطوبت و میل آتی ہے یہ اس خناق میں نہایت مفید ہے۔ جو پہلو بدل کر نمودار ہوتا ہے۔ اس نے اس لقوے میں بھی آرام پہنچایا ہے جو خناق کے بعد ظاہر ہوا۔ گرم یا سرد پانی پینے سے گلے کی تکلیف کم ہو جاتی ہے مگر خالی نگلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ دوائی خصوصیت کے ساتھ گلے کی اس تکلیف میں نمودار ہوئی ہے جبکہ گلا سرخ' چکنا اور چمکدار ہو۔ جیسا کہ کالی بائیکروم میں ہوتا ہے۔ لیک کینینم نے گلے کی ان تکلیفوں میں آرام پہنچایا ہے جن میں پہلے دائیں ٹانسل پر زخم نمودار ہوئے اور بعد میں بائیں طرف۔ حلق کی بلغمی جھلیوں پر آئے ورم کی وجہ سے کھانسی ہو۔ جہاں بھی کہیں بلغمی جھلیاں ہوتی ہیں وہاں خیالی کانٹے دار سی میل آتی ہے۔ زبان پر بھی اسی طرح

کی سیل آتی ہے۔ میں نے ایک بار لیک کینینم کی مدد سے گلے کی ایسی پرانی تکلیف دور کی جس میں گال کے اندر کا سارا حصہ سفید سیل ورطوبت سے بھرا ہوا تھا ورم یا زخم نہ تھے۔ بظاہر رطوبت آئی ہوئی تھی جو زبان تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی رنگت سفید چاندی جیسی سفید تھی۔ گلے کی یہ حالت تھی جیسے اس نے کاربالک ایسڈ کے چند گھونٹ پی لیے ہوں گلا اس قدر نازک ہو گیا تھا کہ وہ دودھ کے سوا کچھ بھی نہ نگل سکتا ہے۔

پیٹ بھی بہت سی تکلیفوں کا مرکز بنتا ہے۔ پیڑو میں گرن کے ساتھ درد۔ بائیں ران میں سخت درد۔ پیشاب کی بروقت حاجت رہے۔ مثانے میں جوش۔

زنانہ آلات تناسل میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ رحم کے دائیں خصیہ میں سخت درد جو سرخ چمکدار خون نکلنے سے کم ہوتا ہے۔ یہ یہاں بھی لیکیسس کے مشابہ ہے۔ یہ درد پہلو بدل کر ہوتے ہیں۔ زخم کے ماتحت کے خصیوں میں درد ہوا کرتا ہے اور یہ درد بھی ماہواری آجانے پر کم ہو جاتا ہے۔ ماہواری کے دنوں کے سوا مریضہ کی حالت بہتر نہیں ہوتی۔ ماہواری کے وقت کو چھوڑ کر باقی دنوں میں ہسٹریا کا غلبہ بس یہی زخم ہے۔ قلت حیض بھی لیک کینینم میں پایا جاتا ہے۔ گلے کے زخم میں ماہوری کے ساتھ شروع اور ختم ہوں۔

مکنیشیا کارب میں ماہواری سے پہلے گلے میں زخم نمودار ہوتے ہیں اور کلکیر یا کارب نے ماہواری کے دنوں میں گلے کے درد کو دور کیا ہے۔

رحم کی راہ ہوا خارج ہو۔ مثانے میں کف اور دوسری چیزوں کا خمیر بننا اور پیشاب کرتے وقت ہوا خارج ہونا صرف سارسا پریلا میں پایا جاتا ہے۔ پیشاب بڑی آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ بچوں میں یہ غیر معمولی بات نہیں ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ ہوا بہت خارج کرتے ہیں اور پیشاب بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اس تکلیف کو سارسا پریلا دور کر دیتا ہے۔

چھاتیوں میں بھی بہت تکلیف ہوتی ہے جیسے ان میں پیپ آجائے گی۔ اگر کسی ماں کا بچہ فوت ہو گیا ہو اور اس کا دودھ خشک کرنے کی ضرورت ہو تو اس غرض کے لیے لیک کینیم اور پلسا ٹیلا نہایت مفید ہیں جبکہ کسی دوسری دوائی کی علامتیں موجود نہ ہوں۔ یہ دودھ کو جلدی خشک کر دیتے ہیں۔ لیک کینینم کا مریض زبردست چڑچڑا ہوتا ہے۔ درد برداشت نہیں کرتا۔ گرد و پیش کے حالات برداشت نہیں ہوتے۔ ذکاوت حس، تنک مزاجی۔ پلسا ٹیلا کی ضرورت اسی حالت میں ہوگی جبکہ حلیہ پلسا ٹیلا سے ملتا جلتا ہو۔

آم وات (متحرک درد) اور پاؤں کی سوجن۔ خصوصیت سے جبکہ سوجن اول بدل کر پیروں پر ہوتی ہو۔ حرکت اور حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سردی سے گھٹتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں درد جیسے انہیں مارا پیٹا گیا ہے۔ جوڑوں میں متحرک درد کی وجہ سے سوجن۔

لیک ویکسی نم ڈیفلوریٹم

LAC VACCINUM DEFLORATUM

غیر تربیت یافتہ شخص قدرتی طور پر بیماروں کو مشین سے مکھن نکالے دودھ کو دوائی کے طور پر استعمال کرانے کی تجویز کی مخالفت کرے گا۔ لیکن اگر دوسری چیزوں کی طرح اس کی بھی پوٹینسی تیار کر لی جائے تو اس کا

مفید ترین دوائیوں میں شمار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک معالج کو ایسی عورتوں، مردوں اور بچوں سے واسطہ پڑتا ہے جو دودھ نہیں پی سکتے۔ وہ کہتے ہیں ہم دودھ پیئے یا دودھ استعمال کرنے سے بیمار ہو جاتے ہیں، دودھ ہمارے لیے زہر ہے۔

ہر سچے معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے مریضوں کا بغور مطالعہ کرے اور یہ تسلی کرے کہ دودھ پینے کے بعد کیا علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ وہ علامتیں اس کی مصدقہ علامتیں سمجھی جائیں گی اور تجربہ کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے اور یہ تجربے نازک مزاج لوگوں پر کیے جانے چاہئیں۔

مصنف نے اپنا یہ فرض سمجھا ہوا ہے کہ ہر کیس کا بغور مطالعہ کرے تاوقتیکہ دودھ پینے سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے اس کی عملی تصویر اس کے سامنے نہ آجائے۔ یہ علامتیں ذاتی لحاظ سے اور مجموعی لحاظ سے اکٹھی کی جاتی ہیں۔

دودھ کے مریض کی جسمانی حالت کا تصور کرنے سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ شاید کوئی یہ خیال کرے کہ مشین کے ذریعے مکھن نکالے دودھ میں اور تازہ دودھ میں فرق ہے۔ تمام عملی غرضوں کے لیے یہ مکھن نکلا دودھ کافی ہے اور دودھ برداشت کر سکنے کی نااہلیت کو دور کرنے کے لیے کافی ہے۔ بشرطیکہ اس کی اونچی پوٹینسی تیار کی جائے۔ یہ نچلی طاقتوں میں بیکار ہے۔

جن لوگوں کو ہومیو پیتھک دوائیوں کی اونچی طاقت کے حیرت انگیز اثر میں بھروسہ نہیں ہے ان کو اس کا نمونہ دکھانے کے لیے یہ نہایت موزوں دوائی ہے۔ اس کی شدت پورے 24 گھنٹے جاری رہتی ہے۔ بعض حالتوں میں علامتیں صرف دن میں جاری رہتی ہیں اور سورج چھپتے ہی گھٹ جاتی ہیں مگر یہ غیر معمولی بات ہے۔

دودھ کا پرانا مریض بہت سرد مزاج ہوتا ہے۔ اس کے جسم میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ اسے گرم کمرے میں بھی گرمی نہیں ملتی۔ گرم کپڑے بھی ناکافی رہتے ہیں۔ اسے اتنی سردی لگتی ہے اور وہ اتنی زیادہ سردی محسوس کرتی ہے کہ اسے اپنے اوپر ہوا چلتی ہوئی ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے اس کو کوئی پنکھا جھل رہا ہو۔ حالانکہ کمرے میں ہوا آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا اور دوسروں کو کمرہ نہایت گرم محسوس ہوتا ہے۔ مریض مرطوب موسم برداشت نہیں کر سکتا۔ مریضہ کے سارے بدن میں عصبی درد اور آم وات کے درد ہوتے ہیں خصوصیت سے سر میں۔ سر پر ٹھنڈی چیزیں رکھنے سے سر درد گھٹ جاتا ہے مگر دوسری جگہ کے درد حرارت سے گھٹتے ہیں۔ تمام تکلیفیں حرکت سے بڑھتی ہیں اور آرام کرنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ درد دباؤ سے گھٹتے ہیں۔ چھونے سے ہڈیوں میں جلن ہوتی ہے۔ انتہائی سستی حتیٰ کہ کمزوری ذرا سی محنت برداشت نہیں ہوتی۔ بے چینی نمایاں طور پر ہوتی ہے اور پوری نیند نہ آنے کے بعد مریض اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا۔ چند قدم چلنے سے ہی از حد تکان آتی ہے۔ مریض کے چہرے اور اس کی حرکتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیر سے بیمار ہے یا اس کی صحت پستی کی طرف جا رہی ہے۔ جلد ٹھنڈی چیزیں قطعاً برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی ٹھنڈا اسفنج برداشت ہوتا ہے۔ اس دوائی کی خاصیت میں وقت کی پابندی بھی پائی جاتی ہے۔ یہ دوائی ذیابیطس کو دور کرنے کے لیے بھی مشہور ہے۔ لہٰذا یہ معلوم ہونے پر حیرت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے کمزوری، خون کی کمی، پانی جیسے پیشاب کی بڑی مقدار میں آنا اور زبردست پیاس دور ہو جاتی ہے۔ پیشاب مقدار میں زیادہ اور گاڑھا ہوتا

ہے۔ اس دوا سے جن بہت سے مریضوں کو آرام پہنچا ہے وہ مصنف کو ذیابیطس کے خاص قسم کے مریض نظر آتے تھے۔ مگر یہ صرف انہی حالتوں میں کام کرتا ہے جبکہ خاص طرح کی علامتیں موجود ہوں۔ یہ اس حالت میں کام نہ کرے گا جبکہ محض عام علامتیں موجود ہوں۔ مشاہدہ کرنے والوں اور مبصرین کو نہایت ایمانداری اور توجہ کے ساتھ ان تمام مریضوں کا مطالعہ کرنا چاہیے جنہیں دودھ سے نفرت ہے۔ جنہیں دودھ پینے کے بعد دست، متلی، قے، سر درد، ڈکاریں اور مندا گنی ہو جاتی ہو۔ تب کچھ وقت کے بعد دودھ کی عام بیماری کی تفصیل معلوم ہو سکے گی۔

یہ دوائی ان چھوٹے بڑے بچوں کے لیے نہایت مفید ہے جو دودھ ہضم نہیں کر سکتے۔ ان کے لیے اس کی بار ہا ضرورت پڑتی ہے۔ مگر یہ ان کے لیے واحد اکسیر نہیں ہے۔ ہاں ان بہت سی دوائیوں میں سے ایک ضرور ہے جو ایسے بچوں کو پھلنے پھولنے میں مدد دیتی ہیں۔ بعض بچے دودھ پینے سے مہلک طور پر موٹے ہو جاتے ہیں اور بعض دبلے ہو جاتے ہیں۔

دل کی کمزوری سے جب استسقاء نمودار ہوا ہو تو یہ دوائی مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایسے استسقاء میں بھی مفید ہے جو جگر کی خرابیوں سے یا طحال یا دب جانے سے پیدا ہوا ہو۔ یہ ان لوگوں کی دوائی ہے جو عادتاً دودھ پیتے ہیں تو ان میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اور وہ نزلے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پٹھوں میں، دل میں اور جگر میں چربی آ جاتی ہے۔ کھائی پی چیزوں کا پوری طرح جزو بدن نہ بننا دودھ کے زہر کی بہت بڑی خوبی ہے۔

جسم کے مختلف حصوں میں بدترین قسم کے درد ہوتے ہیں۔ ریڑھ میں، آنکھ کے انڈے میں، ابرو کے اعصاب میں، پیشانی اور سر میں، معدے میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں سخت درد ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو دودھ پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر وہ کریم مزے سے اور بے کھٹکے کھاتے ہیں۔ لیک ڈی فلورینٹم عموماً ایسے مریضوں کی دوائی ہے اور ان کی علامتوں کا بغور مطالعہ کرنا کھن نکلے دودھ کے تجربے کے مانند ہوگا۔

یادداشت مٹ جاتی ہے۔ چہرے پر بے رونقی، دماغی کام کرنے سے پرہیز، واہی، موت کا خواہش مند، خودکشی کے آسان ترین طریقے سوچتا ہے۔ غمگین، رونے اور دھڑکن۔ لوگوں کو دیکھنے اور ان سے بات چیت کرنے سے نفرت، ذہنی کمزوری اور غیر مستقل مزاجی اسے یقین ہو جاتا ہے کہ میں مر جاؤں گا۔ مریضہ سمجھتی ہے کہ میرے سارے رشتہ دار مر جائیں گے اور مجھے تارک الدنیا بننا پڑے گا۔ چھوٹے کمرے میں رہنے سے انتہائی خوف بشرطیکہ دروازہ بند نہ کر دیا جائے۔ اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ اگر سوئی میں دھاگہ ڈالنے کے لیے ہاتھ اوپر اٹھائے تو مریضہ کو غشی آ جاتی ہے اور سر چکرا جاتا ہے۔ بستر میں کروٹیں بدلنے سے سر چکراتا ہے۔ تکیے سے سر اٹھانے سے بھی سر چکراتا ہے۔ لیٹے لیٹے آنکھیں کھولنے سے سر میں چکر آ جاتا ہے۔ لیٹے لیٹے بھی چکر آتا ہے۔ صبح کے وقت فرش پر چلنے سے غشی اور متلی آئے۔ ہاتھ اوپر اٹھانے سے سر چکرائے۔ کھڑا ہونے یا چلنے پر دائیں طرف گر پڑنے کا رجحان۔

یہ ایسی عورتوں کی دوائی ہے جن کا چہرہ مریضوں جیسا ہو، زرد ہو اور جن کی صحت رنج و غم سے برباد ہو گئی ہے۔ سر درد آنکھوں کے اوپر کنپٹی اور پیشانی میں سے نکلتا ہے۔ شدید درد، سر درد دباؤ اور سر کو خوب زور سے باندھنے سے اندھیرے کمرے میں لیٹنے سے، سر پر ٹھنڈی چیزیں رکھنے سے، مکمل طور پر آرام کرنے سے کم ہو

جاتا ہے اور ذرا سی جنبش سے، روشنی میں، شوروغل سے، آواز سے اور بات چیت کرنے سے بڑھتا ہے۔ دودھ پینے سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ اس کے ساتھ پیشاب مقدار میں زیادہ اور پیلا آتا ہے۔ متلی اور کھایا پیا قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ قے میں صفرا اور کف نکلے۔ گدی میں چاند پر اور سر کے پہلوؤں میں شدید ترین درد۔ سر میں نمایاں تپکن اور اس کے ساتھ سر درد، سر درد کے ساتھ چہرہ سرخ، سر درد، اجتماع خون نمایاں نہیں ہوتا مگر سر میں گرمی اور چہرہ تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ سر درد عموماً وقت کی پابندی کے ساتھ آتا ہے مگر کبھی کبھی باقاعدگی سے آتا ہے۔ اس میں ہفتہ بعد سر درد آنا نہایت عام بات ہے۔ جھٹکا لگنے سے یا کھانسنے سے سارے سر میں انتہائی دکھن محسوس کرتا ہے جیسے چاند اوپر اٹھائی جا رہی ہے۔ درد پیشانی سے شروع ہوتا ہے اور گدی تک پھیل جاتا ہے۔ یہ درد مریض کو متوالا بنا دیتا ہے۔ پیشانی اور سارے سر میں سخت درد جس کا چاند پر زور ہوتا ہے۔ بعد میں سر میں یہ احساس جیسے پھلا گیا ہو۔ پیشانی کے درد کے ساتھ ساتھ کنپٹیوں میں تپکن۔ اس نے ان پرانے دائمی اور وقت مقررہ پر آنے والے سر دردوں کو درست کیا ہے جو بچپن سے چلے آ رہے تھے اور غالباً موروثی بھی تھے۔ ان شدید سر دردوں میں بعض وقت یہ محسوس ہوتا ہے جیسے سر پھیل رہا ہے۔ ماہواری سے پہلے اور بعد میں ہونے والے سر درد میں بھی اس نے فائدہ پہنچایا ہے۔ حاملہ کا سر درد جو صبح کے وقت ہو۔

سر درد سے پہلے بینائی دھندلی ہو جاتی ہے۔ صرف روشنی دیکھ سکتا ہے۔ کوئی چیز صاف دکھائی نہیں دیتی۔ آنکھ جیسے سنگریزے بھرے ہوئے ہیں۔ انتہائی چندھیا پن۔ آنکھ پر ہلکا ہلکا درد خصوصاً بائیں طرف۔ حالانکہ چھپر بند رکھنے پر بھی درد ہوتا ہے۔ آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے سے، آنکھ بند رکھنے سے، اندھیرے کمرے میں راحت ملتی ہے۔ پڑھتے وقت آنکھ میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، ایک وقت میں صرف چند منٹ ہی پڑھ سکتا ہے۔ پہلے پہل روشنی میں جانے سے آنکھوں میں سخت درد۔ آنکھ میں اور اس کے اوپر سخت درد، جو حرارت اور حرکت سے بڑھتا ہے۔ پپوٹے بھاری، خشک، نیند سے بھرے ہوئے۔ بائیں آنکھ پر درد کا زور اور اس کے ساتھ آنسو آئیں۔

ناک کی جڑ میں تکلیف، دوہ باؤ یا تناؤ۔

مردے کی طرف پیلا چہرہ، مرجھایا ہوا، قتلا اور انتہائی پیلا۔ آنکھوں کے نیچے گہرے رنگ کے داغ، زرد چہرہ اور اکیز یما۔ چہرے کے بائیں حصہ میں گرمی کی تمتماہٹ، یہ احساس جیسے چہرے کی ہڈیوں کا گوشت اتارا جا رہا ہے جیسے ہڈیوں کے کنارے توڑے جا رہے ہوں۔

سوتے سوتے دانت پیسے۔ اس کے ساتھ معدے اور سر میں درد اور قے۔

ذائقہ گندا، ترش، منہ خشک، سانس سے بدبو آئے۔ منہ کیس دار اور جھاگ دار خصوصاً بات چیت کے دوران میں۔

باؤ گولہ (وہسٹریا جس میں گلے میں گولا آ کر اٹکے اور غشی آ جائے) گلے کے زخم، جن میں نگلنے سے تکلیف بڑھے۔ گلے کی بلغمی جھلیاں نہایت پیلی ہو جاتی ہیں۔

بھوک قطعاً مٹ جاتی ہے۔ بڑی مقدار میں پانی کی پیاس۔ خالی یا ترش ڈکاریں۔ اپھارے کی وجہ سے ڈکاریں۔ شام کو سرد پانی پینے سے متلی آئے۔ متلی جیسے اس کی وجہ سے جان نکل جائے گی مگر قے نہ

کر سکے۔ آہیں بھرتا ہے اور انتہائی تکلیف کی وجہ سے چلاتا ہے چیختا ہے۔ انتہائی بے چینی اور ٹھنڈک کا احساس حالانکہ جلد گرم اور نبض معمول پر ہوتی ہے۔ ان تیز خوراک کی قے جو انتہائی ترش ہو اس کے بعد تلخ پانی کی قے اور بعد میں بھورے سے چھیچھڑے نکلیں جو پانی سے الگ ہو جائیں اور قہوے کی تلچھٹ جیسے ہوں۔ متواتر قے ہوتی رہے جس کا کھانے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ صفرا کی قے اور اس کے ساتھ سر درد۔ معدے میں سر درد۔ یہ ان حاملہ عورتوں کی قے کیلئے بہترین دوائی ہے جو دودھ پینے سے نفرت کرتی ہے۔ معدے میں اینٹھن۔

معدے اور انتڑیوں کا پرانا ورم اس کے ساتھ پرانے دست اور قے۔ پیٹ نازک پیٹ میں ابھارہ ہوا اور تناؤ پیٹ میں بھاری پن اور جیسے پتھر رکھے ہوں۔ ناک کے آر پار سخت درد اور سر درد۔

پرانا قبض جبکہ مقعد مفلوج نظر آتی ہو اور جبکہ جلاب آور چیزیں ناکام رہی ہوں۔ بڑے بڑے سدے بمشکل خارج ہوں بہت زور لگانے پر سدے اندر ہی لوٹ جاتے ہیں۔ جب سیلشیا ناکام رہا تو اس نے فائدہ کیا ہے۔ سردی ماننے والے مریضوں کی قبض اور مقررہ وقت پر آنے والے سر درد۔ قے پاخانے کی بار بار مگر ناکام حاجت۔ دودھ پینے سے دست شروع ہو جائیں۔

پیشاب بار بار مگر مقدار میں کم آئے بکثرت آئے رنگت پیلی پانی سا۔ پیشاب اور اس کے ساتھ سر درد رنگت نہایت گہری اور گاڑھا۔ چربی والا پیشاب۔ ٹھنڈی ہوا میں چلتے وقت گھوڑے کی سواری کے وقت یا گاڑی پکڑنے کی جلدی میں اپنے آپ پیشاب نکل جانے کی شکایت اس نے دور کی ہے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد بوند بوند پیشاب آنے کی شکایت بھی اس نے درست کی ہے۔ مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہوتا ہے مگر محسوس نہیں ہوتا۔ اس نے اس بے حسی کو بھی دور کیا ہے۔

اس نے زرد بھورے لیکوریا کو ٹھیک کیا ہے جو ماہواری سے پہلے یا بعد میں شدت اختیار کرتا ہے۔ اس نے اس لیکوریا کو بھی درست کیا ہے جس میں زرد رطوبت بکثرت آتی ہے۔ رحم کے خصیوں میں نیچے کے رخ دباؤ۔ ماہواری وقت سے پیچھے اور بہت کم آتی ہے۔ ماہواری دیر میں آئے۔ رنگت پیلی اور پانی سی پتلی۔ ماہواری کے دنوں کمر اور رحم کے خصیوں میں درد۔ سرد پانی میں ہاتھ پڑ جانے سے ماہواری یکایک رک جاتی ہے۔ سارے جسم میں خصوصاً سر میں درد۔ جب زچہ کا دودھ گھٹ جاتا ہے یا اترتا نہیں تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے چھاتیاں سکڑی ہیں۔

دمہ اور اس کے ساتھ معدے میں ابھارہ۔ دل کی گڑبڑ کی وجہ سے دم کشی۔

خشک کھانسی جو بار بار اٹھے سرد کمرے میں یا سرد ہوا میں شدت اختیار کرے۔

چھاتی میں دکھن اور گھٹن سرد مرطوب موسم میں چھاتی میں کھچاوات (عصبی) کا درد دونوں پھیپھڑوں کے سروں پر دق کا مواد جمع ہو جاتا ہے۔

دل میں دباؤ اور اس کے ساتھ دم کشی اور یہ احساس کہ میں ضرور مر جاؤں گا۔ دل کے سرے پر چھری سے کٹنے کا سا درد۔ دل میں تپکن اور چہرے کے بائیں حصہ و گردن میں گرمی کی تمتماہٹ ذرا سی محنت اور جوش سے دھڑکن۔

پشت میں اوپر نیچے چلنے والی گرمی۔ ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک گرمی۔ پشت پر ٹھنڈے پانی کا سنیج قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔ گردن پر داد جیسے دانے' کھجلانے کے بعد خارش اور جلن۔ گردن کی چوتھی ہڈی پر سخت دباؤ کے ساتھ درد۔ پشت پر کندھوں کے درمیانی سردی کی سرسراہٹ۔ ریڑھ کے آخری حصہ عکوصیہ ہڈی میں سخت جلن ریڑھ کے نچلے حصہ میں متواتر جلن۔

انگلیوں کے سرے برف کی طرح سرد۔ باقی ہاتھ گرم۔ رانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں بے حسی' ریگنن ہائے کا درد (عرق النساء) جو ایڑیوں تک پہنچے صبح کو جاگنے پر ہو۔ اس کے ساتھ تنگی وتے۔ متواتر ٹخنے میں کمزوری اور تھکن کا احساس۔ پیر کے کناروں پر کھال موٹی ہو جاتی ہے۔ پیر برف سے سرد کلائیوں اور ٹخنوں میں درد۔ سردرد کے وقت ہاتھ پاؤں سرد۔

انتہائی بے چینی' رات کو مکمل نیند نہ ملنے کی وجہ سے انتہائی اور دیرینہ تکلیف۔ دن بھر نیند کا غلبہ' بدترین بے خوابی۔

صبح 9 بجے بخار آتا ہے۔ بخار صبح تک رہتا ہے۔ جاگتا ہے تو پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ اس کا کپڑے پر زرد داغ پڑ جاتا ہے۔ تپ دق محسوس کرتا ہے جیسے چادر گیلی ہے۔

جلد سرد ہاتھ سے چھوا جانا قطعاً برداشت نہیں کرتی۔ ٹھنڈا سنیج برداشت نہیں ہوتا۔ صرف گرم پانی میں ہی نہا سکتا ہے۔ جلد سرد و پیلی' رگیں نیلی اور نمایاں طور پر ابھری ہوئی نظر آئیں۔ داد کے دانے جلد کی خارش' جلن جو کھجلانے کے بعد ہو۔

لیکیسس LACHESIS

لیکیسس ایسی دوائی ہے جو بار ہا سودار ہوتی ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جس کا اس غرض سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا استعمال کیسے کیا جائے۔ لیکیسس بظاہر بنی نوع انسان کیلئے موافق ہے۔ کیونکہ رجحان وچال ڈھال کے لحاظ سے انسان میں سانپ کا زہر کافی مقدار میں بھرا ہوا ہے اور اس کے زیر اثر وہی کچھ ظاہر ہوتا ہے جو انسان کے اندر موجود ہے۔

سب سے پہلے ہم اس پر سرسری نگاہ سے غور کریں گے یا کہئے جامع علامتوں پر غور کریں گے۔ یہ علامتیں وہ ہیں جو اس دوائی کی خاصیت میں اور سب سے زیادہ اہم ہیں۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ یہ علامتیں کن حالتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ کیسے پیدا ہوتی ہیں یا کیسے بڑھتی ہیں۔

جس مریض کی جسمانی بناوٹ لیکیسس کی ہوگی اس کی علامتیں عموماً بسنت کے موسم میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ یعنی جب سرد موسم قدرے ہلکا ہو جاتا ہے' خصوصیت سے جبکہ موسم کی شدت گھٹ گئی ہو اور جب برسات ہو' آسمان میں بادل ہوں۔ یا اگر مریض سرد موسم سے قدرے گرم موسم میں جائے تو لیکیسس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ جنوب کی گرم ہوا لیکیسس کی علامتوں کو ابھارتی ہے۔

نیند آتے ہی لیکیسس کی علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ جاگتے وقت اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی مگر وہ جونہی سوتا ہے علامتیں بیدار ہو اٹھتی ہیں۔ جوں جوں مریض سوتا ہے علامتیں بتدریج بڑھتی جاتی ہیں۔

تک سوئے رہنے سے بیماری کی ساری حالت شدت اختیار کر لیتی ہے اور جب مریض جاگتا ہے تو اپنی موجودہ حالت کو دیکھ کر پچھتاتا ہے کہ میں سویا کیوں تھا۔ دم گھٹنے کے دوروں اور خوفناک خوابوں سے نیند میں خلل پڑتا ہے۔ کافی دیر تک سوئے رہنے سے وہ خوفناک سر درد میں مبتلا ہو کر جاگتا ہے۔ اس کے ساتھ دھڑکن افسردگی اور سر سے پاؤں تک رنج و غم میں ڈوبا ہوا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اسے کسی بات سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے دماغ پر غم کے بادل چھائے رہتے ہیں۔ اداس، غمگین، احمقانہ خیال، پاگلوں جیسی باتیں۔ وہم، حسد اور شک و شبہ پایا جاتا ہے۔ گرم پانی میں نہانے سے یا متورم جگہ کو گرم پانی سے سینک دینے سے ذہنی علامتوں میں شدت آتی ہے۔ گرم پانی سے نہانے کے بعد بدن گرم ہو جانے کے بعد یا جب دن میں سردی ہو اور باہر گھومنے پھرنے کے بعد گرم کمرے میں آئے تو علامتیں بڑھتی ہیں۔ گرم پانی میں نہانے سے دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ یا جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ سارا جسم کانپ اٹھتا ہے۔ سارے بدن میں تپکن ہوتی ہے یا دل کمزور ہو جاتا ہے۔ گرم پانی سے نہانے کے بعد غشی آ جاتی ہے۔ مریض خواہ سردی محسوس کر رہا ہو یا سردی سے کانپ رہا ہو تو پھر بھی گرم کمرے میں رہنے سے اس کو تکلیف بڑھتی ہے۔

کبھی کبھی مریض کی عام حالت اور وہ مقام جہاں تکلیف نمودار ہوتی ہے لیکیسس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ چہرے پر فکر، بے چینی اور تکلیف کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ ارغوانی بینگنی رنگ کے داغ۔ آنکھوں میں خون بڑی مقدار میں آ جاتا ہے۔ آنکھوں سے شبہ جھلکتا ہے۔ اگر کوئی داغ متورم ہو تو اس کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ اگر غدود متورم ہوں اور لیکیسس کے زیر اثر غدود پر ورم پایا جاتا ہے۔ تو ان کی رنگت ارغوانی یا چتکبری ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی زخم موجود ہو تو سیاہ رنگ کا خون گرتا ہے۔ ناسوروں اور کریوزوٹ کی طرح چھوٹے چھوٹے زخموں سے بھی بکثرت خون گرتا ہے۔ ذرا سا پن چبھ جانے سے خون کے بہت بڑے بڑے قطرے نکلتے ہیں۔ زخم اندر ہی گلتے سڑتے رہتے ہیں ان پر نقلی انگور آتا ہے۔ ان میں گندا مواد آتا ہے اور ذرا سی ٹھیس پہنچتے ہی خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس خون کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ زخم کے آس پاس کی ساری جگہ ارغوانی بینگنی یا چتکبری ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے سڑاؤ ہونے والا ہے اور عموماً سڑاؤ آ جاتا ہے۔ ان اعضاء کا سڑاؤ کا جہاں چوٹ لگی تھی عضو ماؤف نرم پڑ جاتا ہے اور سخت بدبو اور رطوبت آتی ہے۔ عضو ماؤف کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور پھول کر نرم پڑ جاتا ہے۔ رگوں میں الجھن پڑ جاتی ہے۔ یہ حالت ہاتھ پاؤں میں نمودار ہوتی ہے۔ وہاں رگوں کی الجھن نظر آتی ہے۔ یہ حالت حمل کے دنوں میں آتی ہے۔ رگوں کا بڑھ جانا لیکیسس کی زبردست علامت ہے۔

ذرا سی دماغی محنت یا طبیعت میں ذرا سا جوش آتے ہی ہاتھ پاؤں سرد پڑ جاتے ہیں۔ دل نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ جلد پسینے سے تر ہو جاتی ہے اور سر گرم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک حرارت ملنے سے دور نہیں ہوتی۔ وہ انتہائی سرد ہوتے ہیں۔ آپ بے شک ہاتھ پاؤں کو کمبل میں لپیٹ دیں وہ پھر بھی سرد ہی رہیں گے۔ مگر اس سے مریض کا دم گھٹنے لگے گا۔ وہ سانس نہیں لے سکتا اور چاہتا ہے کہ کھڑکیاں کھول دی جائیں۔ یہ دل کی کمزوری اکثر اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ دھڑکن سنتی ہی نہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر دھڑکن محسوس نہیں کی جاسکتی۔ نبض بھی کمزور ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے۔ بعض وقت دھڑکن صاف سنائی دیتی ہے۔

اگر ہم کتابوں میں درج علامتوں پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ علامتوں کے بارے میں ایک خاص بات نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ اس کی علامتوں جسم کے بائیں حصہ میں نمودار ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے یا وہ جسم کے بائیں حصہ سے شروع ہو کر دائیں طرف پھیلتی ہیں۔ جسم کے بائیں حصہ میں آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی ہے اور لقوہ بن جاتا ہے۔ بعد میں یہ دائیں حصہ تک پھیل جاتا ہے۔ رحم کے خصیوں سے اس کی بھاری کشش ہے۔ یہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ پہلے پہل بائیں حصہ پر اثر ہوتا ہے۔ رحم کے خصیوں کے ورم کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔ پہلے بائیں خصیہ پر ورم آتا ہے اور بعد میں دائیں پر۔ پہلے گلے کے بائیں حصہ پر ورم آتا ہے اور آہستہ آہستہ دائیں حصہ تک پہنچ جاتا ہے۔ عموماً سر کے بائیں حصہ پر ہی زیادہ اثر ہوتا ہے۔ بائیں آنکھ میں درد ہو جاتا ہے اور یہ پھیلتے پھیلتے دائیں آنکھ تک پہنچ جاتا ہے۔ گدی کے بائیں حصہ پر پہلے اثر ہوتا ہے۔ گدی کا درد پہلے بائیں حصہ میں شروع ہوتا ہے اور دائیں حصہ کی نسبت بائیں حصہ میں زور رہتا ہے۔ ہمیشہ یہی بات نہیں ہوتی۔ اگر حالت اس کے برعکس ہو تو پھر یہ لیکیسس کا جوابی اظہار نہیں ہے۔ مگر یہ اس کی عام خوبی ہے۔ اس کی علامتیں عموماً جسم کے بائیں طرف کے بالائی حصوں میں اور دائیں طرف کے نچلے حصوں میں نمودار ہوا کرتی ہے۔

لیکیسس کی بہت سی علامتیں صبح کے وقت شدت اختیار کرتی ہیں۔ یہ لیکیسس کی مشہور علامت ہے۔ یعنی سونے کے بعد شدت آتی ہے۔ مریض شدت میں سویا رہتا ہے۔ قدرے نرم علامتوں میں شدت بھی اسی تناسب سے نرم و ہلکی رہتی ہے اور عموماً جب مریض بہت دیر تک سوئے رہنے کے بعد اٹھتا ہے تو وہ انہیں محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اگر شدت میں کافی تندی ہو تو مریض سوتے ہی انہیں محسوس کرے گا۔ اکثر دھڑکن کے ساتھ دم کشی کے ساتھ، دم گھٹنے کے ساتھ، تکان کے ساتھ، چکر کے ساتھ، گدی میں درد کے ساتھ نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی گردش خون کی بہت سی تکلیفیں آتی ہیں۔

اب اس کے بعد ذہنی علامتوں کا مطالعہ نہایت اہم ہے۔ اس سلسلہ میں اہم ترین علامت ہے خود پسندی، خود نمائی، اپنے متعلق خوش فہمی یا غلط فہمی، بغض، کینہ، انتقام اور سنگدلی۔ یہ سب باتیں بلاشک خود پسندی کی مختلف شکلیں ہیں۔ اپنی ذات سے غیر مناسب محبت، ذہنی گڑبڑ سے لیکر پاگل پن تک اس میں پایا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ترغیبوں کے ساتھ پاگل پن، ذہن تھکا ماندہ، مریض کا چہرہ شرابی کی رونی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ تتلا کر باتیں کرتا ہے، بولنے میں غلطیاں کرتا ہے، رک رک کر بولتا ہے۔ لفظ جزوی طور پر ہی پورے کرتا ہے۔ چہرہ ارغوانی اور سرگرم، گلا گھٹتا ہے۔ گردن پر باندھے ہوئے کالر کی وجہ سے بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ گردن میں جتنی زیادہ بے چینی ہوگی، گلا بھی اتنا ہی زیادہ گھٹتا ہے۔ کند ذہنی جتنی زیادہ ہوگی، چہرے پر خمار بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اگر آپ وہسکی کے نشے میں چور شخص سے باتیں کریں تو آپ کو لیکیسس کی علامتیں دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا۔ وہ بھی رک رک کر بولے گا میں کیا کہہ رہا ہوں وہ اس امر سے بمشکل آگاہ ہوتا ہے۔ اس کے فقرے اور لفظ ادھورے ہی رہ جاتے ہیں۔ رک رک کر بولتا ہے۔ بولنے میں غلطیاں کرتا ہے گنگناتا ہے بڑبڑاتا ہے۔ بے سر پیر کی باتیں کرتا ہے۔ یہ علامتیں اوپر بتائے ہوئے حالات میں بسنت میں سردی کے بعد گرم موسم میں برسات میں، گرم پانی میں نہانے کے بعد اور سونے کے بعد بڑھتی ہیں۔ ذہنی

علامتیں بے شمار ہیں۔ بلاوجہ حسد کرتا ہے بے بنیاد حس اور شبہ۔ اس دوائی نے بار بالنگزوں کے شبہ کو دور کیا ہے۔ جبکہ انہیں سہیلیوں پر شبہ تھا۔ اسے کانا پھوسی قطعاً برداشت نہیں ہوتی۔ اسے شبہ گزرتا ہے کہ یہ میرے ہی بارے میں باتیں کر رہی ہیں۔ میرے مفاد کے خلاف باتیں کر رہی ہیں۔ وہ شبہ کرتی ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کیلئے سازش کر رہی ہیں اور وہ ایسے ذریعے اختیار کرتی ہے کہ وہ بات چیت نہ کر سکیں اور اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔ مریضہ خیال کرتی ہے کہ میرے رشتہ دار خاوند اور بچے مجھے نقصان پہنچانے کی بات سوچ رہے ہیں اور بے آزار ہیں۔ وہ سمجھتی ہے کہ گھر والے مجھے پاگل خانے بھیجنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور ان کے متعلق شبہ۔ سوچتی ہے کہ کہیں مجھے دل کی تکلیف نہ ہو جائے۔ میں پاگل ہو رہی ہوں۔ لوگ مجھے پاگل خانے بھیجنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ وہ قیاس کرتی ہے میرے رشتہ دار مجھے زہر دینے کی کوشش میں مصروف ہیں اور اسے کھانے سے وہ انکار کرتی ہے۔ وہ کئی بار سوچتی ہے کہ یہ سب خواب ہے اور وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ سب اسی کا خواب تھا یا اسی نے ایسا سوچا تھا۔ وہ سمجھتی ہے میں مردہ ہوں۔ یا خواب دیکھتی ہے کہ میں مردہ ہوں۔ خواب میں ہی وہ اپنے دفنائے جانے کی تیاریاں بھی دیکھتی ہے۔ یا خواب میں دیکھتی ہے کہ میں مر رہی ہوں۔

مریضہ سمجھتی ہے میں کوئی اور ہوں' کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں ہوں۔ وہ سمجھتی ہے میں کسی غیبی طاقت کے زیر اثر ہوں۔ یا روحیں کوئی کام کرنے کیلئے مجبور کر رہی ہیں۔ اسے حکم سنائی دیتے ہیں۔ ایسے حکم جزوی طور پر خواب میں ہی سنائی دیتے ہیں کہ اسے یہ کام لازمی طور پر سرانجام دینا ہوگا۔ بعض وقت اسے یہ حکم زبان اور آواز کے ذریعہ ملتے ہیں۔ مثلاً اسے چوری کرنے' قتل کرنے' ایسے کاموں کا اقبال کرنے کا جو اس نے ہرگز نہیں کیے' حکم ملتا ہے۔ اس کا ذہنی سکون مٹ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ ایسے کاموں کا اقبال کر لیتی ہے جو اس نے نہیں کیے۔ اسے ایسی ذہنی ایذا ہوتی ہے کہ وہ اقبال کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتی حالانکہ اس نے وہ کام کیا نہیں سمجھتی ہے میرا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ سوچتی ہے میں نے کوئی چوری کی ہے یا وہ اور سمجھتا ہے کہ اس نے چوری کی ہے اور اب اسے قانونی گرفت میں آنے سے ڈر لگتا ہے۔ اسے آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ انتباہ ملتے ہیں اور رات کو انہی کے بارے میں خواب آتے ہیں۔ ذہنی حالت نہایت ایذا رساں اور خوفناک بن جاتے ہیں۔ پھر ہلکی سی قسم کا ہذیان شروع ہو جاتا ہے۔ مریض آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہے۔ جیسے نشے میں مخمور شخص بڑبڑاتا ہے۔ یہ حالت بڑھتے بڑھتے بے ہوشی آ جاتی ہے اور مریض ایسا بے ہوش ہوتا ہے کہ اب اسے آپ جگا نہیں سکتے۔ مریض کبھی کبھی تشدد پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے اور شدید ہذیان میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس میں مذہبی جنون کی بیشمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خوش مزاج اور میٹھا بولنے والی بڑھیا ہے۔ اس نے آج تک نہایت نیک زندگی بسر کی ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ ان وعدوں کا اطلاق اپنے اوپر نہیں کر سکتی جو مذہبی احکام میں موجود ہیں۔ وہ سمجھتی ہے ان کی پابندی دوسروں کے لیے لازم ہے۔ میرے لیے نہیں۔ وہ نہایت چالاک ہے اور اس نے ناقابل معافی گناہ کیے ہیں۔ اسے مجبو[illegible] قب[illegible] رنا پڑتا ہے۔ وہ مغلوب ہو جاتی ہے اب وہ قریب المرگ ہے اور وہ اس خوفناک جہنم میں جا رہی ہے جس کے بارے میں اس نے بہت کچھ پڑھا ہے۔ معالج کو یہ سب باتیں بغور سننا چاہیے۔ ممکن ہے معالج ان باتوں کو اہمیت نہ دینے کی غلطی کرے۔ اگر ایسا ہوا تو مریض پھر واپس نہ آئے گا اور وہ اس مریض کو فائدہ پہنچانے کے موقعہ سے

محروم ہو جائے گا۔ اس کے جذبات خواہ کچھ ہی ہوں۔ اس کے مذہبی خیالات خواہ کچھ ہی ہوں۔ آپ اس کی ذہنی حالتوں کو مناسب اہمیت دے کر علاج کریں۔ آپ اس کو حقیقت تسلیم کر کے علاج کریں۔

اسے ہمدردی اور شفقت ملنی چاہیے۔ یہ کسی معالج کیلئے نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ وہ نیک سیرت لوگوں کے درمیان شیطان کے طور پر بدنام ہو جائے۔ اس سے وہ ان لوگوں کی بہترین خدمت کرنے کے موقعہ سے محروم ہو جائے گا۔ اسے اس دنیا میں جتنے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے ان کے جذبات و خیالات کا احترام کرنا چاہیے۔ اسے ہر شخص کا دوست رہنا چاہیے۔ کوئی بلاوت اختیار کیے بغیر وہ ایسا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نیک اور راستی پرست ہو۔

اس مذہبی مالیخولیا کے ساتھ اس مذہبی جنون کے ساتھ عموماً بکواس بھی پایا جاتا ہے۔ نہایت باتونی پن۔ لیکیسس کا مریض نہایت باتونی اور بکواسی ہوتا ہے۔ مذہب مالیخولیا کی یہ حالت عموماً عورتوں میں پائی جاتی ہے اور مردوں میں کبھی کبھار ہی ملتی ہے۔ عورت یہ ساری ذہنی ایذا بیان کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی سکھی سہیلیوں اور رشتہ داروں کو اپنی روح کی ملامت بھری کہانیاں اپنی چالاکیوں کی حکایتیں اور اپنی گزشتہ گھناؤنی حرکتوں کے قصے رات دن سنا سنا کر پریشان رکھتی ہے۔ اگر آپ اسے پوچھیں کہ تم نے کیا برائی کی ہے تو ساری سرگزشت کہہ ڈالے گی۔ لیکن آپ اس حقیقت کا اعتراف نہیں کر سکتے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہے۔ اگر آپ اسے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھنے کی اجازت دیں تو وہ آپ کو اپنے ان تمام گناہوں کی تفصیل بتا دے گی جو اس نے اس سال کے دوران میں کیے ہیں۔ مریض مجبوراً متواتر بولتا ہی رہتا ہے۔ اس کی ایک اور حالت بھی ہے۔ مریض نہایت جلد باز شتاب کار ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اسی طرح جلدی کریں۔ اس جلد بازی کے ساتھ بکواسی پن اور اکثر یہ حالت آپ کے وہم و گمان سے زیادہ ہو گی تاوقتیکہ آپ اسے سن کر یقین نہ کرلیں۔

اس کی وضاحت کرنے کی کوشش بے کار ہے۔ وہ بہت تیزی سے بولتا ہے اور ایک بات سے دوسری بات پر چلا جاتا ہے۔ نفس مضمون بدلتا رہتا ہے۔ اکثر ہر ایک فقرہ ادھورا ہی رہ جاتا ہے۔ وہ فرض کر لیتی ہے کہ آپ نے اس کی بات سمجھ لی ہے اور وہ جلدی سے دوسرے فقرے پر چلی جاتی ہے۔ مریضہ رات دن جاگتی رہتی ہے اس کی چیتنا شکتی (قوت حس) بڑھ جاتی ہے۔ ذکاوت حس میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ تب آپ قدرتی طور پر خیال کریں گے کہ یہ اتنا کیسے بولتی ہے۔ اسے آواز سے تکلیف کیوں ہوتی ہے۔ وہ دیوار پر مکھیوں کے چلنے کی حرکت کیسے سن سکتی ہے۔ دور ڈھلوان پر گھنٹے کی آواز اسے کیسے سنائی دے جاتی ہے۔ آپ و یہ ساری باتیں کتابوں میں لکھی نہ ملیں گی۔ آپ انہیں آزما کر دیکھیں۔ لیکن میں آپ کو جو باتیں بتا رہا ہوں یہ وہ ہیں جو علاج کے دوران میں مریض کے پاس بیٹھ کر روائی کی علامتوں کا اطلاق کر کے حاصل ہوئی ہیں۔

"نہایت غیر معمولی بکواسی پن بہت گنے چنے فقروں میں ہی تقریر کرتا ہے۔ نہایت بے تکی باتیں کر کے اور بات چیت کا موضوع نہایت پھرتی کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ اکثر ایک لفظ کہا اور دوسری بات شروع کر دی۔" اس کی حالتیں حال کی اور شدید بیماریوں میں مثلاً ٹائیفائیڈ میں نمودار ہوتی ہیں۔ جبکہ وہ حسب معمول ٹائیفائیڈ کے بکواس کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ خناق کی قسم کی بیماریوں اور ان بیماریوں میں بھی جو خون میں گندہ مواد

آنے سے نمودار ہوتی ہیں۔ یہ حالتیں پائی جاتی ہیں زچگی کے دنوں میں بھی یہ حالت آتی ہے۔ یا پھر یہ پاگل پن کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ بہت دنوں تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اگر اس کا ناجائز استعمال ہوا تو پھر اس کے برے اثر عمر بھر جاری رہتے ہیں۔

بہت سی حالتوں میں ذہن اور دل کی علامتوں میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ خصوصاً نوجوان عورتوں اور ان لڑکیوں میں جنہیں کسی سے محبت کر کے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہو جو راتوں جاگتی رہتی ہیں۔ کیونکہ ان کی محبت ناکام رہی ہے یا ناکامی کی وجہ سے یا امید کے تار تار ہو جانے کی وجہ سے یا رنج و غم کی وجہ سے بیدار رہتی ہیں۔ ایسی ذہنی ایذا جو دیر سے جاری ہے۔ اداسی' رنج' ہسٹریا کی علامتیں۔ رونق بے ذہنی تکان اور ناامیدی اس کے ساتھ دل میں درد۔ یہ احساس جیسے جان نکل رہی ہے یا دل میں کمزوری کا احساس اور اس کے ساتھ تنگی سانس' وہ خودکشی پر غور کرتی ہے اور پھر اداسی کی حالت غالب آ جاتی ہے۔ بے پروائی کی حالت' جس میں وہ ہر بات سے نفرت کرتی ہے۔ کام کاج سے نفرت اور غور و فکر سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔

میں اگر ایک مریضہ کے بیان کردہ سر کی علامتوں کا حال اسی کے لفظوں میں بتا دوں تو ان کا آپ کے ذہن پر زیادہ اچھا اثر ہوگا۔ کیونکہ اس کے بیان میں وہ فصاحت و بلاغت موجود ہے جو کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ بستر میں بیٹھی تھی اور لیٹ نہ سکتی تھی۔ کیونکہ اس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا تھا۔ اس کے چہرے کی رنگت ارغوانی تھی۔ آنکھوں میں خون بھرا ہوا تھا۔ چہرہ پھولا ہوا اور متورم تھا۔ پپوٹے بھی پھولے ہوئے تھے۔ وہ بستر میں نہایت خاموش کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اس نے درد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ میں اپنے سر میں لہریں' موجیں یا ترنگیں اٹھتے محسوس کرتی ہوں۔ یہ لہریں پہلے گدی میں اٹھتی ہیں اور اس کے بعد سارے سر میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ گلیکس کی نرالی خصوصیت اور خاص خوبی ہے۔ لہریں اٹھتی ہیں۔ درد کی لہریں آتی ہیں۔ ان لہروں کا ہمیشہ نبض کی چال سے میل نہیں ہوتا۔ خون کی گردش کے ساتھ بھی ان کا تعلق نہیں رہتا۔ حرکت کرنے سے لہروں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ اضافہ حرکت کے وقت نہیں بلکہ اس کے بعد ہوتا ہے۔ اکثر چلنے کے بعد یا جگہ بدلنے کے بعد کھڑا ہو کر دوبارہ بیٹھ جانے پر بھی یہ اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حرکت کا فعل ختم ہو جانے کے چند منٹ بعد درد شروع ہو جاتا ہے اور فوراً ہی اپنی انتہا پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ گھٹتا ہے اور پھر ایسی مستقل سی صورت اختیار کر لیتا ہے جس میں لہریں اٹھتی رہتی ہیں اور ہلکا ہلکا درد ہوتا رہتا ہے۔ سر میں متواتر درد جاری رہتا ہے' جو بڑھ کر لہر اٹھنے کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور یہ اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ مریض یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ جیسے جان نکل جائے گی۔

یہ سر درد صبح کو جاگنے پر شروع ہوتے ہیں۔ گلیکس کے قدرے ہلکے سر درد صبح جاگنے پر بڑھتے ہیں اور ادھر ادھر گھومنے سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ان سر دردوں یا دوسری عام شکایتوں کے ساتھ کچھ دیر کے لیے دماغ سے ہر قسم کے خیال مٹ جاتے ہیں' چکر آتا ہے۔ چکر اس کے ساتھ متلی اور قے۔ اس چکر کے زیر اثر مریض بائیں طرف مڑنے کا رجحان ظاہر کرتا ہے۔

گلیکس میں ایسا سر درد پایا جاتا ہے جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد جیسے سارے جسم کا خون سر میں ہی جمع ہو گیا ہے۔ اس لیے ہاتھ پاؤں انتہائی سرد ہو جاتے ہیں۔ سر میں جکڑن ہونے

تعلق ہے اور ہتھوڑے پڑنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ تپکن کے ساتھ یہ سردرد اس عام تپکن کا حصہ ہے جو سر سے پاؤں تک ہوتی ہے۔ دل سے خون لیکر جانے والی ساری رگوں اور متورم اعضاء میں تپکن ہوتی ہے۔ رحم کے متورم خصیوں میں تپکن ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ دل سے خون لیکر جانے والی رگوں کی ہر ایک تڑپ کے ساتھ متورم جگہ میں درد ہوتا ہے۔ جیسے وہاں ہتھوڑا پڑ رہا ہو۔ لیکیسس نے بار ہا بھگندر کو درست کیا ہے جبکہ بھگندر کے ناسور میں ہتھوڑے پڑنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ اس نے ان پرانے بھگندروں اور ناسوروں کو ٹھیک کیا ہے جبکہ متورم جگہ پر ہتھوڑے کی چوٹ پڑنے کی طرح درد ہوتا ہو۔ جب ہتھوڑے پڑنے کا یہ احساس موجود ہو تو اس سے بواسیر میں بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ لہٰذا ہم نے دیکھ لیا کہ سر میں تپکن کا یہ احساس خاص علامت نہیں ہے۔ بلکہ عام علامت ہے جو سر میں پیدا ہوتی ہے۔

بعض علامتیں اس لیے قیمتی ہوتی ہیں کہ وہ مجموعی طور پر بار ہا نمودار ہوتی ہیں۔ اس طرح ان کا یہ میل ہی اہم ہے۔ لیکیسس کے زیر اثر دل کی علامتیں بار ہا سردرد کی علامتوں کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ آپ کو لیکیسس میں ایسی مثال شاذ و نادر ہی ملے گی جبکہ دل کی تکلیف کے بغیر سردرد ہو۔ کمزور نبض یا سارے جسم میں تپکن کے ساتھ کم و بیش لیکیسس کا سردرد بھی شامل حال رہے گا۔

کتابوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ لیکیسس کے سردرد کی علامتوں میں دباؤ یا بوجھ بھی ایک زبردست علامت ہے۔ جسم میں خواہ کوئی تکلیف ہو' ٹائیفائیڈ ہو' ماہواری کے دن ہوں' اجتماع خون کی وجہ سے بخار کی سردی ہو۔ یا کوئی اور تکلیف' جسم سرد محسوس ہوتا ہے۔ اس قدر سرد کہ اسے گرم کرنا تقریباً ناممکن بن جاتا ہے۔ جبکہ چہرہ ارغوانی اور چتکبرہ ہو۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی ہوں اور خون سے بھری ہوئی ہوں اور سر میں مذکورہ بالا قسم کا خوفناک درد ہو اس کے ساتھ بیہوشی آنے کا رجحان' بے تکی باتیں بولنا مشکل ہو جائے اور آخر کار عملی طور پر بے ہوشی آ جائے۔

سر' ذہن اور حواس کی علامتوں کا تعلق عام بات ہے۔ لیکیسس کے زیر اثر حواس میں زبردست جوش پایا جاتا ہے یہاں اس کی بھی بحث ہونی چاہیے۔ اس کی علامتیں زبردست شدت اختیار کرتی ہیں۔ دیکھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ سننا بھی بڑھ جاتا ہے۔ چھونے کی حس خصوصیت سے بڑھ جاتی ہے۔ کپڑوں کا بدن سے چھونا بھی نہایت تکلیف دہ بن جاتا ہے۔ جبکہ سخت دباؤ بھلا محسوس ہوتا ہے۔ کھوپڑی اس قدر ذکی الحس ہو جاتی ہے کہ سر پر ہاتھ رکھنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ مگر سر پر کس کر پٹی باندھنا گوارا کرتا ہے۔ شور و غل برداشت نہیں ہوتا۔ کمرے میں دوسروں کا چلنا پھرنا بھی سخت ناگوار گزرتا ہے۔ اس کمرے میں دوسروں کا بولنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ ان حالات میں درد بڑھ جاتا ہے۔ حواس کی قوت حس میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ جلد کی ذکاوت حس میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے۔ مگر اکثر سخت دباؤ سے راحت ملتی ہے جو شخص پیٹ کی رطوبتی جھلیوں کے ورم کا مریض ہو بچے دانی یا رحم کے خصیوں کی سوزش ہو یا پیٹ کی غلاف کی کوئی اور تکلیف ہو تو جلد کی ذکاوت حس اس درجہ تک بڑھ جاتی ہے کہ کپڑے سے چھوا جانا برداشت نہیں ہوتا اور اکثر ایسے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں کہ بستر کے کپڑے مریض کے بدن کو نہ چھوئیں تاکہ اس کی تکلیف میں کمی آ جائے۔ آپ کو بستر میں کوئی ٹیک لگا ملے گا جس کی مدد سے کپڑا اوپر اٹھا ہوا ہوگا۔ یا پھر مریض گھٹنے کھڑے کرے گا یا وہ ہاتھوں

کی بدولت مریض کپڑے کو بدن سے دور رکھے گا تا کہ وہ بدن کو چھونے نہ پائیں۔ ہاتھ کے معمولی بوجھ سے معدے میں دکھن ہونے لگتی ہے۔ یہ دکھن قطعاً الگ نوعیت کی ہے جبکہ اگر کپڑا پیٹ کو چھوئے تو جلد اسے قطعاً برداشت نہیں کرتی۔ انگلی یا ہاتھ سے جلد کو چھونا قطعاً ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

آنکھ میں بھی ورم اور اجتماع خون کی وجہ سے بہت سی حالتیں نمودار ہوتی ہیں۔ آنکھ کی علامتیں بھی سونے کے بعد بڑھتی ہیں۔ چھوا جانا اور روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ آنکھ کی علامتوں کے ساتھ سر درد بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ اور آنکھوں کا گہرا تعلق ہے۔ اگر آپ گلے کے زخموں کا معائنہ کرنے کیلئے مریض کے منہ میں چمچ یا زبان دبانے کا چمچ ڈالیں اور وہ گلے کی دیوار، ٹانسل یا زبان کی جڑ سے چھو جائے تو مریض کو محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی۔ گلے کو چھونے سے آنکھوں میں شدید ترین درد ہوتا ہے۔ لیکیسس یرقان کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ یہ جگر میں بھاری خلل پیدا کرتا ہے۔ جلد کی زردی' آنکھ کی سفیدی' آنکھ کے رگ و ریشے سوئے ہو جاتے ہیں۔ "آنکھ کا ناسور جس سے ہر وقت آنسوؤں کی طرح پانی ٹپکتا رہے اور اس کے ساتھ چہرے پر پھنسیاں جو شدت سے نکلی ہوئی ہوں۔"

کان کے چھید کا بیرونی حصہ نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ کان کی نالی میں کوئی بھی چیز داخل کرنے سے شدید تشنجی کھانسی آتی ہے اور گلے میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔ کان کی بھی جھلیاں اس قدر ذکی الحس ہو جاتی ہیں کہ اگر انہیں چھوا جائے تو کالی کھانسی کی طرح سخت قسم کی کھانسی ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کان کا یہ بیرونی حصہ کس قدر ذکی الحس ہے۔ یہ عام ذکاوت حس کی علامت ہے۔ سننے کی قوت بھی اسی طرح بڑھ جاتی ہے اور اس میں اس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ کان کی جو نالی حلق کی طرف جاتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے اور نزلے کی وجہ سے سوئی ہو جاتی ہے۔ نالی مذکور میں سکڑاؤ آ جاتا ہے۔

ناک کے نزلے زکام کی علامتیں بھی اہم ہیں۔ ناک و جسم سے بارہا خون نکلتا ہے۔ ناک سے پانی سی پتلی رطوبت گرتی ہے۔ دائمی زکام' ناک بند ہو جاتی ہے اور سونگھنے میں گڑبڑ۔ سونگھنے کی حس بڑھ جاتی ہے۔ بو سونگھنا برداشت نہیں ہوتا۔ آخر کار سونگھنے کی وقت مٹ جاتی ہے۔ لیکیسس میں ورم کی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ پرانے ورم اس کے ناک میں کھرنڈ آئیں' چھینکیں آئیں' ناک سے پانی سی پتلی رطوبت گرے اور نزلے کا سر درد۔ اکثر ناک بہنے لگے تو سر درد مٹ جاتا ہے اور جب رطوبت رک جاتی ہے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ زکام کی رطوبت کے اخراج کے ساتھ بدترین قسم کا سر درد' چھینکیں آئیں۔ زکام' زکام کے ساتھ اجتماع خون کے سر درد۔ نزلے کی اسی حالت کی بنا پر آتشک میں لیکیسس کا استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح یہ آتشک کی وجہ سے ناک کی تکلیفوں میں کافی کامیابی کے ساتھ استعمال ہو چکا ہے۔ آتشک کی وہ حالت جبکہ ناک کی بلغمی جھلیوں پر اثر ہوا ہو اور اس کے ماتحت کھرنڈ آتے ہوں۔ آخر میں ناک کی ہڈیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ بدبودار نزلہ' پیپ ناک سے سخت بدبودار رطوبت گرتی ہے۔ ناک سے خون آنے پر آپ کو حیرت نہ ہونی چاہیے کیونکہ لیکیسس اخراج خون کی بھی دوائی ہے۔ ناک یا جسم کے کسی دوسرے حصے سے اخراج خون جو باہر آ کر سوکھ جاتا ہو یا چھیچھڑے بن جاتے ہیں۔ یہ خون جلے ہوئے تنکے کی طرح نظر آئے۔ اخراج خون بڑی آسانی سے جاری ہو جاتا ہے۔ بچے دانی سے خون بکثرت اور بہت دیر تک گرتا رہے۔ کثرت حیض جو دیر

تک جاری رہے۔ نکسیر' خون کی قے۔ ٹائیفائیڈ میں انتڑیوں سے خون آئے۔" ہونٹ اور نتھنے انتہائی ذکی الحس۔ ہونٹوں پر ورم آجاتا ہے۔ پرانے آتشک میں ناک میں ورم اور سوجن آجاتی ہے۔" ناک متورم اور رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی میں انتہائی دکھن' ناک کے دونوں پہلوؤں میں بھاری دکھن۔ لیکیس خصوصیت کے ساتھ ان پرانے شرابیوں کے لیے نہایت مفید ہے جن کی ناک سرخ ہو' دل کی تکلیف کے ساتھ ناک کی سرخی ہو۔

چہرہ ارغوانی اور چتکبرہ' پپوٹے متورم' بہت زیادہ پھولے ہوئے۔ استسقاء کے مریضوں کی طرح سوجن نہیں۔ پھولن آتی ہے۔ استسقاء کی طرح اس میں دباؤ ڈالنے سے نشان یا گڑھا نہیں پڑتا۔ حالانکہ لیکیس میں یہ بھی پایا جاتا ہے۔ مگر لیکیس میں ایک خاص قسم کا پھولاؤ پایا جاتا ہے۔ چہرہ جیسے متورم ہو' کیونکہ گردش خون معطل ہو جاتی ہے۔ اسی لیے چہرے کی رنگت ارغوانی اور چتکبری ہو جاتی ہے۔ ناک پر بھی سوجن آتی ہے مگر اس کے باوجود بھی اس پر دبانے سے نشان یا گڑھا نہیں پڑتا۔ ہونٹ بھی متورم محسوس ہوتے ہیں مگر تو بھی وہاں ورم نہیں ہوتا۔ ہاں دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ چہرے پر استسقاء کی علامتیں بھی ہوتی ہیں جس میں دباؤ سے نشان پڑتا ہے' دل کی تکلیف میں اور گردے سے چربی آنے کی تکلیف میں بھی اسی طرح کی سوجن آتی ہے۔ دوسری طرف چہرہ نہایت پیلا ہو جاتا ہے۔ پیلا اور سرخ' جلد پر کیل دار پھنسیاں نکلتی ہیں' خون سے بھری ہوئی پھنسیاں۔ خون والے چھالے جیسا کہ اکثر آگ سے جل جانے سے ہوا کرتا ہے۔ ان میں جلن بھی ہوتی ہے۔ چہرہ زرد اور نہایت زردی مائل اکثر سبز یرقان جیسا۔ اگر آپ ایک بار سبز یرقان کے مریض کا چہرہ دیکھ لیں تو پھر اس کی وضاحت کی ضرورت نہ رہے گی۔ یہ بھی خون کی کمی کی ایک حالت ہے جس میں رنگ زردی مائل پیلا' میلا یا خاکی ہو جاتا ہے۔ ایک طرح کا سبزی کا کل رنگ ملا جلا رہتا ہے۔ اسی لیے پرانے معالجوں نے اسے ہری بیماری کا نام دیا ہے۔ چہرہ میلا پڑ جاتا ہے' پھول جاتا ہے جیسے شراب پینے والوں کا ہو جو برسوں سے شراب پینے کے عادی ہیں ان کا چتکبرہ ارغوانی چہرہ۔ آخر ان کا چہرہ پھول جاتا ہے' صحت تباہ ہو جاتی ہے اور پاگلوں جیسا چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔ آپ کو یہ ساری حالت لیکیس میں دکھائی دے گی۔

لیکیس سرخباد ے اور سڑاؤ (گنگرین) کی بھی بہترین دوائی ہے جبکہ عضو ماؤف کی رنگت لیکیس کی مخصوص رنگت ہو یعنی ارغوانی' بینگنی' چتکبری۔ علاج کے دوران میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ لیکیس سرخباد ے اور سڑاؤ کی کامیاب دوائی ہے۔ تجربہ کرنے والے جب تک یہ باتیں ظاہر نہ کریں دوسری دوائیاں نہیں دی جا سکتیں لہٰذا ہم یہ کمی زہریلے اثرات سے اور زیر علاج مریضوں کا مشاہدہ کر کے پوری کرتے ہیں۔

لیکیس میں دانتوں کے آس پاس سے خون نکلتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون آسانی آجاتا ہے۔ خون میں فاسد مادہ آنے سے ہلکی نوعیت کی جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں دانتوں پر خشک پپڑی آتی ہے' عموماً سیاہ رنگ کی میل آتی ہے۔ منہ کی رنگت میں زبان بھی حصہ دار بنتی ہے۔ یہ حالت ٹائیفائیڈ میں آتی ہے جبکہ ہضم کا فعل قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ بھوک بالکل مٹ جاتی ہے۔ معدہ کچھ بھی قبول نہیں کرتا اور اگر مریض کچھ کھا بھی لے تو قے ہو جاتی ہے۔ زبان کے فعل میں بھی تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ زبان جیسے منہ میں چمڑے کا ٹکڑا پڑا ہے۔ زبان بمشکل حرکت کر سکتی ہے۔ بول چال اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو قدرے مخمور ہو۔ وہ صاف

صاف نہیں بول سکتا۔ زبان پر ورم آ جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ باہر نکلتی ہے۔ زبان خشک اور دانتوں سے چپکے۔ بظاہر جیسے وہ اپنی تختی کھو چکی ہے۔ زبان جیسے چتھڑا ہو یا جیسے زبان کے پٹھے بخوبی کام نہ کرتے ہوں اور اس وجہ سے وہ باہر نہ نکلتی ہو۔ زبان متورم نوک پر چھالوں کی بھرمار' چکنی' چمکدار' کانچ کی طرح صاف ستھری جیسے اس پر وارنش کی گئی ہے۔ منہ میں صابن کی جھاگ جیسی لار (رال) آتی ہے۔ لار منہ میں بکثرت آتی ہے۔ مریض بستر کے ایک سرے پر سر رکھ کر لیٹتا ہے اور لار برتن میں گرتی رہتی ہے۔ یہ لار ریشے دار ہوتی ہے۔ منہ سے نکالیے تو لمبا ریشہ کھینچے گا۔ سفیدی کف یا لار۔ خناق میں یہ حالت غیر معمولی نہیں ہے۔ گلے کے زخموں میں' زبان' مسوڑھوں اور منہ کے ورم میں اور لار (رال) پیدا کرنے والے غدود کے ورم میں بھی یہ حالت آیا کرتی ہے۔ اگر یہ لار گاڑھی ہو سخت ہو زرد ہو ریشہ دار ہو۔ رسی کی طرح لمبی ہو تو یہ کالی بائیکروم کی علامت ہے۔ آپ گلے کے شدید ترین زخموں میں دیکھیں گے کہ مریض پڑا رہتا ہے اور اس کا گلا گھٹتا ہے۔ کھانسی آتی ہے اور منہ سے لار تھوکنے کے لیے زبان کو نہایت مشکل سے باہر نکالتا ہے۔ اکثر زبان کی جڑ میں اتنا سخت درد ہوتا ہے کہ مریض زبان کی مدد بغیر لار کو روک نہیں سکتا لہٰذا وہ منہ کھول کر پڑا رہتا ہے اور لار اپنے آپ برتن میں گرتی رہتی ہے یا تکیہ پر گرتی ہے۔ گاڑھی رسی کی طرح لمبی ریشہ دار لار آتی ہے۔ گلے کے زخموں کی اس حالت میں' خصوصیت سے جبکہ زخم پہلے بائیں حصہ پر نمودار ہوئے ہوں اور پھر دائیں طرف پہنچ گئے ہوں تو آپ کو دوائی کا نام پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ ساری لیکیسس کی حالت میں جب اس طرح کی تکلیف ہو تو پھر لیکیسس کام کرے گا۔ لیکیسس میں مہلک قسم کے کھرنڈ اور زخم پیدا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے جیسا کہ سرطان کی حالت میں پایا جاتا ہے۔ اس نے سرطان کے بہت سے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ یہ جلد کے دق میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آتشک کی وجہ سے منہ آ جانے اور گلے' زبان' منہ کی چھت میں زخم پڑ جانے کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ جبکہ لار ریشہ دار اور گاڑھی ہو۔

حلق کے پٹھے مفلوج ہو جاتے ہیں اور کام نہیں کرتے۔ لہٰذا خوراک حلق میں ہی جمع ہو جاتی ہے۔ یعنی خوراک کا جو گولہ خوراک کی نالی میں جانا چاہیے تھا' وہ حلق میں ہی رہ جاتا ہے۔ نگلنے کے لیے زبردست کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ گلا گھٹتا ہے۔ کھانسی آتی ہے۔ چھاتی میں تشنج آتا ہے۔ سانس لینے کیلئے کوشش کرنا پڑتی ہے۔ دوسری بار وہ اس طرح نگلنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ حالت اکثر خناق میں پیدا ہوتی ہے۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ یہ حالت معالج کی غلطی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس نے کالی' لیکیسس' کافی اونچی طاقت میں اور بیماری کی شدت کے مطابق اونچی طاقت میں استعمال کرانے کی بجائے اسے جو کم از کم پوٹینسی ملی مثلاً 8 یا 10 طاقت کا پانی میں گھول کر استعمال کرایا اور خناق کے دوران میں استعمال جاری رکھا۔ اگر آپ کو کبھی ایسے مریض کو دیکھنے کا موقع ملے تو آپ کو اس بات پر حیران نہ ہونا چاہیے کہ خناق کے بعد کا لقوہ آ گیا ہے' کیونکہ لیکیسس یہ کام بھی کرتا ہے۔ یہ خناق کو درست کر سکتا ہے۔ مگر یہ اپنے زہریلے اثر چھوڑ جاتا ہے جو عموماً مریض کو عمر بھر بھگتنے پڑتے ہیں۔ اگر کسی کے جسم میں ایک بار لیکیسس کا زہر اثر کر گیا ہے تو اس کی علامتیں ان کی حالتوں میں شدت اختیار کریں گی جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

منہ آ جانے میں علامتوں کا ایک مجموعہ نظر آتا ہے۔ لیکیسس میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے اور بائیں

طرف سے دائیں طرف کو چلتی ہے۔ مگر منہ آ جانے کی حالت میں گردن اور گلے میں ایک خاص طرح کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے یہ دونوں بھرے ہوئے ہیں تنگی سانس چہرہ نیلا یا اجتماع خون سوئے تو دم گھٹے۔ خاص قسم کی لالہ اور گرم پانی سے گلے کی علامتیں بڑھتی ہیں۔ گرم پانی پینے سے گلے کے بعد درد میں ہمیشہ شدت نہیں آتی۔ کیونکہ عموماً وہ گرم چیزیں نگل ہی نہیں سکتا۔ اکثر گرم پانی وغیرہ پینے سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ گرم چائے کے چند گھونٹ نگلنے کے بعض مریض فوراً ہی ہاتھ سے اپنا گلا پکڑ لیتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے جیسے وہ دم گھٹ کر مر جائے گا۔ وہ چلا اٹھتا ہے۔ "او! مجھے اور گرم چائے مت دو۔" قدرے ٹھنڈی چیزوں سے راحت ملتی ہے۔ دم کشی اور گلے کی تکلیف کوئی گرم چیز پینے سے بڑھتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کے منہ آ جانے میں گرم پانی پینے سے قدرے راحت ملتی ہے۔ مگر لائیکوپوڈیم کے منہ کے چھالوں کی بعض حالتوں میں ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈک پہنچنے سے بھی راحت ملتی ہے۔

لیکیسس کی نئی حالتوں میں بار بار گرم چیزیں پینے سے معدے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے متلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ سانس گھٹنے لگتا ہے۔ دھڑکن ہوتی ہے اور سر میں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ بھرا ہوا ہے۔ جبکہ لیکیسس کی پرانی حالتوں میں یعنی جب لیکیسس کا زہر برسوں پہلے اپنا اثر کر چکا ہو تو متلی محسوس ہوتی ہے اور سرد پانی پینے سے اور لیٹنے سے قے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ لیٹ جانے کے بعد متلی آتی ہے یعنی اگر مریض برف کا ٹھنڈا پانی پی کر لیٹ جائے تو اسے متلی شروع ہو جائے گی۔ یہ حالت لیکیسس کی خاص حالت ہے۔ اس علامت کا مشاہدہ لیکیسس کے پہلے تجربوں کے کافی دیر بعد ہوا ہے۔ بعض وقت لیکیسس کی علامتیں برسوں بعد ہی جاتی ہیں۔

لیکیسس میں گلے میں بھی زخم پائے جاتے ہیں۔ محدود جگہ میں چھالے پڑتے ہیں جن کی رنگت سرخ یا نیلی ہوتی ہے۔ زخم بھرے ہوتے ہیں۔ بلغمی جھلیوں کے کناروں پر زخم بننے کا رجحان بھی لیکیسس میں پایا جاتا ہے۔ جلد پر بھی زخم پڑتے ہیں جہاں کہ گردش خون کمزور ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ گلے میں خصوصیت کے ساتھ نگلتے وقت درد زیادہ ہوتا ہے۔ جب خوراک کا گولہ متورم حلق پر سے گزرتا ہے تو درد کم ہو جاتا ہے۔ پانی یا خوراک نگلتے وقت دم گھٹنے لگتا ہے۔ دم گھٹتا ہے گلا گھٹتا ہے کھانسی آتی ہے جس میں دم گھٹتا ہے اور گلے میں سرسراہٹ کا احساس پیدا کرتی ہے۔ یہ کھانسی بیلاڈونا کے مشابہ ہوا کرتی ہے۔ بیلاڈونا لیکیسس کی کھانسی کا مکمل ہے۔ یہ کھانسی بھی بڑی حد تک لیکیسس کے مشابہ ہے۔ اتنی زیادہ مشابہت ہے کہ ان میں کوئی فرق تمیز نہیں کر سکتا۔ لیکیسس میں گلے میں انتہائی خشکی آتی ہے۔ اس خشکی میں پیاس نہیں ہوتی۔ خشکی اور پانی پینے سے نفرت۔ نگلنے کی زبردست خواہش۔ ہر وقت نگلتے رہنے کا رجحان مگر اس میں درد ہوتا ہے۔ ٹھوس چیز نگلنے کی نسبت خالی نگلنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ لیکیسس کے جن مریضوں کو دل کی تکلیف ہوتی ہے ان کو گلا گھٹنے سے بڑی پریشانی ہوتی ہے چڑ ہوتی ہے۔ گرم پانی نگلنے سے گلا گھٹتا ہے۔ کئی بار گرم کمرے میں جانے سے بھی گلا گھٹنے لگتا ہے۔ گلا گھٹتا ہے اور دھڑکن ہوتی ہے۔ منہ آنے کی پرانی شکایت۔ یا بار بار منہ آئے۔ بلا شک پانی نگلنا بھی خالی نگلنے کے مانند ہے اور خالی نگلنے سے خوراک کا گولہ نگلنے کی نسبت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے گلے کے زخموں پر زور پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک طرح کا ہلکا سا چھوتا ہے۔ گلے کو ذرا چھونے

سے دکھن ہوتی ہے اور درد بڑھتا ہے۔ کالر کے ذرا سے دباؤ سے گلے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ منہ آنے کے ساتھ ساتھ گردن کے پٹھوں اور غدود میں درد ہوتا ہے' ان پر ورم آ جاتا ہے۔ وہ پھول جاتے ہیں اور چھونا برداشت نہیں ہوتا منہ آنے میں عموماً حرام مغز (گدی) میں درد ہوا کرتا ہے۔ گدی کے پٹھوں میں دکھن ہوتی ہے۔ یہ دکھن اکثر چت لیٹنے سے کم ہو جاتی ہے اور پہلو پر لیٹنے سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر آپ گلے کو دھیان سے دیکھیں تو اس کی رنگت چتکبری اور ارغوانی دکھائی دے گی۔ اب آپ ان ساری علامتوں کو اکٹھا کر لیں۔ اس کے ساتھ بکثرت آتی ہوئی ریشہ دار لار کو بھی ملا لیں تو آپ خناق کا علاج کر سکیں گے۔ اگر یہ گلے کے بائیں حصہ میں شروع ہو اور پھیلتے پھیلتے دائیں طرف پہنچ جائیں' خواہ جھلیاں کم ہوں یا زیادہ۔ حلق کی کوڑیوں (ٹانسل) کا ورم جبکہ ٹانسل میں پیپ بھی آ گئی ہو اور بایاں ٹانسل پہلے ماؤف ہوا ہو اور اس کے ایک یا دو دن بعد دایاں ٹانسل بھی ماؤف ہو جائے۔ اس پر ورم اور سوجن آ جائے اور آخرکار دونوں میں پیپ پڑ جائے یا جب پہلے ایک پر سوجن اور پیپ آئے اور پھر دوسرے میں سوجن اور پیپ آئے۔ گلے میں خناق کی رطوبت جو بائیں سے دائیں کو پھیلے۔ حلق میں صبح کے وقت گاڑھی سفید اور ریشہ دار رطوبت آئے اور صبح کے وقت منہ بھر کر تھوکے۔

پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ ٹائیفائیڈ کی حالتوں میں پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ ابھرے ہوئے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ کپڑے پہننا برداشت نہیں ہوتا۔ کپڑے کا ذرا سا چھو جانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود بھی وہ سخت دباؤ برداشت اور پسند کرتا ہے تا کہ پیٹ کی دکھن دور ہو جائے۔ یہ وہی حالت ہے جو استریوں زچہ کے خصیوں اور بچے دانی کے ورم میں پیدا ہوتی ہے۔ مریض چت لیٹتا ہے اور کپڑوں کو پیٹ سے اوپر اٹھا رکھتا ہے۔ ماہواری کے دور میں ٹائیفائیڈ میں زچگی کے بخار میں مہلک قسم کے لال بخار اور مہلک قسم کے مسلسل بخاروں میں دردزہ کی طرح شدید درد ہوتا ہے۔

لیکیسس میں یرقان کے ساتھ جگر کی بہت سی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جگر میں اجتماع خون ورم جگر' ضعف جگر' جگر کی ایسی تکلیف جس میں چہرے پر رنگ برنگے داغ پڑیں اور دل کی تکلیف بھی موجود ہو۔ جگر میں کھنچن کے ساتھ درد جیسے چھریاں چلتی ہوں۔ صفرا کی قے' جو کچھ کھائے پئے سب قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ انتہائی حتمی' متلی ہر وقت جاری رہتی ہے اور اس کے ساتھ یرقان۔ سفید پاخانے اس نے صفراوی پتھری میں بھی فائدہ کیا ہے۔" پیٹ کے پہلوؤں میں کسی قسم کا دباؤ بھی برداشت نہیں ہو سکتا۔ پرانی حالتوں میں ذکاوت حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ پیٹ پر کمر کے لیے پر کوئی کپڑا پہننا برداشت نہیں ہوتا۔ کپڑا اینٹھنے سے درد ہو جاتا ہے۔ انتہائی بے چینی ہوتی ہے' مریض گھبراتا ہے اور آخرکار ہسٹریا ہو جاتا ہے۔ پیٹ کا نچلا حصہ ذکی الحس حتی کہ مریضہ وہاں کپڑا چھونا برداشت نہیں کر سکتی ہے۔

ابتدا میں یہ بات حیران کن معلوم ہوتی ہے کہ لیکیسس ماہواری کے وقت بھی عام دوائی ہے۔ چالیس برس کی عمر کے قریب جب ماہواری بند ہونے کو آتی ہے تو یہ اس وقت کی تکلیفوں کی بھی دوائی ہے۔ اگر آپ ایسی عورتوں کی تکلیف کا بغور معائنہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ گرمی کی تمتماہٹ' سر میں لہر کے ساتھ آنے والا درد اور لیکیسس میں عام طور سے ملنے والی گردش خون کی گڑبڑ وغیرہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ سر درد وغیرہ

ان بھی شکایتوں کے بارے میں سچ ہے جو حیض بند ہونے کے وقت پر اور ماہواری کے دنوں میں آتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں لیکیسس کی علامتیں نہایت زبردست ہوتی ہیں۔ ماہواری کے دنوں میں شدید سردرد جیسے چاند پر چھید ہو رہا ہے متلی اور قے۔

خون ماہواری کا ہو یا دوسری طرح کا اخراج۔ عورت کے بدن سے جو خون نکلتا ہے اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ رحم کے بائیں خصیہ میں درد۔ یا ایسا درد جو بائیں خصیہ سے دائیں خصیہ کی طرف آ جائے۔ رحم کے ایک یا دونوں خصیوں کی سختی۔ اس نے خصیوں میں آئی ہوئی پیپ کو درست کیا ہے۔ بچے دانی چھوا جانا برداشت نہیں کرتی حتیٰ کہ کپڑا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ رحم کے خصیوں کے ورم میں خصیوں اور بچے دانی میں درد بائیں سے دائیں طرف کو جاتا ہے۔ درد پیڑو جو اوپر چھاتی کی طرف جاتا ہے۔ کئی بار درد کی لہریں اوپر کو جاتی ہیں اور گلے کو پکڑتی ہیں۔ درد زہ اوپر کی طرح جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ محسوسیت جیسے کوئی گلے کو پکڑتا ہے۔ یا درد زہ یکا یک رک جاتا ہے اس کے ساتھ گلے کے مٹھی میں پکڑے جانے کا احساس۔ ماہواری کا درد بری طرح بڑھتا ہے تاوقتیکہ ماہواری شروع نہ ہو جائے۔ ماہواری کی تکلیفیں اور حیض سے پہلے یا بعد میں نمودار ہوتی ہے اور اخراج کے دوران میں گھٹ جاتی ہیں۔ ماہواری کا اخراج ایک دن رک جاتا ہے اور جب رکتا ہے تو درد یا سردرد آنے کے امکان رہتا ہے۔ کثرت حیض جس میں رات کو سردی لگے اور دن میں گرمی۔ تمتماہٹ ماہواری کے دنوں میں شدت کا سردرد خصوصیت سے اس وقت جبکہ اخراج کم ہو جائے یا رک جائے۔ لیکیسس کی عام خوبی ہے کہ خون رطوبت یا پیپ وغیرہ جاری ہو جانے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ ماہواری کا خون ہر روز ایک گھنٹہ تک جاری رہتا ہے۔ گھٹنے سے رحم کے بائیں خصیہ میں شدید ترین درد ہوتا ہے۔ باری باری سے گلا گھٹتا ہے اور قے آتی ہے۔

حیض قطعاً بند ہونے کے وقت یہ خاص طور سے مفید ہے کیونکہ تمتماہٹ پائی جاتی ہے۔ بچے دانی سے خون نکلے۔ غشی کے دورے۔ گرم کمرے میں دم گھٹے۔ خون کی انتہائی گرمی۔ ایام حمل کی تکلیفیں۔ پاؤں کی رگوں میں ورم۔ رگوں کی الجھن۔ رنگت نیلی یا ارغوانی رگوں کے سہارے سہارے انتہائی دکھن۔ ذرا سا چھونا بھی برداشت نہیں ہوتا حالانکہ سخت دباؤ سے آرام ملتا ہے۔

لیکیسس کا یہ مطالعہ اس کی اہم علامتوں کا محض سرسری مطالعہ ہے۔

لاروسی رے سس — *LAUROCERASUS*

اس کی بے شمار عجیب و غریب جسمانی علامتوں سے ظاہر ہے کہ اس دوائی میں خون کی گردش اور دل کی دھڑکن کمزور ہوتی ہے۔ عام طور سے انتہائی سرد۔ سرد مزاج' یہ ٹھنڈک بیرونی حرارت سے کم نہیں ہوتی۔ یہ تو مردے کو لپیٹنے کے مترادف ہے۔ اتنا سرد ہونے کے باوجود بھی اگر مریض انگیٹھی کے نزدیک جاتا ہے تو اسے متلی آنے لگتی ہے۔ اگر وہ گرم کمرے میں ہو تو پھر پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے اور پیشانی سرد ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ کھلی ہوا میں گھومے تو پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور پیشانی گرم ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزی کی کمی اور عمل کی کمی جب کوئی دوائی صرف عارضی راحت لاتی ہو۔ جسمانی بیماریوں میں صرف عارضی

طور پر کام کرتی ہوں یا علامتیں صرف جزوی طور پر کم ہوتی ہیں۔ مگر مریض کے جسم میں ردعمل نہیں آتا اور مریض روبہ صحت نہیں ہوتا تو اس حالت میں اس کے استعمال پر غور کرنا چاہیے۔ جب ایلوپیتھی والوں نے ڈیجی ٹیلس بکثرت کھلایا ہو اور اس کی وجہ سے دل کی دھڑکن ہو رہی ہو تو اس سے صحت مل جاتی ہے۔ یا یہ اس حالت میں مفید کام کرتا ہے جبکہ بیماری کے بعد دل کمزور ہو' جلد سرد ہو اور بیرونی حرارت ناگوار گزرتی ہو۔ اس کا کمفر' ہوسیم کارب اور سکیل سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ غشی کے لمبے دورے۔ اعضاء میں پھڑکن اور سانس لینے کیلئے ہانپنا' سخت رنج و خوف کے بعد کی تکلیفیں۔ جب ذرا سا جوش آنے کے بعد رعشہ ہو جاتا ہے۔ گہری نیند کے دورے اور خرانے لے۔ دم کشی کے دوروں میں لیٹ جائے (سورائنم) مگر جونہی لیتا ہے خشک کھانسی آنے لگتی ہے۔

جسمانی اور ذہنی کمزوری' غشی' بے حرکتی' اندیشہ کرتا ہے۔ شکی مزاج۔ کھلی ہوا میں چکر آتا ہے۔ لیٹ جانا پڑتا ہے۔

گرم کمرے میں پیشانی سرد جو کھلی ہوا میں جانے سے گرم ہو جائے۔ سر میں درد جیسے بیہوش ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ تھکن' سر میں چبھن کے ساتھ درد۔ پیشانی کی ہڈی کے نیچے وقت مقررہ پر درد ہوتا ہے۔ یہ محسوسیت جیسے آگے کی طرف جھکنے سے دماغ آگے آ پڑے گا۔ دماغ پر تناؤ' سر درد اکثر کھانا کھانے سے گھٹ جاتا ہے۔ کھوپڑی پر خارش۔

بینائی دھندلی' جالا آئے' ہر چیز بڑی دکھائی دے۔ چہرہ نیلا' مرجھایا ہوا' پھولا ہوا۔ اس پر کسی جذبے کا نشان نہیں ہوتا۔ یرقان کا مریض۔ زرد داغ' چہرے پر سرسراہٹ۔ دانت بند ہو جاتے ہیں یعنی غشی آئے۔

منہ اور زبان خشک' زبان سرد اور بے حس۔ اکڑی ہوئی اور متورم۔

گلے اور خوراک کی نالی میں سکڑاؤ۔ پانی جو پیے وہ خوراک کی نالی اور انتڑیوں میں گرتا ہوا صاف سنائی دیتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد معدے میں خالی پن کا احساس (ڈیجی ٹیلس) جیسے اب بھی بھوکا ہے۔ زبردست پیاس۔ کھانے سے نفرت۔ گرم چولہے کے پاس متلی آتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ کھائے پیے کی قے۔ ڈکاریں آئیں جن میں ترش بادام کا سا ذائقہ آئے۔ معدے میں سخت درد اور اسی کے ساتھ جلد سرد۔ پیٹ اور معدے میں ٹھنڈک۔ معدے میں اینٹھن' مروڑ' پیٹ میں گڑبڑ۔ جگر میں درد جیسے وہاں ناسور بن رہا ہو۔ دبانے سے جگر میں چبھن کے ساتھ درد' انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ۔

دست جن میں سبز آنوں آئے۔ ہرے پانی کے دست جن میں اینٹھن ہو۔ قبض' پاخانہ بڑی مشکل سے ہو۔ بچوں کا ہیضہ جس میں ہرے پانی کے دست آئیں اور پانی پیتے وقت خوراک کی نالی میں آواز سنائی دے۔ بدن عام طور پر ٹھنڈا ہو' نیلا ہو اور غشی کے دورے آتے ہوں۔

سارے آلات بول مفلوج ہو جاتے ہیں۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ یا دب جاتا ہے۔ یا نہایت کمزور دھار آتی ہے۔ اپنے آپ پیشاب ہوتا رہے۔ پیشاب کرتے وقت معدے میں درد ہو۔ پیشاب کی یہ علامتیں کئی بار دھڑکن' دم کشی' غشی کے دوروں اور دل کی شکایتوں کے ساتھ آتی ہیں۔ ان حالتوں میں لارو سی رے

کس پر غور کرنا چاہیے۔

ماہواری وقت سے پہلے اور بکثرت آتی ہے۔ خون پتلا اس کے ساتھ رات کو چاند پر پھاڑنے کی طرح کا درد۔ بچے دانی سے خون آئے۔ حیض قطعاً بند ہونے کی عمر میں اخراج کی رنگت گہری اور چھیچھڑے دار۔ ماہواری کے دنوں میں غشی کے دورے اور بدن سرد ہو جائے۔ ماہواری کے دنوں میں ریڑھ کی ہڈی میں درد۔

دل کے ان مریضوں کو اس دوائی سے بھاری مدد ملتی ہے۔ جن کو زخرے میں گھٹن کی زبردست شکایت ہوتی ہے۔ زخرے کا تشنج۔

تنگی سانس، دم کشی، چھاتی گھٹے۔ دل کی تکلیف سے سانس لیتے وقت ہانپتا ہے۔ لیٹ جانے سے راحت ملتی ہے۔ دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں بند کر لیا ہے۔ دھڑکن، خون کی واپسی کے وقت کواڑوں کے فعل کی گڑبڑی میں یہ دوائی بارہا مفید ثابت ہوئی ہے۔

عصبی کھانسی بار بار کھانسی آئے۔ تھوڑی تھوڑی کھانسی اٹھے۔ پریشان کرنے والی کھانسی۔ دل کی خرابی کی وجہ سے کھانسی کا آنا۔ کالی کھانسی۔ دبلے پتلے بچوں کی کھانسی جبکہ دل کمزور ہو۔ جلد نیلی و سرد ہو اور زخرے میں تشنج آتا ہو۔ چھاتی کے لقوے کی علامتیں۔

دل کی بے قاعدہ حرکت، نبض سست۔ پھر دل میں پھڑپھڑاہٹ، بیٹھنے پر ہانپنا پڑتا ہے۔ لیٹ جانے سے دباؤ۔ گھٹن کم ہو جاتی ہے۔ نبض کمزور، جلد چکنی سرد۔ چہرے اور ہاتھ پاؤں کے پٹھوں میں پھڑکن ذرا سی محنت سے۔ ساری علامتیں بڑھ جاتی ہیں۔ خون میں آکسیجن کے بخوبی جذب نہ ہونے کی وجہ سے بچے نیلے ہو جاتے ہیں۔ سانس لینے پر چھاتی میں جلن۔

ہاتھ کی رگیں تن جاتی ہیں۔ پیر اور ٹانگیں سرد اور چپچپی، لیس داری، ہاتھ پاؤں کا لقوہ جس میں درد نہ ہو۔ ہاتھ پاؤں میں ڈنک لگنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر لیٹنے سے پیر سن ہو جاتے ہیں۔

LEDUM PALSTER لیڈم پالسٹر

لیکیس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس دوائی کو سمجھنا آسان ہے۔ کیونکہ لیڈم پال کے استعمال کرانے سے جو علامتیں ظاہر ہوئیں وہ بڑی حد تک لیکیس کے مشابہ ہیں۔ اس میں چہرہ چتکبرہ ہوتا ہے، پھوڑا ہے سوجن آتی ہے۔ لیکیس کیڑے مکوڑوں کے زہر، اپیس کے زہریلے اثر اور حیوانی زہروں کے لیے تریاق ہے۔

یہ جراحوں کے لیے کام کی چیز ہے اور چوٹ لگنے میں آرنیکا، ہائپرکم سے میل رکھتی ہے۔ بعض قسم کی چوٹوں کے بعد جو حالتیں نمودار ہوتی ہیں اس کی علامتیں عموماً ان سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر کسی تیز نوک والی چیز پر پاؤں پڑ جانے سے آیا زخم۔ سوئی چبھنے سے آئی چوٹ۔ ایسے زخم جن سے خون کم نکلے مگر چوٹ لگنے کے بعد ان میں درد ہو اور چوٹ والی جگہ سرد ہو جائے۔ پاؤں میخ پر جا پڑے اور میخ پیر کے تلوے یا ایڑی

میں چبھ جائے یا ہتھیلی میں کوئی پرچی چبھنے سے زخم بن جائے یا کوئی پرچی ناخن میں چبھ جائے۔ اگر اس طرح زخم بن جانے کے بعد زخم والی جگہ سرد ہو جائے اور بعد میں نیلی پڑ جائے۔ مفلوج ہو جائے‘ چسنکیری ہو جائے تو آپ لیڈم پال کے استعمال پر غور کریں۔ اکثر گھوڑے کا پاؤں میخ پر پڑ جاتا ہے۔ اگر میخ آر پار نکل جائے اور بالائی سطح والی ہڈی میں چھید کر دے تو گھوڑے کا بدن اکڑ جائے گا۔ اس حالت موت تقریباً تسلیم شدہ امر ہے۔ آپ اس گھوڑے کی زبان پر فوراً لیڈم کے چند قطرے ڈال دیں۔ اس سے گھوڑے کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ یا انہیں روک دے گا۔

اس طرح کی چوٹ (سقطے) کے زخموں میں‘ خواہ وہ جسم کے کسی حصے پر آئیں۔ ہتھیلی میں آئیں یا تلوے میں‘ اگر ان میں بدن کمان کی طرح اکڑ جائے تو ہائپر یکم پر غور کریں یا جب آپ کو سقطے کے اس قسم کے زخموں کا علاج کرنا پڑے تو آپ فوراً لیڈم دے دیں اور اس طرح آپ اکڑن کے مبینہ اندیشے کو دور کر دیں گے۔ جب چوٹ لگنے سے انگلی کا ناخن اتر گیا ہو۔ یا ناخن پر چوٹ لگی ہو یا حس والے اعصاب پر چوٹ لگی ہو مثلاً انگلیوں کے سروں پر تو پھر ہائپر یکم کام دے گا۔ اگر جسم کے مختلف حصوں پر خراش آتی ہو‘ رگڑ آئی ہو اور جب مریض یہ محسوس کرتا ہو کہ جیسے سارا بدن ہی کچلا گیا ہے تو پھر آرنیکا کام دے گا۔ خواہ خراش کیسی ہی اور کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سقطے کے زخموں کے لیے لیڈم کا مطالعہ کرو۔ حس والے اعصاب کے کچلے جانے یا چوٹ کے لیے ہائپر یکم پر غور کرو۔ خراش کے لیے آرنیکا‘ کھلے زخم اور کٹاؤ کے لیے کیلنڈولا پر غور کرو۔ جو حالتیں بیرونی ذرائع یا وجہ سے آتی ہیں۔ ان کا علاج بھی بیرونی ذریعہ سے ہی ہونا چاہیے۔ بیرونی وجہ سے پیدا ہوئی حالت کے لیے کیلنڈولا کا لوشن (گھول) نہایت عمدہ ہے اور اس کا بیرونی استعمال ہونا چاہیے۔ اگر چاقو یا اسی طرح کی کسی اور تیز چیز سے زخم آیا ہو تو آپ کیلنڈولا استعمال کریں۔ کیونکہ چوٹ بیرونی ہے اور اس کا اندرونی جسم پر کوئی اثر نہیں ہے۔ جو علامتیں اندرونی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں‘ ان کا علاج دوائی کھلا کر ہونا چاہیے۔ جو علامتیں بیرونی وجہ سے ہوں اور ان کی نوعیت بیرونی ہو تو پھر ان کا علاج خارجی طور پر ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں خارجی یا بیرونی شکایت کے لیے خارجی ذرائع استعمال کرو اور اندرونی یا برقی وجوہات کے لیے اندرونی ذرائع استعمال کرو۔ اندرونی خرابیوں کا علاج بالمثل (ہومیو پیتھک) دوائیوں سے کرو اور بیرونی یا مقامی حالتوں کا علاج ایسی تسکین بخش مرہم پٹی سے کرو جو مناسب ہو اور آرام پہنچائے۔ اس حصہ جسم کی ہمیشہ حفاظت کرو جو ضرب یا سقط کی وجہ سے ننگا ہو گیا ہو‘ مجروح ہو گیا ہے۔ مصنوعی ذریعہ سے خون روکنے کی کوشش کرو۔

زخموں کی مرہم پٹی سادہ ترین ذریعہ سے ہونی چاہیے اور کیلنڈولا سے بڑھ کر سادہ پٹی اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اس کا زخمی کے جسم پر کوئی برا اثر نہ ہو گا۔ جب جسمانی حالت مکمل طور پر پر سکون ہو اور سقط ہو تو پھر جسم کو اپنی مرمت خود کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ آپ صرف بیرونی طور پر ایسی پٹی کر دیں جو سکون لائے‘ تکلیف کو کم کر دے۔ ہوا ایسے خام اعضاء میں خراش پیدا کرتی ہے اور زخم سے پیپ کا غیر ضروری اخراج جاری رکھتی ہے۔ خواہ زخم مکمل طور پر تندرست اور صاف ہی تھا۔ کیلنڈولا اس زخم کو محفوظ بنا دے گا۔ کٹاؤ کے سرے ضرور ملا دینے چاہئیں۔ اگر زخم مکمل طور پر سخت ہو گا تو وہ پھر موقع ملتے ہی خود بخود مندمل ہو جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر آپ

سمجھ لیں کہ کوئی جسمانی حالت رکاوٹ ہے۔ آپ اسے تلاش کریں اور اسے دور کرنے کے لیے دوائی تجویز کریں۔ تب بیرونی علاج لازمی طور پر بند کر دینا چاہیے۔ میں نے جن دوائیوں کے نام لیے ہیں وہ بڑی حد تک زخموں کے لیے مفید و کافی ہیں اور یہ سادہ طریقہ ہے۔ معالج میں اتنی سمجھداری ہونی چاہیے کہ وہ بگڑتے ہوئے زخم کو سنبھال لے اور اس کی مناسب طور پر پٹی کرے۔ جن پٹھوں کے قدرتی طور پر کھنچ جانے سے زخم بنتا ہے ان کو سوئی کی مدد سے سی دینا چاہیے۔ یہ کام معالج کا نہیں' سرجن (جراح) کا ہے۔

لیڈم کے مریض میں بارہا جسمانی ٹھنڈک پائی جاتی ہے۔ بدن چھوؤ تو ٹھنڈا محسوس ہوگا۔ بدن کی ٹھنڈک اور ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک' اس کے ساتھ سر گرم۔ اس کے بعد دوسری انتہا بھی دکھائی دیتی ہے۔ سارا بدن بہت گرم ہو جاتا ہے۔ سر بھی بہت زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ سارے بدن میں چبھن ہوتی ہے۔ جلد کی رنگت ارغوانی یا گہرے رنگ کی۔ مریض رات کو سارے کپڑے اتار دینا چاہتا ہے۔ لیڈم کے سر درد والے مریض بارہا ملتے ہیں۔ وہ اکثر کہتا ہے کہ میں اپنے سر کو ٹھنڈی ہوا میں رکھنا چاہتا ہوں۔ کھڑکی سے باہر رکھنا چاہتا ہوں۔ سر کو ڈھانپ کر رکھنا پسند نہیں کرتا۔ سر کو نہایت سرد پانی سے دھونے میں اسے لطف آتا ہے۔

لیڈم میں ہاتھ' چہرہ اور پاؤں پھول جاتے ہیں۔ ان پر سوجن آ جاتی ہے' رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ گھٹنے سے نیچے تک استسقاء ہو جاتا ہے۔ گھٹنے سے پاؤں کی اس ارغوانی' چتکبری رنگت اور استسقاء کے ساتھ جہاں تک جلد برداشت کرے' ورم آتا ہے اور سخت تکلیف دہ درد ہوتا ہے۔ مریض کو صرف ایک ہی حالت میں آرام ملتا ہے۔ بیٹھنے سے' برف کے سرد پانی میں پاؤں رکھ کر بیٹھنے سے۔ مجھے وہ واقعہ یاد ہے جبکہ میں نے پہلے پہل ایسے مریض کو دیکھا تھا۔ وہ آتشک کا پرانا مریض تھا۔ آتشک کے زہریلے مادے کی وجہ سے اس کی ناک کی ہڈیاں گل چکی تھیں اب ناک محض چمڑے کا ایک نرم سا ٹکڑا تھا۔ اس میں کسی قسم کی سختی نہ تھی۔ وہ شرابی بھی تھا اور شراب کے نشے میں گھر والوں سے بدکلامی بھی کرتا تھا۔ وہ کئی برس سے کام کاج نہ کرتا چاہتا تھا۔ اس کی آرزوئیں اور خواہشیں مر چکی تھیں۔ وہ گھر میں بیٹھا رہتا تھا اور بیوی کو اپنی خدمت میں مصروف رکھتا تھا۔ وہ اب عملی طور پر مفلوج تھا۔ چلنے جلنے سے معذور تھا کیونکہ استسقاء آ چکا تھا اور پیروں پر بری طرح ورم آیا تھا اور وہ نہایت ذکی الحس ہو گئے تھے۔ اس لیے وہ ہمیشہ گھر میں بیٹھا رہتا تھا۔ میں نے جب اسے پہلی بار دیکھا تو اس کے سامنے پرانی طرز کی ایک بڑی سی ٹب رکھی تھی۔ اس میں برف کا پانی بھرا ہوا تھا۔ گھٹنے تک کا دو تہائی حصہ اس پانی میں تھا۔ پانی کی سطح پر برف کے ٹکڑے تیر رہے تھے۔ ان ٹکڑوں کا اس کی جلد سے چھونا اسے مرغوب تھا۔ جب برف کے یہ ٹکڑے گل جاتے تھے تو وہ اور ڈال دیتا تھا۔ بیوی نے خاوند کی تکلیف بیان کرتے ہوئے کہا: "ان کی تکلیف بڑی خوفناک ہے۔" لیڈم کے استعمال نے اسے برف میں پاؤں رکھنے کی ضرورت سے آزادی دلا دی اور بعد میں اس نے پاؤں کبھی برف میں نہ رکھا اس نے جلد کو ارغوانی رنگت بدل دی۔ پیر کی سوجن مٹ گئی اور اس نے شراب پینی چھوڑ دی۔ لیڈم نے اس کے آتشکی فتور بھی دور کر دیئے اور بعد میں یہ بنیادی وجہ کبھی ظاہر نہ ہوئی۔ پلسا ٹیلا اور لیڈم دو ایسی خاص دوائیاں ہیں جن میں مریض برف کے ٹھنڈے پانی میں پاؤں رکھنا پسند کرتا ہے۔ مگر اس مریض کو لیڈم موافق آیا۔

جہاں کہیں ورم آتا ہے' لیڈم کے زیر اثر خون جاری ہو جانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ خون رنگت میں

سیاہ ہوتا ہے۔ لیڈم کے مریض کے بدن میں خون کی افراط ہوتی ہے اور ہٹا کٹا مضبوط جسم۔ ایسے مریضوں کے بدن سے خون آسانی سے نکلنے لگتا ہے۔ چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ جسم بھرا ہوا ہوتا ہے۔ مضبوط تومند اکثر نکسیر آتی ہے۔ آنکھ سے خون گرنے لگتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے۔ خلاؤں اور گڑھوں میں خون آ جاتا ہے۔

پرانے" تکلیف دہ زخم جو پھیلتے جائیں ان کے ارد گرد جلد چتکبری بدن ہمیشہ ٹھنڈک پسند کرتا ہے۔ زخموں کو ٹھنڈک پہنچنے سے راحت ملتی ہے۔

اس دوائی میں گنٹھیا اور گنٹھیا وات (عصبی درد) پایا جاتا ہے' چھوٹے اور بڑے جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ یہ جوڑوں کے درد کی دوائی ہے۔ گنٹھیا کی دوائی ہے۔ ان لوگوں کی دوائی ہے جن کو گنٹھیا کی شکایت ہو جن کے جوڑوں میں گنٹھیا کا مواد (کھریا پتھر) جمع ہو گیا ہو۔ کلائیوں' انگلیوں اور پاؤں کی انگلیوں میں مواد جمع ہو گیا ہو۔ یہ مواد نیچے سے اوپر کو بڑھتا ہے۔ گنٹھیا والے جوڑوں پر ایک ورم آ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈک ملنے سے درد گھٹ جاتا ہے۔ لیڈم کی تکلیف خصوصیت سے گھٹنے کو مرکز بناتی ہے۔ یہ گھٹنے کے جوڑ کی دیرینہ اور مسلسل سوجن میں مفید ہے۔ گھٹنے میں متحرک درد۔ آپ کو ایسے مریض گھٹنے کھول کر بیٹھے ملیں گے تاکہ اسے ٹھنڈک لگے۔ جوڑ کو پنکھا کرتے ملیں گے۔ جوڑ پر بھاپ بن کر اڑ جانے والی دوائیاں مثلاً کلوروفارم یا ایتھر لگاتے ملیں گے۔ جب یہ دوائیاں بھاپ بن کر اڑتی ہیں اور جوڑ خشک ہوتے ہیں تو مریض کو چین آتا ہے۔ گنٹھیا اور عصبی درد والے اعضاء میں سوجن آتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ یہ درد حرکت کرنے سے' رات کو اور بستر کی حرارت سے بڑھتا ہے۔ ٹھنڈک پہنچانے سے راحت ملتی ہے۔ اس کے ساتھ پیلے رنگ کا پیشاب جو مقدار میں زیادہ ہو۔ اس کے درد اور سوجن اوپر کے رخ چلتے ہیں اور آخر کار دل بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ چہرہ پھولا ہوا اور متورم ہوتا ہے جیسا کہ ایپس میں پایا جاتا ہے۔ نیلا چہرہ' پرانے شرابی کے چہرے سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ لیڈم وسکی کے اثر کو دور کرتا ہے اور وسکی پینے کی رغبت کو مٹا دیتا ہے۔ وسکی کی عادت چھڑانے کے لیے لیڈم ویسا ہی زود اثر ہے جیسا کہ تمباکو پینے کی عادت چھڑانے کے لیے کلیڈیم۔ آپ تمباکو بکثرت پینے والے کی طبیعت میں تمباکو سے نفرت پیدا کر کے یہ عادت چھڑا سکتے ہیں۔

جیسا کہ آپ امید کرتے ہوں گے۔ اس میں سرخبادہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے زیر اثر جلد کی رنگت نیلی چتکبری' پھولی ہوئی اور اکثر استسقاء والی ہوتی ہے۔ جسم کے کسی حصہ میں بلغمی سرخبادہ خصوصیت سے چہرے یا مضروب جگہ کا سرخبادہ۔

قدرتی طور پر آپ سوچتے ہوں گے کہ جس دوائی میں گنٹھیا کی اتنی خاصیت پائی جاتی ہے گردوں سے بھی اس کا کم و بیش تعلق ضرور ہوگا۔ "بار بار پیشاب آتا ہے۔ مقدار گھٹ یا بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب کرتے کرتے اکثر دھار رک جاتی ہے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد نالی میں جلن ہوتی ہے۔ خارش ہوتی ہے۔ سرخی آتی ہے اور پیشاب میں پیپ آتی ہے۔ پیشاب میں سرخ سنگریزے آتے ہیں اور یہ علامت لائیکوپوڈیم کی طرح اہم ہے۔ اس میں کئی طرح کے رنگ والے سنگریزے بڑی مقدار میں خارج ہوتے ہیں جن دنوں مریض اپنے کو بہترین حالت میں محسوس کرتا ہے تب بھی یہ سنگ ریزے بھاری مقدار میں خارج ہوا کرتے ہیں۔ جب

پیشاب میں یہ تلچھٹ آنی گھٹ جاتی ہے تو جوڑوں میں گٹھیا کا فاسد مواد بڑھ جاتا ہے اور اس کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ اس کی ایک اور علامت ہے جس کی تصدیق لیے نے کی ہے۔ پیشاب بڑی مقدار میں آئے صاف شفاف و بے رنگ آئے۔ وزن مخصوص (سپسی فک گریوٹی) گھٹ جاتی ہے اور پیشاب میں نمکوں کی مقدار گھٹ جانے سے گٹھیا کی علامتیں زور پکڑتی ہیں۔ یہ امر بھی یاد رکھو کہ اس کی گٹھیا کی علامتیں نیچے سے اوپر کو بڑھتی ہیں بیرونی حصوں سے مرکز کی طرف آتی ہے۔ یعنی آخر میں دل پر اثر ہو جاتا ہے۔

"ماہواری وقت سے بہت پہلے' بکثرت' خون کی رنگت نہایت چمکدار' حرارت غریزی کی کمی۔ ماہواری کے دنوں میں جسم انتہائی طور پر سرد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے باوجود بھی مریضہ سرد ہوا پسند کرتی ہے۔ ماہواری کا خون بکثرت گرتا ہے۔ گٹھیا کی پرانی مریضہ کا چہرہ چتکبرہ ہو پھولا ہوا ہو مگر استسقاء نہ ہو بعض گردش خون میں تعطل آ جاتا ہے۔ کثرت حیض اور دوران حیض میں سخت درد' بچے دانی انتہائی ذکی الحس حتیٰ کہ چھوا جانا برداشت نہ کرے۔ پیڑو بھی انتہائی ذکی الحس یہاں تک کہ ذرا سے دبانے سے مریضہ درد محسوس کرتی ہے۔ گٹھیا کی مریضہ کی قلت حیض کی تکلیف۔ یہ جسمانی عمل کی ترتیب کو بحال کر دیتا ہے اور گٹھیا کے مابعد اثرات کو روک دیتا ہے۔ جب اس قسم کی تکلیف جسم میں بہت گہرے پہنچ چکی ہو تو بچے دانی کی تکلیف و جیز عمر میں درست ہو جاتی ہے اور گٹھیا کی تکلیف علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یاد رکھو جب لاعلاج بیماریوں میں اندرونی حالت جتنی بہتر ہوتی ہے تو اکثر بیرونی حالت اتنی ہی بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ایسی حالت آ جائے تو سمجھ لیجئے کہ بیرونی حالت بحالی صحت کے لیے نیک فال ہے۔ جب تک بیرونی تکلیف کا مرکز ہاتھ پاؤں رہیں گے اور جب تک جوڑ ماؤف ہوتے رہیں گے جب تک اندرونی ترکیب و تشکیل یعنی جسمانی بناوٹ محفوظ رہ... ہے۔ اگر دوائی کے اثر نے یہ راستہ اختیار کیا ہو تو پھر اسے تبدیل مت کرو اور ایسی کوشش جاری رکھو کہ یہ بیرونی تکلیف بھی مٹ جائے۔ جب تک مریض کی حالت سدھر رہی ہو اور بیرونی تکلیفیں بڑھ رہی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ مریض تندرستی کی شاہراہ کی طرف جا رہا ہے۔ لیڈم اسی سمت میں کام کرتا ہے۔ اس میں تکلیف کو مرکز سے ہٹا کر بیرونی طرفوں میں لانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی شکایتیں بیرونی طرفوں سے شروع ہو کر مرکز کی طرف چلتی ہیں۔ بعض دفعہ گٹھیا کے مریض کو یہ ساری کیفیت سمجھائے بغیر علاج جاری رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لائیکو پوڈیم بھی علامتوں کو سطح پر لاتا ہے اور تکلیفوں کو ان بیرونی مقاموں پر پہنچا دیتا ہے جہاں سے وہ شروع ہوئی تھیں جبکہ ان میں بھی اندر کی طرف بڑھنے کا رجحان موجود تھا۔ لائیکو پوڈیم اکثر پیشاب میں سرخ سنگریزے واپس لاتا ہے۔

"ماؤف اعضا سو کھتے ہیں' اعصابی رگ کسی چیز کے چبھنے سے زخمی ہو جاتی ہے اور قدرے گندگی آ جاتی ہے۔ زخم میں خون جمع ہو جاتا ہے رنگت چتکبری ہو جاتی ہے۔ استسقاء آ جاتا ہے۔ زخم والی جگہ سرد ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں لیڈم مفید ثابت ہوگا۔ اس زخمی حصہ کو خون وغیرہ پہنچانے والی رگوں میں درد ہوتا ہے جو اوپر کا رخ اختیار کرتا ہے۔ اور نظام عصبی کے سہارے سہارے اوپر چلتا ہے۔ اس جگہ کے پٹھے بھی سکڑنے لگتے ہیں اور وہاں جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ پلسا ٹیلا میں بھی یہی حالت آتی ہے۔ یعنی عضو ماؤف میں جھریاں پڑتی ہیں۔"

لیلیم ٹائیگرینم LILIUM TIGRINUM

اب تک لیلیم کے جو تجربے ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ یہ زنانہ بیماریوں کی دوائی ہے۔ یہ خصوصیت سے ہسٹریا کی مریضہ عورتوں کے لیے مفید ہے جن کو بچے دانی کی تکلیف ہو دل کی شکایت ہو اور مختلف طرح کی عصبی شکایتیں ہوں۔ ان عورتوں کے لیے مفید ہے جو انتہائی چڑچڑی ہوں۔ خام خیالی سے بھرپور ہوں پاگل ہوں مذہبی جنون میں مبتلا ہوں۔ ہوائی قلعے تعمیر کرتی ہوں اور ان کے ساتھ دھڑکن و اختناق الرحم کی شکایت ہو۔ یہ حالتیں اکثر ادل بدل کر نمودار ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر ذہنی علامتوں کا زور بڑھ جائے تو پھر جسمانی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں۔ "نیچے کے رخ کھنچاؤ" یہ حالت عموماً رحم یا بچے دانی کے باہر نکلنے میں پائی جاتی ہے۔ معدے سے نیچے کے رخ کھنچاؤ حتیٰ کہ گلے سے بھی۔ نیچے کو بوجھ جیسے اندر سے سب کچھ باہر نکل آئے گا۔ جیسے اندر کے اعضاء کو باہر کھینچا جا رہا ہے۔ اس انتہائی ڈھیلے پن کی حالت کے ساتھ ساتھ شدید بے چینی بھی پائی جاتی ہے۔ ان میں بھی دھڑکن نمایاں ہوتی ہیں۔ مریضہ صرف چت ہی لیٹ سکتی ہے اور پہلو پر لیٹنے سے اسے تکلیف بڑھتی ہے۔ طبیعت میں ذرا سا انتشار آنے سے دل پھڑکنے لگتا ہے۔ دل کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے اور وہ جوش میں آ جاتی ہے۔ ذہنی دل اور بچے دانی کی یہ تکلیفیں اکثر ادل بدل کر نمایاں ہوتی ہیں۔ ان کی ادلا بدلی ہی اس دوائی کی اہم خوبی ہے۔

مریضہ کسی کو بھی شائستگی کا ایک لفظ نہیں کہہ سکتی۔ آپ اسے خواہ کتنے ہی میٹھے لفظوں میں مخاطب کریں وہ ہمیشہ بدمزاجی اور بدذوقی سے پیش آئے گی۔ وہ اس قدر تنگ مزاج ہوتی ہے کہ گھر والے اسے مطمئن ہی نہیں کر پاتے۔ دلجوئی اور ہمدردی کی باتوں سے بھی اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ راتوں کو جاگتی رہتی ہے۔ یا تو اسے مذہبی جنون ستاتا ہے اور یا مذہبی مالیخولیا۔ وہ احمقانہ باتوں پر غور و فکر کرتی رہتی ہے۔ وہ مذہبی معاملوں اور رہن سہن کے طریقوں پر سوچتی رہتی ہے۔ ہر بات کے بارے میں غلط رویے قائم کرتی ہے۔ غلط تاثرات ہر بات کو الٹا سمجھتی ہے اسے خوش کرنا ناممکن ہے۔ جب مذکور بالا حالات موجود ہوں تو آلات تناسل میں بھی جوش آتا ہے خواہش نفسانی بھڑک اٹھتی ہے جنسی خواہش میں زبردست جوش اور اس کے ساتھ تشنج یا دھڑکن پسینہ اور تھکان کے دورے۔ تن تنہا بیٹھتی ہے اور فرضی تکلیفوں پر کڑھتی ہے بڑبڑاتی ہے۔ اگر اسے مخاطب کیا جائے تو ترش کلامی سے پیش آتی ہے۔ "خیالات صاف نہیں ہوتے وہ نہ کوئی بات صحیح طور پر خود سمجھتی ہے اور نہ دوسروں کو سمجھا سکتی ہے۔ اگر دوائی قوت ارادی پر زور دے تو یہ حالت اور بگڑتی ہے۔ لکھنے میں بولنے میں غلطیاں کرتی ہیں۔ بجھ دیر مستقل مزاجی سے ذہنی کام نہیں کر سکتی۔ اپنی نجات کے بارے میں متفکر رہتی ہے۔"

مریضہ ناقابل بیان تکلیف کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "میرے سر میں گڑبڑ ہے۔" جیسے اس کے خیالات بکھر گئے ہوں۔ وہ بنیادی طور پر سوچنے کی جتنی بھی کوشش کرتی ہے اتنا ہی انتشار بڑھتا ہے۔ وہ کسی بات کو سوچنے کے لیے جتنی زیادہ کوشش کرتی ہے اس بات کے یاد آنے کا امکان اتنا ہی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ جیسے ہی کسی معاملہ پر غور کرنے لگتی ہے ذماغ کام کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس دوائی

کے زیر اثر ہاری تھکی عورتوں میں کثرت مباشرت سے اور نفسانی جوش سے پیدا ہونے والی بیشمار شکایتیں پائی جاتی ہیں۔ خاص کر کند ذہنی کے ساتھ دھڑکن کی شکایت آتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے۔ "بے رونق" کاہل مگر اس کے باوجود بھی سکون سے بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔" اس کا مریض سکون سے بیٹھے تو کڑھتا رہے گا' بڑبڑاتا رہے گا اور پچھلے واقعات پر غور کرتا رہے گا۔ اگر اسے بلایا جائے تو وہ کود کر کھڑا ہو جائے گا۔ جلدی میں دوڑ جوش کے ساتھ بھاگے گا اور بلا وجہ دروازہ بند کرنے لگے گا۔ اگر گھر والے یا کوئی اور دوست محبت سے بلائیں تو اسے جوش آجاتا ہے جیسے وہ آپے سے باہر ہو جائے گا۔ ایک بار ایک مریضہ نے جو اس دوائی کے زیر اثر تھی مجھے بتایا۔ "راہ میں ایک شخص نے مجھے مخاطب کیا اور اس پر مجھے اس قدر غصہ آیا کہ جیسے اس کے سر پر کچھ دے ماروں۔" وہ اس وقت اپنے ہی بارے میں کچھ سوچ رہی تھی اور نہ چاہتی تھی کہ کوئی مخل ہو۔ یہ مزاج کی شدید ترین حالت ہے۔ انتہائی تنگ مزاج' چڑچڑا پن تو ازن کھو بیٹھنا۔ مریضہ نے کہا: "جب کوئی مجھ سے بولتا ہے یا میرے کام میں مداخلت کرتا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ ہوا میں اڑ جاؤں۔" جب دو سہیلیوں سے ملتی تو اسے ایسا ہی خیال آتا جیسے کہ یہ ملاقات ہی اس کی سستی' کاہلی اور سکون کو منافی ہے۔ اس طرح اس دوائی میں عجیب و غریب حالتیں پائی جاتی ہیں۔ کتابوں میں اس کے مریض کے جن احساسات کا تذکرہ پایا جاتا ہے وہ سب کے سب مبہم ہیں ان میں اتنا تضاد پایا جاتا ہے کہ آپ انہیں پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تجربہ کرنے والوں نے اپنے خیال کو کس طرح بیان کیا ہے۔ احساسات بہت ہیں اور غیر واضح ہیں۔

یہ مریض عموماً گرم مزاج والا ہوتا ہے۔ وہ بھی پلساٹیلا کے مانند ہوتا ہے۔ گرم طبیعت سرد کمرہ پسند کرے' کھلی ہوا میں گھومنا پسند کرے۔ ماسوائے اس وقت کے جبکہ چلنے پھرنے سے اختناق الرحم کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہو۔ سر کی تکلیف عام طور پر کھلی ہوا میں گھومنے سے کم ہو جاتی ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے راحت ملتی ہے۔ سر درد اور بیشتر دیگر تکلیفیں ٹھنڈک سے ٹھنڈے کمرے میں گھٹتی ہیں اور گرم کمرے میں بڑھتی ہیں۔ گرم کمرے میں دم کشی آتی ہے۔ اگر کمرے میں بھیڑ ہو جائے تو بھی اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ تھیٹر ہال میں' گرجا گھر میں اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ حالت اہپیں' آیوڈین' کالی آیوڈیم' لائیکوپوڈیم اور پلساٹیلا کے مشابہ ہے۔

سر کے پچھلے حصے سے چاند پر ایک عجیب طرح کا پاگل پن جیسا خیال آتا ہے۔ یہ تکلیف جس کو ہوتی ہے صرف وہی محسوس کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سر سراہٹ ہوتی ہے۔ یا بجلی جیسے جھٹکے آتے ہیں۔ سر کے پچھلے حصہ میں ہلکی سی گدگداہٹ' یا سر سراہٹ ہوتی ہے اور یہ چاند کی طرف جاتی ہے۔ اس کے ساتھ چکر بھی آتا ہے۔ اگر آپ اس کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں تو کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ زیر علاج مریضوں میں آپ کو یہ حالت بار بار دیکھنے کو ملے گی اور آپ کو رائے قائم کرنے کے لیے سوچنا ہوگا۔ ماتھے میں درد نہایت زور سے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بینائی کی گڑبڑ اور نقص بھی پائے جاتے ہیں۔ مریضہ کو کمرہ اندھیرا نظر آنے لگتا ہے یا پھر آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ بینائی کی مکھیں گڑبڑ چمک لگے پپوٹوں کی پھڑکن' انڈے میں جھٹکے آئیں آشوب چشم' آنکھ کی بلغمی جھلیوں کا ورم۔ بار ہا سر کی تکلیفوں میں آنکھ

اندر کو گھس جاتی ہے اور غشی آنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے اس کے ساتھ پیشانی میں درد اب تک جو کچھ بتایا گیا ہے آپ اس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ لیلیم کا مریض کس قدر ذکی الحس اور انتہائی عصبی مزاج ہوتا ہے۔ یہ سب علامتیں عموماً ان مریضوں میں آتی ہیں جو انتہائی طور پر نازک مزاج ہوتے ہیں جن کے دل میں پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے جن کی ریڑھ میں اوپر سے نیچے کے رخ درد ہوتا ہے۔ کم و بیش اختناق الرحم کی شکایت ہوتی ہے۔ ان سب کے ساتھ نیچے کے رخ زبردست کھنچاؤ کا احساس پایا جاتا ہے۔ جب ایک حالت زور پکڑتی ہے تو عموماً دوسری حالت غیر حاضر ہوتی ہے۔ ادل بدل کرتی ہیں یا پھر سب اکٹھی ہو جاتی ہیں۔

"سر میں ایک عجیب طرح کا احساس جیسے مریضہ پاگل ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ دائیں کوکھ میں درد۔" تجربہ کرنے والوں نے یہی بتایا ہے کہ "سر میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ پاگل ہو جائے گا۔ حواس باختہ ہو جائیں گے۔" یہ ایک طرح کی کند ذہنی ہے جیسے ذہن میں یکسوئیت کی اہلیت نہ تھی۔ مریضوں نے جو عجیب حالت محسوس کی اس کی وضاحت اسی طرح کی گئی ہے۔ یہ حالت بعض دفعہ چکر کے مشابہ ہوتی ہے جیسے ہر چیز گردش میں ہے۔ یا جیسے وہ بے عقل ہو جائے گی۔ یہی حالت خوفناک سر درد کی شکل میں بھی نمایاں ہوتی ہے۔ پھاڑنے کی طرح کے درد ماتھے میں درد جیسے حواس باختہ ہو جائیں گے۔ سر درد جس میں کند ذہنی آئے۔ یا جیسے ذہن ناکارہ ہو جائے گا۔

پیٹ پاخانے پیشاب اور آلات تناسل میں بھی اس کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پیٹ کی ساری خلا میں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے معدے سے لیکر نیچے تک سب کچھ نیچے کی طرف کھینچا جا رہا ہے مریض پیٹ کو سنبھال کر رکھنا چاہتا ہے۔ گھڑی کے پینڈولم کی طرح جھولتا ہوا پیٹ۔ محسوس ہوتا ہے جیسے پیڑو کے اندر کی سب چیزیں باہر نکل پڑیں گی۔ لیٹنا پڑتا ہے۔ لہٰذا کمر باندھ کر رکھتا ہے۔ پیٹ کے پہلوؤں کو پکڑتا ہے اور انہیں سہارا دینے کے لیے اوپر اٹھاتا ہے۔ یہ یا تو کمزوری کا احساس ہے یا پھر پیڑو میں نیچے کے رخ دباؤ۔ جیسے رحم کی راہ سب کچھ باہر نکل آئے گا۔

اس میں ایسے دست پائے جاتے ہیں جن میں فوری حاجت ہوتی ہے۔ مریض کو صبح سویرے فوری حاجت کی وجہ سے بستر چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسے نہایت سرعت کے ساتھ پاخانے جانا پڑتا ہے۔ آپ کو یہاں سلفر کا مغالطہ ہو سکتا ہے کیونکہ لیلیم میں بھی سلفر کی طرح سر میں بھاری گرمی ہوتی ہے۔ معدے میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں میں سخت جلن ہوتی ہے۔ اس میں ایک ایسی قسم کی پیچش پائی جاتی ہے جس کو آپ مرک کار سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اینٹھن آنوں اور خون کی علامت مرک کار کی طرح پائی جاتی ہے۔ پاخانے میں صرف خون ملی آنوں آتی ہے۔

مرک کار کی طرح ہی اینٹھن اور مقعد میں جلن ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ پیچش ہے کہ ان حلقوں میں مفید ہے جو کہ عصبی مزاج والے مریضوں میں پرانی شکایت کے طور پر کبھی کبھی نمودار ہوا کرتی ہے۔ یہ مت بھولو کہ چونکہ مریضہ عصبی مزاج والی ہے لہٰذا دبلی پتلی ہوگی۔ یہ ان لوگوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ ان کے بدن میں خون کی کثرت ہے۔ بظاہر جن کے بدن میں خون زیادہ ہے خون کی کثرت والی ہرے بھرے بدن والی اور مضبوط [illegible] والی عورتیں جو بہت نازک مزاج ہوں۔ خاص کر اب اس مرحلے پر پہنچ چکی ہوں جہاں

ماہواری بند ہو جایا کرتی ہے۔ ان لوگوں میں سردی کے ساتھ پیچش کے بار بار دورے جس کو پیڑو یا پیٹ کے ڈھیلے پن کی شکایت ہو۔ ذہنی انتشار، چڑچڑا پن، دھڑکن اور دل میں پھڑپھڑاہٹ اور اس کے ساتھ سوداوی مزاج۔ اس تصویر میں آپ کو مرک کار دکھائی نہ دے گا۔ اگر صرف پیچش کی ہی علامت ہو تو پھر یہ بتانا مشکل ہے کہ یہ پیچش مرک کار کی ہے اور کیلکیریا میگنیشیا کی گائیڈنگ سمپ ٹمز میں اس دوائی کی پیچش کی ساری علامتوں کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔ مگر میں نے اس کی تصدیق ہوتے بار بار دیکھی ہے اس میں نہایت ضدی اور تکلیف دہ قبض بھی پایا جاتا ہے۔

اس میں مثانے اور مقعد میں اینٹھن پائی جاتی ہے۔ پیشاب اور پاخانے کی تکلیف دہ حاجت۔ پیشاب یا پاخانے کی حاجت رفع کرنے کے لیے مریض بہت دیر تک بیٹھا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ زبردست حاجت۔ بہت دیر تک زور لگاتے رہنے کے بعد بھی پاخانہ نہیں آتا۔ بار بار حاجت ہوتی ہے اور یہ احساس جیسے مقعد میں کوئی گیند سا گولہ موجود ہے۔ جب بچے دانی امعاء مستقیم کی طرف گھوم جاتی ہے تو یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے مقعد پاخانے سے بھری ہوئی ہے۔ اس سے پاخانے کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ مریض پاخانے میں بیٹھا رہتا ہے زور لگاتا رہتا ہے تب مثانے اور مقعد میں ناقابل برداشت اینٹھن ہوتی ہے۔ پاخانے کی ہر وقت حاجت رہتی ہے مگر مقعد میں فضلہ نہیں ہوتا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ جو دوائی ان علامتوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ مریض کو بہت تھوڑے عرصہ میں ان تکلیفوں سے نجات دلا دیتی ہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا یہ دوائی بچے دانی کو دوبارہ درست کر دیتی ہے؟ بلاشک مریضہ کی تکلیف کم ہو جائے گی اور یہ دوائی استعمال کرنے کے بعد یہ تکلیف دہ حالت گھٹ جائے گی۔ انتڑیوں کا فعل باقاعدہ ہوگا۔ پیشاب باقاعدگی سے اترے گا اور آہستہ آہستہ مریضہ روبہ صحت ہو جائے گی اور بعد میں بچے دانی بھی اپنی اصلی جگہ آ جائے گی۔

"مقعد میں دباؤ اور تقریباً ہر وقت پاخانے کی حاجت۔" کیلکیریا میگنیشیا کے زیر اثر انتہائی ضدی بواسیر درست ہوئی ہے جس کے مسے باہر نکلا کرتے تھے اور جس میں سخت قسم کی جلن ہوا کرتی تھی۔ بچہ جننے کے بعد کا بواسیر جو چھونے سے دکھے۔ پاخانہ جانے کے بعد نیچے کے رخ دباؤ جیسے ساری انتڑیاں رحم کی راہ باہر آ جائیں گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب آپ اس دوائی کا استعمال صرف اس بواسیر میں ہی کریں جو زچگی کے دنوں میں ہوا ہو بلکہ بواسیر کی ہر تکلیف میں اس کا استعمال کر سکتے ہیں جبکہ مریض کی جسمانی بناوٹ اور نیچے کے رخ دباؤ یا کھنچاؤ کا احساس پایا جاتا ہو۔ نہ صرف بواسیر میں ہی بلکہ بچے دانی اور رحم کے ڈھیلے پن میں بھی اس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔

پیٹ کے سارے رگ و ریشوں میں لقوے کا ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ میں حالتاً بچے دانی کے ڈھیلے پن کا ذکر کر چکا ہوں۔ "ماہواری مقدار میں کم آتی ہے۔ خون صرف اس وقت گرتا ہے جبکہ مریضہ کام کر رہی ہوں۔" اس پر آپ کو پلسا ٹیلا کا خیال آئے گا کیونکہ قلت حیض کی شکایت موجود ہے اور کیونکہ پلسا ٹیلا کی مریضہ بھی اسی طرح عصبی مزاج والی ہوتی ہے۔ پلسا ٹیلا میں بھی قلت حیض پایا جاتا ہے اور یہ تکلیف کھلی ہوا میں گھٹ جاتی ہے۔ اس میں بھی پیڑو میں نیچے کے رخ بھاری کھنچاؤ پایا جاتا ہے۔ مگر یہ کھنچاؤ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا کہ کیلکیریا میں پایا جاتا ہے۔ اتنی سی مطابقت کے باوجود بھی دونوں دوائیوں میں بھاری فرق ہے۔

اب اس کے بعد دل کی علامتیں آتی ہیں۔ "مریض محسوس کرتا ہے جیسے دل شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے۔ نہایت سخت جیسے اسے مٹھی میں بند کر لیا گیا ہے۔ دل میں گھٹن کے ساتھ درد۔ کھلی ہوا میں سردی لگے مگر کھلی ہوا میں سر چکرانا گھٹ جاتا ہے۔"

پشت اور ریڑھ میں درد ریڑھ نازک کانچی ہے۔ یہ پلاٹینا کے بہت نزدیک ہے۔

لائیکو پوڈیم — *LYCOPODIUM*

لائیکو پوڈیم ہومیوپیتھی کے تسلیم کردہ تینوں زہروں سورا' آتشک اور جریان کی اصلاح کرنے والی دوا ہے۔ اس کا دائرہ عمل نہایت وسیع ہے۔ یہ بہت گہرائی تک پہنچ کر کام کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا شمار سست اور کم حرکت کرنے والی دوائیوں میں ہوا ہے اور اسے محض ایلوپیتھک دوائیوں کے اثر کو زائل کرنے کے لیے ہی مفید سمجھا گیا تھا' تاہم ہنی مین نے اس کا استعمال کیا اور اس کا سفوف تیار کر کے اس کی طاقت میں اضافہ کیا۔ یہ ہنی مین کی زبردست یادگار ہے۔ یہ جسم میں بہت گہرائی تک پہنچتا ہے اور نازک رگ وریشوں میں' خون کی نالیوں میں' ہڈیوں میں' جگر میں' دل میں اور جوڑوں میں تبدیلی لاتا ہے۔ رگ وریشوں کی تبدیلیاں نہایت اہم ہیں۔ اس میں اعضاء کے مردہ ہو جانے' ناسور بننے' زخموں کے پھیلنے اور بدن کے سوکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جسم کے دائیں حصہ پر اس کی علامتوں کا غلبہ رہتا ہے۔ ان کے دائیں سے بائیں کو جانے یا اوپر سے نیچے کو آنے کا امکان رہتا ہے۔ مثلاً وہ سر سے چھاتی کی طرف آتی ہیں۔ مریض کے بدن کا بالائی حصہ پہلے پہل سوکھتا ہے۔ خصوصاً گردن کے آس پاس جبکہ نچلے حصے کافی اچھے رہتے ہیں۔ اندرونی طور پر گرم کرہ ہوائی برداشت نہیں ہوتا۔ خصوصاً اس وقت جبکہ سر اور ریڑھ کی علامتیں موجود ہوں۔ سر کی علامتیں بستر کی حرارت اور گرمی سے بڑھتی ہیں۔ محنت مشقت کی گرمی سے بھی ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض ٹھنڈک بھی برداشت نہیں کرتا۔ اس میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے۔ عام طور پر ٹھنڈک سے' ٹھنڈی ہوا سے' ٹھنڈی روٹی سے اور ٹھنڈا پانی پینے سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ سر اور ریڑھ کے درد کو چھوڑ کر باقی سارے درد حرارت سے گھٹتے ہیں۔ محنت و مشقت سے لائیکو پوڈیم کے مریض کی عام شکایتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ محنت و مشقت سے اس کو دم کشی آتی ہے۔ بدن پھول جاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔ وہ نہ اوپر چڑھ سکتا ہے اور نہ ہی تیز چل سکتا ہے۔ محنت و مشقت سے بدن کے گرم ہو جانے سے دل کی علامتیں اور دم کشی بڑھتی ہے۔ متورم اعضاء کو بعض وقت سینکنے سے راحت ملتی ہے۔ گلے کی علامتیں عام طور پر گرمی سے' گرم چائے پینے سے یا گرم شوربہ پینے سے گھٹ جاتی ہیں۔ درد معدہ اکثر گرم پانی پینے سے گھٹ جاتا ہے یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ عصبی جوش اور تکان نمایاں ہوتی ہے۔

لائیکو پوڈیم کے مریض کی تکلیفات اور دوسری تکلیفیں حرکت کرنے سے گھٹتی ہیں' اس کا مریض انتہائی بے چین ہوتا ہے۔ کروٹیں بدلتا رہتا ہے اگر ورم اور اس میں درد بھی ہو تو پھر مریض کو بستر کی حرارت سے راحت ملتی ہے۔ اسے حرکت کرنے سے آرام ملتا ہے۔ لہٰذا وہ رات بھر متواتر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ وہ کروٹ بدل کر نئی جگہ چلا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب آرام سے سو سکوں گا۔ مگر رات بھر بے چینی جاری رہتی ہے۔ اگر

سر میں تکلیف ہو تو وہ ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈی جگہ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ سر کی تکلیف ایسی حرکت سے بڑھ جاتی ہے جس کے نتیجے کے طور پر مریض کا بدن گرم ہو جائے۔ مگر خالی حرکت سے اضافہ نہیں ہوتا۔ سر درد لیٹ جانے سے کمرے کی گرمی سے بڑھتا ہے اور ٹھنڈی ہوا میں اور حرکت سے گھٹتا ہے۔ تاوقتیکہ یہ حرکت بدن کو گرما دے۔ اگر حرکت کرتے رہنے سے بدن میں گرمی آ جائے گی تو سر درد بڑھ جائے گا۔ لائیکو پوڈیم کے سلسلے میں اس بات کو یاد رکھنا نہایت لازمی ہے کیونکہ اس کی یہ امتیازی علامت ہے۔ سر کی علامتیں سر پر گرم کپڑا اوڑھنے سے اور بستر کی حرارت سے بڑھتی ہیں۔

لائیکو پوڈیم کی علامتوں میں ایک مقررہ وقت پر شدت اور تیزی آنے کا امکان رہتا ہے۔ مثلاً شام کے 4 بجے سے 8 بجے تک نئی اور پرانی تکلیفیں اس وقت عموماً شدت اختیار کرتی ہیں۔ لائیکو پوڈیم کے بخار میں سردی اور بخار اکثر اسی وقت بڑھتی ہے۔ ٹائیفائیڈ اور لال بخار میں تو خصوصیت کے ساتھ اس وقت پر اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ گٹھیا کے دوروں میں گٹھیاوات کے بخار میں ورم کی حالتوں میں نمونیہ میں خناق کے نزلے میں اور دوسری تکلیفوں میں اگر علامتیں یقینی طور پر شام کے 4 و 8 بجے کے درمیان شدت اختیار کریں تو پھر آپ لائیکو پوڈیم پر غور کریں۔

اس میں اپھارہ پایا جاتا ہے۔ پیٹ ڈھول کی طرح پھول جاتا ہے حتیٰ کہ سانس بھی مشکل سے لیتا ہے۔ ڈایافرام پچھلی اوپر کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ اور وہ پھیپھڑوں و دل کے درمیان جگہ روکتی ہے لہٰذا دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ غشی آتی ہے اور دم کشی ہوتی ہے۔ لائیکو پوڈیم کے مریض سے یہ بات سننا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ "میں جو کچھ کھاتا ہوں اس سب کی ہوا بن جاتی ہے۔" چند لقمے کھانے سے ہی پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے اور وہ زیادہ کھا نہیں سکتا۔ مریض شکایت کرتا ہے کہ چند لقمے کھاتے ہی گلے تک بھر جاتا ہے۔ جب پیٹ میں اس طرح ہوا بھر جاتی ہے تو مریض کے جسم میں عصبیت بڑھ جاتی ہے اور وہ شور و غل برداشت نہیں کر سکتا۔ کاغذ کی کڑکڑاہٹ، گھنٹے بجنے یا دروازہ بند ہونے کی آواز سے وہ کانپ اٹھتا ہے اور غشی آ جاتی ہے۔ جیسا کہ اینٹی مونیم کروڈ، بوریکس اور نیٹرم میور میں ہوتا ہے۔ یہ عام حالتیں ساری تکلیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی۔ تمام حواس میں زبردست جوش رہتا ہے اور اس میں ہر بات ناگوار گزرتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر ناراضگی و تکلیف ہوتی ہے۔

لائیکو پوڈیم کا مریض گھینگھا مچھلی نہیں کھا سکتا۔ اگر کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے۔ بظاہر گھینگھا مچھلی لائیکو پوڈیم کے مریض کے لیے زہر ہے جیسا کہ تھوجا کے مریض کے لیے پیاز؟ گر ازک ایسڈ کا مریض سڑا پنیر نہیں کھا سکتا۔ اگر آپ کو کبھی کوئی ایسا مریض ملے جس کی تکلیف سڑا پنیر ٹماٹر یا گھینگھا کھانے سے بڑھی ہو اور اسے دینے کے لیے آپ کے پاس کوئی ہومیو پیتھک دوائی نہ ہو تو یہ یاد رکھئے کہ اسے پنیر کھلا دیں۔ یہ چند ہی منٹ میں سڑا بری ٹماٹر یا گھینگھا کو ہضم کر دے گا۔

جلد پر زخم بن جاتے ہیں۔ تکلیف دہ زخم ایسے زخم جن میں گوشت گل سڑ رہا ہو ایسے زخم جو جلد کے نیچے ہوں۔ جلد کے نیچے کے ناسور چکر دار ریشوں کی تکلیف۔ پرانے ضدی زخم کو مندمل نہ ہوتے ہوں۔ ان پر لحمی انگور آتا ہو تکلیف دہ زخم جلن والے زخم ایسا زخم جن میں ڈنک لگنے کا سا درد ہو بعض وقت ٹھنڈک پہنچانے

سے راحت ملتی ہے اور گرم پٹیاں باندھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ عموماً لائیکو پوڈیم کے زیر اثر گرم پٹیاں باندھنے اور حرارت سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ بیٹھنے سے گھٹنے کا درد، پیپ والی حالت اور گٹھیا کی حالت میں آرام ملتا ہے۔ غیر معمولی طور پر بستر کی حرارت سے اور گرم کمرے میں پت (چھپاکی) نکل آتی ہے۔ یہ دانے یا تو گانٹھ کی شکل میں یا لمبے دانے یا بے قاعدہ شکل میں نمودار ہوتے ہیں خصوصیت سے گرمی میں۔ ان میں سخت خارش ہوتی ہے۔ لائیکو پوڈیم میں جلد پر دانے نکلتے ہیں اور ان میں شدید خارش ہوتی ہے۔ چھالے اور کیل والی پھنسیاں، تر اور خشک پھنسیاں، ہونٹوں کے اردگرد کی پھنسیاں، کان کے پیچھے کی پھنسیاں نتھنوں کے نیچے اور آلات تناسل کے اوپر کی پھنسیاں، کتا؍ پھوڑے والی پھنسیاں۔ پرانے اگزیما کی طرح کے ہاتھوں پر ناسور جن سے خون نکلا کرے۔ جلد موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ پرانے پھوڑوں اور چھالوں کی جگہ سخت ہو جاتی ہے، وہاں گانٹھ بن جاتی ہے اور یہ گانٹھ بڑی دیر تک قائم رہتی ہے۔ جلد بیمار نظر آتی ہے اور اس سے پپڑی اترتی رہتی ہے۔ زخم مندمل نہیں ہوتے سخ کے زخم میں پیپ آ جاتی ہے۔ ان میں درد ہوتا ہے جیسے ان کے اندر پن چبھی لگی ہوئی ہے۔ یہ پیپ جلد کے نیچے ہی نیچے پھیلتی رہتی ہے۔ زخموں سے خون بہتا ہے اور ان میں گاڑھی زرد بدبودار سبز پیپ بھاری مقدار میں جمع ہو جاتی ہے۔ آتشک کے نرم و سخت زخم بھی اکثر لائیکو پوڈیم سے درست ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ لائیکو پوڈیم کی حالت کا بغور مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں عام طور سے کمزوری پائی جاتی ہے دل سے خون لیکر جانے والی اور واپس لانے والی رگوں میں سستی پائی جاتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری، خون کی گردش کمزور، بے حسی کے داغ۔ کسی ایک عضو کا سوکھنا۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں مردہ ہو جاتی ہیں، لڑکھڑاتا ہے ہاتھ پاؤں کا استعمال کرنے کی نااہلیت۔ ہاتھ پاؤں اپنا فعل بخوبی اور قدرتی طور پر سر انجام دینے کے نااہل۔ ہاتھ پاؤں کا کانپنا۔

لائیکو پوڈیم میں ذہنی علامتیں بھی بیشمار ہیں۔ وہ تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ ذہنی تھکان کی حالت، پرانی تھکان، بھلکڑ کوئی نیا کام سر انجام دینے سے پہلوتہی کرے۔ کوئی نیا پیشہ اختیار کرنے سے پرہیز۔ اپنے ہی کام سے نفرت، ڈرتا ہے مبادا کچھ ہونے والا ہے۔ جیسے وہ کچھ بھول گیا ہے۔ بھیڑ میں جانے سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے مگر اس کے باوجود اکثر تنہائی سے بھی ڈرتا ہے۔ اکثر پیشہ ور لوگ مثلاً وکیل اور وزیر وغیرہ مجمع میں نہ آنے سے ڈرتے ہیں۔ اس میں وہ اپنی کوتاہی محسوس کرتے ہیں۔ اپنا کام سرانجام دینے کی نااہلیت محسوس کرتے ہیں۔ خواہ وہ اسے برسوں سے ہی سرانجام دیتے کیوں نہ آ رہے ہوں۔ ایک وکیل عدالت میں پیش ہونے کی بات سوچ ہی نہیں سکتا۔ وہ وقت پر عدالت میں پیش ہونے سے ٹال مٹول کرے گا۔ جان بوجھ کر دلیل ٹالنے کے لیے دیر کریگا تاوقتیکہ اسے مجبوراً جانا نہ پڑے۔ اسے اندیشہ رہتا ہے کہ میں ڈگمگا جاؤں گا لڑکھڑا جاؤں گا میں غلطیاں کروں گا۔ ڈرتا ہے میں بھول کروں گا۔ مگر جب وہ حقیقی طور پر عدالت میں پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنے کام کو بڑی آسانی اور کامیابی سے سرانجام دیتا ہے۔ یہ سیلیشیا میں بھی اہم علامت ہے۔ یہ خوف اور اندیشہ جتنا زیادہ ان دونوں دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ اتنا کسی دوسری دوائی میں نہیں ملتا۔

لائیکو پوڈیم میں مذہبی دیوانگی بھی پائی جاتی ہے۔ مگر یہ ہلکی ہی ابتداء ہے۔ اداسی مذہبی دیوانگی بتدریج

بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حتی کہ مریض بیٹھا بیٹھا کڑھتا رہتا ہے۔ اکثر احباب سے مل بیٹھنے سے پرہیز کرتا ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ تنہائی سے بھی ڈرتا ہے۔ "آدمیوں سے بھی ڈرتا ہے اور تنہائی میں بھی۔ چڑچڑا پن اور اداسی۔" "آدمیوں سے ڈرنے کی علامت ہمیشہ عورتوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ ہمیشہ لوگوں سے ڈرتا ہے۔ اگر لائیکوپوڈیم کے مریض میں یہ علامت پوری طرح ظاہر ہو تو پھر آپ دیکھیں گے کہ مریضہ کمرے میں آنے والے نئے لوگوں سے ڈرتی ہے۔ اگر اس کے رشتہ دار بھی آئیں تو وہ ان سے بھی ڈرتی ہے۔ ملنے والے سے ڈرتی ہے۔ وہ صرف انہی کی موجودگی کو دور کرتی ہے جو عموماً ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں۔ تن تنہا رہنا بھی پسند نہیں کرتی۔ وہ یہ محسوس کرنا چاہتی ہے کہ کمرے میں اور بھی کوئی ہے۔ مگر جھگڑا پسند نہیں کرتی، وہ یہ بھی نہیں چاہتی کہ کوئی اس سے بات چیت کرے یا اسے کوئی کام کرنے کے لیے مجبور کیا جائے۔ وہ کوئی محنت کرنا پسند نہیں کرتی اور اگر اسے کوئی کام کرنے کے لئے مجبور کر دیا جائے تو وہ اس میں راحت محسوس کرتی ہے۔ "نہایت کم بولتی ہے اکیلا رہنا چاہتی ہے۔" "آؤ تھوڑا اور آگے بڑھیں۔ کم گوئی اس لئے ہے کہ مریضہ نہ تو خود بولنا پسند کرتی ہے اور نہ ہی یہ چاہتی ہے کہ کوئی اس سے بولے۔ وہ خاموش رہنا چاہتی ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ اتنے پر ہی مطمئن اور خوش ہے کہ کمرے میں دوسرا کوئی شخص موجود ہے اور وہ اکیلی نہیں ہے۔ وہ ذاتی طور پر ایک چھوٹے سے کمرے میں رہ کر خوش ہے تاکہ وہ مکمل طور پر اکیلی رہے تاہم وہ تنہائی پسند نہیں کرتی۔ اگر گھر میں دو کمرے ملحقہ ہوں تو لائیکوپوڈیم کا مریض ایک کمرے میں رہنا پسند کرے گا اور اس کی یہ خواہش ہوگی کہ دوسرے لوگ دوسرے کمرے میں ہیں۔

لائیکوپوڈیم کا مریض عموماً کسی دوست یا جان پہچان والے سے مل کر رونے لگتا ہے۔ کوئی تحفہ ملنے پر مریض غیر معمولی اداسی کے ساتھ رونے لگتا ہے۔ ذرا سی خوشی پر وہ رونے لگتا ہے۔ ذرا سی خوشی پر بھی وہ رونے لگتا ہے۔ لہذا ہم نے دیکھا کہ لائیکوپوڈیم کا مریض بزدل ہوتا ہے۔ حساس طبیعت والا ہوتا ہے جذباتی ہوتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے۔ "حساس ذکی الحس کسی کو شکریہ ادا کرتے سن کر چلا اٹھتا ہے۔"

اگر وہ ہلکی قسم کے بخاروں میں مبتلا ہو تو بکواس کرتا ہے اور اکثر بے ہوشی بھی آتی ہے۔ وہ ہوا میں فرضی اور قیاسی چیزوں کو پکڑتا ہے۔ مکھیاں اور طرح طرح کی چیزیں دیکھتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہی ہیں۔ "ضرورت سے زیادہ خوش، معمولی سے معمولی بات پر بھی ہنستا ہے۔" پاگل پن کی حالت۔ "ناامید۔" لائیکوپوڈیم کا مریض صبح سویرے سو کر اٹھتا ہے تو اداس ہوتا ہے۔ اداس اور ناامید جیسے بس قیامت ہی آ رہی ہے۔ یا جیسے سارا خاندان مر جائے گا۔ یا جیسے گھر جل جائے گا۔ اسے کہیں خوشی اور مسرت نظر نہیں آتی۔ مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ لیکن قدرے ادھر ادھر ٹہلنے سے یہ اداسی اور ناامیدی مٹ جاتی ہے۔ یہ حالت پاگل پن سے پہلے آتی ہے۔ آخر کار خودکشی کی حالت آتی ہے اور زندگی سے بیزاری آتی ہے۔ دیکھئے اس دوائی کا قوت ارادی پر کیا اثر ہے۔ یہ حقیقی معنوں میں انسان کی زندہ رہنے کی خواہش کو مار دیتی ہے۔ انسان کی اول ترین خواہش ہے زندہ رہنا اور کچھ بننا۔ اگر یہی خواہش ہی مٹ گئی تو آپ دیکھیں گے کہ ایک حیرت انگیز چیز مٹ گئی۔ اس حالت میں انسان بذات خود مٹ جانا چاہتا ہے۔ انسانی ترکیب ہی بگڑ کے پلٹ گئی۔ انسان کی قوت ارادی مٹ گئی۔ قلبی اندیشہ کرنے، تنگی سانس، خوف، گھٹے فکرمندی کے خواب جیسے ابھی مرنے والا ہو، خود اعتمادی کی کمی، حزن، ملال مزاج،

شرمیلا پن' بے پروا' بے نیاز۔ "خود اپنے اوپر بھروسہ نہیں رہتا۔ کسی بھی بات پر بھروسہ نہیں رہتا۔ انسان سے نفرت' اپنے بچوں بھی بال بچوں سے دور رہتا ہے۔ بد اعتماد' شکی مزاج' نقص نکالتا رہتا ہے۔ درد برداشت نہ کر سکے۔"

لائیکو پوڈیم کے مریض کو وقت مقررہ پر سر درد ہوا کرتے ہیں۔ اور ان سر دردوں کا تعلق معدے کی گڑ بڑ سے رہتا ہے۔ اگر اسے وقت مقررہ پر روٹی نہ ملے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے لہٰذا اسے وقت کی پابندی کا دھیان رکھ کر کھانا پڑتا ہے ورنہ سر درد ہو جائے گا۔ یہ قدرے کاکٹس کے سر درد کے مانند ہے۔ کاکٹس میں اجتماع خون کی وجہ سے سر درد ہوتا ہے۔ اگر اسے وقت مقررہ پر کھانا نہ ملے تو چہرہ تمتما جاتا ہے اور نہایت تیز درد شروع ہو جاتا ہے۔ امتیازی امر یہ ہے کہ اگر درد لائیکو پوڈیم کا ہے تو تھوڑا کھا لینے سے سر درد گھٹ جاتا ہے۔ مگر کاکٹس کی حالت میں بڑھ جاتا ہے۔ لائیکو پوڈیم اور خصوصیت سے فاسفورس اور سورائنم میں زبردست بھوک کے ساتھ سر درد ہوا کرتا ہے۔ درد کی ابتدا کے وقت یا اس وقت کے لگ بھگ زبردست بھوک کی وجہ سے غشی سی آتی ہے۔ جو کھانا کھا لینے سے بھی کم نہیں ہوتی۔ فاسفورس اور سورائنم میں یہی حالت ہوتی ہے جبکہ بھوک اور سر درد دونوں ہی شامل حال ہوں۔ لائیکو پوڈیم کے سر درد حرارت سے بستر کی حرارت سے اور لیٹ جانے سے بڑھتا ہے جبکہ ٹھنڈک سے ٹھنڈی ہوا سے' کھڑکیاں کھول لینے سے گھٹ جاتا ہے۔ کمزور اور دبلے پتلے بدن والے لڑکوں کے سر میں دیر تک درد رہتا ہے۔ جب بھی اس ننھے بچے کو سردی لگ جاتی ہے اس کے سر میں دیر تک' تپکن کے ساتھ اور اجتماع خون کی وجہ سے سر درد جاری ہو جاتا ہے۔ وہ دن بدن' ماہ بہ ماہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔

خصوصیت سے چہرے اور گردن پر یہ تکلیف اس وقت بھی نمودار ہوتی ہے جبکہ لڑکے کی چھاتی تنگ ہو' اسے خشک و پریشان کن کھانسی آتی ہے۔ کف نہ نکلے۔ گردن اور سوکھتا چلا جائے۔ یہ دوائی ایسے لڑکوں کے لیے خصوصیت سے مفید ہے جبکہ خشک کھانسی یا دیر تک جاری رہنے والا سر درد ہو جو بچے نمونیہ یا برانکائٹس کے بعد دبلے پتلے ہو جائیں سوکھ جائیں خصوصاً چہرہ اور گردن سوکھ جائے ذرا سی اکساہٹ پر زکام ہو جائے۔ بدن گرما جانے سے سر درد میں مبتلا ہو جائیں۔ رات کو سر درد ہوا کرے اور اجتماع خون کی ایسی حالت جس کا ذہن پر کم و بیش اثر ہو اور جس میں وہ سوتے سوتے گھبرا کر جاگ اٹھیں۔ ننھا منا سوتے سوتے چیخ مارے' ڈر کر جاگ جائے' گھبرایا ہوا سہما ہوا نظر آئے اس طرح جاگ جانے کے چند منٹ بعد تک بچہ ماں باپ یا نرس یا دوسرے گھر والوں کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ اسے سنبھلنے میں کافی دیر لگتی ہے۔ تب وہ سمجھتا ہے کہ میں کہاں ہوں اور پھر لیٹ جاتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ پھر ڈر کر جاگتا ہے۔ چہرہ عجیب و غریب اور گھبراہٹ کے آثار۔ یہ حالت بار بار ہوتی رہتی ہے۔ تپکن اور دباؤ کے ساتھ سر درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ مگر یہ علامت اس حالت کے مقابلہ میں ہیچ ہے جس میں یہ کہ درد نمودار ہوتے ہیں۔ وہ حالات جن میں یہ درد اٹھتا ہے۔ جو کچھ بچہ کرتا ہے اور یہ حقیقت کہ یہ درد ٹھنڈک سے گھٹتے ہیں' شور و غل اور بولنے سے بڑھتے ہیں۔ شام کو 4 و 8 بجے کے درمیان شدت اختیار کرتے ہیں اور یہ کہ بچہ اوپر سے نیچے کی طرف سوکھتا چلا جاتا ہے۔ یہ باتیں درد کی نوعیت کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ لیکن اگر مریض درد کی وضاحت کرے تو بتائے گا کہ درد تپکن' دباؤ کے ساتھ ہوتا ہے یا جیسے سر پھٹ پڑے گا یا جیسے سر بھرا ہوا ہے۔

کھوپڑی پر تھوڑی محدود جگہ میں پھنسیاں نکلتی ہیں۔ یہ محدود دائرے چھلکے ہوتے ہیں۔ وہاں کے بال جھڑ جاتے ہیں۔ چہرے پر داغ، کان کے پیچھے اگیزیما کی پھنسیاں، جن سے خون ٹپکے یا پانی سی رطوبت نکلے۔ اکثر زردی مائل پانی نکلتا ہے۔ اگیزیما کان کے پچھلے حصے سے پھیلتا پھیلتا سارے کان پر پھیل جاتا ہے اور کھوپڑی تک پہنچ جاتا ہے۔ بچوں کے اگیزیما میں لائیکو پوڈیم کا مطالعہ نہایت ضروری اور مفید ہے۔ دبلے پتلے بھوکے، کمزور، جھریوں والے بچے کا اگیزیما جس کو کم وبیش سر کی تکلیف بھی ہو جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ کان کے پچھلے حصہ سے رطوبت ٹپکے۔

پیشاب میں لال سنگریزے آئیں۔ چہرے پر جھریاں، خشک پریشان کن کھانسی۔ یہ بچہ کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ ایسا بچہ جس کا بایاں پاؤں گرم ہو اور دوسرا سرد۔ اس کے ساتھ زبردست بھوک، خوب کھائے۔ غیر معمولی بھوک، زبردست پیاس مگر پھر بھی متواتر سوکھتا چلا جائے۔ یہ سب لائیکو پوڈیم سے درست ہو جاتے ہیں۔ شروع شروع میں اس کے زیر اثر پھنسیاں بکثرت نکلتی ہیں، مگر آخر کار یہ دب جاتی ہیں اور بچہ روبہ صحت ہو جاتا ہے۔ عام طور پر سر کی تکلیف کا ایک خاص علامت سے گہرا تعلق ہے۔ یعنی پیشاب میں سرخ سنگریزے آتے ہیں۔ جب تک پیشاب میں یہ سرخ سنگریزے آتے ہیں، بچہ سر درد سے محفوظ رہتا ہے اور جونہی پیشاب پیلا ہوا اور سرخ مرچ جیسی تلچھٹ آنی بند ہوئی کہ تھکن اور دباؤ کے ساتھ سر درد بھی آ جاتا ہے جو کئی کئی دن تک جاری رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سر درد پیشاب میں یورک ایسڈ آنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ اس کا نام کیا رکھتے ہیں۔ اگر علامتیں موافق ہیں تو دوائی کام کرے گی۔ گٹھیا کے پرانے مریضوں میں جب سر درد نہایت نمایاں ہو تو ہاتھ پاؤں کا گٹھیا کم ہو جاتا ہے۔ یہ حالت ادل بدل کر ہوتی ہے۔ سر درد اسی حالت میں آتا ہے جبکہ ہاتھ پاؤں میں درد نہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر پیشاب میں، گٹھیا کی حالت میں لال سنگریزے کافی مقدار میں ہوں تو درد دونوں ہی جگہ سے یا ایک جگہ سے مٹ جاتا ہے۔ مگر جونہی اسے سردی لگتی ہے اور سنگریزے کم ہو جاتے ہیں تو درد بڑھ جاتا ہے۔ لائیکو پوڈیم کے سر درد کی ایک اور خوبی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا نزلے زکام سے تعلق ہے۔ اگر سردی لگنے سے نزلے کی رطوبت کا اخراج گھٹ جائے تو سر درد بڑھ جاتا ہے۔ لائیکو پوڈیم کے زیر اثر ناک سے گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہے۔ ناک زرد، سبز کھرنڈ سے بھر جاتی ہے۔ وہ جب صبح ناک صاف کرتا ہے تو یہ کھرنڈ نکلتے ہیں یا گلے میں جا گرتے ہیں۔ جب سردی لگ جاتی ہے تو اس گاڑھی رطوبت کا اخراج بڑی حد تک رک جاتا ہے۔ جب چھینکیں آنے لگتی ہیں اور پانی سی رطوبت گرتی ہے۔ اس کے بعد لائیکو پوڈیم کا سر درد آتا ہے۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دباؤ کے ساتھ درد ہوتے ہیں اس کے ساتھ بھوک۔ آخر کار زکام دور ہو جاتا ہے اور پھر گاڑھی زرد رطوبت آ جاتی ہے اور سر درد گھٹ جاتا ہے۔

لائیکو پوڈیم میں آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں ہیں مگر اہم ترین علامتیں ہیں۔ آنکھ سے رطوبت گرنے کی۔ یہ علامتیں اس قدر زیادہ ہیں اور ان میں بھی آنسو آتے ہیں اور محض آنکھ کی علامتوں کے سہارے آپ دوائی منتخب نہیں کر سکتے۔ ورم کی حالتیں جن میں آنسو بکثرت نکلیں اس کے ساتھ آنکھ سرخ، آنکھ کی بلغمی جھلیوں اور پپوٹے کے زخم مگر ہے۔

جہاں تک کان کا تعلق ہے لائکوپوڈیم اہم دوائی ہے۔ کیونکہ اس دبلے پتلے اور سوکھے بدن والے بچے کو جس کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی ہیں۔ خشک کھانسی آتی ہے۔ لال بخار کا دورہ ہو جانے کے بعد کان بہنے کی شکایت ہو گئی ہے اور کان سے گاڑی زرد اور بدبودار رطوبت نکلتی ہے سننا کم ہو گیا ہے۔ اگر لال بخار میں کوئی موافق دوائی دی جاتی تو پھر کان کی تکلیف پیدا نہ ہوتی' کیونکہ کان کی تکلیف لازمی طور پر لال بخار کا جز نہیں ہے بلکہ اس تکلیف کا انحصار بچے کی جسمانی بناوٹ و حالت پر ہے۔ لائکوپوڈیم میں کان کی نہایت تکلیف دہ پھنسیاں پائی جاتی ہیں۔ کان بہتا ہے' کان میں ناسور بن جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کان کے آس پاس یا کان کے پچھلے حصے کا اگزیما بھی شامل حال رہتا ہے۔

میں سر کے ساتھ ہی ناک کی کچھ علامتوں پر روشنی ڈال چکا ہوں۔ یہ تکلیف اکثر بچپن میں ہی شروع ہوتی ہے۔ شروع میں ننھا بچہ ایک خاص قسم کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ناک سے سانس لیتا ہے۔ آخر میں وہ منہ سے سانس لینے لگتا ہے کیونکہ ناک رک جاتی ہے۔ یہ حالت دنوں اور بعض وقت مہینوں تک جاری رہتی ہے۔ بچہ صرف منہ سے سانس لے سکتا ہے' ناک سے نہیں' جب وہ چلاتا ہے تو بہت مہین اور تیز آواز سے چلاتا ہے۔ جیسا کہ ناک بند ہو جانے کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ ناک کا معائنہ کریں تو آپ کو ناک پیپ سے بھری ملے گی۔ یہ کف و پیپ سی رطوبت گلے میں بھی نکلتی دکھائی دے گی۔ ناک کا بری طرح بند رہنا لائکوپوڈیم کی پرانی' مزمن حالت ہے۔ بچہ اس تکلیف میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ ناک میں چھچھڑے بھر جاتے ہیں۔ ان کی رنگت زرد اکثر سیاہی مائل' کبھی کبھی سبزی مائل ہوتی ہے' نکسیر چلتی ہے۔ یہ دوائی اس تکلیف دہ نزلے میں نہایت مفید ہے۔ جس میں سر درد بھی شامل ہو خصوصاً ان مریضوں میں جن کی گردن سوکھ چلی ہو۔ لائکوپوڈیم میں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اس میں گردن سوکھتی ہے۔ چہرے پر جھریاں پڑتی ہیں جبکہ جسم کا نچلا حصہ کافی اچھی حالت میں رہتا ہے۔ پرانے نزلے میں بالغ مریض ہر وقت ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ وہ رات کو ناک سے سانس نہیں لے سکتا۔ کیونکہ ناک کی ساری بلغمی جھلیوں پر کھرنڈ اور چھچھڑے جم جاتے ہیں۔ نتھنوں پر پپڑی جمتی ہے اور اس کے ساتھ اگزیما' چہرے اور ناک کے آس پاس پھنسیاں جن سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ ناک سے جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ کافی بانیگروم کی طرح سخت اور گاڑھی ہوتی ہے۔

چہرہ پیلا' بیماروں جیسا۔ پیلا' اکثر جھریوں والا' سکڑا ہوا اور سوکھا ہوا۔ چھاتی کی گہری بیماریوں میں مثلاً برانکائیٹس یا نمونیہ میں جبکہ چھاتی کف سے بھری ہوئی ہو تو آپ دیکھیں گے کہ چہرے اور پیشانی پر درد کی وجہ سے بل پڑ جاتے ہیں۔ دونوں نتھنے سانس لینے کی کوشش میں بار بار پھڑکتے ہیں۔ نتھنوں کا یہ پھڑکنا دم کشی کی ساری حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح کی حالت اٹم ٹار میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں نتھنے سیاہ ہو جاتے ہیں' چوڑے ہو جاتے ہیں اور بار بار پھیلتے دکھائی دیتے ہیں۔ اٹم ٹار میں سانس کی گڑگڑاہٹ کمرے کے باہر سنائی دے گی۔ مریض سخت تکلیف میں مبتلا نظر آئے گا۔ لیکن اگر آپ اسے بستر میں پڑے پڑے ناک پھڑپھڑاتے دیکھیں' چہرے پر جھریاں' چھاتی میں گڑگڑاہٹ یا خشک تکلیف دہ کھانسی کی شکایت پائیں۔ کھانسی میں کف نہ نکلتا ہو اور جب آپ مریض کی خاص خاص باتوں پر توجہ دیں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ لائکوپوڈیم کا مریض ہے۔ نمونیہ کی پہلی حالت میں جب رطوبت پتلی ہوتی ہے اور دوسری حالت میں جب کف

چھاتی میں بھر جاتا ہے اور کڑا ہو جاتا ہے تو لائیکو پوڈیم مریض کی جان بچا سکتا ہے۔ پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں میں سخت بلغم آ جانے کی حالت میں اس کا فاسفورس اور سلفر سے گہرا تعلق ہے۔ سلفر کا مریض سرد ہوتا ہے اس میں ردِ عمل کا رجحان موجود نہیں ہوتا۔ وہ چھاتی میں بوجھ محسوس کرتا ہے۔ جب آپ اس کی چھاتی کا معائنہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں سخت بلغم بھری پڑی ہے۔ وہ خاموشی سے لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ ظاہر طور پر جیسے مرنے والا ہے۔ سلفر اس کی مدد کرے گا۔ اس میں سانس لینے کے لئے نہ تو ناک پھڑکتی ہے اور نہ ہی لائیکو پوڈیم کی چہرے اور پیشانی پر جھریاں پڑتی ہیں۔ سٹرامونیم کی دماغی تکلیفوں میں پیشانی پر جھریاں پڑتی ہیں اور لائیکو پوڈیم کی چھاتی کی تکلیف میں چہرے پر جھریاں پڑتی ہیں۔ دونوں کی جھریوں میں قدرے مشابہت ہے۔ آپ ایسے مریض کو لیں جس کے دماغ میں خون جمع ہو گیا ہو جو نیم بے ہوش ہو وحشی نظر آئے۔ آنکھیں چمکدار ہوں ماتھے پر جھریاں ہوں۔ دماغ کی مصروفیت کا رجحان ہو۔ یہ لائیکو پوڈیم نہیں ہے سٹرامونیم ہے۔ اس طرح کے باریک عملی مشاہدے سے آپ کو علامتوں کا فرق سمجھ میں آ جائے گا۔ آپ اس طرح فوراً سمجھ لیں گے کہ سٹرامونیم دماغی تکلیفوں میں اور لائیکو پوڈیم نمونیہ کے دوسرے یا تیسرے درجے میں نمودار ہوتا ہے۔

چہرہ اکثر تانبے کے رنگ کی پھنسیوں سے بھر جاتا ہے۔ جیسا کہ ہمیں آتشک میں ملتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ لائیکو پوڈیم آتشک کے پرانے مریضوں کے لیے مفید ہے۔ خاص کر ان حالتوں میں جبکہ آتشک کے زہریلے مادے کا ناک پر اثر ہوا ہو ناک مردہ ہو گئی ہو یا ناک کی ہڈیوں میں ناسور بن گیا ہو اور بہتے ہوئے نزلے کی علامتیں بھی موجود ہوں۔ چہرے میں بھی زبردست پھڑکن ہوتی ہے۔ آپ چہرے کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ اس کے احساس کی تصدیق کرتا ہے۔ مریض نہایت حساس ہوتا ہے۔ ذرا سے جھٹکے یا آواز سے مثلاً دروازہ بند ہونے کی آواز' گھنٹے بجنے کی آواز سے اس کے ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں' وہ برہم ہو جاتا ہے اور یہ حالت چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ چہرہ بیماروں جیسا' جھریوں والا' چھاتی اور پیٹ کی تکلیفوں میں ابرو تن جاتے ہیں۔ اوپیم اور میوریٹک ایسڈ کی طرح اس میں بھی جبڑا لٹک جاتا ہے۔ یہ انتہائی تھکان کی علامت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض خطرے میں ہے۔ یہ حالت خصوصیت کے ساتھ ٹائیفائیڈ میں نمودار ہوتی ہے جبکہ مریض بستر کے کپڑوں کو نوچتا ہے۔ بستر میں پڑا پڑا نیچے کی طرف پیروں کی طرف کھسکتا جاتا ہے۔ کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتا۔ اسے جگانا مشکل ہوتا ہے۔ یہ بیماری کے آخری مرحلے کی نشانیاں ہیں جو کہ ہلکی قسم کے بخاروں میں' ٹائیفائیڈ میں۔ خون میں گندہ مواد آنے کی وجہ سے جو بخار آتے ہیں ان میں آخری وقت میں پائی جاتی ہیں۔ جبڑے کے نیچے اکثر غدود پھول جاتے ہیں۔ کن پیڑ اور نچلے جبڑے کے غدود متورم ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ ورم اکثر چکر دار ریشوں میں آتا ہے۔ لہٰذا گردن ماؤف ہوتی ہے۔ ان غدودں میں پیپ آ جانے کا رجحان ہوتا ہے۔ لال بخار اور خناق میں گردن کے غدود پھول جاتے ہیں۔

دوسری اہم خوبی ہمیں ملتی ہے گلے کی علامتوں میں عام حالت کا ذکر کرتے ہوئے میں کہہ چکا ہوں کہ لائیکو پوڈیم کی بڑی خوبی ہے سمت' علامتوں کا ایک خاص رخ میں چلنا اس کی علامتیں دائیں سے بائیں کو پھیلتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دایاں پاؤں سرد رہتا ہے بایاں گرم۔ دایاں گھٹنا پہلے متاثر ہوتا ہے۔ اگر درد حرکت

کرنے والے ہیں تو وہ دائیں سے بائیں کو جاتے ملیں گے۔ بیشتر تکلیفیں دائیں طرف سے بائیں طرف کو جاتی ملتی ہیں۔ یا ان کا اثر بائیں طرف کے حصہ کی نسبت دائیں حصہ پر زیادہ ہوتا ہے منہ آنے کی حالت میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ حلق کا دایاں حصہ پہلے پکتا ہے اور اس کے بعد بایاں ٹانسل متورم ہوگا اور اگر مناسب دوائی نہ ملے تو پھر پیپ بھی آجاتی ہے۔ گلے کے عام زخم دائیں طرف سے شروع ہوتے ہیں۔ مگر اگلے ہی دن دونوں طرف تکلیف ہو جاتی ہے۔ یعنی تکلیف دائیں طرف سے چلتے چلتے اب بائیں طرف بھی پہنچ گئی ہے۔ اس دوائی میں حلق و گلے میں طرح طرح کے درد ہوا کرتے ہیں۔ یہ خناق کی اس حالت میں مفید ہے جبکہ پہلے پہل دایاں حصہ ماؤف ہوا ہو وہاں جھلیاں نمودار ہوئی ہوں اور بعد میں بایاں حصہ بھی گرفت میں آ گیا ہو۔ پہلے دن گلے کے دائیں حصہ پر زخموں کے نشان دکھائی دیں گے اور دوسرے دن بائیں حصہ پر۔ ہم نے لائیکو پوڈیم میں یہ بھی دیکھا ہے کہ اس کی تکلیفیں اوپر سے نیچے کو چلتی ہیں اور ان میں بھی اسی طرح کی رطوبتیں آتی ہیں۔ یہ اکثر حلق کے بالائی حصہ سے شروع ہوتی ہیں اور نیچے گلے کی طرف آتی ہیں۔ لائیکو پوڈیم نے اس طرح کے بہت سے مریضوں کو صحت بخشی ہے۔ لائیکو پوڈیم کی بعض حالتوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مریض کو منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے آرام ملا ہے۔ مگر عموماً لائیکو پوڈیم کے گلے کے زخموں میں نیم گرم پانی پینے سے ہی راحت ملتی ہے۔ غالباً یہی علامت لائیکو پوڈیم کو لیکیسس سے جدا کرتی ہے۔ موخرالذکر کے ساتھ ٹھنڈک سے راحت ملتی ہے اور گرم پانی پینے کی کوشش کرنے سے ہی تشنج آجاتا ہے۔ جبکہ اول الذکر میں گرم پانی سے راحت ملتی ہے۔ حالانکہ بعض دفعہ ٹھنڈا پانی پینے سے بھی راحت ملتی ہے۔ لائیکو پوڈیم کا مریض لیکیسس کے مریض کی طرح دم کشی، گلا گھٹنے اور تشنج کی حالت میں سو نہیں سکتا۔ گلے میں شدید ترین درد ہوتا ہے اس میں خناق کی بدترین حالتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں وہ جسمانی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں جن کا نتیجہ ہوتا ہے ٹائیفائیڈ یا پرسوت جور (زچگی کا بخار) لال بخار وغیرہ۔

معدے اور پیٹ کی علامتیں ملی جلی رہتی ہیں۔ سیری کا احساس۔ بھوک و رغبت کا مکمل طور پر فقدان۔ معدہ اس قدر بھرا رہتا ہے کہ اسے کھانا کھانے کی رغبت ہی نہیں ہوتی۔ معدہ بھرا ہونے کا یہ احساس کھانے کے چند لقمے کھا لینے کے بعد آتا ہے۔ وہ بھوک لیکر باورچی خانہ میں جاتا ہے مگر صرف پہلا لقمہ کھاتے ہی طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے۔ ڈکار آنے سے عارضی طور پر راحت ملتی ہے۔ مگر اپھارہ کم نہیں ہوتا۔ متلی اور قے۔ معدے میں دانت سے کترنے کی طرح کا درد جیسا کہ ورم معدہ میں ہوتا ہے۔ نزلہ، زخم و سرطان میں جلن۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد درد، صفرا کی قے، قے میں قہوے کی سی تلچھٹ نکلنے۔ کالے رنگ کی سیاہی جیسی قے۔ بظاہر لائیکو پوڈیم کے زیر اثر مہلک قسم کے مریضوں کو بھی زندگی ملی ہے۔ اس کی بدولت تکلیف کی شدت اتنی کم ہو جاتی ہے کہ اگر مریض ہفتوں میں ختم ہو جاتا تو اب کئی برس تک زندہ رہے گا۔ پیٹ کے دائیں حصہ پر ورم آتا ہے جیسا کہ جگر کی تکلیفوں میں ہوتا ہے۔ درد جگر، صفرا کے بار بار دورے۔ اس کے ساتھ صفرا کی قے۔ صفراوی پتھری کے بھی درد ہوتے ہیں۔ لائیکو پوڈیم دینے کے بعد دورے کا وقفہ بڑھ جاتا ہے۔ صفرا کا بہاؤ معمول پر آ جاتا ہے۔ صفراوی پتھری نرم پڑ جاتی ہے۔ بظاہر یہی ہوتا ہے جیسے وہ گل گئی ہو۔ لائیکو پوڈیم کے مریض کو ہمیشہ ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ تیز اور ترش ڈکاریں آتی ہیں جن

کی وجہ سے حلق میں جلن ہوتی ہے۔ ترشی معدہ۔ ترق تے' ہوا' کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ اور درد جیسے پیٹ بھرا ہوا ہے۔ پیٹ میں خوفناک کمزوری کا احساس جو کھانے کھانے سے بھی کم نہیں ہوتی۔ (ڈیجی ٹیلس) معدے کی تکلیف ٹھنڈا پانی پینے سے بڑھتی ہے اور اکثر گرم پانی پینے سے گھٹتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں بھاری بے چینی ہوتی ہے' گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ آواز ہوتی ہے۔ ہوا چلتی ہے جیسے خمیر اٹھ رہا ہو۔ لائیکو پوڈیم' چائنا اور کاربوویج میں زبردست اپھارہ پایا جاتا ہے اور ان کا آپس میں مقابلہ کرنا چاہیے۔ معدے کی شکایت ٹھنڈا پانی' بیئر یا قہوہ پینے سے' پھل کھانے سے بڑھتی ہے' یا پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد دست آنے لگتے ہیں۔ مندا گنی کے پرانے مریض سوکھے بدن والے' جھریوں والے' تھکے ماندے اور کمزور مریض جو کچھ بھی کھائیں' ہوا بن جاتی ہے۔ لائیکو پوڈیم بوڑھے' تھکے ماندے مریضوں کی دوائی ہے جن کے بدن میں ردعمل نہ آتا ہو تمام جسمانی فعل سست و کمزور پڑ جاتے ہیں اس کے ساتھ بتدریج کمزور ہوتے چلے جانے کا رجحان' بیماری ختم ہو جانے کے باوجود بھی صحت کی طرف رخ نہیں ہوتا۔

مریض کو انتہائی تکلیف دہ قبض ہوتی ہے۔ کئی کئی دن تک پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ حالانکہ امعاء مستقیم فضلے سے بھری رہتی ہے۔ مگر حاجت نہیں ہوتی۔ انتڑیوں کی نالی کی بے حرکتی۔ پاخانے کی ناکافی حاجت۔ سخت سدے۔ چھوٹے چھوٹے اور غیر مکمل سدے۔ پاخانے کا پہلا حصہ سخت حتیٰ کہ نیچے نہ اترنے مگر پچھلا حصہ نرم و پتلا حتیٰ کہ ایک دم اترے۔ اس کے بعد غشی آ جائے یا غشی نے جیسی کمزوری آتی ہے۔ لائیکو پوڈیم کے مریض کو دست بھی آتے ہیں اور طرح طرح کے پاخانے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کتابوں میں لائیکو پوڈیم کے پاخانے کا حال پڑھنے کے بعد دیکھیں گے کہ اس میں لائیکو پوڈیم کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ دست خواہ کسی قسم کے ہوں اگر لائیکو پوڈیم کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو پھر اس سے فائدہ ہوگا۔ اس میں تکلیف دہ بواسیر بھی پائی جاتی ہے۔ مگر اس کی وضاحت نہیں ہوئی' لائیکو پوڈیم کے زیر اثر ہر طرح کی بواسیر دور ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس میں اوپر بتایا ہوا اپھارہ' معدے کی علامتیں' ذہنی علامتیں اور لائیکو پوڈیم کی عام حالتیں موجود ہوں۔ کیونکہ بواسیر کی بہت سی علامتیں ہیں۔

گردہ بھی بہت سی علامتیں پیش کرتا ہے اور بہت سی حالتوں میں یہ لائیکو پوڈیم تجویز کرنے کے لئے رہنمائی دیتی ہیں۔ مثانے میں بھی گدا (مقعد) کی طرح بے حرکتی اور فعل کی سستی پائی جاتی ہے۔ پورا پورا زور لگانے کے باوجود بھی مریض کو کافی دیر تک پیشاب کرنے کے لیے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترتا ہے اور دھار بڑی کمزور ہوتی ہے۔ پیشاب اکثر گدلا ہوتا ہے جیسے اس میں اینٹ کا چورا ملا ہوا ہے یا لال سنگریزے آتے ہیں۔ اگر آپ اسے ہلائیں تو آپ کو معلوم دے گا کہ اس میں سیب کی شراب جیسی تلچھٹ ہے۔ یہ حالت بخاروں میں آیا کرتی ہے۔ کسی بیماری کے اس ابتدائی دور میں جبکہ پیشاب سرخ سنگریزے بکثرت آتے ہوں تو عموماً لائیکو پوڈیم سے آرام ملتا ہے۔ یہ نہایت اہم علامت ہے پرانی شکایتوں میں مریض اس وقت بہترین حالت میں ہوتا ہے جبکہ پیشاب میں لال سنگریزے بکثرت آ رہے ہوں۔ لائیکو پوڈیم میں پیشاب رک جاتا ہے۔ "چھوٹے چھوٹے بچے رات کو بستر میں پیشاب کر دیتے ہیں۔" سوتے سوتے بوند بوند پیشاب آتا رہتا ہے۔ ٹائیفائیڈ اور ہلکی قسم کے بخاروں میں پیشاب بوند بوند کر کے آتا رہتا ہے۔ لائیکو

پوڈیم ان دوائیوں میں اہم ترین دوائی ہے جن میں رات کو پیشاب بکثرت آتا ہے۔ مریض رات کو کئی بار جاگتا ہے اور ہر بار بڑی مقدار میں پیشاب کرتا ہے۔ حالانکہ دن میں تعداد معمول پر رہتی ہے۔ پیشاب کی بھاری مقدار نہایت صاف اور وزن میں ہلکا۔

مردانہ اعضاء تناسل۔ لائیکوپوڈیم نامردی کے لیے اہم ترین دوائیوں میں سے ایک ہے۔ جسمانی طور پر کمزور تھکے ماندے ضرورت سے زیادہ ہارے تھکے آلات تناسل کمزور۔ ایسے لوگوں کے لیے شاذونادر ہی فاسفورس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر لائیکوپوڈیم اس حالت میں خاص دوائی ہے کہ جب کسی نوجوان نے بری عادتوں کی وجہ سے اپنے کو برباد کر لیا ہو اب اس کی ریڑھ کمزور ہو گئی ہے دماغ اور آلات تناسل کمزور ہو گئے ہیں۔ اگر یہ شخص اب پرہیز اور متانت کی زندگی بسر کرنے کا عہد کرے شادی کرے تو وہ دیکھے گا کہ وہ جنسی طور پر نکما ہے۔ وہ دیکھے گا کہ ایستادگی نہیں آتی یا کہ ایستادگی نہایت کمزور ہے۔ نہایت قلیل عرصہ تک رہتی ہے اور وہ قوت مردی سے محروم ہے۔

لائیکوپوڈیم میں پیشاب کی نالی کی بلغمی جھلیوں پر ورم آتا ہے۔ اس کے ساتھ سوزاک کی رطوبت۔ یہ دوائی جریان کے زہر کی اصلاح کرتا ہے۔ اس میں زنانہ اور مردانہ آلات تناسل پر تکلیف دہ مسے پائے جاتے ہیں۔ "مرد کے عضو مخصوص پر ترمسے پروسٹیٹ غدود بڑھ جاتے ہیں۔"

رحم کے خصیوں کی سوزش اور عصبی درد میں اور بچے دانی کی سوزش میں یہ عورتوں کا خاص مددگار ہے۔ اس عصبی درد کا اثر خاص طور پر دائیں خصیہ پر ہوتا ہے۔ حالانکہ بائیں خصیہ کو ماؤف کرنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ رحم کے خصیوں کی سوزش جبکہ بائیں خصیے کی نسبت دائیں خصیہ پر اثر زیادہ ہو اس نے دائیں خصیہ کے رسولی والے پھوڑوں کو درست کیا ہے۔

لائیکوپوڈیم رحم میں خشکی پیدا کرتا ہے اور اسے دور بھی کرتا ہے۔ اس خشکی کی وجہ سے مباشرت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ مباشرت کے وقت اور بعد میں رحم میں جلن ہوتی ہے۔ اس میں ماہواری کی گڑبڑ بھی پائی جاتی ہے۔ مہینوں تک ہی ماہواری نہیں آتی۔ جھریاں پڑ جاتی ہیں صحت گرنے لگتی ہے۔ بدن پیلا اور کمزور پڑ جاتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے جیسے ماہواری کے لیے اس کے بدن میں طاقت ہی نہیں ہے۔ یہ ان نوجوان لڑکیوں کے لیے مفید ہے جن کی ماہواری کا وقت نزدیک مگر آئی نہیں۔ 15، 16، 17 یا 18 برس کی عمر تک بھی ماہواری نہیں آئی۔ چھاتیاں نہیں بڑھتیں۔ رحم کے خصیے اپنا فعل بخوبی سرانجام نہیں دیتے۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو یہ رد عمل لائے گا۔ چھاتیاں بڑھنے لگیں گی۔ نسوانیت ترقی کرے گی اور بچہ عورت بن جائے گی۔ اس میں اعضاء کی نشوونما کو پورا کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت پائی جاتی ہے اور اس بارے میں اس کی کلکیریا اور فاسفورس سے زبردست مشابہت ہے۔ "رحم کی راہ ہوا خارج ہوتی ہے۔" رحم اور بچے دانی کی رگیں پھیل جاتی ہیں۔

جہاں تک آلات تنفس کا تعلق ہے لائیکوپوڈیم حیرت انگیز دوائی ہے۔ چھاتی کے نزلے میں دم کشی اور دمے کی طرح سانس لیتا ہے زکام شروع ہوتے ہی چھاتی پر اثر ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زنانے سے سانس لینا دم کشی پائی جاتی ہے۔ تیز چلنے سے محنت کے بعد اور پہاڑی پر چڑھنے سے دم کشی بڑھتی ہے۔

صورت میں آتی ہیں زود اثر اور زبردست بن جاتی ہیں۔

مگنیشیا کاربونیکا MAGNESIA CARBONICA

یہ صرف جزوی طور پر آزمائی گئی ہے۔ یہ ہمیں اسی شکل میں ملی ہے جس میں ہنی مین چھوڑ گئے تھے۔ ذہنی علامتیں اور جسمانی علامتوں کا کچھ حصہ اور خصوصیتیں ابھی پوری طرح ثابت نہیں ہوئیں۔ دراصل اسے کچھ زیادہ نازک مزاج لوگوں پر از سر نو آزمانے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی باریک ترین علامتیں معلوم ہو جائیں۔ میں اس کا ذکر محض اس لئے کر رہا ہوں کہ اس دوائی کا تعلق نہایت ہی اہم شکایتوں سے ہے اور اس کے بغیر آپ ان کو سمجھ نہ سکیں گے۔ اس کی چند نہایت اہم مگر عام علامتیں مندرجہ ذیل ہیں:

حرکت سے راحت ملتی ہے۔ کھلی ہوا کی خواہش مگر اس کے باوجود بھی سرد ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ بخار کے سارے مرحلوں میں بدن کو باحتیاط ڈھانپ رکھنا چاہتا ہے۔ ہر روز شام کو بخار ہو جاتا ہے۔ علامتیں ہر 21 ویں دن شدت اختیار کرتی ہیں۔ گرمی کا احساس حتیٰ کہ گرم چیزیں کھانے پینے سے پسینہ آتا ہے۔ شام کو پیاس لگے۔

مگنیشیا کے دوسرے مرکبوں کی طرح اس میں بھی نہایت تیز عصبی درد پائے جاتے ہیں۔ یہ درد نظام عصبی کے سہارے سہارے چلتے ہیں۔ درد میں اس قدر شدت ہوتی ہے کہ مریض چین سے لیٹ نہیں سکتا ادھر ادھر گھومتا ہے اور حرکت سے اسے راحت ملتی ہے۔ تجربہ کرنے والوں کو یہ درد زیادہ تر سر اور چہرے میں محسوس ہوئے۔ مگر زیر علاج مریضوں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ اس قسم کے سخت اور شدید درد جسم میں ہر جگہ ہوتے ہیں۔ تجربوں سے یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ اس دوائی کا خصوصیت کے ساتھ جسم کے بائیں حصہ سے تعلق ہے۔ درد اعصاب رات کو ہوتا ہے۔ درد سے نجات حاصل کرنے کے لیے مریض کو بستر چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ درد کے مارے مریض متواتر حرکت کرتا رہتا ہے۔ جوں ہی وہ حرکت بند کرتا ہے درد پوری شدت سے نمودار ہوتا ہے۔ گولی لگنے کی طرح پھاڑنے کی طرح اور گھٹن کے ساتھ درد۔

اس میں جلد پر کئی طرح کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ خشکی کیل دار پھنسیاں سکری والی پھنسیاں بال اور ناخن نہایت گندے۔ یہ دوائی دانتوں اور ان کی جڑوں پر خصوصیت سے اثر کرتی ہے موسم میں ہر بار تبدیلی آنے سے دانتوں کی جڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جلن ہوتی ہے متواتر گولی لگنے کی طرح کا درد۔ ماہواری سے پہلے اور دوران میں دانت درد حالانکہ ہر وقت دانت درد ستاتا رہتا ہے۔ چہرے کے بائیں حصہ میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ حالانکہ دانتوں کی جڑیں مکمل طور پر تندرست ہوتی ہیں۔ کھوکھلے دانت عموماً ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ان میں درد رہتا ہے۔ دانت اس قدر ذکی الحس ہو جاتے ہیں کہ دندان ساز ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہاں یہ اثم کروڈ کے مشابہ ہے مگر مگنیشیا خصوصیت سے دانتوں کی جڑوں پر اثر کرتا ہے۔ جبکہ اثم کروڈ خصوصیت کے دانت کی ہڈی پر اثر کرتا ہے۔ دانت اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ مریض دانت سے دانت نہیں رگڑ سکتا۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے دانت بہت لمبے ہو گئے ہیں۔ حاملہ کے دانتوں کی تکلیف میں اگر کسی خاص دوائی کی علامتیں ظاہر نہ ہوں تو پھر مگنیشیا اور چائنا مفید رہتے ہیں۔

اس میں ایک قسم کا سوکھیا مسان پایا جاتا ہے۔ اگر آپ کو اس دوائی کا علم نہ ہو تو آپ اسے دیکھ کر چکر میں پڑ جائیں گے۔ اگر ہم دوائی کی عام وضاحت کریں تو ہم دیکھیں گے کہ اس کے زیر اثر ایک ایسی جسمانی حالت پیدا ہوتی ہے جو عموماً تپ دق سے پہلے نمودار ہوا کرتی ہے۔ مریض کا بدن صحت قبول نہیں کرتا۔ گوشت پوست سوکھتا چلا جاتا ہے۔ پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جیسے کوئی سخت بیماری آنے والی ہے۔ جن بچوں کے ماں باپ کو دق ہو ان میں بھی اسی طرح سوکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ بچے کے پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ بہترین خوراک ملنے اور دوائیاں پیتے رہنے کے باوجود بھی وہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسے کسی خوفناک بیماری کی بنیاد بن رہی ہو۔ آخر بچہ سوکھنے لگتا ہے۔ گدی اندر دھنسنے لگتی ہے جیسے حرام مغز کی مناسب نشوونما نہیں ہو رہی ہے۔ دودھ، گوشت اور شوربے کی رغبت بڑھ جاتی ہے۔ مگر یہ چیزیں ہضم نہیں ہوتیں۔ اگر وہ دودھ پیتا ہے تو اسے کمہار کی سفید مٹی کی طرح کے دست آنے لگتے ہیں۔ مٹی کی طرح کے دست، پاخانہ نرم ہوتا ہے۔ اگر آپ مٹی کے برتن بنانے والے کارخانے میں جائیں جہاں لوگ اس مٹی کا کام ہاتھ سے کر رہے ہوں، طرح طرح کی خوبصورت طشتریاں اور دوسرے کھلونے بنا رہے ہوں تو وہاں آپ کو یہ اصل مٹی دیکھنے کو ملے گی۔ اس کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ یہ ملکیشیا کارب کے دست کی صحیح تصویر ہے۔ ان پچ دودھ کے مٹی جیسے سفید و نرم دست۔

میں نے خصوصیت سے ان حرامی بچوں میں جو ناجائز تعلقات سے پیدا ہوئے ہوں، یہ دیکھا ہے کہ ان کی گدی اندر کے رخ بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ گدی کی ہڈی اندر دھنس جاتی ہے۔ دیوار کی ہڈی باہر نکل آتی ہے اور وہاں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ ایسے بچوں میں سوکھیا مسان ہونا غیر قدرتی بات ہے۔ ان میں کمہار کی اس سفید کھریا مٹی جیسے دست آنے کا زبردست احتمال رہتا ہے۔ اس دست میں یہ جانے والا فضلہ نہیں نکلتا، نہ ہی وہ بہت سخت ہوتا ہے۔ سفید، سخت پاخانہ قطعاً جدا علامت ہے اور نرم نیم پتلا سفید دست دوسری قسم کی دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر یہ مٹی جیسا پاخانہ جس کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ ملکیشیا کارب کا دست ہے۔ ایک بار میں ایک یتیم خانے کا انچارج تھا وہاں ہمارے پاس عموماً سو سے لیکر ایک سو بچے ہمیشہ رہا کرتے تھے جن بچوں کو سوکھیا مسان ہو جاتا تھا ان کی دوائی تلاش کرنا میرے لیے ایک معمہ رہتا تھا۔ ان میں سے بیشتر ناجائز تعلقات سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ یتیم خانہ ایسے بچوں کی ایک قسم کی پناہ گاہ تھی ایک سال گزر گیا اور اس سوکھیا مسان کی وجہ سے ہر ہفتے بچے مرتے رہتے۔ آخرکار مجھے ملکیشیا کارب میں ان کا عکس نظر آیا اور بعد میں اس کی مدد سے بہت سے بچوں کی جان بچی۔

ملکیشیا کارب کے بچے کے بدن سے بھیڑ کے بچے کی طرح ترش بو آتی ہے۔ آپ خواہ اسے کتنا ہی نہلا دھلا لیں ترش بو ضرور آتی رہے گی۔ پسینے سے بھی ترش بو آتی ہے۔ سارے بچے کے بدن سے ترش بو آتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ پاخانہ اس بو سے بری رہتا ہے۔ پاخانے سے زبردست اور تیز سڑی ہوئی بو آتی ہے۔ اکثر سارے بچے کے بدن سے تیز بو آتی ہے۔ جیسی گندے بچے سے آتی ہو حالانکہ یہ بچہ صاف ستھرا اور نہلایا دھلایا ہوا ہو۔

سارے ملکیشیا گدا میں بے حرکتی لاتے ہیں۔ لمبے لمبے سخت سدے، جن کو خارج کرنے کے لیے زور لگانا پڑتا ہے۔ خشک و سخت سدے جو چورچور ہو کر نکلیں سدہ قدرے باہر نکل آتا ہے اور پھر چور چور ہو کر گرتا

ہے۔اس کے بہت سے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ مگنیشیا کارب کے پاخانے کی ایک نہایت اہم علامت کتابوں میں درج ہے۔ یہ پاخانہ سبز ہوتا ہے۔ یہ دست کا پاخانہ ہوتا ہے۔ دست کا یہ سبز حصہ دست کے باقی پانی والے حصہ پر تیرتا رہتا ہے۔ دست اکثر گوبے کی طرح ہوتا ہے۔ چکنا یہ گوبے تہہ میں چلے جاتے ہیں اور یہ سبز حصہ جو ہڑ کے پانی پر تیرنے والی کائی کی طرح تیرتا رہتا ہے۔ پاخانے کی یہ نوعیت اس دوائی کی نہایت اہم علامت تسلیم کی گئی ہے۔ پاخانہ سبز جیسے جوہڑ کی کائی ہو ترش جھاگ دار اس کے ساتھ تیرتے ہوئے سفید گوبے جیسے چربی کے دانے ہوں' خون ملے' آنوں والے۔ فاسفورس میں بھی چربی کے ٹکڑے تیرتے ملتے ہیں اور بار ہا اس کا مارا نے اس تکلیف کو دور کیا ہے۔

نوجوان پرانے مریض کا چہرہ پیلا' موم سا' بیماروں جیسا اور میلا ہوتا ہے۔ آپ کو حیرانی ہوگی کہ یہ مریض کیوں رو بہ صحت نہیں ہوتا' کیوں تندرست نہیں ہوتا۔ مریضہ کا چہرہ پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ اسے موسم کی ہر طرح کی تبدیلی سے تکلیف ہوتی ہے۔ ماہواری کے شروع میں ہی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ جب بھی ماہواری آتی ہے اسے بظاہر زکام ہو جاتا ہے۔ وہ بتاتی ہے: "مجھے پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اب ماہواری آنے والی ہے کیونکہ مجھے زکام ہو جاتا ہے۔" مگنیشیا کارب کی مریضہ کو ماہواری آنے سے پہلے ہر مہینے زکام آ جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تنزلی کی طرف جا رہا ہے۔ وہ سال بہ سال کمزور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ عورت گھر کا کام کاج دیکھنے سے معذور ہو جاتی ہے۔ اسے گوشت کھانے کی زبردست رغبت ہوتی ہے اور سبزیاں کھانے سے نفرت ہوتی ہے۔ مریض بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ بچے دانی یا رحم کے باہر نکلنے کا رجحان۔ پیٹ کے دیواروں کے نیچے لٹک جانے کا رجحان یہ دیواریں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ ہرنیا (فتق) ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ڈھیلے پن کی ایک قسم ہے۔ نظام عصبی میں درد ہوتا ہے۔ پٹھے تھک جاتے ہیں۔ اگر آپ کو اس قسم کا مریض ملے اور آپ نے اس کے لیے دوائی تجویز کر دی ہے۔ بہترین احتیاط کے ساتھ دوائی انتخاب کرنے کے بعد بھی جب مریض کی حالت میں سدھار نہ آئے تو سمجھ لیجئے کہ مریض کی علامتیں صحیح دوائی کے لیے رہنمائی نہیں کر رہی ہیں۔ یہ خفیہ حالت ہے اور سمجھ لیجئے کہ کسی خوفناک اندرونی گڑبڑ کا رجحان موجود ہے۔ اعضاء میں تعطل پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ گردوں میں' دل میں' پھیپھڑوں یا دماغ میں طبعی تبدیلی نزدیک ہے۔

اس دوائی میں رطوبتی جھلیوں کی سوزش بھی پائی جاتی ہے۔ مگر خشک' اس میں رطوبت زیادہ نہیں آتی۔ پرانا زخم عموماً خشک ہو جاتا ہے اور چھلنے لگتا ہے۔ اس سے تقریباً کچھ بھی نہیں نکلتا۔ ناک میں خشکی آتی ہے۔ آنکھ کا اندر بھی خشک ہو جاتا ہے۔ پلکیں آپس میں چپک جاتی ہیں اور آنکھ کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ خارش ہوتی ہے اور جلن ہوتی ہے۔ تمام بلغمی جھلیوں میں خشکی کا رجحان اور جلد خشک اس دوائی میں خشکی اہم علامت ہے۔

"بچوں میں بے پناہ بھوک" معدہ نہایت تکلیف دہ عضو بن جاتا ہے۔ مگنیشیا کارب کا مریض ہمیشہ ہی ترشی معدہ کی شکایت کرتا رہتا ہے۔ ترش ڈکاریں آتی ہیں۔ کھایا پیا ترش ہو جاتا ہے۔ متلی آتی ہے اور گلے میں ترش خوراک آتی ہے۔ سادہ سے سادہ خوراک کھانے پر بھی معدے میں درد ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے

بعد معدے میں اپھارہ' کھانا کھانے کے بعد ہوا کی زیادتی' ہضم کا فعل سست پڑ جاتا ہے اور معدے میں خوراک ترش ہو جاتی ہے۔

یہ دوائی اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے جبکہ دق کی تاریخ بھی پائی جاتی ہو۔ جو لوگ دق میں مبتلا ہیں یا جن کو ورثہ میں دق ملا ہے۔ ان کا سوکھتے جانا اور ان میں گوشت کھانے کی زبردست رغبت' خشک کھانسی کے مریض' رسٹاکس کی طرح شام کے وقت بخار کی سردی سے پہلے خشک کھانسی آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جن میں محض یہی رجحان ہوگا جو برسوں سے اس طرح سوکھتے اور دبلے پتلے ہوتے آرہے ہیں۔ اس کے ساتھ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی جس میں زیادہ کف نہ نکلے۔ آخرکار کچھ ساز گار حالات پیدا ہو جاتے ہیں اور بڑی مدت تک خفیہ حالت میں رہنے کے بعد تپ دق بڑی سرعت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ صرف چند دوائیاں ایسی ہیں جن کا اس حالت میں گہرا تعلق ہے۔ مثلاً آرسینکم' کلکیریا کارب' لائیکو پوڈیم' مگنیشیا کارب اور ٹیو برکیولینم' یہ اس طرح کی پرانی لڑکھڑاتی حالتوں میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یہ سرگرم تپ دق کی ابتدا ہے۔ یہ دوائیاں بار ہا مریض کو تندرستی کی طرف بڑھا دیتے ہیں مگر یاد رکھو کہ ان مریضوں کو سنبھالنا آسان کام نہیں ہے۔ ان کے لیے دوائی تلاش کرنا بھی بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی تکلیف نہایت خفیہ ہوتی ہے۔ اور علامتیں پوری طرح ظاہر نہیں ہوتیں اور اکثر آپ کو اندازے سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔

اس خشک کھانسی کے علاوہ جس کی کتابوں میں کوئی بحث نہیں ہے۔ "رات کو تجربے میں سرسراہٹ کے ساتھ تشنجی کھانسی بھی پائی جاتی ہے۔ دن میں نیند کا غلبہ اور رات کو بے خوابی۔" جب آپ ایسے بہت سے مریض دیکھیں گے جن کو تپ دق کا خطرہ لاحق ہوتا ہے تو آپ سمجھ لیں گے کہ یہ علامت ان مریضوں میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ وہ شکایت کیا کرتے ہیں۔ "ڈاکٹر صاحب! میں صبح بہت تھکا رہتا ہوں۔ اگرچہ رات کو نیند تھوڑی آتی ہے۔ مگر صبح کو تھکان محسوس ہوتی ہے جیسے کہ میں رات سویا ہی نہیں۔ ہر وقت تھکا ماندہ اور ڈھیلا ڈھالا۔ ان مریضوں کی بڑی تعداد ہر وقت سردی محسوس کرتی رہتی ہے۔ ابھی تک تجربوں کی رو سے یہ حالت دیکھنے میں نہیں آئی۔ مگر زیر علاج مریضوں میں یہ بات پائی گئی ہے۔ ان کا جسم سرد اور ہر وقت سردی محسوس کرتے رہتے ہیں۔ ایسے مریض جو یہ شکایت کریں کہ میرے بدن میں زیادہ خون نہیں ہے۔

مگنیشیا میوریٹکا MAGNESIA MURITICA

یہ قدرے حیرانی کی بات ہے کہ انہی میں نے جن دو دوائیوں کا اتنا شاندار تجربہ کیا' ان کو آزمایا' ان کو اس طرح نظر انداز کیا ہے جانہیں بھلا دیا گیا ہے۔ یہ دونوں دوائیاں ہیں مگنیشیا کارب اور مگنیشیا میور۔ اگر ان دونوں دوائیوں کا استعمال کیا جائے تو ان سے جگر کی وہ بہت سی خرابیاں دور ہو جائیں جو آج کل دیکھی جاتی ہیں اور جن کا علاج نہیں ہوتا۔ مگنیشیا میور عصبی مزاج والی اور جوشیلی عورتوں کی ان بہت سی تکلیفوں کو مٹا سکتا ہے جو آج کل بغیر علاج رہ جاتی ہیں۔ ان دوائیوں کو نظر انداز کیا گیا ہے جبکہ تقریباً ہر بات کے لئے فاسفورس اور سلفر ہی تجویز کیے جاتے ہیں۔

مگنیشیا میور جسم میں گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی سورا ہی زہر کی مصلح دوائی ہے۔ یہ ان عصبی مزاج

والوں کو موافق ہے جن کو معدے اور جگر کی تکلیف ہو۔ اس میں غدود بڑھ جاتے ہیں۔ عصبی نظام کے مرکزوں اور دماغ میں بے چینی اور جوش آتا ہے۔ اکثر مریض سرد ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ کھلی اور تازہ ہوا چاہتا ہے۔ بیشتر تکلیفیں کھلی اور تازہ ہوا میں کم ہو جاتی ہیں۔ مگر سر کی چند علامتیں بڑھ جاتی ہیں۔ سر ڈھانپ کر رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سر ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ مریض انتہائی بے چین ہوتا ہے۔ وہ سخت مشکل سے آرام سے بیٹھ سکتا ہے اور اگر اسے خاموش سے بیٹھنے کے لیے مجبور کیا جائے تو وہ فکر مند ہو جاتا ہے۔ فکر انتہائی نمایاں علامت ہے۔ سارے جسم میں بے چینی، بے قراری اور ان کے ساتھ فکریں تو یہ حالتیں نہ جانے کس وقت آجائیں مگر عموماً رات کو بستر میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ بستر میں سونے کی کوشش کرنے کے لئے آنکھیں بند کرنے پر اور بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ وہ جونہی سونے کے لئے آنکھیں بند کرتا ہے وہ سخت فکر مند، بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ کپڑا اتار پھینکتا ہے گہری سانس لے گا یا کچھ کام کرے گا۔ وہ اس فکر کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ تجربہ کرنے والوں نے اس تکلیف کی بنیادی طور پر یہی وضاحت کی ہے کہ یہ تشویش ہے۔ مگر "گائیڈنگ سمپ ٹمز" میں اس کو بستر میں بے چینی قرار دیا گیا ہے۔ اگر آپ ہسٹریا کی خاصیت کا مطالعہ کریں تو آپ کو سارے انسانی جسم میں فکر اور بے چینی ملے گی اور ان کو ذہن و اعصاب کے عنوان کے نیچے رکھنا چاہئے۔ بعض دوائیوں میں آنکھ بند کرنے پر سر میں چکر آتا ہے اور بعض میں آنکھ بند کرنے پر فکر ہوتا ہے۔ مگر کونیم میں آنکھ بند کرنے پر پسینہ آجاتا ہے۔ یہ وہ اہم نقطے ہیں جن کی بنا پر اکثر دوائیں تجویز کی گئی ہیں اور اچھے نتیجے ملے ہیں۔ مجھے یاد ہے میں نے ایک بار طبعی سکڑاؤ ٹھیک کیا تھا۔ وہ پھیل تو گیا تھا مگر پوری طرح درست نہ ہوا تھا۔ مریض نے اپنی علامتوں میں سکڑاؤ کے سوا اور کچھ نہ بتایا۔ مجھے اس وقت اس دوائی کا علم نہ تھا۔ دوسری جو دوائیاں دی گئیں ناکام رہیں۔ تاہم ایک دن اس نے ازراہ گفتگو مجھے بتایا کہ رات کو سونے کے لیے جونہی آنکھ بند کرتا ہوں کہ پسینے سے تر ہو جاتا ہوں۔ میں نے محض اسی اہم علامت کے سہارے اسے کونیم دیا۔ اس نے پسینے اور سکڑاؤ کی شکایت تو دور کر دی مگر سوزاک کی پرانی رطوبت بحال ہو گئی۔ اصول کا پابند معالج ایسا نہ کرے گا۔ کیونکہ جب وہ یہ علامت سنے گا تو اسے یہ معلوم نہ ہوگا کہ کونیم کی خاصیت میں سکڑاؤ بھی پایا جاتا ہے اور دوسری حالت میں وہ یہ دیکھے گا کہ کونیم ناکام رہا ہے۔ تب اسے معلوم ہوگا کہ کونیم کب دینا چاہیے اور کب نہ دینا چاہئے۔

کمرے میں فکر مند مگر کھلی ہوا میں راحت ملتی ہے۔ رات کے وقت بستر میں آنکھ بند کرتے ہی فکر بڑھتے بڑھتے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرے پیچھے کوئی اور بھی کھڑا ہے اور پڑھ رہا ہے۔ لہٰذا اسے جلد از جلد پڑھنا پڑتا ہے۔ یہ حالت ان لوگوں میں نمودار ہوتی ہے جو سر توڑ محنت کر کے تھک چکے ہیں اور اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے جسم کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ دماغ میں جو بھی خیال آتا ہے وہ دوہراتا رہتا ہے۔

سر چکراتا ہے جو کھلی ہوا میں ٹہلنے سے گھٹ جاتا ہے سر کی علامتیں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ صبح جاگنے پر سر چکراتا ہے جن مریضوں کو یہ دوائی دی جانی چاہیے۔ ان کو سلیشیا بھی دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کا سر درد بھی لپیٹنے سے گھٹ جاتا ہے۔ یہ خوبی اس دوائی میں بھی پائی جاتی ہے۔ بالوں کی جڑوں میں دکھن وہ محسوس کرتا ہے جیسے بال کھینچے جا رہے ہیں۔ سر پر پٹی زور سے باندھنے پر کپڑا لپیٹنے سے سر درد گھٹتا ہے۔

سارا بدن زرد پڑ جاتا ہے۔ یرقان اور جگر کی خرابیوں میں آنکھ زرد ہو جاتی ہے۔ آنکھ متورم' پپوٹوں کے کناروں اور پلکوں پر پپڑی آ جاتی ہے۔ باریک باریک کیل و پھنسیاں نکلتی ہیں۔ سر کی علامتوں کو چھوڑ کر جو حرارت سے گھٹتی ہیں۔ دیگر بہت سی علامتیں گرم کمرے میں بڑھ جاتی ہیں۔

کانوں میں چٹکن' نتھنوں کے سروں پر زخم۔ زبان جیسے جلی ہوئی ہے۔ زبان پر خراش اور کئی جگہ پر کٹی پھٹی۔ ناسور میں جلن جیسے آگ رکھی ہے۔ بھوک' مگر یہ نہیں سمجھ سکتا کہ جس چیز کی بھوک ہے۔ متلی کے بعد زبردست بھوک۔ نمکین چیزیں کھانے سے' نمکین پانی میں نہانے سے' سمندر میں نہانے سے' سمندر کے کنارے رہنے سے اور سمندری ہوا میں سانس لینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سمندری کنارے پر رہنے سے چھاتی کی تکلیفیں جگر کی خرابیاں اور قبض کی شکایت۔ برومائین میں جہازیوں کی تکلیف سمندر کے کنارے آنے سے بڑھتی ہے۔ اگر کسی کو سمندر کے کنارے چھپاکی نکلے تو آرسینکم فائدہ کرے گا اور جب بھی علامت ہو تو یہ تکلیف کو گھٹا دے گا۔

گندی ڈکاریں جیسے سڑا ہوا انڈا ہو۔ معدے کی گڑبڑ معدہ بڑی آسانی سے خراب ہو جاتا ہے۔ منہ میں لار (رال) آئے۔ قے آتی ہے۔ مگنیشیا کارب کی طرح اس میں بھی مریض دودھ ہضم نہیں کر سکتا۔ دودھ پینے سے درد ہو جاتا ہے اور وہ ان پچ (غیر ہضم) ہی دست کی راہ نکل جاتا ہے۔ ان پچ کے دست۔ ہسٹریا کی مریضہ کو کھانا کھاتے کھاتے غشی آ جاتی ہے۔

اس میں جگر کی بہت سی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ضعف جگر' ورم جگر۔ اس کے ساتھ یرقان' جگر کے دائیں حصہ میں دکھن۔ اس کروٹ لیٹنے سے دکھن ہو اور اگر بائیں کروٹ لیٹے تو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے جگر بائیں طرف کھینچا جا رہا ہے۔ اس علامت کو اکثر نیٹرم سلف دور کر دیتا ہے۔ پٹلیا میں بھی اسی طرح کی ملتی جلتی علامت پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں علامتیں یعنی دائیں کروٹ لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہونا یعنی دکھن ہونا اور بائیں کروٹ لیٹنے سے بے چینی جیسے کوئی جگر کو کھینچ کر بائیں پہلو میں لا رہا ہے۔ کبھی کبھی الگ الگ آتی ہیں اور کبھی کبھی اکٹھی آتی ہیں۔ جگر کو دبا کر لیٹنے سے جگر کی تکلیف بڑھتی ہے۔

معدہ اور انتڑیاں نازک ہو جاتی ہیں۔ شام کو درد معدہ ہوتا ہے۔ اس دوائی کی اہم علامت ہے مندا گنی۔ معدے کی ہضم کی طاقت دنوں دن کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سخت تکلیف محسوس کیے بغیر چند لقمے بھی نہیں کھا سکتا جلو در قولنج' اینٹھن اور کترن کے ساتھ درد۔ زبردست اپھارہ۔ معدے کی اس قسم کی گڑبڑ کینچوؤں کے لیے بہترین پناہ گاہ ہوتی ہے۔ یہ ایسے مریض میں خوب آسانی سے پھلتے پھولتے ہیں۔ میرے لیے وہ مریض انتہائی تکلیف دہ ہوا کرتے ہیں جن میں کینچوے سخت دوائیوں کی مدد سے نکال دیئے گئے ہوں۔ ان کی صحت بحال کرنے میں بڑا وقت صرف ہوتا ہے۔ اگر مریض چنونوں' کینچوؤں اور دیگر ساری علامتوں کے ساتھ میرے پاس آئے تو میں اسے راحت دیتا ہوں اور وہ جلد ہی تندرست ہو جاتا ہے اور پھر اسے کینچوے کوئی تکلیف نہیں دیتے۔

بچوں کی قبض جیسا کہ مگنیشیا کارب میں پائی جاتی ہے۔ کھٹریانی جیسے سفید دست جیسا کہ مگنیشیا کارب میں آتے ہیں۔ اگر مریض بالغ ہو اور اسے یرقان بھی ہو تو پھر پاخانے کی رنگت چکنی ہوتی ہے۔ اس میں صفرا کی

کی ہوتی ہے اور انتڑیوں میں فضلے کو باہر نکال دینے کی طاقت نہیں رہتی۔

مثانے میں پیشاب کو خارج کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ مریض سارے پیٹ کو رگڑتا ہے مسلتا ہے اور تب کہیں جا کر تھوڑا سا پیشاب اترتا ہے۔ مثانے میں حس کی کمی۔ بعض دفعہ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ اسے پیشاب کی حاجت ہے یا نہیں حتیٰ کہ مثانہ بھر جاتا ہے اور تب دباؤ ہوتا ہے۔ محسوس کرنے کی نااہلیت مثانے کی نالی تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر وہ اندھیرے میں بیٹھ کر پیشاب کرے تو یہ نہ بتا سکے گا کہ آیا وہ پیشاب کر رہا ہے یا نہیں۔

دو ماہواریوں کے درمیان بہنے والی سے خون کا اخراج۔ اس کے ساتھ کمر درد۔ جو کمر پر سخت دباؤ ڈالنے سے کم ہو۔ پیڑو میں درد جس کا رخ نیچے کو ہو خصوصاً ہسٹریا کی مریض عورتوں اور لڑکیوں میں۔

سمندر میں نہانے سے چھاتی میں اجتماع خون' سمندر کے کنارے رہنے سے اور نمکین پانی میں نہانے سے چھاتی کی تکلیف اور زکام بڑھتا ہے۔ دھڑکن اور فکر۔ امتحان کے وقت فکر اور بے چینی۔ وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا۔ شتاب کار۔ یہ علامتیں رات کو پھر آتی ہیں جبکہ وہ سونے کی کوشش کرتا ہے۔

سارے بدن میں جھٹکے' بجلی جیسے جھٹکے' جب جاگ رہا ہو تو سارا پنجر جھٹکا کھاتا ہے۔ پھڑکن اور جھٹکے۔ ہاتھ پاؤں بے حس۔ بالائی حصوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد اور نچلے حصوں میں نمایاں بے چینی۔ رات کو پنڈلیوں میں اینٹھن تمام اعضاء میں کھچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ رات کو بستر میں تلوؤں میں جلن ہو۔ پیروں میں پسینہ نا سلیشیا کی طرح اس کی اور علامت ہے۔ صبح جاگنے پر بازوؤں میں بے حسی۔

ہسٹریا کی طرح اور تشنجی شکایتیں۔ سمندر میں نہانے سے یا نمکین پانی میں نہانے سے کمزوری بڑھتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نمک سے شدت آتی ہے۔ سو کر تازگی حاصل نہیں ہوتی' فکر کے خواب' جسم سردی برداشت نہیں کرتا۔ زکام میں مبتلا ہو جانے کا زبردست رجحان۔ بعض علامتیں تازہ ہوا میں گھٹ جاتی ہیں بشرطیکہ ہوا زیادہ سرد نہ ہو۔

مگنیشیا فاسفوریکا *MAGNESIA PHOSPHORICA*

مگنیشیا فاس تشنجی حالتوں میں عصبی دردوں کے لیے مشہور دوائی ہے۔ اس کے درد انتہائی شدید ہوتے ہیں اور کسی بھی عصب میں ہو سکتے ہیں۔ درد کسی عصب کو مرکز بنا لیتا ہے اور بد سے بدتر ہوتا ہے چلا جاتا ہے۔ یہ درد اکثر دوروں کی شکل میں آتا ہے اور اس شدت سے آتا ہے کہ مریض بے قرار ہو جاتا ہے۔ اس کے درد حرارت اور دباؤ سے کم ہوتے ہیں۔ مریض گرم جگہ میں راحت محسوس کرتا ہے۔ عصبی درد بھی گرم جگہ میں کم ہو جاتے ہیں وہ بڑا ذکی الحس ہوتا ہے۔ اس کی تکلیفیں ٹھنڈک سے اور ٹھنڈی جگہ میں بڑھتی ہیں۔ ٹھنڈ میں اور سرد مرطوب موسم میں گھومنے پھرنے سے درد بڑھ جاتے ہیں۔ بہت زیادہ دیر تک ٹھنڈی ہوا میں گھومنے پھرنے سے چہرے میں درد ہو جاتا ہے۔

درد سب جگہ ہوتا ہے۔ انتڑیوں میں درد۔ معدے اور انتڑیوں میں اینٹھن جو مذکورہ بالا حالات میں کم یا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی قاعدے کے ماتحت ریڑھ میں درد ہوتا ہے۔ گرمی سے کم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ درد والی

عصب انتہائی نازک ہو جاتی ہے۔ دباؤ برداشت نہیں کر سکتی، دکھنے لگتی ہے۔ ریڑھ بھی دکھنے لگتی ہے۔ تشنج اس کے ساتھ ہاتھ پاؤں میں اکڑن۔ ہاتھوں یا بچوں کے تشنج جو چھوٹے ہوا شور و غل برداشت نہ کر سکنے سے جوش سے یا کسی بھی وجہ سے آ جائے دانت نکلنے کے دنوں میں بچوں کو بھی اس قسم کے تشنج آ جاتے ہیں۔ درد قولنج، اینٹھن، پیٹ شول، صفراوی درد۔ خاص خوبی ہے کمزوری لانے کی طاقت، نظام عصبی اور پٹھوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اکڑن، بے حسی، بیہودگی اور دیرینہ محنت و مشقت سے کسی عصبی رگ کا مردہ ہو جانا۔ اسی طرح اس علامت کا اطلاق ہاتھوں اور انگلیوں پر ہوتا ہے۔ یعنی بہت زیادہ لکھنے کا کام کرنے سے ہاتھوں اور ہاتھوں کی انگلیوں میں درد ہوتا ہے۔ لکھنے والوں کے ہاتھ کا تشنج، درد کا اچھا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ اس تشنج میں مفید ہے جو لکھنے کا کام کرنے سے، پیانو وغیرہ ساز بجانے سے انگلیوں میں ہوتا ہے۔ پیانو بجانے والے یکایک رک جاتے ہیں۔ برسوں تک ہر روز کئی کئی گھنٹہ تک کام کرتے رہنے سے انگلیوں میں اکڑن جاتی ہے۔ انگلیاں ناکام ہو جاتی ہیں۔ انگلیاں ستار یا سارنگی جیسے ساز بجانے سے جواب دے دیتی ہیں۔ دوسرے اعضاء پر بھی دیرینہ محنت سے اسی طرح اثر پڑتا ہے۔ حجام کے ہاتھ میں بھی اکثر اسی طرح کی اینٹھن آتی ہے اور اس کا ہاتھ کام کرنے سے جواب دے دیتا ہے۔ جونہی وہ کوئی کام کرنے کے لیے کوئی اوزار اٹھاتا ہے کہ ہاتھ میں اینٹھن آتی ہے۔ ہاتھ میں اٹھایا ہوا اوزار یا تو گر پڑتا ہے یا ہاتھ ہی میں رہ جاتا ہے۔ بڑھئی کے ہاتھ میں بھی دیر تک کسی اوزار سے کام کرنے کی وجہ سے اینٹھن آتی ہے۔ ہر طرح کی کثرت کار میں اس طرح کی تکلیف نمودار ہونا اس دوائی کی اہم علامت ہے۔

پیچش اور ہیضے میں بردست اینٹھن۔ جس کی وجہ سے وہ چیخ مارتا ہے۔ سارے بدن کے پٹھوں میں زبردست اینٹھن ہوتی ہے جیسا کہ ہیضہ میں ہوتا ہے۔ یہ رعشہ کے لیے سوشلر کی خاص دوائی تھی۔ مگر ہم اسے صرف تجربوں کی بنا پر ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ سوشلر نے اسے تمام اعصابی تکلیفوں میں دیا۔ مگر تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس کا استعمال اس عصبی درد میں ہی حق بجانب ہے جو گرمی اور دباؤ سے گھٹتا ہو، اینٹھن، پھڑکن، سرد، عصبی نظام کے ساتھ ساتھ گولی لگنے کی طرح کے درد۔ مگر اس کی نسبت درد کا دوروں کی شکل میں آنا زیادہ اہم ہے۔ پھاڑنے کی طرح کے درد جیسے عصب متورم ہے اور اسے پھیلایا جا رہا ہے۔ بدن میں جھٹکے آتے ہیں۔ ان جھٹکوں سے ملتی جلتی تکلیفیں۔ گرمی اور دباؤ سے راحت ملتی ہے، ٹھنڈک سے، ٹھنڈی ہوا سے ٹھنڈے پانی میں نہانے سے، سرد موسم سے اور کم کپڑے پہننے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سارے بدن میں درد، مگر عموماً درد ایک حصہ میں ٹھہر جاتا ہے۔

ذہنی علامتوں کا قطعاً پتہ نہیں چلا۔ دوائی کے طور پر اس کا استعمال اس حالت میں ہوا ہے جب دست یکایک رک گئے ہوں اور دماغی تکلیف شروع ہو گئی ہو۔ دماغ میں اجتماع خون، مگر یہ علامت بھی علاج میں حاصل ہوئی ہے۔ درد اعصاب اور سر کے درد حرارت سے کم ہوتے ہیں۔ کچل ڈالنے والے درد، بدترین قسم کا سر درد جو سخت دباؤ سے، حرارت سے اور اندھیرے میں کم ہو۔ میں نے یہ کئی پرانے سر دردوں میں نوٹ کی ہے۔ جبکہ چہرہ سرخ تھا اور رنگ بھگ بیلاڈونا کی طرح چمکتی تھی۔ اس کے سر درد مگنیشیا فاس سے مٹ جاتے ہیں خصوصاً جبکہ وہ حرارت اور سخت دباؤ سے گھٹتے ہوں۔ مریض سر کو کپڑے سے کس کر باندھنا پسند کرتا ہے۔ گرم

کرے میں رہنا چاہتا ہے اور ٹھنڈک سے اسے تکلیف پہنچتی ہے۔

آنکھ کے اوپر تشنج اور جھٹکے۔ یا ایسے جھٹکے جن کی وجہ سے بھینگا پن آ جائے۔ آنکھ کے انڈے میں اوپر اور نیچے سخت درد جو حرارت اور سخت دباؤ سے گھٹے۔ دوسرے دردوں کی نسبت یہ چہرے کے دردوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ چہرے کے عصبی درد جن کا دائیں حصہ پر زور ہو حرارت اور دباؤ سے گھٹتے ہوں اور ٹھنڈک سے بڑھتے ہوں۔ چہرے کا تشنجی عصبی درد چہرے میں جھٹکے آنے کی پرانی شکایت۔ یہ متحرک دردوں اور گنٹھیا کے ان مریضوں کے لیے مفید ہے جن کو عصبی درد ہوتے ہوں۔ یہ تشنجی ہچکیوں کے لیے حیرت انگیز دوائی ہے۔ میں اکثر ہچکیوں میں مگنیشیا کارب اس وقت دیا کرتا ہوں جبکہ دوائی کا چناؤ کرنے کے لیے کوئی علامت نہ ہو۔

درد معدہ معدے میں اینٹھن جبکہ زبان صاف ہو۔ قولنج جو دوا پر اہونے سے گھٹے جیسا کہ کالوسنتھ میں ہوتا ہے۔ حرارت سے کم ہو۔ کالوسنتھ میں اہم بات یہ نہیں کہ درد حرارت سے کم ہوتا ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ سخت ترین دباؤ سے کم ہوتا ہے۔ پیٹ کا اپھارہ اور درد۔ پیٹ میں درد جو چاروں طرف پھیلے۔ درد کی وجہ سے مجبوراً چلنا پڑے اور کراہنا پڑے۔ پیٹ کی خلا میں ریاح۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گائیوں کے اپھارے کو بھی کم کر دیتا ہے۔ تمن پتیاں گھاس کھا جانے سے گائیوں کو جو اپھارہ آ جاتا ہے۔ وہ کالچیکم سے دور ہوتا ہے۔

بواسیر میں کٹن اور چھید ہونے کی طرح کا درد اگر اس کا تجربہ بخوبی ہوا تو جگر کی بہت سی علامتیں پائی جائیں گی کیونکہ مگنیشیا اور کاسٹورس میں جگر کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

حال کے گٹھیاوات میں شدید ترین درد جو حرارت سے کم ہوں۔ ہاتھ پاؤں میں عصبی درد۔ آرام کرنے سے بہت سی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں۔ ذرا سی حرکت کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے درد جگہ بدلتا رہتا ہے۔

میگانم MANGANUM

میگانم وہ دوائی ہے جو خصوصیت کے ساتھ سبز یرقان (کلوروسس) پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا ان عورتوں کے لیے مفید ہے جن کو سبز یرقان ہو اور جن کی صحت تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ بدن میں خون کی کمی ہو۔ پیلا جسم بیماروں جیسا چہرہ۔ تپ دق ہو جانے کا احتمال و اندیشہ۔ اس کے ساتھ ہڈیوں کے مردہ ہو جانے ہڈیوں کے ناسور اور دوسرے طبعی نقص آ جانے کی جائیں۔ اس کے مریض میں قلت حیض کی ایسی شکایت پائی جاتی ہے جو مدتوں سے جاری تھی۔ یا 18-20 برس کی عمر سے ہی آج تک حیض ہر ماہ دیر میں آتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی خوبی ہے ہڈیوں کے خلاف خصوصاً ٹھوڑی کی ہڈی کی شدید دشمن۔ زخم بننے اور پھنسیاں نکلنے کا رجحان۔ ان زخموں اور پھنسیوں کے آس پاس جگہ موٹی ہو جاتی ہے اور اس میں مواد آ جاتا ہے۔ پرانی پھنسیاں جو داد کے دانوں کی طرح صحت قبول نہ کرتی ہوں چھوٹے چھوٹے زخموں میں پیپ آ جاتی ہے مواد آ جاتا ہے رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے اور وہ جگہ سخت ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر گہرائی تک جاتا ہے۔ یہ خون کے ذرات کو منتشر کرتی ہے تو ڑتی ہے اور تپ دق کی بنیاد ڈالتی ہے۔ خصوصاً نرخرے کے دق کی۔ ورم نرخرہ کے بار بار دورے۔ ہر دورے کے بعد مریض کی حالت پہلے سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ دق جو نرخرے سے شروع ہو۔ خوراک سے نفرت بھوک ہی نہیں لگتی۔ رغبت مٹ جاتی ہے۔ کوئی چیز کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ اس

کے ساتھ سارے بدن میں بھاری دکھن۔ کسی گہری شکایت کی بنیاد تیار کر دیتی ہے۔ یہ ہڈیوں کے غلاف کا حال کا ورم نہیں ہے بلکہ عام دکھن ہے۔ جو سارے بدن میں ہوتی ہے۔ جوڑوں کی سوزش اس سوزش میں پیپ آ جاتی ہے اور جگہ مردہ ہو جاتی ہے۔ یہ زخم اور پیپ نیم مہلک شکل اختیار کرتے ہیں صحت قبول نہیں کرتے۔ مندمل نہیں ہوتے اور سرخباد ے کی سی حالت پیش کرتے ہیں۔ ہر جگہ چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ جھٹکے سے دکھن بڑھتی ہے۔ چلنے سے ہڈیوں میں دکھن ہوتی ہے۔ آرنیکا دینے سے صرف ایک یا دو دن راحت ملتی ہے۔ مگر اس دوائی کا اثر بہت گہرائی تک پہنچتا ہے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں ہم آرنیکا یا بپٹیشیا کی بات نہیں سوچ سکتے۔ کیونکہ ان سے صرف ایک یا دو دن کے لیے ہی راحت ملے گی۔ چھالے والی پھنسیاں۔ مواد بھری پھنسیاں۔ گہرائی تک پہنچی ہوئی پھنسیاں۔ ان کے ساتھ پھناؤ اور خون نکلنے کا رجحان۔ جلد کھردری اور اس پر کیل دار پرانی پھنسیاں اس دوائی کی تکلیفیں سرد مرطوب موسم میں اور طوفان سے پہلے بڑھتی ہیں۔

اب ہم کچھ ذہنی علامتوں پر غور کریں گے۔ اگرچہ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے تاہم وہ بہت اہم ہیں اور وہ انسانی جسم میں بہت گہرائی تک پہنچتی ہیں۔ ان سے بھی گہرائی تک جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ فکر و اندیشہ زبردست شبہ جیسے نہ معلوم کیا ہونے والا ہے۔ بے چینی، فکر مند فرش پر چہل قدمی کرتا ہے۔ جتنی زیادہ چہل قدمی کرتا ہے، فکر میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔ ہارا تھکا، رنج و غم اور فکر کا مارا ہوا۔ غور و فکر کے کام سے عاجز۔ سوچ بچار بھی نہیں کر سکتا۔ کاروبار میں مشکل آتی ہے کیونکہ غور و فکر کا کام نہیں کر سکتا۔ فکر کے ساتھ بے چینی۔

عجیب ترین بات یہ ہے کہ اسے راحت کیسے ملتی ہے۔ چارپائی پر لیٹتے ہی اس کی ساری شکایتیں کافور ہو جاتی ہیں۔ یہ بات آپ کو ہر دوائی میں نہ ملے گی، یہ نایاب علامت ہے۔ عجیب و غریب اور خاص بات ہے اور اس کے باوجود نہایت عام بات بھی ہے، یہ بیمار کی ساری حالت اور خاصیت کی وضاحت کرتی ہے۔ اس کی رگ رگ میں جوش بھرا ہوا ہے۔ تھکا ماندہ ہے اور فکر مند ہے۔ انتہائی غمگین اور دکھی۔ لیٹ جاتا ہے اور کہتا ہے۔ "اوہ! میں پہلے ہی کیوں نہ لیٹ گیا۔" اب اسے مکمل طور پر راحت ہے۔ مگر جونہی وہ چارپائی سے اٹھے گا فکر اور بے چینی اسے پھر آ دبوچیں گے۔ اس طرح وہ کافی پریشان ہو جاتا ہے۔ دیکھئے رسٹاکس سے کتنا تضاد ہے۔ اس میں حرکت کرنے سے آرام ملتا ہے اور میننگانم میں حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ بے چینی آرسینکم سے قطعاً خلاف ہے۔ مریض بار بار جگہ بدلتا ہے۔ کبھی اس چارپائی پر، کبھی اس چارپائی پر۔ کبھی اس کرسی میں، کبھی اس کرسی میں۔ علی ہذا القیاس اور وہ آرام سے بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ آرام سے لیٹ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس سے اس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دیکھئے کتنی اہم علامتیں ہیں یہ اور ان میں کتنا زبردست تضاد ہے۔ مریض کی روح اپنی آپ بیتی پکار پکار کر سنا رہی ہے اور ہم سے مدد کی خواستگار ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ علامتیں سمجھنی چاہئیں مریض کی روح کے اشاروں کو سمجھنا چاہیے۔

اس کے بعد ایذا رساں خوف۔ دن میں گھومتے پھرتے وقت فکر، جو لیٹ جانے سے مٹ جاتا ہے۔ غمگین رہتا ہے۔ خاموش لیٹ جانے کے سوا اسے اور کسی بھی طرح کی راحت نہیں ملتی اور نہ ہی سکون ملتا ہے۔ تب اس میں حیرانی کی بات کیا ہے کہ اس کے مریض چارپائی پر پڑے رہتے ہیں اور میننگانم ان عورتوں کے

لئے حیرت انگیز دوائی ہے جو ہر وقت بستر میں ہی پڑی رہتی ہیں خاموش سے لیٹے رہنا پسند کرتی ہیں۔ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک چارپائی میں پڑے رہنا ہی پسندیدہ فعل ہے۔ ہم جس حد تک بڑھے ہیں ہم نے یہی دیکھا ہے کہ ہنی مین نے اپنے آرگنن کے سب سے پہلے پیرا میں جو کچھ کہا ہے ہر بات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ موصوف نے صاف صاف ہدایت دی ہے کہ معالج کا واحد فرض ہے مریض پر توجہ دینا۔ یہ سمجھنا کہ مریض بذات خود کون ہے۔ ہم بھی اسی کی بات کر رہے ہیں۔ ہم بھی اسی موضوع پر بحث کر رہے ہیں۔ میں جن خصوصیتوں پر زور دوں گا ان سے انہی باتوں کی تصدیق ہوگی۔ میں نے اب تک جن عام باتوں پر روشنی ڈالی ہے ان کا خصوصیتوں سے گہرا تعلق ہے۔ حتیٰ کہ یہ دونوں مل کر بہت بڑی تصویر تیار کرتے ہیں۔ ہم ان کو الگ الگ نہیں کر سکتے۔

چڑچڑاپن اور پست ہمتی۔ جیسا کہ سلفر اور گریفائٹس میں پائی جاتی ہے۔ تپ دق پیدا کرنے کے رجحان میں یہ دوائی ارجنٹم میٹیلیکم' فاسفورس' گریفائٹس اور سلفر کے مشابہ ہے' ذرا ذرا سی باتوں سے ڈرتا ہے۔

خون کی کمی والوں کے سر درد' خوفناک سر درد' سر جیسے بھاری ہے' مقامی درد دباؤ کے ساتھ درد۔ یا جیسے چھید ہو رہا ہے۔ سوئیاں سی چبھتیں' چلنے سے اور قدم کی آہٹ سے درد بڑھے۔ دماغ اور کھوپڑی میں دکھن' کھوپڑی چھوا جانا اور دباؤ برداشت نہیں کرتی۔ کھوپڑی پر سرخ داغ جس میں دکھن ہو (فاسفورس کے مانند) جیسے سر خبادہ ہونے والا ہے۔ کھلی ہوا میں کھنچاؤ اور ڈنک لگنے کے ساتھ درد۔ جو گھر میں آکر کم ہو جاتا ہے۔ مگر دوسرے سر درد کھلی ہوا میں گھٹ جاتے ہیں۔ جھٹکے سے' حرکت سے' موسم بدلنے سے اور سرد مرطوب ہوا میں درد بڑھتا ہے۔

پلکیں چپک جاتی ہیں۔ یہ پیپ اور بلغمی جھلیوں کی سوزش (نزلے) کی دوائی ہے۔ آنکھ پھول جاتی ہے۔ نزدیک کی چیزوں کو دیکھنے سے آنکھوں میں درد ہو جاتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ نزدیک کی روشنی دیکھنے سے۔ میں نے اس دوائی کو اسی علامت کی بنا پر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے اور سینے پرونے' باریک حرف پڑھنے اور بینائی کا باریک کام کرنے سے آئے دردوں کو دور کیا ہے۔ روٹا غصیلی مزاج اور گٹھیا کے مریضوں میں اچھا کام کرتا ہے۔ جبکہ باریک کام کرنے سے آنکھ میں درد ہونے لگتا ہے۔ روٹا خصوصیت کے ساتھ ان آرٹسٹوں کی دوائی ہے جو خردبین کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ مثلاً گھڑی ساز۔

کان سے بدبودار رطوبتیں نکلتی ہیں۔ کم سنائی دینے کی تکلیف ناک صاف کرنے سے گھٹ جاتی ہے۔ کان بند ہونے کا احساس ناک صاف کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ کان بہتا ہے' کان کا بیرونی حصہ چھونے سے دکھتا ہے۔

کان کی بہت سی علامتیں ہیں۔ اکثر مریض یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی ساری شکایتوں کا مرکز کان ہے۔ جسم کے بالائی حصہ میں جتنے درد ہوتے ہیں وہ سب کان میں مرکوز ہو جاتے ہیں۔ اگر گلے میں درد ہو تو وہ کان تک پہنچ جاتا ہے۔ گلے اور دانتوں کے درد کان تک آتے ہیں۔ آنکھ کا درد کان کو مرکز بنا لیتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کان بیشمار شکایتوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ "نزلے کی حالت اور بہرہ پن بڑھتا جائے۔" "سرد مرطوب موسم کی تکلیف بڑھتی ہے۔ سردی کے موسم میں بارش ہو جانے سے بہرہ پن بڑھتا ہے۔ اس کے بعد

کان کی نالی میں دکھن اور کچاپن آتا ہے' جلن ہوتی ہے۔ زبردست خارش ہوتی ہے۔ کان کی نالی کو کھجلانے سے کھانسی کے جو دورے ہوا کرتے ہیں ان کے لیے سلیشیا اور کالی کارب دو اہم دوائیاں ہیں۔

کان کھجلانے کے بعد جب کالی کارب کی ضرورت ہوتی ہے تو مریض کا گلا گھٹتا ہے اور قے آتی ہے۔ اس طرح کان کھجلانے سے جو تشنجی کھانسی آتی ہے اس کے لیے سلیشیا اور کالی کارب دو مذکورہ دوائیاں ہیں۔

مگر مینگانم بھی اسے دور کرتا ہے۔ بولنے سے' نگلنے سے' کھانسنے سے' ہنسنے سے' یا کوئی اور ایسی حرکت کرنے سے جس کے زیر اثر گلے میں جنبش آئے۔ کان میں خارش ہونے لگتی ہے۔ بولنے سے نرخرے کا استعمال ہوتا ہے۔ کان میں اس وقت بھی خارش ہوتی ہے جب چبائی ہوئی غذا کا گولہ حلق سے اترتا ہے۔ یہ حالت نرخرے کے دق میں' نرخرے کے پرانے زخموں میں ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ڈنک لگنے کے سے' جلن کے ساتھ نرخرے میں درد ہوتا ہے۔ جو کان سے پہنچتا ہے۔ مینگانم کے تجربوں میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں کان کی بیشمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ کان کی یہ ساری علامتیں اس کی دوسری علامتوں کی طرح سرد مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں یا شروع ہو جاتی ہیں۔ "کان بہتا ہے۔" "کان بند ہو جاتا ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے کان بند ہو گئے ہیں۔" "مریض محسوس کرتا ہے جیسے کان کے آگے کوئی پتہ آیا ہوا ہے۔ سرد مرطوب موسم کی تکلیف بڑھتی ہے۔"

ڈلکامارا کی طرح اس میں سردی میں' سرد ہوا میں' سرد مرطوب موسم میں شکایتوں کے بڑھنے کی زبردست علامت پائی جاتی ہے۔ اس کی نزلے کی شکایتیں سردی میں زور پکڑتی ہیں۔ جب بھی سرد مرطوب موسم ہو گا گلا بیٹھ جاتا ہے اور گلے میں کف بننے لگتا ہے۔ اس کی تمام شکایتوں پر موسم کا بھاری اثر ہوا کرتا ہے۔

جہاں کہیں بھی خارش ہوتی ہے وہاں دکھن ضرور ہوتی ہے۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ اس میں دکھن ہوتی ہے۔ گلا سرخ اور خام ہو جاتا ہے۔ کان سے رطوبت نکلنے کے بعد بہت نازک ہو جاتے ہیں۔ یہ دکھن اور نزاکت بھی حالتوں اور علامتوں میں پائی جاتی ہے۔ پرانا نزلہ' ناک بند ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت ناک سے زرد گول اور سبز رطوبت گرتی ہے۔ خون ملی رطوبت نکلتی ہے۔ ناک اور ہڈیاں دکھتی ہیں۔ لہٰذا مریض ناک پر ہاتھ لگانے سے پرہیز کرتا ہے۔

بیماروں جیسا چہرہ اس دوائی سے بڑھ کر آپ کو دوسری کسی بھی دوائی میں نہ ملے گا۔ اگر کسی شخص کو کافی دیر تک خون گرتا رہا ہو' چہرہ موم سا پیلا ہو گیا ہو تو بندھے طریقے سے علاج کرنے والا اسے چائنا دے گا۔ لیکن اگر خون بالکل نہ نکلا ہو اور خون کے ذرات ٹوٹنے کی وجہ سے یہی حالت موجود ہو تو پھر مینگانم پر غور کرنا چاہیے۔ سبز یرقان اور خون کی کمی میں مینگانم' پکرک ایسڈ اور فیرم پر غور کرنا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے زخموں میں پیپ آ جاتی ہے۔ ذرا سی خراش مدت تک دکھتی رہتی ہے۔ خون زیادہ نہیں نکلا کیونکہ بدن میں ہوتا ہی نہیں ہے۔

مواد آنا اس دوائی میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ ضدی زخموں' سخت زخموں' ارغوانی رنگت کے زخموں کو درست کرتا ہے۔ جبکہ مریض کے بدن میں خون کی کمی ہو۔ بخار کے "پرانے زخم" بھی اس دوائی سے ٹھیک کیے جا سکتے ہیں۔ گیل دار پھنسیاں۔

معدے کی طرح طرح کی خرابیاں' مندا گنی' بے رغبتی' معدے میں کھنچاؤ۔ درد اور یہ ساری تکلیفیں سرد

مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ درد جھک کر دوہرا ہو جانے سے گھٹ جاتے ہیں۔ چھوٹی انتڑیوں کے غدود کے دق کو روکنے کے لیے یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ خون کی کمی والے بے رغبتی' دست انتڑیوں میں درد مریض جوں جوں کمزور ہوتا جاتا ہے غدود نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔ ان عورتوں کے لئے مفید ہے جن کے بدن سے خون نکل جانے کی وجہ سے خون کی کمی ہو گئی ہو مگر عموماً ایسی حالت میں زیادہ مفید نہیں ہے جتنی کہ اس حالت میں جبکہ خون کے ذرے منتشر ہونے سے خون کی کمی واقع ہوئی ہے۔ گرمی کی خوفناک چمکیں نکلتی ہیں۔ جیسا کہ سوائنم' لیکیس' سلفر اور گریفائٹس میں ہوتا ہے۔ خاص کر ان عورتوں میں جن کو کچھ عرصہ سے خون کی کمی کی شکایت ہو۔

یہ جگر کی بھی اکسیر دوائی ہے۔ ورم جگر پایا جاتا ہے۔ سوزش جگر۔ یہ جگر میں چربی بڑھنے کے رجحان کو روکتا ہے۔ اس نے یرقان میں فائدہ پہنچایا ہے۔ اس نے صفراوی پتھری کے بہت سے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ جگر کا طبعی فعل نہایت سست ہو جاتا ہے۔ صفرا مناسب مقدار میں نہیں بنتی۔ اس کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ تب اس میں چھوٹی چھوٹی گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ یہی صفراوی پتھریاں ہیں۔ یہ دوائی معدے کے فعل کو بحال کر دیتی ہے۔ جگر کے فعل میں تیزی لاتی ہے۔ صفرا کے بہاؤ کو درست کرتی ہے۔ صفراوی پتھریاں گل کر تندرست صفرا بنتی ہے۔ ان صفراوی پتھریوں میں درد بھی ہوا کرتا ہے۔

پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ بار بار درد ہوتا ہے۔ یہ سب تکلیفیں سرد مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ یہ تکلیفیں ٹھنڈی چیزیں مثلاً برف ملے ہوئے کھانے کھانے سے بڑھتی ہیں۔ ایسی چیزیں کھانے سے جگر میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں سخت تکلیف۔ "ناف کے نیچے درد اور کھچاؤ" جیسا کہ پلمبم میں ہوتا ہے۔ حالانکہ اس میں رسی سے بندھ کر کھینچنے کا احساس اس میں نہیں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ پلمبم اور پلاٹینم میں ہوتا ہے۔

"پاخانے کے ساتھ بہت سی ہوا خارج ہوتی ہے۔ انتڑیوں کے فعل کے بے قاعدگی' کبھی کبھی قبض بھی ہوتی ہے۔ جس میں مندا گی سے مداخلت ہوتی ہے بعض دست آنے لگتے ہیں۔ اس طرح انتڑیاں ہمیشہ بے قاعدہ رہتی ہیں۔ قبض یا دست کی شکایت۔ دونوں میں سے ایک تکلیف ضرور رہتی ہے جیسا کہ ہم قیاس کر سکتے ہیں معدہ ہمیشہ خراب رہتا ہے۔

"بیٹھنے پر مقعد میں گھٹن ہوتی ہے جو لیٹ جانے سے گھٹتی ہے۔"

یہ گرمی کی ان لہروں کے لئے نہایت مفید ہے جو حیض قطعاً بند ہونے کے وقت آیا کرتی ہیں۔ حیض کی ان خرابیوں سے سبز یرقان کا تعلق رہتا ہے۔ بچے دانی اور معدے کی خرابیاں۔

زبردست قلت حیض۔ ماہواری صرف ایک یا دو دن جاری رہتی ہے۔ وقت سے بہت پہلے آتی ہے۔ یہ حالت خون کی کمی اور سبز یرقان میں غیر معمولی ہے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد عورتوں کو عموماً لگا ہوتا ہے تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی صرف تھوڑا سا پانی آتا ہے۔ خون کی کمی والی بوڑھی عورتیں جن کو بچے دانی سے تھوڑا تھوڑا پانی سا گرتا رہتا ہو۔ ہم پہلے ایسی بوڑھی عورتوں کی اس تکلیف کے لئے اکثر کلکیریا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

اگر ان ساری کمزوریوں کے ساتھ پٹھوں کا ڈھیلا پن بھی موجود ہو تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ میتگانم اس طرح کی ہاری تھکی، خون کی کمی والی عورتوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس میں کانچ بھی نکلتی ہے اور بچے دانی بھی نکل آتی ہے۔ انتڑیوں میں نیچے کے رخ کھچاؤ۔ ڈھیلے پن کی وجہ سے سارا پیٹ بوجھ معلوم ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ خطرہ رہتا ہے نرخرے، سانس کی بڑی نالی اور پھیپھڑوں کے لئے۔ اگر خون کی کمی والی اس لڑکی کی صحت میں قابل قدر سدھار نہ آئے۔ بہتر رد عمل نہ ہو تو پھر سمجھ لیجیے کہ کوئی خطرناک بات ہونے والی ہے۔ ماہواری میں صرف پیلا پانی سا آتا ہے یا ذرا سا لیکوریا۔ نرخرے کا کچا پن پرانی تکلیفوں میں خراش گلو۔ یہ گلے کی ان خرابیوں میں مفید ہے جو سرد و مرطوب موسم کی وجہ سے بار بار ہوتی ہیں حتیٰ کہ آخر کار تپ دق ہو جاتا ہے۔ سردی کا ہر حملہ نرخرے میں نئی تکلیف لاتا ہے اور ورم نرخرہ آ جاتا ہے۔ یہ گانے والوں اور تقریر کرنے والوں کے لئے حیرت انگیز دوائی ہے۔ اتنی ہی مفید ہے جتنی کہ ارجنٹم میٹیلیکم، حلق میں ہر وقت بلغم جمع ہوتی رہتی ہے۔ جیسے ہی اس نے حلق صاف کیا کہ پھر بلغم آ جاتا ہے۔ ہر وقت کھنکھارتا رہتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے ناراض ہوتے ہیں۔ ارجنٹم میٹیلیکم، سلیشیا، سلفر، کاسٹوریم وغیرہ میں یہ علامت آتی ہے۔ ہر بار کھانسنے سے منہ بھر کر کف نکلتا ہے۔ نرخرے کا دق، نرخرے کا کچا پن، سبز تھوکتا ہے۔ خون کی بیماری کی۔ ڈلکامارا کی طرح ہر بار سردی لگنے سے برانکائٹس ہو جاتا ہے۔ اکثر سرد خشک موسم میں آرام ملتا ہے۔ مگر مریض ٹھنڈک برداشت نہیں کرسکتا۔ سردی سے کانپتا رہتا ہے اور خون کی کمی۔

کھانسی لیٹ جانے سے گھٹ جاتی ہے۔ کھانسی کی بیشتر تکلیفیں لیٹنے سے گھٹ جاتی ہیں۔ چند اور دوائیوں میں بھی لیٹ جانے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ یوفریشیا میں زکام کی وجہ سے خصوصاً تنومند لوگوں کو نئے زکام سے کھانسی آتی ہے جو لیٹنے سے گھٹتی ہے۔ ریزش کے بیماروں میں عصبی مزاج لڑکیوں میں لیٹتے ہی کھانسی آتی ہے جو ہائیوسائمس سے کم ہوتی ہے۔ اس دوائی میں دن کے وقت کھانسی آتی ہے۔ رات کو قطعاً نہیں کیونکہ مریض لیٹا رہتا ہے۔ ارجنٹم میٹیلیکم میں بھی دن کے وقت کھانسی آتی ہے۔ میتگانم کی طرح اس کی کھانسی کا اثر نرخرے پر ہوتا ہے اور لیٹنے سے کم ہوتی ہے کھانسی کی شکایت بولنے سے ہنسنے چلنے سے گہرا سانس لینے سے اور سرد و مرطوب موسم میں بڑھتی ہے۔

یہ دوائی بار بار آنے والی تکلیفوں میں نہایت مفید ہے۔ ابتدائی حملوں میں شاذ و نادر ہی کام آتا ہے۔ ان مریضوں کے لئے نہایت کارآمد ہے جو دن بدن تنزلی کی طرف جا رہے ہوں۔ پھیپھڑوں کے زخم خون گرے۔ پانی جیسا خون یا خون ملی کف آئے۔ مریض افسردہ ہو جاتا ہے۔ کانپتا ہے اور دھڑکن ہوتی ہے۔

ہاتھ پاؤں میں بھاری تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ گٹھیا ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں دکھتی ہیں کوڑوں میں جلن ہوتی ہے۔ جوڑوں کا ورم جو بڑھ جاتے ہیں۔ ہڈیوں کے غلاف میں درد۔ جوڑوں میں دکھن۔ اس میں پلساٹیلا اور بیلاڈونا کی طرح کا وہ گٹھیا وات نہیں پایا جاتا ہے جس میں سرعت سے ورم آتا ہے۔ بلکہ جوڑوں کی نزاکت پائی جاتی ہے۔ ورم زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ تکلیف مرطوب موسم میں بڑھتا ہے جیسا کہ روڈوڈنڈران، رسٹاکس اور ڈلکامارا میں ہوا کرتا ہے۔

یہ دوائی عموماً بخاروں میں کام نہیں آتی' ہاں کم درجے حرارت والے ٹائیفائیڈ میں کام دیتی ہے۔ جبکہ بخار قدرے گھٹ گیا ہو ہڈیاں نہایت نازک ہوں' سارے بدن میں دکھن ہوتی ہو۔ مریض کے بدن میں طاقت نہیں آتی۔ دیر تک صحت کی طرف نہیں آتا۔ خصوصاً جبکہ علاج مناسب طور پر نہ ہوا ہو۔ دوائیاں دے دے کر خون کے ذرات تباہ کر دیے گئے ہوں۔ آپ شاید مریض کی حالت دیکھ کر خیال کریں کہ اگر کوئی بڑا سا ناسور بن جائے تو یہ راضی ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں اس ناسور کو برداشت کرنے کی کافی طاقت نہیں ہوتی۔ ایسے بعض مریضوں کو بخاروں کے زخم ہوا کرتے ہیں۔ یہ دوائی ان کو دور کر دیتی ہے۔ اس مریض کی ایک شکایت کبھی دور نہیں ہوتی یعنی ہڈیوں کے غلاف کی دکھن اور اس میں سواد آ جاتا۔

میڈروینم MEDORRHINUM

یہ کثیرت استعمال دوائی ہے اور ان میں سے اس کا ایک استعمال ان بچوں کے لئے ہے جن کو ورثہ میں بیماریاں ملا کرتی ہیں۔ کہنہ مشق معالجوں کو اکثر بار ہا ایسے پرانے مریض بچوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ بچہ جلدی ہی سوکھ جاتا ہے اور اسے سوکھیا سان ہو جاتا ہے۔ یا بچے کو دمہ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ یا اسے سخت قسم کا نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں۔ پھوڑی یا چہرے پر درد ہو جاتی ہے۔ یا تھکتا رہ جاتا ہے۔ معالج کو کافی وقت ضائع کرنے کے بعد خیال آتا ہے کہ والد کو ضدی قسم کا سوزاک تھا اور شاید اس کے خفیہ عضو پر مسے بھی تھا۔ یہ دوائی ایسے بچوں کو تندرست کر دیتی ہے یا تندرستی کی شاہراہ پر لا دیتی ہے۔ اس حسینہ کو شادی کیے کئی سال گزر چکے ہیں اور اسے ماں بننے کی زبردست خواہش ہے۔ جب اس نے شادی کی تو وہ تندرست تھی۔ اب اس کے رحم کے خصیوں میں درد ہو رہا ہے۔ ماہواری کی خرابیوں میں مبتلا ہے۔ اس کی جنسی خواہشیں مٹ چکی ہیں۔ پیلی ہوتی جا رہی ہے' بے حساس ہوتی جا رہی ہے۔ وجہ ہے خاوند کی پچھلی اوباش زندگی۔ یہ دوائی اس کو راحت دے گی۔ وہ موم سے زرد نوجوان جن کو فوراً طاقت بخش چیزوں اور تمباکو کی رغبت رہتی ہے۔ جو موسمی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کر سکتے' تھوڑی سی محنت کرنے اور تھوڑا سا چلنے کے بعد اکڑ جاتے ہیں جنہیں آسانی سے پسینہ آ جاتا ہے۔ جو سردی سے بری طرح گھبراتے ہیں اور جو انجکشن لگوا کر سوزاک کا علاج کرانے کے بعد آج تک نہیں سنبھلے۔ جسم کے ہر حصہ میں متحرک دردوں کی علامتیں۔ اکثر علامتیں دن میں شدت اختیار کرتی ہیں۔

سفلینیم اور اس دوائی میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یعنی اول الذکر کی تکلیفیں ہمیشہ رات کو بڑھتی ہیں اور موخر الذکر میں دن میں۔ مگر یہ قطعی بات نہیں ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ سفلینیم کے بیشتر درد رات کو بڑھتے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جریان کے زہر کے اثر سے آئی اکثر تکلیفیں اور میڈورینم کی شکایتیں رات کو بڑھتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی صحیح ہے کہ میڈروینم کی دماغی تکلیفیں اکثر رات کو بدتر ہو جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی مقابلہ کافی نہیں ہے۔ زہریلے مواد سے تیار کی گئی اس دوائی کے دوسرے حالات بھی قابل غور ہیں۔ آمدورات (متحرک درد) کی سوزش حرکت سے بڑھتی ہے۔ لیکن اگر سوزش موجود نہ ہو تو پھر یہ مریض رسٹاکس کی طرح کام کرتے ہیں اور انہیں صرف حرکت سے ہی راحت ملتی ہے۔ جیسا کہ رسٹاکس میں ہوتا ہے۔ جریان زہر سے متاثر مریضوں

کی بیشتر تکلیفیں سردی سے بڑھتی ہیں اور اکثر گرمی برداشت نہیں کر سکتے۔ دھن' کچلے جانے کی سی تکلیف' لنگڑاہٹ' جیسے اسے گہری سردی لگی ہو اور بخار آنے والا ہے۔ درد تناؤ کے عام احساس کے ساتھ آتے ہیں۔ آمہوات کی ضدی حالتیں' گوشت پوست سوکھتا چلا جائے۔ جھک کر چلتا ہے' ڈگمگاتا ہے' لڑکھڑاتا ہے' چہرے سے معلوم ہوتا ہے جیسے جلدی ہی دق کا مریض بن جائے گا۔ اعصاب میں زبردست حس حتیٰ کہ کپڑے کا بدن سے چھونا اور کسی کا بالوں کو ہاتھ لگانا اسے قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔

کانپتا ہے' بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ سارے بدن پر زبردست سرسراہٹ۔ ذرا سی آواز پر چونک اٹھتا ہے جیسے غشی آجائے گی۔ چاہتا ہے اسے پنکھا کیا جائے۔ کھلی ہوا چاہتا ہے۔ جسم سرد' نبض کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اس کے ساتھ سرد پسینہ' ہاتھ پاؤں کا استقاء اس کے ساتھ اجابتی دھن اور رطوبتی تھیلیوں کا استقاء بیرونی طور پر سرد مرطوب موسم برداشت نہیں ہوتا۔ بار بار عصبی درد ہوتے ہیں۔ سوئی گڑنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ درد حرارت سے گھٹ جاتے ہیں۔ کمر اور ہاتھ پاؤں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ مریض قطعاً درد برداشت نہیں کرسکتا۔ اس دوائی کی نچلی طاقتیں ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئیں۔

واقعات' اعداد و شمار اور لوگوں کے نام بھول جاتا ہے۔ پڑھا لکھا بھول جاتا ہے' لکھنے میں ہجوں کی اور لفظوں کی غلطیاں کرتا ہے۔ وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا ہے۔ اس کی نگاہ میں ہر کوئی بہت سستی سے چلتا ہے۔ ہر وقت جلدی میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا دم پھول جاتا ہے۔ مریضہ اتنی جلدی میں ہوتی ہے کہ اسے غشی آنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ ذہنی گڑبڑ' گھبرا جاتا ہے۔ احساس کا خوف' بولتے بولتے بھول جاتا ہے کہ کیا کہنا تھا۔ مریضہ کو اپنی علامتیں بیان کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ بولتے بولتے بھول جاتی ہے۔ ایک بار بار پوچھنا پڑتا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میرے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔ کسی کو کانا پھوسی کرتے سنتی ہے۔ چہرے دیکھتی ہے۔ جو کسی دروازے کے پیچھے سے اس کا منہ چڑاتے ہیں۔ (فاسفورس) اسے چیز غیر حقیقی نظر آتی ہے۔ (الیومینا) دل توڑنے والے عجیب و غریب احساس۔ پاگل پن کی ابتداء اگر آپ اس سے بات کریں تو وہ رونے لگتی ہے۔ شام کو سرور' سیمابی طبیعت' ابھی خوش تھی ابھی رونے لگی۔ موت کا خوف' ڈر کر جاگے جیسے کوئی خوفناک واقعہ ہوا ہے۔ موت کا خوف' اپنی نجات کی فکر۔

جھکنے پر چکر آئے' جو لیٹنے سے گھٹ جاتا ہے۔ حرکت سے اضافہ' گر پڑنے کا اندیشہ۔ سر میں جگہ بدلتا ہے عصبی درد جو سرد مرطوب موسم میں شدت اختیار کرے۔ تیز درد یکا یک آتے ہیں اور مٹ جاتے ہیں۔ سر میں کوئی جگہ درد سے بچی نہیں رہتی۔ روشنی سے اور کھانسنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ سر کی گہرائی میں جلن کے ساتھ درد۔ جیسے دماغ میں ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر سخت تناؤ۔ پیشانی پر جیسے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ گدی اور گردن کی جڑ میں درد جو حرکت سے بڑھتا ہے۔ کھوپڑی پر سخت خارش' کھوپڑی کی داد' سکری بکثرت' بال خشک' وخت۔

آنکھ کے آگے بھنگے اڑیں' بینائی دھندلی۔ آنکھ کے آگے سیاہ یا بھورے داغ۔ ہر چیز دوگنی یا چھوٹی دکھائی دے۔ قیاسی چیزیں دیکھتا ہے۔ آنکھیں جیسے کھنچی ہوئی ہوں۔ پلکوں میں تناؤ' آنکھ گھمانے پر درد' آنکھ میں جیسے ریت پڑا ہے۔ جیسے چھریاں اگی ہوئی ہیں۔ آشوب چشم اور انگوری پردے کے زخم' پلکوں کی سوجن' صبح آنکھ چپک جاتی ہے۔ پلکوں کی جڑیں سرخ' خارش' بھیگا پن' پپوٹوں میں روڑک' جلن' پلکیں جھڑ جاتی ہیں۔

؛ گھٹنے کے نیچے ورم جیسا کہ پیشاب میں چربی آنے سے ہوا کرتا ہے۔

کم سنائی دے۔ مکمل بہرہ پن' سمجھتا ہے لوگوں کو باتیں کرتے سن رہا ہوں یا لوگ باتیں کررہے ہیں۔ پہلے سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ کان کی جو نالی حلق کی طرف جاتی ہے' اس میں درد ہوتا ہے۔ کان میں جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ کان کی خارش' کان میں چبھن کے ساتھ درد۔

یہ دوائی ضدی نزلے زکام کو درست کردیتی ہے' اس نزلے میں سونگھنے کی قوت جاتی رہتی ہے۔ ناک سے سفید زرد رطوبت گرتی ہے' ایک بار میڈورینم کی اونچی طاقت سے ادھیڑ عمر کے ایک شخص کے نہایت ضدی زکام اور پیشاب کی نالی کی رطوبت کی شکایت مٹ گئی تھی۔ پیشاب کی نالی کی یہ رطوبت برسوں پہلے دب گئی تھی۔ اب از سرنو پرانے قرحہ کی طرح جاری ہوگئی اور آخر کوئی دوسری دوائی دیئے بغیر ہی درست ہوگئی۔ نکسیر اور ناک سے خون ملی رطوبت گرے۔ سانس کے ساتھ جو ہوا اندر جاتی ہے' ناک اسے برداشت نہیں کرتی۔ ناک میں خارش اور سرسراہٹ۔

جریان کے پرانے مریضوں کا چہرہ سبزی مائل زرد۔ موم سا زرد اور بیماروں جیسا۔ یہ چہرہ عموماً آرسینکم کے مریض سے ملتا جلتا ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ اس ایک علامت ملنے کے سوا ان دونوں دوائیوں کی اور کوئی بات مشترک نہیں ہے۔ صرف اسی علامت کی بنا پر آرسینکم کے لئے مغالطہ ہوسکتا ہے۔ جلد چمدار اور عموماً داغوں سے بھری رہتی ہے۔ بخار کے بعد ہونٹ پک جاتے ہیں۔ چہرے کے درد' ہونٹ یا نتھنے کا سرطان' چہرے میں متحرک درد اور اکڑن۔ نچلے جبڑے کے غدود کا ورم۔ دانت ذکی الحس حتیٰ کہ بخوبی چبا نہ سکیں۔ ذائقہ پلٹ جاتا ہے۔ زبان گندی اور جڑ میں سفید۔ منہ ناسور کے زخموں سے بھر جاتا ہے۔ منہ میں اور زبان پر چھالے۔ سانس سے بدبو آئے۔ منہ اور گلے میں ریشہ دار لار۔ منہ خشک جیسے جلا ہوا ہو۔ نزلہ جو حلق میں گرے۔ حلق سے ہر وقت سفید گاڑھی رطوبت نکلتی رہتی ہے۔

بے پناہ بھوک' کھانا کھا چکنے کے بعد بھی بھوک۔ نہ ختم ہونے والی پیاس۔ طاقت بخش چیزوں کے لئے تمباکو' میٹھی چیزوں' ہرے پھل' برف' ترش چیزوں' نارنگی' شراب اور نمک کھانے کی رغبت' کھانا کھانے کے بعد اور پانی پینے کے بعد متلی' کف اور صفرا کی قے۔ ترش اور تلخ قے۔ زبردست ڈکاریں۔ متلی کے بغیر قے آتی ہے۔

معدے میں کترن' جیسے دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ یہ احساس کھانا کھانے یا پانی پینے سے کم نہیں ہوتی۔ معدے میں لرزہ' معدے میں جیسے کوئی تیخ ٹھونک رہا ہے۔ یہ تکلیف پیٹ کی طرف گھٹنے موڑنے سے بڑھتی ہے۔ معدے میں کمزوری کا احساس معدے میں سخت تکلیف۔

جگر میں خوفناک درد۔ جگر اور تلی میں درد جیسے کسی نے مٹھی میں بند کرلیے ہوں۔ اس سے چتونے ٹھیک ہوتے ہیں۔ پیٹ میں چٹکن۔ ران کے غدود میں درد اور سوجن۔ ایک نوجوان کو جس کی صحت بڑی اچھی اور جسم بھرا ہوا تھا' سوزاک ہوگیا۔ اسے انجکشن لگائے گئے۔ جلد ہی اس کا بدن سوکھنے لگا۔ اس کی رانوں میں درد ہونے لگا اور اسی کی وجہ سے اسے جھک کر چلنا پڑتا تھا۔ اس کا رنگ موم کی طرح پیلا ہوگیا۔ سارے بدن میں اکڑن اور سختی آگئی۔ وہ سردی سے بری طرح گھبراتا تھا۔ اسے بار بار زکام ہوتا تھا اور زکام سے اس کا پیچھا نہ

چھوٹا تھا۔ میڈورینم کی بہت اونچی طاقت دینے سے رطوبت پھر جاری ہوگئی اور وہ تندرست ہوگیا۔ ودیہ (منی) کی نالیوں میں درد۔

اس نے ایسے بہت سے بچوں کا سوکھیا مسان دور کیا ہے جن کو ماں باپ سے جریان کا زہر ورثہ میں ملا۔ جریان کے مریض والدین کے بچوں کو بار بار تے اور دست کی شکایت ہوتی ہے اور بدن سوکھتا ہے۔ بہترین طور پر چن کردی ہوئی دوائی ناکام رہ جاتی ہے یا وہ صرف عارضی طور پر کام ہوتی ہے۔ میڈورینم کی اونچی طاقت دینے سے وہ پھلنے پھولنے لگتے ہیں اور اس کے بعد دوسری دوائیاں بخوبی کام کرنے لگتی ہیں۔ قبض پاخانہ صرف اسی حالت میں اترتا ہے۔ جب مریض پیچھے کی طرف زیادہ جھک جاتا ہے زور لگانا پڑتا ہے۔ مقعد کی بے حرکتی۔ گول گول سدے، سخت سدے۔ مقعد سے ہر وقت رطوبت ٹپکتی ہے جس سے مچھلی کی سی بدبو آتی ہے۔

آم وات کی اکثر ان کے مریض کو نہایت کم بہت گہرے رنگ کا اور سخت بدبودار پیشاب آتا ہے۔ سردی برداشت نہیں ہوتی۔ تلوے ذکی الحس۔ جب پیشاب میں چربی آتی ہے تو اس کے ساتھ صاف شفاف مواد آتا ہے۔ مریض موم کی طرح پیلا۔ پیروں اور ٹخنوں پر سوجن اور استسقاء۔ تلوے انتہائی نازک حتی کہ ان کے سہارے چل نہ سکے۔ تلوؤں کی جلد نیلی اور گرم۔ ٹانگوں پر سخت ورم آجاتا ہے۔ حتی کہ وہ ان کو چھو نہیں سکتا۔ وہ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ ورم دباؤ سے گھٹ سکتا ہے یا نہیں۔ اس ورم پر دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ ایسی حالت میں میڈورینم فوراً کام کرتا ہے۔ بشرطیکہ مریض کو پہلے ہی سوزاک ہو چکا ہو۔ مثانے پروسٹیٹ غدود اور گردوں کا ورم۔ پیلے رنگ کا پیشاب بکثرت آتا ہے۔ رات کو بار بار پیشاب آتا ہے۔ رات کو سوتے سوتے پیشاب نکل جاتا ہے۔ مثانے کی بے حرکتی اور دھار کمزور۔ اس نے زیادہ پیشاب آنے کی تکلیف کو بارہا ٹھیک کیا ہے۔

جن نوجوانوں کو کئی کئی بار سوزاک ہوا ہے اور اس کا انجکشن سے علاج ہوا ہو اس کی سوپن دوش (احتلام) اور نامردی کی شکایت۔ بڑی مدت تک پیپ بہتی رہے۔ اس کے ساتھ آم وات کی علامتیں اور صحت روز بروز گرتی چلی جائے۔ سوزاک کی وجہ سے جو آم وات پیدا ہو جاتا ہے یہ اس کے لئے نہایت اہم دوائی ہے۔ یہ آم وات کی حالتوں پر قابو پا لیتی ہے۔ اور صحت بحال کر دیتی ہے۔ اس نے خصیوں کی سختی اور ودیہ کی نالیوں کا درد دور کیا ہے۔ ودیہ کی نالی کے بائیں حصہ میں اور کمر کے بائیں حصہ میں درد جو ذرا سی ہوا لگتے ہی شروع ہو جائے خصوصاً اس حالت میں جبکہ مریض کو برسوں پہلے کئی بار سوزاک ہو چکا ہو۔ اس تکلیف میں لمبے وقفہ کے بعد میڈورینم 10 ہزار کی ایک خوراک دینے سے صحت بحال ہوگئی۔

رحم کے خصیوں کا پرانا ورم یا بانجھ پن درد کے ساتھ ماہواری، ضدی لیکوریا رحم کے خصیے بڑھے ہوئے۔ رحم کی زبردست خارش، حیض بکثرت، زیرناف کی تکونیہ ہڈی میں کھچاؤ کے ساتھ درد جیسے حیض آنے والا ہو سارے پیڑو میں درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ دوران حیض خصیوں کی جھلی اور کولہے میں درد۔

تنگی سانس ذرا سی محنت پر دم پھول جاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے۔ جریان کے مریض والدین کے بچوں کا دمہ (نیٹرم سلف) گلا گھٹتا ہے اور اس کے ساتھ غرغروں کی آواز نکلے۔ ہوا بمشکل باہر نکال سکے مگر سانس آسانی سے لے سکتا ہے۔ اس دوائی نے دمے کے چند مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ نرخرے کی خشکی جو سوتے ہی تنگ اور

کھانسی لائے۔ سانس کی نالیوں کا نہایت ضدی نزلہ جس میں لیس دار بلغم بکثرت نکلے۔ اس دوائی نے ایسی تکلیف کو بھی بار بار درست کیا ہے۔ بلغم تک پہنچنے کے لئے کافی گہرائی تک نہیں کھانس سکتا۔ (کاسٹیکم) پیٹ کے بل لیٹنے سے کھانسی گھٹ جاتی ہے اور رات کو بڑھ جاتی ہے۔ کف کی رنگت زرد، سفید یا سبز، لیس دار، بمشکل نکلے۔ کھانسی گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔

جن مریضوں کے لیے اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے ان کی چہرے کی رنگت پیلی ہوتی ہے۔ چہرہ بیماروں جیسا، جھک کر چلتا ہے جیسے تپ دق ہونے والا ہے۔ خشک کھانسی اور چھاتی میں گڑگڑاہٹ۔ چھاتی میں سخت گرمی حتی کہ جلن۔ چھاتی میں طرح طرح کے درد۔ آمواتی درد۔ سرد مرطوب ہوا لگنے سے چھاتی کے آر پار تیز درد۔ جب مریض کو کئی بار سوزاک ہو چکا ہو اب اس کی علامتوں میں تپ دق جیسی پیچیدگیاں آ چلی ہوں۔ علامتوں کی تخصیص اور وحدت قائم کرنے کے لیے علامتوں کا فقدان ہو تو اس حالت میں یہ دوائی بہتر رد عمل لاتی ہے اور بعض بار کئی کئی ماہ تک یہی دوائی کام کرتی رہتی ہے۔ کھانستے وقت چھاتی میں سخت درد، چھونے سے چھاتی میں دکھن ہوتی ہے یا سانس کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔

دل میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو عموماً آمواتی کے مریضوں میں ملا کرتی ہیں۔ دم کشی، دل میں پھڑپھڑاہٹ، دھڑکن، شدید درد، گھٹن کے ساتھ، چبھن کے ساتھ۔ درد حرکت سے بڑھتا ہے۔ دل میں جلن جو بائیں بازو تک پہنچے۔

"لنگڑی کمر" ان مریضوں کی عام شکایت ہے۔ یہ عموماً کمر درد ہے یا پھر کمر اور ریڑھ کی ہڈیوں کا درد ہے اور اکثر پیروں تک پہنچتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کا درد، گردن اور کمر میں کھنچاؤ۔ کمر کے آر پار درد جو بائیں کندھے سے دائیں کندھے تک پہنچے۔ ریڑھ کے بالائی حصہ میں سخت گرمی۔ کھڑا ہونے پر یا جب چلنا شروع کرے تو کمر میں سختی محسوس ہو۔ تمام درد سرد مرطوب موسم میں بڑھتے ہیں۔ ریڑھ نازک، گردوں میں دکھن۔

سرد مرطوب موسم میں آمواتی کا پرانا درد جو ہاتھ پاؤں میں ہو، ہاتھ پاؤں سخت اور لنگڑے سے۔ سارے بدن میں دکھن کے ساتھ درد، تیز درد، مریض نہایت ذکی الحس، درد قطعاً برداشت نہ کر سکے۔ تیز اور چبھن کے ساتھ درد۔ بعض درد حرکت سے بڑھتے ہیں اور بعض گھٹ جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد، ہتھیلیوں اور تلوؤں میں جلن۔ ہاتھ پاؤں کا رعشہ۔ کندھوں میں آمواتی کا درد جو حرکت سے بڑھے۔ ہاتھ اور بازو بے حس خصوصاً بایاں۔ ہاتھ اور بازو کانپتے ہیں۔ ہتھیلیوں میں جلن، انہیں پنکھا کرنا چاہے۔ پہلے دایاں ہاتھ سرد ہوتا ہے اور پھر بایاں۔ ہاتھ سرد، ہاتھ کی پشت بے حس اور گرم لگے۔

پیروں میں لرزے کی کمزوری اور بے حسی۔ ٹانگیں حسب منشا کام نہیں کرتیں۔ رانیں بے حس۔ پیروں کو بار بار پھیلائے۔ ٹانگوں میں کھنچاؤ اور تناؤ۔ آمواتی کے درد۔ گوشت کے پٹھوں اور ہڈیوں کے غلاف میں اکڑن اور دکھن۔ طوفان کے وقت ٹانگوں میں گولی لگنے کی طرح کے درد۔ ٹانگوں کی بے قراری۔ ہر وقت حرکت کرتی رہیں۔ ٹانگوں اور رانوں میں کھنچاؤ۔ ریڑھ کی ہڈی کا درد جو متواتر حرکت سے کم ہو۔ ٹانگیں بے حس اور بھاری جیسے لکڑی کی بنی ہوئی ہیں۔ ٹانگیں گھٹنے تک سرد۔ ران کے پچھلے پٹھوں میں گھٹنے تک کھنچاؤ، سکڑاؤ، پنڈلیوں اور تلوؤں میں اینٹھن۔ ٹخنے کمزور، پیروں میں جلن۔ انہیں ننگا رکھنا اور پنکھا کرنا چاہے۔ ٹانگ گھٹنے

تک متورم۔ دباؤ تو نشان پڑ جائے۔ ٹانگوں' ٹخنوں اور تلوؤں میں دکھن۔ تلوے دکھیں' پھٹے ہوئے سے نیلے دکھائی دیں۔ تلوؤں کو زمین پر رکھ کر چل نہ سکے۔ تلوؤں کا ورم اور خارش۔ یہ تلوؤں کی نزاکت کو دور کرتا ہے جو کہ سوزاک کے گٹھیاوات میں عموماً ہوا کرتی ہے۔ تلوؤں کی نزاکت حتیٰ کہ پنجے کے بل چلنا پڑے' پیر سرد اور پسینہ آئے۔

صرف سر پر ہاتھ رکھ کر اور چت ہی سو سکتا ہے۔ منہ تکیہ پر رکھ کر پیٹ کے بل سوتا ہے۔ بھوت پریت اور مردوں کے خوفناک خواب' رات کو ڈر لگے۔ وحشت' نیند کا غلبہ مگر سو نہ سکے۔ رات کے پہلے حصے میں بے خوابی' رات کو پسینہ بکثرت آئے۔

ملی فولیم MILLEFOLIUM

یہ رگوں کی الجھن میں نہایت ہی مفید دوائی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ باریک رگیں نرم ہو جاتی ہیں اور بڑھ جاتی ہیں۔ رگوں میں جب خون بھر جاتا ہے تو وہ آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ زخموں سے خون آسانی سے جاری ہو جاتا ہے۔ اور بکثرت گرتا ہے۔ یہ گرمی کے لئے موافق ہے۔ جلد اور آنکھوں پر کالے داغ پڑ جاتے ہیں۔ یہ مقامی طور پر خون جمع کرتا ہے۔ جسم کے کسی بھی حصے سے اور زخموں سے خون گرتا ہے۔ خون کی نالیوں کی کمزوری۔ پھیپھڑوں سے' معدے سے' مقعد سے' ناک سے اور دانت اکھاڑنے کے بعد دانت کے زخم سے خون گرتا ہے۔ عام طور پر خون کی رنگت سرخ چمکدار ہوتی ہے۔ حمل کے دنوں میں ہاتھ پاؤں کی رگوں میں گرہ پڑ جاتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ مہلک قسم کے زخموں سے خون گرتا ہے۔ آپریشن کے بعد جب زخم کو مناسب طور پر سی دیا گیا ہو اور بند کر دیا گیا ہو مگر تو بھی زخم کے کناروں سے متواتر سرخ چمکدار رنگ کا خون ٹپکتا رہتا ہے۔ جسم سے خون گرنے کا عام رجحان۔ یہ علامتیں عموماً دل کی خرابی کے ساتھ آتی ہیں۔ اگر مریض میں خون گرنے یا نکلنے کی ہسٹری موجود ہو تو پھر آپریشن سے پہلے ضرور دینی چاہیے۔ (کلکیس) خون نکلنے کے بعد شدید اجتماع خون۔ رگوں کی مرمت کے رجحان کا فقدان۔ دماغ میں خون جمع ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ' سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ سر میں گرمی مگر بخار نہیں ہوتا۔ چھاتی سے سر کی طرف خون کا دورہ جیسے لہریں اٹھ رہی ہوں۔ شدید سر درد۔ گدی میں ہلکا ہلکا درد۔ سر درد جو جھکنے سے بڑھے۔

آنکھیں خون کی طرح سرخ' آنکھوں میں اور ناک کی جڑ میں تیز درد۔ آنکھ سرخ اور اس میں خون بھرا ہوا۔ دھند' جالا۔

بائیں کان میں آواز آتی ہے اور مریضہ اس سے چونک اٹھتی ہے۔ بعد میں سننے سے چونکتی ہے۔ کان سے جیسے ٹھنڈی ہوا باہر نکل رہی ہے۔ کان جیسے بند ہوں۔ کان میں تیز درد' کان درد۔ نکسیر اس کے ساتھ سر اور چھاتی میں اجتماع خون۔

چہرہ سرخ مگر بخار نہیں ہوتا۔ چہرہ خون کی طرح لال' تمتماہٹ۔ گرم چیز کھانے سے دانتوں میں درد۔ جس شخص کے بدن سے کسی نہ کسی شکل میں خون نکلتا رہا ہو۔ اس کو دانت نکلوانے سے پہلے ملی فولیم یا کلکیس

کی ایک خوراک دے دینی چاہیے۔ گلا سرخ' زخمی اور خون آسانی سے آئے۔

صبح کو خالی بھوک کا احساس' معدے میں جلن جو آگے کی طرف جھکنے سے بڑھے۔ پیٹ اور معدے میں جلن جو چھاتی تک پہنچ جائے۔ خون کی قے۔

پیٹ میں ہوا بھرتی جاتی ہے۔ انتڑیوں اور گدا (مقعد) سے خون گرتا ہے۔ ٹائیفائیڈ میں خون نکلتا ہے۔ بوجھ اٹھانے سے یا چوٹ لگنے سے اندرونی اخراج خون۔ دیر تک خون نکلتا رہے' خونی بواسیر۔ گدا کے مسے جن سے خون نکلا کرے۔

پیشاب خون ملا۔ پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو اس میں چھیچھڑے نظر آئیں۔ گردے میں درد ہونے کے بعد کئی دن تک خون ملا پیشاب آتا رہے۔ بوند بوند کر کے پیشاب آئے۔

مباشرت کے وقت منی (مادہ تولید) خارج نہیں ہوتی۔ مثانہ اور اس کی نالی سے خون گرتا ہے۔ زخموں سے خون گرتا ہے۔

کثرت حیض' ماہواری دیر تک جاری رہے۔ اس کے ساتھ بچے دانی اور پیٹ میں اینٹھن۔ ذرا سی محنت سے۔ اسقاط حمل نے یا بوقت ولادت بچے دانی سے خون گرے۔ متاتر خون گرتا رہے۔ رنگت سرخ چمکدار۔ حاملہ عورتوں کی ٹانگ کی رگوں کی الجھن میں زخم بن جائیں اور ان سے خون نکلے۔ بچے مشکل سے پیدا ہونے کے بعد دیر تک خون جاری رہے۔ ایسی عورت کو زچہ گھر میں جانے سے پہلے ہی ملی فولیم کی ایک خوراک دے دینی چاہیے۔ بچہ جننے کے بعد خون رک جاتا ہے۔ چھاتیوں میں دودھ نہیں اترتا۔ بچے دانی سے خون کا اخراج' خون کے بعد بچے دانی کا ورم۔

چھاتی میں گھٹن' دھڑکن چھاتی سے سر کی طرف خون کی لہریں اٹھیں۔ پھیپھڑوں سے خون آئے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کے بعد ان میں پھر خون بھر آئے۔ ماہواری دب جانے کے بعد پھیپھڑوں سے خون آئے۔ شام کو چار بجے ہر روز خون تھوکے۔ دق کے مریض کو پھیپھڑوں سے خون آئے۔ محنت کرنے کے بعد پھیپھڑوں سے خون آئے۔ ایک شخص گاڑی سے باہر جا گرا تھا اور وہ ہفتوں تک کھانسی میں خون تھوکتا رہا۔ اس دوائی کی بہت اونچی طاقت کی خوراک دینے سے اسے آرام آ گیا۔ دل کے آس پاس خون کی گرمی۔

مرکیوریس MERCURIUS

تندرست لوگوں کو پارہ کھلا کر جو علامتیں حاصل کی گئیں ہیں وہ مرک وی اور مرک سول کھلا کر حاصل کی گئی ہیں۔ ان دونوں کی تیاری میں معمولی فرق ہے مگر پریکٹس میں امتیاز کرنے کے لئے دونوں میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔

درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے پارے کا استعمال ہوتا ہے۔ پارے کے مریض کی طبیعت بھی اسی طرح بدلتی رہتی ہے۔ اس پر گرمی و سردی کا اثر فوراً ہوتا ہے۔ شدت کے درجہ حرارت میں' گرمی سے سردی سے اس کے مریض کی طبیعت بگڑتی ہے۔ گرم کرہ ہوائی میں' کھلی ہوا میں اور سردی میں مریض کی حالت بگڑتی ہے اور اس کی علامتیں بڑھتی ہیں۔ پارے کی حال کی تکلیف میں اگر مریض کو بستر میں لیٹنا پڑے تو بستر کی حرارت

سے بھی اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کپڑے اتار دینے پڑتے ہیں۔ لیکن کپڑے اتارنے اور ٹھنڈا ہونے پر اس کی طبیعت پھر بگڑتی ہے۔ اس طرح اسے راحت حاصل کرنے میں دقت پڑتی ہے۔ دردوں زخموں بخاروں پھنسیوں اور خود مریض پر بھی اس بات کا اطلاق ہوتا ہے۔

مریض کے بدن سے بدبو آتی ہے۔ ہم پارے کی بو کی بات کر رہے ہیں۔ سانس خصوصیت کے ساتھ بہت بدبودار ہوتا ہے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بدبو سارے کمرے میں پھیل جاتی ہے۔ پسینے سے بھی بدبو آتی ہے۔ یہ بو بڑی تیز میٹھی میٹھی ہوتی ہے۔ اور دماغ چڑھ جاتی ہے۔ اس دوائی میں ہر جگہ بدبو پائی جاتی ہے۔ پیشاب پاخانے پسینے سے بدبو آتی ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے۔ منہ سے بھی بدبو آتی ہے۔ جب مریض کو بڑی مقدار میں پارہ کھلایا جاتا ہے اور اس کے منہ سے لار (رال) نکلتی ہے تو اس سے بدبو آتی ہے جو شخص ایک بار اسی لار والے مریض کو سونگھ لیتا ہے تو وہ پارے کی اس بو کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں طالب علم تھا تو تقریباً ہر کمرے میں پارے کی بدبو پائی جاتی تھی۔ اتنا زیادہ پارہ کھلایا جاتا تھا کہ مسوڑھے آ جاتے تھے اور منہ سے لار گرنے لگتی تھی۔ عموماً اس بو سے پتہ چل جاتا تھا کہ مریض کو پارہ کھلایا گیا ہے۔

مریض کی تکلیف رات کو بڑھتی ہے۔ ہڈیوں کے درد جوڑوں کی تکلیف اور دوسری طرح کے ورم رات کو شدت اختیار کرتے ہیں اور دن میں قدرے گھٹ جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں عام طور سے درد ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں پر جہاں ہڈیوں پر گوشت کم ہو ہڈیوں کے غلاف کا درد چھید کی طرح درد جو رات کو اور بستر کی حرارت سے بڑھتا ہے۔

غدود پر سوزش آتی ہے اور ورم آ جاتا ہے۔ کن پیڑ نچلے جبڑے کے غدود لمف غدود بغل گردن اور ران کے غدود سب ہی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ چھاتیوں پر ورم آ جاتا ہے۔ ورم جگر سوزش جگر۔ خصوصیت کے ساتھ غدود کی دوائی ہے۔ سختی بھی پائی جاتی ہے۔ سوزش والی جگہ سخت ہو جاتی ہے۔ اگر جلد پر سوزش ہو تو وہ سخت ہو جاتی ہے۔ سوجن والے غدود سخت ہو جاتے ہیں۔ سختی اور اس کے ساتھ زخم۔

اس دوائی میں زخم بننے کا عام رجحان پایا جاتا ہے۔ ہر جگہ زخم بن جاتے ہیں مثلاً گلے میں ناک میں منہ میں اور پیروں پر زخم بن جاتے ہیں۔ زخموں میں ڈنک لگنے کی طرح اور جلن کے ساتھ درد ہوتے ہیں اور ان کی تہ چربی کی طرح چکنی ہوتی ہے۔ میالی سفید رنگت جیسے اس پر چربی لگا دی گئی ہے۔ یہ خناق کی رطوبت سے ملتی جلتی ہے۔ پارے میں بھی سوجن والی سطح پر خناق کی رطوبت آتی ہے۔ گلے کے زخموں کی رنگت اس طرح کی ہوتی ہے۔ بلکہ بھی جھلیاں اکثر زخموں کے بغیر ہی متورم ہو جاتی ہیں مگر اس میں سے اس طرح کی رطوبت نکلتی ہے۔ لہٰذا یہ خناق میں مفید ہے۔ زخموں میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ جب جسم کمزور ہو جاتا ہے تو میالی چربی جیسی یا خاکی سی رطوبت آتی ہے۔ آتشک کے زخموں میں بھی یہی بات ملتی ہے۔ اس کی تہ پر سفیدی مائل پنیری رطوبت ملتی ہے۔ جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ پارے کی تکلیف رات کو شدت اختیار کرتی ہے تو پھر آپ ہڈی کے درد ہڈی کے غلاف کے درد اور دوسری باتوں کے بارے میں سوچیں تب آپ کو اس بات پر حیرت نہ ہوگی کہ پارہ آتشک کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ایلوپیتھک معالج اس بیماری کا علاج

اسی سے کرتے ہیں۔ وہ مشابہت کے لحاظ سے بہت سے مریضوں کو تندرست کر دیتا ہے یا کافی طور پر دبا دیتا ہے اور اس طرح اس کا استعمال جاری رکھنے کو حق بجانب قرار دیتا ہے۔ جب موافق طور پر دیا جائے تو صحت لاتا ہے۔

اس کی بڑی خوبی ہے پیپ پیدا کرنے کا رجحان۔ سوزش کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔ ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پیپ آ جاتی ہے اور اس حصہ کی تکلیف گرمی و سردی دونوں سے ہی بڑھتی ہے۔ ناسور میں جلن ہوتی ہے۔ ڈنگ لگتا ہے' جوڑوں کی سوزش جس میں پیپ بھی ہو۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں کی خلا میں پیپ بھر جاتی ہے۔ زرد سبز پیپ کا اخراج۔ مرک کے سوزاک میں گاڑھی سبزی مائل زرد رطوبت نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ مثانے کی نالی میں ڈنگ لگنے اور جلن کے ساتھ درد۔

جوڑوں کی گٹھیاوات کی سوازش اور بلغمی جھلیوں کی سوزش بھی اس دوائی میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ پسینہ بھی آتا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ پسینہ آ جانے پر درد کم نہیں ہوتا' پسینے کے وقت تکلیف بڑھتی ہے۔ آتشک' سوزاک اور گٹھیا کے پرانے مریضوں کا گٹھیاوات' یہ سورا' آتشک اور جریان کے بعض مریضوں کے مشابہ ہے۔ یہ ان تینوں زہروں کی خاصیت سے ملتا جلتا ہے۔

اگر کوئی تجربہ کنندہ کافی دیر تک اس کا استعمال کرتا رہے تو اس کا بدن سوکھنے لگتا ہے۔ یہ حالت ان لوگوں میں دیکھی گئی ہے جو پارہ کھانے کے عادی ہیں۔ یا جن کو آتشک میں کافی دیر تک پارہ کھلایا گیا۔ ایسی حالت میں یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ بدن بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے اور کانپتا ہے۔ رات کو بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ زبردست بے چینی۔ کسی طرح بھی کل نہیں پڑتا۔ یہ غریب دکھی' جن کی صحت اب تباہ ہوتی جاری ہے' سخت ایذا میں ہوتے ہیں۔ خواہ وہ آتشک کے مریض ہوں یا جریان کے یا سورا کے۔

اس کی ایک حیرت انگیز خوبی یہ ہے کہ اس میں بار بار ورم آتا ہے۔ ناسور بنتا ہے مگر اس میں گرمی نہیں لگتی۔ کسی جوڑ میں سوجن آ جاتی ہے یا ناسور بن جاتا ہے۔ سر سے پاؤں تک خوب پسینہ آتا ہے۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہے' گوشت پوست سوکھتا جاتا ہے۔ بدن کانپتا ہے۔ کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر گرمی محسوس نہیں ہوتی جبکہ ناسور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ناسور بنتا ہے جبکہ جسمانی طاقت اس قدر کم ہو اور جسم میں اپنی مرمت کی صلاحیت اتنی گھٹ چکی ہو' پیپ آہستہ آہستہ اور بہت دیر تک بنتی رہتی ہے' ناسور میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس میں اندمال کا رجحان نہیں آتا۔ ناسور کھل جاتا ہے' بہتا رہتا ہے جیسے جگہ مردہ ہو گئی ہے۔ مرک اس کو گرم کر دے گا' پسینہ روک دے گا اور اس میں اندمال کی صلاحیت پیدا کرے گا۔

سطحی زخم پھیلتے رہتے ہیں اور چھلکے بن جاتے ہیں۔ یہ زخم گہرے نہیں ہوتے بلکہ سطح پر پھیلتے ہیں۔ اس طرح کے چھلکے عموماً آتشک کے پرانے مریضوں میں ہی پائے جاتے ہیں۔ چربی جیسی چکنی تہہ۔ زخم میں جلن وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔ بلکہ بے حس ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے پیپ نکلے تو اس کی رنگت سبزی مائل زرد ہوتی ہے۔ بلکہ بے حس ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے پیپ نکلے تو اس کی رنگت سبزی مائل زرد ہوتی ہے۔ نقلی انگور آتا ہے۔ مرک کار ایسے سطح پر پھیلنے والے گوشت خور پھوڑوں کے لئے زیادہ موثر دوائی ہے۔ بعض دفعہ مرک میں سڑاؤ بھی آتا ہے۔ یہ سڑاؤ ہر جگہ آ سکتا ہے' بخصوصیت کے ساتھ ہونٹوں پر' گالوں پر اور مسوڑھوں پر۔

ہونٹوں کا سرطان آتشک کے زخم جن میں سڑاؤ آ چلے بدبودار اور سیاہ آبلہ فرنگ میں ایک سڑاؤ آتا ہے اور اس میں گوشت کے چھیچھڑے نکلنے لگتے ہیں۔ یہ ساری حالتیں گرمی سے بڑھتی ہیں۔ پارے کے نمونے کا مریض زخم پر پٹیاں بندھوانے سے انکار کر دیتا ہے کیونکہ اس سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔

اس میں لرزہ عام طور پر پایا جاتا ہے۔ کانپتا ہے لہٰذا یہ اس لقوے میں مفید ہے۔ جس میں پٹھوں میں بار بار جھٹکے آتے رہتے ہیں۔ ہاتھوں کا رعشہ حتیٰ کہ وہ ہاتھ میں کوئی شے اٹھا نہ سکے۔ کھا نہیں سکتا اور لکھ نہیں سکتا۔ مرک ان بچوں کے لئے نہایت مفید ہے جن میں مرگی کے دوروں کا رجحان پایا جاتا ہے۔ پھڑکن ہوتی ہے اور بے قاعدہ حرکتیں ہوتی ہیں۔ یہ ایسے بچوں کو ہاتھ پاؤں کی ان بے ضابطہ حرکتیں ہوتی ہیں۔ یہ ایسے بچوں کو ہاتھ پاؤں کی ان بے ضابطہ حرکتوں سے چھٹکارا دلا دیتا ہے۔ جھٹکے پھڑکن لرزہ۔ زبان کی حرکتوں میں بھی بے قاعدگی اور بے ضبطی پائی جاتی ہے۔ بچہ بول نہیں سکتا۔ تشنج غیر ارادی حرکتیں جن کو قوت ارادی کے زور سے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں روکا جا سکتا۔ انتہائی بے چینی۔

لرزہ کمزوری پسینہ بدبو پیپ آنا اور زخم بننا رات کو تکلیف میں اضافہ ہو جانا۔ گرمی و سردی سے علامتوں کا شدت اختیار کرنا۔ اس دوائی کا پیش خیمہ اور بے خطا رہنما علامتیں ہیں۔

اس میں ذہنی علامتیں بے شمار ہیں۔ یہ بھی اس دوائی کی گہرائی کے ثبوت میں اہم خوبی ہے۔ جلد بازی شتاب کاری۔ جلد باز بے چین فکر مند اور ترغیب کے زیر اثر۔ اس سے شتاب کاری کے دورے اٹھتے ہیں۔ خصوصاً سرد بادل والے موسم میں یا مرطوب موسم میں دماغ کام کرنے سے جواب دے دیتا ہے۔ دماغ سست ہو جاتا ہے کاہلی آ جاتی ہے بھولتا ہے نسیان۔ یہ حالت ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو ذہنی کمزوری کی طرف جا رہے ہوں۔ وہ آپ کے سوال کا جواب ٹھیک نہیں دے سکتا۔ دیکھتا رہتا ہے اور سوچتا رہتا ہے اور آخر کار خاموش ہو رہتا ہے۔ احمق پن اور دماغی کمزوری نہایت اہم علامتیں ہیں۔ وہ بے وقوف بن جاتا ہے۔ تنگ تکلیفوں میں بکواس۔ وہ خود ہی سوچنے لگتا ہے کہ میری بات بے بنیاد ہے غیر مدلل ہے اپنی بات کی تردید کرنے والوں کو قتل کر ڈالنے کی خواہش۔ قتل کرنے یا خودکشی کرنے کی ترغیب آتی ہے۔ طیش آتا ہے کہ کوئی تشدد آمیز حرکت کروں۔ جی میں آتا ہے کہ خودکشی کرلوں یا کوئی شدید حرکت کروں۔ اسے اندیشہ رہتا ہے کہ میں اپنی بات ثابت نہ کر سکوں گا اور نہ ہی اپنی خواہش کی تکمیل کر سکوں گا۔ خواہش یا ترغیب یا پاگل پن۔ اگرچہ یہ دوائی کی خوبی ہے مگر پاگل پن کی نسبت احمق پن زیادہ عام ہے۔ یہ ترغیبیں رہنمائی کرنے والی علامتیں ہیں۔ مریض آپ کو اپنی خواہش نہ بتائے گا۔ اس کا قوت ارادی کے گہرے نقص سے تعلق ہے۔ یہ نقص اسے کافی حد تک کچھ نہ کچھ کر ڈالنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اگر آپ مرک کے مریض کو اس کی خوراک دیں تو اسے خواہ کیسی ہی زبردست ترغیب کیوں نہ ہو اور وہ اس پر قابو پانے کے لئے خواہ کتنی ہی کوشش کر رہا ہو مگر مرک اس کی مدد ضرور کرے گا۔ ماہواری کے دنوں میں بھاری فکر زبردست اداسی۔ فکر مند اور بے چین جیسے کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ یہ حالت رات کو بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ پسینہ آتا ہے۔

یہ ساری علامتیں آتشک کے پرانے مریضوں سے جن کی صحت پارے کے مرکبات کھانے سے اور گندھک کے چشموں میں نہانے سے تباہ ہو گئی ہو عام طور سے پائی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہڈیوں میں درد

ہوتا ہے۔ غدود پھول جاتے ہیں پسینہ آتا ہے۔ بلغمی جھلیوں کی سوزش (نزلہ) اور ہر جگہ زخم پائے جاتے ہیں۔
مرک کھوپڑی کی آم وات کی تکلیفوں عصبی دردوں اور دماغ کی شکایتوں میں مفید ہے۔ جبکہ جلن و ڈنک لگنے کے ساتھ درد ہوتے ہوں اور ان دردوں پر موسم کا اثر پڑتا ہو اور جبکہ ایسے سر درد ہوتے ہوں جو کسی رطوبت کے دب جانے سے شروع ہوئے ہوں۔ مثلاً لال بخار کے بعد کان کی رطوبت دب جانے سے زکام رک جانے سے یا لال بخار میں سر درد کی تکلیف اگر آپ کسی ایسے بچے کو دیکھنے کے لئے بلائے گئے ہیں جس کے سر پر پسینہ آیا ہوا ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ سر کو ادھر ادھر پٹک رہا ہے تکلیف میں رات کو اضافہ ہوتا ہے جس کو پہلے لال بخار ہو چکا ہے یا کان بہنا رک چکا ہو تو آپ اس کے لئے مرک پر غور کریں۔ مرک ان بخاروں کو درست کرتا ہے جو دیر سے چل رہے ہوں اور ٹائیفائیڈ سے ملتے جلتے ہوں مگر کان کی رطوبت دب جانے سے شروع ہوئے ہوں۔ میں نے ایسے مریضوں کو درست کیا ہے جن کے کان کی رطوبت بورکیس یا آیوڈوفارم وغیرہ کی مدد سے بند کر دی گئی تھی۔ اسے پہلے اترنے چڑھنے والا بخار آیا جو بعد میں مسلسل بن گیا۔ یہ بخار پانچ یا چھ ہفتے تک چل سکتا ہے اور صرف اس حالت میں دور ہوتا ہے جبکہ مرک کی ایک خوراک دینے سے رطوبت از سر نو جاری ہو جائے۔ مجھے اس طرح کا ایک کیس یاد ہے۔ اس کی تکلیف کا نام گردن توڑ بخار رکھا گیا تھا۔ سر پیچھے کی طرف کھنچ گیا تھا۔ ایک طرف کو رکھا تھا۔ ابتداء کان بہنے سے ہوئی اور رطوبت دبا دی گئی۔ 3,2 معالج بلائے گئے مگر کچھ نہ کر سکے۔ میں جب اسے دیکھنے گیا اور اس کی ہسٹری نوٹ کی تو مجھے مرک کی علامتیں نظر آئیں۔ مرک دینے سے 24 گھنٹے کے اندر اندر کان نئے سرے بہنا شروع ہو گیا۔ گردن کے پٹھوں کا کھنچاؤ دور ہو گیا۔ سر کا ایک طرف کو جھکاؤ ہٹ گیا بخار اتر گیا اور بچے کو شاندار طریقہ پر صحت حاصل ہو گئی۔ میں اس طرح کے کئی کیسوں کا حوالہ دے سکتا ہوں۔

کھوپڑی پر تناؤ جیسے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ عصبی مزاج والی لڑکیوں کی ناک کی جڑ اور آنکھ کے آس پاس درد ہوتا ہے جیسے وہاں پٹی بندھی ہوئی ہے۔ یا جیسے وہاں کوئی تنگ ٹوپی رکھی ہے۔ آنکھوں میں دباؤ گڑن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ کنپٹیوں میں جلن کے ساتھ درد جو چہل قدمی کرنے اور بیٹھ جانے سے گھٹ جاتا ہے۔ مگر رات کو بڑھتا ہے۔ ہڈیوں کے غلاف کے درد جو سرد مرطوب موسم میں بڑھتا ہے۔ گٹھیا اور گٹھیاوات کے مریضوں کی ہڈیوں کے درد۔ اس کے ساتھ آنکھ اور کان ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ منہ آ جاتا ہے اور غدود پھول جاتے ہیں۔ آتشک کے پرانے ان مریضوں کا سر درد جن کو پارہ کھلایا گیا ہو۔ وہ درجہ حرارت دیکھنے کے آلے کے پارے کی طرح موسمی حالت سے فوراً متاثر ہوتے ہیں۔ نزلے زکام کے سر درد نہایت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ نزلے کے پرانے مریضوں کا سر درد جبکہ نزلے میں گاڑھی رطوبت آتی ہو یا گاڑھی رطوبت پانی کی طرح پتلی ہو جاتی ہے اور ماتھے میں چہرے میں اور آنکھوں پر نہایت تکلیف دہ درد ہوتا ہے۔ یہ سر درد نہایت شدید ہوتے ہیں۔ جسم کے کسی حصہ میں اخراج رک جانے سے گٹھیاوات کے پرانے سر درد پاؤں کا پسینہ دب جانے سے بھی اس قسم کے سر درد ہوتے ہیں۔ پاؤں میں پسینہ آتا ہے تو سر درد گھٹ جاتا ہے۔ پسینہ رک جائے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ دونوں حالتیں ادل بدل کر ہوتی ہیں۔ اگر پاؤں میں پسینہ نہ آئے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے اور جوڑ اکڑ جاتے ہیں۔ سلیشیا میں بھی یہ حالت پائی جاتی ہے۔ سلیشیا اور مرک باہمی طور

پر ایک دوسرے کے آگے پیچھے نمودار نہیں ہوتے۔ لیکن اگر کچا پارہ مدت تک استعمال کیا گیا ہو تو نائٹرک ایسڈ کی طرح سلیشیا اس کے اثر کو ختم کر دیتا ہے بشرطیکہ علامتیں موافق ہو۔

ہر طرح کے سر درد کے ساتھ سر میں زبردست گرمی ہوتی ہے۔ سر درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ دماغ جیسے بھرا ہوا ہے۔ جیسے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ جیسے سر شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ سر درد کے وقت ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ مرک کی ساری حالتوں میں یہی بات پائی جاتی ہے۔ اسے کمرے میں راحت ملتی ہے۔ مگر گرم یا سرد کمرے میں اسے تکلیف بڑھتی ہے۔ اسے کمرے میں ہوا کا آنا جانا سخت ناگوار گزرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بدن کو بخوبی ڈھانپ کر رکھوں مگر گرمی سے بھی اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جیسے کہ کی طرح کا کانٹا اٹکا ہوا ہے۔ یا احساس رات کو تکلیف دہ بن جاتا ہے۔

چیچک یا لال بخار کے بعد اگر دماغ کی جھلیوں میں پانی آ جائے تو اس کو جذب کرنے کے لئے مرک لاثانی دوائی ہے۔ بچہ بار بار سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے کراہتا ہے سر پر پسینہ آتا ہے۔ اس کا ایپس سے گہرا تعلق ہے۔ ایپس بھی چیچک یا لال بخار کے بعد دماغی استسقاء کو دور کرتا ہے۔

آتشک کے پرانے مریضوں میں ہڈیوں کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا۔ ہڈیوں کے غلاف میں چیرنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد جیسے ہڈیوں کے اوپر سے گوشت اتارا جا رہا ہے۔ چھونے سے سر کے سارے بیرونی حصہ میں زبردست درد شروع ہو جاتا ہے۔ کھوپڑی تنی ہوئی دکھتی ہے۔ سر پر بدبودار تیل سا چکنا پسینہ آتا ہے۔ بچوں کی تر داد تر اکزیما پھنسیاں جن سے خراش کرنے والی اور بدبودار رطوبت نکلے۔

مرک آنکھ کے لئے حیرت انگیز دوائی ہے۔ خصوصاً سردی سے آئی حالت۔ گٹھیا اور گٹھیا وات کے مریضوں کو جب بھی سردی لگتی ہے اس کا فوراً آنکھ پر اثر ہوتا ہے۔ آگ کی طرف دیکھنے سے یا آگ کے نزدیک بیٹھنے سے آنکھ کی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس سے آنکھ میں جلن ہوتی ہے۔ پپوٹے جبراً ایک دوسرے سے لپٹ جاتے ہیں جیسے مدت تک سویا نہ ہو۔ آنکھ کے آگے دھندیا گیرا تا ہے۔ آتشک کے مریضوں کی آنکھ کے تارے کے ورم کو بھی مرک دور کرتا ہے۔ فی زمانہ یہ رواج ہو گیا ہے کہ تارے کے ورم میں آنکھ کو چپکنے سے بچانے کے لئے پتلیوں کو پھیلا دینے والی دوائیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ میں نے اس قسم کے بہت سے مریضوں کا علاج کیا ہے اور میری یہ کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ میں پتلی پھیلاؤں۔ میں اسے غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ ہومیو پیتھک دوائی تارے کے ورم کو فوراً روک دے گی۔ آنکھ کے آس پاس اور کنپٹیوں میں پھاڑنے کی طرح اور جلن کے ساتھ درد۔ کھوپڑی پر تناؤ جیسے سر پر بہت تنگ ٹوپی رکھی ہوئی ہے۔ پٹی بندھی ہوئی ہے۔ انگوری پردے کے زخم اور سوزش۔ انگوری پردے پر خون کی نالیاں ابھر آتی ہیں۔ سوزش۔ یہ تکلیف صرف انگوری پردے تک ہی محدود رہتی ہے۔ کبھی کبھی پھنسیاں نکلتی ہیں اور اکثر ورم کی وجہ سے بینائی دھندلی پڑ جاتی ہے۔ آنکھ کی ساری تکلیفوں میں آنسو بکثرت گرتے ہیں۔ آنسو خراش پیدا کرتے ہیں ان کی وجہ سے رخساروں پر سرخ لکیریں بن جاتی ہیں۔ آنکھ سے سبزی مائل یا سبز رطوبت نکلتی ہے۔ پپوٹے اکڑن کے ساتھ بند ہو جاتے ہیں۔ شدید چندھیا پن۔ یا آنکھ کے ہر طرح کے ورم میں مفید ہے۔ خواہ یہ ورم آنکھ کی گہرائی میں ہی کیوں نہ ہو۔ ڈلکامارا کی طرح سردی کا اثر اس میں بھی آنکھ پر ہوتا ہے۔

اکثر تارے پر نہایت باریک پھنسی نکلتی دکھائی دیتی ہے اور آہستہ آہستہ ساری پتلی پر آر پار پھیل جاتی ہے۔ مگر تعلق رہتی ہے۔ دراصل یہ آتشکی مسہ ہے۔ مرک اسے چند روز میں ٹھیک کر دیتا ہے۔ بینائی کی رگ، بیرونی شیشہ اور سیاہ حصہ کا ورم۔ بینائی کی طرح طرح کی خرابیاں۔ یہ اس آشوب چشم میں مفید ہے جس میں پیپ آتی ہو اور پپوٹے متورم ہوں۔ دو طرح کی بناوٹوں میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی آتشک کے مریض کے لئے اور دوسرے آم وات یا گٹھیا کے مریض کے لئے۔ مریض آنکھ نہیں کھول سکتا۔ اکثر ان کے ساتھ آنکھ بند ہو جاتی ہے اور زبردست سوجن آتی ہے۔

کان کی تکلیفیں۔ کان سے سخت بدبودار سبزی مائل رطوبت نکلتی ہے۔ کان کی طرح ناک اور جسم کے دوسرے حصوں سے سبز گاڑھی اور تیز رطوبت نکلتی ہے۔ کان سے نہایت سخت بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ کان بہتا ہے اور اس کے ساتھ ڈھول پھٹ جاتا ہے۔ اس حالت میں مرک کی بار ہا ضرورت پڑتی ہے۔ بسنت کے موسم میں سخت سردی کے لمبے وقفہ کے بعد سرد مرطوب موسم کی وجہ سے کان بہنے کی بہت سی شکایتیں نمودار ہوتی ہیں۔ تقریباً بڑے شہروں کی عام وبا ہے۔ اگر دوائی مریض کو اچھی حالت میں لے آئے تو پھر دوسری تکلیفوں کی طرح ڈھول بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر علاج درست طور پر نہ ہوا ہو تو پھر چھید رہ جاتا ہے۔ کان متورم۔ اس میں اکڑھن کے ساتھ درد۔ مرک میں بھی ایسی ہی طرح ڈنک لگنے کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ بدھے طریقے سے علاج کرنے والے ڈنک لگنے والے دردوں میں ایپس ہی دیں گے۔ حالانکہ یہ درد مرک میں بھی پایا جاتا ہے اور خواہ مریض کو اس کی ہی ضرورت ہو۔ کان سے پیپ سی بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ کن پیڑ اور گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ کان میں کسی جگہ ورم، کن پیڑ میں دکھن اور وہ بڑھ جاتی ہے۔ گردن اکڑ جاتی ہے۔ اکثر سر پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ بیرونی نالی میں پھوڑا۔ شہد کے چھتے کی طرح پھنسیاں اور نواسیر۔

ناک کی تکلیفوں کا بیان کرنے میں بڑا وقت صرف ہوگا۔ آتشک کے پرانے مریضوں کی ناک کی ہڈیوں میں کئی طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ ناک سے گاڑھی سبزی مائل زرد، تیز نہایت بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ نکسیر اور ناک سے خون ملی رطوبت آتی ہے۔ زکام جس میں تیز پانی جیسی رطوبت نکلتی ہے۔ چہرے کی ساری ساری ہڈیوں پر دباؤ، زکام کی یہ حملہ تکلیفیں گرمی سے، سردی سے اور رات کو بڑھتی ہیں۔ ہوا کا جھونکا برداشت نہیں ہوتا۔ بستر چھوڑ کر ادھر ادھر ٹہلتا ہے۔ اس کے زکام میں چھینکیں بہت آتی ہیں۔ اس میں متضاد حالتیں آتی ہیں۔ مثلاً لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ رات کو ٹہلنے سے تکلیف قطعاً نہیں رہتی۔ صرف دن میں آتی ہے۔ جبکہ ادھر ادھر ٹہلتا ہو۔ گرم ہوا میں سانس لینا ناک کو خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ مگر عام گرمی سے جسمانی تکلیف بڑھتی ہے۔ ہر وقت چھینکتا رہتا ہے۔ خون گرتا ہے۔ کھرنڈ آتے ہیں۔ نتھنے سرخ، ناک میں پرانے نزلہ کی بو، کچا پن، جلن و سوزش، نتھنوں میں جلن، ہڈیوں پر دباؤ۔ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چہرے کی ہڈیوں میں درد۔ باہر کے رخ دباؤ کا احساس۔ مریض ہڈیوں کو دبانا چاہے مگر اس سے درد ہوتا ہے۔

داد، کھاج، خارش کے ان مریضوں کو تندرست بنانے کے لئے مرک کافی گہرائی تک کام نہیں کرتا جن کو ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ یہ سردی کو فوراً دور کر دیتا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ مریض کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے اور

اس کے زیر اثر آ جانے کے بعد مریض کو بار بار سردی لگتی ہے۔ اس کی خوراک بار بار نہ دینا چاہیے۔ مثلاً سردی کے سارے موسم میں 2 بار سے زیادہ نہیں۔ چہرے کی اسی جلن کے لئے بہنے والے زکام کے لئے کالی آیوڈیٹم بھی اسی طرح مفید ہے جبکہ گرمی سے اور بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہو۔ یہ زکام کو صرف ایک ہی رات میں صاف کر دیتا ہے۔ جبکہ بظاہر مرک کی علامتیں ہوں۔ یہ مرک کا مصلح بھی ہے۔ داد خارش وغیرہ کے زہر سے متاثر یعنی سورا کے مریضوں کو بار بار مرک نہیں دینا چاہئے۔ ان کے لئے گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی کسی اور دوائی کی تلاش کرنی چاہئے۔

اس میں آتشکی پھنسیاں اور چہرے کے عصبی درد پائے جاتے ہیں۔ خواہ نزلہ ہو یا نہ ہو۔ یہ کن پیڑوں کے لئے اکسیر ہے۔ مگر اس مرض کے لئے طے شدہ دوائی ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ بار ہا سود مند ہوتی ہے۔ یہ صرف اسی حالت میں فائدہ کرے گی۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

مسوڑھوں کا ورم جو سبزیاں نہ کھانے اور گوشت و نمکین چیزیں کھانے سے آتا ہے۔ پائیوریا۔ دانتوں کے آس پاس سے پیپ نکلے۔ دانت درد۔ ایک ایک دانت میں درد ہوتا ہے خصوصیت کے ساتھ گٹھیا کے مریضوں میں اور ان لوگوں کو جنہوں نے پارہ کثرت سے کھایا ہے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے سرخ و نرم دانت سیاہ و گندے۔ دانت سیاہ اور جلدی گرنے لگتے ہیں۔ خصوصاً ان بچوں کے جن کو آتشک ورثہ میں ملا ہوا جیسا کہ سٹافی سیگریا میں ہوتا ہے۔ منہ سے رال بکثرت گرتی ہے۔ چھونے سے مسوڑھوں میں درد۔ مسوڑھوں اور دانتوں کی جڑوں میں چبکن۔ مسوڑھے کے کنارے نیلے سرخ یا ارغوانی رنگت۔ اسفنج کی طرح نرم اور ان سے خون آسانی سے نکلے۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں دانت جیسے لمبے ہو گئے ہیں۔ دانتوں میں درد اور دکھن سے کچھ چبا نہ سکیں مسوڑھوں اور دانتوں کی جڑوں پر ناسور۔

ذائقہ زبان اور منہ سے نہایت اہم قابل قدر اور نمایاں علامتیں ملتی ہیں۔ زبان جب باہر نکلتی ہے تو وہ نرم و ڈھیلی نظر آتی ہے۔ سطح آٹے جیسی رنگت عموماً پیلی ہوتی ہے۔ زبان کے کناروں پر دانتوں کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ زبان متورم جیسے اسفنج ہو۔ جب اس پر دانتوں کا دباؤ پڑتا ہے۔ تو وہاں دانتوں کے نشان پڑ جاتے ہیں۔ زبان کا ورم زخم اور سوجن نہایت اہم علامتیں ہیں۔ گٹھیا کے پرانے مریضوں کی زبان پھول جایا کرتی ہے۔ زبان رات کو پھولتی ہے اور منہ رال سے بھر جانے کی وجہ سے مریض جاگ اٹھتا ہے۔ ذائقہ کی حس پلٹ جاتی ہے۔ کسی چیز کا صحیح ذائقہ پتا نہیں سکتا۔ زبان پر زرد رنگ کی یا کھریا مٹی جیسی سفید تہ۔ بدبودار منہ۔ منہ سے سڑاندہ آتی ہے۔ منہ سے پارے کی بو آتی ہے۔ زبان کا فعل باقاعدہ نہیں رہتا۔ بولنے میں دقت پڑتی ہے۔ اس کی بات مشکل سے سمجھ میں آتی ہے۔ وہ ایسے بڑبڑاتا ہے جیسے نشے میں مخمور ہو۔ چوڑے چوڑے زخم۔ گہرے ہونے والے زخم۔ گال کے آر پار زخم ہو جاتے ہیں۔ نرم تالو اور سخت تالو کی ہڈی اکثر گل جاتی ہے۔ اوپر یا نچلے جبڑوں کی خلاف میں پیپ آ جاتی ہے۔ منہ سے اس خلا تک ناسور بن جاتا ہے۔ ایسے ناسور میں فلورک ایسڈ اور سلیشیا بار ہا سود مند ہوتے ہیں۔ خصوصیت سے جبکہ ہڈی پر اثر ہو رہا ہو۔ بدبودار لعاب بکثرت آتی ہے۔ بچوں کا دودھ پلانے والی ماؤں کا منہ آ جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سفید دانے جن کی رنگت پارے کی رنگت جیسی نرم ہوں۔ زبان اور بلغمی جھلیاں اسفنج کی طرح نرم۔ منہ کا عام ورم۔ ساری بلغمی جھلیوں کی

ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ درد ہوتا ہے جیسے ڈنک لگتا ہو جلن ہوتی ہو۔ زبان اور بلغمی جھلیوں کی خشکی خواہ ورم ہوں یا نہ ہوں۔ بچوں کے منہ میں سفید سفید زخم مسوڑھے نرم اور ان سے خون یا پیپ نکلے۔

منہ آ جاتا ہے۔ یہ گلے کی سوزش کی دوائی ہے جبکہ گلے کی رنگت اسفنج جیسی ہو۔ ورم عام ہو کن پیڑ پر سوزش ہو اور گردن اکڑی ہوئی ہو۔ زخموں کی تہہ چربی جیسی سفید ہو چوڑے چوڑے زخم پھیلنے والے زخم گلے میں انتہائی خشکی۔ سوجن کی وجہ سے ان سارے پٹھوں کے فعل میں خلل آ جاتا ہے۔ جو نگلنے کے عمل میں مددگار بنتے ہیں۔ نگلنے میں وقت پیش آتی ہے درد ہوتا ہے۔ لقوے جیسی کمزوری۔ نگلنے کی کوشش کرنے پر غذا کو گولہ ناک میں پہنچ جاتا ہے اور پانی نتھنوں کی راہ باہر نکل جاتا ہے۔ پارے کی مخصوص بو زبردست علامت ہے۔ اکثر پارہ ان حالتوں میں بھی آرام پہنچاتا ہے جبکہ یہ مخصوص بو موجود نہ ہو گلے سے اس کی زبردست کشش ہے۔ اس میں گلے کی پرانی تکلیفیں آتشک کے زخم اور چکتے پائے جاتے ہیں۔ یہ سوزش اوپر نیچے چلتی ہے۔ سرخ چلے چکتے۔ بظاہر سرخ نظر آتے ہیں جیسے ان میں پیپ آ جائے گی یا زخم بن جائیں گے۔ یہ سرخ داغ اکثر ارغوانی بن جاتے ہیں۔ رنگت جتنی زیادہ ارغوانی ہوگی لیکیسس کا اتنا ہی زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ٹانسل کی رنگت گہری سرخ اور اس کے ساتھ ڈنک لگنے کا درد۔ ٹانسل کا شدید ورم اور بخار کی حالت میں پیپ آ جانے کے بعد یہ دوائی کام کرتی ہے۔ یہ خناق میں مفید ہے۔ بیشتر حالتوں میں معمولی سوزش آتی ہے۔ چوڑے چوڑے چکتے یا جگہ جگہ چکتے' اسفنج جیسی رنگت' مگر زخم نہیں ہوتے۔ سوجن' سوجن والی تہہ پر رطوبت آتی ہے۔ گردن اکڑی ہوئی۔ گلے میں سرخباد ے کی سوجن۔ گلے میں زخم جن کی رنگت گہری ہوتی ہے۔ زخم گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ گوشت کو کھانے اور گہرے ہونے والے زخم۔ ایسے زخم جن کا گوشت مردار ہو چکا ہو۔

اس میں گوشت سے' شراب سے' برانڈی سے' قہوے سے' مرغن کھانوں سے' مکھن سے نفرت پائی جاتی ہے۔ دودھ موافق نہیں پڑتا ہے۔ ترش ہو جاتا ہے۔ مٹھائیاں بھی موافق نہیں آتیں۔ بیئر سے نفرت ہو جاتی ہے۔ معدے کی پرانی خرابیاں ڈکاریں آتی ہیں' تے آ جاتی ہے۔ کلیجے میں جلن ہوتی ہے۔ ترشی معدہ (اہل پت)' متلی اور قے۔ ایسے معدے میں خوراک بوجھ بن جاتی ہے۔ گندہ ذائقہ' منہ کڑوا ڈکار میں کھانے کا ذائقہ آتا ہے۔ ترش ڈکاریں۔ ان سب تکلیفوں کے ساتھ منہ سے لار بکثرت آتی ہے۔ ہضم کے فعل کے دوران میں اس میں سدھار نہیں ہوتا۔ آدھی ہضم ہوئی چیز قے کی راہ نکلتی ہے۔ یہ حالت ان لوگوں میں آتی ہے جنہوں نے طرح طرح کی شراب پی کر اپنا معدہ خراب کر لیا ہے۔

جگر بھی کئی طرح کی تکلیفیں دیتا ہے۔ ہمارے بزرگ برسوں تک ہر بسنت میں نیلی گولیاں کھاتے رہتے تاکہ جگر درست رہے۔ انہوں نے پارے کا بکثرت استعمال کیا جو ہر بسنت کے موسم میں جگر میں پہنچ کر اس کو متاثر کرتا رہا۔ لہٰذا ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کرنے کی نسبت اس طرح کھانے سے ان کا جگر بتدریج خراب ہوتا رہا۔ قبض' صفرا کی خرابیاں۔ معدے کی خرابیاں۔ معدے کا اپھارہ جو دوروں میں آتے۔ یہ تکلیف سرد مرطوب موسم میں' گرم مرطوب موسم میں۔ بسنت میں بڑھتی ہے۔ یرقان' معدے کی خرابی۔ تکلیف رات کو اور بستر کی حرارت سے بڑھتی ہے رات کو بخار کی سی حرارت اور منہ گندا۔ یہ مرکی کی تیجی حالت ہے۔ جگر میں چبھن۔ دائیں کروٹ لیٹنے سے جگر کی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ مرکی کی بیشتر تکلیفیں دائیں کروٹ

لیٹنے سے بڑھتی ہیں۔ پھیپھڑوں کی علامتیں کھانسی جگر معدہ اور انتڑیوں کی علامتیں دائیں کروٹ لیٹنے سے بڑھتی ہیں۔

پیٹ میں درد ہوتا ہے گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اپھارہ آتا ہے دکھاور درد ہوتا۔ ڈنک لگنے کا سا درد جلن ہوتی ہے۔ اس میں کئی طرح کا پاخانہ آتا ہے۔ دست آتے ہیں۔ قبض پائی جاتی ہے۔ اس میں پیچش کی نہایت واضح حالتیں پائی جاتی ہیں۔ چکنے خون ملے دست جن میں بہت زیادہ زور لگانا پڑے۔ حاجت ختم ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ اندر فضلہ نہیں ہوتا۔ یہ حالت رسٹاکس اور نکس کی پیچش کے سراسر خلاف ہے۔ ان میں تھوڑا سا پاخانہ نکل جانے کے بعد حاجت رفع ہو جاتی ہے۔ مگر مرک اور سلفر کا مریض بیٹھا رہتا ہے اور زور لگاتا رہتا ہے۔ مرک کے نمکوں میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ مرک کار میں پیچش کا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اس میں پاخانے اور پیشاب کی زبردست حاجت ہوتی ہے۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اعضاء میں جلن ہوتی ہے اور خالص خون خارج ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم کی وبائی پیچش میں مرک' اپیکاک اور اکونائٹ بار ہا نمودار ہوتے ہیں۔ سردی کے موسم کی پیچش میں اپیکاک' ڈلکا مارا اور مرک پایا جاتا ہے۔ آپ ریپرٹری لے کر پیچش کے مریض کو دیکھنے جائیں اور دوائی دے دیں۔ آپ کا پہلا نسخہ ہی وبائی پیچش میں فائدہ کرے گا اور اگر آپ احتیاط سے کام لیں گے تو آپ کا ہر ایک مریض تندرست ہو جائے گا۔ اس کا علاج نہایت آسان ہے۔ سب سے بری بات ہے علامتوں کو خلط ملط کرنا۔ آپ ایسے مریض کو یہ سمجھ کر آرسینکم ہرگز نہ دیں کہ یہ پیچش کی حالتوں کے مطابق ہے۔ یہ فائدہ نہ کرے گا بلکہ گڑبڑ پیدا کردے گا۔ آپ پیچش میں آرسینکم ہرگز مت دیں۔ تاوقتیکہ آپ کو قطعاً یقین نہ ہو جائے کہ علامتیں آرسینکم کی ہیں۔ ابھی چند روز پہلے میں نے ایک مریض کا معائنہ کیا۔ وہ لیٹ نہ سکتا تھا کیونکہ اس کے پیٹ کے دونوں پہلوؤں میں سخت درد ہوتا تھا۔ اسے متواتر قے ہو رہی تھی۔ ٹخنوں' ہاتھوں' بازوؤں اور کندھوں میں چلتے پھرتے درد تھے ہاتھوں اور ٹانگوں پر ارغوانی رنگ کے داغ تھے۔ ورم معدہ تھا۔ مریض بیماریوں کا پورا اجائب گھر تھا۔ اسے فاسفورس' آرسینکم اور دیگر بہت سی دوائیاں بہت اونچی طاقت میں دی گئی تھیں اور یہ سمجھ کر دی گئی تھیں کہ ان کا بہترین طور پر انتخاب ہوا ہے۔ کیڈمیم سلف کی ایک خوراک نے صرف پندرہ منٹ میں اسے بحال کر دیا۔ راز یہ تھا کہ وہ مکمل طور پر سکون چاہتا تھا اور یہ حالت آرسینکم کے سراسر خلاف ہے حالانکہ دوسری ساری علامتیں آرسینکم کے مانند تھیں۔ یہ کیڈمیم سلف کی زبردست علامت ہے۔ اس کا مریض کا بجیکم یا برائی اونیا کے مریض کی طرح مکمل طور پر سکون پسند ہوتا ہے۔ میں برسوں سے ایسی حالتوں میں اس دوائی کا استعمال کرتا ہوں۔ میں نے سرطان کا ایک اور مریض دیکھا تھا' اسے قے آتی تھی جس میں قہوے کی سی تلچھٹ نکلتی تھی۔ کیڈمیم نے اس کی قے روک دی اور وہ بخوبی کھاتی پیتی رہی مگر اس کے چھ ہفتہ بعد وہ مرگئی۔ اس کا معالج آخر تک اسے آرسینکم' فاسفورس اور مارفین دیتا رہا حتیٰ کہ اس کا کھانا پینا قطعاً بند ہو گیا۔

پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ بوند بوند کر کے آتا ہے۔ خون ملا پیشاب آتا ہے۔ انتہائی جلن ہوتی ہے۔ مثانے کی نالی سے خون آتا ہے۔ پیشاب کی موجودگی سے خارش بڑھ جاتی ہے۔ سوزاک جو کچھ دن تک رہا ہو۔ رطوبت گاڑھی سبزی مائل زرد اور بدبودار۔ مثانے کی

نالی میں پیشاب کرتے وقت جلن۔قوت مردمی مٹ جاتی ہے۔خواہش نفسانی کا زور اس کے ساتھ تکلیف دہ ایستادگی، سپاری اور جلد پر زخم۔ لہٰذا آبلہ فرنگ خواہ وہ نرم ہو یا سخت دونوں میں مفید ہے۔ چکنے، چربی جیسی تہہ والے زخم۔ سپاری کی اندرونی سطح کا ورم۔ سپاری کا ورم بد بودار پیپ، سپاری کا پرانا ورم جب پردے کے نیچے پیپ آئے۔ اس کی وجہ خواہ سوزاک ہو یا سوراکسی حالت میں جنیکوریٹڈا کرو یا پر غور کرنا چاہیے۔

عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ رحم کے خصیوں میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد، جس کی وجہ سے چیخ نکل جاتی ہے۔ خصیوں میں ڈنک لگنے، چیرنے، پھاڑنے اور کٹنے کے ساتھ درد۔ مریض پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ لیکوریا جس میں رطوبت بکثرت اور خراش پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ یہ رطوبت جہاں لگتی ہے وہاں جگہ دکھنے لگتی ہے۔ ورم آ جاتا ہے اور خارش ہونے لگتی ہے۔ بچے دانی میں ڈنک لگنے کا سا خارش کے ساتھ اور چھید ہونے کی طرح کا درد۔ ماہواری کے دنوں میں خصیوں اور بچے دانی میں درد۔ ماہواری کے دنوں میں غیر حاملہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ جاتا ہے۔ ماہواری آنے کے بجائے چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ میں نے ایک بار ایک عجیب وغریب کیس دیکھا۔ ایک سولہ برس کے لڑکے کی چھاتیوں میں دودھ اتر آیا تھا۔ میں نے اسے مرک سے درست کیا۔

ماہواری کے خون کی رنگت بلکی سرخ، پیلی تیز نوعیت کا خون۔ چھچھڑے دار، کثرت حیض یا قلت حیض۔ ماہواری اکثر دب جاتی ہے۔ جو عورتیں صفراکی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے پارے کا استعمال کرتی ہیں وہ اکثر بانجھ رہ جاتی ہیں۔ قہوہ پینے والی عورتیں بھی اکثر بانجھ رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا آپ انہیں منع کر دیں کہ قہوہ نہ پیا کریں۔ خواہش نفسانی کے اتفاقیہ جوش کے ساتھ حیض کی بے قاعدگی یا حیض کا دب جانا۔ زخم کا آبلہ فرنگ۔ بڑھیا کے آلات تناسل پر خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ کچا پن، دکھن اور نقلی انگور جن سے ہمیشہ خون بہتا رہتا ہے۔ رحم میں جلن، چبکن اور خارش۔ آلات تناسل میں پیشاب لگنے سے خارش ہونے لگتی ہے۔ اسے دھونا پڑتا ہے۔ بچوں میں لڑکے ہوں یا لڑکیاں پیشاب کرنے کے بعد جلن ہونے لگتی ہے اور وہ بار بار اپنا ہاتھ آلات پر رکھتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو لیکوریا ہو جاتا ہے جس میں جلن دار رطوبت نکلتی ہے۔ اس رطوبت سے خارش بھی ہوتی ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ آلات تناسل کی پیپ دار سوزش، ماہواری کے دنوں میں پھوڑے اور ناسور بلغمی جھلیوں کے کناروں پر اور جلد پر چھوٹے چھوٹے ابھرے ہوئے ناسور، جس میں درد ہوا کرتا ہے۔ چلنے سے ان میں تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ ناسور ماہواری آنے کے دنوں میں ہی بنتے ہیں اور اس کے بعد پھٹ جاتے ہیں۔ ان میں خارش اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔

حاملہ کو صبح کے وقت متلی اور قے آتی ہے۔ حمل کے دنوں میں آلات تناسل کا استسقاء، آلات تناسل اور پیڑو پر ہلکی سی سوجن، دکھن اور جیسے یہ اعضا بھرے ہوئے ہیں۔ اس سے چلنے میں دقت ہوتی ہے۔ اور مریضہ کو مجبوراً چارپائی کی پناہ لینی پڑتی ہے۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں پیڑو کے ریشوں کے ورم کے لئے یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ جب محض کمزوری کی وجہ بار بار اسقاط حمل ہو جاتا ہو تو یہ حیرت انگیز طور پر طاقت بخشتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا جائز استعمال کیا جائے۔ بچہ جننے کے بعد دیر تک رطوبت جاری رہتی ہے۔ دودھ کم اترتا ہے اور بگڑا

ہوا۔

بچے دانی اور پستان کے سرطان میں بیماری کی شدت کو کم کرنے کے لئے مرک بہترین دوائیوں میں سے ہے۔ یہ سرطان کو بڑھنے سے روکتا ہے اور بعض دفعہ اسے قطعاً درست کر دیتا ہے۔ مجھے ایک مریض کا حال معلوم ہے۔ جس کو پرونو آیوڈائیڈ دینے سے فائدہ ہوا تھا۔ پستان میں سخت گولہ تھا۔ زخم بن گیا تھا۔ یہ گولہ بطخ کے انڈے جتنا بڑا تھا۔ بغل میں بھی گانٹھ تھی۔ تکلیف والی جگہ نیلی سی تھی اور بحال ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ 100 طاقت کا سفوف دیا گیا اور درد کی شدت کے ملحوظ خاطر بار ہا دیا گیا۔ اس سے سب تکلیفیں مٹ گئیں اور مریضہ تندرست ہوگئی۔

ناک میں اس کے جو اثر دیکھے گئے ہیں وہ سب کے سب زکام میں ملتے جلتے نہیں ہیں۔ مرک کی بیشتر تکلیفیں ناک میں شروع ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے گلے تک پہنچ جاتی ہیں۔ زخرے میں کچا پن آجاتا ہے۔ خراش ہوتی ہے۔ چھاتی میں کچا پن آتا ہے۔ دکھن ہوتی ہے۔ ورم زخرہ، سانس کی نالی میں ورم ہو جاتا ہے۔ مرک کی سردی زکام کا رخ ہمیشہ نیچے کو رہتا ہے۔ حتیٰ کہ نمونیہ کی بھی نوبت آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ پسینہ آتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے اور بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے تاہم زکام عموماً ناک تک ہی محدود رہتا ہے۔

چھاتی میں کئی طرح کی حالتیں نمودار ہوتی ہیں۔ کھانسی چھاتی کی سردی۔ ردعمل کی کمی مرض سے دیر میں چھٹکارا ملے۔ زکام آخر کار سانس کی باریک نالیوں کو ماؤف کرتا ہے۔ چھاتی جیسے پھٹ پڑے گا۔ کھانسی دائیں کروٹ لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ مجھے ایسے بہت سے مریضوں کا حال معلوم ہے۔ جن کو معمولی طور پر سردی لگنے سے زکام ہوا۔ اب ان کا چہرہ بیماروں جیسا میلا ہو گیا۔ خوفناک کھانسی چھاتی میں "گڑ اہٹ۔ ہر بار موسم بدلنے پر زکام کا دورہ ہوتا ہے۔ یہ مریض دائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتے۔ ان میں بلغمی جھلیوں کے دق یا پھیپھڑوں کے دق کا احتمال و رجحان پایا جاتا ہے۔ کھانسی رات کی ہوا میں شدت اختیار کرتی ہے۔ چھاتی میں کئی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ سوداوی مزاج ہر وقت پسینہ آتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود بھی پسینے کے وقت طبیعت زیادہ بگڑتی ہے۔ موسم کی شدت سے بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوئی چبھنے چھری لگنے کی طرح چھاتی میں گٹھیاوات کے درد اور رات کو بکثرت پسینہ آئے۔ خون ملی گاڑھی سبز بلغم نکلے۔ پھیپھڑوں میں پیپ آجائے۔ پیپ بڑی مقدار میں آتی ہے۔ جسم میں سخت گرمی۔ بلبلاہٹ چھاتی میں گرمی کی چمکیں۔ بہت سی تکلیفوں کے ساتھ گلے کے زخم (منہ آنا) گٹھیاوات کے درد اور گردن کی اکڑن، اکڑی ہوئی گردن اور غدود متورم گلینڈز ہر بار سردی لگتے ہی گردن اکڑ جاتی ہے۔ گردن کے غدود میں سختی اور دکھن اور اس کے ساتھ دیگر علامتیں۔

مرک خصوصیت سے جوڑوں پر اثر کرتا ہے۔ سوزش والا گٹھیاوات جس میں زبردست سوزش ہو۔ یہ تکلیف بستر کی حرارت سے اور عضو ماؤف کو ننگا کرنے سے بڑھتی ہے۔ مریض کپڑوں کا وزن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ گٹھیاوات کی تکلیف کے ساتھ پسینہ۔ یہ تکلیف رات کو بستر کی حرارت سے اور پسینہ آنے کے وقت بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ مریضوں جیسا چہرہ، یہ خصوصیت کے ساتھ بالائی اعضاء پر اثر کرتا ہے۔ تاہم نچلے حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کا لرزہ۔ مثلاً وہ لقوہ جس میں پٹھوں میں بار بار جھٹکے آتے ہیں۔ ہاتھوں کا لرزہ اور اس کے

ساتھ بھاری کمزوری۔ نچلے حصوں کا تھوڑا پھڑکن جھٹکے اور مفلوج اعضاء کا لرزہ۔ ازجنتم باتشرکیم کا سفورنر سوامونیم سکیل اور مرک میں مفلوج اعضاء کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔

رانوں اور آلات تناسل کے درمیان دکھن ٹانگوں پر زخم ناسور پیروں پر سوجن استسقاء سرد پسینہ سوتے سوتے بکثرت پسینہ آئے۔ جب بستر میں آرام سے لیٹا ہوا ہو تو درد شروع ہو جاتا ہے اور پسینہ آ جاتا ہے۔ ہڈیوں میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔ وہ سردی محسوس کر کے کپڑا اوڑھتا ہے مگر جونہی پسینہ آتا ہے درد بڑھ جاتا ہے۔

مرک میں بخار کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ تاہم اس میں حقیقی مسلسل بخار شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے۔ یہ محض مسلسل بخار سے بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ مگر ہاں یہ خصوصیت کے ساتھ عمل جراحی کے بخاروں میں کام دیتا ہے۔ یہ بخار ابتداء میں اترنے چڑھنے والے رہتے ہیں۔ مگر بعد میں مسلسل ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ بخار ہے جو اخراج دب جانے سے آیا ہے۔ مرک کا مریض بخار کی سردی آنے سے پہلے ہی سردی سے کانپنے لگتا ہے۔ گرم کمرے میں ہوا کی آمدورفت برداشت نہیں کر سکتا۔ ہوا سے بری طرح گھبراتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد پسینہ بکثرت اور بدبودار آتا ہے۔ پسینے کے دوران میں تکلیفیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ پسینہ جتنا زیادہ آتا ہے تکلیف بھی اتنی ہی زیادہ بڑھتی ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے اور اسی دوران میں اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرک میں صاف باری کے بخار نہیں آتے۔ دوروں کے درمیان میں جگر کی خرابیاں نمودار ہوتی ہیں۔ دست آنے لگتے ہیں۔ لال بخار آ جاتا ہے۔ جراحی کے بخاروں میں صفرا کے بخاروں میں بچوں کے چھوتوں کے بخار میں اور اترنے چڑھنے والے بخاروں میں ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ مریض ہوا سے بری طرح گھبراتا ہے' تکلیف رات کو بستر میں لیٹنے پر بڑھتی ہے جبکہ درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ سانس سے پارے کی سی بدبو اور نیلی جلد' بخار میں بیلاڈونا کی طرح زیادہ نہیں ہوتا اور نہ ہی بیلاڈونا کی طرح اس کی جلد زیادہ گرم ہوتی ہے۔ زبان کی میل اور صفرا کے بخار مرک کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔ یہ دق کے بخار میں آخری مرحلے میں مفید ہے۔ تپ دق والوں کی تھکان لانے والی بیماریوں میں بھی مفید ہے' سرطان میں اس وقت مفید ہے جب سارے بدن میں ہلکا ہلکا درد ہو اور بدبودار پسینہ آئے۔

یہ نزلے زکام کے بخار (انفلوئنزا) میں حیرت انگیز طور پر کام کرتا ہے۔ جبکہ سردی کا اثر چھاتی تک پہنچ گیا ہو اور رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہو۔ یہ ٹائیفائیڈ قسم کے بخاروں میں بھی مفید ہے' جو اترنے چڑھنے والے بخار میں بگڑ کر بنے ہوں مگر علامتیں ٹائیفائیڈ کی ہوں۔ جبکہ مریض یرقان میں مبتلا ہو' کمزور ہو' کانپتا ہو' پٹھے کانپتے ہوں' انتہائی کمزوری اور مسلسل بخار۔

جلد پر بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پتلے کھرنڈ والی پھنسیاں۔ پیپ والی پھنسیاں۔ چھالوں میں جلن ہوتی ہے۔ ان سے خراش پیدا کرنے والی رطوبت نکلتی ہے۔ خصوصاً سر پر' جلد جلد' جسم کے سارے حصوں پر زبردست خارش۔ خصوصاً جب بستر میں ہو جیسے مکھیاں لڑتی ہوں۔ تانبے کے رنگ والی پھنسیاں۔ جیسی کہ آتشک میں نکلتی ہیں۔ چھلکے' پتلے کرنڈ والی پھنسیاں خصوصیت سے دیکھی جاتی ہیں۔ جسم کے ان حصوں کی پھنسیاں جہاں ہڈیوں پر جلد اور گوشت کم ہوں۔ بدبودار اگزیما۔ پھنسیاں عموماً تر ہوتی ہیں اور ان سے رطوبت

بکثرت نکلتی ہے۔ ورم جلد کو دور کرتا ہے۔ جلد کی رنگت نیلی جہاں بھی 2 عضو ملتے ہیں خراش ہو جاتی ہے۔ رانوں کے درمیان اور فوطوں و رانوں کے درمیان کچا پن اور پھنسیاں۔ منہ اور آنکھ کے سروں اور جوڑوں پر ناسور۔ رانوں اور آلات تناسل کے درمیان کچا پن اور جلد پر خراش جس کی وجہ سے چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ پارے کے نمکوں کے لئے جگہ مہیا کرتا ہے۔

پارے کے نمک

مرک مرک کار بپراٹو آیوڈائیڈ اور بن آیوڈائیڈ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم مریض کی خاص علامتوں کے پیش نظر کہہ سکتے ہیں کہ ہم اب پارے کے فلاں نمک کو ترجیح دیں گے۔ اگر ہم گٹھیا یا گھنیاوات کے کسی ایسے مریض کو دیکھنے جائیں جس کو پسینہ آنے سے اور بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پارے جیسی بدبو آتی ہے تو ہم عام طور سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مریض کے لئے کون سا مرکری مفید ہوگا۔

مرکیوریس کوروسی وس

مرک کار میں خراش اور جلن زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس میں چستی اور جوش زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں مرک بہت سست اور دھیما ہے۔ مگر مرک کار نہایت زود اثر اور چست ہے۔ یہ بیماری پر زیادہ سرعت و چستی سے غلبہ پاتا ہے۔

آنکھ کی علامتوں میں زبردست خراش ہوتی ہے جلن ہوتی ہے درد ہوتا ہے۔ پھنسیوں اور زخموں میں شدید جلن ہوتی ہے۔ مرک کے زخم بہت آہستہ آہستہ پھیلتے ہیں مگر مرک کار کے زخم نہایت سرعت سے پھیلتے ہیں۔ اس کے زیر اثرات میں ہتھیلی جتنی چوڑائی میں زخم پھیل جاتے ہیں۔ اس میں بھی پارے کی بو اور پسینہ پایا جاتا ہے۔ جلد کی رنگت نیلی۔ اسے پارے کی ضرورت ہے مگر مرک وی کی نسبت زیادہ چست مرکب کی ضرورت ہے۔

مرک کار کی اپنی تیکھی علامتیں ہیں مگر وہ محدود ہیں۔ آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ لار یا چربی والے زخم الگ الگ ہیں۔ گلے کے زخموں میں اگر مریض مرک کا ہو تو زخم سرعت سے پھیلیں گے۔ ان میں جلن ہوگی جیسے وہاں آگ رکھی ہے۔ آپ کہیں گے کہ مرک اتنا شدید و تند نہیں ہے۔ آپ کو شدت، شدت کی جلن اور زخموں کے سرعت کے ساتھ پھیلنے میں مرک کار کی ضرورت ہے۔ گلے میں سخت سوجن آتی ہے۔ غدود پھول جاتے ہیں اور نہ ختم ہونے والی پیاس ہوتی ہے۔

پیچش میں زیادہ شدت ہوتی ہے۔ خون بکثرت آتا ہے۔ فکر زیادہ ہوتا ہے۔ پاخانے سے ایک سیکنڈ کے لئے اٹھ نہیں سکتا گدا اور مثانے میں سخت اینٹھن۔ پاخانے اور پیشاب کے متواتر حاجت۔ گدا میں بھاری جلن۔ یہ پیچش کی شدید حالت ہے۔ میں مرک کی معمولی حالتوں میں مرک کو ترجیح دوں گا۔ لیکن اگر اس مریض کو آرام نہ ملے تو وہ زندہ نہ رہے گا۔ یہاں مرک کار کی ضرورت ہے۔

آلات بول میں بھی شدید علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مرک کی نسبت مرک کار میں پیشاب میں چربی آنا زیادہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ ان دوائیوں میں سے ہے جو حاملہ کے پیشاب میں چربی آنے کی شکایت

میں بار بار پائی جاتی ہیں۔ اگر اس شکایت کے ساتھ گنٹھیا بھی موجود ہو تو یہ دوائی نہایت مفید ہے۔
مرد کے عضو مخصوص کی اگلی چمڑی پر قدرے خراش ہونے سے بلغمی جھلیاں اور جلد سکڑتی ہے اور اس طرح پردہ تنگ ہو جاتا ہے۔ مرک کار سے جلن و خارش مٹ جاتی ہے اور پردے کی تنگی ہٹ جاتی ہے۔ یہ سوزاک میں شاذ و نادر ہی کام آتا ہے۔ عموماً اس وقت مفید ہے جب سبزی مائل زرد یا خون ملی پانی سی رطوبت آتی ہو اور اس کے ساتھ سخت جلن اور پاخانے و پیشاب کی زبردست حاجت ہوتی ہے اور زبردست تکلیف دہ ایستادگی۔ آبلہ فرنگ بڑی سرعت سے پھیلتا ہے نتھنوں چھید ہونے کی طرح اور چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد جو جگہ جگہ خصوصاً چھاتی میں ہوتے ہیں۔

مرکیوریس سیانے ٹس

جب مرک کی بنیاد ہو خناق ہو۔ جب جھلیوں کی رنگت سبز ہو اور ان میں ناک کی طرف پھیلنے کا رجحان ہو اور کافی دائرے میں پھیل گئی ہوں تو سیانائیڈ آف مرکری کی ضرورت ہوگی۔ اس میں مرکری کی دوسری ساری شکلوں کی نسبت رطوبت زیادہ نمایاں پائی جاتی ہے۔ خناق کی مہلک صورت جو بڑی سرعت سے پھیل رہا ہو اس کے ساتھ ایسے زخم جس میں سڑاؤ آ گیا ہو۔

مرکیوری آیوڈیٹس فلیوس

(پروٹو آیوڈائیڈ آف مرکوری)

گلے کے ایسے زخم بھی ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ پروٹو آیوڈائیڈ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب گلے کے زخموں میں سوزش اور درد کا خصوصیت کے ساتھ دائیں حصہ پر اثر ہوا ہو اور اس میں اسی جگہ محدود رہنے کا رجحان ہو اور یا اگر مرک کی حالت موجود ہو اور گلے کے زخم دائیں سے بائیں کو پھیل رہے ہوں تو پھر پروٹو آیوڈائیڈ کی ضرورت ہے۔ جس مریض کو جسمانی تکلیفوں کے لئے اس دوائی کی ضرورت ہوگی اس کی تکلیفیں آرام کے دوران میں اور گرم کمرے میں بڑھتی ہیں اور کھلی ہوا میں گھٹتی ہیں۔
یہ بات خصوصیت کے ساتھ صحیح ہے کہ اگر لکھنے کا کام کرنے والوں کے دائیں بازو کے اعصاب پر ورم آ گیا ہو تو پھر پروٹو آیوڈائیڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لکھتے وقت معمولی حرکت سے زگڑنے سے دبانے سے گرمی سے اور سردی سے بازو میں درد بڑھتا ہے۔ مگر کھلی ہوا میں گھومنے سے گھٹ جاتا ہے۔ اس کی تکلیفیں عام طور پر جسم کے دائیں حصہ میں بڑھتی ہیں۔

مرکیوری آیوڈیٹس روبرو

(بن آیوڈائیڈ آف مرکیوری)

اگر مرک کے مریض کو ناسل کے ورم اور خناق کی تکلیف ہو ورم اور درد جسم کے بائیں حصہ میں نمودار ہوئے ہوں ان میں اسی جگہ محدود رہنے کا رجحان ہو یا دائیں طرف پھیل رہے ہوں تو پھر بن آیوڈائیڈ کام کرے گا۔

ان دونوں آیوڈائیڈوں میں مرک کی نسبت زخموں اور آبلہ فرنگ کی تہہ میں زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ آتشک کے پرانے مریضوں میں بعض دفعہ آیوڈائیڈ زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔

مرکیوری سلفیوریکس

(سلفیٹ آف مرکری ٹرپتھ)

جب سینے میں پانی آ گیا ہو سانس جلدی جلدی چلتا ہو اور چھاتی میں جلن ہوتی ہو تو بعض دفعہ مرکیوری سلف کام دے گا۔ اگر آپ اجتماع خون کے ایسے پرانے مریض کو دیکھنے جائیں جہاں استسقاء بھی ساتھ ہو یا جب سینے میں پانی آنے کی وجہ سے دم کشی ہو اور جب بنیاد مرک کی ہو تو آپ اس سلفیٹ کا اثر دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔

سنابیرس (ریڈ سلفائیڈ آف مرکری)

اس کی علامتیں مرک کی طرح رات کو بستر کی حرارت سے اور پسینہ آنے پر گھٹتی ہیں۔ گرمی سے بھی اور سردی سے بھی اس میں تکلیف بڑھتی ہے۔ نزلے کی سوزش عضو مخصوص کے مسے جو آتشک کے بعد نمودار ہوئے ہوں (تھوجا) زخم کھانے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ آتشک کے سارے درجوں میں مفید ہے۔ غدود میں پیپ آتی ہے۔ آبلہ فرنگ مرکری کی ایک شکل کے طور پر اس کا مطالعہ کرنا بہترین ہے۔ اس میں بعض اپنی خاص شرارت آمیز خوبیاں ہیں۔ یہ جریان کے زہریلے اثرات میں نہایت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔

مریض اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ دماغی کام سے نفرت جو کام وہ کرنا چاہتا تھا نہیں کرتے کرتے بھول جاتا ہے۔ دماغ میں خیالات کی بھرمار جس کی وجہ سے سونہ سکے۔

سر میں شدید درد جو کھانا کھانے کے بعد بڑھتے ہیں۔ گرمی اور دباؤ سے گھٹتے ہیں۔ سارا سر جیسے بھرا ہوا ہے۔ گھٹن سر و پیشانی میں درد جو گرمی سے کم ہو۔ ماہواری آنے سے پہلے ماتھے میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ صبح کے وقت پیشانی میں اور چاند میں درد جو بائیں پہلو اور چت لیٹنے سے کم ہو۔ سر کے بائیں حصہ میں گولی لگنے کی طرح کے درد۔ اس کے ساتھ منہ سے لار گرے اور پیشاب بڑی مقدار میں آئے۔ سر درد کے ساتھ نکسیر کھوپڑی نازک ہو جاتی ہے۔ آنکھ کے اوپر عصبی رگوں میں درد۔

آنکھوں میں چبھن کے ساتھ اور ہلکا ہلکا درد۔ آشوب چشم جس میں رات کو تکلیف بڑھے۔ پلکیں سرخ بھینگا پن بینائی کمزور آتشکی نوعیت کا تارے کا ورم۔ علامتیں رات کو شدت اختیار کرتی ہیں۔ بستر کی حرارت سے درد کے تیز دورے۔

کھانا کھانے کے بعد کانوں میں گرج کان میں خارش۔ ناک کی جڑ پر محدود جگہ سر ناک کی ہڈیوں پر دباؤ نزلہ جس میں حلق سے میلی زرد رطوبت نکلے۔ نکسیر کمر اور ہاتھ پاؤں میں درد۔

دانتوں کی علامتیں مرکیورس کے مانند ہیں۔ زبان پر ہر روز صبح کو میل کی تہہ ذائقہ سڑا ہوا کڑوا تلخ منہ میں چھالے رال منہ اور گلے کی سوزش اس کے ساتھ زبردست پیاس جو رات کو شدت اختیار کرے۔ منہ خشک

اور گلے میں لیس دار کف۔ گلا جیسے بھرا ہوا ہے۔ بار بار نگلنے کی خواہش۔ گلا خشک۔

کھانے سے بے رغبتی' ڈکاریں اور قے' معدہ نازک' آتشک کی بد گانٹھ۔

پیچش جو ہر روز رات کو شدت اختیار کرے۔ پاخانے میں خون ملی آنوں آئے۔ زور بہت لگانا پڑے۔ دست میں سبزی مائل فضلہ نکلے۔ رات کو تکلیف بڑھے۔ پاخانے کے وقت کانچ نکلے۔

کثرت بول' پیشاب کرتے وقت مثانے کی نالی میں درد جیسے زخم ہو۔ اس کی وجہ سے رات کو بھی جاگنا پڑے۔ پیشاب میں چربی آتی ہے۔

سپاری کا ورم اور بکثرت پیپ نکلے۔ خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔ سپاری کے پردے کا ورم اور زبردست خارش۔ اس پردے پر مسہ' چھونے سے خون نکلے' آبلہ فرنگ جس سے سوزاک کی بو آئے۔ آبلہ فرنگ کا ورم اور سوجن۔ اس سے پیپ نکلے۔ سخت آبلہ فرنگ یا ایسا آبلہ فرنگ جس کو نظر انداز کیا گیا ہو۔

سوزاک' جس سے سبزی مائل زرد رطوبت نکلے۔ پیشاب کرتے وقت بھاری درد۔ علامتیں رات کو اور بستر کی حرارت سے بڑھتی ہیں۔ مریض نہ گرمی برداشت کرتا ہے اور نہ سرد ہوا۔ خصیوں کی سختی۔ تپ دق کے مریض کے نرخرے میں آتشک کے زخم شام کو خراش گلو۔

شام کو اور رات کو نبض تیز ہو جاتی ہے۔ گردن اکڑی ہوئی اس کے ساتھ گدی میں گولی لگنے کی طرح کے درد ریڑھ کے دونوں طرف سوئی چبھنے کے سے درد جو گہرا سانس لینے پر بڑھے۔

رات کو ہاتھ پاؤں میں درد۔ اتفاقیہ موسمی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تمام اعضاء میں لنگڑاہٹ' اکڑن اور سختی۔ درد حرکت سے شدت اختیار کرتے ہیں۔ ٹانگ پر آتشکی گانٹھیں ران کے پچھلے حصہ میں ایڑی تک درد جو چلنے سے بڑھتا ہے۔ پاؤں بے حس۔ پاؤں دن رات سرد رہتا ہے۔ گٹھیا کے درد جو جگہ بدلتے رہتے ہیں۔

جلد میں جلن کے ساتھ خارش جو کھجلانے سے بڑھتی ہے۔ سارے بدن پر خارش۔ جلد سرخ اور سرخ داغ۔ پھنسیاں' سوزاک کے زخم۔ ابھرے ہوئے زخم میپیر اور نائٹرک ایسڈ اس کے مصلح ہیں اس کے تھوجا سے گہرا تعلق ہے۔

MEZEREUM میزیریم

اس دوائی کا خاص استعمال ہے پھنسیوں اور زخموں میں۔ اس کی شدید ترین اور اہم ترین علامتیں بلغمی جھلیوں میں' جلد میں اور ہڈیوں کے غلاف میں پائی جاتی ہیں۔ بدن کی بیرونی سطح پر ہر وقت جلن و خراش ہوتی رہتی ہے۔ عصبی احساس' دانت سے کاٹنے' سرسراہٹ' خارش کا احساس۔ خارش کھجلانے سے جگہ بدل لیتی ہے۔ اس وقت بھی جبکہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ زبردست خارش ہوتی ہے۔ مریض متواتر رگڑتا ہے اور کھجلاتا ہے حتیٰ کہ وہ جگہ گیلی ہو جاتی ہے اور اس میں جلن ہونے لگتی ہے۔ خارش جگہ بدل لیتی ہے۔ کھجلانے کے بعد جگہ سرد ہو جاتی ہے۔ مجھ وہ جگہ سرد کھجلانے کے بعد خارش جگہ بدل لیتی ہے۔ خاص کر جبکہ کوئی ظاہری وجہ موجود نہ ہو۔ جونہی مریض کو بستر میں گرمی آتی ہے یا وہ گرم کمرے میں جاتا ہے خارش شروع ہو جاتی ہے۔ سرسراہٹ'

خارش، دانت سے کاٹنے کی طرح احساس۔ مریض گھبراہٹ کے زیر اثر مجبوراً حرکت کرتا ہے۔ بار بار کروٹیں بدلتا ہے جگہ بدلتا ہے۔

جلد پر چھالے دار پھنسیاں جو خاص مدت تک نکلتی رہتی ہیں۔ خارش آگ کی طرح جلن۔ چھالا خشک ہو جاتا ہے۔ کھرنڈ آ جاتا ہے اور مٹ جاتا ہے۔ اسی جگہ یا اس کے آس پاس دوبارہ چھالے نکلتے ہیں۔ ان چھالوں پر انگور آ جاتا ہے۔ مگر ان کے نیچے زخم ہرا رہتا ہے۔ یہ کھرنڈ سفید کھریا مٹی کی طرح سفید، موٹے، سخت اور چمڑے جیسے ہوتے ہیں۔ اکثر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کھرنڈ کے نیچے اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ دبانے سے گاڑھی سفید پیپ نکلتی ہے۔ بعض دفعہ زرد سفید پیپ آتی ہے شدید خارش ہوتی ہے۔ درد سردی سے بڑھتے ہیں مگر خارش اور بے چینی گرمی سے بڑھتی ہے۔ بچہ انگلیوں سے کھرنڈ اتار ڈالتا ہے۔

سر گنجا، موٹی، سفید ابھری ہوئی پپڑی۔ سفید یا زرد، سفید پیپ آتی ہے۔ بدبودار پیپ، سڑی ہوئی۔ کھرنڈ کے نیچے اکثر کرم آ جاتے ہیں۔ تیز پیپ جو بالوں کو کھا لیتی ہے۔ یہ پھنسیاں ساری کھوپڑی پر پھیل جاتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ چاند پر۔ یہ پھنسیاں کانوں کے نیچے۔ چہرے کے آس پاس اور ٹھوڑی پر نکلتی ہیں۔

زیادہ کھجلانے سے بھی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ گہرے رنگ کے سرخ دانے جن میں سخت خارش ہو، دانت سے کاٹنے کا سا درد ہو، سرسراہٹ ہو۔ چیونٹیاں سی رینگیں۔ دباؤ سے رگڑنے سے یا کھجلانے سے جگہ بدل لے۔ ایسے مریض جن میں اگزیما یا آتشک دب جانے کی ہسٹری پائی جاتی ہو۔ ٹانگوں پر، بازوؤں پر اور ان خصیوں پر جہاں خون کی گردش کمزور ہوتی ہے۔ مثلاً کان، کلائی، ہاتھوں کی پشت پر پھنسیاں۔ جلد پر پھنسیاں نکلتی ہیں اور بعد میں زخم بن جاتے ہیں۔ ان زخموں سے گاڑھی سفید اور بدبودار پیپ نکلتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ پھنسیاں زنک اور مرکری کے مرہموں سے دبا دی گئی ہوں۔ بچوں یا بالغوں کی آنکھوں، کانوں، چہرے اور کھوپڑی کی پھنسیاں جو کسی مرہم کے استعمال سے دب گئی ہوں اور اس کے بعد ضدی قسم کے نزلے نمودار ہوئے ہوں۔ یا آنکھ کی علامتیں آ گئی ہوں۔ پرانا آشوب چشم، پڑبال، گرے۔ پپوٹے کی بلغمی جھلیوں کی رنگت گوشت جیسی ہوتی ہے۔ آنکھ کے کونوں میں ناسور۔ آنکھ کے آس پاس پرانے زخموں کے نشان سرخ ہو جاتے ہیں۔ آنکھ اور ناک کے آس پاس خشک داغ اور رگیں پھیل جاتی ہیں۔ جلد جیسے سخت ہو گئی ہے۔

پھنسیاں دب جانے سے کان کی تکلیفیں آنکھ کی بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ کان کا ڈھول خراب ہو جاتا ہے۔ بہرہ پن۔ کان بہتا ہے۔

ناک سے بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ تکلیف دہ نزلہ، کھرنڈ بنتے ہیں۔ بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ زخم گلے سے گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہے۔ جب مریض نے بارہا کاسٹک لگوایا ہو تو بھی بدبودار نزلہ موجود رہا ہو ہڈیوں کے خلاف پر اثر ہوتا ہے۔ جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی۔ گلے اور ناک کی بلغمی جھلیوں کو مناسب غذا نہ پہنچنے کی پرانی شکایت۔

گلے میں سختی آ جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ پرانی سرخی، سوجن، جلن، نگلنے پر دکھن، گلے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ نرم تالو پر زخم بننے سے چھید ہو جاتے ہیں۔ یہ سب پھنسیاں دب جانے سے ہوتا ہے۔ آپ یہ دوائی

دیں اور پھر اصل جگہ پر بکثرت پھنسیاں نکلیں گی۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر آرام نہ آئے گا۔ اکثر بہرہ پن درست نہیں ہوتا کیونکہ کان کا ڈھول یا سارا کان ہی خراب ہو جاتا ہے۔ اس کی رنگت سفید کھریا مٹی جیسی ہو جاتی ہے۔ جیسے خون کی نالیوں میں خون ہی نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ کان کی مناسب پرورش نہیں ہوتی اور طبعی طور پر زبردست تبدیلی آ چکی ہے۔ لہٰذا سنائی دینا بحال نہ ہو گا تو بھی مریض کو آرام ملے گا۔

اس میں بلغمی جھلیوں کی سوزش (نزلہ) عام پائی جاتی ہے۔ تانبا کے رنگ کی پھنسیاں یا چکتے جو آتشک میں پائے جاتے ہیں۔

جب بیرونی علامتیں نمایاں ہوں تو اندرونی علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔ اس میں جسم کی ساری شکایتیں عموماً جلد پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ساری جسمانی خرابیوں کو بیرونی سطح پر لا دیتی ہے لہٰذا میزیریم کے مریض کی حالت اس وقت اچھی ہوتی ہے جبکہ پھنسیاں نکلی ہوئی ہوں۔ جب وہ پھنسیاں دب جاتی ہیں تب نزلے کی حالتیں' ہڈیوں کی بیماریاں' اعصابی گڑ بڑ' عجیب وغریب ذہنی علامتیں' قبض' متحرک درد اور ملی جلی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ وہ دماغی طور پر جاہ حال ہوتا ہے۔

مذہبی اور مالی تفکرات' یہ تفکرات مریض کے کاروبار پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ ہر کسی اور ہر بات سے بے پروائی۔ چڑچڑا' غور و فکر مشکل ہو جاتا ہے۔ یادداشت کمزور۔ دماغی طور پر غیر حاضر' تنہائی میں بے قرار' تاہم بولنے سے نفرت' پاگل پن اور تفکرات' اداسی' غمگینی اور پھنسیوں کی ہسٹری جس میں میزیریم کی ضرورت پڑتی ہے۔

زبردست سر درد اور دماغی تکلیفیں۔ چھید ہونے کی طرح' چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چھونے سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ آتشک کی وجہ سے دماغی تکلیفیں۔ سر کے پہلوؤں میں درد جیسے ہڈیوں میں ہوتا ہو محسوس کرتا ہے جیسے سر پگھلا جائے گا۔ (مرک اور کالی آیوڈیٹم سے گہرا تعلق ہے) ناک کی جڑ سے پیشانی تک سر درد (مرک اور ہیپر) سر درد کی وجہ سے غشی آ جاتی ہے۔ (ہیپر) کھوپڑی کی ہڈیوں میں درد جو چھونے سے بڑھتا ہے۔ ہڈیاں جیسے چھیل دی گئی ہوں۔

سر کے بال آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ سر پر موٹی چڑے جیسی موٹی کھرنڈ۔ اس کھرنڈ کے نیچے جگہ جگہ گاڑھی سفید پیپ جمع ہو جاتی ہے اور اس سے بال جڑ جاتے ہیں۔ سر پر کھریا مٹی کے رنگ کی پپڑی آتی ہے جو ابروؤں اور گدی تک پھیل جاتی ہے۔ ابھرے ہوئے' سفید' کھریا مٹی جیسے کھرنڈ جن کے نیچے خارش پیدا کرنے والی پیپ جمع ہو جاتی ہے اور اس میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔

درد اعصاب' رگھن پائے کا درد' ریڑھ کے بازو میں درد۔ چہرے میں عصبی درد۔ یہ سب تکلیفیں پھنسیاں دب جانے کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔

میزیریم کا مریض جہاں تک جلد اور پھنسیوں کا تعلق ہے گرم ہوا سے بہت گھبراتا ہے۔ مگر عصبی دردوں میں وہ سرد و مرطوب ہوا سے گھبراتا ہے۔ جب پھنسیاں اندرونی خرابیوں کو نمودار کرتی ہیں تو پھر سردی محسوس کرتا ہے۔ موسمی تبدیلیوں کے تاثرات کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔ طوفانی موسم میں نہانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ کیونکہ نہانے سے اسے سردی لگتی ہے اور اس سے اندرونی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ پھنسیوں کی تکلیف بھی

نہانے سے بڑھتی ہے۔ جب پھنسیاں باہر نہیں ہوتیں تو جلد گرم ہوتی ہے اور وہ اسے ٹھنڈا کرنا چاہتا ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی سے راحت ملتی ہے۔ اس وقت جلد پر صرف سرخی ہوتی ہے۔ گرم کمرے میں نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

دانتوں کی جڑوں پر زخم ہوتے ہیں۔ مسوڑھوں سے پیپ نکلنے لگتی ہے۔ ان سے خون نکلتا ہے' دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانت یکا یک گرنے لگتے ہیں۔

چہرہ بیماروں جیسا' زخموں سے بھرپور' پرانے زخم' پھوڑے وغیرہ۔ خون کی کمی والے کا چہرہ یکا یک تمتما جاتا ہے۔ مگر عموماً چہرے کی رنگت پیلی' میلی اور موم سی۔ ہڈیوں کی بعض بیماریوں میں چہرے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اچھی خوراک نہیں مل رہی ہے۔

معدے میں محسوس کرتا ہے جیسے جان نکلی جا رہی ہے' ڈر لگتا ہے۔ اندیشہ۔ معدے میں غشی کا احساس۔ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ معدے سے درد سے اور بری خبر سننے سے معدے میں خوف' اندیشہ' بھوک' غشی اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ دروازے پر گھنٹی بجتے ہی پوسٹ مین کا انتظار کرتے وقت کسی دوست کی آمد کا انتظار کرتے وقت یا رخصت کے وقت بھی ایسی حالت آتی ہے۔ کسی سے تعارف کرائے جانے کے وقت بھی اس کے پیٹ میں تھرتھراہٹ ہونے لگتی ہے۔ "معدے میں خوف۔" کلکیریا کالی کارب' فاسفورس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ ان "سوریہ" چکر والے مریضوں کی زبان پر اکثر گہرے پھٹاؤ ہوتے ہیں اور انہیں درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔

بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے (لہٰذا مرک اور آتشک سے گہرا تعلق ہے) عصبی درد بستر میں اور رات کو بڑھتے ہیں۔ بیرونی حرارت ملنے سے آرام آتا ہے۔ مگر بعد میں تکلیف بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔

سوزش والے گٹھیا وات' جو بستر کی حرارت سے اور رات کو بڑھیں۔ چھونے سے ان میں تیزی آئے' ہڈیوں میں درد' ہڈیاں جیسے پھٹ پڑیں گی۔ ہڈیاں جیسے لمبی ہو گئی ہیں' ہڈیوں کے غلاف میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ہڈیاں مردہ ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں کے ناسور بھگندر جن میں سے ٹیڑھے میڑھے ٹکڑے نکلیں۔ بڑے بڑے زخم جن کے ارد گرد پھنسیاں نکلی ہوئی ہوں۔

ماسکس MOSCHUS

ماسکس ان لڑکیوں کی دوائی ہے جو ہسٹریا کی مریضہ ہیں اور تحصیل علم کی تعلیم حاصل کیے بغیر ہی نوجوان ہو گئی ہیں۔ یہ لڑکیاں خود پسند' گستاخ' ضدی اور خود غرض ہوتی ہیں۔ جب ان کو شرارتیں کرنے کی اکٹھی ملی ہو اور جب بچپن سے لیکر نوجوانی تک ان کی ہر قسم کی فرمائش پوری کی گئی ہو تو وہ ماسکس' ایسافوٹیڈا' اگنیشیا اور ویلیریم کی مریض بن جاتی ہیں۔ انہیں نہ صرف اصلی حقیقی اور غیر حقیقی علامتیں آ گھیرتی ہیں جبکہ وہ اپنی قوت ارادی سے بھی بہت سی باریک اور پیچیدہ علامتیں مہیا کرنے کی عادی ہو جاتی ہیں۔ ان علامتوں کی تعداد اور شدت بڑھتی جاتی ہے تاوقتیکہ ان کی فرمائش پوری نہ ہو جائے۔ نگرانی کرنے والا' دائیہ' معالج اور حواس باختہ ماں' سبھی گھبرا جاتے

ہیں۔ ناامید ہو جاتے ہیں اور ان کی ضد کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔ وہ ایمانداری اور سچائی کا خواہ کتنا ہی بہانہ کریں۔ ان کے بتائے ہوئے احساس قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ انہوں نے اپنے احساس اور قیاس کو بیچ کھایا ہے اور اگر اب وہ بالواسطہ طور پر بچی بچی بات بتانے کی کوشش کرتی ہیں تو وہ اس میں ناکام رہتی ہیں۔ نہایت غلط اور غیر متوقع وہم اور قیاس ہمیشہ زیر غور و بحث رہتا ہے کوئی معالج اپنے تجربے کی بنا پر ان مریضوں کی طبیعت کی رپورٹ نہیں لے سکتا۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کیا معمولی ہے اور کیا غیر معمولی۔ اسے مجبور ہو کر اس حالت کو "ہسٹریا" قرار دے دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ اس طرح کی بہت سی علامتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ ماسکس کی علامتیں عموماً ایسے ہی لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ ان کی بیماری کو دور کر دیتا ہے۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ اگر اس طرح کی کسی لڑکی کو سردی زکام ہو جائے تو وہ اپنی علامتوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرے گی۔ بہت سے قیاسی اور فرضی احساس کا بھی ذکر کرے گی۔ عموماً باؤ گولہ موجود رہتا ہے۔ جلد کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ پٹھے کانپنے لگتے ہیں، بیداری آ جاتی ہے۔ دھڑکن ہوتی ہے۔ طبیعت میں جوش آتا ہے۔ لرزہ بھی آ جاتا ہے۔ سارے بدن میں "خوفناک" درد ہوتے ہیں۔

سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ ہاتھ پیروں میں اینٹھن۔ سارے جسم میں اینٹھن، تشنج۔ عموماً یہ بات معلوم نہیں ہے کہ بیماری کے احساس اور فعل، دماغی حالت سے مشابہت رکھتے ہیں یا نہیں۔ جب جسمانی فعل اور رگ و پٹھوں کی علامتیں ہسٹریا کی ہوں یا غلط ہوں۔ یا مغالطہ پیدا کرتی ہوں تو پھر ذہنی حالتیں بھی ہسٹریا کے مشابہ ہوتی ہیں۔ جب چہرے پر ماسکس کی خاص علامتیں موجود ہوں مثلاً ایک گال سرخ، دوسری سرد ایک گال زرد اور دوسری گرم تو یقیناً اس مریض کے ذہن میں بھی وہ پلٹا آتا ہے جو ہسٹریا کی وجہ سے آیا کرتا ہے۔ بار ہا مشتبہ احساس و فعل معلوم ہو جانے پر مہلک ذہنی حالتوں کا شبہ ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں جو مہلک آثار پائے جاتے ہیں ان کی ایک ترتیب ہے۔ سردی ناگوار گزرتی ہے اور سردی سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ ہسٹریا کی بہت سی ذہنی علامتوں کے ساتھ اسے غیظ و غضب کے دورے آتے ہیں۔ وہ بد عائیں دیتی ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور اسے غشی آ جاتی ہے۔ موت کا خوف، ہر وقت صرف موت کی باتیں کرتی ہیں۔ حالانکہ اسے کوئی شدید خطرہ نہیں ہوتا۔ غصہ، تردد، دھڑکن، چڑچڑاپن، جھگڑالو پن، ہر وقت جلدی میں رہتی ہے۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں گرا دیتی ہے۔ احمقانہ حرکتیں اور درد کی شکایت۔ اندیشہ، لرزہ، دھڑکن لیٹنے سے ڈرتی ہے مبادا مر نہ جائے۔

اوپر سے گرنے کا احساس یا جیسے وہ چکرا کھا رہی ہے۔ سر یا آنکھ کو گھمانے سے سر چکراتا ہے۔ یہ چکر کھلی ہوا میں گھٹ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی، قے اور غشی۔

سر درد حرارت ملنے سے اور تازہ ہوا میں گھٹ جاتے ہیں۔ گردن اور گدی میں تناؤ۔ سر درد اور سردی کا احساس، دباؤ کے ساتھ سر درد۔ سر درد جس میں بے ہوشی آ جائے۔ یہ درد عموماً پیشانی میں ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی جو حرکت سے بڑھے اور تازہ ہوا میں گھٹے۔ ہسٹریا کے سر درد جس میں بے رنگ کا پیشاب بکثرت نکلے۔ سر پر جیسے رسی بندھی ہوئی ہے۔ حرام مغز میں درد جیسے میخ ٹھونکی جا رہی ہے جو کمرے میں بڑھے اور تازہ ہوا میں گھٹے۔

ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ یکا یک اندھا پن یا بینائی دھندلی ہو جائے۔ یہ تکلیف آئے اور چلی جائے۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں۔ پتھرا جاتی ہیں اور جھپکنے لگتی ہیں۔

کان میں سرسراہٹ جیسے ہوا چل رہی ہے۔ یا پھڑپھڑاہٹ جیسے کوئی پرندہ پر جھاڑ رہا ہو۔ یا جیسے توپ چل رہی ہو۔ اس کے ساتھ کان سے خون کی چند بوندیں آئیں۔ عصبی بہرے پن کے دورے یا زبردست دورے کے بعد بہرہ پن۔ نکسیر بلاوجہ طرح طرح کی بو آئے۔

ایک گال سرخ و سرد دوسری زرد و گرم۔ پہلے چہرے میں گرمی اور بینائی کی گڑبڑ چہرے پر تناؤ' پیلا چہرہ اور پسینہ خیالا پیلا چہرہ' نچلا جبڑا حرکت کرتا ہے جیسے کچھ چبا رہا ہو۔

منہ اور گلا خشک و گرم' بے رغبتی' کھانا دیکھتے ہی طبیعت بگڑ جاتی ہے' قے آتی ہے۔ معدے میں دباؤ اور جلن کے ساتھ درد۔ اپھارہ' کھانا کھاتے غشی آ جاتی ہے۔ منہ میں رال' ہچکیاں۔ کھانے کی بابت سوچتے ہی متلی آنے لگتی ہے۔ ناف میں کھنچاؤ (ہیضہ) خوراک کی قے جو دیر تک جاری رہے۔ کھانے کھانے کے بعد اپھارہ' خون کی قے' معدہ بڑی آسانی سے بگڑ جاتا ہے۔

پیٹ میں زبردست اپھارہ جیسے ڈھول ہو۔ اس کے ساتھ تیز درد ہو اور ریح نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود بھی زبردست اپھارہ۔ اینٹھن کے ساتھ درد۔

سوتے سوتے پاخانہ نکل جاتا ہے۔ رات کو پانی سے پہلے دست' مقعد سے مثانے تک چبھن۔

بے رنگ کا پیشاب بکثرت آئے۔ رات کو بدبودار اور آنوں کے ساتھ پیشاب آتا ہے۔ مردوں کی زبردست نفسانی خواہش۔ ایستادگی آئے بغیر انزال ہو جاتا ہے۔

عورت میں زبردست نفسانی خواہش' ماہواری وقت سے بہت پہلے اور بکثرت آئے۔ اس کے ساتھ کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ آلات تناسل میں سرسراہٹ' غشی' نیچے کے رخ دباؤ کا احساس۔ حمل کے دنوں میں طرح طرح کی عصبی تکلیفیں۔

خود پسند' خود مختار لڑکیوں کا باؤ گولہ اور غشی جبکہ ان کی فرمائش پوری نہ ہو۔ گلے میں گھٹن جیسے گندھک کا دھواں آ رہا ہو۔ سرد لگنے پر نرخرے میں گھٹن' سر الٹنے کے بعد عصبی مزاج بچوں میں تشنجی کھانسی۔

دم گھٹی چھاتی اور دل میں گھٹن انتہائی نازک مزاج عورتوں و بچوں کا تشنجی دمہ۔ چھاتی گھٹتی ہے۔ چھاتی اور ڈایا فرام میں گھٹن۔ سردی لگنے سے چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے اور منہ میں جھاگ آ جاتی ہے۔ چھاتی کا تھوڑا گڑگڑاہٹ۔ بلغم تھوک نہیں سکتا غشی آتی ہے۔

ہسٹریا کی مریضہ کی دھڑکن' دھڑکن اور چھاتی میں گھٹن' غشی' جوش اس کے ساتھ بے رنگ پیشاب بکثرت آتا ہے' دل کا نبض نظر آتا ہے۔ جبکہ نبض معمول پر ہی ہوتی ہے۔

ہاتھ پاؤں میں درد' ٹانگوں میں بے قراری' ٹانگ سرد' ایک ہاتھ گرم' زرد اور دوسرا سرخ و سرد۔ شام کو بستر میں گرمی لگے صرف دائیں حصہ میں۔ بدن کھلا رکھنا چاہے۔ صبح کو پسینے سے کستوری جیسی بو آئے۔ جلد سرد' لرزہ' غشی اور دھڑکن۔

میوریاٹک ایسڈ MURIATIC ACID

جب انتہائی کمزوری کے ساتھ ہلکی قسم کے مسلسل بخار کا مریض زیر علاج ہو تو پھر آرسینکم، میوریاٹک ایسڈ اور فاسفورک ایسڈ دماغ پر چھا جاتے ہیں۔ آرسینکم میں فکر کے ساتھ بے چینی کا غلبہ ہوتا ہے۔ فاسفورک ایسڈ میں دماغی تھکان کا زور ہوتا ہے اور پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ مگر میوریاٹک ایسڈ میں پہلے پٹھوں کی کمزوری آتی ہے۔ بے چینی کی ہسٹری بھی پائی جاتی ہے۔ دماغ امید سے بڑھ کر مضبوط اور تندرست ہوتا ہے۔ پٹھوں کی اس زبردست کمزوری کے ساتھ جبڑا لٹک جاتا ہے۔ مریض بستر میں نیچے کی طرف کھسکتا ہے۔ جلدی ہی پیشاب و پاخانہ از خود خارج ہونے لگتا ہے۔ تب یہ دوائی دماغ پر غلبہ پا جاتی ہے۔ ایسی کمزوری آتی ہے جس کو لقوے کی کمزوری کہنا چاہئے۔ زبان بھی جلد ہی مفلوج ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مثانہ اور مقعد بھی مفلوج ہو جاتے ہیں۔ خون میں پراگندگی آ جانے سے ہلکی قسم کے جو بخار آیا کرتے ہیں بظاہر یہ ان میں نہایت مفید ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ آخر میں مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ قدرے بے چینی ہوتی ہے مگر آرسینکم اور رسٹاکس جتنی نہیں۔ وہ بات چیت کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کو اس سے ڈر لگتا ہے۔ فاسفورک ایسڈ کا مریض سوال کا جواب آہستہ آہستہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ سوچنے سمجھنے کے نااہل ہو جاتا ہے۔

آنکھ گھمانے سے اور دائیں کروٹ لیٹنے سے سر میں چکر آ جاتا ہے۔ اکثر اس چکر کے ساتھ جگر کی خرابی بھی موجود ہوتی ہے۔ ایک مضبوط بدن والے شخص کو جس کی عمر چالیس برس کے لگ بھگ تھی اور یرقان کا مریض تھا صرف بائیں کروٹ لیٹنے سے ہی راحت محسوس کرتا ہے۔ اس کے جگر میں درد تھا اور انتہائی دکھن تھی۔ وہ جوں ہی بیٹھ یا دائیں کروٹ کے بل لیٹتا اسے فوراً چکر آنے لگتا پسینے سے تر ہو جاتا اور مجبوراً پھر بائیں کروٹ لیٹنا پڑتا۔ میوریاٹک ایسڈ نے اسے مکمل صحت بخشی۔ حالانکہ اس کی تکلیف کو شدید قرار دیا گیا تھا۔

آنکھ گھمانے سے اور بستر سے اٹھنے پر سر درد بڑھ جاتا ہے جو چہل قدمی کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔ گدی کا درد اور اس کے ساتھ بینائی دھندلی۔ دیکھنے سے کوشش کرنے سے دھندلا پن بڑھتا ہے۔ گدی میں بھاری پن۔ پیشانی میں بے حسی۔ گدی میں دکھن جلن جو بائیں آنکھ سے دائیں کی طرف جاتی ہے۔ آنکھ دھونے سے راحت ملتی ہے۔ آنکھ میں خارش ہوتی ہے۔

کم سنتا ہے رات کو کانوں میں زبردست کڑکڑاہٹ ہوتی ہے۔ انسانی آواز ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ کانوں میں بھنبھناہٹ۔

ناک بند ہو جاتی ہے۔ کالی کھانسی میں خون میں فاسد مادہ آ جانے سے آئے بخاروں میں خناق میں اور لال بخار میں نکسیر آتی ہے۔ ناک سے گہرے رنگ کا سڑا ہوا خون نکلتا ہے۔

ٹائیفائیڈ میں نچلا جبڑا لٹک جاتا ہے۔ ہونٹوں کے کنارے خشک کٹے پھٹے اور دکھتے ہیں۔ ہونٹوں میں جلن۔ منہ اور ہونٹوں پر سفید میل کی تہہ۔

دانتوں پر میل آتی ہے۔ مسوڑھے متورم اور ان سے خون نکلے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ زبان خشک

بخاری اکڑی ہوئی اور مفلوج۔ منہ خشک منہ اور زبان پر زخم۔ زبان سرخ نیلی۔ ہونٹوں کی بلغمی جھلیوں پر زخم۔ دودھ پینے والے بچوں کا منہ آ جاتا ہے۔ منہ زخموں سے بھر جاتا ہے۔ گہرے زخم اور ان کی تہہ سیاہ۔

گلے کے شدید سوجن گلا خشک گلے کی رنگت گہری خشک اور زخم۔ خیالی سفید رطوبت۔ سفید رطوبت جو خناق کے مشابہ ہو۔ منہ کے زخموں کا سڑاؤ بدبودار بلغم تھوکے خناق کے ساتھ شدید تکان۔

زبردست پیاس بخار کی سردی کے وقت پیاس اور بخار میں پیاس نہیں رہتی۔ گوشت سے نفرت طاقت بخش چیزوں کے لیے رغبت تلخ و سڑی ہوئی ڈکاریں۔ خوراک کی نالی کا تشنج ترش تے۔ غیر ارادی طور پر نگلتا رہتا ہے۔ معدے کی خالی پن جو کھانا کھانے سے بھی کم نہیں ہوتا۔ معدے اور پیٹ میں خالی پن کا احساس مگر کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ صبح 10 بجے سے شام تک معدے میں خالی پن۔ صبح کو حسب معمول پاخانہ ہو جانے کے بعد پیٹ میں خالی پن کا احساس۔ مندا گنی متلی قبض کند ذہنی کھانا کھانے کے بعد نیند آتی ہے۔ جگر میں دباؤ دکھن ضعف جگر پیٹ میں اپھارہ اور گڑگڑاہٹ۔ پانی سے پتلے دست جو پیشاب کرتے وقت خود بخود نکل جائے۔ پاخانہ بے خبری میں نکل جاتا ہے۔ گہرے بھورے رنگ کا پاخانہ جس میں خون بھی آئے۔ پاخانے کے ساتھ بہت زیادہ ہوا نکلتی ہے۔ حرکت سے پاخانے کی حاجت بڑھتی ہے۔ پیچش جس میں سڑا ہوا خون اور آنوں نکلے۔ انتڑیوں سے گہرے رنگ کا پانی سا پتلا خون نکلے۔ پیشاب کرتے کرتے کانچ نکل آئے۔ پیشاب کرتے کرتے پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ مقعد میں نمایاں طور پر ڈھیلا پن اور خارش۔

بواسیر کے بڑے بڑے مسے جن کی رنگت گہری ارغوانی ہو جو چھوا جانا قطعاً برداشت نہ کریں۔ مسوں کی سوجن مسے گرم۔ ان میں چبھن ہو ٹانگیں چوڑی کر کے لیٹنا پڑے۔ خونی بواسیر پاخانے کے وقت جلن و کٹن پاخانے کے بعد جلن سینکنے سے راحت ملے۔ مگر ٹھنڈے پانی سے نہانے سے آرام ملے۔ مقعد میں خراش بھگندر۔

پیشاب کی دھار کمزور پیشاب کرنے کے لئے بہت دیر تک انتظار کرتا رہتا ہے۔ اتنا زور لگاتا ہے کہ کانچ نکل آتی ہے۔ یہ جسم کے تمام پٹھوں کی کمزوری کے مطابق ہی ہے۔ ہلکے بخاروں میں پاخانہ اور پیشاب خود بخود خارج ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت مثانے کی نالی میں جلن اور کٹن اس کے بعد اینٹھن۔

نامردی کمزور خواہش مثانے کی نالی سے خون ملی پانی جیسی رطوبت نکلے۔ خصیوں کی تھیلی کی رنگت نیلی سی۔ خصیوں کی تھیلی پر خارش جو کھجلانے سے کم نہیں ہوتی۔ سپاری کے سرے میں دکھن۔

رحم میں دباؤ جیسے ماہواری آنے والی ہے۔ ماہواری وقت سے بہت پہلے اور بکثرت آتی ہے۔ رحم پر زخم جس سے سڑی ہوئی رطوبت نکلے۔ رحم ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہ کرے۔ حتیٰ کہ کپڑا بھی برداشت نہیں ہوتا لیکوریا اور کمر درد زچگی کا بخار اور اس کے ساتھ شدید تھکن جبڑا لٹکا ہوا بستر میں نیچے کی طرف کھسکے۔ بچہ جننے کے بعد کی رطوبت کا اخراج رک جائے۔ پیشاب اور پاخانہ سڑا ہوا اور بے خبری میں نکل جائے۔

سانس جلدی جلدی لیتا ہے۔ پانی پینے کے بعد گڑگڑاہٹ جیسے سانس معدے سے آ رہا ہو چھاتی گھٹتی ہے۔ نبض سست اور کمزور رک رک کر چلتی ہے۔ ہر تیسری تڑپن محسوس ہو۔ کمر میں دباؤ کے ساتھ درد کمر کے

نچلے حصہ میں دباؤ' کھنچاؤ اور تھکن کا احساس' ریڑھ میں جلن۔
بازوؤں کا بھاری پن' رات کو انگلیوں میں بے حسی اور سردی۔ نچلے اعضاء میلے پڑ جاتے ہیں۔ ٹانگوں پر سے ہوئے زخم اور ران کے کناروں پر جلن' دائیں ٹانگ کے پچھلے حصہ میں ایڑی تک ورم۔ پاؤں سرد اور نیلے۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں میں جلن' پاؤں کی انگلیوں کے سروں پر سوجن اور جلن۔ ہاتھ پاؤں میں پھاڑنے کی طرح کے درد جو حرکت سے کم ہوں' ہاتھ پاؤں میں باری کے بخاروں کے وقت درد۔
شام کا بخار اور سردی۔ خواہ اس میں پسینہ آئے یا نہ آئے۔ سردی جو بخار میں ملی جلی رہے۔ اس دوائی کا عکس نامیفائیڈ اور پہلے بخار میں ملتا ہے۔ پہلی ہی نیند میں پسینہ آ جاتا ہے۔ پسینہ کے دوران میں علامتیں بدتر ہو جاتی ہیں۔

ناجا *NAJA*

ناجا کا استعمال اس کے تجربوں سے کہیں آگے نکل گیا ہے۔ سانپ کے زہر سے تیار ہونے والی دوائیوں میں جتنی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ اس میں مشترک ہیں۔ ایسا قیاس ہے اور یہ صحیح ہے۔ ان دوائیوں کی بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو ذاتی دائرے میں ہی پائی جاتی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ خاندان وسیع اور مفید اثروں کا مالک ہے۔
برازیل کے ڈاکٹر میور کی رائے ہے کہ سانپ کے زہر میں انسان کی بیشمار بیماریوں کو دور کرنے کی طاقت ہے۔
بیمار انسان کے لئے معدنی چیزوں' نباتیوں اور حیوانوں سے حاصل ہونے والی بہت سی چیزیں مفید ہیں۔ ممکن ہے مریض کے لئے سانپ کا زہر ہی واحد دوائی ہو اور شاید یہی بات صحیح بھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں وہ سب خوبیاں ہیں جو کہ دوسری چیزوں میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ہم ان کو میں سے کسی ایک کے بارے میں پوری واقفیت حاصل ہو جائے تو شاید تمام امکانی بیماریوں کے علاج اسی سے ممکن ہو جائیں۔ ان میں معدنی چیزیں کمترین ہیں۔ اس کے بعد جڑی بوٹیوں کا نمبر آتا ہے اور پھر حیوانی ذرائع سے حاصل ہوئی چیزوں کا۔ مگر ہمیں ان میں سے صرف چند چیزوں کا علم ہے۔
ایک طبقہ کا خیال ہے کہ کسی خاص جسمانی حصہ کے لئے صرف جڑی بوٹیوں اور نباتیوں کی ہی ضرورت ہے اور اس حصہ کی بیماریوں کا علاج محض جڑی بوٹیوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ہمیں ساری جڑی بوٹیوں کا علم ہوتا تو ہم مقابلتاً یہ معلوم کر سکتے کہ ہم کیا کچھ جانتے ہیں۔ گمان غالب ہے کہ بیمار انسان کے جسم سے جو کچھ نکلتا ہے اس کا بہت کچھ حصہ پیڑ پودے اور نباتیاں جذب کر لیتی ہیں جس علاقہ میں جو نباتیاں ہوتی ہیں وہ اسی علاقہ کے انسانوں کے لئے مفید و موافق ہوتی ہیں۔ شاید 2 ہزار برس کے بعد ان نباتیوں کے نشو ونما پر پابندی لگانے کی ضرورت محسوس ہو۔ ان برائیوں کو متواتر جذب کرتے رہنے سے ممکن ہے ان کے نمونوں میں تبدیلی آ جائے۔ اگر یہ نباتیاں متواتر پھلتی پھولتی رہیں اور بیمار انسانوں کے اثر کو جذب کرتی رہیں تو ان میں فرق پڑتا چلا جائے گا۔ یہی اصول ارتقاء ہے اور اس کی دانشمندانہ تشریح یہی ہے۔

ناجا اور سانپ کے دوسرے زہروں کی علامتوں میں مقابلہ کرنا نہایت اہم ہے۔ کالرکس کر باندھنے سے مریض کو بے قراری ہوتی ہے۔ تکلیف سونے کے بعد بڑھتی ہے۔ تکان و لرزہ آتا ہے۔ پٹھے کانپتے ہیں۔ اس کی سمیت بھی عموماً لیکیسس کے مشابہ ہے یعنی بائیں سے دائیں کو مثلاً رحم کے خصیوں کا درد خناق کی تکلیف اور جوڑوں کا درد بائیں سے دائیں کو چلتا ہے۔ ناجا کی تکلیف بھی لیکیسس کی طرح مرطوب موسم میں ہی شدت اختیار کرتی ہے۔ متورم سطح پر خاکی رنگ کی رطوبت آتی ہے۔ اس کی یہ خصوصیت لیکیسس یا کروٹیلس کی طرح نمایاں نہیں ہے۔ ناجا میں پراگندگی کا عکس بھی پایا جاتا ہے۔ مگر یہ لیکیسس میں زیادہ ملتا ہے اور کروٹیلس میں تو انتہائی طور پر نمایاں ہے۔ لیکیسس یا کروٹیلس کی طرح اس میں اخراج خون نہیں پایا جاتا۔

اس میں پٹھوں کا لرزہ آم وات کا رجحان اور تکلیفوں کا دل کے آس پاس مرکز بنانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ دوائی کے دل کے کواڑوں کی تکلیف میں استعمال کی جاتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان نوجوانوں میں جو دل کے کواڑوں کی تکلیف لے کر بڑھتے ہیں۔ ساری تکلیف دل کو مرکز بنا لیتی ہے۔ جب بیماری کی ساری علامتیں آکر دل میں اکٹھی ہو جاتی ہوں تو پھر ناجا فائدہ کرتا ہے۔ اگر سکول میں پڑھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں میں کوئی ظاہرہ علامت نہ ہو تو ایسی تکلیف میں پھر ناجا ہی کام دیتا ہے۔ ایسی حالتوں میں آپ ہمیشہ ناجا ہی دیں تاوقتیکہ کسی دوسری دوائی کی صاف علامتیں موجود نہ ہوں۔

ناجا میں عصبی علامتیں زیادہ پائی جاتی ہیں اور لیکیسس میں پراگندگی کی (سپٹک) ناجا میں پراگندگی کے بغیر ہی نمایاں بے قراری آتی ہے۔ جبکہ لیکیسس میں عصبیت کی واحد وجہ ہوتی ہے خون کا اخراج اور پراگندگی کا رجحان۔ سیاہ رنگ کا خون گرتا ہے جیسے جلا ہوا بھوسا ہو گہرے رنگ کے خون کے لوتھڑے۔

ناجا میں خون کی لہریں اوپر کو اٹھتی ہیں جیسا کہ لیکیسس میں ہوا کرتا ہے۔ یہ ایذا رساں تکلیف ہے۔ دل کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نمایاں دم کشی چھاتی میں کساؤ "تناؤ" سانس کی نالی میں اور نرخرے میں زبردست کچا پن۔ سانس کی نالیوں کا سارا راستہ خام بن جاتا ہے۔ جیسے خراش پیدا ہو گئی ہو۔

چھینکیں بکثرت آتی ہیں۔ ناک سے پانی بہتا ہے۔ رات کو لیٹ نہیں سکتا۔ ناک میں انتہائی خشکی نزلے زکام کا بخار اگست ستمبر کے مہینے میں مریض کا دم گھٹتا ہے۔

ساری چھاتی میں خون بھر جاتا ہے۔ چھاتی کا بایاں حصہ جیسے خالی ہے۔ نبض کی چال گھٹ جاتی ہے۔ یا رک رک کر چلتی ہے۔ چھاتی کی ساری تکلیفوں میں بائیں کروٹ لیٹنے کی نااہلیت پائی جاتی ہے۔ بایاں بازو سن ہو جاتا ہے۔ دم کشی۔ اگر مریض سو جائے تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہانپتا ہے گلا گھٹتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے۔ وہ چونک کر اٹھتا ہے جیسے خواب دیکھ رہا تھا۔ بیشتر تکلیفوں میں مریض بائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتا۔

خشک کھانسی جس میں ہتھیلیوں میں پسینہ آتا ہے۔ یہ کھانسی ناجا سے درست ہو جاتی ہے۔ دل کے مریضوں کو اکثر خشک کھانسی ہو جایا کرتی ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے کھانسی آنے لگتی ہے یہ نہ نزلے کی حالت ہے اور نہ ہی دق کی۔ راز یہ ہے کہ دل میں دھڑکن گھٹ جاتی ہے اور اسے کام کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بس ذرا سی محنت کرنے سے کھانسی آنے لگتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں دل کی کھانسی۔ کاکٹس میں بھی

اس قسم کی کھانسی پائی جاتی ہے۔
ہاتھ پاؤں سرد نیلے اور سر گرم۔ سر کی علامتیں گرم کمرے میں بڑھتی ہیں۔ سر گرم محسوس ہوتا ہے جیسے بخار ہو مگر تو بھی ہاتھ پاؤں گرم نہیں ہوتے۔ ہاتھ پاؤں پر بکثرت پسینہ آتا ہے اس کے جرابوں اور دستانوں میں بو اٹھ جاتی ہے۔ مگر پسینہ بدبودار نہیں ہوتا۔ ہاتھ پاؤں جیسے پھول گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خون کی گردش کمزور ہے۔
ہم قدرتی طور پر یہ امید کر سکتے ہیں کہ یہ مریض تندو شدید اور خوش والا ہوگا۔ خودکشی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ سر دردوں کی وضاحت نہیں ہوتی۔ سارے سر میں اجتماع خون کی نوعیت کے درد ہوا کرتے ہیں۔ خصوصاً گدی میں سر درد کے ساتھ نبض تیز اور عصبی نوعیت کی۔
سانپ کے زہروں میں نیند کا غلبہ پایا جاتا ہے۔ گہری نیند خراٹے بھرتا ہے۔ ہر روز صبح جاگتے ہی سر درد ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر ناجا کے سر درد سویرے ہوتے ہیں اور دن میں کام کاج کرنے سے مٹ جاتے ہیں۔ مگر دوسری تکلیفیں محنت سے بڑھتی ہیں۔ ذہنی علامتیں دماغی محنت سے بڑھتی ہیں۔
نزلے زکام کے بخار میں مندرجہ ذیل علامتیں آتی ہیں:
گلے اور نرخرے میں کچا پن۔ گلے سے نرخرے تک خوفناک درد جو نگلنے سے بھی کم نہیں ہوتا۔ لیکیسس کی بہترین وضاحت ہے۔ گلے میں گولی کی موجودگی کا احساس۔ گلا گھٹنے کے احساس کے ساتھ مریض گلے کو پکڑتا ہے۔
ناجا کے مریض کو برانکائیٹس کے خوفناک دورے ہوتے ہیں۔ نرخرے اور سانس کی بڑی نالی کے درمیان کچا پن جو کھانسنے سے بڑھتا ہے۔
یہ دمہ کی بہترین دوائی ہے خصوصاً جبکہ دمہ دل کی حرکت کی بے قاعدگی سے ہو۔ سانس اتنا خراب ہو جاتا ہے کہ مریض بائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتا۔
پرانی عصبی دھڑکن میں مفید ہے۔ کسی قسم کی محنت کے بعد دھڑکن۔ پرانی عصبی دھڑکن اور اس کے ساتھ گلا گھٹنے کی وجہ سے سانس لینے کی نااہلیت۔
کندھوں کے درمیان کمر میں ہلکا ہلکا درد۔ اس کے ساتھ دل کی خرابی۔ گرمی کے احساس کے ساتھ ساتھ اکثر دھمکن اس دوائی کی رہنمائی کرتی ہے۔ نہایت تھکا ہوا حتیٰ کہ لیٹ جانا یا پیچھے کی طرف جھک جانا چاہتا ہے تاکہ کمر کو آرام ملے۔
دھڑکن بائیں کروٹ لیٹنے سے اور چلنے سے بڑھتی ہے۔ جب دل کی بیماری میں علامتیں نہایت کم ہوں تو یہ ہماری مفید ترین دوائیوں میں سے ہے۔ یہ ... کہ بخار کی علامتیں ظاہر کرنے کے لئے دل کو ہی ترجیح دیتا ہے۔

NATRUM ARSENICOSUM نیٹرم آرسینی کوسم

اس دوائی کی علامتیں دن میں' صبح کو' دوپہر سے پہلے' شام کو' رات کو اور آدھی رات کے بعد نمودار ہوتی ہیں۔ یہ علامتیں سرد ہوا میں شدت اختیار کرتی ہیں مگر گرم کھلی ہوا میں گھٹ جاتی ہیں۔ ذہنی علامتیں کھلی ہوا میں گھٹ جاتی ہیں اور عموماً سردی سے بڑھتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں' ٹھنڈا ہونے سے' سرد مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ مریض آسانی سے سردی کھا جاتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے علامتیں بڑھتی ہیں۔ خون کی کمی' کمزوری' ہاتھ پاؤں کا استسقاء کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔ گوشت پوست سوکھتا ہے۔ محنت کرنے سے علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ مکھن کھانے سے' شربت وغیرہ پینے سے' ٹھنڈی چیزیں کھانے سے' مرغن چیزیں کھانے سے۔ پھل کھانے سے' دودھ پینے سے' سؤر کا گوشت کھانے سے' سرکہ پینے سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ سارے بدن پر اور ہاتھ پاؤں میں سرسراہٹ' تمدد و سختی' کسی حصہ کی سوزش۔ جسمانی جوش نمایاں طور پر ہوتا ہے۔ اس جوش کے ساتھ کمزوری۔ جھٹکے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ تمام تجربوں میں سستی کاہلی پائی جاتی ہے۔ لیٹ جانا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو کوئی تکلیف نہ دے۔ تاہم لیٹ جانے سے اس کی علامتیں بہت سی بڑھ جاتی ہیں اور لیٹ جانے کے بعد شدت نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے باوجود حرکت سے بھی بہت سی علامتیں شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ لہٰذا مریض حرکت سے نفرت کرتا ہے۔ کف بکثرت نکلتی ہے۔ سردی لگ جانے کے بعد آم وات کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ جلن و دباؤ کے ساتھ درد دکھ کے ساتھ درد۔ سارے اعضاء میں چبھن کے ساتھ درد۔ تمام اعضاء میں بھالا لگنے کی طرح کے درد۔ درد کا رخ اوپر کو نیچے کو پسینہ آنے سے بھی راحت نہیں ملتی۔ دباؤ سے تکلیف بڑھتی ہے۔ عام چبھن۔

نبض کی رفتار بے قاعدہ۔ آم وات اور ملیریا کے مریض اندرونی اور بیرونی طور پر ذکی الحس۔ جسم میں بجلی کے سے جھٹکے' علامتوں کا جسم کے دائیں حصہ پر غلبہ' بیٹھے رہنا یا لیٹ جانا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کوئی مخل نہ ہو۔ نیند سے پہلے۔ نیند کے دوران میں اور جاگنے پر علامتیں بڑھتی ہیں۔ لرزہ زبردست علامت ہے' پٹھوں میں پھڑکن۔ کھلی ہوا میں ٹہلنے سے جسمانی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں مگر ذہنی علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔ تیز چلنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ صبح کے وقت کمزوری بڑھتی ہے۔ حیض کے دنوں میں ذرا سی حرکت پر' چلتے وقت بھی کمزوری بڑھتی ہے۔ مرطوب موسم میں علامتیں بڑھتی ہیں۔ شراب اور سردی سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔

معمولی معمولی بات پر غصہ آتا ہے۔ تردید سے غضب میں آ جاتا ہے۔ غصہ سے شکایتیں بڑھتی ہیں۔ رات کو بستر میں' شام کو بستر میں فکر بڑھتی ہے۔ اندیشہ کے ساتھ فکر' بخار۔ دوران میں اور جاگنے پر فکر۔ گھر میں ذہنی یکسوئیت مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر کھلی ہوا میں ممکن ہے۔ شام کو ذہنی گڑبڑ' ذرا ذرا سی بات محسوس کرتا ہے۔ غیر مطمئن' پست ہمت اور کبھی کبھی نا امیدی' جلدی نا امید ہو جاتا ہے۔ دماغی محنت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ جلدی جوش میں آ جاتا ہے۔ کند ذہنی جو کھلی ہوا میں گھٹ جاتی ہے۔ دماغی محنت سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ شام کو بستر میں جا کر' بھیڑ میں ڈر اور کسی بیماری کے آنے کا اندیشہ۔ ڈرتا ہے کوئی مصیبت آنے والی ہے جیسے کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے والا ہے۔ لوگوں سے ڈرتا ہے۔ ڈرپوک' نسیان ہوتا ہے۔ شتاب کار' ہسٹریائی

مریضہ اور ذہنی طور پر چست۔ تیز سوجھ احمق پن' چڑچڑاپن' بے صبری۔ خوشی کے ہر سامان سے بے نیاز' دماغی کام کاج اور کاروبار سے بے پروائی۔ لکھنے پڑھنے سے جی کترائے۔ سست' کاہل' حافظہ کمزور' از حد اداس' ہنستا بے زندگی سے بیزار' بکواسی۔ ذہنی علامتیں سب نرم قسم ہیں۔ خوش باش' مست' دماغی تکان۔ مریضہ جھگڑالو بن جاتی ہے۔ رات کو بے چینی' کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔ فکر مند و بے چین' شام کو غمگینی' بخار میں اداسی' شور غل برداشت نہیں کرسکتا۔ چونک اٹھتا ہے آواز سے' سوتے سوتے چونکتا ہے۔ تنگ مزاج' بولنے سے نفرت۔ لوگوں کو بات چیت کرتے سن کر برافروختہ ہو جاتا ہے۔ جب یہ عام علامتیں بڑی حد تک موجود ہوں تو پھر مندرجہ ذیل خصوصیتیں نمودار ہوں گی۔

دماغ میں اجتماع خون کے ساتھ گرمی اور یہ احساس جیسے سر بھرا ہوا ہے جیسے پیشانی بھری ہوئی ہے۔ پیشانی میں اندر گرمی اور باہر سردی کا احساس۔ سر اور پیشانی میں بھاری پن۔ سر میں خالی پن کا احساس۔ پیشانی میں شام کے وقت بے حسی' صبح کو' شام کو' بعد دوپہر' رات کو اور رات جاگنے پر سر میں درد۔ جو کھلی ہوا میں گھٹ جاتا ہے۔ نزلے کا سر درد۔ زکام کے ساتھ سر درد' جو کھانا کھانے کے بعد' بدن گرما جانے کے بعد' گرمی لگنے سے' جھٹکے سے' روشنی سے' ماہواری سے پہلے اور دوران میں' دماغی محنت سے' سر گھمانے سے' آواز سے سر درد بڑھتا ہے۔ سر درد کے دورے' وقت مقررہ پر آنے والا سر درد' چکنن کے ساتھ سر درد' دباؤ سے' کمرے میں سونے کے بعد جھٹکے سے' تمباکو پینے سے' چلنے سے' گرم کمرے میں بیٹھنے اور شراب پینے سے بھی سر درد بڑھتا ہے۔ پیشانی میں صبح کے وقت جاگنے پر درد ہوتا ہے۔ جو دن بھر جاری رہتا ہے آنکھوں کے اوپر درد جو کنپٹیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ گدی میں' سر کے پہلوؤں میں' کنپٹیوں میں' سر کے دائیں حصہ میں' ایک سے دوسری کنپٹی تک اور چاند پر درد ہوتا ہے۔ کنپٹیوں میں چھید ہونے کی طرح کا درد' سر میں دائیں طرف سے بائیں طرف کو جانے والا درد' جھکنی کے ساتھ درد جیسے سر پھٹ جائے گا۔ پیشانی میں درد' سر میں' پیشانی میں' کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ سر میں' پیشانی میں' گدی میں' کنپٹیوں میں اور چاند پر دباؤ کے ساتھ درد۔ دائیں آنکھ کے اوپر تیز درد۔ دائیں آنکھ کے اوپر گولی لگنے کی طرح کا درد۔ کھوپڑی نرم اور دکھتی ہے۔ سر میں چبھن کے ساتھ درد' بیہوشی لانے والا سر درد' پیشانی میں' سر کے پہلوؤں میں جلن' چیرنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ پیشانی پر پسینہ آتا ہے۔ سر میں ماتھے میں' کنپٹیوں میں اور چاند پر تپکن اس کے ساتھ پیشانی جیسے بھری ہوئی ہے۔

آنکھ کی علامتیں صبح بڑھتی ہیں' صبح کے وقت پلکیں چپک جاتی ہیں۔ آنکھ سرخ' آنکھ سے کیچڑ نکلے۔ خشکی' صبح جاگنے پر آنکھ میں احساس۔ جیسے آنکھ بڑھ گئی ہے۔ کرکرے آنکھ میں گرمی کا احساس۔ سردی یا ہوا لگنے سے آشوب چشم جو صبح کو شدت اختیار کرے۔ رات کے کام سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پلکوں کی سوجن۔ آنکھ کی خون کی نالیاں وضعی سی ہوئیں۔ صبح جاگنے پر' کھلی ہوا میں' ٹکٹکی لگا کر دیکھنے پر اور پڑھتے وقت آنکھ میں آنسو آئیں حتیٰ کہ آنکھ کھول کر پڑھ نہ سکے۔ آنکھ میں درد جو دھوپ میں' حرکت سے' پڑھتے وقت' گیس کی روشنی میں پڑھنے سے ہوا کرتا ہے۔ مگر حرارت سے کم ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے اندر و باہر ہلکا درد جو صبح کو جاگنے پر' پڑھتے' شام کو کھلی ہوا اور پڑھتے وقت آنکھ میں جلن' آنکھ میں دباؤ کے ساتھ درد' آنکھ میں جلن جیسے اسے دھواں لگ رہا ہے۔ پڑھتے وقت دکھن و نزاکت کا احساس۔ آنکھوں میں چبھن کے درد' اوپر کے پردے کا

لقوہ، بینائی کی رگ کا لقوہ۔ ان میں چمک لگے۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ بائیں آنکھ سے دائیں آنکھ بڑی ہوتی ہے۔ رگوں کی سرخی۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھنے پپوٹوں کی اکڑن۔ آنکھ کے انڈے کی اکڑن۔ بھینگا پن۔ آنکھ کے پردے متورم۔ پردوں کا استسقاء۔ اوپر کے پردے کی سوجن۔ انگوری پردے کے زخم۔ آنکھ اور بینائی دھندلی پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہے۔ آنکھ کے آگے گہرے رنگ، بینائی دھندلی دور کی چیز صاف نہ دیکھ سکے۔ راحت حاصل کرنے کے لئے آنکھ کو بار بار جھپکے، آنکھ کے آگے بھنگے اڑیں، کہر، دھند، کسی چیز کا نصف حصہ دکھائی دیتا ہے۔ دور کی چیز صاف نہ دیکھ سکے۔ آنکھ کے آگے شرارے آئیں۔

کان گرم ہو جاتا ہے، کان میں خارش۔ صبح شام نکسیر اس کے ساتھ سر چکرانے، کان میں بھنبھناہٹ، گرج، سرسراہٹ، دائیں کان میں گونج، گانے کی آوازیں آئیں۔ صبح کو کانوں میں درد۔ چبھن کے ساتھ پھاڑنے کی طرح کے درد کان کے پیچھے درد۔ کان جیسے بند ہو گئے ہوں۔ سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ شور وغل سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ کم سنتا ہے۔

پیشانی میں اور ناک کی جڑ میں نزلے کی وجہ سے درد۔ ناک کے بالائی حصے سے لیس دار رطوبت نکلے۔ زکام جو کھلی ہوا میں بڑھے اس کے ساتھ کھانسی۔ زکام بہتا ہے یا خشک۔ زکام باری باری سے بہتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے۔ زکام بکثرت بہتا ہے۔ ناک میں کھرنڈ آتے ہیں۔ خشک، خون ملے کھرنڈ، نیلے رنگ کی سخت رطوبت۔ بدبودار رطوبت، پیپ سی رطوبت، زکام کی رطوبت دی جاتی ہے۔ گاڑھی، لیس دار، پانی جیسی زرد رطوبت آیا کرتی ہے۔ ناک میں خشکی، ناک کے کھرنڈ ہٹانے سے نکسیر آئے جس میں سرخ چمکدار خون نکلے۔ رات کو (دایاں) نتھنا بند ہو جاتا ہے۔ صبح جاگنے پر بھی بند رہتا ہے۔ بلغمی جھلیاں سوجی ہوتی ہیں اور ناک کی راہ سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ پرانا نزلہ۔ ناک سرخ، ناک میں، ناک کی چھت میں درد۔ ناک کی جڑ میں جلن اور دباؤ۔ ناک میں کچا پن۔ شروع میں سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے اور بعد میں گھٹ جاتی ہے۔ بار بار زوردار چھینکیں آئیں۔

ہونٹوں کے کنارے پھٹ جاتے ہیں، سخت ہو جاتے ہیں۔ چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ آنکھ کے ارد گرد کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ نیلی ہو جاتی ہے۔ پیلی ہو جاتی ہے۔ سرخ یا زرد ہو جاتی ہے۔ چہرے پر بھورے داغ۔ چہرہ کھنچا ہوا، چہرے پر، پیشانی پر اور ہونٹوں پر پھنسیاں، تر پھنسیاں، کیل چھائے، چہرہ گرم اور خارش ہوتی ہے۔ جبڑا ہلانے سے درد ہوتا ہے۔ چہرہ جیسے پھول گیا ہے۔ چبانے والے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔ صبح جاگنے پر سوجن۔ ہنسلی کی ہڈی جیسے سوج گئی ہے۔ استسقاء، گن، چیز متورم۔ چہرے میں پھڑکن۔ ہونٹوں پر زخم منہ آنا۔ مسوڑھوں سے خون گرے۔ زبان کٹی پھٹی اور غیر ہموار۔ رنگت بگڑ جاتی ہے۔ منہ اور زبان میں سرخی، زبان سفید، زبان زرد، منہ خشک، زبان خشک، زبان نرم، منہ اور زبان کا ورم، رال اور تھوک لیس دار لکنت، صبح کو ذائقہ کسیلا۔ نمکین، ترش، میٹھا، منہ کے زخم منہ میں اور زبان پر چھالے۔ جلن دار چھالے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ دانت میں رات کو تپکن کے ساتھ درد جو حرارت سے کم ہو۔ جھٹکے کے ساتھ چیرنے کی طرح کا درد۔

گلا گھٹتا ہے۔ خوراک کی نالی میں گھٹن، گلا خشک، یہ خشکی صبح اور سردی لگنے کے بعد بڑھتی ہے۔ گلا سرخ

اور چمکدار ارغوانی سرخ۔ بار بار کھانستا ہے۔ جس میں سفید کف نکلتا ہے۔ کھلی ہوا میں تکلیف بڑھتی ہے۔ سوزش گہری سرخ' اس پر زرد رطوبت لپٹی ہوئی۔ گلے میں جیسے گولا اٹکا ہوا ہے۔ گلے میں خاکی رطوبت۔ کہا جاتا ہے اس سے خناق درست ہوا ہے' گلے میں کف سخت لیس دار' مٹیالی زرد' سفید کف ناک کے پچھلے حصہ سے گرتی ہے۔ نگلنے سے خالی نگلنے سے گلے میں درد ہوتا ہے مگر خوراک یا پانی نگلنے سے درد نہیں ہوتا۔ گلے میں جلن' چبھن اور دکھن۔ گلے میں کھردرا پن' خراش نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حلق' کوا اور ناسلو متورم استقاء کوا مثانہ کی طرح پھول کر لٹک جاتا ہے۔ سانس کی بالائی نالی کے غدود میں گھٹن' گردن کے پہلو میں اکڑن۔

بھوک بڑھ جاتی ہے۔ بے پناہ بھوک یا بھوک گھٹ جاتی ہے۔ مرغن چیزوں' گوشت اور سگار سے نفرت۔ معدے میں گھٹن کا احساس' بیئر روٹی' ٹھنڈے پانی یا شربت وغیرہ اور مٹھائی کے لئے رغبت۔ دودھ پینے سے معدہ بگڑ جاتا ہے۔ معدے میں اپھارہ' معدے میں خالی پن کا احساس۔ دوپہر بعد' کھانا کے بعد ڈکاریں آئیں' خالی ڈکاریں۔ ڈکار میں کھانے کا ذائقہ آئے۔ کھانا کھانے کے بعد ترش ڈکاریں۔ لاز کھانا کھانے کے بعد معدے میں اپھارہ۔ کلیجے میں جلن' گرمی کی تمتماہٹ' کھانا کھانے کے بعد بھاری پن' کھانا کھانے کے بعد ہچکیاں۔ متلی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ خوراک سے نفرت' کھانا کھانے کے بعد متلی ہر وقت متلی آتی رہتی ہے۔ کھانسی کے وقت ٹھنڈا پانی پینے کے بعد متلی۔ سر درد کے ساتھ متلی۔ ماہواری کے دنوں میں متلی' گھٹن' کٹن' جیسے دانت سے کتر رہا ہو۔ کھانا کھانے کے بعد باؤ۔ دکھن' چبھن' معدے میں چٹکن گلے میں بلغم نکالتے وقت ڈکاریں آئیں۔ جیسے جان نکل رہی ہو معدے میں جیسے پتھر رکھا ہے۔ معدے میں تناؤ' صبح' شام' رات کو پیاس' جلن کے ساتھ پیاس۔ انتہائی پیاس' نا ختم ہونے والی پیاس' پانی بار بار مگر تھوڑا پیتا ہے۔ پیاس مفقود' کھانسے پر اور کھانا کھانے کے بعد قے' صفرا کی قے' تلخ قے' خون کی قے' کف کی ترش قے' پانی کی قے۔

کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ آتا ہے جیسے پیٹ بھرا ہوا ہے' تناؤ' گڑگڑاہٹ' سختی آتی ہے۔ پیٹ میں بھاری پن' ورم جگر' ورم تلی' جگر کی رات کو' کھانا کھانے کے بعد' ہوا کی زیادتی سے دست آنے سے پہلے' پاخانے جانے سے پہلے' پیٹ درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد اور ہوا خارج ہونے کے بعد آرام ملتا ہے۔ پیٹ کے پہلوؤں میں اور ناف میں درد' پاخانہ جانے سے پہلے' گھٹن جو ہوا خارج ہونے کے بعد اور رفع حاجت کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سے پہلے پیٹ میں کٹن' پیٹ میں کھنچاؤ۔ پہلوؤں (کوکھ) میں کھنچاؤ' پیٹ میں دکھن' نازک پیٹ میں' کوکھ میں اور تلی میں چبھن' پیٹ میں گھبراہٹ کا احساس' گڑگڑاہٹ جیسے دست آنے والا ہے۔ تلی میں خرابی' ان کے غدود کا ورم' پیٹ اور کوکھ میں تناؤ۔ •

قبض اور دست باری باری سے ہوتے ہیں۔ سخت سدے۔ دست شام کو' دن میں' صبح کے وقت ہو۔ صبح سویرے فوری حاجت کی وجہ سے پاخانے جانا پڑتا ہے۔ رات کو' آدھی رات کے بعد دست آئے' دن میں بار بار دست آئے' سردی لگنے سے دست آئے۔ شربت وغیرہ پینے سے دست آتا ہے۔ دست کی تکلیف کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہے۔ حیض کے دنوں میں بڑھتی ہے۔ دودھ پینے کے بعد بڑھتی ہے۔ سبزیاں کھانے کے بعد' پاخانہ جانے کے بعد' تکلیف بڑھتی ہے۔ خون ملا دست' فضلہ بکثرت' نکلنے بار بار دست آئے' آنتوں

کے ساتھ۔ بغیر درد کے چکنا مقدار میں کم' نرم چپکا پانی سا پاخانہ زبردست آئے' مقعد میں خراش' ہوا بکثرت اور بدبودار' مقعد کی خارش' رفع حاجت کے دوران میں یا بعد میں جلن کے ساتھ درد' اینٹھن' جو پاخانہ جانے کے بعد گھٹ جاتی ہے۔ پاخانے کے وقت مقعد میں اور کوکھ میں کٹن۔ پاخانے سے پہلے اینٹھن' دکھن اور چبھن۔ پاخانے کے دوران میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ پاخانے کے دوران میں اینٹھن' پاخانے کی حاجت' ناکام حاجت' پاخانے کے بعد پھر حاجت۔

مثانے میں دکھن کے ساتھ درد جو پیشاب کرنے کے بعد گھٹ جاتی ہے۔ رات کو پیشاب کرنے کی حاجت متواتر اور بار بار ہوتی ہے۔ پیشاب مشکل سے اترتا ہے۔ رات کو سوتے سوتے بے خبری میں پیشاب نکل جاتا ہے۔ حاجت غیر تسلی بخش۔ گردے میں جلن و ہلکا ہلکا سا درد۔ پیشاب کرتے وقت مثانے کی نالی میں جلن' پیشاب کی چربی آتی ہے۔ جلن کے ساتھ آتا ہے۔ رنگت گہری' پیلی' رات کو بکثرت آتا ہے۔ پانی کی طرح صاف و شفاف' بدبودار' مقدار میں کم اترتا ہے' آنوں اور فاسفیٹ کے ساتھ آتا ہے۔ سپیسی فک گریویٹی گھٹ جاتی ہے' 1010 تک آجاتی ہے۔

نرخرے میں ایستادگی آتی ہے۔ مگر ابھری' بیاری کے پردے کی بیاری کی اور خصیوں کی سوزش' آلات تناسل میں' عضو مخصوص میں اور خصیوں کی تھیلی میں چبھن۔ بائیں خصیے میں دکھن' احتلام' عضو مخصوص اور خصیے متورم۔

عورت میں خواہش جماع بڑھ جاتی ہے۔ لیکوریا' رطوبت بکثرت اور بدبودار' گاڑھی زرد' ماہواری بکثرت اور وقت سے بہت پہلے آتی ہے۔ دیر تک جاری رہتی ہے۔ قلت حیض دو ماہواریوں کے درمیان ماہواری آتی ہے۔ بچے دانی میں درد۔

نرخرے میں خشکی اور کھٹن' نرخرے میں خراش' جس میں سلیٹی رنگ کی کف نکلے۔ کف بمشکل نکلتا ہے۔ نرخرے میں جلن' دکھن' کھرکھری' کھردراپن' نرخرے کی علامتیں گرد و غبار' دھوئیں اور سرد ہوا سے بگڑتی ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زکام کی کھرکھری' گلا قطعاً بیٹھ جاتا ہے۔ آواز کمزور' سانس جلدی جلدی اور گہرا آتا ہے۔ کان کنوں کا دمہ جو کوئلے کی گرد و غبار کی وجہ سے ہو۔ سیڑھیاں چڑھنے سے دم پھولتا ہے۔

صبح' بعد دوپہر' شام کو' رات کو گہرا سانس لینے سے کھانسی آتی ہے۔ رات کو خشک کھانسی' صبح کو اور محنت کرنے سے کھانسی آتی ہے۔ خشک تکلیف دہ کھانسی' دن بھر کھانسی آتی رہتی ہے۔ کمزوری لانے والی کھانسی۔ نرخرے اور سانس کی نالی میں خراش ہونے سے کھانسی آئے۔ تشنجی کھانسی' شدید کھانسی' کف مشکل سے نکلتا ہے۔ بدبودار پیپ سی کف نکلتی ہے۔ کف کا ذائقہ تلخ' بھدا سا ذائقہ' سڑا ہوا ذائقہ' لیس دار زرد کف' فکر اور چھاتی' گھٹن' پھنسیاں' کیل' چھاتی جیسے بھری ہوئی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آتا ہے۔ کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والوں کا نمونیہ اور تپ دق جو کوئلے کی گرد و غبار اندر جانے سے ہو۔ سانس کی باریک نالیوں میں خراش۔ محنت کرنے اور گہرا سانس لینے سے چھاتی گھٹتی ہے۔ دل گھٹتا ہے۔ چھاتی میں کھانسی کے وقت درد' دل میں درد' ساتویں پسلی کے نیچے کٹن اور جلن' دباؤ' کچا پن۔ کھانسنے سے دکھن ہوتی ہے۔ چبھن' دھڑکن۔ رات کو دھڑکن ہوتی ہے۔ فکر مند' سیڑھیاں چڑھنے سے' محنت کرنے سے' زبردست دھڑکن محسوس کرتا ہے۔

جیسے دھوئیں میں سانس لے رہا ہو۔

کمر میں رات کے وقت ٹھنڈک کا احساس۔ گردن میں چبھن' شام کو اور رات کو کمر میں درد جو چلنے سے بڑھتا ہے۔ کندھوں میں درد' کندھوں کے درمیان درد جو آگے کی طرف جھکنے سے اور سانس لینے سے بڑھتا ہے۔ جھکنے اور چلنے سے کمر میں درد۔ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی میں چلنے اور بیٹھنے پر درد' کمر درد' کمر میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ کمر میں دکھن کے ساتھ درد۔ چلتے وقت اور جھکنے پر تکونیہ ہڈی میں دکھن کے ساتھ درد' گردن میں دکھن کے ساتھ درد۔ کندھے سے نچلے حصہ میں دکھن کے ساتھ درد۔ دبانے سے ریڑھ میں دکھن کے ساتھ درد' گردن میں اکڑن۔ کمر میں کمزوری۔

ہاتھ پاؤں کی وہ حرکتیں جن پر قوت ارادی کا کنٹرول نہ ہو۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ تلوے اور پنڈلی میں اینٹھن۔ ہاتھ پاؤں میں پھنسیاں' سفید باریک کیل' چھالے۔ رانوں کے درمیان خراش' پیروں پر سرسراہٹ' پیروں میں بھاری پن' تھکن۔ ہاتھ پاؤں کی خارش' ہاتھ پاؤں کے جھٹکے۔ لنگڑاہٹ پیروں کی بے حسی' ہاتھ پاؤں میں درد۔ جوڑوں میں درد۔ سردی کے وقت درد۔ ہاتھ پاؤں کے درد اعصاب' متحرک درد' گٹھیا کے درد' بالائی اعضاء کے درد' دائیں بازو میں گٹھیاوات کا درد' کندھے میں' کندھے سے کہنی تک گٹھیاوات کا درد۔ ہتھیلیوں میں درد' انگلیوں میں درد' نچلے اعضاء میں درد۔ ریگن ہائے کا درد جو چلنے سے بڑھتا ہے۔ کولہے میں درد' چلتے وقت ران میں اور گھٹنے میں درد' ٹانگ کے اگلے حصہ میں درد۔ متواتر حرکت کرتے رہنے سے ہاتھ پاؤں میں درد۔ پیر اور تلوؤں میں جلن۔ پنڈلی میں اینٹھن کے ساتھ درد' انگلیوں میں' ہتھیلیوں میں اور بازو کے اگلے حصہ میں درد جو جگہ بدلتا ہے۔ پاؤں میں' ران میں' گھٹنے میں اور پنڈلی میں کھنچاؤ کے ساتھ درد' بغل سے چھوٹی انگلی تک عصبی درد' کولہے میں' ران میں' کولہے سے گھٹنے تک چلنے سے چبھن کے ساتھ درد۔ گھٹنے اور ٹانگ میں چبھن کے ساتھ درد۔ بالائی اعضاء میں' نچلے اعضاء میں' ران میں' ٹانگوں میں' ٹخنوں میں' پاؤں میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ہاتھوں پاؤں پر پسینہ' اعضاء میں تھکن' ہاتھ پاؤں' بالائی اعضا' نچلے اعضاء اور ٹانگوں میں بے قراری' اعضاء کی' جوڑوں کی اور کلائیوں کی اکڑن۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن' ہاتھ پاؤں کا استسقاء۔ ہاتھوں کا لرزہ' نچلے حصوں کا لرزہ' بالائی اعضاء کی پھڑکن' جھٹکے' رانوں میں جھٹکے آئیں۔ اعضاء کی کمزوری۔ بالائی اعضاء کی' ہاتھوں کی' نچلے اعضاء کی' رانوں کی' ٹانگوں کی' ٹخنوں کی اور پیروں کی کمزوری۔

گہری نیند آتی ہے۔ عشق و محبت کے خواب' فکر کے خواب' خوفناک خواب' قتل و غارت گری کے خواب' وحشت' خوشگوار خواب' شاندار خواب۔ رات کو نیند دیر میں آئے۔ بے چینی کے ساتھ' بعد دوپہر نیند کا غلبہ۔ آدھی رات سے پہلے بے خوابی' آدھی رات کے بعد بے خوابی۔ اس کے ساتھ نیند کا غلبہ' سو کر تازگی حاصل نہ ہو۔ جلدی جاگ اٹھے۔ بار بار جاگے۔

بخار میں صبح کو سردی لگتی ہے۔ دوپہر سے پہلے شام کو بستر میں' ٹھنڈی ہوا میں' رات کو بستر میں ٹھنڈک لگے' ٹھنڈک اندرونی سردی' سردی کی وجہ سے صبح کے وقت کانپ اٹھے۔ آدھی رات کے بعد 2 بجے دوپہر کو 1 بجے 2 بجے سردی لگے۔ گرم کمرے میں سردی گھٹ جاتی ہے۔

رات کو بخار آتا ہے' خشکی گرمی' گرمی میں تمتماہٹ اور پسینہ' کھانسنے پر بھی پسینہ آتا ہے۔ ذرا سی محنت

سے بُخار کے بعد حرکت کرنے پر اور رات کو بکثرت پسینہ آتا ہے۔ پسینے کے دوران میں تکلیف بڑھتی ہے۔ پسینے کے وقت کپڑے اتارنے سے پرہیز کرتا ہے۔

جلد میں جلن‘ جلد سرد‘ پھڑی آتی ہے۔ جلد پر بھورے داغ‘ سرخ داغ‘ زرد داغ‘ جلد خشک‘ پھنسیاں ابھرتی ہیں۔ چھالے‘ پھوڑے‘ جلن دار تر چھالے‘ داد۔ حرارت سے خارش تکلیف دہ پھنسیاں‘ کیل‘ باریک سفید کیل‘ ڈنک لگنے کے ساتھ پھنسیاں‘ پیپ والی دق کی پھنسیاں‘ چھپاکی‘ گانٹھیں‘ چھالے دار سرخبادہ۔ اس کے ساتھ ورم‘ کھجلانے سے تکلیف زیادہ ہو‘ جلد پر سرسراہٹ‘ جلد پر خارش‘ جلد پر چیونٹیاں رینگیں‘ کھجلانے کے بعد تکلیف بڑھے۔ جلد پر ورم اور جلن‘ زخم‘ جلن والے زخم‘ گہرے زخم ان سے زرد رطوبت نکلے۔ پھیلنے والے زخم زخموں میں ڈنک لگنے کا سا درد ہو۔

نیٹرم کاربونیکم NATRUM CARBONICUM

ہنی مین‘ ہیرنگ اور دوسرے اصحاب نے اس کے تجربے کئے ہیں۔ اس کے تجربے ان لوگوں پر ہوئے ہیں جو ترشی معدہ (ال پت) کے لئے کاربونیٹ آف سوڈا کھانے کے عادی رہے ہیں۔ مجھے بھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں نے نیٹرم کی بہت سی علامتوں کو درست پایا ہے۔

مندا گنی کے پرانے مریض جن کو ہر وقت ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ جو عموماً ترشی معدہ میں اور گنٹھیا وات میں مبتلا رہتے ہیں۔ 20 برس بعد مریض کندھے جھکا کر چلنے لگتا ہے۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈک برداشت نہیں ہوتی۔ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ ذرا سی ہوا لگتے ہی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ اسے زیادہ کپڑوں کی ضرورت رہتی ہے۔ معدے کی‘ گنٹھیا‘ گنٹھیا وات کی اور دیگر ساری تکلیفیں موسمی تبدیلیوں سے بڑھتی ہیں۔ ذرا سی آواز سے‘ دروازہ بند ہونے یا کھلنے کی آواز سے برہم ہو جاتا ہے۔ کانپنے لگتا ہے۔ عصبی جوش اور دھڑکن اور اس کے ساتھ شدید کمزوری‘ عصبی کمزوری اور طبیعت کا پریشان ہو جانا۔ ذرا سی ذہنی یا جسمانی محنت سے تکان آجاتی ہے۔ اندرونی اور بیرونی لرزہ۔ کاغذ کی کڑکڑاہٹ سے دھڑکن ہونے لگتی ہے‘ جوش آجاتا ہے اور طبیعت اداس ہو جاتی ہے۔ خاندان اور دوستوں سے بے پروائی۔ ہر انسان اور دوست واحباب میں مل بیٹھنے سے نفرت‘ رشتہ داروں سے‘ غیروں سے نفرت‘ اپنے اور دوسروں کے درمیان زبردست فرق سمجھتا ہے۔ بعض لوگوں سے سخت کدورت‘ باجہ بجتے سن کر خودکشی کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اداسی چھا جاتی ہے‘ رونے لگتا ہے۔ پیانو بجانے سے سخت کمزوری آتی ہے۔ حتیٰ کہ لیٹ جانا پڑتا ہے۔ باجے سے سخت اداسی آتی ہے جو بڑھتے بڑھتے مذہبی جنون کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ سوڈیم کے سارے مرکبوں کے بارے میں یہی بات صحیح ہے۔ خصوصیت سے نیٹرم کارب کے بارے میں۔ دروازہ بند ہونے سے‘ پستول کے فائر کی آواز سن کر تکلیف بڑھتی ہے۔ اس سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ عام تکلیف بڑھتی ہے۔ باجے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔

مریض سوڈا کا جتنا زیادہ استعمال کرتا ہے اپھارے کی تکلیف بھی اتنی ہی زیادہ بڑھتی ہے۔ ان کے کندھے جھک جاتے ہیں۔ ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار دودھ بھی ہضم نہیں ہوتا۔ اس سے ان کو کھٹے دست آنے لگتے ہیں۔ نشاستہ کی چیزیں کھانے سے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور پتلے دست آنے

لگتے ہیں۔ بدن گر جانے پر سرد پانی پینے سے بہت سی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔
پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب کی طرح بدبو آتی ہے۔ حالانکہ خوراک میں دودھ اور سبزیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ بدبو نائٹرک ایسڈ کی طرح تو نمایاں نہیں ہوتی مگر تاہم اس کے مشابہ ضرور ہوتی ہے۔
نیٹرم کارب کے زیر اثر انگلیوں کی ہڈیوں کے جوڑوں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سروں اور انگلیوں کے جوڑوں پر اسی قسم کے زخم نکلتے ہیں۔
جسم پر چھالے دار پھنسیاں دائروں کی شکل میں نکلتی ہیں چھکتے پڑتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ داد جیسے دانے بھی اس میں نکلتے ہیں۔ اعضاء تناسل کی داڑ کولہوں پر ران پر اور کمر پر روپے کے برابر چھکتے پڑ جاتے ہیں۔ چھوٹے چھکوں میں سفید رطوبت والے چھالے نکلتے ہیں۔ ان میں جلن و خارش ہوتی ہے۔ کھجلانے سے راحت ملتی ہے۔ پھنسی بھر جاتی ہے اس پر کھرنڈ آ جاتا ہے۔ اکثر وہاں پر زخم بن جاتا ہے۔ اب یہ زخم مندمل نہیں ہونے پاتا اور زخم تازہ رہتا ہے خون کی گردش کمزور زخموں میں پیپ آ جاتی ہے۔ پیروں اور جلد میں جلن ہوتی ہے۔ جلد پر کھرنڈ والی پھنسیاں۔ یہ پھنسی چھالا نہیں ہوتی۔ سرسراہٹ دانتوں سے کاٹنے کی طرح خارش والی جگہ بدلنے والی پھنسیاں سرد جلد بدن پر پسینہ آتا ہے۔
عصبی تھکان جسمانی تکان جسمانی اور ذہنی کمزوری اکاؤنٹس کا کام کرنے والوں میں جمع تفریق کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ ابھی کسی کتاب کا ایک ورق پڑھا ہے اور بھول جاتا ہے کہ کیا پڑھا تھا۔ اس کے بعد کند ذہنی آتی ہے۔ کوئی بھی دماغی کام کرنے کی نااہلیت آ جاتی ہے۔ کام کاج کی تفصیل سے بیمار بری طرح تھک جاتا ہے۔ اور اب اس کے ذہن میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔
گرمی سے بری طرح گھبراتا ہے۔ خصوصیت سے لو لگنے کے بعد سے لو لگنے کے برسوں بعد تک وہ گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ دھوپ میں چلتے وقت سایہ کا بخوبی انتظام کر کے چلتا ہے۔ ٹھنڈی اور اندھیری جگہ تلاش کرتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب لو لگی تھی تو اس کو اس کے اثر دور کرنے کے لئے مناسب دوائی نہیں ملی۔ اس دوائی کی علامتیں گرمی اور سردی دونوں سے ہی بڑھتی ہیں۔ مگر خصوصیت کے ساتھ دھوپ کی گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ نیٹرم کارب میں سردی سے سردرد کی تکلیف میں اضافہ نہیں ہوتا۔ دماغی کمزوری کے پرانے مریض جس میں کمزوری اور لرزہ بھی پایا جاتا ہے جسمانی تکلیفیں ٹھنڈک سے اور سردی کے موسم میں بڑھتی ہیں۔ اس کا جسم اتنا سرد رہتا ہے جیسے کہ اس میں خون ہی نہ ہو۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ وہ ان کو گرم کر ہی نہیں سکتا۔ پیر گھٹنے تک اور ہاتھ کہنیوں تک برف سے سرد۔ جسم اور ہاتھ پاؤں کی تکلیف سردی کے موسم میں اور سر کی تکلیف گرمی کے موسم میں بڑھتی ہے۔ درد کے وقت بدن کانپتا ہے اور پسینہ آتا ہے۔
حواس (گیان اندریوں) میں خلل پڑ جاتا ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ تیز روشنی سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا ہے۔
سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ ذرا ذرا سی آواز بہت بڑی آواز بن جاتی ہے۔ جیسے بادل ہی گرجتا ہو۔
معمولی کاغذ کی کھڑکھڑاہٹ ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے آبشار گر رہی ہو۔
ذائقہ پلٹ جاتا ہے۔ ذائقہ کی حس بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ خوش گوار چیزیں بھی ناگوار اور تکلیف دہ بن

جاتی ہیں۔ کبھی کبھی ذائقہ کی حس قطعامٹ جاتی ہے۔

سونگھنے کی قوت مٹ جاتی ہے۔ نزلے زکام کا بخار' اگر زکام بہہ رہا ہو تو اس میں ناک سے بکثرت گاڑھی زرد پیپ سی رطوبت آتی ہے۔ آنکھ اور رحم سے بھی اسی قسم کی رطوبت آتی ہے۔ چھالوں میں پتلی سفید رطوبت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ لیکوریا میں گاڑھی زرد اور رسی کی طرح لمبی ریشہ دار رطوبت گرتی ہے۔ سوزاک میں اسی قسم کی رطوبت آیا کرتی ہے۔ مثانہ سے گاڑھی زرد رسی جیسی لمبی اور پیپ سی مواد آتی ہے جو پیشاب کی نالی کو روک دیتی ہے۔

کان میں درد' جیسے کوئی تیز چیز بھالا' کوئی اور تیز دھار چیز چبھ رہی ہو' جبکہ ذہنی علامتیں' سردی سے کانپنا اور دوسری عام حالتیں بھی موجود ہوں۔

جسم سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے وہ عموماً بدبودار ہوتا ہے۔ نہایت تکلیف دہ زکام ہوتا ہے۔ سر پر ہمیشہ سردی کا اثر ہوتا ہے۔ پانی جیسی رطوبت تھوڑی دیر تک جاری رہتی ہے اس کے بعد گاڑھی زرد رطوبت بکثرت آنے لگتی ہے۔ زخم بن جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ آتے ہیں۔ رات کو منہ کھول کر سوتا ہے۔ ناک میں درد اور نکسیر کے ساتھ ناک سے خشک وزرد رنگ کے چھچھڑے نکلتے ہیں۔ ہر بار تازہ سردی لگنے کے بعد زکام ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس سے بدبو آنے لگتی ہے۔ ناک کی ہڈیاں متاثر ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کے اوپر' پیشانی میں اور ناک کی جڑ میں متواتر درد ہوتا رہتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد' جو موسم بدلنے سے' سرد گرمے میں' مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتا ہے اور ہر ایک طوفان کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ سخت بدبودار نزلہ' بیلغمی جھلیوں پر زخم ہو جاتے ہیں اور وہ گل جاتی ہیں۔

چہرہ پیلا اور اس کے ساتھ آنکھوں پر نیلا دائرہ' پیشانی پر زرد داغ' چہرہ پھولا ہوا' عام پھلاوٹ سوجن۔ ہاتھوں' پیروں اور چہرے پر سوجن آتی ہے اور دبانے سے وہاں نشان پڑ جاتا ہے۔ چکر دار ریشوں میں رطوبت آتی ہے۔ دل اور گردوں کی وہ حالت جس میں استسقاء کا رجحان پایا جائے۔ ملیریا کے پرانے مریض۔ بدن کا گوشت گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم چکنا سا ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں چربی آتی ہے۔

بغل' ران' تھوک پیدا کرنے والے غدود بڑھ جاتی ہیں اور ان میں سختی آتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ بوڑھوں کے بڑھے ہوئے پروسٹیٹ غدود میں مفید ہے۔ کن پیڑ کا پرانا ورم جو بڑی دیر سے جاری ہو اور نہایت دھیمی چال سے بڑھ رہا ہو۔ ٹانسلز بڑھ جانے کی پرانی تکلیف۔

منہ کے زخم' دودھ پلانے والی عورتوں کا منہ آ جاتا ہے۔ بچوں کا منہ پک جاتا ہے۔ منہ میں چھوٹے چھوٹے سفید داغ۔ خصوصیت کے ساتھ عصبی مزاج' جھریوں والے بچوں کے جو کسی قسم کے دودھ ہضم نہ کر سکیں اور جنہیں دودھ پینے سے دست آنے لگے ہوں۔ مگر اناج بخوبی ہضم کر سکتے ہیں۔ سوتے سوتے بچہ اچھلتا ہے' چیختا ہے' اچھلتا ہے اور ماں کو پکڑ لیتا ہے۔ عصبی مزاج بچہ۔ ایسا بچہ جس کا بدن سرد رہتا ہو اور بوریکس والے بچے کی طرح آسانی سے چونکتا ہو۔ نیٹرم کے بچوں کی عام کیفیت یہی ہے۔

گلے اور ناک کے بالائی حصہ میں جو حلق میں پہنچتا ہے کف جمع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر اس کی رنگت زرد ہوتی ہے مگر نیٹرم میور میں رطوبت کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ نیٹرم میور کا مریض سفید رنگ کی گاڑھی بلغم

بکثرت تھوکتا ہے۔

نیٹرم کارب کے مریض کو کھانا کھانے سے راحت ملتی ہے۔ بخار کی سردی میں بھی وہ کھانا کھاتا ہے اور کسی طرح بدن کو گرم کر لیتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد درد کم ہو جاتے ہیں۔ معدے میں زبردست کمزوری کا احساس اور درد جو اسے کھانے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اسے تڑکے پانچ بجے اور دوپہر کو گیارہ بجے بھوک لگتی ہے۔ نیٹرم کارب کی تکلیفیں عموماً تڑکے پانچ بجے بڑھتی ہیں۔ اسے تڑکے پانچ بجے اتنے زور سے بھوک لگتی ہے کہ وہ بستر چھوڑ کر اٹھ بیٹھتا ہے اور کھانا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس سے اس کی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً سر درد، بخار کی سردی اور دھڑکن کھانا کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔ (اگنیشیا، سیپیا اور سلفر)

حاملہ عورتوں کی عصبی بھوک، وہ رات کو سوتے سوتے جاگ جاتی ہے اور بسکٹ کھاتی ہے۔ اس کے بغیر وہ سو نہیں سکتی اس حالت کے لیے سورائنم مفید ہے۔

گھٹنوں کی اکڑن جس میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ درد ہوں، یہ درد کھانا کھانے سے کم ہوں۔ معدے میں دانتوں سے کاٹنے کا سا درد ہوتا ہے اور کمزوری کا احساس۔ گو بے حس، مرد میں تکلیف دہ ایستادگی اور جوش۔ دائمی نازک زبونی کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ بہت زیادہ جوش کے نتیجے۔ احتلام، سرعت انزال۔

بعد دوپہر پیاس لگتی ہے۔ نا ختم ہونے والی پیاس، بخار کی سردی اور گرمی کے درمیان میں پیاس۔ کھانا کھانے کے چند گھنٹے بعد ٹھنڈے پانی کی زبردست پیاس۔ دودھ سے سخت نفرت۔

انتڑیوں میں ہوا بھر جاتی ہے۔ دست آنے لگتے ہیں، پاخانہ زرد، نرم اور اس کے ساتھ سخت اینٹھن وحاجت، پاخانے میں نارنگی کے چھلکے جیسی جھلیاں آتی ہیں۔ دودھ پینے سے دست آتے ہیں۔ انتہائی تکلیف دہ قبض۔ سخت سدے۔ گہرے رنگ کے چھلکے اور چور چور ہو کر نکلنے والے سدے۔

نیٹرم کے بھی مریضوں میں پاخانے جانے کی حاجت مٹ جاتی ہے۔ پاخانہ نیچے اتارنے کی طاقت انتڑیوں میں نہیں رہتی۔ لمبے لمبے سخت سدے۔ انہیں خارج کرنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے۔

پیشاب کرنے اور سخت سدے خارج ہونے کے بعد پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔

بانجھ پن، عورت کی جسمانی حالت ہی ایسی ہو جاتی ہے کہ اسے حمل قرار نہیں پاتا۔ اس کا سوداوی مزاج ہوتا ہے۔ پیر گھٹنوں تک اور ہاتھ کہنیوں تک سرد ہوتے ہیں۔ سردی کے موسم میں جسم سرد، گرمی میں سرگرم۔ ہمیشہ تھکی ماندی۔ رحم کے پٹھے ڈھیلے ہوتے ہیں۔ لہذا مادہ تولید جو مباشرت میں خارج ہوتا ہے۔ رحم سے باہر نکل جاتا ہے اور نتیجہ بانجھ پن ہوتا ہے۔ رحم کے پٹھوں میں تشنج آنے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ یا خون کا لوتھڑا یا آنتوں کی زور کی آواز کے ساتھ رحم سے خارج ہوتی ہے۔ عصبی مزاج، بے قرار، جوشیلی، دبلی پتلی اور مند آگی کی مریض عورتیں، وہ ہسٹریا کی مریض نہیں ہوتیں۔ ماہواری وقت سے پہلے پہلے یا بعد میں آتی ہے۔ درد اعصاب، ذکاوت حس، ہوا اور مرطوب موسم برداشت نہیں ہوتا۔ ریڑھ نازک، ٹانگیں سن، زردی مائل سبز لیکوریا جس میں رطوبت بکثرت نکلتی ہے۔

لقوے کی حالتیں۔ آنکھ کے پردے کا تشنج، بھینگا پن، نگلنے میں مشکل۔ کھانا نگلنے کے لئے پانی زیادہ پینا پڑتا ہے۔ کیونکہ حلق مفلوج ہو جاتا ہے۔ انتڑیوں کا لقوہ جس کی وجہ سے پاخانہ نہ اترے۔ یا مینگنیوں کی طرح

پاخانہ اترتا ہے۔ بائیں پاؤں کا تلوہ اور سرسراہٹ۔

رات کو سیڑھیاں چڑھتے وقت اور بائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن ہوتی ہے۔ ریڑھ کی بہت سی تکلیفیں: گلہڑ، گردن کی اکڑن چلنے کے بعد سخت کمر درد، ہاتھ پاؤں میں متحرک درد۔ ہاتھ پاؤں میں جھٹکے، چلتے چلتے جھٹکے آتے ہیں۔ بچوں کے ٹخنے کمزور۔ ٹانگیں بھاری بھاری، حرکت کرنے پر گھٹنوں کی خلا میں درد۔ گھٹنے کے موڑ میں درد۔ ٹخنہ آسانی سے اپنی جگہ چھوڑ دے۔ چلتے وقت تلوؤں میں جلن۔ ایڑی کے چھالے کا زخم بن جاتا ہے۔ برف سے سرد پاؤں ناخنوں کی کمزوری، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سروں پر چھالے۔ جلد پر داغ اور دق کی گانٹھیں، جلد خشک و کٹی پھٹی۔ خارش اور چیونٹیاں چلنے کی سی سراسراہٹ۔

نیٹرم میوریاٹیکم *NATRUM MURIATICUM*

نمک ہماری خوراک کی سادہ ترین چیز ہے اور آسانی سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ یہ دوائی کے کام نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کی رائے ہے جو محض رگ وریشوں کے آپریشن کرتے ہیں مگر ہاں طبعی نمک کھانے سے جسم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

آپ کو ایسا شخص مل سکتا ہے جس میں نمک کی ساری علامتیں موجود ہوں اور وہ دنوں دن کمزور ہوتا جارہا ہو۔ وہ بڑی مقدار میں نمک کھاتا ہے مگر اسے ہضم نہیں کرسکتا۔ نمک پاخانے کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ جزو بدن نہیں بنتا۔ ایک ایسی حالت بھی دیکھنے میں آتی ہے جب جسم کو مناسب مقدار میں نمک نہیں ملتا۔ چونے کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔ بچوں کو اپنی خوراک سے ہی کافی نمک مل سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نمک یا چونا ایسی شکل میں دیا جائے کہ جسم اس کی مخالفت نہ کرے۔ مطلب انسان کے جسمانی ہنجر سے نہیں بلکہ بات خود نفس سے ہے۔ اس کے بعد بڈیوں میں نمک کی کمی جلد ہی غائب ہو جاتی ہے۔ ہم اپنی چھوٹی سی خوراک کے ذائقہ انسانی جسم کو وہ نمک نہیں دیتے جس کی اس کو ضرورت ہے۔ بلکہ ہم اس کی مدد سے اندرونی بیماری کو دور کرتے ہیں۔ ہم اندرونی جسم کی راہ راست پر لاتے ہیں۔ تب رگ وریشوں کو خوراک سے کافی نمک ملنے لگتا ہے۔ دوائی مریض کو مناسب شکل میں ہی ملنی چاہیے۔ ضرورت کے مطابق ہم اونچی سے اونچی طاقت استعمال کرسکتے ہیں۔ تاوقتیکہ آپ خفیہ بیماری کے مقام پر چوٹ کرسکیں۔

نیٹرم میور نہایت گہرائی تک پہنچ کر اور دیر تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اس کا انسانی جسم پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ جب مناسب پوٹینسی میں دی جائے تو یہ دیرینہ اور مستقل تبدیلیاں لاتا ہے۔

یہ بہت سی ایسی علامتیں پیش کرتا ہے جن کو دیکھ کر مریض کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ یہ نیٹرم میور کے مریض کے مانند ہے۔ تجربے کار اور کہنہ مشق معالج مریض کا چہرہ دیکھ کر بتا دیا کرتے ہیں کہ یہ مریض فلاں دوائی کا ہے جلد چمکدار ہوتی ہے چہرے کی رنگت موم سی پیلی جیسے چہرے پر چربی لیپ دی گئی ہے۔ ایک خاص قسم کی حیرت انگیز تھکان پائی جاتی ہے۔ بدن سوکھ جاتا ہے۔ کمزوری آتی ہے۔ عصبی تھکان اور عصبی جوش۔

بہت سی ذہنی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ذہنی اور جسمانی ہسٹریا۔ باری باری سے ہنستی اور روتی ہے۔ غیر

مناسب موقعوں پر بے اختیار ہنستا رہتا ہے۔ ہنسی کے ناقابلِ مزاحمت دورے اس کے بعد رونے بھی لگتا ہے۔
انتہائی اداسی' حسد' خواہ کسی خوشی کا کیسا ہی موقعہ ہو وہ خوش نہیں ہو سکتی۔ وہ جذبات سے نہایت جلدی متاثر ہوتی
ہے۔ رنج و غم سے نہایت آسانی سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ بلاوجہ غمگین' وہ ناخوشگوار واقعات گزشتہ کو یاد کر کے
دکھی ہوتی رہتی ہے۔ ہمدردی ظاہر کرنے سے' دلجوئی کرنے سے ذہنی حالت زیادہ بگڑتی ہے۔ اداسی بصورتی
صورت' کبھی کبھی غصہ بھی آجاتا ہے۔ وہ اکثر ہمدردی کی خواہاں ہوتی ہے اور جب اسے ہمدردی ملتی ہے تو وہ
پاگل ہو اٹھتی ہے۔ اس اداسی کے ساتھ سر درد بھی آتا ہے۔ وہ غضب میں آکر فرش پر ادھر ادھر چلتی ہے۔
زبردست نسیان' حساب کتاب نہ کر سکے۔ غور و فکر نہ کر سکے۔ بات کہتے کہتے بھول جاتی ہے۔ بات سنتے یا
پڑھتے پڑھتے سلسلہ بھول جاتی ہے۔ انتہائی ذہنی کمزوری۔

ناکامیِ عشق کے کرشمے' مثال کے طور پر کوئی نوجوان حسینہ کسی شادی شدہ مرد کے دامِ محبت میں گرفتار ہو
جاتی ہے اور اپنے دل و دماغ پر قابو نہیں پا سکتی' وہ اتنا تو سمجھتی ہے کہ میری یہ حرکت پراز بے وقوفی ہے مگر وہ پریم
کے بس ہو کر رات بھر جاگتی ہے۔ اس کی کسی نوجوان سے محبت ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے میں حماقت کر رہی
ہوں مگر بے بس ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیٹرم میور اس کے جذبات و خیالات کو بدل دے گا۔ وہ حیرت کے
ساتھ واقعات گزشتہ پر نظر ڈالتی ہے اور سوچتی ہے اوہ میں کتنی احمق تھی۔ یہ دوائی وہم اور باؤ گولہ کی مریض
لڑکیوں میں کام دیتی ہے۔

یہ دوائی ذہنی حالتوں میں کام کرتی ہے۔ جب اگنیشیا نے عارضی طور پر فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر اس سے
آرام مکمل نہیں ہوا ہو یعنی اگنیشیا کی پرانی حالت میں نیٹرم میور دینا چاہئے۔ اگر جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے
علامتیں اگنیشیا کی ہوں اور وہ اتنی گہرائی تک پہنچ کر کام نہ کر سکتا ہو تو پھر نیٹرم میور فوراً دینا چاہئے۔

روٹی سے' مرغن اشیاء سے اور بھاری چیزوں سے نفرت کرتا ہے۔

نیٹرم میور کے مریض کو جوش آنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ انتہائی جذباتی ہوتا ہے۔ نظام عصبی
(وات ناڑیوں) میں زبردست جوش آتا ہے۔ شور و غل سے' دروازہ بند ہونے کی آواز سے' گھنٹہ بجنے سے
پستول کی گولی چلنے سے اور باجے کی آواز سن کر علامتوں میں شدت آتی ہے۔

سوتے سوتے اعضاء میں چبھن کے ساتھ' بجلی کے جھٹکوں کی طرح اور تشنجی جھٹکوں کے ساتھ درد ہوتا
ہے۔ پھڑکن کے ساتھ اور گولی لگنے کی طرح کے درد' مریضہ تمام بیرونی تاثرات سے نہایت جلدی متاثر ہوتی
ہے۔ شدید جوش' جذبات میں زبردست طلاطم ہوتا ہے۔

تکلیفیں گرم کمرے میں از سر نو آتی ہیں اور گھر میں بڑھتی ہیں۔ مریضہ کھلی ہوا پسند کرتی ہے۔ ذہنی
تکلیفیں کھلی ہوا میں کم ہو جاتی ہیں۔ پسینہ آنے سے سردی آسانی سے لگ جاتی ہے مگر عموماً کھلی ہوا میں آرام
ملتا ہے۔ حالانکہ گرما جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کافی محنت کرنے سے طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ مگر کھلی ہوا میں
ہلکی سی ورزش کرنے سے آرام ملتا ہے۔

نیٹرم کارب اور نیٹرم میور میں نیٹرم خاندان کی دوسری دوائیوں کی طرح عام عصبی تناؤ پایا جاتا ہے۔ مگر
ان میں سے ایک سردی سے کانپتا رہتا ہے اور دوسرے کی طبیعت گرم ہوتی ہے۔

چہرہ مریضوں جیسا نظر آتا ہے۔ جلد چربی جیسی چکنی چمکدار پیلی زرد اکثر خون کی کمی بالوں کی جڑوں کے آس پاس کانوں اور گردن پر چھالے دار پھنسیوں کی کثرت' کیل' پتلے کھرنڈ والی پھنسیاں جن میں سخت خارش ہو۔ پانی سے رطوبت نکلے۔ یا اکثر خشک' کھرنڈ اتر جاتے ہیں اور چمکدار جلد نکل آتی ہے۔ کان کے چھید پر پپڑی جمتی ہے اور اتر جاتی ہے اور نیچے سے رطوبت چپکتی رہتی ہے۔ ہونٹوں پر' نتھنوں پر آلات تناسل پر مقعد پر رطوبت بھرے چھالے۔ پھنسیاں جن سے سفید پانی نکلا کرتا ہے' نکلتی ہیں اور مٹ جاتی ہیں۔ جلد پر زبردست خارش ہوتی ہے۔

جلد موم سی استسقاء والی بدن بری طرح سوکھتا ہے۔ جلد خشک جھریوں والی سکڑی ہوئی۔ بچہ بوڑھوں جیسا نظر آتا ہے۔ چہرے پر موٹی موٹی لکیریں ابھرتی ہیں جو تندرستی بحال ہونے پر مٹ جاتی ہیں۔ بدن اوپر سے نیچے کے رخ سوکھتا ہے۔ کندھے کی ہڈیاں ابھر آتی ہیں۔ گردن سوکھ جاتی ہے۔ مگر کولہے اور نچلے اعضاء نرم و گداز اور گول رہتے ہیں۔ لائیکو پوڈیم میں بھی بدن اوپر سے نیچے کے رخ سوکھتا ہے۔ دوائیوں کا رخ بھی اکثر ان میں امتیاز کراتا ہے۔

بلغمی جھلیوں سے پانی سی پتلی یا گاڑھی سفید مائل' جیسے انڈے کی سفیدی ہو' رطوبت آتی ہے۔ زکام میں پانی سی پتلی رطوبت نمایاں ہوتی ہے مگر جب جسمانی بناوٹ نیٹرم میور کی ہو تو پھر گاڑی سفید رطوبت آتی ہے۔ وہ صبح کے وقت گاڑھی سفید کف تھوکتا ہے۔ آنکھ سے گوند جیسی رطوبت آتی ہے۔ کان سے بھی گاڑھی' سفید' گوند جیسی رطوبت آتی ہے۔ لیکوریا کی رطوبت بھی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے۔ جب سوزاک دیر تک جاری رہا ہو اور قرحہ بن گیا ہو۔ پیشاب کرنے کے بعد مثانے کی نالی میں جلن۔

خوفناک سر درد' خوفناک درد جیسے سر پھٹ پڑے گا جیسے شکنجے میں کسا ہوا ہے۔ سر درد جیسے سر پگھلا جائے گا۔ سر درد جیسے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ چکن ہوتی ہے۔ دوپہر 11 بجے سے سر درد شروع ہوتا ہے اور دوپہر کے بعد 3 بجے تک شام تک جاری رہتا ہے۔ سر درد وقت مقررہ پر نمودار ہوتے ہیں۔ ہر روز ہر تیسرے روز یا چوتھے روز آتے ہیں۔ ملیریا کے علاقہ میں رہنے والوں کا سر درد' جو سونے سے گھٹے' مریض کو مجبوراً سونے کے لئے جانا پڑتا ہے اور مکمل خاموشی سے لیٹتا ہے۔ پسینہ آنے سے آرام ملتا ہے۔ سر درد جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ بکواس کرتا ہے اور مریض ٹھنڈا پانی بکثرت پیتا ہے۔ پسینہ آجانے پر آرام ملتا ہے۔ اکثر سر درد کے سوا باقی ساری علامتیں پسینہ آنے سے گھٹ جاتی ہے۔

سر درد کی ایک اور بھی قسم ہے۔ سر درد جتنا زیادہ ہوتا ہے پسینہ بھی اتنا ہی زیادہ آتا ہے۔ پسینہ آنے سے آرام نہیں ملتا۔ پیشانی سرد اور سرد پسینے سے تر ہو جاتی ہے۔ جب سر پر گرم کپڑا لپٹا ہوا ہو تو کھلی ہوا میں گھومنے سے آرام ملتا ہے۔

بینائی کی کمزوری کی وجہ سے سر درد جبکہ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے آنکھ سے جلدی کے ساتھ کام نہ لے سکے۔ سر درد جو شور و غل سے بڑھے۔

سر کے سارے پچھلے حصہ میں درد ہوتا ہے جو ریڑھ تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ علامت دماغی تکلیف کے بعد آتی ہے۔ مثلاً دماغی جھلیوں میں پانی آجانے کے بعد۔

ریڑھ کی شکایتیں: ریڑھ بہت نازک ہو جاتی ہے۔ دباؤ برداشت نہیں کر سکتی۔ ریڑھ کی ہڈیاں بہت نازک ہو جاتی ہیں اور ریڑھ کے ساتھ ساتھ ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ کھانسنے سے ریڑھ کا درد بڑھتا ہے۔ چلنے سے شدت آتی ہے۔ مگر کسی سخت چیز پر لیٹ جانے یا کمر پر سخت دباؤ ڈالنے سے آرام ملتا ہے۔ وہ تکیے کے سہارے بیٹھتا ہے یا کمر کو ہاتھ سے دبا کر بیٹھتا ہے۔ ماہواری کی تکلیف میں آپ عورت کو ریڑھ کے پیچھے کوئی سخت چیز رکھ کر لیٹے دیکھیں گے۔

عام عصبی لرزہ جس کی وجہ سے سارا بدن ہل اٹھتا ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ اعضاء میں لرزہ آتا ہے۔ رعشہ کی طرح اعضاء میں سکون و قرار نہیں آتا۔

معدے اور جگر کا نزدیکی تعلقات ہے۔ معدے میں اپھارہ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں جیسے گولہ آ پڑا ہے۔ جیسے کھانا بہت دیر میں ہضم ہوتا ہے کھانا کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ قے میں سفیدی مائل چکنی سی کف نکلتی ہے اور اس سے آرام ملتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کے لئے زبردست پیاس۔ اکثر پانی پینے سے راحت ملتی ہے۔ کبھی کبھی انتہ پیاس' جگر میں اپھارہ اس کے ساتھ چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں۔ انتڑیوں میں ہوا بھرتی جاتی ہے انتڑیوں کا فعل سست ہو جاتا ہے۔ پاخانہ بڑی مشکل سے اترتا ہے۔ سخت سدے۔ ٹھوس گول سدے' مثانے کا فعل بھی سست ہو جاتا ہے۔ بہت دیر تک انتظار کرتے رہنے کے بعد پیشاب اترتا ہے۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ بوند بوند آتا ہے۔ دھار میں زیادہ زور نہیں ہوتا۔ پیشاب کرنے کے بعد یہ احساس باقی رہ جاتا ہے کہ ابھی اور پیشاب باقی ہے۔ اگر پاس کوئی موجود ہو تو پھر پیشاب نہیں اترتا۔ عام راستے پر پیشاب نہیں کر سکتا۔ ہر وقت حاجت رہتی ہے بار بار پیشاب کرنا پڑتا ہے۔

نیٹرم میور اور نیٹرم سلف کی مدد سے ہومیو پیتھک معالجوں نے پرانے دستوں اور پرانے فوری دستوں میں فائدہ پہنچایا ہے۔

تکلیف دہ حیض میں نیٹرم میور عورتوں کا بہترین مددگار ہے۔ اس میں ماہواری کی بہت طرح کی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ حیض کے بے قاعدگی بہت کم آتا ہے یا بہت زیادہ آتا ہے۔ وقت سے بہت پیچھے آتا ہے۔ یا بہت پہلے آتا ہے۔ ماہواری کی علامتوں کے سہارے اس کی خصوصیت قائم کرنا مشکل امر ہے۔ یہ کام صرف جسمانی حالت کے پیش نظر ہی ممکن ہے۔ آپ جسم کے ہر ایک فعل کا بغور معائنہ کریں اور تسلی کر لیں کہ ساری علامتیں موجود ہیں۔ ہر ایک رنگ کی جانچ کریں' صرف طبی طور پر ہی نہیں بلکہ علامتوں پر بھی توجہ دیں کیونکہ بیماری کے نتیجے آپ کو دوائی چننے کے کام میں مدد دیں گے۔

آپ یہ بات دھیان سے دیکھیں کہ دوائیاں کس تیزی کے ساتھ انسانی جسم پر اثر ڈالتی ہیں۔ ان میں سے بعض کا اثر بہت دیر تک جاری رہتا ہے اور بعض کا اثر بہت گہرائی تک پہنچتا ہے۔ نیٹرم میور بھی انہیں میں سے ہے۔ یہ اپنا کام بڑی دھیمی چال سے کرتا ہے۔ اس کا اثر بڑی دیر بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ ان تکلیفوں کے مشابہ ہے جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں اور جن کا فتور دیر تک جاری رہتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زود اثر نہیں ہے۔ تمام دوائیاں زود اثر ہیں مگر سب سستی سے کام نہیں کرتی۔ سست سے سست دوائی بھی حال کی بیماری میں کام کر سکتی ہے مگر کم عرصہ تک کام کرنے والی دوائی پرانی بیماری میں دیر تک کام نہیں کر سکتی۔ اب آپ

دوائیوں کے وقت مقررہ پر نمودار ہونے کی خاصیت لیں۔ بعض دوائیوں میں مسلسل بخار پائے جاتے ہیں اور بعض میں اترنے چڑھنے والے اور بعض میں باری کے بخار آتے ہیں۔ ایکونائٹ بیلاڈونا اور برائی اونیا تینوں کی رفتار الگ الگ ہے۔ان کی حرکتیں الگ ہیں۔ان کی رفتار بھی الگ الگ ہے۔ گریفائٹس سلفر اور نیٹرم میور میں بھی یہی بات ہے۔ کاربوویج میں قطعاً الگ بات ہے۔ اس کی ترقی الگ ہے۔ شاید کسی کو مسلسل بخار میں بیلاڈونا دینے میں اعتراض نہ ہو مگر اس کی شکایتیں نہایت تندی سے آتی ہیں اور اس کی خاصیت میں مسلسل بخار کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ ٹائیفائیڈ کے مشابہ نہیں ہے۔ بیلاڈونا اور ایکونائٹ میں ٹائیفائیڈ بخار نہیں ملتے۔ خواہ علامتیں موافق ہی کیوں نہ ہوں یاد رکھو کہ ہر ایک دوائی میں صرف علامتوں کا مجموعہ نہیں پایا جاتا بلکہ اس میں مریض کی خاصیت بھی پائی جاتی ہے۔ ٹائیفائیڈ کا مریض برائی اونیا کے اور رسٹاکس کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن بیلاڈونا سے کوئی مشابہت نہیں ہوتی۔ ہم انسان کے حکم کے پابند نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اپنے ماں باپ کے حکم کے پابند ہیں۔ اب ہم کافی بڑے ہیں۔ اور آزادانہ طور پر سوچ سمجھ سکتے ہیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔

نیٹرم میور بہت دیر تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اس کی علامتیں برسوں تک جاری رہتی ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ آنے والی دیر تک جاری رہنے والی اور گہرائی تک پہنچتی ہوئی علامتوں کے مشابہ ہے۔ انسان کو اس کے زیر اثر لانے کے لئے بہت کافی وقت کی ضرورت ہے۔ وہ بھی اس حالت میں جبکہ مریض کافی نازک مزاج ہو۔

بخار کی سردی صبح ساڑھے 10 بجے نمودار ہوتی ہے۔ ہر روز ہر تیسرے روز یا چوتھے روز ساڑھے 10 بجے بخار کی سردی آتی ہے۔ یہ سردی ہاتھ پاؤں سے شروع ہوتی ہے۔ان کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ سر میں ٹیکن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ چہرہ تمتمایا جاتا ہے۔ بکواس کرتا ہے۔ طرح طرح کی باتیں بناتا ہے۔ متواتر بکواس کرتا رہتا ہے۔ پاگلوں جیسی حرکتیں جب تک اجتماع خون کا عمل نہ ہو جائے یہ علامتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ سارے دورے میں سرد پانی کے لئے پیاس بخار کی سردی کے وقت گرمی سے راحت نہیں ملتی اور نہ ہی بہت سے کپڑے اوڑھنے سے آرام ملتا ہے۔ صرف سرد پانی پینا چاہتا ہے۔ قدرتی طور پر ہم یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ جو شخص موت سے ہم آغوش ہو رہا ہو وہ گرم چیزیں چاہتا ہے۔ مگر نیٹرم میور کا مریض انہیں برداشت نہیں کر سکتا۔ دانت بجتے ہیں بڑی بے قراری سے کروٹیں بدلتا ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی اور قے ہوتی ہے جیسا کہ اجتماع خون کی حالت میں ہوتی ہے۔ بخار میں گرمی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ آپ ہاتھ لگائیں تو ہاتھ تقریباً جل جاتا ہے۔ غنودگی آ جاتی ہے۔ پسینہ آنے سے راحت ملتی ہے۔

سارے بدن میں درد ہوتا ہے اور یہ درد پسینہ آنے سے کم ہو جاتا ہے۔ وقت پر سر درد مٹ جاتا ہے۔ سخت سردی بخار اور پسینہ اکثر یہ حملہ ہٹے کٹے مضبوط بدن والے لوگوں پر ہوتا ہے مگر عموماً خون کی کمی والوں اور ان لوگوں پر بھی ہوتا ہے جن کی صحت ملیریا کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے۔ جو ملیریا کی وجہ سے دبلے ہو گئے ہیں۔ ملیریا کے پرانے مریض شکایتیں اکثر کافی لمبا عرصہ نہیں لیا کرتیں۔ اس کا خاص استعمال ان مریضوں میں ہوتا ہے جو مدت تک ملیریا والی دلدلوں میں رہتے آئے ہیں۔ جو ملیریا سے پر کرہ ہوائی میں رہتے ہیں۔ ان کے بدن میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ اکثر جلودر کے مریض ہوتے ہیں جب ملیریا کے پرانے مریضوں کو

آرسینکم (سنکھیا) اور کونین کا استعمال کرایا گیا ہو۔ جب ایلوپیتھک معالجوں نے بخار توڑنے کے لئے طبعی شکل میں دوائیوں کا استعمال کرایا ہو مگر مریض کی حالت بدتر ہوتی گئی ہو اور جب بھی تکلیف نمودار ہوئی ہو وہ تقریباً اپنی اصل شکل میں ہی نمودار ہوتی ہو تو پھر عموماً باری کے بخاروں میں یا دورے کرنے والی بیماریوں میں طبعی دوائیاں کام نہیں کرتیں۔ مریض سے تعلق رکھنے والی دوائیاں محض بیماری کی نوعیت کو بدل دیں گی اور اس حد تک بدل دیں گی کہ وہ لاعلاج ہو جائیں گی مگر اس کے برخلاف اگر دوائی کا انتخاب مناسب ہو تو بالمثل (ہومیوپیتھک) دوائی باری کے بخار کو روک دے گی۔ اگر اس میں ناکامی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ مرض اس قدر پیچیدہ ہو گیا ہے کہ اب وہ لاعلاج ہے۔ سب سے پہلے معالج کو مرض سمجھنا چاہیے اور اس کے بعد اس کو ایسی ترتیب میں لانے کی کوشش کرنا چاہیے کہ مریض صحت یاب ہو جائے۔ ایسے معالج بہت کم ہیں جن کے ہاتھوں بخار کے مریض خراب نہ ہوں کیونکہ اکثر ساری علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں جبکہ مریض بالمثل دوائیاں کھاتا رہا۔ ان بالمثل دوائیوں کی ناکامی اس سرزمین پر بدترین ناکامی ہے۔

بخار کی سردیوں میں باقاعدگی لانے کے لئے نیٹرم میور کی خاصیت میں کافی بے قاعدگی پائی جاتی ہے جب یہ سردی بہتر ترتیب میں آ جائے تو پھر رک جاؤ۔ انتظار کرو۔ اب یا تو مریض تندرست ہو جائے گا اور یا پھر دوسری دوائی کی علامتیں واضح ہوں گی۔ ہومیوپیتھک معالجوں کے بگاڑے ہوئے کیسوں کو عموماً سیپیا کی مدد سے راہ راست پر لایا جا سکتا ہے۔ اگر سر میں اجتماع خون کی شکایت نمایاں ہو کمر درد ہو اور متلی کا غلبہ ہو تو پھر اپیکاک کام کرے گا۔ دوا بالمثل مل جانے کے بعد آرام مستقل ہوگا۔ بخار کی سردی واپس نہ آئے گی۔

نیٹرم میور نہ صرف یہ کہ بیماری کے بخاروں کے رجحان کو دور کر دیتا ہے بلکہ مریض کو بھی تندرست بنا دیتا ہے۔ سردی پکڑنے کے رجحان کو ہٹا دیتا ہے۔ وقت مقررہ پر علامتوں پر نمودار ہونے کی صلاحیت کو بھی مٹا دیتا ہے۔ تبدیلی یہی آتی ہے کہ رجحان بدل جاتا ہے۔ ہم سب یہ بات جانتے ہیں کہ ایک حملہ کسی دوسرے حملے کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ بخار کا ہر ایک دورہ پہلے دورے کی نسبت زیادہ تخریبی ہوتا ہے۔ مریض کو جو دوائیاں دی جاتی ہیں وہ اس میں بخار کے لئے موافقت پیدا کرتی ہیں۔ مگر ہومیوپیتھک دوائی اس رجحان کو دور کر دیتی ہے۔ علاج بالمثل (ہومیوپیتھک) انسانی جسم کو سدھارتا ہے اور مرض پر قابو پانا آسان بنا دیتا ہے۔ جب تک یہ رجحان مٹایا نہ جائے گا انسانی صحت دن بدن گرتی جائے گی۔ بدن اوپر سے نیچے کے رخ سوکھتا چلا جائے گا۔

جو بچے ملیریا والے علاقہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو سوکھیا مسان ہو جانے کا احتمال رہتا ہے۔ ان کو زبردست بھوک لگتی ہے۔ حیرت انگیز بھوک وہ بہت زیادہ کھاتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی سوکھتے چلے جاتے ہیں۔

حمل کی حالتیں چھاتیوں کے غدود زائل ہو جاتے ہیں۔ جسم کے اوپر کے حصے سوکھتے ہیں۔ بچے دانی میں انتہائی ڈھیل ہوتی ہے۔ لیکوریا کی رنگت پہلے سفید ہوتی ہے اور بعد میں سبز ہو جاتی ہے۔ ذرا سی ہوا لگتے ہی عورت کو زکام ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے وقت رحم کی دیواروں میں چھریاں داخل کی جا رہی ہیں۔ چبھن کے ساتھ درد تمام بلغمی جھلیوں کی خشکی۔ سارے بدن کی بلغمی جھلیاں خشک ہو جاتی ہیں۔ گلا خشک سرخ اور چھالوں

سے بھرا ہوا جیسے گلے میں مچھلی کا کانٹا گزر رہا ہے۔ خصوصاً نگلتے وقت پانی کی مدد سے ہی خوراک نگل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں خوراک کی نالی جیسے بند ہو گئی ہے۔

اکثر معالج گلے میں مچھلی کا کانٹا گزرنے کے احساس میں عموماً ہیپر دیا کرتے ہیں۔ یہ پرانا رواج ہے اور پرانی خصوصیت ہے۔ نائٹرک ایسڈ' آرجنٹم نیٹر' کیم ایلومنا اور نیٹرم میور میں بھی احساس پایا جاتا ہے۔ مگر سب میں اختلاف ہے۔ مثلاً:

ہیپر: ٹانسلز متورم ہو جاتے ہیں۔ سوج جاتے ہیں ان کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ حلق پک جاتا ہے۔ بخار آ جاتا ہے۔ مریض ذرا سی ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔ ہاتھ بستر سے باہر رہ جانے یا نکل جانے پر گلے میں درد ہونے لگتا ہے۔ رات کے وقت اس کو پسینہ آتا ہے مگر اس سے اس کو راحت نہیں ملتی۔ بیرونی تاثرات کو نہایت جلد قبول کرتا ہے۔ اسے ہر بات دس گنا بڑھ چڑھ کر محسوس ہوتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ: گلے میں زرد چھتے پڑ جاتے ہیں۔ کٹے پھٹے غیر ہموار زخم' یا متورم اور رنگت ارغوانی' پیشاب گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔

آرجنٹم نائٹرک: کھرکھری' بار بار کھانسے آواز کی نالیوں میں خراش' گلا متورم چھالوں سے بھرا ہوا' مریض ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈا پانی' ٹھنڈی ہوا خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ بچے دانی کے منہ پر زخم ہوئے ہوں اور ان کو کاسٹک سے جلایا گیا ہو۔

نیٹرم میور: بلغمی جھلیوں کی انتہائی خشکی جیسے وہ ٹوٹ جائیں گی۔ زخموں کے بغیر پرانی خشکی' انڈے کی سفیدی جیسی گاڑھی سفید رطوبت گلے سے بکثرت نکلے۔ اس کے ساتھ گلے کی بلغمی جھلیاں خشک' مذکورہ بالا رطوبت ان پر جمی ہوئی نہیں ہوتی۔ مریض انتہائی ذکی الحس' موسمی تبدیلیاں برداشت نہ کرے۔

ان میں سے ہر ایک دوائی کی ترتیب وار اپنی رفتار ہے۔ ہمیں بالترتیب خاصیتوں کی اہمیت بھی ذہن نشین کرنا چاہئے۔

نیٹرم میور پرانے استسقاء میں مفید ہے۔ خصوصاً گول ریشوں کی استسقاء میں بعض دفعہ تھیلیوں میں رطوبت آتی ہے۔ کسی نئی بیماری کے بعد دماغی استسقاء اس نے گردن توڑ بخار میں جہاں انتہائی عصبی کشیدگی ہو۔ سر کے پچھلے حصہ میں کھنچاؤ کی پرانی شکایت ہو اور سر میں آگے کی طرف جھکنے آنے کی پرانی شکایت میں فائدہ کیا ہے۔ یہ ان نئی بیماریوں میں مفید ہے۔ جن کی وجہ سے دماغی جھلیوں میں پانی آ جائے یا ریڑھ میں خراش ہو۔ اکثر جلودر میں بھی مفید ہے۔ مگر عموماً پیروں کی سوجن میں زیادہ مفید ہے۔ نئی سوجن جو لال بخار کے بعد نمودار ہوئی ہو۔ مریض نہایت ذکی الحس ہوتا ہے۔ سوتے سوتے چونکتا ہے۔ رات کو بڑبڑا کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ پیشاب میں چربی اور چھچھڑے آتے ہیں۔

ملیریا کے بعد جب استسقاء آیا ہو تو نیٹرم میور صحت لاتا ہے اور عموماً پرانی حالت سردی کی پھر لے آتا ہے۔ انسان کو صرف ایک ہی علاج کا علم ہے اوپر سے نیچے کو اندر سے باہر کو یعنی جب ترتیب پلٹ جائے۔ جب اس کے خلاف ہو تو وہ صرف عارضی آرام ملے گا۔ مکمل صحت حاصل نہ ہو گی۔

بعض دفعہ جلدی علامتیں نہایت اہم ہوتی ہیں۔ پرانی تکلیفوں میں جلد صاف گلاف نظر آتی ہے۔

علامتیں جھٹکے آنے سے یا لمبے لمبے قدم رکھنے سے بڑھتی ہیں۔ گرمی کے موسم میں صبح کے وقت کمزوری نمایاں ہوتی ہے۔ ہر وقت لیٹے رہنے کی خواہش' خون یا دیگر یہ بکثرت نکل جانے کے بعد آئی دیرینہ کمزوری بائیں کروٹ لیٹنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ ماہواری سے پہلے اور بعد میں طبیعت بگڑتی ہے۔ دوران حیض بعد دوپہر اور شام کو تکلیف بڑھتی ہے۔ کسی ایک انگ کی بے حسی' خون میں جوش' حیض اور پھاڑنے کی طرح کے درد جو بادل کی گرج کے وقت بڑھتا ہے۔ سارے بدن میں چبکن۔ خون لیکر جانے والی رگوں میں جیسے گولی چل رہی ہے۔ یہ مصدقہ علامت ہے۔ عموماً ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ خاص کر درد برداشت نہیں ہوتا (رات کو جب جاگتا ہو تو سارے بدن میں جھٹکے آتے ہیں۔ بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ بادل کی گرج کے وقت عموماً بھی علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ پٹھوں میں تناؤ، بادل کی گرج کے وقت لرزہ، پٹھے پھڑکتے ہیں مصبی اور لقوے کی کمزوری صبح کے وقت اور محنت سے بڑھتی ہے۔ بدن سے کھٹی بو آتی ہے (جیسا کہ ہیپر سلفر اور لائیکو پوڈیم میں ہوتا ہے۔)

ذرا ذرا سی بات پر غصہ آتا ہے۔ کڑھتے رہنے سے کئی طرح کی تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں۔ شام کو، بستر میں، آدھی رات سے پہلے، کھانے کے بعد، خوف کے ساتھ، بخار کے وقت، مستقبل کے متعلق، اپنی صحت کے بارے میں جاگنے پر فکر، بری خبر سننے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ دوستوں میں مل بیٹھنے سے نفرت، ذہنی یکسوئی مشکل ہو جاتی ہے۔ صبح کو، شام کو، کھانا کھانے کے بعد، دماغی محنت سے اور جاگنے پر کند ذہنی بڑھتی ہے۔ وہم، جادو، خوفزدہ، سمجھتا ہے میں مردوں کو دیکھ رہا ہوں۔ قیاس کرتا ہے۔ سوچتا ہے مجھے ہائپنا ٹائیز ہونے والا ہے۔ برابر کے کمروں میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنتا ہے۔ غیر مطمئن، پست ہمت اور آسانی سے اداس ہو جائے۔ پڑھتے وقت کند ذہنی، دماغی محنت سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ انتہائی جوشیلا، رات کو ڈر لگتا ہے۔ کسی بیماری کے آنے کا اندیشہ ستاتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ مبادا کچھ ہونے والا ہے۔ بدقسمتی کا اندیشہ، بری خبر سننے سے ڈرتا ہے۔ جاگنے پر ڈرتا ہے۔ نسیان ڈرپوک اور بے پرواہ۔ ہسٹیریا کی مریضہ، جلدی میں، وہ کام کرنے کی کسی کی پھرتی پر خوش نہیں ہوتا۔ اکثر دماغ میں خیالات کی بھرمار اور پھر فقدان، اس کا ذہن سست ہو جاتا ہے۔ بے خبر، ہر چیز سے بے نیاز حتیٰ کہ اپنے خاندان سے بھی بے پرواہ رہتا ہے۔ بتدریج بڑھتی ہوئی سستی۔ ذہنی اور دماغی کام سے خوف خاص کر صبح اور دوران حیض میں، زود رنج، ذرا سی بات پر ناراض ہو جائے۔ یادداشت کمزور، اکثر خوش طبع، انتہائی ذہنی تھکان شام کو اور رات کو بے چین اور فکرمند، شام کو غمگین احتلام کے بعد بخار کے دوروں میں اور باجے سے اداس، باجے سے، شور وغل سے اور گردوپیش کی باتوں سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ مریض نہایت سنجیدہ اور خاموش ہو جاتا ہے۔ خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ اور گھنٹوں تک اسی طرح خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ آسانی سے چونک اٹھتا ہے۔ ڈر جاتا ہے۔ شور وغل سے، سوتے ہی اور نیند کے دوران میں ڈرتا ہے۔ بے ہوشی کے دورے۔ اس کے دوست اس کو شکی مزاج سمجھتے ہیں۔ گفتگو سے نفرت، طبیعت بتدریج شرمیلی ہوتی چلی جاتی ہے۔ یوں ہی رونے لگتا ہے۔ دماغی کام کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔ جیسے ذہنی تعطل آ رہا ہے۔

صبح کے وقت سر میں چکر آئے۔ جو دماغی محنت سے، آرام سے بیٹھنے کے وقت اور چلنے پر بڑھتا ہے۔ گر

جانے کا رجحان۔

شام کو اجتماع خون، شام کو سر میں، پیشانی میں اور چاند پر گرمی، پسینہ آنے کے بعد تمتماہٹ، کھوپڑی پر تناؤ، سر پر سنہری رنگ کی پھنسیاں پیشانی کا اگزیما، ماتھا اور آنکھ کے اوپر کا حصہ جیسے بھرا ہوا ہے۔ یہ تکلیف صبح کے وقت محسوس ہوتی ہے۔ ذہنی محنت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سر میں بھاری پن، بال جھڑیں صبح کو، بعد دوپہر، شام کو اور رات کو سر میں درد ہوتا ہے جو بالوں کو باندھنے سے بڑھتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد سر درد بڑھتا ہے۔ درد کی شدت کی وجہ سے لیٹ جانا پڑتا ہے۔ یہ سر درد روشنی سے لیٹنے سے، حیض کے بعد اور پہلے شدت اختیار کرتا ہے۔ دماغی محنت سے، ٹھنڈا دودھ پینے سے، حرکت سے، سر گھمانے سے، شور و غل سے، لیٹ کر کھڑا ہونے پر، کمرے میں، کثرت مباشرت سے، سونے کے بعد، جھٹکے سے، آنکھ سے باریک کام لینے سے بادل کی گرج کے وقت، چلتے وقت، گرم کمرے میں سر درد بڑھتا ہے۔ کھلی ہوا میں اور دبانے سے گھٹتا ہے۔ وقت مقررہ پر چبھن کے درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں درد جو دماغی محنت سے، حرکت سے بڑھتا ہے، آنکھ کے اوپر اور گدی میں درد، سر کے پہلوؤں اور کنپٹیوں میں درد، صبح کو جاگنے پر چاند میں درد، چاند اور پیشانی میں درد، درد والی جگہ جیسے پھٹ پڑے گی۔ کنپٹیوں میں اور سر کے پہلوؤں میں کٹن کے ساتھ درد، سر اور مغز حرام میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ سر میں دباؤ اور چبھنی ترش تے، پیشانی کے اندر، باہر اور آنکھوں کے اوپر دباؤ۔ گدی میں اور گدی کے پہلوؤں پر دباؤ۔ کنپٹیوں میں دباؤ، چاند پر دباؤ جیسے وہ پھٹ پڑے گی۔ سر میں، ماتھے میں، اور سر کے پہلوؤں میں چبھن، سر اور ماتھے میں بے ہوشی لانے والا درد، سر میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ پیشانی پر پسینہ، سر میں، پیشانی میں، کنپٹیوں میں چاند پر چبھن سر میں جھٹکے، پھڑکن، سر ننگا کرنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔
آنکھ میں خشکی، کریم جیسی زرد رنگ کی کیچڑ نکلے۔ آنکھ کے پپوٹوں کا بھاری پن، آشوب چشم، خنازیری آشوب چشم، گٹر سے آنکھ کے پپوٹوں میں اور ان کے سروں پر جلن، چلتے چلتے آنسو نکلیں، آنکھ ہاتھ سے رگڑنی پڑے۔ پڑھتے وقت آنکھ میں درد ہو، کٹن اور جلن، چبھک لگتی ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئی۔ صرف ایک پتلی پھیلی ہوئی۔ پڑھتے وقت دائیں آنکھ کا پردہ کانپتا ہے۔ حیض کے دنوں میں آنکھ پر دباؤ۔ آنکھ میں درد جیسے ریت پڑا ہو۔ پڑھتے وقت دکھن ہوتی ہے۔ جیسے جلتی ہے۔ آنکھ میں چبھن، بینائی کی نازی کا لقوہ، ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ بھینگا پن، پپوٹے متورم، آنکھ کی رنگت زرد، آنکھ کے آگے گہرے رنگ آئیں۔ روشنی کا دائرہ نظر آئے۔ دور کی چیزیں صاف دکھائی نہ دیں۔ دھندلا پن۔ بینائی کا باریک کام کرنے سے بہت سی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ صبح 5 بجے آنکھ کے [illegible] بڑھتا ہے۔ صرف نزدیک کی چیز بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ آنکھ کے آگے شرارے ٹوٹنے لگیں۔

کان پر پھنسیاں، کان پر کریم سی زرد پپڑی آتی ہے۔ کان جیسے بھرا ہوا ہے۔ ایک کان میں گرمی اور سرخی، کان کی خارش، دائیں کان کی لو میں جلن اور خارش، ضرور کھجلانا پڑے حتی کہ وہاں سے خون نکلنے لگتا ہے۔ کان میں آوازیں آتی ہیں اور اس کے ساتھ چکر، بھنبھناہٹ، کان میں گھنٹیاں بجتی ہیں۔ گرج ہوتی

ہے۔ گونج ہوتی ہے۔ گانے کی آواز آتی ہے۔ سیٹی بجتے سنتا ہے۔ کان درد دائیں کان کے سوراخ میں ہلکا ہلکا درد۔ جلن، کان میں اور کان کے پیچھے چبھن، پھاڑنے کی طرح کا درد، تپکن، کان جیسے بند ہو گیا ہے۔ سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً آواز سننے کی، سننے کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ قطعاً زائل ہو جاتی ہے۔

بار بار زکام ہوتا ہے۔ جس میں ناک سے گاڑھی زرد پیپ سی رطوبت بہتی ہے ناک صاف کرے تو نکسیر آتی ہے ناک کی جڑ میں بھرے ہوئے ہونے کا احساس، ناک کف اور کھرنڈوں سے بھر جاتی ہے مگر عموماً رطوبت کم آتی ہے۔ صبح کو ناک میں سخت ناگوار بدبو، پرانا نزلہ، بائیں نتھنے میں کانٹا گڑنے کی طرح کا درد ہوتا ہے اور اس سے آنکھ میں آنسو آ جاتے ہیں۔ سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ بائیں نتھنے میں دکھن، بار بار ناک کریدتا رہتا ہے اور وہاں پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ ناک کی جڑ پر تناؤ۔

چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ نیلا سا، آنکھ کے ارد گرد دائرے، چہرہ خیالا، پیلا، سرخ داغ مگر بخار نہیں ہوتا۔ سرخ داغ پیلے پڑ جاتے ہیں۔ علی ہذا القیاس۔ چہرے پر زرد اور بھورے داغ منہ اور ناک کے آس پاس سفیدی، چہرے پر، ٹھوڑی پر، ہونٹوں پر، پیشانی پر، منہ کے آس پاس ناک کے اوپر نکلتی ہیں۔ پیشانی پر کیل نکلتے ہیں۔ چہرے پر پھنسیاں۔ شام کو گرمی لگتی ہے۔ چہرے اور ناک کی خارش۔

چہرے میں جلن کے ساتھ درد، عصبی درد، دائیں گال میں گولی لگنے کی طرح کا درد، دائیں نچلے جبڑے کے کونے میں دکھن، تیزہ لگنے کی طرح کا درد، دائیں نچلے جبڑے کے کونے میں دکھن، تیزہ لگنے کی طرح کا درد، دائیں نچلے جبڑے کے کونے میں دکھن، تیزہ لگنے کی طرح کا درد، چبھن، نچلے جبڑے کے غدود کا ورم۔

مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے۔ زبان پر زرد میل کی تہہ، جڑ میں زرد میل کی تہہ یا میلی سفید تہہ، منہ میں چھت پر سنہری زرد یا کریم سی زرد میل کی تہہ، منہ اور زبان خشک، رال۔ زبان پر جیسے بال رکھا ہے۔ اس کے بعد سارے منہ میں کانٹا گڑنے کی طرح کی بے حسی، بولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ زبان میں چبھن۔ جاگنے پر ذائقہ بھدا، تلخ، کسیلا، نمکین، کھٹا، منہ اور زبان پر چھالے۔

دانت کے ناسور، بچے سوتے سوتے دانت پیستے ہیں۔ دانت ہلتے ہیں۔ رات کو دانت درد، جو دباؤ اور بیرونی حرارت سے کم ہو جائے۔ جلن، دباؤ اور تپکن کے ساتھ۔

گلے میں اور ٹانسلز پر زرد میل کی تہہ، گلا خشک منہ میں کف بنے، حلق میں سخت، صاف اور سفید کف، حلق میں گاڑھی، زرد کف گرتی ہے۔ جوراتوں کو بڑھے۔ گلا صاف کرنے کے لیے بیٹھنا پڑتا ہے۔ گلے میں جیسے کوئی گولا اٹکا ہوا ہے۔ بار بار کھانستا اور تھوکتا ہے۔ بائیں ٹانسلز میں تپکن، حلق میں نزلے کی رطوبت بار بار گرنے سے خراش۔ منہ آ جانے میں اور گلے میں زخم ہو جانے کی حالت میں ٹھوس خوراک نگلنے کی نسبت پانی نگلنا آسان رہتا ہے۔

بھوک بڑھ جاتی ہے۔ بے پناہ بھوک یا بھوک مٹ جاتی ہے خوراک سے، گوشت سے، دودھ سے، روٹی سے، مکھن سے بے رغبتی، شراب بیئر، چٹپٹی چیزوں، انڈوں، مچھلی اور شربت کی رغبت، مرغن چیزیں کھانے اور دودھ پینے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ خالی پن جو کھانا کھانے سے بڑھتا ہے۔ کھانا

کھانے کے بعد خالی ڈکاریں آتی ہیں۔ ترش ڈکاریں آتی ہیں۔ منہ میں رال (لار)، کھانا کھانے کے بعد اپھارہ، صبح کو، شام کو، کھانسی کے دوران میں اور سر درد کے دوران میں متلی آتی ہے۔ کلیجے میں جلن، بھاری پن اور دباؤ، معدے میں گرمی، درد معدہ جو کھانا کھانے کے 2 گھنٹہ بعد بڑھے (پرنیام شول) کھانا کھانے کے بعد درد۔ اینٹھن، درد معدہ، ہر روز کئی کئی بار دورے ہوں اور اس کے ساتھ ترش پانی کی قے۔ دودھیا تیزاب بکثرت نکلے۔ معدے میں کترن کی طرح کا درد، کھانا کھانے کے بعد دباؤ۔ دکھن، چبھن، ڈکاریں۔ انتہائی پیاس، معدے کے زخم، ترش قے، زبان پر کریم جیسے رنگ کی میل کی تہہ۔ بدن سے کھٹاس کی بو آئے۔ کھانے پر قے، اس کے ساتھ درد۔ پت کی قے، تلخ قے، جھاگ دار قے اور اس کے ساتھ سر درد، دودھ پیتے بچوں کی ترش قے۔ باری کے بخاروں میں ترش، چکنی، ٹھوس قے، حاملہ کی قے، قے میں زرد سبز مواد نکلے۔

کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ، پاخانہ جانے کے بعد پیٹ میں خالی پن کا احساس، کھانا کھانے کے بعد ضدی اپھارہ، پیٹ جیسے بھرا ہوا ہے۔ گڑگڑاہٹ، سختی شکم، دوپہر بعد، رات کو، کھانا کھانے کے بعد پیٹ درد، پیٹ درد کے دورے۔ پاخانے سے پہلے درد، کوکھ میں درد، پیٹ میں جلن، پاخانہ سے پہلے اینٹھن۔ جو فوری حاجت پیدا کرے۔ چلتے چلتے پیٹ میں اینٹھن، پیٹ میں کٹن، کوکھ میں دباؤ۔ سارے پیٹ میں دکھن، پیٹ اور جگر میں چبھن، سختی جگر، گڑگڑاہٹ تناؤ۔

قبض، سخت سدے، مقعد کی بے حرکتی۔ ایک دن قبض، دوسرے دن دست، صبح کو، رات کو دست آئیں۔ اس کے ساتھ درد، کھانا کھانے کے بعد گرمی کے موسم میں دست آئیں۔ دست کے ساتھ ہوا خارج ہو۔ مقعد میں اپھار، ہوا بکثرت خارج ہو خود بخود پاخانہ نکل جائے۔ ہوا خارج کرتے وقت پاخانہ نکل جائے مقعد میں خارش اور دکھن جو بستر کی حرارت سے بڑھے۔ پاخانے کے بعد مقعد میں درد۔ پاخانے کے دوران میں اور بعد میں جلن، مقعد کا پر درد سکڑاؤ۔ پاخانے کے دوران میں کٹن، چلتے وقت مقعد میں چبھن، اینٹھن، جماع کے فوراً بعد مرد کو پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ ناکام اور غیر تسلی بخش حاجت، پاخانے سے پہلے مقعد میں کمزوری۔ خون ملا، چکنا پاخانہ، پاخانہ چور چور ہو کر نکلے۔ رنگت ہلکی بغیر پت کے پاخانہ۔ سبز پاخانہ، ٹھوس پاخانہ، چکنا پاخانہ، کھٹی بدبودار، پتلا زردی مائل بھورا پاخانہ، پانی سا پتلا دست۔ زردی مائل سبز پاخانہ۔ زردی مائل بھورا پاخانہ۔ پاخانے کے ساتھ کرم نکلیں۔

مثانے کا لقوہ، پیشاب کرنے سے پہلے مثانے میں دباؤ کے ساتھ درد۔ رات کو، جماع کے بعد مرد کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد، ہر وقت اور بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب کم آئے۔ بار بار، رات کو، پسینہ آنے کے دوران میں سوتے سوتے حاجت ہوتی ہے۔ خود بخود پیشاب نکل جاتا ہے۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد پیشاب اترتا ہے۔ پیشاب آنے سے کافی دیر پہلے تک زور لگاتا رہتا ہے۔ پیشاب کی غیر تسلی بخش حاجت۔ گردوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ پاخانے کے وقت پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔ پروسٹیٹ غدود بڑھ جاتے ہیں۔ پیشاب کرتے وقت مثانے کی نالی میں جلن، پاخانے کے بعد جلن و خارش، چربی ملا پیشاب جلن کے ساتھ آئے اس میں بادل تیرتے نظر آئیں۔ رنگت گہری، پیلی، رات اور سویرے زیادہ مقدار میں آئے۔ بدبودار، کم اترے۔ تلچھٹ میں کف آئے۔

شام کے وقت کمر میں کمزوری، جو احتلام کے بعد بڑھ جاتی ہے۔

ہاتھ پاؤں اور ٹانگیں سرد حیض کے دنوں میں اور دن کے وقت پاؤں برف کی طرح سرد، رات کو بستر میں جلن ہوتی ہے۔ لکھتے وقت بازو کے پٹھوں کا سکڑاؤ۔ پنڈلی کا تھ جس میں دھمن ہو اور ڈنک لگنے کا سا درد۔ پاؤں اور پنڈلی میں اینٹھن۔ ہاتھ پاؤں پر پھنسیاں، چھالے، کیل، انگلیوں کی گانٹھوں پر پھنسیاں۔ ٹخنے کا اکڑنا، ہاتھ پاؤں پر سرسراہٹ، ہاتھ پیروں میں گرمی۔ ہاتھ پاؤں اور ٹانگوں کا بھاری پن، ہاتھ پاؤں اور ٹخنوں کی خارش، اعضاء کی بے حسی۔ بالائی اعضاء، دایاں بازو، دایاں ہاتھ، دائیں ہاتھ کی انگلیاں۔ دائیں پاؤں کی انگلیاں بے حس ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں درد، جوڑوں اور کلائیوں میں گٹھیا اور گٹھیاوات کا درد۔ کندھوں خاص کر دائیں کندھے میں چھلنے والا درد۔ ٹانگ میں، پنڈلی میں، ٹخنے میں، ایڑھی میں، پنجے میں درد۔ پیر، گھٹنے اور ٹانگ میں کچلے جانے کی طرح کے درد۔ ہاتھوں اور تلوؤں میں جلن بائیں ہاتھ اور پہلی انگلی میں اینٹھن کے ساتھ درد۔ بازو میں، کلائی میں، ہاتھ میں، جوڑوں میں، بائیں کندھے میں، کولہے اور گھٹنے میں کھچاؤ کے ساتھ درد۔ کندھے میں دباؤ، کندھے میں، انگلیوں میں کولہے میں ران میں گھٹنے میں، تلوؤں میں، ایڑی میں چبھن، اعضاء میں جوڑوں میں، بالائی اعضاء میں، کندھے میں، کندھے سے کہنی تک، کہنی میں، انگلیوں میں، پیروں میں، کولہے میں، گھٹنے میں، پیر کے پنجے میں چیرنے کی طرح کے درد۔ پھیلا ڈالنے والے پٹھوں کا سکڑاؤ خصوصاً حیض کے بعد، جوڑوں کی اکڑن، انگلیوں کی سوجن، پیروں کی سوجن، ٹانگ کے پچھلے حصہ اور پنڈلی میں تناؤ۔ احتلام کے بعد گھٹنوں اور ہاتھوں کا لرزہ، پٹھوں کی پھڑکن، بالائی اعضاء، ہاتھوں، دائیں کلائی اور بائیں ٹخنے میں کمزوری، نچلے اعضاء رانوں اور ٹخنوں کی کمزوری بچوں کے ٹخنے کمزور (نیٹرم کارب) چلتے چلتے ٹانگیں یکا یک تھک جاتی ہیں۔

بہت گہری نیند آتی ہے۔ خواب بہت آتے ہیں۔ فکرمندی کے خواب عشق و محبت کے خواب۔ خواب میں مردے دکھائی دیتے ہیں۔ تکلیف خواب، پچھلے واقعات کے خواب۔ آگ کے خواب، خوفناک خواب۔ وحشت، خوشگوار خواب، دھندلے خواب، کرسی میں بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہے۔ نیند میں بے چینی، دن بھر کھانے کے بعد، خصوصاً دوپہر سے پہلے نیند کا غلبہ آدھی رات سے پہلے، آدھی رات کے بعد، خیالات کی بھرمار کی وجہ سے بے خوابی۔ نیند کا غلبہ مگر سو نہیں سکتا۔ سو کر تازگی نہیں ملتی۔ 12 بجے رات سے 3 بجے صبح تک جاگتا رہتا ہے۔ صبح 5 بجے جاگ اٹھتا ہے۔ بے چین، دیر میں جاگتا ہے۔

شام کو بستر میں اور کھلی ہوا میں سردی لگے۔ شام کو حیض کے دنوں میں اور کھانا کھانے کے بعد سردی لگے۔ سردی سے کانپتا ہے۔ جسم کے نصف حصہ میں سردی لگتی ہے۔ اندرونی سردی ہر روز دوپہر کو بخار، تمتماہٹ اور سر درد۔ مریض اتنی زیادہ گرمی محسوس کرتا ہے کہ سو نہیں سکتا۔ بخار اور سوتے سوتے پسینہ آئے۔ باری کے بخار اور ترش ٹھوس تے۔ دن میں پسینہ آتا ہے، صبح کو، بعد دوپہر اور رات کو پسینہ آتا ہے۔ فکرمندی کے ساتھ پسینہ صبح کو اور رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اس کے ساتھ زبردست عصبی تھکن، پسینے سے کھٹی بو آتی ہے۔ بچے کے بدن سے ترش بو آتی ہے۔

جلد میں دانت کاٹنے کا سا درد۔ جلن اور ٹھنڈک، جلد پر بھورے داغ، سرخ داغ، زرد داغ، یرقان، جلد

پیلی، جلد خشک خشک جلن دار پھنسیاں، چھالے، پھوڑے، کھرنڈ، چیپ والی پھنسیاں، چھپاکی کے دانے۔ چھالے، اگزیما جس سے شہد جیسی رطوبت نکلے سر خیادہ خراش کرنے والی رطوبت سرسراہٹ داغ چھکتے، جلد میں دانت سے کترنے کی طرح کے درد، جلد کے فعل کی سستی۔ خارش، دانت سے کاٹنے کی طرح درد، جلن جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ ڈنک لگنے کا سا درد کھجلانے سے آرام ملتا ہے۔ بستر کی حرارت سے بڑھتا ہے۔ جلد کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ جلد کی دکھن، جلد اور عضو، اوف کی سوجن، شوتھ زخم ہونے کی طرح کے درد۔ زخم جس میں دانت سے کاٹنے کا درد ہو، جلن کے ساتھ، چیونٹیاں رینگنے کا سا احساس، گہرے زخم، ان سے بدبودار زرد مواد نکلے۔ ناسور، بھگندر، سرخ داغ، ذکی الحس داغ، زخم میں ڈنک لگنے کا سا درد، پیپ دار زخم، متورم زخم، گندے زخم، میلی جلد، مسے۔

نیٹرم سلفیوریکم (NATRUM SULPHURICUM)

یہ ہماری ان دوائیوں میں سے ہے جو جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے بار ہا کام دیتی ہیں۔ اس کی علامتیں صبح کو، شام کو، رات کے وقت، خصوصیت کے ساتھ آدھی رات سے پہلے بڑھتی ہیں۔ بعض علامتیں ناشتہ کرنے کے بعد، دن میں، آدھی رات کے بعد بہتر ہو جاتی ہیں۔ پسینہ آنے کے وقت میں بہتری نہیں آتی۔ جب جب سوزاک کے علاج میں بے پروائی ہوتی ہو تو یہ خصوصاً مفید ہے۔ اس دوائی کی علامتیں اور حالتیں مرطوب موسم میں بگڑتی ہیں۔ یہ دوائی ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو ندی نالوں اور نہروں کے نزدیک رہتے ہیں اور دیر سے ملیریا کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ کونین کا بہترین مصلح ہے۔ عصبی اور صفراوی (دات اور پت پر کرتی) مزاج والوں کے لیے خاص کر مفید ہے۔ اس کا مریض رات کی ہوا قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ اسے نزلے زکام کی عام شکایت رہتی ہے اور رطوبتیں عموماً سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ شوتھ میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ چھونا اور دباؤ برداشت نہیں کرسکتا۔ ذہنی اور جسمانی طور پر نہایت نازک ہوتا ہے۔ درد قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ کئی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ مثلاً ہلکے ہلکے درد، تیز درد۔ کئی قسم کے درد حرکت سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

سارا بدن جیسے کچلا گیا ہو۔ کھلی ہوا کے لیے زبردست رغبت اور کھلی ہوا میں گھومنے پھرنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ گرم کمرے میں گھبرا جاتا ہے۔ حالانکہ اکثر سردی سے گھبراتا ہے اور گرم کپڑے اوڑھنا پسند کرتا ہے۔ اکثر جگہوں پر تناؤ پایا جاتا ہے۔ مثلاً سر میں، کان میں، پیٹ میں اور رگوں میں عموماً، بسنت اور گرمی کے موسم میں تکلیف بڑھتی ہے۔ عام جسمانی بے چینی و بے قراری۔ کمزوری اور لرزہ نمایاں طور پر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ اندرونی طور پر تپکن، اور دل کی دھڑکن بڑھی ہوئی۔ پٹھوں میں پھڑکن، سر اور ریڑھ کی چوٹ سے پیدا ہوئی شکایتیں۔ تمام علامتیں آرام کے وقت بڑھتی ہیں۔ سارے بدن میں کھنچاوات کی تکلیفیں، مجبوراً چت لیٹنا پڑتا ہے۔ سر کی چوٹ کی وجہ سے تشنج آجاتا ہے۔ جریان کی حالتیں اور اس کے ساتھ جلد اور مقعد کے بیرونی حصہ پر آدھی رات سے پہلے، بخار کے دوران میں، مستقبل کے بارے میں فکر فکر اور زندگی سے بے زاری۔ اس کے ساتھ خودکشی کا رجحان، اپنی زندگی بچانے کے لیے بہترین طور پر خود ضبطی سے کام لیتا ہے۔ ایک حاملہ

نے کئی بار پھندا بنا کر خودکشی کرنے کی کوشش کی مگر اس دوائی کے بعد بشاشت بدل گئی اور یہ رجحان پھر لوٹ کر نہ آیا۔ پاخانے کے بعد بشاشت آتی ہے۔ بابہ بچے سن کر وہ غمگین ہو جاتی ہے۔ صبح کو غمگین مگر ناشتہ کرنے کے بعد طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ صبح کو انتہائی چڑچڑاپن، زبردست غصہ اور اس کے بعد یرقان۔ میل جول سے نفرت۔ نہ خود بولنا پسند کرتی ہے اور نہ ہی یہ پسند کرتی ہے کہ کوئی دوسرا اسے بلائے۔ کند ذہنی اور جوش دماغی محنت کرنے سے بہت سی تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں۔ سر پر چوٹ لگنے سے آئی دماغی تکلیف ایک نوجوان کے سر کے پہلو پر گیند لگنے سے چوٹ آ گئی۔ وہ اس کے بعد نہایت غمگین ہو گیا۔ سر میں چکر آنے لگے اور اپنے کاروبار کی طرف سے توجہ ہٹ گئی۔ اس دوائی کے استعمال سے وہ ان تمام علامتوں سے قطعاً بری ہو گیا۔ بھیڑ بھاڑ سے ڈر، کوئی برائی ہونے کا اندیشہ، لوگوں سے ڈرتا ہے۔ نسیان، بھلکڑ، ڈرپوک ہسٹیریا کی مریضہ، بے پرواہ، اداس، کاہل، پاگل پن، ذکی الحس اور شکی مزاج، شوروغل سے، آواز سے اور سوتے سوئے چونکتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، اس کے ساتھ سر جیسے بھرا ہوا ہو اور سر میں گرمی، سر میں باہر کے رخ دباؤ اور اس کے ساتھ چبھن، وقت مقررہ پر آنے والے سر درد جن میں پت کی قے ہوتی ہے۔ درد کی بات سوچتے ہی وہ بڑھ جاتی ہے اور دبانے سے، کھلی ہوا میں گھومنے سے اور لیٹ جانے سے گھٹ جاتے ہیں۔ چلتے چلتے کنپٹیوں میں چبھن ہوتی ہے۔ چاند میں درد، جیسے وہ پھٹ جائے گی۔ چاند پر گرمی، صبح جاگنے پر درد سر شروع ہو جاتا ہے۔ دماغی محنت کرنے سے سر درد شروع ہونے لگتا ہے۔ جس کروٹ لیٹے محسوس ہوتا ہے جیسے دماغ بھی اسی طرف لڑھک گیا ہے۔ باری کے بخاروں کا سر درد۔ گدی میں سخت درد جو گردن تک ہو۔ سر پر چوٹ لگنے سے سر درد، کھوپڑی کی خارش، سرسراہٹ چاند کی تر داد جس سے بہت زیادہ رطوبت نکلے۔

چمک لگتی ہے۔ روشنی کی طرف دیکھنے سے سر کی علامتیں بڑھ جاتی ہیں۔ آنکھ سے آنسو آئیں۔ بینائی دھندلی، پیلی آنکھیں، بہت سے چھالوں کے ساتھ متورم آنکھیں۔ صبح و شام آنکھ میں جلن، آنکھ سے سبز کیچڑ نکلے۔ صبح کو آنکھیں چپک جاتی ہیں۔ گکرے، خنازیری آشوب چشم، پلکوں کی سرخی، سوجن اور جلن، آنکھ کے پپوٹے بھاری، جب آنکھ سے کام کرے تو آنکھ میں بھاری پن اور دباؤ صبح کو آنکھ میں خارش۔

شام کو کان میں چوں چوں کی آواز آتی ہے۔ بخار کی سردی اور بخار کے وقت بھی چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں آتی ہیں۔ کانوں میں پھڑ پھڑاہٹ، گھنٹیاں بجتی ہیں۔ کان میں باہر کے رخ دباؤ۔ کان درد جیسے اندر سے کوئی چیز باہر آ رہی ہو۔ کانوں میں چبھن کے ساتھ درد، جو گرم کمرے میں داخل ہونے سے اور ٹھنڈی ہوا سے اور مرطوب موسم میں بڑھتا ہے۔ کان درد، تکلیف دائیں حصہ میں زور پکڑتی ہے۔ دائیں کان میں شام کو گرمی دایاں کان بہتا ہے۔ دایاں کان جیسے بند ہو گیا ہے۔ کان سے پیپ سی بہے۔

نزلہ زکام، ناک سے زردی مائل سبز رطوبت نکلتی ہے۔ ماہواری سے پہلے اور دوران میں نکسیر آتی ہے۔ بعد دوپہر اور شام کو بھی نکسیر آتی ہے۔ ناک میں خشکی اور جلن، رات کو رطوبت سے ناک بند ہو جاتی ہے۔ حلق میں نمکین رطوبت گرتی ہے۔ چھینکیں اس کے ساتھ بہتا ہوا زکام اور انفلوئنزا، وبائی انفلوئنزا، ناک سے رطوبت کے گولے خارج ہوں۔

چہرے کی خارش اور اس کے ساتھ اگزیما، بخاروں جیسا چہرے اور زرد جلد، چہرے پر چھالے اور کیل،

نچلے ہونٹ پر اور منہ کے آس پاس چھالے۔ٹھوڑی پر کیل جس میں چھونے پر جلن ہوتی ہے۔
جریان کے مریضوں کے دانت ہلتے ہیں اور گرنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔دانت درد جو گرم چیزوں سے بڑھتا ہے اور ٹھنڈی چیزوں سے ٹھنڈی ہوا سے گھٹتا ہے مسوڑھے سرخ، زخمی اور جلن دار۔ مسوڑھوں پر چھالے ہو جاتے ہیں۔منہ ہمیشہ چکنا رہتا ہے۔منہ اور گلے میں بلغم بکثرت بنتا ہے۔ذائقہ تلخ زبان پر میلی سبزی مائل بھوری میل کی موٹی تہہ زبان اور منہ کی چھت پر چھالے۔ماہواری کے دنوں میں منہ کی چھت میں جلن،منہ میں بے حسی،رال۔
گلے کی پرانی سوزش اور اس کے ساتھ لیس دار سفید رطوبت بکثرت آتی ہے۔گلے میں خشکی کا احساس، خوراک نگلنے پر گلے میں درد، چلتے وقت گلے میں گھٹن کا احساس، اکثر گلہ میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔شام کو زبردست پیاس۔سرد پانی کی پیاس، بخار کی سردی میں بخار کے وقت پیاس، روٹی اور گوشت سے نفرت، میدے اور سوجی سے بنے کھانے کھانے سے جی متلائے۔شام کو کھانا کھانے کے بعد ہچکیاں آئیں۔ترش پانی کی ڈکاریں۔تلخ پانی کی ڈکاریں سبز پت کی قے اور درد۔معدے میں بھاری پن اور اپھارہ کا احساس۔ ناشتہ کرنے سے پہلے متلی آتی ہے۔ترش یا تلخ پانی کی قے۔ناشتہ کرنے کے بعد پیٹ میں چبھن،معدے کی انتہائی کمزوری اور ترشی معدہ،صرف سادہ ترین خوراک ہی ہضم کر سکتا ہے۔مندا گنی،اس دوائی نے ہضم اور جگر کی بہت سی خرابیاں دور کر دی ہیں۔مثلاً سوزش جگر، جگر کی دکھن، دائیں کروٹ لیٹنے سے جگر میں درد، بائیں کروٹ لیٹنے سے دائیں کوکھ میں کھنچاؤ کے ساتھ درد (مگنیشیا میور کارڈیم لیلیم) چلتے وقت جگر میں دکھن اور خارش، گہرا سانس لینے پر جگر میں تیز درد دماغی کام اور غصہ کے بعد جگر خراب ہو جاتا ہے۔جگر پت زیادہ بناتا ہے۔بدلی ہوئی لیس دار پت جو فوراً ہی پت پتھری بناتی ہے۔یہ جگر کو تندرست پت بنانے میں مدد دیتی ہے۔ جو پت پتھری کو قدرتی طور پر گلا دیتی ہے جبکہ بڑے لمبے وقفہ کے بعد ہومیو پیتھک خوراک میں دی گئی ہو۔اس نے پت پتھری کے درد کو دور کیا ہے۔اس نے پت پتھری کے مریضوں کو بارہا شفا بخشی ہے۔کمر پر کپڑا باندھنا برداشت نہیں ہوتا۔مندرجہ ذیل 3 مثالیں قابل غور ہیں۔
مثال نمبر 1: مریضہ شادی شدہ تھی اور بڑے بڑے بچوں کی ماں تھی۔عمر 38 سال، کئی سال سے سر درد کی مریضہ تھی۔سر درد کے ساتھ پت (صفرا) کی قے ہوتی تھی۔چہرے کی رنگت ارغوانی تھی۔گرمی سے سر درد گھٹ جاتا ہے۔درد دائیں آنکھ سے شروع ہوتا تھا اور ساری پیشانی پر پھیل جاتا تھا۔سر کے پچھلے حصہ میں کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا تھا۔کھوپڑی ہڈی سے درد شروع ہو کر دانتوں تک جاتا تھا۔دائیں طرف زور ہوتا تھا۔ سوداوی مزاج، آسانی سے چونک اٹھتا ہے شکی مزاج، انتہائی نزاکت، گزشتہ 3 ماہ سے پت پتھری کا درد بھی تھا۔پاؤں سرد تھے۔گزشتہ 16 برس سے حیض کے ساتھ سر درد ہوتا تھا۔حیض میں گاڑھا۔لوتھڑے دار اور گہرے رنگ کا خون صرف ایک دن آتا تھا۔اگر وہ بیمار ہوتی تو پاخانہ ہلکے رنگ کا اور اگر تندرست ہوتی تو پھر قدرے گہرے رنگ کا پاخانہ آتا تھا۔وہ اپنے خودکشی کے ارادے کو بڑی مشکل سے دبائے ہوئے تھی۔بارہا نبض کی رفتار سست ہو جاتی تھی۔ہر وقت متلی ماندی رہتی تھی۔پت پتھری کے لیے آپریشن بھی کرا چکی تھی۔ زبان کٹی پھٹی تھی۔نیٹرم سلف نے اس کی ساری تکلیفیں دور کر دیں۔اس سے پت پتھری بھی غائب ہو گئی۔

مثال نمبر 2: مریض سرگرم بیوپاری تھا۔ وزن 180 پونڈ تھا عمر 40 سال۔ پت کوش میں درد تھا۔ پت پتھری کا درد تھا۔ یہ درد مندا گنی کے بعد سے شروع ہوا تھا۔ مثانے میں ہلکا ہلکا درد رہتا تھا۔ درد کی وجہ سے کمرے میں ٹہلنا پڑتا تھا۔ کسی طرح بھی کل نہ پڑتی تھی۔ صرف ایک بار ہلکے رنگ کا پاخانہ آتا تھا۔ گردے میں پیڑو اور ٹانگوں میں درد ہوتا تھا۔ پیشاب میں بادل نظر آتے تھے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد چند بوند پیشاب آتا تھا۔ دائیں طرف، نچلی پسلی کے پیچھے ہلکا ہلکا بھاری پن کے ساتھ درد ہوتا تھا۔ متواتر درد ہوتا رہتا تھا۔ یہ درد دائیں پستان کے نشان تک پہنچتا تھا۔ سینہ میں چھری لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔ بارہ انگشتی آنت میں کھانا کھانے کے بعد درد ہوتا تھا۔ نیٹرم سلف نے اسے صحت بخشی، مریض اب تک مکمل صحت میں ہے۔

مثال نمبر 3: مریضہ تھی۔ عمر 64 سال، دست آتے تھے۔ پانی سے پتلے دست، اکثر کھریا مٹی جیسے سفید رنگ کے دست، جگر بڑھا ہوا تھا، پت کوش میں جیسے کسی نے مٹھی بھر رکھی ہے۔ پت پتھری میں درد، سرجن نے آپریشن کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پاخانے کے بعد کمزوری جیسے جان نکل جائے گی۔ ٹھنڈک کے دورے جھکنے سے، بیٹھنے سے، یا چلنے سے سر چکراتا تھا۔ دل کی تیز دھڑکن کے دورے۔ ذہنی اداسی، پیاس مفقود، درجہ حرارت معمول سے بھی کم رہتا تھا۔ پیٹ میں جھٹکا آنا برداشت نہ تھا۔ پیٹ میں اپھارہ اور گڑگڑاہٹ۔ گھٹنے تک ٹانگیں سرد، ہاتھ سرد، ڈکاریں آتی تھیں۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی تھی۔ موسمی تبدیلیوں سے نہایت جلدی متاثر ہوتا تھا۔ سوداوی مزاج طوفان سے پہلے بے خوابی، جگر میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، انتڑیاں سست، مندا گنی، ٹانگیں اور بازو بھاری۔ کمر سے نیچے ٹھنڈک لگے۔ دائیں کروٹ آرام سے نہ لیٹ سکتا تھا۔ پیشاب بکثرت آتا تھا۔ سخت بدبودار، رات کو نیند دیر سے آتی تھی۔ نیٹرم سلف نے اس کو مکمل صحت دی اور پت پتھری کی کوئی علامت باقی نہ رہی۔

پیٹ کی تکلیف ہوا خارج ہونے سے گھٹ جاتی ہے۔ پیٹ کا خالی پن ہوا خارج ہونے سے اور ڈکاریں آنے سے گھٹ جاتا ہے۔ پیٹ میں ہوا رک جانے سے اینٹھن اور کئی طرح کی درد ہوتی ہیں۔ ہوا رک جانے سے بڑی آنت میں درد اور اپھارہ۔ چھوٹی آنت میں درد۔ اس سے ان بہت سے مریضوں کو فائدہ پہنچا جن کی حالت ابتدائی اپنڈے سائٹس جیسی تھی۔ سارے کے سارے پیٹ میں درد اور نزاکت۔ پیٹ سے کمر تک ہلکا ہلکا درد۔ پیٹ میں جلن، پیٹ میں محسوس ہو جیسے دست آنے والے ہیں۔ ہوا خارج ہونے سے اور ڈکار آنے سے راحت ملتی ہے۔ دست جن کی وجہ سے فوراً پاخانے جانا پڑتا ہے مگر صرف ہوا خارج ہوتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں پیٹ درد۔ صبح کو ناشتے سے پہلے پیٹ میں اینٹھن، شام کو 4 سے 8 بجے تک پیٹ درد اور شام کو بھی پاخانے کی متواتر حاجت۔ پیٹ جیسے بھرا ہوا۔ گڑگڑاہٹ خواہ اس کے ساتھ دست ہو یا نہ ہو۔ اوپر چڑھنے والی دائیں آنت میں، دائیں کروٹ پر لیٹنے سے درد ہو۔ پت کا درد اور اس کے ساتھ پت کی قے۔ اس نے آتشک کے بہت سے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ اس نے پیٹ کے بڑھے ہوئے غدود کو آرام پہنچایا ہے۔ صبح سویرے بستر سے اٹھ کر زمین پر کھڑا ہوتے ہی دست آئے اور ہوا بکثرت خارج ہو۔ مرطوب موسم کے دست، دست جس میں ڈھیر کا ڈھیر پاخانہ ایک ساتھ آ پڑے۔ فضلہ بکثرت آتا ہے۔ سبزی مائل، چپکا دست، سخت بدبودار، چھچھڑے، خون ملے دست۔ پاخانے سے پہلے پیٹ میں اینٹھن، پاخانے کے

بسنت کے موسم میں پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ بغل میں سخت ورم اور ان میں پیپ آجائے۔
امریکہ میں یہ دوائی گردن توڑ بخار کی وبائی حالتوں کے لیے بہترین دوائی مانی گئی ہے جبکہ سر کے پچھلے حصہ میں اور گردن میں درد نمایاں ہو، جیسے کند دانتوں سے کاٹتا ہو اور جب کہ سر پیچھے کی طرف کھنچ جائے۔ شام کو آرام سے بیٹھا ہو تو کندھوں کے درمیان درد ہوتا ہے۔ جیسے بھالا گزرتا ہو۔ ریڑھ کی نزاکت۔ کمر کے نچلے حصہ اور عجزیہ ہڈی میں دکھن کے ساتھ درد۔ رات کو بستر میں پڑے پڑے کمر کے نچلے حصہ میں درد جس کی وجہ سے مریضہ کو مجبوراً دائیں کروٹ لیٹنا پڑے۔ صبح کو بستر چھوڑ دینے پر یہ درد مٹ جاتا ہے۔ پیشاب روکنے سے کمر کے نچلے حصہ میں درد۔ کپڑے اتارتے وقت کمر میں خارش۔ کمر کی عجزیہ ہڈی میں درد جس کی وجہ سے بائیں یا دائیں کروٹ نہ لیٹ سکے۔
ہاتھ پاؤں کا لرزہ، پھڑکن اور کمزوری۔ سوتے سوتے ہاتھ پاؤں میں پھڑکن ہو، جھٹکے آئیں۔ آرام کے وقت ہاتھ پاؤں میں درد ہو، مرطوب موسم میں ہاتھ پاؤں چلنے والا درد۔ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ، ہاتھ اور بازوؤں پر مسے۔ بخار کی سردی اور بخار کے وقت ہاتھ پاؤں میں درد جو حرکت کرنے یا چلنے سے بڑھتا ہے۔ نچلے اعضاء میں بالائی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔
ہاتھوں میں کمزوری۔ کوئی چیز ہاتھ میں پکڑنے سے درد ہوتا ہے۔ صبح کو جاگنے پر اور لکھتے وقت ہاتھ کانپتا ہے۔ ناخنوں کے آس پاس پیپ آنا اس دوائی کی اہم اور نمایاں علامت ہے۔ ہتھیلیاں پھٹی ہوئی ہیں۔ ان سے پانی جیسی رطوبت نکلے۔ اس نے ہتھیلیوں کی خارش کے بگڑے ہوئے کیس درست کیے ہیں۔ انگلیاں سخت اور متورم۔ پیروں یا ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں۔ ناخن کی جڑ کے ورم اور درد جو کھلی ہوا میں قدرے گھٹ جاتا ہے۔
انگلیوں کے سروں اور ناخنوں میں زخم ہو جاتے ہیں اور درد ہوتا ہے۔
حرکت کرنے پر دائیں کولہے کے جوڑ میں درد۔ بائیں کولہے میں چبھن، کولہے کا درد گھٹنے تک پھیل جاتا ہے۔ بائیں ٹانگ پر ورم۔ گٹھن پائے کا درد حرکت کرنے پر گھٹ جاتا ہے۔ بخار کی سردی اور بخار کے وقت نچلے اعضاء میں ہلکا ہلکا درد۔ جو چلتے وقت گھٹ جاتا ہے۔ رات کو بستر میں بے چینی، رانوں کے بیرونی حصہ پر زخم، گھٹنوں کی اکڑن، نچلے اعضاء کی کمزوری۔ گھٹنوں تک پیروں اور ٹانگ میں جلن۔ رات کو پیروں میں خشک گرمی کا احساس۔ پیروں کی سوجن، پیروں کے تلوؤں اور ایڑھیوں میں تیز درد۔
دوپہر سے پہلے پڑھتے پڑھتے اونگھ آنے لگتی ہے۔ خوفناک خواب۔ شام کے 6 بجے سے 9 بجے تک بخار کی سردی۔ اس کے ساتھ بخار اور پھر آدھی رات کے بعد 1 بجے تک خشک گرمی۔ پسینہ ندارد، ماہواری کے دنوں میں شام کو 4 سے 8 بجے تک سردی لگتی ہے۔ بدن برف کی طرح سرد اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بخار کی سردی جس میں سارا بدن کانپ اٹھے۔ رات کی ہوا سے شام کو سردی کے ساتھ بخار آجاتا ہے۔ آدھی رات کے بعد یا صبح میں پسینہ آتا ہے۔ بخار اور پت کی تے۔ اترنے چڑھنے والی اور باری کے بخار۔ باری کے پرانے بخاروں میں اس دوائی کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ہے۔
اگزیما جس سے پانی جیسی رطوبت نکلے۔ پانی سے بھرے ہوئے چھالے۔ زرد رنگ کے کھرنڈ جو

چھالے ابھرنے سے آ گئیں۔ یرقان (پانڈو) بچوں کی مقعد کی خراش۔ سارے بدن پر سے جیسے سرخ رنگ کے ابھار، سر پر اور آنکھوں کے اوپر گانٹھ دار سرخ پھنسیاں۔ پیشانی پر، چھاتی پر اور گردن پر بھی اسی طرح کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ کپڑے اتارتے وقت خارش۔

نائٹرک ایسڈ (NITRIC ACID)

انتہائی عام کمزوری۔ رد عمل کمزوری، بے حد ذکاوت حس، عصبی لرزہ۔ اس کی چند اہم اور رہنما خصوصیتیں ہیں۔ پرانی بیماریوں کے ستائے ہوئے مریض جن کی صحت تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ درد اور بیماری۔ ذہنی تکلیف نمایاں ہوتی ہے۔ آخر کار خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور بدن سوکھنے لگتا ہے۔ سردی برداشت نہیں ہوتی۔ ہر وقت سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ ٹھنڈک لگنے سے اور ٹھنڈی ہوا میں علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ خون کی نالیوں کی دیواریں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ سیاہ رنگ کا خون بڑی مقدار میں نکلتا ہے۔ ہڈیوں میں درد جیسے ان کے اوپر سے گوشت اتارا جا رہا ہے۔ متورم اعضاء میں، زخموں میں اور نظام عصبی میں جیسے پرچیاں اگی ہوئی ہیں۔ ہڈیوں کے غلاف کی۔ ہڈیوں کی اور نظام عصبی کی سوزش۔ آتشک کی وجہ سے ہڈیوں کے درد۔ ہڈیوں کے ناسور اور ہڈیوں کی بے قاعدہ نشو و نما۔ ان کے اوپر گانٹھیں ابھر آتی ہیں۔ خارجی راستوں کے کناروں سے خون ٹپکتا ہے اور وہاں سے بن جاتے ہیں۔ سردی کے موسم میں اور جب موسم سرد ہو رہا ہو تو پرانے زخموں کے نشان درد کرنے لگتے ہیں۔ درد جیسے وہاں پر پچی چبھ رہی ہے۔ آتشکی مریضوں کو پارہ کھلائے جانے کے بعد غدود کی سوزش۔ غدود میں دیر سے پیپ آئی ہوئی ہو۔ زخم مندمل نہ ہو رہا ہو اور مقامی درد۔ رطوبتیں تیکھی، خون ملی، بدن میں درد اور جلد پر خراش والا اثر پیدا کرتی ہے۔ اکثر گندی زرد مائل سبز رطوبت نکلتی ہے۔ پیپ آتی ہے۔ اندمال کا رجحان نہ ہو۔ یہ حالت اکثر اس وقت آتی ہے جبکہ مریض آتشک کا مریض ہو اور اسے پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو۔

سرطان کی نوعیت کے زخم اور پیپ وغیرہ کا پکاؤ جس سے خون ملی پانی والی بدبودار رطوبت نکلے اور مقامی درد۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ جن مریضوں کو نائٹرک ایسڈ کی ضرورت ہوتی ہے ان کو قبض کی نسبت دستوں کی شکایت نمایاں طور پر ہوتی ہے۔ اس نے ان لوگوں کی اکثر شکایتوں کو دور کیا ہے۔ جنہیں گاڑی میں سفر کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ سارے جسم کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ بیشتر تکلیفیں جھٹکا آنے اور شور و غل سے بڑھتی ہیں۔ حتیٰ کہ درد بھی شور و غل سے بڑھ جاتے ہیں۔ نائٹرک ایسڈ کے مریض اکثر نہایت نازک مزاج ہوتے ہیں اور اگر انہیں اونچی طاقت کی دوائیاں دی جائیں تو ان میں اس کی علامتیں بخوبی ظاہر ہوتی ہیں جگہ جگہ ناسور بن جاتے ہیں مثلاً آنکھ کے کونے میں، منہ کے کونے پر، مقعد پر، جلد پھٹ جاتی ہے اور ان سب میں پرچی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ آخر کار جلودر ہو جاتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ساتھ پاؤں پر استسقاء آ جاتی ہے۔ بدبو اس کے مریض کی اہم خاصیت ہے۔ اکثر سڑی ہوئی بدبو آتی ہے۔ پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بدبو آتی ہے۔ بدبودار لیکوریا۔ بدبودار نزلہ، بدبودار سانس، پیر میں بھی بدبودار پسینہ آتا ہے۔ بدن سے تیز بو آتی ہے کالے اور سانولے چہرے پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ

اکثر بار ہا کہا گیا ہے کہ کالے کلوٹے اور سانولے چہرے والوں کو اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ نائٹرک ایسڈ گندمی رنگ والوں کو اسی طرح فائدہ پہنچاتا ہے۔ جس طرح کہ کالے رنگ والوں کو۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ا مطابق ہوں۔

ذہنی تھکان، کسی خاص بات پر دماغی یکسوئیت کی کوشش خیالات کو منتشر کر دیتی ہے۔ ہر معاملے سے عام بے پروائی۔ زندگی سے اکتایا ہوا کسی بات سے بھی دلچسپی نہیں ہوتی۔ حیض آنے پر تکلیف بڑھتی ہے۔ شام کو اداسی بڑھتی ہے۔ اپنی خراب ہوئی صحت کے بارے میں فکر۔ اس کے ساتھ موت کا خواب۔ جاگتے رہنے کے بعد فکر، کڑھن، ناراضگی اور افسوس، اپنی ہی بھول پر غصہ آتا ہے۔ غصہ اور لرزہ، ضدی اگر اس کی بدنصیبی پر آپ اسے تسلی دلانا چاہیں تو وہ آپ کی بات نہ سنے گا۔ زندگی سے بیزار مگر موت سے ڈرتا ہے۔ جوشیلا، روتا ہے۔ صحت یاب ہونے سے پریشان، ناامیدی، یونہی چونک اٹھتا ہے۔ ڈرپوک، نیند آجاتے ہی خوف سے چونکتا ہے۔ سمجھ نہیں پاتا کہ کیا کہا گیا ہے۔ گاڑی میں سواری کے وقت ساری ذہنی علامتیں گھٹ جاتی ہیں۔

صبح کے وقت سر میں چکر آنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور مجبوراً لیٹ جانا پڑتا ہے۔

شدید سر درد جو سڑک پر گاڑی کی گڑگڑاہٹ سے بڑھتا ہے مگر عموماً صاف ستھری۔ دیہاتی سڑک پر گاڑی میں چلنے سے گھٹ بھی جاتا ہے۔ شور وغل اور جھٹکے سے درد بڑھتے ہیں۔ ایک کان سے دوسرے کان تک درد جیسے شکنجے میں کسا ہوا ہے۔ آتشک کی وجہ سے اکثر کھوپڑی کے جوڑ کے درد بھی اس دوائی سے دور ہو جاتے ہیں۔ درد، جیسے سر کس کر باندھ دیا گیا ہے۔ سر میں تکلیف دہ کھنچاؤ جو آنکھوں تک پہنچے اور اس کے ساتھ متلی۔ سر میں چبھن کے ساتھ درد۔ سر میں ہتھوڑے پڑنے کی طرح درد۔ صبح جاگنے پر سر درد، جو کھڑا ہو جانے کے بعد گھٹ جاتا ہے۔ جھٹکے سے، حرکت سے، شور وغل سے بڑھتا ہے اور گاڑی میں سواری کرنے سے گھٹتا ہے۔ اکثر حرارت سے سر درد کم ہو جاتا ہے اور ٹھنڈک سے بڑھ جاتا ہے۔ سر پر کپڑا لپیٹ لینے سے راحت ملتی ہے۔ سر درد جیسے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ کھوپڑی اور کھوپڑی کی جلد انتہائی ذکی الحس حتیٰ کہ بالوں میں کنگھی کرنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ سر پر ہیٹ رکھنا بھی گوارا نہیں ہوتا۔ بال بکثرت گرتے ہیں جیسا کہ آتشک میں ہوا کرتا ہے۔ کھوپڑی کی جلد پر پھنسیاں جن میں تیز مقامی درد جیسے پرچھی لگی ہوئی ہے۔ تر، خارش والی، اور بدبودار پھنسیاں، کھوپڑی کی ہڈیوں کے ناسور، ہڈیوں پر بے قاعدہ ابھار۔

آنکھوں کی رونق و چمک مٹ جاتی ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ایک کے دو دکھائی دینے لگتے ہیں۔ آشوب چشم اور آنکھ سے تیز آنسو گریں۔ انگوری پردے کے زخم اور ان میں کانٹا گڑنے کی طرح کے درد۔ تارے کا ورم اور ڈنک لگنے کی طرح کا سا درد۔ چبھن کے ساتھ درد جو رات کو، گرم کمرے سے ٹھنڈے کمرے میں یا ٹھنڈی ہوا میں جانے سے بڑھتا ہے۔ انگوری پردے پر داغ، سفیدی، انتہائی چمک، جلن، دباؤ، جیسے آنکھ میں ریت پڑا ہوا ہے۔ بھینگا پن، پپوٹے متورم، پپوٹے سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے۔ اوپر کے پپوٹے پر چھوٹے مسے، جن سے خون آسانی سے نکلتا ہو۔ اس کے ساتھ یہ احساس جیسے ان میں چھریاں گھری ہوئی ہیں۔

بہرہ پن، جو ریل گاڑی یا گھوڑا گاڑی میں سفر کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔ کان بہتا ہے۔ کان میں چٹکن۔

مرغن چیزوں، تیز چیزوں، مچھلی، چاک، چونے، مٹی وغیرہ چیزوں کے لیے رغبت، روٹی اور گوشت سے نفرت عموماً پیاس نہیں ہوتی۔

دودھ پینے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ کھانا معدے میں پہنچ کر ترش ہو جاتا ہے۔ ترش ڈکاریں اور ترش قے آتی ہے۔ مرغن چیزیں موافق نہیں آتیں۔ کھانا کھانے کے بعد متلی جو ادھر ادھر حرکت کرنے سے گاڑی میں سواری کرنے سے گھٹتی ہے۔ تلخ ترش قے۔ قے سے معدہ قطعاً خالی ہو جاتا ہے۔ معدے کے زخم، خوراک نگلنے پر معدے میں درد۔ معدے میں مقامی درد۔ سوزش، شکم، کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ، کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں کچے پن کا احساس۔

جگر کی سوزش، ضیائے دست، زبردست ضعف جگر، یانڈو کے ساتھ جگر درد، جگر میں چبھن کے ساتھ درد، تلی بڑھ جاتی ہے۔

پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ درد، چھوٹی آنت میں سخت درد، دکھن، نزاکت، جو حرکت سے بڑھتی ہے۔ آدھی رات کو پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ درد ہونے کی وجہ سے جاگ اٹھتا ہے۔ درد حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیٹ میں اپھارہ، انتہائی دکھن، غدود کی سوزش اور پیپ آجاتی ہے۔ چھوٹے اور کمزور بچوں کی اس ڈھیلی حالت کی وجہ سے اکثر فتق (ہرنیا، آنت اترنا) ہو جاتی ہے۔ ناٹرک ایسڈ نے اسے بار ہا دور کیا ہے۔ (لائکو پوڈیم، نکس وامیکا)۔

تباہ حال مریض جنہیں بار ہا دستوں کی شکایت ہوتی ہے یا قبض اور دست کی شکایت باری باری سے ہوتی ہے۔ اس حالت میں اس دوائی کی ضرورت اسی وقت ہوتی ہے جبکہ پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بدبو آتی ہے۔ چہرہ پیلا اور بیماروں جیسا ہو، گوشت پوست سوکھ رہا ہو۔ طاقت کم ہو رہی ہو، خارجی راستوں پر اپاڑ آیا ہوا ہو۔ اپاڑ اور خراش پیدا کرنے والی رطوبتیں جاری ہوں۔ پاخانہ خون ملا، اپاڑ پیدا کرنے والا، سڑا ہوا، ان پچ، سبز چکنا، ترش، اگر مریض دودھ پیتا ہو تو پھر پاخانے میں پھٹی پھٹی دہی ہی نکلے۔ سڑا ہوا سیاہ خون آئے۔ پیچش، موسم ٹھنڈا ہونے سے دست آنے لگیں۔ مقعد پر اپاڑ، جلن، ناسور، گھاؤ پھناؤ اور مسوں سے بھری ہوئی۔ پاخانے میں جھلیاں نکلیں۔ پاخانے کے ساتھ خالص خون بڑی مقدار میں آتا ہے۔ یہ جما ہوا تو نہیں ہاں سخت بدبودار ہوتا ہے۔ پاخانے کی ناکام حاجت محسوس کرتا ہے جیسے مقعد میں بھری ہوئی ہے اور وہ اسے خالی نہیں کر سکتا۔ قبض تکلیف دہ اور سخت سدے پاخانے سے پہلے کھنچاؤ، کٹن اور دباؤ۔ ہر وقت حاجت رہتی ہے۔ مگر پاخانہ نہیں آتا۔ (نکس وامیکا) پاخانے کے وقت اینٹھن، درد، مقعد کا تکلیف دہ سکڑاؤ، زور لگاتا ہے مگر ناکام، مقعد میں جیسے پرچیاں اڑی ہوئی ہوں۔ پاخانے کے بعد بھی حاجت قائم رہتی ہے۔ (مرک) تھکان، مقعد کی دکھن کٹن کے ساتھ درد، مقعد میں جلن و گولی لگنے کا سا درد۔ مقعد میں کھنچاؤ، انتہائی عصبی جوش، دھڑکن، مریضہ ایک بار پاخانے جانے کے بعد گھنٹوں تک بستر پر لیٹی رہتی ہے۔ مقعد میں جلن و خارش۔ مقعد پر ہر وقت تیز رطوبت آتی ہے۔

گاہے بگاہے مقعد سے خون آتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی یعنی کمر کی ہڈی میں درد، بھگندر، ناسور، تکلیف دہ کانچ، ناسور، بھگندر، مقعد کے مسوں، بواسیر، مقعد کے سرطان اور مقعد کے چھوٹے چھوٹے باریک مسوں کے لیے

یہ نہایت مفید دوائی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں اس سے مقعد کے نہایت باریک باریک ناسور سے بھی درست ہوئے ہیں جبکہ ان کو ذرا سا چھونے سے سخت درد ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ مریض ان کو چھوئے جانے سے چلا اٹھتا ہے۔ بواسیر کے وہ مسے جو انتہائی ذکی الحس اور نازک ہوں ذرا سا چھونا بھی برداشت نہ کریں۔ جن سے خون نکلتا ہو اندرونی یا بیرونی مسے اس کے ساتھ جلن اور مقامی درد جو پاخانے کے وقت پسینہ پسینہ ہو جائے۔ فکر مند ہو اٹھے اور اس کے سارے بدن میں چبھن ہوتی ہو۔ اس حالت میں یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ (پی اونیا اور سٹانی سگیریا) سے مقابلہ کرو مقعد پر بدبودار رطوبت آتی ہے۔

مرد کے عضو مخصوص میں ہر وقت جوش رہتا ہے خواہش نفسانی سے بڑھ جاتی ہے اور رات کو تکلیف دہ ایستادگی آتی ہے۔ رات کو تکلیف دہ تشنجی ایستادگی۔ مثانے کی نالی میں چبھن کے ساتھ درد۔ سوزاک میں خواہش نفسانی کا زبردست ابھار، یہ سوزاک میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے جبکہ رطوبت پتلی اور خون ملی ہوئی ہو۔ بعد میں جبکہ یہ رطوبت سبزی مائل یا زرد ہو گئی ہو۔ پیشاب کرنے پر جلن اور مقامی درد ہو۔ مثانے کی نالی متورم اور اس میں سخت دکھن ہو۔ اس نے سخت مسوں کو بھی دور کیا ہے جبکہ ان میں پرچی کی موجودگی کا احساس ہو۔ خون آسانی سے نکلتا ہو اور ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہ ہوتا ہو۔ اعضاء تناسل اور مقعد کے آس پاس سخت، بڑے بڑے چوڑے مسے۔ جس میں پیپ بھی ہو۔ پروسٹیٹ غدود کی سوزش اور اس کے ساتھ سوزاک، خصوصیت کے ساتھ اس وقت کام کرتا ہے جبکہ سردی لگنے سے یا زبردست انجکشن لگوانے سے رطوبت کا اخراج گھٹ گیا ہو۔ یہ پرانے قرحہ میں مفید ہے۔ جبکہ مثانے کی نالی میں چھونے سے یا پیشاب کرتے وقت پرچی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہو۔ مثانے کی نالی کی دیرینہ سوزش جس کی وجہ سے نالی سخت اور گانٹھ جیسی محسوس ہو جیسی رسہ ہو۔ (آرجنٹم نائٹریکم) مثانے کی نالی جگہ جگہ دکھتی ہے۔ اس کے ساتھ زخم، خون ملی پیپ آتی ہے اور پرچی کی موجودگی کا احساس۔ مثانے کی نالی میں سوزاک کے بعد خارش (پیٹرولیم) سپاری پر کیل چھالے۔ داد جیسے دانے اور کھرنڈ، سپاری یا اس کے پردے چھوٹے چھوٹے زخم، پھیلنے والے زخم۔ ان زخموں سے بھورے رنگ کا خون ملا بدبودار پانی سا نکلتا ہے۔ سڑاؤ والے زخم (آرسینکم اورم میوریاٹکم، کیلسیکم مرک کار) سپاری کی سوزش، زخموں کی وجہ سے بند ھن گل جاتا ہے۔ متورم اور زخمی حصوں میں پرچی کی موجودگی کا احساس اور خون ملا پانی نکلے۔ سپاری کا پردہ آگے سے پیچھے نہیں ہٹتا، آگے نہیں آتا اور زبردست سوزش، ایڑو کے بال گریں۔

عورت کو متواتر خارش، جلن اور خواہش نفسانی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکوریا اور حیض کے اخراج کی وجہ سے آس پاس کے اعضاء پر ابھار آتا ہے۔ ہر بار ذرا سی محنت کرنے سے بچے دانی سے خون آ جاتا ہے۔ (کلکیریا) حیض کے اخراج کا رنگ گہرا اور گاڑھا ہوتا ہے۔ ماہواری وقت سے بہت پہلے اور بکثرت آتی ہے۔ جیسے خون ملا پانی ہو، بچے دانی باہر نکل آتی ہے۔ ماہواری کے دنوں میں بہت سی اور سخت عصبی تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں۔ ابھارہ ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں کچلے جانے کی طرح کے درد۔ رانوں میں نیچے کے رخ درد۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں پرچی اٹکے رہنے کا احساس، دھڑکن، فکر، لرزہ، جسم کے کسی بھی حصہ میں عصبی درد، حیض کے بعد کچھڑی، پانی جیسی رطوبت کئی دن تک جاری رہتی ہے۔ یہ جن اعضاء پر گرے وہاں سخت ابھار

(خراش) پیدا ہوتا ہے۔ ہر وقت یا کسی کسی وقت لیکوریا کا اخراج جس میں پتلا، خون ملا اور اپاز (خراش) پیدا کرنے والا مواد نکلے۔ رحم میں اپاز ہوتا ہے اور پیپ دار مسہ بن جاتا ہے۔ ابھری ہوئی گانٹھیں۔ مثانے کے سوراخ پر باریک باریک سے جو انتہائی ذکی الحس ہوں۔ خارش ٹھنڈک سے بڑھتی ہے۔ اعضاء کٹ پھٹ جاتے ہیں ناسور بن جاتے ہیں اور وہاں سے خون آسانی سے نکلنے لگتا ہے۔

بہت سی تکلیفیں حیض کے دنوں میں اور حمل کے دنوں میں بڑھ جاتی ہیں۔ چھاتیوں میں گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ بھٹنی کٹ پھٹ جاتی ہے۔ نازک ہو جاتی ہے۔ اس میں ابھار ہوتا ہے اور برچھی کی موجودگی کا احساس۔ بچے دانی کی کمزوری اور عام کمزوری کی وجہ سے اسقاط حمل کا رجحان بچے دانی کی کمزوری کی وجہ سے بھی خون جاری ہو جاتا ہے۔

خراش گلو اور نرخرے کے زخم، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آتشک کے پرانے مریضوں کا ورم حنجرہ، چھاتی گھٹتی ہے کف تھوکنے سے یہ گھٹن کم ہو جاتی ہے۔ سانس جلدی جلدی لیتا ہے رک رک کر سانس لے۔

کھانسی کی تکلیف سردی میں خاص کر گرم کمرے میں اور بدن گرما جانے سے ہوتی ہے۔ خشک کھانسی، کھوں کھوں کر کے کھانستا ہے۔ کھانسی رات کو لیٹ جانے سے، آدھی رات سے پہلے بڑھتی ہے۔ سوتے ہوتے آ جاتی ہے۔ تپ دق کی کھانسی اور رات کو پسینہ آتا ہے کھانسی کے دورے اور ڈکاریں جیسا کہ کالی کھانسی میں ہوتا ہے۔ شدید کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ سخت قسم کی کھانسی جو بہت دیر تک جاری رہے۔ خشک کھانسی کے دورے۔ نرخرے میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی اٹھتی ہے۔ کف سبزی مائل، لیس دار یا پتلی، پانی جیسی، خون ملی یا گہرے رنگ کا جما ہوا خون، کھانسی میں نکلتا ہے۔ دن میں بلغم نکلے اور رات کو خشک کھانسی، دن میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے مگر کف نہیں نکلتا جگر اور پھیپھڑوں کے پرانے مریضوں اور تپ دق کے مریضوں کی کھانسی۔ کف تلخ، ترش یا نمکینی ہوتی ہے۔ بدبو دار حتیٰ کہ سڑی ہوئی۔ کھانسنے کی کوشش کرتے کرتے پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں چبھن۔ جیفائیڈ نمونیہ کی اس حالت میں کام کرتا ہے جبکہ چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہو۔ کف تھوکنے کی نااہلیت یا اگر تھوک سکے۔ تو کف کی رنگت بھوری اور خون ملی ہوتی ہے۔ پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بدبو آتی ہے۔ تپ دق رات کو پسینہ اور کف میں خون آتا ہے۔ جوش اور سیڑھیاں چڑھنے کی وجہ سے دھڑکن، نبض تیز، بے قاعدہ ہر چوتھی تڑپ غائب ہو جاتی ہے۔

گردن و بغل کے غدود پھول جاتے ہیں۔ گردن اکڑی ہوئی پست اور چھاتی میں چبھن، ریڑھ میں جگہ جگہ جلن، رات کو کمر درد جس کی وجہ سے مریض کو مجبوراً پیٹ کے بل لیٹنا پڑے۔ ریڑھ کے اندرونی حصہ کی دق کی وجہ سے کمر اور اعضاء میں تیز درد، کھانسنے سے کمر میں تیز درد ہو۔

اعضاء میں چلنے والا درد۔ بازو کے بالائی حصہ اور رانوں کا سوکھنا، اعضاء کی کمزوری، اعضاء کا شوتھ (استسقاء)، ناخن خستہ ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ اوپر کے انگوں میں گٹھیا وات کا درد۔ چبھن، ہاتھ پاؤں میں سردی کے موسم میں چبھن، بازو اور ہاتھ کی بے حسی۔ ہاتھ سرد، پسینہ بکثرت آتا ہے۔ ہاتھوں کی پشت پر گنی طرح کے بڑے بڑے مسے نمودار ہوں۔ انگلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کے سرے پر چھالا نمودار ہو جو پھوٹ کر زخم ہو جاتا ہے۔ ناخن ٹیڑھے ترچھے اور بد رنگ زرد رنگ کے ٹیڑھے ناخن۔ ناخنوں کے نیچے جیسی برچھی

موجود ہے۔ رات کو ٹانگ کی بڑی ہڈی میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ٹانگیں تھکی ہوئیں اور بوجھل ہوئیں، کولہے میں درد جیسے اس میں سوج آ گئی ہو۔ نظام عصبی کے سہارے سہارے چبھن کے ساتھ درد۔ جیسے وہاں پر کچھ موجود ہے ٹانگ کی بڑی ہڈی پر آتشک کی سخت گلٹھیں جس میں رات کو تکلیف ہو۔ پیر اور پیر کے نیچے پر ہوائیاں، پیر کے پنجے پر سڑاؤ والے زخم (گریفائیٹس) ٹانگ کی بڑی ہڈی میں انتہائی دکھن۔ پیر پر بدبودار پسینہ بکثرت آتا ہے۔

سوئے تو جھٹکے آتے ہیں (اگاریکس، آرجنٹم میٹالیکم، آرسینکم، نیٹرم میور) درد نیند میں بڑھتے ہیں۔

سوتے سوتے چونکتا ہے۔ سو کر تازگی حاصل نہیں ہوتی۔ بے خوابی، ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ بخاروں میں نہایت مفید دوائی ہے۔ بخار کے ہر درجہ میں پیاس کا غائب رہنا اس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد، بیاری کے پرانے بخار خصوصاً ان لوگوں کے جن کو غذا مناسب طور پر جزو بدن نہیں بنتی۔ رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ انتہائی تھکن، پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بدبو۔ جسم کے کسی نہ کسی حصہ سے گہرے رنگ کے خون کا اخراج اس حالت میں یہ دوائی بخوبی کام کرتی ہے۔

نکس موسکاٹا (NUX MOSCHATA)

یہ کوئی بہت بڑی دوائی نہیں ہے۔ اس کا دائرہ اثر کچھ زیادہ وسیع نہیں ہے۔ تاہم ضرورت کے وقت اکثر اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہمیں عموماً ان دوائیوں کے استعمال کی عادت ہو جاتی ہے۔ جو علامتوں کے لحاظ سے مالا مال ہیں اور بہت جگہ کام آتی ہیں۔

بوڑھی عورتیں ہسٹیریا کی مریضہ کو جائفل دیا کرتی ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس کے تجربوں نے اس کے استعمال کو حق بجانب قرار دیا ہے۔ ہسٹیریا کی تکلیف کو عارضی طور پر کام کرنے سے اس کا ضرور تعلق رہا ہوگا۔ پھل کی نسبت جائفل کی جڑ زیادہ تیز ہے اور اسی تناسب کے ساتھ اس میں ادویاتی خوبیاں بھی حقیقی ہیں۔

مریضہ بظاہر حواس باختہ ہوتی ہیں۔ حافظہ قطعاً خراب ہو جاتا ہے۔ وہ آزادانہ طور پر حرکتیں کرتی ہیں۔ یہ ذہن کی حیرت انگیز حالت ہے۔ وہ اپنی مرضی سے گھر کے سارے کام کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی اسے ٹوک دے تو پھر وہ یکایک بھول جاتی ہے کہ کیا کر رہی تھی۔ اسے یاد نہیں رہتا کہ وہ آج دن بھر اپنے بیٹے سے باتیں کرتی رہی ہے۔ اسے واقعات گزشتہ کی کوئی یاد نہیں رہتی۔ یہ عجیب و غریب ذہنی حالت عموماً ہسٹیریا کی مریضہ عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اکثر صحیح ذہنی حالت سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ بولتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ جاتی ہے اور اس کے باوجود اسے یہ علم ہوتا ہے کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے مگر اسے یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ وہ وقتی معاملوں پر نہایت سمجھداری اور سلیقے سے بات کرتی ہے مگر اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ کیا ہو چکا ہے وہ پیش گوئیاں کرتی ہے اور غیب دان کی طرح آئندہ کی باتیں کرتی ہیں۔ ذہنی حالت ہی اصل رہنما حالت ہے۔ کبھی کبھی اس کی تکلیف صبح کے وقت اور کبھی شام کو یا جاگنے پر بڑھتی ہے۔ وہ اپنے سارے فرض پورے کرتی ہے۔ مگر پھر بھی خود کو خواب میں سمجھتی ہے وہ بظاہر اپنے رشتہ داروں کو نہیں پہچانتی۔

نکس موسکاٹا کا مریض ہر وقت سونے کے لیے تیار رہتا ہے۔ اس کے نزدیک جاگتے رہنا انتہائی مشکل کام ہے۔ وہ موقعہ بے موقعہ، ہر موسم اور ہر حالت میں سو جاتا ہے۔ آنکھیں بھاری نظر آتی ہیں۔ وہ جاگتی نہیں رہ سکتی۔ گہری نیند آتی ہے حتیٰ کہ اکثر غشی تک آ جاتی ہے۔

ٹائیفائیڈ اور باری کے بخاروں کی غشی میں مفید ہے۔ جگاؤ تو اسے کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ متوحش، گھبرائی ہوئی، حواس باختہ سی۔ چاروں طرف دیکھتی ہے اور ارد گرد کھڑے لوگوں کو پہچاننے کی کوشش کرتی ہے۔ سمجھنا چاہتی ہے وہ کیا کر رہے ہیں یہ وہ حالت ہے۔ جس میں مریض بڑی دیر کے بعد سوال کا جواب دیتا ہے اور پھر گھبرایا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ مریض کا جواب صحیح بھی ہو سکتا ہے یا پھر وہ ایسا جواب دے گا جس کا آپ کے سوال سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ایسی حالت ٹائیفائیڈ میں بھی مفید ہے مگر جب شدید کمزوری ہو۔ مریض بستر میں پیروں کی طرف کھسکتا جا رہا ہو اور کانپتا ہو تو پھر مفید ہے مگر جب شدید کمزوری ہو۔ مریض بستر میں پیروں کی طرف کھسکتا جا رہا ہو اور کانپتا ہو تو پھر ایسڈ فاس ہی کام کرے گا۔ نکس موسکاٹا کے ٹائیفائیڈ کی عام تصویر سے اتنا تعلق نہیں ہے جتنا کہ فاسفورک ایسڈ کا تعلق ہے۔

نیند کا غلبہ اور گھبراہٹ دونوں باتیں مشترک رہتی ہیں اور جب یہ دونوں مشترک ہوں تو کسی دوائی کے لیے نہیں کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ حالت اوپیم سے ملتی جلتی ہے۔

غشی، بڑی دیر تک کھڑے رہنے کے بعد غشی آ جاتی ہے۔ اکثر عصبی مزاج عورتوں کو کھڑے ہو کر کپڑے پہنتے وقت ہی غشی آ جاتی ہے۔

مریض ہوا، ہوا کا جھونکا اور سردرد برداشت نہیں کر سکتا۔ سردرد ہوتا ہے جو سامنے کے رخ کی ہوا میں چلنے سے بڑھتا ہے۔ سرد موسم میں ایسی ہوا میں چلنے سے مریضہ حواس باختہ ہو کر گر لوٹتی ہے۔ اسے سامنے کی ہوا میں چلنے سے نیند آ جاتی ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے اور پیاس عدارد ہوتی ہے۔ (کبھی کبھی پیاس ہوتی ہے) مریض منہ میں پانی بھر لیتا ہے مگر اسے نگلنے کی خواہش نہیں ہوتی۔ نکس موسکاٹا کا مریض منہ کی خشکی کے احساس کو دور کرنے کے لیے منہ میں برف کا ٹھنڈا پانی یا رس بھرے پھل رکھتا ہے۔ اکثر خشکی کا احساس اس وقت بھی ہوتا ہے جبکہ منہ تر ہو۔

ہاتھ پاؤں میں بے حسی، سرسراہٹ، کانٹا گڑنے کا سا احساس لقوے جیسی کمزوری، لقوہ ہو جانے کا احتمال، ہسٹیریا کا عارضی لقوہ جو آئے اور چلا جائے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے اور منہ خشک خصوصاً ہسٹیریا کے مریضوں میں اور گھر سے باہر گھومنے پھرنے پر

ساری کمر درد برداشت نہیں کرتی۔ ریڑھ کی ہڈیاں ذکی الحس۔

دائمی اور پرانی قبض۔ بہت دیر تک پاخانے کی حاجت رہتی ہے اور اس کے بعد نرم پاخانہ آتا ہے۔ (ایلومنا، سورائنم، چائنا) پاخانہ مشکل سے اترتا ہی مگر نرم ہوتا ہے۔ مریض حیران ہوتا ہے کہ ایسے نرم پاخانے کے لیے اتنا زور کیوں لگانا پڑا۔

عورتوں کو بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ کثرت حیض جو دس پندرہ دن تک جاری رہتا ہے۔ خون جما ہوا، یا ہواری بار بار ہوتی ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتی ہے اور بے قاعدگی پائی جاتی ہے۔ پیٹ درد، اینٹھن کے

ساتھ درد جو ہاتھ پاؤں تک پہنچے، سردی لگنے سے، مرطوب ہوا میں گھومنے پھرنے سے اور مرطوب گھر میں رہنے سے انتہائی تکلیف دہ۔ قلت حیض۔ اس کے ساتھ منہ خشک اور پیاس مفقود، منہ کی خشکی کی وجہ سے راتوں جاگتی رہتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے زبان حلق سے جا لگی ہے۔

یہ دوائی خصوصیت کے ساتھ دبلی پتلی عورتوں کے لئے مفید ہے خصوصاً ان عورتوں کے لئے جن کا گوشت پوست سوکھ گیا ہے۔ چھاتیاں ڈھلکی ہوئیں۔ مجھے یاد ہے ایک 35 برس کی عورت کی چھاتیاں ڈھلک گئی تھیں حالانکہ پہلی خوب گول اور سخت تھیں۔ نکس موسکاٹا نے اس کی پرانی حالت کر دی۔

دوائی تو چھوٹی سی ہے مگر جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر کوئی دوسری دوائی اس کی جگہ نہیں لے سکتی۔

نکس وامیکا (Nux Vomica)

اس دوائی میں ہر جگہ ہمیں مریض میں بڑھی ہوئی ذکاوت ملے گی۔ یہ ذکاوت حس اس کی ساری علامتوں میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ چڑچڑاپن، آواز، روشنی، ہوا کی کم از کم آمدورفت اور گردوپیش کے حالات اسے قطعاً برداشت نہیں ہوتے۔ آراستہ مکانوں سے اس کی تکلیف بگڑ جاتی ہے۔ گوشت کھانے سے اس کی علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ فوراً طاقت دینے والی چیزوں، تیز تلخ اور رس والے پھلوں کے لئے رغبت۔ وہ ایسی چیزیں چاہتا ہے جو اس کو چست بنا دیں۔ دوائیوں کے اثر نہایت جلدی قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکس اتنے زیادہ مریض ملتے ہیں کیونکہ ایلوپیتھی والوں نے انہیں ضرورت سے زیادہ مقدار میں دوائیاں کھلائی ہیں۔ جب کوئی مریض کسی ایلوپیتھک ڈاکٹر کے زیر علاج رہنے کے بعد آپ کے پاس آئے۔ جب اسے غلط دوائیاں ملی ہوں۔ جب اسے طاقت بخش چیزیں تو عموماً قابل اعتبار علامتیں حاصل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ اسے پہلی دوائیوں کے اثر ختم کرنے کے لئے نکس وامیکا دیا جائے۔

یہ دوائی ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو چائے، قہوہ اور شراب وغیرہ بکثرت پیتے رہے ہیں۔ قہوہ پینے کے عادی لوگ بھی ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ اسے آواز برداشت نہیں ہوتی۔ ان کی علامتیں اڑ جاتی ہیں۔ مریض بذات خود اپنی علامتیں بخوبی نہیں بتا سکتا۔ نکس کے زیر اثر پہلے چند روز میں ایسے مریضوں کی حالت کافی سدھر جاتی ہے۔ اس سے ان کی اکثر علامتیں مٹ جاتی ہیں اور مریض ایسی حالت میں آ جاتا ہے جہاں آپ ایسی علامتیں حاصل کر سکتے ہیں جو قابل اعتبار ہوں۔

ذہنی علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مگر ان سب میں ذکاوت حس موجود رہتی ہے۔ چڑچڑاپن، تند مزاج، زود رنج، نہایت غیر مطمئن، گردوپیش کے حالات سے بے چین ہو جاتا ہے۔ چڑ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چیزیں توڑنے پھوڑنے لگتا ہے اور بددعائیں دیتا اکثر زبردست ترغیب دیکھی جاتی ہے۔ بیوی کے من میں یکا یک خیال آتا ہے کہ خاوند کو قتل کر دوں۔ بچے کو آگ میں پھینک دوں۔ اس ترغیب کے ساتھ زبردست غصہ طاری رہتا ہے۔ اس کی بات کی تردید نہیں کی جا سکتی، اس کی مخالفت نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس کے راستے میں کرسی آ جائے تو وہ اسے ٹھوکر مار کر الٹ دے گا۔ اگر کپڑے اتارتے وقت کوئی کپڑا بٹن میں پھنس جائے تو اسے اتنا غصہ آتا ہے

کہ وہ کپڑے پھاڑ ڈالتا ہے (نائٹرک ایسڈ کا مشابہ) ناقابل ضبط چڑچڑاپن۔ یہ ایک قسم کی کمزوری ہے اور اس کے ساتھ جسمانی کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ تحمل کی کمی، مثال کے طور پر ایک بیوپاری اپنی میز پر بیٹھے کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ اس کے سامنے چٹھیوں کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔ اس کی توجہ بے شمار معاملوں پر رہتی ہے۔ ہزاروں چھوٹی موٹی چیزیں اس کی پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس کی توجہ ہر وقت ایک سے دوسرے معاملہ پر جلدی جلدی بدلتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ عذاب میں پھنس جاتا ہے۔ اس کی پریشانی کا باعث بڑے معاملے نہیں بلکہ چھوٹی موٹی ہزاروں چیزیں ہوتی ہیں۔ اسے ساری باتوں اور تفصیل پر دھیان دینے کے لئے یادداشت پر بھاری زور دینا پڑتا ہے۔ وہ گھر جا کر بھی کاروبار کے مسئلوں پر ہی غور کرتا ہے۔ وہ راتوں جاگتا رہتا ہے۔ دماغ کاروباری معاملوں میں ہی الجھا رہتا ہے۔ دن کی باتیں ذہن پر غالب رہتی ہیں۔ اس طرح آخرکار دماغی کمزوری آجاتی ہے۔ جب تفصیل اس کے سامنے آتی ہے تو وہ برافروختہ ہو اٹھتا ہے اور دور رہنا چاہتا ہے۔ چیزیں پھاڑ ڈالتا ہے۔ بددعائیں دیتا ہے۔ گھر چلا جاتا ہے اور اپنا غصہ بچوں اور گھر والوں پر نکالتا ہے۔ بار بار سوتا ہے اور چونکتا ہے۔ صبح 3 بجے جاگ اٹھتا ہے۔ کاروباری تفکرات آگھیرتے ہیں اور پھر سونہیں پاتا۔ آخرکار سویرے نیند آجاتی ہے۔ وہ تھک کر سو جاتا ہے۔ جب جاگتا ہے تو تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ وہ دن چڑھے تک سوئے رہنا چاہتا ہے مگر تو بھی بشاشت نہیں آتی۔

اداس، غمگین، وہ ہر گھڑی محسوس کرتا ہے کہ میرے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ ارد گرد کی چیزوں کو جھٹکے دیتا ہے۔ پھاڑتا ہے۔ حسب منشاء کام کرنا چاہتا ہے۔ طرح طرح کی ترغیبوں کے زیر اثر وہ ایسی پاگل پن جیسی حرکتیں کرتا ہے۔ سامان کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ نیز مسلف کے زیر اثر وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم کے زیر اثر وہ بلندی سے کود کر جان دے دینا چاہتا ہے۔ مگر وہ اونچائی تک پہنچنے سے ہمیشہ کتراتا ہے۔

یہ مریض کھلی ہوا یا ہوا کا جھونکا برداشت نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ سردی لگتی ہے۔ زکام ہو جاتا ہے اور اس کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہے۔

جلد چھوا جاتا اور ہوا لگنا برداشت نہیں کرتی۔ طرح طرح کے درد ہوتے ہیں۔ ذرا سا جوش آنے سے پسینہ آجاتا ہے۔ دماغی کمزوری، ذہنی سستی، درد اعصاب، جب پاگل پن کا احتمال ہو اور تشنج آتے ہوں۔ کسی ایک جگہ یا سارے بدن کے پٹھوں کی اینٹھن، پٹھوں کی پھڑکن، کمزوری، لرزہ اور لقوے کی یہ کمزوری، پٹھوں اور نظام عصبی کے فعل کی گڑبڑ نمایاں طور پائی جاتی ہے۔

اس دوائی کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے زیر اثر فعل پلٹ جاتے ہیں اور متضاد سمت اختیار کرتے ہیں۔ اگر معدہ بیمار ہو تو نہایت آسانی کے ساتھ قے ہو جاتی ہے۔ مگر نکس کے زیر اثر ڈکاریں آتی ہیں۔ مریض زور لگاتا ہے، جیسے فعل غلط طریقے پر ہو رہا ہو یا جیسے معدہ پھٹ پڑے گا۔

یعنی معکوس فعل، ڈکاریں آئیں۔ گلا گھٹے، زور لگائے اور بہت دیر تک کوشش کرنے کے بعد آخرکار قے ہو جاتی ہے اور معدہ خالی ہو جاتا ہے یہی حالت مثانے میں پائی جاتی ہے۔ اسے پیشاب کرنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے۔ حاجت ہوتی ہے۔ اینٹھن ہوتی ہے۔ مثانہ بھرا ہوا ہوتا ہے اور بوند بوند پیشاب ٹپکتا رہتا ہے مگر جب وہ پیشاب کرنے کے لئے زور لگاتا ہے تو بوند بوند ٹپکنا بند ہو جاتا ہے۔ پاخانے کی بھی

یہی حالت ہے۔ بہت زور لگانے کے بعد صرف تھوڑا سا فضلہ خارج ہوتا ہے۔ دست کی شکایت میں اگر مریض بالکل بے حرکتی کے ساتھ پاخانہ میں بیٹھا رہے تو صرف ذرا سا فضلہ آئے گا۔ اس کے بعد اینٹھن ہوتی ہے اور مریض زور لگائے بغیر نہیں رہ سکتا اور جب مریض زور لگاتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ فضلہ نیچے اترنے کی بجائے اوپر چڑھ رہا ہے۔ جیسے پاخانہ واپس جا رہا ہے۔ یہ ایک طرح سے معدے کی طرف انتڑیوں کی غیر معمولی حرکت ہے۔ قبض میں مریض جتنا زور لگاتا پاخانہ اتنی ہی مشکل سے آتا ہے۔ دست اور پیچش میں زور لگانے سے کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی۔ راحت جب ملتی ہے جب ذرا سا پاخانہ نکل جاتا ہے۔ پیچش میں، مرک میں ہر وقت حاجت رہتی ہے۔ مرک کار میں اینٹھن اور اس کے ساتھ پیشاب کرنے کی زبردست خواہش، جسم کے مختلف قسم کے فعل کے قدرتی طریق کار بدل جانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دوائی میں تشنجی حالت پائی جاتی ہے۔ درد مقعد سے اوپر کی طرف چلتے ہیں۔ جلن ہوتی ہے۔

آنکھ، چہرے اور سر میں درد، عصبی نوعیت کے سر درد۔ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے سر درد، درد کی تیزی کی وجہ سے رونا آ جائے۔ غشی آ جائے۔ جلن ہوتی ہے۔ ڈنک لگنے کی طرح کا درد ہوتا ہے۔ سر چہرے اور ہاتھ پاؤں کے درد جس میں ڈنگ لگنے اور چیرنے کی طرح کے درد ہوں۔ خصوصیت سے کھنچاؤ کے ساتھ پٹھوں میں کھنچاؤ کا احساس، کمر میں کھنچاؤ کا احساس جیسے کوئی پٹھوں کو کھینچ رہا ہو اور پٹھوں میں تناؤ۔ پٹھوں میں درد جیسے کھنچاؤ ہو رہا ہے یا اینٹھن، کمر میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، گردن میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، مریض مجبور ہو کر سر کو پیچھے جھکا دیتا ہے۔۔ ریڑھ میں نیچے تک کھنچاؤ، کمر درد، بستر میں لیٹ جاتے ہی کمر درد (حاملہ) جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ (برائی اونیا، فاسفورس) جیسے ٹوٹ گئی ہے (کالی کارب) بستر چھوڑ دیتی ہے اور چلنے لگتی ہے۔ نظام عصبی کا ورم اور جلد میں انتہائی دکھن، گردوں اور جگر میں درد، درد میں اس قدر کھنچاؤ ہوتا ہے کہ مریض بستر میں کروٹ نہیں بدل سکتا۔ کروٹ لینے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ ہاتھ کی مدد سے کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ پہلو بدلتا ہے اور پھر لیٹتا ہے۔ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی اور کولہوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، پیچش کے سلسلے میں تکونیہ ہڈی اور کولہوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، پیچش کے سلسلے میں تکونیہ ہڈی میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ انتڑیوں میں چھید ہونے کی طرح درد ہر بار درد کے ساتھ پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے پیٹ کے سارے دردوں میں یہی خصوصیت پائی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد اس کی وجہ سے پنڈلیوں میں پیروں میں اور پیروں کے تلوؤں میں تشنج آتا ہے۔ پیٹ میں اینٹھن ہو کر پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی اینٹھن ہوتی ہے اور پھر پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ حیض درد کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے ساتھ پاخانے کی حاجت۔ بہت زور لگانے کے بعد بھی پاخانہ نہیں اترتا اور کئی بار پاخانہ جانے کے بعد تھوڑا سا پاخانہ اترتا ہے اور اس سے راحت ملتی ہے۔ یہ انتڑیوں کی الٹی حرکت ہے۔

مریض طاقت بخش چیزوں کے اثر نہایت جلدی قبول کرتا ہے۔ یہ مرد کو سنجیدہ بنانے کے لئے عام دوائی ہے۔ یہ شرابیوں کے بکواس میں بھی شرابی کو سنجیدہ بنا دیتی ہے۔ پرانے عیاش، جن کی صحت شراب بکثرت پینے سے کثرت جماع سے، پریشانیوں سے، تفکرات سے، اور کاروبار کے جوش سے تباہ ہو چکی ہے۔ وہ صرف آدھ ہی گھنٹہ کام کرتا ہے اور پھر جا کر شراب پیتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ایسا مرحلہ آ جاتا ہے جہاں اس کو شراب پینے کی

عادت ترک دینی پڑتی ہے۔ تب وہ گھر جا کر لیٹ جاتا ہے۔ وہ پاگل پن کے نزدیک پہنچ جاتا ہے۔ چڑچڑا، غصیل، تھکا ماندہ، پسینہ آتا ہے۔ ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ شور وغل اور روشنی برداشت نہیں کر سکتا۔ تباہ حال، اسے نکس وامیکا اور آرام ملنا چاہیے اور شراب پینا بند کرا دینا چاہیے۔

چائے، قہوہ اور طاقت بخش چیزوں کا کثرت سے استعمال کرنے والے رات دن جاگتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ خاتمہ نزدیک آجاتا ہے سارے نظام عصبی میں کشیدگی رہتی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ مجھے از جانا چاہیے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اب میں اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا۔ اس کے ہاتھ اور پٹھے کانپتے ہیں۔ نیند میں ہاتھ پاؤں میں جھٹکے آتے ہیں۔

فکرمند، اداس اور وہمی، تاثرات کو نہایت سرعت سے قبول کرتا ہے۔ تمام حواس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ کسی کو پڑھتے پڑھتے سننا یا کسی کو بات چیت کرتی سننا گوارا نہیں کرتا۔ چڑچڑا احتجاجی پسند، وہ ہر کسی کی حرکتوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی اس کی دل جوئی کرے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ وہ روز بروز کے کاروباری معاملوں سے گھبراتا ہے۔ آخر کار آگے لکھی حالت آجاتی ہے۔ وہ ہر کسی سے لڑتا ہے۔ برا بھلا کہتا ہے۔ بددعائیں دیتا ہے۔ حسد سے دوسروں کی بے عزتی کرتا ہے۔ فحش کلامی کرتا ہے۔ اس کے جلد ہی بعد وہ کراہتا ہے اور زور زور سے روتا ہے۔

جنسی طور پر تباہ حال کیونکہ وہ بکثرت مصروف رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب ناکارہ ہو گیا ہے۔ جنسی طور پر تھکا ماندہ، نامرد، ذہن میں نفسی جوش، مگر دخول کے نااہل، خودکشی پر آمادہ۔

نکس کے مریض، مندا گنی کے پرانے مریض ہوتے ہیں، دبلے پتلے، بھوکے، جھریاں پڑی ہوئیں۔ آگے کو جھکے ہوئے، گوشت سے نفرت، گوشت کھا کر وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ چٹپٹی، تیز، تلخ اور طاقت ور چیزوں کی رغبت، معدہ کمزور، کھانا کھانے کے بعد معدے میں درد، تنگی، ڈکاریں، معدہ اندر کو دھنس جائے۔ جھریاں پڑ جاتی ہیں اور گوشت سوکھنے لگتا ہے۔

بار بار زکام ہونے کا رجحان، زکام کا ناک، گلے، چھاتی اور کانوں پر اثر ہوتا ہے۔ ذرا سی اکساہٹ سے زکام ہو جاتا ہے۔ ذرا سی محنت سے پسینہ آجاتا ہے اور ذرا سی سردی لگتے ہی زکام ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ گرم کمرے میں ہو اور مزاج کا توازن کھو بیٹھے تو اسے زکام ہو جاتا ہے۔ سیپا کا زکام بھی گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ رات کو گھر میں ناک خوب اچھی طرح بند ہو جاتی ہے۔ جیسے ناکمل طور پر بند ہو گئی ہو۔ خصوصیت سے گھر کے باہر مگر گھر کے اندر بہتا ہے۔ دن میں ناک سے پتلا پانی سا بلغم نکلتا ہے۔ ہوا ذرا بھی برداشت نہیں ہوتی۔ ناک میں خراش ہو کر چھینکیں آتی ہیں۔ یہ خراش گلے اور سانس کی نالیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ کھانسی، ہوا کی نالیوں میں جلن، تمام بلغمی جھلیوں میں جوش و خروش، ناک میں بولتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے، گلے کے زخم، منہ آجاتا ہے۔ سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی، پریشان کرنے والی خشک کھانسی، جس میں چھاتی میں بھاری دکھن ہوتی ہے جیسا کہ برائی اونیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ سر جیسے پھٹ جائے گا۔ زکام کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہے۔ انفلوئنزا اور ہڈیوں میں درد، اپنے اوپر کپڑوں کا ڈھیر لگا لیتا ہے، صرف غیر معمولی طور پر گرمی ملنے سے ہی راحت ملتی ہے۔ اس کے باوجود بخار آنے سے پہلے زکام کی تکلیف گرم کمرے میں بڑھتی ہے مگر بخار آنے پر

اسے ضرور گرمی ملنی چاہیے۔ بستر کے کپڑوں میں بھی ہوا آنے سے اسے تکلیف بڑھتی ہے۔ کپڑا اتارنے سے درد اور کھانسی وغیرہ بڑھتی ہے۔

تیز بخار اور گرم پسینہ جیسے کہ اوپیم (مگر اوپیم میں گرم پسینہ آنے پر مریض کپڑے اتار دینا چاہتا ہے) جبکہ نکس کا مریض کپڑے اتارنا گوارا نہیں کرتا۔ بخار کی سردی اور بخار، گرمی و پسینہ ملا جلا رہتا ہے۔ بخار کی سردی میں انگلیاں اور ہاتھ سرد ہو جاتے ہیں۔ ان کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ سر سے پاؤں تک سردی۔ سردی ہاتھ پاؤں سے یا پشت سے شروع ہوتی ہے اور سارے جسم پر پھیل جاتی ہے۔ مریض کو بچولی کپڑا اوڑھ لینا پڑتا ہے۔ اس کے جلد ہی بعد ردعمل شروع ہوتا ہے یعنی گرمی آتی ہے اور پسینہ آتا ہے مگر وہ ہر مرحلے میں باحتیاط کپڑا اوڑھے رہتا ہے۔ پیاس اہم خوبی نہیں ہے۔ پیاس اکثر گرمی کے وقفہ میں ہی آتی ہے۔

بخار کی ساری حالتوں میں پانڈو کا رجحان، آنکھ کی سفیدی زرد پڑ جاتی ہے۔ جسم کی جلد نہایت زرد پڑ جاتی ہے۔ ملیریا بخاری کے پرانے بخاروں میں جسم زرد ہو جاتا ہے۔ پیٹ کی تکلیفوں اور پانڈو میں اس کا برائی اونیا سے گہرا تعلق ہے۔

نکس میں معدے کی گڑبڑ بھی پائی جاتی ہے۔ جگر کے فعل میں تعطل آ جاتا ہے۔ جگر میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ بواسیر کی رگوں میں بواسیر کے ساتھ تعطل، قبض، پیچش، مقعد کا لقوہ، معدے کی علامتیں پلسا ٹیلا کے مشابہ ہوتی ہیں۔ صبح بگڑتی ہے۔ صبح کے وقت پلسا ٹیلا کی طرح منہ گندا ہو جاتا ہے۔ معدے کی خرابی کے ساتھ سر میں احساس جیسے وہ پھٹ پڑے گا اور جیسے چاند پتھروں سے نکل جا رہی ہے۔

اس میں لقوہ کی بہت سی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ انتڑیاں جوش کی حالت میں ہوتی ہیں۔ پاخانہ مقعد میں پڑا رہ جاتا ہے اور اس کی کوئی اطلاع نہیں ملتی۔ مثانہ بھی اسی طرح مفلوج ہو جاتا ہے۔ یعنی مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے مگر اسے خارج نہیں کر سکتا۔ بوڑھوں کو پروسٹیٹ غدود بڑھ جانے سے یا سوزاک میں بوند بوند پیشاب ٹپکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کا لقوہ، چہرے کا، ایک بازو کا، ایک ہاتھ کا یا ایک رنگ کے پٹھوں کا لقوہ، چہرے کا لقوہ، خصوصیت سے نکس دور کر دیتا ہے۔ لقوے کی مقامی درد نہایت اہم ہیں۔

اکثر چہرے پر خون کی مصنوعی کثرت پائی جاتی ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا، چہرے پر جوش، سرخ چہرہ، انتہائی کمزوری، اور تھکان، اس کے ساتھ چڑچڑاپن اور ذہنی حالتیں، جب غور و فکر کا کوئی کام نہ ہو اور مکمل سکون سے ہو تو مریض بہتر نظر آتا ہے مگر کوئی کام کرنے کا خیال آتے ہی فوراً افسردگی آ جاتی ہے۔

پسینہ آنے سے سر درد ہوتا ہے۔ شراب پینے والوں کا سر دردات کو جاگنے والوں کا سر دردات کو گھر سے باہر رہنے والوں کا سر درد۔ سر درد میں مکمل طور سے خاموشی اختیار کرنے سے زیادہ سے زیادہ راحت ملتی ہے۔ سر درد جیسے چاند پر پتھر رکھے ہوں بیشتر علامتیں گرمی سے بہتر ہو جاتی ہیں مگر سر کی تکلیف گرمی سے بڑھتی ہے۔ پنیر کھانے سے کیل نکلتے ہیں۔

بدن کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ سخت تشنج، بدن کے سارے پٹھوں میں زبردست اینٹھن اس کے ساتھ چہرہ ارغوانی اور حرکتوں سے دم پھول جاتا ہے۔ اینٹھن کے وقت ہوش بھی رہتا ہے۔ اور یہ

ہوش بھی آجاتی ہے اسے اپنی ساری تکلیفوں اور خوفناک گھٹن کا علم رہتا ہے۔ ہوا کا ذرا جھونکا لگنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ پیروں میں سرابہٹ گلے کو چھونے سے ہی گلا گھٹنے لگتا ہے۔

بے رغبتی کے لئے یہ عام دوائی ہے۔ اس سے بھوک بڑھتی ہے مگر مریض کے لئے خطرناک کام کرتا ہے۔ ''گوشت'' ''معمولی خوراک پانی' تمباکو قہوہ شراب وغیرہ سے نفرت۔

خاص کر پیٹ' کٹس کے ساتھ درد جس میں مریض کو دوہرا ہو جانا پڑے۔ اس کے ساتھ زیادہ کھانے سے حتی۔ نیچے کے رخ دباؤ۔ پیٹ میں تشنجی درد جو اکثر ہاتھ پاؤں تک پھیل جاتا ہے۔ مگر عموماً مقعد کی طرف بڑھتا ہے۔ پاخانہ و پیشاب کی حاجت رفع کرتے وقت درد قولنج' پتھری کا درد خاص کر جبکہ درد مقعد تک پہنچتا ہو اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو۔ گردے سے مثانے میں پیشاب سے جانے والی نالی میں پتھری کی موجودگی سے پتھری کے درد اس کی خراش کی وجہ سے نالی مذکور کے گول ریشوں میں درد جیسے انہیں کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہے۔ کوئی مناسب دوائی اس کو ڈھیلا کردے گی اور نیچے کے رخ سے دباؤ ان سنگریزوں کو فوراً باہر نکال دے گا۔

پت پتھری کے بارے میں بھی یہی بات صحیح ہے جو دوائی آرام پہنچائے گی یا اس کا کوئی ساتھی سنگریزے بننے کے رجحان کو دور کردے گا۔ تندرست پت اس جھلی میں ان سنگریزوں کو گلا دے گی۔ تندرست پیشاب بھی گردوں میں یہی کام کرتا ہے۔ پانڈو کے ساتھ پیٹ کی خرابیوں میں نکس وامیکا کا برائی اونیا سے گہرا تعلق ہے۔ برائی اونیا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے اور حرارت سے بھی راحت نہیں ملتی۔ نکس میں بھی دونوں حالتیں پائی جاتی ہیں اور یہ جگر میں خون زیادہ جمع ہو جانے کی صورت میں زیادہ مفید ہے۔ عصبی دردوں میں بھی مفید ہے۔ ذرا سے دباؤ سے تکلیف بڑھتی ہے (کالوسنتھ میں زور سے دباؤ سے تکلیف کم ہو جاتی ہے مگر میگنیشیا فاسفورس میں دباؤ اور گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے) ہڈیوں کے غلاف کے ورم میں برائی اونیا زیادہ پایا جاتا ہے۔ مریض ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر لیتا ہے۔ بواسیر جگر میں اجتماع خون' مقعد میں کٹس کے ساتھ درد جس کی وجہ سے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ کیوپرم میں بھی کٹس کے ساتھ درد پایا جاتا ہے۔ جیسے درد کمر میں جم گیا ہو۔ نکس میں پیٹ اندر کو دھنس جاتا ہے جبکہ کلکیریا اور سیپیا میں پھول جاتا ہے۔ انوالجس کے مشابہ ہے۔ اس میں بھی درد اور اس کے ساتھ پاخانے و پیشاب کی حاجت پائی جاتی ہے۔

دودھ معدے میں پہنچ کر ترش ہو جاتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت سر میں گرمی۔ قہوہ و شراب پینے اور عیاشی کے برے اثر گلے میں جیسے کف موجود ہے۔ یہ تکلیف کھانا کھانے سے بڑھتی ہے۔ ایلو میں بیئر پینا چھوڑ دینے سے دست آتے ہیں اور نکس وامیکا میں شراب پینا چھوڑنے سے دست آتے ہیں۔ معدے میں جیسے گولہ موجود ہے۔ (برائی اونیا) پرانی حالتوں میں عموماً سیپیا سودمند ہوتا ہے اور نکس کے بعد خوبی کام کرتا ہے مگر برائی اونیا سے میل نہیں ہے۔ آپ اس کو چاند کے دباؤ سے ملا دیں تو آپ کو نکس کی بہترین حالت دیکھنے کو ملے گی۔ کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پیٹ میں پتھر رکھنے کا احساس جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہضم کی کوشش ہوئی ہے مگر ایبز نائیگرا میں یہ احساس کھانا کھاتے ہی آجاتا ہے۔ کریوزوٹ کا درد (بر نیام شول) کھانے کھانے کے 3 گھنٹے بعد آتا ہے اور پھرتے ہو جاتی ہے۔

اس کا سلفر سے گہرا تعلق ہے اور اکثر سلفر کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وز کے جسمانی کٹس و ضاگنج

کرنے کے لئے شاذ و نادر ہی تہہ تک پہنچتا ہے۔ یہ صرف اس کے مبالغہ آمیز اثر اور مصنوعی عمل کو دور کر دیتا ہے۔

حیض وقت سے بہت پہلے آتا ہے۔ بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ بکثرت اخراج' خصوصیت کے ساتھ زیادہ لمبے عرصہ تک جاری رہتا ہے۔ اخراج اور بوند بوند خون ٹپکے۔ حتیٰ کہ صرف کپڑے پر چند بوندیں گرتی ہیں۔ رک رک کر حیض آتا ہے۔ چھچھڑے آتے ہیں۔ ایک ماہواری دوسری ماہواری تک جاری رہتی ہے اس کے ساتھ ذہنی علامتیں موجود ہوں گی۔ جوش' دوائیوں کے اثر فوراً قبول کرنے کی زبردست صلاحیت' حیض وقت سے بہت پہلے اور بکثرت آتا ہے۔ وقت سے بہت پہلے آتا ہے اور بہت زیادہ لمبے عرصہ تک جاری رہتا ہے۔ خون کی رنگت گہری۔ اکثر بچے دانی میں سخت درد' اینٹھن کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ درد سارے بدن میں پھیل جاتا ہے۔ گرمی سے گھٹ جاتا ہے۔ دباؤ سے راحت ملتی ہے۔ ذرا سی ہوا لگنے سے یا ٹھنڈک سے تکلیف بڑھتی ہے۔ درد اور اینٹھن گرم پانی کی بوتل سے سینک دینے سے گھٹ جاتی ہے۔ حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔ دردزہ اور دکھن جیسا کہ آرنیکا میں پایا جاتا ہے۔ حاجت وغیرہ۔ نیچے کے رخ دباؤ جیسے سب کچھ باہر نکل آئے گا۔ اس کے ساتھ پیشاب و پاخانے کی تکلیف دہ حاجت۔ حیض کم آتا ہے اور رک رک کر آتا ہے۔ رحم کی خارش اہم علامت ہے۔

اس میں ہسٹیریا کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ یورپ والوں میں ہسٹیریا کی جو علامتیں نمودار ہوتی ہیں ان میں عموماً نکس کی اور امریکہ میں اگنیشیا کی ضرورت پڑتی ہے۔

اس میں تکلیف دہ دمہ بھی پایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے جن کو ہر بار معدہ خراب ہو جانے پر دمہ کا دورہ ہو جاتا ہے۔ نکس دیے جانے کے بعد انہیں کم از کم ایک سال تک فرصت مل جاتی ہے۔ اب اگر کوئی ناموافق چیز کھالیں تو پھر دمہ کی وجہ سے رات بھر جاگتے رہنا پڑے گا۔ ان کو نکس کی ضرورت ہے۔ دمہ اور اس میں کھانسی' چھاتی میں گڑگڑاہٹ' چھاتی کف سے بھر جاتی ہے۔ کھانسی اور گلا گھٹتا ہے۔ ڈکاریں آئیں بظاہر جیسے اسے زکام کا نیا دورہ ہو گیا ہو۔

ہر بار معدہ خراب ہو جانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ میری ایک مریضہ کو ہر بار مصالحہ دار گوشت کھانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ اسے صحت نہ ملی کیونکہ وہ قہوہ' شراب پینا اور دوسری مجلسی علتوں کو صحت پر مقدم سمجھتی تھی۔ وہ بھنا ہوا گوشت کھا سکتی تھی مگر بعض یہ بھی نہیں کھا سکتے۔ معدہ خراب ہونے کے بعد زکام آتا ہے۔ اس کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہے اور پھر دمہ ہو جاتا ہے۔

دھڑکن' جوش اور خون کی گردن پر زبردست تپکن۔

شام کو ذہنی اور جسمانی علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں زکام اور سر کی دوسری چند علامتیں بستر کی حرارت سے بڑھتی ہیں جیسا کہ مرک میں ہوتا ہے مگر کپڑے اتارنے سے اور بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانا کھانے اور حرکت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے حرارت سے سر کی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔

ران کے جوڑ سے اوپر پیٹ کے بائیں حصہ میں کمزوری کا احساس جیسے ابھی آنتیں ہرنیا (آنت اترنے) میں مفید ہے (لائیکوپوڈیم دایاں حصہ) آرنیکا دکھن کو دور کرتا ہے اور کوئیم بھی ران کی کمزوری میں ...

مد مقابل ہے۔

مریض خواہ کتنا ہی کپڑا اوڑھے اس کے بخار کی سردی کم نہیں ہوتی۔ اگنیشیا بخار کی سردی کپڑے اتارنے سے گھٹ جاتی ہے۔ باری کے بخاروں میں گرمی اور سردی ملی جلی رہتی ہے۔ گرمی کا وقفہ کم رہتا ہے۔ خشکی اس کے بعد گرم پسینہ آتا ہے اور شدید گرمی جو صبح کو بڑھتی ہے مگر سردی کسی بھی وقت آسکتی ہے۔

اوپیم OPIUM

اوپیم کی اہم خوبیاں ان شکایتوں میں پائی جاتی ہیں جہاں درد غیر حاضر ہوں۔ بے حرکتی اور سستی۔ بیشتر تجربہ کرنے والوں کو اس کی چھوٹی سی خوراک لیتے ہی سستی اور بے حسی آئی جس سے ارد گرد کی باتوں کو سمجھنے یا محسوس کرنے کی نااہلیت آجاتی ہے۔ وہ ان کی اصلیت نہیں سمجھ پاتا۔ بینائی' ذائقہ اور چھونے میں دھوکہ وہ جس حالت میں ہو اس کی اصلیت سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ تمام حواس فعل الٹ جاتا ہے اور ہر جگہ زبردست دھوکہ ہوتا ہے۔

عام خوبی ہے درد کی غیر موجودگی مگر کبھی کبھی حالت بدل جاتی ہے جب کہ اوپیم کی چھوٹی سی خوراک درد لاتی ہے۔ بے خوابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بے قراری آتی ہے۔ عصبی جوش نمودار ہوتا ہے۔ یہ حالت اس حالت کے سراسر خلاف ہے جو اکثریت نے محسوس کی' اکثریت نے قبض محسوس کی' مگر بعض نے پیچش اور اینٹھن بھی محسوس کی۔ نیند کا غلبہ لیکن بعض دفعہ رات کو بے خوابی۔ فکر اور آواز برداشت نہ کرنے کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض بتاتا ہے کہ میں دیوار پر مکھیوں کا چلنا بھی سن سکتا ہوں اور دور دراز جگہ سے گھنٹے بجنے کی آواز بھی سن سکتا ہے۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ان متضاد حالتوں میں سے ایک حالت ابتدائی حالت اور دوسری ثانوی حالت ہے۔ مثلاً جس میں غنودگی اور درد کی غیر حاضری پائی جاتی ہے۔ ان میں بے حسی اور کند ذہنی بڑھ جاتی ہے۔ بے قراری' فکر مندی اور چڑچڑاپن بڑھ جاتا ہے جن کی قوت حس بڑھی ہوئی ہوتی ہے ان میں بعد میں کند ذہنی آجاتی ہے۔ تجربے کرنے والے جن لوگوں کی ذکاوت حس بڑھی ہوئی تھی انہوں نے دوائی کھاتے ہی سر درد محسوس کیا یہاں تک کہ سر کو تکیہ سے اٹھانا ناممکن ہو گیا۔ وہ اس سے مفلوج ہو گئے۔

درد ان پر غالب آگیا۔ یہ حالت اس وقت تک نمودار نہ ہوئی تاوقتیکہ بڑی خوراک نہ دی گئی۔ اس پر بحث ہوئی ہے کہ ان میں سے کونسی حالت ابتدائی ہے اور کونسی ثانوی۔ جس حالت کو ایک مریض میں دوائی کا عمل سمجھا گیا۔ دوسرے مریض میں اس کو رد عمل سمجھا گیا تاہم سبھی حالتیں اسی دوائی کی پیدا کردہ ہیں اور عمل کے بعد جو بھی علامتیں پیدا ہوئیں وہ اسی کی تھیں۔

دوران پر غالب آگیا۔ یہ حالت اس وقت تک نمودار نہ ہوئی تاوقتیکہ بڑی خوراک نہ دی گئی۔ اس پر بحث ہوئی ہے کہ ان میں سے کونسی حالت ابتدائی ہے اور کونسی ثانوی۔ جس حالت کو ایک مریض میں دوائی کا عمل سمجھا گیا۔ دوسرے مریض میں اس کو رد عمل سمجھا گیا تاہم سبھی حالتیں اسی دوائی کی پیدا کردہ ہیں اور عمل کے بعد جو بھی علامتیں پیدا ہوئیں وہ اسی کی تھیں۔

سستی اور درد کی غیر موجودگی نہایت اہم علامتیں ہیں۔ بہترین طور پر چن کر دی ہوئی ہومیو پیتھک

دوائیوں کے ردعمل کی کمی کی صورت میں تعطل دکھائی دیا۔ یہ یہاں سلفر کا مدمقابل ہے۔ کیس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو اوپیم کی بہت سی علامتیں ملیں گی اور اگر اس کی علامتیں موجود ہوں اور تب یہ دی جائے تو یہ اسی سستی کی حالت میں سے علامتیں پیدا کرتی ہے اور ردعمل لاتی ہے۔

ایسے زخم جن میں درد قطعاً نہ ہو۔ جو مندمل نہ ہوں' جو نہ گہرے ہوں اور پھیلیں اس کے ساتھ زخم میں بے حسی کا حس کی کمی۔ حالانکہ اسے ذکی الحس ہونا چاہئے۔ اوپیم اکثر ایسے زخموں کو مندمل کر دیتا ہے' سخت ورم کی حالت میں بھی ماؤف کا بے حس ہو جانا۔

لقوے کی حالتیں' نیم لقوے کی حالتیں' فعل کا تعطل' بے حرکتی' سستی' یہ حالت انتڑیوں میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا پاخانہ نہیں آتا۔ حالانکہ مقعد گول' سخت اور سیاہ سدوں سے بھری رہتی ہے۔ ان سدوں کو ہاتھ کی انگلی یا چمچے سے نکالا جا سکتا ہے۔ انتڑیوں میں کوئی حرکت نہیں ہوتی اور نہ ہی پاخانہ خارج کرنے کے لئے زور لگانے کی صلاحیت ہی پائی جاتی ہے۔

مثانے میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ پیٹ کے پٹھوں کے استعمال کی صلاحیت نہیں رہتی۔ پیشاب کرنے کے لئے زور نہیں لگا سکتا۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب نکالنے والے پٹھے مفلوج ہو جاتے ہیں۔

پانی پیتے وقت محسوس ہوتا ہے کہ جیسے خوراک کی نالی مکمل طور پر مفلوج ہے اور پانی نیچے نہیں جاتا۔ یہ ناک کی راہ نکل جاتا ہے۔ خوراک کی نالی کا لقوہ' پانی پئے تو وہ غلط راستے پر جاتا ہے یا پھر ناک کی راہ نکل جاتا ہے۔

ہاتھ پاؤں اور پٹھوں کی کمزوری' کمزوری اور لقوہ۔

اکثر امن و سکون کی حالت بھی آ جاتی ہے۔ تنہا پسند وہ آپ کو بتائے گی کہ میں مریض نہیں ہوں۔ اس کے باوجود بھی درجہ حرارت 105 یا 106 ہوتا ہے۔ جلتے جلتے' گرم پسینے سے ہو جاتی ہے۔ نبض کی چال بڑھ جاتی ہے اور بکواس کرتی ہے آپ اسے پوچھیں۔ آپ کا کیا حال ہے تو وہ کہے گی میں مزے میں ہوں۔ ہر طرح سے تندرست ہوں۔ نہ کوئی درد ہے نہ کوئی تکلیف' مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ تکلیف کی کوئی علامت بھی نہیں ہے۔ مگر اس کی نرس آپ کو بتائے گی کہ مریضہ کو نہ پیشاب ہوا ہے اور نہ پاخانہ۔ چہرہ پر بے ہوشی کے آثار' پھولا ہوا' رنگت ارغوانی' آنکھیں چمکدار اور پتلیاں سکڑی ہوئیں۔ ذہن صاف نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود بھی وہ سوال کا جواب صحیح دے گی یا ذہنی علامتیں جسمانی علامتوں کی نسبت زیادہ نمایاں ہوں گی۔ کند ذہنی' بکواس' بڑبڑانا' مگر یہ شاذ و نادر ہی نمایاں ہوتا ہے۔ عموماً اس وقت بولتی ہے جس وقت اسے جگایا جائے۔ غنودگی جس میں مریضہ نہ کچھ بولتی ہے اور نہ کچھ کرتی ہے۔ بکواس اور اس کے ساتھ ذہن میں خوشگوار تبدیلی۔

معدے میں غیر معمولی گرمی' جان نکلنے کا احساس' زبردست کمزوری' بھوک جو کھانے سے دور نہیں ہوتی۔ وہ معدے کو ٹھونس ٹھونس کر بھر لیتا ہے مگر تو بھی کمزوری اور خالی پن کا احساس باقی رہ جاتا ہے۔ کھانا معدے میں جا کر ترش ہو جاتا ہے اور قے ہو جاتی ہے۔ اب وہ زیادہ کھا نہیں سکتا۔ سر پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ انتہائی کمزوری' متلی' ڈکاریں اور قے جاری رہتی ہے۔ اوپیم یا مارفین دیئے جانے کے بعد متلی کی نہایت تکلیف دہ علامت' دور رہوتی ہے۔ یہ قے اور متلی دیر تک جاری رہتی ہے۔ وہ نہ کچھ کھا سکتا ہے اور نہ ہی کسی

طرح تے بند ہوتی ہے ہومیو پیتھ کو کیمومیلا کے استعمال کا علم ہے اس کی صرف ایک خوراک اسے حیرت انگیز راحت دے گی اور اس کمزوری اور جکی کو دور کر دے گی۔

بیمار کے کمرے میں افیون کا استعمال ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ جراحی میں بعض دفعہ اسے ضرورت تسلیم کیا گیا ہے اور اس جراح سے ہمارا کوئی جھگڑا ابھی نہیں ہے۔ اس سے فائدہ تو کوئی ہے نہیں ہاں نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہومیو پیتھک دوائی تلاش نہیں کی جا سکتی۔ یہ علامتوں کو چھپا لیتی ہے اور کیس کو خراب کر دیتی ہے اور آپ کئی دن تک بے بس رہیں گے۔

اوپیم کا کثرت سے ناجائز استعمال ہوا ہے اور اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوا ہے۔ اس ناجائز استعمال سے اس کے تجربوں میں کوئی مدد نہیں ملی کیونکہ شخصی علامتیں حاصل نہ ہوئیں بڑی مقدار کی خوراکوں نے بھاری اثر پیدا کئے اور ان سے اکثر علامتیں حاصل ہوئی ہیں۔ مثلاً مغز حرام کی خرابی کی وجہ سے آئی۔ مرگی اور خراٹے بھرنا۔ ہونٹ کا لٹک جانا پتلیاں پھیل جاتی ہیں یا سکڑ جاتی ہیں۔ عموماً سکڑتی ہیں۔ چہرے پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ چہرہ گرم ہو جاتا ہے۔ گرم پسینہ ادھر نگ آپ کو ایسے کیس دیکھ کر حیرت ہوگی کہ یہ مفلوج نہیں ہے۔ اس نے افیون کھائی تھی۔ اس نے زہر پیا ہے آپ کو چوٹ پہنچائی تھی یا شراب کا عادی تھا۔ آپ فرق سمجھنے کے لیے کیس کی پڑتال کریں۔ یہ جسمانی فعل کا نقص ہے۔ دماغ پر خون کا دباؤ ہے محض اس وجہ سے مریض نہیں مرے گا۔ بلکہ بعد میں دباؤ کے آس پاس سوزش آئے گی۔ افیون دماغ کی طرف خون کا دورہ بڑھاتی ہے اور یہ ہومیو پیتھک خوراک دی جائے گی۔ چہرے کی رنگت معمول پر آ جائے گی۔ اس طرح ہم نے دیکھا ہے کہ بھی افیون نے ہمیں مرگی کی صحیح تصویر دیکھنے میں مدد دی ہے۔

عصبی سر درد کے پچھلے حصہ سے شروع ہوتا ہے اور وہاں سے سارے چہرے پر پھیل جاتا ہے۔ صبح تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کا سر سخت درد کی وجہ سے شکنجے سے بندھ گیا ہے۔ یہ درد دماغ کی جڑ میں ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ ایک بار اٹھ جائے تو دوبارہ لیٹ نہیں سکتا۔ عورتوں میں یہ درد عام پایا جاتا ہے۔ خون کی مصنوعی کثرت، جوشیلی، یہ حالت حمل اور حیض کے دنوں میں آتی ہے۔ سر درد مریض بیٹھ جاتا ہے اور پھر لیٹ نہیں سکتا۔ درد صبح شروع ہوتا ہے اور اس قدر شدید ہوتا ہے کہ وہ پھر لیٹ نہیں سکتا۔ آنکھ جھپک نہیں سکتا سر ہلا نہیں سکتا۔ ذرا سا بھی جھٹکا برداشت نہیں کر سکتا یا گھٹنے کی آواز برداشت نہیں ہوتی۔ مریض سے علامتیں حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اوپیم اسے فوری راحت دیتا ہے۔

بیشتر تکلیفیں لازمی طور پر بغیرہ ہوتی ہیں۔

اس کے مریض کا چہرہ شرابی جیسا ہوتا ہے۔ مدہوش، خمار اور مدہوش، شرابی کا بکواس اور خوفناک قلق، تے، اجتماع خون، کا سر درد، پتلیاں سکڑی ہوئیں، شراب پینے کے بعد خوفناک سر درد تھکن، بستر سے اٹھ نہیں سکتا۔ بکواس کرے۔ بیشتر علامتوں میں غنودگی پائی جاتی ہے۔ مرگی والے کی طرح بے ہوش پڑا رہتا ہے اسے جگایا نہیں جا سکتا۔

اوپیم کے مریض کو تشنج بھی آتے ہیں۔ مریض ننگا رہنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے۔ گرم کمرے میں تشنج آتا ہے۔ دھنش وات، جسم کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ سر پیچھے کی طرف کھنچ جانا، کپڑے اتار پھینکتا پایا ہے۔ وہ ٹھنڈا کمرہ چاہتا ہے۔ جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ اور داغ دار چتیاں سکڑ جاتی ہیں۔ اگر ماں بچے کا تشنج دور کرنے کے لئے گرم پانی میں نہلا دے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور مردے کی طرح سرد ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو ایسا مریض دیکھنے کے لئے بلایا جائے تو آپ یقیناً اس مریض کو اوپیم دیں۔ صرف 12 گھنٹہ کے اندر اندر آپ مریض کو سنجیدہ مزاج دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ اس حالت میں یہ اوپیم کا مد مقابل ہے۔ زچگی کے تشنج۔

ان جسمانی بناوٹوں میں ذہنی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ خوف اور اس کے اثر، اوپیم کا مریض جب کافی غنودگی میں نہیں ہوتا تو چونک کر اٹھتا ہے۔ اس کے چہرے پر خوفناک فکر اور خوف کا غلبہ ہوگا۔ اگر یکا یک کوئی کتا اس کی طرف لپکے تو اسے فوراً ہی تشنج آ جاتا ہے۔ دست ہونے لگیں گے۔ کسی نہ کسی طرح کا دورہ ہو جائے گا۔ اس خوف کا اثر زائل ہونے میں دن اور بعض حالتوں میں ہفتے درکار ہوں گے۔ خوف سے پیدا ہوئی شکایتیں جبکہ خوف موجود رہتا ہے۔ یا خوف کا خیال موجود رہتا ہے یا اس کی وجہ آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ حاملہ ڈر جاتی ہے اور اسقاط حمل کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ خوف کی وجہ سے عملی شکل میں آنکھوں کے آگے گھومتی رہتی ہے۔ مرگی جس کی ابتدا ایسے ہی ڈر سے ہوئی ہو اور واقعہ آنکھ کے سامنے آتے ہی تشنج آ جاتا ہے۔ خوف کی وجہ سے ڈرتی رہتی ہے۔ ہسٹیریا کے حملے۔ جسمانی صدمہ اور دست، اکثر قبض، خوف کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے یا حیض شروع ہو جاتا ہے۔ یا کئی ماہ تک حیض بند رہتا ہے۔ ایسی حالتوں میں زبردست خوف اور اس کی وجہ سے پیش نظر رہتی ہے۔

اوپیم کی علامتیں معلوم کرنے والا جب اس دوائی کے اثر سے نجات پا جاتا ہے تو اس کے سامنے خوفناک چہرے آتے ہیں۔ سیاہ چہرے دکھائی دیتے ہیں۔ شیطان نظر آتے ہیں۔ آگ، بھوت پریت دیکھتا ہے۔ جیسے کوئی اس کو اغوا کر رہا ہے۔ قتل ہوتے دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میرے اعضاء متورم ہو رہے ہیں اور میرا جسم پھٹ پڑے گا۔

وسکی پینے والوں کی طرح افیون کھانے والے بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کی بھی ضمیر ختم ہو جاتی ہے۔

حواس مضبوط ہو جاتے ہیں۔ سننے، دیکھنے اور سونگھنے کی حس بڑھ جاتی ہے۔ اونگھ اور سر درد۔ حتیٰ کہ غنودگی آ جاتی ہے۔ سوکھیا مسان، بچے کے بدن پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جیسے سوکھا ہوا چھوٹا سا بوڑھا ہے۔ غنودگی۔

سیسے کے زہر کے پرانے اثر، اوپیم کے ناجائز استعمال سے جو دست آنے لگے ہوں پلساٹیلا اس کو درست کر دیتا ہے۔

اوگزالک ایسڈ OXALIC ACID

اس دوائی کو بہت نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ دل کی ان بہت سی بیماریوں کو دور کرتا ہے جن کا علاج نامعلوم طبی غیر آزمودہ دوائیوں سے کیا گیا ہو اور جن سے مختلف نتیجے برآمد ہوئے ہوں۔ دل پر اس کا زبردست اثر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے سارا جسم ہل اٹھتا ہے۔ لرزہ، تشنج حس کی کمی، جسم اور اعضاء بے حس نچلے اعضاء کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ کی انگلیاں اور ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ اعضاء کا تشنج۔ ان علامتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اس دوائی کا جسم پر نہایت زبردست اثر ہوتا ہے۔ یہ دل، مریض دماغ اور دماغ پر خصوصیت کی ساتھ اثر کرتی ہے۔ محنت و حرکت کرنے سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ سردہوا برداشت نہیں ہوتی۔ علامتیں دورے میں آتی ہیں۔ دھڑکن اور آواز کا بیٹھ جانا اول بدل کر نمودار ہوتا ہے۔ کوئی دوسری دوائی اس قدر شدید درد پیدا نہیں کرتی۔ کٹنے، گولی لگنے، چبھن اور چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد جسم کے اکثر حصوں میں ہوتے ہیں۔ سارا جسم دکھتا ہے۔ جیسے کچلا گیا ہو۔ پیشانی میں، پیٹ میں، معدے میں، گلے میں مثانے کی نالی میں، ہاتھوں اور پیروں میں جلن ہوتی ہے۔ چاند پر جگہ جگہ محدود مقام میں درد ہوتا ہے۔ چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔

دوسری جگہ بھی اسی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ جسم پر جگہ جگہ داغ پڑ جاتے ہیں۔ ترش پھل کھانے سے، جیسے سٹرابری، کرین بیری، سیب، ریوند چینی، ٹماٹر، انگور وغیرہ۔ کھانڈ اور نشاستے کی چیزیں کھانے سے طرح طرح کی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ شراب اور قہوہ برداشت نہیں ہوتا۔ علامتیں اور خصوصیت کے ساتھ درد ان کی بابت سوچنے سے شروع ہوتے ہیں یا بدتر ہو جاتے ہیں۔ بعض وقت زبردست جوش اور مستی آتی ہے اور اس کے بعد پھر حافظہ کمزور سا ہی آتی ہے۔ پاگلوں جیسی حرکتیں۔ بات چیت سے نفرت، پاخانے کے وقت غشی آ جاتی ہے۔ دماغ میں نمایاں طور پر خون جمع ہو جاتا ہے۔ سارے جسم سے خون کی لہریں سر کی طرف جاتی ہیں۔ تمتماہٹ اوپر کو چلتی ہے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ بینائی غائب ہو جاتی ہے۔ سر جیسے خالی ہو گیا ہے۔ سر میں، پیشاب میں اور چاند پر مندا مندا درد۔ دماغ میں جلن، سر پر محدود مقاموں پر درد چھوٹے چھوٹے داغوں میں دباؤ کے ساتھ درد۔ کان کے پیچھے دباؤ کے ساتھ درد۔ شراب پینے سے، لیٹ جانے سے، سونے کے بعد اور کھڑا ہونے پر سر درد بڑھتا ہے اور پاخانے کے بعد راحت ملتی ہے۔ چاند پر چھوٹے چھوٹے داغ، جن میں دکھن ہوتی ہے۔ پڑھتے پڑھتے حروف آنکھوں کے آگے سے غائب ہو جاتے ہیں۔ بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑی اور دور نظر آتی ہیں آنکھوں میں خاص کر بائیں آنکھ میں درد، بینائی دھندلی، نکسیر اور اس کے ساتھ دکھائی دینا بند ہو جاتا ہے۔ چہرہ پیلا اور نیلا، مرتعش ہوا، چہرے میں گرمی، چہرے سے سرد پسینے سے تر، کھچاؤ کے ساتھ درد اور نچلے جبڑے کے پاس تنگی جو پہلے بائیں طرف ہوتی ہے اور پھر دائیں طرف، مسوڑھوں پر زخم، مسوڑھوں سے خون نکلے اور جگہ جگہ زخم، منہ کا ذائقہ ترش، زبان دکھتی ہے۔ خشک، جلن ہو، متورم اور اس پر سفید میل کی تہہ، ذائقہ مٹ جاتا ہے۔ منہ آ جاتا ہے۔ منہ میں سفید چھالے۔ نہایت گاڑھی کف جو بار بار گلا صاف کرنے پر مجبور کرے۔ صبح کو نگلنے پر درد، گلے کے چھانے

زخم۔

بھوک بڑھ جاتی ہے یا مٹ جاتی ہے۔ ذائقہ مٹ جاتا ہے۔ پیاس۔

پیٹ درد کھانا کھانے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ شوربہ کھانے کے بعد پیٹ میں دانتوں سے کترنے کی طرح کا درد ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں آتی ہیں۔ متلی اور ناف میں درد ہوتا ہے۔ درد قولنج، انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ، پاخانے کی حاجت ہوتی ہے اور کمزوری آتی ہے۔ چینی کھانے سے پیٹ درد بڑھ جاتا ہے۔ قہوہ پینے کا دل پر نہایت برا اثر ہوتا ہے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ شام کو کلیجے میں جلن بڑھ جاتی ہے۔ ترش بے ذائقہ ڈکاریں آتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد ڈکاریں آئیں، متلی اور قے۔ پاخانہ جانے کے بعد متلی اور پنڈلیوں میں اینٹھن، رات کو پیٹ میں رہ رہ کر درد ہو جو ہوا خارج ہونے سے گھٹ جاتا ہے۔ معدے اور گلے میں جلن معدہ انتہائی نازک، معدے اور انتڑیوں کی سوزش، معدے کے خالی ہونے کا احساس کھانا کھانے سے مٹ جاتا ہے۔ پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ درد۔ پیٹ میں جلن، پیٹ اور جگر میں چبھن کے ساتھ درد، ناف کے آس پاس سخت درد جو شام کو اور رات کو بڑھے۔ پیٹ کا درد اس کے بارے میں سوچتے ہی شروع یا ابتر ہو جاتا ہے۔ ہوا بڑی آنت میں رک جاتی ہے جس کی وجہ سے بائیں کوکھ میں درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں سوئی گڑنے کی طرح کے درد جو گہرا سانس لینے سے گھٹ جاتا ہے۔

پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ درد جو رات کو بڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ قے۔ یہ درد حرکت سے اور چینی کھانے سے بڑھتا ہے۔ انتڑیوں کی پرانی سوزش، پیٹ انتہائی طور پر نازک صبح کے وقت دستوں کی پرانی شکایت اس کے ساتھ ناف کے آس پاس اینٹھن ہوتی ہے۔ مروڑ ہوتا ہے۔ لیٹ جانے سے یا اینٹھن یا مروڑ بڑھ جاتا ہے۔ قہوہ پینے سے دست آنے لگتے ہیں۔ پانی سے پتلے آنوں کے یا خون کے دست، پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ پاخانے کے دوران میں جو اینٹھن ہوتی ہے اس کی وجہ سے سر درد ہو جاتا ہے۔ قبض اور سخت سدے پاخانے کے وقت زور لگانے سے سر درد ہو جاتا ہے۔

گردے کے آس پاس بھی درد ہوتا ہے۔ یہ ساری جگہ نازک بن جاتی ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ پیشاب مقدار میں زیادہ آتا ہے اور اس میں اوگزلیٹ آف لائم (چونہ) زیادہ آتا ہے۔ پیشاب کے سارے راستے میں دکھن۔ مثانے کی نالی میں بھی دکھن اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت سپاری کے پردے میں درد ہوتا ہے۔ نیند میں بوند بوند پیشاب آتا ہے۔

وریدی کی نالیوں میں چیرنے پھاڑنے کی طرح درد جو حرکت سے بڑھتا ہے۔ خصیوں میں نزاکت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ چلتے وقت ان میں درد ہوتا ہے۔ بستر میں خواہش نفسانی بڑھتی ہے اور بدوست ایستادگی آتی ہے۔ احتلام اور جنسی کمزوری۔ وریدی کی نالیوں کے ساتھ ساتھ گولی لگنے کی طرح کے درد۔

آواز بیٹھ جاتی ہے اور اس کے ساتھ دل کی خرابیاں، دھڑکن اور آواز کا بیٹھ جانا ادل بدل کر ہوتا ہے۔ نرخرے میں دکھن، کچا پن، سرسراہٹ اور جیسے کسی نے مٹی بھر لی ہے۔ بولتے وقت نرخرے میں کف آتا ہے۔ لہذا بات چیت کرتے وقت نرخرے کو بار بار صاف کرتا ہے۔ نرخرے میں سفید کف آتا ہے۔ گاڑھا زرد اور سفید کف تھوکتا ہے۔

دل کی تکلیف میں زبردست تنگی سانس پائی جاتی ہے۔ کمزور بدن اور عصبی مزاج عورتوں کو تنگی سانس کے دورے۔ سانس پھول جاتا ہے اور کبھی کبھی معمول پر آ جاتا ہے۔ دل کے درد میں جھٹکے کے ساتھ اور یکا یک سانس لیتا ہے اور مجبوراً سانس چھوڑتا ہے۔ دم کشی، نرخرے میں گھٹن جو نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ زناٹے کے ساتھ سانس لے، چھاتی گھٹتی ہے۔ یہ ساری تکلیف اس کے بارے میں سوچنے سے بڑھتی ہے۔

ذرا سی محنت سے دل کی خرابی کی وجہ سے کھانسی آتی ہے نرخرہ جیسے بند ہو گیا ہے۔ سرد ہوا میں ٹہلتے وقت نرخرے میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔

بائیں پھیپھڑے میں تیز، گولی لگنے کی طرح کے درد، دل اور بائیں کوکھ میں بھی اسی قسم کے درد ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ مکمل آرام کے وقت سانس لینے کی نااہلیت، چھاتی دکھتی ہے۔ چھاتی کے درمیانی حصہ میں درد جو کمر تک پہنچے۔ بائیں پھیپھڑے کا نچلا حصہ سست۔

پسلیوں کے پچھلے حصہ میں پھاڑنے اور چبھن کی طرح درد جو کندھوں اور بازوؤں تک پہنچے۔ اس درد کا بائیں طرف زور ہوا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ناخن اور ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ سرد پسینہ، نچلے انگوں کا لقوہ، تنگی سانس (لیٹروڈیکٹس میکٹانس سے مقابلہ کیجئے) گٹھیاوات کے مریضوں میں زبردست دھڑکن، جو اس کے بارے میں سوچنے سے بڑھتی ہے۔ نبض بے قاعدہ اور رک رک کر چلتی ہے۔ تیز چلتی ہے۔ سرد پسینہ، نیلے ناخن اور شدید کمزوری، یہ دل کی بہت سی خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ مثلاً دل کی جھلیوں کا ورم، دل کے ارد گرد کی جھلیوں کی خلاؤں کا ورم، کواڑوں کی نااہلیت وغیرہ۔ دل میں پھڑپھڑاہٹ۔

کندھے کے نیچے، کندھوں کے درمیان درد جو کمر کے نچلے حصہ تک پہنچتا ہے۔ چھاتی میں چبھن جو کندھے تک پہنچتی ہے۔ کمر میں سخت درد جو رانوں تک پہنچے۔ یہ درد کروٹ بدلنے سے ہٹ جاتا ہے۔ یہ خاص علامت ہے کیونکہ درد عموماً حرکت کرنے سے بڑھ جاتے ہیں۔ کمر کے نچلے حصہ میں بے حسی پیدا کرنے والے درد جو پاخانے کے بعد ہٹ جاتے ہیں۔ بے حسی، کانٹا گڑنے کا سا درد جو ٹھنڈک پیدا کرے اور اس کے ساتھ ریڑھ میں کمزوری، ران اور کولہے میں کمزوری جو پیروں تک پھیل جاتی ہے۔ درد کمر سے سر تک پہنچتا ہے، کمر کی نچلے حصہ میں سردی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد شام کو بخار آ جاتا ہے۔ اسی طرح بخار ہر روز آتا ہے۔ ریڑھ میں بہت سی تکلیفیں حرکت کرنے سے بڑھتی ہیں۔ اس کے ساتھ کمر کے پٹھوں میں زبردست کھنچاؤ۔ ریڑھ کی سوزش کی وجہ سے لقوہ، اعضاء کی اکڑن اور دم کشی کے دورے۔

کندھوں سے انگلیوں کے سروں تک بے حسی بازوؤں میں تیز، بھالا چبھنے کی طرح کے درد، دائیں کلائی میں جیسے موچ آ گئی ہے۔ دائیں ہتھیلی کی ہڈیوں اور دائیں انگوٹھے کے گوشت میں درد، اور اس کے ساتھ گرمی اور بے حسی۔ ہاتھ تقریباً بے بس۔ ہاتھ سرد جیسے مردے کے ہوں دل کی شکایتوں میں انگلیاں اور ہاتھ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ پھیلی ہوئی انگلیوں کے سروں میں درد، کندھوں، بازوؤں اور انگلیوں میں پھڑکن، ٹانگیں اکڑی ہوئیں۔ بے حس کمزور، نچلے اعضاء سرد، نیلے اور مفلوج، نچلے اعضاء میں سخت درد، ہاتھوں اور پاؤں میں جلن، جوڑوں کا گٹھیاوات۔

ڈراؤنے خواب، دھڑکن کی وجہ سے جاگ اٹھتا ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں درد ہوتا ہے دن میں نیند آتی ہے مگر رات کو پریشان کن نیند، ہوا خارج ہونے کے بعد آرام ملتا ہے معدے کے تحت درد کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا ہے۔

بخار کی سردی، سردی کی وجہ سے سارا جسم ہل اٹھتا ہے۔ جسم سرد، ذرا سی مدت سے گرمی آجاتی ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ اور سرد پسینے، شام کو سردی لگتی ہے۔ جو سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ اس کے بعد اندرونی گرمی اور باہر پسینہ، ہاتھ سرد، چہرے پر سرد پسینہ، ہاتھوں، پیروں پر سرد پسینہ۔

پٹرولیم PETROLIUM

یہ ان دوائیوں میں سے ہے جن کا ناجائز استعمال ہوتا ہے اندرونی طور پر استعمال گھیاوات، ورگڑ اور ہر طرح کی تکلیف میں ہوتا ہے۔ جو راحت ملتی ہے وہ بیرونی جلد پر ایک طرح کی بیماری کی شکل میں آتی ہے۔ یہ ردعمل ہے۔ فعل بالمثل نہیں ہے۔ جن علاقوں میں تیل نکلتا ہے وہاں پٹرولیم کا استعمال انسان اور حیوان کی بھی بیماریوں میں آب حیات کی شکل میں کیا جاتا ہے۔

اس کے زیر اثر جلد پر جوابی جوش آتا ہے۔ خراش پیدا کرتا ہے۔ پھنسیاں نکلتی ہیں جیسا کہ زہر پٹائن میں ہوتا ہے۔ پٹرولیم کے زیر اثر سب سے پہلے کند ذہنی اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس قدر حواس باختہ ہو جاتا ہے کہ بازاروں میں راستہ بھول جاتا ہے۔ اسے عجیب وغریب احساس ہوتا ہے کہ میرے آس پاس بہت سے لوگ موجود ہیں حالانکہ ہوتا کوئی نہیں۔ اسے فضا میں عجیب وغریب چہرے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سمجھتی ہے میرے جسم دو ہیں۔ جیسے ایک شکل میرے بستر میں موجود ہے۔ یہ حالتیں بخار میں آتی ہیں۔ بچہ جننے کے بعد زچہ سمجھتی ہے میرے پہلو میں ایک اور بچہ موجود ہے۔ وہ حیران ہوتی ہے میں ان 2.2 بچوں کی نگرانی اور پرورش کیسے کروں گی۔ یہ احساس بہت سی بیماریوں میں پایا جاتا ہے اور اس کی بارہا تصدیق ہوئی ہے مثلاً ٹائیفائیڈ میں، کم درجہ حرارت والے بخاروں میں، دست میں، جب بیداری کی حالت میں ہوتا ہے تو ذہنی گڑبڑ رہتی ہے۔ خواب کی حالت میں وہ سمجھتا ہے کہ میرے بستر میں دو یا کئی اشخاص لیٹے ہوئے ہیں۔ نیم ہوشی کی حالت آنے تک وہ اسی خیال میں گرفتار رہتا ہے۔ وہ اس حالت سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ ہاں اگر مکمل طور پر ہوش میں آجائے تو پھر اس کی یہ پریشانی مٹ جاتی ہے مگر جب نیند کا نیم غلبہ ہو تو یہ خیال پھر لوٹ آتا ہے وہ دن رات اسی پریشانی میں جتلا رہتا ہے۔

جلد کی علامتیں بیرونی جلد کی علامتیں اہم ہیں۔ چھالے دار جیسے دانے جو کچے بعد دیگرے ہوتے ہیں اور ان چھالوں پر موٹا زرد کھرنڈ آنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ان چھالوں میں رطوبت کافی پائی جاتی ہے۔ چھالے بڑی آسانی سے پھٹ جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ان چھالوں پر کھرنڈ نہیں بھی آتے۔ وہ کھرنڈ جمنے سے پہلے ہی پھٹ جاتے ہیں۔ زخم نیچے ہی نیچے پھیلتا رہتا ہے اور اس کی طرح زخم گندہ ہو جاتا ہے۔ یہ حالت انگلیوں پر، خصیوں کی تھیلی پر، چہرے پر اور کھوپڑی کی جلد پر پائی جاتی ہے۔ گردن پر خصوصیت کے ساتھ اس قسم کے چھالے پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کیل چھالا، خشک یا تر پھنسیاں،

نیچی ہے۔ عموماً تر پھنسیاں ہی پائی جاتی ہیں۔ یہ پھنسیاں گہری ہوتی جاتی ہیں۔ پٹرولیم کے زیر اثر جہاں پہلے پھنسیاں نکل چکی تھیں اسی جگہ یا اس کے آس پاس نئی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس کے ساتھ پرانی پھنسیوں کی تہہ میں سخت آ جاتی ہے۔ جب کھرنڈ سوکھ جاتا ہے تو یہ جگہ سخت ہو جاتی ہے۔ یہ سختی کناروں پر آتی ہے اور کناروں کے آس پاس چھوٹے چھوٹے دائرے بنتے ہیں۔ یہ سخت جگہ پر پھٹتی ہے۔ وہاں سے خون نکلتا ہی اور رنگت ارغوانی نظر آنے لگتی ہے۔ آپ اس بیان کی روشنی میں پرانے اگزیما اور ہاتھ کی پھنسیوں کا مطالعہ کریں۔ یہ اس حالت میں خاص کر مفید ہے جبکہ انگلیوں کے سروں پر اور ہاتھ کی پشت پر پھٹاؤ موجود ہوں۔ جلد کھردری، کٹی پھٹی، خون نکلتا ہے۔ ریشے سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت اکثر ہتھیلیوں اور ناخنوں کے آس پاس نمودار ہوتی ہے۔ رگ و ریشوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ یہ زخم گہرے ہوتے اور پھیلتے جاتے ہیں۔ تمام جسم کی پھنسیوں میں سخت خارش ہوتی ہے۔ کھجاتے کھجاتے جلد خام بن جاتی ہے۔ رطوبت نکل آتی ہے۔ اس کے ساتھ خون آتا ہے۔ جگہ متورم ہو جاتی ہے، خارش ہوتی ہے اور ظاہرہ طور پر پھنسی کوئی نہیں ہوتی۔ کھجاتے کھجاتے جلد سے رطوبت ٹپکنے لگتی ہے۔ وہ اب بھی کھجاتا رہتا ہے اور اب خون آنے لگتا ہے اور یہ جگہ سرد ہو جاتی ہے (میں یہاں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ایسے سرد داغ اس دوائی کی اہم خصوصیت ہیں) محدود جگہ میں ٹھنڈک، پیٹ میں، معدے میں اور بچے دانی میں ٹھنڈک، کندھوں کے درمیان ٹھنڈے داغ، دل میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہے جیسے دل ٹھنڈا ہو، کئی طرح کا اگزیما، کھوپڑی کی جلد، خصوصیت سے گدی کا اگزیما منہ پر (تیزرم میور) آلات تناسل پر، ہونٹوں پر اور چہرے پر داد۔ داد کے ان دانوں پر کھرنڈ آتے ہیں اور ان سے بکثرت رطوبت ٹپکتی رہتی ہے۔

بلغمی جھلیوں یا اندرونی جلد پر بھی باریک زخم نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی تہہ سخت ہوتی ہے۔ لہٰذا پٹرولیم آتشکی زخموں میں بھی مفید ہے۔ گلے میں چھپتے، منہ آ جاتا ہے۔ منہ کے باریک باریک سفید چھالے۔ بھی جگہ بلغمی جھلیوں پر سوزش آتی ہے۔ اس سے پانی جیسی یا آخر میں گاڑھی زرد رطوبت آتی ہے ناک رطوبتی جھلیوں کی سوزش کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے۔ پرانا نزلہ، ناک میں کھرنڈ جمتے ہیں۔ گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے۔ ناک کا اوپر کا حصہ اور حلق متورم ہو جاتا ہے۔ ان سب جگہوں پر کف جمع ہوتی ہے۔ خاص کر سویرے، نرخرہ بھی ماؤف ہوتا ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ تکلیف کا اثر چھاتی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے نزلہ کے ساتھ کھانسی آتی ہے۔ خاص کر رات کو، بدن سوکھتا ہے اور اس کے ساتھ چھاتی میں دکھن اور درد ہوتا ہے۔ خشک کھانسی اور بلغمی کھانسی ادل بدل کر ہوتی ہے۔ چھاتی کا حصہ سوکھتا ہے۔ اس دوائی کی قابل ذکر خوبی یہ ہے کہ اس کی کھانسی رات کو بڑھتی ہے اور دست کی تکلیف دن میں بڑھتی ہے۔ پتلے دست آتے ہیں۔ دست کے ساتھ آنوں بکثرت آتی ہے۔ دست دن میں آتے ہیں اور رات کو کم ہو جاتے ہیں جبکہ مریض آرام سے لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد درد ضرور ہو جاتا ہے۔ بھوک کے وقت پیٹ میں کترن ہونے لگتی ہے اور اسے مجبوراً کھانا کھانا پڑتا ہے (ٹیلیکس اور گریفائٹس) پاخانے کے بعد زبردست بھوک لگتی ہے جیسے جان نکل جائے گی۔ لیکن اگر کھاتا ہے تو درد ضرور ہو جاتا ہے، بدن سوکھتا ہے۔ جلد پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ انگلیوں پر کٹی پھٹی اور ناہموار پھنسیاں جو ہرگز صاف ستھری نظر نہیں آتیں۔ وہ

انہیں صاف نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے انگلیاں چپک جاتی ہیں۔
مثانہ اور مثانے کی نالیوں کی سوزش۔ رطوبت کا پرانا اخراج، پرانا سوزاک، اندرونی جلد میں خارش ہونا عام بات ہے۔ سوزاک کی حالت میں اہم بات یہ ہے کہ مثانے کی نالی کے پچھلے نصف حصے میں خارش ہوتی ہے اور رطوبت آتی ہے۔ اس خارش کی وجہ سے مریض متوحش ہو جاتا ہے اور راتوں جاگتا رہتا ہے۔ مریض آلات تناسل وران کے جوڑ کے درمیانی حصہ کو کھجلاتا رہتا ہے۔ سوزاک کی رطوبت سفید یا زرد ہوتی ہے۔ یہ سوزاک کے آخری درجہ میں مفید ہے۔ یہ ابتدائی درجوں میں بھی مفید ہے جبکہ خارش تکلیف دہ ہو۔
سارے جسم میں خصوصاً جوڑوں میں دکھن، حرکت کرنے پر جوڑوں میں گٹھیادات کا درد، چھونے سے دکھن ہوتی ہے جیسے جگہ چھل گئی ہے۔ جہاں تک رگڑ وخراش کا تعلق ہے یہ آرنیکا کے مشابہ ہے۔
سر کے پچھلے حصہ کے پرانے درد میں پٹرولیم خاص کر مفید ہے۔ پیر میں بدبودار پسینے آنے اور وقتاً فوقتاً ہونے والے سر کے پچھلے حصہ کے درد میں سیلیشیا عام دوائی ہے۔ پٹرولیم میں بھی پیر میں بدبودار پسینہ آتا ہے۔ سارے ہی بدن پر بدبودار پسینہ آتا ہے۔ خصوصاً بغل میں، یہاں یہ پسینہ اتنا تیز ہوتا ہے کہ مریض کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا علم ہو جاتا ہے۔ درد اکثر گدی میں ہی رہتا ہے۔ لیکن اگر شدت اختیار کر جائے تو پھر یہ چاند کے اوپر سے ہو کر آنکھوں اور پیشانی تک پھیل جاتا ہے۔ (سیلیشیا میں بھی یہ حالت پائی جاتی ہے) یہ پٹرولیم سلیشیا کی نسبت گریفائٹس اور کاربوویج کے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ دونوں ہی کاربن والی دوائیاں ہیں اور بھی کاربن حرام مغز پر اثر کرتے ہیں۔ سر کے پچھلے حصہ سے درد شروع ہو کر پیشانی اور آنکھوں تک پھیل جاتا ہے۔ عارضی طور پر بینائی جواب دے جاتی ہے۔ بدن اکڑ جاتا ہے۔ بے ہوشی آ جاتی ہے۔ کھوپڑی کی جلد پر جگہ جگہ درد جو سر کو ہلانے سے بڑھتا ہے۔ کاربوویج کے خلاف اس میں سننے، چھونے اور سونگھنے کی حس بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔
پٹرولیم کے مریض میں ایک عجیب وغریب قسم کا چکر آتا ہے جو باقاعدہ حالتوں میں نمودار ہوتا ہے۔ مثلاً جہاز کے تختے پر یا گاڑی میں سواری کرتے وقت یا موٹر کار میں چلتے وقت یہ دوائی سر کے پچھلے حصہ کے ان دردوں میں مفید ہے جو موٹر کار میں یا مندرجہ بالا قسم کی حرکت سے متلی کے ساتھ پیدا ہوتے ہوں۔
بحری سفر کی طرح کی متلی، ایسی شکایت ہے جو عموماً ہمیشہ نہیں پائی جاتی۔ اگر دوائی کی خاص جسمانی بناوٹ مدنظر رکھ کر دوائی دی جائے تو بہتری آ سکتی ہے۔ تب ایسے مریضوں کو عام حالتوں میں مثلاً موٹر کار میں یا گاڑی میں سفر کرنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑی حد تک یہ بینائی کا نقص ہے۔ مثلاً جہاز کے پچھلے حصہ سے نکلتی ہوئی لہروں یا پاس سے گزرتی ہوئی چیزوں کی طرف دیکھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض کو اندھیرے کمرے میں جانے سے راحت ملتی ہے۔ گدی کا درد اور اس کے ساتھ مذکورہ بالا قسم کا چکر، بھوک کی وجہ سے جان نکلنے کا احساس یا درد معدہ، جس کی وجہ سے مجبوراً کھانا کھانا پڑتا ہو۔ پٹرولیم سے گھٹ جاتا ہے۔
سمندری سفر سے ہونے والی متلی، قے دوران سفر کی عام حالت مندرجہ ذیل ہے:
خوفناک متلی، انتہائی پیلا چہرہ، بدن سرد، پسینہ بکثرت اور تھکا دینے والا، پنکھا کرنے سے، کھلی ہوا میں، آنکھ بند کرنے سے، خاموشی اختیار کرنے سے۔ اندھیرے کمرے میں راحت ملتی ہے اور گرمی سے

تکلیف بڑھتی ہے۔ان حالتوں کے لئے عموماً مثلیکم مفید رہتا ہے۔

اس میں بینائی کی بھی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔اہم بات ہے آنکھ سے آنسو کا اخراج، چھالے جیسی پھنسیاں، زخم، سوزش، سرخی اور رطوبت کا بکثرت اخراج، گرے، بلغمی جھلیوں کا موٹا ہو جانا، پپوٹوں میں پھٹاؤ، کناروں کے ناسور اور ان کے ساتھ زبردست خارش بلغمی جھلیوں کی تمام سوزشوں میں خارش پائی جاتی ہے۔کان کی بڑی نالی کی بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں اور بہرہ پن واقع ہو جاتا ہے۔یہ سوزش کی حالت ہے اور اس میں نالی کے اندر سخت خارش ہوتی ہے۔مریض کسی طرح بھی خارش کی اس جگہ تک نہیں پہنچ سکتا۔کان کی گہرائی میں خارش مریض کان کو رگڑتا رہتا ہے۔کھجاتا رہتا ہے مگر وہ خارش کی اصل جگہ تک نہیں پہنچ سکتا۔حلق کی خارش، کان کی بیرونی نالی کی خارش، کان سے رطوبت نکلتی ہے۔

جسم کے غدود پر سختی اور سوزش آتی ہے۔کان کی تکلیف میں کن پیڑ بڑھ جاتی ہے۔جبڑے کے آس پاس کی تکلیف میں نچلے جبڑے اور زبان کے نچلے حصے غدود ماؤف ہو جاتے ہیں۔ان میں سختی آجاتی ہے اور اس میں مستقل رہنے کا رجحان ہوتا ہے۔چہرہ پیلا یا زرد، بیماروں جیسا دن بھر جی متلاتا رہتا ہے۔

پشت میں اکڑن، بیٹھ کر کھڑا ہونے پر کمر میں درد۔

گرمی اور جلن، جلد جگہ جگہ گرم، اس کے ساتھ جگہ جگہ سرد، داغ، ہتھیلیوں اور تلوؤں میں جلن اور خارش، چہرے اور کھوپڑی کی جلد میں جلن، پاؤں میں جلن اور جیسے وہ برف کی طرح جم گیا ہے ایسا احساس۔ ہوائی جس میں خارش اور جلن ہو اور رنگت ارغوانی ہو جائے۔برف کے مارے ہوئے اعضاء پر برسوں بعد جلن وخارش اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔رنگت سرخ اور گرم ہو جاتی ہے۔ہوائیوں کی خارش کی وجہ سے مریض بتا دیتا ہے کہ برف کب پگھلنی شروع ہوگی۔پٹرولیم برف کے سارے اعضاء کی جلن وخارش کو دور کر دیتا ہے مگر اس خصوصیت کی ساتھ نہیں جس سے کہ اگاریکس دور کرتا ہے۔اگاریکس اس ضمن میں تمام دوائیوں کا سرتاج ہے خصوصاً اس حالت میں جبکہ برف کا اثر ایسی جگہ ہوا ہو جہاں ہڈیوں پر گوشت کم ہو مثلاً پاؤں کا پنجہ۔

لقوے کی حالت خصوصاً جسم کے بائیں حصہ میں، پٹھوں کی کمزوری، نچلے اعضاء کی کمزوری، خصوصیت سے بائیں حصہ کی۔

بیرونی جلد پر پھنسیاں اور ان کی سختی ایک حد تک گریفائٹس کے مشابہ ہوتی ہے۔مگر پٹرولیم میں پتلی اور پانی جیسی رطوبت آتی ہے جبکہ اول الذکر میں یہ گوند جیسی، شہد جیسی، چپکنے والی اور لیس دار ہوتی ہے۔ دونوں ہی دوائیوں میں انگلیوں میں پھٹاؤ اور سختی آتی ہے۔مگر گریفائٹس کی اپنی خصوصیت ہے یعنی پانی سے بھری ہوئی، سینگ کی طرح ابھری ہوئی پھنسیاں، ناخن کے سرے ابھرے ہوئے۔یہ حالت صرف گریفائٹس میں ہی ملتی ہے۔

یہ دوائی مرد یا عورت کے آلات تناسل کے اگزیما میں حیرت انگیز کام کرتی ہے اور یہاں یہ رسٹاکس سے مقابلہ کرتی ہے۔خصیوں کی تھیلی پر، عضو مخصوص پر اور رحم پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔رسٹاکس عورت یا مرد کے آلات تناسل پر خوفناک سوزش لاتا ہے۔سرخباد جیسی سوزش، دگھیں، چھالے بڑے بڑے چھالے داد

کے دانے جن میں سرخ بادے کی شکل اختیار کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ خصیوں کی تھیلی اور آلات تناسل پر نکلی پھنسیوں کے لئے رسٹاکس اور پٹرولیم دو اہم دوائیاں ہیں۔ خصیوں پر داد کی خارش، رنگت سرخ اور تر داد، جلد پھٹ جاتی ہے۔ کھردری اور خون آتا ہے۔ یہ داد ران کی جڑ تک پھیل جاتی ہے۔ آلات تناسل اور ران کی جڑ تک خشک داد مرد و عورت کے آلات تناسل کے بیرونی حصوں پر پسینہ آتا ہے۔ جگہ تر رہتی ہے۔

بھگنی پر کھرنڈ آتے ہیں۔ سفید، گندم کی بھوسی کی طرح کی پپڑی، خارش ہوتی ہے۔ یہ پپڑی ہمیشہ اترتی رہتی ہے۔ اگر عورت کی صحت کمزور ہو تو بھگنی پر ورم آتا ہے اور یہ جگہ اس قدر نازک ہو جاتی ہے کہ کپڑے کا چھونا بھی برداشت نہیں ہوتا۔

موسمی تبدیلیاں گوارا نہیں ہوتیں جیسا کہ فاسفورس اور روڈوڈنڈران میں ہوتا ہے۔ بجلی کڑکنے سے پہلے تکلیف بڑھتی ہے عموماً ہوا اور سردی بھی برداشت نہیں ہوتی۔ دبلے پتلے اور سوکھے بدن والے۔ تپ دق ہو جانے کا احتمال، پھنسیاں خود بخود نکلتی ہیں اور دب جاتی ہیں۔ ہاتھ پیر میں جلن، ہتھیلیاں اور تلوے بستر سے باہر رکھنا چاہتا ہے۔ تلووں کی جلن سن کر صرف سلفر تک ہی اکتفا مت کرو اور نہ ہی پاؤں میں پسینہ آنے کی حالت میں سلیشیا واحد دوائی ہے۔ کسی ایک اعضاء پر پسینہ آتا ہے۔ چھینکے، چکتوں میں خارش، اعضاؤں کا سرد ہو جانا، تکلیف کسی ایک اعضاء میں آتی ہے۔ بغل و پاؤں میں سخت بدبو دار پسینہ آنا اس کی اہم علامت ہے۔ اس میں بہت سے عجیب و غریب اور اہم احساس پائے جاتے ہیں۔ اس کی جلد کی علامتوں کا دھیان کے ساتھ مطالعہ کرو اور گریفائٹس اور سلفر سے مقابلہ کرو۔

فاسفورس *PHOSPHORUS*

فاسفورس کی شکایت عموماً کمزور جسم والوں میں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً جو پیدائش سے ہی کمزور ہوں۔ نرم و نازک بدن والے اور جن کا بدن بڑی جلدی جلدی بڑھا ہو۔ اس کی شکایتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو دبلے پتلے اور سوکھے بدن والے ہوں یا جن کا بدن بڑی جلدی کے ساتھ سوکھتا جا رہا ہو۔ وہ بچے جن کو سوکھیا مسان ہو رہا ہو اور وہ لوگ جن کے بدن میں تپ دق کی بنیاد بخوبی موجود ہے۔ نازک بدن والے، موم سے پیلے، خون کی کمی والے اور دبلے پتلے بدن والے جو طبعاً غصیلے اور تنگ مزاج ہوں۔ اس سے اس شخص کا رجحان اور جسم کی اندرونی حالت کا قدرے حال معلوم ہو گیا۔ اندرونی طور پر اس کے اندر ایک زلزلہ آیا ہوا ہے۔ اس کو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ فضاء میں برقی تبدیلیوں سے زبردست دھڑکن اور خون میں جوش آتا ہے۔ سبز یرقان کی بیمار لڑکیاں جو بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہوں جنہیں یکایک کمزوری آ گئی ہے۔ بدن پیلا پڑ گیا ہے۔ سبز ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ حیض کی مشکلات، جوش و اجتماع خون جن کے بدن سے خون نکلتا رہتا ہو۔ ذرا ذرا سے زخموں، ناک سے، پھیپھڑوں سے، معدے سے، مثانے سے اور بچے دانی سے خون آتا ہے۔ اپنے آپ جو زخم بھی بن گئے ہوں، ان سے بھی خون آتا ہے۔ زخم پر آئے نقلی انگور سے خون آتا ہے۔ زچگی میں بعد از ولادت خون کا اخراج جاری رہتا ہے۔ بدن پر سیاہ اور نیلے داغ آنکھ کی جلدی جھلیوں کے نیچے یا جلد کے نیچے ہر جگہ خون جمع ہو جاتا ہے۔ خون کی رال خون کے منتشر ہونے یا خون کے پتلا ہو جانے

کی شہادتیں، ذرا سی رگڑ لگنے سے چوڑا نیلا داغ بن جاتا ہے۔ نکسیر میں خون بکثرت گرتا ہے۔ سارے بدن پر داغ پڑ جاتے ہیں جیسا کہ ٹائیفائیڈ بخار میں اخراج خون کے ساتھ کم درجہ حرارت والے مسلسل بخاروں میں ہوتا ہے۔ چھتے کی طرح پھوڑے پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔

عضو میں چربی کا آنا اس کی اہم علامت ہے۔ مثلاً دل میں، جگر میں اور گردوں میں چربی آجاتی ہے۔ عام استسقاء، ہاتھ پیروں پر سوجن آجاتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ لال بخار کی جلد کا استسقا ساری جھلیاں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ جیسا کہ خون نکلنے کے بعد یا ہلکی قسم کی بیماریوں میں پایا جاتا ہے۔ خون کی نمایاں کمی اور ڈھیلے پٹھے، نرم پٹھے، پٹھوں میں چربی آجاتی ہے۔ آلات تناسل لٹک پڑتے ہیں۔ عورت کے پیڑو کے حصے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً بچہ دانی اور رحم کا باہر نکل آنا وغیرہ۔ اکڑن بھی اس کی اہم علامت ہے۔ چلنا شروع کرے، تو اکڑن وتنگی محسوس ہوتی ہے۔ اڑیل گھوڑے کی طرح حصے اکڑ جاتے ہیں۔ خاص کر سویرے سارے حصوں میں گٹھیاوات کی اکڑن، فاسفورس کے زیر اثر اعضاء میں کھنچاؤ، چیرنے پھاڑنے کی طرح درد پائے جاتے ہیں۔ اعضاء ماؤف میں کھنچاؤ اور چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، فاسفورس کی تکلیفیں سردی کے موسم میں بڑھتی ہیں۔ عام خیال ہے کہ مریض خود بھی سردی برداشت نہیں کرسکتا۔ سردی اور ٹھنڈے پہنچنے سے ساری تکلیفوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ گرمی سے اور سینکنے سے آرام ملتا ہے۔ ماسوائے سر اور معدے کی علامتوں کے، ان کو ٹھنڈ ملتے ہی راحت ملتی ہے۔ فاسفورس موچ آجانے کے بعد کے اثر میں نہایت مفید ہے مثلاً موچ آنے کی وجہ سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ اعضاء ماؤف کا مردہ ہوجانا اس کی ایک اور خوبی ہے۔ خصوصیت سے نچلے جبڑے کا مردہ ہوجانا۔ تاہم کسی بھی جگہ کی ہڈی کے مردہ ہوجانے میں مفید ہے۔ کھوپڑی کی ہڈی کی بے قاعدہ نشوونما اور اس میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چیرنے پھاڑنے اور چھید ہونے کی طرح کے درد خصوصاً رات کو۔ ناک وکان کے مسوں میں فاسفورس سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ خنازیری سوزشیں، غدود کی سوزشیں غدود بڑھ جاتے ہیں۔ خصوصاً کٹ جانے کے بعد جیسا کہ جلس میں پایا جاتا ہے۔ دبلے پتلے، کمزور اور پیلے بدن والوں کے غدود کا ورم مثلاً جن کو دستوں کی تکلیف ہے۔ جو تھکان لانے والی حالتوں میں مبتلا ہیں۔ ناسور، بھگندر اور تپ دق کے مریض ہیں ناسور جن سے زرد رنگ کی رطوبت بکثرت آتی ہو۔ مہلک قسم کے پھوڑوں کی ترقی کو فاسفورس بڑی حد تک روک دیتا ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ سب جگہ جلن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ دماغ میں جلن ہوتی ہے۔ جلد میں جلن ہوتی ہے۔ معدے میں، چھاتی میں اور جسم کے دیگر حصوں میں جلن ہوتی ہے۔

فاسفورس کا مریض نہایت ذکی الحس اور نازک مزاج ہوتا ہے وہ بیرونی تاثرات کو بہت جلدی قبول کرتا ہے مثلاً ذرا سی بو، آواز یا چھونا اس کو برہم بنا دیتا ہے۔ ذرا سی وجہ سے دماغی اور ذہنی تھکان آجاتی ہے۔ ذرا سی وجہ سے، ہاتھ سے کوئی کام کرنے سے، ذرا سی محنت سے، ذرا سی کمزوری سے یا کھانسنے سے بدن کانپنے لگتا ہے۔ کمزوری نمایاں طور پر پائی جاتی ہے جو آخر کار لقوے کی شکل اختیار کرلیتی ہے یا لقوے جیسی کمزوری آتی ہے۔ جیسا کہ عموماً ٹائیفائیڈ بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے زیر اثر مریض بستر میں پیروں

کی طرف کھسکتا چلا جاتا ہے۔ پٹھے کانپتے ہیں اور ان میں جھٹکے آتے ہیں۔ لقوہ اور اس کے ساتھ حصوں میں سرسراہٹ اور چیر نے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ لقوہ جو مرگی کے ساتھ آئے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ پھڑکن ہوتی ہے جیسا کہ لقوے میں پایا جاتا ہے۔ مفلوج اعضاء کا تشنج، سارے بدن میں چیر نے پھاڑنے، کھچاؤ اور جلن کے ساتھ درد۔ فاسفورس کا مریض بدن کی مالش کرانا چاہتا ہے۔ عموماً سونے کے بعد اس کی حالت سدھر جاتی ہے ہمیشہ آرام کرنا چاہتا ہے۔ ہمیشہ تھکا رہتا ہے۔

فاسفورس کے مریض کی طبیعت میں زبردست جوش آتا ہے۔ کانپتا ہے۔ جوشیلے و عجز کیلئے خیال۔ جوش جس کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ زبردست قیاس۔ جوش حتیٰ کہ عام مسرت سے لے کر غیب دانی تک کی حالت اس میں پائی جاتی ہے۔ ذہن یا ضرورت سے زیادہ چست ہوگا اور یا انتہائی سست اور اس کے ساتھ نسیان۔ دماغی اور ذہنی جوش اور ذرا سی دماغی محنت کرنے سے زبردست ذہنی انتشار آتا ہے۔ ذرا سی جسمانی محنت کرنے سے زبردست تھکن آتی ہے۔ فکر، یاس کے ساتھ بڑبڑاتا۔ اندیشہ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ سورج چھپنے کے بعد اندھیرا ہونے تک فکرمند رہتا ہے۔ تنہائی میں فکرمند، شکی مزاج، ڈرتا ہے۔ خصوصاً بجلی کڑکنے کے وقت، اس وقت بہت سی تکلیفیں رونما ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دھڑکن ہوتی ہے۔ دست آتے ہیں اور کانپتا ہے۔ سارا بدن کانپتا ہے۔ خوف کی وجہ سے مندا گنی ہو جاتی ہے۔ شام کو ڈرتا ہے۔ موت کا خوف، ڈرتا ہے کہ کوئی اس کونے سے میری طرف جھانک رہا ہے۔ عجیب و غریب قیاس سے بھرپور، پاگل پن کے نزدیک پہنچ ہوا۔ ذہنی کام کر سکنے کی نااہلیت، مرگی ہو جانے کا اندیشہ۔ کوئی دماغی کام کرنے سے سر درد اور تنگی سانس شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اندیشہ معدے کی خلاء میں جان نکلنے کا احساس، اس کے سارے خوف معدے کی خلاء سے اٹھتے ہیں۔ بے پرواہ دوستوں اور گردوپیش سے بے نیاز، اپنے بچوں کی طرف سے بے پرواہ سوال کا جواب نہیں دیتا۔ خاندان اور آس پاس کی باتوں سے دلچسپی نہیں رہتی۔ سوال کا جواب آہستہ آہستہ دیتا ہے آہستہ آہستہ سوچتا ہے۔ گھبرایا ہوا یا غنودگی میں، اسے چاروں طرف پریشانی دکھائی دیتی ہے۔ زندگی سے بیزار، اکتایا ہوا، ناامید، ایک لفظ نہیں بولتا، شکستہ دل، وہم کی جیتی جاگتی تصویر، روتا ہے، غمگین، ہسٹریا کا مریض اعضاء پوشیدہ کو ننگا کر دیتا ہے۔ خود بخود بکواس کرتا ہے۔ اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ کم درجہ حرارت والے بخاروں یا شرابیوں کا بکواس، نیند میں پاگل پن کے دورے، اس کے ساتھ غیظ و غضب اور شدید تندی حتیٰ کہ کوئی اس کے پاس پھٹکنے کی بھی جرأت نہیں کرتا۔ اس طرح احمق پن، دماغی کمزوری اور خفقان بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دماغی کام کی کثرت اور آنکھوں پر متواتر زور پڑنے سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ فاسفورس کی سبھی شکایتوں میں سر چکرانا عام علامت ہے۔ چلتے چلتے ڈگمگاتا ہے جیسے نشے میں مخمور ہو۔ کھلی ہوا میں سر چکراتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد سر چکراتا ہے۔ شام کو سر چکراتا ہے۔ سر میں بھاری پن اور گڑبڑ، ہر چیز جیسے چاروں طرف گردش کر رہی ہے۔ سر میں بھاری کمزوری، یہ ساری ذہنی علامتیں دماغی کام کرنے سے بڑھتی ہیں۔ شور و غل سے اضافہ ہوتا ہے۔ تمام علامتیں اندھیرے میں، تنہائی میں بڑھتی ہیں۔ اکثر باجے، جوش سے اور پیانو بجانے سے بڑھتی ہیں۔

فاسفورس کے سر درد چکن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ ٹھنڈک سے

سر درد گھٹتا ہے اور حرارت سے بڑھتا ہے۔ حرکت سے ابتر ہو جاتا ہے اور آرام سے راحت ملتی ہے۔ لیٹ جانے سے بھی بڑھتا ہے۔ اکثر مریض کو سیدھا تن کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ سر پر بھاری بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا اور گرم، گرم کمرے میں، گرم فضا میں، گرم خوراک سے اور ہاتھ گرم پانی میں ڈالنے سے سر درد بڑھتا ہے۔ معدے کی شکایتوں کی طرح سر کی شکایتیں بھی گرمی سے، سینک دینے سے اور گرم خوراک سے بڑھتی ہیں اور ٹھنڈی چیزوں سے گھٹتی ہیں جبکہ جسم کی دیگر شکایتیں گرمی سے کم ہوتی ہیں اور ٹھنڈک سے بڑھتی ہیں۔ سر درد عموماً نہایت تیز و تند ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھوک ہوتی ہے یا سر درد آنے سے پہلے بھوک لگتی ہے۔ سر درد کے ساتھ قے، چہرہ سرخ اور پیشاب کم آتا ہے۔ یورک ایسڈ آنے کی وجہ سے سر درد۔ شدید عصبی درد، بھالا گھسنے کی طرح، چیرنے پھاڑنے کی طرح اور گولی لگنے کی طرح کے درد۔ سر میں دباؤ کے ساتھ درد۔ وقت مقررہ پر آنے والے سر درد۔ دماغی محنت سے ہوا سر درد سر میں زبردست گرمی اور چہرے و جبڑوں کے پٹھوں کی اکڑن، اس کے ساتھ کبھی کبھی سر کے پچھلے حصہ میں ٹھنڈک، دماغ میں جھٹکے، سر درد شور و غل سے روشنی سے بڑھتے ہیں۔ سر میں سرگی کی وجہ سے اجتماع خون۔

دماغ کی جھلیوں میں پانی آنے کی نئی علامت کو اس نے دور کیا ہے۔ دماغی جھلیوں کی پرانی سوزش، دماغی کمزوری، پاگل پن، شدید سر درد، مناسب نشو و نما نہ ہونے کی وجہ دماغی کمزوری۔ ریڑھ کی اس بڑی رگ کی کمزوری جو دماغ میں آتی ہے۔ کھوپڑی کی جلد پر سکری کی کثرت۔ بال جھڑتے ہیں۔ گنج کے داغ بن جاتے ہیں۔ جگہ جگہ گنج کے داغ، کھوپڑی کی جلد پر زبردست گرمی، کھوپڑی پر، چہرے پر اور پیشانی پر تناؤ جیسے وہاں پٹی بندھی ہوئی ہے۔ گنج کے ان داغوں پر کیل دار پھنسیاں نکلتی ہیں۔ کھوپڑی پر جگہ جگہ گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں۔ سر کی شکایتیں بدن کے گرما جانے پر بڑھتی ہیں۔ محسوس کرتا ہے جیسے کوئی سر کے بال نوچ رہا ہے۔ کھوپڑی کی جلد میں زبردست دکھن۔ سر درد کے وقت سر کے بال لٹکا چھوڑتا ہے۔

آنکھ کی بھی بہت سی علامتیں ہیں۔ جلن ہوتی ہے، سرخی آتی ہے، خون جمع ہو جاتا ہے اور خون کی نالیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ہر چیز سرخ اور اکثر نیلی نظر آتی ہے یا کبھی کبھی سبز یا دھندلی نظر آتی ہے۔ جیسا کہ ابتدائی موتیابند میں ہوتا ہے۔ آنکھ کے آگے جو رنگ آتے ہیں وہ کالے نظر آتے ہیں۔ بینائی دھندلی، پڑھتے پڑھتے آنکھ تھک جاتی ہے۔ صبح کو اور سورج چھپ جانے کے بعد بہتر دکھائی دیتا ہے۔ فاسفورس میں آنکھ کی عام علامتیں آرام کرنے کے بعد گھٹ جاتی ہیں۔ غشی کی طرح عارضی اندھا پن محسوس کرتا ہے۔ جیسے یکایک اندھا ہو جائے گا۔ بینائی کی رگ کا لقوہ، گھریلو بجلی یا آسمانی بجلی کا جھٹکا لگنے کے بعد آیا اندھا پن۔ اس نے نیلا موتیا بھی درست کیا ہے۔ پیشاب میں چربی آنے کی حالت میں اس نے تارے کی سوزش بھی دور کی ہے۔ اس نے آنکھ کے اندرونی طبق میں لعاب اور پردے کے دھندلے پن کو دور کیا ہے۔ اس نے آنکھ کے مختلف پٹھوں کی لقوے جیسی کمزوری کو بھی دور کیا ہے۔ اس نے آنکھ کے نظام عصبی کے لقوے کو درست کیا ہے جبکہ پپوٹے لٹک پڑے تھے۔ آنکھ کی جلن و سرخی ٹھنڈک پہنچانے سے ہٹ جاتی ہے۔ پپوٹے کھینچتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ پپوٹوں کا ورم، پپوٹوں کے دائرے۔ یہ ان مہلک قسم کے پھوڑوں میں مفید ہے جبکہ آنکھ بھی ماؤف ہو یہ بیماری کی خوفناک رفتار کو روک دیتا ہے۔ آنکھ کی علامتیں بھی، سر اور ذہنی علامتوں کی طرح عموماً

دماغی کام کرنے والوں میں ہی نمودار ہوتی ہیں۔ تیز روشنی میں کام کرنے سے خون کا دورہ سر کی طرف بڑھ جاتا ہے اور اس سے آنکھ و دوسرے اعضاء کو نقصان پہنچتا ہے۔

فاسفورس میں ایک خاص قسم کی بہتری پائی جاتی ہے۔ فاسفورس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا مریض انسانی آواز بخوبی سن نہیں سکتا، کم سنتا ہے۔ وہ اکثر محسوس کرتا ہے کہ کان کے اوپر کچھ ہے۔ جیسے کان ڈھکا ہوا ہے اور وہ آواز کی لہر کو اندر نہیں جانے دیتا۔ کان میں شدید خارش، بیرونی کان پر ورم، خارش، چیرنے پھاڑنے کی طرح کا درد، کان کے اندر جلن کے ساتھ درد اس نے کان کی نواسیر کو درست کیا ہے۔

ناک کی بھی بہت سی علامتیں ہیں۔ پرانا، ضدی نزلہ زکام ہوتا ہے مگر فاسفورس کی سردی کی مرغوب ترین جگہ ہے چھاتی۔ بیشتر تکلیفیں چھاتی سے شروع ہوتی ہے مگر یہ بڑے زکام کو بھی درست کرتا ہے۔ ناک میں تکلیف دہ خشکی۔ ہر وقت چھینکتا رہتا ہے۔ ناک سے خون ملا پانی بہتا رہتا ہے۔ ناک بار بار بند ہو جاتی ہے اور بار بار بہتی ہے۔ زکام اور گلے کے زخم، نتھنے بند ہو جاتے ہیں۔ لال بخار میں چھینکیں کثرت سے آتی ہیں۔ ناک ادل بدل کر بہتی اور بند ہوتی ہے۔ نتھنوں میں سبز کف بھر جاتی ہے۔ ناک سے سبزی مائل زرد، خون ملی کف گرتی ہے جو صبح کے وقت بڑھتی ہے۔ ناک سے سخت بدبو آتی ہے۔ بار بار نکسیر آتی ہے۔ ناک سے سرخ چمکدار خون بکثرت گرتا ہے۔ ناک کا ورم، سرخ اور چمکدار بعض دفعہ چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ ناک کی ہڈیاں مُردہ ہو جاتی ہیں۔ اس نے نواسیر درست کی ہے۔ خصوصاً وہ نواسیر جس سے خون نکلے۔ نتھنے بار بار پھڑ کتے ہیں۔ جیسا کہ لائیکوپوڈیم میں ہوتا ہے۔

فاسفورس کے مریض کا چہرہ بیماروں جیسا، نیلا، مرجھایا ہوا اور پیلا ہوتا ہے جیسا کہ تپ دق والے کا چہرہ ہوتا ہے یا ان مریضوں کا جن کو جلد ہی تپ دق ہونے والا ہے اور وہ لوگ جن کے جسم کی گہرائی تک کوئی مہلک بیماری پہنچ چکی ہو، خون کی کمی والے بدنما چہرے کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ چہرہ پھولا ہوا، استسقاء والا چہرہ، آنکھوں کے نیچے جگہ پھولی ہوئی۔ ہونٹ اور پپوٹے متورم، گالوں پر سرخ داغ، جیسا کہ تپ دق والوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ تپ دق والوں کی تمتماہٹ چہرے کی جلد کا تناؤ، چہرے میں، آنکھوں کے آس پاس، کنپٹی سے جائد تک اور واپس کان کی پچھلی ہڈی تک کترن اور گولی لگنے کی طرح کے درد، دانتوں میں چھیلنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد دانتوں کا درد عموماً حرارت سے کم ہو جاتا ہے جبکہ سر درد ٹھنڈک سے گھٹتے ہیں۔ دانت کے درد کھانا کھاتے وقت، بولتے وقت اور کھانا کھالینے کے بعد بڑھتے ہیں۔ اس میں سخت درد ہوتے ہیں درد جبڑے اور کنپٹیوں تک پہنچتا ہے۔ اس کے ساتھ چہرہ گرم پھولا ہوا، تکلیف بولنے سے اور کھانے سے بڑھتی ہے۔ اس میں نچلے جبڑے کا ناسور بھی پایا جاتا ہے۔ جبکہ اس میں سخت گرمی اور جلن بھی ہو۔ چہرے اور دانتوں کا عصبی درد، رات کو سر اور چہرہ لپیٹنا پڑتا ہے۔ اگر ہوا زور سے چل رہی ہو تو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ چہرہ بیماروں جیسا، مرجھایا ہوا اور اترا ہوا۔ جیسے کوئی خوفناک بیماری آرہی ہے۔

ہونٹ کٹے پھٹے، خشک۔ ان سے خون نکلے۔ ہونٹوں کی رنگت کالی، بھوری اور نیلے پھٹے جیسا کہ کم درجہ حرارت والے بخاروں میں ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نچلا جبڑا مُردہ ہو جاتا ہے۔ کن پیڑ کے غدود کی سوزش خاص کر جبکہ سوزش آجائے اور ناسور بن جائے۔ دانت جلدی جلدی گرنے لگتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون

آتا ہے اور وہ دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔

اگر دانت نکلوانے کے بعد چمکدار سرخ خون نکلتا ہو تو فاسفورس نہایت مفید ہے۔ زبان پر ورم آ جاتا ہے اور بولنا مشکل ہو جاتا ہے ایک لفظ بھی منہ سے نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی میٹھا یا نمکین ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ذائقہ تلخ ہو جاتا ہے۔ صبح کو منہ میں ہائیڈروجن سلفائیڈ جیسا ذائقہ آتا ہے۔ زبان پر میل کی تہہ جیسے کانٹے ہوں۔ اکثر کھریا مٹی جیسی سفید تہہ۔ اکثر زرد میل کی تہہ۔ زبان خشک، کٹی پھٹی، خون نکلے۔ دانتوں پر میل جمتی ہے۔ منہ، مسوڑھوں، ہونٹوں اور زبان کی بلغمی جھلیوں پر پپڑی جمتی ہے زبان اور نوک زبان متورم۔

اگر دانت نکلوانے کے بعد چمکدار سرخ خون نکلتا ہو تو مشکل فاسفورس نہایت مفید ہے۔ زبان پر ورم آ جاتا ہے اور بولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک لفظ بھی منہ سے نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ تلخ یا ترش خاص کر دودھ پینے کے بعد ترش ہو جاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ تلخ یا ترش خاص کر دودھ پینے کے بعد ترش ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی میٹھا یا نمکین ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ذائقہ تلخ ہو جاتا ہے۔ صبح کو منہ میں ہائیڈروجن سلفائیڈ جیسا ذائقہ آتا ہے۔ زبان پر میل کی تہہ جیسے کانٹے ہوں۔ اکثر کھریا مٹی جیسی سفید تہہ۔ اکثر زرد میل کی تہہ۔ زبان خشک، کٹی پھٹی، خون نکلے، دانتوں پر میل جمتی ہے۔ منہ، مسوڑھوں، ہونٹوں اور زبان کی بلغمی جھلیوں پر پپڑی جمتی ہے زبان اور نوک زبان متورم۔

منہ اور گلا خشک، منہ اور گلے کی بلغمی جھلیوں میں اپاز (خراش) دکھن، منہ چھالوں سے بھرا ہوا جیسا کہ دودھ پلانے والی ماں کے منہ میں ہوتا ہے۔ منہ سے خون ملی لار (رال) گرے۔ دودھ پلانے والی ماں کے منہ کے زخم، منہ سے پانی سی لار اور خون ملی لار بکثرت آتی ہے۔ لار بکثرت آتی ہے۔ ذائقہ میٹھا میٹھا، نمکین یا گندہ۔ گلے کی بلغمی جھلیوں کا بھی وہی حال ہوتا ہے جو گلے کا۔ ٹانسلز میں انتہائی خشکی، کھردراپن، کچاپن، خراش، خون آتا ہے اور ورم آ جاتا ہے۔ گلے کی سوزش، گلے میں جیسے کپاس اٹکی ہوئی ہے۔ جیسے مخمل لگی ہوئی ہے۔ ٹانسلز کا شدید ورم، گلے میں شدید جلن درد جو خوراک کی نالی تک پہنچے۔ کوئی چیز نگل نہیں سکتا کیونکہ خوراک کی نالیاں مفلوج ہو جاتی ہیں یا گلے اور خوراک کی نالیوں پر سوزش آ جاتی ہے۔ خوراک کی نالی میں گھٹن ہوتی ہے فاسفورس میں زبردست بھوک ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پھر بھوک لگتی ہے۔ بخار کی سردی کے دوران میں بھی اسے کھانا کھانا پڑتا ہے۔ کھانا کھانے کے لئے رات کو بھی جاگنا پڑتا ہے۔ غشی آتی ہے اور پھر مجبوراً کھانا پڑتا ہے۔ سردرد کے وقت بے پناہ بھوک۔ بھوک کی شدت اسے سردرد سے آگاہ کر دیتا ہے۔ وقت مقررہ پر آنے والے سردرد میں بے پناہ بھوک، یہ بھوک اکثر جھوٹی ہوتی ہے کیونکہ کبھی کبھی کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اسے بھوک لگتی ہے اور جونہی کھانا سامنے آتا ہے اسے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ پیاس بھی فاسفورس کی مستقل خوبی ہے۔ نئی اور پرانی شکایتوں میں زبردست پیاس ہوتی ہے۔ برف سے سرد پانی کے لئے پیاس، تازگی بخش چیزوں کے لئے رغبت، سرد چیزیں پینے سے عارضی طور پر راحت ملتی ہے مگر جونہی پانی معدے میں جا کر گرم ہوتا ہے پیاس پھر آ جاتی ہے۔ جونہی پانی معدے میں گرم ہوتا ہے فوراً قے ہو جاتی ہے۔ مگر بعض ایسی بھی حالتیں ہیں جہاں برف کا سرد پانی موافق آ جاتا ہے۔ ان مث

پیاس جب بھی پانی کی تے ہوتی ہے تو پانی کی ان مٹ پیاس لگتی ہے۔ وہ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی روٹی کھانا چاہتا ہے۔ تازگی دینے والی مصالحے دار، رس دار چیزیں چاہتا ہے۔ شراب اور ترش چیزوں کے لئے رغبت، فاسفورس اکثر پرانی شرابیوں کی شراب پینے کی رغبت چھڑا دیتا ہے۔ یہ محض معدے کی بلغمی جھلیوں کے اجتماع خون کے مشابہ ہے۔ میٹھی چیزوں سے، گوشت سے، ابلے دودھ سے، نمک، مچھلی سے، بیئر سے، کھیر سے، چائے اور قہوے سے نفرت ہو جاتی ہے۔

فاسفورس کی بیشتر تکلیفیں کھانا کھانے سے کم ہو جاتی ہیں۔ فاسفورس کی عصبی علامتیں مریض کو کھانا کھانے پر مجبور کر دیتی ہیں اور مریض بھی کھانا کھانے کے بعد چند لمحہ تک بہتری محسوس کرتا ہے تب اسے کچھ نہ کچھ کھانا پڑے گا یا عصبی علامتیں نمودار ہو جائیں گی۔ عموماً کھانا کھانے کے بعد نیند آ جاتی ہے اور بغیر کھائے نیند نہیں آتی۔

معدے میں بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً درد ہوتا ہے۔ متلی و تے آتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ معدے کی علامتیں ٹھنڈی چیزوں سے گھٹتی ہیں اور گرم چیزوں سے بڑھتی ہیں۔ گرم پانی میں ہاتھ ڈالتے ہی یا گرم کمرے میں داخل ہوتے ہی، گرم چیز کھاتے ہی یا گرم چیز کے معدے میں پہنچتے ہی متلی اور تے شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے حاملہ کی متلی دور ہو جاتی ہے جبکہ گرم پانی میں ہاتھ ڈالتے ہی حاملہ کو متلی و تے شروع ہو جاتی ہو، فاسفورس کی دوسری اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں کھائے پیے کی ڈکاریں آتی ہیں۔ کھانے کی ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ تاوقتیکہ تے ہو کر معدہ خالی نہ ہو جائے۔ متواتر متلی ہوتی ہے۔ ماسوائے اس وقت کے جبکہ معدے میں کوئی ٹھنڈی چیز پڑی ہو۔ پانی جونہی معدے میں گرم ہوتا ہے تے ہو جاتی ہے۔ یہ کلوروفارم کی متلی و تے سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے اور فاسفورس سرجنوں کا بہترین دوست ہے کیونکہ وہ کلوروفارم کے اثر کو اس کی مدد سے زائل کر سکتا ہے۔ تے اور ترش رطوبت کی زبردست تے۔ پت (صفرا) کی تے، کف کی تے۔ تے جس میں قہوے کی تلچھٹ جیسا سیاہ مواد نکلے۔ معدے میں خوفناک کمزوری۔ جیسے جان نکل جائے گی۔ یہ کمزوری اکثر سلفر کی طرح صبح 11 بجے آتی ہے۔ دباؤ کے ساتھ، جلن کے ساتھ اور چیرنے پھاڑنے کی طرح معدے میں درد کھانا کھانے کے بعد معدے میں درد، معدے کی خلا نہایت ذکی الحس، ورم معدہ، یہ معدے کے سرطان میں نہایت مفید ہے جبکہ قہوہ کی تلچھٹ جیسی تے اور جلن ہوتی ہو۔ معدہ ٹھنڈا جیسے برف ہو معدے میں درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ معدے میں برف سی ٹھنڈی چیزیں رکھنے سے ایک لمحہ کے لئے راحت مل جاتی ہے جمے ہوئے خون کی بکثرت تے۔ پرانی مندا گنی۔ اپھارہ، خوراک کی گڑگڑاہٹ، پیٹ اور معدے کا اپھارہ، معدے کے زخم۔

جگر بھی فاسفورس کی بہت سی علامتیں مہیا کرتا ہے۔ جگر میں اجتماع خون، اپھارہ، درد، سختی، چربی آنا وغیرہ، فاسفورس ہماری جگر کی بہترین دواؤں میں سے ایک ہے۔ سختی جگر، ضعف جگر، معدے اور جگر کی علامتوں کے ساتھ عموماً یرقان بھی رہتا ہے۔

پیٹ نہایت ذکی الحس، چھوؤ تو درد ہونے لگتا ہے۔ گڑگڑاہٹ ... ہے۔ پیٹ جیسے خالی ہو۔ پیٹ میں کمزوری کا احساس۔ پیٹ جیسے ڈھیلا ہو چلا ہے۔ نیچے لٹک ... ہے۔ وہ احساس، پیٹ ... ایک بوجھ ہے۔

پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے جیسا کہ ٹائیفائیڈ (تپ محرقہ) میں ہوتا ہے۔ فاسفورس کی اہم خوبی ہے۔ گڑ گڑاہٹ جو معدے سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور انتڑیوں تک جاری رہتی ہے۔ اس کے ساتھ خود بخود پاخانہ آتا ہے۔ یہ حالت ٹائیفائیڈ میں ہوتی ہے۔ آرسینکم میں بھی گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے مگر یہ خوراک کی نالی سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اپھارہ، درد چھید ہونے کی طرح، چیرنے پھاڑنے کی طرح اور کٹن کے ساتھ سارے پیٹ میں درد، انتڑیوں اور پاخانے کی بھی بہت سی علامتیں ملتی ہیں۔ انتڑیوں سے خود بخود فضلہ نکلتا رہتا ہے۔ پانی سا پتلا فضلہ بکثرت نکلتا ہے۔ بدبودار فضلہ ڈھیر کا ڈھیر آپڑتا ہے۔ خوفناک بدبودار یا پانی سا پتلا دست مریض ایسے پڑا رہتا ہے جیسے مر رہا ہو۔ پاخانہ خود بخود نکلتا رہتا ہے۔ پاخانے میں سفید آنوں یا چکنی آنوں کے ساتھ چربی کے ذرے ملے رہتے ہیں، پاخانہ ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہے جیسے مقعد کا منہ کھلا ہوا ہے۔ ٹائیفائیڈ میں انتڑیوں سے اخراج خون۔ ہلکی قسم کی بیماریوں میں بھی انتڑیوں سے خون گرتا ہے۔ خون ملی رطوبت جیسے گوشت دھویا ہوا پانی ہو۔ ذرا سی حرکت پر پاخانہ ہو جاتا ہے۔ پاخانے کے وقت مقعد میں جلن، کانچ نکلتی ہے۔ بواسیر کے مسے نکلتے ہیں، ریڑھ کی آخری ہڈی سے لے کر حرام مغز تک ساری ریڑھ میں گولی لگنے کی طرح، کترن کی طرح اور چبھن کے ساتھ درد۔ یہ علامت پاخانے کے وقت ہی آتی ہے۔ خاص کر جب پاخانہ اپنے آپ ہی آرہا ہو، پاخانے کے بعد مقعد میں اینٹھن، جلن، شدید مروڑ پیٹ میں جان نکل جانے کا سا احساس، مجبوراً لیٹ جانا پڑے، پژمردگی اور غشی، دست اس کثرت سے آتا ہے۔ جیسے نالی سے پانی نکل رہا ہو۔ لہٰذا بچوں کے ہیضہ میں مفید ہے۔ یہ ان پرانے دستوں میں مفید ہے جو کہ نرم اور چکنے ہوں۔ یہ بچوں کے دستوں میں بھی نہایت کارآمد ہے۔ اس نے اس پیچش میں فائدہ پہنچایا ہے۔ جس میں خون ملی آنوں آئے۔ پاخانہ کم آئے اور سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ یہ دائمی اور ضدی قبض میں مفید ہے۔ لمبے لمبے سخت و نرم سدے۔

کتابوں میں ان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کتے کے پاخانے جیسا پاخانہ آتا ہے۔ بوڑھوں میں دست اور قبض باری باری سے آتے ہیں۔ مقعد کی اینٹھن، انتڑیوں کا لقوہ، جس کی وجہ سے پاخانہ کے وقت زور نہیں لگا سکتا۔ انتڑیوں سے خون آتا ہے۔ اس سے مقعد کے مسے دور ہوتے ہیں۔ سوزش مقعد میں مفید ہے۔ اس نے بارہا خونی اور باہر نکل آنے والی بواسیر میں آرام پہنچایا ہے۔ بواسیر جس میں جلن ہو، اس نے مقعد کے ناسور میں فائدہ کیا ہے۔ انتڑیوں کی بہت سی تکلیفوں میں محسوس ہوتا ہے جیسے مقعد کا منہ کھل گیا ہے۔

فاسفورس گردوں کی بیماریوں میں بھی مفید ہے خصوصیت سے ذیابیطس میں جبکہ پیشاب میں شکر آتی ہو اور برف کی سرد چیزوں و برف سے سرد پانی کی رغبت ہو۔ بدن بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے۔ کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ سر میں کافی گرمی محسوس ہوتی ہے ہاتھ پاؤں سرد، پیشاب میں شکر آتی ہے۔ فاسفورس گردوں میں چربی آنے کی حالت میں بھی مفید ہے۔ گردے کی پتھری، پیشاب کی قطعاً حاجت نہیں ہوتی حالانکہ مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہوتا ہے لقوے کی سی کمزوری جو کہ سارے بدن کے پٹھوں کے لقوے کی کمزوری کے مشابہ ہے۔ وہ پیشاب کرنے کے لئے زور نہیں لگا سکتا کیونکہ اس سے مثانے میں درد ہو جاتا

ہے۔ پیشاب بکثرت آتا ہے، رنگ پیلا، پانی سا پیشاب۔ بار بار اور کم آتا ہے یا پھر بالکل ہی نہیں آتا، گدلا، سفیدی مائل پیشاب، دودھ کی طرح پھٹا ہوا، پیشاب میں چربی آتی ہے۔ سوتے سوتے پیشاب از خود نکل جاتا ہے۔ مثانے کی نالی میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، نالی میں پھڑکن اور جلن وقت مقررہ پر آنے والا دائمی سر درد، جبکہ اس سے پہلے پیشاب کم آئے اور کبھی کبھی بکثرت آئے۔

مرد کا آلہ تناسل بھی فاسفورس کی بہت ہی علامتیں پیش کرتا ہے۔ شدید نفسانی خواہش جو اسے بے قابو بنا دے، رات دن ایستادگی تکلیف دہ ایستادگی۔ رات کو نفسانی خواب کے بغیر ہی احتلام ہو جاتا ہے۔ نمک بکثرت کھانے سے قوت مردی گھٹ جاتی ہے۔ زبردست جوش اور بدعادتوں کی وجہ سے نامردی جبکہ اس سے پہلے آلات تناسل میں زبردست جوش رہا ہو۔ دن رات مثانے کی نالی سے پتلی، چپچپی اور بے رنگ رطوبت نکلتی ہے۔ کثرت مباشرت اور اس کے ساتھ ریڑھ کی کمزوری۔ پاخانہ سخت آنے کی حالت میں پروسٹیٹ غدود کا رس نکلتا ہے۔ پروسٹیٹ غدود بڑھ جانے کی وجہ سے مثانے کی نالی سے پرانا اخراج پرانا پیپ، خصیوں اور ویریہ کی نالی میں دکھن اور سوزش خصیوں کا ورم سوزاک کے بعد ہوئی ہائیڈروسیل (فوطوں میں پانی اترنا) بھی اس سے درست ہو جاتی ہے۔

عورتوں میں بھی اسی طرح مفید ہے۔ فاسفورس سے بانجھ پن کی وہ حالتیں دور ہوئی ہیں جو شدید نفسانی جوش کی وجہ سے پیدا شدہ سمجھی گئی تھیں۔ زبردست نفسی جوش مگر مباشرت سے پرہیز، رحم کے خصیوں میں شدید درد جو حیض کے دنوں میں رانوں کے پچھلے حصہ تک پہنچتا ہے۔ یہ درد رحم کے خصیوں کی سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دوران حیض، دوران حمل اور خون میں پراگندگی آجانے سے ناسور بننے کے رجحان میں بچے دانی میں سوزش آجاتی ہے۔ بچے دانی سے خون آتا ہے۔ چمکدار سرخ، جما ہوا خون نکلتا ہے۔ بچے دانی کے سرطان کی وجہ سے خون بکثرت نکلتا ہے۔ ماہواری وقت سے بہت پہلے آجاتی ہے۔ چمکدار خون نکلتا ہے بہت زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ خون بکثرت آتا ہے۔ حیض کے دنوں میں ہاتھ پاؤں برف سے سرد ہو جاتے ہیں۔ کمر میں درد جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ آنکھوں کے ارد گرد نیلے گھیرے۔ گوشت سوکھنے لگتا ہے۔ خوف لگتا ہے، تپ دق کی مریضہ کا حیض دب جاتا ہے اور اس کے ساتھ کھانسی و نکسیر آتی ہے اور کھانسی میں خون آتا ہے۔ زبردست نفسی کمزوری۔ حیض کے بجائے لیکوریا، سفید پانی سی رطوبت آتی ہے۔ ایلاڑ (خراش) پیدا کرنی والی، دودھ جیسی رطوبت جو چلنے پر بکثرت خارج ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ رانوں پر جہاں لگتی ہے وہاں آبلے پیدا کر دیتی ہے۔ رحم میں جلن، رحم میں سوئی چبھنے کے سے درد جو اوپر پیٹ کی طرف چلتے ہیں۔ زبردست خواہش جماع ہونے کے باوجود بھی مباشرت میں لطف نہیں آتا۔ جیسے رحم بے حس ہو۔ رحم پر پیپ دار مسے اور اندر باریک باریک مسے جن سے خون نکلے۔ آلات تناسل کے بیرونی حصوں پر ابھرے ہوئے پھوڑے، رحم کے ہونٹوں پر سوجن، پھول گوبھی کی طرح پھیلے ہوئے مسے جن سے خون بکثرت آئے۔ چھاتیوں میں موٹی سوئی سخت، تکلیف دہ گانٹھیں۔ چھاتیوں کے ریشہ دار پھوڑے، پیپ کے ریشہ دار پھوڑے جن کے ساتھ خون بکثرت جائے۔

حمل اور بچے کو دودھ پلانے کے دنوں میں مباشرت کی زبردست خواہش۔ حمل کی قے، شدید

تھکان، لرزہ، کمزوری جیسے جان نکل رہی ہے۔ زچگی کے تشنج، کمر درد جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ بے وقت چھاتیوں میں دودھ کی کثرت۔ چھاتیوں کے غدود کی سوزش اور اس کے ساتھ سخت گرمی، بوجھ اور پیپ آ جاتی ہے چھاتیوں کا سرخباد و یا آلات تناسل کا سرخباد۔

زخرے کی سوزش اور اس کے ساتھ صبح کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز پھٹی پھٹی۔ زخرہ ہاتھ سے چھوا جانا اور سرد ہوا برداشت نہیں کرتا۔ بولنے سے زخرے میں درد اور جلن، آواز کی نالیوں کی کمزوری، بولتے وقت زخرے میں سخت خراش و سرسراہٹ، زخرے کی گھٹن و تشنج، زخرے میں ہر وقت خراش ہوتی رہتی ہے اور کھانسی آتی ہے۔ زخرے کا دق، زخرے سے خون آئے۔ تشنج، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زخرے کے درد کی وجہ سے ایک لفظ بھی بول نہیں سکتا۔ زخرے میں جیسی مخمل رکھی ہے۔ کچا پن اور جلن، اس سے زخرے کی کھانسی میں فائدہ پہنچا ہے۔ جبکہ علامتیں موافق تھیں۔ ہر موسمی تبدیلی۔ بدن گرما جانے سے اور سردی سے زخرے پر اثر ہوتا ہے۔ اس سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھرکھری ہوتی ہے خصوصاً جاگنے اور تقریر کرنے والوں کو، کھرکھری، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زخرے میں خراش ہونے سے آتی ہے۔ یہ خراش ہوا کی نالیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس سے سانس کی نالیوں پر اثر ہوتا ہے۔ تنگی سانس بڑھتی ہے۔ دمہ کی طرح سانس لیتا ہے۔ زخرے میں احساس جیسے کسی نے مٹھی میں بند کر لیا ہے۔ دم گھٹتا ہے۔ دم کشی، چھاتی گھٹتی ہے۔ چھاتی کا تشنج، نیند آتے ہی سرسام تیز، کرخت آواز کے ساتھ سانس لے۔ دم گھٹنے کا ڈر، مشکل سے سانس لے۔ پھیپھڑوں کا لقوہ، کھانا کھانے کے بعد جیسے چھاتی بھر جاتی ہے۔ زخرے میں سخت خراش تنگی سانس کھانا کھانے کے بعد زخرے میں کھر و تشنج ہوتی ہے۔ فاسفورس چھاتی میں گھٹن پیدا کرتا ہے۔ فکر لاتا ہے۔ کمزوری اور سکڑاؤ لاتا ہے، بھاری پن، جیسے چھاتی پر کوئی بھاری بوجھ رکھا ہے۔ کھانسی میں، برانکائیٹس میں، نمونیہ میں اور دل کی شکایتوں میں ہمیشہ موجود ہوتی ہے سکڑاؤ محسوس ہوتا ہے۔ جیسے چھاتی بندھی ہوئی ہے۔ پسلیوں پر بھی اسی طرح کا تناؤ محسوس ہوتا ہے اور ان سب تکلیفوں کے ساتھ سخت کمزوری، بوجھ جیسے چھاتی کے درمیانی حصہ پر بوجھ رکھا ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے چھاتی کی طرف خون کا زبردست دورہ جاری ہے۔ خواہ چکن ہو یا نہ ہو، چھاتی میں گرمی کا احساس جو سر کی طرف جاتا ہو۔ چھاتی میں گرمی کی تمتماہٹ جو اوپر کو رخ رکھے۔ چھاتی میں سوئیاں سی چبھتی ہیں۔ چھاتی میں تنگی، درد، چھاتی کے بائیں حصہ میں سخت چبھن جو دائیں کروٹ لیٹنے سے گھٹ جاتی ہے۔ اسی قسم کے درد عموماً پلورسی یا جب پلورسی اور نمونیہ دونوں ہوں۔ نمودار ہوا کرتے ہیں، چھاتی کی تکلیفیں سرد ہوا سے بڑھتی ہیں۔ سانس کی نالی میں کچا پن جو پھیپھڑوں تک پہنچے۔ چھاتی میں جلن، پھیپھڑوں کے نچلے حصہ میں شدید درد کھانستے وقت چھاتی میں سخت درد، مریض کو چھاتی ہاتھوں سے تھام لینا پڑتی ہے۔ پھیپھڑوں کی سوزش، اس کے ساتھ فکر و باؤ، گھٹن، سرخ چمکدار خون نکلتا ہے۔ تپ دق کی حالت میں فاسفورس کے مریض کے پھیپھڑوں سے خون بکثرت آتا ہے۔ سانس کی باریک نالیوں کی سوزش کے ساتھ تیز بخار اور زبردست کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ کھانسی کی شدت سے سارا جسم کانپنے لگتا ہے۔ پسلیوں میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد اور اس کے ساتھ کھانسی۔ دم گھٹتا ہے اور چھاتی گھٹتی ہے۔ کٹرتی ہے زخرے میں درد، کف میں خون کی لکیر ہوگی۔ یا زنگ آلودی کف جیسا کہ نمونیہ میں ہوا کرتا ہے۔

پیپ سی کف، بعد کے مرحلوں میں کف گاڑھی زرد در میٹھی سی ہو جاتی ہے۔ فاسفورس سانس کی نالیوں کی پرانی سوزش میں بھی مفید ہے۔ ان شکایتوں میں بھی کارآمد ہے۔ جو نمونیہ یا برانکائیٹس کے بعد شروع ہوئی ہوں۔ ہر بار سردی کا اثر چھاتی پر ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کمزور محسوس ہوتے ہیں۔ نمونیہ میں جب کف پھیپھڑوں میں جم گیا ہو تو سخت خشک کھانسی آتی ہے۔ نومیہ کے اس مرحلے میں فاسفرس، سلفر اور لائیکو پوڈیم عموماً بار ہا نمودار ہوتے ہیں۔ عموماً فاسفورس، آرسینکم کے بعد کام کرتا ہے جبکہ موخر الذکر نے بے چینی، تھکن وغیرہ کو ہٹا دیا ہو۔ یہ علامتیں پھیپھڑے میں جسم کو ٹھوس ہو جانے کی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ آرسینکم ان حالتوں کو ہٹا دیتا ہے مگر کام پورا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا فاسفورس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر اس وقت مریض کو برف سے سرد پانی کی ضرورت ہو۔ چھاتی میں گھٹن ہوتی ہو۔ خشک کھانسی موجود ہو۔ پھیپھڑوں میں لقوے کی سی کمزوری پائی جاتی ہو اور کھانسی میں خون یا جھاگ دار کف آتی ہو تو پھر فاسفورس بہترین دوائی ہے۔ نمونیہ میں چھاتی میں جلن، سر میں جلن، گالیں گرم اور بخار ہوتا ہے۔ مریض حصوں کی حرکت سے مطلب بیان کرے۔ بڑبڑائے۔ برف سے سرد پانی کے لئے زبردست پیاس نتھنے بار بار پھڑکتے ہیں۔ تنگی سانس، سانس رک رک کر آئے۔ سر کو پیچھے کی طرف پھینک کر چت لیٹا رہتا ہے۔ خشک کھانسی، کھوپڑی کی رگوں میں چپکن، چھاتی میں کچا پن، چھاتی جیسے چھلی گئی ہے۔ کھانستے وقت پھیپھڑوں میں کٹن، جلن، چیرنے پھاڑنے کی طرح یا تیز درد و دم گھٹتا ہے یا سانس لینا تقریباً ناممکن بن جاتا ہے۔ خصوصاً پھیپھڑوں کے ٹھوس ہو جانے کی ابتدائی حالت میں جبکہ چہرہ دھندلا اور نقش نوکدار ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ سرد پسینہ آتا ہے۔ نبض تیز و سخت، نمونیہ کی بگڑی حالتوں میں جو ٹائیفائیڈ نمونیہ کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ کھانسی میں جھاگ دار کف نکلتی ہے۔ پھیپھڑوں پر لقوہ گرنے کا اندیشہ، فاسفورس اس حالت میں مفید دوائی ہے جبکہ تپ دق سر ابھارنے والا ہو خصوصاً ان حالتوں میں جبکہ مریض کی چھاتی تنگ ہو۔ بدن نرم و نازک اور جسمانی سخت کمزوری ہو۔ سردی زکام کا اثر فوراً چھاتی پر پہنچ جاتا ہو۔ ہر بار سردی لگنے کے بعد چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہو۔ سخت کھانسی آتی ہو۔ جو سارے بدن کو ہلا دیتی ہو۔ وہ لوگ جو کمزور، پیلے اور بیماروں جیسے چہرے والے ہوں اور جن کے بدن سے عموماً خون آتا رہتا ہے۔ اس کے مریض ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوا میں کھانسی آتی ہے۔ بدن سوکھتا ہے۔ چھاتی اور گردن سوکھتی ہے۔ ان حالتوں کے ساتھ دق کے آخری مرحلے میں بخار بھی آ جاتا ہے۔ شدید بخار، چہرہ سرخ، رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ بخار بعد دوپہر آتا ہے اور آدھی رات تک جاری رہتا ہے۔ فاسفورس کی بہت اونچی پوٹینسی کی ایک ہی خوراک اس بخار کو کم کر دے گی اور مریض کو تادم موت آرام سے رکھے گی۔ ان تمام لاعلاج بیماریوں میں جہاں بخار گھٹ گیا ہو، فاسفورس نہ دینا چاہئے کیونکہ یہ بخار کو بڑھا دے گا۔ اس حالت میں یہ وہی کام کرے گا جس کو دور کرنے کے لئے پہلے اس کا استعمال ہوا تھا۔ فاسفورس دیئے جانے کے بعد نازک مرحلہ آنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ دیرینہ پسینے اور دست کو روکنے کی ہرگز کوشش مت کرو۔ کچھ دیر بعد خود بخود بند ہو جاتے ہیں اور مریض سکون کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ تپ دق کی بعض حالتوں خصوصاً آخری مرحلوں میں فاسفورس کا استعمال نہایت خطرناک ہے۔ ان حالتوں میں فاسفورس اس وقت ملنا چاہئے تھا جبکہ وہ قابل علاج تھے۔ ہاں ایسی حالتوں

میں فاسفورس 30 طاقت میں اطمینان کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے مشتبہ حالتوں میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا ردعمل آ سکتا ہے۔ ان حالتوں میں جب ردعمل آ سکتا ہے تو قدرے اونچی طاقت دینا مفید ہو سکتا ہے لیکن آخری مرحلے میں تپ دق کے مریض کو 30 یا 200 طاقت سے اوپر کی خوراک ابتداء میں نہ دینی چاہئے۔ اگر مریض حقیقی معنوں میں فاسفورس کا مریض ہے تو اسے بہت کم طاقت میں فاسفورس کا استعمال کرانا زہر دینے کا مانند ہے۔ بعض حالتوں میں خیریت یہی گزری ہے کہ جب ایسے مریضوں کو فاسفورس بہت کم طاقت میں دیا گیا تو وہ مریض کی حالت کے کافی مشابہ تھا کہ اسے مار ڈالتا یا تندرست کر دیتا۔

اس میں شدید دھڑکن ہوتی ہے جو حرکت سے اور بائیں کروٹ لیٹنے سے، خصوصیت کے ساتھ شام کو تکلیف بڑھتی ہے۔ رات کو جاگ آ جانے پر تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ چھاتی میں خون کی گرمی بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ دم کشی، چھاتی پر تناؤ اور سارے بدن میں دھڑکن۔ دل پر دباؤ، فاسفورس نے دل کی جھلیوں کے ورم کو دور کیا ہے۔ دل کے پھیل جانے، بڑھ جانے اور چربی آ جانے میں بھی اس نے فائدہ کیا ہے۔ چربی آنے کی اس حالت میں فاسفورس خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ جبکہ خون کی گردش میں کافی خلل پیدا ہو گیا ہو، چہرہ پھول گیا ہو، خصوصاً آنکھ کے نچلے حصہ پر سوجن آئی ہو۔ دل کی ان ساری بیماریوں میں برف سے سرد پانی کی پیاس بھی موجود رہتی ہے۔ اندرونی گرمی، اندر ٹھنڈک پہنچانے کے لئے وہ کوئی نہ کوئی سرد چیز چاہتا ہے۔ ذرا سے جوش سے فکر سے یا امکانی خطرے سے چھاتی میں خون کی گردش بڑھ جاتی ہے فاسفورس میں چھاتی کے بیرونی حصہ پر، بہت سے عصبی درد پائے جاتے ہیں اور زرد بھورے داغ دکھائی دیتے ہیں۔ کمر میں بھی بہت سی علامتیں ملتی ہیں۔ کمر، گردن کا پچھلا حصہ، کندھوں کا درمیانی حصہ اور کمر کا انتہائی نچلا حصہ اکڑ جاتا ہے۔ بیٹھ کر کھڑا ہونے پر اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ کمر میں سخت گرمی کا احساس جو اوپر کو چلتی ہے۔ مریض شکایت کرتا ہے کہ میری ریڑھ گرم ہے۔ ریڑھ میں جگہ جگہ دکھن کا احساس۔ کندھوں کے درمیان چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ کمر میں مختلف جگہ پر چبھن، ساری ریڑھ میں چبھن، ریڑھ کی آخری گانٹھ دباؤ برداشت نہیں کرتی۔ اس گانٹھ میں درد ہوتا ہے جیسے وہاں زخم ہو گیا ہو۔ لہٰذا حرکت نہیں کر سکتا۔ زچگی اور حیض کے دنوں میں کمر درد، جیسے کمر ٹوٹ جائے گی، ریڑھ کی تکلیفیں اور سوزش دماغی محنت یا جسمانی محنت مزید گرم ہونے سے لو لگنے کے بعد اور کثرت جماع سے حصے کمزور ہو جاتے ہیں۔ لقوے کی سی کمزوری، ریڑھ کی سوزش، ریڑھ جھک جاتی ہے۔ ریڑھ کا بتدریج بڑھتا ہوا لقوہ، گھٹنوں کی اکڑن میں بھی فاسفورس مفید دوائی ہے۔

بہت سی علامتوں کو عارضی طور پر گھٹا دیتا ہے۔ دردوں کو کم کر دیتا ہے اور تب گھٹنا پھیلنے لگتا ہے۔ رگ و ریشوں پر سخت ابھار اور گلٹھیں نمودار ہونے کو روکتا ہے جبکہ ہاتھ پاؤں میں سخت کمزوری اور لرزہ موجود ہو۔ خنازیری بچوں کی ریڑھ کی ہڈیوں کے ناسور میں فاسفورس مفید ہے۔ فاسفورس ریڑھ کی بہت سی شکایتوں میں حیرت انگیز کام کرتا ہے۔

ہاتھ پاؤں میں لقوے کی سی کمزوری پائی جاتی ہے جو دونوں بازوؤں اور ٹانگوں تک پھیل جاتی ہے۔

اس میں لرزہ اور بے حسی بھی پائی جاتی ہے۔ ایک یا دونوں ٹانگوں اور ایک یا دونوں بازوؤں کا لقوہ، اس کے ساتھ لرزہ اور بے حسی۔ ہاتھ پاؤں نہایت سرد ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سوکھنے لگتے ہیں اور ان کی رگیں تن جاتی ہیں۔ بازوؤں میں جلن ہوتی ہے۔ وقتاً فوقتاً انگلیوں میں سکڑاؤ آتا ہے۔ بے حسی بڑھتے بڑھتے ساری انگلیوں کو مکمل طور پر بے حس بنا دیتی ہے۔ انگلیوں کے سرے بے جان ہو جاتے ہیں۔ پیروں میں سخت بے قراری اور تھکان آتی ہے۔ پیروں میں کمزوری آ جاتی ہے جو چلتے وقت خصوصیت کے ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ چلتے وقت کانپتا ہے یا ڈگمگاتا ہے۔ نچلے انگوں کا لقوہ، گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی حال کی سوزش، نچلے اعضاء میں سردی لگنے سے جلن و چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ جوڑوں اور پٹھوں کا گٹھیاوات، سردی لگنے سے پٹھوں کا اکڑ جانا۔ ہاتھ پاؤں کی ساری تکلیفیں حرارت سے اور سرد معدے کی بیشتر شکایتیں ٹھنڈک سے کم ہوتی ہیں۔ چھاتی کی تکلیفیں بھی گرمی سے گھٹتی ہیں۔ پاؤں پر بدبودار پسینہ آتا ہے نچلے اعضاء کے زخموں میں سڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی کے غلاف کی سوزش نچلے اعضاء پر زخم بن جاتے ہیں۔ پیر برف سے سرد، فاسفورس کا مریض لیٹ جانا چاہتا ہے۔ تھکا ماندہ، وہ چل نہیں سکتا۔ کمزوری اور سر چکرانے کی وجہ سے چلتے وقت ڈگمگاتا ہے۔ کمزوری بتدریج بڑھتی ہے۔ کمزوری، لرزہ اور غشی، پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ پھڑکتے ہیں، مفلوج حصوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ مرگی تشنج جسم کے مختلف حصوں خصوصاً ہاتھ پاؤں میں عصبی درد، جو حرارت سے کم ہو اس سے نظام عصبی (اعصاب) کی سوزش بھی دور ہو جاتی ہے۔

نیند میں بے چینی، سوتے سوتے چونکتا ہے۔ صبح محسوس کرتا ہے کہ میں کافی نہیں سویا۔ اس کے باوجود بھی بہت سی تکلیفیں اور درد نیند کے بعد کم ہو جاتے ہیں۔ خاص کر سر کی علامتیں، سوتے سوتے اٹھ کر چل دیتا ہے۔ دائیں کروٹ سوتا ہے کیونکہ بائیں کروٹ لیٹنے سے فکر ہوتا ہے۔ دھڑکن ہوتی ہے اور دل میں درد ہو جاتا ہے۔ نیند بہت دیر میں آتی ہے۔ دن کے واقعات و معاملات پر دیر تک پڑے پڑے سوچتا رہتا ہے اور اپنی تکلیف بڑھاتا رہتا ہے۔ فاسفورس ہلکی قسم کے ٹائیفائیڈ میں مفید ہے جبکہ مذکورہ بالا علامتیں موجود ہوں۔

فاسفورس میں کئی طرح کی پھنسیاں پائی جاتی ہیں۔ جو عموماً خشک اور کیل دار ہوتی ہیں۔ خشک، مواد خون بھرے چھالے ارغوانی داغ۔ چھاتی اور پیٹ پر زرد داغ، مفلوج اعضاء میں سرسراہٹ اور خارش، جلد بے حس، جسم پر بھورے داغ جو بے قاعدگی سے پھیلے ہوں۔ گھٹنوں، ٹانگوں، کہنیوں اور ابروؤں کی خارش، داد اور پھوڑے، گندے زخموں کا ورم، پرانے ناسور و بھگندر، اور تپ دق۔ ناسور، ماہواری آنے پر زخموں سے بھی خون نکلتا ہے۔ زخم پر گہرے ہوتے جائیں۔ سخت زخم، ضدی زخم، مہلک قسم کے زخم۔ سرطان کے ان زخموں کے لئے نہایت مفید ہے جن سے خون بکثرت نکلے اور چھتے کی طرح پھیلیں۔ لال بخار کے ہلکے درجہ حرارت میں بھی مفید ہے۔ جبکہ میلے رنگ کے دانے نکلیں یا غائب ہو جائیں یا مختلف اعضاء میں، گردن پر، ہاتھ پاؤں پر اور انگلیوں کے سروں پر دب جائیں۔ سرد پانی کی زبردست پیاس موجود ہو، گلے کی رنگت ارغوانی ہو اور اس کے ساتھ خشک کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔

فاسفورک ایسڈ PHOSPHORIC ACID

فاسفورک ایسڈ کا مریض جو کچھ بتاتا ہے، کرتا ہے اور جیسا کچھ وہ نظر آتا ہے اس کا لب لباب یہی ہے کہ اس کا "دماغ کمزور" ہو جاتا ہے۔ دماغی تھکان نظر آتی ہے۔ آپ اس سے کوئی سوال پوچھیں تو وہ اس کا جواب آہستہ آہستہ دے گا یا قطعاً خاموش رہے گا اور سوال پوچھنے والے کا منہ تکتا رہے گا۔ وہ اس قدر تھک جاتا ہے کہ اب بولنے یا سوچنے سے عاجز ہے۔ وہ کہتا ہے۔ مجھ سے بات مت کیجئے۔ مجھے تنہا رہنے دیجئے۔ یہ حالت نئی اور پرانی دونوں قسم کی بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ ذہنی طور پر پوری طرح تھک جاتا ہے۔ کثرت مطالعہ سے پیدا ہوئی تکلیفیں۔ بیوپاریوں کی پریشانیاں، دیرینہ تفکرات، سکول میں پڑھنے والی نازک و کمزوری بدن والی لڑکیاں جو ذرا سی محنت سے تھک جاتی ہے۔ نئی بیماریوں میں یہ خصوصیت کے ساتھ ٹائیفائیڈ میں مفید ہے۔ نہ بولنا پسند کرتا ہے اور نہ سوال کا جواب دینا ہی پسند کرتا ہے۔ صرف دیکھتا رہتا ہے۔ آخر جاتا ہے اور کہتا ہے "مجھ سے بولو، میں بہت تھکا ہوا ہوں"۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ سوال کا جواب نہیں سوچ سکتا۔ دوسری بڑی وجہ ہے نوجوان کی بکثرت مصروفیت یا کسی بدعادت میں مبتلا رہنا، کمزوری، ردعمل میں کمی، غنودگی کی حالت۔ اس کے ساتھ نامردی، ذہنی تھکان جیسے ریڑھ ٹوٹ گئی ہے۔

ہر حالت میں سب سے پہلے ذہنی حالتیں نمودار ہوتی ہیں۔ دوائی کا اثر ذہن سے جسم کی طرف چلتا ہے۔ دماغ سے پٹھوں کی طرف جاتا ہے۔ یہ رخ اس قدر اہم ہے کہ میوریاٹک ایسڈ سے مقابلہ کرتا ہے۔ موخر الذکر میں پٹھوں کی کمزوری پہلے آتی ہے اور ذہن کافی دیر تک صاف رہتا ہے۔ تاوقتیکہ پٹھے مکمل طور پر کمزور نہ ہو جائیں مگر فاسفورک ایسڈ میں پہلے ذہن ماؤف ہوتا ہے اور پٹھے کافی دیر تک مضبوط رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ جسمانی طور پر کافی تندرست اور مضبوط نظر آتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں جسمانی طور پر پوری طرح تندرست ہوں، کام کر سکتا ہوں اور بخوبی کسرت کر سکتا ہوں مگر دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے۔ ذہنی بے پروائی، وہ چند رقمیں بھی جمع نہیں کر سکتا۔ اخبار کا مطالعہ نہیں کر سکتا۔ خیالات کی رو کو ذہن نشین نہیں کر سکتا۔ حالات کا میل نہیں کر سکتا۔ ان کا سلسلہ نہیں سمجھ سکتا۔ وہ اپنے ہی گھر والوں کے نام بھول جاتا ہے۔ بیوپاری اپنے ملازموں اور کارندوں کے نام بھول جاتا ہے۔ تذبذب۔ اس کے باوجود بھی وہ کام کرتا ہے۔ باہر جاتا ہے اور گھومتا پھرتا ہے۔ پٹھوں کی کمزوری بعد میں آئے گی۔

فاسفورک ایسڈ میں پٹھوں کی زبردست کمزوری پائی جاتی ہے۔ پشت میں انتہائی کمزوری۔ پٹھے نہایت تھکے ماندے سارے کا سارا جسم نہایت تھکا ہارا۔ لقوے کی سی حالت بعد میں قوت مردی زائل ہو جاتی ہے۔ جماع سے نفرت ہو جاتی ہے۔ خواہش ہی مٹ جاتی ہیں۔ ایستادگی نہیں آتی۔ ہم آغوش ہوتے ہی عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور جب دخول کی نوبت ہی نہیں آتی۔ (نکس وامیکا)

کاروباری تفکرات سے، دیرینہ رنج و غم سے نوجوان عورتوں کی محبت ناکام رہنے یا کسی عزیز کی جدائی سے پیدا ہوئی بیماریاں، بعض لوگوں میں ان وجوہ سے دوسروں کی نسبت تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ زیادہ سنجیدہ بن جاتے ہیں۔ "تفکرات" پریشانی، غم، رنج، کڑھن، غصہ گھر سے کافی عرصہ تک دور رہنے یا ناکامی

عشق کے نتیجے کے طور پر آئی تکلیفیں، خصوصیت سے اونگھ کے ساتھ، صبح میں پسینہ آتا ہے، بدن سوکھتا ہے۔ مریض رنج وغم سے گھلتا رہتا ہے اور سوکھتا رہتا ہے۔ بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ رات کو پسینہ آتا ہے۔ ساری پشت پر سرد پسینہ آتا ہے۔ پیروں کی نسبت ہاتھوں اور بازوؤں پر زیادہ سرد پسینہ آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد، گردش خون کمزور، دل کمزور، ذرا سی اکساہٹ پر سردی لگ جاتی ہے اور چھاتی تک جا پہنچتی ہے۔ خشک کھانسی، چھاتی کی سوزش، دق، بدن پیلا پڑ جاتا ہے اور کمزوری بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے اور بدن سوکھتا چلا جاتا ہے۔

اس کمزوری کے دوران میں سر چکراتا ہے۔ بستر میں لیٹنے سے سر چکراتا ہے۔ بستر میں پڑے پڑے محسوس کرتا ہے کہ میں تیر رہا ہوں۔ اعضاء جیسے اوپر اٹھے ہوں جبکہ سر قطعاً حرکت نہیں کرتا۔ ہاتھ پاؤں جیسے تیر رہے ہیں۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد۔ ذرا سی محنت کرنے اور آنکھوں سے کام لینے سے طالبات کے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ کھوپڑی کی ہڈیوں میں درد، ہڈیوں میں درد جیسے کوئی انہیں کھرچ رہا ہے۔ حرکت سے راحت ملتی ہے۔ لیٹ جانے سے درد اسی پہلو میں چلا جاتا ہے جس پہلو پر وہ لیٹتا ہے۔

بیشتر شکایتیں بدن کو با احتیاط گرم رکھنے، مکمل طور پر سکون اختیار کرنے اور تنہائی میں آرام کرنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ جب کہ محنت سے، دماغی یا جسمانی کام کرنے سے اور مخاطب ہونے سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت سر درد، سر درد کی وجہ سے لیٹ جانا پڑتا ہے۔ اسے بلانے سے سر درد بڑھ جاتا ہے۔ سرد موسم گوارا نہیں ہوتا۔ گرم کمرے میں بھی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔

سر درد عموماً سر کے پچھلے حصے سے شروع ہوتے ہیں اور چاند تک پھیل جاتا ہیں۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کے سر پر کوئی بھاری بوجھ رکھا ہے جو کھوپڑی کو کچل ڈالے گا۔ سر درد حرکت کرنے سے، بولنے سے اور روشنی میں بڑھتا ہے۔ سر پر جیسے بوجھ رکھا ہے اور یہ بوجھ اوپر سے نیچے کو اترتا ہے۔ یہ سر درد دماغی کمزوری کے ساتھ آتے ہیں۔ دماغی تھکان انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ سر چکراتا ہے، کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں اور آنکھیں چمکنے لگتی ہیں۔

ہلکے بخاروں میں اس کے استعمال پر ضرور توجہ دینی چاہیے۔ تکلیفیں آہستہ آہستہ آتی ہیں اور آہستہ آہستہ کم ہوتی ہیں۔ کمزوری آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ حالتیں ٹائیفائیڈ کے آخری مرحلوں میں ملتی ہیں۔ از حد تھکان، پیٹ میں اپھارہ جیسے ڈھول ہو، زبان خشک بھوری، دانتوں پر میل، آہستہ آہستہ بے ہوشی بڑھتی جاتی ہے۔ پیاس بڑھتے بڑھتے شدت اختیار کر لیتی ہے۔ پسینہ آنے پر بڑی مقدار میں پانی کی پیاس، تنہا پسندی۔ سوال پوچھنے والے کی طرف مریض چمکدار آنکھوں کے ساتھ دیکھتا رہتا ہے جیسے سوال ذہن نشین کرنے کی کوشش میں مصروف ہو۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں یا سکڑی ہوئیں۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ چہرہ پژمردہ۔ مسلسل بخار، نکسیر آتی ہے۔ پھیپھڑوں یا انتڑیوں سے خون آتا ہے۔ کسی بھی بلغمی جھلی سے خون آ جائے۔ آنکھوں کے ارد گرد کی جگہ بیٹھ جاتی ہے۔ ہونٹوں کی رنگت بگڑ جاتی ہے۔ ہونٹوں پر میل جمتی ہے۔ رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ تھکان بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔ ذہنی حالت شروع سے ہی نمایاں رہتی ہے۔ پٹھوں کی کمزوری سب سے آخر میں آتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ہونٹ لٹک جاتے ہیں اور یہ دکھائی دینے لگتا ہے کہ

مریض کمزوری کی وجہ سے مر جائے گا۔ کمزوری کی یہ حالت خون نکلنے سے بھی آتی ہے۔ (اس حالت میں پرانے ہومیو پیتھ عموماً چائنا دیا کرتے تھے) فاسفورس خون کے اخراج کو روکتا ہے۔ مرض کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ استسقاء بننے نہیں دیتا۔ خون کی کمی جیسی حالت آتی ہے۔ ہونٹ اور زبان پیلے، چہرہ، ہاتھ اور پاؤں موم سے پیلے ہو جاتے ہیں۔

سارے بدن میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد حرکت سے کم ہوتا ہے اور ٹھنڈک سے بڑھتا ہے۔ درد کا مرکز جیسے بہت گہرائی میں ہو۔ اکثر یہ درد نظام عصبی کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ خصوصیت سے لمبی ہڈیوں کے ساتھ ساتھ، جیسے ہڈیوں کو توچا جا رہا ہو۔ جیسے کوئی کسی کند اوزار سے ہڈیوں کو کرید رہا ہے۔ درد عموماً رات کو بڑھتے ہیں۔ ہڈیوں کے سخت درد۔

معدہ اپنا کام کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ غذا معدے میں پڑی رہتی ہے اور ترش ہو جاتی ہے۔ ترش قے، مندا گنی کے پرانے مریض جن کا دماغ بھی کمزور ہو۔ ترش چیزیں پینے سے، ٹھنڈی چیزیں پینے سے اور بھاری چیزیں کھانے سے پیدا ہوئی تکلیفیں، پاخانہ جانے کے بعد پیٹ میں جان نکلنے کی سی کمزوری کا احساس۔

فاسفورک ایسڈ کی بیشتر تکلیفوں میں ایک خوبی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ یعنی پیشاب کی رنگ دودھیا ہوتی ہے۔ اکثر پیشاب کرنے پر رنگت دودھیا ہوتی ہے۔ اس میں سفید ذرے نظر آتے ہیں۔ بعض وقت محسوس ہوتا ہے جیسے مریض کا مثانہ بند ہو گیا ہے۔ آپ پیشاب کا معائنہ کریں تو آپ کو اس میں دودھ جیسے سفید ذرات ملیں گے۔ پیشاب اگر کچھ دیر رکھا رہے تو وہ دودھیا بن جاتا ہے۔ آٹے کی طرح، کھریا مٹی کی طرح سفید یا اس میں فاسفیٹ تیرتے نظر آئیں گے۔

عموماً فاسفورس میں جب کوئی تکلیف دست کی شکل میں ختم ہو تو راحت مل جاتی ہے۔ پاخانے میں فضلہ بکثرت، پتلا اور پانی سا۔ فضلہ اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ مریض کے جلد ہی پژمردہ ہو جانے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں بچوں کو دست میں بکثرت پانی سا پتلا فضلہ آتا ہے۔ فضلہ اس کثرت سے آتا ہے کہ بچے کے نیچے تولیہ رکھنا بے کار نظر آتا ہے۔ پاخانے سے ماں کے کپڑے اور فرش گندہ ہو جاتا ہے۔ فرش پر بھی ڈھیر لگ جاتا ہے۔ پاخانہ تقریباً بے بو ہوتا ہے۔ بچہ پانی سا ننھا مسکراتا ہے جیسے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ماں حیران ہو کر سوچتی ہے اتنا فضلہ کہاں سے آ گیا۔ اس کے باوجود بھی بچہ بھلا چنگا نظر آتا ہے۔ فاسفورک کے یہ دست مریض کی بہت سی تکلیفوں کو دور کر دیتے ہیں اور مریض اپنی حالت بہتر محسوس کرتا ہے۔ پرانے دست، جن میں فضلہ بکثرت، پتلا، پانی سا، سفیدی مائل نیلا ہو۔ مریض دستوں کی اس حالت میں خود کو بہتر اور خوش وخرم محسوس کرتا ہے۔ اگر دست کم ہو جائیں تو پھر مریض کی حالت ابتر ہو جاتی ہے اور تب تپ دق کی علامتیں۔ کمزوری، تھکان، دماغی کمزوری آتی ہے۔ بعض مریض بتاتے ہیں کہ صرف دستوں کی حالت میں ہی راحت ملتی ہے۔ پوڈوفائلم میں اس کے سراسر خالف حالت پائی جاتی ہے۔ آپ اسی بچے کو لیں۔ پاخانہ بہت پتلا ہے اور فرش پر بہہ جاتا ہے۔ ماں حیران ہو کر سوچتی ہے کہ اتنا پاخانہ کہاں سے آتا ہے مگر پاخانہ نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ خوفناک بدبو مریض جیسے آخری دموں پر ہو۔ منہ اور ناک کھنچی

ہوئی۔ چہرہ مرجھایا ہوا، تقریباً بے ہوش، دونوں میں بغیر درد دست ہوتا ہے۔ اب فرق یہ ہے کہ فاسفورسک ایسڈ کے دست میں چنداں کمزوری نہیں پائی جاتی۔ اس میں دست کی رنگت سفیدی مائل خیالی ہوتی ہے جیسے گند و سفید رنگ ہو۔ جبکہ پوڈوفائلم میں دست کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ گریشولا میں اسی طرح کی کمزوری پائی جاتی ہے مگر پاخانے کی رنگت سبز پانی جیسی ہوتی ہے۔ دیکھنے پر ایسا معلوم دیتا ہے جیسے آپ اسے ہرے رنگ کے شیشے سے دیکھ رہے ہیں۔ کبھی کبھی قدرے گاڑھا ہوتا ہے جیسے سبز پت ہو۔

پیٹ میں زبردست اپھارہ جیسے ڈھول ہو۔ انتڑیوں میں بھاری دھمن جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوا کرتا ہے۔ سفید یا زرد پانی سے پتلے دست، شکایت نئی ہو یا پرانی، دست میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ کمزوری آتی ہے۔ جب دست پانی سا پتلا ہو تو اس کی رنگت زرد ہونا غیر معمولی بات ہے۔ زردی اسی حالت میں ہوتی ہے جبکہ دست دلیا جیسا ہو، جب پانی سا پتلا ہو گا یہ ہلکے رنگ کا ہو گا۔ بعض وقت دودھیا رنگ کا، جب زرد ہو گا تو دست دلیے جیسا ہوتا ہے۔ جیسا ٹائیفائیڈ ہوتا ہے۔ دلیے جیسا پتلا، دست جس میں تھکان نہیں آتی۔ سردی لگنے کے بعد، گرمی کے موسم میں دست آئیں۔ پانی سے پتلی دست، پرانے دست، صفراوی دست یا 20 ماہ پرانے آنوں کے دست، بوڑھوں جیسی شکل و صورت، جو نوجوان بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہوں ان کو ترش چیزیں کھانے سے دست آتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد، ان پچ، سبزی مائل سفید اور درد کے بغیر دست آتا ہے۔ اگر ترش چیزیں کھانے سے دست آتے ہوں تو پھر عموماً اس کی علامتیں فاسفورک ایسڈ میں ملتی ہیں۔ ترش شراب پینے سے، سرکہ و لیموں پینے سے اگر دست آئیں تو پھر انٹم کروڈ کا مطالعہ کیجئے۔ یہ اس کی اہم علامت ہے۔ فاسفورک ایسڈ ہیضہ میں بھی مفید ہے۔

مرد کا آلہ تناسل، قوت مردی کمزور، دیرینہ کمزوری، نامردی مجلوقوں کی شکایتیں۔ احتلام اور سخت کمزوری، پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔ ایستادگی کے فوراً بعد پروسٹیٹ غدود سے رس نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پاخانہ نرم ہونے پر بھی پروسٹیٹ رس نکلتا ہے۔

بال جھڑنا اس کی اہم خوبی ہے۔ آلات تناسل کے بال جھڑنا، مونچھوں کے، ابروؤں کے اور سر کے بال جھڑنا، بال جھڑنے میں نیٹرم میور اور سیلینیم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ سیلینیم میں سر، ابرو، پلک، داڑھی اور آلات تناسل کے بال، حتیٰ کہ سارے جسم کے بال گرتے ہیں جبکہ نیٹرم میور بالوں کو بہت چکنا بناتا ہے۔ زچگی کے دنوں میں آلات تناسل کے بال جھڑ جاتے ہیں۔

فاسفورک ایسڈ نہایت تکلیف دہ لیکوریا پیدا کرتا ہے۔ رنگت زرد، عموماً حیض کے بعد، اس کے ساتھ خارش، رطوبت بکثرت آتی ہے۔ رنگت زرد، پتلی اور تیز رطوبت اس کے ساتھ سبز یرقان۔ یہ ان عورتوں کے لئے مفید ہے جو دیر تک بچے کو دودھ پلاتی رہی ہیں یا جنھوں نے جوڑے کی پرورش کی ہے یا جن کو دودھ بہت زیادہ اترتا ہے۔ وہ تھک جاتی ہے۔ کمزوری ہو جاتی ہے۔ خون یا دیرینہ بکثرت اخراج، دودھ دیر تک پلاتے رہنا اور اس کی وجہ سے کمزوری آتی ہے۔

فاسفورک ایسڈ کے مریض میں دماغی کمزوری اور عام کمزوری آجانے کے بعد چھاتی کی تکلیف پیدا ہونے کا رجحان، اگر دست شروع ہو جائیں تو پھر تپ دق کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔ دست بند کرنے والی قابض

دوائیوں یا ایسی دوائی استعمال کرانے کا خوفناک نتیجہ یہ ہوگا۔ جو مریض کی حالت کے مشابہ نہ ہو۔ اسے تپ دق ہو جاتا ہے۔ تنگی سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی آتی ہے اور چھاتی میں تکلیف ہے۔ یہ تکلیف پھیپھڑے کی قدرتی بناوٹ میں تبدیلی ہے۔ یہ تکلیف پھیپھڑے کی قدرتی بناوٹ میں تبدیلی لاتی ہے۔ فاسفورک ایسڈ کے زیر اثر رگ و ریشوں میں شاذ و نادر ہی تبدیلیاں آتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں مریض کی ابتدائی حالت میں آتی ہیں۔ عصبی حالتیں، دودھیا رنگ کا پیشاب اور دست جو دیر تک جاری رہے ہوں۔ چھاتی کی تکلیف کی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ یہ بھی فاسفورس کے مانند نہیں ہے۔ نمونیہ جو دیر سے چل رہا ہو۔ اس کے ساتھ ذہنی علامتیں، رد عمل کا فقدان، نمونیہ کے آخر میں رطوبت آ جاتی ہے۔ سل، کھانسی میں خون آتا ہے۔

ہاتھ پیروں اور جوڑوں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ کولہے کے جوڑ میں درد۔ جوڑوں کے درمیان لمبی ہڈیوں میں درد جو حرکت کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ گٹھیا کے پرانے مریض۔ رگ و ریشے کمزور ہو جاتے ہیں۔ جہاں ہڈیوں پر گوشت پتلا ہو وہاں سرخ داغ نمودار ہوتے ہیں۔ ان سرخ داغوں پر سوزش آتی ہے اور وہاں زخم بن جاتے ہیں۔ بخار کے بعد پٹھوں کے ناسور اور ٹخنہ کے آس پاس کمزوری۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی پر جہاں گوشت کم ہو وہاں زخم بنتے ہیں۔ فاسفورس ایسڈ کا ہڈیوں کے غلاف سے گہرا تعلق ہے۔ ہڈیوں کے غلاف کی سوزش، رات کو ٹانگ کی لمبی ہڈی میں درد۔ جیسے کوئی ہڈی کو نوچ رہا ہو۔ ہاتھ سرد اور پاؤں گرم۔ ٹانگوں کے زخم جن سے پانی سی، بدبودار رطوبت خارج ہو۔

پھوڑے، ناسور، چھالے اور دوسرے تر پھنسیاں، پیپ دار پھنسیاں، رگ و ریشے کمزور۔

عصبی حالت، زبردست بے پروائی، کمزور، کانپتا ہے۔ غشی، زبردست عصبی کمزوری، ہسٹیریا کی حالتیں جیسے چیونٹیاں رینگتی ہیں۔ سارے جسم پر سرسراہٹ خصوصاً ان لوگوں کو جو کثرت مباشرت سے کمزور ہو گئے ہوں۔ سارے بدن پر سرسراہٹ، ریڑھ جگہ جگہ سے دکھتی ہے، کمزوری۔

انگلیوں کے درمیان، جوڑوں کے موڑ میں یا ہاتھوں میں خارش، داد، تر داد، سرخباد، جلد پر بڑے بڑے ارغوانی داغ، خون کی باریک نالیوں میں اجتماع خون۔ جلد پر زخم، کاربنکل، مسے، بوائیاں، چنڈی، گانٹھ، جلد کے نیچے کی رسولی، رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ جلد میں خون کی کمزور گردش، جلد پر جھریاں، منیالی بوڑھوں جیسی جلد، مریض کا بدن سوکھتا ہے۔

فائی ٹولاکا PHYTOLACCA

یہ دوائی نہایت غیر مکمل طور پر آزمائی گئی ہے۔ اس کی صرف چھوٹی موٹی ہی علامتیں معلوم ہوئی ہیں۔ ذہنی علامتیں معلوم نہیں ہوئیں تاہم اس میں اہم خوبیاں ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ دوائی مرکری سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے اور اس کی مصلح بھی ہے۔ یہ ان حالتوں میں کام کرتی ہے جبکہ پارہ بکثرت کھلانے جانے سے ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ اس کے دردرات کو بستر کی حرارت سے پیدا ہوتے ہیں۔ سارا بدن دکھتا ہے۔ کچلے جانے کا سا پرانا احساس، ٹانگ کی بڑی ہڈی پر اور جوڑوں پر جہاں گوشت کم ہو، دکھن ہوتی ہے۔ پٹھوں میں دکھن، کھچاؤ اور اینٹھن، گردن کے پٹھوں میں

کھنچاؤ، کمر درد جوڑوں کو شدت اختیار کرے۔ بستر کی حرارت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سرد مرطوب موسم میں جیسا کہ سرگرمی میں ہوتا ہو۔ مریض کی علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ زخم پیدا ہونے کا رجحان، مریض کو جب پارہ کھلایا گیا ہو، منہ آیا ہو۔ لہٰذا یہ آتشک میں مفید ہے۔ آتشک کے پرانے زخم، جب پارے کے مرہم استعمال کیے گئے ہوں۔ جب پارہ بدن میں سما گیا ہو مگر اس سے کوئی فائدہ نہ پہنچ رہا ہو۔ گلے میں، جلد پر اور جسم میں بڑھنے کی بلغمی جھلیوں پر زخم۔

تشنجی حالتیں۔ پٹھوں میں کھنچاؤ جو بڑھ کر شدید تشنج کی صورت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ دھنش وات، بدن کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ گردن بھی متاثر ہوتی ہے اور سر پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔

فائی ٹولا کا غدودی بھی دوائی ہے۔ غدود پر سوجن آتی ہے اور وہ سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ دوائی گلے میں زخم پیدا کرتی ہے۔ گردن خصوصاً نچلے جبڑے اور کان کے پیچھے کے غدود پر سوزش آ جاتی ہے۔ گلے میں سوزش آتی ہے اور گاڑھی لیس دار کف جمع ہوتی ہے۔ تالو پر ورم آ جاتا ہے۔ سرخبادے کی طرح ہلکی سوزش۔

علامتیں رات کو ٹھنڈے دنوں میں، سرد کمرے میں اور بستر کی حرارت سے شدت اختیار کرتی ہیں۔ اس طرح گرمی اور سردی میں مقابلہ رہتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ چھاتیوں کے غدود اس دوائی کا خاص مرکز ہیں۔ سرد مرطوب موسم سے چھاتیوں میں دکھن ہوتی ہے اور ان میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ سردی لگتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھاتیوں میں زخم ہو جاتے ہیں۔ حیض آتا ہے اور چھاتیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت کو سردی لگتی ہے تو چھاتیوں پر سوزش آ جاتی ہے اور دودھ ریشہ دار ہو جاتا ہے، جم جاتا ہے۔ تجربوں میں تو یہی ثابت ہوا ہے مگر جانور پالنے والے اس کی جڑوں کا بکثرت استعمال کرتے ہیں جبکہ گائے کا دودھ گاڑھا ہو گیا ہو اور تھنوں میں گانٹھ پڑ گئی ہو۔ یا جب گائیں بارش میں کھڑی رہ جاتی ہیں تو اس سے پیدا شدہ تکلیفوں میں بھی چرواہے اس کا استعمال کرتے ہیں۔

تقریباً ہر طرح کا جوش پستان کے غدود پر اثر ڈالتا ہے خوف یا حادثہ، چھاتیوں میں گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ ان میں درد ہوتا ہے۔ گرمی لگتی ہے۔ سوجن آتی ہے۔ ورم آ جاتا ہے۔ کبھی کبھی شدید سوجن آتی ہے اور پیپ بھی آ جاتی ہے۔ ہمارے میٹیریا میڈیکا کی کوئی بھی دوائی پستان کے غدود پر اتنا گہرا اثر نہیں کرتی۔ مرکری بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ جونہی مریضہ کو سردی لگتی ہے پستان کے غدود میں درد ہو جاتا ہے۔ اگر دودھ پلانے والی عورت کی چھاتیوں میں کوئی تکلیف ہو جائے تو آپ اسے فائی ٹولا دے دیں۔ اگر کوئی ماں شکایت کرے کہ اس کو دودھ کم اترتا ہے یا بالکل ہی نہیں اترتا۔ دودھ کم ہو، گاڑھا ہو اور خراب ہو، جلد کم ہو جاتا تو پھر فائی ٹولا ہی اس کی جسمانی دوائی ہے۔ بشرطیکہ کسی اور دوائی کی علامتیں موجود نہ ہوں۔ بچے کو دودھ پلانے کے پورے پانچ برس تک ایک عورت کو خون سے یا پانی جیسے اخراج جاری رہے اسے فائی ٹولا نے تندرست بنا دیا۔ اس کی چھاتیوں میں اس قدر درد ہوتا تھا کہ جب بھی وہ بچے کو دودھ دیتی تو اسے تقریباً تشنج ہو جاتا۔ یہ

درد کر کے نچلے حصہ تک پہنچ جاتا اس درد کا اثر سارے جسم میں محسوس ہوتا۔

خناق کی بعض وباؤں میں یہ مفید ہے۔ گلے میں سخت سوجن آتی ہے۔ گردن کے، کان اور نچلے جبڑے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ اس کے ساتھ زبان پر میل کی موٹی تہہ نکسیر آتی ہے۔ پچھوں میں دھمن مرکیورس کے مشابہ ہے۔ دانوں کا بھی خناق سے گہرا تعلق ہے۔ اکثر خناق میں ہمیں صرف منہ سے بدبو، زبان پر میل کی موٹی تہہ اور رال کا آنا ملتا ہے۔ غدود متورم، گردن اکڑی ہوئی یہ حالت مرکیورس یا مرکیورس کے کسی دیگر مرکب کے مانند ہے پروٹو آیوڈائیڈ کا اثر دائیں ٹانسلو پر ہوتا ہے۔ تکلیف اسی جگہ محدود رہتی ہے یا بائیں طرف بڑھ جاتی ہے۔ بن آیوڈائیڈ کی تکلیف بائیں سے دائیں کو جاتی ہے۔ مرک سیانائیڈ میں موٹی سبز جھلی آتی ہے۔ یہ جھلی ناک سے گلے تک پھیل جاتی ہے۔

فائی ٹولاکا میں مرک کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اس نے کھوپڑی اور ٹانگ کی ہڈی پر آتشک کی گانٹھیں نمودار کی ہیں۔

کئی طرح کی پھنسیاں پائی جاتی ہیں۔ پپڑی دار پھنسیاں، داد، چنبل، کیل، خارش کے دانے اور گندہ استرا لگنے سے ہوئی خارش، جسم پر دانے، چیچک کے دانے، لال بخار کے دانے جو سارے بدن پر نمودار ہوں لہذا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ یہ لال بخار کو بھی درست کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں لال بخار کے دانے ملتے ہیں۔ گلے کے زخموں اور غدود کی سوزش میں بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

اس میں مہلک پھوڑوں کی ترقی کو روکنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ خصوصیت سے چھاتیوں میں غدود کے پھوڑے جو سخت ہو جاتے ہیں۔ جب تک یہ دوا معلوم نہ ہوئی تھی تب تک چھاتیوں کے غدود کے پرانے زخموں کے لئے صرف ایک ہی دوائی مستعمل تھی۔ کسی عورت کو برسوں پہلے زچگی کے دنوں میں چھاتیوں میں ناسور ہو گیا۔ اس پر پلٹس باندھی، نشتر دیا گیا اور آخر زخم کا نشان رہ گیا۔ اب حال کی زچگی میں اسے پھر تکلیف ہوئی۔ پرانے زخموں کے نشان پر سوزش آئی۔ ایسے زخم جو دودھ پیدا کرنے والے غدود کو کھا جاتے ہیں یا ان کو ایک طرف کر دیتے ہیں اور ان میں اینٹھن پیدا کرتے ہیں۔ زبردست سوزش، چیکن اور درد۔ دودھ کے ساتھ خون آتا ہے۔ اس تکلیف کے لئے پرانی عام دوائی تھی۔ گریفائیٹس مگر فائی ٹولاکا اس سے بہتر دوائی ہے اور عموماً اس کی ساری خاتون پر اور فتور کو قابو کر لیتی ہے۔ زچگی کے بعد متورم پستان میں عموماً مندرجہ ذیل علامتیں ملتی ہیں۔ کمر اور ہڈیوں میں درد، بخار کا پچنی ہے۔ فائی ٹولاکا میں یہ سب علامتیں پائی جاتی ہیں اور اس میں مریض کی پوری تصویر پائی جاتی ہے گریفائیٹس میں یہ علامتیں کم پائی جاتی ہیں۔ اگر بخار تیز ہو سر میں اجتماع خون ہو۔ کھوپڑی کی رگوں میں چیکن ہو، سرخی زیادہ ہو اور سرخی گھنٹی سے پھیلتی ہو تو پھر بیلاڈونا کام کرے گا۔ اگر سارا غدود پتھر کی طرح بھاری ہو سخت ہو اور مریض حرکت کرنا چھوا جانا گوارا نہ کرتی ہو تو پھر برائی اونیا کام دے گا۔ مرکری اس حالت میں مفید ہے جبکہ عام حالت موافق ہو۔ ہیپر اور سیلشیا صرف اسی حالت میں کام دیں گے جبکہ پیپ آنا لازمی ہو گیا ہے۔ خاص کر جب کہ صرف حرارت سے ہی راحت ملتی ہو۔ ہیپر تب کام کرتا ہے جبکہ انتہائی شدت کا درد ہو دھمن ہو، چڑچڑاپن ہو اور گرمی سے راحت ملتی ہو۔ یہ پیپ جلدی لا دیتا ہے اور بغیر درد کے زخم کا منہ بنا دے گا۔

نہایت تکلیف دہ، پرانا، ضدی اور دائمی نزلہ جس میں ناک کی ہڈیاں بھی گل گئی ہوں۔ ناک مکمل طور پر ضائع ہو جاتی ہے۔ گاڑی میں سواری کرنے سے منہ کی راہ سانس لینا پڑتا ہے۔ زکام اور کھانسی اس کے ساتھ آنکھیں سرخ اور آنسو آئیں۔ چبک لگتی ہے۔ آنکھ میں جیسے ریت پڑی ہے۔ دکھن اور جلن، آتشکی نزلہ، اس کے ساتھ خون ملی رطوبت آتی ہے۔ ہڈی کی بیماری، ناک کے زخم اور ناک کا سرطان۔

یہ قدرے گریفائیٹس کے مشابہ ہے۔ یہ ایسے ناسور تلاش کر لیتا ہے جن میں سوزش اور سختی آنے والی ہو۔ جہاں خون کا دورہ کمزور ہو۔ اس میں وہاں سختی لانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

چہرہ مرجھایا ہوا، پیلا، مردے کی طرح۔ آنکھوں پر نیلا گھیرا، زردی مائل چہرہ، پیلا اور بیمار نظر آئے۔ رات کو سر اور چہرے کی ہڈیوں میں درد۔ بائیں کان اور چہرے کے بائیں حصہ پر سوجن، جیسے سرخبادہ ہو۔ اس کے بعد یہ سوجن کھوپڑی پر بھی پہنچ جاتی ہے۔ نہایت تکلیف دہ سوجن، ہونٹ ابھرے ہوئے اور مضبوط، دھنس دانت، ہونٹوں پر زخم، کن پیڑ اور نچلے جبڑے کے غدود متورم، زبان کے پچھلے حصہ پر میل کی موٹی تہہ، زرد میل کی موٹی تہہ اور خشک، یہ حالت ساری نئی بیماریوں میں پائی جاتی ہے اور مرکری کے مشابہ ہے۔ ادھر ادھر کے ٹوٹکے لے کر علاج کرنے والوں میں یہ نہایت مقبول ہے۔ ان کے نتیجوں میں ہمیں ہومیو پیتھک عمل کی جھلک نظر آتی ہے۔ بن سنائی کے علاقہ میں دوا اس کی 3 بوندیں پانی کے ایک گلاس میں ڈال کر دیں، مجرب دوائی ہے اور اس طرح انہوں نے کتنے ہی ہومیو پیتھک علاج کئے ہیں۔ منہ کے زخم قائی ٹولا کا آتشکی زخموں کی بہترین دوائی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

''گائیڈنگ سمپ ٹمز'' میں اس دوائی کے ہومیو پیتھک استعمال پر کئی صفحے سیاہ کئے گئے ہیں۔ خناق کے زخم، غدود متورم، رات کو ہڈیوں کا درد بڑھ جاتا ہے۔ نگلنے میں سخت مشکل، ٹانسلز میں درد، ٹانسلز بڑھے ہوئے۔ پراگندگی کا رجحان، آتشک اور پارے کی وجہ سے گلے کے زخم، گلے کے زخموں کی تکلیف عموماً گرم پانی یا چائے پینے سے بڑھتی ہے۔ لہٰذا وہ ٹھنڈی چیزیں چاہتا ہے تکلیف رات کو بڑھتی ہے۔ لب لباب یہ ہے: خناق، بیٹھنے کی کوشش کرنے پر طبیعت بگڑ جاتی ہے اور سر چکرانے لگتا ہے۔ پیشانی میں درد، درد گلے سے کان تک پہنچتا ہے۔ خصوصیت سے نگلنے پر، چہرہ تمتمایا ہوا، زبان پر میل کی موٹی تہہ، زبان پر باہر نکلی ہوئی پچھلے حصہ پر موٹی تہہ، نوک زبان انگارے کی طرح سرخ، بدبودار سانس، سڑا ہوا سانس، قے، نگلنے میں دقت، ٹانسلز متورم، جھلی سے ڈھکا ہوا۔ پہلے بایاں ٹانسلز ماؤف ہوتا ہے۔ 3 یا 4 چھلکے۔ ٹانسل، کوا اور گلے کا پچھلا حصہ خاکی رنگت کی رطوبت سے پُر، زبان کو باہر نکالنے پر زبان کی جڑ میں درد۔

اعصاب، کا پرانا گٹھیا وات، حال کے چلتے طاقنے درد کی تکلیف رات کو بستر کی حرارت سے اور سینک دینے سے بڑھتی ہے۔ گٹھیا، گٹھیا وات، آتشکی نوعیت، درد جیسے ہڈیوں میں ہی ہوتا ہے۔ کولہے میں تیز کٹن کے ساتھ اور کھنچاؤ کے ساتھ درد، ٹانگیں اوپر کو کھنچ جاتی ہیں۔ فرش نہیں چھو سکتا۔ آتشک یا سوزاک کی وجہ سے ہوئی ریگن بائے وغیرہ، ٹانگ کے زخم و گلٹیں۔

بعض معالج پوڈو فائلم کو ''بناسپتی پارہ'' کہتے ہیں مگر فائی ٹولا کو ہی ''بناسپتی پارہ'' کہنا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامتوں سے بھرپور ہے جو مرکیورس کے مشابہ ہیں۔

پکرک ایسڈ PICRIC ACID

جو شخص اس دوائی کے تجربوں کا باحتیاط مطالعہ کرے گا اس کے ذہن پر اس کی خوبیوں کا سب سے پہلے جو اثر ہوگا وہ ہے ذہنی اور جسمانی کمزوری۔ یہ کمزوری بتدریج بڑھتی رہتی ہے اور عام کمزوری آخر کار لقوے کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دماغ اور ریڑھ کی کمزوری اس کی زبردست شہادت ہے۔ اس میں جلد ہی گرمی برداشت نہ کرنے کی حس پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اب ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتا ہے جو اس کی سرد جسمانی حالتوں میں راحت بخشتی ہے۔ سرد ہوا میں اور ٹھنڈے پانی میں نہانے سے اسے چین نصیب ہوتا ہے۔ وہ مرطوب موسم برداشت نہیں کر سکتا۔ ذرا سی محنت سے تکلیف میں اضافہ ہونا وغیرہ اس کی اہم علامتیں ہیں۔ اس کی علامتیں نیند کی کمی، دماغی تفکرات اور دماغی محنت سے شدت اختیار کرتی ہیں۔ انتہائی بے پروا۔

یہ دماغی کمزوری کی خاص دوائی ہے جبکہ بے پروائی اور قوت ارادی کی کمزوری نمایاں ہو۔ بولنے سے نفرت ہو سوچنے سے اور دماغی کام کرنے سے بھی نفرت ہو ذرا سی دماغی محنت سے زبردست تھکان آتی ہے اور اس سے بہت سی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لنگڑا پن، دست، ریڑھ میں جلن، عام کمزور اور اعضاء کا بھاری پن، اسے کسی بھی بات میں دلچسپی نہیں رہتی۔ ذرا سی دماغی محنت کرنے سے طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ سکول جانے والے چھوٹے بچوں میں ہم نے اس مفید دوائی کا استعمال کیا ہے۔ عموماً اس کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ جب بچہ الف ب سیکھنا شروع کرتا ہے تو اس کو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ عموماً اس سر درد میں پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جب بھی سکول میں امتحان آتا ہے تو اسی طرح کا سر درد نمودار ہو جاتا ہے۔ ایک طالب علم کو مندرجہ ذیل علامتیں تھیں۔

مطالعہ کرنے کی وجہ سے سر درد، کھڑا رہے تو سر چکراتا تھا۔ سر میں بھاری پن، نکسیر، پتلیاں پھیلی ہوئی۔ آشوب چشم، مصنوعی روشنی برداشت نہ ہوتی تھی۔ بھوک نہ لگتی تھی۔ منہ کا ذائقہ تلخ، قے، یرقان۔ اس کو اس دوائی سے فوراً صحت ملی۔ دماغی محنت سے سر چکراتا ہے۔ جھکنے سے، چلنے سے، سیڑھیاں چڑھنے سے، سر تکیہ سے اوپر اٹھانے سے اکڑن آتی ہے۔ بیٹھ نہیں سکتا۔ اس سے فوراً ہی متلی آنے لگتی ہے۔ یہ حالت اکثر سر دردوں میں آتی ہے۔ طالب علموں و استادوں، دماغی کام کرنے والوں، بیوپاریوں کے سر درد کی خاص دوائی ہے۔ رنج، جذبات کو دبانے سے آئی زبردست عصبی کمزوری کے سر درد میں نہایت مفید ہے۔ اس میں چاند پر شدید درد ہوتا ہے۔ پیشانی میں اور حرام مغز میں سخت درد ہوتا ہے۔ یہ درد نیچے ریڑھ تک پھیل جاتا ہے اور اس میں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، سر ٹھنڈا رکھنا پڑتا ہے۔ سر درد گرم کمرے میں، سر یا جسم کو لپیٹنے سے بڑھتا ہے اور دماغی جسمانی طور پر آرام کرنے سے گھٹتا ہے۔

سر درد اکثر سورج نکلتے ہی شروع ہوتا ہے اور جوں جوں سورج اوپر چڑھتا ہے درد بھی شدت اختیار کرتا ہے۔ رات کو سو جانے سے کم ہوتا ہے۔ مریض دن میں ناکارہ ہو جاتا ہے مگر رات کو آرام کرنے اور سو جانے سے اسے راحت ملتی ہے۔ ان سر دردوں کے ساتھ اکثر سخت تھکان و کمزوری بھی آتی ہے۔ سر درد کے ساتھ اکثر زبردست نفسانی اکساہٹ آتی ہے۔ جیسا کہ اس کی اور بھی دوسری تکلیفوں میں ہوتا ہے مگر یہ لازمی فتور

نہیں ہے۔

آنکھ کی علامتیں دماغی کمزوری کی وجہ سے یا آنکھ کے پٹھوں کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ باریک صرف پڑھنے، ان کی طرف دیکھنے یا آنکھ کا باریک کام کرنے سے سر درد اور آنکھ کی دیگر علامتیں نمودار ہوتی ہیں (اوتو سموڈیم) آنکھ میں جیسے ریت پڑی ہے۔ خراش پیدا کرنے والے آنسو آئیں۔ آنکھ کے آگے شرارے آتے ہیں۔ دھند، کہر، صرف نزدیک کی چیز ہی دیکھ سکتا ہے۔ بینائی دھندلی، کسی چیز کو صاف نہیں دیکھ سکتا۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ آنکھ کے اوپر سخت درد، آنکھ میں گاڑھی کیچڑ آتی ہے۔ مصنوعی روشنی میں کام کرنے سے آنکھ کی علامتیں بڑھتی ہیں۔

کان کی بیرونی نالی میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور چھالے۔

ڈکاریں آتی ہیں۔ ڈکار آتے آتے رہ جاتی ہے۔ ترش ڈکاریں صبح کے وقت متلی جو بستر سے اٹھنے پر اور ادھر ادھر ٹہلنے سے بڑھتی ہے۔

جگر کی خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں، یرقان۔

پیٹ میں گڑگڑاہٹ، دماغی کام کرنے سے دست آتے ہیں۔ زرد پانی سے پتلے، چکنے دست، پاخانے کے بعد جلن ہوتی ہے۔ پیلی مٹی سے آنے جیسے دست، پاخانے کے بعد کمزوری لوگوں کو سخت کمزوری آتی ہے۔

پیشاب میں چینی اور چربی آتی ہے۔ پیشاب گریوٹی بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب میں یوریٹ، یورک ایسڈ، فاسفیٹ اور سلفیٹ آتے ہیں۔ پیشاب کر چکنے کے بعد بھی بوند بوند کر کے پیشاب آتا ہے۔ مثانے کی کمزوری۔ فاسفیٹ بکثرت آتے ہیں۔

تجربوں میں یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ معمولی نفسانی خواہش میں طوفان پیدا کر دیتا ہے۔ زبردست ایستادگی لاتا ہے خصوصاً رات کو، اس نے بار ہا ان علامتوں کو دور کیا ہے خواہ کتنی ہی پرانی تھیں۔ گدی اور ریڑھ میں درد، حصوں میں بھاری پن اور نفسانی جوش۔ جہاں پیروں میں زبردست بے قراری ہو تو پھر زنکم پکریم بہتر طور پر کام کرتا ہے۔ یہ نامردی اور احتلام کو دور کرتا ہے جبکہ دماغی اس نفسانی جوش پر کنٹرول کرنے سے قاصر رہا ہو۔

دماغی یا جسمانی محنت سے ریڑھ میں جلن کے ساتھ گرمی ریڑھ اور اعضاء کا بھاری پن۔ خصوصیت سے نچلے حصوں کا، کمر اس قدر جھکی ہوئی ہوتی ہے کہ مریض سیدھا نہیں بیٹھ سکتا اسے کرسی یا چارپائی پر لیٹ جانا ہی پڑتا ہے۔ جب لیٹا ہوا ہو تو اس کی تکلیفیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ ریڑھ کے ورم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے جبکہ ہاتھ پاؤں بھی کمزور ہوں اور یہ احساس بھی موجود ہو کہ جیسے حصوں میں پٹی بندھی ہوئی ہے یا وہ گھٹ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ٹانگوں کی بے حسی جیسے اس نے ٹکلدار موزے پہن رکھے ہوں۔ گھٹنوں کی اس اکڑن میں مفید ہے جبکہ نیند آتے ہی احتلام ہو جاتا ہو یا ایستادگی آتی ہو۔ اس دوائی نے ریڑھ کی کمزوری کے بہت سے مریضوں کو تندرستی بخشی ہے۔

نچلے حصوں کی کمزوری اور لرزہ۔ بے حسی اور گھٹن، سرسراہٹ اور جیسے سوئیاں گزر رہی ہوں۔ پیر نمایاں

طور پر سرد ہو جاتے ہیں۔ جسمانی محنت تمام تکلیفوں کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ کافی دیر تک آرام کرنے سے راحت ملتی ہے۔

ذرا سی محنت کرنے سے تمام حصوں اور سارے جسم میں تھکن آتی ہے۔ از حد کمزوری، سستی پٹھوں کی زبردست کمزوری دن میں نیند کا غلبہ اور رات کو بے خوابی۔ خصوصیت سے دماغی کام کرنے کے بعد۔

پلاٹینم PLATINUM

پلاٹینم کے تجربوں سے عورت کے بدلے ہوئے ذہن کی تصویر حاصل ہوتی ہے۔ یہ خاص کر ہسٹیریا کی مریضہ کے لئے مفید ہے مثلاً خوفزدہ، جو دیر تک جوش کی حالت میں رہی ہو یا ناکامی عشق کا صدمہ یا دیر تک اخراج خون کی شکایت رہی ہو۔ وہ غصیلی و مغرور ہو جاتی ہے۔ اس دوائی کی نہایت اہم اور قابل ذکر خصوصیت ہے۔ غرور اور ضرورت سے زیادہ خود پسندی وہ سمجھتی ہے میں بہت اونچے گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں کہ میرے رشتہ دار معمولی گھرانوں کے ہیں۔ وہ ان کو حقارت و نفرت سے دیکھتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میرے جان پہچان والے بھی مجھ سے کمتر ہیں۔ اس دوائی میں ایک عجیب خوبی یہ ہے کہ یہی قیاس وہ بدن کے بارے میں بھی کرتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے دوسروں کی نسبت میرا بدن بہت بڑا ہے۔ وہ ہر وقت دوسروں کو بے آبرو کرنے پر آمادہ رہتی ہے معمولی معاملوں پر فکر مند اور سنجیدہ نظر آتی ہے۔ معمولی باتوں پر غصہ میں آ جاتی ہے۔ نہایت زود رنج، فکر مند، روتی ہے۔ ہر بار ذرا سا جوش آتے ہی اسے دھڑکن ہو جاتی ہے اور سارے حصے کانپنے لگتے ہیں۔ موت کا ڈر اور زندگی سے بیزار، خوف اس دوائی میں نہایت اہم علامت ہے۔ ڈرتی ہے کوئی واقعہ ہونے والا ہے۔ ڈرتی ہے میرا خاوند باہر سے لوٹ کر گھر نہ آئے گا۔ حالانکہ وہ باقاعدگی کے ساتھ گھر لوٹتا ہے۔ بے قراری، جوش، ادھر ادھر بھٹکتی ہے اور روتی ہے۔

ذہنی اور جسمانی علامتیں ادل بدل کر رونما ہوتی ہیں۔ عجیب و غریب قیاس، وہ سمجھتی ہے میں انسانی نسل سے نہیں ہوں۔ مذہبی جنون، کونے میں جا بیٹھتی ہے۔ بڑبڑاتی رہتی ہے اور ایک لفظ بھی نہیں بولتی۔ پاگل پن آ جاتا ہے۔ نفسانی جذبہ پلٹ جاتا ہے۔ فحش کلامی کرتی ہے، کانپتی ہے۔ کڑھن یا غصہ سے تشنج آ جاتا ہے سیٹیاں بجاتی ہے۔ گاتی ہے اور ناچتی ہے۔ ہر وقت عجیب و غریب موضوع پر باتیں کرتی ہے۔ اداس ہو جاتی ہے یا پاگل پن آ جاتا ہے۔ غرور کو ٹھیس لگنے سے اس کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ نفسانی جوش سے اس کی شکایتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ معمولی ذہنی علامتوں میں حصوں کا لرزہ، نفسانی جوش، جسم کے مختلف اعضاء کی بے حسی ملی جلی رہتی ہے۔ دباؤ کا احساس، دباؤ کے ساتھ درد۔ حصوں پر دباؤ جیسے پٹی بندھی ہوئی ہے یا گھٹن ہوتی ہے۔ حصوں کی جلد تنی ہوئی جیسے باندھ دی گئی ہو۔ یہ خاصیتیں جسم کے سارے حصوں میں پائی جاتی ہیں اور خاص علامتوں کی پہچان کراتی ہیں۔ کھوپڑی کی جلد پر بے حسی کا احساس، اس کے ساتھ سر میں دباؤ کے ساتھ درد۔ سر میں چھید ہونے کی طرح درد کھوپڑی کی جلد تنی ہوئی، کھنچی ہوئی، اینٹھن کی طرح کا کھنچاؤ بتدریج بڑھتا ہے اور انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اینٹھن کی طرح کا درد بڑھتے بڑھتے شدت اختیار کر لیتا ہے۔ سر کو جیسے کوئی نچوڑ رہا ہے۔ یہ درد کنپٹیوں میں، چاند پر یا پیشانی میں ہوتے ہیں۔ کھوپڑی کی جلد پر جیسے

چیونٹیاں رینگ رہی ہیں اور بے حسی۔ سر میں یکایک جھٹکے آتے ہیں۔ کھوپڑی کی بے حسی جتنی مستقل علامت سر میں اور کوئی نہیں آتی۔ یہ بے حسی تمام احساس اور دردوں میں پائی جاتی ہے۔ سر درد بڑھتے بڑھتے شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ سر میں سخت عصبی درد اور ہسٹیریا کے مریضوں کی ذکاوت حس۔ سر کی بے حسی کو اکثر دماغی بے حسی قرار دیا جاتا ہے۔ کڑن، خوف، رنج، خون کے نکلنے اور نفسانی جوش کی وجہ سے سر درد ہوتا ہے۔

آنکھ کے آگے شرارے ٹوٹتے ہیں۔ پپوٹوں کا تشنج، ہر چیز اپنی اصل صورت سے چھوٹی نظر آتی ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس، آنکھ میں تشنج، تشنجی لرزہ اور آنکھ کے پٹھوں میں پھڑکن کانوں میں اینٹھن کے ساتھ درد، کان میں ٹھنڈک، بیرونی کان کی بے حسی، کانوں کی یہ بے حسی چہرے، ناک اور کھوپڑی تک پہنچ جاتی ہے۔ پلاٹینم میں خون نکلنے کا بھی رجحان پایا جاتا ہے۔ جسم کے مختلف حصوں اور بلغمی جھلیوں سے خون گرتا ہے۔ جہاں کہیں سے بھی خون نکلتا ہے وہ سیاہ جما ہوا، چھیچھڑے دار اور چپکا ہوتا ہے۔ آپ ناک کی علامتوں کا معائنہ کریں آپ کو وہاں اخراج خون ملے گا۔ ناک سے سیاہ، جما ہوا خون آتا ہے سونگھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ ناک کی جڑ میں سخت اینٹھن کے ساتھ درد اور اس کے ساتھ چہرے کی سرخی۔

چہرے میں بے حسی و ٹھنڈک کا احساس، اینٹھن اور دباؤ کے ساتھ درد۔ چہرے کا عصبی درد، چہرے میں ٹھنڈک جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ بے حسی، ہنسلی کی ہڈی بے حس۔ چہرے میں کترن و چھید ہونے کی طرح کے درد۔

نچلے جبڑے میں چٹکن و کریدنے کی طرح کا درد، خصوصیت سے دائیں طرف، اس کے ساتھ بے حسی اور ٹھنڈک، درد آہستہ آہستہ آتا ہے اور آہستہ آہستہ غائب ہو جاتا ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے زبان جل گئی ہے۔ زبان پر سرسراہٹ، اداسی کی وجہ سے بھوک مٹ جاتی ہے یا اکثر بڑھ جاتی ہے۔ جلدی جلدی کھاتا ہے۔ جو کچھ مل جائے کھا لیتا ہے۔ پیٹ کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ محسوس کرتا ہے جیسے سارا پیٹ خوب کس کر باندھ دیا گیا ہے۔ پیٹ کی جلد تنی ہوئی۔ پیٹ میں سخت اینٹھن اور کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ پیٹ میں دباؤ کے ساتھ درد کا نیچے کو رخ۔ یہ درد بہت حد تک پلمبم کے مشابہ ہوتے ہیں اور پلاٹینم کو اول الذکر کے مصلح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پیٹ میں ہوا رک جانے سے دباؤ اور کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ انتڑیوں کی چال کی سستی بڑی حد تک پلمبم کے مشابہ ہے۔ دائمی ضدی قبض اور ہوا کی زیادتی۔

پاخانہ نیم سخت یا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلے یا جیسے لاوا ہو یا کم یا نہایت مشکل سے خارج ہو۔ لیس دار چکنا، مقعد سے چپکا رہے۔ جیسے نرم مٹی ہو۔ پاخانے کی بار بار حاجت۔ پاخانے کے وقت زور نہیں لگا سکتا۔ دائمی قبض، ناکام حاجت۔ سیسہ کا زہریلا اثر ہو جانے کے بعد پیٹ درد، درد قولنج، مسافروں کی قبض، پاخانے میں بیٹھ کر دیر تک زور لگاتا رہتا ہے۔ پاخانے کے وقت درد، جلن کے ساتھ درد اور بواسیر کے مسے باہر نکلتے ہیں۔ پاخانے کے وقت مقعد میں جلن، مقعد کے بیرونی حصہ پر خارش، سرسراہٹ اور اینٹھن خصوصاً شام کو۔ مرد و عورت میں خواہش مباشرت بڑھ جاتی ہے۔ مردوں میں زبردست نفسانی خواہش حتیٰ کہ وہ جلق پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس نے مجلوقوں کی مرگی دور کی ہے۔ پلاٹینم کی اہم علامت ہے عورتوں میں جماع کی خواہش کا بڑھ جانا۔ ناقابل برداشت نفسانی جوش۔ رحم میں سرسراہٹ جو جماع کی خواہش پیدا کرتی

ہے۔ رحم کے بیرونی حصے کی ذکاوت حس میں اتنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں تولیہ بھی نہیں رکھ سکتی۔ رحم اس قدر ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ معالج انگلی رکھ کر رحم کا معائنہ نہیں کر سکتا۔ یہ سوزش نہیں ہے بلکہ ذکاوت حس کا بڑھ جانا ہے۔ نوجوان عورتوں اور ہسٹیریا کی بیمار عورتوں میں خواہش نفسانی بھڑک اٹھتی ہے۔ شادی شدہ عورتوں میں زبردست خواہش، اس کے ساتھ خارش، سرسراہٹ اور گدگداہٹ جو خواہش پیدا کرے۔ رحم کے حصوں خصوصاً بائیں خصیہ میں درد۔ اس نے پرانے بانجھ پن کو دور کیا ہے۔ خصوصاً اس بانجھ پن کو جس کے بارے میں یہ سمجھا گیا تھا کہ یہ خواہش نفسانی کے جوش کی وجہ سے ہے۔ خصیوں میں جلن اور چبھن کے ساتھ درد۔ خصیوں کی سوزش جو بچے دانی سے خون جانے اور حیض کے دنوں میں بڑھتی ہے۔ اس نے خصیوں کے پھوڑے اور رسولی کو درست کیا ہے۔ بچے دانی کی سوزش، نیچے کے رخ دباؤ، جیسا کہ اختناق الرحم میں ہوا کرتا ہے۔ بچے دانی باہر نکل آتی ہے اور پیڑو میں کھچاؤ، بچے دانی کا اخراج اور خون بہنا۔ کثرت حیض، خون کی رنگت گہری حتیٰ کہ سیاہ چھیچھڑے، جما ہوا اور اس کے ساتھ بہت سا پتلا خون نکلتا ہے۔ عصبی مزاج عورتیں ہر وقت یہ محسوس کرتی رہتی ہیں کہ بس اب حیض شروع ہوا۔ ماہواری وقت سے بہت پہلے آتی ہے۔ بکثرت آتی ہے اور عموماً وقفہ نہایت تھوڑا ہوتا ہے۔ اخراج خون بڑی حد تک اسی طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ بوڑھی عورتوں میں ہوا کرتا ہے۔

اکثر حیض ہر چودہ روز کے بعد ہو جاتا ہے یا قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے وقت بیرونی رحم اور رحم کی نالی میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ عورت انکار کر دیتی ہے۔ لیکوریا میں چربی جیسی رطوبت کے اخراج سے سخت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً دن کے وقت اور اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ حمل کے دنوں میں بھی بہت طرح کی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ مثلاً اسقاط حمل کا اندیشہ، تھکان لانے والا اخراج خون، سیاہ جما ہوا خون آئے۔ بچہ جننے کے وقت رحم کا معائنہ کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔ بچے جننے کے وقت اعضاء میں اینٹھن ہو یا بکثرت خون آئے۔ ہسٹیریا کا دورہ آ جائے۔ زچگی کے تشنج دماغی کام کرنے سے دھڑکن، لرزہ، بے حسی، کانپنا اور اعضاء میں جوش آتا ہے۔ ٹانگوں کی بے قراری اور اس کے ساتھ بے حسی۔ پاؤں سرد، پیر کے پنجہ میں درد جیسے وہاں پٹی بندھی ہوئی ہے۔ یہ احساس سارے بدن میں ہوتا ہے جیسے ران یا ٹانگ پر پٹی بندھی ہے۔ مریض پژمردہ ہو جاتا ہے۔ لقوے کی سی کمزوری جو آرام کے وقت بڑھتی ہے۔ بے حسی، اکڑن اور ٹھنڈک، سارے بدن میں تکلیف دہ لرزہ، اس کے ساتھ خون کی نالیوں میں تپکن، کھوپڑی کی بے حسی، پیر ہاتھ اور دیگر حصوں کی بے حسی۔ درد اعصاب جو اپنی جگہ بدلتا رہے۔ اینٹھن، ہسٹیریا کے دورے نفسانی جوش کی وجہ سے تشنج، ٹھنڈک، اعضاء سرد، سرسراہٹ، جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں اور جلد کی بے حسی خصوصاً بخار کے وقت۔

پلمبم میٹالیکم PLUMBUM METALLICUM

یہ دوائی ہنی مین کے سفوف بنانے کے اصول کی تائید کرتی ہے۔ آپ جب یہ سوچتے ہیں کہ سیسہ حل نہیں ہو سکتا تو آپ یہ بھی سوچیں کہ ایک کمرے کی دیواروں پر یہ پھیلا ہوا ہے۔ اس میں چند آدمی سوئے

ہوئے ہیں اور وہاں سونے سے وہ بیمار ہو گئے۔ آپ خیال کریں کہ ان کی صحت بگاڑنے کے لیے کتنا سیسہ کافی ہوا ہوگا۔ کتنے ہی مریض ایسے کمروں میں نہیں سو سکتے جہاں رنگ تازہ ہوا ہو۔ ایسے کمرے میں سونے سے ان کو درد قولنج ہوتا ہے۔ یہ سیسے کا اثر ہے۔ بہت سے لوگ سیسے کے اثر کو نہایت جلد قبول کرتے ہیں۔ یہ ذکاوت حس جلد ہی دکھائی دیتی ہے۔ دراصل ان رنگ سازوں میں اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو برسوں سے رنگ سازی کا کام کرتے آئے ہیں اور اس کے اثر سے بے نیاز رہے ہیں مگر اب یکا یک اس کے اثر سے متاثر ہو گئے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے یہ یکا یک کیسے ہوا۔ یہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ آپ اسے خوردبین سے نہیں دیکھ سکتے۔ تاہم وہ طبیعت خراب کرنے کے لیے کافی ہے۔

ہمارے پاس ایسا کوئی پیمانہ نہیں ہے جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکیں کہ اس کے اندر کتنا سیسہ گیا۔ ہم صرف ذکاوت حس اور طبیعت کی نزاکت سے ہی مدد لیتے ہیں۔ سیسہ کا کام کرنے والوں کو لقوہ، درد قولنج، ان سے پلمبم کا صحیح تجربہ ہوتا ہے اور اس کی صحیح تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔

اگر ہم پلمبم کی ساری علامتوں کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس دوائی میں لقوے کی عام حالت پائی جاتی ہے جسمانی حرکت۔ حصوں کے فعل سب سست ہو جاتے ہیں۔ نظام عصبی معمول چستی و پھرتی کے ساتھ پیغام نہیں لے جاتا۔ پٹھوں کا فعل بھی سست پڑ جاتا ہے۔ پہلے فعل کا تعطل آتا ہے اور بعد میں لقوہ آتا ہے۔ پہلے اکے دکے رنگ متاثر ہوتے ہیں اور اس کے بعد سارا جسم، ذہن بھی سست ہو جاتا ہے۔ غور و فکر کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ کوئی بات یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے کوئی بات سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اپنا خیال ظاہر کرنے کے لیے لفظ تلاش نہیں کر سکتا۔ ذہن کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ اگر آپ کو کسی ایسے مریض سے بات کرنے کا موقعہ ملے تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ جواب دیتے ہوئے یہ مریض کیا سوچ رہا ہے جلد کا فعل بھی سست ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے بدن میں سوئی چبھائیں۔ وہ ایک سیکنڈ کے بعد اوہ کہے گا۔ گویا اسے سوئی کا گزرنا کافی دیر میں محسوس ہوا اور آپ نے خیال کیا ہوگا کہ سوئی کا گزرنا اسے فوراً ہی محسوس ہوگا۔ اب جب آپ نے یہ رائے قائم کر لی ہو کہ اسے سوئی گزرنا محسوس نہیں ہوا تو اس کے اس حصے میں جھٹکا آئے گا جہاں آپ نے سوئی چبھائی تھی۔ یہ ہے جلد کی بے حسی مگر بعض حالتوں میں جلد کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے اور پرانی تکلیفوں میں بے حسی آتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں، کولہوں اور ہتھیلیوں میں بے حسی آجاتی ہے جو جلد ریڑھ تک پھیل جاتی ہے۔

نشوونما کا فعل بھی سست ہو جاتا ہے اور تخریبی فعل سے اس کی مطابقت نہیں رہتی۔ لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ مریض کا بدن سوکھنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ کچھ دن بعد ہڈی پنجر ہی رہ جاتا ہے۔ جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ سکڑنیں آجاتی ہیں اور ہڈیوں پر تناؤ آجاتا ہے بعض دفعہ سوکھنے کی یہ شکایت مقامی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اگر یہ مقامی ہو تو پھر عضو ماؤف میں درد بھی ہوتا ہے اور وہاں جھریاں پڑتی ہیں۔ ریڑھ کی نمونیہ ہڈی کے نظام عصبی تک درد ہوتا ہے۔ جلن و گولی کی طرح کے درد، جیسے ہڈی کو جگہ بہ جگہ نوچا جا رہا ہے۔ جیسے اسے کھودا جا رہا ہے اور عضو ماؤف سوکھنے لگتا ہے۔ بازو اور کندھے میں بھی درد ہوتا ہے۔ بازو میں شدید درد ہوتا ہے اور وہاں جھریاں پڑتی ہیں۔ چہرے کے ایک حصہ کا عصبی درد اور وہاں جھریاں پڑتی ہیں۔ اکے دکے پٹھوں کا لقوہ اور

ان پر جھریاں آتی ہیں۔ پٹک والے اور پھیلا ڈالانے والے پٹھوں کا لقوہ خصوصاً موخر الذکر کا لقوہ انہیں سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا کلائی کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس حالت میں نہ مریض ہاتھ اوپر اٹھا سکتا ہے اور نہ کوئی چیز ہاتھ میں اٹھا سکتا ہے۔ کسی حصے (عضو) کو پھیلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ حالت پیانو بجانے والوں میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ کافی پھرتی کے ساتھ اپنی انگلیاں نہیں اٹھا سکتا۔ حالانکہ پٹک قطعاً ٹھیک ہوتی ہے۔ کوراری میں بھی پیانو بجانے والوں کی بھی یہی حالت پائی جاتی ہے پھیلا ڈالانے والے پٹھے کثرت کار کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ جب پٹھے کوئی مخصوص کام کرنے سے، گھنٹوں تک متواتر کرتے رہنے سے تھک گئے ہوں جب بار بار وہی حرکت دوہرانی پڑتی ہو تو رسٹا کس مدد کرتا ہے مگر یہ حال کی تکلیف میں ہی مددگار ہے اور صرف تھوڑی ہی دیر کام دے گا۔ رسٹا کس خصوصیت کے ساتھ اس حال میں کام کرتا ہے جبکہ پٹھوں کا بکثرت استعمال ہوا ہو اور یکایک سردی لگی ہو اور کمزوری بیٹھ گئی ہو۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے یا سردی لگنے کے بعد پٹھوں کے فعل میں تعطل آ گیا ہو۔ ماندگی کے وقت بھیگ جانے سے رسٹا کس کی حالت نمودار ہوتی ہے۔ اس کی پرانی حالت میں جو اس کے بعد آتی ہے۔ پلمبم اور کبھی کبھی کوراری کام کرتا ہے۔

انتڑیوں کے فعل میں بھی تعطل آتا ہے۔ قبض ہو جاتی ہے۔ پاخانے کے وقت زور نہیں لگا سکتا۔ مریض پیٹ کے پٹھوں کی مدد تو لے سکتا ہے مگر مقعد مفلوج ہو جاتا ہے اور وہ پاخانے کو باہر نہیں نکال سکتی۔

مثانے میں بھی تعطل آتا ہے۔ وہ پیشاب خارج نہیں کر سکتا۔ پیشاب خارج کرنے کے لئے پٹھے تعاون نہیں کرتے۔ لہٰذا رک جاتا ہے۔ پلمبم میں دونوں حالتیں پائی جاتی ہیں یعنی پیشاب رک بھی جاتا ہے اور دب بھی جاتا ہے۔

لقوہ پرانی حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ شدید حالتوں میں بخار آتا ہے۔ درد قولنج نمودار ہوتا ہے اور یکا یک قبض ہو جاتی ہے۔ انتڑیوں میں پھاڑنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ مندا گنی اور اس کے ساتھ قے، جو کچھ بھی کھاتا ہے ترش ہو جاتی ہے۔

جو کچھ بھی کھاتا ہے، قے ہو جاتی ہے۔ معدے کی پرانی سوزش اس کے ساتھ چربی جیسی رطوبت کی قے جس کا ذائقہ میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ قے میں ایسا مواد نکلتا ہے جس سے پاخانے جیسی بدبو آتی ہے۔ سیاہی مائل خون اور سبز رطوبت نکلتی ہے۔ ترش ڈکاریں۔

اس دوائی کا فعل بہت سست اور خفیہ رہتا ہے۔ تاہم فعل متواتر جاری رہتا ہے۔ یہ جسم سے آسانی سے نہیں نکلتی۔ اپنا قبضہ جما لیتی ہے اور اپنا زہریلا اثر پھیلاتی ہے۔ لہٰذا یہ ان بیماریوں میں مفید ہے جو بہت آہستگی سے اور خفیہ طور پر چلتی ہیں اور جلدی صحت قبول نہیں کرتیں۔ پٹھوں کی بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری، بتدریج بڑھتا ہوا لقوہ، دائمی قبض، پیشاب رکنے کی پرانی تکلیف پرانی: ماغی کمزوری۔

ذہنی سستی کے علاوہ، جو اس دوائی کی عام خوبی ہے۔ اس میں مالیخولیا، اداسی اور اندیشہ پایا جاتا ہے۔ مریض سوچتا ہے کوئی خوفناک واقعہ ہونے والا ہے۔ وہ سمجھتی ہے جیسے میں نے بہترین وقت برے کاموں میں صرف کر دیا۔ وہ سمجھتی ہے میں نے کوئی ناقابل معافی گناہ کیا ہے۔ جسم اور دماغ کمزور ہو جاتے ہیں۔ زبردست اداسی، شرمیلا پن اور بے چینی۔ اگرچہ وہ غور و فکر میں سست ہوتا ہے تاہم اس حالت میں بھی وہ بہت

کچھ سوچتا ہے۔ وہ سوچنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے ہی خیال کی وجہ سے تکلیف پاتا ہے اور رات بھر جاگتا رہتا ہے، بے خوابی، متواتر سوچنے کی کوشش کی وجہ سے بے خوابی، دماغ کام نہیں کرتا مگر اس کے باوجود بھی دماغ میں قیاس و جذبہ کی بھرمار رہتی ہے۔ بات سمجھنے اور یاد رکھنے کی نااہلیت، بڑھتے بڑھتے یہ بے خوابی غشی کی حالت اختیار کر لیتی ہے غشی کی اس حالت میں پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب میں یورک ایسڈ آنے کی وجہ سے غشی، پیشاب میں یورک ایسڈ آتا ہے۔ اگر میں آپ کو اس کے ادویاتی استعمال بتادوں تو شاید آپ کو یہ دوائی ذہن نشین کرنے میں سہولت ہو جائے۔ چند برس پہلے ایک معالج اپنی بیوی کے بارے میں مجھ سے مشورہ لینے آیا۔ وہ 2 دن سے بے ہوش تھی۔ کئی دن سے پیشاب نہ ہوا تھا۔ یوریٹر کے استعمال سے معلوم ہوا کہ مثانے میں پیشاب ہی نہیں ہے۔ یوں علامتیں شمار تھیں مگر سب عام نوعیت کی تھیں۔ مریضہ کے جسمانی فعل پہلے کئی دن سے سست ہو گئے تھے۔ وہ کئی دن تک ناف نوچنے کی شکایت کرتی رہی جیسے ناف کسی رسی سے بندھی ہوئی ہے اور کوئی اسے ریڑھ کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اس کے بعد غشی آ گئی، آدھی رات کے قریب یہ ڈاکٹر سخت پریشانی کی حالت میں میرے پاس آیا۔ اس نے بتایا کہ مریضہ مردے کی طرح پیلی ہے اور سانس کی رفتار بھی بہت سست ہے۔ پلمبم اونچی طاقت میں دیا گیا اور چند گھنٹے بعد پیشاب آ گیا۔ اسے ہوش آ گیا اور پھر یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

سخت کشش بھی دھڑکن جو بائیں کروٹ لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ دل میں نمایاں بھر، دل پھیل جاتا ہے۔ بڑھ جاتا ہے دل میں چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔

ہسٹیریا کی دائمی مریضہ، ہسٹیریا کے تشنج، انگلیوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ تشنج حرکتیں، اعضاء کا تشنج، ہاتھوں کا، پیروں کا، سارے جسم کا تشنج، بکواس، درد دل، اعضاء کی بے حسی ہسٹیریا کی عام علامتیں۔

پلمبم میں دھوکہ دینے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ ایک عورت نے خودکشی کرنے کے ارادے سے ایسی ٹیٹ آف لیڈ کھا لیا۔ اسے ہسٹیریا کی زبردست شکایت ہو گئی۔ اس پر گھنٹوں ہی ہسٹیریا کی حالت طاری رہتی اور کوئی نہ کوئی اس کی نگرانی کرتا رہتا مگر جب وہ دیکھتی کہ میرے پاس کوئی نہیں ہے تو اٹھ بیٹھتی۔ ٹہلنے لگتی، شیشہ دیکھتی، اپنی خوبصورتی کا جائزہ لیتی مگر جوں ہی سیڑھیوں میں کسی کے پاؤں کی آہٹ سنتی، فوراً بستر پر لیٹ جاتی اور ظاہر کرتی جیسے بے ہوش ہے۔ وہ سوئی کی چبھن بڑی حد تک برداشت کر سکتی تھی۔ آپ محسوس نہ کر سکتے کہ وہ سانس لے رہی ہے۔ پلمبم ہسٹیریا کی حالت پیدا کرتا ہے۔ مریضہ بیمار ہونے کا بہانہ کرتی ہے۔ دھوکہ دینے کا رجحان، اپنی بیماری کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہے۔ یہ دوائی بالواسطہ طور پر بیماری کی جڑ پر اثر کرتی ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔

سیمابی طبیعت، طبیعت ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ کبھی کچھ سوچتا ہے کبھی کچھ، بے شمار جذبے کام کرتے ہیں۔ ساری کی ساری دوائی جذبے پر ہے۔ اگرچہ ذہن سست ہوتا ہے۔ تاہم علامتوں میں جذبہ کا غلبہ رہتا ہے۔ جذباتی علامتیں۔

پلمبم گردے کی تکلیفوں میں بھی کام دیتا ہے جبکہ پیشاب میں چربی یا شکر آتی ہو۔ پیشاب کی رنگت گہری، مقدار کم اور کسی قدر گریوٹی بڑھی ہوئی۔ پیشاب رک جاتا ہے کیونکہ یہ محسوس نہیں ہوتا کہ مثانہ بھرا

ہوا ہے۔
مرگی، غشی، بے ہوشی، جب اوپیم حرام مغز کے اجتماع خون کو ہٹانے کے لئے کافی نظر آتا ہو مگر ناکام رہا ہو تو پھر پلمبم کام دے سکتا ہے۔ اس حالت میں پلمبم، فاسفورس اور الیومینا خاص دوائیاں ہیں۔ یا کثر ان حالتوں میں کام کرتی ہیں جبکہ علامتیں بظاہر اوپیم کی ہوں۔ پٹھوں کا لقوہ، ادھرنگ، ایک دو کے اعضاء کا لقوہ۔
حد جسم کے بالائی حصوں میں مثلاً دماغ اور ذہن میں ایک اور علامت پائی جاتی ہے۔ کتابوں میں اس کا واضح طور پر بیان نہیں ہوا۔ یہ آپ کی توجہ کے قابل ہے۔ ذہنی علامتیں، جذباتی علامتیں، اور سر کی علامتیں ذرا سی محنت سے خصوصاً کھلی ہوا میں کام کرنے سے مبالغہ آمیز طور پر بڑھ جاتی ہیں۔ کھلی ہوا میں گھومتے وقت مریض کا سر گرم ہو جاتا ہے۔ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں۔ جیسے مردہ ہوں، اگر مشقت جاری رہے تو پھر چہرہ مردے کی طرح ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ کسرت نہیں کر سکتے۔ کریں تو ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ دماغی چڑچڑاپن، دماغ کے نچلے حصہ میں درد، گردن کے پچھلے حصہ میں اور نظام عصبی کے مرکزوں میں درد، محنت سے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ تاہم سرد ہوئے بغیر دماغی کام کافی کر سکتا ہے۔ صرف کھلی ہوا میں جسمانی حرکت سے ہی تکلیف بڑھتی ہے۔ شام کو اور رات کو اعضاء میں دردوں کے دورے جو دبانے سے کم ہوتے ہیں اور حرکت کرنے سے بڑھتے ہیں۔ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ درد تمام اعضاء میں جھٹکے آتے ہیں اور لرزہ۔
پلمبم کے مریض کا بدن سرد رہتا ہے۔ دبلا پتلا بدن، اسے کافی زیادہ کپڑوں کی ضرورت ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ گرمی کے موسم میں بھی سرد نہیں بلکہ جسم پر کافی کپڑے اوڑھنے پڑتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد، پچکے، بے حس اور سوکھے ہوئے۔ ہاتھ پاؤں پر پسینہ آتا ہے۔ پیروں کے پسینے سے بدبو آتی ہے۔ پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جیسے دھوبی کا پاؤں ہوتا ہے پاؤں کی انگلیوں پر چھالے پڑتے ہیں۔ انگلیوں کے درمیان چھالے، ان میں جلن ہوتی ہے۔ زخم بنتے ہیں، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان زخم گندے ہو جاتے ہیں۔ پاؤں کی گانٹھ، گٹل اور چنڈی۔
سر کی پرانی تکلیفوں میں گردن اور پشت کے پٹھوں میں سکڑاؤ آتا ہے۔ کھچاؤ اور پھڑکن ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حرام مغز کی جھلیاں ماؤف ہیں۔ تشنجی جھٹکے، نچلے جبڑے اور زبان کے غدود کا ورم، جس کی طرح کے تشنج، اس کے ساتھ دانت بند ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کے کناروں پر گہرے نیلے رنگ کی لکیر۔ مسوڑھے پچلے، متورم، یہ سیسے کے رنگ کی لکیر ہے۔ نیلی، بھوری یا ارغوانی رنگ کی لکیر۔ پر درد اور دق کی گانٹھ، زبان خشک، بھوری، کٹی پھٹی، سبز یا زرد رنگ کی میل کی تہہ، پرانے ورم معدہ میں خشک سرخ اور چمکدار، بدبودار سانس، منہ خشک، مزہ آ جاتا ہے۔ منہ کے چھالے، گلے میں ڈاٹ لگا ہوا ہے۔ باؤ گولہ، گلے میں لقوہ اور نگلنے کی نااہلیت، خوراک کی نالی کا لقوہ۔
معدہ کوئی چیز ہضم نہیں کرتا۔ غذا اور خوراک بھی جزو بدن نہیں بنتی۔ پیٹ میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کا درد۔ درد قولنج، مریض درد کی وجہ سے دوہرا ہو جاتا ہے۔ ناف میں متواتر احساس ہوتا ہے جیسے ناف سے رسی بندھی ہوئی ہے اور اسے کوئی کھینچ رہا ہے۔ جیسے کوئی پیٹ کو اندر کھینچ رہا ہے۔ اکثر پیٹ کھوکھلا نظر آتا

ہے۔ جیسے پیٹ اور پیٹھ قریب تر ہو گئے ہوں۔

قبض عام اور مشہور علامت ہے۔ قبض، درد قولنج، اور پیٹ کی علامتیں عموماً ایک ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ پاخانہ قبض کے ساتھ آتا ہے۔ سخت سدے جیسے بھیڑ کی مینگنیاں ہوں۔ اس کے ساتھ پاخانے کی زبردست حاجت، مقعد کی گھٹن یا اینٹھن کی وجہ سے خوفناک درد۔ پاخانے کی گول گول گانٹھیں۔ خواہ کتنا ہی زور لگائے پاخانہ نہیں اترتا۔ انتڑیوں کی گھٹن ناف اور مقعد میں زبردست سکڑاؤ۔ پیٹ میں زبردست درد جو پیٹ سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ شدید درد قولنج، پیٹ سکڑتا ہے۔ پیچھے کی طرف جھکتا ہے۔ حرکت کرنے والے اعصاب سے سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ گڑگڑاہٹ اور اپھارہ، فضلہ انتڑیوں سے چپک جاتا ہے۔ رحم میں بھی زبردست سکڑاؤ آتا ہے۔

بستر میں عجیب وغریب رویہ اور رخ اختیار کرنے کا رجحان، خون کی کمی ہرا پانڈو، بدن سوکھتا ہے۔ پٹھوں کی کمزوری، جگہ بدلنے والے درد، استسقاء، استسقاء کے ورم، جلد زرد، یرقان۔ زخموں میں جلن اس دوائی کی عام خوبی ہے۔

پوڈو فائلم PODOPHYLLUM

حال کی تکلیفوں کے سوا اس دوائی کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ تاہم یہ دیر تک اور جسم میں گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔

یہ پیٹ کی خلاء پر نمایاں طور پر اثر کرتی ہے۔ اس کی علامتیں عموماً پیٹ، پیڑو اور جگر میں پائی جاتی ہیں۔ بظاہر سب سے پہلے پیٹ پر اثر ہوتا ہے۔ یہ پیٹ اور انتڑیوں کے قدرتی فعل پر ایسا اثر کرتی ہے کہ اس میں خلل آ جاتا ہے۔ ہضم اور خوراک کا جزو بدن بننا بند ہو جاتا ہے۔ جو کچھ معدے میں پہنچتا ہے ترش ہو جاتا ہے۔ معدہ کے غدود جیسے مفلوج ہو گئے ہوں۔ ہضم کا فعل بند ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تے دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران میں پیٹ میں حیرت انگیز تبدیلی آتی ہے۔ گڑگڑاہٹ، جیسے کوئی جانور حرکت کر رہا ہے۔ جیسے کوئی مچھلی جو ہڑ میں کروٹیں لے رہی ہو۔ جیسا کہ ہم انہیں طوفان سے پہلے کرتے دیکھتے ہیں۔

گڑگڑاہٹ اور حرکت، اس کے ساتھ شدید درد، اینٹھن، درد کے مارے مریض دوہری ہو جاتی ہے۔ پیٹ نازک، دکھن ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ذرا سا بھی دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ یہ دکھن معدے، انتڑیوں اور جگر تک پہنچ جاتی ہے۔ پیٹ کی ساری کی ساری خلاء میں دکھن ہوتی ہے۔ دباؤ برداشت نہیں ہوتا اس کے بعد گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ پانی سے پتلے دست۔ دست مقعد سے ایسے نکلتا ہے جیسے برتن سے پانی گر رہا ہو۔ فضلہ بڑی مقدار میں نکلتا ہے اور مریض حیران رہ جاتا ہے کہ اتنا فضلہ کہاں سے آ گیا۔ اس کے جلد ہی بعد دوسری بار پھر اسی طرح پاخانہ آتا ہے۔ فضلہ بکثرت، مقدار میں زیادہ اور بار بار آتا ہے۔ پاخانہ آنے سے پہلے پیٹ میں دکھن ہوتی ہے۔ اینٹھن ہوتی ہے اور پھر گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اکثر یہ تینوں حالتیں پاخانے کے وقت بھی جاری رہتی ہیں۔ عموماً مریض کو پاخانہ ہو جانے سے راحت مل جاتی ہے۔ ہوا خوب خارج ہوتی ہے اور پھر گڑگڑاہٹ ہوتی ہے مگر یہ گڑگڑاہٹ اتنی نمایاں نہیں ہوتی جتنی کہ ایلو میں پائی جاتی ہے۔ درد قولنج ہوتا

ہے اور چلا جاتا ہے مگر پاخانہ نہیں ہوتا۔ بغیر درد پاخانہ آتا ہے۔ یہاں چائنا سے اس کا مقابلہ کیجئے۔ اس میں پاخانہ رات کو اور کھانا کھانے کے بعد آتا ہے۔ پاخانہ سڑا ہوا یا سڑا ہوا نہ ہو۔ رنگت سیاہی جیسی اگر فضلہ بدبودار نہ ہو تو پوڈوفائلم شاذونادر ہی نمایاں ہوتی ہے۔ کچھ دیر بعد ہی پیٹ میں پھر گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ پاخانہ آنے سے یہ گڑگڑاہٹ بند ہو جاتی ہے۔ بار بار یہی حال ہوتا ہے۔ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ خون کی نالیاں پیٹ میں خلاء میں آ کر خالی ہو جاتی ہیں۔ ہیضہ کے جو دست رات کے پچھلے حصہ میں خصوصاً 3، 4 یا 5 بجے آتے ہیں۔ وہ پوڈوفائلم کے مشابہ ہوتے ہیں۔ انتڑیوں کا لرزہ، اس کے ساتھ گڑگڑاہٹ درد، دکھن اور تھکان اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر مریض کو ایک یا دو دن میں افاقہ نہ ہو تو مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے چاولوں کے پانی جیسے دست بلا ارادہ دست۔

پیٹ کی اس زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک ناقابل بیان احساس ہوتا ہے۔ جیسے جان نکلی جا رہی ہے۔ مار ڈالنے والی کمزوری، بعض مریضوں نے اس کو معدے کا خالی پن قرار دیا ہے۔ بعض نے اسے بھوک کا نام دیا ہے مگر کھانا کھانے سے نفرت ہوتی ہے۔ خوفناک بھوک، معدہ خالی ہونے جیسے کمزوری، جیسے ساری انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی۔ اگر مریض ایسا سوچتے ہیں تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ اس کے زیر اثر حیرت انگیز ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے۔ بعض مریضوں نے اسے بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ نیچے کے رخ کھنچاؤ ہوتا ہے۔ بچے دانی کے پٹھے بھی ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور بچے دانی باہر نکل آتی ہے۔ کئی انچ لمبی کانچ نکلتی ہے۔ نیچے کے رخ کھنچاؤ جیسے سب کچھ باہر آ پڑے گا۔ یہ عام بات ہے یہ تکلیف جگر سے شروع ہوتی ہے جیسے سب کچھ باہر نکال دیا جائے گا۔ کمزوری کے ساتھ دکھن۔

رحم کے خصیوں میں نیچے کے رخ کھنچاؤ، خصیوں میں خون بھر جاتا ہے۔ بچے دانی میں شدید دکھن، بچے دانی بڑھ جاتی ہے۔ چھونے سے بھی دکھن ہوتی ہے حتیٰ کہ چلنے سے کپڑے کے چھونے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ دست اور قے کی تکلیف میں ہیضہ میں اور ماہواری کے دنوں میں پیٹ نہایت ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ اگر ماہواری کے دنوں میں دست بکثرت ہوں اور بچے دانی میں انتہائی دکھن موجود ہو تو پھر پوڈوفائلم کام کرے گا۔ ایک یا دونوں خصیوں میں شدید درد جو ٹانگوں تک اور ران کے اگلے حصہ تک پہنچتا ہے۔ خصیوں میں درد، خصوصیت سے رات کو، ماہواری کے دنوں میں خصیوں میں اور انتڑیوں میں درد۔ ماہواری سے پہلے اور دوران میں پیٹ میں سخت دکھن (ایپی ہی نو گا، وسپا لکیس نگران میں۔ دست کا امکان نہیں ہے اور اگر ہو بھی تو دست میں فضلہ اتنا نہیں آتا)۔

حالتوں کا ادل بدل کر نمودار ہونا اس دوائی کی اہم خوبی ہے۔ اگر پوڈوفائلم کے مریض کو سردی لگے۔ کوئی ذہنی جوش ہو، طبیعت پر جبر کر کے کوئی کام کرے الٹی چیزیں کھائے۔ بند گوبھی یا پھل کھائے اور ٹھونس ٹھونس کر بھاری چیزیں کھائے تو دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہفتوں تک قبض رہتی ہے۔ صرف گانٹھ سے سدے آتے ہیں۔ پاخانہ کم آتا ہے۔ اگر معدہ خراب ہو جائے تو پھر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ دست اور قبض ادل بدل کر ہوتے ہیں۔ پرانے دستوں میں پوڈوفائلم عموماً کام نہیں کرتا۔ یہ مسلسل حالت اور بھی بہت سی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ دست وقت مقررہ پر شروع ہوتے ہیں اور قبض کے ساتھ

ادل بدل کے ہوتے ہیں۔

بدل کر آنے والی دوسری حالت ہے سر درد، دائمی اور پرانے سر درد، وقت مقررہ پر آنے والے سر درد، اجتماع خون کی وجہ سر درد، وقت مقررہ پر آنے والے سر درد، اجتماع خون کی وجہ سے سر درد، جیسے جسم کا سارا خون سر میں جمع ہو گیا ہے۔ جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ سر کے پچھلے حصہ میں سخت درد ہوتا ہے۔ جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ اس کے بعد دست آتے ہیں اور اس سے سر درد کم ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی دست یکا یک رک جائیں تو پھر سر درد کم ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی دست یکا یک رک جائیں تو پھر سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ دست کی شکایت میں پوڈو فائلم کی اونچی طاقت کی خوراک دینے کے بعد عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ اگر دست بند ہو جائیں تو سر درد نمودار ہوتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دوائی نے اتفاقیہ طور پر اثر کیا ہے اور سر درد جلد ہی بند ہو جائے گا۔

سر درد جگر کی خرابیوں کے ساتھ ادل بدل کر رونما ہوتا ہے۔ مریض پہلو پر یا پیٹ کے بل لیٹتا ہے۔ چھید ہونے کی طرح کا درد جو بارہ انگشتی آنت کی طرح بڑھتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے یہ پت پتھری کا درد تو نہیں ہے۔ وقتاً فوقتاً ہونے والے شدید سر درد، قبض و دست ادل بدل کر آتے ہیں۔ مریض پشت کی طرف سے جگر پر چوٹ مارتا ہے اور اس سے اس کو آرام ملتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی جگر اتنا دکھتا ہے کہ وہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتا۔ جگر چھونا برداشت نہیں کر سکتا۔ جگر میں دکھن، جگر میں درد جو پشت کے پار نکلے۔ جگر میں میٹھا میٹھا درد۔ آخر میں یرقان ہو جاتا ہے۔ بدن قطعاً زرد پڑ جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے 3,2 گھنٹہ بعد بے چینی اور تکلیف، اس کے ساتھ یرقان، خوناک حکی، بے رغبتی، انتڑیوں جیسے قطعاً خالی ہوں اور سخت کمزوری، قے جس میں سبزی مائل رطوبت بکثرت آئے۔ پانی سا نکلے۔ جو کچھ ہو سب قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ دودھ کی قے (کلکیر یا، ایتھوزا میں خر الذکر بعض وقت پانی معدہ میں رہ جاتا ہے) قے کے بعد بھوک، جان لینے والی حکی اور تھکان، قے کے وقت کا نچ نکل آتی ہے (میوریاٹک ایسڈ) بارہ انگشتی آنت کی سوزش، پرانی سوزش فوراً ہی پوڈو فائلم کے دست کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ذہنی علامتیں بھی نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اگر جگر سست ہو پھر عموماً ذہن بھی سست ہوتا ہے۔ اس حالت میں اکثر اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ اس کے ساتھ نبض سست اور دھیمی، دھڑکن پست ہمتی، اداسی، غمگینی، شکستہ دل، اسے ہر بات ناگوار گزرتی ہے۔ چاروں طرف تاریکی نظر آتی ہے۔ کہیں سے بھی امید کی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ وہ سوچتا ہے یا تو میں مر جاؤں گا یا سخت بیمار ہو جاؤں گا یا میری بیماری پرانی پڑ جائے گی۔ سمجھتا ہے دل اور جگر میں طبی نقص آ گیا ہے۔ سمجھتا ہے میں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ یوں ہی گنوا دیا۔ اسی طرح کے وہم وقیاس، ذہن آسانی سے تھک جاتا ہے۔ بے قراری اور بے چینی، سکون کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ سارا جسم بے قرار۔

اس ذہنی حالت کے ساتھ یرقان، جان نکل جانے کا سا احساس، کمزوری، بے رغبتی حتیٰ کہ خوراک کا خیال بھی ناگوار ہوتا ہے۔ جگر میں ابھارہ، تناؤ، زبان پر موٹی چکنی میل کی تہہ، چکنی، زرد میل کی تہہ جیسے اس پر رائی پھیلی ہوئی ہے۔ زبان پر دانتوں کے نشان، گندہ سانس، پرانے معالج اس حالت کے لئے کیلومل دیا

کرتے تھے۔

پت پتھری کا درد، ضعف جگر، کمزوری معدہ، کچھ بھی ہضم نہ ہو یا بارہ انگشتی آنت کی سوزش، انتڑیوں کی سوزش اور اس کے ساتھ بکثرت درد۔ آپ پوڈوفائلم کے دست کا معائنہ کریں آپ کو اس میں پانی کا حصہ زیادہ ملے گا۔ مکئی کے آٹے جیسی تلچھٹ نظر آئے گی۔ جیسے اس میں مکئی کا آٹا حل کیا گیا ہے۔ اگر آپ اسے کچھ پہلے دیکھتے تو یہ زرد، گدلا زردی مائل سبز، بدبودار، جیسے مردے سے بدبو آتی ہے۔ مثلاً یہ بدبو سارے گھر میں چھا جاتی ہے۔ پاخانہ ایسے آتا ہے جیسے نلکے میں سے پانی آ رہا ہو۔ گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ ہوا بکثرت خارج ہوتی ہے۔ دست کے ساتھ عموماً کانچ نکلتی ہے۔ ہر بار دست کے ساتھ کانچ نکلتی ہے۔ پاخانہ نرم ہوتا ہے پھر بھی زور لگانا پڑتا ہے اور اس سے کانچ نکل آتی ہے۔

بچے دانی باہر نکل آتی ہے۔ یہ حالت میوریکس، سیپیا، نیٹرم میور میں بھی پائی جاتی ہے۔ سیپیا میں بیٹھنے یا ٹہلنے سے راحت ملتی ہے اور چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مباشرت سے نفرت، تھتھاہٹ، قبض اور یہ محسوس ہو جیسے مقعد میں گولا اٹکا ہے۔ پاخانہ جانے سے راحت ملتی ہے۔ میوریکس میں رحم کے بیرونی حصہ پر دباؤ ڈالنے سے راحت ملتی ہے۔ لیٹنے سے آرام نہیں ملتا۔ کمر اور کولہوں میں درد ہوتا ہے جو گھومنے پھرنے پر مجبور کرتا ہے اور اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔ زبردست خواہش، رحم کے دائیں حصہ میں درد جو سارے بدن کو پار کر کے بائیں پستان تک پہنچے۔ بچے دانی میں گولی لگنے کی طرح درد۔

پوڈوفائلم کی علامتوں میں پت بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اور قے اور دست کے رنگ پر لازمی طور سے توجہ دیں۔ مریض بتاتا ہے میرا مزاج صفراوی ہے۔ میرا جگر خراب ہے۔ منہ کا ذائقہ تلخ ہے۔ پت تھوکتا ہے۔ زرد تھوک آتا ہے۔ سبز دست آتا ہے۔

جب بچے کو دست بکثرت آتا ہو۔ کانچ نکلتی ہو اور کوئی دوسری علامت نہ ہو تو پھر عموماً پوڈوفائلم کام کرتا ہے۔

بچپن میں ایک اور علامت بھی پائی جاتی ہے۔ بچے کو دست نہیں آتے۔ خواہ قبض بھی نہ ہو۔ وہ بستر میں پڑے پڑے سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ بیلاڈونا اور ایپس میں بھی سر پٹکا جاتا ہے۔ ایپس کا مریض چت لیٹتا ہے۔ سر ایک طرف ہو جاتا ہے۔ جبڑے چبانے کی طرح حرکت کرتے ہیں۔ جیسے دودھ چوستا ہو وہ دانت پیستا ہے۔ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ اگر آپ آنکھ کھول کر دیکھیں گے تو آپ کو بھینگا پن ملے گا۔ تجربہ کرنے والوں نے محسوس کیا ہے۔ جیسے آنکھ اندر کو کھنچ رہی ہے۔ یہ دوائی اس بھینگا پن کو دور کرتی ہے جو یکا یک دست رک جانے کے بعد اجتماع خون کی وجہ سے ہوا ہو۔

جس بچے کو رنگ دار دست آنا چاہیے تھا اس کو کھریا مٹی جیسا سفید دست آتا ہے (کلکیر یا کارب مانجو لیا میں بھی بے رنگ، پت کے بغیر دست آئے۔

بدن سے بدبو آتی ہے۔ بدبودار پسینہ آتا ہے۔ سیپیا، مرک، ایلو، سلفر، میوریکس اور نکس سے مقابلہ کرتی ہے۔

سورائنم *PSORAINUM*

سورائنم کا سلفر سے گہرا تعلق ہے۔ مریض نہانے سے بہت ڈرتا ہے۔ ساری جلد خصوصاً چہرے کی جلد گندی نظر آتی ہے حالانکہ منہ بخوبی صاف ہوتا ہے۔ چہرہ گندہ، میلا نظر آتا ہے جیسے اس پر گرد وغبار پڑا ہو۔ جلدی کھردری اور غیر ہموار، آسانی سے کٹ پھٹ جاتی ہے۔ ناسور جن سے خون نکلے۔ مریض کو خواہ کتنا ہی نہلایا دھلایا جائے وہ صاف نہیں ہو سکتا۔ ہاتھوں کی جلد کھردری، چیپ دار، جلد آسانی سے لگ جاتی ہے۔ موٹی اور کھردری ہو جاتی ہے آسانی سے کٹ پھٹ جاتی ہے چھوٹی چھوٹی کیل دار پھنسیاں نکلتی ہیں۔ جیسے اس نے غسل نہیں کیا۔ اس کے ہاتھ ہمیشہ گندے نظر آتے ہیں جلد کی بیشتر علامتیں نہانے سے اور بستر کی حرارت سے بڑھتی ہیں۔ جب بدن گرم ہو تو خارش ہوتی ہے۔ گرم کپڑے پہننے سے خارش ہوتی ہے۔ بستر کی حرارت سے خارش ہوتی ہے۔ کھجاتے کھجاتے جگہ ننگی ہو جاتی ہے اور بعد میں وہاں پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ جب یہ پھنسیاں راضی ہونے کی نوبت آتی ہے تو پھر خارش ہوتی ہے اور مریض پھر کھجاتا ہے۔ کھجانے سے بازو اور ٹانگیں خام ہو جاتی ہیں۔ بستر کی حرارت سے زبردست خارش ہوتی ہے حالانکہ وہاں پھنسیاں نہیں ہوتیں۔ جلد گندی، میلی، میلے رنگ کی، خون کی باریک نالیاں ابھر آتی ہیں۔ بڑی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ یہ وہ حالت ہے جو پھنسیاں نکلنے سے پہلے نمودار ہوتی ہے۔ کھجانے سے باریک سا کھرنڈ آتا ہے۔ اس کے بعد پھنسیاں ان سب سے پانی سی رطوبت نکلتی ہے۔ پھنسی بننے کے کچھ دن بعد کھرنڈ اور چھالا ال جل جاتے ہیں۔ جلد موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ پھر پرانے کھرنڈوں کے نیچے نئی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ کچا پن، خارش، سرسراہٹ جیسے چیونٹیاں رینگتی ہوں۔ خون نکلتا ہے۔

کھوپڑی کی جلد اور چہرے کا اگزیما، ساری کھوپڑی کی جلد پر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ بال جھڑنے لگتے ہیں۔ رطوبت کھرنڈ کو اوپر اٹھا دیتی ہے اور نئے چھالے نکلے ہو جاتے ہیں۔ ان کی رنگت کچے گوشت جیسی ہوتی ہے۔ اس میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔ لہٰذا بچہ کھجائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ خارش گرمی سے، بستر کی حرارت سے، سینکنے سے اور ان حالتوں میں بڑھتی ہے جبکہ خارش کی جگہ تک ہوا نہ پہنچتی ہو۔ سرد ہوا لگنے سے راحت ملتی ہے۔ زخم کو ننگا کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ بات سورائنم کی عام حالت کے خلاف ہے۔ یعنی اس میں کھلی ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ لہٰذا مریض کھلی ہوا سے پرہیز کرتا ہے۔

پھنسیاں بنتی رہتی ہیں۔ نکلتی رہتی ہیں۔ پھیلتی رہتی ہیں۔ اصلی جلد ابھر جاتی ہے۔

پھنسیاں بنتی رہتی ہیں۔ نکلتی رہتی ہیں۔ پھیلتی رہتی ہیں۔ اصلی جلد ابھر جاتی ہے۔ سخت ہو جاتی ہے۔ چھالے بڑھتے ہیں اور جگہ سرخ ہوتی جاتی ہے۔ بدبودار رطوبت نکلتی ہے جیسے مردے کی بدبو ہو یا سڑے ہوئے گوشت کی بدبو ہو۔ اس کی بدبو سے متلی آتی ہے۔

سورائنم میں بدبو اہم علامت ہے اور یہاں اس کا ذکر ضرور ہونا چاہئے۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ جسم سے یا زخموں سے جو کچھ نکلتا ہے اس سے مردار جیسی بدبو آتی ہے۔ پاخانے کی بدبو سارے گھر میں پھیل جاتی ہے۔ دست بدبودار، گرمی کے موسم کی تکلیفیں، بچوں کے دست، بدبودار پسینہ، لیکوریا کی رطوبت سخت

بدبودار، ڈکاروں میں سڑا ہوا ذائقہ جیسے اُبلے ہوئے انڈے کھائے ہوں جیسے سڑے ہوئے انڈے کھائے ہوں۔ اس کے منہ سے دوسروں کو بھی ویسی بدبو آتی ہے۔ پاخانے سے، ہوا سے، ڈکار سے سڑے ہوئے انڈے جیسی بدبو آتی ہے۔ جو مریض دیکھنے اور سونگھنے میں بھی بدبودار ہو۔ اس کے لئے اس دوائی کی ضرورت ہے۔

جلد بتدریج موٹی ہوتی چلی جاتی ہے اور خون جاری رہتا ہے۔ پھنسیاں دوسرے حصوں تک پھیل جاتی ہیں۔ ہونٹوں پر اور آلات تناسل پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ نہایت بدبودار پھنسیاں، مقعد کے آس پاس دکھن اور کچا پن، رحم کے بیرونی حصہ پر زخم بن جاتے ہیں اور ان سے سخت بدبو آتی ہے۔ ٹانگ کے زخم، ٹانگ کی بڑی ہڈی پر زخم، ہاتھوں کی پشت پر، پیر کی ہڈی پر، کان پر، کان کے پیچھے، کھوپڑی کی جلد پر، گال کی ہڈی پر، نتھنوں پر، ناک پر اور آنکھ کے پپوٹوں پر زخم ہو جاتے ہیں۔ جلد چکنی، پھنسیوں کے ساتھ ناک، منہ، ہونٹوں اور آنکھ کی بلغمی جھلیوں پر سرخی آتی ہے۔ پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں اور مڑ جاتے ہیں۔ گلے اور بلغمی جھلیوں کی سختی جیسے نقلی ہڈی آ گئی ہو۔ سرخی اور زخم۔ انگوری پردے کے زخم۔ آنسو، پپوٹے الٹ جاتے ہیں اور پلکیں جھڑ جاتی ہیں۔ وہ خوفزدہ نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ آنکھیں سرخ، چہرے پر پھنسیاں، جلد سرخ اس سے گاڑھی رطوبت نکلے۔ ابتداء میں رطوبت کی رنگت سفیدی مائل پتلی یا سفیدی مائل گاڑھی ہوتی ہے۔ پرانی پھنسیوں میں کھرنڈ کے نیچے زخم بن جاتے ہیں اور وہاں گاڑھی، زرد، پیپ کی رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ آنکھ اور ناک سے زرد سبز رطوبت آتی ہے۔ ناک سے نہایت بدبودار رطوبت آتی ہے۔ ناک سے گوندی رطوبت نکلتی ہے۔ بدبودار جیسے مرک، سلیشیا، ہلکلیریا، فاسفورس اور ہیپر میں ہوتا ہے۔ آنکھ میں بدبودار پیپ جمع ہو جاتی ہے۔

زکام جس میں گاڑھی زرد رطوبت آئے۔ ہمیشہ زکام لگا رہتا ہے۔ زکام کبھی بہتا ہے اور کبھی خشک ہو جاتا ہے۔ متواتر رومال سے ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ ہر وقت ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ زکام کی ابتدائی حالت میں ہر وقت ناک صاف کرتا ہے۔ مگر رطوبت نہیں آتی یا راحت نہیں ملتی۔ یہ حالت اتنی نمایاں ہوتی ہے کہ بعض لوگ اسے نزلے زکام کا مسلسل بخار سمجھتے ہیں۔ یہ بخار سارا سارا سال چلتا رہتا ہے اور برف گرنے پر پکتا ہے۔ نزلے زکام کے بخار سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ برف گرنے کے بعد ناک بند ہو جاتی ہے۔ آنکھ اور ناک سے رطوبت آتی ہے۔ نزلے زکام کا بخار ایسی سخت حالت ہے کہ اس کے لئے مناسب دوائی تجویز کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ یہ کمزور بدن والوں کی تکلیف ہے۔ لہٰذا بخار ختم ہونے سے پہلے جسمانی کمزوری دور ہو جانی چاہئے۔ سورا کھاج خارش کا دورہ ہر ہے جو سال میں ایک بار ابھرتا ہے اس زہر کی نوعیت کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ چند سال میں بیشتر مریضوں کو بدلا جا سکتا ہے۔ مگر صرف ایک ہی موسم میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نزلے کی حالتوں میں عموماً بخار کا تعلق پہلے بخاروں کی تاریخ سے ہوتا ہے جبکہ ان کا مناسب علاج نہ ہوا ہو۔

سورانم کا مریض نہایت کمزور ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی دور ہی سیر کرنے کے بعد گھر لوٹنا چاہتا ہے۔ کھلی ہوا میں اس کی طبیعت بگڑتی ہے۔ کھلی ہوا میں اس کو سانس نہیں آتا۔ کب کھڑا ہو تو سانس نہیں لے سکتا۔ گھر

لوٹنا اور لیٹ جانا چاہتا ہے تاکہ سانس لے سکے۔ دمہ یا دل کی خرابی کی وجہ سے دم کشی مریض گھر لوٹنا لیٹ جانا پسند کرتا ہے تاکہ بخوبی سانس لے سکے۔ عموماً یہ حالت بیٹھ جانے سے اور کھلی ہوا سے کم ہو جاتی ہے مگر سورائنم میں یہ بات نہیں ہے مریض گرم کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ لیٹ جانا چاہتا ہے اور تنہائی پسند کرتا ہے۔

سورائنم کے مریض کے سارے جسمانی فعل سست پڑ جاتے ہیں۔ تعطل کی کمزوری، بخار کے بعد سنبھل نہیں پاتا۔ ہضم سست ہو جاتا ہے۔ پاخانہ معمولی ہونے سے اسے خارج کرنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے۔ مثانہ پیشاب سے بھرا رہتا ہے۔ پھر بھی پیشاب بہت آہستہ آہستہ اترتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے کچھ باقی رہ گیا ہے۔ اس کی پیشاب پاخانے کی حاجت دور نہیں ہوتی۔ اسے کئی مرتبہ لوٹ لوٹ کر پاخانے جانا پڑتا ہے۔ اگرچہ پاخانہ نرم ہوتا ہے اور مکمل طور پر نارمل حالت میں ہوتا ہے تو بھی ایک ہی بار خارج نہیں کیا جا سکتا۔

فرض کیجئے سورائنم کے مریض کو ٹائیفائیڈ ہو گیا ہے۔ ٹائیفائیڈ کی ترقی کسی طرح روک لی گئی یا وہ اپنا کورس پورا کر چکا ہے اور اب مریض کو صحت کی طرف بڑھنا چاہئے۔ بخار کم ہو گیا ہے مگر اسے بھوک نہیں لگتی۔ وہ روبہ صحت نہیں ہوتا۔ لیٹے رہنا چاہتا ہے۔ حرکت کرنا پسند نہیں کرتا۔ بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چت لیٹتا ہے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بازو جسم سے دور رکھ کر لیٹتا ہے۔ بستر میں بازو پھیلا کر لیٹتا ہے۔ اس سے سانس لینے میں تھکا ماندہ۔ سورائنم کی ایک ہی خوراک ردعمل لا دے گی۔ پسینہ روک دے گی۔ بھوک بڑھ جائے گی اور سانس سہولت سے آتا ہے۔

علامتوں کی جس پیچیدگی میں سورائنم کام کرتا ہے۔ اس میں اکثر دوائیاں بہتری لاتی ہیں مگر یہ اثر تھوڑے ہی عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ اس کے بعد علامتیں پھر بدلتی ہیں۔ تب پھر دوسری دوائی منتخب کرنا پڑتی ہے۔ یہ کمزور ردعمل کی حالت ہے۔

اس کی ذہنی علامتوں میں چند اہم خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ غمگینی، پریشانی، اسے چاروں طرف پریشانی کے گھنے بادل نظر آتے ہیں اور ان میں کہیں بھی امید کی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ اسے چاروں طرف پریشانی ہی پریشانی نظر آتی ہے۔ وہ سوچتا ہے میرا کاروبار خراب ہوتا جا رہا ہے۔ میں غریب ہوتا جا رہا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی کے بہترین دن بیکار کھو دیئے۔ زبردست اداسی۔ شکستہ دل، اسے اپنے خاندان میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ اسے کسی بھی بات سے دلچسپی نہیں رہتی۔ اگرچہ اس کا کاروبار اچھی حالت میں ہوتا ہے تو بھی وہ سمجھتا ہے کہ میں غریب ہو جاؤں گا۔ اسے نہ کوئی خوشی ہوتی ہے اور نہ کاروبار کے منافع سے مسرت ہوتی ہے۔ انتہائی چڑچڑا۔ تنہائی پسند، نہانے دھونے سے نفرت، انتہائی فکرمند حتیٰ کہ خودکشی پر آمادہ، صحت یاب ہونے سے مایوس۔

اگرچہ جسم پر پھنسیاں نہیں ہوتیں تو بھی وہ رات کو کھجاتے کھجاتے ناامید ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لحاف اتار دے تو پھر سردی سے کانپنے لگتا ہے۔ اگر لحاف اوپر لے تو پھر خارش ستاتی ہے۔ سردی برداشت نہیں ہوتی تاہم جلد کی تکلیف گرمی سے بڑھتی ہے سرسراہٹ، خارش، گدگداہٹ جیسے ساری جلد پر چیونٹیاں رینگ

[illegible] ہیں۔

[illegible] سے [illegible] ہے۔ مجبوراً [illegible] ہے۔

[illegible] تب تک جوک بھی [illegible] سے سر درد شروع ہوتا ہے اگر وہ [illegible] سرخ خون [illegible] چہرہ گرم [illegible] سردی لگنے سے سر درد یا زکام [illegible] کان کے ساتھ جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہوں۔ چہرہ سرخ، سر گرم [illegible] خشک کھانسی ہوتی ہے۔ دن کے [illegible] کے ساتھ [illegible] خشک کھانسی [illegible] اگر کھانسی بند ہو تو پھر وقت مقررہ پر آنے والے سر درد شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح تکلیفیں ادل بدل کر نمودار ہوتی ہیں۔ سر درد گیا اور کھانسی آئی یا [illegible] چھینکیں یا [illegible] خشک کھانسی ادل بدل کر آتی ہے۔

تھوڑی سردی، گرمی میں بھی سر کو اچھی طرح ڈھانک کر رکھتا ہے سر کو ننگا کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ (سلیشیا) بال کٹوانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ (بیلا ڈونا، گلونائن، سیپیا) ہیپر میں بھی سردی سے تکلیف بڑھتی ہے۔

پرانا اگزیما، سردی کے موسم کی خارش، خشک، سرد، سرد تر موسم، ٹھنڈے پانی میں نہانے سے، تھوڑے سے پانی میں نہا لینے سے پرانی اگزیما کی تکلیف بڑھتی ہے۔

بال خشک، بے رونق آسانی سے الجھ جاتے ہیں چپک جاتے ہیں۔ ہر وقت کنگھی کرنی پڑتی ہے۔ کان بہنے کی پرانی تکلیف، بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ کان سے گاڑھی پیپ سی، بدبودار اور زرد رطوبت نکلتی ہے۔ سڑے ہوئے گوشت جیسی بدبو آتی ہے۔ رطوبت ہر وقت آتی رہتی ہے کان کے آس پاس اور پیچھے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ کان کے وسطی حصہ کی سوزش، ڈھول پھٹ جاتا ہے۔ ایسے ناسور سے دیر تک رطوبت بہتی رہتی ہے۔ بدبودار رطوبت آتی ہے۔ کان بجتا ہے اس کے ساتھ سر درد، تیکھی خارش پیدا کرنے والی اور نہایت بدبودار جیسے سڑا ہوا گوشت ہو۔ نہایت بدبودار پیپ سا مواد، بائیں کان سے بھوری اور بدبودار رطوبت آتی ہے۔ کان بہنے کے ساتھ پانی سے پتلے اور بدبودار دست، کان میں پتلے کھرنڈ اور کان کے پیچھے تر کھرنڈ۔

دانت، دانت کی خلاء میں ورم، دانت ہلنے لگتا ہے۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے اسفنج کی طرح نرم ان سے خون نکلے۔ دانتوں کی رنگت نیلی، دانت گرتے ہیں۔ زبان اور منہ کے زخم، دودھ پینے والے بچوں کا منہ آ جانا، منہ کے چھالے، سفید سفید چھالے، منہ کے زخم، گلے کے زخم، گلے کے پرانے زخم، کوا بڑھ جاتا ہے۔ موٹا پڑ جاتا ہے۔ ٹانسلز بڑھ جاتے ہیں۔ کن پیڑے اور نچلے جبڑے کے غدود متورم، غدود سخت اور نازک ہو جاتے ہیں۔ سردی لگنے سے سوجن، گردن کے غدود میں درد ہوتا ہے۔

پیٹ کی پرانی تکلیفیں اور دست کی گڑبڑ، نرم پاخانہ خارج کرنے کے لئے بھی زور لگانا پڑتا ہے۔ (نکس

سورینانا ،الیومنا) پرانے دست ،خوفناک بدبودار دست رات دن یا بار بار دست آتا رہتا ہے (سلفر کے برعکس یہ دوائی بہت مشابہ ہے) معمولی قسم کے پاخانے کے لئے بھی کئی بار پاخانے جانا پڑتا ہے۔

قے کی پرانی شکایت معدے کے زخم اور معدے کا ابھار ہمیشہ ترش ڈکاریں آتی ہیں۔ترشی معدہ (ال پت) خون کی قے خون ملے دست یہ حیرت کی بات نہیں ہے کیونکہ سورائنم میں اخراج خون کا رجحان پایا جاتا ہے۔خصوصاً بچے دانی سے،حیض کی طرح طرح کی خرابیاں،خصوصاً حیض دیر تک جاری رہتا ہے استقاط حمل اور آنول نال نکل جانے کے بعد ہر چند روز کے بعد سرخ چمکدار خون آ جاتا ہے۔جما ہوا خون کئی کئی دن یا کئی کئی ہفتے تک سرخ چمکدار خون ٹپکتا رہتا ہے۔وہ جب بھی بیروں کے سہارے کھڑی ہوتی ہے تو خون جاری ہو جاتا ہے۔مستقل آرام کا رجحان نہیں پیدا ہوتا اس حالت میں سلفر اور سورائنم 2 دوائیاں کام کرتی ہیں۔ڈھیلے پن کی نمایاں حالت۔بچہ جننے کے بعد بچے دانی اصل حالت پر نہیں آتی۔لہٰذا خون جانے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔غیر لچک کی حالت۔

پاخانہ نرم تو بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔اسے ہر گز مت بھولئے۔ضدی،دائمی قبض،مقعد سے خون جاتا ہے۔بچوں کے بیٹھے جیسے پتلے دست،عموماً ابتداء میں دست سخت بدبودار چکنا ان پچ کا دست،قے ہوتی ہے۔دیرینہ کمزوری،سارے بدن سے سخت بدبو آتی ہے۔بچہ گندا،ناک اندر کو دھنسی ہوئی۔(اہم نار) چہرہ مرجھایا ہوا اور سورائنم ردعمل لاتا ہے اور بچوں کو ایسی حالت میں لاتا ہے جہاں کوئی سادہ دوائی کام کرتی ہے اور بچے کو تندرست بناتی ہے۔یہ ہیپر کی کھانسی نہیں ہے۔نہلانے دھلانے کے باوجود بھی بچے کے بدن سے بدبو آتی ہے۔کھٹے دودھ کی طرح بدبو آتی ہے۔بچے کے تولیے سے،پیشاب سے،پاخانے سے اور پسینے سے بھی ترش بو آتی ہیں۔یہ ہیپر کی عام زبردست علامت ہے۔پاخانے سے سڑے ہوئے انڈے جیسی بدبو آتی ہے۔ڈکار اور ہوا سے بھی اسی طرح کی بدبو آتی ہے۔پاخانہ سخت بدبودار ہوتا ہے مگر بدبو چٹشیا سے کم ہوتی ہے۔اس کا پاخانہ گاڑھا اور کھریا مٹی جیسا سفید ہوتا ہے جبکہ سورائنم میں ہے۔پرانے دست جو صبح سویرے شروع ہو جائیں اور فوری حاجت ہو۔ہوا تی گرم خارج ہوتی ہے کہ مقعد میں جلن ہو جاتی ہے اس ہوا سے سڑے ہوئے انڈے جیسی بدبو (آرنیکا اور سافی سیکیریا) رات کو خود بخود پاخانہ نکل جاتا ہے۔(چائنا میں رات کو اور کھانا کھانے کے بعد سیاہ رنگ کا،مقدار میں زیادہ اور پانی سا پتلا دست آتا ہے۔سورائنم میں بھی سلفر جیسی فوری حاجت پائی جاتی ہے۔جو الوئی اینڈ روالیا کی طرح ہی ہوتی ہے اور نرم پاخانہ خارج کرنے میں مشکل آتی ہے۔جیسا کہ الیومنا،چائنا اور نکس ماسکاٹا میں ہوتا ہے)۔

سورائنم کے بعض مریضوں میں سخت کمزوری پائی جاتی ہے۔آلات تناسل کی کمزوری،عورت میں مباشرت سے نفرت ہونا۔کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے مگر عموماً مردوں میں وہ شکایت نہیں پائی جاتیں جن کی وجہ سے مباشرت سے نفرت ہوتی ہے۔تاہم عورت اور مرد دونوں میں ہی مباشرت سے حقیقی نفرت پائی جاتی ہے یا ان کو مباشرت میں کوئی لطف نہیں آتا۔مرد کے لئے دخول ممکن ہے۔ایستادگی میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔لہٰذا وہ نامرد نہیں ہے مگر اسے اس مباشرت میں لطف نہیں آتا۔اس کے بعد نامردی آتی ہے۔ایستادگی نہیں آتی۔عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے سستی،مباشرت سے نفرت،نامردی،مباشرت کے وقت انزال نہیں ہوتا۔

پیشاب کرنے سے پہلے پروسٹیٹ غدود سے رس آتا ہے۔
پرانا قرحہ، پیپ بغیر درد کے آتی ہے۔ سوزاک کا آخری مرحلہ، آلات تناسل سرد و ڈھیلے۔ بہترین طور پر چن کردی دوائی کے بعد بھی زرد یا سفید رنگ کی پیپ کا ایک قطرہ آتا ہے۔ (سیپیا، سلفر، الیومنا، سوراٹم) سوراٹم میں ایک خصوصیت یہ ہے (جو ان دوسری دوائیوں میں نہیں پائی جاتی) کہ اس میں آلات تناسل سے غیر معمولی بدبو آتی ہے۔ تھوجا تب کام دیتا ہے جب کہ پسینہ کی بو سے مثلی آئے۔ عضو مخصوص کا پردہ ہٹانے سے میل نکل آتے ہیں۔ دھونے کے باوجود بھی میٹھی بو آتی ہے۔
سوراٹم دل کی شکایتوں کو بھی دور کرتا ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے دھڑکن ہوتی ہے جو لیٹ جانے سے گھٹتی ہے۔ سوئی چبھنے کی طرح کے درد جو لیٹ جانے سے کم ہو جاتے ہیں۔ دونوں طرف دل میں مرمری آواز سنائی دیتی ہے۔ دل کے کواڑوں میں مرمری آواز دل کی جھلیوں کا ورم جو گٹھیاوات کی وجہ سے آتا ہے۔
دل کی شکایتیں اور عام کمزوری۔ چہرہ دھندلا، گھبرایا ہوا، نبض کمزور، بے قاعدہ اور تیز۔
مگر علامتیں گھٹنے بڑھنے کے حالات پر بھی توجہ دیجئے۔ تکلیف کھلی ہوا میں بیٹھنے پر، لکھتے وقت بڑھتی ہے۔ لیٹ جانا چاہتا ہے۔ لیٹ کر چھاتی کو آرام پہنچانا چاہتا ہے تاکہ سانس لینے میں سہولت ملے۔ لیٹ جانے سے دم کشی گھٹتی ہے اور جونہی بازو جسم کے ساتھ ملتا ہے یہ تکلیف بڑھتی ہے۔ ایسی علامتیں بہت کم دوائیوں میں ملتی ہیں اور سوراٹم جتنی نمایاں اور کسی دوائی میں نہیں پائی جاتیں۔
بخار کی حالتیں، باری کے بخار، صفراوی بخار، سردی لگنے سے آیا بخار، مریض کا بدن اس قدر گرم ہوتا ہے کہ لحاف کے اندر ہاتھ رکھنے سے مریض محسوس کرتا ہے کہ اسے بھاپ مل رہی ہے اور گرمی کا یہ احساس اسے ہاتھ کھینچ لینے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ بیلا ڈونا جیسی خشک گرمی نہیں ہے تو بھی یہ اس جتنی شدید ہے۔ یہ بھاپ ہے۔ بخاروں میں وہ اُبلتے ہوئے پسینہ سے تر رہتا ہے سرد جسم گرم، بستر کے کپڑوں میں جیسے گرم ہوا یا بھاپ آرہی ہو۔ (یہ علامت اوپیم میں بھی ہے۔ یہ سر کا زبردست اجتماع خون ہے۔ مرگی کی حالت) باری کے بخار میں اسے بازار میں ہی دم کشی ہو جاتی ہے۔ وہ گھر جانا چاہتا ہے۔ تھکا ماندہ، پژمردہ، گھٹنوں کے بل سیڑھیاں چڑھتا ہے۔ سردی نمایاں نہیں ہوتی۔ مگر گرمی سخت ہوتی ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ تقریباً غنودگی کی حالت، حواس باختہ۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ ذرا سی محنت سے سردلیس دار پسینہ آجائے۔ یہ دوسری حالت ہے دبلے پتلے، کمزور بدن اور ذرا سی محنت سے پسینہ آتا ہے۔ پسینہ سرد، رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ دق والوں کو پسینہ رات کو کثرت سے آتا ہے۔ دماغی طور پر جیسے گھبرایا ہوا ہو۔
سوکھیا مسان، جلد میں جھریاں پڑتی ہیں۔ جلد گندی، خواہ کتنا ہی صاف کرے۔ بدن میلا و گندا ہی رہتا ہے۔ بدبودار پاخانہ، بدن سوکھتا ہے۔ چہرے پر بال زیادہ اگتے ہیں۔ مہین دانے (نیٹرم میور، سوراٹم، سلفر، کلکیریا) نہا دھو لینے کے باوجود بھی خوفناک بدبو آتی ہے۔ بے پناہ بھوک تو بھی بدن سوکھتا چلا جاتا ہے۔ یہ بو سوراٹم کے استعمال کی راہنمائی کرتی ہے۔

گھومنے سے راحت ملتی ہے۔ گرم کمرے میں دم گھٹتا ہے۔ درد بڑھ جاتے ہیں اور سردی محسوس ہوتی ہے۔ عصبی سردی حالانکہ کمرے کی گرمی کی وجہ سے مریض پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ سوزش کی حالتیں۔ عصبی درد گٹھیاوات کی حالت جس میں ٹھنڈک سے، کھانا کھانے سے سرد چیزیں پینے سے، عضو ماؤف کو ٹھنڈک پہنچانے سے اور ہاتھوں کو ٹھنڈا کرنے سے راحت ملتی ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے سے راحت ملتی ہے حالانکہ مریض کو پیاس نہیں ہوتی۔ ٹھنڈی روٹی ہضم ہو جاتی ہے جبکہ گرم روٹی کھانے سے بدن گرم ہو جاتا ہے اور اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔ برف سا پانی خوراک کی نالی میں اترنے سے چین آتا ہے۔ یہ معدے میں ٹھہر جاتا ہے حالانکہ پیاس نہیں ہوتی۔

بہت سی علامتیں کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہیں اگرچہ یہ معدے میں گولے کی طرح ہی محسوس ہوتا ہے۔ تاہم اس سے ذہنی اور عصبی علامتیں ابتر ہو جاتی ہیں۔ معدے کی علامتیں صبح کے وقت اور ذہنی علامتیں شام کو بڑھتی ہیں۔ مرغن اور بھاری کھانے کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مرغن چیزیں، سور کا گوشت، چکنی چیزیں، کیک، پیسٹری اور دوسری بھاری چیزیں کھانے سے پیدا ہوئی تکلیفوں میں کام دیتا ہے۔ پلساٹیلا میں ہضم کمزور اور سست ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے گھنٹوں بعد بھی معدہ بھاری رہتا ہے۔ معدے میں جیسے کوئی گولا ہو۔ کھلی ہوا میں آہستہ آہستہ چلنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اگر خاموشی سے لیٹنے یا بیٹھنے کی کوشش کرے تو بے قرار ہو جاتا ہے۔ آرام کے وقت تکلیف بڑھتی ہے۔ کوئی نہ کوئی کام کرتے رہنے سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ ہلکی مشقت یا حرکت سے راحت کا حصول، آرام سے تکلیف میں اضافہ، کھلی ہوا میں آرام ملنا اور گرم کمرے میں شکایت کا بڑھ جانا اس خوبصورت دوائی کا بہترین اختصار ہے۔

پلساٹیلا کے مریض کی جلد قدرے گرم ہو جاتی ہے جیسے حرارت ہو حالانکہ جسم کا درجہ حرارت معمول پر ہی رہتا ہے۔ زیادہ کپڑے پہننے یا اوڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مریضہ قدرے سرد موسم میں بھی مہین کپڑے پہننا پسند کرتی ہے۔ وہ گرم کپڑے پہننے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتی۔ زیادہ کپڑے پہننے اور اوڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مریض عموماً اونی کپڑے پہننا گوارا نہیں کرتا کیونکہ اس سے جلد میں جوش آتا ہے۔ اس سے خارش ہوتی ہے اور سلفر کے مانند پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس لئے یہ حیرانی کی بات نہیں ہے پلساٹیلا اور سلفر باہمی طور پر ایک دوسری کے مصلح ہیں۔ سلفر کے اثر کو ختم کرنے کے لئے پلساٹیلا سے بہتر کوئی دوائی نہیں ہے جبکہ گندھک کا استعمال ہر بسنت میں "خون صاف" کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔ کچھ لوگ گندھک کا استعمال کرتے ہیں تو نتیجۃً جلد سرخ و گرم ہو جاتی ہے۔ اس میں آسانی سے جوش آ جاتا ہے اور کپڑے پہننے یا اوڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پلساٹیلا اس کی اصلاح کرتا ہے۔ داد کھاج و خارش کے پرانے مریض، سلفر کے پرانے مریضوں کے قدرے چوڑے بھورے چکتوں کو جو انگوٹھے کے ناخن کے برابر چوڑے ہوں اور جن میں شدید خارش ہوتی ہو۔ پلساٹیلا ٹھیک کر دیتا ہے۔ جلد میں عام طور سے خارش و جلن کی شکایت پائی جاتی ہے مگر پلساٹیلا کی نمایاں حالت وہ ہے جو ٹیلیکس کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً داغ، سرخ یا دودھیے داغ، ارغوانی رنگ کے داغ، خون کی رگیں بھری ہوئیں۔ خون کی باریک نالیاں متورم خون کی ہر طرح کی نالیوں کے تناؤ میں خلل پڑتا ہے۔ وہ متورم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جلد پر داغ پڑتے ہیں۔ پلساٹیلا کے مریض

میں غیر معمولی طور پر خون کا اجتماع پایا جاتا ہے۔

دل سے خون لے کر جانے والی نالیاں خون ہی بھری رہتی ہیں۔ ان میں فعل کا تعطل نظر آتا ہے۔ اس لئے جلد غیر معمولی طور پر گرم محسوس ہوتی ہے۔ نالیوں میں خون کا غیر معمولی اجتماع، سرخ یا ارغوانی رنگت خون کی نقلی بیجانات ہے۔ اکثر بڑھتے بڑھتے سوجن آ جاتی ہے۔ خصوصاً حیض کے دنوں میں، چہرے اور آنکھوں پر کافی سوجن آ جاتی ہے۔ پیٹ پر ورم آ جاتا ہے۔ پیروں پر اس قدر سوجن آتی ہے کہ جوتا پہننا مشکل ہو جاتا ہے۔ حیض کے دنوں میں پیروں کی رنگت سرخ اور متورم۔ حیض جاری ہونے پر آرام ملتا ہے۔ اکثر عورتوں کو حیض دیر سے آتا ہے اور حیض جاری ہونے کے لئے آٹھ دس دن تک تیاری ہوتی رہتی ہے۔ چہرے کی رنگت سرخ، ارغوانی اور پھولا ہوا۔ متورم، پیٹ میں اپھارہ، دم گھٹی، یہ سب تکلیفیں حیض جاری ہونے پر دور ہو جاتی ہیں۔ یہ تکلیف ایک یا 2 ہفتہ تک جاری رہتی ہے اور کھلی ہوا میں چہل قدمی کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ گرم کمرے میں سانس نہیں لے سکتی۔ کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتی ہے۔ رات کو گرم بستر میں بھی دم گھٹتا ہے۔ یہ تکلیفیں بڑھتی رہتی ہیں تاوقتیکہ حیض جاری نہ ہو جائے۔ پیٹ میں اپھارہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ مریضہ کھا نہیں سکتی۔ نہ بھوک لگتی ہے اور نہ رغبت ہوتی ہے۔

خون کی نالیوں میں خون بھر جانے کے ساتھ ساتھ اس دوائی میں رگوں کی الجھن اور اس پر زخم بننا عام بات ہے۔ زخموں سے سیاہ رنگ کا خون آتا ہے جو باہر نکل کر جلدی جم جاتا ہے۔ سیاہ خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، خون بکثرت نہیں نکلتا۔ آسانی سے جم جاتا ہے۔ رنگت گہری سیاہ، تارکول جیسی، بدبودار، زخموں سے خون نکلتا ہے اور ٹپکتا رہتا ہے۔ زخموں سے خون ملا پانی آتا ہے یا بہت سا گاڑھا یا سبز پانی آتا ہے۔

اس کے بعد ہم نزلے کی رطوبت پر آتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی بلغمی جھلیاں ہیں وہاں سوزش آتی ہے۔ وہاں ارغوانی رنگ کے داغ، خشک داغ بنتے ہیں۔ سوجن، پھولنا، ورم جیسے سرخباد ہو۔ جہاں کہیں بھی بلغمی جھلیوں پر سوزش آتی ہے۔ وہاں رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ اجتماع خون، گاڑھی، سبز یا زرد رطوبت نکلتی ہے۔ یہ نہایت اہم خصوصیت ہے۔ رحم کی رطوبتوں کو چھوڑ کر جسم کے ہر حصے سے خارج ہونے والی رطوبت نرم اور بے ضرر ہوتی ہے مگر رحم کی رطوبت ایذا پیدا کرتی ہے۔ جہاں لگتی ہے: یہ جگہ کو کچا بنا دیتی ہے۔ آنکھ سے، ناک سے، کان سے اور چھاتی سے گاڑھی زرد، سبز، بے ضرر رطوبت آتی ہے۔ لیکوریا کی رطوبت گاڑھی زرد، سبز مگر ایذا (خراش) پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ یاد رکھو عام حالت کے پیش نظر پلساٹیلا میں ایسا لیکوریا بھی پایا جاتا ہے۔ جس میں بے ضرر رطوبت آتی ہے۔ اخراج عموماً بدبودار ہوتے ہیں۔ خون ملے پانی جیسے اور ان میں بھی زرد سبز رنگ کی پیپ ملی جلی رہتی ہے۔

پلساٹیلا کے مریض کو آنکھ کی خرابی سے چکر آتا ہے۔ مناسب طریق پر آنکھ کا امتحان کرانے کے بعد چشمہ لگانے سے یہ چکر ہٹ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی بھی آتی ہے جو لیٹ جانے سے حرکت کرنے سے آنکھ کی حرکت سے بڑھتی ہے۔ بیرونی کمرے میں اور کھلی ہوا میں گھومنے سے گھٹتی ہے۔ جونہی مریض گرم کمرے میں داخل ہوتا ہے اس کو متلی شروع ہو جاتی ہے۔ متلی کرتے بھی آتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد

دوران سر ہوتے۔

پلساٹیلا میں شدید سردرد پائے جاتے ہیں۔ سکول میں پڑھنے والی ان لڑکیوں کا سردرد جن کو حیض ہونے والا ہے۔ حیض کے دنوں کا سردرد، سردرد جس کا تعلق حیض دب جانے سے ہو سردرد اور حیض کے بے قاعدگیاں۔ سردرد ان بے قاعدگیوں سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ ان کے شامل حال رہتا ہے۔ پلساٹیلا میں کنپٹیوں اور سر کے پہلوؤں میں عموماً درد ہوا کرتا ہے۔ حیض سے پہلے، بعد میں اور دوران میں سردرد مگر عموماً حیض سے پہلے ہوتا ہے۔ جبکہ گردش خون میں تعطل ہو، اجتماع خون ہو اور ٹانگوں پر سوجن و ورم ہو اور حیض آنے پر بجز طیکہ وہ معمول سے ہو۔ سردرد کم ہو جاتا ہے۔ عموماً حیض کے دنوں میں سر اور عصبی تکلیفیں زور پکڑتی ہیں کیونکہ اخراج نہایت کم ہوتا ہے حتیٰ کہ لیکوریا سے بھی کم صرف ایک ہی دن آتا ہے۔ گہرے رنگ کے خون کے چند چھیچھڑے یا لوتھڑے۔ درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) اور جسم کے ایک حصے کی تکلیفیں پلساٹیلا کی اہم خصوصیت ہے۔ سر اور چہرے کے ایک حصہ پر پسینہ آتا ہے۔ بخار جسم کے ایک حصہ پر ہوتا ہے۔ جسم کا نصف حصہ سرد اور معمول پر دوسرا گرم۔ مجھے ایک زچہ کا حوالہ یاد ہے۔ جس کے جسم کا ایک حصہ گرم خشک تھا اور دوسرے حصہ پر پسینہ تھا۔ دوسری علامتیں بھی ملتی جلتی تھیں۔ اسے پلساٹیلا دیا گیا اور وہ صحت یاب ہو گئی۔

پلساٹیلا میں اجتماع خون کی وجہ سے سردرد پایا جاتا ہے۔ سر میں بہت زیادہ گرمی جو سر کو ٹھنڈک پہنچانے سے گھٹ جاتی ہے۔ بیرونی دباؤ سے اور اکثر چہل قدمی سے سردرد کم ہو جاتا ہے مگر لیٹنے اور خاموشی سے بیٹھنے سے بڑھتا ہے۔ کھلی ہوا میں ٹہلنے سے گھٹتا ہے۔ شام کو شدت اختیار کرتا ہے۔ شام کے وقت اور رات کو بتدریج بڑھتا جاتا ہے۔ آنکھ گھمانے اور جھکنے سے بڑھتا ہے۔ اکثر درد میں سختی، تپکن اور اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ ٹھونس ٹھونس کر کھا لینے سے سردرد بڑھتا ہے۔ اگرچہ وہ آئس کریم رغبت سے کھاتا ہے۔ تاہم آئس کریم کھانے کے بعد سردرد ہو جاتا ہے اور سر میں اجتماع خون کی شکایت ہو جاتی ہے۔

آنکھیں: آنکھوں سے کیچڑ و آنسو بکثرت آتے ہیں۔ پپوٹوں کے آس پاس اور ڈھیلے پر چھالے نکلتے ہیں۔ انگوری پردے پر بھی چھالے نمودار ہوتے ہیں۔ سوزش کی حالتیں۔ گاڑھی زرد سبز پیپ آتی ہے۔ گھرے، چھوٹی چھوٹی گلی متواتر نکلتی رہتی ہیں۔ پپوٹے پھاڑ کے ٹکڑے جو گچھے کی شکل میں پھیلتے ہیں اور پن کے سرے کے برابر موٹے ہوتے ہیں پپوٹے متورم ہوتے ہیں اور ان سے خون نکلتا ہے۔ جب بھی سردی لگتی ہے آنکھ اور ناک پر اثر ہوتا ہے آنکھ سرخ، متورم، رطوبت آئے۔ بچوں کی آنکھوں سے سوزاک کی سی رطوبت آتی ہے۔ بچوں کی آنکھ دکھنے آجاتی ہے۔ بچوں کے ابتدائی دنوں میں عموماً اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے جو جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے ماں کی دوائی ہو۔ آنکھ سے زرد و سبز کیچڑ آتا ہے۔ گرم پانی سے آنکھ دھونے سے یا نیم گرم پانی سے دھونے سے حتیٰ کہ سرد پانی سے دھونے سے بھی راحت ملتی ہے۔ سلفر کے مریض کو نہانے دھونے سے تکلیف بڑھتی ہے اس سے جلن ہوتی ہے اور سرخی بڑھتی جاتی ہے۔ پلساٹیلا میں آنکھ کے سروں پر سخت گلی یا پھنسیاں (انجن ہاری) نکلنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ پھنسیاں بار بار نکلتی ہیں۔ کوئی نہ کوئی پھنسی آنکھ کے کسی کنارے پر ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ پپوٹوں پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں اور سخت قسم کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔

حیض آنے سے پہلے خصوصاً نوجوان لڑکیوں کو آنکھ کے آگے ہر چیز سیاہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ جالا، دھند، عصبی علامتیں پھڑکن، جھٹکے، اندھے پن کے دورے اور غش کے دورے۔ بینائی کی ناڑی کے لقوے کے ابتدائی دنوں میں پلساٹیلا نہایت مفید دوائی ہے۔ مریض ہر وقت آنکھیں رگڑتا رہتا ہے۔ اس سے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ کیچڑ آتا ہے یا نہیں ہاں آنکھ کے آگے جالا آتا ہے۔ دھند آتی ہے اور آنکھ کو رگڑنے سے راحت ملتی ہے۔ پلساٹیلا نے ابتدائی موتیا بند میں بھی آرام پہنچایا ہے۔ جلدی علامتوں کے پیش نظر آنکھوں کی خارش کانوں کی و ناک کی خارش، نرخرے میں جلن و گلے میں سرسراہٹ۔

کانوں میں بھی سوزش کی وہی حالت پائی جاتی ہے۔ گاڑھی زرد، بدبودار پیپ سی، بے ضرر رطوبت آتی ہے۔ نہایت سڑی ہوئی، بدبودار، اکثر خون ملی رطوبت، پلساٹیلا عموماً بچوں کے کان درد میں مفید ہے۔ جبکہ بچہ خوش مزاج، موٹا تازہ، بھرے بدن اور سرخ چہرے والا ہو۔ کان درد کی وجہ سے بچہ بڑے درد ناک لہجہ میں روتا ہے۔ اگر بچے کی جسمانی بناوٹ غیر واضح ہو اور کان درد ہو تو بھی پلساٹیلا عارضی طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا کان کے درد سے اتنا گہرا تعلق ہے۔ کان درد شام کو یا رات کو ہوتا ہے۔ کمرے میں چہل قدمی کرنے سے راحت ملتی ہے۔ کیموملا کا بچہ بڑا غصیل اور تنگ مزاج ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی بات پر خوش نہیں ہوتا۔ ماں اور دایہ کو بددعائیں دیتا ہے۔ ادھر ادھر ٹہلانے سے راحت محسوس کرتا ہے۔ یہ چیز اپنی کیموملا کی دلالت کرتا ہے۔ آپ پلساٹیلا کی زود رنجی اور کیموملا کی غراہٹ میں امتیاز کریں۔ یوں دونوں میں ہی حرکت کرنے اور ٹہلانے سے آرام ملتا ہے۔ دونوں کا مریض طرح طرح کی فرمائشیں کرتا ہے اور کسی بھی چیز پر مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دل بہلاؤ پسند کرتا ہے۔ اس دل بہلاؤ میں کمی واقع ہونے سے پلساٹیلا کا مریض نہایت دردناک لہجہ میں چیخ مارتا ہے اور کیموملا کا بچہ غراتا ہے۔ لازمی طور پر آپ ایک بار پچکاریں گے، پیار کریں گے اور دوسرے کو چپت رسید کریں گے۔

کان کا ڈھول پھٹ جانے اور مندمل نہ ہونے سے کان کی بہت سی شکایتیں نمودار ہوتی ہیں۔ کان کے وسطی حصے کی سوزش، ناسور، پہلے گاڑھی خون ملی رطوبت بکثرت آتی ہے اور اس کے بعد زرد سبز رطوبت نکلتی ہے۔ یہ رطوبت رات دن جاری رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ڈھول میں چھید ہو جاتا ہے۔ میں نے اس حالت میں بارہا مرک، ہیپر اور پلساٹیلا کو بخوبی کام کرتے دیکھا ہے۔ جن بیماریوں میں دانے نکلتے ہیں ان کے بعد ہوئی کان کی تکلیفیں۔ کان کی شکایت جو لال بخار یا چیچک کے بعد ہوئی ہو۔ جن مریضوں کا مناسب طور پر علاج نہ ہوا ہو یا جن کو دوائیاں بکثرت دی گئی ہوں۔ ان کی کان کی شکایتیں، کان کی بیرونی حصہ کی سوزش و ورم، سرخبادے کی ارغوانی رنگ کی حالتیں۔ کان کی نالی کے بیرونی سرے کے اوپر ہڈی کے ابھار پر چھلکے کھرنڈ جمتے ہیں۔

اس کو زکام کے بار بار دورے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ چھینکیں آتی ہیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ بخار کی حالت، کبھی کبھی سردی لگتی ہے۔ بخار آتا ہے، پسینہ آتا ہے۔ ناک کی راہ بخارے چہرے میں درد شام کے وقت ناک سے پانی سی پتلی رطوبت کافی مقدار میں آتی ہے اور اس کے ساتھ چھینکیں، صبح کو ناک بند ہو جاتی ہے اور گاڑھی زرد سبز رطوبت نکلتی ہے۔ پلساٹیلا پرانے نزلے میں نہایت مفید ہے۔ رطوبت بکثرت

آتی ہے۔ مریض کو اپنی ہی ناک سے بدبو آتی ہے ناک میں خون ملے گاڑھے زرد کھرنڈ جمتے ہیں۔ یہ کھرنڈ ناک میں ہی سخت ہو جاتے ہیں اور سویرے ناک صاف کرتے وقت نکلتے ہیں۔ ان کے ساتھ گاڑھی زرد پیپ آتی ہے۔ نزلے کی پرانی حالتوں میں بو اور ذائقہ کی حس مٹ جاتی ہے۔ بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کھرنڈ آتے ہیں اور زخم بنتے ہیں۔ ناک کا بالائی حصہ جیسے بھرا ہوا ہے۔ ناک کا پچھلا حصہ بند ہو جاتا ہے۔ بھر جاتا ہے۔ گاڑھی زرد رطوبت بکثرت تھوکتا ہے۔ عام طور پر دوسروں کو بھی اس سے بدبو آتی ہے۔ نزلے زکام کی اس حالت میں پلساٹیلا کے بیشتر مریضوں کو ناک صاف کرنے سے اس بدبو سے راحت ملتی ہے۔ خشک پیپ یا خشک کف کے سخت گولے نکلتے ہیں۔ یہ گولے کئی دن تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ پھر یہ گولا اور بدبو آتی ہے مگر جو بھی ناک صاف کر دیتا ہے۔ یہ گولے نکل جاتے ہیں اور بدبو چلی جاتی ہے۔ علی ہذا القیاس مریض کو ذاتی طور پر کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے اور گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ ایسے وقت میں بھی جب اسی گرم کمرے میں ناک زیادہ بند ہوتی ہے اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔

نزلہ خواہ نیا ہو یا پرانا ہو سونگھنے کی حس مٹ جاتی ہے۔ ناک بند ہونے کی شکایت شام کو بڑھتی ہے۔ دن کے وقت ناک صاف کرنا آسان رہتا ہے مگر شام کو ناک بند ہو جاتی ہے اور پھر ناک صاف کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ پیٹ کی علامتیں بھی شام کے وقت شدت اختیار کرتی ہیں۔ صبح کو اٹھتا ہے تو ناک بند ہو جاتی ہے مگر ناک صاف کرنا سہل ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ زبان پر میل کی تہہ ذائقہ برا ہوا۔ ناشتہ کرنے سے پہلے اسے منہ، دانت اور زبان بخوبی صاف کر لینا پڑتا ہے۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ منہ اور معدے کی علامتیں صبح کے وقت بدتر ہو جاتی ہیں وہی علامتیں شام کو بڑھتی ہیں۔ ناک بھی شام کو بند ہو جاتی ہے۔ اب آپ اس حالت کا کھانسی سے مقابلہ کریں۔ پلساٹیلا میں شام کو خشک کھانسی آتی ہے اور صبح کو بلغم نکلتی ہے۔ صبح کے وقت کف بکثرت نکلتی ہے مگر شام کے وقت خشک کھانسی اور چھاتی میں تناؤ اور گھٹن آتی ہے۔ ناک بند ہونے اور چھاتی گھٹنے کی وجہ سے رات کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ قصہ کوتاہ پلساٹیلا ایسے پرانے نزلے زکام میں مفید ہے جبکہ سونگھنے کی حس مٹ چکی ہو۔ رطوبت گاڑھی زرد ہو۔ کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ مریض نرم طبیعت، شرمیلا اور حسی مزاج ہو۔ رات کو ناک بند ہو جاتی ہو اور صبح کے وقت رطوبت بکثرت اور آسانی سے خارج ہوتی ہو۔ پلساٹیلا ان دوائیوں میں سے ہے جن پر ایسی حالتوں میں اعتماد کیا جا سکتا ہے اور جو مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

پرانے نزلے اور نئے زکام میں اکثر نکسیر آتی ہے۔ ناک سے خون آتا ہے۔ سخت کھرنڈ جمتے ہیں۔ ناک صاف کرے تو وہ ڈھیلے ہو کر نکل جاتے ہیں۔ ان کے نیچے سے خون نکلتا ہے۔ ناک سے خون آسانی سے آ جاتا ہے۔ نکسیر آیا کرتی ہے۔ حیض کے دنوں سے پہلے نکسیر آتی ہے۔ حیض دب جانے پر نکسیر آتی ہے۔ حیض کا خون گہرے رنگ کا گاڑھا جما ہوا تقریباً سیاہ ہو۔ نزلے کی یہ شکایتیں عموماً ان عورتوں میں پائی جاتی ہیں جن کو قلت حیض ہو۔ وقت سے کافی بعد حیض آنے کی شکایت ہو اور حیض کے خون کی رنگت ہلکی ہو۔ حیض شاذ و نادر ہی لیکوریا سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر خون آئے تو صرف کپڑے پر ذرا سا سیاہ داغ پڑتا ہے۔ جما ہوا خون ملتا ہے۔ برے پانڈو کی مریضہ جس کو ہر 3,2 ماہ میں صرف ایک بار حیض آتا ہو۔ برے پانڈو کی مریض

لڑکیاں جو حیض کی بے قاعدگی میں مبتلا اور جن کو بار بار اس طرح کے نزلہ زکام ہوتا ہے۔

پلسا ٹیلا نزلے زکام کے بخار کے لئے بھی نہایت مفید ہے اس بخار کے علاج کے لئے بہت مطالعہ کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کو مریض کے تکلیف دہ قیاس کا سامنا کرنا ہوگا۔ وہ آپ سے اپنی علامتیں سمجھنے میں تعاون نہ کرے گا حالانکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے اس بخار کا علاج ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ اسے بواسیر کی تکلیف ہو۔ پیروں کے تلوے کی سوئی چلنا۔ ریڑھ کی ہڈی کے درد کو بھی وہ گوارا نہیں کر سکتا۔ دست اور قبض ادل بدل کر آتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس سے بات کرے یا اس سے کوئی بات پوچھی جائے۔ اس کی یہ ساری تکلیفیں بخار ہٹ جانے کے بعد مٹ جاتی ہیں۔ اکثر یہ مریض بتائے گا کہ بخار کے دورے کو چھوڑ کر عموماً اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔ ممکن ہے وہ اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہو مگر یہ ناممکن ہے کہ وہ بہتر رہ سکے۔ اس کی یہ شکایتیں ہمیشہ قائم رہتی ہیں اور وہ ان کا اظہار کر کے آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتا۔ یہ نزلے زکام کا بخار بمشکل کسی مناسب دوائی کی علامتیں ظاہر کرتا ہے۔

کسی کو مرگی کی شکایت ہے۔ اگر آپ اس کو صحت یاب بنانے کے لئے کوئی مناسب دوائی تلاش کرنا چاہیں تو آپ کو مغالطہ ہوگا جب کسی نئی بیماری کی علامتیں بار بار ایک ہی طریقہ پر ظاہر ہوتی ہوں تو پھر تفصیل معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسے بذات خود اس بخار کے بارے میں زیادہ واقفیت نہیں ہوتی۔ اگر آپ خود چند شکایتوں کے نام پیش کر دیں گے تو وہ ہاں ہاں کرے گا اور اعتراف کرے گا کہ مجھے یہ تکلیف ہے۔ اس طرح کی تقریباً سبھی شکایتوں میں آپ ان مبالغہ آمیز علامتوں کو ڈھونڈ نہ سکیں گے جن کے سہارے آپ کو دوائی تلاش کرنا ہے۔ اب اس مریض کی دوائی تلاش کرنے کے لئے مریض کی اس حالت کا مطالعہ کریں جو بخار آنے سے پہلے موجود تھی۔ یہ ابتدائی علامتیں زیادہ اہم ہیں۔ اکثر یہ معلوم کرنا نہایت اہم ہوتا ہے کہ زکام ہونے سے پہلے جسم کا کون سا عضو ماؤف تھا اور اس کی کیا حالت تھی۔ کبھی کبھی آپ کو ریڑھ کی علامتیں ملیں گی۔ پشت میں زبردست دکھن ہو کسی سخت چیز پر لیٹنے سے گھٹتی ہے۔ یہ علامت بہت کم دوائیوں میں ملتی ہے وہ نہ بتا سکے گا کہ اسے پہلے پہل کیا ہوا تھا۔ وہ گھوم پھر کر اپنے بخار کی مشہوری کرے گا۔ بیشتر عصبی مزاج عورتوں کو شروع میں چھینکیں آتی ہیں۔ ناک بہتی ہے۔ اس کے بعد ناک سے گاڑھی زردی مائل سبز رطوبت بکثرت آتی ہے۔ یہ نزلے بخار کی قدرتی علامتیں ہیں مگر پچھلی علامتوں پر غور کرنے سے آپ کو کچھ نہ کچھ اور ملے گا۔

پلسا ٹیلا میں حیض کی علامتیں اور عضو کا اپنی جگہ سے ہٹنا بھی پایا جاتا ہے۔ جب نزلے زکام کا بخار آ جاتا ہے تو دیگر بھی علامتیں و شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ پھر اس بخار کے سوا کوئی شکایت نہیں رہتی تاہم تمام علامتیں باہمی طور پر ملی جلی رہتی ہیں۔ نیٹرم میور کی علامتیں صبح کو دس بجے سے دوپہر تک بڑھتی ہیں جبکہ پلسا ٹیلا میں علامتیں شام کو شدت اختیار کرتی ہیں۔ ناک گاڑھی زردی مائل سبز، ریشہ دار رطوبت سے بھر جاتی ہے اور اگر ناک صاف کی جائے تو ناک میں بہت دیر تک خشکی و جلن کا احساس قائم رہتا ہے۔ اگر کمرہ رات کو گرم ہو تو پھر وہ سو نہ سکے گا۔ یہاں ان دونوں میں قدرے مشابہت پائی جاتی ہے۔ یعنی دونوں کے مریض گرم کمرے میں سو نہیں سکتے نیٹرم میور کے مریض کو ناک سے دن رات رطوبت جاری رہتی ہے۔

ایک ایسی نئی حالت بھی ہے جہاں کبھی کبھی پلساٹیلا کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی پانی جیسی پتلی رطوبت چھینکوں کی شکل میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ شروع میں ہمیں کاربوی، آرسینکم، ایلیم سیپا یوفریشیا کا دھیان آئے گا۔

کاربوی میں پانی جیسی رطوبت آتی ہے۔ خراش چھاتی تک پھیل جاتی ہے۔ اس کے ساتھ آواز بیٹھ جاتی ہے اور کچا پن آ جاتا ہے۔ ایلیم سیپا میں علامتوں کا ایک خاص مجموعہ پایا جاتا ہے جو اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ناک سے ایاز اور خراش پیدا کرنے والی رطوبت آتی ہے اور آنکھ سے بے ضرر آنسو آتے ہیں۔ زخرے میں جیسے تیز حاد چھا کا نٹا یک اٹکا ہوا ہے۔ کبھی کبھی یہ احساس زخرے سے نیچے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ ایلیم سیپا کی یقینی علامت ہے۔ اس کی تکلیف بھی پلساٹیلا کی طرح گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔ یوفریشیا بھی ایلیم سیپا کے مانند ہے۔ فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں آنکھ سے جو آنسو گرتے ہیں وہ بکثرت، پانی سے اور جلن دار ہوتے ہیں۔ یہ آنسو آنکھ میں جلن اور رخسار پر خراش پیدا کرتے ہیں۔ مگر ناک سے جو رطوبت آتی ہے وہ پلساٹیلا کی طرح بے ضرر ہوتی ہے اگر یہ تکلیف چھاتی تک پہنچ جائے تو پھر یوفریشیا کام ہند دے گا۔

آیوڈین کی علامتیں گرم کمرے میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ ناک سے گاڑھی رطوبت آتی ہے جو جلن وخراش پیدا کرتی ہے۔ اس کی رنگت زردی مائل سبز ہوتی ہے۔ اس میں ایک ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسری دوائی میں نہیں پائی جاتی۔ یعنی مریض علامتوں کے شروع ہوتے ہی سوکھنے لگتا ہے۔ وہ ہر وقت بھوک ہی بھوک چلاتا ہے۔

کالی بائیڈرائیڈ کم میں گاڑھی زردی مائل رطوبت آتی ہے۔ اس کی شکایتیں بھی گرم کمرے میں بڑھتی ہیں۔ ناک میں کچے پن اور جلن کی زبردست شکایت رہتی ہے۔ بیرونی ناک دبانے سے دکھتی ہے۔ ناک کی جڑ دباؤ برداشت نہیں کرتی۔ سارے چہرے میں ہلکا ہلکا درد، مریض انتہائی طور پر بے چین، کھلی ہوا میں ٹہلنا پسند کرتا ہے اور اس میں اسے تھکان محسوس نہیں ہوتی۔

آیوڈائیڈ آف آرسینکم فکرمند، بے چینی اور کمزور بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے پانی سی رطوبت بکثرت آتی ہے اور ہونٹوں پر جلن پیدا کرتی ہے۔ آرسینکم کی طرح آنکھوں سے جلن دار آنسو نکلتے ہیں۔ آرسینکم گرم کمرہ چاہتا ہے۔ آنکھوں کو گرم پانی سے دھونا چاہتا ہے۔ محض گرم پانی ناک میں چڑھانے سے آرام ملتا ہے مگر آیوڈائیڈ آف آرسینکم میں گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے اور کئی دن تک چھینکیں آتے رہنے کے بعد رطوبت گاڑھی، گوندی ہو جاتی ہے۔ جیسے زرد رنگ کا گاڑھا شہد ہو یہ خراش پیدا کرتا ہے۔ آنکھوں میں اور ناک کی جڑ میں سخت درد ہوتا ہے۔ اکثر چھاتی میں کچا پن آتا ہے اور اس کے ساتھ دم کشی، آرسینکم، آیوڈائیڈ آف آرسینکم آیوڈین کالی بائیڈرائیڈ کم اور سباڈیلا میں بھی دم کشی پائی جاتی ہے۔ نزلے زکام کے بخار کے دمہ جیسی حالتوں میں یہ دوائیاں بار بار نمودار ہوتی ہیں۔ اگر تکلیف بدن گرما جانے سے پیدا ہوئی ہو تو پھر سیلیکا پلساٹیلا اور کاربوی میں مقابلہ کرنا چاہئے۔ دوائیوں کا ایک مجموعہ ہے جس میں ناک بند ہو جاتی ہے اور ناک صاف کرنے سے بھی آرام نہیں ملتا۔ ان میں ہر وقت ناک صاف کرتے رہنے کی خواہش پائی جاتی ہے اور ناک صاف کرنے سے راحت نصیب نہیں ہوتی۔ یہ مجموعہ ہے لیکیسس، کالی بائی

کر و میکلم سورائنم، نیاجا اور سلکا۔

سورائنم میں ناک سے بے ضرر، پانی سی پتلی رطوبت بکثرت آتی ہے۔ یہ خراش بھی لاسکتی ہے۔ اس میں دونوں طرح کی رطوبت پائی جاتی ہے۔ ناک عموماً کھلی ہوا میں بند ہو جاتی ہے۔ اسے بند، گرم کمرے میں اور لیٹ جانے سے آرام ملتا ہے۔ دم کشی ہوتی ہے جو بازوؤں کو کندھوں کے متوازی پھیلانے سے کم ہو جاتی ہے۔ نزلے زکام کا یہ بخار سورا کی بیماری ہے۔ سورائنم کی ایک ہی خوراک دینے سے علامتیں صاف ہو جائیں گی اور کیس زیادہ صاف ہو جائے گا دوائی تجویز کرنے کے لئے دورے کی حالت میں پیدا ہوئی علامتیں کافی نہیں ہیں۔ اگر دورہ بہت شدید ہو تو کم عرصہ تک کام کرنے والی دوائی ہی کافی ثابت ہوگی اور وہ علامتوں کو کم کر دے گی۔

نکس موسکا ٹا میں کھلی ہوا میں سانس آزادانہ اور سہولت سے آتا ہے۔ مگر جونہی وہ گرم کمرے میں جاتا ہے ناک بند ہو جاتی ہے۔ رات کو سوتے سوتے بھی ناک بند ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ناک سے پانی سی رطوبت ٹپکتی ہے مگر اس کے باوجود بھی ناک بند رہتی ہے۔ جیسا کہ پلساٹیلا، برائی اونیا، آیوڈین کے مرکبوں میں آیوڈائیڈ آف آرسینکم اور سائیکلے مَن میں ہوتا ہے۔ آپ یہ مت سمجھئے کہ میں نے آپ کو اس بخار کی دوائیاں بتا دی ہیں۔ ہم کسی خاص بیماری کے لئے کوئی دوائی نہیں بتا سکتے۔ سارے کے سارے جسم کا بغور مطالعہ ہونا لازمی ہے۔

بیماروں جیسا، داغ دار، ارغوانی چہرہ، زردی اور بیماری کے رنگ ملے جلے رہتے ہیں۔ خون کی نالیں پھول جاتی ہیں جیسے بھری ہوئی ہیں۔ عموماً چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ جیسے کسی تندرست شخص کا ہو۔ تب مریض سے کوئی ہمدردی ظاہر نہیں کرتا۔ اکثر چہرہ تمتمایا ہوا رہتا ہے۔ چہرے میں گرمی کی تمتماہٹ، مرجھایا ہوا چہرہ، آنکھوں کے اردگرد گہرے رنگ کے دائرے، میلا، سبز، چہرہ، سبز یرقان کے مریض جیسا چہرہ چہرہ، سرخبادے کا رجحان، چہرے پر سرخبادے کے داغ، جو کھوپڑی کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ ان کے ساتھ ڈنک لگنے اور جلن کے ساتھ درد، ایسے وقت پر چہرے کی جلد چھونا بھی گوارا نہیں کرتی۔

کن پیڑ اور کان کے پیچھے کے غدود کا ورم۔ اگر کسی عورت کو کن پیڑ نکل آئے ہوں تو اسے یقینی طور پر سردی لگے گی۔ چھاتیوں پر ورم آ جاتا ہے اور تب چھاتیوں کے غدود پر ورم آ جاتا ہے۔ لڑکیوں کو سردی لگتی ہے۔ کن پیڑ کا ورم بہت جلدی دور ہو جائے گی۔ تب چھاتیوں کے غدود پر سوزش آ جاتی ہے۔ اکثر دونوں جگہ سوزش رہتی ہے یا سوزش ایک جگہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری جگہ پہنچ جاتی ہے۔ مرد کے خصیوں پر سوزش آتی ہے۔ جب بیماری اس طرح بدلتی ہو تو پلساٹیلا اہم ترین دوائیوں میں سے ہے۔ یہ شکایتوں کے اس ملاپ کو توڑ دے گا۔ اگر کسی لڑکے کو کن پیڑ کی وجہ سے خصیوں پر ورم آ گیا اور شدید ورم ہو تو اس حالت کے لئے پلساٹیلا عام دوائی ہے۔ کاربوویج بھی اس حالت میں کام کرتا ہے مگر اس کے لئے کاربوویج کا حلیہ ہونا لازمی ہے۔ ابروٹینم میں بھی علامتیں جگہ بدلتی ہیں۔ پلساٹیلا میں درد جگہ بدلتے ہیں۔ گٹھیاوات جوڑ جوڑ میں جگہ بدلتا ہے۔ درد جگہ بدلتا رہتا ہے۔ عصبی درد بھی جگہ بدلتا ہے۔ سوزش ایک سے دوسرے عضو پہنچتی ہے امتیازی علامتیں بھی ہیں مثلاً پلساٹیلا اپنے ہی محور پر گردش کرتا ہے۔ یعنی اس میں جگہ تو بدلتی ہے مگر بیماری

کی نوعیت نہیں بدلتی۔ اب روبینم میں بھی علامتیں جگہ بدلتی ہیں مگر اس کے زیر اثر ساری کی ساری تشخیص بدل جاتی ہے۔ ایلوپیتھک معالجوں کے لفظوں میں "آج تو ایک نئی بیماری آ گئی ہے" آج مریض کو دست کی زبردست شکایت ہو گئی ہے۔ کوئی اناڑی انہیں روک دے تو گھٹیاوات کا درد شروع ہو جائے گا۔ یہی اس کے نزدیک نئی بیماری ہے۔ دست یا اخراج خون یا بواسیر کو دبا دینے سے کوئی نہ کوئی تکلیف جسم کے کسی نہ کسی حصے میں ضرور نمودار ہو گی۔ کسی بچے کو گرمی کے دنوں میں دست آئے اور دبا دیئے گئے تو اب دماغ، گردے یا جگر میں کوئی نہ کوئی تکلیف ہو گی یا سوکھیا مسان شروع ہو جائے گا۔ یہ سوکھنا نیچے سے اوپر کو چلے گا۔ اس طرح کی تبدیلیاں ابروٹینم میں پائی جاتی ہیں۔

معدہ کھانا کھانے کے گھنٹوں بعد مریض کو ترش، سڑی ہوئی، تلخ ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ منہ میں پانی بھر بھر کر آتا ہے۔ یہ پانی معدے سے اٹھتا ہے۔ ہر وقت سڑی ہوئی خوراک کی ڈکاریں آتی ہیں۔ بعض مریضوں کو مکھن ہضم نہیں ہوتا۔ وہ خوراک کے ساتھ گھی ہضم نہیں کر سکتے۔ منہ میں طرح طرح کا گندہ ذائقہ آتا ہے۔ کھانا کھا چکنے کے کئی گھنٹہ بعد تک بھی ہضم کا فعل ختم نہیں ہوتا۔ ترش قے اور ترش ڈکاریں، ہضم کا فعل نہایت سست ہوتا ہے۔ مریض دوسرے وقت کھانا نہیں کھا سکتا کھانا کھا لینے سے اس کی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ غذا جزو بدن نہیں ہوتی۔ ہمیشہ صفراء (پت) کی تکلیف رہتی ہے۔ منہ چکنا اور ذائقہ گندا رہتا ہے۔ یہ ساری علامتیں صبح کے وقت شدت اختیار کرتی ہیں۔ منہ میں رال اور تھوک بکثرت جمع ہوتا ہے۔ منہ سے لیس دار یا میٹھی میٹھی سی رال (لار) آتی ہے۔ ہر وقت جھاگدار، کپاس جیسی رطوبت تھوکتا رہتا ہے۔

پلساٹیلا کی اہم اور قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مریض پانی کبھی نہیں مانگتا۔ اگرچہ منہ خشک رہتا ہے مگر پھر پیاس شاذ و نادر ہی رہتی ہے حتیٰ کہ اکثر بخاروں میں بھی پیاس مفقود رہتی ہے لیکن کبھی کبھار تیز بخاروں میں تھوڑی سی پیاس پائی جاتی ہے۔ پیاس مفقود، خواہ زبان خشک ہو یا تر ترش و تازگی بخش چیزوں کی رغبت، عموماً ایسی چیزوں کی فرمائش کرتا ہے جن کو وہ ہضم نہیں کر سکتا۔ لیمونیڈ، مچھلی، پنیر، چٹپٹی چیزیں، مصالحہ دار چیزیں اور رس والی چیزیں کھانا چاہتا ہے۔ گوشت، مکھن، مرغن کھانوں، سور کے گوشت، روٹی، دودھ اور تمباکو پینے سے نفرت، معدے اور خوراک کی نالی میں خراش، جیسے کوئی چھیل رہا ہو۔ کلیجے میں جلن ہوتی ہو، جب معدہ بالکل خالی ہو یا بھرا ہوا ہو تو درد ہوتا ہے۔ اہم علامت ہے پیٹ کا پھولنا، اپھارہ آنا، ترشی معدہ (امل پت) اور پیٹ میں ہوا بھر جانا۔ معدے کا نزلہ۔ آئس کریم، پیسٹری کھانے کی خواہش مگر ان کو وہ ہضم نہیں کر سکتا۔ وہ ان چیزوں کو کھا کر بیمار ہو جاتا ہے۔ وسکی پینے والے کو وسکی پینے کی رغبت ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیز مجھے مار ڈالے گی۔ اسی طرح پلساٹیلا کے مریض کے لئے پیسٹری زہر کی مانند ہے۔ میوے اور انڈے وغیرہ ثقیل چیزیں ملا کر بنائی ہوئی روٹی کھانا پسند کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ اس کو کھا کر تے ہو جائے گی۔ تیز مصالحے دار گوشت کھانا چاہتا ہے۔ صرف سور کے گوشت سے نفرت کرتا ہے۔

پلساٹیلا یرقان پیدا کرتا ہے اور اسے درست بھی کرتا ہے پرانے ورم جگر کی وجہ سے یرقان، پت کا بننا گھٹ جاتا ہے اس کے ساتھ پتلے دست، بارہ انگشتی آنت کا نزلہ، ہضم کی خرابیاں، بخاری حرارت، پیاس مفقود، کونین کھانے کے بعد فتور۔

بہت سی علامتیں پیٹ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً اپھارہ، پیٹ میں ہوا بننا۔ درد قولنج، پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیٹ میں خوراک سڑتی رہتی ہے۔ حیض کی خرابیوں اور دستوں کی وجہ سے بھی بہت سی علامتیں آتی ہیں۔ زبردست ذکاوت حس، نزاکت، سوجن، سارا پیٹ، معدہ اور پیڑو چھوا جانا برداشت نہیں کرتا۔ کھانا کھانے خصوصاً مرغن چیزیں اور بھاری کھانے کھانے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے۔ اپھارہ آ جاتا ہے۔ خون کی نالیاں بھر جاتی ہیں۔ گردش خون میں عام تعطل۔ یہ خصوصیت کے ساتھ پیٹ میں اپھارہ لاتا ہے۔ مریض کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ پیٹ پر ازار بند باندھنا برداشت نہیں ہوتا۔ اس سے مریض کو سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ حیض کا وقت قریب آنے پر پیٹ پھول جاتا ہے اور کپڑے اتار پھینکتی ہے یا کپڑے ڈھیلے کرتی ہے یا بستر میں لیٹ جاتی ہے۔ اپھارے کی وجہ سے اس کا سانس اتنا پھولتا ہے۔ اس اپھارے کے ساتھ چہرے اور ہونٹوں پر بھی سوجن آتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور پیر پھول جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جوتا پہننا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ نیچے کے رخ کھنچاؤ اور زبردست کمزوری محسوس کرتی ہے۔ جس کا تعلق عام طور سے حیض کی بے قاعدگی یا بچے دانی کی خرابی سے ہوتا ہے۔ نیچے کے رخ کھنچاؤ کا اختناق الرحم سمجھا جاتا ہے۔ یہ احساس سارے پیٹ میں ہوتا ہے۔ جیسے پیٹ کی ساری انتڑیوں کسی تنگ راستے سے باہر نکل پڑیں گی۔ نیچے کے رخ کھنچاؤ، پیٹ انتہائی ذکی الحس خصوصاً نچلا حصہ، مریضہ پیروں کے سہارے کھڑی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی چل سکتی ہے کیونکہ اس کے پیٹ میں بھاری بوجھ اور نیچے کے رخ کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ بچے دانی اور کمر میں دردزہ جیسا درد جیسے ماہواری آنے والی ہے۔ پلساٹیلا کے مریضہ کے لئے سارے مہینہ یہ محسوس کرتے رہنا کہ بس اب ماہواری آئی کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔

پیٹ اور انتڑیوں کی علامتیں ملی جلی رہتی ہیں۔ کٹن کے ساتھ اور جگہ بدلنے والے درد۔ پیٹ درد جو پاخانے کی حاجت پیدا کرے۔ انتڑیوں میں مروڑ، اینٹھن، اس کے ساتھ پیچش یا دست، پانی سے پتلے یا سبز دست، انتڑیوں کے بارے میں اہم علامت ہے۔ چکنا، پانی سا، سبز دست، پاخانے کی نوعیت اور رنگ بدلتی رہتی ہے۔ زرد چکنا دست، مرگی کے دستوں کی شکایت میں جب پلساٹیلا کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ دست کبھی کبھار یکساں ہوتے ہیں۔ ہر بار نئے رنگ ڈھنگ کا پاخانہ آتا ہے۔ یہ پلساٹیلا کی عام خوبی ہے۔ درد جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ علامتیں جگہ اور شکل وصورت بدل لیتی ہیں۔ مریض کی ایک حالت شاذ و نادر ہی دوسری بار دکھائی دیتی ہے۔ دست قبض کے ساتھ ادل بدل کرتے ہیں۔ حیض جاری ہو جاتا ہے۔ رک جاتا ہے۔ درمیان میں ہی آ جاتا ہے۔ پھر بدلتا ہے۔ پلساٹیلا کے مریض میں آپ ہرگز یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اب اگلی بار کیا ہوگا۔ پیچش، مروڑ کے ساتھ دست، پاخانے کم آتے ہے۔ چکنا آتا ہے۔ خون ملا، سبز، پانی سا چکنا، ذرا سا زور پڑتے ہی پاخانہ آ جاتا ہے۔ ممکن ہے اگلی بار دست ہی نہ ہو اور یا فضلہ بکثرت آئے۔ اس طرح دست اور پیچش اکٹھے ہو جائیں گے۔

تکلیف دہ اور پانی قبض، لمبے لمبے سخت سدے جو بمشکل خارج ہوں۔ اس میں (نکس کی طرح) پاخانے کی حاجت بار بار ہوتی ہے مگر پاخانہ نہیں ہوتا یا بار حاجت ہوتی ہے اور پاخانہ نہایت کم آتا ہے۔ کئی بار پاخانہ جانے کے بعد فضلہ خارج ہوتا ہے۔ نکس اور پلساٹیلا میں یہی حالت ہوتی ہے۔ پرانی حالتوں میں

شدت گھٹ جاتی ہے۔

بارش میں بھیگ جانے سے بھی پلسا ٹیلا میں تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ پاؤں بھیگ جانے سے بھی تکلیف آتی ہے۔ ٹھنڈک لگ جانے سے پیشاب کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں (ڈنکا مارا) پلسا ٹیلا مثانے کا پرانا اور ضدی نزلہ پیدا کرتا ہے۔ کف جیسی رطوبت، خون ملی رطوبت بکثرت آتی ہے۔ خصوصاً سردی لگنے کے بعد، گاڑھی وری کی طرح لسیا ریشہ، پیپ سی، سبز بدبودار رطوبت آتی ہے۔

خواہش نفسانی غیر معمولی طور پر زبردست ہوتی ہے۔ علی الصبح بہت دیر تک ایستادگی رہتی ہے۔ کثرت مباشرت کی وجہ سے سر درد و کمر درد، ہاتھ پاؤں بھاری ہو جاتے ہیں۔ خصیوں میں جلن و درد، اس کے ساتھ ورم ہو یا نہ ہو خصیوں کا ورم، سوزاک دب جانے سے، کن پیڑ دب جانے سے، سردی لگنے سے، مرطوب جگہ سے لیٹنے سے یا پسینہ آنے پر سرد پتھر پر بیٹھنے سے خصیوں کی سوزش اور ورم، جب سوزاک انجکشن دے دے کر دبا دیا گیا ہو، خصیوں میں "ٹھنڈک" ہوتی ہے جبکہ رطوبت گاڑھی زرد یا گاڑھی زرد سبز ہو، جو گرمی برداشت نہ کر سکتے ہیں اور کھلی ہوا میں گھومنے سے راحت محسوس کرتے ہوں۔ یہ دوائی ان لوگوں میں بھی فائدہ کرتی ہے جن میں علامتوں کا فقدان ہو اور رطوبت گاڑھی زرد یا سبز ہو اور جبکہ کسی اور دوائی کی نمایاں علامتیں نہ ہوں۔ تکلیف دہ پرانے اخراج، پرانا قرحہ جس میں سردی لگنے یا جماع کرنے کے بعد گاڑھی زرد رطوبت آتی ہو۔ بار بار تشنج ہوتی ہے۔ سوزاک میں انتشار و ایستادگی۔ پیشاب کرنے کی بار بار حاجت۔ جلن دار پیشاب اور زرد رطوبت، عضو مخصوص پر ورم، اگلے پردے کا استسقاء (نائٹرک ایسڈ، فلورک ایسڈ، کیناببس سٹائیوا) پلسا ٹیلا ان حالتوں میں بھی مفید ہے جب کہ سوزاک دب گیا ہو اور اس کے بعد کی تکلیفوں میں پروسٹیٹ کا ورم، پرانے گناہگاروں کے پروسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا۔ غدود سخت ہو جاتے ہیں۔ چوڑے ہو جاتے ہیں۔ پیشاب اتارنے کے لئے ہمیشہ کیتھر کا استعمال کرتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ تکلیف کثرت مباشرت اور بد عادتوں سے ہوئی ہو۔ خصیوں میں درد متورم خصیوں میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، دیریہ کی نالیوں کے ساتھ ساتھ درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ نفسانی خواہش کا بڑھ جانا، عورتوں میں خواہش بھڑک اٹھتی ہے۔ حتیٰ کہ پاگل پن کی صورت اختیار کر لیتی ہے نفسانی خیالات کی وجہ سے متوحش ہو جاتی ہے۔ ناقابل ضبط خواہش، رحم کے خصیوں اور بچے دانی میں سوزش، پاؤں بھیگ جانے سے حیض دب جاتا ہے۔ ماہواری وقت مقررہ سے بہت پہلے اور بہت کم آتی ہے۔ چہرہ پیلا، زرد، میلا یا سبز جیسے پانڈو کے مریض کا ہوتا ہے۔ یہ اسقاط حمل یا نقلی حمل یا بچے دانی میں گوشت کے لوتھڑے بننے کا رجحان بند کرتا ہے اور ریشہ دار پٹھوں کا بننا رک دیتا ہے۔ دوران حمل اور زچگی کے دنوں میں پلسا ٹیلا کی بے شمار علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ خصوصیت سے ساتھ اس وقت جبکہ مریضہ چڑچڑے مزاج والی نہ ہو اور درد نہایت کمزور ہوں۔ کئی دن تک جاری رہیں اور نتیجہ کچھ بھی نہ ہو۔ بے قاعدہ، جگہ بدلنے والے، یوں ہی بدلنے والے۔ کبھی کمر میں اوپر کی طرف اور کبھی پیروں کی طرف جانے والے درد، پہلے درجہ کی دیر تک جاری رہنے والی یا دیر تک تیاری کی حالت والی علامتیں۔ اگر زچہ نہایت چڑچڑے مزاج والی ہو تو پھر کیمومیلا کام دے گا مگر نرم دل، خوش طبع، خوش خلق عورت کے لئے جبکہ درد بھی بے قاعدگی سی ہو رہا ہو۔ بچے دانی کا منہ

پھیل رہا ہو۔ سکڑ او رک گیا ہو۔ درد کا وقفہ نہایت قلیل ہو تو پھر پلسا ٹیلا بچہ جننے میں سہولت دلاتا ہے اور بچہ جننے کا وقفہ کم کرتا ہے۔ خوراک دینے کے بعد جو درد ہوگا وہ کافی زوردار ہوگا۔ ایسی حالتوں میں آپ دیکھیں گے کہ بیرونی اعضاء کافی ڈھیلے ہوتے ہیں اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ بچہ بغیر تکلیف پیدا ہو جانا چاہیے۔ مگر اندر بے حرکتی موجود ہے۔ کمزور دردوں کے لئے پلسا ٹیلا سب سے پہلی دوائی ہے۔

حیض میں شدید درد جو مریضہ کو دوہرا بنا دے۔ بچے دانی اور رحم کے خصیوں میں دکھن۔ پیٹ میں اپھارہ۔ کپڑے اتار پھینکتی ہے۔ کھڑکیاں کھول دینا چاہتی ہے۔ رونی صورت۔ ماہواری کا خون نہایت سستی سے آتا ہے۔ کم آتا ہے۔ لیکوریا سے بھی مقدار کم ہوتی ہے۔ جب سے بالغ ہوئی ہے حیض تکلیف کے ساتھ آتا ہے۔ خصوصاً ان نوجوان لڑکیوں میں جن کے بدن میں خون کی کثرت ہو۔ میں نے بارہا 16-18 برس کی نوعمر لڑکیوں کو پلسا ٹیلا سے تندرست کیا ہے۔ ماں آکر مجھ سے شکایت کرتی ہے کہ بیٹی کو جب سے پہلا حیض آیا ہے تکلیف رہتی ہے۔ وہ نہانے چلی گئی تھی۔ یا پاؤں بھیگ گئے تھے۔ بس تبھی سے بیمار ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عضو پوری طرح بڑھا نہیں اور اس کا آپریشن کرنا پڑے گا۔ مگر چند ہی ماہ کے عرصہ میں پلسا ٹیلا نے حیض جاری کر دیا اور ماہواری معمول سے ہونے لگی۔ اب میں دوسری دوائی سے آپ کو مقابلہ کر کے سمجھاتا ہوں۔ دبلی پتلی لڑکیاں جو سردی برداشت نہ کر سکتی ہوں اگر پہلی ماہواری آنے کے وقت پانی میں نہالیں یا پیر بھیگ جائیں اور اخراج جزوی طور پر دب جائے یا سوزش آ جائے۔ عضو کی بالیدگی رک جائے۔ ماہواری کے وقت خوفناک درد ہوتا ہو نیچے کے رخ دباؤ اور درد ہو جیسے سب کچھ باہر آپڑے گا۔ مریضہ درد کے مارے دوہری ہو جاتی ہو۔ حرارت سے آرام ملتا ہو اور ٹھنڈک سے تکلیف بڑھتی ہو تو پھر کلکیر یا فاسفوریکم کام دے گا۔ نرم طبیعت والی لڑکیاں، جبکہ سن بلوغت غیر ضروری طور پر رک رہا ہو یا حیض صحیح طور پر نہ آرہا ہو یا بے قاعدگی سے آتا ہو۔ رنگت پیلی، بدن کمزور، سر درد کی شکایت ہو۔ سردی لگتی ہو اور سستی و کمزوری۔ ان لڑکیوں کے اعضاء کی نشوونما کے لئے پلسا ٹیلا بہترین دوائی ہے۔ اختناق الرحم کے بدترین کیس اس سے درست ہو جاتے ہیں۔ اس جگہ یہ سیپیا، بیلاڈونا، نیٹرم میور، نکس وامیکا، سکیل سے مقابلہ کرتا ہے۔ ان سب سے زبردست ڈھیلا پن، نیچے کے رخ دباؤ پایا جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں عضو باہر نکل آتا ہے۔ پلسا ٹیلا عورتوں کے سوزاک کو بھی درست کرتا ہے۔ میرا خیال ہے یہ بار بار اور بکثرت ظاہر ہوتا ہے۔ قابل ذکر خوبی یہ ہے کہ جب حیض جاری ہوتا ہے تو چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ سن بلوغت کو پہنچنے پر لڑکیوں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ دودھ وقت سے پہلے آ جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کی چھاتیوں میں جن کو حمل نہ ہو دودھ اتر آتا ہے۔ (سائیکلے من اور مرکیورس)

چھاتی، آلات تنفس اور کھانسی میں چند نہایت تکلیف دہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ برانکائیٹس، نمونیہ، خشک و پریشان کن کھانسی، دم کشی، کھڑکیاں کھولنا چاہتا ہے۔ تکلیف لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ کھانسی، دم گھٹتا ہے، سانس گھٹتا ہے صبح کے وقت کف بکثرت خارج ہوتا ہے۔ رنگت گاڑھی سبز زرد، رات و خشک تکلیف دہ کھانسی جو لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ چیچک کے بعد کی پرانی تر کھانسی، وکالی کھانسی۔

نرخرے میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً گھٹن، سرسراہٹ جو کھانسی پیدا کرتی ہے۔ خشک

تکلیف دہ، کھانسی جو لیٹنے سے اور گرم کمرے میں شدت اختیار کرتی ہے کھانسی رات کو بڑھتی ہے۔
برانکائٹس جس میں صبح کو کھانسی میں بلغم نکلے اور شام کو خشک ہو جاتی ہو۔
دم کشی جو تیز چلنے یا کھانا کھانے سے بعد بدن گرما جانے سے بڑھتی ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ جذبات کے انتشار کے بعد دم کشی بڑھتی ہے۔ شام کو اور رات کے وقت دم کشی بڑھتی ہے۔ پھنسیاں دب جانے سے بچوں کو دمہ ہو جاتا ہے۔ عورتوں کو حیض دب جانے سے دمہ ہو جاتا ہے۔ لیٹنے پر چھاتی میں زبردست گڑگڑاہٹ۔ چیچک کے بعد کی پرانی بلغمی کھانسی، گاڑھی زرد سبز یا خون ملی کف بکثرت آتی ہے۔ نمکین بدبودار کف آئے چھاتی کا پرانا نزلہ، شام کے وقت چھاتی میں ابھارے کا احساس اس کے ساتھ گھٹن جو رات کو سونے نہ دے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے دھڑکن ہوتی ہے۔ چھاتی کی دیواروں میں دکھن، چھاتی میں درد جو اکثر مقابل کی کروٹ لیٹنے سے کم ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں خشکی اور کچا پن، چھاتی میں چیرنے کی طرح کے جگہ بدلنے والے درد۔ پلوریسی میں کٹن کے ساتھ درد، چھاتی میں زبردست گرمی، پھیپھڑوں سے خون آئے، گہرے رنگ کا خون، شام کو خشک کھانسی اور صبح کو بلغمی کھانسی، حیض دب جانے سے یا حیض کی جگہ کھانسی کی راہ خون آئے۔ سبز یرقان کی مریضہ لڑکیوں کے تپ دق کے نزلے میں بھی پلساٹیلا نہایت مفید دوائی ہے۔

ریڑھ کے جھک جانے میں پلساٹیلا نہایت مفید ہے۔ کمر درد، پشت درد اور کمر کی تکونیہ ہڈی میں درد، جگہ بدلنے والے درد، کثرت مباشرت کے بعد ریڑھ کی تکلیف، ریڑھ اور اعضاء میں کھچاوات کا درد جو آرام کے وقت بڑھتا ہے اور ہلکی حرکت سے کم ہوتا ہے۔ کمر کے نچلے حصہ میں درد جیسے موچ آ گئی ہو۔ محسوس کرتا ہے جیسے کمر پر سرد پانی گر رہا ہے۔

تمام اعضاء میں درد ہوتا ہے۔ کھچاؤ، چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد جو حرکت سے اور حرکت کے بعد کم ہوں، گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے اور سردی سے راحت ملتی ہے۔ بازوؤں اور ہاتھوں میں خون کی رگوں پر سوزش آ جاتی ہے۔ فلورک ایسڈ کی طرح رگوں میں الجھن پڑتی ہے۔ جوڑوں کا درد جیسے وہ اکھڑ گئے ہوں۔ جوڑوں میں چلنے والا درد۔ ریڑھ کن پائے کا درد، شام کو بڑھتا ہے اور چہل قدمی سے کم ہوتا ہے۔ پاؤں کے پٹھوں میں کھنچاؤ اور تناؤ جو شام کو بستر میں بڑھتا ہے اعضاء میں چیرنے پھاڑنے اور جھٹکے آنے کے ساتھ درد جو جگہ بدلتا ہے۔ خون کی نالیوں میں جلن، ارغوانی ورم جس کے ساتھ پیروں پر زبردست خارش جیسے پاؤں کو برف مار گئی ہو۔ پیر میں جلن، پاؤں بستر سے نکال نکال دینے پڑتے ہیں۔ چلتے وقت تلوؤں میں جلن اور کچلے جانے کی طرح درد، ہاتھ پاؤں میں نمایاں بے چینی اور پھڑکن جس کروٹ لیٹے وہ سن ہو جاتی ہے۔ تمام اعضاء میں جگہ بدلتے والے درد۔

ہاتھ سر پر رکھ کر چت سونا پڑتا ہے۔ بائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتا کیونکہ اس سے دم کشی اور دھڑکن ہوتی ہے۔ گھبرایا ہوا خوفزدہ، فکر کے خواب، رات کو دیر میں نیند آتی ہے۔ گرمی کی تمتماہٹ کی وجہ سے بے خوابی، پلساٹیلا باری کے بخاروں کو بھی ہٹاتا ہے جو معدے کی خرابی سے آتے ہیں سردی ہر روز صبح شام آتی ہے جو ہاتھوں یا پیروں سے شروع ہوتی ہے۔ بخار کی سردی کے وقت اعضاء میں درد۔ ایک حصہ سرد اور اس کے

ساتھ بے حس، جسم کے نصف حصہ کا بخار، بخار کی سردی سے پہلے پیاس گرمی کے وقفہ میں کبھی کبھار پیاس ہوتی ہے۔ گرمی اور اس کے ساتھ رگیں تنی ہوئیں۔ سارے بدن پر پسینہ بکثرت یا صرف جسم کے نصف حصہ پر ہی آتا ہے۔ بخار کی سردی کے وقت کپکپی کی بکثرت تے۔

پائیروجن PYROGEN

ڈاکٹر ہیتھ نے سڑے ہوئے گوشت سے جو 3-11 ایکس پوٹینسی تیار کی تھی۔ اس کتاب کا مصنف برسوں تک اس سے بنائی مزید پوٹینسیوں کا خون میں پراگندگی آجانے سے پیدا ہوئے بخاروں اور ان کے فتور میں کامیابی کے ساتھ استعمال کرتا رہا ہے۔ شدید ترین سردی گرمی اور پسینہ سے ملی جلی رہتی ہے یا اعضاء میں نمایاں درد کے ساتھ خشک گرمی کا احساس۔ بے چینی جو حرکت اور گرمی سے کم ہو جاتی ہے۔ کچلے جانے کی طرح دکھن ٹھیک آرنیکا اور بپٹیشیا کی طرح ہی ہوتی ہے۔ ہڈیوں میں یوفریشیا کی طرح ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ بے چینی حرکت اور حرارت سے بڑھتی ہے جیسا کہ رسٹاکس میں ہوتا ہے۔ تمام درد بیٹھنے سے بڑھتے ہیں۔ بدن گرما جانے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر اور سرد و مرطوب موسم میں تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔

یہ سب علامتیں تپ دق کے تیسرے دور میں یا خون میں پراگندگی آجانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ بخاروں میں پائی جاتی ہیں۔ زچگی کے بخار کو چند گھنٹوں میں ہی توڑ دیتا ہے بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ جب ٹائیفائیڈ بخار میں بپٹیشیا کی طرح گندگی ہو اور اتنی زیادہ گرمی ہو کہ بپٹیشیا کے دائرہ عمل سے باہر ہو تو پھر آپ کو پائیروجن کے استعمال پر غور کرنا چاہئے۔ جب درجہ حرارت 106 تک پہنچ گیا ہو بدن میں زبردست دکھن اور ہلکا ہلکا درد ہو یہ ایک ہی دن میں زبردست تبدیلی پیدا کر دے گی۔ اگر درد حرارت اور حرکت سے کم ہوتی ہوں تو یہ جلد ہی بخار کو دور کرے گی۔

جب نبض بہت تیز چل رہی اور درجہ حرارت بھی مقابلتاً اونچا ہو تو پھر یہ دوائی مفید ثابت ہوگی۔ اس کے برخلاف اگر نبض کی رفتار اور درجہ حرارت میں مطابقت نہ ہو تو پھر اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آیا مرض پراگندگی کی نوعیت کا ہے۔ جب کسی ناسور سے رطوبت کا اخراج گھٹ جائے اور سخت درد شروع ہو گیا ہو۔ ناسور میں انتہائی سخت جلن (آرسینکم، اینتھراسینم، ٹیرنٹولا) تو پائیروجن مفید ثابت ہوتا ہے۔

انتہائی ناگوار بدبو، جسم سے، سانس سے، پسینہ سے اور پیشاب سے پاخانے وغیرہ سے سڑی ہوئی مردار جیسی بدبو آتی ہے۔ گندی نالیوں کی ہوا لگ جانے سے بخار آتا ہے۔ آپریشن کے بعد کا بخار اور چھوت سے پیدا ہوا سرخباد، یہ ان بہت سی شکایتوں میں مفید ہے جو خون میں پراگندگی آنے کے بعد شروع ہوئی ہوں۔ مثلاً جب کوئی عورت زچگی میں بخار آنے کے بعد آج تک نہ سنبھلی ہو، صحت یاب نہ ہوئی تو یہ اس دوائی پر غور کرنے کے لئے زبردست دلیل ہے۔

کسی تندرست خاندان کے نوجوان کے خون میں زہریلا مواد آ گیا اور اب وہ صحت یاب نہ ہو رہا تھا۔ اب برسوں بعد اس کے جسم کے مختلف حصوں پر ناسور بن گئے۔ بدن پیلا، بیماروں جیسا، متحرک درد ہو گئے، بدن اکڑ گیا اور اب پنڈلی پر آہستہ آہستہ ناسور نمودار ہوا اسے پائیروجن دیا گیا اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ

تندرست ہو گیا اور مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا مگر بعد میں پھر ناسور بنا لیکن اس بار وہ بند ہو گیا۔ وہ آج دس برس سے اچھی حالت میں ہے۔

یہ پیشاب میں چربی آنے کی تکلیف کو دور کرتا ہے جو خون میں گندہ مواد آ جانے کے بعد شروع ہوئی ہو۔ خون گندہ ہو جانے کے بعد آئے بخاروں میں اگر دل کی دھڑکن بند ہونے کا احتمال ہو تو پھر یہ نہایت مفید دوائی ہے۔ خون میں پراگندگی آنے سے شروع ہوا اخراج خون جبکہ خون کی رنگت گہری ہو۔ یا اکثر خون میں گندہ مواد آنے سے آئے۔ خطرناک بخاروں اور مہلک حالتوں میں بھی زندگی بچا دیتا ہے۔ از خود بولتا ہے۔ معمول سے بڑھ کر تیز بولتا ہے اور زیادہ سوچتا ہے۔ خصوصیت سے بخار کے وقت۔

چڑچڑا، بکواس کرتا ہے۔ کند ذہنی، اپنے ہی جسم اور اعضاء کے بارے میں مغالطہ (بپٹیشیا) محسوس کرتا ہے جیسے میں سارے بستر میں پھیلا ہوا ہوں۔

جانتا ہے کہ میرا سر تکیہ پر ہے مگر اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ میرا باقی جسم کہاں ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے اس پر بازوؤں اور ٹانگوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔

یہ علامتیں بہت کچھ بپٹیشیا کے مانند ہیں لیکن اگر وجہ حرارت بہت زیادہ بڑھا ہوا ہو تو پھر بپٹیشیا کی بجائے پائیروجن ہی کام کرے گا۔ سر میں خون کا زبردست اجتماع اور اس کے ساتھ سر میں دباؤ کے ساتھ درد اور تپکن جو دباؤ سے گھٹے سر پر بکثرت پسینہ آتا ہے۔ حرام مغز میں کھانسنے سے درد ہوتا ہے۔ صبح کو چلنے سے درد بڑھتا ہے۔

آنکھ کے انڈے کو چھوؤ تو دکھن ہوتی ہے۔ آنکھ کے باہر کے رخ یا اوپر کے رخ گھمانے سے دکھن ہوتی ہے۔

خون میں فاسد مادہ آ جانے سے نکسیر چلتی ہے۔ نتھنے بار بار پھیلتے ہیں۔ (لیکیس) چہرہ پیلا، مرجھایا اور سرد پسینہ سے تر۔ رخسار سرخ، جلن گرم۔

منہ گندا ذائقہ سڑا، زبان پر میل کی تہہ، بھوری میل، مرکز میں بھوری لکیر جو آخر تک گئی ہو۔ دانتوں پر میل، منہ سے سڑی ہوئی بدبو آتی ہے۔

پت کی، خون کی، سڑی ہوئی رطوبت کی قے، پانی جو نہی معدے میں گرم ہوتا ہے۔ قے ہو جاتی ہے، قے سے پاخانے یا گوبر جیسی بدبو آتی ہے۔ قہوے کی تلچھٹ جیسی قے، بخار کی سردی اور گرمی کے وقت ٹھنڈے پانی کی پیاس۔

پیٹ میں اپھارہ اور انتہائی نازک، پیٹ کی رطوبتی جھلیوں، انتڑیوں اور بچے دانی کی سوزش جو خون میں گندہ مادہ آنے سے شروع ہوئی ہو۔ انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ، گہرا سانس لینے پر درد، کلمن کے ساتھ درد قولنج، دائیں پہلو میں درد جو سیدھا کمر تک جاتا ہے اور حرکت کرنے سے، بولنے سے، سانس لینے سے بڑھتا ہے مگر دائیں کروٹ لیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ ہر سانس کے ساتھ کراہتا ہے۔

پاخانہ پتلا، سڑا ہوا اور فضلہ بکثرت، پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ پاخانہ درد کے بغیر آتا ہے۔ پانی سا پتلا اور بکثرت مردے جیسی بدبو سخت قبض ان سے بھی مردے جیسی بدبو آتی ہے۔ قبض جس میں سخت خشک،

سیاہ رنگ کے سدے نکلیں اور سڑا ہوا پاخانہ آئے۔ چھوٹی چھوٹی گول سیاہ گانٹھیں، سڑا ہوا خون ملا پاخانہ، نرم چپکنے چپکنے سدے جس میں بہت زیادہ زور لگانا پڑے، انتڑیوں سے خون آئے۔

پیشاب کم آتا ہے یا دب جاتا ہے سرخ تلچھٹ جو دھوئی نہ جا سکے۔ چربی اور چھیچھڑے ملا پیشاب، سڑا ہوا، جوں جوں بخار آتا ہے پیشاب کی حاجت بھی بڑھ جاتی ہے۔ مثانے میں ناقابل برداشت اینٹھن، تشنجی سکڑاؤ، جس کا اثر مقعد، بچے دانی، رحم کے خصیوں وغیرہ پر ہوتا ہے (ہینگ لنگ نے ایسے ایک مریض کو تندرست کیا تھا) خون میں گندہ مواد آنے سے جو بخار آتے ہیں ان میں پیشاب و پاخانے کا از خود نکل جانا۔

بچے دانی سے خون نکلتا ہے۔ زچگی کے دنوں کی رطوبت کا اخراج کم اور سڑا ہوا یا قطعاً دب جائے۔ بخار کی سخت سردی، زچگی کا بخار حیض صرف ایک ہی دن جاری رہے۔ اس کے بعد خون ملی رطوبت آتی ہے۔ حمل گر جانے کے بعد آیا بخار۔ بچے دانی کا باہر نکل آنا۔

سانس چھوڑتا ہے تو سیٹی بجتی ہے۔ آواز کمزور اور پھٹی ہوئی سی، گلا بیٹھا ہوا، کھانسی جس میں زخرے سے کف بکثرت نکلے، کھانسی حرکت سے اور گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔ کھانسی زخرے اور سانس کی باریک نالیوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ سڑا ہوا، گاڑھا، پیپ سا کف نکلتا ہے، کھانسی اور اس کے ساتھ رات کو سخت بدبودار پسینہ بکثرت آتا ہے۔ تپ دق کے آخری دنوں میں انتہائی سکون بخش دوا ہے۔ پھیپھڑوں کے ناسور، کھانسی لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ بیٹھنے سے گھٹتی ہے۔ خون ملی یا زنگ آلود کف نکلتی ہے۔

خون میں گندہ مادہ آنے سے آئے بخاروں میں دل کی دھڑکن بند ہونے کا احتمال، ذرا سی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے دل کی ہر ایک تڑپ جسم کے دور دور کے حصوں میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ دل میں فکر اور دل بیٹھنے کا احساس۔ دل کی زبردست گھبراہٹ، سانس کی نالی جہاں دو حصوں میں بٹ جاتی ہے وہاں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ چھاتی میں اور دل میں گھٹن۔ دل کا حصہ جیسے بھرا ہوا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے دل ٹھنڈا پانی باہر پھینک رہا ہے۔ (ہینگ لنگ) دھڑکن، دل کی ہر ایک تڑپ سے زوردار آواز آتی ہے۔ دل سے آواز آتی ہے۔ نبض کی چال تیز، بے قاعدہ، پھڑ پھڑاہٹ کے ساتھ۔

گردن میں کھچن، پشت میں کمزوری کا احساس، کھانسنے سے پشت میں چبھن۔

تمام اعضاء میں درد اور سخت بے چینی، سارے بدن کی ہڈیوں میں درد، سارے پٹھوں میں دکھن، بستر سخت محسوس ہوتا ہے۔ حرکت سے راحت ملتی ہے۔ ہاتھ سرد اور ران پر لیس دار پسینہ آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد، بے حس، بخار کی سردی کے وقت اور بخار میں رانوں میں درد ہوتا ہے۔ بخار اور بخار کی سردی کے وقت گھٹنوں میں درد جو چلنے سے حرارت سے گھٹتا ہے۔ بیٹھنے پر ٹانگوں میں درد ہوتا ہے۔ جو چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ گھٹنوں سے اوپر درد ہوتا ہے جیسے ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ ٹانگ کو پھیلانے سے اور حرکت کرنے سے راحت ملتی ہے۔ پیروں اور ٹانگوں کا استسقاء، پیر بے حس۔

جلد زرد، پیلی، خاکی، خیالی، بوڑھوں کی ٹانگوں پر پرانے زخم جن سے سخت بدبودار رطوبت آتی ہے۔ بخاروں کے پرانے زخم جن سے خون ملی، پتلی، سڑی ہوئی رطوبت آتی ہے۔ پسینے سے مردے جیسی بو آتی ہے۔

بدن سے بھی سڑاندھ آتی ہے۔ بخار کے درجے میں بدن کو ڈھانپ کر رکھتا ہے۔ گرم بستر میں سردی کم ہو جاتی ہے۔ چوتھیا، شام کو عموماً 7 بجے آتا ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ بخار آتا ہے۔ جسم پر سرد پسینہ آتا ہے۔ گرم پسینہ اور بہت تیز بخار، نیند میں ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ خیالات کی بھرمار نیند نہیں آنے دیتی۔ سوتے سوتے دم گھٹتا ہے۔ سوتے سوتے چھاتی گھٹنے سے چلتا ہے۔

رینن کیولس بلبوسس *RANUNCULUS BULBOSUS*

اس چھوٹے سے پیلے پھول سے انتہائی تیز اور نہایت زہریلی بھاپ نکلتی ہے کہ بارہا اس سے رسٹاکس کے زہریلے اثر کا مغالطہ ہوتا ہے۔ میدان میں عام طور پر اُگنے والے اس زرد پھول کا استعمال اس کثرت سے نہیں ہوتا جس کثرت سے یہ نمودار ہوتا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ دوسری دوائیوں کی طرح اس سے واقفیت کم ہے۔ یہ گنٹھیاوات کی اس حالت میں نہایت مفید دوائی ہے جبکہ چھاتی کے پٹھے ماؤف ہو چکے ہوں۔ ریڑھ کے نظام عصبی میں، پھیپھڑوں کی بالائی جھلیوں میں اور پسلیوں کے پٹھوں میں شدید دکھن ہوتی ہے۔ برائی اونیا کی طرح اس میں حرکت قطعاً ناگوار ہوتی ہے۔ ڈلکامارا کی طرح سرد مرطوب موسم برداشت نہیں ہوتا۔ اس میں یکا یک کمزوری حتیٰ کہ غشی آجاتی ہے۔ لہٰذا یہ مرگی میں مفید ثابت ہوا ہے۔ انتہائی جوشیلا، حساس طبیعت مگر جنوحاتی مریضوں کے مشابہ، اس میں خوف اور کڑھن سے تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی تکلیفیں شام کو، موسم میں تبدیلی آنے سے خصوصاً گرمی سے سردی آنے پر بڑھتی ہیں۔ شام کے وقت تکلیف کا بڑھنا نمایاں طور سے پایا جاتا ہے۔ سر درد، کان درد، ناک کی علامتیں، بخار، چھوٹی پسلیوں کی دکھن، دم کشی، دل اور چھاتی کی گھٹن، چھاتی کا تناؤ، ٹیکیں، لرزہ، بخار کی سردی وغیرہ ساری علامتیں شام کو بڑھتی ہیں۔

اسے سردی اور سر کھلی ہوا سخت ناگوار گزرتی ہے۔ سرد ہوا سے سر درد، چلنے والا درد، چھاتی، ریڑھ اور رحم کے خصیوں کا عصبی درد، سر چکراتا ہے۔ یکا یک گرم سرد ہو جانے سے بخار کی حالتیں آجاتی ہیں۔ پلوریسی یا نمونیہ ہو جاتا ہے۔ سرد ہوا لگنے کے بعد چھاتی کے پٹھوں میں درد ہوتا ہے جیسے وہ کچلے گئے ہوں۔ سرد ہوا کا جھونکا لگنے سے جسم کے بہت سے اعضاء میں درد ہوتا ہے جیسے وہاں زخم ہوں۔ برساتی اور طوفانی موسم بھی اسے سخت ناگوار گزرتا ہے۔ اس سے جسم کے بہت سے حصوں میں کچلے جانے کی طرح یا زخم کی موجودگی کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ جگر میں، کانوں میں، چھاتی میں، پیٹ میں، کندھے میں اور دیگر جوڑوں میں، ریڑھ میں، ریڑھ سے پیٹ تک، پشت میں کندھوں کے درمیان، سوئی چبھنے کا سا درد، سوئی چبھنے، جلن کے ساتھ درد جو ریڑھ کی ہڈیوں کے چاروں طرف پھیلتے ہیں۔ معدے کے دل والے! معدہ میں، معدے کی خلا، میں مثانے کی گردن میں، آنکھ کے انگوری پردے میں، پھنسیوں میں، زخموں میں جلن کے ساتھ درد، پیشانی میں، چاند پر، آنکھوں میں، کنپٹیوں میں، ناک کی جڑ میں، معدے کی خلا، میں، کندھوں میں، چھاتی کے نچلے حصوں میں اور چھاتی کے درمیان حصے میں دباؤ کے ساتھ درد، اس میں سرسراہٹ کا احساس پایا جاتا ہے۔ جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ پھیپھڑوں کی بالائی جھلی کی سوزش اور پانی آجاتا۔ پھیپھڑے کی

تھیلیوں میں پانی آجانے کی حالت میں یہ نہایت مفید ہے جبکہ پسلیوں کے ساتھ ساتھ زبردست دکھن موجود ہو۔ خصوصیت سے پسلیوں کے ساتھ ساتھ زبردست دکھن موجود ہو۔ خصوصیت سے پسلیوں کے نچلے حصہ میں اس نے سرطان اور جلد کے دق کو بھی دور کیا ہے۔ (یرقان)

شکست دلی، موت کی خواہش، بھوت پریت کا ڈر، نہایت چڑچڑا پن کہ جھگڑالو، کند ذہنی۔ سرد ہوا میں جانے سے سر چکراتا ہے۔ سر جیسے بہت بڑا ہو گیا ہے۔

حرام مغز میں اجتماع خون، اس کے ساتھ چہرے کی گرمی موسم یا درجہ حرارت بدلنے کے ساتھ سر درد آتا ہے۔ پیشانی میں اور چاند پر دباؤ کے ساتھ درد خصوصاً جبکہ موسم بدل رہا ہو۔ سرد سے گرم کمرے میں آنے سے یا گرم کمرے میں آنے پر درد آتا ہے۔ دائیں آنکھ کے اوپر شدید درد جو لیٹنے سے بڑھتا ہے اور چلنے اور لیٹنے سے گھٹتا ہے۔ دیگر سارے درد حرکت سے گھٹتے ہیں۔ یہ قابل ذکر امر مستثنیٰ ہے۔

آنکھوں پر جلن و دباؤ، آنکھوں میں خصوصاً دائیں آنکھ پر زبردست درد، دائیں آنکھ کے نچلے پپوٹے میں جلن و دکھن، دائیں آنکھ کے بیرونی کونے میں جلن و دکھن، آنکھ پر نیلے سیاہ داغ جیسے داغ، اس نے حاملہ کے کسی چیز کا نصف حصہ دکھائی دینے کی شکایت دور کی ہے۔

کانوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ خصوصاً دائیں کان میں جو شام کو بڑھتا ہے۔

اس نے نزلے زکام کے بخار کو دور کیا ہے۔ جس میں آنکھوں میں جلن ہوتی ہے اور نرم تالو میں خارش ہوتی ہے (ذی تھیا کے مانند) یہ تکلیف شام کو بڑھتی ہے۔ ناک کی جڑ میں دباؤ کے ساتھ درد، ناک کی جلد سرخ اور سخت متورم۔

یہ چہرے پر چھالے دار پھنسیاں پیدا کرتی ہیں جس میں سخت جلن ہوتی ہے۔ یہ چہرے پر سرطان بھی پیدا کرتا ہے۔ چہرے میں، ناک میں اور ٹھوڑی میں کانٹا گڑنے کا سا درد، ہونٹوں کی پھڑکن۔

گلے میں جلن، دکھن اور سرخی، نرم تالو کی خارش۔ بعد دوپہر زبردست پیاس لگتی ہے۔

جو لوگ مدت تک برانڈی اور وسکی جیسی قوت بخش چیزوں کے استعمال سے اب کمزور اور خستہ ہو گئے ہیں۔ اس نے بارہا ان کو تندرست بنایا ہے۔ یہ شرابیوں کے لئے اس کی اکسیر دوائی ہے جبکہ شرابی مخمور ہو، ہچکیاں آتی ہوں اور کم و بیش تشنج کی حالت میں ہو۔ شراب وغیرہ پینے سے مرگی کے تشنج، شدید و تشنجی ہچکی، بار بار ڈکاریں آتی ہیں۔

معدے میں خصوصاً معدے کے دل والے چھید میں جلن، معدہ چھوا جانا برداشت نہیں کرتا۔ معدے کے عصبی دردوں کے دورے۔

چھوٹی پسلیوں میں کچے جانے کا سا احساس، جگر میں سوئی گڑنے کا سا درد، یرقان، گہرا دباؤ پڑنے سے جگر میں درد ہوتا ہے۔ علامتیں شام کو شدت اختیار کرتی ہیں۔

پیٹ میں ہوا بہت ہو جاتی ہے، درد قولنج، جلن و دبانے سے دکھن، پسلیوں کے نیچے معدے کے دائیں حصہ میں سوئی گڑنے کا سا درد، حرکت کرنے سے، سانس لینے سے اور چلنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں طرح طرح سے چبھن کے ساتھ درد، اس میں پانی سے پتلے دست اور پیچش پائی جاتی ہے۔

داد ا گزیما جیسے سخت درد پایا جاتا ہے۔
اپاٹز (خراش) پیدا کرنے والا لیکوریا جس میں رحم کے خصیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ خصوصاً موسم کی تبدیلی حرکت سے اور شام کے وقت درد ہوتا ہے۔
شام کو سانس بھاری ہو جاتا ہے۔ جلدی جلدی سانس چلتا ہے اور چھاتی گھٹتی ہے۔ آہیں بھرتا ہے۔ چھاتی پر دباؤ اور گھٹن، چھاتی کی دیواروں میں دباؤ کے ساتھ درد، چھاتی کی دیواروں میں سخت چبھن کے ساتھ درد، پانچویں اور چھٹی پسلی میں چبھن کے ساتھ درد۔ آخری 2 پسلیوں میں تکلیف دہ دکھن، چھاتی میں جلنے والا درد، پسلیوں کا پرانا گٹھیاوات، ڈایا فرام جھلی میں دکھن جیسے زخم ہو، ڈایا فرام اور پھیپھڑے کی جھلی کی سوزش، چھاتی میں پانی آجانے کی وجہ سے درد جو پھیپھڑوں کی جھلیوں کے چپک جانے سے ہوتا ہے۔ جیسے اندرونی اعضاء چپک گئے ہیں۔ حرکت سے، سرد ہوا سے، ٹھنڈک لگنے سے اور سانس لینے پر درد بڑھتا ہے۔ سرد ہوا میں جانے سے محسوس ہوتا ہے جیسی سرد گیلا کپڑا اوڑھ رکھا ہے۔ جب بھی موسم گرم سے سرد ہو تو سوئی چبھنے کی طرح درد، پسلیوں میں جگہ جگہ دکھن والے داغ، حرکت کرنے سے، سانس لینے سے اور بائیں کروٹ لیٹنے سے دل میں درد ہوتا ہے، چھاتی کے پٹھوں میں گٹھیاوات کی سوجن جس کو چھونے سے انتہائی دکھن ہو۔ پھیپھڑے کی جھلیوں کا درد جو سانس لینے سے، دباؤ سے، سرد ہوا سے اور کروٹ بدلنے سے بڑھتا ہے۔
ناڑی (نبض) پوری، بھری ہوئی، سخت اور شام کو تیز صبح کو سست۔
ریڑھ میں دکھن والے داغ، بائیں کندھے کے اندرونی حصہ میں درد، کندھوں کے درمیان چبھن کے ساتھ درد، جوتا بنانے والوں، سوئی سے کام کرنے والوں اور جھک کر بیٹھ کر لکھنے والوں کے کندھوں کے اندرونی سروں اور نچلے حصوں میں درد۔ اکثر ایک کندھا کمرے سن ہو جاتا ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا۔ بعد میں جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ پشت پر اور چھاتی پر چھالے دار پھنسیاں جن میں نیلے رنگ کی رطوبت ہو اور اس میں سخت درد۔
بالائی اعضاء میں گٹھیاوات کے دو جو درد وں میں ہوں بازوؤں اور ہاتھوں کے نظام عصبی کے سہارے سہارے چبھن کے ساتھ درد۔ بازوؤں اور ہاتھ میں چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، سردی سے اور حرکت سے درد بڑھتے ہیں۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں میں نیلے چھالے، ہاتھ کے انگوٹھے کا مسہ۔ دوپہر سے پہلے نچلے اعضاء کی زبردست کمزوری اور ریڑھ میں جلن و چبھن جو سرد مرطوب اور طوفانی موسم میں حرکت کرنے اور سرد ہوا میں بڑھتا ہے۔ رانوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، گھٹنوں میں جلنے والا درد، پیروں میں اور پنجہ میں ڈنگ لگنے اور دکھن کے ساتھ درد، تکلیف دہ چنڈی جس میں چھونے سے دکھن ہو، ڈنک لگے اور جلن ہو، ہوائی چھٹنے کی طرح کی تکلیفیں ہوتی ہیں۔
نیند رات کو دیر سے آتی ہے۔ تنگی سانس کی وجہ سے، گرمی سے اور خون کے جوش کی وجہ سے بے خوابی۔
جلد پر گہرے نیلے رنگ کے چھالے، چھالا بننے کے بعد ابھار والا کھرنڈ آتا ہے۔ چھالے والی پھنسیوں میں اس کا کامیابی سے استعمال ہوا ہے۔ آگ سے جلے ہوئے کے لئے مفید ہے۔ داد کے لئے کارآمد ہے۔ اگزیما اور پھنسیوں میں بھی کارآمد ہے۔ چوڑے چوڑے زخم جن میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا

درد ہو۔ کیل دار پھنسیاں۔

روڈوڈنڈران RHODODENDRON

یہ گٹھیاوالے ان مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے جن کو گٹھیاوات کے درد ہوں اور جگہ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں چلا جاتا ہو۔ آرام کے وقت طوفان سے پہلے اور دوران میں، سرد و مرطوب موسم میں بڑھتے ہوں اور گرم کپڑے اوڑھنے سے گھٹتے ہوں۔ یہ درد سر میں خواہ اعضاء میں ہو سکتے ہیں۔ یہ ان بوڑھوں کے لئے نہایت تسکین دہ ہے جن کو مدت سے گٹھیا کی تکلیف رہی ہو۔ جوڑوں پر گٹھیاوات کی سوجن، رات کو اور آرام کے وقت نظام عصبی میں درد، وہ ہمیشہ بتا سکتا ہے کہ طوفان کب آئے گا۔ پھاڑنے اور گولی لگنے کی طرح کے درد، کھچے جانے کی طرح کے درد، جوڑوں، پشت اور گردن کی اکڑن، سرد موسم نہایت ناگوار گزرتا ہے اور ٹھنڈا ہونے سے تکلیف بڑھتی ہے آرام کے وقت لقوے جیسی کمزوری، تاہم محنت سے کمزوری بڑھتی ہے۔ متواتر حرکت کرتے رہنے سے ہی اسے راحت ملتی ہے۔ جب سرد ہوا چلتی ہو تو موسم سخت ناگوار ہو جاتا ہے۔ طوفان آنے سے پہلے رعشہ، عموماً حرکت کرنے سے راحت ملتی ہے۔ عضو ماؤف کو ہلانے جلانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

عصبی مزاج والوں کو بجلی گرجنے سے ڈر لگتا ہے۔ بھلکڑ، بولتے بولتے بھول جاتا ہے کہ اسے کیا کہنا تھا۔ لکھتے لکھتے لفظ چھوڑ جاتا ہے۔ کاروبار سے متنفر، شراب پینے سے جلد متاثر ہوتا ہے۔

صبح کو بستر میں گٹھیاوات کے شدید سر درد، جو چہل قدمی سے اور سر کو بخوبی لپیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ شراب پینے سے اور سرد و مرطوب موسم میں درد بڑھتا ہے۔ طوفان آنے سے پہلے سر درد بڑھتا ہے۔ کنپٹیوں میں اور پیشانی میں درد، سر جیسے کچلا گیا ہے۔ بیرونی گرمی سے سر درد کم ہو جاتا ہے۔

طوفان آنے سے پہلے آنکھوں میں درد جو حرارت اور حرکت سے کم ہو۔ آنکھ کے اندرونی پٹھوں کی کمزوری اور طوفان آنے سے پہلے چبھن کے ساتھ درد۔

کان میں شدید درد، بعض دفعہ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، جو طوفان آنے سے پہلے بڑھتا ہے۔ حرارت سے آرام ملتا ہے۔ کانوں میں گرج، گھنٹیاں بجتی ہیں اور بھنبھناہٹ۔

گٹھیاوات کے مریضوں کے چہرے کا عصبی درد، جو حرکت سے، سرد ہوا سے بڑھتا ہے۔ حرارت پہنچانے سے آرام ملتا ہے۔ عموماً مریض کی طبیعت آرام کے وقت بگڑتی ہے۔ تکلیف طوفانی موسم میں بڑھتی ہے۔ درد کھانا کھانے سے اور حرارت سے کم ہو جاتے ہیں۔ طوفان سے پہلے دانت میں درد، دانت درد اور کان درد جو حرارت سے گھٹتا ہے۔ رات کو اور سرد پانی سے بڑھتا ہے۔

چند لقمے کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے (لائیکو پوڈیم) خالی ڈکاریں۔ سرد پانی پینے کے بعد سبز قے، معدے میں کمزوری کا احساس، کھانا کھانے کے بعد معدے میں دباؤ۔

پیٹ میں درد اور پر تنگ اپھارہ، تیز چلنے سے تلی میں درد کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں گڑگڑاہٹ۔ نرم پاخانہ خارج کرنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے۔ ان پچ پتلا، بھورے رنگ کا پاخانہ، کھانا کھانے

کے بعد، پھل کھانے کے بعد، سرد مرطوب موسم میں یا بجلی کڑکنے سے پہلے دست آتا ہے۔ بادل کا طوفان آنے سے پہلے پیچش، مقعد میں چبکن، کھنچاؤ جو آلات تناسل تک پہنچ جاتا ہے۔

مثانے میں کھنچاؤ کے ساتھ درد اور پیشاب کی بار بار حاجت۔

گٹھیاوات کے مریضوں میں ورم خصیہ۔ جو سردی لگنے سے، سرد پتھر پر بیٹھنے سے اور سوزاک دب جانے سے ہو۔ دایاں خصیہ خصوصیت سے ماؤف ہوتا ہے۔ آرام کے وقت وریہ کی نالیوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد، جو حرارت اور حرکت سے کم ہوتا ہے۔ خصیوں میں، وریہ کی نالیوں میں اور کولہوں میں سخت درد جو حرارت و حرکت سے کم ہو۔ اس سے بچوں کی ہائیڈروسیل درست ہوئی ہے۔ خصیوں کی تھیلی میں زبردست خارش۔

کثرت حیض اور بار بار حیض، رحم میں رطوبتی رسولی۔

چھاتی میں گٹھیاوات کا درد جو طوفانی موسم اور آرام کے وقت بڑھتا ہے۔ چھاتی میں گٹھیاوات کا درد جو طوفانی موسم میں اور آرام کے وقت بڑھتا ہے۔ چھاتی گھٹتی ہے، دل میں درد۔

کمر اور گردن میں گٹھیاوات کا درد اور اکڑن، ریڑھ کی ہڈیوں میں درد جو بازوؤں تک پھیل جاتا ہے۔ سرد مرطوب موسم میں آرام کے وقت بڑھتا ہے۔ گردن اور کمر میں پھاڑنے کی طرح کے درد جو بستر چھوڑنے پر مجبور کر دیں۔

طوفانی موسم میں سارے اعضاء میں گٹھیاوات کی وجہ سے پھاڑنے کی طرح کے درد جو طوفان سے پہلے اور آرام کے دوران میں بڑھتے ہیں۔ خصوصاً بازوؤں میں اور ٹانگوں میں، اعضاء اور جوڑوں میں جگہ بدلنے والا درد۔ ہڈیوں اور ہڈیوں کے غلاف میں درد، درد کی وجہ سے بستر چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ اعضاء میں لقوے کی طرح کے درد، ٹانگ پر ٹانگ رکھے بغیر سو نہیں سکتا۔ آدھی رات کے بعد بے خوابی، کندھے کے جوڑ میں شدید درد حتیٰ کہ بازو بھی نہ ہلا سکے مگر چہل قدمی کرنے سے مریض راحت محسوس کرتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے۔

رسٹاکسی کوڈنڈران RHUS TOXICODENDRON

اس دوائی کی شکایتیں سرد مرطوب موسم میں اور پسینہ آنے کی حالت میں سرد مرطوب موسم ہوا لگنے سے نمودار ہوتی ہیں۔ مریض سرد ہوا گوارا نہیں کرتا۔ اس کی ساری تکلیفیں سرد ہوا سے بڑھ جاتی ہیں اور حرارت سے کم ہوتی ہیں۔ عام طور پر ہلکا ہلکا درد سارے بدن میں کچلے جانے کا سا احساس، سارے اعضاء میں بے چینی اور حرکت سے راحت نصیب ہونا رسٹاکس کی حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ حرکت سے راحت ملتی ہے اور چلنے سے طبیعت سدھر جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ متواتر چلتا ہی رہے تو پھر تھک جاتا ہے۔ جسمانی اور دماغی محنت لگاتار کرتے رہنے سے رسٹاکس کا مریض تھک جاتا ہے۔ سردی لگنے سے اس کی ہڈیوں میں گٹھیاوات کے درد ہوتے ہیں۔

پٹھوں میں لنگڑاہٹ آتی ہے اور پٹھوں کے غلاف اور جوڑوں میں بھی سختی آ جاتی ہے۔ ان حالتوں کے ساتھ بخار ہوتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ رسٹاکس گٹھیاوات کے پرانے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ کچھ دیر

بیٹھے رہنے کے بعد جب مریض حرکت شروع کرتا ہے تو اسے اپنا بدن اکڑا ہوا، سخت محسوس ہوتا ہے۔ چلنے سے بدن جوں جوں گرم ہوتا ہے یہ اکڑن اور سختی کم ہو جاتی ہے مگر وہ جلد ہی تھک جاتا ہے اور اسے آرام کرنا پڑتا ہے۔ اب اس کے بعد بے چینی، درد اور بے قراری رونما ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کو پھر چلنا پڑتا ہے۔ چلنے سے اسے راحت ملتی ہے مگر جلد ہی پھر تھکان آ جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس!

اس طرح رسٹاکس کے مریض کو کبھی بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ اسے کہیں بھی آرام نہیں ملتا۔ غدود اور بلغمی جھلیوں کی سوزش، پٹھوں کی سوزش، پھوڑے، گردن اور غدود کے آس پاس کی جگہ بھاری ورم آتا ہے۔ جلد پر سوزش آتی ہے اور سرخ باد کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ دباؤ تو گڑھا پڑ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی بڑے بڑے چھالے نمودار ہوتے ہیں۔ جن میں رطوبت بھری رہتی ہے۔ اکثر خون ملی رطوبت آتی ہے۔ اس میں ناسور، کاربنکل اور چھالے دار پھنسیاں بھی پائی جاتی ہے۔ غدود کی سوزش غدود نہایت گرم اور پر درد، غدود گرم رہتے ہیں اور ان میں پیپ آ جاتی ہے۔ بغل اور کان کے غدود میں پیپ آ جاتی ہے۔ وہاں ناسور بن جاتے ہیں۔ گردن و نچلے جبڑے کے غدود پر خنازیری سوزش ہڈیوں اور ان کے غلاف کی سوزش، خنازیر، ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ ہڈیوں کے نمایاں ابھار خصوصاً رخسار چھونے سے دکھتے ہیں۔ اس کی تکلیفوں میں کم و بیش وقت کی پابندی پائی جاتی ہے۔ اس نے باری کے بے شمار مریضوں کو صحت بخشی ہے۔ کبھی کبھی اترنے چڑھنے والے بخاروں میں بھی مفید ہے۔ مسلسل بخاروں میں تو بے حد مفید ہے۔ ٹائیفائیڈ کی ہلکی قسم میں بھی مفید ہے۔ رسٹاکس کے دردوں میں میٹھے میٹھے درد، چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد اور کچلے جانے کی طرح کے درد پائے جاتے ہیں۔ جس میں بے حسی اور لقوے جیسی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس میں اعضاء کا لقوہ اور بے حسی پائی جاتی ہے۔ رسٹاکس بچوں کے لقوے کی عام دوائی ہے آج کل بچوں میں یہ بیماری نرس کی بے پرواہی سے آتی ہے۔ وہ گھر سے بچوں کو گھمانے پھرانے کے لئے باغ میں لے جاتی ہے۔ گاڑی سے نکال کر انہیں سرد مرطوب میدان میں بٹھا دیتی ہیں۔ چند ہی روز بعد بچہ ادھرنگ یا لقوے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رسٹاکس ان حالتوں میں فائدہ کرتا ہے کیونکہ علامتیں اس سے مشابہت رکھتی ہیں۔ آدھے چہرے کا درد، خصوصاً دائیں حصہ کا، اعضاء اور پٹھوں کی پھڑکن، سرد پانی میں نہانے کے بعد آیا رعشہ اس سے درست ہو جاتا ہے۔

اس کی بیشتر ذہنی علامتیں وہ ہیں جو ہلکی قسم کی بخاروں خصوصاً ٹائیفائیڈ میں پائی جاتی ہیں۔ بے تکی باتیں، سوال کا جواب جلدی سے دیتا ہے۔ فکر، اندیشہ، خوف، رات کو شدید خوف رسٹاکس کی تکلیفیں عموماً رات کو بڑھتی ہے۔ ذہنی علامتیں بھی رات کو شدید خوف رسٹاکس کی تکلیفیں عموماً رات کو بڑھتی ہیں۔ ذہنی علامتیں بھی رات کو شدت اختیار کرتی ہیں۔ کیونکہ اس کی تکلیف رات کو بڑھتی ہے۔ خوف اور فکر بھی رات کو ہی بڑھتے ہیں۔ اس کی پرانی ذہنی علامتوں میں پریشانی، ذہنی تھکان، دماغی محنت کی نااہلیت، زندگی سے بیزاری اور خودکشی کے خیال پائے جاتے ہیں۔ وہ ڈوب مرنا چاہتا ہے۔ تاہم موت سے ڈرتا ہے۔ وہ مر جانا چاہتا ہے مگر اس کے باوجود بھی اس میں خودکشی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اداس اور روتا ہے مگر خود اسے معلوم نہیں کہ میں کیوں رو رہا ہوں۔ چڑچڑا پن اور فکر جیسے کوئی مصیبت آ پڑی ہے۔ بے قرار، فکر مند اور ذہنی و پانی

تکلیفوں میں زبردست گھبراہٹ، سارا بدن اور اعضاء سرد، پریشان جیسے نشے میں مخمور ہو۔ چلتا ہے تو ڈگمگاتا ہے۔

سردرد بھی عموماً وہ ہیں جو بخاروں میں، گٹھیاوات میں اور مثانے کی سوزش میں پائے جاتے ہیں۔ دماغ جیسے ڈھیلا ہو گیا ہے یا جیسے ادھر ادھر لڑھک رہا ہے۔ سر میں درد جیسے کوئی دماغ کو پھاڑ رہا ہے۔ بے ہوش بنانے والا سر درد اور اس کے ساتھ کانوں میں جھنجھناہٹ، سر میں سوئی چبھنے کا سا درد، سر میں احساس جیسے کوئی پیچ کس رہا ہے۔ جیسے کوئی دماغ کو کھینچ رہا ہے۔ سر کے پٹھوں میں دکھن، کھوپڑی کی ہڈی کے غلاف میں چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ سر کے پچھلے حصہ میں درد جو سر کو پیچھے کی طرف رکھنے سے کم ہو جاتا ہے۔ کھوپڑی میں سرسراہٹ، سر کی طرف خون کا دورہ، کانوں میں جھنجھناہٹ، کھوپڑی کی جلد پر جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہیں۔ تپکن کے ساتھ سر درد، گردن توڑ بخار جس میں بخار تیز ہو۔ رسٹاکس کی ان علامتوں کے ساتھ زبردست بے چینی، گردن توڑ بخار، بے چینی اور فکر، ہڈیوں میں درد ہو۔ حرکت سے کم ہو جاتا ہے۔ کھوپڑی کی جلد پر پھنسیاں جو چھوا جانا گوارا نہ کریں۔ جس کروٹ لیٹے اسی کروٹ کی کھوپڑی کی جلد نازک ہو جاتی ہے کھوپڑی کی ہڈیوں کے غلاف میں چیرنے پھاڑنے اور کھنچاؤ کے ساتھ درد، کھوپڑی کی ہڈی پر دباؤ جیسے کوئی پیچ کس رہا ہو۔ سرد مرطوب ہوا لگنے یا سر کا پسینہ دب جانے سے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ چلنے والا درد کا سر درد، سر کے بال بھگونے سے سر درد، کھوپڑی کی جلد پر چھالے دار پھنسیاں، کھوپڑی کا سر خبادہ جس میں بڑے بڑے چھالے ہوں اور پھنسیاں جن میں پیپ آجاتی ہے۔ یہ بچوں کی کھوپڑی کی تر داد کے لئے نہایت مفید ہے۔ کھوپڑی کی جلد کا اگزیما اور تر داد۔

گٹھیاوات کے مریضوں کو سرد مرطوب ہوا لگنے سے اور پسینہ دب جانے سے آنکھیں آجاتی ہیں۔ اس کے ساتھ بے چینی اور بخار، انگوری پردے پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ چمک لگتی ہے۔ آنکھ میں پیپ آجاتی ہے۔ تارے کی سوزش جو چلنے والے درد کی نوعیت کی ہو۔ آنکھ پر زبردست سوجن۔ حتیٰ کہ سوجن کی وجہ سے آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ شدید آشوب چشم اور سوجن، آنکھ سرخ، تکلیف صبح کو بڑھتی ہے۔ ٹھنڈک لگنے سے آنکھ پر سوجن آئے۔ پپوٹے سرخ، استسقاء کے ساتھ، آنکھ کے انڈے کو گھمانے سے آنکھ میں درد بڑھتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ کچلے جانے کی طرح کا درد، چلنے والا درد یا سردی لگنے یا پاؤں بھیگنے سے آنکھ کے انڈوں کا لقوہ، آنکھ سرخ و آنسو آئیں۔ پپوٹوں کا سر خبادہ، اوپر کے پپوٹے کا لقوہ، صبح کے وقت آنکھ چپک جاتی ہے۔ پیپ سا کیچڑ بکثرت آتا ہے۔ رسٹاکس کے مریض کی آنکھ کے نچلے پپوٹے پر اکثر انجن ہاری (سخت کیل) نکلتی رہتی ہے۔ آنکھ کا عصبی درد۔

کان کا عصبی درد، کان کے بیرونی حصے پر سر خبادے کی سی سوزش اور چھالے۔ کن پیڑ کی سوزش، نکسیر، شدید زکام و ہر بار سردی لگنے سے ناک بند ہو جاتی ہے۔ نتھنوں میں انتہائی دکھن، ناک سے گاڑھی زرد کف گرتی ہے۔ نتھنوں میں انتہائی دکھن، ناک سے گاڑھی زرد کف گرتی ہے۔ سبز، بدبودار کف، سر خبادے کی وجہ سے ناک پر زبردست سوجن، ناک کی نوک سرخ و ذکی الحس، ناک پھولی ہوئی۔ استسقاء، ناک کے اوپر اور ناک کے آس پاس پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ناک کا اگزیما اور زبردست سوجن۔

چہرے کا سرخباده، اس کے ساتھ جلن، بڑے بڑے چھالے، سوزش بڑی سرعت سے پھیلتی ہے۔ رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے۔ دباؤ تو گڑھا پڑتا ہے۔ شدید جلن، خارش، سرسراہٹ، بھگواس تیز بخار اور اوپر بتائی ذہنی علامتیں آجاتی ہیں۔ چہرے کا اگزیما، چہرے پر پیپ دار پھنسیاں جو حدت سے نکل رہی ہوں۔ جبڑے سخت ہو جاتے ہیں جبڑوں اور جوڑوں کا چھلنے والا درد، منہ کے کونوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ بخار کے چھالے، ہونٹ خشک اور کٹے پھٹے۔ ٹائیفائیڈ میں سرخی مائل بھوری پپڑی ہونٹوں پر آتی ہے۔ ہونٹوں سے خون نکلتا ہے۔ منہ کے متعلق بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً ٹائیفائیڈ بخار میں، زبان دکھتی ہے۔ جگی اور خون نکلے، منہ کے سارے رگ و ریشوں میں جلن، زبان سرخ، ذائقہ سڑا ہوا، کسیلا، دانتوں پر خون جما ہوا، بخار اور مسوڑھوں سے خون نکلے، زبان پر چھالے۔ سارے کا سارا منہ کچا نظر آتا ہے اور اکثر خون نکلتا آتا ہے۔ منہ خشک، کبھی کبھی رال جمع ہوتی ہے۔ منہ میں خون ملی رال آتی ہے جو سوتے سوتے منہ سے بہہ نکلتی ہے۔

رسٹاکس میں کبھی کبھی شدید پیاس ہوتی ہے مگر گلے کی گھٹن کی وجہ سے ٹھوس چیزیں نگلنا مشکل بن جاتا ہے۔ نگلنے میں درد ہوتا ہے، گلے کی سوزش، گلے کے چکر دار ریشوں کی اندرونی اور بیرونی سوزش، اس کے ساتھ سارے گلے کی تکلیف وہ سوزش، گردن بڑھ جاتی ہے۔ گردن کے غدود کی سوجن، گردن اکڑ جاتی ہے۔ کن پیڑ کی سرخباد ے جیسی سوزش، گردن پر زبردست سوجن، رسٹاکس نے ان علامتوں کے ساتھ خناق کو درست کیا ہے۔ خوراک کی نالی کی سوزش کے لئے رسٹاکس خصوصیت سے مفید ہے۔ جبکہ رگڑ و خراش پیدا کرنے والی چیزیں نگلنے سے تکلیف ہوئی ہو کیونکہ چکر دار ریشوں پر ورم آنے سے حالت رسٹاکس کے مشابہ ہو جاتی ہے۔

یہ دوائی بڑی دھوکہ باز ہے۔ مثلاً بھوک لگتی ہے مگر کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ معدے میں بھوک یا خالی پن کا احساس اور بے رغبتی، منہ اور گلا خشک اور زبردست پیاس، سرد پانی کے لئے انتہا پیاس، خصوصیت سے رات کو جبکہ منہ خشک ہو، سرد پانی پینے سے سردی آتی ہے اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔

درد معدہ اور متلی، عجیب و غریب خواہشیں، جھینگا مچھلی، سرد دودھ اور مٹھائی کھانا چاہتا ہے۔ گوشت سے نفرت، قے اور متلی صفرا (پت) کی قے اور متلی جو سرد پانی پینے سے ہو۔ کھانا کھانے کے بعد متلی اور اتفاقیہ قے، بھوک کی زیادتی اور قے کا رجحان، قے و متلی کی تکلیف رات کو اور کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہے۔

معدے میں تپکن، معدے میں درد جیسے کوئی دانت سے کاٹ رہا ہو۔ معدے میں بھاری پن جیسے بوجھ رکھا ہے۔ معدے میں درد اور متلی، خصوصیت سے ٹھنڈی چیزیں پینے کے بعد، آئس کریم کھانے کے بعد درد معدہ، آئس کریم کھانے کے بعد متلی۔

ورم جگر، دبانے سے جگر میں درد ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض دائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتا۔ حرکت شروع کرنے پر جگر میں دکھن بڑھ جاتی ہے جگر میں گولی لگنے کی طرح درد۔

پیٹ میں بھی رسٹاکس کی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ ٹائیفائیڈ بخار کے دوران میں پیٹ میں ابھارہ آتا ہے۔ پیٹ ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ کپڑے بھی برداشت نہیں ہوتے۔ درد قولنج و درد کی شدت کی وجہ سے مریض چت لیٹ جاتا ہے اور ٹانگیں پیٹ کی طرف

سمیٹ لیتا ہے۔ پیٹ کے رگ وریشوں کی سوزش، پیٹ کی رطوبتی جھلیوں کی سوزش انتڑیوں کی سوزش، چھوٹی انتڑیوں کی سوزش۔

انتڑیوں کی اس شدید سوزش کی حالت میں ٹائیفائیڈ کے آنے کا امکان رہتا ہے اور اس میں پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ پیٹ اور ان کے غدود کی سوزش، ٹائیفائیڈ کی حالت میں دست آتے ہیں۔ جن میں فضلہ بکثرت، پانی سا پتلا، خون ملا یا دلئے جیسا دست آتا ہے۔ پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ جھاگ دار پاخانہ، ٹائیفائیڈ بخار کے دست جو رات کو شدت اختیار کرتے ہیں اور دن میں گھٹ جاتے ہیں۔ شدید تھکان کے ساتھ پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ اس نے بچوں کے پیٹے جیسے ہلکے قسم کے دست ٹھیک کئے ہیں۔ یہ اکثر پیچش میں مفید ہے جبکہ خون اور آنوں آتی ہو۔ شدید اینٹھن پیٹ میں چیرنے پھاڑنے اور چبھن کے ساتھ شدید درد، پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ مروڑ کے ساتھ دست آئے۔ بڑے سویرے پیٹ میں اینٹھن ہو کر حاجت ہوتی ہے۔ اکثر صبح 4 بجے ہی حاجت ہو جاتی ہے انتڑیوں سے سیاہ رنگ کا خون آتا ہے۔ مقعد میں گولی لگنے کی طرح کا درد، اس نے اس بواسیر میں فائدہ کیا ہے جس میں انتہائی دکھن ہوتی ہے اور جبکہ مسے باہر نکلتے ہوں یا اندر سے ہوں۔ پاخانے کے بعد مسے باہر نکل آتے ہیں اور مقعد میں دباؤ۔

اینٹھن کے ساتھ پیشاب کی حاجت اور پروسٹیٹ غدود میں درد جس کی وجہ سے پاخانے کی حاجت ہو۔ چہل قدمی سے راحت ملے۔ گردوں میں کم و بیش پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چربی ملا پیشاب، خون ملا پیشاب، پیشاب گرم، کیچڑ سا، تلچھٹ سفید۔ رکھا رہے تو گدلا ہو جاتا ہے۔ خون ملا پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ مثانے کی کمزوری کی وجہ سے پیشاب بہت آہستہ آہستہ اتر جاتا ہے۔ کبھی کبھی مثانہ مکمل طور پر مفلوج ہو جاتا ہے اور رات کو سوتے سوتے پیشاب خود بخود نکل جاتا ہے۔ رات دن پیشاب کی بار بار حاجت۔ لڑکیوں اور عورتوں کا مثانہ کمزور۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو۔ انہیں سرد ہوا میں اور بہت سردی لگنے کے بعد بوند بوند پیشاب ٹپکتا ہے۔

مرد کے عضو مخصوص پر سرخباد ے کی قسم کی سوزش آتی ہے۔ آلات تناسل کا اگزیما۔ خصیوں کی تھیلی سوئی ہو جاتی ہے، سخت ہو جاتی ہے۔ اس پر ناقابل برداشت خارش ہوتی ہے۔ آلات تناسل کا استسقاء۔ آلات تناسل کا سرخبادہ۔ آلات تناسل پر سخت پھنسیاں۔ عورتوں میں بھی یہی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ آلات تناسل پر سرخباد ے کی قسم کی سوزش آتی ہے اور پھنسیاں نکلتی ہیں۔ پاخانے وغیرہ میں زور لگانے یا بوجھ اٹھانے سے بچے دانی باہر نکل آتی ہے۔ پیڑو کے سارے پٹھوں کی کمزوری۔ پاخانے میں زور لگانے سے پیٹ میں دردزہ جیسا درد۔ کثرت حیض۔ دردزہ کے ساتھ جما ہوا خون خارج ہوتا ہے۔ ماہواری وقت سے پہلے آتی ہے۔ خون بکثرت خارج ہوتا ہے اور بہت دیر تک جاری رہتی ہے۔ خون خراش پیدا کرتا ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ حیض کے خون کے ساتھ جھلیاں آتی ہیں۔ بھیگ جانے سے، پیر بھیگ جانے سے یا سخت سردی لگنے سے حیض رک جاتا ہے۔ حمل کے دنوں میں زور لگانے سے بھی اس قسم کی تکلیفیں نمودار ہوتی ہیں اور اسقاط حمل کا رجحان و اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بعد کے درد نہایت تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ عورت کے گول ریشوں پر ورم آ جاتا ہے جیسا کہ دوران خون میں تعطل پیدا ہو

جانے سے حال کی سوجن میں ہوا کرتا ہے۔ ٹائیفائیڈ کی علامتیں اور چھاتیوں کے غدود پر سوزش آتی ہے۔ دودھ کم ہو جاتا ہے۔

جب زخرے پر سردی کا اثر ہوتا ہے تو کھرکھری آتی ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ زخرے میں کچاپن آتا ہے اور کھردراپن آجاتا ہے۔ چھاتی دکھتی ہے۔ زیادہ بولنے اور زور سے بولنے کی وجہ سے زخرے کے پٹھے تھک جاتے ہیں۔ گویا جب گانا شروع کرتا ہے تو آواز کھردری رہتی ہے۔ مگر چند منٹ گانے کے بعد گلا صاف ہو جاتا ہے۔ یا تھوڑی دیر بولنے سے تھکان آجاتی ہے۔ زخرے میں جلن ہوتی ہے۔ کچاپن آجاتا ہے۔ رسٹاکس انفلوئنزا کی حالت میں از حد مفید ہے۔ خاص کر جبکہ زکام پہلے ہوا ہو اور سردی کا اثر چھاتی تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ آواز کا کھردراپن ہو اور رسٹاکس کی علامتیں موجود ہوں۔ سانس جلدی جلدی آتا ہے۔ چھاتی گھٹتی ہے۔ تنگی سانس۔ خصوصیت سے نمونیہ، برانکائیٹس اور زکام میں جس کا چھاتی پر اثر ہوا ہو۔ ذرا سی محنت کرنے سے رسٹاکس کے مریض کا دم پھول جاتا ہے۔ رسٹاکس کی کھانسی نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ پریشان کن کھانسی۔ ہر قسم کی کھانسی کے دورے۔ انتہائی تکلیف دہ پریشان کرنے والی خشک کھانسی جو بخار کی سردی سے پہلے اور دوران میں آتی ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب بخار کی سردی آرہی ہے کیونکہ سخت پریشان کرنے والی خشک کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانسی کی وجہ سے منہ میں خون کا سا ذائقہ آتا ہے۔ خشک کھردری کھانسی، گٹھیاوات کی کھانسی۔ گٹھیاوات کے بخار کی کھانسی۔

پھیپھڑوں کی سوزش، پھیپھڑوں کی جھلیوں کی سوزش جس میں سوئی گڑنے کی طرح کے درد ہوں۔ بخار شدید ہو۔ بتدریج ٹائیفائیڈ کی حالت بنتی جارہی ہو۔ اس کے ساتھ ہڈیوں میں درد، بے قراری۔ حرکت سے عام طور پر راحت ملتی ہے۔ شدید بخار، پیاس کا زور، زبردست کمزوری۔ ٹائیفائیڈ کی علامتیں۔ ہلکی قسم کا نمونیہ، وہ نمونیہ جو ٹائیفائیڈ پر غالب آجائے۔ رسٹاکس کے زیر اثر پھیپھڑوں سے اور ہوا کی نالیوں کی بلغمی جھلیوں سے خون آتا ہے۔ زیادہ محنت کرنے سے چھاتی سے خون آتا ہے۔ پھیپھڑوں میں آلات کی مدد سے ہوا پہنچانے کی وجہ سے خون آتا ہے۔ زبردست دماغی جوش کی وجہ سے چھاتی سے خون آتا ہے۔

دل کمزور۔ اس کے ساتھ زبردست دھڑکن۔ خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہنے سے زبردست دھڑکن ہوتی ہے۔ تھکن کی وجہ سے سارا بدن کانپ اٹھتا ہے۔ صبح جاگنے پر فکر کے ساتھ دھڑکن، کسرت کرنے سے دھڑکن ہوتی ہے۔ بظاہر جیسے کسرت وغیرہ کی وجہ سے دل کے پٹھے کمزور ہو گئے ہیں۔ زبردست کسرت کی وجہ سے دل بڑھ جاتا ہے۔ پہلوانوں اور دوڑنے والوں کے دل کا بڑھ جانا۔ دل کے طبعی نقص اور مقامی درد۔ دل کی بیماری کے ساتھ بائیں بازو کا بے حس ہو جانا اور اکڑ جانا۔

کمر میں بھی سختی اور اکڑن آتی ہے۔ جب حرکت شروع کرتا ہے تو یہ سختی اور اکڑن نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ مگر متواتر چلتے ہی رہنے سے کم ہو جاتی ہے۔ کندھوں میں درد اور اکڑن۔ خوراک نگلنے پر کندھوں کے درمیان درد۔ آم وات (متحرک دردوں) کی علامتیں۔ کندھوں کے درمیان تکلیف دہ اکڑن۔ جب بیٹھا ہو تو کمر کے نچلے حصہ میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ بیٹھ کر کھڑا ہونے پر اکڑن۔ کمر میں درد جیسے کچل دی گئی ہے۔ ساری کی ساری کمر دکھتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ کسی سخت چیز پر لیٹ جانے یا کسرت کرنے سے کمر

درد کم ہو جاتا ہے۔ کمر میں شدید درد جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ یہ اس کمر درد کی خاص دوائی ہے۔ بھیگ جانے کے بعد، بوجھ اٹھانے سے، ابتدائی حرکت میں تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر متواتر حرکت کرنے سے گھٹ جاتی ہے اس دوائی میں ریڑھ کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں جس میں لقوے جیسی کمزوری پائی جاتی ہے۔ یہ کمزوری خواہ جسم کے نچلے حصوں میں آئے یا کسی ایک عضو میں۔ ریڑھ کی تکونیہ ہی میں اکڑن جو کسرت کرنے کے بعد آرام کے وقت بڑھتی ہے۔ اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس کے پیش نظر ان علامتوں کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے جو مختلف اعضاء میں نمودار ہو سکتی ہے۔ سوئی چبھنے کی طرح اور دباؤ کے ساتھ درد۔ متحرک دردوں کا لنگڑا پن اور یہ درد حرکت سے کم ہوتے ہیں اور آرام کے ساتھ بیٹھنے سے بڑھتے ہیں۔

سرد ہوا سے اور پسینہ دب جانے سے بڑھتے ہیں۔ یہ درد جوں جوں شدت اختیار کرتے ہیں، درد چیرنے پھاڑنے کی نوعیت اختیار کر لیتا ہے۔ کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ لقوے کی طرح کے درد۔ بے حس بنانے والے درد اور یہ سب درد حرکت سے کم ہو جاتے ہیں۔ تمام اعضاء میں بے حسی۔ دل کی بیماری کی وجہ سے بازو میں بے حسی اور ہلکا ہلکا درد۔ جوڑوں کی بے حسی۔ جوڑوں میں جھٹکے آتے ہیں اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ بازوؤں کا لقوہ۔ اعضاء کا سرخ باد اور سخت سوجن۔ ہاتھ پاؤں پر بھی ورم آجاتا ہے۔ کوئی چیز ہاتھ میں تھامنے سے ہاتھوں اور انگلیوں میں سرسراہٹ اور کانٹا گڑنے کا سا درد ہوتا ہے۔ انگلیوں کا ورم۔ ہاتھوں اور انگلیوں پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ نچلے اعضاء میں بھی اسی قسم کے درد اور ران کے کم وزیادہ حالات پائے جاتے ہیں۔ کولہے پر لیٹنے پر درد ہوتا ہے۔ نچلے اعضاء میں چیرنے پھاڑنے اور کھنچاؤ کے ساتھ درد، رینگن بائے جس میں نچلے اعضاء میں پھاڑنے اور کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ آرام کے وقت تکلیف بڑھتی ہے اور حرکت سے گھٹتی ہے۔ سخت سردی لگنے سے بڑھتی ہے۔ سرد مرطوب موسم میں، پسینہ آئی حالت میں ہوا لگنے سے اور پسینہ دب جانے سے بھی بڑھتی ہے۔ ٹخنے یا کسی اور جوڑ کی موچ میں مفید ہے۔ جبکہ آرنیکا نے ابتدائی اور تکلیف دہ علامتیں دور کر دی ہوں۔

رسٹاکس موچ آنے کے بعد کی پٹھوں اور ران کے غلاف کی عام کمزوری کو دور کر دیتا ہے۔ موچ کے بعد آئی کمزوری کو دور کرنے کے لئے یہ عام دوائی ہے۔ درد اعضاء کی طرف بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ رات کو ٹانگوں اور پیروں میں بے قراری۔ مگر حرکت سے راحت ملتی ہے۔ لہٰذا پیروں اور ٹانگوں کو متواتر حرکت میں رکھتا ہے۔ ٹانگوں اور پیروں کا لقوہ۔ نچلے اعضاء کی زبردست تھکان اور بھاری پن۔ سیڑھیاں چڑھنے سے پیروں کی کمزوری کا احساس ہو۔ نچلے اعضاء کا لقوہ۔ نچلے اعضاء کے جوڑوں کا ورم۔ گھٹنوں اور پیروں کی اکڑن، پیر بھیگ جانے پر خصوصاً پسینہ آئی حالت میں بھیگ جانے پر ٹانگوں میں درد کا دورہ۔ مرطوب گھروں میں رہنے سے پیدا ہوئی تکلیفیں۔ مرطوب گھر میں رہنے سے نچلے اعضاء کا تھیاوات، ٹانگوں پر زخم۔ رات کو بستر میں ٹانگوں پر ناقابل برداشت خارش، پیروں اور ٹانگوں پر پھنسیاں۔ ان لوگوں کے پیروں پر بدبودار پسینہ آتا جن کو تھیاوات ہونے والا ہو۔ نچلے اعضاء پر اگزیما۔ رسٹاکس عموماً بخاروں میں بھی کام دیتا ہے۔ ٹائیفائیڈ کے بارے میں تو کافی کچھ کہا جا چکا ہے۔ یہ لال بخار میں بھی مفید ہے جبکہ کھردرے دانے نکل رہے ہوں۔ جبکہ دانے دب گئے ہوں۔ غدود پر سوزش ہو اور گلے میں زخم ہوں۔ بخار کے وقت

عموماً صفرا نکلتی ہے جو پسینہ آنے پر دب جاتی ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے اور اس کے ساتھ پھنسیوں میں زبردست خارش۔ پیر کا پسینہ دب جانے سے بخار آجاتا ہے۔ متحرک دردوں کا بخار۔ بخار جو رات کو شدت اختیار کرے۔ بخار جس میں ہونٹوں پر ٹھنڈے پھوڑے نکلیں۔ اترنے چڑھنے والے اور باری کے بخار جو ٹائیفائیڈ کی شکل اختیار کرلیں اور علاماتی ٹائیفائیڈ کے طور پر ان کا کورس پورا کریں۔

جلد کی ناقابل برداشت خارش۔ جلد پر سرسراہٹ، پھنسیوں میں جلن و سخت خارش۔ جلد کی پھنسیوں میں بھاری رطوبت۔ جلد پر بڑے بڑے چھالے بنتے ہیں۔ خواہ سر خبادہ ہو یا نہ ہو۔ بعض دفعہ متواتر خارش قابل برداشت گرم پانی میں رکھنے یا سینک دینے سے کم ہو جاتی ہے۔ یہ سرخبادہ کو ٹھیک کرتا ہے اور درد کے رجحان کو روکتا ہے۔ تر داد (اگزیما) کو ٹھیک کرنے میں جس میں تہہ کھردری ہو، اس نے بھاری شہرت حاصل کی ہے۔ خراش پیدا ہوتی ہے۔ رطوبت ٹپکتی ہے۔ یہ اس پت (چھپا کی) کے لئے نہایت مفید ہے جو بھیگ جانے کے بعد یا گرم رات میں یا بخار کی سردی کے وقت یا بخار میں نکلتی ہے اور سرد ہوا میں شدت اختیار کرتی ہے۔

رومیکس کرس پس RUMEX CRISPUS

اس دوائی کو بہت نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ صرف جزوی طور پر ہی ثابت ہوئی ہے۔ ذہنی علامتوں کا پتہ نہیں چلا۔ مگر ہاں تجربہ کرنے والوں نے نزلے کی علامتیں بخوبی نوٹ کرائی ہیں۔

اداسی کی حالت پائی جاتی ہے۔ پست ہمتی، کام سے نفرت، چڑچڑاپن، ذہنی جوش۔ بس اس دوائی کی اتنی ہی ذہنی حالتوں کا پتہ چلا ہے۔ کیونکہ تجربے صرف ٹنگی طاقتوں اور ٹنکچر کی مدد سے ہوئے تھے۔ اس جنگلی جھاڑی کا استعمال گھریلو دوائی کے طور پر ہوا ہے۔ خون صاف کرنے کی دوائی کے طور پر اور پھوڑے پھنسیوں کو ٹھیک کرنے کے لئے۔ جب اس طرح کا استعمال ہوا تو یہ بڑی نرم دوائی ثابت ہوئی۔ لہٰذا اس کے تجربے بھی اسی قسم کے ہیں۔

اس میں نزلے کا زبردست رجحان پایا جاتا ہے۔ ناک، آنکھ، چھاتی، سانس کی بڑی نالی اور تمام آلات تنفس سے رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ ناک سے اتنی زیادہ رطوبت آتی ہے کہ مریض ہر وقت تھوکتا رہتا ہے۔ پتلی، جھاگ دار اور سفید کف آتی ہے۔ رطوبت تقریباً پانی جیسی پتلی ہوتی ہے اور چند ہی منٹ میں نصف سیر کے قریب خارج ہو جاتی ہے۔ اس میں نرخرے اور سانس کی نالیوں میں خشکی بھی پائی جاتی ہے اور سخت خشک کھانسی آتی ہے۔

اس میں اکثر انفلوائنزا بھی پایا جاتا ہے جس میں کف بکثرت خارج ہو۔ پتلی، پانی سی جھاگ دار رطوبت منہ بھر بھر کر تھوکتا ہے۔ یہ صرف پہلا درجہ ہے۔ اس کے بعد رطوبت گاڑھی زرد، سخت یا گاڑھی، سفید اور لیس دار بن جاتی ہے۔ رسی کی طرح لمبی ریشہ دار اور اتنی لیس دار کہ ناک صاف کردینے اور تھوک دینے پر بھی سلسلہ بنا رہتا ہے۔ مریض اس قسم کی سخت، گاڑھی، لیس دار، گوند جیسی لیس دار اور ریشہ دار بلغم کو تھوکتے تھوکتے تھک جاتا ہے۔ نزلے کی اس حالت کے ساتھ عموماً دست بھی آتے ہیں اور یہ اس کی رہنما علامت

ہے۔

نزلے زکام کا سر درد جس میں نرخرے اور سانس کی بڑی نالی میں خراش ہو۔ پسلیوں کے پیچھے اور ہنسلی کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ نزلے کا سر درد عموماً اس وقت ہوتا ہے جب نزلہ خشک ہو جاتا ہے۔ کبھی خشک ہو جاتا ہے اور کبھی بکثرت بہتا ہے۔ نرخرے اور سانس کی نالیوں میں انتہائی کچا پن، جلن، گلے کی خلا پر دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ گلے کی خلا میں سرسراہٹ جو کھانسی لائے۔ پتھر کی طرح بیٹھنا پڑتا ہے۔ گہرا سانس نہیں آتا۔ جلدی جلدی یا بے قاعدگی سے سانس لیتا ہے کیونکہ سانس لینے کے طریقہ میں تبدیلی کرنے سے سخت جلن ہوتی ہے۔ اگر مریض کھلی ہوا میں چلا جائے تو کھانسی کے بارے اس کا دم پھول جاتا ہے یا اگر وہ سرد کھلی ہوا سے گرم کمرے میں چلا آئے تو بھی اسے اسی طرح کی تشنجی کھانسی آتی ہے۔ صبح کے وقت یہ کھانسی اتنی شدت کے ساتھ آتی ہے کہ کھانستے کھانستے پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ کھانستے کھانستے پیشاب بھی نکل جاتا ہے۔ جونہی نزلے کی رطوبت کم ہوئی کہ سر درد لوٹ آتا ہے۔

اہم علامت یہ ہے کہ ہنسلی کی ہڈیوں کے نیچے درد ہوتا ہے۔ ہنسلی کی ہڈیوں کے نیچے دکھن ہوتی ہے جیسے ہڈی کا اندرونی حصہ کچا ہے۔ یا جیسے ہوا سیدھی وہیں آ رہی ہے اور اس طرح کچا پن اور جلن پیدا کرتی ہے۔ سانس لینے سے کچا پن اور جلن بڑھتی ہے۔

"ناک بند ہو جاتی ہے، خشکی کا احساس حتیٰ کہ ناک کے اندرونی آخری حصہ میں بھی خشکی محسوس ہوتی ہے"۔ اکثر زکام شروع ہو جاتا ہے مگر ناک کے پچھلے حصہ میں خشکی رہتی ہے۔ لہذا مریض بار بار تھوکتا ہے۔ گلے میں ایسی خراش ہوتی ہے کہ وہ تھوکے بغیر رہ نہیں سکتا۔ حلق جیسے موٹا ہو گیا ہے۔ وہ حلق کو صاف کرتے وقت ایک عجیب قسم کی آواز پیدا کرتا ہے۔ "ناک و حلق کی جھلیوں میں یکا یک نہایت تیز سرسراہٹ ہوتی ہے"۔ انتہائی تیز سرسراہٹ اکثر یہ بتایا جاتا ہے کہ ناک سے حلق تک سخت خارش ہو رہی ہے۔ اکثر اس کی وجہ سے چھینکیں آتی ہیں۔ ناک صاف کرنا پڑتی ہے۔ ناک و حلق صاف کرتے وقت ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بہت گہرائی تک کھانسنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ کف حلق میں قدرے نیچے ہو۔ نرخرے کو صاف کرنے کے لئے بار بار کھنکھارتا ہے۔ سوزش بڑھتے بڑھتے سانس کی باریک نالیوں تک پہنچ جاتی ہے اور پہلے برانکائٹس اور پھر نمونیہ ہو جاتا ہے۔

یہ نزلے زکام کی نئی و پرانی حالتوں میں مفید ہے۔ دق کے پرانے مریضوں کے لئے کارآمد ہے۔

مریض سرد ہوا اور ہوا کی تبدیلیوں سے اس قدر خائف رہتا ہے کہ منہ پر کپڑا ڈال کر سوتا ہے۔

ہر سانس تشنجی کھانسی پیدا کرتا ہے۔ ابتدا میں چکنی کف آتی ہے۔ بعد میں یہ بتدریج گاڑھی لیس دار ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسے تھوکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسے چھاتی میں گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔ بہت کوشش کے بعد جو اسے پژمردہ بنا دیتی ہے ذرا سا کف نکلتا ہے۔ مگر اسے اس سے کوئی راحت نہیں ملتی۔ یہ تپ دق کے مریض کی جگہ جگہ مرمت کرنے کے لئے بہترین دوائی ہے۔ سانس کی نالی اور پسلیوں کے نیچے دکھن، کچا پن اور جلن پائی جاتی ہے۔

"زور زور سے چھینکیں آتی ہیں، زکام بہتا ہے۔ شام کو اور رات کو زور سے بہتا ہے"۔ بیشتر علامتیں

شام کو شدت اختیار کرتی ہیں۔" زکام بہتا ہے، چھینکیں آتی ہیں۔ اس کے ساتھ سردرد شام کے وقت اور رات کو تکلیف بڑھتی ہے"۔ اکثر تکلیفیں بڑے سویرے بڑھتی ہیں۔ کھانسی کی بعض قسمیں رات کے 11 بجے شدت اختیار کرتی ہیں۔ ایسی کھانسی میں ایکیلیس اور رومیکس الجھن پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کو خوبی سمجھ لینا چاہئے۔ ایکیلیس میں اگر بچہ سرشام سو جائے تو وہ نیند میں کھانستا ہے۔ لیکن اگر وہ جاگتا رہے تو پھر کھانسی نہیں اٹھتی۔ اس طرح ایکیلیس میں رات کے 11 بجے جو کھانسی آتی ہے وہ سونے سے بڑھتی ہے۔ رومیکس میں رات کے 11 بجے کو کھانسی آتی ہے خواہ وہ سوتا ہو یا جاگتا ہو۔ ناک کے پچھلے حصہ میں کف بکثرت جمع ہوتا ہے۔ حلق میں زرد رنگ کی رطوبت گرتی ہے۔ نکسیر، زور دار چھینکیں اور نتھنوں میں تکلیف وہ خراش۔ انفلوائنزا اور شدید زکام۔ اس کے بعد برانکائیٹس۔ گلے میں خراش۔ جب نزلے کا اثر نرخرے اور سانس کی نالیوں پر ہوگا تو گلے میں اس طرح کی خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ کھرکھری نکلا بیٹھ جاتا ہے۔ بول نہیں سکتا کیونکہ آواز کی نالیاں سخت کف سے بھر جاتی ہے۔ اس علامت کی بناء پر پرانے مریضوں کو بھی شفا ملی ہے۔ فاسفورس میں بھی یہ کھرکھری پائی جاتی ہے۔ مگر آواز کی نالیوں سے قدرے کف نکل جانے کے بعد آواز صاف ہو جاتی ہے۔ کاسٹیکم میں آواز کا بیٹھ جانا آواز کی نالیوں کی کمزوری سے پایا جاتا ہے۔ فاسفورس میں سوزش کی حالت پائی جاتی ہے اور گلے میں متواتر کف جمع ہونے رہنے سے آواز بند ہو جاتی ہے۔ رومیکس میں گلے میں سخت لیس دار، گوند جیسی لیس دار رطوبت جمع ہوتی ہے اور نرخرے میں متواتر خراش ہوتی رہتی ہے۔

" گلے میں جیسے گولہ اٹکا ہوا ہے، یہ احساس۔ کھانسنے سے، کھنکھارنے سے یا ہچکی سے دور نہیں ہوتا۔ نگلنے سے یہ احساس نیچے کی طرف اترتا ہے۔ مگر فوراً ہی اصل جگہ لوٹ آتا ہے"۔ یہ بھی ایکیلیس کی زبردست علامت ہے۔ "حلق میں ہلکا ہلکا درد اور سخت لیس دار کف جمع ہوتی ہے۔ گلے اور حلق کی دیواروں پر نزلہ گرتا ہے"۔ اس دوائی میں زکام کے جملہ سخت مرحلے پائے جاتے ہیں۔ مگر عموماً ان لوگوں میں ظاہر ہوتی ہے جن کو بار بار زکام ہوتا رہتا ہے۔ جن کو موسم کی تبدیلی پر زکام ہو جاتا ہے۔ جو آگ کے نزدیک بیٹھنے پر بھی کانپتے رہتے ہیں۔ بہت زیادہ کپڑے اوڑھنا یا پہننا چاہتے ہیں۔ سر کو بھی بخوبی ڈھک کر رکھتے ہیں۔

بیشتر تکلیفیں شام کو نہانے سے، سردی لگنے سے اور سرد ہوا میں سانس لینے سے بڑھتی ہیں۔ گٹھیاوات کی تکلیفیں بھی مشترک ہیں اور سردی سے بڑھتی ہیں۔ سردی کا جوڑوں پر اثر ہوتا ہے۔ یہ ڈلکیمرا کی بھی اہم علامت ہے۔ اس میں بھی جب کبھی موسم میں خنکی آتی ہے تو جوڑوں پر درد کا اثر ہوتا ہے۔ نہانے اور ٹھنڈک لگنے کے بعد درد بڑھتا ہے۔

" معدے کے بالائی حصہ میں تناؤ و گھٹن کے ساتھ بھاری درد جو کمر تک پہنچے۔ کپڑوں سے سخت تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ معدے کے بالائی حصہ میں کمزوری کا احساس۔ یہ سب تکلیفیں بولنے سے بڑھتی ہیں۔ بار بار لمبا سانس لیتا ہے۔ معدے کی خلاء سے چھاتی تک گولی لگنے کی طرح کے درد۔ لمبی سانس لینے میں تیز درد بھی سی چلتی۔ پیشانی میں ہلکا ہلکا درد۔ معدے کی خلاء میں ہلکا ہلکا درد اور گولی لگنے کا درد جو معدے کے دونوں پہلوؤں میں اسی قسم کا درد ہوتا ہے۔ معدہ میں خوراک حتیٰ کہ سادہ ترین خوراک بھی ہضم نہیں ہوتی۔ دوسری

بلغمی جھلیوں کی طرح یہ معدے کی بلغمی جھلیوں پر بھی اثر کرتی ہے۔ معدے میں طرح طرح کے درد۔ ہلکا ہلکا درد۔ معدے کی خلا میں گولی لگنے کی طرح کے درد۔ معدے کی خلا میں ہلکا ہلکا درد جو بتدریج شدید ترین ہوتا جائے۔ معدے میں تیز چبھن کے ساتھ درد جو چھاتی تک پھیل جاتا ہے۔" معدے کی خلا میں کسی گولے کی موجودگی کا احساس جو کبھی کبھی پسلیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ حرکت سے اس میں بھاری اضافہ ہو جاتا ہے اور لمبا سانس لینے سے بھی قدرے اضافہ ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اس میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے اور مکمل طور پر خاموشی کے ساتھ لیٹ جانے سے راحت ملتی ہے"۔ عجیب بات یہ ہے کہ معدے کی علامتیں بولنے سے کیوں شدت اختیار کرتی ہیں۔ معدہ دکھتا ہے، جیسے زخم ہوں۔ بولنے سے دکھن بڑھتی ہے۔ چلنے پھرنے اور سرد ہوا میں سانس لینے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ گرم چیز پسند کرتا ہے۔ معدے میں ہوا کی کثرت۔ اس ہوا کی وجہ سے معدے میں درد۔ درد ڈکار لینے سے اور ہوا خارج ہونے سے کم ہو جاتے ہیں۔ (کاربوو‌ی) معدے اور پیٹ کے درد بولنے سے، بے قاعدہ سانس لینے سے بڑھتے ہیں۔ کرسی میں بیٹھ جانا اور نہایت باقاعدگی کے ساتھ سانس لینا پڑتا ہے۔ سانس بے قاعدگی کے ساتھ آتا ہے۔ اس سے کھانسی آتی ہے یا دم گھٹتا ہے۔

صبح کے وقت سلفر کی طرح پاخانے کی فوری حاجت۔ پاخانے میں درد نہیں ہوتا۔ بدبودار پاخانہ، بکثرت، رنگت بھوری یا کالی، پتلا یا پانی جیسا۔ پاخانہ آنے سے پہلے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ یکا یک فوری حاجت۔ جو علی الصبح بستر چھوڑنے پر مجبور کردے۔ صبح سویرے دست آتا ہے اور اس کے ساتھ کھانسی جو گلے میں گدگداہٹ ہو کر آئے۔ دق کے مریضوں کو عموماً صبح سویرے دست آیا کرتا ہے۔ ان میں بیشتر کی حالت سلفر کے مانند ہوتی ہے۔ اگر صبح سویرے آنے والا یہ دست ڈھیر کا ڈھیر آ پڑتا ہو تو رومیکس افاقہ لاتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں کی انتہائی ذکاوت حس کو گھٹا دے گا۔ سرد ہوا برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور مریض کے جسمانی نقص میں پیوند لگاتا ہے۔ رومیکس کا اثر سلفر کی طرح گہرا اور دور رس نہیں ہے۔ تاہم یہ بھی سورا زہر کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کا اثر صرف ابتدائی مرحلے تک ہی محدود ہے۔ کسی حد تک پرانی حالتوں میں بھی کام کرتا ہے۔ مگر اس کے بعد دوسری دوائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے بعد کلکیر یا بخوبی کام کرتا ہے۔

رومیکس کا مریض بھی رسٹاکس کی طرح سردی، سرد پانی میں نہانے اور سرد موسم سے بری طرح گھبراتا ہے۔ مگر اول الذکر میں حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ حرکت کرنے اور بولنے سے تکلیف میں اضافہ ہونے کی حقیقت بعض دفعہ برائی اونیا کا مغالطہ پیدا کرتی ہے۔ مگر برائی اونیا کا مریض سرد ہوا کو ناگوار نہیں سمجھتا بلکہ اکثر اسے سرد ہوا سے راحت ملتی ہے اور گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر کمرہ سرد ہو جائے تو پھر تکلیفیں بڑھ جاتی ہے۔ رومیکس میں اعصابی نظام سرد ہوا برداشت نہیں کرتا۔ سرد ہوا سے عصبیت تحسس کی بھی علامت ہے۔

"بھورے، پانی جیسے پتلے دست، خصوصاً سویرے۔ صبح پانچ بجے سے نو بجے تک۔ ستر برس کے بوڑھے کے خونی دست۔ جبکہ سلفر ناکام رہا ہو۔ سلفر کے مریض کو جبکہ کھانسی بھی ہو، خصوصیت سے دق کے مریض سرد ہوا، سرد چیزیں مرغوب ہوتی ہیں۔ اگرچہ اکثر گرم چیزیں پینے سے معدے کی علامتیں گھٹتی

ہیں۔تاہم وہ تازگی بخش سرد ہوا پسند کرتا ہے۔

سرد ہوا لگنے کے بعد آواز بیٹھ جاتی ہے۔گلے یا نرخرے میں لیس دار کف۔متواتر کھنکھارتا رہتا ہے۔گلے میں سرسراہٹ ہونے سے کھانسی اٹھتی ہے۔وہ حتی الوسع کھانستا رہتا ہے کیونکہ گلے میں کچا پن اور جلن ہوتی ہے۔شدید زکام میں بھی برائی اونیا اور سٹاکس، ایکونائٹ کے بخار کی علامتیں نمودار نہیں ہوتیں۔جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے اس میں علامتوں کا فقدان پایا جاتا ہے۔اعضاء میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔سارے بدن میں عام تھکن۔شدید بخار اور پیاس۔بظاہر جیسے تکلیف نے اپنا مرکز بنا لیا ہے۔

"کھر کھری، کھوں کھوں کر کے کھانستا ہے۔کھانسی کے دورے۔ہر روز رات کے 11 بجے کھانسی کا دورہ بڑھتا ہے۔آدھی رات کے بعد 2 بجے اور صبح 5 بجے کھانسی کا زور ہوتا ہے۔(بچوں میں) پسلیوں کے درمیانی حصہ میں درد کے ساتھ کھانسی۔لیٹ جانے کے چند ہی منٹ بعد کھانسی کا خوفناک دورہ۔بعض حالتوں میں آواز بالکل دب جاتی ہے"۔

"عورتوں کو کھانسی کے وقت پیشاب کے چند قطرے خارج ہو جاتے ہیں"۔

رومیکس ان دوائیوں میں سے ایک ہے جو تپ دق کے آخری دور میں بہترین سکون بخش ہیں۔یہ اکثر مریض کو سردی کے دوسرے موسم تک بخیریت پہنچا دیتی ہے۔آپ رومیکس، پلساٹیلا، سیگا، آرسینکم اور نکس وامیکا کی مدد سے تپ دق کے مریض کے آخری برس آرام دہ بنا سکتے ہیں۔میں آپ کو یہ بھی وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ آپ ان دستوں کے بارے میں ہوشیار رہیں جو عموماً تپ دق کے مریضوں میں پائے جاتے ہیں۔بہتر یہی ہے کہ آپ ان دستوں کو جاری رہنے دیں۔بشرطیکہ وہ نہایت تکلیف دہ نہ بن جائیں۔اگر دستوں کی وجہ سے ازحد تکان آتی ہو تو کوئی معمولی دوائی دے دیں مثلاً رومیکس، اس سے مریض کی حالت معمولی دستوں کے ساتھ اچھی رہتی ہے۔صبح کے وقت پتلا دست آتا ہے۔رات کے پسینے کے بارے میں بھی یہی بات ہے اور تپ دق کے مریض کو رات کے پسینے اور دستوں کو روک دیتے ہیں اور بعد کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے وہ اپنے مریض کو مارفین استعمال کراتے ہیں۔آپ ان بیرونی فسادوں کو مت روکیں۔آپ ان کو روکنے کی جتنی زیادہ کوشش کریں گے مریض کو اتنا ہی زیادہ نقصان پہنچائیں گے اور اگر آپ متواتر ایسی کوشش کرتے رہیں گے تو پھر ہومیوپیتھی چھوڑ کر مارفین کی پناہ لینا ہوگی جو کہ جرم ہے۔

آپ آرنیکا دے کر تپ دق کے مریض کی سارے جسم کی دکھن اور کچلے جانے کا احساس دور کر سکتے ہیں۔یہ کھانسی میں، گلا گھٹنے میں اور ڈکار آنے میں بھی مفید ہے اور نیند لائے گی۔بعد میں ہڈیوں کے درد اور تکلیف دہ کھانسی کے لئے ہائیوسائمس کی ضرورت پڑے گی۔آپ اسے سال بہ سال پیوند لگاتے رہیں۔بعض دفعہ آرسینکم مدد کرتا ہے اور اکثر یہ بار بار نمودار ہوتا ہے۔کبھی کبھی لائیکوپوڈیم، سپائی روجن اور آرنیکا کام کرتے ہیں۔یہ دوائیاں اس کی مدد کریں گی اور اکثر تبدیلی کرنا پڑتی ہے۔مگر آخر نازک مرحلہ آجاتا ہے اور اس حالت میں یہ دوائیاں کارآمد نہیں ہوتیں۔مریض آہستہ آہستہ خوفناک دم کشی میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔وہ ہوا کے لئے تڑپتا ہے۔سانس کی جگہ کم ہوتی جاتی ہے۔ہاتھ پاؤں پر استسقا آجاتا ہے۔دل کمزور ہو جاتا ہے۔بدن سوکھنے لگتا ہے۔چہرہ مردے جیسا ہو جاتا ہے۔سرد پسینہ آتا ہے۔چہرہ نیلا ہو جاتا ہے۔پژمردگی آجاتی

ہے۔ اب بھی ہم میرنٹولا دے کر مریض کو راحت پہنچا سکتے ہیں۔ اکثر یہ بار بار دینا پڑتی ہے۔ یہ اسے آرام کے ساتھ موت سے ہم آغوش ہونے میں مدد دیتی ہے۔ مارفین کی طرح بے ہوشی نہیں لاتی۔ اس لئے حواس کو کند نہیں بناتی بلکہ حقیقی طور پر راحت دیتی ہے۔

روٹا گریوی اولنس RUTA GRAVEOLENS

یہ بھی وہ دوائی ہے جس کو عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اکثر اس کو نظر انداز کر کے رسٹاکس یا آرنیکا یا ہائپریکم دیا جاتا ہے یا کوئی اور ایسی دوائی دی جاتی ہے جس کا کیس سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ دوائی کافی مشہور نہیں ہے۔ اس کی بعض صلاحیتوں کی جماعت بندی کا کام سخت مشکل ہے۔ اس کی خاصیت سے واقفیت حاصل کرنا لازمی ہے۔ یہ عموماً ان شکایتوں میں کام آتی ہے جو رسٹاکس کے مشابہ ہوتی ہیں۔ مطلب یہ کہ اس کے مریض کو بھی سردی ناگوار گزرتی ہے۔ سرد مرطوب موسم سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ ٹھنڈک لگنے اور عموماً کسی خاص عضو پر معمول سے زیادہ زور پڑنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کسی عضو پر دباؤ پڑنا یا اس پر کام کا بار پڑنا۔ مگر خصوصیت کے ساتھ پٹھوں کے غلاف اور ریشوں تک ہی محدود ہے۔ اعصابی نظام کے ریشے، سفید ریشے، پٹھوں کے وہ ریشے جو کسی عضو میں لچک پیدا کرنے میں مددگار بنتے ہیں۔ لچک والے پٹھوں پر کثرت کار کا دباؤ۔ رسٹاکس میں بھی اسی قسم کی حالت پائی جاتی ہے۔ مگر روٹا میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ روٹا اکثر مختلف طرح کی جراحی کے بعد کام آتا ہے۔ ہڈیوں کے غلاف پر چوٹ لگنے کے اثر۔ ہڈیوں کے ان حصوں کی چوٹ جہاں گوشت کم ہو مثلاً ٹانگ کی لمبی ہڈی۔ خراش بہت آہستہ آہستہ مندمل ہوتی ہے اور وہاں سخت جگہ باقی رہ جاتی ہے۔ ہڈیوں کے غلاف موٹے ہو جاتے ہیں۔ گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ چوٹ والی جگہ دکھتی رہتی ہے۔ اندمال (درستگی) بہت آہستگی سے ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے غلاف کی وہ گانٹھ جو برسوں سے موجود ہو۔ ڈکی الجس، دکھن اور گانٹھ جیسی۔ لاٹھی یا ہتھوڑے کی چوٹ کے اثر۔ ٹانگ کی ہڈی کا حربہ یا سقطہ۔ کسانوں، لکڑہاروں اور مستریوں کو ہتھوڑے یا لوہے کے اوزار سنبھالنے کے اثر۔ مثلاً اس کی وجہ سے ہتھیلیوں میں گدی بن جاتی ہے۔ ہڈیوں کے غلاف، ہڈیوں، پٹھوں کے غلاف اور جوڑوں کے آس پاس مواد اکٹھا ہوتا ہے۔ اس کا مرغوب مرکز ہے۔ کلائی۔ وہاں گانٹھ یا گدی بن جاتی ہے۔ پٹھوں کے غلاف پر معمول سے زیادہ زور پڑنا اور ایسی جگہ گانٹھ بننے کا احتمال۔ پٹھوں کے غلاف میں گانٹھ، گول، گچھا یا چھوٹی چھوٹی سخت گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ پٹھوں میں سکڑاؤ لانے والے غلاف میں بتدریج سکڑاؤ بڑھتا چلا جاتا ہے جس سے ہاتھ مستقل طور پر سکڑ جاتا ہے۔ پیر سکڑا رہ جاتا ہے اور اس طرح ٹخنوں میں بتدریج جھکاؤ آ جاتا ہے۔ سکڑاؤ والے پٹھوں پر شدید دباؤ پڑنے سے پیر کا پنجہ کھنچا رہ جاتا ہے۔

آنکھ کے پٹھوں پر بھی دباؤ پڑتا ہے۔ یہ پٹھے بھی غلاف کی نوعیت کے ہوتے ہیں، آنکھ کا بکثرت استعمال۔ اس کے بعد سر درد آنکھ کے ڈھیلے اور غلاف پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا آنکھ میں سرخی آ جاتی ہے۔ جب بھی بینائی سے کام لینے کی کوشش کی جاتی ہے آنکھ کے اوپر اور اندر درد ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ آنکھ سے کام کرنے تو تکلیف بڑھتی ہے۔ باریک حرف پڑھنے یا سینے پرونے وغیرہ کا باریک کام کرنے سے

بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کثرت کار سے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ کسی ایک مرکز پر بینائی کو مرکوز نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد سر درد۔ اس جگہ ارجنٹم نائٹریکم روٹا کے مشابہ ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم اور نیٹرم میوریٹکم ایسی 2 دوائیاں ہیں جن کا بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر اولو سوڈیم بھی ایک ایسی دوائی ہے جو آنکھ کے کثرت استعمال سے پیدا ہوئے حالات و تکلیفوں میں بار ہا پائی جاتی ہے۔ ان میں آسانی سے امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ روٹا کی تکلیف سردی سے بڑھتی ہے۔ وہ ہر چیز گرم چاہتا ہے اور اس کے برعکس ارجنٹم نائٹریکم میں گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے اور وہ ٹھنڈی جگہ رہنا پسند کرتا ہے۔ توجہ مریض پر دینی چاہئے۔

روٹا میں عام تکان پائی جاتی ہے۔ کھڑا ہوتے ہی ٹانگیں کام کرنے سے جواب دے دیتی ہیں۔ مریض لڑکھڑاتا ہے اور کھڑا ہونے کی چند در چند کوشش کرتا ہے۔ عام طریقہ سے علاج کرنے والے ایسی حالت میں فاسفورس دونوں میں ہی مریض کو برف سے سرد پانی کے لئے نا ختم ہونے والی پیاس لگتی ہے۔ فاسفورس اور کونیم میں رانوں اور کولہوں کی کمزوری کے پیش نظر مقابلہ کرو۔

اس دوائی کے اتنے گہرے اور وسیع تجربے نہیں کئے گئے کہ ذہنی علامتیں ظاہر ہو پاتیں۔ وہ عام نوعیت کی ہیں اور دیگر بہت سی دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ "تردید کرنے اور جھگڑا اصول لینے کا رجحان۔ خود سے اور دوسروں سے غیر مطمئن۔ فکر مند و پست ہمت۔ ذہنی طور پر اداس۔ یہ سب عام علامتیں ہیں۔ ان کو ایک یا 2 جگہ تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مریض چڑچڑا ہو سکتا ہے یا اس کے برعکس خوش مزاج، جس طرح تو بھی اس دوائی کا شمار چڑچڑے مزاج والی دوائیوں میں ہے۔ ناامید" یعنی یہ حالت خوش باش ہونے کے خلاف ہے۔ "شام کے وقت اداسی"۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی تکلیفیں شام کے وقت بڑھتی ہیں۔ جب علامتوں کی جماعت بندی ہو جاتی ہے تو ان کی اہمیت گھٹ جاتی ہے۔

بہت سی علامتیں مٹ جانے سے گھٹ جاتی ہیں۔ مثلاً اعصابی نظام کے تیز، ڈنک لگنے کی طرح اور چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ روٹا دردوں کی دوائی ہے مگر اس کی علامتیں بہت آہستگی سے نمودار ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس کے درد پرانے ہوتے ہیں۔ پرانے عصبی درد جس میں ڈنک لگنے کی طرح۔ چیرنے کی طرح اور جلن کے ساتھ درد ہوتے ہیں۔ خصوصاً نچلے اعضاء میں، آنکھ کے آس پاس اور چہرے میں درد۔ اس میں طرح طرح کے درد پائے جاتے ہیں۔ یہ سب طرح کے درد لیٹنے سے اور ٹھنڈک سے بڑھتے ہیں۔ کمر کی تکونیہ ہڈی میں چھید ہونے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ریگنن بائے کا بدترین قسم کا درد۔ یہ درد کمر کی تکونیہ ہڈی سے شروع ہوتا ہے اور کولہوں سے ہو کر رانوں تک جاتا ہے۔ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد۔ دن میں راحت ہوتی ہے اور رات کو بستر پر لیٹتے ہی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ تکونیہ ہڈی کے اس درد کے لئے فیفالگم بھی بہترین دوائی ہے۔ اس میں بھی درد لیٹنے سے بڑھتا ہے۔

"آنکھ میں گرمی کا احساس جیسے انگارا جل رہا ہو"۔ روٹا اس خالص سوزش میں کام نہیں کرتا ہے جس میں آنکھ میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ یوفریزیا، بیلاڈونا اور ایکونائٹ اس سادہ سوجن میں مفید ہے۔ جو ٹھنڈک سے آتی ہے۔ سورا کی اصلاح کرنے والی دوائیاں عموماً اس وقت مفید ہیں جب مریض پرانا ہو چکا ہو۔ لیکن اگر کسی عورت کو دیر تک سینے پرونے اور سوئی کا باریک کام کرنے کی وجہ سے انڈے میں آگ کی طرح جلن

ہوتی ہو تو اس کو روٹا کی ضرورت ہے۔ ایکونائٹ کی ضرورت اس حالت میں پڑتی ہے جبکہ سرد ہوا لگنے سے سوجن آ گئی ہو اور اس کے ساتھ آنسو آتے ہوں اور آنکھ کچے گوشت کی طرح سرخ ہو گئی ہو۔

"آنکھ میں جلن ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے اور آنکھ تکان محسوس کرتی ہے۔ بینائی دھندلی۔ شام کو آنکھ سے کام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے" تکلیفیں عام طور پر شام کے وقت شدت اختیار کرتی ہیں۔ جب کسی مسودے کی نقل کی جا رہی ہو اور اصل ایک جگہ رکھا ہو اور کاپی دوسری جگہ فاصلہ پر ہو رہی ہو تو اس میں آنکھ متواتر ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتی رہتی ہے خصوصاً اگر نقل کا کام کم روشنی میں ہو رہا ہو تو سر درد آ جاتا ہے۔ روٹا اس کو دور کر دیتا ہے۔ اگر اس طرح آنکھ کا کثرت استعمال کرنے کے بعد مریض سرد ہوا میں گھومنے چلا جائے تو لقوے جیسی کمزوری آ جاتی ہے۔ یہ بھی روٹا کی علامت ہے۔ ہوا لگنے سے یا سردی میں گھومنے پھرنے سے آنسو آتے ہیں۔ آنکھ کے پٹھوں کا لقوہ حتیٰ کہ بھینگا پن۔ بینائی کی طرح طرح کی گڑبڑیں۔ "اندرونی پٹھوں پر ضبط نہیں رہتا۔ بینائی کمزور یا دیکھنے میں تکلیف ہو۔ کام کی کثرت یا آنکھ سے کوئی کام نہ کرنے سے آنکھ کے سارے پٹھوں میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ آنکھ کے اندر اور آنکھ کے اوپر جلن اور گرمی۔ رات کو آنکھوں میں جلن، جیسے انگارہ ہوں۔ بینائی دھندلی۔ حرف صاف نہیں دکھائی دیتے جیسے رول کر ایک ہو گئے ہیں۔ آنسو آئیں" آنکھ سے زیادہ کام لینے یا چشمے کے نقص کی وجہ سے یا مصنوعی روشنی میں لکھنے پڑھنے کا کام زیادہ کرنے کی وجہ سے بینائی کی کمزوری۔ سینے پرونے، کشیدہ نکالنے یا باریک حرف پڑھنے کا کام کرنے سے پیدا ہوئی بینائی کی کمزوری۔ جولاہوں کی بینائی کی کمزوری۔ جبکہ تاروں کو الگ الگ نہ دیکھ سکے۔ صاف صاف نہ پڑھ سکے۔ بینائی دھندلی، جالا، کچھ فاصلے کی چیز قطعاً نہ دیکھ سکے۔

قبض بھی اہم شکایت ہے۔ پاخانے کے وقت کانچ نکل آتی ہے۔ "پاخانے کی بار بار گرنا کام حاجت اور کانچ نکلتی ہے۔ بچہ جننے کے بعد کانچ نکلنے کی شکایت"۔ جب بیٹھا ہو تو مقعد میں درد ہوتا ہے۔ مقعد میں انتہائی دکھن جیسے اندر زخم ہوں۔ یہ بواسیر اور مقعد کے سکڑاؤ میں نہایت مفید دوائی ہے۔

پشت کی علامتیں۔ یقینی طور پر یہ گٹھیاوات کی دوائی ہے۔ وہ سب دوائیاں گٹھیاوات کی دوائیاں کہلاتی ہیں جن کی علامتیں ٹھنڈک سے، سرد مرطوب اور طوفانی موسم میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ کمر کا گٹھیاوات، ریڑھ کی ہڈیوں میں درد جیسے کچلی گئی ہوں۔ کمر یا کمر کی آخری ہڈیوں میں درد جیسے مریض گرا ہو یا وہاں چوٹ لگی ہو۔ یا جیسے وہ جگہ کچلی گئی ہو۔ ران کے پچھلے حصے کے پٹھے جیسے کھنچ گئے ہوں اور کمزور ہوں۔ سیڑھیاں اترنے چڑھنے سے گھٹنے پھول جاتے ہیں۔ موچ آنے یا ہڈی اکھڑ جانے کے بعد ٹخنے میں درد اور لنگڑاہٹ موچ آنے کے بعد لنگڑاہٹ خصوصاً کلائی اور ٹخنے میں۔ موچ آنے کے فوراً بعد، ورم کی حالتوں میں آپ کو عموماً آرنیکا کی ضرورت ہو گی اور اس کے بعد شاید رسٹاکس کام دے۔ لیکن اگر موچ کی وجہ سے پٹھوں پر گانٹھ پڑ گئی ہو تو پھر روٹا کام دے گا۔ محض موچ کے لئے روٹا اکسیر ہے۔ اس میں بھی پٹھوں کے غلاف میں دکھن اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ اگر محض موچ ہو اور کوئی علامت موجود نہ ہو تو پھر عموماً آرنیکا، رسٹاکس اور کلکیریا کی ضرورت پڑتی ہے۔

کمر میں موچ آنے کے بعد پیروں اور گھٹنوں میں لقوے جیسی کمزوری۔

اگر شام کے وقت اس کی علامتیں شدت اختیار کریں تو اداسی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں جلن ہوتی ہے۔ روشنی پر سبز دائرہ بن جاتا ہے۔ بینائی دھندلی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ دائیں کندھے کے نیچے درد ہوتا ہے۔

رسٹاکس کی طرح زبردست بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس قدر بے چینی ہوتی ہے کہ سو نہیں سکتا۔ عصبی بے چینی۔

''سارے بدن میں دکھن جیسے وہ خود گرا ہو، یا اس کو چوٹ آئی ہو۔ یہ دکھن خاص کر اعضاء اور جوڑوں میں ہوتی ہے۔ رگڑ، خراش اور ہڈیوں اور ان کے غلاف پر کسی طرح کی چوٹ، موچ، ہڈیوں کے غلاف کا ورم، سرخباد،''۔

روٹا کا مرک سے تعلق ہے اور موخر الذکر کا مصلح ہے۔ جلد پر خارش کے ساتھ پھنسیاں۔ جو میزیریم کی طرح کھجلانے سے اپنی جگہ بدل لیتی ہوں۔ سردیانی کی پیاس اور نچلے اعضاء کی کمزوری میں فاسفورس سے مقابلہ کریں۔ گٹھیاوات میں فائٹولیکا سے امتیاز کریں۔ رسٹاکس، بیپا، سیلشیا اور سلفر سے مقابلہ کریں۔ روٹا سوء ہضمی کی اصلاح کرتا ہے مگر سیلشیا یا سلفر کی طرح گہرائی تک پہنچ کر اثر نہیں کرتا۔

سباڈیلا SABADILLA

سباڈیلا کا مریض ہر وقت سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ وہ سرد ہوا سے گھبراتا ہے، کتراتا ہے۔ سرد کمرے میں بیٹھنا اور ٹھنڈی چیزیں کھانا گوارا و پسند نہیں کرتا۔ وہ چاہتا ہے خوب کپڑے اوڑھ کر رکھوں۔ معدے کو گرم رکھنے کے لئے گرم چیزیں پینا پسند کرتا ہے۔ نزلے زکام کا مریض رہتا ہے اور اس حالت میں گرم ہوا پسند کرتا ہے۔ گلے کا نزلہ گرم چیزیں کھانے اور گرم چیزیں پینے سے راحت محسوس کرتا ہے۔ وہ گرم چیزوں کو رغبت سے قبول کرتا ہے۔ ٹھنڈی چیزیں نگلنا اس کے لئے مشکل بن جاتا ہے۔ ان کے نگلنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہم بار بار مقابلہ کرکے دوائیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ دوائی بائیں سے دائیں کو چلتی ہے۔ قابل معالج فوراً ہی لیکیسس سے اس کو وابستہ کر دے گا۔ سباڈیلا اور لیکیسس کے زیر اثر گلے کی شکایت عموماً بائیں حصہ میں نمودار ہوتی ہے اور وہاں سے دائیں طرف بڑھتی ہے۔ اب فرق یہ ہے کہ لیکیسس کی تکلیف گرم پانی پینے سے بڑھتی ہے۔ حتیٰ کہ گرم پانی یا چائے دودھ پینے سے تشنجی حالت آجاتی ہے۔ گلا گھٹنے لگتا ہے۔ لہٰذا لیکیسس کا مریض ٹھنڈی چیزیں پینا پسند کرتا ہے۔ ان سے گلے کی تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ مگر اس کے برعکس سباڈیلا کی تکلیف گرم پانی سے گھٹتی ہے۔ اندر یا باہر گرمی ملنے سے راحت ملتی ہے۔

زکام، ہر وقت چھینکیں آتی رہتی ہیں۔ ناک کے اندر اجنبی کچے پن کا احساس، جلن، ناک بند ہو جاتی ہے۔ شروع میں پتلی رطوبت نکلتی ہے جو بعد میں گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اس میں زکام کی ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گرم ہوا میں سانس لینے سے زکام میں آرام ملتا ہے۔ مریض چولہے یا انگیٹھی کے پاس بیٹھتا ہے۔ اس کو نزدیک رکھتا ہے تاکہ سانس میں گرم ہوا کھینچ سکے۔ خاص کر پرانے زکام اور نزلے میں مفید ہے۔

پرانا زکام، دائمی زکام جو عام دوائیوں سے درست نہ ہو۔ زکام جو دیر تک جاری رہے اور جس میں پھولوں کی خوشبو سے رطوبت کا اخراج بڑھ جائے۔ پھولوں کی خوشبو کی بابت سوچنے سے ہی چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں اور رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر باتوں کے متعلق سوچنے سے ہی اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نزلے زکام کے بخار کی بہت سی تکلیفیں پھول سونگھنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ گھاس کے میدان میں سانس لینے سے بھی ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گلی سڑی سبزیوں کی بُو سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بعض مریض اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ اپنے کمرے میں سیب کی موجودگی تک برداشت نہیں کر سکتے اور اپنے کمرے سے سیب کو نکلوا دیتے ہیں۔ نہایت خوشگوار بُو بھی بعض مریض برداشت نہیں کر سکتے۔ بے موسم ہی اس سے ان کی نزلے زکام و بخار کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔ سباڈیلا میں یہ ساری شدتیں پائی جاتی ہیں۔ گرد وپیش اور بُو برداشت نہیں ہوتی۔ اس سے نزلے کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔ چھینکیں آتی ہیں اور ناک سے رطوبت گرتی ہے۔ ناک کے اندر زخم بن جاتے ہیں۔ لگتا ہے نزلہ زکام ہوتا رہتا ہے۔ جون کے مہینے کا ہلکا سا زکام 20 اگست کے آس پاس گھاس پھوس سڑنے سے ہونے والے نزلے زکام کا بخار۔ عموماً یہ بخار ان دوائیوں سے درست ہو جاتا ہے جو کم عرصہ تک کام کرتی ہیں۔ وہ چند روز میں اس کی شدت کم کر دیتی ہیں۔ مگر مکمل صحت کے لئے برسوں تک علاج کرنے کی ضرورت ہے۔ درمیانی وقفے میں موجودہ علامتوں کے مطابق مریض کا علاج ہونا چاہئے۔ جب گھاس پھوس سڑنے سے پیدا ہوئے نزلے زکام کا بخار موجود ہو تو پھر دوسری علامتیں موجود نہیں رہتیں۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی گروہ موجود ملے گا۔ مگر مریض تو بیمار ہے اس کی ساری علامتیں یکجا ہونی چاہئیں اور انہیں کے مطابق علاج ہونا چاہئے۔

اس شخص کی بہت سی ناراضگیاں فرضی اور قیاسی ہوتی ہیں۔ اس کا ذہن بے شمار عجیب وغریب باتوں سے بھرا رہتا ہے۔ وہ دوسروں اور خود اپنے ہی متعلق عجیب وغریب باتیں سوچتا ہے۔ سوچتا ہے بدن سکڑ رہا ہے۔ اعضاء ٹیڑھے ترچھے ہو گئے ہیں جیسے ٹھوڑی لمبی ہو گئی ہے۔ جسم کا ایک حصہ دوسرے حصے کی نسبت لمبا ہے۔ اچھی طرح سمجھنے اور دیکھنے پر بھی وہ ایسا ہی سمجھتا ہے۔ یہ احساس ہے جو یقین کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پچھلا وہ ہے، جنون ہے۔ اپنے ہی جسم کے متعلق غلط خیال۔ خود کو مریض سمجھتا ہے کہ جیسے میرا جسم اور اعضاء سکڑ رہے ہیں۔ سمجھتی ہے میں حاملہ ہوں حالانکہ پیٹ میں صرف ہوا ہوتی ہے۔ سمجھتی ہے میں گلے کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں۔ یہ سب خیال اور قیاس بے بنیاد ہوتے ہیں۔ غیر حقیقی ہوتے ہیں۔ اگر درحقیقت بیماری ہوتی تو شاید اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی کہ اب ہو رہی ہے۔ ایسے مریضوں کو عموماً ہمدردی نہیں ملتی۔ ان کو دوائی کی ضرورت ہے۔ تھوجا میں بھی اپنے ہی بدن کے متعلق خام خیالیاں پائی جاتی ہیں۔ مریضہ سمجھتی ہے میرا جسم شیشہ کا بنا ہوا ہے۔ مطلب یہ نہیں کہ شیشہ کی طرح صاف وشفاف ہے بلکہ یہ کہ شیشہ کی طرح نازک ہے۔ اسے اندیشہ رہتا ہے کہ اگر حرکت کروں گی تو بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ جیسا کہ شیشہ کے برتن کو ذرا سی چوٹ لگی نہیں کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے نہیں۔ فقط چند ہی دوائیوں میں اس قسم کی مستقل خام خیالی پائی جاتی ہے۔ اس طرح کا خیال حکومتی امور و مذہبی معاملوں، کپڑے پہننے کے

بارے میں گھریلو امور پر ہو سکتا ہے۔ ایک بار میرے پاس ایک مریضہ آئی۔ اس کو جنون کی شکایت تھی۔ اگر وہ ٹرام یا کار میں سفر کر رہی ہو اور کوئی شخص ایک خاص رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اس گاڑی میں سوار ہو جائے تو وہ فوراً اتر جاتی تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ اس رنگ کو دیکھنا ہی انتہائی بدشگونی ہے۔ اسے دیکھنے سے ہی کوئی مصیبت آ جائے گی۔ پلسا ٹیلا کا مریض عورت کو اپنے لئے نہایت غیر مبارک سمجھتا ہے۔ یہ اس کا وہم ہے۔ مستقل خام خیالی ہے۔ اناکارڈیم کا مریض سمجھتا ہے کہ شیطان میرے ایک کندھے پر بیٹھا ہوا ہے اور میرے کان میں کچھ کہہ رہا ہے۔ دوسرے کندھے پر فرشتہ بیٹھا ہے اور کان میں کچھ کہہ رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے میں ان کے درمیان الجھ گیا ہوں اور ایک لفظ نہیں بولتا۔ آیوڈین میں بھی اسی طرح کی مستقل خام خیالیاں پائی جاتی ہیں۔

باری کے بخاروں کا بکواس، ذہنی محنت سے سر درد شروع ہو جاتا ہے اور نیند آ جاتی ہے۔ غور و فکر اور پڑھنے لکھنے کا کام کرنے سے نیند آ جاتی ہے۔ کرسی میں بیٹھ کر غور و فکر کرتے کرتے نکس ماسکاٹا اور فاسفورک ایسڈ کی طرح نیند آ جاتی ہے۔

گھبراہٹ، سر چکراتا ہے، سر چکرانے کی وجہ سے ایک رات کو جاگ آ جاتی ہے۔ کھلی ہوا میں اور ہر حالت میں سر چکراتا ہے۔ سر درد کی عام شکایت رہتی ہے۔ آدھے سر کا درد، غور و فکر کا کام کرنے سے نیند آتی ہے اور سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ طالبات کا سر درد۔ کمزور بدن والے بچے جن کو سکول میں پڑھنے لکھنے کا کام کرنے سے سر درد ہو جائے۔ وہ بچے سکول کے متعلق اور اپنے بارے میں عجیب و غریب باتیں سوچتے ہیں۔ بے ہوشی لانے والا سر درد، زکام کے ساتھ سر درد۔ پیشانی میں درد اور آنکھوں کے اوپر درد۔ سر درد جیسے سر بھرا ہوا ہے جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ بے ہوشی لانے والا سر درد۔ زکام کے ساتھ سر درد۔ یہ درد اکثر صبح سویرے سو کر اٹھنے پر شروع ہوتا ہے اور دوپہر تک بڑھتا ہے۔ سر سرد پسینے سے بھیگ جاتا ہے۔ اس کی بیشتر تکلیفیں خصوصاً ماتھے پر سرد پسینہ ویریٹرم کے مانند ہے۔

برسات کے بعد گھاس پھوس سڑنے سے نزلے زکام کے ساتھ آنے والا بخار، جبکہ چھینکوں کا زور ہو، زکام بہتا ہے۔ نتھنے بند ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ناک کی راہ سانس نہیں آتا۔ خرانے بھرتا ہے۔ ناک میں خارش ہوتی ہے۔ نکسیر کثرت سے آتی ہے۔ ناک سے نہایت چمکدار سرخ رنگ کا خون گرتا ہے۔ کھانسی میں بھی ایسا ہی خون نکلتا ہے۔ لہسن کی بو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ زکام اس کے ساتھ پیشانی میں سخت درد اور پپوٹے سرخ۔ زبردست چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے پانی جیسی رطوبت بکثرت آتی ہے۔

گھاس پھوس سڑنے سے نزلے زکام کے ساتھ جو بخار آتا ہے اس میں ایک خاص قسم کی خارش ہوتی ہے۔ یہ خارش منہ کی چھت میں اور نرم تالو میں ہوا کرتی ہے۔ مریض اس سے راحت پانے کے لئے بار بار زبان کو حلق کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مذکورہ بالا قسم کا نزلہ، زکام، بخار اور چھینکیں وغیرہ۔ وکی تھیا ایسے بخار کے دورے کو جلد ختم کر دیتا ہے۔

اگر یہ خارش نرخرے اور سانس کی نالی کے بالائی حصہ تک پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ تنگ مزاجی ہو اور سردی برداشت کرنے کی صلاحیت گھٹ گئی ہو تو پھر نکس وامیکا کام دے گا۔

اگر رطوبت کی وجہ سے اوپر کے ہونٹ اور نتھنوں پر سرخ لکیر بن گئی ہو اور اس میں جلن ہوتی۔ چھینکیں بکثرت آتی ہوں۔ ناک سے پانی جیسی رطوبت بکثرت گرتی ہوں تو آرسینیکم کام دے گا۔

آنکھ سے تیز آنسو بکثرت آئیں مگر تیز رطوبت بکثرت آتی ہو اور آنکھ سے بے ضرر آنسو بکثرت آتے ہوں تو پھر ایلیم سیپا کام کرتا ہے۔

مگر دھیان رہے یہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے کام کرنے والی دوائیاں ہیں۔ یہ مکمل صحت نہیں لاتیں۔ صرف شدت کم کر دیتی ہیں۔ یہ اس جسمانی بناوٹ کی علامتیں ہیں جس پر سورا کا زہر کا اثر ہے۔ ایسی جسمانی بناوٹ والے مریض کا علاج ان دوائیوں سے ہونا چاہئے جو سورا کی اصلاح کرتی ہیں۔ بعض دفعہ گھاس پھوس سڑنے سے نزلے زکام کے ساتھ آنے والا بخار اس قدر شدید ہوتا ہے کہ صرف سورا کی علامتوں کا ہی غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان کو دبا دیا جائے یا روک دیا جائے تو پھر سارے کا سارا سال سنبھل نہ پائے گا۔ اگر اس بخار کو اپنی چال چلنے دی جائے تو پھر مریض سال بھر اچھا رہے گا۔ بار بار یہ بخار ساری سردی جاری رہتا ہے اور صرف جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے علاج کرنے پر بھی کم ہوتا ہے۔ اگر اس طرح جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے علاج ہوتا رہے تو پھر اس بخار کے حملے کی شدت گھٹ جاتی ہے۔ علاج کے خاتمہ پر اس میں آب و ہوا کو برداشت کرنے کی سکت وصلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض کو اس بخار کی شدت کم کرنے کے لئے پہاڑ پر نہ جانا چاہئے۔ اگر وہ جانا ہی چاہے تو اسے کہیں ایسی جگہ جانا چاہئے جہاں بخار بدترین شدت اختیار کرے تا کہ اس کی ساری علامتیں پوری طرح ظاہر ہو جائیں۔ اگر مریض قابل علاج ہو تو پھر یہ بخار صحت قبول کرے گا۔ لیکن اگر مریض کی صحت تباہ و برباد ہو چکی ہو تو پھر یہ بخار بھی دور نہ ہوگا۔

اس دوائی کا بدترین حملہ ناک، گلے، سانس کی بالائی نالی اور نرخرے کی بلغمی جھلیوں پر ہوتا ہے۔ ان اعضا کی بلغمی جھلیوں پر شدید ترین ورم آ جاتا ہے۔

گرم پانی کی زبردست پیاس۔ اس میں بھوک کی علامت نرالی ہے اور یہ عموماً حاملہ عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اسے قطعاً بھوک نہیں ہوتی۔ رغبت قطعاً مٹ جاتی ہے۔ اکثر کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اصرار کرنے پر وہ کھائے تو اسے کھانا لذیذ معلوم ہوتا ہے اور وہ سیر ہو کر کھاتی ہے۔ مگر عموماً نہ رغبت ہوتی ہے نہ بھوک، کھانے سے بیزاری ہو جاتی ہے۔ خوراک سے، گوشت سے، ترش چیزوں سے، قہوے سے اور لہسن سے نفرت۔ بے پناہ بھوک یا قطعاً مفقود۔

یہ چھوٹے بڑے ہر طرح کے چنونوں کی عام دوائی ہے۔ معدے کے کیڑے اور کیچوے۔ لمبے لمبے کیڑے۔ محتاط معالج محض کیڑوں کے لئے دوائی نہ دے گا۔ وہ مریض کی ساری علامتیں اکٹھی کرے گا اور ان سے رہنمائی حاصل کر کے اصل دوائی چنے گا۔ میں نے ایک بار ایک گھر میں ایک کتے کو دیکھا وہ اپنی پچھلی ٹانگوں کے بل پر دری پر رینگ رہا تھا۔ جیسے اپنی مقعد کو دری سے رگڑ رہا ہو۔ مالکہ نے مجھے کہا کیا آپ اس کو کوئی دوائی نہیں دے سکتے۔ میں نے سباڈیلا کی ایک خوراک اس کے منہ میں ڈال دی۔ کچھ دنوں بعد اس عورت نے مجھے کہا۔ آپ نے اس کتے کو کس مرض کے لئے دوائی دی تھی۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا۔ ''دوائی کھانے کے چند روز بعد کتے نے کیڑوں کی ایک خوفناک پوٹلی سی باہر پھینکی''۔ سباڈیلا اور

سناپس مانگرا باریک چنونوں کے لئے لاجواب دوائیاں ہیں۔ اکثر دوائی مریض کی عام حالت کو درست کرتی ہے اور بعد میں اعضاء ماؤف خود بخود صحت قبول کر لیتے ہیں۔

زنانہ آلات تناسل۔ چنونوں کی وجہ سے عورتوں میں خواہش نفسانی بھڑک اٹھتی ہے۔ رحم کے پٹھوں میں کٹن کے ساتھ درد جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ حیض وقت سے بہت بعد آتا ہے۔ چند روز پہلے سے ہی نیچے کے رخ دباؤ شروع ہو جاتا ہے۔ حیض رک رک کر آتا ہے اور اکثر کم۔ خون کی رنگت سرخ چمکدار۔

ہسٹریا کے مریض۔ ایسا مریض جس کا دماغی توازن حیرت انگیز طور پر بگڑا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ طرح طرح کی عصبی علامتیں۔ "پھڑکن، جھٹکے، لرزہ یا چنونوں کی وجہ سے مرگی جس میں مریض کو ہوش رہے"۔ یہ بات سو فیصدی صحیح ہے کہ مکمل تندرست معدے، انتڑیوں یا مقعد میں چنونے پیدا نہیں ہو سکتے۔ وہ صرف مریضوں میں ہی پھل پھول سکتے ہیں۔ بارہا مریضوں نے مجھے بوتل میں بند کر کے لمبے لمبے کینچوے دکھائے ہیں۔ جبکہ انہیں سورا کی اصلاح کرنے والی دوائیاں دی گئیں اور خود مجھے بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ اس کے اندر چنونے موجود ہیں۔ آپ مریض کی تندرستی بحال کر دیں۔ یہ چنونے اور کیڑے خود مر جائیں گے۔ جرموں کے بارے میں بھی یہی اصول کام کرتا ہے۔ وہ بھی محض بیماری کی وجہ سے ہی وجود میں آئے۔ ایسا تو آج تک معلوم نہیں ہوا کہ وہ جسم میں بیماری آنے سے پہلے ہی موجود تھے۔ اگر آپ چنونوں کو نظر انداز کر کے مریض کی علامتوں کی بنا پر دوائی تجویز کریں گے تو مریض تندرست ہو جائے گا اور جہاں تک کرموں یا چنونوں کا تعلق ہے وہ خود بخود مٹ جائیں گے۔ چنونے سکڑتے جائیں گے۔ چھوٹے ہوتے جائیں گے اور آخر کار مٹ جائیں گے۔ ایسا تو عام طور پر ہی ہوگا کہ دوا دینے کے چھ ہفتے کے اندر اندر چنونے مٹ جائیں۔ اس کے برخلاف اگر آپ کوئی تیز دوائی دے کر چنونوں کو نکال دیں تو مریض برسوں تک تکلیف دہ علامتوں میں مبتلا رہے گا اور آپ سمجھ نہ سکیں گے کہ آخر مریض کو تندرست کرنے میں ناکام کیوں رہے۔

سب سے پہلے مریض کے لئے دوائی تجویز کریں۔ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے مناسب دوائی دیئے بغیر بیماری کے نتیجوں کو دور کرنے کی کوشش مت کیجئے اور یہ تسلی کر لیجئے یہ علاج آپ شروع کرنے والے ہیں وہ مناسب بھی ہے۔

سبائنا SABINA

عموماً اس دوائی کا استعمال گردوں، مثانے، بچے دانی، مقعد کے اندرونی اور بیرونی حصے کی علامتوں تک ہی محدود ہے۔ خصوصاً ان اعضاء سے اخراج خون اور ورم کی حالتیں۔ سبائنا گردش خون میں زبردست ہلچل پیدا کر دیتا ہے۔ سارے بدن میں زبردست تپکن لاتا ہے۔ گرمی سے مریض کی طبیعت بگڑتی ہے۔ گرم کمرے میں اور زیادہ کپڑے اوڑھنے سے بھی اس کی علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ وہ کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھتا ہے اور کھلی ہوا پسند کرتا ہے۔ (پلساٹیلا) گردش خون میں یہ اس طرح ہیجان لاتی ہے جیسی کہ اخراج خون سے تعلق رکھنے والی دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ ساری بلغمی جھلیوں خصوصاً گردوں، مثانے اور بچے دانی کی بلغمی جھلیوں سے خون گرنے کا رجحان پایا جاتا ہے جیسے کہ تھیں گل رہی ہوں، سکڑ رہی ہوں، بڑھ رہی ہوں

ی رگوں کی گانٹھ پر اس کا یقینی اثر ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس کا اثر انتڑیوں کے نچلے حصے پر اور مقعد کے بیرونی حصہ کے آس پاس ہوتا ہے۔ بواسیر کے مسے جن سے خون بکثرت نکلے۔ قبض اور خونی بواسیر۔ ان اعضاء میں احساس جیسے وہ بھرے ہوئے ہیں۔ جیسے جسم کی ساری رگیں خون سے بھری ہوئی ہیں۔ تناؤ کا احساس، پھولنے کا احساس۔ سارے بدن میں چبھن اس کے ساتھ بلغمی جھلیوں سے بار بار خون کا نکلنا۔ گردوں میں سخت جلن و چبھن۔ سخت تکلیف اور اس کے ساتھ سوزش والی علامتیں۔ پیشاب میں خون آئے۔ ورم، مثانہ اور پیشاب کی بار بار حاجت۔ گرمی سے ساری علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں اور سا کے ساتھ سارے بدن پر چبھن۔

مثانے کی نالی کا ورم۔ اس کے ساتھ سوزاک کی رطوبت یا مرد کے عضو مخصوص سے رطوبت آئے۔ اس کی انتہائی اہم علامت کا تعلق ہے۔ حیض سے اور بچے دانی کے اخراج خون سے۔ حیض کی علامتوں میں اہم ترین علامت ہے۔ نیچے کے رخ دباؤ اور دردزہ جیسا درد۔ حیض نہایت تکلیف اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ حیض کا خون بہت دنوں تک جاری رہتا ہے اور کثرت سے آتا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ اخراج دوسری ماہواری تک جاری رہتا ہے۔ بار بار حیض آتا ہے اور کثرت سے جاری رہتا ہے۔ اس دوائی کی خصوصیت یہ ہے جیسا کہ اور بھی چند دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ خون پتلا ہوتا ہے۔ رنگت گہری سرخ ہوتی ہے اور اس میں لوتھڑے ہوتے ہیں۔ یہ عموماً ان حالتوں میں زیادہ مفید ہے جبکہ حیض آتے آتے رک گیا ہو۔ پھر دردزہ جیسا درد شروع ہو گیا ہو۔ اس کے بعد خون کثرت سے جاری ہو جائے۔ جزوی طور پر سڑے ہوئے لوتھڑے خارج ہوں اور اس کے بعد چمکدار سرخ خون آتا ہے۔ یہی حالت بار بار جاری رہتی ہے۔ ایسی حالتیں عموماً اسقاط حمل۔ بچہ جننے کے بعد اور پُر درد حیض میں دکھائی دیتی ہیں۔ دردزہ جیسے درد کے ساتھ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی میں سخت درد ہوتا ہے۔ جو آگے کی طرف نکلتا ہے۔ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی سے درد شروع ہو کر بچے دانی یا پیڑو میں آکر نکلتا ہے۔ دوسری بڑی خوبی ہے خارش کے ساتھ گولی لگنے کی طرح اور چھریاں چلنے کی طرح کا درد جس کی وجہ سے مریضہ چیخ اٹھے۔ بچے دانی تک یا ناف تک گولی لگنے کی طرح کا درد۔ ان دو خوبیوں یعنی کمر سے پیڑو تک گولی لگنے کی طرح کے درد اور نیچے سے اوپر کے رخ چلنے والے درد۔ ان کے ساتھ اخراج خون میں زبردست مطابقت ہے۔

تیسرے مہینے میں حمل گرنے کی حالت میں بیلاڈونا اور سابینا دو اہم دوائیاں ہیں۔ بیلاڈونا میں بھی نیچے کے رخ دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک لوتھڑا نکلتا ہے اور پھر چمکدار سرخ رنگ کا خون بڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ مگر بیلاڈونا کی وہ حالت نہیں ہے جو سابینا میں پائی جاتی ہے۔ بیلاڈونا کے زیر اثر گردش خون اور ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ چھوا جانا اور ہلنا جلنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ مریض نرس کو اپنے بستر کے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں دیتا۔ چمکدار سرخ خون گرم ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ گرمی قابل دید ہوتی ہے۔ یہ خون جسم کے جس حصے کے اوپر سے گزرتا ہے وہ اس کی گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بیلاڈونا کی بڑھی ہوئی ذکاوت حس، جھٹکا، چھوا جانے، روشنی اور حرکت برداشت نہ کر سکنے کے مطابق ہی ہے۔ اگر معالج ذرا اس کا بستر ہلا دے تو مریض کے چہرے پر سخت عذاب کے آثار نمودار ہو جائیں گے۔ بیلاڈونا میں کئی

طرح کے درد پائے جاتے ہیں۔ نہ صرف گولی لگنے کی طرح کے ہی بلکہ یہ چاروں طرف چلتے ہیں۔ بے قاعدگی سے ہوتے ہیں اور نیچے کے رخ دباؤ کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ اس کے درد بجلی کی سی تیزی کے ساتھ آتے اور چلے جاتے ہیں۔ یکا یک آتے ہیں اور اسی طرح یکا یک مٹ جاتے ہیں۔ چاروں طرف سرعت کے ساتھ پھیلتے ہیں۔ اگر یہ علامتیں موجود ہوں تو پھر آپ کو وارکوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اکثر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ "اخراج خون کے وقت علامتیں یعنی اور دیکھنے کی فرصت نہیں ملتی"۔ تجربہ کار معالج آنکھ جھپکتے ہی ان علامتوں کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے۔ مریض کی حرکتوں، نرس کے بیان اور اپنی آنکھوں دیکھی حالت کی بنا پر دوائی معلوم ہو جاتی ہے۔

اگر اسقاط حمل کو روکنے کے لئے دوائی کی ضرورت ہو تو یہ سب سے پہلی دوائی ہے کیونکہ جہاں تک اس کی علامتوں کا تعلق ہے وہ اسقاط حمل کی ہیں۔ یہ اس وقت نہایت مفید ہے جبکہ بلغمی جھلیاں پھٹ پڑی ہوں یا کنول خارج ہونے والا ہو۔ یہ بچے دانی کے عام قدرتی فعل کو معمول پر لے آتا ہے۔ اس طرح یہ ان سارے فضلے کو نکال دے گا جو اب ان جھلیوں میں رہ گیا ہو۔ ہومیوپیتھک دوائیوں کی موجودگی میں بچے دانی کی صفائی کے لئے اوزاروں سے مدد لینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسقاط حمل کا صاف مطلب یہ ہے کہ عورت کے آلات تناسل میں کوئی نقص ہے۔

رحم کے خصیوں اور بچے دانی پر حمل گر جانے یا وقت سے پہلے بچہ پیدا ہو جانے سے ورم آ جاتا ہے۔ رحم کے خصیوں اور بچے دانی میں سخت درد۔ ریڑھ کی تکونیہ ہڈی میں ہلکا ہلکا درد۔ جیسے وہ ٹوٹ گئی ہو۔ جیسے وہ الگ الگ ہو جائیں گی۔ چیرنے پھاڑنے، چھید ہونے اور جلن کے ساتھ درد۔ اس کے ساتھ تکونیہ ہڈی میں چٹکن۔ سارے بدن میں جلن اور چٹکن۔ خصوصیت کے ساتھ اعضاء میں خواہ وہ بچے دانی ہو یا مثانہ۔ بچے دانی میں درد کے ساتھ خون کا بکثرت اخراج۔ کھنچاؤ کے ساتھ دردِ زہ کی طرح کے درد جو کمر سے پیڑو تک آئے۔ پیشاب کرنے کی زبردست حاجت۔ بچے دانی کے درد کی وضاحت یہی کہہ کر دی گئی ہے کہ دردِ زہ جیسا درد ہوتا ہے۔ قولنج کی طرح کھنچاؤ ہوتا ہے۔ نیچے کے رخ دباؤ ہوتا ہے جیسے کہ کچھ نکلنے والا ہے۔ خون کی مصنوعی کثرت کی وجہ سے دو ماہواریوں کے درمیان اخراج خون، جما ہوا اور پتلا خون۔ کمر کی تکونیہ ہڈی یا ریڑھ کی ہڈیوں سے پیڑو تک درد۔ اس کے ساتھ نیچے کے رخ سخت دباؤ جو کمر کے نچلے حصوں سے پیٹ تک اور رانوں تک پھیل جائے۔ خون کی رنگت چمکدار سرخ، پتلا، پانی سا۔ کمر میں اور بچے دانی میں دردِ زہ کی طرح کا درد۔ خون کے بڑے بڑے لوتھڑے خارج ہوں۔ ڈھیر کا ڈھیر خون آ پڑے۔ خصوصیت کے ساتھ حرکت کرنے پر اسقاط حمل یا حیض کی علامتیں اسی طرح بتائی گئی ہیں۔ حیض کثرت سے آتا ہے۔ وقت سے بہت پہلے آتا ہے۔ خون کچھ پتلا، کچھ جما ہوا اور بدبودار رک رک کر آئے۔ اس کے ساتھ دردِ زہ جیسا درد تکونیہ ہڈی سے پیڑو تک درد۔

جب قطعی طور پر حیض بند ہونے کا وقت آتا ہے یا عورت کثرت کا دار، پے درپے جنتے جنتے تھک گئی ہو۔ اس کی صحت گر چکی ہو تو اس کو مذکورہ بالا قسم کا اخراج خون بار بار ہوتا ہے۔ چمکدار سرخ خون جو کچھ پتلا ہوا اور کچھ جما ہوا۔ تکونیہ ہڈی سے پیڑو تک درد، بھاری تھکی، خون کی کمی، مگر کچھ ہی دیر بعد پھیل جاتی ہے۔ چہرہ بھر جاتا

ہے۔ خون کی کثرت آجاتی ہے مگر اتنے میں ہی دوسرا دورہ پھر ہو جاتا ہے۔ ریشہ دار جسمانی بناوٹ والی عورتوں کی بچے دانی سے خون کا گرنا۔

پرانا لیکوریا، جس میں رطوبت بکثرت خارج ہو۔ خونی ملی رطوبت۔ پرانا دائمی لیکوریا جبکہ مریضہ داد کھاج کے زہر سے متاثر ہو۔ یہ دوائی عورتوں کے سوزاک کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔ اس میں تھوجا کی طرح کے مسے پائے جاتے ہیں۔ تھوجا کا مسہ قدرے ذکی الحس ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے جیسے اس پر نہایت باریک پردہ پڑا ہوا ہے اور ذرا سا چھونے سے خون نکل آتا ہے۔ سبائنا مقعد کے آس پاس کے مسوں کو، چھتے دار مسوں کو، رحم اور مرد کے عضو مخصوص کے آس پاس کے سوزاک کے مسوں کو ٹھیک کرتا ہے۔

بچے دانی سے خون گرنے میں اپیکاک سے اس کا مقابلہ کیجئے۔ موخر الذکر میں بھی اول الذکر کی طرح چمکدار سرخ خون آتا ہے اور ڈھیر کا ڈھیر آپڑتا ہے مگر اس کے ابتدا میں ہی کافی تھکان آجاتی ہے۔ چہرہ پیلا ہو جاتا ہے، متلی آتی ہے، غشی آتی ہے، دم گھٹتا ہے۔ یہ سب تکلیفیں خارج شدہ خون کے تناسب سے بڑھ چڑھ کر ظاہر ہوتی ہیں۔ ملی فولیم میں بھی ڈھیر کا ڈھیر خون آپڑتا ہے۔ مگر اس میں دن رات خون ٹپکتا رہتا ہے۔ دن رات متواتر چمکدار سرخ خون ٹپکتا رہتا ہے۔ ٹریلیم بھی سبائنا کے مانند ہے۔ اگر علامتیں اسی کی ہوں تو بڑی مقدار میں نہ دینا چاہئے۔ اس میں دردزہ کی طرح نیچے کے رخ دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ درد جیسے اندر سے سب کچھ نکل جائے گا۔ اس درد کے ساتھ بڑے بڑے چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ خون بکثرت آتا ہے۔ مگر خون کی رنگت گہری اور بدبو دار ہوتی ہے۔ اس کے کچھ دیر بعد خون پتلا اور پانی سا آتا ہے۔ اس سے کپڑے پر بھورے رنگ کا داغ پڑتا ہے۔ اس کو دھونا مشکل ہوتا ہے۔ اکثر یہ تاروں کی طرح ہوتا ہے۔ بکثرت اور متواتر آتا رہتا ہے۔ جیسے بچے دانی میں سکڑنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسی مریضہ ملے جس کو بچہ جننے کے دنوں یا اسقاط حمل کے وقت کچا ارگوٹ استعمال کرایا گیا ہو تو آپ دیکھیں گے کہ بچے دانی میں سکڑاؤ کمزور ہوتا ہے۔ یہ ارگوٹ کی علامتیں برسوں تک جاری رہتی ہیں۔ یہ ایک اور سورا ہے۔ بڑی مقدار میں دینے سے دوران حمل بچہ مر جاتا ہے اور حمل گر جاتا ہے۔ مگر خون جاری رہے گا۔ بچے دانی نہ سکڑے گی جس کی سخت ضرورت ہے۔ یہ لقوے کی حالت پیدا کرتا ہے اور یہ وہ حالت ہے جس کے لئے ہم سیکیل تجویز کرتے ہیں۔ ہم اس کے ابتدائی اثر کے لئے سیکیل شاذ و نادر ہی تجویز کرتے ہیں بلکہ جب بچے دانی لوٹ کر اپنی اصل حالت پر نہ آئی ہو تب اس کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ گہرے رنگ کی بدبو دار رطوبت متواتر آتی رہتی ہے۔ یہ تصویر اس وقت مکمل ہو جاتی ہے جبکہ کمرہ خواہ کتنا ہی ٹھنڈا کیوں نہ ہو، مریضہ گرمی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ بدن پر چادر اوڑھنا پسند نہیں کرتی۔ مریضہ دبلی، پتلی، کمزور، سکڑی ہوئی، جھریاں پڑی ہوئیں، بھوکی ہوتی ہے، جلد کی رنگت میلی ہوتی ہے۔ وہ ہرگز موٹی نہیں ہوتی۔ جسم فربہ نہیں ہوتا۔ یہ جلد میں الجھنیں پیدا کرتا ہے۔ پیر کے نیچے کی رنگت میلی ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی بڑی بڑی بڑے داغ پڑ جاتے ہیں۔ مریضہ پاؤں اور ٹانگوں پر کپڑا اوڑھنا پسند نہیں کرتی۔ اس طرح کی مریضہ کا بدن سوکھ جاتا ہے، سکڑ جاتا ہے۔

سبائنا خون کے پرانے تکلیف دہ اور دیر تک جاری رہنے والے اخراج کو روک دیتا ہے جبکہ ذرا سی

ہے اور پھر دائیں آنکھ اور دائیں کنپٹی پر ٹھہر جاتا ہے۔ دن میں شدت اختیار کرتا ہے۔ روشنی سے اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مریض مجبوراً اندھیرے کمرے میں چلا جاتا ہے اور لیٹ رہتا ہے، قے آتی ہے، قے میں صفرا نکلتی ہے۔ تلخ رطوبت یا کھایا پیا نکلتا ہے اور اس کے بعد سر درد گھٹ جاتا ہے۔ پیٹ میں ہوا کے اوپر نیچے کی حرکت سے بھی سر درد کم ہو جاتا ہے۔ بستر میں لیٹنے سے مریض کی ہتھیلیوں اور تلووؤں میں جلن ہوتی ہے اور وہ ان کو چادر سے باہر نکال دیتا ہے۔ یہ اس کی گھنی اہم علامت ہے۔

آپ کسی ایسے شخص کو لیں جس کا دائمی سر درد کسی طرح مٹ گیا ہو اور اب کافی عرصہ سے بند ہے۔ اس کے بعد اس میں سردی برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ نزلہ زکام ہوتا رہتا ہے۔ زکام کا اثر گلے اور سانس کی نالیوں پر ہوتا ہے۔ ان اعضاء میں جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارہ رکھا ہو، جگہ خام ہو گئی ہو۔ گاڑھی لیس دار رطوبت نکلتی ہے۔ معدہ اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ ڈکاریں بہت آتی ہیں۔ خصوصاً کھانسی کے شدید دورے کے بعد۔

یہ بہت دیر تک کام کرنے والی دوائی نہیں ہے۔ اگر سنگونیریا نے دائمی اور وقت مقررہ پر نمودار ہونے والے سر درد کو روک دیا ہو اور اس کے اثر کو دیر پا بنانے کے لئے کوئی ایسی دوائی نہ کی گئی ہو جو گہرائی تک اثر کرتی اور سورا کی اصلاح کرتی تو سر درد پھر لوٹ آئے گا اور شاید اس بار زیادہ شدومد سے آئے کیونکہ سنگونیریا کا سر درد تھا جو بند ہو گیا اور بعد میں سرطان بن گیا اور یہ تکلیف فاسفورس سے دور ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر سر درد ہو جانے کے فوراً بعد اس کو فاسفورس ملتا تو سرطان کی نوبت نہ آتی۔ کیونکہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے فاسفورس اس کی دوائی تھی۔ اگر پرانے اور دائمی سر درد کو روک دیا جائے تو ممکن ہے مریض کو تپ دق ہو جائے۔ اس کے زیر اثر چھاتی کی تکلیفیں بھی بڑھتی ہیں اور بدتر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ دق میں عارضی طور پر سکون لاتی ہے۔ یہ بات تو عام ہے۔

سانس کی باریک نالیوں کا پرانا نزلہ۔ نزلے زکام میں مبتلا ہو جانے کا عام رجحان۔ ہر بار موسم بدلنے پر۔ موسم میں رطوبت آنے پر ہر بار ٹھنڈی ہوا لگ جانے پر، کپڑے بدلتے بدلتے ہوا لگ جانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ ابھی ایک زکام کا اثر دور نہ ہوا تھا کہ دوسری بار نیا حملہ اور ہو گیا۔ پسلیوں کے پیچھے چھاتی میں جلن ہوتی ہے۔ گاڑھی، سخت لیس دار، ریشہ دار بلغم آتی ہے۔ تشنجی کھانسی، کھانسی ہر بار ڈکاروں کی شکل میں بدل جاتی ہے۔ خالی ہوا کی ڈکاریں۔ اگر چھاتی میں جلن ہوتی ہو۔ بولتے وقت نرخرے اور سانس کی نالی کے بالائی حصہ میں سخت درد ہوتا ہو۔ کھانسی آخر میں ڈکار کی شکل میں بدل جاتی ہو۔ ہتھیلیوں اور تلووؤں میں جلن ہوتی ہو تو پھر سنگونیریا یقینی طور پر کام کرے گا اور مریض کی تکلیف کو کم کر دے گا۔ اکثر ایسے مریضوں کو سلفر دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ان کے لئے تباہ کن ہے۔ کچھ ایسی دوائیاں بھی ہیں جو سلفر سیلیشیا اور گریفائٹس کی نسبت دق کے ان مریضوں کے لئے زیادہ مفید اور موافق ہیں۔ مثلاً پلساٹیلا، سنگونیریا سے ٹی شی او گرے سی بس اور کاکس کا کٹائی یہ دوائیاں دق کے مریضوں کی تکلیف کو کم کرتی ہے۔ عارضی طور پر سکون لاتی ہیں اور اس کے جسم میں اتنی طاقت پیدا کر دیتی ہیں کہ وہ گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی کسی دوائی کی اوسط درجے کی پوٹینسی برداشت کرے۔ لیکن اگر جسم میں سکت کم ہو اور جسم قابل مرمت نہ ہو۔ نسبتاً گہرائی تک پہنچنے والی

دوائی دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہنی مین نے صاف ہدایت کی ہے کہ اس طرح کے کمزور جسم والوں کو فاسفورس ہر گز نہ دینا چاہئے۔ ہنی مین نے صاف ہدایت کی ہے کہ اس طرح کے کمزور جسم والوں کو فاسفورس ہر گز نہ دینا چاہئے۔ سنگوئنیریا کلی طور پر کام کرنے والی دوائی ہے۔ یہ بہترین سکون بخش ہے۔

نزلہ وزکام، خصوصاً ان لوگوں کا نزلہ زکام جنہیں سردی لگی ہو یا وہ زہریلے پودوں میں سانس لیتے ہوں۔ گلابی سردی۔ سنگوئنیریا کے مریض کو جون میں زکام ہوتا ہے۔ پھولوں کی خوشبو اور دوسری بُو برداشت نہیں ہوتی۔ گھاس پھوس سڑنے سے نزلے زکام کے ساتھ بخار آنے کا رجحان۔ ایسے بخار جب ناک میں جلن ہوتی ہو۔ گلے میں جلن ہوتی ہو۔ گلا جیسے خشک ہے جیسے بلغمی جھلیاں پھٹ پڑیں گی۔ نرخرے میں جلن وخشکی۔ اس کے ساتھ آواز کا بیٹھ جانا۔ ساری چھاتی میں جلن وخشکی۔ اس کے ساتھ دمہ۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں کی جلن بھی شامل رہتی ہے۔ معائنہ کیجئے تو ہتھیلیاں خشک، گرم اور سکڑی ہوئی نظر آئیں گی۔ تلوؤں کا بھی یہی حال ہوگا۔ حالانکہ وہاں جلد موٹی اور سخت ہوتی ہے۔ پنڈلی میں جس میں جلن ہو۔ پیر کے پنجے میں جلن ہوتی ہے اور مریض پاؤں چادر سے باہر نکال دیتا ہے تا کہ جلن کم ہو جائے۔

اگر سر درد ہو تو وہ اجتماع خون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ صبح سویرے سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سر کے پچھلے حصے سے شروع ہوتا ہے اور دائیں آنکھ تک پھیل جاتا ہے۔ سارا سر گرم ہو جاتا ہے اور ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔

سلفر، سیلیشیا اور سنگوئنیریا میں بھی ہر ساتویں دن سر درد ہوتا ہے۔ آرسینکم میں ہر 2 ہفتے کے بعد سر درد ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ دوائیاں دوسرے سر درد میں فائدہ نہ کریں گی۔ کیونکہ سنگوئنیریا میں ہی ہر تیسرے دن کا بھی سر درد پایا جاتا ہے۔ ایسے سر درد جو ہر 2 ہفتہ بعد نمودار ہوں۔ عموماً آرسینکم سے دور ہو جاتے ہیں یا کم ہو جاتے ہیں۔ اگر مریض کا جسم تباہ حال ہو تو پرانے اور دائمی سر دردوں کا علاج کرنے کی کوشش بڑھاپا آنے سے پہلے پہلے کرنی چاہئے۔

"سر میں چپکن کے ساتھ متلی قے، جو حرکت سے بڑھتی ہے"۔ سر درد عموماً حرکت سے شدت اختیار کرتا ہے۔ مگر اتنی اہمیت کے ساتھ نہیں جتنا کہ برائی اونیا میں۔ سنگوئنیریا کا سر درد بعد دوپہر رات کو شدت اختیار کرتا ہے اور اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض کو لیٹنا پڑتا ہے۔ سر دکھنے لگتا ہے جیسے پھوڑا ہو۔ چلنے سے یا ذرا سی جنبش سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ شدید قسم کا سر درد جو حرکت سے روشنی سے اور آواز سے بڑھتا ہے۔

"سر درد جیسے پیشانی سر درد کی وجہ سے پھٹ پڑے گی اور معدے میں جلن، دائیں آنکھ کے اوپر درد"۔ یہ اس دوائی کی اہم خصوصیت ہے۔ "دائمی سر درد جو وقت مقررہ پر آئے۔ صبح سے شروع ہوتا ہے۔ دن بھر بڑھتا رہتا ہے اور شام تک جاری رہتا ہے۔ سر میں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ضرور پھٹ پڑے گا۔ یا جیسے آنکھیں باہر نکل پڑیں گی۔ دماغ میں چپکن اور بھالا لگنے کی طرح کا درد۔ ان کا دائیں آنکھ پر زور ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ پیشانی اور چاند پر۔ اس کے بعد سردی لگتی ہے، متلی ہوتی ہے، صفرا یا خوراک کی قے۔ مجبوراً لیٹ جانا پڑتا ہے یا نہایت خاموشی اور سکون کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ سو جانے سے راحت ملتی ہے"۔ ان میں سے کچھ باتیں ہر ایک مریض میں نہ ملیں گی۔ مگر پھر بھی سنگوئنیریا کا سر درد معلوم کرنا مشکل نہیں ہے۔

درد اعصابہ طرح طرح کے عصبی درد، کٹن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح اور بھالا لگنے کی طرح کے درد جیسے پٹھوں کو چیر اپھاڑ اجار ہا ہو۔ یا کوئی انہیں پھیلا رہا ہو، کھینچ رہا ہو، ہر جگہ چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد، پھر نوعیت خواہ عصبی ہو یا گٹھیاوات کی۔ کھوپڑی میں درد خصوصاً کندھوں اور گردن کے آس پاس، گردن اکڑی ہوئی، بستر میں کروٹ نہیں بدل سکتا۔ بازو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ حالانکہ وہ اسے آگے پیچھے کر سکتا ہے۔ درد گردن تک پہنچتا ہے۔ کندھوں کے جوڑ میں درد۔ اس کی تکلیفیں دائیں طرف کو ترجیح دیتی ہیں۔ تاہم بائیں حصہ کی تکلیفوں میں بھی آرام پہنچاتا ہے۔ دائیں کندھے میں گٹھیاوات کا درد حتیٰ کہ بازو اوپر نہ اٹھا سکے۔ اس درد کی وجہ سے گردن اور کمر کے سارے پٹھے ماؤف ہو جاتے ہیں اور ان میں اکڑن آجاتی ہے۔ اگر درد دن میں شروع ہو جائے تو جوں جوں دن بڑھے گا، درد بھی بڑھے گا۔ سنگونیریا کے زیر اثر رات کو بھی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔

ٹھنڈ لگ جانے کے بعد کوئی مریض آپ کے پاس آتا ہے۔ وہ بازو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ بازو پہلو میں لٹکا رہتا ہے۔ درد رات کو بستر میں شدت اختیار کرتا ہے۔ کروٹ بدلنے سے درد بڑھتا ہے کیونکہ اس حرکت میں کندھے کے پٹھوں سے مدد ملتی ہے۔ درد غالباً کندھے کے نکون میں ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یہ اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس میں ریشے بھی ماؤف ہوئے ہیں۔

یہ فیرم کا مد مقابل ہے۔ فیرم کی ضرورت ان لوگوں کے لئے ہے جن کا چہرہ سرخ ہو۔ بہت تمتمایا ہوا ہو۔ جو اپنا بازو اوپر نہ اٹھا سکے۔ درد ہوتا ہے جو دن میں بڑھتا ہے۔ رات کو نہیں بڑھتا اور چہل قدمی سے گھٹ سکتا ہے۔ سنگونیریا کا درد چہل قدمی سے آرام آتا ہے اور تیز چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور درد صرف دن میں ہوتا ہے۔ فیرم میں مریض کا چہرہ عموماً سرخ ہوتا ہے۔ چہرے میں خون جھلکتا ہے۔ جبکہ سنگونیریا میں چہرہ پیلا ہوتا ہے۔ چھاتی کی تکلیفوں میں سنگونیریا کے زیر اثر پسلی کی ہڈیوں پر سرخ داغ پڑتے ہیں جیسا کہ تپ دق کے مریضوں میں ہوتا ہے۔

معدے کی گڑبڑ سے سر درد ہو جاتا ہے۔ مثلاً بھوک سے زیادہ کھا جانے سے۔ مرغن چیزیں کھانے سے اور شراب پینے سے۔ پرانے شرابیوں کے لئے یہ بھی نکس کی طرح مفید ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی کارآمد ہے جنہوں نے بیئر پی پی کر اپنا معدہ خراب اور کمزور کر لیا ہو۔ وہ روٹی نہیں کھا سکتے۔ اگر ایک چمچہ پانی بھی پی لیں تو وہ بھی قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ معدے میں کھایا پیا کچھ بھی نہیں ٹھہرتا۔ اسی گڑبڑ کے ساتھ سر درد۔ ان تکلیفوں کے ساتھ قے اور دست۔

نزلے کی شکایتیں اہم طور پر پائی جاتی ہیں۔ گلے پر نزلہ گرتا ہے۔ بظاہر گلے کی بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ ناک اور حلق بلغم سے بھر جاتی ہے۔ وہ تھوکتا رہتا ہے۔ خشکی اور جلن کا احساس۔ ہر بار نیا زکام ہونے پر سخت جلن ہوتی ہے۔ دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی رطوبت میں ترشی اور تیزی پائی جاتی ہے۔ ناک میں تیز کف جمع ہو جاتی ہے۔ یہ گلے میں جلن پیدا کرتی ہے۔ معدے سے تیز اور گرم گرم پانی سا گلے تک آتا ہے اور گلے میں اور منہ میں خراش پیدا کرتا ہے۔ دست میں بھی خراش پیدا کرنے والی رطوبت نکلتی ہے۔ خصوصاً بچوں میں، چوتڑ سرخ و خام ہو جاتے ہیں۔ یہ جلن انتڑیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ معدے کی پرانی

تکلیفوں میں پیٹ اور معدے میں جلن۔ ایک چمچہ پانی بھی پی لے تو قے ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ جلن۔ معدے کی پرانی جلن، مندا گنی، ہضم کی طرح طرح کی خرابیاں۔

زبان سرخ، جلن ہو، جیسے اس کا کسی گرم چیز سے تعلق ہو۔ حلق اور خوراک کی نالی میں جلن۔ معدہ کی چھت میں جلن۔ ٹانسلز کا ورم اور اس کے ساتھ جلن "گلے میں گرمی، جو سانس کے ساتھ سرد ہوا اندر کھینچنے سے کم ہو جاتی ہے۔ گلا اس قدر خشک ہوتا ہے جیسے وہ ابھی ٹوٹ جائے گا"۔ یہ جلن اور خراش ساری جھلیوں میں پائی جاتی ہے۔

مریض یکا یک بخار کی سردی سے بستر میں جل لیتا ہے۔ چھاتی میں جلن ہوتی ہے۔ نمونیہ کی علامتیں۔ زنگ آلود کف نکلتی ہے۔ شدید کھانسی آتی ہے۔ کھانسی کی ہر ایک کوشش اس جگہ چوٹ پہنچاتا ہے جہاں سانس کی نالی کے 2 حصے ہو جاتے ہیں۔ اعضاء میں جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ یا جیسے وہ 2 پتھروں کے درمیان پس رہے ہوں۔ کھانسی کے بعد زور زور سے خالی ڈکاریں بکثرت آتی ہیں۔ یہ مجموعہ کسی دوسری دوائی میں نہیں پایا جاتا۔

"متلی اس کے ساتھ معدے میں جلن اور بکثرت تھوکے"۔ متلی جو قے کرنے سے بھی کم نہیں ہوتی۔ قے کرتا رہتا ہے اور ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ جلن ہوتی ہے جیسے انگارہ رکھا ہو۔ ایسی حالتوں میں جلن کی زیادتی کی وجہ سے آرسینکم دیا جاتا ہے حالانکہ یہ غلطی ہے۔

"تلخ پانی کی قے۔ ترش اور تیز پانی کی قے۔ کھائے پئے کی غیر ہضم قے۔ جونے قے میں نکلیں۔ اس سے پہلے فکر۔ اس کے ساتھ سردرد اور معدے میں جلن۔ بعد میں سردرد کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ پژمردگی"۔ سردرد میں ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ ترشی معدہ، ترش ڈکاریں آتی ہیں، ترش قے آتی ہے۔ مریض اکثر صرف ترشی معدہ کی شکایت کرتا ہے۔ آپ کو یہ تسلی کر لینی چاہئے کہ اس کا مطلب ترش قے سے ہے یا ترش ڈکار سے۔ وہ کہتا ہے کہ ترش خوراک کی قے ہوتی ہے۔

سردرد اور دوسری بیشتر تکلیفوں کے ساتھ سنگوئنیریا میں غشی بھی پائی جاتی ہے۔ جیسے بھوک ہو اس کے باوجود بھی روٹی کے لئے بھوک نہیں ہوتی۔ غشی جیسے جان نکل رہی ہو۔ معدہ جیسے خالی ہے۔ "بھوک اور سردرد" میں یہ فاسفورس کے مشابہ ہے۔ "بھوک جس میں مریض کچھ کھانا چاہے اور سردرد" کی شکایت میں سورائنم اولین دوائی ہے۔ مگر سورائنم کا مریض کھاتے کھاتے سیر نہیں ہوتا۔ سنگوئنیریا میں بھی بھوک ہوتی ہے اور سردرد بھی ہوتا ہے۔ مگر یہ بھوک روٹی کے لئے نہیں ہوتی۔ وہ مریض روٹی کھانے تک کے خیال اور بو سے نفرت ہوتی ہے۔ سورائنم اور فاسفورس میں بے پناہ بھوک ہوتی ہے اور مریض خوب کھاتا ہے۔ مگر سنگوئنیریا میں سردرد کے ساتھ نقلی بھوک ہوتی ہے۔ "معدے میں جلن اس کے ساتھ سردرد اور بخار کی سردی"۔

دمہ میں ترش اور تیز ڈکاریں آتی ہیں۔ گھاس پھوس کے سڑنے سے ہوا دمہ۔ سنگوئنیریا اور اس دمے میں سنگوئنیریا عارضی طور پر سکون بخشتا ہے۔ جس میں معدے کی گڑبڑ بھی شامل حال ہو۔ معدے کی خرابی سے پیدا ہوئے دمہ میں نکس کو یاد رکھو۔

جگر کی خرابیاں، ہلکا ہلکا درد، ابھارے کا احساس، صفرا کے فتور۔ بظاہر جیسے جگر صفرا زیادہ مقدار میں بناتا

ہے معدے اور بارہ انگشتی آنت سے رطوبت گرتی ہے۔ اس طرح صفرا نیچے جانے کی بجائے معدہ میں گرتی ہے۔ اس کی وجہ سے تلخ ڈکاریں آتی ہیں۔ سبز یا زرد پانی کی قے آتی ہے۔ بگڑی ہوئی صفرا ایک نرالی بات ہے۔ آپ سنگونیریا کے کسی پرانے مریض کو دیکھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کا معدہ ایک ہفتہ تک خراب رہتا ہے۔ صفرا تھوکتا رہتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ آتا ہے۔ ترش و گرم ڈکاریں آتی ہیں۔ اس کے بعد یہ ساری تکلیفیں یکا یک مٹ جاتی ہیں اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ جس میں فضلہ بکثرت آتا ہے۔ دست کی یکا یک حاجت ہوتی ہے۔ صفرا کا دست۔ پتلا دست، ڈھیر کا ڈھیر فضلہ گرتا ہے۔ نیٹرم سلف، سنگونیریا، پلسا ٹیلا اور لائیکو پوڈیم دست اور قبض کی ادل بدل کر ہونے والی شکایت کو دور کر دیتا ہے۔

"بچے دانی کے منہ پر زخم ہو جاتے ہیں۔ خراش پیدا کرنے والا لیکوریا۔ شام کے وقت پیٹ میں اپھارہ۔ رحم کی راہ ہوا خارج ہو۔ بچے دانی کا منہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی گردن سے سر تک درد"۔

گلے کی بیرونی خشکی۔ نرخرے میں جیسے سوزش آ گئی ہو۔ گاڑھی کف تھوکے۔ اس کے ساتھ گلے میں خشکی، کچا پن اور جلن۔ کالی کھانسی، گھٹن، گلے کے آر پار تیخ، رات کو کھانسی بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ دست۔ رات کو کھانسی شدت اختیار کرے اور اس کے ساتھ دست ایک ایسی علامت ہے۔ جس میں یہ دوائی یقینی طور پر کام کرتی ہے۔ کالی کھانسی کے بعد زبردست کھانسی۔ سردی لگنے کے بعد سردی تشنجی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ کسی بالغ کو سردی لگتی ہے اور کالی کھانسی کے مانند تشنجی کھانسی آ جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے یہ معدے کی کھانسی ہے۔ کیونکہ اس میں دم گھٹتا ہے۔ دست اور جلن ہر حالت میں پایا جاتا ہے۔

نہایت تکلیف دہ، خشک تشنجی اور تکان لانے والی کھانسی۔ خصوصیت کے ساتھ بچوں میں، رات کو لیٹ جانے سے، سرد کمرے میں سونے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سانس کی باریک نالیوں میں کچا پن اور جلن کا احساس۔ سانس کی نالی کا بالائی حصہ دکھتا ہے جیسے وہاں زخم ہوں۔ خوراک کی نالی میں خوراک جاتے وقت صاف محسوس ہوتی ہے۔ مریض وہ جگہ بتلا سکتا ہے جہاں سے خوراک گزرتی ہے۔

سارسا پریلا *SARSAPARILLA*

سارسا پریلا پرانی بیماریوں کی بگڑی حالتوں میں مفید ہے۔ خصوصاً ان پیچیدہ حالتوں میں جہاں سوزاک، آتشک اور جریان کے زہر ملے جلے ہوں۔ ان میں بھی خصوصاً ان پیچیدہ حالتوں میں جہاں سوزاک، آتشک اور جریان کے زہر ملے جلے ہوں۔ ان میں بھی خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں جہاں جریان اور آتشک کے زہر ملے جلے ہوں یہ ان حالتوں میں بھی مفید ہے جب کہ مرکری، جریان، آتشک اور خارش وغیرہ کے اثر مل جل کر فساد کر رہے ہوں۔ سارے بدن پر کمزوری کا غلبہ رہتا ہے جیسا کہ مرکری، سیلیکس اور اسی قسم کی دوسری دوائیوں میں پایا جاتا ہے۔ ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اگر چوٹ لگ جائے تو زخم مندمل نہیں ہو سکتا۔ ذرا سی وجہ سے زخم بن جاتا ہے۔ چوٹ کے بعد زخم بنا رہ جاتا ہے۔ ضدی ہو جاتا ہے۔ صحت قبول نہیں کرتا۔ اس میں سڑاند آ جاتا ہے اور آرسینیکم سیلیکس اور مرک کار کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے۔ سارا جسم کمزور ہو جاتا

ہے۔ جسے مفلوج ہو گیا ہو۔ ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ سوچ بچار کا کوئی کام نہیں کر سکتا۔ ذہنی کمزوری۔ یہ کمزوری بڑھتے بڑھتے بے شعوری آجاتی ہے۔ دماغ اور رگ وریشوں کی کمزوری۔

تمام اعضاء کا قدرتی فعل سست ہو جاتا ہے۔ کمزور پڑ جاتا ہے۔ کاہلی آجاتی ہے۔ ان میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ رگوں کی کمزوری اور پھیلاؤ۔ رگوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ رگوں میں پھیلاؤ آنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ بواسیر کے مسے بن جاتے ہیں چہرے اور بدن کی رگوں پر گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ چہرہ عموماً سرخ ہوتا ہے اور بدرنگ چکتے پڑتے ہیں۔ جب گردش خون کمزور ہوتی ہے تو اعضاء متعلقہ کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی بڑی ہڈی کی جلد نیلی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ کی پشت بھی نیلی ہو جاتی ہے۔ بدن پر نیلے داغ پڑ جاتے ہیں جیسے سڑاؤ آنے والا ہو۔ خاص کر بڑھاپے میں مفید ہے جبکہ ہاتھوں کی پشت پر اور جسم کے دوسرے حصوں پر نیلے اور سیاہ داغ پڑ گئے ہوں۔

تر خارش، خارش والی، کھرنڈ والی، رطوبت والی پھنسیاں، ہاتھوں کی پشت اور ہتھیلیاں موٹی اور سخت ہو جاتی ہیں۔ ان پر باریک کھرنڈ آتے ہیں۔ بیچ بیچ میں نیلے داغ۔

اس میں سردی اور گرمی کی بہت ہی خوبیاں ہیں۔ گرمی ملنے سے بہت سی اندرونی شکایتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لیکن اگر بیرونی طور پر سردی لگتی ہو تو وہ حرارت ملنے سے گھٹ جاتی ہے۔ گرم روٹی اور گرم پانی وغیرہ پینے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ٹھنڈی چیزیں کھانا پسند کرتا ہے۔ بیرونی حرارت خوشگوار اور راحت بخش معلوم ہوتی ہے۔

سکیل کے زیر اثر بھی ریشوں کی زبردست کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ خون کی گردش میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ زخم بن جاتے ہیں اور سڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہرہ طور پر دونوں دوائیوں میں کافی مشابہت ہے۔ تاہم گرمی اور سردی کے بارے میں زبردست اختلاف بھی موجود ہے۔

معدہ زبردست تکلیف کا مرکز ہوتا ہے۔ اپھارہ، متلی ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ ترش ڈکاریں اور ترش خوراک کی قے۔ معدے میں خمیر اٹھنے اور بے چینی کی ہر وقت شکایت کرتا رہتا ہے۔ جیسے اس نے ٹھونس ٹھونس کر کھایا ہو یا جیسے خوراک معدے میں پہنچ کر ترش ہو گئی ہو۔ مندا گنی۔ ہضم کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔

اعضاء پھول جاتے ہیں۔ خون رک جاتا ہے۔ گلے، زبان اور منہ کی یہ حالت ہو جاتی ہے جیسے ان میں زخم بن جائیں گے۔ ارغوانی رنگ کے داغ جیسے وہ ابھی پھٹ پڑیں گے۔ مگر ہفتوں بلکہ مہینوں تک وہ برقرار رہتے ہیں۔

نچلے اعضاء کے ریشوں کا استسقاء۔ دباؤ تو گڑھا پڑ جاتا ہے۔ استسقاء کی حالتیں۔ پیشاب میں چربی آنے کی وجہ سے مکمل یا جزوی اندھاپن۔

آتشک کے ان پرانے مریضوں کے لئے مفید ہے جن کو پارہ بکثرت کھلایا گیا ہو جن کا دماغ اور جسم تھک چکا ہو۔ نچلے اعضاء میں لقوے جیسی کمزوری۔ ان میں محنت کی تھکان برداشت کرنے کی سکت نہیں رہتی۔ ذرا سی محنت کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہر وقت تھکا ماندہ، سارے جسم پر جگہ بہ جگہ زخم ہو جاتے ہیں۔ جلد ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور رات کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

کا دورات کو شدت اختیار کرتا ہے۔ سارسا پریلا مرکری کے اثر کو زائل کرتا ہے اور رد عمل لاتا ہے۔
ان بچوں کا سوکھیا مسان جن کے ماں باپ کو آتشک کی شکایت رہی ہو۔ پہلے پہل ان بچوں کی گردن ... ہے۔ خشک ارغوانی رتانبے کی رنگ جیسی پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ کھایا پیا جزو بدن نہیں بنتا۔
بچے کو پیشاب کی راہ سنگریزے خارج ہو جاتے ہیں۔ زردی مائل یا سفیدی مائل کھڑیا جیسی تلچھٹ ... پر بھی رہ جاتی ہے، بچہ پیشاب کرنے سے پہلے چیخ مارتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ پیشاب کرنے ... سخت تکلیف ہوگی۔ اکثر پیشاب کر چکنے کے بعد وہ بری طرح چیختا ہے۔ یہ علامت ان پرانے ... سوں میں پائی جاتی ہے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہو۔ مثانے میں درد ہوتا ہے جیسے کسی نے مٹھی بند کر لی ... اس طرح کے سکڑاؤ سے مریض چیخ اٹھتا ہے۔ پیشاب کے خاتمہ پر درد ہوتا ہے۔
پرانے عیاش، وہ لوگ جو کثرت شراب، زنا کاری اور بدکاری سے کھوکھلے ہو گئے ہیں۔ جن کے ... سا اور بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ بدن میں جھریاں پڑ گئی ہیں۔ جسم سوکھ گیا ہے۔ وقت سے پہلے ہی بڑھاپا آ ... گیا ہے۔ ابھی چالیس سال کی عمر ہے مگر چہرے سے 80 سالہ بوڑھا نظر آتا ہے۔ پیروں پر سوجن آ جاتی ... ۔ لاٹھی لے کر چلنے پر بھی ڈگمگاتا ہے۔ اس خستہ حالی کی ابتدا میں نکس سکون بخشتا ہے۔ مگر اس کے بعد ایسا ... بھی آ جاتا ہے جبکہ جسم و دماغ کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر سارسا پریلا، لیکیسس اور سنکیل جیسی دوائیوں کی ... ضرورت پڑتی ہے۔
بچوں کا سوکھیا مسان، چہرہ بوڑھوں جیسا نظر آئے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ جلد خشک اور ڈھیلی۔ ہکی ... بدلے جیسے دست۔
موسم بہار میں پھنسیاں نکلتی ہیں۔ خون سے تعلق رکھنے والی دوائیوں کی تکلیفیں سردی میں پھلتی پھولتی ... اور بہار میں جا کر نمودار ہوتی ہیں جیسا کہ لیکیسس، سنکیل اور ویسا مبلس میں پایا جاتا ہے۔
مثانے اور گردوں سے رطوبت گرتی ہے۔ رات کو بچہ سوتے سوتے خود بخود پیشاب کر دیتا ہے۔ ... ور دبچے رات کو سوتے سوتے پیشاب کر دیتے ہیں۔ جب پیشاب کرنے بیٹھتا ہے تو مثانے میں اینٹھن ... ہے۔ اس لئے بیٹھ کر پیشاب کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔ لیکن وہ جونہی کھڑا ہو جاتا ہے پیشاب خود بخود ... جاتا ہے۔ عورتوں کی حالت میں یہ علامت خصوصیت کے ساتھ اہم ہے۔ کیونکہ وہ کھڑا ہو کر پیشاب ... نہیں کر سکتا۔ رات کو پیشاب بکثرت آتا ہے۔ بستر سارا بھیگ جاتا ہے۔ مگر دن میں مریض صرف کھڑے ... ہی پیشاب کر سکتا ہے۔
چودہ برس پہلے میں نے ایک مریض کا علاج کیا تھا۔ رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:۔ "مریض عمر ... سال، برسوں سے وسکی پینے کا عادی تھا۔ میرے پاس جب آیا تو چار ماہ سے اسے پاخانے کے ساتھ ... کثرت خون جا رہا تھا۔ چند قدم چلنے سے ہی دم گھٹنے لگتا تھا۔ خون اس کثرت سے نکلنے کے بعد پیروں پر ... سوجن آ گئی تھی۔ دونوں رانوں کے درمیانی حصہ پر استسقا تھا۔ سردی لگتی تھی جس کی وہ وضاحت نہ کر سکا۔ ... ماہ پہلے بائیں بازو اور بائیں ٹانگ کی لقوے جیسی کمزوری آئی جو 2 گھنٹے بعد ہی غائب ہو گئی۔ اس کے ... بایاں بازو سن ہو گیا۔ چہرے اور سر کے بائیں حصہ میں پھاڑنے کی طرح کے درد شروع ہوئے، بھوک

مٹ گئی۔ پاخانے میں خون آنے لگا۔ وہ محسوس کرتا تھا جیسے ہر وقت خواب دیکھ رہا ہے۔ یادداشت مٹ گئی۔ چہرے کی رگوں میں الجھنیں پڑ گئیں۔ چہرہ نہایت سرخ۔ خون کی گردش میں عام جمود۔ چاند پر جیسے ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ رات کو کئی بار پیشاب کرنا پڑتا تھا۔ پیشاب کچھ دیر رکھا رہتا تو وہ گاڑھا ہو جاتا اور اس میں بادل تیرتے نظر آتے تھے۔ مگر ابتدائی اخراج صاف ہوتا تھا۔ انسے مالی تفکرات تھے۔ پاخانے کے لئے بیٹھتا تو پیشاب نہ کر سکتا تھا اور اگر کھڑا ہو جائے تو پیشاب آسانی سے اترتا۔ پیشاب میں چربی آتی تھی"۔

جب سارساپریلا 52 برس کے بوڑھے شخص کی صحت بحال کر سکتا ہے تو یہ قابل غور بات ہے۔

"مرد [illegible] مثانے کی نالی میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ عورت جب بھی پیشاب کرتی ہے مثانے کی نالی کی راہ گڑ گڑاہٹ کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے۔ یہ علامت مثانے کے نزلے میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مثانے میں کف سڑتا ہے اور اس سے ہوا اٹھتی ہے۔ پیشاب کرنے کے لئے بار بار حاجت ہوتی ہے مگر ناکام۔ پیشاب کی مقدار گھٹ جاتی ہے"۔

اس دوائی نے بارہا مثانے میں پتھری کو گلا ڈالا ہے۔ یہ پیشاب میں اس قسم کی تبدیلی پیدا کرتی ہے کہ پتھری بننا ناممکن بن جاتا ہے اور وہ بتدریج گھلتی اور چھوٹی ہوتی چلی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گہرے رنگ والا، خون ملا اور کف والا پیشاب سارساپریلا کے بعد صاف ہو گیا۔ لیکن اگر پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو سنگریزے نظر آ جاتے ہیں۔ اگر پیشاب میں پھر بادل نظر آنے لگیں تو دوسری خوراک پھر دینی چاہئے۔ پیشاب میں سنگریزوں کا گھول موجود ملے گا۔ یعنی اب پتھری گھلتی جا رہی ہو۔

چند برس پہلے کی بات ہے، ایک بوڑھا آپریشن کرانے والا تھا۔ سرجن نے رائے دی تھی کہ اس کے مثانے میں پتھری ہے۔ آخر بوڑھے نے آپریشن نہ کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ بار بار منع کرنے پر بھی اس نے مجھے بلایا اور میں نے اس کا کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کی علامتیں سارساپریلا کا تقاضا کر رہی تھیں۔ کچھ دن بعد اس کو پیشاب میں سنگریزے اس کثرت سے آنے لگے کہ مریض حیران رہ گیا۔ اس نے نزلہ گھٹا دیا اور مثانے کو آرام ملا۔ پورے ایک برس کے بعد اس کو ایک رات سخت تکلیف ہوئی اور اس کے بعد مٹر کے برابر پتھر نکلا۔ اس کے بعد بھی کئی بار چھوٹے پتھر نکلے اور اس کی صحت بحال ہو گئی۔

ایک نوجوان کو پیشاب میں تلچھٹ بکثرت آتی تھی۔ میں نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ ایک برتن میں پیشاب کرے۔ وہ ایک ماہ اسی برتن میں پیشاب کرتا رہا۔ اس دوران میں برتن کی تہ میں 1/16 انچ موٹی تلچھٹ جم گئی۔ سارساپریلا استعمال کرانے سے سنگریزے نکل گئے اور آگے بننے بند ہو گئے۔ یوں سنگریزے کافی دن تک آتے رہے مگر وہ گھلے رہتے تھے اور کافی دیر کے بعد تہ نشین ہوتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ بھی مٹ گئے۔ اس کو گٹھیا کی تکلیف تھی۔ یہ بھی دور ہو گئی۔

سارساپریلا میں گٹھیا کی گانٹھیں بھی پائی جاتی ہیں جن میں انتہائی دکھن ہوتی ہے۔ یہ دوائی دیے جانے کے بعد پیشاب میں سنگریزے آنے لگے۔ یہ دوائی کے بہترین اثر کی شہادت تھی۔ اسے روکنا نہیں چاہئے۔

دائمی، ضدی قبض جس کے ساتھ پیشاب کی زبردست حاجت ہو۔ پاخانے کی حاجت اور انتڑیوں میں کھچاؤ۔ اوپر سے نیچے کے رخ زبردست دباؤ، جیسے انتڑیاں باہر نکل رہی ہوں۔ رفع حاجت کے وقت

مقعد میں سخت کٹن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ چھوٹے گول سدے اور نیچے کے رخ دباؤ۔

جریان کے پرانے خشک سے جوگٹھیا کے دردوں کو ہٹانے کے لئے مرکری کے استعمال کے بعد نمودار ہوئے ہوں۔

سیکیل کارنٹم SECALE CORNUTUM

سیکیل کی بہترین علامتیں ان لوگوں نے بتائیں جو جسمانی طور پر دبلے پتلے تھے۔ دوائی کے طور پر بھی اس کی سب سے زیادہ ضرورت انہی کو ہے۔ بلاشک اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ موٹے تازے لوگوں پر اثر نہیں کرتی جن دوائیوں میں مریضوں کا حلیہ دیا گیا ہے یہ وہ حلیے ہیں جن میں وہ دوائیاں خصوصیت سے کام کرتی ہیں۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو دوسرے جسموں میں بھی یہ اثر کرتی ہیں۔ سیکیل خصوصیت کے ساتھ دبلے پتلے لوگوں میں کام کرتا ہے۔

جلد پر جھریاں، سکڑی ہوئی جلد، دبلا پتلا بدن، غیر تندرست جلد، جلد کی رنگت نیلی سی، ارغوانی سی یا جلد پر نیلے سے یا ارغوانی رنگ کے داغ، جھریوں والی جلد پر ارغوانی داغ۔ خصوصیت سے ان حصوں پر جہاں خون کی گردش کمزور ہو۔ مثلاً ہاتھوں کی پشت، پیر اور ٹانگ کی بڑی ہڈی۔ یہ اعضاء بے حس ہو جاتے ہیں۔ ان میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں کانٹا چبھنے کا سا، جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور سرسراہٹ ہوتی ہے۔ جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ جیسے جلد کے نیچے کیڑے مکوڑے چل رہے ہوں۔ جیسے جلد و گوشت کے درمیان چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ انگلیاں جیسے سن ہوں، مردہ ہو گئی ہوں یا لکڑی کی بنی ہوئی ہوں۔ خصوصیت سے پاؤں کی انگلیاں، پاؤں کی انگلیاں سیاہ ہو جاتی ہیں اور ان میں سڑاؤ آ جاتا ہے۔ بڑھاپے کی جھریاں جیسا کہ کمزور بوڑھوں میں پایا جاتا ہے۔ خون کی رگیں بند ہو جاتی ہیں۔ پیر کی انگلیوں تک خون نہیں پہنچتا۔ وہ بے حس اور سیاہ ہو جاتی ہیں، مردہ ہو جاتی ہیں۔ سیکیل خون کی گردش کو بہتر بناتا ہے اور بڑھاپے کو ملتوی کر دیتا ہے۔

جلن بھی اس دوائی کی خاصیت ہے۔ جلد میں جلن ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہے۔ اعضاء میں جلن کا احساس۔ اگر چھوؤ تو سرد محسوس ہوں گے اور درحقیقت سرد ہوتے ہیں۔ گرمی کے احساس کے ساتھ ٹھنڈک۔ جلن خصوصیت سے اندرونی اعضاء میں۔ خشکی اور اس کے ساتھ جلن۔ معدے میں اور انتڑیوں میں جلن۔ ناک، سانس کی نالیوں، منہ اور گلے میں خشکی و جلن۔ پھیپھڑوں میں جلن۔

اس کے زیر اثر پیدا ہونے میں اور ان میں گندگی آ جاتی ہے۔ پرانے زخموں میں حیرت انگیز طور پر سکڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ زخم خشک ہوتا ہے مگر اس کے اوپر انگور نہیں آتا۔ زخم چمکدار سیاہی مائل۔ اس پر پکا یک سیاہی مائل انگور آتا ہے۔ ضدی زخم۔ آخر میں اس پر سیاہ رنگ کا کھرنڈ آتا ہے جو آہستہ آہستہ الگ ہو جاتا ہے اندر سے جگہ خشک نکلتی ہے۔ کبھی کبھی سیاہ رنگ کا ذرا سا خون نکلنے کے سوا کوئی رطوبت نہیں آتی۔

سیاہ رنگ کا پتلا خون ٹپکتا ہے۔ عموماً ان جگہوں سے جہاں سوزش نہیں ہوتی، نکسیر میں سیاہ رنگ کا بدبودار پتلا خون نکلتا ہے۔ گلے سے، پھیپھڑوں سے، مثانے سے اور گردے سے گہرے رنگ کا خون نکلتا ہے۔

سیاہی جیسا پیشاب بچے دانی سے بکثرت اور بڑی دیر تک خون جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ماہواری دوسری ماہواری سے جا ملتی ہے۔ چھریاں پڑی ہوئیں۔ پہلے دن خون گاڑھا آتا ہے۔ اس کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ چند ہفتوں تک یہی حال رہتا ہے۔ پھر گہرے رنگ کا پانی سا پتلا اخراج آتا ہے جو دوسری ماہواری تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر وہی گاڑھا سیاہ، پانی سا پتلا اور سخت بدبودار اخراج ہوتا ہے۔ یہ حالت ان عورتوں میں پائی جاتی ہے جنہوں نے حمل گرانے کے لئے ارگوٹ کا استعمال کیا ہو۔ یا ان نازک مزاج عورتوں میں پائی جاتی ہے جن کو کل ولادت کے لئے ارگوٹ دیا گیا ہو۔ اگر عورت حساس طبیعت والی نہ ہوگی تو یہ علامتیں اتنی دیر تک جاری نہ رہ سکیں گی۔

بعض عورتیں ایسی پاگل ہوتی ہیں کہ خواہ ان کی جان ہی چلی جائے، وہ حمل ضرور گرا دیں گی۔ ایسی عورتیں عام طور پر کہتی سنائی دیا کرتی ہیں کہ جب سے اسقاط حمل ہوا ہے میری صحت ٹھیک نہیں ہوئی۔ ارگوٹ نے اس کی صحت برباد کر دی ہے۔ ارگوٹ بھی سورا کی طرح جسم کی گہرائی تک زہریلا اثر پہنچا دیتا ہے۔ حمل گرانا سورا پر پیوند چڑھانا ہے اور ارگوٹ کھا کر عورت جریان یا آتشک کے زہر کے مانند ایک خطرناک زہر اپنے اندر داخل کر لیتی ہے۔

میں نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں جنہوں نے حمل گرانے کے لئے ارگوٹ کھایا تھا۔ میں ان کی تکلیف کو عارضی طور پر کم کر دینے کے سوا اور کوئی مدد نہ کر سکا۔ ان میں سیکیل کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سورا کی علامتیں دب جاتی ہیں۔ جیسا کہ آتشک کا زہر سورا کو دبا لیتا ہے۔ سیکیل کی مدد سے ہم ان زہریلے اثروں کو زائل کر کے مریضہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کسی طرح سورا کی علامتوں کو جگا سکیں تو مریضہ تندرست ہو جائے گی۔ مگر ایسی مریضہ عورتیں معالج کی حد سے دور پہنچ جاتی ہیں۔ ارگوٹ ان کی زندگی میں برسوں کی کمی واقع کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ انہیں کوئی قابل معالج نہ مل جائے جو ہر بار نہایت احتیاط کے ساتھ دوا چن کر دے سکے۔

عام جسمانی تکلیفیں گرمی سے شدت اختیار کرتی ہیں۔ کبھی کبھار ہی اس کے خلاف ہوتا ہے۔ وہ سردی پسند کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے ہاتھ پاؤں برف سے سرد ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی وہ بدن پر چادر اوڑھنا پسند نہیں کرتا۔ کھڑکیاں کھول کر رکھنا پسند کرتا ہے۔ زخموں والا مریض بھی بدن کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ جس مریض کے بدن کے کسی حصہ سے خون جا رہا ہو تو وہ بھی کپڑے اتار دیتا ہے۔ خواہ کمرہ کتنا ہی سرد کیوں نہ ہو۔ ورم معدہ اور ورم امعاء میں مریض پیٹ کو ننگا رکھنا پسند کرتا ہے۔

اکثر جلد گرمی محسوس کرتی رہتی ہے اور مریض چادر اوڑھنا پسند کرتا ہے۔ شدید عصبی درد ہوتے ہیں۔ جس میں ڈنک لگنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ ان میں جلن ہوتی ہے جیسے وہاں انگارہ رکھا ہوا ہے۔ کٹن ہوتی ہے جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ اگر ایسی تکلیف والی جگہ کو سینک دیا جائے تو راحت ملتی ہے۔ کٹن ہوتی ہے جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ اگر ایسی تکلیف والی جگہ کو سینک دیا جائے تو راحت ملتی ہے۔ سرد ہوا سے سر درد بڑھتا ہے۔ تو بھی عام حالت چادر اتار دینے سے سدھرتی ہے۔ سرد کمرے میں راحت ملتی ہے۔ مریض کے بدن کو سرد ہوا لگے تو اسے خوشگوار محسوس ہوتی ہے۔

جسم کے کسی بھی حصہ پر سخت سوزش۔ نمونیہ جس میں سڑاؤ پیدا ہو گیا ہو۔ ورم معدہ۔ پیٹ کی رطوبتی جھلیوں کا ورم۔ بچے دانی اور رحم کے خصیوں کی سوزش۔ سوزش کی حالتوں میں یہ آرسینکم کا مد مقابل ہے۔ علامتوں میں اتنی مشابہت ہوتی ہے کہ دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ دونوں میں پیٹ میں زبردست ابھارہ آتا ہے۔ پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ جلن جیسے دہکتا انگارہ رکھا ہو۔ زبردست پیاس۔ انتہائی ذکی الحس حتیٰ کہ چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ حرکت یا جنبش بھی برداشت نہیں ہوتی۔ خون کی قے۔ خون کے چھیچھڑے خارج ہوتے ہیں۔ پاخانے کی راہ خوفناک بدبودار خون ملا فضلہ آتا ہے۔ مگر دونوں کی عام باتوں میں بھاری فرق ہے۔ آرسینکم کا مریض بدن ڈھانپنا پسند کرتا ہے۔ بدن کو گرم رکھتا ہے۔ گرم سینک دیتا ہے۔ جبکہ سیکیل کا مریض بدن کھلا رکھتا ہے اور سرد ہوا پسند کرتا ہے۔

کسی ایک عضو یا جسم کے سارے پٹھوں میں تشنج۔ بدن کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے، پنڈلیوں میں، رانوں میں، تلوؤں اور ہاتھوں میں اینٹھن۔ ہسٹیریا کے تشنج، ہسٹریا کا رجحان۔ یہ اینٹھن چہرے سے شروع ہوتی ہے۔ جنون جس میں زبردست نفسانی جوش ہو۔ اعضاء پوشیدہ کو ننگا کر دیتا ہے اور گندے اشارے کرتا ہے۔ عورت انگلی سے رحم کو بار بار رگڑتی ہے حتیٰ کہ خون جاری ہو جاتا ہے۔ شرافت اور حیا داری ہوا ہو جاتی ہے۔

تشنج عصبی تکلیفیں اور ذہنی علامتیں اس وقت شدت اختیار کرتی ہیں جبکہ حیض جاری ہو۔ زچہ کو بھی ایسے وقت میں تشنج آتا ہے جبکہ پانی جاری ہو چکا ہو۔

چونکہ اس میں خون جاری کرنے اور خون کے لال ذرات کو تباہ کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے لہٰذا یہ خون کی کمی لاتا ہے۔ چہرہ خشک گوشت کے مانند نظر آتا ہے۔ جھریاں پڑی ہوئیں، سکڑا ہوا، گندہ جیسے نہ معلوم کب سے دھویا نہیں گیا۔ جیسے چہرے پر خیالی گرد جم گئی ہے۔ خصوصاً ہاتھ پیروں پر، مٹیلی، خیالی صورت۔

تمام بلغمی جھلیوں سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بلغمی جھلیاں خشک ہو جاتی ہیں اور ان سے خون گرتا ہے۔ نزلے والی ناک سے خون ٹپکتا ہے۔ پتلا، سیاہ رنگ کا بدبودار خون جو آہستہ آہستہ جم جاتا ہے یا قطعاً نہیں جمتا۔ "ناک سے گہرے رنگ کا خون متواتر نکلتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ زبردست تھکان، نبض نہایت کمزور"۔ یہ حالت بوڑھوں یا پرانے شرابیوں میں آتی ہے۔ نوجوان عورتوں میں بھی اور اکثر کمزوری سے دکھائی دیتی ہیں۔

جن عورتوں نے ارگوٹ کھایا ہو ان کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ جیسا بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ بوڑھوں کا موتیا بند۔

ان لوگوں کی نئی اور پرانی شکایتوں میں خصوصیت کے ساتھ کام کرتی ہے جو دبلے پتلے اور کمزور ہوں۔ زخم پیدا ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جلد گندی اور گرمی سے تکلیفوں میں اضافہ ہوتا ہو۔

پرانے دست جن میں سخت کمزوری آئے۔ پانی سے پتلے دست، ہیضہ۔ اس کا کیمفر سے تعلق ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کا ہیضہ۔ جلد سرد و نیلی۔ ٹھنڈک سے راحت ملے۔ پیاس متواتر اور زبردست۔ عموماً اخراج خون اور دست ساتھ ہوتا ہے۔ خون ملے پانی کا دست یا دست میں گہرے رنگ کا

پتلا خون نکلے۔

بڑی مقدار میں اس کا استعمال کرانے سے بچے دانی میں شدید سکڑاؤ آتا ہے حتیٰ کہ بچہ باہر نکل جاتا ہے اور اس کے بعد خون جاری ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ ابتدا میں کچھ سرخ خون ملا رہتا ہے۔ مگر اہم خصوصیت یہ ہے کہ خون پتلا اور سیاہ ہوتا ہے۔

"ہیضہ جب کہ نزع کی حالت آ چکی ہو۔ چہرہ بگڑ چکا ہو۔ خصوصاً بدن پر جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں"۔

لقوے کی حالت، پیروں اور ٹانگوں کا لقوہ۔ ادھرنگ ایک ٹانگ یا ایک بازو کا لقوہ۔ بالائی اعضاء کا لقوہ جس میں سرسراہٹ، بے حس اور کانٹا گرنے کا سا درد ہو۔ ساری ریڑھ میں جلن و بے حسی۔ عضو ماؤف یا سارا بدن سوکھتا ہے۔

پھنسیاں، ناسور، پھوڑے، کاربنکل سبز پیپ نکلتی ہے۔ زخم کی رنگت سبز یا ارغوانی۔ چھوٹے چھوٹے پھوڑے جن میں سبز رطوبت ہو۔ زخم آہستہ آہستہ پکے اور آہستہ آہستہ مندمل ہو۔

بانجھ پن لاتا ہے۔ بچے دانی اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ حمل قرار ہی نہیں پاتا۔ لہٰذا بانجھ پن میں اور اس حالت میں نہایت مفید ہے جب کہ اسقاط حمل بار بار ہوتا ہو۔

پستان سکڑتے ہیں۔ زچگی کے بعد دودھ نہیں اترتا۔ دبلے پتلے بچے جن کی جلد سکڑی ہوئی ہو۔ پھڑکن۔ تشنجی پھڑکن یکا یک چلا اٹھے۔ بخاری حرارت۔

کف اور خون کا خوفناک قسم کا اخراج۔ ہاتھ پاؤں کا لقوہ، ریڑھ کا جوش۔ وہ عورتیں جن کو کھایا پیا جز بدن نہ بنتا ہو۔ اس کے ساتھ جلد کھردری اور ایسی پھنسیاں جن میں سڑاؤ آنے کا رجحان ہو۔

سلینیم SELENIUM

وہ دماغی اور جسمانی کمزوری جو مدت تک بخار آنے کے بعد، کثرت جماع، جلق، مشت زنی یا گرمی کے موسم میں گرمی یا لو لگ جانے کے بعد پیدا ہوئی ہو۔ زبردست تھکان جو آرام کرنے سے بھی دور نہ ہو۔ ذرا سی محنت کرنے سے ہی انتہائی تھکان اور کمزوری آ جاتی ہے۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں۔ گرمی کے موسم میں یکا یک کمزوری آ جاتی ہے۔ تپ محرقہ (ٹائیفائیڈ) یا کسی اور عارضی مگر شدید بیماری کے بعد کر میں سخت کمزوری آتی ہے جیسے لقوہ مار گیا ہو۔ ہوا کا جھونکا قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔ خواہ ہوا ٹھنڈی ہو، گرم ہو یا مرطوب ہو۔ بدن کا عام طور پر سوکھنا نمایاں ہوتا ہے۔ چہرہ، رانیں اور ہاتھ خصوصیت سے سوکھتے ہیں۔ اعضاء ماؤف سکڑتے ہیں۔ جھریاں پڑتی ہیں۔ سارے بدن کے بال جھڑتے ہیں خصوصاً ابرو، پلکوں، مونچھوں اور آلات تناسل سے۔ تمام عصبی علامتیں جماع کرنے کے بعد بڑھتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد سارے بدن میں چمکن خصوصاً اعضاء اور پیٹ میں۔ انتہائی غمگینی۔ بعض شکایتیں شراب، چائے یا لیموں پینے سے بڑھتی ہیں۔ یہ شرابیوں کے لئے بہت کام کی دوائی ہے۔ شراب پینے کی ناقابل مزاحمت خواہش۔ علامتیں سونے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ خصوصاً گرم دن میں۔ احتلام کے بعد چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔ گردو پیش کے حالات

سے بے نیاز رہتا ہے۔ کند ذہنی۔ جاگتے وقت میں بھولنے (نسیان) کا زور رہتا ہے۔ مگر نیند میں بھولی ہوئی باتیں خواب میں دکھائی دیتی ہیں۔ لکھتے لکھتے غلطی کرتا ہے اور تلفظ غلط ادا کرتا ہے۔ لکنت۔ اکثر جو کچھ سنتا یا پڑھتا ہے اسے سمجھنے میں غلطی کرتا ہے۔ کام کاج سے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ شام کو طبیعت میں جوش آتا ہے اور باتیں بناتا ہے۔ دماغی کام سے تھکان بڑھتی ہے اور احباب میں مل بیٹھنے سے گھبراتا ہے۔ نفسانی موضوع پر دماغ یکسو ہو جاتا ہے۔ تاہم اکثر نااہل ہوتا ہے۔ ذہنی علامتیں جماع کے بعد شدت اختیار کر لیتی ہیں۔

بستر یا کرسی سے اٹھنے پر اور ادھر ادھر گھومنے سے سر چکراتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی، قے اور غشی آتی ہے۔ ناشتہ کرنے اور کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

کوئی تیز بو سونگھنے سے، شراب، چائے، یا لیموں پینے سے سر درد ہو جاتا ہے۔ دھوپ میں گھومنے پھرنے سے بائیں آنکھ کے اوپر ڈنک لگنے کی طرح کا سخت درد ہوتا ہے۔ سر درد کے وقت پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ پرانے شرابیوں کا سر درد۔

سارا سر گنجا ہو جاتا ہے۔ چاند (کھوپڑی) شیشے کی طرح چمکنے لگتی ہے۔ ابرو کے بال بھی جھڑ جاتے ہیں۔ چہرہ عجیب و غریب نظر آتا ہے۔ عموماً آتشک کے مریضوں کے بال جھڑنے سے روک لیتا ہے۔ یہ چاند گرمیا، سرسراہٹ اور خارش کو دور کرتا ہے۔ کھوپڑی کی جلد جیسے سخت سی ہوتی ہے۔

پلکوں کے آس پاس خارش والی پھنسیاں۔ بائیں آنکھ کے انڈے میں تشنجی پھڑکن۔ کان بند ہو جاتا ہے۔ میل سخت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا سنائی دینا کم ہو جاتا ہے۔

ناک سے گہرے رنگ کا جما ہوا خون گرتا ہے۔ ناک میں گاڑھی لعاب دار رطوبت بھری رہتی ہے۔ ناک میں خارش۔ انگلی سے نتھنوں کو کھجاتا رہتا ہے۔ ناک بند ہونے کی پرانی شکایت۔ زکام کے بعد پانی سے پتلے دست آئیں۔

چہرہ بیماروں جیسا، چمکدار اور چکنا، چہرہ سوکھ جاتا ہے۔ چہرے کے پٹھوں کی پھڑکن۔ چائے پینے سے دانت درد۔

زیادہ نمک والی چیزیں کھانے سے کثرت۔ زبان سفید۔ ناشتہ کرنے سے لذت نہیں آتی۔ تیز شراب پینے کی ناقابل مزاحمت خواہش۔ کھانا کھانے کے بعد سارے بدن میں خصوصیت کے ساتھ پیٹ میں چٹکن، چمٹی، چمکیں۔ غذا، چائے اور کھونیڈ پینے سے علامتیں بڑھتی ہیں۔

دبانے اور گہرا سانس لینے سے جگر میں دکھن۔ اس کے ساتھ پیٹ کے دائیں حصہ پر باریک باریک دانے۔ پیٹ کے بائیں حصہ میں درد جو گہرا سانس لینے سے بڑھتا ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے۔ حرکت کرنے سے اور دبانے سے جگر میں سوئی چبھنے کا سا درد۔

قبض اور اس کے ساتھ انتڑیوں کی سستی۔ پاخانہ نہایت مشکل سے اترتا ہے حتیٰ کہ انتڑیاں نکلنے سے بھر جاتی ہیں۔ بڑے لمبے لمبے، خشک اور سخت سدے۔ پاخانہ نکالنے کے لئے بیرونی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ نرم چکنا پاخانہ پانی سے پتلے دست۔

چلتے وقت خود بخود پیشاب نکل جاتا ہے۔ پیشاب کر چکنے اور پاخانے کی حاجت رفع کر چکنے کے بعد

بھی پیشاب آ جاتا ہے۔ مثانے کی نالی کے ساتھ ساتھ درد اور یہ احساس جیسے ابھی چند قطرے خارج ہوں گے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے کوئی کاٹتی ہوئی بوند باہر نکل رہی ہے۔ پیشاب کی رنگت گہری، مقدار کم اور شام کو سرخ ہو جاتا ہے۔ تلچھٹ سرخ اور ریتلی۔ یہ پروسٹیٹ غدود پر بھی سوزش لاتا ہے۔ پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے۔

مردانہ کمزوری، اگرچہ خواہش زبردست ہوتی ہے تو بھی ایستادگی نہیں آتی۔ یا عمل غیر تسلی بخش اور نامکمل رہتا ہے۔ بار بار احتلام ہوتا ہے اور پروسٹیٹ غدود سے متواتر رس نکلتا رہتا ہے۔ صبح سویرے ایستادگی آتی ہے۔ مگر جماع کی خواہش نہیں ہوتی۔ اگر مباشرت کی کوشش کرتا بھی ہے تو عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ آلات تناسل پر سرسراہٹ اور خارش۔

حیض بکثرت۔ خون کی رنگت گہری۔ ایام حمل میں پیٹ میں چبھن ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

آواز کی کمزوری اور دب جانا بھی عام کمزوری سے وابستہ ہے۔ جونہی گانا بولنا شروع کرتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ دیر تک آواز کا کثرت استعمال کرتے رہنے کے بعد آواز کا بیٹھ جانا۔ نرخرے سے صاف اور نشاستے جیسی کف نکلتی ہے۔ گلا بار بار صاف کرنا پڑتا ہے۔ آواز کی نالیوں کے ورم اور دق میں یہ بڑی مفید دوائی ہے۔ گردن کے غدود پھول جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔

صبح کے وقت خشک کھانسی۔ چھاتی میں کمزوری کا احساس۔ خون ملی کف کے گولے تھوکتا ہے۔ کوئی محنت کرنے سے چھاتی اور ہوا کی نالیوں میں کف جم جانے سے تنگی سانس۔ چھاتی کے دائیں حصہ میں سب سے نچلی پسلی میں درد جو گردے تک پہنچے۔ گردے دباؤ برداشت نہ کر سکیں۔

ٹائیفائیڈ بخار کے بعد یا کسی اور دیر تک چلنے والی بیماری کے بعد کمر اور ریڑھ میں آئی کمزوری جیسے وہ مفلوج ہو جائے گی۔ سر گھمانے سے گردن سخت محسوس ہو۔ صبح کو پشت میں لنگڑا پن۔

اس نے آتشک کے مریضوں کی ہتھیلیوں کی خارش دور کی ہے۔ ہتھیلیوں کی خارش، ہاتھوں میں جھریاں، رات کو ہاتھ میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔

ٹانگیں سوکھ جاتی ہیں۔ نچلے اعضاء میں سخت کمزوری۔ شام کو ٹخنے پر خارش ہوتی ہے۔ پاؤں کے پنجوں پر چھالے۔ ٹانگوں پر اور ٹخنوں پر چوڑے چوڑے زخم ہو جاتے ہیں۔ پنڈلیوں اور تلوؤں میں اینٹھن ہوتی ہے۔

آدھی رات تک نیند نہیں آتی۔ تھوڑی تھوڑی دیر نیند آتی ہے۔ صبح سویرے جاگ اٹھتا ہے۔ ہر روز اسی وقت جاگتا ہے۔ سونے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

بخار کی سردی اور گرمی باری باری سے آتی ہے۔ محدود جگہ میں جلن کے ساتھ گرمی، چھاتی پر، بغلوں میں اور آلات تناسل پر بکثرت پسینہ آتا ہے۔ جس کا کپڑے پر زرد داغ پڑتا ہے۔ ذرا سی محنت کرنے سے پسینہ آ جاتا ہے۔

جلد پر جگہ جگہ تر خارش، پھنسیوں کا مقامی علاج ہونے کے بعد اس جگہ سرسراہٹ ہوتی رہتی ہے۔

چوڑے چوڑے زخم، انگلیوں کے جوڑوں پر اور انگلیوں کے درمیان خارش۔

کہا جاتا ہے اس کی جائنا سے مطابقت نہیں ہے۔ یہ اعصابی نظام اور آلات تناسل پر سلفر اور فاسفورک ایسڈ کے مانند ہی کام کرتا ہے۔ چھاتی کی علامتیں اور تھوک ارجنٹم میٹیلیکم اور سٹانم کے مانند ہیں۔ اس کی قبض بہت کچھ الیومن اور الیومنا کے مانند ہے۔ ان دوائیوں کے ساتھ اس کا مقابلہ احتیاط سے کرنا چاہئے۔

SENECIO AUREUS سے نی ثی او اوریس

یہ پرانے وقت سے گھریلو دوائی چلی آ رہی ہے۔ اس کے تجربے نہایت محدود رہے ہیں۔ جو دوائیاں مدت سے گھریلو دوائیوں کے طور پر مستعمل رہی ہیں ان کا احتیاط کے ساتھ تجربہ ہونا چاہئے۔ ان کا دائرہ عمل اور تاثیر اسی حالت میں معلوم ہو سکتی ہے۔ یعنی ان کا مناسب استعمال تبھی ہو سکتا ہے جب ہم کو معلوم ہو جائے کہ یہ کیا علامتیں پیدا کرتی ہے۔

سے نے ثی او کا مطالعہ ان نوجوان لڑکیوں کے لئے کرنا چاہئے جو حیض کی بے قاعدگی میں مبتلا ہوں۔ یہ ان لڑکیوں کے لئے مفید ہے جن کا حیض پیر بھیگ جانے سے یا بدن بھیگ جانے سے دب گیا ہے یا جو کثرت حیض میں مبتلا ہوں اور اب اس کی وجہ سے بدن میں خون کی کمی واقع ہو گئی ہو۔ یہ ان عورتوں کے لئے بھی مفید ہے جن کو ماہواری درد کے ساتھ آتی ہو اور درد بھی سخت قسم کا ہوتا ہو۔ اس دوائی کے زیر اثر ان عمومیات کے ساتھ نوجوان حسینہ نزلاوی دق کی طرف بڑھی چلی جاتی ہے۔ حیض اکثر کئی کئی ماہ تک نہیں ہوتا۔ اس کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔ خشک کھانسی آتی ہے۔ ماہواری کی بجائے پھیپھڑوں سے خون آتا ہے۔ وہ خون تھوکتی ہے۔ ساری چھاتی میں نزلے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ حسینہ زرد پڑ جاتی ہے اور کمزور ہو جاتی ہے۔ وہ آپ کو بتائے گی کہ ماہواری آنا بند ہو گیا ہے۔ خشک کھانسی آتی ہے اور آخر میں کف بکثرت آتا ہے۔ ممکن ہے دق برسوں تک چھاتی کے نزلے کی شکل میں ہی جاری رہے۔ لیکن آخر کار دق کی چھوٹی چھوٹی گلٹھیں نمودار ہو جاتی ہیں اور وہ حالت آ جاتی ہے جس کو حال کا دق کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں ماہواری کی گڑبڑ اور نزلے کی عام حالت شامل حال رہتی ہے۔ "دق اور ماہواری بند ہو جاتی ہے" اگر علامتیں اس طرح سے موافق ہوں تو پھر سے نے ثی او ردعمل لانے یعنی حیض کو جاری کرنے کے لئے لاجواب دوائی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کے زیر اثر کف بتدریج کم ہوتا چلا جائے گا۔ بلاشک اس عام حالت میں اور بھی بہت سی دوائیاں موافق ثابت ہو سکتی ہیں۔ مگر اس دوائی کا ایسی حالتوں سے خاص تعلق ہے۔ حیض جاری کرنے کے لئے ثی او کا گھریلو دوائی کے طور پر عام استعمال ہوتا رہا ہے۔ اسی غرض کے لئے یہ دوائی بوڑھی عورتوں کے پاس اکسیر اعظم ہے۔

آپ کو حیرت ہو گی کہ اس دوائی میں جسم کی ساری بلغمی جھلیوں سے خون جاری کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اس میں زکام پایا جاتا ہے۔ گلے اور چھاتی سے خون تھوکتا ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آتا ہے۔ جسم کی ساری بلغمی جھلیوں میں نزلے کی حالت اور اس کے ساتھ خون آنے کا رجحان، ورم گردہ اور گردوں

سے خون آنے کا رجحان۔ آپ جانتے ہیں، ایسے مریضوں کو عام طور پر استسقاء ہو جایا کرتا ہے۔ جن عورتوں کے بدن میں خون کی کمی ہو، جو سبز یرقان کی مریض ہو اور جسمانی طور پر کمزور ہوں۔ جن کا حیض بند ہو گیا ہو، ان کو کچھ عرصہ تک بچے دانی، گردوں اور مثانے سے خون گرنے کے بعد استسقاء ہو جاتا ہے۔ "خون کی کمی کی وجہ سے استسقاء"۔ نزلے کی حالتوں میں اگر خون جاتا ہو تو یہ اولین دوائی ہے۔

آلات بول میں بھی بہت سی تکلیف دہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً پیشاب درد کے ساتھ آتا ہے۔ مثانے کی گردن میں تکلیف دہ گرمی کا احساس۔ صفراوی پتھری کا درد۔ اس درد کی شدت کی وجہ سے حتی آنے لگتی ہے۔ صفراوی پتھری کا استسقاء۔ دائیں گردے میں سخت درد۔ تمام آلات بول میں سخت درد ہوتا ہے اور خون آتا ہے۔ مگر اس دوائی کی خصوصیت یہ ہے کہ ماہواری بند ہو جانے کی وجہ سے خون آتا ہے۔ اگر حیض نہ آتا ہو تو جسم کے کسی بھی حصے پر سوزش آ جانے سے اس جگہ سے خون ٹپکنے لگے گا۔ ایسی اور بھی دوائیاں ہیں جن کے زیر اثر ایسا اخراج پایا جاتا ہے۔ مثلاً ہیما میلس، فاسفورس اور برائی اونیا۔ مگر سے نی ٹی او میں یہ علامت خصوصیت اور اہمیت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ایسی حالتوں کے لئے مقابلتاً نئی دوائی ہے۔

درد کے ساتھ حیض اور اس کے ساتھ پیشاب کی تکلیف ریڑھ کی آخری ہڈی اور کوکھ میں کٹنن کے ساتھ درد۔ رات کو خشک کھانسی۔ سردی کی وجہ سے قلت حیض۔ عصبی بے چینی، سستی، کاہلی، استسقاء۔ دق کی مریضہ کی حیض کی بے قاعدگی۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ اور اس کے ساتھ کھانسی کا دب جانا۔

سبز یرقان کی مریضہ عورتوں کا لیکوریا۔ سبز یرقان خون کی کمی کے لئے لاجواب دوائی ہے جبکہ جسم کا رنگ ہرا ہو گیا ہو۔

سنیگا SENEGA

یہ پھیپھڑوں کو طاقت دینے کے لئے پرانی دوائی ہے اور مجھے شبہ ہے کہ پچھلے ایک سو سال سے پھیپھڑوں کو طاقت پہنچانے کے لئے جو دوائیاں تیار ہوتی رہی ہیں، یہ ان کا جز ہے۔ یہ صرف جزوی طور پر آزمائی گئی ہے۔ اس کی خصوصیتیں معلوم کرنے کے لئے مزید تجربوں کی ضرورت ہے۔ جب کوئی دوائی مکمل طور پر ثابت ہو جاتی ہے تو پھر اس کے بارے میں یہ بات دلجمعی کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اس کی علامتوں کا اس قدر علم ہے کہ اس کی تصویر پر غور ہو سکتا ہے۔ یعنی اس نے تمام انسانی جسم پر ایسے طریقہ سے اثر کیا ہے کہ اب اس کی قدرتی تاثیر معلوم ہو چکی ہے اور یہ اپنے اس مخصوص طریقہ سے کام کرتی ہے۔ اس دوائی نے حیرت انگیز کرشمے دکھائے ہیں اور ان نتیجوں کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ بیشتر حالتوں میں صرف اندازے سے کام لیا گیا ہے۔ بے احتیاطی اور بے پروائی کے ساتھ دوائی تجویز کرنے کی مذمت میں صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔

سنیگا خصوصیت کے ساتھ چھاتی کی دوائی ہے۔ اس میں چھاتی کی علامتیں بھری پڑی ہیں۔ ہوا کی نالیوں کے ساتھ اس کا جو تعلق ہے اس نے اس دوائی کو قابل غور بنا دیا ہے۔ حالانکہ اس کی وحدت قائم کرنے والی بیشتر علامتوں کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ ہوا کی نالیوں کی بلغمی جھلیوں پر اس دوائی نے جو شاندار اثر کیا

ہے۔ اس کی وجہ سے یہ چھاتی کی شکایتوں کی خاص دوائی مانی گئی ہے۔ مثلاً دمہ، مختلف قسم کی دم کشی، دل کی خرابی کی وجہ سے دم کشی، دمہ کی دم کشی وغیرہ۔

چھاتی میں شدید قسم کے درد ہوتے ہیں۔ خصوصاً پلوریسی کی طرح کے۔ اس میں نمونیہ جیسی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کا بہترین استعمال ہے۔ پھیپھڑوں کا ورم (نمونیہ) اور پھیپھڑوں کی جھلیوں کے ورم (پلوریسی) کی حالت میں۔ یہ جانوروں کے نمونیہ اور پلوریسی کی بھی لاجواب دوائی ہے۔ انسان کی نسبت حیوانوں کے لئے اکسیریں تلاش کرنے کی بات کے زیادہ صحیح ہونے کا امکان ہے۔ ممکن ہے جزوی طور پر آزمائش ہونے کے باوجود بھی کوئی دوائی حیوانوں کو فائدہ پہنچا سکے۔ مگر انسان کا علاج کرنے کے لئے دوائیاں کے اثر میں کہیں زیادہ باریکی کے ساتھ امتیاز کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر پلوریسی اور نمونیہ دونوں مل گئے ہوں اور برائی اونیا کام ثابت ہوا ہو تو پھر سینگا مفید ثابت ہوگا۔

سینگا، برائی اونیا اور رسٹاکس کے درمیان ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی شدید ترین علامتیں برائی اونیا کے مانند ہیں۔ مگر برائی اونیا کے برعکس اس میں آرام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سینگا کی علامتیں رسٹاکس کے مانند نہیں ہیں۔ ہاں اس میں شدت اسی طرح کم ہوتی ہے جیسے رسٹاکس میں۔ مثلاً حرکت سے آرام ملتا ہے۔ آرام کرنے سے درد بڑھتے ہیں۔ چھاتی کے درد، گٹھیاوات کے درد اور عصبی درد آرام کے وقت شدت اختیار کرتے ہیں۔ مگر کھانسی کی تکلیف حرکت سے بڑھتی ہے اور دمہ کی تکلیف ذرا سی جنبش سے ہی بڑھ جاتی ہے۔ سینگا کا مریض پہاڑی کے اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ وہ سامنے کے رخ کی ہوا میں نہیں چل سکتا۔ کیونکہ اس سے چھاتی کی تکلیف اور دم کشی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس میں بھی اینٹی موینیم ٹارٹ کی طرح چھاتی میں خرخراہٹ ہوتی ہے۔ کالی بائیکرومیکم کی طرح لیس دار و ریشہ دار کف بکثرت نکلتی ہے۔ حتی کہ وہ اس کا کچھ حصہ تھوک دیتا ہے اور باقی حصہ پھر نگل جاتا ہے اور اس کے لئے اس کو سخت کوشش کرنا پڑتی ہے جیسا کہ کاسٹیکم اور سپونجیا میں ہوتا ہے۔ سینگا گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے۔ اس میں شدید اور تیز نوعیت کی تکلیفیں پائی جاتی ہیں جو بڑی سرعت کے ساتھ آتی ہیں۔ سردی لگنے سے آتی ہیں اور اس سردی کا ساری چھاتی پر اثر ہو جاتا ہے۔

کتابوں میں آنکھ کی کچھ علامتوں کا بھی ذکر ہے جو قابل غور ہیں۔ مثلاً آنکھ کے پٹھوں کا لقوہ، تارے کا ورم، انگوری پردے پر داغ، انڈے کے اوپر ہلکا ہلکا درد، آنکھ میں درد جیسے وہ باہر نکل آئے گی۔ پپوٹوں کا ورم۔ یہ آنکھ کی سفیدی اور پپڑی کو دور کرتا ہے۔

نرخرے کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے، سخت سردی یا آواز کے کثرت استعمال سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نرخرے میں ہر وقت سرسراہٹ اور جلن ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے مریض کو ایک منٹ بھی چین نہیں ملتا۔ وہ اس کی وجہ سے لیٹ بھی نہیں سکتا۔ دم گھٹنے کا درد۔ اگر علامتیں سینگا کی ہوں گی تو منہ اور گلا خشک ہوگا اور کھانسی متواتر اٹھتی رہے گی۔ منہ اور گلے میں ہر وقت کسیلا کسیلا ذائقہ رہتا ہے۔ جیسے کھانسے سے تانبے کا سفوف اوپر آ رہا ہو۔ اس دوائی کی ذرا سی مقدار منہ میں خشکی اور کسیلا ذائقہ لاتی ہے۔ زبان کی جڑ میں، حلق اور نرخرے میں سرسراہٹ پیدا کرتی ہے۔ آخر میں گاڑھی گوند جیسی رطوبت بکثرت آتی ہے۔

انفلوئنزا اور اس کے ساتھ کھانستے وقت دائیں آنکھ میں چبھن۔ نرخرے کا دق۔ ہوا کی نالیوں میں سخت رطوبت بکثرت جمع ہوتی ہے۔ اس لئے کھانسنے کی بار بار مگر زبردست کوشش کی جاتی ہے جو ناکام رہتی ہے۔ اسی سخت اور ریشہ دار کف کے سہارے ہی عام طریقہ سے علاج کرنے والے کالی بائیکروم، کیلکیس اور مرک کار جیسی دوائیاں تجویز کر دیتے ہیں اور سینگا کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں۔

جہاں تنگ چھاتی، نرخرے اور سانس کی نالی کے بالائی حصے اور ان حصوں پر اثر کرنے والی سردی کی شکایتوں کا تعلق ہے اس دوائی کا دائرہ اثر نہایت وسیع ہے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ رطوبت سخت ریشہ دار اور لیس دار ہو۔ یہ کف اس قدر لیس دار ہوتی ہے کہ مریض اس کو تھوک نہیں سکتا۔ بعض وقت تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مریض گھٹ کر مر جائے گا۔ وہ اس کف کو تھوکنے کے لئے بار بار کوشش کرتا ہے۔ قے کرتا ہے مگر یہ غائب ہو جاتی ہے اور مریض سمجھ نہیں پاتا کہ کف کہاں چلی گئی۔

یہ احساس جیسے چھاتی بہت تنگ ہے۔ دمہ کے ساتھ شدید گھٹن، سانس کم گہرا اور سیڑھیاں چڑھتے وقت چھاتی گھٹتی ہے۔ دم کشی خصوصاً آرام کے وقت"۔

"خشک کھانسی اور اس کے ساتھ آواز بیٹھ جائے۔ سرد ہوا میں اور چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے"۔ یہاں یہ فاسفورس اور رومیکس کے مشابہ ہے۔ موخر الذکر دونوں دوائیاں کھانسی پیدا کرتی ہیں۔ ان کی کھانسی ہوا میں جاتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ سینگا میں فاسفورس کے مانند ایک اور علامت ہے۔ یعنی کھانسی اس زور سے اٹھتی ہے کہ مریض سر سے پاؤں تک ہل جاتا ہے۔ کھانسی کی وجہ سے سارا جسم کانپ اٹھتا ہے۔ سرد ہوا سانس میں اندر جانے سے کھانسی آتی ہے۔ شدید کھانسی اٹھتی ہے اور بلغم نہایت مشکل سے نکلتا ہے۔ چھاتی کے پرانے نزلے کی ابتدائی حالت میں برائی اونیا نہایت موافق دوائی ہے۔ مگر جب کف گاڑھی لیس دار ربڑ کی طرح لمبی ریشہ دار ہو تو پھر سینگا موافق ثابت ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ تپ دق کے آخری دور میں بھی یہ مفید ہے۔ بلغم کی سختی اور لیس دار ہونے کی وجہ سے علامتیں نہایت تکلیف دہ بن جاتی ہیں۔ کیونکہ کھانسنے میں مریض کو سخت کوشش کرنا پڑتی ہے۔ مریض کھانستے کھانستے سرد پسینے سے تر ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جسم کے بالائی حصہ پر پسینہ سخت آتا ہے۔ چھاتی بھی بلغم سے بھری رہتی ہے۔ کیونکہ مریض کھانس کر تھوک نہیں سکتا۔ ایسی حالتوں میں ہم اینٹم ٹار، ایپیکاک، کالی بائیکروم وغیرہ جیسی دوائیاں پر غور کرتے ہیں۔ مگر یہ دوائی بھی انہی کی طرح مفید ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جبکہ گلے اور نرخرے میں بھاری خشکی موجود ہو۔ سوتے سوتے گلا خشک ہو جاتا ہو۔ جاگ جانے پر گلے میں خشکی قائم رہے اور سخت لیس دار و ریشہ دار کف ہو جس کو تھوک نہ سکے۔" کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے" کھانسی کی چوٹ سے پیشاب خود بخود نکل جائے اور اس کھانسی کی وجہ سے سر میں آنکھوں کے اوپر سخت درد ہو۔ سینگا خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ ایک یا دوسرے دور میں پھیپھڑوں کی جھلیوں پر ورم آیا ہو۔ کھانسنے سے درد بڑھ جاتے ہیں اور محسوس ہوتا ہے جیسے کھانستے کھانستے چھاتی پھٹ جائے گی۔ چھونے سے چھاتی کی دیواریں دکھتی ہیں۔ بوڑھوں کے پھیپھڑوں میں کف بکثرت آتا ہے۔ بوڑھوں کی سخت بلغم اور پکی بلغم کے لئے سینگا بہترین دوائیوں میں ہے جبکہ کوئی دوسری علامتیں موجود نہ ہوں۔ یہ عموماً گلے کو صاف کر دیتی ہے اور بوڑھے کو سنبھلنے میں مدد دیتی ہے جبکہ اس کی صحت تباہی کی

طرف جاری ہو۔ چھاتی میں زبردست گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے جو اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔

اس نے اکثر پلوریسی اور نمونیہ کو اس وقت بھی ٹھیک کیا ہے جبکہ فاسفورس اور آرسینیکم کی سی پژمردگی موجود تھی۔ ایسی حالتوں میں سینیگا ردعمل لاتا ہے۔ اس میں بھی اس قسم کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ تپ دق کے آخری دور میں مفید ہے جبکہ اوپر بتائی ہوئی علامتیں موجود ہوں یہ سکون بخش دوائی کے طور پر کام کرتی ہے۔ تکلیف میں کوئی خاص اضافہ لائے بغیر یہ بہترین طور پر راحت دیتا ہے۔ کیونکہ فروعی حالتوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ یہ سلفر اور سلیشیا کی طرح گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی نہیں ہے۔ ہم اس قسم کی دوائیاں صرف اسی حالت میں دیتے ہیں جبکہ ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی کافی وجوہ موجود ہوں کہ مریض بحال ہو جائے گا اور جبکہ مریض ابھی قابل علاج نہ ہو۔ لیکن اگر ساری امید مٹ چکی ہو تب ہم ان اعضاء کی طرف توجہ دیتے ہیں جس میں سب سے زیادہ تکلیف ہو۔ تب ہم مقامی علامتوں کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ علامتوں کے اس مجموعہ پر زیادہ توجہ دیتے ہیں جو تکلیف کا سب سے زیادہ باعث ہو اور تب ہم ٹانکے لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر چھاتی میں تکلیف زیادہ ہو اور کمزوری زیادہ ہو تو یہ سچ ہے کہ تب آرسینیکم بہترین طور پر ٹانکا لگائے گا اور اسے نسبتاً زیادہ آرام سے مرنے میں مدد دے گا۔ لیکن اگر چھاتی میں درد بدترین قسم کا ہو تو پھر سینیگا یا برائی اونیا جیسی دوائی مدد کرے گی۔ اگر وہ بدن میں دکھن محسوس کرتا ہو جیسے کچلا گیا ہے اور ہر مرتبہ جگہ یا کروٹ بدلتا ہو تو پھر آرنیکا مدد کرے گا۔ مگر یہ وہ دوائیاں ہیں جو جسم میں کافی گہرائی تک نہیں جاتیں۔ لہٰذا یہ دق جیسی گہری مرض کی بیخ کنی نہیں کر سکتیں۔ ہاں اتنا ہے کہ ان کی مدد سے مریض قبر تک آرام کے ساتھ پہنچ جاتا ہے۔ ان دوائیوں کا استعمال آخری وقت کا ٹانکا ہے۔ جو مرض کی شدت کو کم کر دے گا اور اس کی فوری تکلیفوں کو کم کر دے گا۔ ہومیو پیتھک دوائیاں ان لاعلاج مریضوں کو چھڑکاؤ اور درد روکنے والی دوائیوں کی نسبت زیادہ راحت بخشتی ہیں۔

چھاتی کے درد سانس لینے پر اور آرام کے وقت بڑھتے ہیں۔ دائیں کروٹ لیٹنے سے چھاتی میں چبھن ہوتی ہے۔ چھاتی کی دیواروں میں زبردست دکھن۔ کھانسنے پر دائیں کندھے کے پیچھے درد۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے چھاتی کا درد گھٹ جاتا ہے۔

سیپیا SEPIA

سیپیا ان عورتوں کے لئے مفید ہے جن کا قد لمبا ہے۔ ابھرے بدن والی ہیں۔ پیٹرو جرم کا تنگ ہے اور پٹھے ڈھیلے ہیں۔ ایسی عورتوں میں نسوانیت پوری مقدار میں نہیں آتی۔ اگر کسی عورت کے جوڑ کسی بچے کے مردکی طرح ہیں تو سمجھ لو کہ وہ بچے جننے کے لئے نہیں بنی۔ جب تک اس کے پیٹرو کے اعضاء ڈھیلے نہ ہوں گے وہ ماں نہیں بن سکتی۔ اس طرح کی بناوٹ سیپیا کی بناوٹ ہے۔ لمبا قد، ابھرا بدن، تنگ بدن، کندھوں سے لے کر ایڑیوں تک ایک دم سیدھا۔

سیپیا کی سب سے بڑی اور موٹی علامت کا مرکز ہے۔ مریض کا ذہن، پیار و محبت کی حالت۔ بڑی حد تک اس دوائی کے زیر اثر قدرتی پیار و محبت کا جذبہ مٹ جاتا ہے۔ ماں کی زبان میں مجھے یوں کہنا چاہیے۔

"میں سمجھتی ہوں مجھے اپنے بچوں اور خاوند سے محبت کرنا چاہیے۔ میں انہیں پیار کرتی بھی رہی ہوں۔ مگر اب مجھے اس بارے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔ پیار محبت میں کمی پیدا۔ احساس کی کمی ہو جاتی ہے، لگاؤ گھٹ جاتا ہے۔ محبت کے اظہار کی صلاحیت گھٹ جاتی ہے۔ محبت کو ظاہر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس کے برعکس یہ دیکھا جائے گا کہ محبت کو اس طرح بدلا نہیں جا سکتا۔ تاہم اس کا اظہار تو ہو ہی سکتا ہے۔ مگر اس دوائی کی یہ اہم خوبی ہے کہ اس میں یہ جذبہ مر جاتا ہے۔ ہر چیز عجیب وغریب نظر آتی ہے۔ مریضہ کچھ بھی محسوس نہیں کرتی۔ وہ ان لوگوں کی طرف سے قطعاً بے پرواہ ہو جاتی ہے۔ جن کو وہ بھی کبھی پیار کرتی تھی۔ یہ پاگل پن کی سرحد ہے۔ یہ حالت اس حالت سے سراسر مختلف ہے جبکہ کسی عورت کو اس کے خاوند نے گالیاں دی ہوں۔ اس کی بے عزتی کی ہو اور وہ بنیادی طور پر یہ سمجھتی ہو کہ میں اس مرد کو پیار نہیں کرتی۔

یہ حالت آتی ہے ایام زچگی میں۔ بچہ دانی اور دوسرے راستوں سے خون نکل جانے کے بعد۔ پرانی مندا گنی کے بعد۔ امیرانہ زندگی بسر کرنے کے ساتھ گردش خون میں خلل آ جانے سے اور جسم و دماغ کے کمزور ہو جانے سے۔ یہ حالت مرد میں شاذ و نادر ہی دکھائی دیتی ہے۔ ہاں عورت میں حیرت انگیز طور پر پائی جاتی ہے۔ یہ حالت اکثر بچے کی پرورش کے وقت معمول سے زیادہ تندرست بچے یا جوڑے بچوں کو دودھ پلانے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے زیادہ دودھ کی ضرورت ہے اور اس سے ماں کی صحت برباد ہو جاتی ہے۔ یہ حالت اس عورت کی بھی ہو سکتی ہے جس کا خاوند معمول سے زیادہ طاقتور ہو۔ معمول سے زیادہ نفسانی جوش اور کثرت مباشرت عورت کو سرد بنا دیتی ہے اور اس کے جذبات پلٹ جاتے ہیں اور سرد ہو جاتے ہیں۔

جو عورت ایک دن جوشیلی اور بے قرار تھی وہ آج اس کے برعکس سرد اور بے پرواہ ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود بھی سیپیا میں دوسری دوائیوں کی طرح جوش پایا جاتا ہے۔ آواز سے، شور وغل سے، جوش سے اور احباب میں مل بیٹھنے سے طبیعت بگڑتی ہے۔ ذہن اور رگ و ریشوں میں جوش آتا ہے۔ جوشیلا، خودکشی پر آمادہ مریض۔ اداس، خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ غمگین، مجبور کرنے پر صرف ہاں یا ناں میں جواب دیتی ہے۔ ہر قسم کی خوشی مٹ جاتی ہے۔ حقیقت شناسی گھٹ جاتی ہے۔ ہر چیز عجیب وغریب دکھائی دیتی ہے۔ زندگی کی مسرتوں سے اس کی کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ زندگی میں اس کے لئے کوئی کشش نہیں رہتی۔ گھر والوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے اس کی طبیعت میں کینہ، بغض اور حسد کا زور بڑھ جاتا ہے۔ کند ذہنی کے درمیان کینہ حسد کا زور، وہ انہی سے کینہ و بغض کرتی ہے جن کو کبھی بہت زیادہ پیار کرتی تھی۔ سیپیا کی مریضہ اپنی رائے کی مخالفت برداشت نہیں کرتی۔ وہ بحث مباحثے میں اپنے بہترین اثرات کھو بیٹھتی ہے۔

دوسری نہایت عام بات یہ ہے کہ اس کا مریض نہایت زرد ہوتا ہے۔ آپ کو یہ عجیب قسم کا پیلا پن ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ اس میں یرقان پایا جاتا ہے۔ یہ خاص قسم کا پیلا پن موم جیسا پیلا پن ہوتا ہے۔ خون کی کمی، زرد رو رنگ، ناک کے آر پار اور گالوں پر زرد، پیلا رنگ۔ سارے چہرے پر بڑے بڑے داغ پڑ جانا بھی عام بات ہے۔ حمل کے دنوں میں بڑے بڑے بھورے چھکتے پڑ جاتے ہیں۔ گالوں پر بھورے داغ، بھورے رنگ کے مسے۔ وہ مسے جو پہلے سرخ یا گلابی تھے۔ اب بھورے بن جاتے ہیں۔ چہرے پر، چھاتی پر اور پیٹ پر بھورے داغ۔ چہرہ میلا اور پھولا ہوا جیسے پٹھے ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ آپ کو سیپیا ان حالتوں میں شاذ و نادر ہی

ظاہر ہوتا دکھائی دے گا۔ جبکہ چہرے پر سمجھداری اور شعور کی گہری لکیریں موجود ہوں۔ جو شخص دیر تک غور و فکر کا کام کرتا رہا ہو اس کے چہرے سے سنجیدگی ٹپک پڑتی ہے۔ یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس میں قوت ارادی اور سمجھداری ہے۔ مگر سیپیا کا مریض بے شعور اور کند ذہن ہوتا ہے۔ وہ بہت آہستہ آہستہ سوچتا ہے اور بھول جاتا ہے۔ اس کا ذہن سست ہوتا ہے اور یہ بات اس کے چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو بھی بعض حالتوں میں سیپیا کا مریض بڑا چست اور پھرتیلا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اہم خوبی یہی ہے کہ سیپیا کا مریض کند ذہن ہوتا ہے اور یہ کند ذہنی اور بے شعوری اس کے چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ چہرہ عموماً پھولا ہوا، چکنا اور گول ہوتا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مریض میں سمجھ بوجھ اور عقل مفقود ہے۔

مریض کے بدن میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ ہونٹ اور کان پیلے، چہرہ پیلا اور نیلا۔ انگلیاں اور ہاتھ سکڑ جاتے ہیں۔ میلے ہو جاتے ہیں۔ رنگت موم جیسی ہو جاتی ہے۔ خون نہیں رہتا۔ سیپیا کے زیر اثر بدن سوکھتا چلا جاتا ہے اور جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہے۔ مریض اپنی اصل عمر سے زیادہ بڑا نظر آتا ہے۔ ایک رخ پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور بیچ میں میلے داغ پڑ جاتے ہیں۔ اگر مریض کی عمر 35 برس کی ہو تو وہ پچاس کا نظر آتا ہے۔ بچہ سوکھ جاتا ہے۔ اس کے بدن پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ بوڑھوں کی طرح نظر آتا ہے۔

تمام شکایتوں کے ساتھ قبض رہتا ہے۔ انتڑیوں میں فضلہ باہر نکالنے کی طاقت نہیں رہتی اور مریض کو دائمی قبض رہتی ہے۔ حاملہ کی قبض۔ پاخانہ آہستہ آہستہ اور مشکل سے اترتا ہے۔ بھیڑ کی مینگنیوں جیسا پاخانہ۔ ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ مقعد میں کوئی گولہ اٹکا ہوا ہے۔ پاخانہ کبھی صاف نہیں ہوتا۔ حاجت رفع کرنے کے لئے جاتا ہے اور اسے یہ محسوس ہوتا رہتا ہے کہ مقعد میں ایک گولہ اٹکا ہوا ہے۔ فضلہ نچلی انتڑیوں میں آ کر رک جاتا ہے اور جب تک بہت سا فضلہ جمع نہیں ہو جاتا وہ خارج نہیں ہوتا۔

سیپیا کی دوسری خوبی یہ ہے کہ مریض ہر وقت بھوکا رہتا ہے۔ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ پیٹ بھر کر کھا چکنے کے بعد بھی وہ محسوس کرتا ہے کہ ابھی پیٹ خالی ہے، بھوک ہے۔ کھانا کھانے سے اول تو یہ بھوک مٹتی نہیں ہے۔ اگر مٹتی بھی ہے تو صرف چند منٹ کے لئے۔ یہ حالت خصوصیت کے ساتھ اس وقت آتی ہے جبکہ قبض ہو اور جذبات کی حرارت سرد پڑ چکی ہو۔

اگر ان علامتوں کے ساتھ رحم یا بچے دانی یا مقعد باہر نکلتی ہو تو سیپیا یقینی طور پر فائدے کرے گا۔ خواہ ان اعضاء کا اخراج کتنا ہی بڑھا ہوا اور کسی قسم کا ہو۔ یہ اندرونی اعضاء کے ڈھیلا ہو جانے کا نتیجہ ہے جیسے وہ نیچے لٹک پڑے ہوں۔ انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے جیسے سہارے کی ضرورت ہو۔ پٹی باندھنے کی ضرورت ہو۔ سکڑاؤ کا احساس۔ بیٹھ جانے سے اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنے سے راحت ملتی ہے۔

اگر علامتوں کا یہ مجموعہ اکٹھا ہو گیا ہو یعنی ہر وقت بھوک لگی رہے۔ قبض رہے۔ نیچے کے رخ کھنچاؤ ہو۔ مذکورہ بالا ذہنی علامتیں موجود ہوں تو یہ سیپیا اور محض سیپیا کی تصویر ہے۔ اگرچہ تصویر مکمل نہیں ہے اور صرف مجموعہ ہے۔

اس میں نزلے کی حالت بھی نمایاں ہوتی ہے۔ بلغمی جھلیوں سے دودھیا رطوبت نکلتی ہے۔ ہضم کا فعل بند ہو جانے کے کافی دیر بعد اور جب معدہ خالی ہو تو متلی آتی ہے اور کبھی کبھی قے آ جاتی ہے۔ یہ معدے کا

نزلہ ہے اور اگر دودھیا رنگت کی رطوبت آتی ہو تو پھر سیپیا نہایت کارآمد ہے۔ اس طرح کی قے عموماً حمل کے دنوں میں پائی جاتی ہے۔ کھایا پیا قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ معدہ خالی ہو جانے کے بعد دودھیا رنگ کی رطوبت آتی ہے۔ دودھیا رنگ کی قے ہوتی ہے۔ صبح سویرے قے آتی ہے۔ پہلے کھایا پیا نکلتا ہے اور اس کے بعد دودھیا رطوبت آتی ہے۔ آپ اس قے کے ساتھ دودھ کی قے کو خلط ملط نہ کریں۔ بعض دوائیوں کے ماتحت دودھ کی قے ہوتی ہے اور سیپیا میں بھی یہ پایا جاتا ہے۔

ناک کے پچھلے حصوں سے، رحم سے سفیدی مائل اور دودھیا رطوبت نکلتی ہے جو خراش پیدا کرتی ہے۔ دودھیا رنگ کا لیکوریا۔ بعض دفعہ یہ رطوبت دہی کی طرح پھٹی پھٹی، گاڑھی پنیر جیسی اور خوفناک بدبودار ہوتی ہے۔ اس میں گاڑھی، سبز اور زرد رطوبتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کے زیر اثر بلغمی جھلیوں پر خشک کھرنڈ آتے ہیں۔

دیرینہ نزلہ زکام، ناک سے سبز، گاڑھا اور زرد مواد نکلتا ہے۔ ناک میں سبز یا زرد رنگ کے موٹے موٹے کھرنڈ آتے ہیں۔ کبھی کبھی حلق سے موٹے چمڑے جیسے کھرنڈ سے نکلتے ہیں۔ سونگھنے کی قوت اور ذائقہ مٹ جاتا ہے۔ کھانا پکنے کی بو اور گوشت کی بو آنے سے متلی شروع ہو جاتی ہے۔ چھاتی کا نزلہ جس میں گاڑھا، لیس دار اور زرد کف نکلتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید کھانسی۔ ڈکاریں آتی ہیں۔ ہچکیاں آتی ہیں۔ دم گھٹتا ہے۔ دیر تک زور زور سے ہچکیاں آتی ہیں۔ قے آتی ہے۔ خشک کھانسی اور اس کے باوجود بھی چھاتی میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ کالی کھانسی، دمہ کی کھانسی اور اس کے ساتھ ہچکیاں آئیں اور پیشاب نکل جائے۔ نہایت سخت قسم کی کھانسی آتی ہے۔ پہلی ہی نیند میں کھانسی آتی ہے۔ (کیلیس، چڑچڑے مزاج والے بچوں کے لئے کیموملیا) تپ دق، سوزاک دب جانے کے بعد دق ہو جائے۔ اگر کافی پہلے سیپیا کا استعمال کرایا جائے تو یہ تپ دق کو روک دیتا ہے۔ شام سے آدھی رات تک تشنجی کھانسی۔ کھانستے وقت چھاتی کو ہاتھوں سے تھام لیتا ہے۔ (برائی اونیا، نیٹرم سلف، فاسفورس)

جلد پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس میں آلات تناسل، ہونٹوں اور منہ کے آس پاس داد جیسی پھنسیاں پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ چہرے اور جسم پر داد۔ اس نے ہونٹوں، عضو مخصوص کی اگلی چمڑی کی داد و خارش کو ٹھیک کیا ہے۔ بغل میں، کنپٹی پر چھالے دار پھنسیاں۔ کہنیوں پر پھنسیاں نکلتی ہیں جن پر پے در پے کھرنڈ آتے رہتے ہیں۔ جوڑوں پر موٹے موٹے کھرنڈ آتے ہیں۔ انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلتی ہیں۔ تر پھنسیاں جن سے پانی یا گاڑھی زرد پیپ کی رطوبت نکلے۔

سیپیا اس قسم کی سختی پیدا کرتا ہے جو سرطان کی طرح کی شدید قسم کی پھنسیاں میں پائی جاتی ہے۔ ہونٹوں پر سختی آتی ہے، وہ پھٹ جاتی ہے اور ساتھ سے خون نکلنے لگتا ہے۔ وہ کیل دار پھنسیاں جو سرطان کے مانند نظر آئیں، خصوصیت کے ساتھ سیپیا کی پھنسیوں میں۔ جب کیل نکل جاتی ہے تو زرد، سبز اور خارش دار تہہ رہ جاتی ہے۔ جونہی ایک کھرنڈ اترتا ہے، دوسرا آجاتا ہے۔ آخرکار ایک کھرنڈ وقت سے پہلے اتر جاتا ہے اور وہاں سے خون نکلتا ہے۔ سیپیا نے ہونٹوں، نتھنوں اور نزکیلوں کے سرطان کو ٹھیک کیا ہے۔ تمباکو پینے کے لئے اگر مٹی کا نیا پائپ استعمال کیا گیا ہو تو سیپیا اس کی پیدا کردہ سختی کو دور کر دیتا ہے۔ اس سختی کے نیچے آپ کو

جلد پر گانٹھ کی شکل میں ملے گی اور اس کے نیچے پیپ
یک دائرہ سا بن جاتا ہے۔ یہ سیپیا کی خاص حالت
اس ارغوانی رنگت کے بارے میں لیکیس کا ہم پلہ

بار بار روتی ہے۔ غمگین رہتی ہے۔ ابھی غمگین تھی
کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ایک منٹ بعد اس کی طبیعت
حرکتیں کرتی ہیں اور عجیب و غریب باتیں کہتی ہے۔
جا سکتا۔ اس میں ذہنی تکان برداشت کرنے کی اہلیت
دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ دماغی خلل۔ یہ حالت بخار
ہے۔ بھوت پریت کا ڈر جیسے کوئی معمولی بات ہونے
چہرے معلوم ہوتے ہیں۔ دواسے دکھائی نہیں دیتے۔
ہیں۔ جو رشتہ دار انتقال کر چکے ہیں۔ وہ سمجھتی ہے فضا
مطابق وہ بے شمار عجیب و غریب چیزوں کا قیاس کرتی
رہتی ہے۔ اپنی شکایتوں کو یاد کر کے دکھی رہتی ہے۔
ہے۔ پاگل ہو جانے کا ڈر۔ غریب ہو جانے کا خوف۔
سمجھتی ہے میری توہین کی گئی ہے۔ ڈرپوک اور بزدلی
زبردست غصہ آ جاتا ہے۔ نہایت زود رنج، تنک مزاج،

درد۔ شدید قسم کے سر درد۔ سارے سر میں درد۔ اجتماع
طور پر خاموش ہو کر بیٹھنے یا لیٹنے سے راحت ملتی ہے۔
حرکت سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ سیپیا کی بیشتر عام
تکلیفوں کو خود کم کر سکتی ہے۔ دماغ کے فعل کا خلل۔ غور و
دماغی محنت سے سر کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کافی دیر تک
دیر بعد اسے جگا دیا جائے تو سر درد شدت اختیار کر جاتا
گھمانے سے، سر یا جسم کو حرکت دینے سے، گرم کمرے
دور تک چہل قدمی کی جائے حتی کہ اس کا بدن گرم ہو
جسمانی سستی ہے اور اس کے لئے کسرت کی ضرورت
ت رہے۔ سیپیا کی علامتیں کھلی ہوا میں شدت اختیار
ہے۔ کھلی ہوا میں کسرت کرنے سے تکلیف کم ہو جاتی
سیڑھیاں چڑھنے سے، جنبش کرنے سے، روشنی سے، سر

کھانے سے، چت لیٹنے اور سوچنے سے سر درد شدت اختیار کرتا ہے۔ مگر متواتر اور سخت کسرت یا محنت کرنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ زور سے سر پر پٹی باندھنے سے، سر کو گرمی پہنچانے سے آرام ملتا ہے۔ مگر گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔

سیپیا کے سر درد کا اثر خصوصیت کے ساتھ گدی پر ہوتا ہے۔ یہ درد صبح کے وقت بڑھتا ہے۔ آنکھوں اور کنپٹیوں کی راہ درد نکلتا ہے۔ مگر پسینہ آنے سے راحت ملتی ہے۔ حرکت کی ابتدا پر تکلیف بڑھتی ہے۔ جھکنے سے چکن ہوتی ہے اور سیڑھیاں چڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

فاسفورس کا سر درد سونے سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر متواتر اور تیز حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ وہ متواتر اور تیز حرکت برداشت نہیں کر سکتا۔ سیپیا پرانے ڈھنگ کے صفراوی سر درد کے لئے مفید ہے۔ اس میں قے کرنے سے راحت ملتی ہے۔ درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ کھانے سے نفرت۔ اس کے بعد متلی آتی ہے۔ قے ہوتی ہے اور مریض سو جاتا ہے۔ کافی دیر سونے کے بعد جب وہ جاگتا ہے تو سر درد کافور ہو جاتا ہے۔ سنگونیریا اس کے مشابہ ہے۔ سنگونیریا میں بھی قے کرنے سے راحت ملتی ہے۔ اندھیرے کمرے میں تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ تاہم راحت مختلف ہے۔

سر میں عصبی درد۔ گٹھیا کے مریضوں کا دائمی سر درد جو وقت مقررہ آتا ہے۔ ان نوجوان عورتوں کے سر میں اجتماع خون کی وجہ سے درد جو شور وغل برداشت نہ کر سکتی ہوں۔ نہایت نازک بدن عورتوں کا سر درد۔ خصوصیت کے ساتھ وہ عورتیں جن کی آنکھوں کی رنگت گہری ہو۔ جلد کی رنگت گہری ہو۔ یا وہ شخص جن کی جلد بیماری کے بعد نیلی ہو گئی ہو۔ اکثر سر درد کے ساتھ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ سر درد کے خاتمہ پر قے آتی ہے اور چند روز بعد یرقان آ جاتا ہے جو ایک دو دن بعد مٹ جاتا ہے۔ مگر جیسے ہی دوسری بار سر درد آئے گا، یرقان بھی لوٹ آئے گا۔ ہر روز صبح کو سر درد ہوتا ہے اور اس کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے۔ خوراک کی بو بھی برداشت نہیں ہوتی ہے۔

سیپیا میں احمق پن آتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ دماغ کام نہیں کرتا۔ وہ سوال کا جواب نہ دے گا۔ جیسے نشے میں مخمور ہو، بے حس ہو، آنکھیں اور چہرہ متورم۔ آنکھ کا سفید پردہ زرد پڑ جاتا ہے۔ یرقان۔ اس کے بعد کبھی کبھی قے کے زبردست دورے ہوتے ہیں۔ پرانے شرابیوں میں مصالے دار، چٹپٹی، تیز چیزیں کھانے کی رغبت، بیئر پینے کی رغبت اور اس کے ساتھ سر درد۔ مرگی ہونے کا اندیشہ۔

جو مرد شراب پینے اور کثرت زنا کے عادی رہے ہوں۔ ان کی مرگی۔ اس کے ساتھ گٹھیا اور بواسیر کا رجحان۔ عیاش اور ادھیڑ عمر والوں میں مرگی کا اندیشہ جن کو جوڑوں کے ورم اور بواسیر کی تکلیف ہو۔ وہ عموماً مرگی کے کئی ہلکے حملے برداشت کر چکے ہوں گے۔ اس کے ساتھ بار بار اہم علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔

سر کے بیرونی حصے پر پھنسیاں نکلتی ہیں اور بال جھڑتے ہیں۔ زرد کھرنڈ آتے ہیں۔ پیپ اور رطوبت نکلتی ہے۔ چھالے نکلتے ہیں۔ بچوں کا اگزیما۔

آنکھیں۔ نزلے کی علامتیں۔ اس کے ساتھ چھوٹے بڑے چھالے، لنگرے، زخم اور سوزش ہر کا اظہار۔ آنکھ میں اور آنکھ کے آس پاس رطوبت آ جاتی ہے۔ پلکوں پر پھنسیاں اور چھالے نکلتے ہیں، آنکھ کے اندر

پر چھالے نکلتے ہیں۔ دھند، غبار، پھوڑے پر پھوڑا نکلتا ہے۔ پلکیں جڑ جاتی ہیں۔ انجن ہاری نکلتی ہے۔ کان سے گاڑھی زرد پیپ نکلتی ہے۔ بدبودار۔

ناک اس کے اثر کی مرغوب جگہ ہے۔ سونگھنے کی حس مٹ جاتی ہے۔ ناک سبز یا زرد گاڑھی رطوبت سے بھر جاتی ہے اور اسے صاف نہیں کر سکتا۔ گاڑھی زرد پیپ کا دائمی اخراج۔ بدبو سے بھرے بڑے بڑے گولے ناک سے گرتے ہیں۔ اکثر یہ گولے اس قدر بڑے ہوتے ہیں کہ لوٹ کر منہ میں چلے جاتے ہیں اور پھر کھانس کر تھوکا جاتا ہے۔ اس سے قے ہو جاتی ہے۔ خشک زکام خصوصاً بائیں نتھنے سے، ناک سے زرد یا سبز یا زرد وسبز رنگ کی رطوبت کے بڑے بڑے گولے یا چھچھڑے نکلتے ہیں اور اس کے ساتھ نکسیر آتی ہے۔ یہ بدترین قسم کے نزلے کا حلیہ ہے۔ اتنی دور تک جانے کا موقعہ شاید ہی کوئی اسے دے گا۔ مقامی علاج ہوگا اور اس کو روک دیا جائے گا۔ اس کا فوری اثر چھاتی پر ہوگا اور جھٹ دق ہو جائے گا۔

مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جائیں گے۔ سردی لگنے سے دانتوں میں درد اور عصبی درد شروع ہو جاتا ہے۔

گلے میں جیسے کوئی گولہ اٹکا ہوا ہے۔ (لیکیسس کے مانند) مگر موخر الذکر میں نگلنے سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ (اگر جنونوں کی حالت میں یہ حالت پائی جائے تو پھر سنا کام کرتا ہے) ہنسلی کی ہڈیوں میں بے چینی جیسا کہ لیکیسس میں ہوتا ہے۔ اس میں بھی لیکیسس کی طرح پہلی نیند میں تکلیف بڑھتی ہے۔

بھوک پیاس، کھانے پینے اور معدے کے بارے میں بھی سیپیا بہت سی علامتیں پیدا کرتا ہے۔ عموماً سیپیا کا مریض معدے کی خرابی سے آگاہ رہتا ہے۔ کھائے پیے کی ترش اور تلخ ڈکاریں آتی ہیں۔ ہر وقت بھوک لگی رہتی ہے۔ معدہ ہر وقت خالی رہتا ہے۔ اکثر کھانا کھانے سے بھی معدے کا خالی پن دور نہیں ہوتا۔ اکثر درد ہوتا ہے جیسے کوئی دانتوں سے کاٹ رہا ہو۔ بھوک کی وجہ سے کمزوری جیسے جان نکل رہی ہو۔ کھانا کھانے سے بھی یہ کمزوری دور نہیں ہوتی۔ تقریباً ہر وقت متلی ہوتی رہتی ہے۔ خاص کر صبح کے وقت متلی اور ڈکاریں۔ دودھیا رطوبت کی قے۔ جب پیٹ خالی ہو تو دودھیا رنگ کی قے آتی ہے۔ دودھیا رنگ کی بلغم نکلتی ہے۔ کھانے سے، کھانا پکنے کی بو سے نفرت جیسا کہ کالچیکم اور آرسینکم میں پایا جاتا ہے۔ مریض صبح سو کر اٹھتا ہے تو بھوک کی وجہ سے سخت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ معدے میں اپھارہ۔ اس کے بعد ڈکاریں آتی ہیں۔ جن میں دودھیا رنگ کی رطوبت آتی ہے۔ حمل کے دنوں کی قے۔ صبح کو دودھ جیسے پانی کی قے۔ یہ سیپیا کی خصوصیت ہے۔

تیز اور جلن پیدا کرنے والی ڈکاریں آتی ہیں۔ کلیجے میں جلن ہوتی ہے۔ سڑی ہوئی ڈکاریں آتی ہیں۔ گلے میں خراش ہوتی ہے۔ ڈکار کے ساتھ معدے میں جلن۔ حلق سے نیچے تک جلن اور ترشی جس سے سکڑاؤ آئے۔ سرسراہٹ اور جلن ہو۔

شدید متلی، معدے میں کمزوری جیسے جان نکل جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ معدے میں خوفناک فکر۔ فاسفورس میں بھی اسی قسم کی بھوک پائی جاتی ہے۔ جو کھانا کھانے سے مٹ جاتی ہے۔ اگنیشیا کا مریض ہر وقت آہیں بھرتا رہتا ہے۔ وہ ان آہوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔

اووی اینڈر میں بھی اسی قسم کی کمزوری کا احساس ہوتا ہے جیسے اب جان نکلی۔ کھانے سے بھی راحت نہیں ملتی۔ کھائے تو ہضم نہیں ہوتا۔ اگلے دن جوں کا توں دست کی راہ سے نکل جاتا ہے۔

لائیکو پوڈیم میں بھی اسی قسم کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ جو کھانا کھانے سے کم نہیں ہوتی۔ کھانا کھا چکنے کے بعد بھی کمزوری اسی طرح قائم رہتی ہے جیسے کھانا کھانے سے پہلے تھی۔ بلکہ کھانا کھانے کے بعد چٹکن اور ہونے لگتی ہے۔

کالی بائیکرو میکم میں بھی کھانا کھانے سے مذکورہ بالا قسم کی کمزوری دور نہیں ہوتی بلکہ کھانا کھانے سے بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ کھانا کھانے کے بعد اپھارہ اور چٹکن بڑھ جاتی ہے۔

جگر اور دل کی شدید تکلیفوں میں معدہ پوری طرح ہضم نہیں کرتا۔ دھڑکن ہوتی ہے۔ سخت کمزوری۔ جگر میں خون بھر جاتا ہے، سفید رنگ کا دست آتا ہے۔ ڈیجی ٹیلس میں بھی ایسی کمزوری آتی ہے جیسے اب جان نکل جائے گی اور یہ کمزوری کھانا کھانے سے دور نہیں ہوتی۔ سیپیا میں یہ علامت جذبات کے سرد پڑ جانے کے ساتھ آتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مقعد میں جیسے گولہ موجود ہے اور قبض وغیرہ دوسری عام علامتیں۔

''سادہ ترین خوراک کھانے کے بعد پیٹ درد۔ معدے میں چبھن اور جلن۔ قے کرنے سے پیٹ درد بڑھ جاتا ہے''۔ یہ نرالی بات ہے کیونکہ عام طور پر قے کرنے سے پیٹ درد گھٹ جاتا ہے۔ سیپیا کا پیٹ محض چمڑے کا تھیلا رہ جاتا ہے۔ کھالو اور جیسے کھایا تھا اسی طرح قے کردو۔ یا کبھی کبھی یہ کھانا ترش ہو جاتا ہے اور اس میں صفرا مل جاتی ہے۔

ورم جگر، ضعف جگر اور اس کے ساتھ جریان درد، اپھارہ، تناؤ اور جگر میں درد۔ پیٹ میں اپھارہ، گڑگڑاہٹ۔ اکثر یہ تکلیفیں پرانی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ان ماؤں میں ہوتا ہے جن کے پیٹ گھڑے جیسے ہوں۔ پیٹ پر بھورے رنگ کے داغ۔ سیپیا کینچوے بھی نکال دیتا ہے۔

پرانے دست لعاب دار، گانٹھ دار دست۔ دست اور قبض ادل بدل کر ہو۔ پاخانے میں آنوں بڑی مقدار میں آتی ہے۔ خواہ قبض ہو یا دست۔ سدوں پر لعاب دار کف بڑی مقدار میں لپٹا رہتا ہے۔ کئی کئی دن تک پاخانہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد مریض بیٹھتا ہے اور زور لگاتا رہتا ہے۔ حتی کہ پسینے سے تر ہو جاتا ہے اور بہت دیر تک زور لگانے کے بعد ذرا سا فضلہ نکلتا ہے۔ اس کے بعد ایک پیالہ لعاب سی آنوں نکلتی ہے۔ یا زرد یا زرد سفید اور سخت بدبو دار آنوں آتی ہے۔

شدید دست اور پیچش میں کالی بائیکرومیکم اور کالچیکم کے ماتحت بھی لعاب دار آنوں آتی ہے۔ سیپیا میں پرانے دست یا قبض میں پاخانہ لعاب دار آنوں سے لپٹا رہتا ہے۔ یا ان کے بعد لعاب سی آنوں آتی ہے۔

گریفائیٹس کے مغالطہ میں مت پڑو۔ اس میں بھی فضلہ بکثرت آتا ہے اور بہت زور لگانا پڑتا ہے اور پسینہ آجاتا ہے۔ پاخانہ کے اوپر انڈے کی پکائی ہوئی سفیدی جیسی کوئی چیز لپٹی یا ملی رہتی ہے جیسے چربی ملی ہو۔

سیپیا میں زبردست بدبو آتی ہے۔ پاخانے کی بدبو غیر معمولی ہوتی ہے۔ پتلے دستوں میں خوفناک

بدبو ہوتی ہے۔ سرانڈ ہوتی ہے۔ پسینے اور پیشاب سے بھی بدبو آتی ہے۔ پاخانے سے سڑی ہوئی ترش بدبو آتی ہے۔ پاخانہ یکایک نکل جاتا ہے اور سارے کا سارا پاخانہ ایک ساتھ آجاتا ہے۔ قبض کے لئے سیپیا عام دوائی ہے۔ جبکہ علامتوں کا فقدان ہو۔ رفع حاجت کے بعد بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ مقعد پاخانے سے بھری ہوئی ہے۔ زور لگانا ناکام ثابت ہوتا ہے۔ زور لگانے سے پسینہ آجاتا ہے۔ کمزوری بڑھتی ہے اور پژمردگی آجاتی ہے۔ سیپیا میں نکس کی طرح ناکام حاجت رہتی ہے۔ کئی کئی دن نکل جاتے ہیں کہ حاجت نہیں ہوتی۔ بعد میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے دردزہ ہو رہا ہو۔ کانچ نکلتی ہے۔ مقعد میں جیسے گولہ اٹکا ہوا ہے اور رفع حاجت کے بعد بھی راحت نہیں ملتی۔ گدا (مقعد) میں دکھن ہوتی ہے۔ چنونے نکلتے ہیں۔ مقعد سے رطوبت ٹپکتی ہے۔ دکھن ہوتی ہے۔

جب امعاء مستقیم اس طرح فضلے سے بھری ہوئی ہو تو بواسیر ہو جاتی ہے اور اس سے مزید تکلیف ہوتی

ہے۔

پیشاب کی بھی بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ بچہ رات کو جونہی سوتا ہے بستر میں پیشاب کر دیتا ہے۔ سیپیا مریض کو مجبور کرتا ہے کہ وہ مثانے پر توجہ رکھے۔ ورنہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ کھانستے، چھینکتے چھینکتے، ہنسنے سے دروازہ بند کرتے وقت، صدمے سے یا توجہ بدل جانے پر پیشاب نکل جاتا ہے۔ پیشاب کرنے کی بار بار اور متواتر حاجت رہتی ہے۔ پیشاب کی رنگت دودھیا ہوتی ہے مگر وہ سخت جلن پیدا کرتا ہے۔ جیسے آگ رکھی ہو۔ اگر پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو اس میں دودھیا ہوتی ہے مگر وہ سخت جلن پیدا کرتا ہے۔ جیسے آگ رکھی ہو۔ اگر پیشاب کچھ دیر رکھا رہے تو اس میں دودھیا، نیالی تلچھٹ جم جاتی ہے جو برتن کو بمشکل چھوڑتی ہے۔ خون ملا پیشاب، مقدار گھٹ جاتی ہے۔ دب جاتا ہے۔ گردوں اور مثانے میں درد اور نیچے کے رخ دباؤ۔ پیشاب کی یکایک حاجت ہوتی ہے اور بچہ دانی میں سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ جیسے وہ باہر نکل پڑے گی۔ پیشاب کی یکایک حاجت اور اس کے ساتھ کٹن جیسے چھریاں چلتی ہوں اور سارے بدن میں سردی لگتی ہے۔ یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مریضہ کسی کی موجودگی کی وجہ سے پیشاب نہ کر سکے۔ مجھے ایک بہت دردناک کیس یاد ہے۔ ایک کلرک کو ہر چند منٹ کے بعد پیشاب کرنے کے لئے جانا پڑتا تھا۔ جیسے ہی پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی، کٹن کے ساتھ درد ہوتا۔ جیسے چھریاں چل رہی ہوں۔ اگر پیشاب نہ اترتا تو یہ درد جاری رہتا۔ اسے ہر وقت پیشاب پر توجہ رکھنا پڑتی ورنہ پیشاب نکل جاتا۔ اس کا قد لمبا تھا۔ جسم اکہرا تھا۔ چہرہ میلا تھا۔ جیسے عذاب میں ہو۔ ہاری تھکی۔ سیپیا سے اس کی تکلیف دور ہو گئی اور بعد میں یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

سیپیا کی مریضہ کو تیسرے مہینے میں حمل گر جاتا ہے۔ طرح طرح کے زخم ہو جاتے ہیں۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں اور نیچے کے رخ دباؤ پڑتا ہے۔ آنول اندر کی رہ جاتی ہے۔ بچے دانی اپنی اصل حالت پر نہیں آتی۔ پیڑو کے سارے اعضاء میں تھکان آجاتی ہے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ حمل کے پانچویں یا ساتویں مہینے میں خون جاری ہو جاتا ہے۔

مرد اور عورت دونوں میں ہی جماع کی خواہش مٹ جاتی ہے۔ عورت میں ایسی حالت نظر آتی ہے

جیسے وہ کثرت سے مصروف رہی ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں قوت برداشت نہیں رہتی۔ جماع کے بعد سخت تکان آتی ہے۔ راتوں کو نیند نہیں آتی۔ نیند آتی ہے تو خوابوں کی بھرمار رہتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں، پھڑکن ہوتی ہے۔ لیکوریا اور پیڑو میں خون بھر جاتا ہے۔ جس عورت کا اپنے خاوند سے گہرا پیار ہو اور باہمی تعلقات خوشگوار ہوں اور ایک بچہ پیدا ہو جائے تو اسے مباشرت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اسے مباشرت کے خیال بھی سے ہی حمتی آنے لگتی ہے اور مزاج میں چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔

ماہواری کے بارے میں بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر کوئی خاص نقص نہیں پایا جاتا جو سیپیا دینے کے لئے رہنمائی کرتا ہو۔ ایک وقت تھا جب یہ سمجھا جاتا تھا کہ قلت حیض سیپیا کی اہم علامت ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ تجربوں اور علاج کے دوران کئے گئے مشاہدوں سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کثرت حیض میں بھی اسی طرح مفید ہے جیسے کہ قلت حیض میں۔ نازک بدن عورتوں کو سخت درد کے ساتھ حیض آتا ہے۔

سیپیا کی علامتیں اس وقت آتی ہیں جبکہ بچہ دودھ چونگھنا چھوڑ چکا ہو اور عورت کو حیض آنا چاہئے۔ اکثر بچہ مر جاتا ہے۔ حیض آنا چاہئے مگر آتا نہیں ہے۔ ماں کی صحت گرتی چلی جاتی ہے۔ دبلی اور کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں سیپیا حیض جاری کر دیتا ہے۔

فلکیریا اس کے برخلاف ہے۔ حیض اس وقت آ جاتا ہے جبکہ بچہ ابھی دودھ پیتا ہو۔ لیکوریا جس میں گاڑھی سبزی مائل تیز یا دودھیا رطوبت آئے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں کا لیکوریا۔

مرد کا پرانا جریان خاص کر اس حالت میں جبکہ انجکشن کافی دیئے گئے ہوں۔ مثانے کی نالی سے زرد رنگ کی رطوبت بکثرت آتی ہے یا دودھیا رنگ کا مواد آتا ہے۔ سوزاک جبکہ اس کی شدت گھٹ چکی ہو۔ پیشاب میں یوریٹس کی کافی زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ کپڑے پر سرخ رنگ کا داغ پڑتا ہے۔ اکثر جلن و خراش پیدا کرتا ہے۔ سخت بدبودار اس کے ساتھ پروسٹیٹ غدود کا ورم۔ "قرحہ، درد نہیں ہوتا ہے۔ رطوبت فقط رات کو آتی ہے۔ زردی مائل رطوبت جلن نہیں ہوتی۔ یا پیشاب نہیں آتا۔ پیشاب کرتے وقت درد نہیں ہوتا۔ سال ڈیڑھ سال پرانا قرحہ۔ صبح کو مثانے کی نالی کا چھید کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ بیماری کی وجہ سے بار بار احتلام ہونے سے آلات تناسل کمزور ہو گئے ہوں"۔

آلات تناسل پر مسے۔ سیپیا اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے جبکہ کثرت جماع سے یہ حالت آئی ہو۔ مردانہ کمزوری۔ عورت میں بھی خواہش نفسانی مٹ جاتی ہے۔

سیپیا اور میوریکس کے نزدیکی تعلقات قابل غور ہیں۔ دونوں میں پٹھوں کا ڈھیلا پن۔ پیڑو اور پیٹ میں نیچے کے رخ کھنچاؤ۔ محنت اور چلنے سے تکلیف میں اضافہ ہو۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھنے سے راحت کا آنا اور آلات تناسل پر دباؤ پڑنے سے آرام ملتا پایا جاتا ہے۔ اب اگر اس میں کثرت حیض اور زبردست نفسانی خواہش ملا دی جائے تو میوریکس کی تصویر مکمل ہو جاتی ہے اور سیپیا خارج از بحث ہے۔ دونوں میں ہی معدے میں زبردست کمزوری پائی جاتی ہے۔ سیپیا میں خواہش نفسانی گھٹ جاتی ہے اور اکثر نفرت ہو جاتی ہے۔ میوریکس میں بچے دانی میں زبردست دکھن اور اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ مریضہ کی توجہ ہر وقت بچے دانی پر ہی رہتی ہے۔ میوریکس میں بچے دانی کے دائیں حصہ میں دکھن رہتی ہے۔ یہ دکھن ترچھے طور پر اوپر کی

طرف چل کر جسم کو پار کرتی ہے اور بائیں پستان تک پہنچتی ہے۔

سیپیا کی سب سے عام علامت یہ ہے کہ اس میں زبردست حرکت سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ حرکت کی ابتدا میں تکلیف بڑھتی ہے اور جوں جوں بدن گرم ہوتا ہے، تکلیف کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

اس حالت کا کمر کی علامتوں میں گہرا تعلق ہے۔ کمر میں بھاری دکھن ہوتی ہے۔ ساری ریڑھ میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ ریڑھ کو دبائے تو معلوم ہوگا کہ وہ جگہ جگہ سے دکھتی ہے۔ ریڑھ میں جوش۔ کمر میں خصوصاً رانوں سے ریڑھ کی آخری گانٹھ تک ہلکا ہلکا درد۔ جو عموماً بیٹھنے سے شروع ہو جاتا ہے اور زبردست حرکت سے گھٹ جاتا ہے۔ نرالی بات یہ ہے کہ سخت دباؤ سے آرام ملتا ہے۔ مریضہ عموماً کمر کے نیچے کوئی سخت چیز رکھ لیتی ہے تاکہ درد کی جگہ اس سے دبی رہے۔ سیپیا میں چت لیٹنے سے آرام نہیں آتا۔ جیسا کہ نیٹرم میور میں ہوتا ہے۔ جھکنے سے کمر درد بڑھتا ہے۔ گھٹنوں کے بل جھکنے سے بھی کمر درد بڑھتا ہے۔

پیروں میں زبردست بے حسی آتی ہے۔ "ٹانگیں خصوصاً پیر رات کو بستر میں سرد ہو جاتے ہیں۔ اگر پیر گرم ہو جائیں تو ہاتھ سرد ہو جاتے ہیں۔ پاؤں برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں۔ پیروں پر پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ یا ناقابل برداشت بدبودار پسینہ آتا ہے۔ جو پاؤں کی انگلیوں کے درمیان دکھن پیدا کرتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن چلنے سے کم ہو جاتی ہے"۔

رات کو خوابوں کی بھرمار رہتی ہے اور سخت تکلیف رہتی ہے۔ بائیں کروٹ سو نہیں سکتا۔ کیونکہ دھڑکن شروع ہو جاتی ہے۔ سوتے سوتے دھڑکن ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ سارے بدن میں چبکن اور لرزہ۔ انگلیوں کے سروں میں چبکن ہوتی ہے۔ ملیریا کے پرانے دبے ہوئے کیسوں میں سیپیا سردی کو از سر نو بحال کر دیتا ہے۔ مگر عموماً ان حالتوں میں زیادہ مفید ہے جبکہ غلط دوائی دی گئی ہو اور علامتوں میں گڑبڑ ہو گئی ہو۔ سیپیا ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ کسی ایک عضو کے لئے دوائی چنی گئی ہو اور اس نے قدرے تبدیلی پیدا کر دی ہو۔ مگر مریض کی حالت نہ بدلی ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ بخار، سردی اور پسینہ سب غلط طریقہ پر آتے ہیں۔ نیٹرم میور ملیریا کی عظیم ترین دوائی ہے۔ مگر اس میں ساری تکلیفیں چائنا کی طرح ترتیب سے نمودار ہوتی ہیں۔ مگر سیپیا بے قاعدگیوں سے بھرپور ہے۔ جب علامتیں خلط ملط ہوں تو کلکیریا، آرسینکم، سلفر، سیپیا اور لیپکاک پر غور کرنا چاہئے۔ جب علامتیں بے قاعدگی سے نمودار ہو رہی ہوں اور ان کا مرحلہ بھی بے قاعدہ ہو گیا ہو تو پھر چائنا اور نیٹرم میور ہرگز نہ دینا چاہئے۔

سیپیا نیٹرم میور کا معاون ہے۔ بے شعوری کے علاوہ اس کے زیر اثر عصبی نظام میں عام جوش پایا جاتا ہے اور یہی حالت عموماً نیٹرم میور میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً آواز سے اور دروازہ بند ہونے کی آواز سے نیند میں جھٹکے آتے ہیں۔ فرضی آوازوں کی وجہ سے بار بار جاگ آ جاتی ہے۔

ماہواری سے پہلے اور دوران میں تکلیف بڑھتی ہے۔ حمل کے دنوں میں، کھانا کھانے کے بعد پہلی نیند میں موسم بدلنے سے بادل گرجتے وقت اور خوف کے غلبے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

سلیکا SILICA

سلیکا کا اثر بہت سست ہے۔ تجربوں میں اس کی علامتیں بہت کافی دیر میں نمودار ہوئیں لہذا یہ ان تکلیفوں میں مفید ہے جو بہت آہستگی کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ سال کے بعض حصوں میں اور خاص حالتوں میں اکثر نرالی علامتیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ممکن ہے وہ علامتیں تجربہ کرنے والے میں زندگی بھر قائم رہیں۔ ایسی دوائیاں ہیں جو اس طرح دیر تک اور جسم میں گہرائی تک اثر کرتی ہیں۔ ان دوائیوں میں اتنی طاقت اور صلاحیت ہے کہ وہ موروثی بیماریوں کا بھی قلع قمع کر سکیں۔ سلیکا کا مریض سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ اس کی علامتیں سرد مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتی ہیں۔ اگرچہ سرد خشک موسم میں اکثر اس کی تکلیفیں گھٹ جاتی ہیں۔ نہانے کے بعد بھی اس کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔

ذہنی حالت نرالی ہے۔ مریض میں ہمت اور برداشت کی کمی ہوتی ہے۔ جیسے کھیت میں دانے کے لئے ڈنٹھل لازمی سہارا ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ کے لئے سلیکا لازمی اور مفید ہے۔ آپ اناج کے کسی پودے کے ڈنٹھل کو لیں۔ اس کے بیرونی سخت حصے کو چیر کر دیکھیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ قدرت نے دانے کو کتنی حفاظت سے پیدا کیا ہے۔ قدرت ڈنٹھل کے اندر دانے کو سہارا دینے کے لئے ایک قدرتی مادہ پیدا اور جمع کرتی ہے جو سلیکا کہلاتا ہے۔ ذہن کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔ جب اسے سلیکا کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پریشان رہتا ہے، خوفزدہ رہتا ہے اور دوسروں کی بات کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ اگر آپ یہ ذہنی کمزوری سمجھنا چاہیں تو کسی پادری، وکیل یا کسی اور ایسے شخص کو لیں جس کو بالعموم عوام کے سامنے آنے کا کام پڑتا ہو وہ اس قسم کی ذہنی کمزوری کے زیر اثر عوام کے سامنے آنے سے گھبراتا ہے۔ اس کی خود اعتمادی گھٹ جاتی ہے۔ وہ ڈرتا ہے میں گر پڑوں گا۔ اس کا دماغ کام کرنے سے جواب دے جاتا ہے۔ وہ دیر تک دماغی کام کرتے کرتے تھک چکا ہے۔ مگر وہ آپ کو بتائے گا کہ اگر میں قوت ارادی سے کام لوں تو پھر اپنا کام بآسانی کر سکتا ہوں۔ قوت ارادی پر زور دینے سے خود اعتمادی لوٹ آتی ہے اور تب میں اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکتا ہوں۔ تب میں اپنا کام بڑی پھرتی سے صحیح صحیح اور پوری طرح کر لیتا ہوں۔ سلیکا کی نرالی حالت وہ ہے جب کوئی شخص ڈرتا ہے کہ ناکام رہے گا۔ اگر اسے کوئی غیر معمولی دماغی کام کرنا پڑے تو اسے اندیشہ ہو جاتا ہے کہ میں اس میں ناکام ہوں گا۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ اسے بخیریت انجام دیتا ہے۔ یہ ہے سلیکا کی اصل حالت۔ درحقیقت ایسا بھی وقت آ جاتا ہے جبکہ وہ اسے صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسے اب بھی سلیکا کی ضرورت ہے۔

مثال کے طور پر آپ ایک ایسے نوجوان کو لیں جو برسوں تک مطالعہ کرتا رہا ہے اور اب اپنا مطالعہ ختم کرنے کے نزدیک ہے۔ اب وہ آخری امتحان میں ڈرتا ہے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب رہتا ہے۔ اب اس پر تھکان غالب آتی ہے اور وہ برسوں تک کوئی پیشہ اختیار کرنے کے ناقابل رہتا ہے۔ وہ اس پیشے کو اختیار کرنے سے ڈرتا ہے۔

اگر اسے جگاؤ تو وہ چڑچڑا اور بدمزاج ہوتا ہے اور اگر اکیلا رہے تو شرمیلا اور تھکا ہوا رہتا ہے۔ ہر کام

سے کتراتا ہے۔ نرم دل، خوش طبع اور رونی صورت والی عورتیں۔ سلیکا کا مریض بچہ تنگ مزاج ہوتا ہے اور اگر آپ اسے بلائیں تو وہ چیخ اٹھے گا۔ یہ پلساٹیلا کا قدرتی معاون ہے اور اس کی پرانی علامتوں میں بخوبی کام دیتا ہے کیونکہ دونوں میں زبردست مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ نسبتاً گہرائی میں پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے۔ کیونکہ دونوں میں زبردست مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ نسبتاً گہرائی میں پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ہے، اس کا دائرہ اثر نہایت وسیع ہے۔ مذہبی اداسی، غمگینی، چڑچڑا، ناامیدی۔ لائیکوپوڈیم کا مریض بے شعور ہوتا ہے وہ کسی کام کی ذمہ داری لینے سے کتراتا ہے کیونکہ اسے اپنی نااہلیت کا عام علم ہے۔ مگر سلیکا میں یہ محض اندیشہ ہے۔ بے بنیاد قیاس ہے۔

سلیکا اس عصبی تکان اور چڑچڑے پن میں مفید نہیں ہے جو کاروباری تفکرات یا دماغی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے بلکہ اس دماغی کمزوری کے لئے مفید ہے جو کوئی پیشہ اختیار کرنے سے پہلے کثرت کار کی وجہ سے آئی ہو۔ مثلاً طلباء، وکیل یا پادری وغیرہ۔ وکیل کہتا ہے "میں فلاں مقدمہ تیار کرنے کے بعد سے تھک گیا ہوں اور اس کے بعد سے صحت بحال نہیں ہوئی"۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے اس مقدمہ کی تیاری میں بھاری محنت کی اور اب اسے راتوں کو نیند نہیں آتی۔ سلیکا اس کی دماغی کمزوری کو دور کر دے گا۔

یہ دوائی ریشوں میں ورم پیدا کرتی ہے اور ان میں پیپ لاتی ہے۔ یہ دوائی ان جسمانی بناوٹوں میں کام کرتی ہے جو طبعاً سست ہوتے ہیں۔ اگر جسم میں کوئی سوئی یا کوئی اور چیز چبھی رہ گئی ہو تو یہ اس کے ارد گرد کے ریشوں پر سوزش لاتی ہے۔ جسمانی پرورش بڑی سستی سے ہوتی ہے۔ اگر ذرا سی چوٹ لگے تو وہ پک جاتی ہے اور وہاں سختی آجاتی ہے۔ گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ چاقو سے کٹ گیا ہو تو نشوونما کی کمی اور کمزوری کی وجہ سے ریشوں پر ورم آجاتا ہے۔ پرانا زخم اگر مندمل ہو جائے تو وہاں سختی آجاتی ہے۔ زخم یا چوٹ کی جگہ جو ریشے بنتے ہیں وہ سخت و چمکدار ہوتے ہیں۔ اگر ایسی حالتوں میں سلیکا دیا جائے تو وہ زخم کو از سر نو کھول دے گا۔ مواد کو نکال دے گا اور اس کو معمولی طور پر مندمل کر دے گا۔

اگر کوئی پرچھی بدن کے اندر رہ جائے تو عموماً وہاں پیپ آجاتی ہے اور اسے نکال دیتی ہے لیکن اگر جسمانی حالت کمزور ہو تو پھر اس کے آس پاس جمود ہو جاتا ہے اور وہاں سختی رہ جاتی ہے۔ یہ ترتیب کی اونچی حالت نہیں ہے۔ اگر کوئی اندر رہ گئی ہو تو پیپ اسے نکال دے گی۔ یہی بہترین حالت ہے جس کی توقع کی جا سکتی ہے۔

اس لئے سلیکا ناسور یا پھوڑا بنانے میں جلدی کرتا ہے۔ یہ پرانی رسولیوں اور سخت پھوڑوں کا پکا دیتا ہے۔ یہ ریشے دار اور سخت پھوڑوں کو بار بار نمودار ہونے سے روکتا ہے۔

اگر پھیپھڑوں میں دق کا مواد آجائے تو سلیکا وہاں سوزش لاتا ہے اور اسے باہر نکال پھینکتا ہے۔ اگر سارے پھیپھڑوں میں دق کا مواد جمع ہو گیا تو اس کے استعمال سے عام پیپ والا نمونیہ نمودار ہو گا۔ لہٰذا اگر دق کافی ترقی کر چکا ہو تو ایسی دوائیاں دینا اور انہیں دوہرانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ نہ صرف سلیکا بلکہ دوسری بہت سی دوائیوں میں بھی ایسے مواد کو پکا دینے کی صلاحیت ہے۔ خراب نشوونما کے نتیجے میں بھی یہ مفید ہے۔

جلد پر سے تر پھنسیاں، کیل اور چھالے وغیرہ نکلتے ہیں۔ ناسور بن جاتے ہیں۔ وہ گڑھے جن میں پیپ آ گئی ہو۔ یہاں پرانے ناسوروں، پھوڑوں اور زخموں کو ٹھیک کرتا ہے جن کے کنارے سخت ہوں۔ کچے پھوڑوں سے رطوبت کا بہنا۔ آنکھ، ناک، کان، چھاتی اور رحم سے آنوں یا پیپ کی خارج ہوتی ہے۔

رطوبتوں کا اخراج رک جانے سے ہوئی شکایتیں۔ جب پسینہ دب یا رک جانے سے کوئی تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ اس طرح رطوبتوں کے دب جانے سے جسم میں بگی تگی ترتیب کے لئے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پاؤں بھیگ جانے سے پاؤں میں بدبودار پسینہ آنا رک جائے تو سردی لگے گی اور کوئی خوفناک شکایت پیدا ہو جائے گی اگر علامتیں موافق ہوں تو سلیکا پاؤں میں پسینہ آنے کی پرانی شکایت دور کر دیتا ہے۔ یہاں شکایتوں کو بھی دور کر دیتا ہے جو پاؤں کا پسینہ دب یا رک جانے کے بعد اس کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوئی ہوں۔ نزلے کی گاڑھی زرد رطوبتیں۔ مریض بتاتا ہے "مجھے یہ رطوبت برسوں آتی رہی ہے" اور جب اس سے پوچھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کوئی صدمہ پہنچنے، سردی لگنے یا پاؤں کا پسینہ دب جانے کے بعد رطوبت رک گئی۔ سلیکا اس پسینے کو لوٹا لائے گا۔ رطوبت کو بحال کر دے گا اور پاؤں کے پسینے کو درست کر دے گا۔ ناک اور دوسروں حصوں سے رطوبت کا اخراج۔ اس کے ساتھ تختیاں، پھوڑے، پرانا ورم معدہ، دماغی کمزوری اور یہ سب اس وقت سے شروع ہوئی ہوں جب سے پاؤں کا پسینہ دب یا رک گیا ہے۔ یا جب کان بہتے بہتے رک گیا ہو یا ناسور راضی ہوتے ہوتے رک گیا ہو۔

دائمی سر درد جس میں متلی اور قے بھی پائی جائے۔ سر درد جو صبح کو یا دوپہر کے وقت سر کے پچھلے حصہ سے شروع ہو اور پیشانی کی طرف بڑھے۔ رات کو شدت اختیار کرے۔ آواز سے بڑھتا ہے مگر گرمی سے گھٹ جاتا ہے۔ آنکھ کے بالائی حصے کے اعصاب کا درد جو دباؤ اور گرمی سے کم ہو۔ اس کے ساتھ سر پر بکثرت پسینہ آتا ہے۔ ماتھے پر سرد، لیس دار اور بدبودار پسینہ آتا ہے۔ اگر سلیکا کا مریض کوئی کام کرنے کے لئے ضبط سے کام لیتا ہے تو اس کے چہرے پر پسینہ آ جاتا ہے۔ باقی جسم خشک یا تقریباً خشک رہتا ہے۔ عام پسینہ لانے کے لئے اسے سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ اہم خوبی یہ ہے کہ جسم کے بالائی حصہ پر اور سر پر پسینہ آتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار سر درد ہوتا ہے۔ (جلسی میم، لائیکو پوڈیم، سنگونیریا اور سلفر) سر درد جو گردن تک اور خصوصیت سے سر کے دائیں حصہ میں ہو۔ یہ سنگونیریا کے مشابہ ہے۔ گدی میں دباؤ جیسے وہ پیچھے کی طرف کھنچ جائے گی۔ اس کے ساتھ سر کی طرف خون کی زبردست گردش۔ جیسا کہ کاربوویج اور سیپیا میں ہوتا ہے۔ سر درد ٹھنڈی ہوا سے بڑھتا ہے۔ سورائنم کا مریض گرمی کے موسم میں بھی سر پر پگڑی باندھتا ہے۔ میگنیشیا میور میں سر کو باحتیاط لپیٹنے سے راحت ملتی ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ ہوا میں جانا پسند کرتا ہے۔ رسٹاکس میں جسم پر پسینہ آتا ہے۔ سر خشک رہتا ہے۔ پلسا ٹیلا میں جسم کے صرف ایک حصے پر پسینہ آتا ہے۔

دوران سر جس میں غشی آ جائے۔ اس کے ساتھ متلی، چکر جو ریڑھ کی راہ چڑھ کر سر تک آئے۔

سلیکا کا مریض خصوصیت کے ساتھ سرد ہوا سے بچتا ہے۔ سر کو بخوبی احتیاط سے لپیٹتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ درد والے اعضاء کو لپیٹ کر رکھتا ہے اور اس جگہ بکثرت پسینہ آتا ہے۔

"دماغی محنت سے، کثرت مطالعہ سے، شور و غل سے، حرکت سے حتیٰ کہ قدم کی آہٹ سے، روشنی

سے جھکنے سے رفع حاجت کے وقت زور لگانے سے، بولنے سے، سرد ہوا سے اور چھوئے جانے سے سر درد شدت اختیار کرتا ہے۔

کھوپڑی کا اگزیما، تر کیل دار پھنسیاں۔ سلیکا آتشک کے گندے زخموں میں مفید ہے۔ کھوپڑی کی جلد پر گہرائی میں اور سطح پر پھیلنے والے زخم۔ کھوپڑی کی جلد و ہڈیوں کے درمیان ورم، پھوڑے بن جاتے ہیں۔ گندی رطوبت سے بھرے ہوئے۔ یہ بچوں کے ان پھوڑوں کو دور کرتا ہے جن میں خون ملی رطوبت ہو۔ سلیکا خصوصیت کے ساتھ کری ہڈیوں کی تکلیف مثلاً پھوڑے وغیرہ، جوڑوں کے بڑھ جانے یا جوڑوں پر پھوڑے نکلنے میں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر پھوڑا نکلنے میں مفید ہے۔

سلیکا کی تکلیفوں میں غدودی کی تختی خصوصاً گردن کے اور تھوک پیدا کرنے والے اور دق میں بھی خاص کر کن پیڑ کی سوجن شامل حال رہتی ہے۔ کن پیڑ بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ ذرا سی سردی لگتے ہی کن پیڑ پھول جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ (بریٹا کارب، کلکیر یا سلفر)

پلساٹیلا حال کی کن پیڑ میں مفید ہے۔ مگر سلیکا اس پرانی کن پیڑ میں مفید ہے جو سورا کی وجہ سے نمودار ہوتی ہے۔ "غدودی کی خنازیری سوجن"

آنکھ کی بہت سی سوزش کی حالتیں۔ انگوری پردے کے زخم، پپوٹوں پر چھالے، پلکیں جھڑ جاتی ہے۔ پلکوں کے سروں میں پیپ آ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔ ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے اور سرخی آ جاتی ہے۔ آنکھ کی ساری شکایتوں میں چندھیا پن رہتا ہے۔ خنازیری حالتیں اور آنکھوں میں دکھن نہایت ضدی اور پرانی حالتیں۔ پیپ آ جاتی ہے۔ پتلی، پانی سی بکثرت رطوبت یا خون ملی، گاڑھی اور زرد پیپ جیسی رطوبت اور اس کے ساتھ زخم۔ آتشک کی وجہ سے تارے کا ورم۔ انگوری پردے پر زخم جو گہرا ہوتا چلا جائے۔ انگوری پردے پر داغ اور زخم کے پرانے نشان۔ چوٹ لگنے سے آشوب چشم۔ آنکھ میں کچھ پڑ جائے، ناسور بن جائے۔ آنکھ اور پپوٹے کے اردگرد پھوڑے۔ آنکھ کے پپوٹے کا پھوڑا، انجن ہاری، پلکوں کے پاس سخت کیل یا پھنسی، آنکھ کے سروں کی تکلیف، کوئے کا ناسور، آنسوؤں کی نالیوں کا سکڑاؤ۔ یہ سلیکا کی آنکھ کی علامتوں کا عام خاکہ ہے۔

تپ دق کے رجحان کو روکنے کے لئے سلیکا سے بڑھ کر گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی کوئی دوائی نہیں ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ تپ دق کے بیشتر مریضوں کو سرد مرطوب موسم میں تکلیف بڑھتی ہے اور سرد خشک موسم میں آرام ملتا ہے۔

کان سے رطوبت کا پرانا اخراج۔ سخت بدبودار، گاڑھی اور زرد رطوبت نکلتی ہے۔ لال بخار آنے کے بعد کان کا بہنا شروع ہو جائے۔ سننے کی طرح طرح کی گڑبڑ حتیٰ کہ بہرہ پن۔ کان میں گرج اور اس کے ساتھ بہت سی بیماریاں اور کم سنے۔ کان میں ہوا چلنے کی سی آواز آئے۔ بھاپ جیسی گرج ہو جیسے ریل گاڑیاں چل رہی ہوں۔ بعض دفعہ ایسی تکلیف بیرونی وجہ سے ہوتی اور بعض دفعہ عصبی حالتوں کی وجہ سے۔ یہ عموماً کان کے درمیانی حصے کا خشک نزلہ ہے۔ یہ دوائی خصوصیت کے ساتھ کان کے وسطی حصہ اور کان کی نالی کے نزلے میں اور اس بہرہ پن میں مفید ہے جو کچھ عرصہ سے جاری ہو اور بیچ میں یکا یک گھٹ جاتا ہو۔

خصوصاً رطوبت کے بہہ جانے سے۔ کان میں ایک آواز آتی ہے۔ جیسے توپ چل رہی ہو۔ دور سے آواز کی گونج آتی ہے۔ "کان بہتا ہے، کان سے بدبودار، پانی سی، دہی جیسی رطوبت آتی ہے۔ اس کے ساتھ ناک کا اندرونی حصہ دکھتا ہے اور ہونٹوں پر پپڑی آتی ہے۔ پارے کے کثرت استعمال سے ہوئی تکلیف اور اس کے ساتھ ناسور"۔ خصوصیت کے ساتھ ناک کان اور کان کے پیچھے کی چھوٹی ہڈیوں کے ناسور۔ کان کے پیچھے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ کان کا ڈھول پھٹ جاتا ہے۔ کان کے اندرونی حصے سے رطوبت نکلتی ہے اور اس کے ساتھ کان کا ایک بند ہو جانے کا احساس۔ یہ تکلیف نگلنے سے گھٹ جاتی ہے۔

کان کی تکلیف میں کن پیڑ کا ورم خصوصیت کے ساتھ شامل حال رہتا ہے۔ ناک میں سخت چھچھڑے جمع ہو جاتے ہیں۔ سونگھنے اور چکھنے کی حس مٹ جاتی ہے، نکسیر آتی ہے، بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ ناک کی ہڈیوں سے سخت بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ پرانا نزلہ جس میں سخت بدبو اور رطوبت آئے۔ آتشک کے پرانے مریضوں کی ناک کی تکلیف جس میں ناک بالکل گل سڑ چکی ہو۔ ناک صرف چھڑے کا تھیلا رہ گیا ہو، اندر کو دھنس گئی ہو۔ یا صرف زخم سا رہ گیا ہو ذرا سا چھید رہ گیا ہو۔ شاید سلیکا آرام لائے اور بعد میں نقلی ناک لگوانے سے کام چل جائے گا۔

آتشک میں ناک کی تکلیف میں ہیپر بھی سلیکا کا مد مقابل ہے۔ جب ناک پر گندے زخم ہو گئے ہوں تو آرسینکم، ہیپر، مرک کار آتشکی زہر کے سرکردہ مصلح ہیں۔ بچوں کی نکسیر: ایسی حالت میں اکثر کلکیر یا سلفر بھی کام کرتا ہے۔

سلیکا کے مریض کے بدن میں خون کی کمی رہتی ہے۔ موم سا زرد اور تھکا ماندہ رہتا ہے۔ چہرے پر چھالے دار پھنسیوں کی بھرمار ہو جاتی ہے۔ نتھنے اور ہونٹ آسانی سے پھٹ جاتے ہیں۔ ناسور بن جاتے ہیں۔ جلد اور بلغمی جھلیوں کے درمیان باریک اور پتلے کھرنڈ آتے ہیں۔ پھنسیاں، کھرنڈ، کھرنڈ کے نیچے نمی آتی ہے۔ کھرنڈ اتر جاتے ہیں اور زخم مندمل نہیں ہوتا۔ یہ نمی بھی ایک طرح سے گٹھیار یشے میں جیسا کہ جلد کے سرطان اور سرطان کے پھوڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ یعنی ریشے حسب معمول نہیں بنتے۔ ہلکی قسم کا اگزیما جس میں رطوبت آ جائے۔ وہاں خون کی جو باریک نالیاں آتی ہیں وہ موٹی ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ نقلی ہڈی کی طرح موٹی ہو جاتی ہیں اس میں نرم ریشوں کو سخت اور سخت ریشوں کو سخت تر بنانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

بچپن میں ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں کی جھلیوں پر ورم آ جاتا ہے اور آخر کار ہڈی مردہ بن جاتی ہے۔ ٹانگ کی لمبی ہڈی کا ناسور۔ لمبی ہڈیوں اور ان کے سروں اور نقلی ہڈیوں کے ناسور۔ کری ہڈیوں کے ناسور۔ کری ہڈیوں کے پھوڑے۔ ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہڈیاں جھک جاتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ کبڑا پن۔ ہومیو پیتھک معالج سہارا دے کر ان تکلیفوں کا علاج کر سکتا ہے۔

سلیکا کے مریض کے ہونٹ کھردرے ہوتے ہیں، پھٹ جاتے ہیں، دراڑ پڑ جاتے ہیں۔ ہونٹوں کے کنارے پر کیل نکلتے ہیں۔ منہ کے کناروں پر ناسور بن جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ عموماً کھرنڈ کے آس پاس بہت سے ناسور بن جاتے ہیں۔ نتھنوں پر باریک باریک کھرنڈ آتے ہیں جیسے سرطان ہوتا

ہے۔ انہیں اتار لیجئے تو سطح خام نکلتی ہے اور اس میں اندمال کا رجحان نہیں ہوتا۔ کانوں پر بھی کھر نڈ آتے ہیں۔
دانت ٹوٹتے ہیں، اوپر سے چکنا پن اتر جاتا ہے، چمک مٹ جاتی ہے اور ناسور بن جاتے ہیں۔ یہ حالت عموماً مسوڑھوں کے سروں پر آتی ہے۔ دانت کے گڑھے کے سرے پر زخم بن جاتے ہیں۔ سرد یا مرطوب موسم میں دانت کی تکلیف بڑھتی ہے۔ مرطوب موسم میں دانت درد بڑھتا ہے۔ دانتوں کی رنگت پیلی ہو جاتی ہیں۔ جلدی جلدی گرتے ہیں اور مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانت درد اور درد اعصاب گرم کمرے میں اور گرم پانی پینے سے گھٹتے ہیں۔ مسوڑھوں اور چہرے پر ناسور بن جاتے ہیں۔ حرارت سے راحت ملتی ہے۔ جبڑوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ رات کو درد ہوتا ہے جیسے چھید ہو رہا ہو۔ پھاڑ رہا ہو۔ حرارت سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ آخر کار ان دردوں کی وجہ سے دانتوں میں ناسور بن جاتے ہیں۔
اکثر دباؤ سے بھی آرام آتا ہے۔ بشرطیکہ ورم کی وجہ سے دانتوں میں سخت دکھن نہ ہو۔
زبان پر گھٹیا کی قسم کا ورم آتا ہے۔ ورم جس میں زخم بننے کا اندیشہ ہو۔ اس قسم کا ورم سارے منہ میں آتا ہے۔ چھید ہونے اور چیرنے پھاڑنے کی طرح کے درد جوارت کو شدت اختیار کرتے ہیں اور حرارت سے گھٹتے ہیں۔
گلے اور گردن کے اندرونی یا بیرونی غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ یہ ورم بتدریج آہستہ آہستہ آتا ہے یا تمام غدود پر ایک دم آ جاتا ہے۔ گلے کی سوزش اور بخار۔ اس کے ساتھ ایک یا دونوں ٹانسلز میں درد۔ پیپ آنے کا اندیشہ۔ کن پیڑ۔ زبان کے غدود پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ کبھی کبھی گردن اور نچلے جبڑے کے غدود پر بھی ورم آ جاتا ہے حتیٰ کہ طحال کے ورم میں بھی درد ہوتا ہے، سختی آ جاتی ہے۔ سوزش آتی ہے۔ گردن، کندھوں اور سر میں درد ہوتا ہے۔ مگر اس حالت میں برعکس حالت بھی آتی ہے۔ پرانا، تباہ حال مریض نہانے کے بعد شدت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ حرارت چاہتا ہے۔ ٹھنڈک سے گھبراتا ہے۔ ہر وقت کانپتا رہتا ہے۔ لیکن اگر تکلیف کا مرکز گردن ہو تو پھر اس کے برعکس حالت آتی ہے۔ اس کے بدن سے گرمی کی لپٹیں نکلتی ہیں۔ تمتماہٹ والا بے قاعدہ بخار۔ ہاتھ پاؤں سرد اور بالائی اعضاء گرم۔ سر اور گردن پر پسینہ، گرم کمرے میں گرمی کا احساس اور ورم گھٹنے پر یہ حالت گلے کی سوجن اور بخار اور گردن کے ناسور میں آتی ہے۔ اگر تکلیف شدید ہو تو اس جگہ سیلیکا، پلساٹیلا سے تعلق رکھتا ہے۔ موخر الذکر میں پرانی حالتوں میں گرمی کی جلن کا زور ہوتا ہے مگر حال کی تکلیف میں سردی کا۔ یعنی دونوں میں نئی اور پرانی حالتوں میں تضاد ہے۔ شروع میں پلساٹیلا میں سردی لگتی ہے اور پسینہ آتا ہے۔
سیلیکا میں گلے کی علامتوں کی بھرمار ہے۔ مگر حال کی تکلیفوں میں شاذ و نادر ہی کام آتا ہے کیونکہ اسکا اثر نہایت سست ہے۔ یہ اس حالت میں کام آتا ہے جب زکام کئی بار ظاہر ہو چکا ہو اور وہ بیلا ڈونا وغیرہ حالیہ تکلیفوں میں کام کرنے والی دوائی سے دور ہوئی ہو۔ مگر اب بھی اس کا اثر ٹانسلز پر ہو اور گردن کے غدود اس سے متاثر ہوں تو سیلیکا اس رجحان کو توڑ دیتا ہے۔ نزلہ حلق پر گرتا ہے اور جب بھی سردی لگتی ہے، زور پکڑتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے اور تکلیف پرانی پڑ جاتی ہے۔ حلق پر گرنے والے نزلے، گلے کے پرانے اور ضدی زخموں میں یہ نیٹرم میور کا مد مقابل ہے۔

یہ معدے میں خلل پیدا کرتا ہے۔ ہچکی، متلی اور قے لاتا ہے۔ جگر کے فعل میں تعطل پیدا کرتا ہے۔ یہ سب علامتیں آپس میں ملی جلی ہیں اور ان کو الگ کرنا مشکل ہے۔ گرم خوراک سے یقینی طور پر نفرت، سرد چیزوں کے لئے خواہش۔ کافی سرد چائے پینا چاہتا ہے۔ وہ ٹھنڈی چیزیں کھانا پسند کرتا ہے۔ گرم روٹی کھانا پسند کرتا ہے۔ اکثر یقینی طور پر گوشت سے نفرت کرتا ہے۔ اگر کھائے گا بھی تو صرف ٹھنڈا۔ آئس کریم، برف کا پانی اس کی مرغوب چیزیں ہیں۔ ان سے اسے راحت ملتی ہے۔ اکثر گرم چیزیں پینا اس کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس سے اس کے سر، چہرے پر پسینہ آجاتا ہے اور تمتماہٹ آتی ہے۔ (بریٹا کارب)

سلیکا کے مریض کو شدت کی گرمی و سردی سے تکلیف ہوتی ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی خواہ وہ چند درجے کی ہی ہو اسے متاثر کرتی ہے۔ گرم سرد ہو جانے سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ آسانی سے گرم سرد ہو جاتا ہے۔ وہ درجہ حرارت میں ذرا سی تبدیلی سے اسے پسینہ آجاتا ہے اور زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مثال: ایک معالج ایک زچہ کو دیکھنے گیا۔ آخری مرحلے میں اسے کچھ مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے اس کا بدن گرما گیا۔ وہ اپنا اوور کوٹ پہن کر باہر ہوا میں چلا آیا۔ اس سے اس کو دمہ ہو گیا۔ سخت قسم کی کھانسی نے اسے آگھیرا۔ بلغم بکثرت آئی۔ سانس گھٹنے لگا، قے آنے لگی۔ یہ حالت کئی ماہ تک جاری رہی۔ حالیہ تکلیفوں میں کام دینے والی دوائیوں نے محض عارضی سکون دیا۔ مگر سلیکا کی صرف ایک خوراک نے اسے تقریباً اسی سرعت کے ساتھ بحال کر دیا جس سرعت سے وہ بیمار ہوا تھا۔ وہ گرم کمرے میں رہنا برداشت نہ کرتا تھا۔ سلیکا کی نئی تکلیف عموماً گرم کمرے میں اور حرارت سے بڑھتی ہے۔

سلیکا میں دودھ پینے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ بار ہا بچے کو کسی قسم کا بھی دودھ موافق نہیں آتا لہٰذا اگر معالج کو صحیح دوائی کا علم نہ ہو تو وہ اس کے لئے طرح طرح کی بازاری چیزیں تجویز کرتا ہے۔ نیٹرم کارب اور سلیکا ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ بچے کو ماں کا دودھ دینے سے دست اور قے آنے لگے۔ عام طریقہ سے علاج کرنے والا سلیکا کو نظر انداز کر کے ایتھوزا دے گا۔ سلیکا اور نیٹرم کارب میں بچہ ترش قے کرتا ہے اور پاخانے میں کھٹی بدبو والی دہی جیسا پھٹا پھٹا پاخانہ آتا ہے۔ "بچہ ماں کا دودھ پینا پسند نہیں کرتا اور قے کر دیتا ہے۔ دودھ پینے سے دست آتا ہے" آپ ان دونوں دوائیوں کا مقابلہ کریں۔

اگرچہ مریض گرم چیزوں سے نفرت کرتا ہے اور ٹھنڈی چیزیں کھانا پسند کرتا ہے۔ تاہم چھاتی کی تکلیفوں میں اسے سرد پانی یا آئس کریم کھانے اور سرد چیزیں کھانے پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانسی بڑھتی ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے۔ اس کے بعد خوناک ڈکاریں اور ہچکیاں آتی ہیں۔ سخت کھانسی، دم گھونٹنے والی اور ہچکیوں کے ساتھ کھانسی آتی ہے۔ کف تھوکنے کی کوشش سے جو ڈکاریں آتی ہیں ان کو عموماً کاربو ویج روک دیتا ہے۔ مگر وہ سلیکا میں بھی پائی جاتی ہیں۔

"منہ سے رال گرتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار کی سردی۔ زبان کی رنگت بھوری۔ جو کچھ پیے وہ قے کی راہ نکل جاتا ہے۔ تکلیف صبح کے وقت بڑھتی ہے۔ پانی کا ذائقہ بھدا۔ پانی پینے کے بعد قے آجاتی ہے"۔

سلیکا میں معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ ہضم کا فعل تقریباً معطل ہو جاتا ہے۔ مندا گنی کے پرانے مریض جو

کھانا کھانے کے کافی دیر بعد تے کر دیتے ہیں، خصوصاً وہ لوگ جو گرم دوائی کھانے سے پرہیز کرتے ہوں۔ جو دودھ ہضم نہ کر سکتے ہوں۔ گوشت کھانا گوارا نہ کرتے ہوں اور جہاں ذہنی اور جسمانی علامتیں موافق ہوں۔

سلیکا ہماری خانہ جنگی میں سپاہیوں کے دستوں کی شکایت میں سرکردہ دوائیوں میں سے تھا۔ جو سپاہی مرطوب زمین پر سونے، جیسا ملا ویسا کھانے سے اور حتیٰ کہ معدہ اور انتڑیاں خراب ہو گئیں دور چلنے سے اتر (شمال) کی سرد ہوا سے، جنوب کی طرف سفر سے اور بدن گرما جانے سے بیمار ہوئے تھے۔ ان کو سلیکا نے بھاری مدد دی۔ ان علامتوں میں یہ سلفر کے مانند ہے۔

سلیکا میں معدہ اور انتڑیوں میں قدرے درد ہوتا ہے۔ مگر دبانے سے دکھن زیادہ ہوتی ہے۔ درد قولنج اور اپھارہ دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ معدے کی پرانی دکھن۔ اگر یہ حالت پرانی ہو جائے تو دق بن جاتا ہے۔ پیٹ درد حرارت سے گھٹتا ہے۔ انتڑیوں میں ہوا بھر جاتی ہے اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ بچوں اور بالغوں کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ (بریٹا کارب) پیٹ کے آر پار تناؤ، کپڑوں کے دباؤ سے تکلیف بڑھتی ہے اور کھانا کھانے کے بعد بدتر ہو جاتی ہے۔ یقینی علامت یہ ہے کہ حرارت سے آرام ملتا ہے۔

فضلہ باہر نکالنے کی نااہلیت کی وجہ سے قبض۔ انتڑیاں فضلے سے بھری رہتی ہیں۔ مگر الیومنا کی طرح حاجت نہیں ہوتی۔ حاجت ہوتی ہے مگر فضلہ خارج کرنے کی نااہلیت۔ چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے یا نرم یا سخت و بڑے بڑے سدے۔ فضلہ خواہ کسی قسم کا ہو زور بہت لگانا پڑتا ہے حتیٰ کہ زور لگانے سے سر نیچے پسینہ آ جاتا ہے۔ اس سے تحت تکلیف ہوتی ہے۔ انتڑیاں فضلے سے بھر جاتی ہیں۔ زور لگاتے لگاتے وہ تھک جاتا ہے۔ پاخانہ لوٹ کر اوپر چلا جاتا ہے اور آخر کار مریض ناامید ہو کر اٹھ جاتا ہے۔ پاخانے کے وقت زور لگانے کی تکلیف اور بھی کئی دوائیوں میں پائی جاتی ہے۔ مگر خصوصیت سے الیومینا، الیومن، چائنا، نیٹرم میور، نکس وامیکا، نکس ماسکاٹا اور سلیکا میں پائی جاتی ہے۔

سلیکا پیٹ کے لمبے لمبے کرموں، کینچوؤں اور چنونوں کو نکال دیتا ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ (کلکیر یا سلفر)

یہ ناسوروں کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ جن مریضوں میں تپ دق کا رجحان ہوتا ہے، ان کی مقعد کے آس پاس ناسور بن جاتے ہیں۔ یہ ناسور اندر یا باہر کے رخ پھٹتے ہیں۔ ان کا منہ پوری طرح یا ادھورا بن جاتا ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ یہ ناسور تپ دق کی بجائے بنے ہیں۔ اگر ان کو آپریشن یا بیرونی طریقوں سے بند کر دیا جائے تو پھر نتیجہ یہ ہو گا کہ چھاتی کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ اس کی شکل خواہ دائمی نزلے کی ہو یا تپ دق کی۔ سلیکا ان دوائیوں میں سے ہے جو جسمانی فعل کو از سر نو ترتیب میں لا دیتی ہیں۔ فعل کو معمول پر لے آتی ہیں۔ یہ ناسور ایک سے پانچ سال کے اندر تندرست ہونا چاہئے اور سلیکا یہ کام کرتا ہے۔ سرجن آپریشن کر کے اسے فوراً بند کر سکتے ہیں اور عارضی طور پر مریض بھی تندرست ہو جاتا ہے مگر چند سال کے بعد ناسور پھر پھٹ پڑے گا۔

کاسٹیکم، بربیرس، کلکیر یا کارب، کلکیر یا فاس، گریفائیٹس اور سلفر وغیرہ دوائیاں اس حالت میں

مفید ہوتی ہیں۔ اس حالت میں سیلیکا تھوجا کے بعد بخوبی کام کرتا ہے۔ پیشاب کی نالی میں پیپ کی حالت۔ بلغمی جھلیوں کا نزلہ۔ پیشاب میں خون اور پیپ آنے کی پرانی اور ضدی شکایت۔ پیشاب میں ریشہ دار اور بکثرت تلچھٹ آتی ہے۔ پروسٹیٹ کا ورم۔ مثانے کی نالی سے گاڑھی اور بدبودار پیپ آتی ہے۔ سوزاک۔ پیشاب کی نالی سے پیپ یا پیپ جیسی رطوبت آتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکلتے ہیں۔ خون ملی پیپ سی آتی ہے۔ بعض دفعہ یہ گاڑھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ دہی جیسی پھٹی پھٹی۔ اس قسم کی رطوبت کسی بھی بلغمی جھلی سے آسکتی ہے۔

مرد کے عضو مخصوص، فوطوں اور ران کی جڑ کے درمیانی حصہ میں، پروسٹیٹ غدود میں، یا فوطوں کے ناسور۔ فوطوں کا پرانا ورم اور سختی اس کے ساتھ درد۔ فوطوں میں درد جیسے کوئی نچوڑ رہا ہو۔ ذکی الحس، پر درد، بچوں یا بالغوں کا ہائیڈروسیل (فوطوں میں پانی اترنا) نامردی، جماع کے بعد کی کمزوری، تکان آسانی سے آجاتی ہے۔ مردی کمزوری، تکان جیسے اس نے معمول سے بڑھ کر مباشرت کی ہو۔ اس کمزوری کی وجہ سے اسے آٹھ دس دن تک آرام کرنا پڑے۔ (اکاریکس) آلات تناسل پر زبردست پسینہ اور اس کے ساتھ زبردست کمزوری۔ ریڑھ میں کمزوری۔ پست کمزور۔

رات کو سوتے سوتے خود بخود پیشاب نکل جائے۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو سوتے سوتے پیشاب نکل جاتا ہے۔

عورت کی خواہش نفسانی بھی گھٹ جاتی ہے۔ رحم کی رطوبتی رسولی۔ رحم کے آس پاس بھگندر، ناسور۔ اگر یہ بند ہو جائے تو وہاں سخت گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ یا پھر زخم بھرتا ہی نہیں۔ بھگندر رحم سے ہر وقت رطوبت ٹپکتی ہے۔ بدبودار اور پیپ سی رطوبت نکلے۔ زخم بھرے اور چھوٹی چھوٹی گانٹھیں بن جائیں۔ یہ پھر پھٹ جاتی ہیں۔ پھر گانٹھ پڑتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یا ان عورتوں کے لئے مفید ہے جن کو اسی طرح کے ناسور بنتے ہیں۔

2 ماہواریوں کے درمیان ماہواری آجاتی ہے۔ سیلیکا میں بچے دانی سے بڑی آسانی سے خون آنے لگتا ہے۔ ماہواری کے مقررہ وقت سے پہلے ہی جوش کی وجہ سے خصوصیت سے بچے کو دودھ چوسانے سے ماہواری آجاتی ہے۔ جونہی وہ بچے کو دودھ دیتی ہے حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے۔ آپ یہاں کلکیریا اور سیلیکا میں امتیاز کریں۔ کلکیریا میں بچے کو دودھ دینے کے دنوں میں خون جاری ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے مگر بچے کو دودھ پلانا شروع کرتے ہی خون نہیں آتا۔ یہ صرف سیلیکا میں پایا جاتا ہے۔

سیلیکا رحم میں پانی یا پیپ آنے کی تکلیف کو دور کرتا ہے جبکہ بچے دانی سے پانی سی رطوبت بکثرت گرتی ہو۔ کبھی کبھی بچے دانی کے ایک یا دوسرے سرے پر سخت گانٹھ نمودار ہوتی ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور پھر یکایک پانی جیسی، خون ملی یا پیپ ملی رطوبت آنی شروع ہو جاتی ہے اور گانٹھ غائب ہو جاتی ہے۔ یہ پھر نمودار ہوتی ہے اور اسی طرح بہہ جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مہینوں تک ماہواری نہیں آتی۔ قلت حیض۔ رحم میں مٹر یا نارنگی کے برابر رطوبتی رسولی جو رحم سے باہر نکل آتی ہے۔ یا اوپر کے رخ بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چوڑی ہوتی جاتی ہے۔ بادام کے برابر بہت سی چھوٹی چھوٹی رسولیاں بنتی ہیں اور پھر آپس میں مل

جاتی ہیں۔ روڈوڈینڈران اور سیلیکا نے ان رسولیوں کو دور کیا ہے۔ خواہ دوسری علامتوں کا فقدان ہی کیوں نہ ہو۔

"سیلان الرحم بکثرت رطوبت تیز خراش پیدا کرنے والی۔ رنگت دودھیا۔ اس سے پہلے ناف کے ارد گرد کٹن جس میں دانت سے کاٹنے کی طرح کا درد ہو۔ خصوصاً تیز چیزیں کھانے کے بعد، پیشاب کے دوران میں رطوبت ڈھیر کا ڈھیر آ گرتی ہے۔ رحم کا سرطان۔ چھاتیوں میں سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں"۔

چھاتیوں میں ناسور بن جانے کا اندیشہ۔ اگر بروقت دوائی دی جائے تو یہ ساری تکلیف کو اڑا دیتی ہے۔ اگر دوائی دینے میں بہت دیر ہو گئی ہو اور پیپ آنا لازمی بن گیا ہو تو سیلیکا مدد کرتا ہے۔ چبھن ہوتی ہے، عضو ماؤف نازک ہو جاتا ہے۔ اس میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ دوائی درد کو کنٹرول کر لیتی ہے۔ زخم جلدی بن جاتا ہے۔ قدرتی منہ بن جاتا ہے۔ رطوبت نہیں آتی اور زخم فوراً بند ہو جاتا ہے۔ درد بند کرنے والی (مسکن) دوائیوں کی طرح اگر آپ گرم پلٹس بند ہوا دیں گے تو آپ کی دوائیاں کام نہ کریں گی۔ اس عضو میں خون زیادہ ہوتا ہے اور پلٹس سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے اس حصہ کی طرف خون کی گردش بڑھ جاتی ہے۔ اگر پیپ آنے والی ہو تو یہ ریشوں کو زیادہ تعداد میں برباد کرتی ہے۔ چند قطرے پیپ کی جگہ پیالے بھر بھر کر خارج ہوتی ہے اور دنوں تک جاری رہتا ہے۔ کم از کم آدھا گلینڈ تباہ ہو جاتا ہے۔

ایسی کمزور عورتوں کو یا تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے اور یا پھر حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ عضو تھک کر ناکام ہو گیا ہے اور اب اپنا قدرتی فعل سرانجام دینے سے قاصر ہے۔

بچوں کو بھی بہت سی تکلیفیں ہو جاتی ہیں۔ وہ مریض ہو جاتا ہے۔ ماں کا دودھ اور کوئی دوسری چیز ہضم نہیں ہوتیں۔ قے اور دست آتے ہیں۔ اگر بچہ تندرست ہو تو خراب دودھ کو بھی ہضم کر لیتا ہے۔

سیلیکا کی کھانسی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ یہ دوائی تپ دق کے ابتدائی مرحلے میں مفید ہے جبکہ پھیپھڑے پر وسیع اثر نہ ہوا ہو۔ یہ نزلے کی قسم کی کھانسی میں مفید ہے۔ جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ اگر پھیپھڑے میں ناسور ہو گیا ہو اور اس میں اندمال کا رجحان نہ ہو تو یہ مرمت کر دیتا ہے۔ دیواروں میں سکڑاؤ پیدا کرتا ہے۔ چھاتی کے ضدی نزلے اور اس کے ساتھ دمے کی کھانسی بڑھ جانے سے سانس لینے اور سانس لینے میں بہت محنت کرنا پڑے۔ سخت محنت اور بدن گرما جانے کے بعد ٹھنڈی ہوا کا جھونکا لگنے یا نہا لینے سے سردی لگ جاتی ہے۔ بلغمی دمہ، گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ چھاتی جیسے کف سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے ابھی دم گھٹ جائے گا۔ مریض کا رنگ پیلا، موم سا، زرد، خون کی کمی، سخت تکان اور پیاس۔

سوزاک دب جانے سے ہوا دمہ۔ اس کے ساتھ محنت و مشقت کرنے سے اور بدن گرما جانے کے بعد تکلیف آنے یا بڑھنے کا رجحان۔ جریان کے زہر والے مریضوں میں اکثر ایسی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ خشک تکلیف دہ کھانسی۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نرخرے کا دق ہو جانے کا خطرہ۔ نرخرے کی بلغمی جھلیوں کے موٹا ہو جانے کی وجہ سے نزلے ڈھنگ کی کئی پھٹی آواز یا نرخرے کا دق۔ چھاتی کی دھمن۔ دق کا خطرہ۔ اس کے ساتھ ٹھنڈک سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرم پانی پینے سے راحت ملتی ہے۔ پتھر تراشنے والوں کے پھیپھڑوں

کی تکلیف۔ پتھر کی باریک گرد اندر جانے سے پرانی خراش۔ سیلیکا پیپ پیدا کرتا ہے اور ان سنگریزوں کو باہر نکال دیتا ہے۔

کف بکثرت نکلتی ہے۔ بدبودار، سبز رنگ کی پیپ سی کف صرف دن میں نکلتی ہے۔ سڑی ہوئی، دودھیا رنگ کی، تیز کف اکثر نمکین چپلی، جھاگ دار خون آتا ہے۔

چھاتی پر زکام و سردی کا اثر ہونے کا پرانا رجحان۔ اس سے دمہ کا اندیشہ، پرانا برانکائیٹس۔ پھیپھڑوں کا پرانا ورم اور پیپ۔ سیلیکا نمونیہ کے آخری دور اور نمونیہ کے پرانے مابعد اثرات و فتور کے لئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ اگر نمونیہ کے بعد صحت جلد بحال نہ ہو رہی ہو تو سیلیکا مفید ہے۔ (لائیکوپوڈیم، سلفر، فاسفورس، سیلیشیا، کلکیریا کارب) تھماہٹ، چھاتی میں گڑگڑاہٹ، دن کے وقت چہرے میں تھماہٹ (سلفر، سیپیا، لیکیسس) نیٹرم میور کے مانند گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور تھماہٹ سلفر والا لائیکوپوڈیم کے مانند ہوتی ہے۔

تپ دق، رطوبت گاڑھی سبز، زرد، بدبودار، بدن کلکیریا کی نسبت زیادہ سرد ہوتا ہے۔ سر پر پسینہ آتا ہے۔ پھیپھڑوں میں درد ہوتا ہے۔ دکھن و چبھن ہوتی ہے۔

ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کے غلاف پر سوجن آتی ہے۔ چنڈی کیل، گانٹھ (انٹم کروڈ، گریفائیٹس) پاؤں کی انگلیوں کے ناخن اندر کے رخ گڑ کر بڑھتے ہیں۔ تلوؤں کا گھٹیاوات، چل نہیں سکتا۔ (انٹم کروڈ، میڈورینم، روٹا، سیلیشیا)

نیند آتے ہی پسینہ آ جاتا ہے۔ (پلساٹیلا، کونیم) مرگی دورہ یہ چکر سے کوئی گولا اٹھ کر چھاتی اور معدے کی طرف آتا ہے۔ یہ کلکیریا کارب پلساٹیلا اور تھوجا کا مددگار ہے۔

سپائی جیلیا انتھل مینٹی کا

SPIGELIA ANTHELMINTICA

سپائی جیلیا خصوصیت کے ساتھ اپنے دردوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی علامتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو سردی کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ جو گھٹیاوات کے مریض بن جاتے ہیں، صحت تباہ ہو جاتی ہے اور درد کے شکار بن جاتے ہیں۔ جسم میں سازو تار ہی کوئی اعصابی رگ اس کے درد کے اثر سے بچ پاتی ہے۔ گولی لگنے کی طرح، جلن کے ساتھ، پھاڑنے کے ساتھ، درد اعصاب۔ آنکھوں، جبڑوں، گردن، چہرے، دانتوں اور کندھوں پر خصوصیت کے ساتھ اثر کرتا ہے۔ چہرے اور گردن میں جلن جیسے گرم گرم سوئی سی چبھ رہی ہوں۔ اس طرح کی جلن کے ساتھ درد ہر رخ چلتا ہے۔ سوئی چبھنے کی طرح۔ پھاڑنے کی طرح کے درد جو حرکت کرنے سے، کوئی کام کرنے سے حتیٰ کہ درد کے بارے میں سوچنے سے دماغی کام کرنے اور کھانا کھانے سے درد شدت اختیار کرتے ہیں۔

گردن اور کندھوں کے درد گرمی سے کم ہو جاتے ہیں۔ مگر آنکھ کے آس پاس کے درد ٹھنڈک سے کم ہوتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں میں گولی لگنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد جیسے وہاں گرم تاری رکھی ہیں۔ اکثر درد لیٹنے سے بڑھتا ہے۔ مگر بالعموم خاموشی سے بیٹھنے سے آرام ملتا ہے۔ روشنی سے، کھانا کھانے سے، حرکت کرنے سے جنبش کرنے سے درد بڑھتا ہے۔ درد کی جگہ اس قدر نازک ہو جاتی ہے کہ ذرا سی حرکت سیڑھیاں چڑھنا اترنا اور گاڑی کی حرکت سے درد ناقابل برداشت بن جاتا ہے۔

سپائی جیلیا کا مریض موسمی تبدیلیوں سے اور ٹھنڈک سے بری طرح گھبراتا ہے۔ اسے گٹھیاوات کے درد ہوتے ہیں۔ مگر اعصابی نظام میں بھی درد ہوتا ہے۔

آنکھ کے آس پاس شدید درد۔ عام طریقے سے علاج کرنے والوں کا استعمال اسی جگہ تک محدود ہے۔ سخت دباؤ سے تکلیف بڑھتی ہے۔ حالانکہ کبھی کبھی اس سے راحت بھی ملتی ہے۔ بشرطیکہ درد کو آہستہ آہستہ اور دیر تک دبایا جائے۔ مضبوطی سے دبایا جائے لیکن ہاتھ سے دباتے وقت ہاتھ کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ درد والی جگہ سوجن آجاتی ہے۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور اس میں خون بھر جاتا ہے۔

چھاتیوں کے پٹھوں کا عصبی درد۔ سپائی جیلیا کے بہت سے درد دل سے وابستہ رہتے ہیں۔ تاہم درمیانی سروں پر عصبی درد رہتا ہے۔ کندھوں میں اور گردن میں خصوصاً بائیں حصہ میں اور نیچے بازو تک گولی لگنے کی طرح اور پھاڑنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ گولی لگنے کی طرح کے درد ہوتے ہیں۔

دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہوتی ہے۔ دل کی تکلیف، شکایتیں اور ان کے ساتھ دل کے کواڑوں کی تکلیف خصوصیت کے ساتھ گٹھیاوات کی قسم کی تکلیف۔ چھاتی اور آنکھ میں درد جیسے چھری چبھتی ہو۔

اس دوائی کو مزید آزمانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کی ذہنی علامتوں کا کچھ بھی علم نہیں ہے۔ "یادداشت کمزور، کام کاج کرنے سے جی چرائے، بے چین، فکرمند، مستقبل کے بارے میں فکرمند، ناامید، خودکشی کا رجحان، تیز دھار چیزوں سے ڈرتا ہے۔ تنک مزاج، مرزا مزاج۔" "گائیڈ ٹو سمپٹمز" نامی کتاب سے صرف اتنی ہی علامتیں ملتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے مزید تجربے کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ذہنی علامتوں کی تفصیل معلوم ہو سکے۔

بیشتر تکلیفیں صبح کو ظاہر ہوتی ہیں۔ صبح کو تھکا ہوا اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔

خون کی کمی کے پرانے مریض جبکہ تکلیف اپنا مرکز بدل کر اعصابی نظام میں پہنچ گئی ہو۔ جاوہ حال، میلا رنگ، سوداوی مزاج، عصبی دردوں کے مریض۔ دھڑکن، نبض کی چال بے قاعدہ۔ کھڑے ہونے پر سر چکرائے۔ شدید سر درد اور چکر کے ساتھ آتے ہیں۔ مریضہ اس قدر جوش میں ہوتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ مجھے ضرور اڑ جانا چاہئے۔ نہایت جوش میں آرام سے نہیں بیٹھ سکتی۔ خود ضبطی کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔

سر میں بے چینی اور چبھن۔ اکثر سر اونچا کر کے لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ جھکنے سے، حرکت کرنے سے اور شوروغل سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر درد سر اور آنکھوں میں ہو تو ٹھنڈے پانی سے دھونے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد درد بڑھ جاتا ہے۔ جب تک ٹھنڈا پانی پڑتا رہے درد کم رہتا ہے۔ ان سر دردوں اور عصبی دردوں کے ساتھ گردن اور کندھوں میں اکڑن رہتی ہے۔ اکثر یہ اکڑن درد کی وجہ سے آتی ہے اور مریض حرکت کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ وہ کرسی میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے وہ جما ہوا بیٹھا ہے۔ شوروغل، آواز،

روشنی میں اور کمرے میں متحرک چیزوں کو دیکھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔" دماغ میں شدید جلن اور پھاڑنے کی طرح کے درد" ۔ درد کی جگہ دماغ میں ہی محسوس ہوتی ہے مگر غالباً یہ کھوپڑی کی اعصابی رگوں میں ہوتا ہے۔ بائیں ہڈی کے غلاف میں شدید درد جو حرکت سے، چلنے سے یا پاؤں اِدھر اُدھر رکھنے سے بڑھتا ہے خصوصاً شام کو۔ پیشانی میں شدید دباؤ اور باہر کے رخ دباؤ جو جھکنے سے اور ہاتھ سے دباؤ دینے سے بڑھتا ہے۔ پیشانی میں کترن کے ساتھ درد خصوصاً پیشانی کی ہڈی کے نیچے جو آنکھ کے ڈھیلے تک پہنچے۔ آپ درد کی شدت پر دھیان دیں۔ گدی میں، چاند (کھوپڑی) کے بائیں حصہ میں اور ماتھے میں پھاڑنے کی طرح اور کھودنے کی طرح درد جو حرکت سے، شور وغل سے، اونچی آواز سے، بولنے سے حتی کہ ذرا منہ کھولنے پر بھی بڑھتا ہے۔ لیٹ جانے سے راحت ملتی ہے۔ پیشانی کے دائیں حصہ پر دباؤ کے ساتھ درد۔ اس کا اثر دائیں آنکھ پر بھی ہوتا ہے۔ یہ درد صبح بستر میں ہی شروع ہو جاتا ہے اور بستر چھوڑنے پر بڑھ جاتا ہے درد بہت گہرائی میں ہوتا ہے۔ دباؤ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حرکت کرنے سے اور سر کو یکایک گھمانے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ دماغ جیسے ڈھیلا ہو گیا ہے۔ ہر جنبش سے، قدم کی آہٹ سے یا پاخانے میں زور لگانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چہرے کے پٹھے ہلانے سے جیسے سر پھٹ پڑے گا۔ محسوس کرتا ہے جیسے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ عصبی درد۔ بائیں آنکھ پر یا اس کے آس پاس یا اس کے نیچے ٹھہر جاتا ہے۔ مرطوب موسم میں اور برسات میں ٹھنڈک سے بڑھتا ہے۔ عصبی رگوں کے پانچویں جوڑے کے ریشوں میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔

درد کی ابتداء میں اس قدر ذکاوت حس نہیں بڑھتی۔ لیکن اگر درد جاری رہے تو یہ بڑھتا رہتا ہے اور آنکھ میں خون بھر آتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ دوائی شدت کی وجہ سے مریض مکمل طور پر تھک جاتا ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے اور قے آتی ہے۔

ہیپر کا مریض اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور درد کی وجہ سے غشی آ جاتی ہے۔

کیموملا میں مریض درد کی شدت محسوس کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی طبیعت میں زبردست غصہ آتا ہے۔ وہ غضب میں آ جاتا ہے۔ سپائی جیلیا کے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور درد اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے۔ درد والی جگہ سرخ متورم اور ذکی الحس ہو جاتی ہے۔ سر درد حرارت سے بڑھ جاتا ہے عارضی طور پر ٹھنڈک سے گھٹ جاتا ہے۔ دوسرے اعضاء میں سخت درد ہوتا ہے۔

فاسفورس میں سر اور معدے کی تکلیف ٹھنڈک سے گھٹتی ہے۔ مگر چھاتی اور جسم کی تکلیف حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔ آرسنیکم میں عموماً سر درد ٹھنڈے پانی میں دھونے سے گھٹ جاتا ہے۔ مگر ذاتی طور پر مریض سردی برداشت نہیں کر سکتا اور جسم کی باقی تکلیفوں میں وہ حرارت پسند کرتا ہے۔

سپائی جیلیا میں بینائی کی علامتیں بھی بھری پڑی ہیں۔ بینائی کی علامتیں دوسری علامتوں کو بھی بڑھا دیتی ہیں۔ اکثر وہ سیدھا دیکھتے رہنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے چکر آتا ہے۔ اکثر جب درد نہیں بھی ہوتا تب بھی سر چکراتا ہے۔ نیچے کی طرف دیکھنے سے ہر چیز گردش کرتی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اونچائی سے نیچے کی طرف دیکھنے سے ایسی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر سپائی جیلیا میں تو ناک سے نیچے دیکھنے سے ہی سر چکراتا ہے۔ لہٰذا وہ بیٹھ جاتا ہے اور ایک دم سیدھا دیکھتا ہے۔

بینائی کا اندر کے رخ، باہر کے رخ جھکاؤ۔ فاصلے سے دیکھنے میں گڑ بڑ طرح طرح کی کشتی بھی، خاتمیں، چشمہ کا نمبر نکالنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بینائی کسی جگہ ٹھہرتی ہی نہیں۔ رونا میں جو حالت آنکھ سے باریک کام کرنے سے آتی ہے وہی حالت سپائی جیلیا میں عصبی درد کی وجہ سے آتی ہے۔ بینائی کی اندرونی گڑ بڑ۔

وہ آنکھ جس کے لئے ہر بار دوائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ آنکھ میں اور اس کے آس پاس چھرا لگنے کا سا درد جو ایک نقطہ سے چاروں طرف پھیلتا ہے۔ لہٰذا نہایت ذکی الحس حتیٰ کہ چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہو۔ آنکھ کی تکلیف اس کے بارے میں سوچنے سے بڑھتی ہے۔ خصوصاً رات کو ناقابل برداشت درد۔ دباؤ کے ساتھ درد۔ آنکھ گھمانے سے درد بڑھتا ہے۔ آنکھ گھمانے کی کوشش کرنے سے سر چکراتا ہے۔ دیکھنے کے لئے سارے کا سارا سر گھمانا پڑتا ہے۔ درد پیشانی اور سر تک پھیل جاتا ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے آنکھ انڈے میں نہ سمائے گی۔

مجھے ایک مریض کی مثال یاد ہے جو آنکھ کے ماہر معالجوں کے پاس بھٹکتا پھرتا تھا۔ اس کی بینائی میں کئی طرح کے نقص تھے۔ چشمہ کا نمبر نہ نکلتا تھا۔ اس کی دائیں آنکھ پر دن رات شدید درد رہتا تھا۔ وہ بری طرح تھک جانے کی حالت میں ہی سو سکتا تھا۔ لیکن سپائی جیلیا سے اسے آرام ملا۔ بائیں آنکھ پر نہایت باریک، متواتر اور ڈنک لگنے کی طرح کے درد بلی کے دورے میں پائے گئے ہیں۔

یہ دوائی پپوٹوں کی بلغمی جھلیوں کے موٹا ہو جانے خاص تعلق موتیابین میں مفید ہے۔ خصوصاً جبکہ تکلیف سخت عصبی درد کی وجہ سے آئی ہو جو مہینوں تک جاری رہا ہو۔

چھاتی میں سوئی چبھنے کی طرح کے درد۔ جو ذرا سی حرکت سے، سانس لینے سے بڑھے۔ چھاتی میں پھاڑنے کا سا احساس۔ بازو ہلانے سے یا کوئی حرکت کرنے سے چھاتی میں لرزہ محسوس ہوتا ہے۔ صرف دائیں کروٹ سر اونچا کر کے ہی لیٹ سکتا ہے۔ چھاتی کے بائیں حصہ میں گٹھیاوات کا درد جیسے کوئی دل کو مٹھی میں بھینچ رہا ہے۔ دل میں پھڑ پھڑاہٹ جیسے لہریں اٹھتی ہوں۔ یہ نبض کی چال کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔ دھڑکن جیسے لہریں اٹھتی ہیں۔ نبض کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ گردن کی بڑی رگ کانپتی ہے۔ دل کے ارد گرد کی جھلیوں کی خلا پر ورم آ جاتا ہے اور ان پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یہ تکلیف گٹھیاوات کے دورے کے بعد یا بخار اتر جانے کے مہینوں بعد آتی ہے۔ سپائی جیلیا بلغمی مزاج (کف پرکرتی) والوں کے دل کے گٹھیاوات میں شاذ و نادر ہی کام آتا ہے۔ جبکہ مریض درد کی شدت کو بخوبی محسوس نہ کرتا ہو۔

جب گٹھیاوات کی تکلیف دل کے خون سے تعلق رکھنے والے فعل پر اثر انداز ہو، دل جیسے بند ہے۔ سارا جسم جیسے بھرا ہوا ہے۔ اعضاء متورم ہوں، مگر دباؤ پڑنے سے گڑھا نہ پڑتا ہو۔ چہرہ پیلا ہو تو یہ نازک حالت ہے اور ممکن ہے اس کے نتیجے کے طور پر پیشاب میں چربی آئے اور مکمل یا جزوی اندھاپن آ جائے اور بعد میں موت واقع ہو جائے۔

سپونجیا ٹوسٹا SPONGIA TOSTA

سپونجیا کی ذہنی علامتوں سے ظاہر ہے کہ یہ دل کی دوائی ہے۔ اگر کوئی دوائی خوف، فکر اور دم کشی پیدا کرے جو کہ سپونجیا میں پائی جاتی ہے۔ تو گمان غالب ہے کہ وہ دوائی دل کی دوائی ہے۔ تاوقتیکہ ان علامتوں کا تعلق دماغ کی سوزش والی بیماریوں سے نہ ہو۔ اس دوائی میں ہم حرام مغز کی علامتوں کے بغیر ہی نمایاں فکر مندی، موت کا خوف، دم کشی اس کے ساتھ دھڑکن اور دل میں اہم بے چینی پائی جاتی ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ دل میں درد ہو۔ دل کا حصہ جیسے بھرا ہوا ہے، بند ہے۔ اس کے ساتھ دم کشی ہو۔ موت کا خوف ہو۔ مستقبل کا فکر ہو اور کوئی خوفناک واقعہ ہونے کا اندیشہ موجود پایا جائے۔ وحشت، رات کو بری طرح ڈر کر جاگتا ہے۔ یہ حالت عموماً گردوپیش کی حالتوں کو سمجھنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتی ہے۔ (ایسکولس، لائیکوپوڈیم پلیکس، فاسفورس اور کاربوویج)

سپونجیا کا ایکونائٹ سے گہرا تعلق ہے۔ یہ بھی دل میں جوش لاتا ہے، فکر پیدا کرتا ہے۔ خوف، بے چینی اور موت کا خوف لاتا ہے۔ موت کے دن اور وقت کی پیشگوئی کرتا ہے مگر اس میں بخار کا جوش نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ سپونجیا کے زیر اثر بخار کا سا جوش کم از کم پایا جاتا ہے۔ ایکونائٹ کی نسبت اس کا اثر زیادہ گہرا ہے۔ اس کی دل کی تکلیفیں بڑی آہستہ پیدا ہوتی ہیں اور ان میں حقیقی معنوں میں ریشوں میں تبدیلی آتی ہے۔ دل بڑھ جاتا ہے۔ یہ بڑھوتری جاری رہتی ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار دل کے دروازے بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ وہ فٹ نہیں رہتے لہٰذا زنانے کی آواز آتی ہے۔ جیسے ہوا چل رہی ہو، بگولا آتا ہے اور اس کے ساتھ مذکورہ بالا ذہنی علامتیں۔ یہ دونوں دوائیاں کروپ کھانسی میں مشابہ ہیں۔ مگر سپونجیا کا اثر زیادہ گہرا ہے اور تکلیف بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے حتیٰ کہ اس میں کئی دن صرف ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف ایکونائٹ میں دن میں سردی لگتی ہے اور مریض پہلی ہی نیند میں جکڑا جاتا ہے۔ سخت کھانسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے اس کو خشک تشنجی کھانسی آ جاتی ہے۔ مگر سپونجیا میں آج سردی لگتی ہے تو ایک دو دن بعد بلغمی جھلیوں میں معمولی سا کھردرا پن آئے گا، پھر خشکی آئے گی۔ دونوں میں کھانسی کا زور آدھی رات سے پہلے بڑھتا ہے۔ خشک کھانسی۔ کھوں کھوں کر کے کھانسی آتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھرکھری۔ ہوا کی نالیوں میں خشکی آتی ہے۔ اتنی مشابہت ہونے پر بھی ایکونائٹ جزوی طور پر کام کرتا ہے۔ وہ پہلے دن یا زیادہ سے زیادہ دوسرے دن کھانسی کو عارضی طور پر تسکین دے گا۔ اس کے بعد اثر نہ کرے گا۔ اب قدرتی طور پر سپونجیا کام دے گا۔ اب سپونجیا اس لئے بھی آیا کہ شاید شروع میں ہی سپونجیا دوائی تھی اور ایکونائٹ غلطی سے دیا گیا۔ اگر مریض کی حالت ہر روز بد سے بدتر ہوتی چلی جائے تو کھوں کھوں کر کے کھانسے اور آدھی رات سے پہلے کھانسی شدت اختیار کرے تو سپونجیا کام دیتا ہے۔ یہ گہرائی تک پہنچ کر اثر کرنے والی دوائی ہے۔ کبھی کبھی اس کی علامتیں اتفاقیہ طور پر نمودار ہو جاتی ہیں۔

ہیپر میں کھانسی رات کو اور سویرے شدت اختیار کرتی ہے۔ اگر ایکونائٹ نے کھانسی پر غلبہ پا لیا ہو مگر اگلی رات پھر لوٹ آئے تو ہیپر کام دیتا ہے۔ یا اگر کھانسی اگلے دن شام کو لوٹے اور گڑگڑاہٹ بھی ہو تب بھی

بہیپر مفید ثابت ہوگا۔ خشک کھانسی گھر گھراہٹ مفقود ہوتو یہ سپونجیا ہے۔ اگر بچہ کپڑ ا اوڑھنا چاہے یا سردی کی شکایت کرے تو پھر سمجھئے کہ یہ ہیپر ہے۔ اگر بچہ شکایت کرے کہ کمرہ بہت گرم ہے اور کپڑے اتار پھینکے تو کلکیریا سلف ہے۔

سپونجیا نے مریض کو گرمی سے اور گرم کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ آیوڈین کی طرح سرد کمرہ چاہتا ہے۔ مگر اسے گرم پانی یا گرم چائے سے راحت ملتی ہے۔ جیسا کہ آرسینکم بلکس یا لائیکو پوڈیم میں پایا جاتا ہے۔

اس میں غدود پر اثر کرنے کا حیرت انگیز رجحان پایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام غدود پر اثر کرتا ہے۔ وہ بتدریج بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ غدود پر سوزش آتی ہے۔ وہ بتدریج پھولتے جاتے ہیں اور سخت ہوتے جاتے ہیں۔ دل بڑھ جاتا ہے۔ (کالیا، سیپیا، ناجا) سپونجیا نے دل کی بالائی جھلیوں کے ورم کو، دل کی گڑبڑ کی وجہ سے آنے والی کھانسی کو اور گٹھیاوات کے پیدا ہوئی دل کی بہت سی بیماریوں کو دور کیا ہے۔ سانس کی بالائی نالیوں کے غدود اور گلٹیز کا پھول جانا جبکہ دل بھی ماؤف ہو اور آنکھیں باہر نکل آئی ہوں۔ گردن کے غدود بڑھ گئے ہوں۔ فوطے پھول گئے ہوں۔ سوزاک دب جانے کی سردی لگنے یا کسی اور وجہ سے فوطوں کا ورم۔ بتدریج بڑھتی ہوئی تختی۔

تمام آلات تنفس پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ دل کی خرابی کی وجہ سے دم کشی اور دمے کی بدترین شکل۔ ہوا کی نالیوں میں خشکی اس کے ساتھ زنانے سے سانس لے، سیٹی بجے، کبھی کبھی گڑگڑاہٹ بھی ہوتی ہے۔ بیٹھنا پڑتا ہے اور آگے کو جھکنا پڑتا ہے۔ اکثر سخت دم کشی کے بعد ہوائی نالیوں میں سخت اور سفید کف بنتی ہے۔ اسے تھوکنا مشکل بن جاتا ہے۔ کف اوپر آتی ہے اور بعض دفعہ پھر نیچے چلی جاتی ہے۔ (آرنیکا، کاسٹیکم، لیکسس، کالی کارب، کالی سلف، بلکس، ماسکا، ناجا، سیپیا اور سٹانی گیریا)

دم کشی لیٹنے سے بڑھتی ہے۔ اس میں کمی و بیشی آنا بھی دوسری علامتوں کے برابر ہے۔ سخت سر درد جو بستر میں بیٹھ جانے پر مجبور کرے اور خاموشی سے بیٹھنا پڑے۔ سر کو ایک دم سیدھا رکھے اس سے گدی پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

کئی طرح کے سر درد ہوتے ہیں۔ گدی اور ماتھے میں اجتماع خون کی وجہ سے درد۔ مگر عموماً یہ گلٹیز۔ دل کی خرابی یا دمے کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ درد عموماً دماغ میں خون جانے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

نرخرے کی خرابی کی وجہ سے ہونے والی کھانسی میں چہرے پر عذاب کے آثار آتے ہیں۔ فکر مند، چہرہ میلا، پیلا، پھولا ہوا، نیلا۔ اس کے ساتھ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ چہرہ سرخ اور فکر کے آثار۔ باری باری سرخ و پیلا ہوتا رہتا ہے۔ چہرے پر سرد پسینہ یہ سب علامتیں تنگی سانس کی علامتیں ہیں۔ لہٰذا کسی دوائی کے چناؤ میں لازمی طور پر قابل غور نہیں ہیں۔ ابتدائی علامتوں کے طور پر یہ شاید آرسینکم کو ظاہر کریں۔ لیکن اگر یہ دل کی گڑبڑ کی وجہ سے ہوں تو پھر ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

گلے کے زخم جو مٹھائی کھانے کے بعد شدت اختیار کریں۔ سانس کی بالائی نالی کے غدود پھول کر تھوڑی تک برابر ہو جاتی ہیں۔ رات کو دم کشی کے دورے۔ کھوں کھوں کر کے کھانستا ہے۔ گلے میں ڈنک

مارنے کا سا درد اور پیٹ میں دکھن سی۔ ناسلو پھول جاتا ہے۔ نگلنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

جب دم کشی اور کھانسی میں گرم خوراک سے آرام ملتا ہے تو سپونجیا کام کرتا ہے۔ گرم پانی سے بھی راحت آسکتی ہے۔

زخرے کی تکلیف کھرکھری۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کی تکلیف جس میں تپ دق کا رجحان ہو۔ موروثی دق کی تاریخ موجود ہو۔ جب کھایا پیا بخوبی جزبدن نہ ہوتا ہو اور پھیپھڑے کمزور ہوں مگر دق کا مواد نہ ہو۔ آواز یکا یک بیٹھ جاتی ہے۔ دق کے جن مریضوں کو سپونجیا کی ضرورت ہوتی ان میں عموماً زخرہ ماؤف ہونے کا رجحان ملتا ہے۔ اسے زکام ہوتا ہے۔ اس زکام کا زخرے پر اثر ہوتا ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آپ اس مریض پر دھیان رکھیں۔ اس میں دق کا مواد جمع ہونے کا رجحان ہے جہاں کہ سوزش ہو۔ جو رطوبت آئے گی وہ ریشوں کی بجائے تپ دق کی قسم کی ہوگی۔ تپ دق کے مریضوں میں سب سے پہلے زخرہ ماؤف ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

سپونجیا میں آپ اخراج پر توجہ نہ دیں بلکہ اس بات پر توجہ دیں کہ زخرے کی کھانسی (کروپ) کیسے نمودار ہوتی ہے۔

کھرکھری، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ سردی کی وجہ سے زخرے میں نہایت خشکی، زکام، چھینکیں، ساری چھاتی میں گونجتی ہیں۔ ساری چھاتی سینگ کی طرح خشک۔ سنانے کے ساتھ آواز آتی ہے۔ ناک خشک، بلغم بہت کم جمع ہوتی ہے۔ مگر بعد میں ورم بننے شروع ہو جاتے ہیں اور تب کف بکثرت نکلتی ہے۔ گڑگڑاہٹ کے تناسب سے یہ دوائی کم ظاہر ہوتی ہے۔ ہیپر میں گڑگڑاہٹ پائی جاتی ہے اور کف بکثرت آتا ہے۔

اکثر بالغوں کو سردی ہو جاتی ہے اور زخرہ اور سانس کی نالی کا بالائی حصہ بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ رات کو بستر میں جانے پر زخرہ گھٹتا ہے۔ عورتوں میں باؤ گولہ عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اس حالت میں اگنیشیا، لارو سیریس اور سپونجیا بھی مفید ہیں۔ دس میں سے آٹھ مریضوں کو اگنیشیا اور جلسی میم ٹھیک کر دیتے ہیں۔

زخرہ چھوا جانا برداشت نہیں کرتا جیسا کہ فاسفورس میں ہوتا ہے۔ خشک تشنجی کھانسی، نہایت تکلیف دہ کھانسی، معدے میں ٹھنڈی چیزیں پہنچتے ہی تکلیف بڑھ جاتی ہے ورنہ گرم میں ٹھنڈے پانی سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ مگر کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ اگر کمرہ بہت گرم ہو جائے سرسراہٹ کے ساتھ خشک پریشان کرنے والی اور تشنجی کھانسی آتی ہے۔

دل اور دمہ کی تکلیفوں میں یہ لیکیسس کے مشابہ ہے۔ مثلاً دم کشی کی وجہ سے نیند ٹوٹتی ہے۔ سونے کے بعد دم کشی شدت اختیار کر لیتی ہے۔

فاسفورس میں بھی اکثر سونے کے بعد دم کشی بڑھ جاتی ہے۔ اس میں سانس گھٹتا ہے۔ لیکیسس میں یہ بات بہت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ تپ دق کا مریض جب موت کے قریب تر ہوتا ہے تو اسے نیند میں سرد پسینہ آتا ہے۔ سوتے ہی اور جاگتے پر دم کشی ہوتی ہے۔ لیکیسس عارضی سکون لاتا ہے اور ضرور دہرانا چاہیے۔

جب دل کی شکایتوں میں گاڑھی سبز یا زرد کف آتی ہو۔ پیپ جیسی کف آتی ہو اور سوتے ہی دم کشی

ہوتی ہو اور اس کی وجہ سے اس کو حتی الوسع جاگنا پڑتا ہے۔ چھاتی کی بڑھی ہوئی تکلیف میں مریض سونے سے ڈرتا ہے تو ان حالتوں میں گرینڈیلیا روسٹا فائدہ کرتا ہے۔ اگر تکلیف کی نوعیت محض نزلے کی ہو اور دق نہ ہو تو پھر یہ فائدہ کرتی ہے۔

خصوصیت کے ساتھ دل کی علامتوں کا مطالعہ کیجئے۔ گردش خون کی علامتیں بدترین ہوتی ہیں۔ دماغی سستی، کھانسنے سے، دائیں کروٹ لیٹنے سے، حیض سے پہلے، لیٹنے کے بعد آگے کو جھک کر بیٹھنے سے۔ تمباکو پینے سے اور سیڑھیاں چڑھنے سے علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ وحشت اور دم کشی، سانس گھٹنے، سرشام نیند آجاتی ہے۔ دم گھٹنے سے نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ میں نے یہاں یہ علامتیں لکھ دی ہیں، آپ ان کا توجہ سے مطالعہ کیجئے۔

خون کا جوش، رگیں تنی ہوئیں، بدن کے گڑھوں میں پانی آجاتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان نوجوانوں کے لئے مفید ہے جن کو دق ہو، جو کمزور ہوں جن کا بدن پیلا ہو اور پھلتے پھولتے نہ ہوں۔ دق کا رجحان۔

خارش مگر پھنسیاں نہیں ہوتیں جیسے کوئی پھنسی نکلنے والی ہے۔ داد کی معمولی پھنسیاں۔ سارے بدن پر خارش اور کوئی پھنسی نہیں ہوتی۔

دل کی جھلیوں کا حال کا ورم اس میں سپونجیا، ابروٹینم، ہیپا اور کالمیا سرکردہ دوائیاں ہیں۔ ناجا دل کے دروازوں کی تکلیف میں کام دیتا ہے۔

سکیولا SQUILLA

ایلوپیتھی والے پرانے زمانے میں اس کو پھیپھڑوں، سانس کی باریک نالیوں، گردوں کی تکلیف میں، نمونیہ، دمہ، پیشاب کم اترنے میں اور استسقاء کی حالتوں میں استعمال کرتے رہتے ہیں۔

کھانسی، صبح کو کف نکلتا ہے اور شام کو خشک کھانسی (ایلومنا، کاربووی، فاسفورک ایسڈ، سٹرامونیم، پلساٹیلا اور سکیولا۔ پلساٹیلا اور سکیولا اس جگہ زود اثر ہیں۔ مگر سکیولا میں سخت کھانسی آتی ہے۔ گلا گھٹتا ہے، چھینکیں آتی ہیں۔ پیشاب نکل جاتا ہے اور بار پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ مریض کو کھانستے کھانستے پسینہ آجاتا ہے۔ دم گھٹتا ہے، کھانستا ہے اور آخر کار بڑی مشکل سے سفید لیس دار کف کے 2-3 چھوٹے چھوٹے گولے تھوک سکتا ہے۔ یہ تشنجی کھانسی ہے جو سانس کی نالی کے بالائی حصہ میں کف آنے سے یا سرسراہٹ ہونے سے یا چھاتی میں کسی چیز کے رینگنے کے احساس سے ہوتی ہے۔

شام کی خشک کھانسی کی نسبت صبح کی تر کھانسی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مریض سردی سے کانپتا رہتا ہے۔ ذرا سی ہوا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کافی کپڑے اوڑھنا چاہتا ہے۔ سردی سے بہت گھبراتا ہے۔ پلساٹیلا میں بھی ایسا نہیں ہے۔ پیشاب عموماً مقدار میں زیادہ آتا ہے۔ پانی سا اور بے رنگ۔

دوپہر کو 11 بجے یا 12 بجے سے ایک بجے دوپہر تک چھاتی میں کف بھر جانے سے سخت دم کشی ہوتی ہے۔ اس طرح کی کھانسی دوسرے وقت بھی ہوتی ہے۔ مگر اس کی وجہ سے دل کی کمزوری۔ پیشاب زیادہ

مقدار میں آنا، بے رنگ پیشاب اس کی اہم علامت ہے۔ مگر یہ علامت اگنیشیا سے ملتی جلتی ہے۔ مگر سکیولا کا مریض اگنیشیا کے مریض کی طرح ہسٹریا کا مریض نہیں ہوتا۔ دماغی تکلیفوں میں یہ کینابس انڈیکا اور جلسی میم کے مانند ہے۔ مگر سکیولا میں دماغی علامتوں کی بھرمار نہیں ہے اور نہ ہی بخار کی علامتوں کی کثرت ہے۔ فاسفورس میں دماغ میں سوزش آ جاتی ہے اور جب مہلک علامتیں آ جاتی ہیں تو پھر پیشاب کی کثرت بری علامت ہے۔ پلساٹیلا میں مریض کی آنکھوں پر آنسو رکے رہتے ہیں اور اس کے بعد کثرت پیشاب کی شکایت ہوتی ہے۔ سکیولا کی کثرت، پیشاب اور بے رنگ کا پیشاب ذیابیطس میں پایا جاتا ہے۔ اگر یہ شکایت مٹ جائے تو چھاتی کی تکلیف نمودار ہو جائے گی۔ یہ دونوں تکلیفیں مٹ جائیں تو استسقاء آ جائے گا۔ اگر اب پھر پیشاب کھل کر آنے لگے تو استسقاء کی علامتیں مٹ جائیں گی۔ سکیولا کا اثر بڑی دیر تک جاری رہتا ہے۔

ناک سے بھی بے رنگ کی رطوبت بکثرت گرتی ہے۔ خصوصاً صبح کو کھانسی جلاب نار دریے تک کے مانند ہے۔

اندرونی خاصیت کے لحاظ سے سکیولا بہت کچھ تھوجا سے ملتا جلتا ہے۔ خاص کر اچھل کر آنے والے پیشاب اور تشنجی کھانسی میں۔ پیشاب نکل جانے کے ساتھ ساتھ اکثر گہرے بھورے یا سیاہ پتلے رنگ کا پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ ان کے ساتھ جھاگ دار بلبلے آتے رہتے ہیں، نہایت بدبودار، بغیر درد کے اور خود بخود پاخانہ نکل جاتا ہے۔

تنگی سانس اس کے ساتھ سانس لیتے وقت اور کھانسنے پر چھاتی میں سوئیوں کی سی چبھن۔ سخت دم کشی۔ بچہ دم کشی کی وجہ سے پانی تک نہیں پی سکتا۔ وہ پانی کے پیالے کو بڑی بے چینی و بے قراری سے پکڑتا ہے۔ مگر گھونٹ گھونٹ ہی پی سکتا ہے۔ اسے بار بار گہرا سانس لینا پڑتا ہے۔ مگر اس سے کھانسی آتی ہے۔ ذرا سی محنت کرنے پر بھی دم پھول جاتا ہے۔ صبح کے وقت چھاتی کا درد بڑھ جاتا ہے۔ ورزش کرتے وقت ہلکا ہلکا گٹھیاوات کا درد جو آرام کے وقت گھٹ جائے۔ شام کو خشک کھانسی جس میں میٹھا میٹھا سا کف نکلے۔ جسم میں سخت گرمی۔ برائی اونیا کے بعد بخوبی کام کرتا ہے۔ پسینے کا مکمل طور پر فقدان اس کی بڑی خوبی ہے۔

رات کو 11 بجے خشک کھانسی جو ٹھنڈے پانی سے اور ٹھنڈی ہوا سے بڑھتی ہے۔ (رومیکس) بیلاڈونا میں رات کے 11 بجے کھانسی بڑھتی ہے، جو بدن کھلا رکھنے سے بڑھتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور سر میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ لیکیسس میں سونے کے فوراً ہی بعد کھانسی بڑھتی ہے۔ ممکن ہے یہ 11 بجے ہی آئے۔

ناک سے تیز رطوبت آتی ہے۔ صبح کو شدت اختیار کرے۔ زبردست چھینکیں۔ پاخانے کی رنگت گہری بھوری یا سیاہ۔

دن میں زیادہ کھانسی شاذ و نادر ہی آتی ہے۔ نمونیہ، سانس لینے پر سوئی چبھنے کا سا درد۔ جھٹکے کے ساتھ درد۔ تکلیف ہمیشہ دائیں پہلو میں نمودار ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون جانے کے بعد چھاتی کا نزلہ اور نمونیہ کا احتمال۔ چھاتی میں دکھن جو حرکت سے بڑھتی ہے۔ برائی اونیا عموماً تکلیف کو کم کر دے گا اور بعد میں سکیولا کی علامتیں آ جائیں گی۔

STANNUM METALLICUM سٹانم میٹلیکم

سٹانم میٹلیکم خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو مدت سے کمزور ہوتے آرہے ہوں۔ یہ اس قدر اہم بات ہے کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جسم کی بناوٹ کی گہرائی میں کوئی بڑا نقص ہے۔ آپ مریض کی ہسٹری پر غور کریں تو آپ کو فوراً معلوم ہوگا کہ وہ متواتر کمزور ہوتا گیا ہے۔ کھایا پیا جزو بدن نہیں بنتا۔ نزلے کی حالتیں موجود رہی ہیں اور برسوں سے عصبی درد جاری رہا ہے۔ درد برداشت نہیں ہوتا۔ کام کاج نہ کرنے کی خواہش دنوں بڑھتی جا رہی ہے۔ کام کاج کرنے سے نفرت۔ عورت بھی گھر کا کام کاج چھوڑ کر بیٹھتی ہے۔ ہمیشہ تھکی ماندی۔ ہر کام پہاڑ بن جاتا ہے۔

چہرہ بتدریج سیلا ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ موم سا پیلا ہو جاتا ہے۔ خون کی کمی جھلکتی ہے۔ جیسے کھایا پیا جزو بدن نہ بنتا ہو۔ یہ ان لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے جو بتدریج کمزور ہوتے چلے گئے ہیں اور اب آنکھ، چہرے، معدے اور انتڑیوں کے عصبی درد میں مبتلا ہیں۔ درد گولی لگنے یا پھاڑنے کی طرح کے نہیں ہوتے۔ بلکہ آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ بتدریج بڑھتے ہیں اور اسی طرح بتدریج کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اکثر درد صبح سورج نکلنے سے شروع ہو جاتا ہے اور دوپہر تک بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے اور سورج چھپنے کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف کسی بھی وقت شروع ہو سکتا ہے۔ عموماً صبح 10 بجے سے شروع ہو جاتا ہے۔ 10-20 منٹ تک بڑھتا ہے اور پھر بتدریج گھٹ جاتا ہے اور آخر کار مٹ جاتا ہے۔ چند دوسری دوائیوں میں بھی سورج کے ساتھ آنے، بڑھنے اور کم ہونے والے سر درد پائے جاتے ہیں۔ کالمیا میں بھی اس قسم کے سر درد پائے جاتے ہیں۔ مگر اس میں سر درد اس باقاعدگی کے ساتھ کم و بیش نہیں ہوتا۔ ہاں خصوصیت کے ساتھ دوپہر کو شدت اختیار کرتا ہے۔ کالکس میں بھی ایسے سر درد پائے جاتے ہیں جن کا سورج کی رفتار کے ساتھ تعلق ہے۔ سٹانم میٹلیکم کے بارے میں یہ آج تک ثابت نہیں ہوا کہ یہ بھی اس قسم کا درد پیدا کرتا ہے۔ تاہم دوا اس قسم کے دردوں کو دور کرتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس درد کو جو صبح 10 بجے نمودار ہو۔ بعد دوپہر 2-3 بجے شدت اختیار کرے۔ سنگوئنیریا میں بھی ایسے سر درد پائے جاتے ہیں جو سورج کے ساتھ آتے اور چلے جاتے ہیں۔

سٹانم کے دق لانے کے رجحان کا عصبی دردوں سے گہرا تعلق ہے۔ اگر مریض کو عصبی درد ہونے لگیں تو پھر دق کے مواد کا جمع ہونا ملتوی ہو جاتا ہے۔ مگر اس حالت میں ان کو راحت ملتی ہے صرف موت کی گود میں جا کر۔ اگر ہم سٹانم کے عصبی دردوں کو دبا دیں تو ہم دیکھیں گے کہ دق نمودار ہو چلا ہے۔ خصوصاً بلغمی دق، بظاہر قدرت بلغمی اخراج کی راہ بیماری کے اثر کو خارج کرتی ہے۔ اگر عصبی درد کو روک دیا جاتا ہے تو مریض میں سردی برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ اسے بڑی آسانی سے سردی لگتی ہے۔ جب ہر ایک سردی کا اثر بغیر روک ٹوک اعصاب پر ہوتا ہو۔ ہوا کا ہر ایک جھونکا آنکھوں میں عصبی درد پیدا کرتا ہو۔ کوئی موسمی تبدیلی برداشت نہ ہوتی ہو تو یہ وہ آبی طبیعت ہے جس کا ڈاکٹر گرے ول نے بیان کیا ہے۔ لیکن اگر کونین یا کوئی غیر مناسب ہومیوپیتھک دوائی دے کر عارضی طور پر آرام ہو گیا ہو تو پھر فاسفورس کی طرح چھاتی کے

نزلے زکام کی شکایت ہونے کا رجحان پیدا ہو جائے گا۔ کچھ دیر کے بعد یہ رجحان درست ہوگا۔ اب چھاتی کا دائمی نزلہ بن جائے گا۔ بعد ازاں مریض کی موت دق سے واقع ہوگی جس میں دق کے مواد کی چھوٹی چھوٹی گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں۔ سٹانم میں دق کو دور رکھنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور اس مرض میں حیرت انگیز تسکین بخشتی ہے۔

درد ہوتا ہے جیسے کوئی رسی سے گزر رہا ہو۔ یہ درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور آہستہ آہستہ گھٹتا ہے۔

پلساٹیلا کا درد پہلے نصف وقت تک ملتا جلتا ہی ہوتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتا ہے۔ مگر جھٹکے کے ساتھ یکایک غائب ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ آتا ہے اور یکایک مٹ جاتا ہے۔

بیلاڈونا کے درد کے بارے میں جو کچھ کہا گیا تھا اسے یاد کرو۔ یہ یکایک نمودار ہوتا ہے اور فوراً ہی شدت اختیار کر جاتا ہے۔ یہ درد گھنٹوں ہی جاری رہ سکتا ہے مگر جب بند ہوگا تو اسی طرح آناً فاناً بند ہو جائے گا جس طرح آیا تھا۔

اکثر اوقات سٹانم کے درد اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ ان میں چٹکن ملی رہتی ہے اور ذہن باطل ہو جاتا ہے۔

ہر روز صبح کو کسی نہ کسی ایک آنکھ پر درد ہوتا ہے۔ خصوصاً بائیں آنکھ پر۔ بڑھتے بڑھتے ساری پیشانی پر پھیل جاتا ہے۔ یہ درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اسی طرح آہستہ آہستہ گھٹتا ہے۔

اکثر قے بھی پائی جاتی ہے۔ تمتماہٹ کے ساتھ شدید درد۔ "درد میں اکثر جلن بھی پائی جاتی ہے"۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے اندرونی چوٹ کے اثر سے سر پھٹ پڑے گا۔ بائیں آنکھ کے اوپر عصبی درد جو عموماً صبح 10 بجے سے بڑھنا شروع کرتا ہے اور آہستہ آہستہ دوپہر تک بڑھتا رہتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ درد کے وقت آنکھ سے آنسو بھی آتے ہیں۔ صبح 10 بجے سے بعد دوپہر 3-4 بجے تک درد رہ کر آنکھ کے بالائی اعصاب میں درد اٹھتا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور پوری شدت اختیار کر لیتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے۔ کونین کے کثرت استعمال کے بعد کی ایسی شکایت۔ یہ دوائی اس حالت میں زیادہ اچھا کام کرتی ہے جبکہ جسم کمزور ہو، چہرہ مرجھایا ہوا ہو، دق کا رجحان ہو۔ درد کی کثرت ہو اور پچھلی ہسٹری میں یہ شکایت موجود ہو کہ سردی کا اثر ناک یا چھاتی پر ہونے کی بجائے اعصاب پر ہوتا ہو۔ آخر کار چھاتی پر بھی سردی کا اثر ہونے لگتا ہے، دم گھٹی آتی ہے۔ سخت کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ دم گھونٹنے والی کھانسی۔ گلا گھونٹنے والی کھانسی۔ ڈکاریں، قے اور بدترین تکلیف۔ کف بکثرت، گاڑھی، زرد، سبز اور خون ملی۔ ذائقہ میٹھا میٹھا (فاسفورس) جب کھانسی کا زور ہو تو ڈکاریں بھی آتی ہیں۔ گاڑھی، سفید، لیس دار، زرد یا سبز کف نکلتی ہے۔ کھانسی کے مارے چل نہیں سکتا اور کوئی کام کاج بھی نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ تھکا ماندہ۔ کام کاج کی کوشش کرے تو تھکان مانع ہوتی ہے۔

صبح سو کر اٹھتا ہے تو چھاتی کف سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ کھانستا رہتا ہے اور کف تھوکتا رہتا ہے تو بھی بلغم نہ کچھ کف اندر رہ ہی جاتا ہے۔ گلا گھٹتا ہے، ڈکاریں آتی ہیں، قے ہوتی ہے۔ منہ سے بدبو الباریشہ نکلتا ہے۔ ذائقہ میٹھا میٹھا اکثر نمکین یا ترش۔

یہ شدید کمزوری آواز میں بھی پائی جاتی ہے۔ آواز پھٹی پھٹی بیٹھی ہوئی۔ آواز کی رگیں کام نہیں کرتیں۔ لقوے کی سی کمزوری۔ بولنے سے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ چھاتی میں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے آواز کمزور۔ جونہی گانا شروع کرے چھاتی میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ گانے کا خیال ترک کر دینا پڑتا ہے اور گہری سانس لیتا ہے۔ اکثر کف تھوکنے سے چند منٹ کے لئے آواز نکل آتی ہے۔ نرخرے میں کچا پن۔ "کھانستے وقت سانس کی ساری نالی میں کچا پن اور جلن کا احساس۔ کھانسنے کے لئے اکساہٹ جیسے سانس کی نالی میں کف موجود ہے"۔ سانس کی نالی میں کف بھاری مقدار میں جمع ہوتی ہے اور کھانسنے سے آسانی سے تھوکی جا سکتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے، کوئی محنت کرنے سے، ذرا سی حرکت سے، لیٹ جانے سے، شام کو اور کھانسنے سے دم پھولتا ہے۔ کھانسی کے دورے جو تھکان لائیں۔ معدہ پر درد جیسے کوٹ دیا گیا ہو۔ شدید کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ گہری کھانسی، بار بار کھانسی اٹھے۔ کھانسی آتی ہے جیسے چھاتی کمزور ہو۔ آواز پھٹی پھٹی بیٹھی ہوئی، بولنے سے، گانے سے، چلنے سے، کسی بھی پہلو لیٹنے سے اور کوئی بھی گرم چیز پینے سے کھانسی آتی ہے۔ انڈے کی سفیدی جیسی کف۔ زرد، سبز، پیپ سی، کف نکلے۔ دق میں میٹھی میٹھی سڑی ہوئی۔ ترش یا نمکین کف آتی ہے۔ یہ دوا بار ہا ان حالتوں میں سود مند ہوتی ہے جہاں عام طریقہ سے علاج کرنے والے برائی اونیا دیتے ہیں تا کہ بلغم نکل جائے۔ سٹانم دق میں خطرناک نہیں ہے۔ اگر مریض لاعلاج ہو گیا ہو تو یہ اس کی تکلیف کو کم کر دے گا۔ یہ سیلیکا کی طرح ساری کی ساری جسمانی قوتوں کو بیدار نہیں کرتا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس سے عصبی علامتیں بڑھ جائیں۔ اگر اس دوائی کے استعمال کے لئے قابل اعتبار علامتیں موجود ہوں تو پھر یہ مریض کو نئی طاقت دے گا۔ اگر یہ مریض کے پرانے عصبی دردوں کو بحال کر دے اور آپ سمجھ لیں کہ اب مریض زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکے گا اور وہ تکلیف میں ہو تو پھر پلساٹیلا اس کے اثر کو زائل کر دے گا۔

اگر سٹانم کے استعمال سے تر اور آسان کھانسی شدید اور خشک کھانسی کی شکل میں تبدیلی ہو جائے تو پھر پلساٹیلا اس تر کھانسی کو بحال کر دے گا۔ یہ دوا کا کوئی اچھا عمل نہیں ہے۔ لاعلاج مریضوں میں کم طاقت کی دوا دینے سے فائدہ ہو گا۔

عورتوں میں بھی ایک خوبی نظر آتی ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسی مریضہ ملے جو پہلے بھی شدید عصبی دردوں میں مبتلا رہی ہو اور ان دردوں کے مٹ جانے کے بعد اس کو زرد سبز، گاڑھی اور بکثرت رطوبت آنے لگی ہو تو سٹانم پر غور کرو۔ جسم میں زبردست کمزوری ملے گی جو سینے سے پھیلتی معلوم ہوتی ہے۔ لیکوریا نے اس کو دق میں مبتلا ہونے سے بچا دیا۔

کثرت حیض، وقت سے بہت پہلے حیض آئے۔ بچے دانی میں نیچے کے رخ دباؤ۔ رحم اور بچے دانی کا

اخراج

لقوے کی سی علامتیں۔ محرروں کے ہاتھ کی اینٹھن۔ ہاتھ کی اینٹھن کی وجہ سے عورتیں جھاڑو دینے سے عاجز آ جاتی ہیں۔ (بیشتر حالتوں میں ڈروسرا فائدہ کرتا ہے)۔

قبض، پاخانہ سخت خشک، گانٹھ دار، یا ناکافی اور سبز۔ انتڑیاں سست مثلاً لقوے کی سی کمزوری۔ حاجت

خواہ کتنی ہی زبردست ہو پاخانہ خارج نہیں ہوتا۔ پاخانہ اکثر نرم ہوتا ہے۔ قولنج دباؤ سے یا پیٹ کے بل لیٹنے سے گھٹ جاتا ہے۔ (کالوسنتھ، کیوپرم) حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے اور جھک کر دوہرا ہو جانے سے آرام ملتا ہے۔

زور زور سے پڑھنے اور بولنے سے سخت کمزوری آتی ہے۔ چلنے سے انتہائی سستی آتی ہے۔ سارے کا سارا جسم تھکا ہوا خصوصیت کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے سے، نرخرے اور چھاتی میں زبردست تھکان۔ اس کے بعد سارے جسم میں کمزوری آتی ہے۔ ملکی کثرت یا محنت سے لرزہ۔

سٹافی سیگیریا STAPHISAGARIA

اس دوا کی ذہنی علامتیں نہایت اہم ہیں۔ یہ ذہن اور جسم پر جو علامتیں پیدا کرتی ہے۔ وہ اس کی لاشریک علامتیں ہیں۔ جوشیلا، چڑچڑا مزاج مگر غصہ کبھی کبھار آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نہایت زود رنج ہوتا ہے۔ مگر اسے شاذ و نادر ہی ظاہر کرتا ہے۔ ان شکایتوں کے لئے خاص کر مفید ہے جو غصہ پی جانے سے، غصہ دب جانے سے یا جذبات کو دبانے سے پیدا ہوئی ہوں۔ غصہ کو پی جانے سے آدمی گونگا بن جاتا ہے۔ ان وجوہ کی پیدا کردہ شکایتیں۔ مثانے میں جوش آتا ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت جو غصہ پی جانے اور بے عزتی برداشت کر جانے کے چند روز بعد تک بھی جاری رہے۔ "دوسروں کی یا اپنی ہی حرکتوں پر غصہ آتا ہے۔ نتیجے پر پچھتاتا ہے"۔

کسی بھلے آدمی کا اپنے ہی مکان کے نیچے جھگڑا ہو جاتا ہے اور سخت کلامی کی نوبت آجاتی ہے۔ جھگڑے کا رخ اس کے خلاف جاتا ہے اور اس کی بے عزتی ہو جاتی ہے اور وہ صبر کا گھونٹ بھر کر گھر لوٹ جاتا ہے۔ گھر جاتے ہی اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ وہ کسی پر اس بے عزتی کا اظہار نہیں کرتا۔ اسے پی جاتا ہے اور اندر ہی اندر کڑھتا ہے۔ رات کو نیند حرام ہو جاتی ہے دن میں تھکان کا زور رہتا ہے۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ دنوں کیا ہفتوں تک اس کا اثر جاری رہتا ہے۔ لکھنے اور بولنے میں غلطیاں کرنے لگتا ہے۔ مثانے میں جوش آتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے درمیان بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ سر میں محسوس ہوتا ہے یا کند ذہنی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے پیشانی میں لکڑی کی گیند موجود ہے۔ یا جیسے حرام مغز لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ بے حس۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ حالت سر کی ہے یا ذہن کی۔ پیشانی میں گیند کے احساس کے ساتھ ساتھ یہ محسوس ہوتا ہے کہ سارا حرام مغز خالی ہے۔ مریض بتائے گا کہ بے حسی کا احساس ہے یا حس کی کمی ہے۔

"جلق کے بعد اداس، پست ہمت اور کند ذہنی"۔ سٹافی ان تمام حالتوں میں کام دیتا ہے جبکہ وہ نفسانی جوش، جلق، کثرت مباشرت یا نفسانی موضوع پر ذہنی مصروفیت کا نتیجہ ہو۔ مریض ہر وقت نفسانی باتوں پر ہی غور کرتا رہتا ہے۔ یہ مریض چڑچڑے ہوتے ہیں۔ آسانی سے تھک جاتے ہیں۔ نہایت جوشیلے۔ اگر وہ اپنے جذبات پر قابو پا لیں تو تکلیف میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص مکمل طور پر تندرست ہو وہ اس قسم کی محبت کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے میں نے وہی کیا جو مناسب تھا۔ مگر سٹافی سیگیریا کے مریض کو اگر خود

غصیلی کا موقعہ ملے تو وہ سر سے پاؤں تک کانپ اٹھتا ہے۔ اس کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کی کام کرنے کی اہلیت مٹ جاتی ہے۔ سو نہیں سکتا اور اس کے بعد سر درد ہو جاتا ہے۔

بار ہا میرے دواخانے میں ایسے مریض آئے ہیں جن کے ہونٹ نیلے تھے، ہاتھ کانپتے تھے، دل میں اور سارے جسم میں درد تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ بس اب ان کا خاتمہ نزدیک ہے۔ وہ بتاتے ہیں کسی سے تلخ کلامی ہوئی تھی۔ جوش اور غصہ پی گئے تھے۔ سٹانی نے ان کا کانپنا بند کر دیا اور ان کی طبیعت کا جوش دور کر دیا۔ اس کے بغیر اس کو نیند نہ آئے گی۔

دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ تھکان آتی ہے اور سر درد آتا ہے۔ یہ حالت خاص کر ان لوگوں میں آتی ہے جو بکثرت مصروف رہتے ہیں۔

اب اگلی بات سنو! حواس میں بھی اسی طرح جوش رہتا ہے حتیٰ کہ انگلیوں کے سرے ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ کان آواز برداشت نہیں کرتے۔ زبان ذائقہ برداشت نہیں کرتی۔ ناک بو برداشت نہیں کرتی۔ ذکاوت حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اسے ہر چیز سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہر چھوٹے بڑے داغ میں ذکی الحس جگہ رہتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے عصبی داغ۔ اگر مریض کے زخم کو چھوا جائے تو مریض کانپ اٹھتا ہے اور تشنج آنے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔

بواسیری مسے اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ مریض ان کو چھو نہیں سکتا۔ جلد میں چھوٹے چھوٹے عصبی پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ گندم کے دانے کے برابر بواسیری مسے۔ رطوبت سے تر ہو جاتے ہیں۔ رنگت سرخ، متورم، چکنی، ذرا چھونے سے ہی تشنج آ جاتا ہے۔ اسے دن رات تکلیف رہتی ہے۔ ہاتھ یا ہاتھ کی پشت کی نہایت ذکی الحس رگیں ابھرتی ہیں۔ اکثر ان کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے چھتے دار مسے نکلتے ہیں خصوصاً اعضاء تناسل پر اور مقعد کے آس پاس پیشاب کی نالی اور رحم میں بھی باریک باریک
مسے نکلتے ہیں خصوصاً اعضاء تناسل پر اور مقعد کے آس پاس پیشاب کی نالی اور رحم میں بھی باریک باریک
مسے نکلتے ہیں۔ یہ اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ آپ ان کو انگلی لگائیں تو مریض کو تشنج آ جاتا ہے۔ خصوصاً عورتوں میں۔ سٹانی تینوں زہروں سورا، جریان اور آتشک کے لئے مفید ہے۔ یہ عصبی حالتیں تمام شکائتوں میں پائی جاتی ہیں۔ جب سارا ذہن اور عصبی نظام جوش میں ہو تو سٹانی سگیریا پر غور کرو۔

سٹانی سگیریا میں گدی اور پیشانی میں بڑا ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے خصوصیت کے ساتھ عصبی مزاج والوں میں۔ "مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کی پیشانی میں گیند موجود ہے۔ وہ سر کو خواہ کتنے ہی زور سے ہلائے وہ گیند اسی جگہ رہتی ہے"۔ ناراضگی اور نفرت آمیز غصہ کی وجہ سے سر درد۔

چاند (کھوپڑی) پر کھرنڈ دار پھنسیاں۔ چاند نہایت ذکی الحس۔ جلد اترتی ہے۔ اس کے ساتھ خارش ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے۔ شام کو اور بدن کے گرم ہو جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھرنڈ کے نیچے سے پانی رستا ہے اور پھنسیوں سے بھری ہوئی سطح چھونا قطعاً برداشت نہیں کرتی۔

آنکھ کے پپوٹے اور انڈے پر نئی نئی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ چھونے سے ان میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھ کے اندرونی پپوٹے کے پھوڑے (کونیم تھوجا) (چچ اپچہ) (کریازوٹ)۔

سٹافی کی دوسری بڑی خوبی ہے اس کا غدود پر اثر۔ خنازیری غدود، گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ فوطے اور رحم کے خصیے پھول جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ ہر جگہ غدود میں چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ سختی اور پرانی سختی۔

اعصاب کے ساتھ ساتھ چبھن اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ دل میں درد۔ ایسے عصبی مزاج مریضوں کا دھیان ہر وقت دل پر ہی رہتا ہے۔ اس لئے درمیانی دیواروں میں جو عصبی درد ہوتا ہے، وہ دل میں سمجھا جاتا ہے۔ چھاتی سے پشت تک چبھن کے ساتھ درد۔

مرکری کے ناجائز استعمال کے بعد ٹانسلز کا ورم۔ ٹانسلز بڑھتے نہیں بلکہ سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ سختی ٹانسلز پر حال کے ورم کے دوروں سے آئی ہے۔ غدود کے پھولنے کا رجحان، چڑچڑا، غصیل۔ کھانا کھانے کے بعد درد نمودار ہوتا ہے۔

سٹافی کے مریضوں کو انتڑیوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پرانے دستوں اور پرانی قبض کے مریض۔ قولنج۔ پیٹ میں اینٹھن۔ پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ٹھنڈا پانی پینے سے، کھانے سے، غصہ سے، نفرت آمیز غصہ سے دست آنے لگیں۔ اس کے ساتھ سخت بدبودار ہوا خارج ہو اور اس ہوا سے سڑے ہوئے انڈے کی سی بو آئے۔ "غصہ کے بعد یا سزا ملنے کے بعد کمزور بدن والے بچوں کے دست یا پیچش۔ جذبات میں انتشار آنے کے بعد دست یا پیچش"۔ (کالوسنتھ اور کیمومیلا)

سٹافی اور کالوسنتھ میں مشابہت ہے۔ دونوں میں کھانے پینے سے پیٹ درد ہوتا ہے۔ دونوں میں ہی قولنج پایا جاتا ہے جیسے انتڑیاں دو پتھروں کے درمیان بھینچی جا رہی ہوں۔ سٹافی میں محسوس ہوتا ہے جیسے انتڑیاں سر اور فوطے دو پتھروں کے درمیان بھینچے جا رہے ہیں۔ کالوسنتھ میں انتڑیوں اور رحم کو نچوڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ دونوں میں ہی تکلیف غصہ سے بڑھتی ہے۔ کاسٹیکم، کالوسنتھ اور سٹافی ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں جیسا کہ سلفر، کلکیریا اور لائیکوپوڈیم میں آتے ہیں۔

بار ہا دیکھا گیا ہے کہ عصبی مزاج والی عورتوں کو شادی کے جلد ہی بعد بار بار اور تکلیف دہ حاجت ہوتی ہے۔ یہ تکلیف انتہائی تکلیف دہ بن جاتی ہے اور کئی دن تک جاری رہتی ہے۔ سٹافی اس نوجوان بیوی کے لئے نہایت مددگار ہے۔ یہ اسے آرام پہنچاتا ہے۔ رات بھر پھاڑنے کی طرح کے درد۔ خون ملا پیشاب۔ پیشاب کی نوعیت تیز اور خراش پیدا کرنے والا۔ اس کے ساتھ جلن۔ حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پیلے رنگ کا پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اس کے ساتھ جلن اور حاجت۔ پیشاب کرنے کے دوران میں یا بعد میں جلن ہوتی ہے۔

سٹافی نے بڑھے ہوئے پروسٹیٹ غدود کو درست کیا ہے۔ خصوصاً بوڑھوں میں جبکہ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہو۔ ہر وقت بوند بوند پیشاب آتا رہتا ہے۔ "پیشاب کرنے کی بار بار حاجت۔ پیشاب کم اترتا ہے۔ دھار پتلی آتی ہے یا بوند بوند کر کے آتا ہے"۔ اس کے بعد یہ محسوس ہو سکتا ہے کہ ابھی مثانہ پوری طرح خالی نہیں ہوا۔

نہایت تکلیف دہ علامت ہے مردانہ عضو کی۔ اس میں جوش پایا جاتا ہے۔ نامردی پائی جاتی ہے۔

جنسی اعضاء میں زبردست کمزوری، نفسانی خواہش میں زبردست ابھار مگر نامردی، جلق کے دیرینہ شکایتوں کے نتیجہ میں مفید ہے۔ غم وغصہ، کرُھن، تھکان اور دم کشی کی وجہ سے احتلام ہوتا ہے۔ جلق وکثرت مباشرت کے نتیجے، حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ وہمی، اداس، چہرہ مرجھایا ہوا، شرمیلا، احتلام، کمزوری، ٹانگیں کمزور، اعضاء ڈھیلے، حرارت غریزی کی کمی زکام کا رجحان۔ آنکھیں اندر کو گہرائی میں دھنسی ہوئیں اور سرخ، بے رونق، بال جھڑیں۔ پروسٹیٹ غدود سے رس نکلے اور نفسانی قوت کی کمی۔ فوطوں میں میٹھا میٹھا کچلے جانے کی طرح کا درد۔ فوطوں کی تھیلی پر خارش جو نفسانی خواہش پیدا کرے۔ فوطے سکڑیں۔ یہ عصبی مزاج والے مریض کی بدترین تصویر ہے۔

آلات تناسل کے آس پاس خشک اور تکلیف دہ مسے نمودار ہوا کرتے ہیں۔ یہ مسے خواہ جریانی زہر سے ہوں یا مرکری کے ناجائز استعمال سے۔ مرطوب سرخ اور بدبودار مسوں کا تعلق تھوجا سے ہے۔

خصیے سکڑتے ہیں۔ پھول جاتے ہیں۔ ورم آ جاتا ہے۔ آلات تناسل ضائع ہو جاتے ہیں۔

مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کے بدن پر کرم رینگ رہے ہیں۔ عورت کی شرمگاہ کے بیرونی حصے پر جیسے کرم رینگ رہے ہیں۔ یہ علامت کالی، پلاٹینم، پیٹرولیم، ایسڈ فلور، میزرئم، سیپیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ دوسرے حصوں پر محسوس ہوتا ہے جیسے چیونٹیاں یا اسی طرح کے دوسرے کرم کاٹ رہے ہیں، رینگ رہے ہیں۔ اس تکلیف میں گرمی یا سردی لگنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

عورت میں نفسانی خواہش بھڑک اٹھتی ہے۔ ذہنی اور جسمانی تاثرات کے ساتھ شہوت میں زبردست جوش۔ ذہن پر ہر وقت نفسانی اور شہوانی خیالات ہی چھائے رہتے ہیں۔ رحم کے خصیوں میں تیز اور شدید درد۔ گولی لگنے کی طرح کے درد۔ یہ جگہ نہایت ذکی الحس ہو جاتی ہے۔ درد ٹانگ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور رانوں میں بھی ہوتا ہے۔ ماہواری کی بے قاعدگی۔ ماہواری دیر سے آئے، کثرت سے آئے، اکثر آتی ہی نہیں۔ شروع میں پیلے رنگ کا خون آئے۔ بعد میں رنگت گہری ہو جاتی ہے اور چھیچھڑے آنے لگتے ہیں۔ کھائی پی چیزوں کے مناسب طور پر جزوبدن نہ بننے کا رجحان۔ رحم کی نالی میں چھتے دار یا مہلک ابھار کا نمودار ہونا۔ رحم کے منہ پر ڈنک لگنے کا احساس اور خارش۔ دل میں سوئی چبھنے کا سا احساس۔ سارے بدن کا کانپنا اور عصبی جوش سٹافی سکیریا کی بہترین علامت ہے۔

خون نکل جانے، صدمہ، عمل جراحی کے اثرات، تیز دھار اوزاروں سے آئی چوٹ۔ جراح (سرجن) نے چیر پھاڑ کر جو زخم بنائے ہوں ان کے اثرات میں بہترین طور پر کام کرتا ہے۔ سرجن کے بنائے ہوئے زخموں میں ڈنک لگنے کی طرح کے درد۔ صفراوی پتھری کے آپریشن کے بعد درد قولنج، پاخانے کی حاجت، متلی، پانی پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

ہاتھوں کی کھجلی، کھجلانے کے بعد شام کو اس میں جلن اور خارش ہو۔ انگلیوں کے سرے سن، انگلیوں کے جوڑوں پر گٹھیاوات کی گانٹھیں۔ مجھے ایک مریض کا حال یاد ہے۔ اس کی انگلیوں کے جوڑوں پر گانٹھیں بن گئی تھیں۔ وہ مدت تک بری عادت میں مبتلا رہا تھا۔ صحت تباہ ہو چکی تھی۔ سٹافی نے اس کے گھٹنوں پر ایسی پھنسیاں نمودار کیں جو چٹوں کی طرح دکھائی دیتی تھیں۔ کھرنڈوں کی ایک موٹی تہہ جو ایک برس سے جاری

تھی، سکڑ کر اتر گئی۔ مگر اس کی جسمانی صحت میں نمایاں تبدیلی آئی اور بڑھے ہوئے جوڑ آہستہ آہستہ ٹھیک ہونے لگے۔ پھنسی کی رنگت زرد تھی۔ اس پر کھرنڈ تھا۔ سخت چمڑے جیسا کھرنڈ تھا۔ جب اس کھرنڈ کو اوپر اٹھایا گیا تو نیچے جگہ مرطوب نکلی۔ اس کھرنڈ کو پٹی کی طرح کاٹنا پڑا۔ وہ عملی طور پر لنگڑا ہو چلا تھا۔ جہاں سے اس کھرنڈ کو کاٹا گیا وہاں نئی پھنسیاں نکلیں۔ وہ بمشکل چل سکتا تھا کیونکہ یہ کھرنڈ تکلیف کا باعث تھا۔

ہڈی کی تکلیفیں، ہڈی پر گانٹھ جیسے ابھار۔ ہڈیوں کے بالائی غلاف کی سوزش۔ اکہرے بدن والے یا کمزور بدن والے مردوں کے جوڑوں کا درد جو جگہ بدلتا ہو۔ پارے کے اثر کی وجہ سے ہڈیوں کی بیماریاں۔ زخم، ناسور، چوٹ، الگاؤ جو تیز آلہ سے پیدا ہوا ہو۔ رات کو ہڈیوں میں درد۔ ایسا فوٹیڈا، مرک، سیلشیا۔

STRAMONIUM سٹرامونیم

سٹرامونیم پر غور کرتے وقت شدت وتندی کا دھیان آجاتا ہے۔ ہم ایسا کوئی مریض تلاش نہیں کر سکتے جس کو سٹرامونیم کی ضرورت ہو یا جس کو دھتورا کھلایا گیا ہو اور جس کے جسم و ذہن میں حیرت انگیز ہیجان و زلزلہ نہ آیا ہو۔ زبردست جوش، غضب آلود، تیزی وتندی، چہرے پر جنگلی پن، فکرمند، ڈرا ہوا، سہما ہوا۔ ایک ٹک دیکھتا رہتا ہے۔ تمتمایا ہوا چہرہ۔ بخار کی گرمی۔ سر گرم، ہاتھ پاؤں سرد، شدید ہذیان (بکواس) فکر اور پریشانی کے زیر اثر مریض روشنی سے نفرت کرتا ہے۔ اندھیرا پسند کرتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اگر روشنی تیز ہو تو اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تیز بخار اور بکواس۔ بخار کی گرمی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اکثر بیلاڈونا کا مغالطہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ مسلسل بخار ہوتا ہے۔ صرف کبھی کبھار اتر جاتا ہے جبکہ بیلاڈونا کا بخار ہمیشہ اتر جاتا ہے۔

شدت کے لحاظ سے سٹرامونیم زلزلے کے مانند ہے۔ ذہن میں عظیم طوفان آتا ہے۔ مریض بددعائیں دیتا ہے۔ کپڑے پھاڑتا ہے۔ بڑی تیزی سے بولتا ہے۔ جوشیلا، جنونی، شہوانی، غلبہ جنون کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ ناقابل ضبط شہوت۔ شرم گاہ کو ننگا کرے۔ یہ علامتیں مسلسل بخار میں، پاگل پن میں اور حرام مغز میں خون جمع ہونے کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔ یہ شدید قسم کے میعادی بخاروں میں بھی مفید ہے۔

یہ اس پاگل پن میں بھی مفید ہے جو کچھ عرصہ تک جاری رہا ہو۔ پاگل پن کے دورے جو کم و بیش اتفاقیہ طور پر نمودار ہوں۔ لہذا پہلا دورہ ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ بیلاڈونا کا ہے۔ مگر حالات امتیاز کرا دیتے ہیں۔ پہلے دورے کو بیلاڈونا بمشکل تمام روک سکے گا اور جب دوسرا دورہ ہوگا تو یہ بیکار ثابت ہوگا۔

اگر بکواس موجود نہ ہو تو پھر مریض کے چہرے پر سخت تکلیف کے آثار ہوں گے۔ ماتھے میں جھریاں پڑی ہوں گی۔ چہرہ پیلا ہوگا۔ بیماروں جیسا ہوگا اور دہشت کے آثار جیسے نہایت تکلیف میں ہو یا بہت زیادہ فکرمند ہو یا بہت زیادہ تھکا ماندہ ہو وغیرہ۔ اگر سر درد میں چہرے پر اس طرح کے فکر کے آثار ہوں تو پھر یہ سمجھنا چاہئے کہ حرام مغز ماؤف ہے۔

"بڑبڑاہٹ، بے وقوف، خوش باش، باتونی، بے تکی باتیں کرے اور اس کے ساتھ آنکھیں کھلی

ہو گئیں۔ چہرہ میلا، ہنسی کے دورے، غضبناک، جنگلی پن، واہی تباہی بکواس کرتا رہے۔ چھری مارنے یا دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ عجیب وغریب ترغیبیں۔ اس کے ساتھ شہوانی جوش۔ ڈرتا ہے کہ کوئی کتا مجھے کاٹ کھائے گا''۔

اپنی جسمانی بناوٹ کے بارے میں عجیب وغریب وہم اور قیاس۔ سمجھتا ہے میرا بدن بدوضع ہے، بڑھا ہوا ہے، بدصورت ہے، بگڑا ہوا ہے۔ طرح طرح کا چھلاوہ، مجرم، خام خیالی، وہم۔ ان حالتوں کا فرق سمجھ لینا چاہئے۔ چھلاوہ ہے۔ وہ حالت جبکہ کوئی چیز ذہن میں آتی ہے یا ذہن اس کی تصویر بنا کر آنکھ کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ آنکھ اسے دیکھتی ہے۔ مگر مریض سمجھتا ہے کہ اس میں حقیقت نہیں ہے۔ مگر اس کے برخلاف مجرم وہ حالت ہے۔ جس کو مریض حقیقی سمجھتا ہے۔ جنون کی ایک اور حالت بھی ہے۔ جس میں مریض اپنی خام خیالیوں کو حق بجانب سمجھتا ہے اور ان کو دلیل سے جانچنے یا سمجھنے کی کوشش بیکار سمجھتا ہے۔ بہتے پانی کی آواز سن کر اسے خوف لگتا ہے اور فکر مند ہو جاتا ہے۔

وہ بھوت پریت، جانور، فرشتہ، شیطان دیکھتا ہے۔ اس کو ان لوگوں کی روحیں دکھائی دیتی ہیں جو اب مر چکے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب غیر حقیقی ہیں۔ مگر بعد میں وہ یقین کرنے لگتا ہے کہ یہ حقیقی ہیں۔ اس کو یہ وہم خصوصیت کے ساتھ اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اکثر وہ تیز روشنی سے پرہیز کرتا ہے اور اندھیرے کو پسند کرتا ہے۔ تیز روشنی سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ مجبوراً بیٹھ جاتا ہے اور انگیٹھی یا چولہے کی طرف دیکھتا ہے مگر اس سے کھانسی آتی ہے یا دوسری علامتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

پریم بھرے گیت گاتا ہے یا فحش کلامی کرتا ہے۔ بستر سے یکا یک کود کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے جیسے بستر اس کے نیچے سے نکال لیا جاتا ہے۔ چیختا ہے اور چیختے چیختے اس کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ یا پھر آواز نکلتی ہی نہیں۔ دن رات چیختا چلاتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ بخار اور کئی طرح کا پاگل پن، جلد باز۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ جانا چاہتا ہے تو پوری طاقت سے لپکتا ہے۔ خوفناک طور پر ہنستا ہے، بناوٹی ہنسی کے آثار۔

''بچہ ڈر کر جاگتا ہے، خوف سے چیختا ہے اور ماں سے چمٹ جاتا ہے''۔

ہائیو سائمس میں بھی جنگلی پن، جنونی بکواس پایا جاتا ہے۔ مگر اس میں بخار بہت کم ہوتا ہے۔ مگر سٹرامونیم میں کافی بخار رہتا ہے۔ بیلاڈونا میں بعد دوپہر اور رات کو 9 بجے سے صبح تین بجے تک بخار رہتا ہے اور اس کے بعد اتر جاتا ہے۔

شدید تشنج حتیٰ کہ بدن کے ہر ایک پٹھے پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ ٹیٹنس۔ بدن کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ بدن بری طرح [illegible] ہے۔ اعضاء میں زبردست کھچاؤ۔ زبان کاٹتا ہے۔ خارجی راستوں سے خون گرتا ہے۔ تشنج کے وقت سرد پسینے [illegible] ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ پسینہ برف کے مانند سرد ہوتا ہے۔ پاگل پن میں سرد پسینہ۔ یہ بات کیمفر کے مانند۔

ہسٹریا کے پرانے دورے [illegible] ساتھ ریڑھ کی تکلیف، خوف سے تکلیف بڑھتی ہے۔ عصبی مزاج اور جوشیلی طبیعت والوں کو خوف سے تشنج [illegible] ہو جاتا ہے۔

زچگی کے تشنج اور پاگل پن۔ اس میں خون کی پراگندگی کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ [illegible]

مریض۔ پست ہمت۔ مریضہ سمجھتی ہے میں نے اپنی زندگی کے بہترین دن یونہی گنوا دیے حالانکہ وہ آج تک نیک زندگی بسر کرتی آئی ہے۔ عجیب وغریب باتیں سوچتی ہے۔ عجیب وغریب حرکتیں کرتی ہے۔ آخر کار شدید بکواس نمودار ہوتی ہے۔ زور زور سے چیختی ہے۔ لوگوں کو نیک کاموں کی ترغیب دیتی ہے۔ چہرہ سرخ، آنکھیں چمکدار۔ نصیحت دیتی ہے اور دعا کرتی ہے۔ مگر بے تکی تقریر کے ذریعے دعا کرتی ہے۔ ان حالتوں میں سٹراموینم کا مقابلہ ویریٹرم سے کرنا چاہیے۔

اگر حرام مغز میں خون جمع ہو تو بھی بکواس دب جاتی ہے اور بے ہوشی آجاتی ہے۔ مریض کے چہرے پر آثار جیسے وہ گہرے نشے میں چور ہے۔ پتلیاں سکڑی ہوئیں یا پھیلی ہوئیں۔ (بیلاڈونا میں وہ پھیل جاتی ہیں)۔

غنودگی نمایاں طور پر ہوتی ہے۔ خراٹے بھرتا ہے۔ نچلا جبڑا لٹک جاتا ہے۔ یہ حالت میعادی بخاروں (ٹائیفائیڈ) میں اور ہلکی قسم کے بخاروں میں آتی ہے۔ منہ سے اور دوسرے خارجی راستوں سے خون ٹپکتا ہے۔ گلا اور منہ خشک۔ زبان خشک متورم حتیٰ کہ منہ بھر جاتا ہے۔ زبان تو کدار سرخ جیسے گوشت کا ٹکڑا ہو۔ منہ سے خون گرتا ہے۔ دانتوں پر میل۔ ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے۔ بعض دفعہ سخت پیاس ہوتی ہے مگر مریض پانی پینے سے گھبراتا ہے۔ دست جس میں فضلہ بکثرت اور خود بخود آئے۔ پیٹ میں اپھارہ۔ پیشاب بھی خود بخود نکل جاتا ہے۔

کان سے پیپ نکلنا دب جانے کے بعد حرام مغز کی جھلیوں پر سوزش آجاتی ہے۔ ایلوپیتھی والوں کے پاس ان حالتوں کے لئے کوئی دوا نہیں ہے۔ پیشانی میں جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ آنکھیں چمکدار، ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ عموماً بخار نہیں ہوتا۔ گدی میں خوفناک درد اور کان کے آس پاس ہڈی کے مردہ پن کی ہسٹری۔

دھوپ سے اور دھوپ میں چلنے سے شدید درد۔ درد دن بھر شدت سے جاری رہتا ہے۔ رات کے وقت مریض کو بیٹھ جانا پڑتا ہے کیونکہ لیٹ جانے سے درد بڑھتا ہے۔ ہر قسم کی حرکت اور جنبش سے سر درد بڑھتا ہے۔ آنکھیں پتھرائی ہوئیں اور چمکدار، چہرہ تمتمایا ہوا مگر بعد میں یہ پیلا ہو جاتا ہے۔ کمرے کے کسی کونے کو ایک ٹک دیکھتا ہے۔ بے حرکت، بکواس کرتا ہے۔ عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔ گدی میں درد۔

انتہائی سوزش جو آخر تک پہنچ جاتی ہے۔ پیپ آجاتی ہے۔ ناسور بن جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ کھلنے کی طرح کے درد۔ (ہیپر، مرک، سلیشیا، سلفر) نزلے کے زبردست ورم پر اکتفا کی جاتیں۔ پرانے ناسور، کاربنکل، پھوڑے، جوڑوں کے ناسور۔ بائیں کولہے کا جوڑ اس کی مرغوب جگہ ہے۔ آپ اس کی مدد سے اکثر کولہے کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر پیپ بھی آتی ہو یا ناسور بن گیا ہو تو بھی یہ نہایت مفید ہے۔

ہڈی نما ہڈیوں میں درد۔ پیپ اور ابھارے کا احساس۔

گہرائی تک کام کرنے والی دوائیوں میں ذہنی علامتوں کی شدت کے لحاظ سے سٹراموینم اپنی مثال خود ہے۔

کثرت مطالعہ سے پیدا ہوئی آنکھ کی تکلیف اور ذہنی بے چینی کو سٹراموینم دور کرتا ہے۔ ان طالب

علموں کے لئے نہایت مفید ہے جو رات بھر مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں اور دن میں پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ مریض تقریباً اندھا نظر آتا ہے۔ کم روشنی میں آنکھوں میں سخت درد ہوتا ہے جو تیز روشنی میں گھٹ جاتا ہے۔ ذہنی علامتیں، کھانسی اور سر درد وغیرہ بیشتر علامتیں تیز روشنی میں شدت اختیار کرتی ہیں۔

گلا اور حلق کی چھت خشک، پانی پینے سے بھی راحت نہیں ملتی۔ نگلنا مشکل ہو جاتا ہے اور گلے میں ڈنک لگنے کی طرح کے درد کی وجہ سے نگلنے کے فعل میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ نچلے جبڑوں میں درد اور تشنج۔ خصوصیت کے ساتھ پانی پینے سے گلا گھٹتا ہے۔ پانی نگلنے کی کوشش کرنے سے گلا بند ہو جاتا ہے۔ پانی دیکھتے ہی ڈرنے کی شکایت میں یہ نہایت مفید ہے۔ (ہائیوسائمس، بیلاڈونا، کینتھرس، ہائیڈرو سوینم)

یہ دوا پھیپھڑوں کی اس پرانی پیپ میں مفید ہے جس میں روشنی کی طرف دیکھنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ سٹرامونیم ان حالتوں میں تسکین بخشتا ہے اور تکلیف میں اضافہ نہیں کرتا۔

پیشاب رک جاتا ہے۔ اگر وہ زور لگانا بند کر دے تو پھر پیشاب نہ اترے گا۔ ان بوڑھوں کے لئے مفید ہے جن کا اپنے مثانے پر قابو نہیں رہا۔ دھار آہستہ آہستہ آتی ہے۔ جلدی پیشاب نہیں کر سکتا۔

دل کی تکلیفیں۔ اس کے ساتھ چھاتی میں زبردست گھٹن، ذہنی جوش۔ اپنی ہی ذات کو پہچاننے میں بھول کرتا ہے۔ اندھیرے میں سونے کی نااہلیت۔ ریل گاڑی میں سرنگ پار کرتے وقت گھبراہٹ، نبض بے قاعدہ، دل کمزور۔ نیند میں خوابوں کی بھرمار اور شدید بے چینی۔

سلفر SULPHUR

سلفر اس طرح کی مکمل دوا ہے کہ یہ کہنا قدرے مشکل ہے کہ اس کا بیان کہاں سے شروع کیا جائے۔ بظاہر اس میں انسان کی ساری امکانی بیماریوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نو آموز سلفر کے تجربے پڑھتا ہے تو وہ قدرتی طور پر یہ بات سوچتا ہے کہ اسے سلفر کے سوا کسی اور دوا کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ اس کو اس میں سب بیماریوں کی جھلک نظر آ جاتی ہے مگر اس کے باوجود بھی آپ دیکھیں گے کہ یہ انسان کی ساری بیماریوں کو دور نہیں کرتا اور نہ اس کا اندھا دھند استعمال مناسب ہے۔ بظاہر جس معالج کو میٹریا میڈیکا کا جتنا کم علم ہے وہ سلفر کا استعمال اسی کثرت سے کرتا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اچھے معالج بھی اکثر اس دوا کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ معالج جس کثرت سے سلفر کا استعمال کرتے ہیں اس کے پیش نظر معالجوں کی واقفیت اور عدم واقفیت کے درمیان کوئی لکیر نہیں کھینچی جا سکتی۔

سلفر کا مریض عموماً دبلا پتلا، ڈھیلا ڈھالا اور مندا گی والا ہوتا ہے۔ اس کے کندھے جھکے ہوئے ہوتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ موٹے تازے بدن والوں، گول مول بدن والوں اور بخوبی کھاتے پیتے لوگوں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ تاہم دبلے پتلے، کمزور، جھکے ہوئے کندھوں والے اس کے مخصوص مریض ہیں۔ خاص کر جب وہ مدت سے مندا گی کے بھی مریض رہے ہوں اور کھایا پیا بخوبی جزو بدن نہ بنتا ہو اور بدن کی نشوونما کمزور ہو۔ اکثر سلفر کی حالت تب آتی ہے جبکہ مریض دن کا بیشتر حصہ گھر کی چار دیواری میں ہی گزارتا ہو اور

کھانا معدے میں پڑا رہتا ہو۔ یہ ان لوگوں کی دوائی ہے جو آرام طلب زندگی بسر کرتے ہیں۔ اپنے کمرہ میں بیٹھے بیٹھے پڑھتے رہتے ہیں۔ مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ریاضت (دھیان) کرتے ہیں۔ فلسفہ کی باتیں سوچتے ہیں جو کسی قسم کی ورزش نہیں کرتے وہ جلد ہی یہ محسوس کر لیتے ہیں کہ انہیں سادہ ترین خوراک کھانی چاہئے۔ وہ جو کچھ کھاتے ہیں اس سے بدن کی مناسب نشوونما نہیں ہوتی، آخر کار انہیں فلسفی جنون ہو جاتا ہے۔

مریضوں کی ایک اور بھی قسم ہے جن کے چہروں پر سلفر کے آثار پائے جاتے ہیں۔ وہ گندے، سکڑے ہوئے، جھریوں والے اور سرخ چہرے والے ہوتے ہیں۔ جلد پر بظاہر ماحول کا زبردست اثر ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھوڑے کی سواری کرنے سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ انتہائی سرد اور مرطوب موسم میں، دونوں حالتوں میں یہی بات ہوتی ہے۔ اس کی جلد نہایت نازک اور پتلی ہوتی ہے۔ ذرا سی بات پر چہرہ تمتما جاتا ہے۔ چہرہ ہمیشہ سرخ اور گندہ رہتا ہے۔ خواہ وہ منہ ہاتھ کتنا ہی دھوئے اور صاف کرے۔ اگر وہ چھوٹا بچہ ہے تو ماں خواہ اسے کتنی ہی بار نہلائے دھلائے وہ ہمیشہ ہی گندہ نظر آئے گا۔ جیسے اسے بے احتیاطی کے ساتھ نہلایا دھلایا گیا ہے۔

ہیرنگ نے ایسے مریض کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "وہ گودڑ شاہ" ہوتا ہے سلفر کا مریض پھٹے پرانے چیتھڑے پہن کر اپنی دھن میں مست رہتا ہے۔ کپڑے تار تار ہو جاتے ہیں۔ پگڑی یا ٹوپی میلی کچیلی اور گندی، لمبے لمبے بنا کٹائے بال، چہرہ گندہ حالانکہ وہ نہایت عالم و فاضل ہوتا ہے۔ وہ اپنے مطالعہ میں نہایت بے قاعدہ اور لاپرواہ ہوتا ہے۔ اس کی کتابیں نہایت بے پروائی اور بے ترتیبی سے بکھری پڑی رہتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے سلفر اس طرح کی بے قاعدگی، بے ترتیبی، بے پروائی، سستی، صفائی کی طرف سے لاپروائی اور خود غرضی پیدا کرتا ہے۔ اس کے زیر اثر مریض سمجھتا ہے چلو جیسا ہو رہا ہے ہونے دو۔ وہ خود کو فلاسفر ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ فلاسفر بننے کی جتنی ہی کوشش کرتا ہے۔ اسے اتنی ہی ناامیدی ہوتی ہے کیونکہ دنیا والے اس کو دنیا کا سب سے بڑا فلاسفر تسلیم نہیں کرتے۔ پرانے موجد دن رات کام کرتے رہتے ہیں مگر ناکام اور ناامید رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی جملہ شکایتیں حتی کہ نئی شکایتیں بھی سلفر کے مانند ہوتی ہیں۔ آپ ایسے کسی مریض کا حال ملاحظہ کریں۔ غور کرنے سے پتہ چلے گا کہ وہ جو قمیض پہنے ہوئے ہے کئی ہفتوں سے بدلی نہیں گئی۔ اس کی نگرانی کرنے کے لئے بیوی نہیں ہے۔ جب تک اس کی قمیض پھٹ کر چیتھڑے چیتھڑے نہ ہو جائے وہ اسے پہنے رہتا ہے۔

سلفر کے مریض کے نزدیک صفائی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ وہ سمجھتا ہے صفائی رکھنا ضروری نہیں ہے۔ وہ گندا رہتا ہے۔ وہ صاف ستھرے کپڑے پہننے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اسے میلے کچیلے اور گندے کپڑے پہننے میں عار نہیں آتی۔ صاف ستھرا رہنے والے لوگوں میں سلفر شاذ و نادر ہی نمودار ہوتا ہے۔ اس کی علامتیں عام طور پر ان لوگوں میں نمودار ہوا کرتی ہیں جن کو گندگی پریشان نہیں کرتی۔ پبلک ہسپتالوں میں کام کرتے وقت میں نے بار بار دیکھا ہے کہ سلفر دینے کے بعد مریض میں ذہنی تبدیلی آئی اور انہوں نے اپنی ستھرائی صفائی کی دیکھ بھال شروع کی۔ صاف ستھری قمیض پہنی جبکہ وہ پہلے میلی کچیلی پھٹی پرانی قمیض پہنے :

رہتا تھا۔ سلفر کے مریضوں کے بارے میں حیرانی کی بات یہ ہے خصوصاً چھوٹے بچوں کے بارے میں کہ وہ اپنے کپڑے اتنی جلدی کیسے میلے کر لیتے ہیں۔ بچوں میں میلا رہنے کی حیرت انگیز عادت پائی جاتی ہے۔ ماں بتائے گی کہ بچہ کیا گندی حرکتیں کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سلفر کا مریض ہو بچہ نزلے زکام کا مریض رہتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے رہتے ہیں۔ دوسرے اعضاء سے بھی رطوبتیں نکلتی رہتی ہیں۔ بچہ اکثر ناک کی رطوبت کھا لیتا ہے۔ اب خصوصیت یہ ہے کہ سلفر کے مریض کو بدبو بڑی پریشان کرتی ہے۔ وہ بدبو اور گندی بو سے بری طرح کتراتا ہے مگر گندی چیزیں کھا جاتا ہے اور نگل جاتا ہے۔ اسے اپنے ہی سے بدبو آتی ہے اور یہ بدبو اس کا تعاقب کرتی رہتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اسے سونگھتا ہوں۔ وہ اپنی حساس طبیعت کی وجہ سے دوسرے اعضاء کی نسبت پیٹ کو زیادہ صاف رکھنا چاہتا ہے۔ یہ سونگھنے کی مبالغہ حس ہے۔ ہمیشہ بدبو کا قیاس وتلاش کرتا ہے۔ دراصل اس کا قیاس اس قدر زبردست ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ذہن میں جس کا قیاس کرتا ہے وہ اسے سونگھ سکتا ہے۔

سلفر کا مریض مکمل طور پر گندا رہتا ہے۔ وہ گندی بو سے دور بھاگتا ہے اور پریشان رہتا ہے۔ اس کو اپنے سانس سے بدبو آتی ہے۔ پاخانے سے سخت بدبو آتی ہے۔ آلات تناسل سے سخت بدبو آتی ہے۔ کمرے میں بھی وہ بدبو پھیل جاتی ہے حالانکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اسے خود بھی وہ بدبو آتی ہے۔ بدن سے جو کچھ نکلتا ہے وہ سب بدبودار ہوتا ہے۔ سخت بدبودار بغلوں سے بھی متواتر بدبو آتی ہے۔ حالانکہ وہ بغلوں کو خوب صاف رکھتا ہے۔ بغلوں سے تیز بو آتی ہے۔ اکثر سارے بدن سے بھی اسی طرح کی بدبو آتی ہے جیسے بغل سے۔

سلفر میں بدن سے جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ بدبودار ہونے کے علاوہ چھیلنے والا بھی ہوتا ہے۔ خراش پیدا کرتا ہے۔ سلفر کے مریض کو بھی بلغمی جھلیوں سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ نزلاوی رطوبتیں ناک اور ہونٹ پر خراش لاتی ہیں۔ اکثر ناک میں جو رطوبت رہ جاتی ہے وہ آگ کی طرح جلن پیدا کرتی ہے اور اگر یہ رطوبت بچے کے ہونٹ پر لگے تو وہاں جلن پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس قدر تیز ہوتی ہے۔ یہ حالت تقریباً سلفیورک ایسڈ کی حالت سے ملتی جلتی ہے۔ یہ رطوبت جس جگہ لگتی ہے وہاں کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔ لیکوریا کی رطوبت بکثرت آتی ہے اور وہ جہاں اعضاء پر لگتی ہے وہ جلد چھل جاتی ہے۔ پتلا پاخانہ مقعد کے آس پاس جلن پیدا کرتا ہے اور جگہ کو خام بناتا ہے۔ عورتوں کے بدن پر اگر پیشاب کی بوند لگ جائے تو وہاں جلن پیدا کرتی ہے۔ جلن دور کرنے کے لئے جگہ دھونی پڑتی ہے اور عام طور پر یہ جلن کم نہیں ہوتی۔ بچوں میں یہ جلن مقعد اور جوڑوں کے آس پاس پائی جاتی ہے۔ پھناؤ اپنی ساری لمبائی میں سرخ ہوتا ہے۔ پاخانے کی وجہ سے وہ جگہ سرخ۔ خام اور متورم ہو جاتی ہے۔ اس رجحان سے ایک خاص علامت کا پتہ چلتا ہے یعنی جسم سے جو بھی رطوبتیں نکلتی ہیں وہ سب جلن وخراش پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ تیز اور جلن پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ سلفر کی تمام رطوبتوں میں یہی خاصیت پائی جاتی ہے۔

سلفر کے مریض کو طرح طرح کی پھنسیاں نکلتی ہیں مثلاً چھوٹے بڑے چھالے۔ کیل دار پھنسیاں، پھوڑے وغیرہ ان سب میں خارش ہوتی ہے۔ ان میں بعض میں سے رطوبت نکلتی ہے اور بعض میں پیپ آ

جاتی ہے۔ جلد پر اگر کوئی پھنسی وغیرہ نہ بھی ہو تو سخت خارش ہوتی ہے۔ یہ خارش بستر کی حرارت سے اور گرم کپڑے اوڑھنے سے بڑھتی ہے۔ بار ہا دیکھا گیا ہے کہ سلفر کا مریض ریشمی یا سوتی ہی کپڑا پہن سکتا ہے۔ کمرے کی حرارت سے وہ پریشان ہوتا ہے۔ اگر اسے خارش والے مقام کھجانے کا موقع نہ ملے۔ کھجانے کے بعد جلن ہوتی ہے اور خارش مٹ جاتی ہے۔ کھجانے کے بعد یا بستر کی حرارت سے سارے بدن پر سفید سفید لکیریں نمودار ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ سخت خارش، وہ کھجاتا رہتا ہے حتیٰ کہ خارش والی جگہ خام ہو جاتی ہے یا وہاں جلن ہو جاتی ہے یا وہاں خون رسنے لگتی ہے اور تب خارش کو آرام مل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ رات کو بستر میں خوفناک خارش ہوتی ہے۔ صبح کو جب وہ سو کر اٹھتا ہے تب بھی سخت خارش ہوتی ہے۔ پھنسیوں میں خارش ہوتی ہے۔ اور رطوبت ٹپکنے لگتی ہے کے بعد دیگرے چھوٹی بڑی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ اس طرح سلفر پیلی پھنسیوں میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

پیپ آجانے میں بھی نہایت مفید ہے۔ سلفر طرح طرح کی پیپ دار خلائیں اور چھوٹے بڑے ناسور پیدا کرتا ہے۔ اس کے زیر اثر جلد کے نیچے۔ گول ریشوں میں اور اندرونی اعضاء میں ناسور بن جاتے ہیں۔ سلفر میں پیپ لانے کا زبردست رجحان پایا جاتا ہے۔ غدود میں ورم آ جاتا ہے اور ورم میں پیپ آجاتی ہے۔

جہاں کہیں بھی سلفر کی شکایت ہوگی وہاں جلن ضرور ملے گی ہر ایک حصے میں جلن ہوتی ہے۔ جہاں کہیں خون جمع ہو جاتا ہے جلن ہوتی ہے۔ جلن میں جلن یا گرمی کا احساس، جگہ جگہ محدود مقام میں جلن، جلن والے داغ، غدود میں، پھیپھڑوں میں اور معدے میں جلن، انتڑیوں اور مقعد میں جلن، بواسیر کے مسوں میں جلن، پیشاب کرتے وقت جلن یا مثانے میں گرمی کا احساس جگہ جگہ گرمی کا احساس مگر جب مریض خصوصیت کے ساتھ سلفر کے نمونے کا بیان کرے گا تو بتائے گا کہ تلوؤں میں جلن ہوتی ہے۔ ہتھیلیوں میں جلن ہوتی ہے اور چاند پر جلن ہوتی ہے۔ تلوؤں کی جلن عموماً اس وقت نمودار ہوتی ہے جبکہ مریض بستر میں گرم ہو جائے۔ رات کو بستر میں سلفر کے مریض کو گرمی اور جلن کی شکایت اس قدر ہو جاتی ہے کہ وہ پاؤں چادر سے باہر نکال دیتا ہے اور تب کہیں سو سکتا ہے۔ اگر آپ سلفر کے مریض کے تلوے اور ہتھیلیوں کا بغور مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ وہ کافی موٹے ہیں اور بستر میں گرم ہونے سے ان میں جلن ہوتی ہے۔

بیشتر شکایتیں بستر کی حرارت ملنے سے شدت اختیار کرتی ہیں۔ سلفر کا مریض نہ تو گرمی برداشت کر سکتا ہے اور نہ سردی ہاں کھلی ہوا کے لئے زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ معتدل درجہ حرارت پسند کرتا ہے۔ اگر درجہ حرارت میں بڑی تبدیلی آئے تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جہاں تک اس کے سانس کا تعلق ہے۔ جب اس کی تکلیف بڑھتی ہے تو وہ کھڑکیاں اور دروازے کھول دیتا ہے۔ اسے بار بار بدن کے اوپر سے کپڑے اتارنا پڑتے ہیں اور اگر اس نے گرم کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو پھر خارش اور جلد کی گرمی ستاتی ہے۔

جہاں تک تکلیفوں میں اضافہ ہونے کا تعلق ہے رات کے وقت اضافہ ہونا خصوصیت ہے۔ سر درد شام کو کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے اور جوں جوں رات بڑھتی ہے، درد بھی بڑھتا ہے اور اس درد کی وجہ سے وہ سو نہیں سکتا۔ رات کو سارے بدن میں یا کسی ایک عضو (انگ) میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ رات کو پیاس لگتی

ہے۔رات کو پریشانی بڑھتی ہے۔ جلد کی شکایتیں بستر کی حرارت سے رات کو بڑھتی ہیں۔ مقررہ وقت پر آنے والے عصبی درد جو ہر 24 گھنٹے کے بعد بڑھتے ہیں۔ عموماً رات کے 12 بجے یا دن کے 11 بجے۔ دوپہر کا وقت بھی سلفر کی شکایتوں کے بڑھنے کا وقت ہے۔ بخار کی سردی دوپہر کو بڑھتی ہے۔ بخار دوپہر کو بڑھتا ہے۔ ذہنی علامتیں دوپہر کو شدت اختیار کرتی ہیں۔ سر درد بھی دوپہر کو بڑھتا ہے۔ ایسی شکایتیں جو ہفتے میں ایک بار آتی ہیں۔ کسی تکلیف کا ہر ساتویں دن شدت اختیار کرنا بھی سلفر کی بڑی خصوصیت ہے۔

سلفر کے مریض میں ایک خاص قسم کے دستوں کا نمودار ہونا ایک عام بات ہے۔ یہ دست بڑی مدت سے "سلفر کے دستوں" کے نام سے مشہور ہیں۔ حالانکہ دوسری دواؤں میں بھی اس قسم کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً صبح سویرے دست آتا ہے۔ سلفر کے دست کا وقت ہے۔ آدھی رات اور صبح کے درمیان میں مگر تاہم عموماً یہ وہ وقت ہے جب مریض بستر چھوڑنے کی بات سوچتا ہے۔ دست کی فوری حاجت ہونے کی وجہ سے مریض کو بستر سے اٹھنا پڑتا ہے۔ دست عموماً پتلا پانی سا ہوتا ہے۔ فضلہ زیادہ مقدار میں نہیں آتا۔ ڈھیر کا ڈھیر نہیں آتا۔ اکثر مقدار نہایت کم ہوتی ہے۔ کبھی کبھی رنگت زرد ہوتی ہے۔ عام طور پر صبح کو یہ پاخانہ آچکنے کے بعد اس کو اگلے روز اسی وقت تک دوسری بار حاجت نہیں ہوتی۔ اکثر لوگوں کو یہ شکایت برسوں تک جاری رہتی ہے۔ یعنی انہیں علی الصبح حاجت ہو جاتی ہے اور اسی حاجت کی وجہ سے ان کو بستر سے اٹھنا پڑتا ہے۔ مریض کو درد ہوتا ہے۔ مروڑ ہوتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے اور ساری انتڑیوں میں جلن اور دکھن ہوتی ہے۔ جب پاخانہ خارج ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے جلن ہوتی ہے۔ یہ فضلہ جہاں جہاں سے گزرتا ہے وہاں کی جگہ خام ہو جاتی ہے اور وہاں دکھن ہوتی ہے۔ جلد لگ جاتی ہے۔

سلفر کا مریض نہایت پیاسا ہوتا ہے وہ ہر وقت پانی پیتا رہتا ہے۔ اسے زیادہ پانی کی ضرورت ہے۔ وہ ہمیشہ بھوک کی شکایت کرتا رہتا ہے۔ اسے کھانے کی خواہش رہتی ہے مگر وہ جونہی کھانے بیٹھتا ہے۔ خواہش مٹ جاتی ہے۔ اسے کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ رغبت مٹ جاتی ہے۔ وہ تقریباً کچھ بھی نہیں کھاتا۔ سادہ ترین اور ہلکی سے ہلکی چیزیں کھاتا ہے۔ اسے فوری قوت بخش چیزوں کی خواہش رہتی ہے۔ مثلاً شراب، دودھ اور گوشت سے نفرت، وہ دودھ اور گوشت کھانے سے بیمار ہو جاتا ہے اور ان دونوں چیزوں سے نفرت کرتا ہے۔ ایک بڑھے نے ان باتوں سے یہ نتیجہ نکالا کہ سلفر کا مریض پانی بہت پیتا ہے مگر کھاتا نہایت کم ہے۔ سلفر کے بارے میں یہ بات سچ تو ہے مگر یہی بات دوسری چند دوائیوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جہاں تک سرکردہ اور رہنما علامتوں کے سہارے دوا تجویز کرنے کا تعلق ہے۔ میں آپ پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان سرکردہ اور رہنما علامتوں کے سہارے دوا تجویز کرنے کا تعلق ہے۔ میں آپ پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان سرکردہ اور رہنما علامتوں کے ساتھ دوسری ملتی جلتی علامتوں کو بھی جمع کر لیں۔ کسی ایک دو یا تین معمولی علامتوں پر ہی عمارت تعمیر کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ مریض کی کل علامتوں پر ہی بیک وقت غور کرنا چاہئے۔ اگر رہنما علامتیں سرکردہ خصوصیتیں اور دوا کی دوسری علامتیں سب کی سب مل جائیں اور مجموعی طور پر مریض کی علامتوں کے مشابہ ہوں تو اس حالت میں دوا موافق ثابت ہوگی۔

دوپہر سے پہلے گیارہ بجے پیٹ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ اگر سارے 24 گھنٹے میں مریض

کسی وقت بھوک محسوس کرتا ہے تو وہ وقت ہے دوپہر سے پہلے 11 بجے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جیسے اب مریض ایک منٹ بھی کھانے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ ہم سلفر کے مریض میں مندرجہ ذیل باتیں پائیں گے۔

حسب معمول کھانے کے وقت اسے بھوک لگتی ہے۔ اگر اسے کھانا ملنے میں دیر ہو جائے اسے کمزوری دبوچ لیتی ہے اور اسے متلی آنے لگتی ہے۔ اگر مریض کو عام طور پر دوپہر کے 12 بجے کھانا کھانے کی عادت ہو تو وہ 11 بجے ہی بھوک کے مارے نڈھال ہو جائے گا۔ اگر اسے دوپہر کے ایک یا ڈیڑھ بجے کھانا کھانے کی عادت ہو تو وہ 12 بجے کے قریب بھوک سے بے حال ہو جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ کھانا کھانے کے مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اس کی بھوک زور پکڑتی ہے اور اگر اسے کھانا نہ ملے تو وہ بھوک کے مارے نیم جان ہو جاتا ہے۔ سلفر کی خاص علامتوں کا لب لباب مندرجہ ذیل ہے۔

"دوپہر سے پہلے 11 بجے بھوک کے مارے نڈھال ہو جانا۔ تلوؤں میں جلن اور چاند پر گرمی یہ تینوں علامتیں مجموعی طور پر سلفر کی پکی نشانیاں ہیں مگر یہ تینوں علامتیں سلفر کے مریض کی ابتدائی حالتوں میں شاذ و نادر ہی نمودار ہوتی ہیں"۔

سلفر میں پھنسیوں کے علاوہ جلد کی حالت نہایت گندی ہوتی ہے۔ جلدی بیماریاں جلد صحت قبول نہیں کرتیں۔ چھوٹے چھوٹے زخموں میں پیپ بنتی رہتی ہے۔ جلد کے نیچے کے چھوٹے چھوٹے زخم گڑھے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان کا ناسور کی طرح منہ بن جاتا ہے۔ یہ مدت تک بہتے رہتے ہیں۔

سلفر متورم جگہ میں پیپ لاتا ہے۔ وہاں سختی آ جاتی ہے اور یہ سختی برسوں تک جاری رہتی ہے۔ اگر یہ ہو جن کسی اہم عضو مثلاً پھیپھڑے میں ہو تو پھر یہ پیپ زیادہ دیر تک برداشت نہیں ہوتی۔ جب نمونیہ میں بلغم سخت ہو گئی ہو تو سلفر رطوبت چھوڑ جاتا ہے۔ سلفر سارے جسم کے متورم حصوں میں اس قسم کا رجحان چھوڑ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ نمونیہ کی اس حالت میں مفید ہے جبکہ بلغم سخت ہو گئی ہو۔

سلفر اس حالت میں نہایت مفید دوا ہے۔ جبکہ لمبی اور پرانی بیماری کے بعد مریض میں ردعمل نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ جسم میں سورا نامی زہر کا غلبہ رہتا ہے۔ جب کسی مریض کی نئی بیماری خاتمے کے قریب آ جاتی ہے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ تھکن بڑھ جاتی ہے۔ وہ رائی حالت پیپ کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مریض کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے۔ وہ تھکا ماندہ ہوتا ہے اور رات کو پسینہ آتا ہے۔ میعادی بخار یا کسی ایسی ہی دوسری بیماری کے بعد وہ جلدی رو بہ صحت نہیں ہوتا۔ صحت کی طرف ترقی کی رفتار نہایت کمزور اور سست ہوتی ہے۔ جسم تھکا ہوا ہوتا ہے۔ حال کی اور تند بیماری کے بعد جسمانی ترتیب جلد بحال نہیں ہوتی۔ ایسی حالتوں میں سلفر بارہا مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے شرابی تھک جاتے ہیں، کمزور ہو جاتے ہیں اور شراب پینے کی خواہش رہتی ہے۔ وہ شراب پیے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اسے تیز و تند چیزیں پینے کی خواہش رہتی ہے کھانے کو چاہے کچھ نہ ملے لیکن اگر ٹھنڈا پانی اور شراب مل جائے تو بس کافی ہے۔ وہ شراب پی پی کر کھوکھلے ہو جاتے ہیں اور تب ان کی شکایتیں شروع ہوتی ہیں۔ سلفر عارضی طور پر ان کی اس رغبت کو دور کر دیتی ہے اور جسم کو مضبوط بناتی ہے۔

ریشے بھی کمزور ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ معمولی دباؤ سے دکھن ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ورم اور پیپ بھی آ جاتی ہے۔ سلفر کے مریض کو بستر پر دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے پیٹھ، پنڈلیوں کندھوں اور کہنیوں وغیرہ پر زخم بن جاتے ہیں کیونکہ خون کی گردش کمزور ہو جاتی ہے۔ دباؤ کی وجہ سے تختی آنا بھی سلفر کی اہم اور قابل ذکر علامت ہے۔ سلفر میں دباؤ کی وجہ سے چنڈی اور کیل بن جاتے ہیں۔ گوشت کی گدیاں بن جاتی ہیں۔ یہ حالتیں آسانی سے بن جاتی ہیں۔ اگر کسی جگہ جوتا لگتا ہو۔ جوتے کا دباؤ یا کساؤ پڑتا ہو تو وہاں چنڈی بن جاتی ہے۔ یہ حالتیں آسانی سے بن جاتی ہیں۔ اگر زبان یا منہ کے کسی اندرونی حصہ پر دانت بار بار لگتے ہوں تو وہاں گانٹھ پڑ جاتی ہے اور عرصہ بعد وہاں زخم بن جاتا ہے۔ یہ سب آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس طرح سرطان بھی بن سکتا ہے۔ یہ حالت دیر تک ملتوی رہ سکتی ہے اور بعد میں مہلک شکل اختیار کر سکتی ہے۔ سرطان جسم کی ایک بدنما حالت ہے اور یہ حالت ایک ایک کر کے کئی حالتوں کے گزر جانے کے بعد آتی ہے یہ کوئی متواتر حالت نہیں ہے۔ جسم کمزور ہو جانے کے بعد یہ حالت آ سکتی ہے۔ سلفر ان حالتوں کو دور کرتی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔

ہم نے سلفر کے زیر اثر دل سے خون لے کر جانے والی رگوں میں فعل کے نمایاں ثبوت دیکھے ہیں۔ ان کا ان رگوں پر خاص طور پر اثر ہوتا ہے۔ اس میں ان رگوں کی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ یہ رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں اور خون کی گردش کمزور ہو جاتی ہے۔ ذرا سی وجہ سے چہرے پر جگہ بہ جگہ تمتماہٹ آ جاتی ہے۔ سوئی اثر یا کپڑوں کی رگڑ سے بھی اس قسم کی تمتماہٹ آ جاتی ہے۔ چہرہ پھول جاتا ہے۔ رگوں میں الجھن پڑ جاتی ہے۔ نمایاں طور پر بواسیر کی رگوں پر اثر ہوتا ہے۔ وہ پھیل جاتی ہے ان میں جلن ہوتی ہے اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ خون لے کر جانے والی رگوں پر اکثر زخم بن جاتے ہیں۔ وہ پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ جب مریض ٹھنڈی جگہ سے گرم کمرے میں جاتا ہے تو اس کو ان رگوں کے پھیل جانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے سارا ہی جسم پھول گیا ہو۔

سلفر کا مریض سوکھ جاتا ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ وجود کی شاخیں سوکھ جاتی ہیں اور پیٹ پھول جاتا ہے پیٹ پر سوجن آ جاتی ہے۔ گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ جلن اور دکھن ہوتی ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے اور باقی سارے اعضاء سوکھتے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ گردن پشت، چھاتی کے پٹھے اور دوسرے اعضاء سوکھتے ہیں۔ پیٹ کے پٹھے بھی کمزور ہو جاتے ہیں مگر پیٹ میں زبردست اپھارہ آتا ہے۔ یہ حالت سوکھیا مسان میں آتی ہے۔ اسی طرح کی حالت آپ کو کلکیریا کارب میں ملے گی۔ جن عورتوں کو کلکیریا کی ضرورت ہوتی ہے ان میں آپ کو پیٹ کا پھیلاؤ، تناؤ اور سختی ملے گی اور اس کے ساتھ جسم کے دوسرے اعضاء سکڑتے ہوئے ملیں گے۔

سلفر کے زیر اثر چہرے اور سر میں گرمی کی تمتماہٹ ہوتی ہے۔ یہ تمتماہٹ تقریباً اسی قسم کی ہوتی ہے۔ جیسے کہ حیض قطعاً بند ہونے کے وقت عورتوں کو ہوا کرتی ہے۔ سلفر کی تمتماہٹ دل کے کسی حصے سے شروع ہوتی ہے۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ یہ تمتماہٹ چھاتی سے شروع ہوتی ہے جسم کی اندرونی حصے میں یہ محسوس ہوتا ہے

کہ آگ کا کوئی دہکتا ہوا انگارہ چہرے کی طرف جا رہا ہے۔ چہرہ سرخ، گرم اور تمتماہٹ کے ساتھ پسینہ اور چہرہ سرخ، انگارے کی طرح جلتا ہے۔ بعض وقت مریض اس تکلیف کو یوں بیان کرے گا جسم کے اندر گرما گرم بھاپ نکلتی ہے اور وہ بتدریج اوپر چڑھتی ہے۔ تب مریضہ پسینے سے تر بتر ہو جاتی ہے۔ آپ کو اکثر ایسی عورتیں ملیں گی۔ جن کو پہلے سردی لگتی ہے۔ وہ سردی سے کانپتی ہیں۔ پھر مذکورہ بالا قسم کی تمتماہٹ آتی ہے۔ پھر چہرے پر سرخ داغ نمودار ہوتے ہیں۔ تب وہ زور زور سے پنکھا جھلتی ہے۔ پنکھا اور سے زور سے جھلنے پر بھی وہ ہوا کو کافی نہیں سمجھتی۔ وہ کھڑکیاں اور دروازے کھلا رکھنا چاہتی ہے۔ سلفر اور لیکیسس کے علاوہ یہ حالت اور بھی کئی دواؤں میں پائی جاتی ہے۔ اگر گرمی کی تمتماہٹ دل یا چھاتی سے شروع ہو تو پھر بالعموم سلفر ہی کام دے گا۔ اگر یہ تمتماہٹ پیٹھ یا معدے سے شروع ہو تو پھر فاسفورس ہی کام دے گا۔

تکلیف میں عام اضافہ ہونے کی حالتوں میں سے ایک حالت یہ ہے کہ سلفر کی تکلیف میں کھڑا رہنے سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر تک کھڑا رہنے سے علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔ سلفر کے مریض کے لئے کھڑا رہنا نہایت تکلیف دہ پوزیشن ہے۔ کھڑا رہنے سے کند ذہنی، سر چکرانا معدے اور پیٹ کی علامتیں پھیلنے اور رگوں کے بھرے رہنے کا احساس۔ عورتوں کے پیڑو میں نیچے کے رخ کھنچاؤ کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ مریضہ کافی دور تک آسانی سے چل سکتی ہے۔ مگر وہ چند سیکنڈ بھی خاموشی کے ساتھ کھڑی نہیں رہ سکتی۔

سونے کے بعد تکلیف کا بڑھنا سلفر کی شکایتوں میں عام پائی جاتی ہے۔ خصوصاً ذہنی اور حسی شکایتوں میں۔ سلفر کی بیشتر شکایتیں کھانا کھانے کے بعد بڑھتی ہیں۔

سلفر کے مریض کو نہانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ نہانے سے ڈرتا ہے۔ وہ خود نہیں نہاتا اور اپنی اس عمومی حالت کی وجہ سے وہ بغیر نہائے دھوئے گھومتا رہتا ہے۔ اسے نہاتے ہی زکام ہو جاتا ہے۔

بچوں کی شکایتیں، گندے چہرے والے۔ گندی جلد والے، چھوٹے چھوٹے بچے جن کو رات کو بکواس کی شکایت ہو جاتی ہو۔ جن کے سر میں عام درد ہوتے ہوں۔ دماغی تکلیفیں ہوں۔ جن کے دماغ کی جھلیوں میں پانی آ جانے کا اندیشہ ہو۔ جن کی حرام مغز کی جھلیوں پر ورم آ گیا ہو۔ ایسے بچوں کے لئے سلفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے یہ دوا سارے نقص دور کر دیتی ہے۔ جب کہ دوسری دوائیاں مرض کی جڑ تک نہ پہنچ سکی ہوں کیونکہ وہ کافی گہرائی تک کام کرنے والی نہ تھیں۔ اگر بچہ مناسب طور پر بڑھ نہ رہا ہو۔ اگر ہڈیاں بڑھ نہ رہی ہوں۔ کھوپڑی کی ہڈیوں کے جوڑ بڑی آہستگی سے جڑ رہے ہوں تو پھر کلکیریا کارب کام کرے گا۔ نشوونما کی سستی اور آہستگی کی شکایت میں اہمیت کے لحاظ سے سلفر کا نمبر دوسرا ہے۔

آپ سمجھیں گے کہ سلفر کا مریض اتنا حساس نہیں ہوتا جتنا کہ اسے ہونا چاہیے۔ مگر وہ جوشیلا ہوتا ہے۔ شور و غل سن کر آسانی سے پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ ایسے جاگتا ہے جیسے اس نے توپ چلنے کی آواز سنی ہے یا جیسے اس نے بھوت دیکھا ہے۔ سلفر کے مریض کو نیند میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ رات کے پہلے حصے میں اس پر نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ اکثر آدھی رات کے بعد 3 بجے تک آرام سے سوتا رہتا ہے مگر بعد میں یا تو بے چینی

بڑھ جاتی ہے اور یا پھر سو ہی نہیں سکتا۔ وہ دن کی روشنی سے بھی ڈرتا ہے۔ پھر سو جانا چاہتا ہے اور جب سوتا ہے تو اسے جگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ دن چڑھے تک سوئے رہنا پسند کرتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب اس کو بہترین آرام نصیب ہوتا ہے اور اسے گہری اور سکون بخش نیند آتی ہے۔ اسے ڈراؤنے خوابوں اور وحشت سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اگر علامتیں موافق ہوں تو پھر سلفر سرخباوے میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ سرخباوہ نام کے لئے ہمارے پاس کوئی دوائی نہیں ہے۔ ہاں اگر سرخباوے کے مریض کی علامتیں سلفر کی علامتوں سے ملتی جلتی ہوں تو پھر سلفر دینے سے مریض کو آرام آئے گا۔ اگر آپ اس اصول کو ذہن نشین کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ ہومیوپیتھی کے کیا معنی ہیں۔ یہ مریض کا علاج کرتی ہے نام رکھے ہوئے مرض کا علاج نہیں۔

سلفر کے مریض کے بدن میں خون کی لہریں اٹھتی ہیں اور وہ ان سے دن رات پریشان رہتا ہے۔ خون کی لہریں اٹھتی ہیں۔ سر جیسے بھرا ہوا ہو۔ ہم نے اب تک اس کو گرمی کی تمتماہٹ کا نام دیا ہے۔ یہ ایکونائٹ کا قدرتی مددگار ہے جبکہ ایکونائٹ نے حال کی تکلیف کو دور کر دیا ہو تو اکثر سلفر بیمار کی جسمانی بناوٹ کے مطابق ہوتی ہے۔

سلفر ان لوگوں کی نہایت تکلیف دہ خنازیری شکایتوں کے لئے مفید ہے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہو اور جن کو کھایا پیا مناسب طور پر جزو بدن نہیں بنتا۔ اس میں پیروں پر ایسے زخم پائے جاتے ہیں جو گہرائی تک پہنچ چکے ہوں۔ کٹے پھٹے ہوئے ہوں۔ ضدی ہوں۔ جلدی مندمل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں جلن ہوتی ہے۔ ان سے ذرا ذرا سی رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ وہ جہاں لگتی ہے وہاں جلن پیدا کرتی ہے۔ سلفر عموماً رگوں کے زخموں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان سے خون آسانی سے نکلنے لگتا ہے اور سخت جلن ہوتی ہے۔

چھوٹے جوڑوں کے درد کی پرانی شکایت میں سلفر مفید دوائی ہے۔ یہ گہرائی تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ بیشتر حالتوں میں یہ اس قسم کے درد کو اوپر کی سطح پر ہی رکھتا ہے۔ گہرائی میں نہیں جانے دیتا کیونکہ سلفر کی ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس کا اثر مرکز سے بیرونی سطح کی طرف چلتا ہے۔ لائیکوپوڈیم اور کلکیریا کارب کی طرح جب موافق طور پر دیا جائے تو سلفر چھوٹے جوڑوں کے پرانے درد میں مفید ہے۔ بشرطیکہ تکلیف والے عضو کی قدرتی بناوٹ میں کوئی نقص نہ آیا ہو۔ سلفر بڑے جوڑوں کے درد کو جوڑوں اور ہاتھ پاؤں سے آگے نہیں بڑھنے دیتا ہے۔

سلفر بھی سلیشیا کی طرح ان حالتوں میں نہایت خطرناک ہے جبکہ اعضاء رئیسہ کی قدرتی بناوٹ میں نقص واقع ہو چکا ہو خصوصاً پھیپھڑوں میں۔ سلفر اکثر پرانے ناسوروں کو مندمل کر دیتا ہے اور ان کو معمول پر لے آتا ہے۔ اس طرح تندرست پیپ آنا شروع ہو جاتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ علامتیں سلفر کے موافق ہوں۔ ایسے پرانے کھلے ناسور جو مدت سے بہہ رہے ہوں اور صحت قبول نہ کرتے ہوں تو سلفر کے زیر اثر تندرست ہو جاتے ہیں۔ یہ غدود کی سوجن کو کم کر دیتا ہے۔ ان کی سختی گھٹا دیتا ہے۔ مگر دق کے آخری مرحلے میں اس دوائی کا استعمال نہایت خطرناک ہے اور اگر دینا ہی پڑے تو بہت زیادہ اونچی طاقت میں نہ دینا چاہئے۔ اگر علامتیں نہایت تکلیف دہ ہوں اور آپ سمجھیں کہ سلفر دینا ہی پڑے گا تو پھر 30 یا 200 طاقت

سے اوپر مت جائے۔ آپ سلفر کی مدد سے صبح سویرے آنے والے دست کو روکنے کی کوشش مت کریں اس قسم کے دست عموماً دق والوں میں ملا کرتے ہیں۔

آپ رات کو آنے والے پسینے کو بھی سلفر کی مدد سے روکنے کی کوشش مت کریں خواہ سلفر کی علامتیں موجود ہی کیوں نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ علامتیں اس کی نہیں ہیں۔ جو دوائی کسی بھی حالت میں خطرناک ہو تو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خواہ علامتیں ملتی جلتی ہی کیوں نہ ہوں۔

آتشک کے پرانے مریضوں کے بدن میں اگر سوراز ہر کا غلبہ ہو تو پھر سلفر کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر آتشکی علامتوں کا غلبہ ہو تو پھر سلفر کی علامتیں شاذ و نادر ہی نمودار ہوتی ہیں لیکن اگر ان علامتوں کو پارے نے دبا دیا ہو اور مرض صرف دب گیا ہو۔ تو پھر سلفر پارے (مرکری) کے اثر کو زائل کر دے گا۔ بیماری کی علامتوں کو ابھرنے دے گا اور اصل حالت ترتیب وار نمودار ہوگی۔ ایلوپیتھک والوں نے سب سے بڑی شرارت یہ کی ہے کہ وہ جسم کے اندر ہر چیز شرمناک محسوس ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ہومیوپیتھی والے ہر بات کو طشت از بام کر دینا چاہتے ہیں اور مناسب مصلح دواؤں کی مدد سے ان کے اثر کو دور کر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن بیماریوں کو دبا لیا گیا ہے وہ ان کو آزاد کرا دینا چاہتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ بیشتر مریض ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے علاج کرانا نہیں چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر آتشک کا مریض نہیں چاہتا کہ اس کے پرانے زخم از سر نو کھل جائیں اور ظاہر ہو جائیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی بداعتدالیوں کا ثبوت پیش کیا جائے مگر ہومیوپیتھی ایسا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جسم کے اندر جو حالتیں دبی ہوئی ہیں وہ مناسب ہومیو پیتھک علاج سے نمودار ہو جاتی ہیں۔ سلفر عام طور پر وسیع معنوں میں مصلح ہے۔ سردی لگنے اور دوائیں کے استعمال سے اگر پھنسیاں دب گئی ہوں تو ان کو ابھارنے کے لئے اس دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن حالتوں کے اوپر پردہ پڑ گیا ہے یہ ان کو ابھارنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو سلفر ان دواؤں کی فہرست میں ضرور ملے گی جو پھنسیوں کے دب جانے میں یا ان حالتوں میں جو دواؤں کے استعمال سے دب گئی ہوں کام آتی ہیں۔ اگر حال کی پھنسیاں بھی دب گئی ہوں تو سلفر پیش قیمتی دوائی ہے۔ اگر سوزاک دب گیا ہو تو پھر اکثر حالتوں میں سلفر رطوبت کو جاری کر دیتا ہے اور وہ ساری حالتیں از سر نو زندہ ہو جاتی ہیں جو دب گئی تھیں۔ جو علامتیں دب گئی ہیں وہ ضرور ابھرنی چاہئیں یا پھر صحت ناممکن ہے۔

جب سے سلفر کی تاریخ شروع ہوئی ہے یہ اسی دن سے دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے ہنی مین کے زمانے سے ہی اور ان کی سفارش پر اس دوا کا استعمال عموماً ان حالتوں میں ہوتا ہے جبکہ دوا تجویز کرنے کے لئے علامتوں کی کمی ہو۔ یہ حالت سوراز ہر کی وجہ سے آتی ہے۔ ایسی حالتوں میں اس دوا سے اس قدر فائدہ ہوا ہے کہ عام طریقہ پر علاج کرنے والوں کو ایک حقیقت کا علم ہو گیا۔ جب ظاہر طور پر (مگر مصنوعی طور پر) بہترین طور پر ظاہر ہوئی دوائیاں حسب خواہش کام نہ کر سکیں اور کسی دوسری بہتر دوا کے چناؤ کرنے کے لئے علامتیں موجود نہ ہوں تو پھر سلفر راستہ بنا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلفر انسانی جسم میں نہایت گہرائی تک کام کرتا ہے اور اس کے بعد علامتوں کے سہارے جو بھی دوائی تجویز کی جائے گی وہ بہتر طور پر کام کرے گی۔ تجربے سے بارہا یہی ثابت ہوا ہے۔ بارہا آپ دیکھیں گے کہ آپ نے اپنے مریض کو ایسی دوا دی جو

علامتوں کے مطابق تھی مگر وہ ناکام ثابت ہوئی تب آپ نے کوئی دوسری دوا دی اور وہ بھی ناکام رہی۔ علیٰ ہذا القیاس، اب آپ حیران ہو کر سوچیں گے کہ ماجرہ کیا ہے مگر آپ دیکھیں گے کہ اگر علامتیں قطعی طور پر سلفر کا مطالبہ نہیں کرتیں تاہم اس کی ایک ہی خوراک دیئے جانے کے بعد خفیہ علامتیں نمودار ہو گئی ہیں (اکثر سورا ہی یہ خفیہ راز ہے جو ترقی روک دیتا ہے) اور اب آپ جو دوائیں دیں گے وہ بہتر طور پر اثر کرے گی۔ یہ وہ مشاہدہ ہے جو ہی مین کے زمانے سے بھی بزرگ کرتے آئے ہیں۔ ایسی چیزوں کی ضرورت صرف اسی حالت میں پیش آتی ہے جبکہ علامتوں کی بنا پر اور جہاں کہ بہترین مطالعہ کرنے کے بعد دی گئی دوا ناکام رہی ہو۔ دوا بھی وہ جو ایک خاص حد تک حق بجانب قرار دی جاسکے اور جو مشاہدے اور بنی نوع انسان کی جسمانی بناوٹ کی اندرونی حالتوں کی واقفیت کی بناء پر دی گئی ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسی حالتوں کی اندرونی تہ میں ایک خاص خفیہ راز ہے یعنی سورا آتشک یا جریان کے زہر کی موجودگی۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ مریض کے صحت کی طرف ترقی کرنے کے راستے میں آتشک کا زہر مانع اور حائل ہے تو پھر ہم کوئی ایسی دوائیں گے جو آتشک کی اصلاح کرنے والی دواؤں کی فہرست پر اولین ہو۔ اگر وہ جریانی زہر ہو تو پھر ہم ایسی دوا تلاش کریں گے جو جریان کی اصلاح کرے۔ سورا زہر کے اثرات کو دور کرنے والی دواؤں میں سلفر کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ اگر جسم کے اندر سورا زہر موجود ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مرض پردے میں ہے۔ سلفر اس خفیہ راز کو کھول دے گا۔ اگرچہ سلفر یقینی طور پر مریض کو صحت نہ بخشے گا تاہم یہ صحیح ہے کہ سلفر دیئے جانے کے بعد بہترین علامتوں کا مجموعہ ظاہر ہوگا۔ جن کی بناء پر آپ کوئی مناسب دوا تجویز کر سکیں گے جیسے سورا کے لئے سلفر تریاق ہے ویسے ہی آتشک کے لئے مرکری اور جریان کے لئے تھوجا تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

تیلوے نیا کی کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والوں اور ان کانوں کے گردونواح میں رہنے والوں کو عموماً سلفر کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کوئلہ گندھک سے نہیں بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بہت کچھ ہوتا ہے مگر جو لوگ کوئلہ نکالتے ہیں ان کے لئے سلفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مزدور چاک بنانے کے لئے اور دوسری چیزیں پیتے ہیں اور سنگ تراشوں کو خصوصیت کے ساتھ کلکیر یا کارب اور سلیشیا کی ضرورت ہوتی ہے مگر کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو عموماً سلفر کی درکار ہوتی ہے۔ یہ مریض بھی سلفر کے مریض کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جب ان کی علامتیں مقامی صورت اختیار کر چکی ہوں اور وہ کسی خاص دوائی کا تقاضہ کرتی ہوں تو وہ مناسب طور پر اثر نہ کریں گی۔ تاوقتیکہ آپ مریض کو سلفر کی ایک خوراک نہ دے دیں۔ اس کے بعد مزدور روبہ صحت ہوتا چلا جائے گا۔ کچھ لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلفر میں کوئلے کا جز بہت زیادہ ہے۔ ہم حسب منشا تصویریں قائم کر سکتے ہیں مگر ہم اس عادت کا شکار بننا نہیں چاہتے کہ وہ آپ کی پچھلی طاقت کے اثر کو اونچی طاقت دے کر زائل کر دیں۔ اگر کبھی ایسا کرنا ہی پڑے تو یہ آخری حربے کے طور پر اور مکمل بے بسی کی حالت میں ہی کرنا چاہئے۔ اگر ایسی علامتوں کی کمی ہے جن کی بناء پر دوائی تجویز کی جاسکے تو ہمارے لئے وہ تجربہ کرنے کا وقت ہے اور یہ بھی صرف اسی حالت میں حق بجانب ہے جبکہ تجربہ کرنے والا شخص ذی شعور اور سمجھدار ہو کیونکہ وہ حد کے اندر رہے گا وہ جانتا ہے کہ وہ کیسے دی جانی چاہئے۔ ایسا شخص ہر حالت میں علامتوں سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔

ورم کی حالتوں میں سلفر کے زیر اثر متورم مقام کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے یعنی گردش خون میں تعطل پیدا ہو گیا ہے جب چیچک (خسرہ) اس ارغوانی رنگت کے ساتھ نمودار ہوتی ہو تو بارہا سلفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ چیچک میں سلفر تریاق اعظم معمولی طریق پر علاج کرنے والوں کو ان حالتوں میں پلسا ٹیلا اور سلفر سے بھاری مدد ملتی ہے۔ ہاں کبھی کبھی یوفریشیا اور ایکونائٹ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جب جلد کی رنگت میلی ہو اور چیچک کے دانے باہر نہ نکل رہے ہوں تو پھر سلفر خصوصیت سے کام کرتا ہے یہ ارغوانی رنگت ہر جگہ دکھائی دے سکتی ہے۔ مثلاً سر خیادے میں، خراش گلو میں، عموماً بازو کے اگلے حصہ میں، ٹانگوں میں اور چہرے پر بھی یہ رنگت پائی جاتی ہے۔

ٹیکہ لگوانے کے خوفناک اثر کو عموماً سلفر دور کرتا ہے۔ یہاں یہ تھوجا اور میلنڈر ینم کا مدمقابل ہے۔

ذہنی حالت مریض کی حقیقی تصویر ہے۔ وہ انسان کی اندرونی حالت کا حقیقی آئینہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سلفر کے زیر اثر جذبات مٹ جاتے ہیں۔ انسان نمایاں طور پر خود غرض بن جاتا ہے اسے دوسروں کی خواہش اور حس کا پاس نہیں رہتا۔ احترام نہیں رہتا۔ وہ صرف ذاتی مفاد ہی سوچتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات سوچتا ہے تو صرف اپنے ہی فائدے کے لئے سوچتا ہے۔ یہ خود غرضی سلفر کے مریض میں عام پائی جاتی ہے۔ کسی کا احسان ماننے اور شکریہ ادا کرنے کا جذبہ مٹ جاتا ہے۔

فلاسفر (مفکر) بننے کا جنون، سلفر کی اہم خصوصیت ہے۔ عجیب و غریب چیزوں کے مطالعہ کا جنون، خفیہ راز سمجھنے کا اصرار، علم اور واقفیت سے دور کی باتوں کو سمجھنے کی ضد کوئی بنیاد بنائے بغیر مختلف باتوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ عجیب و غریب باتوں پر دماغ کھپاتا ہے یکے بعد دیگرے کچھ نہ کچھ ڈھونڈتے رہنے کی شکایت کو سلفر دور کر دیتا ہے۔ سلفر نے ایک ایسے مریض کو تندرست کیا جو ایک مدت سے یہ سوچتا تھا کہ یہ کیوں ہوا۔ وہ کیوں نہ ہوا۔ آخر اس نے ان سب باتوں کو خدا سے منسوب کر دیا ہے۔ خدا، قادر مطلق، پھر اس نے سوال کیا۔ اس خدا کو کس نے بنایا؟ مریضہ ایک کونے میں بیٹھے بیٹھے تکتی رہتی ہے اور اس ناقابل حل مسئلہ پر غور کرتی رہتی تھی کہ خدا کو کس نے بنایا ہے۔ کوئی عورت کسی چیز کو دیکھ کر یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتی کہ اسے کس نے بنایا ہے۔ جب تک اس کو کاریگر کا علم نہ ہو جائے وہ ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتی۔ کاریگر کا نام معلوم ہو جانے پر وہ یہ جاننا چاہے گی کہ اس کا باپ کون ہے۔ وہ بیٹھی بیٹھی اس پر حیران ہو گی کہ وہ کون ہو سکتا ہے۔ وہ کوئی آرٹسٹ تھا یا کون تھا؟ یہ سلفر کی خوبی ہے۔ یہ وہ منطق ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس کا کوئی جواب ممکن بھی نہیں ہے۔ یہ بے بنیاد فلسفہ ہے۔ یہ فضول دماغ سوزی اور سر دردی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ سلفر میں ضبط اور ترتیب سے نفرت پائی جاتی ہے۔ سلفر کا مریض حقیقی کام سے جی چراتا ہے۔ وہ باقاعدگی کے ساتھ کام کرنے سے پہلوتہی کرتا ہے۔ سلفر کا مریض ایک طرح سے موجد دماغ والا ہوتا ہے۔ اگر اس کے دماغ میں کوئی خیال آجائے تو وہ اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ اسی خیال کے زیر اثر رہتا ہے۔ وہ خیال اس کے دماغ پر چھایا رہتا ہے۔ آخر کار اتفاقاً اسے کچھ اور سوجھ جاتا ہے اور اکثر ایجادیں اسی طرح ہوئی ہیں۔ ایسا ہی ہوتا ہے۔ سلفر کا مریض وہ اکثر ان پڑھ ہوتا ہے مگر خود کو بڑا عالم سمجھتا ہے۔ وہ تعلیم اور تعلیم یافتہ لوگوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ ان کی لکھی ہوئی چیزوں کی تضحیک کرتا ہے۔ مگر اسے اس بات سے حیرانی ہوتی

ہے کہ ہر کوئی اسے بیوقوف کیوں سمجھتا ہے۔

اس مریض کو مذہبی جنون بھی ہوتا ہے۔ اسے عبادت ریاضت اور بنیادی مذہبی اصولوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ہی متعلق احمقانہ خیالوں میں مصروف رہتا ہے۔ وہ متواتر دعا ہی کرتا ہے۔ ہر وقت اپنے ہی کمرے میں بند رہتا ہے اور آہیں بھرتا رہتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی کے بہترین دن یونہی برے کاموں میں بسر کر دیے۔

جس مریض کو سلفر کی ضرورت ہوتی ہے وہ اکثر کند ذہنی اور کندئ حواس میں مبتلا رہتا ہے۔ اس میں دماغی یکسوئی کی اہلیت نہیں ہوتی۔ وہ اپنی سوجھ بوجھ اور خیالات کو یکجا نہیں کر سکتا۔ وہ بیٹھے بیٹھے متواتر ایک ہی بات سوچتا رہتا ہے اور کسی دوسری بات پر دماغ یکسو کرنے کی بات سوچتا رہتا ہے اور کسی دوسری بات پر دماغ یکسو کرنے کی بات نہیں سوچتا۔ وہ صبح سو کر اٹھتا ہے تو حواس باختہ ہوتا ہے۔ سر بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے اور سر چکراتا ہے۔ کھلی ہوا میں چکر آتا ہے۔ کھلی ہوا میں زکام بہتا ہے۔ سر میں بھاری پن اور کندی کا احساس لہذا کند ذہنی زور پکڑتی ہے۔

کتابوں میں ایک ترکیب کا کثرت سے استعمال ہوا ہے" احمقانہ خوشی اور غرور، سمجھتا ہے میرے قبضے میں نہایت خوبصورت چیزیں ہیں۔ وہ پھٹے پرانے چیتھڑوں کو بھی خوبصورت سمجھتا ہے"۔ یہ حالت پاگلوں میں پائی جاتی ہے۔ محض ان پاگلوں میں جو صرف ایک ہی خیال میں کھو رہتے ہیں۔

سلفر کے مریض کو کام کاج سے نفرت ہوتی ہے۔ وہ سارے دن نکما بیٹھا رہتا ہے، کچھ نہیں کرتا۔ دن بھر بیوی سے خدمت کراتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ بیوی کا کام ہی خدمت گزاری ہے۔ ظاہرہ طور پر سلفر کے مریض میں خوش خلقی، چستی، بلند اور اخلاقی اور شعور نہیں رہتا۔ اس کے برخلاف آرسینکم میں مریض نہایت چست ہوتا ہے۔ دونوں دواؤں میں مشرق مغرب کا فرق ہے۔ آرسینکم کا مریض اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھنا چاہتا ہے۔ وہ ہر چیز کو نہایت ترتیب اور طریقہ سے رکھتا ہے۔ وہ تمام تصویروں کو بڑے قرینے سے دیوار پر سجاتا ہے۔ ہر چیز کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آرسینکم کے مریض کو نہایت صفائی پسند اور باسلیقہ قرار دیا گیا ہے۔ سلفر کا مریض اس کے قطعاً برعکس ہے۔

ہر بات سے بے نیاز مثلاً کام سے، خوشی سے، بولنے سے، حرکت کرنے سے، جسمانی اور ذہنی طور پر ست اور کاہل۔ زندگی سے بیزار، ذہنی اور جسمانی سستی پسند کرتا ہے۔ زندگی سے بیزار، موت کی خواہش کرتا ہے۔ انتہائی طور پرست۔ زندگی سے نہایت دکھی۔ بچے نہلانے دھلانے جانے سے نفرت کرتے ہیں۔ اگر ان کو نہلایا جائے تو وہ بری طرح چلاتے ہیں۔ سلفر کا مریض پانی سے ڈرتا ہے اور نہانے سے زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اس کے تعلق کا سوال ہے لائیکو پوڈیم سے فوراً پہلے سلفر نہ دینا چاہیے۔ سلفر کلکیریا کارب اور لائیکو پوڈیم اسی ترتیب سے ایک دوسرے کے بعد کام کرتے ہیں۔ یعنی پہلے سلفر دینا چاہیے، پھر کلکیریا اور پھر لائیکو پوڈیم اور پھر سلفر۔ یہ لائیکو پوڈیم کے بعد بخوبی کام کرتا ہے۔ سلفر اور آرسینکم کا بھی تعلق ہے۔ آپ بارہا سلفر سے علاج شروع کریں گے اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک آرسینکم دینے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے

بعد پھر سلفر کی ضرورت ہوگی۔ سلفر عموماً تمام بیماریوں میں کام کرنے والی دواؤں کے بعد بخوبی کام کرتا ہے۔

سلفر کے مریض کو سر چکرانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر وہ کھلی ہوا میں چلا جائے اور کچھ دیر کھڑا رہے تو سر چکرا جاتا ہے۔ صبح سو کر اٹھنے پر اسے بے شعوری محسوس ہوتی ہے اور جونہی وہ پیروں پر کھڑا ہوتا ہے تو سر چکرانے لگتا ہے۔ وہ خود کو احمق اور تھکا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اسے سونے سے راحت نہیں ملتی۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے ہر چیز گردش میں ہے۔ اسے دماغی توازن قائم کرنے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ سو کر اٹھنے کے بعد بھی اس کو سنبھلنے میں دیر لگتی ہے۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ سونے کے بعد اور کھڑا رہنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

سر بھی بہت سی علامتیں پیش کرتا ہے۔ سلفر کا مریض اکثر دائمی سر درد کا مریض رہتا ہے۔ سر میں خون جمع ہو جانے کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ بے شعوری کے ساتھ سر میں اجتماع خون کا احساس۔ اس کے ساتھ متلی اور قے۔ ہفتے میں ایک بار یا 2 ہفتہ میں ایک بار سر درد۔ ساتویں دن تکلیف بڑھنا خصوصیت ہے۔ مزدوروں کا ہر اتوار کو ہونے والا سر درد سلفر کی مدد سے دور ہو جاتا ہے۔ آپ اس کی وجہ سمجھ سکتے ہیں۔ اتوار کو وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ دن چڑھے تک سوتا رہتا ہے۔ سو کر اٹھتا ہے تو سر درد کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ سارے سر میں درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ کند ذہنی اور سر میں اجتماع خون۔ ہفتہ کے دنوں میں چونکہ وہ کام میں مصروف رہا اس لئے سر درد محسوس نہ ہوا۔ دوسرے لوگوں کو بھی ہر سات یا دس دن کے بعد سر درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی اور صفرا کی قے۔ ممکن ہے یہ سر درد 2-3 دن تک جاری رہے۔ سر میں خون جمع ہو جانے کی وجہ سے سر درد۔ سر درد اور متلی مگر قے نہیں ہوتی۔ یا سر درد اور صفرا کی قے۔ سر درد عموماً جھکنے سے بڑھتا ہے۔ مگر عموماً گرم کمرے میں اور سینکنے سے گھٹتا ہے۔ روشنی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ لہٰذا وہ آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اندھیرے کمرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ذرا سی جنبش اور کھانا کھانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سر نہایت ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اکثر آنسو آتے ہیں۔ اس کے ساتھ متلی اور قے۔ ان لوگوں کا سر درد جن کو چاند پر متواتر گرمی سے تکلیف رہتی ہے۔ چاند گرم رہتی ہے، جلن ہوتی ہے۔ وہ برف سے تر کپڑا چاند پر رکھنا پسند کرتا ہے۔

گرمی کے ساتھ جو سر درد ہوتے ہیں وہ اکثر ٹھنڈک سے گھٹ جاتے ہیں۔ مگر اس کے برخلاف گرم کمرے میں بھی سر کی شکایتیں کم ہو جاتی ہیں۔ سر میں احمق پن محسوس ہوتا ہے اور اکثر وہ سوچ بچار بھی نہیں سکتا۔ ہر قسم کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اور شراب پینے کے بعد۔ معدے میں ٹھنڈے شربت پہنچنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرم پانی پینے سے افاقہ ہوتا ہے۔ جب سر درد ہوتا ہے تو چہرے میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ نہایت چمکدار سرخ چہرہ۔ سرخ چہرے والوں کا سر درد، گندے اور میلے چہرے والوں کا سر درد۔ چہرے میں گردش خون معطل ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں خون جمع ہو جاتا ہے اور جلد میں بھی خون جمع ہو جاتا ہے۔ چہرہ پھول جاتا ہے اور خون جھلکنے لگتا ہے۔ سلفر ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کو سو کر اٹھتے ہی سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے نہایت مفید دوائی ہے جو پہلے سے ہی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ دن میں درد آنے والا ہے۔ کیونکہ چہرہ پھول

جاتا ہے اور صبح کے ہی وقت سرخ ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ آنکھیں بھی سرخ ہو جاتی ہیں۔ سر درد شروع ہونے سے پہلے آنکھ کے آگے بھنگے اڑنے لگتے ہیں۔ رنگ برنگے شرارے ٹوٹتے ہیں۔ شرارے اور تارے ٹوٹتے ہیں۔ طرح طرح کی ٹیڑھی میڑھی لکیریں نظر آتی ہیں۔ یہ سر درد آنے کا پیش خیمہ ہے۔ مجھے معلوم ہے سلفر کے سر درد کے بعض مریضوں میں عجیب وغریب باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ انہیں ٹیڑھی ترچھی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ جسم داغوں اور چکتوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

بعض وقت یہ باتیں اس چیز کے نصف حصے میں دکھائی دیتی ہیں جس کی طرف دیکھا جائے۔ یہ حالت دونوں آنکھوں سے بیک وقت اسی طرح دکھائی دیتی ہے۔ بجلی سی کوندتی دکھائی دیتی ہے۔ جس چیز کی طرف وہ دیکھتے ہیں اس کا نچلا حصہ سیاہ تر ہو جاتا ہے۔ آخر آہستہ آہستہ طرح طرح کے رنگ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس کو اس طرح کی عجیب وغریب چیزیں اس وقت دکھائی دیتی ہیں جبکہ وہ معدہ خراب کرے۔ اس طرح کی حالت اکثر صبح کو کھانا کھالینے کے بعد نمودار ہوتی ہے اور اکثر دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد آتی ہے۔ اگر شام کو وہ بھوکا رہے یا کھانا ملنے میں دیر ہو جائے تو بھی یہ حالت نمودار ہوتی ہے۔ یہ ٹیڑھی میڑھی اور رنگ برنگی لکیریں عموماً اس وقت بھی دکھائی دیتی ہیں جبکہ بھوک کے مارے نیم جان ہو چلا ہو۔ نیٹرم میور اور سورائنم کے سر درد سے پہلے بھی یہی حالت آتی ہے۔ اسی طرح کی ٹیڑھی میڑھی لکیریں اور بھنگے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا دکھائی دینا سر درد کے آنے کی اطلاع ہے۔ یہ ٹیڑھی میڑھی لکیریں، بھنگے، شعلے، شرارے، تارے اور بے قاعدہ چیزیں وقتاً فوقتاً دکھائی دیتی ہیں۔ یہ حالت گھنٹہ دو گھنٹہ تک جاری رہ سکتی ہے۔ سر میں سخت چٹکن ہوتی ہے۔ صبح کے وقت اور دوپہر کو ہونے والے سر درد جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ سلفر کے زیر اثر ایسے سر درد بھی ہوتے ہیں جو شام کو کھانا کھانے کے بعد نمودار ہوتے ہیں اور رات کو بڑھتے ہیں۔ سر درد کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

سر کے بیرونی حصے پر ناقابل بیان خارش ہوتی ہے۔ ہر وقت خارش ہوتی رہتی ہے۔ بستر میں گرم ہو جانے کے بعد خارش ہوتی ہے۔ خارش بستر کی حرارت سے بڑھتی ہے۔ مگر اس کے باوجود سردی سے بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ خارش والی پھنسیاں، کیل دار تر پھنسیاں، کیل دار خشک پھنسیاں، چھوٹے بڑے چھالے، چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور پھوڑے۔ چاند پر عموماً پھنسیاں نکلتی ہیں۔ بالوں میں سکری کثرت سے آتی ہے۔ بال کثرت سے گرتے ہیں۔ کھوپڑی کے جوڑ بڑی آہستگی سے جڑتے ہیں۔ چاند پر تر بدبودار پھنسیاں جس میں پیپ بھری ہوئی ہو۔ یہ خشک ہو جائے تو شہد کے رنگ کے کھرنڈ آئیں۔ چاند کی تر خارش تر بدبودار پھنسیاں جس میں گاڑھی پیپ بھری ہوئی ہو۔ زرد رنگ کا کھرنڈ آئے۔ ان سے خون نکلے اور جلن ہو۔ بال خشک اور بال خورہ۔

اس میں ایسی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں جن کو پرانے زمانے میں خنازیری نوعیت کا کہا جاتا تھا۔ مگر ہم ان کو سورا قرار دیتے ہیں۔ ہر بار جب سردی لگتی ہے تو اس کا آنکھوں پر اثر ہوتا ہے۔ آنکھوں سے کیچڑ اور پیپ نکلتی ہے۔ پپوٹوں میں زخم ہو جاتے ہیں۔ پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں۔ پپوٹے اندر یا باہر کے رخ حرکت کرتے ہیں۔ پلکیں جھڑ جاتی ہیں۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ اب ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے کہہ

سکتے ہیں کہ سلفر آنکھ کی ہر بیماری میں کام دیتا ہے۔ اس میں آنکھ کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ آنکھ کی علامتوں کے ساتھ چہرے اور چاند پر پھنسیاں، جلد پر خارش، خاص کر جب بدن بستر کی حرارت سے گرم ہو جائے۔ آنکھ کے نزلے کی علامتیں جو آنکھ دھونے سے شدت اختیار کریں۔ جب نہ صرف آنکھ کی علامتیں ہی دھونے سے بڑھتی ہوں بلکہ ذاتی طور پر مریض کو بھی نہانے سے تکلیف ہوتی ہو۔ وہ نہانے دھونے سے ڈرتا ہو۔ اس کو ایسی خارش ہو جو بستر کی حرارت سے بڑھتی ہو۔ دائمی سر درد کا مریض ہو۔ چاند پر گرمی کی شکایت ہو اور ان سب علامتوں کے ساتھ آنکھ کی تکلیف ہو تو سلفر فائدہ کرے گا۔ آنکھ کی تکلیف خواہ کیسی ہی ہو اور اس کا نام خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ سلفر نے موتیا بند، تارے کا ورم، عام سوزشی حالتوں اور سفیدی کو دور کیا ہے۔ بینائی کے طرح طرح کے نقص جو سر درد کے ساتھ نمودار ہوتے ہوں، سلفر سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ "آنکھ کے آگے بھنگے اڑتے ہیں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ گہرے رنگ کے چھوٹے داغ دکھائی دیتے ہیں۔ گہرے رنگ کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ آنکھ کے نزدیک ہی سیاہ مکھیاں اڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ گیس یا لیمپ کی روشنی کے ارد گرد ہالہ نظر آتی ہے۔ آنکھ کے آگے وہ سب عجیب و غریب صورتیں آ جاتی ہیں جو سلفر کے مخصوص جسم والے کو دکھائی دینی چاہئیں۔ آنکھوں میں جلن کے ساتھ گرمی، تکلیف دہ جلن"۔ ہر سردی زکام سے آنکھ متاثر ہوتی ہے۔ اگر آنکھ میں تکلیف ہو اور سردی لگ جائے تو تکلیف بڑھ جاتی ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف نہ ہو تو آ جاتی ہے۔

کان بجتے ہیں۔ آپ عام علامتوں میں پڑھ چکے ہیں کہ سلفر کے زیر اثر نزلے کی حالت زبردست علامت ہے۔ جسم کے کسی حصہ کی بلغمی جھلیاں اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ سب سے رطوبت نکلتی ہے۔ یہ رطوبتیں بکثرت نکلتی ہیں۔ بعض دفعہ پیپ جیسی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ خون ملا رہتا ہے۔ آنکھ اور کان بھی اس اثر سے بچ نہیں پاتے۔ کان بہتا رہتا ہے حتیٰ کہ بہرہ پن آ جاتا ہے۔ بلغمی جھلیاں اور ڈھول موٹا ہو جاتا ہے۔ کان میں طرح طرح کی عجیب و غریب آوازیں آتی ہیں۔ حتیٰ کہ سننے کی طاقت ہی مٹ جاتی ہے۔ طبعی تبدیلیاں آ جانے کے باوجود بھی بہرہ پن آ چکا ہو اور اگر بہرہ پن درست ہو سکتا ہے تو آپ ہرگز اسے کچھ بتا نہ سکیں گے۔ بہت سی شکایتوں کا مرکز کان کا درمیانی حصہ ہوتا ہے اور چونکہ آپ اس کو دیکھ نہیں سکتے لہٰذا یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اندر کیا طبعی تبدیلی آئی۔ آپ صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر مریض کو کافی آرام نصیب ہو تو اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ اگر طبعی تبدیلیاں زیادہ اہم نہ ہوں تو مریض کے تندرست ہو جانے کے بعد وہ بھی مٹ جائیں گی۔ اگر اندرونی حصے تباہ ہو چکے ہوں جو حصے حس قبول کرتے ہیں اب حس قبول نہ کرتے ہوں تو سمجھو کہ وہ بگڑ گئے ہیں۔ کمزور ہو گئے ہیں۔ تب آپ اس کو بتا سکتے ہیں کہ اس کے ٹھیک ہونے کا امکان کہاں تک ہے کسی عضو کو درست کرنے کا خیال بھی اپنے ذہن میں مت لاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو اس خیال کو ذہن سے دور ہی رکھو۔

کیونکہ سارا جسم بیمار ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سارے مریض کے بارے میں سوچو اور کسی خاص رنگ کی بیماری یا بیماری کے نام پر کم از کم توجہ دو۔ لہٰذا اگر کوئی مریض پوچھے۔ "ڈاکٹر! کیا آپ میری سننے کی قوت بحال کر سکتے ہیں"۔ تو آپ اسے جواب دیں۔ "پہلے آپ کو تندرست ہونا چاہئے۔ سب سے پہلی اہم

ترین بات یہ ہے کہ آپ ٹھیک ہوں"۔
سب سے پہلے مریض کو تندرست کرو۔ یہ بات بعد میں دیکھی جائے گی کہ کان کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے اور سنائی دینے کے لئے کیا۔ اس حالت میں آپ کا دماغ صحیح سمت میں کام کرے گا اور آپ کا مریض سے صحیح تعلق رہے گا۔ اگر آپ محض کان کے بارے میں ہی مغز ماری کرتے رہیں گے تو اس کے کان کی تکلیف عمر بھر آپ کے لئے سر دردی کا باعث بنی رہے گی۔ وہ آپ سے پوچھتا رہے گا۔ "آپ میرے کان کے لئے کیا کریں گے۔ مجھے کب تک سنائی دینے لگے گا وغیرہ"۔ آپ اسے پہلے ہی دن سمجھا دیں کہ مریض کو اکائی مان کر علاج کیا جائے۔ سب سے پہلے مریض پر توجہ دیں۔ مریض کو بھی یہ بات ذہن نشین کرا دیں۔ کان کے ہر معالج کے پاس برائے علاج جانے کی تجویز کی مذمت کی جانی چاہئے۔ اگر کوئی قابل ہومیو پیتھ علاج کے لئے موجود ہو۔ دراصل سوال یہ ہے کہ مریض کا مجموعی طور پر علاج ہونا چاہئے۔ مریض کی جسمانی حالت کو نظر انداز کر کے آپ محض کان کا علاج کامیابی سے نہیں کر سکیں گے۔ سلفر کے مریض کا کان بار بار بند ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ کھانا کھاتے وقت اور ناک صاف کرتے وقت، کان میں آوازیں آتی ہیں۔ مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں۔ سلفر کے مریض کے کان بجتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہے کہ میں یہ بات کہنے سے پہلو تہی کرتا رہا ہوں کہ سلفر کان کی دوائی ہے۔ بارہا آپ ان "مقامی بیماریوں" کو دور کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ مریض کے لئے دوا چن سکیں۔ جبکہ مقامی علامتیں آپ کو وہ دوائی چننے کی ہرگز ترغیب نہ دیتیں۔ آپ شاید محض کان یا بچہ دانی کے باہر نکلنے کی شکایت کے لئے دوائی کے طور پر سلفر نہ چنتے۔ خواہ اسے سلفر کی ہی ضرورت ہوتی اور اگر آپ نے اپنے مریض کو سلفر دے دیا ہو اور اس نے مریض کی جسمانی حالت کو باترتیب بنا دیا ہو تو آپ نتیجہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ جسم میں وقتاً فوقتاً اور جگہ جگہ جو درد ہوا کرتے ہیں، معالج ان کے لئے دوا تجویز کرتا ہے اور ناکام رہتا ہے۔ وہ نئی سے نئی دوا تلاش کرتا ہے تاکہ درد کی مشابہت تلاش کر سکے جس میں کہ مریض مبتلا رہتا ہے۔ آپ کو مریض کا علاج کرنا چاہئے اور چھوٹی موٹی باتوں میں پریشان نہ ہونا چاہئے۔ اگر آپ چاہیں تو یہ عادت چھوڑ سکتے ہیں اور مریض کے لئے دوا تلاش کر سکتے ہیں۔ اگر وہ درد آپ کی چنی ہوئی دوا میں ملتا ہے تو بہتر۔ اگر نہیں ملتا تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹی موٹی علامتوں کے لئے پریشان نہ ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو مریض کے علاج کے لئے کسی اہم علامت کو بھی نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ اکثر وہی خاص قسم کا درد ہی واحد علامت ہوتی ہے جس کا علاج درکار ہے۔ لیکن اگر یہ پرانی علامت ہے تو یہ سب سے بعد میں دور ہو گی۔ ایسی حالت میں مریض آپ کی زندگی کو اجیرن بنا دے گا اور بار بار یہ پوچھتا رہے گا کہ میرا درد کب دور ہو گا۔ اگر آپ کو حقیقت کا علم ہو تو آپ یہ امید نہ رکھیں گے کہ درد پہلے دور ہو گا اور آپ نے پہلے ہی اس کو دور کر دیا ہو تو آپ سمجھ لیں کہ آپ نے غلطی کی ہے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ جو علامتیں بعد میں ظاہر ہوئی ہیں وہ پہلے جانی چاہئیں اور سب سے اول نمودار ہوئی وہ سب سے آخر میں مٹنی چاہئے۔ بعض دفعہ مریض کو ترتیب میں رکھنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یعنی پہلے علامتوں کا علاج نہ کرنا چاہئے بلکہ ان چھوٹی موٹی علامتوں کا علاج پہلے ہونا چاہئے جن کو آپ اہمیت نہیں دے رہے۔ آپ مریض کو عمر بھر کے لئے اپنا گرویدہ بنا لیں گے کیونکہ آپ نے

اس کو بچی بات بتادی ہے اور اس طرح آپ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ آپ کچھ جانتے ہیں۔ یہی حقیقی اور سچا کاروبار ہے۔

سلفر کے زیر اثر ناک سے جو رطوبت آتی ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔"ناک کے آگے پرانے نزلے جیسی بُو آتی ہے"۔ سلفر میں ناک اور نزلے کی حالت اس قدر تکلیف دہ ہوتی ہے کہ بدبو کی وجہ سے مریض سخت پریشان ہو جاتا ہے۔ مریض سمجھتا ہے اس کے نزلے سے ہی بدبو آرہی ہے اور سمجھتا ہے کہ دوسروں کو بھی اس سے بدبو آتی ہے۔ اس پرانے نزلے کی بدبو اور دوسری گندی چیزوں کی بدبو سے اسے متلی ہو جاتی ہے۔ اسے بار بار زکام کی شکایت ہوتی رہتی ہے۔ متواتر چھینکیں آتی رہتی ہیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔"ناک سے پانی جیسی پتلی رطوبت گرتی ہے" ناک سے خراش دار اور جلن دار رطوبت آتی ہے۔

یہ ہے سلفر کی حالت۔ اسے جب بھی سردی لگتی ہے زکام ہو جاتا ہے۔ وہ نہا نہیں سکتا۔ وہ زیادہ گرمی برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ ٹھنڈی جگہ میں نہیں رہ سکتا۔ زیادہ سخت محنت برداشت نہیں کرسکتا۔ اس سے اس کو زکام ہو جاتا ہے۔ موسم کی تبدیلی کا نیا زکام لاتی ہے۔ جو بوڑھے بسنت کے موسم میں خون صاف کرنے کے لئے۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے یا عادتاً گندھک بڑی مقدار میں استعمال کرتے ہیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ وہ سال کے باقی دنوں میں زکام اور سلفر کی دوسری شکایتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر آپ کسی ایسے بوڑھے کو تلاش کرسکیں جو بسنت کے موسم میں اس طرح گندھک کھاتا رہا ہو تو آپ کو سلفر کی بہترین تصویر مل جائے گی۔ ایک ہومیو پیتھک معالج کے لئے اس کا مشاہدہ نہایت دلچسپ ہے۔ اسے نکسیر بھی آتی ہے۔ ناک میں خشک زخم اور کھرنڈ جمتے ہیں۔

میں سلفر کے چہرے کا کافی بیان کرچکا ہوں۔ مگر آپ کو خصوصیت کے ساتھ گردش خون کا تعلق، گندہ چہرہ، سرخ داغ بیماروں جیسی شکل اور بدن میں خون کی قلت کثرت وغیرہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ چہرے کی رنگت پیلی زرد ہو جاتی ہے۔ پیلا چہرہ جس کی رنگت آسانی سے بدل جائے۔ جوش کی وجہ سے تمتماہٹ آجائے۔ گرم کمرے میں چہرہ سرخ ہو جائے۔ ذرا سی طاقت بخش دوا کھانے پینے سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت چہرے پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔

وقت مقررہ پر ظاہر ہونے والا بدترین قسم کا عصبی درد۔ خصوصاً چہرے کے دائیں حصہ پر۔ جسم کے دائیں حصہ کے پرانے اور تکلیف دہ عصبی درد۔ ملیریا والی آب وہوا میں رہنے والوں کے ضدی اور دائمی عصبی درد جبکہ تھوڑی مدت تک کام کرنے والی دوائیں مثلاً بیلاڈونا اور نکس وامیکا وغیرہ صرف عارضی طور پر راحت دے سکی ہوں۔ اگر آپ مریض کی مجموعی علامتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں کہ سلفری دوا ہے تو پھر یہ مستقل طور پر عصبی درد کو دور کردے گا۔

سلفر چہرے کے سرخباد ے کے ورم کو بھی دور کردیتا ہے۔ سلفر کا سرخبادہ چہرے کے دائیں حصہ پر شروع ہوتا ہے۔ دائیں کان پر نمودار ہوتا ہے۔ دائیں کان پر کافی ورم آجاتا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ پھیلتا ہے۔ بڑی سستی اور آہستگی سے پھیلتا ہے۔ رنگت غیر معمولی طور پر ارغوانی ہوتی ہے۔ مریض کے بدن سے سخت بدبو آتی ہے۔ اس کا جسم گندہ ہوتا ہے۔ نہلانے دھلانے کے باوجود بھی اس کی جلد گندی رہتی ہے۔ بدن پر

جھریاں پڑی رہتی ہیں جیسے خشک ہو کر گوشت سکڑ جاتا ہے۔ سلفر ان حالتوں میں مفید نہیں ہے جو بڑی سرعت سے اور نہایت تندی سے آتی ہوں، چھالے پڑ گئے ہوں۔ بلکہ ان حالتوں میں مفید ہے جبکہ شروع میں چہرے کے اوپر دھندلے سرخ رنگ کے داغ نمودار ہوئے ہوں۔ کچھ دن بعد کچھ فاصلے پر دوسرا داغ نمودار ہوا ہو اور پھر اسی طرح تیسرا داغ بھی آیا ہو۔ یہ سب ساتھ ساتھ بڑھتے ہوں۔ ہفتہ دس دن کے اندر اندر وہ سست قسم کے سرخباد ے کی شکل اختیار کر لے۔ خون کی رگیں پھیلی ہوئیں۔ مریض ایسی حالت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے جہاں پہنچ کر بے ہوشی آجاتی ہے۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوگی کہ ایسی حالت میں سلفر کیا کرتا ہے۔ یہ حالت بڑی آہستگی سے آتی ہے جیسے کہ جسمانی طاقت کم ہو۔ سرخباد ے کا ورم بڑی سستی اور آہستگی سے آتا ہے۔ اگر یہ حالت آرسینکم، ایپس یا رسٹاکس میں ہوتی تو تکلیف نہایت سرعت سے بڑھتی ہے۔ آرسینکم اور ایپس میں انگارے کی طرح جلن ہوتی ہے۔ رسٹاکس میں سرخباد ے کے چکتوں کے اوپر چھالے پڑ جاتے ہیں۔

سلفر کا چہرہ بعض دفعہ تر، کیل دار، خارش والے چکتوں اور سرخباد ے کی پھنسیوں سے بھر جاتا ہے۔ سر کی تر داد جو ساری کھوپڑی اور کانوں تک پھیل جائے۔ اس پر مرطوب، موٹا اور زرد کھرنڈ آ جاتا ہے۔ کھرنڈ موٹا ہو جاتا ہے۔ اس میں سخت خارش ہوتی ہے۔ یہ خارش بستر کی حرارت سے بڑھتی ہے۔ بچہ چادر اوڑھے بغیر سوتا ہے۔ اگر کپڑے سے ڈھکے ہوئے اعضاء میں خارش ہو تو ان اعضاء کے گرم ہونے سے خارش بڑھ جاتی ہے۔ یہ پھنسیاں آنکھ کی تکلیف کے شامل حال رہتی ہیں۔ آنکھ اور ناک سے رطوبت گرتی رہتی ہے۔

سلفر کے مریض کے ہونٹوں پر سوئی پپڑی آتی ہے۔ کھرنڈ دار ہونٹ، گلے ہوئے ہونٹ، ہونٹ اور منہ کے کنارے پھٹے ہوئے۔ منہ سے رال گرتی ہے۔ یہ رال جہاں سے گزرتی ہے وہاں لال لکیر بن جاتی ہے۔ منہ کے ارد گرد داد جیسی پھنسیاں۔ ان میں منہ کی رال سے جلن اور خراش ہوتی ہے۔ یہ پھنسیاں منہ کی رال سے پھیل جاتی ہیں۔ نچلے جبڑے کے آس پاس کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ نچلے جبڑے کے غدود پر ورم آجاتا ہے اور پیپ آجاتی ہے۔ کن پیڑ پر ورم آتا ہے۔ گردن کے غدود بھی بڑھ جاتے ہیں۔

سلفر کی مخصوص جسمانی بناوٹ میں دانت ہلنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ان سے خون آتا ہے اور جلن ہوتی ہے۔ دانت گرتے ہیں۔ منہ اور زبان عموماً گندی ہو جاتی ہے۔ ذائقہ اور زبان گندی۔ منہ میں زخم ہو جاتے ہیں اور ان زخموں سے جلن ہوتی ہے۔ منہ کے چھالوں میں جلن ہوتی ہے اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ منہ میں سفید سفید زخم۔ دودھ چوسنے والے بچوں کے منہ کے چھالوں کے لئے سلفر نہایت مفید دوا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے والی ماؤں کے منہ میں بھی ایسے چھالے ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ زخم گہرے ہوتے ہیں، ان میں سڑاؤ آ جاتا ہے۔ یہ زخم گال کی اندرونی سطح پر پھیلتے ہیں۔ زبان اور منہ کے اندر ان حصوں پر جہاں گندے دانت لگتے رہتے ہیں۔ چھوٹی عجیب ڈھنگ کی گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ جب یہ گانٹھیں زبان کے کنارے پر آجاتی ہیں تو ان سے بولنے اور نگلنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ وہ صرف ایسی ہی چیزیں کھا سکتا ہے جن میں زبان ہلانی نہ پڑے۔ اکثر اس قسم کی گانٹھیں ساری زبان پر ہو جاتی ہیں۔ انہیں سرطان سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ خفیہ ہی ہوں۔

اگر علامتیں موافق ہوں تو پھر سلفر حلق کی سوزش اور خراش گلو کے لئے عجیب دوائی ہے۔ سلفر کے پرانے مریضوں کو نزلے کی عام شکایت رہتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ گلے کی شکایتیں نزلے کے قسم کی ہوتی ہیں۔ نزلے کی حالت میں زخم بن جاتے ہیں۔ ٹانسلز بڑھ جاتا ہے۔ اس کی رنگت ارغوانی ہو جاتی ہے اور یہ رنگت ہفتوں کیا مہینوں تک جاری رہتی ہے۔ گلے میں سخت دکھن ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے سلفر میں حال کی خراش گلو بھی پائی جاتی ہے۔ سلفر خصوصیت کے ساتھ اس حالت میں مفید ہے جبکہ پیپ کے ساتھ ٹانسلز متورم ہو۔ رنگت ارغوانی ہو، اجتماع خون ہو اور ورم کی رنگت شوخ سرخ نہ ہو۔ ارغوانی رنگت، مٹیلی رنگت خصوصیت کے ساتھ سلفر کی رنگت ہے۔ اکثر گلے میں جلن ہوتی ہے، چبھن ہوتی ہے، کچا پن آ جاتا ہے، ورم ہوتا ہے اور نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس نے خناق کو فائدہ پہنچایا ہے۔

میں نے عام علامتوں کے سلسلے میں بھوک، رغبت اور نفرت پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ سلفر کے مریض عموماً سوء ہضمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ مریض عموماً کچھ بھی ہضم نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی راحت کے لئے سادہ ترین خوراک کھاتے ہیں۔ وہ معمولی خوراک بھی ہضم نہیں کر سکتے۔ معدہ اس قدر زکی الحس ہوتا ہے کہ اسے چھوا نہیں جا سکتا۔ کھانے کے وقت سے پہلے وہ بھوک کے مارے نیم جان ہو جاتا ہے۔ سلفر کا مریض کافی دیر تک بغیر کھائے رہ نہیں سکتا۔ اگر اسے کھانا ملنے میں دیر ہو تو اسے غشی آ جاتی ہے۔ کمزوری آتی ہے۔ چند لقمے کھانے سے ہی پیٹ میں بھاری پن آ جاتا ہے۔ گوشت کھانے یا معمولی کھانا کھانے کے بعد بھی پیٹ میں بھاری پن آتا ہے اس کے بعد وہ درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ پیٹ درد کا بیان کرتے ہوئے کہے گا کہ پیٹ میں جلن اور انتہائی دکھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ اسے پیٹ میں مہلک قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ میں جلن اور کچا پن۔ وہ اس احساس کی وضاحت یوں کرے گا۔ "کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری پن"۔ سلفر کا معدہ کمزور ہوتا ہے۔ ہضم کا فعل سست ہوتا ہے۔ ترش اور صفراوی قے۔ یہ معدے کی خرابی کا نتیجہ ہے۔ ترشی معدہ کی وجہ سے ترش ڈکاریں آتی ہیں۔

جگر بھی سخت تکلیف دیتا ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے۔ تحتی جگر، درد جگر۔ دبانے سے درد اور دکھ ہوتا ہے۔ جگر میں خون بھر جاتا ہے۔ معدے کی عام علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یا اگر وہ پہلے ہی ہوں تو اب ان میں اضافہ ہو جائے گا۔ یرقان ہو جاتا ہے۔ جگر جیسے پھول گیا ہو، بھر گیا ہو۔ جگر میں ہلکا ہلکا درد۔ سلفر کے مریض کو صفراوی پتھری بھی ہوتی ہے۔ صفرا کی تھیلی میں کترن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ یہ درد وقت مقررہ پر آتا ہے۔ اس وقت چہرے اور جسم کا پیلا پن بڑھ جاتا ہے۔ سلفر میں جگر کا مریض یرقان کا پرانا مریض ہوتا ہے۔ یہ یرقان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اس مریض کو جب سردی لگتی ہے تو اس کا اثر جگر پر ہوتا ہے۔ ہر ایک سردی، ہر بار سرد پانی میں نہانے کے بعد اور موسم کی ہر ایک تبدیلی اس کی جگر کی علامتوں میں اضافہ کرتی ہے۔ جب جگر کی علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کی دوسری علامتیں کم ہو جاتی ہیں۔ عموماً تکلیف صفراوی قے کی شکل میں محدود اور مقامی بن جاتی ہے۔ یا صفراوی سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اکثر پاخانے کی رنگت تارکول جیسی سیاہ ہوتی ہے۔ بعض وقت اس کی رنگت سبز اور گاڑھی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی پاخانہ سفید بھی آتا ہے۔ جگر میں خون آ جانے اور کم ہونے کے ساتھ ساتھ پاخانے کی نوعیت بدلتی رہتی ہے اور اس کے بعد صفراوی پتھری ہو جاتی

ہے۔

سلفر کے مریض کو پیٹ میں اپھارہ آنے سے زبردست تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ وہ کھڑا ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ سارا پیٹ نیچے لٹک جاتا ہے۔ بظاہر جیسے وہ نیچے گر پڑے گا۔ پیٹ میں کچا پن، دکھن، اپھارہ، جلن، اس کے ساتھ دست۔ پرانے دست اس کے بعد زیادہ سنجیدہ تکلیف آتی ہے۔ پیٹ میں دق کی گانٹھیں نمودار ہوتی ہیں۔ پیٹ کے اوپر پھنسیاں نکلتی ہیں اور ان میں رات کو خارش ہوتی ہے۔ بستر کی حرارت سے یہ کھانسی بڑھتی ہے۔ چنبل نمودار ہوتا ہے اور یہ خطرہ ہو جاتا ہے کہ یہ سارے جسم پر پھیل جائے گا۔ پیٹ کے غدود میں دق کا مواد آجاتا ہے۔

سلفر کا مریض اپھارے کا مریض رہتا ہے۔ ڈکاریں آتی ہے، اپھارہ ہوتا ہے، گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور ہوا خارج ہوتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ ہوئے بغیر ہی درد قولنج ہو جاتا ہے۔ ہوا پیٹ میں رک جاتی ہے۔ خوفناک قسم کا درد قولنج، کٹنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد جو کسی کروٹ کم نہ ہو۔ سارے پیٹ میں جلن اور انتڑیوں میں دکھن۔ تمام انتڑیوں کا نزلہ۔ قے میں جو کچھ نکلتا ہے وہ ترش ہوتا ہے اور منہ میں خراش پیدا کرتا ہے۔ مقعد کی راہ بھی جو کا لج نکلتا ہے وہ بھی تیز ہوتا ہے اور جہاں جہاں سے گزرتا ہے وہاں جگہ کچا بنا دیتا ہے۔ پانی سا پتلا فضلہ جہاں سے گزرتا ہے وہاں جلن پیدا کرتا ہے۔ جب مرطوب ہوا خارج ہوتی ہے تو جلن زیادہ ہوتی ہے۔ اسے پاخانے کی بار بار حاجت ہوتی ہے مگر جب پاخانے میں رفع حاجت کے لئے بیٹھتا ہے تو صرف پتلا سا ذرا سا پاخانہ یا مرطوب ہوا خارج ہوتی ہے۔ یہ پتلا فضلہ دہکتے انگارے کی طرح جلن پیدا کرتا ہے اور مقعد کچی ہو جاتی ہے۔

پاخانہ پتلا، زردہ، پانی سا، آنوں دار، سبز، خون ملا اور چھیلنے والا ہوتا ہے۔ بدبودار ہوتا ہے۔ اکثر اس بدبو سے دماغ بھنا اٹھتا ہے۔ اس سے سارا کمرہ سڑ اٹھتا ہے۔ مریض کو یہ "بدبو متواتر پریشان کرتی رہتی ہے جیسے وہ خود اس پاخانے میں تر ہو گیا ہو"۔

دست آتا ہے خصوصاً سویرے۔ یہ دوپہر سے پہلے پہلے آتے ہیں۔ بڑے سویرے حاجت ہو جاتی ہے۔ وہ جونہی جاگتا ہے اور بستر میں حرکت کرتا ہے، پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ وہ فوراً پاخانے کی طرف بھاگتا ہے۔ ورنہ پاخانہ نکل جاتا ہے۔ وہ نہایت مشکل سے پاخانے تک پہنچ پاتا ہے۔ دست کے لئے سویرے کا وقت ایک خاص علامت ہے۔ یہ دست آدھی رات کے بعد کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ آدھی رات سے لے کر دوپہر تک جو دست آئے اس میں سلفر مفید ہو سکتا ہے۔ اگر دست کی تکلیف عادتاً بعد دوپہر بڑھتی ہو تو آپ کو اس میں سلفر دینے سے کامیابی نہ ہوگی۔ بعض حالتوں میں سلفر کا دست شام کو شدت اختیار کرتا ہے مگر یہ امر مستثنیٰ ہے۔ سلفر صرف اسی دست میں کام دیتا ہے جو سویرے آئے۔

سلفر ہیضے اور وبائی ہیضے کے دنوں کے دستوں کے لئے نہایت حیرت انگیز دوائی ہے۔ خصوصاً جب کہ دست صبح سویرے شروع ہوں۔ یہ اس پیچش میں بھی نہایت مفید ہے جبکہ پاخانے میں خون ملی آنوں آتی ہو اور پاخانے کی متواتر حاجت ہوتی ہو۔ مرکری میں مریض کو بہت دیر تک پاخانے میں بیٹھنا پڑتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے ابھی کچھ اور فضلہ خارج ہوگا۔ آنوں دار پاخانہ اور جیسے ابھی اور پاخانہ آئے گا۔ یہ مرکری کی خاص

علامت ہے۔ لیکن اگر اس حالت میں مرکری ناکارہ رہا ہو تو سلفر فائدہ کرے گا۔ سلفر قدرتی طور پر مرکری کے بعد کام کرتا ہے جبکہ موخر الذکر کو غلط طور پر دیا گیا ہو۔ سلفر میں ایسی پیچش پائی جاتی ہے جس میں بدترین اور شدید ترین قسم کی اینٹھن پائی جاتی ہے۔ پاخانے میں خالص خون آتا ہو اور اس کے ساتھ ہی پیشاب کی بھی زبردست حاجت ہو۔ مرک کارزوری اثر کرتا ہے اگر اینٹھن کم شدید ہو اور پیشاب کرنے کے لئے زیادہ زور نہ لگانا پڑتا ہو یا پیشاب کرنے کے لئے قطعاً زور لگانا نہ پڑتا ہو تو پھر مرک سول قدرتی دوا ہے۔ پیچش میں یہ دوائیں سلفر کے بہت نزدیک ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ سلفر کی نسبت زیادہ عمومیت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اگر مریض سلفر کا ہی ہو تو پھر قطعی طور پر سلفر ہی کام کرے گا۔

سلفر کے مریض کو بواسیر بھی ہوتی ہے۔ اندرونی اور بیرونی بواسیر۔ مسوں کے بڑے بڑے گچھے جن میں دکھن، کچاپن، جلن اور ذکاوت حس ہو۔ پکے فضلے سے جلن ہوتی ہے اور خون آتا ہے۔

اب آپ پیشاب کے اعضاء کو لیں۔ آلات بول اور مردانہ عضو سے نہایت اہم علامتیں حاصل ہوئی ہیں۔ مثانے کے نزلے کی حالت۔ پیشاب کرنے کی متواتر حاجت رہتی ہے اور پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی ہے۔ جب پیشاب نالی کی راہ سے اترتا ہے تو اس کی وجہ سے سخت جلن ہوتی ہے۔ جلن اس قدر شدید ہوتی ہے کہ پیشاب کر چکنے کے کافی دیر بعد تک اس کا اثر رہتا ہے۔ یہ حالت ان لوگوں میں نمودار ہوتی ہے جن کی صحت اب تباہ ہو چکی ہے۔ بوڑھے موجدوں میں، ان بوڑھے فلاسفروں میں جو آرام طلب زندگی بسر کرتے ہوں۔ جن کو پروسٹیٹ غدود بڑھ جانے کی تکلیف ہو۔ جن کو پیشاب کرتے وقت اور بعد میں پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہو اور پیشاب کی نالی سے ایسی رطوبت نکلتی ہو جو سوزاک کی رطوبت کے مانند نہ ہو۔ بلکہ حقیقی طور پر نزلے کی حالت ہو۔ پیشاب میں آنوں آتی ہو۔ اکثر پیپ آتی ہو۔ قرحہ کی پرانی شکایت۔ وہ پرانے مریض جن کی صحت تباہ ہو چکی ہے، جبکہ سوزاک کی عام دوائیاں۔ خصوصاً وہ دوائیاں جو اخراج کے مطابق دی گئی ہوں اور ناکام رہی ہوں۔ ان سے محض عارضی طور پر سکون ملا ہو اور جبکہ مریض بذات خود سلفر کا مریض ہو تو پھر سلفر ہی کام دے گا۔ اس مریض کو پہلے بھی سوزاک ہوا تھا۔ اخراج کی قسم دیکھ کر علاج ہوا ہوگا۔ بعد میں مثانے کی نالی کا نزلہ شروع ہو گیا۔ مثانے میں جلن ہونے لگی۔ سوراخ پر سوجن آ گئی۔ سوراخ (احلیل) کی رنگت سرخ، متورم، پھولا ہوا۔ صرف ایک بوند خارج ہوتی ہے۔ اس سے صرف کپڑا بھیگ جاتا ہے۔ یہ حالت ہفتوں تک جاری رہتی ہے اور اکثر حالتوں میں برسوں ہی جاری رہتی ہے۔ اس کو اگر ہومیوپیتھک طریقہ سے بنائی گئی طاقت والی گندھک (سلفر) دی جائے تو وہ تندرست ہو جائے گا اور اخراج بند ہو جائے گا۔

سلفر نے ذیابیطس کے ابتدائی مرحلے میں، پیشاب میں شکر آنے کی تکلیف میں فائدہ پہنچایا ہے۔ سوتے سوتے بے خبری کے ساتھ پیشاب نکل جانے میں بھی سلفر نے فائدہ کیا ہے۔ سردی زکام سے پیدا شدہ شکایتوں کو بھی سلفر دور کرتا ہے۔ بعض مریضوں کو سردی کا ہر ایک حملہ مثانے کو متاثر کرتا ہے۔ یہ ڈلکامارا کے مشابہ ہے اور جب ڈلکامارا ناکام رہے یا جب ڈلکامارا صرف ابتدائی حالتوں میں ہی کام کر کے رہ گیا ہو تو پھر اس کے بعد سلفر بخوبی کام کرتا ہے۔ پیشاب کی وجہ سے متواتر جلن ہو اور متواتر حاجت ہو۔ جلن ہوتی

ہے۔ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔پیشاب کر چکنے کے بعد بڑی دیر تک مثانے کی نالی میں جلن جاری رہتی ہے۔

آلات تناسل پر بہت طرح کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔آلات تناسل کی خارش جو بستر کی حرارت سے شدت اختیار کرتی ہے۔آلات تناسل پر پسینہ کثرت سے آتا ہے۔آلات تناسل سرد۔مردی قوت مردی کی کمی۔نفسانی خواہش کافی زیادہ ہوتی ہے مگر ایستادگی کافی نہیں ہوتی یا دخول سے پہلے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔یا دخول کے فوراً ہی بعد خارج ہو جاتی ہے۔سپاری اور پردے کے آس پاس ورمائی حالت۔پردے کے نیچے داد جیسے دانے،خارش اور جلن۔آلات تناسل کی ان پھنسیوں کی وجہ سے مریض کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔سپاری کا پردہ تنگ ہو جاتا ہے اور پیچھے نہیں لوٹتا۔سپاری کا پردہ موٹا ہو جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے۔پردے کی یہ ورمائی حالت دوائیوں سے درست ہو سکتی ہے بشرطیکہ ورمائی حالت قابل علاج ہو۔لیکن اگر یہ تکلیف ماں باپ سے ورثہ میں ملی ہو تو پھر لاعلاج ہے۔آلات تناسل سے خود مریض کو اور معائنہ کرنے والے معالج کو سخت بدبو آتی ہے۔ویسے بھی مریض گندہ ہوتا ہے۔وہ خود غسل نہیں کرتا۔آلات تناسل اپنی قدرتی گندگی خود ہی جمع رکھتے ہیں۔رفع حاجت کے وقت پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔

زنانہ آلات تناسل میں بانجھ پن پایا جاتا ہے۔ماہواری میں بے قاعدگی پائی جاتی ہے۔ذرا سی گڑبڑ ہونے سے ماہواری رک جاتی ہے۔ماہواری کے سلسلے میں خون کا جاری ہونا۔بچے دانی سے خون جاری ہو جاتا ہے۔بچے دانی سے دیر تک خون جاری رہتا ہے۔

استقاط حمل کی حالت میں ممکن ہے آپ بیلاڈونا تجویز کریں اور شاید اس سے موجودہ حالت رک جائے،یا شاید آپ اپیس یا سبائنا تجویز کریں۔یہ ابتدائی حالت میں مفید ہوتے ہیں۔یا تو یہ خون کو روک لیتے یا ملتوی کر دیتے یا بچے کو جلدی باہر نکال دیتے مگر اکثر حالتوں میں خون پھر جاری ہو جاتا ہے اور یہ تکلیف بہت دنوں تک جاری رہتی ہے۔ان میں سے اکثر حالتوں میں سلفر کے بغیر مریضہ کو افاقہ نہیں ملتا۔ اگر علامتیں پوشیدہ اور خفیہ ہوں تو پھر سلفر نہایت اچھا کام کرتا ہے۔اگر آپ نے بیلاڈونا دیا ہو تو پھر عموماً اس کے بعد سلفر کام کرے گا۔سبائنا کے زیر اثر استقاط حمل میں خون بڑی بھاری مقدار میں خارج ہوتا ہے اور اس کے بعد عمومیت کے ساتھ سلفر ہی کام کرتا ہے۔خون کے اس طرح کے اخراج میں جبکہ بڑی مدت تک خون جاری رہا ہو۔حالت پرانی ہو چلی ہو۔جبکہ ابتدا نہ ہو اور جوش نہ ہو۔خون کے بکثرت اخراج کا ابتدائی مرحلہ نہ ہو تو پھر اکثر دو دوائیں نمودار ہوا کرتی ہیں یعنی سلفر اور سورائنم۔

عام دوائیں ملنے کے باوجود بھی خون وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے حالانکہ پیڑو کی تکلیف کو مدنظر رکھ کر بہترین دوائیں دی گئی تھیں۔خون کے ایسے اخراج میں اکثر پیڑو کی علامتیں اہم ہوتی ہیں اور دوسری علامتوں کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے۔خون ڈھیر کا ڈھیر آ گرتا ہے۔خون گرم ہوتا ہے وغیرہ علامتوں کی تعداد گنی چنی ہوتی ہے۔لیکن کسی دوسرے وقت اگر آپ اس مریضہ کا معائنہ کریں تو آپ کو بہت سی علامتیں مل جائیں گی۔چند ہی روز بعد اور بھی کچھ علامتیں نمودار ہوں گی۔کیونکہ خون کا یہ اخراج پرانی حالتوں کا نتیجہ ہے۔یہ چیچک کے مشابہ نہیں ہے۔آپ کو پرانی حالت کا اندازہ نہ ہو سکے گا تاوقتیکہ چیچک یا لال بخار یا چھوٹی چیچک ختم نہ ہو چکی

ہو۔ یہ حالیہ زہر ہیں مگر اخراج خون جسمانی بناوٹ میں آئے نقص کا نتیجہ ہے۔ یہ زہر نہیں ہے۔ اگر اخراج خون شدید ہو تو پھر اس کے لئے ایسی دوائی کی ضرورت ہو گی جو کم عرصہ تک کام کرنے والی ہو مثلاً بیلاڈونا یا ایکونائٹ۔ افاقہ ہونے کے بعد آپ مریضہ کی جسمانی بناوٹ پر توجہ دیں۔ ممکن ہے جب بیلاڈونا یا ایکونائٹ کے بعد کوئی دوسری دوا نمودار ہو رہی ہو یا ہو چکی ہو اور عموماً یہ سلفر ہی ہوتی ہے۔ اصول یہ ہے کہ کسی شدید تکلیف میں صرف وہی دوا کامیابی کے ساتھ اثر کرتی ہے جس کا عمل کم عرصہ تک جاری رہتا ہو اور اس کے بعد کسی دوسری مددگار دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

جن عورتوں کو سلفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے بدن میں گرمی کی لپٹیں اٹھتی ہیں۔ یہ شکایت عموماً عمر کے اس حصہ میں نمودار ہوتی ہے جبکہ حیض پوری طرح بند ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں یہ لیکیسس اور سیپیا سے مقابلہ کرتی ہے۔ سخت درد کے ساتھ آنے والی ماہواری میں سیپیا اور سلفر نہایت مفید ہیں۔ سن بلوغت کو پہنچ کر جب سے ماہواری آنی شروع ہوئی ہے تب سے اب تک کی دیرینہ شکایتوں میں اکثر سلفر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر آپ صرف درد کی نوعیت، بچے والی کی ذکاوت حس اور اخراج کے پیش نظر یعنی پیڑو کی تکلیفوں کو بنیاد مان کر دوا تجویز کریں گے تو آپ یقیناً ناکام رہیں گے۔ آپ مریض کا علاج کریں۔ اگر پیڑو کی علامتیں عام علامتوں میں نہیں آتیں اور عام علامتوں میں موافقت ہو تو پھر درد کے ساتھ قلت حیض کی تکلیف میں سلفر کام کرے گا۔ خواہ پیڑو کی عام علامتیں موافق نہ ہوں۔ عام علامتیں ہمیشہ قابل ترجیح ہوتی ہیں اور ہر حالت میں غالب رہتی ہیں۔

سلفر کے زیر اثر رحم میں شدید جلن ہوتی ہے۔ رحم کے بیرونی حصے پر نہایت تکلیف دہ خارش۔ رحم سے بدترین بدبو آتی ہے۔ اندام نہانی کے آس پاس پسینہ بکثرت آتا ہے۔ یہ بدبودار ہوتا ہے۔ رانوں سے نیچے تک اور پیٹ کے اوپر بھی اسی طرح کا پسینہ آتا ہے۔ یہ پسینہ اس قدر بدبودار ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے مریضہ کو متلی آنے لگتی ہے۔ یہ حالت قیاس نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ بُو برداشت نہ کر سکنے کی صلاحیت یاد رکھو۔ لیکوریا بکثرت آتا ہے۔ بدبودار، جلن دار اور چھیلنے والا ہوتا ہے۔ یہ سفید ہو گا یا زرد۔ یہ بدبودار، خراش دار، چھیلنے والا ہوتا ہے اور یہ رطوبت جہاں لگتی ہے، وہاں خارش پیدا ہو جاتی ہے۔

حاملہ عورتوں کو حمل کے دنوں میں یہ حمل کے ابتدائی دنوں میں متلی آتی ہے۔ جن عورتوں کو سلفر کی ضرورت ہو انہیں اگر سلفر مل جائے تو یہ متلی بند ہو جاتی ہے۔ بچہ جننا سہل ہو جاتا ہے۔ دردزہ سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ درد صرف سکڑاؤ کے وقت ہوتا ہے اور مقابلتاً درد کی شدت کم ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں اگر درد ہوتا ہے تو صرف بچے کے سر کے دباؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بچہ جننے میں درد ہوتا ہے۔ لیکن اگر حاملہ کو کوئی مناسب دوا مل جائے تو اس درد کی شدت گھٹ جاتی ہے۔ سلفر ان عورتوں کے لئے مفید ہے جن کو بچہ جننے میں سخت تکلیف بھگتنا پڑتی ہے۔ دردزہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ بچہ جننے کے بعد کی تکلیف دہ دردوں میں بھی مفید ہے۔ چھاتیوں کے غدود کے ورم میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

اس کے بعد پرسوت کی حالتیں آتی ہیں۔ زچگی کے اخراج پیپ کی طرح کے آتے ہیں یا دب جاتے ہیں۔ آپ کو ایسی مریضہ مل سکتی ہے جس کو تیسرے دن تھرتھری ہوتی ہو۔ زچگی کا اخراج دب گیا ہو۔ زچہ کو محمر

بخار ہو جاتا ہے۔ دوسرے پاؤں تک پسینے سے تر ہو جاتی ہے۔ زچہ نے جو کپڑے اوڑھ رکھے ہوں اگر آپ ان کے اندر اپنا ہاتھ ڈالیں تو آپ کو زچہ کے جسم سے بھاپ اٹھتی محسوس ہوگی۔ اس کا بدن اس قدر گرم ہوتا ہے، وہ حواس باختہ ہوتی ہے۔ سارے کا سارا پیٹ ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ زچگی کا اخراج رک جانے کا کیا مطلب ہے۔ زچہ کو زچگی کا بخار آ گیا ہے۔ ایکونائٹ، برائی اونیا، بیلاڈونا اور اوپیم وغیرہ میں سرگردانی کرنے کی بجائے آپ احتیاط کے ساتھ سلفر کا مطالعہ کریں۔ اول الذکر دوائیوں کے ساتھ آپ کو بیشتر حالتوں میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ سلفر ایسی حالتوں میں بہترین طور پر موافق ہے۔ اس سے زچگی کے بخار کے بے شمار کیسوں میں فائدہ ہوا ہے۔ اگر بخار کا تعلق صرف دودھ سے ہو یا چھاتیوں میں کوئی نقص ہو اور سردی حاوی ہو تو پھر کم وقفہ تک کام کرنے والی دوائی مثلاً ایکونائٹ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ لیکن اگر بخار زچگی سے وابستہ ہو تو پھر سلفر اس کی جڑ پر وار کرے گا۔ جب پیر جلتے ہوں، بھوک کا احساس ہو، رات کو تکلیف بڑھتی ہو، مریض نڈھال ہو جاتا ہو، پژمردہ ہو جاتا ہو اور سارے جسم میں بھاپ اٹھتی یا گرم تمتماہٹ ہوتی ہو تو آپ ضرور بالضرور سلفر دیں گے۔ اس کے برعکس اگر پسینہ گرم ہو، دوسری عام علامتیں موجود ہوں، پے در پے چھینکی آ رہی ہو، دورے بڑے جلدی جلدی آ رہے ہوں اور اس کڑی کا کہیں خاتمہ نظر نہ آتا ہو تو پھر لائیکوپوڈیم کے بغیر کام نہ چلے گا۔ لائیکوپوڈیم بھی سلفر کی طرح ہی گہرائی تک کام کرتا ہے۔ جب قدرے تھرتھری ہو اور قدرے کانپنا ملا جلا ہو، درجہ حرارت سے نبض کی چال کا کوئی تعلق نہ ہو تو پھر پائیروجن ضرور دینا چاہئے۔ اگر جسم کی رنگت ارغوانی ہو، سارے بدن پر سرد پسینہ آتا ہو، سردی مسلسل ہو یا ہٹ جاتی ہو۔ سردی کے وقت پیاس ہو اور دوسرے وقت میں پیاس نہ ہو۔ سردی کے وقت چہرہ سرخ ہو جاتا ہو تو پھر صرف فیرم ہی کام کرے گا۔ کیونکہ علامتوں کا یہی مجموعہ کسی دوسری دوائی میں نہیں ملتا۔ جب جسم کا ایک حصہ گرم ہو اور دوسرا سرد اور مریضہ رونی صورت والی ہو۔ خوف سے تھرتھر کانپتی ہو۔ اعصاب میں جوش ہو، بے چینی ہو تو پھر پلساٹیلا دیں۔ پلساٹیلا میں بھی خون کی پراگندگی پائی جاتی ہے اور اس میں اس پر غلبہ پانے کی کافی صلاحیت موجود ہے۔

عمل جراحی (آپریشن) کے بعد جو بخار آ جاتا ہے سلفر اس میں نہایت مفید ہے۔ خصوصاً جبکہ اس میں گرمی کی لپٹیں اٹھتی ہوں اور بھاپ کی طرح پسینہ آتا ہو۔

گہرائی تک پہنچی پراگندگی والی ان حالتوں میں شروع سے آخر تک سلفر کی ضرورت رہتی ہے پراگندگی والی اس حالت کے ابتدائی دور میں آپ کو برائی اونیا کی بہت سی علامتیں ملیں گی۔ مگر برائی اونیا اس جگہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو ان پراگندگی والی حالتوں میں پہلے 24 گھنٹہ میں ہی آپ کو سنبھل جانا چاہئے اور بیماری کے بڑھنے کی روک تھام کر لینی چاہئے۔ آپ اس حالت کو روکنے کی فوراً تدبیر کریں۔ اگر برائی اونیا ابتدا میں ہی اس کو روک لے تو پھر سلفر دینے میں دیر نہ کرنی چاہئے۔ مریضہ کو فوراً ہی سلفر دے دو اب ایک اور بات بھی ہے۔ اگر سلفر دینے کے بعد آپ یہ محسوس کر لیں کہ آپ نے سلفر دے کر غلطی کی ہے اور یہ مریض کی علامتوں کے مطابق نہیں ہے تو بھی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بیماری کی شدت کو بڑی حد تک کم کر دے گا۔ یہ بہتری لائے گا اور کوئی نقصان نہ کرے گا۔ اب آپ کو بالکل دوائی تجویز کرنے کے لئے

بہترین بنیاد مل جائے گی۔ یہ مرض کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے اور شدت کو نرم بنا دیتا ہے۔ اگر اب بھی ذہنی اور عصبی علامتوں پر غلبہ پانے کی ضرورت ہو تو اس پراگندگی (سپلک) کی حالت پر فوراً غلبہ پانا چاہئے۔ باقی علامتیں بیشتر حالتوں میں نہایت سادہ اور سہل ہوتی ہیں۔ سلفر ان حالتوں میں عام دوائی ہے جہاں کہ علامتیں مکمل طور پر صاف نہ ہوں۔

اس میں تنگی سانس کی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ذرا سی محنت کرنے سے دم پھول جاتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے اور بدن نڈھال ہو جاتا ہے۔ دمہ کی طرح سانس آتا ہے اور چھاتی میں بھاری گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ جب بھی اس کو سردی لگتی ہے اس کا چھاتی یا ناک پر ضرور اثر ہوتا ہے ان دونوں حالتوں میں نزلے کی تکلیف بڑی دیر تک جاری رہتی ہے۔ اس کا خاتمہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ نزلہ دائمی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ "جب بھی سردی لگتی ہے دمہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے"۔ یہ ڈلکامارا کی علامت ہے۔ مگر عموماً اس حملے کے اثر باقی رہ جاتے ہیں اور ان کو دور کرنے کے لئے معالج کو کسی ایسی دوائی کی مدد لینا پڑے گی جو جسم میں گہرائی تک کام کرتی ہو۔ جب ڈلکامارا اپنا کام ختم کر چکتا ہے تو پھر سلفر مددگار دوا کے طور پر اس کے ادھورے کام کو پورا کرتا ہے۔ کلکیریا کارب کا ڈلکامارا سے یہی تعلق ہے۔

ناک، چھاتی کا اندرونی حصہ اور پھیپھڑے کے اس مقام میں جہاں سلفر کے زیر اثر سخت تکلیف پائی جاتی ہے۔ مریضہ کو نمونیہ ہوا تھا اور وہ بدتر ہوتا چلا گیا۔ پھیپھڑے میں رطوبت آ گئی۔ بڑی دیر کے بعد اس مرحلے میں مریض آپ کے زیر علاج آ گیا۔ جبکہ برائی اونیا نے خطرناک علامتوں پر غلبہ پا لیا تھا۔ اب مریض کو روبہ صحت ہونا چاہئے تھا مگر وہ ہو نہیں رہا۔ اسے سارے بدن پر پسینہ آتا ہے۔ تھکا ماندہ۔ اسے ایک عجیب و غریب احساس پریشان کرتا ہے کہ اس کے جسم میں کوئی نقص ہے۔ جیسے اس کے اوپر کوئی بوجھ رکھا ہے۔ تنگی سانس، تمتماہٹ، گرمی کی لپٹیں اٹھتی ہیں اس کے باوجود بھی بخار زیادہ نہیں ہوتا۔ اکثر تمتماہٹ اور سردی ادل بدل کر آتی ہے۔ میں نے اکثر مریضوں کو یہ کہتے سنا ہے:

"ڈاکٹر! میرے جسم میں بھاری بوجھ ہے۔ میں اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا"۔

بغور معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں کف سخت ہو گیا ہے اور اب وہ وقت ہے جبکہ فاسفورس، لائیکوپوڈیم اور سلفر جیسی دوائیں کام کرتی ہیں۔ اس حالت میں کام کر سکنے والی دواؤں میں سلفر سرتاج ہے۔ اگر برائی اونیا ابتدائی علامتوں کو دور کرنے میں کامیاب رہا ہو یا جب ایکونائٹ نے ان کو صاف کر دیا ہو تو بھی ان دواؤں کے لئے بہت کچھ کرنے کو ہے۔ سمجھ لیجئے اب پھیپھڑے میں کف سخت ہو چلی ہے۔ اگر یہ سختی صرف تھوڑی سی جگہ میں ہی ہو تو یہ دور ہونے میں کافی دیر لگے گی۔ مگر سلفر اس کو دور کر دے گا۔ تاہم اگر نمونیہ کی وجہ سے دونوں پھیپھڑے ماؤف ہوں یا کسی ایک پھیپھڑے کے کافی بڑے حصے میں بلغم سخت ہو گئی ہو اور جو دوائی دی گئی ہے وہ کافی ثابت نہ ہوئی ہو اور مرض مہلک شکل اختیار کرتا جا رہا ہو اور اتفاقیہ طور پر آدھی رات کے بعد ایک 2 یا 3 بجے مریض پر نزع کی حالت طاری ہو چلی ہو ناک دب گئی ہو۔ ہونٹ کھینچ گئے ہوں۔ چہرے پر مردنی چھا گئی ہو۔ بدن سرد پسینے سے تر ہو گیا ہو۔ جسم کے سارے حصے حرکت سے عاجز ہوں اور سر کو بڑی بے چینی سے ذرا سی جنبش دے سکے۔ ایسی حالت میں اگر آپ کو فوراً نہ بلایا جائے

اور آپ اسے فوراً ہی آرسینکم نہ دے دیں تو مریض ضرور مر جائے گا۔ آپ اسے آرسینکم دیں۔ یہ آپ کا بہترین کارنامہ ہوگا۔ مگر آرسینکم میں سوزش کے نتیجے دور کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اگرچہ یہ پھیپھڑوں میں سخت ہوئی کف کو دور نہیں کرسکتا تاہم یہ زبردست طاقت بخش ہے۔ یہ مریض کو کافی گرما دے گا اور اس کو یہ محسوس کرا دے گا کہ اس کی حالت میں افاقہ ہو رہا ہے۔

مگر یہ بات سمجھ لو کہ اگر آرسینکم دینے کے بعد 24 گھنٹے کے اندر اندر آپ نے کوئی دوسری مناسب دوا نہ دی تو مریض ضرور مر جائے گا۔ ایسی حالتوں میں آپ زیادہ دیر تک اپنی دوائی پر بھروسہ نہ رکھیں۔ جونہی مریض سنبھلے اور جب ردعمل اپنی انتہا پر ہو، آپ اس کو مصلح دوا کی خوراک دیں۔ کوئی ایسی دوا دیں جو آرسینکم کے بعد قدرتی طور پر کام کرتا ہو۔ یہ دوائی ہے سلفر 24 ہی گھنٹہ بعد مریض کہہ اٹھے گا۔ "میں اب بہتر ہوں"۔ بعض دفعہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ آرسینکم کے بعد فاسفورس ہی کام کرے گا۔ اگر اس طرح کے مریض کو آرسینکم کے بعد فاسفورس ہی کام کرے گا۔ اگر اس طرح کے مریض کو آرسینکم کے زیر اثر سنبھل جانے کے بعد، بخار آجائے۔ جلن کے ساتھ پیاس ہو، برف کا ٹھنڈا پانی بھی ناکافی ثابت ہو تو پھر آرسینکم کے بعد فاسفورس ہی کام کرے گا۔ اس حالت میں یہ دوا وہی کام دے گا جو دوسری حالت میں سلفر کرتا ہے۔ آپ کو اپنی پریکٹس میں اس طرح کے مریضوں سے واسطہ نہ پڑے گا۔ کیونکہ یہ حالت ہی آپ نہ آنے دیں گے۔ اگر ایسی حالت میں مناسب وقت پر مریض کو دوا مل جائے اور اس میں زندہ رہنے کی طاقت ہو تو آپ کو ابتدا میں ہی مرض کی شدت اور تندی کم کرنے کا موقعہ ملنا چاہئے۔ اب آپ اس مریض پر دوبارہ غور کریں جس کے پھیپھڑے میں محدود جگہ میں بلغم سخت ہوگئی ہو اور جواب کافی طور پر سنبھل گیا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ اسے کھانسی کی شکایت رہ جاتی ہے۔ جو اکثر 6 ماہ یا ایک برس تک جاری رہتی ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ "ڈاکٹر! جب سے مجھے چھاتی کی تکلیف ہوئی ہے میں مکمل تندرستی حاصل نہیں کر سکا"۔ ڈاکٹر کہتا تھا۔ یہ "نمونیہ ہے"۔ وہ بتائے گا کہ اسے زنگ آلود بلغم آتی ہے۔ وہ اکثر ایسی چھوٹی موٹی علامتیں بھی بتائے گا جو نمونیہ میں پائی جاتی ہیں۔ بس آپ کو اتنا ہی جاننے کی ضرورت تھی۔ جب سے نمونیہ کا حملہ ہوا تب سے ہی اس کو کھانسی کی تکلیف ہے اور اب اس کو تھرتھری بھی ہوتی ہے۔ رطوبت آجاتی ہے۔ یہ دق کی قسم کی نہیں ہوتی۔ مگر کف کی سختی کے اثر کو وہ بھی دور نہیں کرسکتا۔ اگر یہی حالت جاری رہے تو تیز دق رونما ہوگا۔ پرانے برانکائیٹس کی وجہ سے دمہ جیسی حالت اور مختلف طرح کی تکلیفیں اور آخر کار اس کی موت انہی کی وجہ سے ہوگی۔ عموماً سلفر ان حالتوں کے مشابہ ہے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ ان پھیپھڑوں کو صاف کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ جو بیماری سے لے کر اب تک صاف نہ ہوئے تھے۔

سلفر برانکائیٹس کو بھی دور کرتا ہے۔ یہ دمہ کی برانکائیٹس کو بھی دور کرتا ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ سلفر میں ایسی شدید کھانسی پائی جاتی ہے جو سارے ڈھانچے کو ہلا دیتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے جیسے اس کا سر اڑ جائے گا۔ کھانسنے سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ کھانسی کی وجہ سے سارا سر ہل جاتا ہے۔ تب بلغم میں خون آتا ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آتا ہے۔ ان سب حالتوں میں دق کا اندیشہ رہتا ہے۔ حالانکہ ابھی دق کا مواد بڑی مقدار میں جمع نہیں ہوا ہوتا۔ یہ ابھی اس کے اجتماع کی ابتدا ہی ہے۔ تاوہ حال صحت

والے، کمزور صحت والے اور دبلے پتلے بدن والے جن کو دق ورثے میں ملی ہو۔ جو بھوک کے مارے نیم جان ہو جاتے ہوں۔ چاند پر گرمی محسوس ہوتی ہو اور بستر کی حرارت سے بے چینی بڑھتی ہو۔ ان مریضوں کا بھلا اسی میں ہے کہ ان کے بدن پر پھنسیاں کثرت سے نکلیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پھنسیاں جلد پر نہیں ہوتیں۔ اسے راحت نہیں ملتی۔ اس کے جسم میں اندر گڑ بڑ ہے اور اسی کی وجہ سے وہ تباہ ہو رہا ہے۔ ایسی حالتوں میں سلفر مریض کو دق کے پنجے سے آزاد کر دے گا۔ اس کی صحت بحال ہو جائے گی یا اگر اس کی بیماری بہت زیادہ بڑھ چکی ہے تو پھر یہ برسوں تک مرض کو مریض تک پھٹکنے نہ دے گا۔ دق کے آخری مرحلے میں آپ اس پر توجہ دیں۔ اس مرحلے میں بھی اس کے استعمال کی زبردست گنجائش ہے۔ یہ پیپ میں اضافہ کرتا ہے۔ جہاں جہاں دق کا مواد ہوتا ہے وہاں پھیپھڑوں میں محدود مقاموں پر ورم آ جاتا ہے۔ اس میں اس مواد کو پکا کر باہر نکال دینے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی خانا اپنے قدرتی عمل کی سرانجام دہی کے قابل ہو گیا ہے تو سلفر اس کو پکا گلا کر باہر نکال دیتا ہے۔

<u>پشت</u> کے بارے میں سلفر کے زیر اثر ایک اہم علامت پائی جاتی ہے۔ یعنی بیٹھ کر کھڑا ہونے پر کمر میں درد ہوتا ہے۔ مریض کو مجبوراً جھک کر چلنا پڑتا ہے۔ مریض آہستہ آہستہ چلتے چلتے کمر سیدھی کرتا ہے۔ یہ درد خاص کر کمر کے نچلے حصے میں ہوتا ہے۔

ہاتھوں پیروں پر پھنسیاں بکثرت نکلتی ہیں۔ ہاتھوں کی پشت پر اور انگلیوں کے درمیان اور اکثر ہتھیلیوں پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ چھالے، پھوڑے، گومڑ اور چھوٹے چھوٹے ناسور۔ سر کھجانے کے بے قاعدہ چھلکے جو ہاتھ پاؤں پر جگہ جگہ نمودار ہوتے ہیں۔ جلد گندی، بستر کی حرارت سے بدن پر خارش۔ جوڑ بڑھ جاتے ہیں۔ گٹھیاوات کی تکلیف۔ جوڑوں میں بہت سختی آ جاتی ہے۔ گھٹنے کی خلا میں کھنچاؤ۔ پٹھوں کے غلاف میں تناؤ جو گٹھیاوات اور گٹھیا کی قسم کا ہو۔ ٹانگوں اور پیر کے تلوؤں میں اینٹھن۔ بستر میں پیروں کے تلوے جلتے ہیں۔ مریض تلوے چادر سے باہر نکال دیتا ہے تاکہ ان کو ٹھنڈک ملے۔ تلوے میں اینٹھن ہوتی ہے۔ جلن ہوتی ہے اور خارش ہوتی ہے۔ اکثر ہاتھ لگا کر دیکھنے سے تلوا سرد ملے گا اس کے بعد جلتا ہوا بھی محسوس ہوگا۔ ٹھنڈک اور جلن ادل بدل کر ہوتی ہے۔ جسمانی تکلیف، ہاتھ پاؤں سرد۔ مگر بستر میں جانے کے بعد ان میں جلن ہونے لگتی ہے اور اس قدر جلن ہوتی ہے کہ مریض ان کو چادر سے باہر نکال دیتا ہے۔ اس مریض کو پاؤں میں جوتے کی رگڑ سے گدیاں اور گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ چنڈی، بستر کی حرارت سے ان میں بھی جلن ہوتی ہے اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔

سلفر کے مریض کی جلد بھی آسانی سے خراب ہو جاتی ہے۔ اس پر زخم ہو جاتے ہیں اور پیپ پڑ جاتی ہے۔ اگر کوئی پرچھی اندر رہ جائے تو وہاں زخم ہو جاتا ہے۔ زخم بڑی آہستگی سے صحت قبول کرتا ہے۔ سوئی چبھنے ہی سے پھیپر کی طرح زخم بن جاتا ہے۔

سلفر میں بے شمار طرح کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ان سب میں چند خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بستر کی حرارت سے جلن ہوتی ہے۔ ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔ جلد کھردری اور گندی ہوتی ہے۔ جلد پر سیاہ رنگ کے کیل یا باریک سے نکلتے ہیں۔ پھنسیاں اور چھالے نکلتے ہیں۔ سلفر میں سارے جسم

پر پھوڑے اور ناسور بن جاتے ہیں۔ چھالے دار پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ان سب میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔

سلفیورک ایسڈ SULPHURIC ACID

سارے بدن اور اعضاء میں لرزے کا احساس جو دکھائی نہ دے، سلفیورک ایسڈ کی زبردست علامت ہے۔ خصوصاً جبکہ کمزوری بھی شامل حال ہو اور کمزوری بھی ایسی جو مدت سے چلی آرہی ہو۔ جوش، پژمردگی اور شتاب کاری دائمی خصوصیتیں ہیں۔ بیشتر شکایتوں میں اخراج خون بھی شامل حال رہتا ہے۔ جسم کے سارے خارجی راستوں سے سیاہ رنگ کا خون نکلتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سرخ داغ بڑی جلدی سے پھیلتے ہیں۔ یہ بلغمی جھلیوں سے خون گرنے کے مشابہ ہے۔ ذرا سی چوٹ لگنے سے جلد پر سیاہ نیلے داغ پڑ جاتے ہیں۔ جیسا اکثر چوٹ لگنے کے بعد ہوتا ہے۔ جلد لگ جاتی ہے اس کے بعد زخم ہو جاتے ہیں۔ علامتوں کا سویرے کے وقت شدت اختیار کرنا نہایت اہم علامت ہے۔ سردی برداشت نہیں ہوتی۔ بدن سوکھتا ہے۔ کٹے جانے کی طرح جلن کے ساتھ، پھاڑنے کی طرح، چبھن کی طرح، گولی لگنے کی طرح اور جھٹکے کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ درد آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور یکا یک چلا جاتا ہے۔ سیاہ پتلا خون یا خون کی دھاری کے ساتھ مواد خارج ہوتا ہے۔ یا پتلا، زرد اور خون ملا اخراج۔ یہ سب اخراج خراش دار اور چھیلنے والے ہوتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد عام طور پر پسینہ آتا ہے۔ علامتیں خصوصیت کے ساتھ جسم کے دائیں حصہ پر نمودار ہوتی ہیں۔ اس کی علامتیں عموماً ان بچوں میں پائی جاتی ہے جن کے بدن سے ترش بدبو آتی ہے۔ جیسا کہ عموماً ہیپر میں ہوتا ہے۔ اس کا مریض ہیپر کی طرح ہی چھوا جانا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ جب یہ مریض کی سردی برداشت نہ کرنے کی شکایت دور کر دیتا ہے تو اکثر مریض کی حالت بدتر ہو جاتی ہے اور اسے پلسا ٹیلا کی ضرورت ہوتی ہے۔ موخر الذکر سلفیورک ایسڈ کا معاون بھی ہے اور مصلح بھی ہے۔

ذہنی اور جسمانی تھکان اس کے ساتھ انتہائی غمگینی، متواتر روتا رہتا ہے۔ اسے کسی طرح خوش نہیں کیا جا سکتا۔ ذرا سی بات پر ناراض ہو جاتا ہے اور سہم جاتا ہے۔ وہ کافی جلدی کھا نہیں سکتا اور نہ ہی کام کر سکتا ہے۔ اسے کوئی خوش نہیں کر سکتا۔ نہایت جلد باز، شتاب کار، ہر چیز فوراً ہو جانی چاہیے۔ جواب دینا نہیں چاہتا۔ ڈھلمل مزاج۔

بند کمرے میں سر چکراتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے راحت ملتی ہے۔ لیٹ جانے سے بھی آرام ملتا ہے۔ اکثر وہ بستر میں پڑے رہنے پر ہی مجبور ہو جاتا ہے۔ پیشانی میں تناؤ اور اس کے ساتھ زکام۔

دماغ جیسے اکھڑ گیا ہے اور ادھر ادھر لڑھک رہا ہے۔ وہ جس کروٹ لیٹتا ہے جیسے اسی کروٹ دماغ لڑھک جاتا ہے۔ مکمل طور پر خاموشی سے بیٹھنے سے تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سر کی طرف خون کا زبردست دورہ۔ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ دوپہر کو کنپٹیوں میں اور پیشانی میں بجلی جیسے جھٹکے۔ شام کو پھر اسی طرح کے جھٹکے آئیں۔ محسوس کرتا ہے جیسے کھوپڑی میں کوئی سخت چوٹ کے ساتھ ڈاٹ ٹھونک رہا ہے۔ سر درد آہستہ آہستہ آتا ہے اور یکا یک مٹ جاتا ہے۔ دبلے پتلے آدمیوں کا شدید سر درد۔ بڈیوں کے

غلاف میں شدید دکھن جیسا کہ آتشک میں بھی ہوتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں یا سفید ہو جاتے ہیں۔ کھوپڑی کی جلد کے زخم۔ نہایت ذکی الحس پھنسیاں۔ پڑھتے وقت آنسو آئیں۔ آنکھوں کا پرانا ورم۔ اس کے ساتھ رگیں پھیلی ہوئیں اور زخم۔ دائیں آنکھ کے بیرونی کونے میں کسی بیرونی چیز کی موجودگی کا احساس۔ آنکھ میں دکھن ہوتی ہے اور اس کے ساتھ زکام۔

کان کا سخت درد جو آہستہ آہستہ آئے اور یکایک بند ہو جائے۔ سنائی دینا بتدریج کم ہو جاتا ہے۔ کان سے خون ملی رطوبت آتی ہے۔ بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔

ناک سے شام کے وقت آہستہ آہستہ سیاہ رنگ کا پتلا خون ٹپکتا ہے۔ یہ کمزور بدن والے مریضوں کی ناک سے خراش دار اور خون ملی رطوبتوں کا اخراج کو درست کرتا ہے۔ بشرطیکہ عام علامتیں موافق ہوں۔ خشک یا بہتا ہوا زکام۔ اس کے ساتھ سونگھنے اور چکھنے کی حس مٹ جاتی ہے۔

سلفیورک ایسڈ کے مریض کا چہرہ انتہائی بیماروں جیسا ہوتا ہے۔ زرد، بیماروں جیسا۔ اکثر یرقان کے مریض جیسا۔ چہرے پر دیرینہ بیماری کی چھاپ رہتی ہے۔ درد کی گہری لکیریں۔ کمزوری اور بدن کا سوکھنا۔ چہرے پر تناؤ یا محسوس کرتا ہے جیسے اس کے چہرے پر انڈے کی سفیدی خشک ہو گئی ہے۔ چہرے کا شدید ترین عصبی درد جو آہستہ آہستہ نمودار ہو اور یکایک بند ہو جائے۔ حرارت سے اور تکلیف والی کروٹ پر لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ چہرے پر چھوٹے چھوٹے سرخ داغ یا چکتے جو بتدریج پھیلتے جائیں۔ نچلے جبڑے کے غدود کی سوجن۔

دانت وقت سے پہلے ہی گرنے لگتے ہیں۔ دانتوں کا سخت عصبی درد جو آہستہ آہستہ آئے اور یکایک بند ہو جائے۔ سردی سے بڑھتا ہے اور گرمی سے گھٹتا ہے۔ درد شام کو بستر میں شدت اختیار کرتا ہے۔ زکام کے وقت ذائقہ کی حس مٹ جاتی ہے۔ منہ میں چھالے پڑ جانا نہایت اہم علامت ہے۔ دودھ پیتے چھوٹے بچوں کے منہ کے چھالے میں نہایت عمومیت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دودھ پیتے بچے یا اس کی ماں کے منہ کے چھالے۔ اس کے ساتھ سفیدی مائل یا زردی مائل زخم۔ منہ سے خون ملی رال آتی ہے۔ منہ کے چھالے۔ سانس نہایت بدبودار، منہ اور مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ منہ میں چھالے بڑی سرعت کے ساتھ پھیلتے ہیں۔

گلے کی سوجن جس میں چھالے ہوں۔ یا رال خارج کرنے والے تھیلیوں کی سوجن۔ بلغمی جھلیوں پر دانے بھر جاتے ہیں۔ زردی مائل یا سفید رنگ کی خناقی رطوبت جس میں ارد گرد چھالے ہو جاتے ہیں۔ ناک، مسوڑھوں یا جسم کے دوسرے حصوں میں خون گرتا ہے۔ خناق جس میں معمول سے بڑھ کر کمزوری ہو اور بدبو آئے۔ حلق کا تکلیف دہ ورم جس کی وجہ سے نگلنا مشکل ہو گیا ہو۔ درد ہوتا ہو۔ کوے میں پانی بھر جاتا ہے۔ حلق پھیلنے والے زخموں سے بھر جاتا ہے۔ حلق و گلے کی تکلیف میں پیا ہوا پانی ناک کی راہ نکل آتا ہے، اندر نہیں جاتا۔ منہ سے رال گرتی ہے۔ گلے کے غدود پھول جاتے ہیں۔ تالو پر سخت ورم آتا ہے۔ نرم تالو اور حلق پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ حلق و منہ سے گہرے رنگ کا پتلا خون نکلتا ہے۔

برانڈی اور پھل کے لئے رغبت، بھوک کا مٹ جانا اور بتدریج کمزوری کا بڑھتے جانا زبردست

علامتیں ہیں۔ قہوے کی بو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ٹھنڈا پانی نہیں پی سکتا۔ کیونکہ اس سے معدے میں سردی محسوس ہوتی ہے اور مریض کانپنے لگتا ہے۔ شدید تشنجی ہچکیاں۔ اس قسم کی ہچکیاں شرابیوں میں پائی جاتی ہیں۔ کلیجے کی پرانی جلن۔ ترش قے۔ ترش ڈکاریں، ترش قے۔ ترش ڈکاروں کی وجہ سے دانت ہمیشہ کھٹے رہتے ہیں۔ ایام حمل میں ترش ڈکاریں۔ صبح سویرے شرابیوں کی قے۔ (آرسینکم سے مقابلہ کرو) ترش اور گندی قے۔ متلی اور تھرتھری۔ کھانسی اور ترش ڈکاریں۔ معدے جیسے لٹک پڑے گا، جیسے ڈھیلا ہو گیا ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد قے۔ معدے میں شدید اور تشنجی درد۔ درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور یکا یک مٹ جاتا ہے۔ کے بعد قے۔ معدے میں شدید اور تشنجی درد۔ درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور یکا یک مٹ جاتا ہے۔

یہ ترشی قے بالعموم دوپہر کے مانند ہے۔

مریضہ کھائے پیئے کی قے نہیں کرتی بلکہ وہ کھا نہیں سکتی۔ کیونکہ کھانے کھانے سے پیٹ درد ہو جاتا ہے اور مریضہ کف کی قے کرتی ہے۔

باری کے بخار کے بعد، جبکہ کئی باریاں آ چکی ہوں تو تلی بڑھ جاتی ہے۔ کھانسنے سے تلی میں درد ہوتا ہے اور چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ جگر اور تلی میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ اس نے بارہا سیسے کے زہر اور سیسے کا کام کرنے والوں کے پیٹ درد کو دور کیا ہے۔ پاخانے کے بعد پیٹ میں کمزوری کا احساس۔ جیسے جان نکل چلی ہو۔ پیٹ میں کمزوری کا احساس جیسے حیض آنے والا ہو۔ پیٹ میں دردزہ جیسا درد جو پیٹھ اور کولہوں تک پھیل جائے۔

دست اور اس کے ساتھ عام کمزوری اور لرزے کا احساس اس پاخانے کے بعد پیٹ میں ایسی کمزوری جیسے جان نکل جائے گی۔ پرانے دست جس میں سخت تکلیف ہو۔ خراش دار دست۔ پاخانے کے بعد مقعد میں جلن۔ اندھا دھند کھانے کے بعد، پھل کھانے سے، خصوصاً کچے پھل کھانے سے اور گھونگا کھانے سے دست آئیں۔ گلابی زرد رنگ کے، پانی جیسے پتلے دست۔ ریشہ دار دست۔ آنوں والے دست۔ خون ملے دست۔ سبزی مائل سیاہ رنگ کے دست۔ غیر ہضم دست۔ سڑے ہوئے انڈے کی سی بدبو جیسے بدبودار دست۔ بواسیر میں سخت دکھن ہوتی ہے، خارش ہوتی ہے۔ پاخانے کے وقت درد ہوتا ہے۔ خصوصاً شرابیوں کو قبض کی حالت میں چھوٹے چھوٹے سدے آتے ہیں۔

اگر پیشاب کی حاجت ہونے پر فوراً پیشاب نہ کیا جائے تو مثانے میں درد ہو جاتا ہے۔ اس نے ذیابیطس کو بھی دور کیا ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔ خون ملا پیشاب آتا ہے۔ پیشاب میں چھچھڑے آتے ہیں۔

ماہواری بار بار آتی ہے۔ کثرت سے آتی ہے۔ خون کی رنگت گہری، چپچپا خون۔ ماہواری آنے سے پہلے بہت سی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ ماہواری سے پہلے وحشت، ماہواری کے خاتمہ پر وحشت۔ رحم باہر نکل آتا ہے۔ گندے زخم۔ لیکوریا کی رطوبت خون ملی، دودھیا، چربیلی، زرد۔ حیض مکمل طور پر بند ہونے کی عمر کے آس پاس عورت میں سلفیورک ایسڈ کی بے شمار علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔ تھتھاہٹ، گرمی کی لپٹیں، کمزوری، لرزے کا احساس، تمام کاموں اور حساسات میں عصبی جلد بازی۔ بچے دانی سے خون آتا ہے۔ جسم سے جو خون خارج ہو، وہ جمتا نہیں ہے۔ قبض کی حالت میں بھیڑ کی سی مینگنیاں وغیرہ عموماً ایسی عام علامتیں ہیں جو

نازک مرحلے میں پائی جاتی ہیں۔ یہ اکثر حمل کے دنوں میں تے کی شکایت بھی پیدا کرتا ہے۔ کھانسی آنے سے پہلے تے آتی ہے۔

یہ اس بانجھ پن کو دور کرتا ہے جو بار بار حیض آنے اور کثرت حیض سے ہو۔

چھاتی کمزور اور سخت دم کشی۔ نتھنوں کی زبردست حرکت۔ جیسا کہ لائیکوپوڈیم میں ہوتا ہے۔ دم کشی کے وقت نیتھوا بڑی جلدی جلدی اوپر نیچے حرکت کرتا ہے۔ سانس جلدی جلدی چلتا ہے۔

صبح کے سوا کھانسی خشک ہوتی ہے۔ اکثر کھانسی کا 2 بار حملہ ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں گھومتے وقت یا سیر کرتے وقت کھانسی آتی ہے۔ جو ٹھنڈا پانی پینے سے اور قہوے کی بُو سے شدت اختیار کرتی ہے۔ خارش اور تے کے بعد کھانسی آتی ہے۔ چھاتی میں سرسراہٹ جوش۔ صبح کے وقت کھانسی میں گہرے رنگ کا پتلا خون نکلتا ہے۔ یا پیلے رنگ کی زردی مائل خون کی لکیر والی کف آتی ہے۔ جس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

چھاتی میں کمزوری اور اس کے ساتھ جلن اور چبھن کے ساتھ درد۔ چھاتی کے بائیں حصہ پر دباؤ۔ پھیپھڑوں سے گہرے رنگ کا پتلا خون بڑی مقدار میں نکلتا ہے۔ خصوصاً نمونیہ کے بعد اور اس عمر میں جبکہ ماہواری قطعاً بند ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں میں زخم بن جاتے ہیں۔ (کالی کارب سے مقابلہ کریں) چھاتی گھٹتی ہے، دم گھٹتا ہے بشرطیکہ مریض پیر نیچے نہ لٹکا دے۔ یہ دوائی دق کے پہلے مرحلے میں نہایت مفید ہے جبکہ پسینہ بکثرت آتا ہو اور سخت کمزور ہو۔ لیکن اگر آخری دور میں استعمال کرایا جائے تو خون کا اخراج بڑھ جاتا ہے اور پھیپھڑے کا ورم بڑھا دیتا ہے۔ دل میں سوئی چبھنے کا سا درد، دھڑکن۔ یہ اس حالت میں بھی مفید ہے جبکہ پھیپھڑوں کی بالائی جھلیوں میں پانی آ گیا ہو۔ (پلورسی)

ریڑھ میں زبردست کمزوری جو خاص کر کھڑا ہونے اور بیٹھنے پر محسوس ہو۔ ریڑھ میں درد۔ کھاتے وقت کندھوں کے درمیان دھمن۔ صبح سو کر اٹھنے پر کمر میں سختی آ جاتی ہے۔ گردن کے دائیں حصہ پر بڑے بڑے ناسور۔

ہاتھ پاؤں پر سیاہ اور نیلے داغ۔ بازو اوپر اٹھانے سے کندھوں کے جوڑ میں چبھن کے ساتھ درد۔ انگلیوں کے جوڑوں میں چبھن کے ساتھ درد۔ جنگھاسے لگ جاتے ہیں۔ گھٹنوں اور ٹخنوں کی نمایاں کمزوری۔ پیر کی رگیں متورم۔ برف کے مارے ہوئے حصوں پر بوائیاں پھٹ جائیں۔ سوتے سوتے انگلیوں میں پھڑکن ہوتی ہے۔

نیند دیر میں آتی ہے اور بہت سویرے جاگ آ جاتی ہے۔ حیض سے پہلے دہشت۔

اس میں تھرتھری، ٹھری کی تمتماہٹ کے ساتھ پسینہ آتا ہے۔ پسینہ بکثرت خصوصاً جسم کے بالائی حصوں پر۔ حرکت سے پسینہ آتا ہے۔ گرم کھانا کھانے کے بعد پسینہ آتا۔ سرد و ترش پسینہ۔ صبح کو پسینہ آتا ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے۔ میعادی بخار جس میں سخت تکان ہو۔ خون کی باریک نالیوں سے خون نکلے۔ خون کی رنگت گہری، پتلا خون۔

انتڑیوں سے گہرے رنگ کا پتلا خون آتا ہے۔ مسلسل بخاروں کی پراگندگی۔ جسم کی رنگت مُردے جیسی۔

زخموں کے پرانے داغ سرخ ہو جاتے ہیں اور ان میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھنسیوں میں خارش اور کانٹا گڑنے کا سا درد۔ کیل، جلد پر خارش والے سرخ چکتے۔ میلے داغ۔ گہری خراش۔ دیرینہ بیماری کی وجہ سے بستر میں پڑے رہنے سے کندھوں، کہنیوں اور پنڈلیوں وغیرہ پر ہوئے زخم، پھوڑے، ناسور، گانٹھ دار چھپاکی۔ یہ ان پرانے ضدی زخموں کو درست کرتا ہے جن سے گہرے رنگ کا خون آسانی سے نکلے۔ نہایت ذکی الحس۔ پر درد پھیلنے والے زخم۔ زخموں، ڈنک لگنے اور جلن کے ساتھ درد۔ اس نے ٹانگوں کے سڑے ہوئے زخموں کو درست کیا ہے۔ یہ شرابیوں کے زخموں اور ان زخموں میں مفید ہے جن کے بعد ہلکے بخار آئیں۔ پتلے زرد یا خون ملے اخراج۔

SYPHILINUM

سفلینیم

جب تک آتشک کے کسی مریض کی ذاتی نمائندہ علامتیں دب گئی ہوں۔ کمزوری کے سوا اور کوئی نشان باقی نہ ہو یا مرض کے طوفان کے چند نشانوں کے علاوہ اب کوئی بڑی علامت باقی نہ ہو تو یہ دوا ردعمل لاتی ہے۔ جسم میں ترتیب بحال کرتی ہے اور بعض وقت زبردست فائدہ کرتی ہے۔ یہ دوا ان علامتوں کو نمودار کرتی ہے جو جسم کی خراب و ابتر حالت میں پائی جاتی ہیں اور اس طرح صحت کی شاہراہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اگر آتشک کے مریض کو کبھی میعادی بخار آ جائے تو وہ بہت سستی کے ساتھ تندرستی کی طرف بڑھے گا۔ مگر سفلینیم کی اونچی طاقت کی ایک ہی خوراک اسے کھانا کھلا دے گی۔ مریض کو پہلے سے زیادہ طاقتور خیال کرے گا اور جلدی تندرست ہو جائے گا۔ کوئی پوچھ سکتا ہے ایلوپیتھی کا آتشک کا طریقہ علاج کس حالت میں کم ہے؟ جن لوگوں کو پارے کے زود اثر مرکبات کھلائے گئے ہیں وہ دائم المریض اور ہمیشہ کے لئے کمزور بن گئے۔ اس کے باوجود بھی ان کا آتشک درست نہیں ہوا۔ اگر وہ تندرست ہو گئے ہوتے تو ہم ان کی ان علامتوں کو از سر نو زندہ نہ کر سکتے، جو ایک بار دور کر دی گئی تھیں۔ سفلینیم اکثر حلق میں زخم اور پھنسیاں از سر نو پیدا کر دیتا ہے۔ جب سر میں سر کے پہلوؤں میں اور آنکھوں کے اوپر شدید ٹیسیں درد ہو۔ ٹانگ اور سر کی ہڈیوں میں زبردست دکھن ہو اور جب آتشک کی بے شمار علامتیں غیر واضح ہوں تو اس مریض کو ان سب تکلیفوں سے آزاد کیا جا سکتا ہے۔ اسے نیند آ سکتی ہے۔ طاقت مل سکتی ہے اور بھوک بڑھ سکتی ہے۔ مگر بعض حالتوں میں پرانے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ مریض کی بھلائی بھی اسی میں ہے۔ اگرچہ یہ ہرے ہو جائیں۔

یہ بات صرف انہی مریضوں تک محدود نہیں ہے جن کو آتشک ہوا ہو۔ علامتیں حاصل کرنے کے لئے دوسری دواؤں کے استعمال کی طرح اس کا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بہت سی علامتیں رات کو بستر میں بڑھتی ہیں۔ بہت سی علامتیں شام کو شدت اختیار کرتی ہیں اور سویرے تک جاری رہتی ہیں۔ سورج ڈوبنے سے لے کر سورج نکلنے تک بہت سے شدید درد اور تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ بعض حالتوں میں حرارت سے افاقہ ہوتا ہے۔ بعض سر درد ہوا سے اور بعض ٹھنڈک پہنچانے سے کم ہو جاتے ہیں۔ صبح کو جاگنے پر سخت کمزوری آتی ہے۔ اس نے مرگی کے اکثر مریضوں کو تندرستی بخشی ہے۔ حیض کے بعد مرگی کے تشنجی دورے۔ بے خوابی۔ اکثر آدھی رات تک اور اکثر ساری رات ہی نیند نہیں آتی۔ رات کو رگوں میں خون گرم محسوس ہوتا ہے۔

سارے جسم میں جگہ جگہ درد۔ ہڈیوں کے غلاف، اعصابی نظام اور جوڑوں میں درد۔ درد اکثر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور یکا یک بند ہو جاتا ہے۔ جگہ جگہ تیز درد۔ شکایتیں گرمی اور سردی میں بڑھتی ہیں۔ شدید سوکھیا مسان، ناسور، اعضاء کا فالج، ہڈیوں کے ناسور، ریڑھ کا ٹیڑھا پن۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں۔ ٹھگنے بچے۔ ہڈیاں نیز بھی ہو جاتی ہیں۔ غدود بڑھ جاتے ہیں۔ جسم سے بدبو آتی ہے۔ بے شمار اعضاء میں چھونے سے دکھن ہوتی ہے۔ خصوصاً ہڈیوں سے۔ بار ہا دیکھا گیا ہے کہ آتشک کے مریضوں میں اکثر دوائیں صرف چند روز ہی کامیابی سے کام کرتی ہیں۔ تب تبدیلی کرنا پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں خاص قسم کے زہریلے مواد سے تیار کی گئی دوا (نوسوڈ) کی ضرورت پڑتی ہے۔ سفلیلیم صرف اسی حالت میں کام کرتا ہے جبکہ شدید کمزوری ہو اور علامتوں کا فقدان ہو۔ جب ناگوں پر، گلے میں، منہ میں اور جسم کے دوسرے حصوں پر زخم ہوں اور وہ صحت قبول نہ کرتے ہوں تو سفلیلیم کام کرتا ہے۔ ناسور، ہڈیوں کے گومڑ، بھگندر، دق کی گانٹھیں اور مسے اس کے زیر اثر فوری طور پر استعمال کرایا گیا ہو تو عموماً یہ ناکام رہتا ہے۔ سفلیلیم خالصتاً آتشک کے لئے بہترین دوائی نہیں ہے۔ یہ صرف اسی حالت میں کام کرتا ہے جبکہ آتشک دب گیا ہو اور بہترین ردعمل لانا مقصود ہو۔ مصنف نے بار ہا دیکھا ہے کہ حلق اور مقعد کے سے تباہ حال صحت والے مریضوں کے مہلک زخم، سفلیلیم کے زیر اثر درست ہو جاتے ہیں جبکہ سلفر ناکام رہا ہو۔ سفلیلیم نے ابتری کی طرف ترقی روک دی اور صحت بحال کرنے میں مدد دی۔ سلفر دینے سے علامتوں میں اکثر دیر تک اضافہ جاری رہتا ہے جبکہ آتشک کے بعد کے دور میں ریشوں میں بھاری تبدیلی آچکی ہو۔ اکثر ایسی تبدیلیاں گومڑ کی وجہ سے آتی ہیں۔ سلفر عموماً بیماری کے اس نتیجے کو دور کرتا ہے جس کو مریض برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر سلفر کی اونچی طاقت دینے کے بعد علامتوں میں اضافہ ہوا ہو تو پھر اکثر یہ شبہ ہوتا ہے کہ آتشک خفیہ ہے۔ سلفر کی نیچی طاقت ایسے نتیجے پیدا نہیں کرتی۔ جب علامتوں کی تیزی اتنی دیر تک جاری رہے تو پھر سفلیلیم کے استعمال پر غور ہونا چاہئے۔ اکثر آتشک ان حالتوں میں بھی موجود رہتا ہے۔ جبکہ اس کا قطعاً شبہ نہ ہو۔ اس دوائی کا استعمال محض اونچی طاقت میں ہونا چاہئے۔

نسیان، بھولتا ہے، یادداشت کمزور، بغیر وجہ ہنستا ہے اور روتا ہے۔ مریض لوگوں کے چہرے، نام، تاریخیں، واقعات، کتابیں اور جگہ بھول جاتا ہے۔ وہ چند رقوں کو نہیں جوڑ سکتا۔ تندرستی سے ناامید، مالیخولیا، ڈرتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گا۔ بے شعوری، دوستوں سے بے پرواہ، اسے کسی بات میں آرام نہیں ملتا۔ رات کو اور صبح کو ڈرتا ہے۔ صبح جاگ اٹھنے پر کمزوری اور دکھن بڑھتی ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتا ہے میں ذاتی طور پر وہ نہیں ہوں جو تھا۔ وہ ذاتی طور پر خود کو محسوس نہیں کرتا۔ ادھیڑ عمر کے ایک شخص کو برسوں سے خفیہ آتشک تھا۔ اس کے زیر اثر وہ اپنا کام کاج چھوڑ بیٹھا اور گھر میں غمگین ہو کر بیٹھا رہتا۔ اس کی بیوی کسی طرح گھر کا خرچ پورا کرتی۔ سفلیلیم کی چند خوراکیں کھانے کے بعد اسے نئی طاقت ملی۔ وہ محنتی ہو گیا اور خوشحال ہو گیا۔ سر چکراتا ہے۔ دماغ کے سبز مادے میں نقص آجانے سے پیدا ہوا گونگا پن۔ دماغی آتشک کی بعض حالتوں میں سلفر اور کاسٹیکم سے دیرینہ شدت آتی ہے اور کمزوری بڑھتی ہے۔ سفلیلیم موافق طور پر کام کرتا ہے۔

آتشک کے مریضوں کو اکثر شدید عصبی درد ہوتے ہیں۔ سر کے پہلوؤں میں، پیشانی اور کنپٹیوں میں شدید درد۔ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک۔ ایک کان سے دوسرے کان تک۔ ایک آنکھ سے گدی تک اور

احساس جیسے کیڑا اچھل رہا ہو۔

منہ میں اور زبان پر زخم ہو جاتے ہیں۔ بدبودار سانس۔ زبان اسفنج کی طرح نرم۔ جن لوگوں نے مدت تک پارہ کھایا ہوا ان کی زبان پر آسانی سے دانتوں کے نشان پڑ جاتے ہیں۔ زبان کا دھرنگ، زبان سرخ، چھلی ہوئی، خراش والی ہوئی، پھٹی، دکھتی ہے۔ زبان پر چوڑے چوڑے داغ۔ کھلے منہ کے چوڑے چوڑے زخم۔ سرخ داغ۔ منہ میں بدبودار رال کی کثرت نرم تالو پر زخم۔ سخت تالو کے ناسور، نرم تالو تقریباً ضائع ہو جاتے ہیں۔ زخموں سے خون نکلتا ہے۔

حلق زخموں سے بھر جاتا ہے حلق و ٹانسلز کا ورم۔ نرم تالو کا ورم اور گانٹھ دار، نزلہ اور زخم۔ ناک کے بالائی سرے بند ہو جاتے ہیں اور وہاں پپڑی جمتی ہے۔

بھوک و رغبت پلٹ جاتی ہے۔ تیز شراب کے لئے خواہش۔ پیاس، کھانے اور گوشت سے نفرت۔ بے رغبتی۔ کوئی چیز نہیں بھاتی۔ اپھارہ، کلیجے میں جلن، متلی، قے، معدے کے زخم۔

مقعد بھی بہت سی علامتوں اور حالتوں کا مرکز ہے۔ مثلاً زخم، ناسور، پھاؤ، بواسیر، مسے، گانٹھ دار ابھار۔ خون کا بکثرت اخراج، کٹن وجلن کے ساتھ درد۔ قبض، مقعد کا لقوہ، کانچ، امعاء مستقیم کا ڈھیلا پن اور لمبی سی کانچ نکلے۔

سٹلنجیم خصیوں، دریڑھ کے ستون اور خصیوں کی تھیلی میں گانٹھ دار ابھار کو دور کرتا ہے۔ پیاری کے پردے اور خصیوں کی تھیلی کی داد کو بھی یہ دور کرتا ہے۔ خصیوں اور دریڑھ کے ستون کی سختی۔

رحم کی نالی میں گانٹھ دار ابھار۔ بچے دانی کے منہ کے زخم۔ بچے دانی کی گردن کی سختی۔ زرد سبز رنگ کا لیکوریا بکثرت آتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں کا لیکوریا جبکہ مخصوص ہسٹری بھی موجود ہو۔ تیز پانی سی رطوبت جورات کو بستر کی حرارت سے شدت اختیار کرے۔ رات کو رحم کے خصیوں میں درد رحم کی خارش۔ بچے دانی میں تیز درد۔ رحم کے خصیوں کی رسولی۔ رحم کے خصیوں کا گومڑ۔ دوران مباشرت جوش کے وقت رحم کے خصیوں میں کٹن کے ساتھ درد۔ بچے دانی اور خصیوں کی تکلیف جبکہ مخصوص ہسٹری بھی موجود ہو۔

نرخرے کے زخم اور آواز بیٹھ جائے۔ ہر روز رات کو شام سے سویرے تک نرخرے میں متواتر تیز درد ہو۔ درد کے مارے رات بھر فرش پر چہل قدمی کرنا پڑے۔ ایسی حالت میں سٹلنجیم کی بہت اونچی ایک ہی خوراک کافی ہے۔

گرم مرطوب آب و ہوا کا رات کو شدت اختیار کرنے والا دمہ۔ دم کشی۔ ہوا کی باریک نالیوں کے نقص کی وجہ سے پرانا دمہ۔ دمہ اور دم کشی رات کو، بادل کی گرج کے وقت شدت اختیار کرتا ہے۔ راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ آدھی رات کے بعد 1 بجے سے 4 بجے صبح تک دم کشی کا زور۔

رات کو کھانسی آتی ہے۔ رات بھر خشک کھانسی کا زور۔ چھاتی میں کچا پن۔ گاڑھا پیپ سا بلغم۔ دائیں کروٹ سونے سے خشک کھانسی آتی ہے۔ پیپ سا گاڑھا کف۔ مٹیالا، سبزی مائل، سبزی مائل زرد رنگ کا بے ذائقہ کف نکلے۔ صاف سفید رنگ کا کف نکلتا ہے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ۔ چھاتی کی پسلیوں کے پچھلے حصوں پر دباؤ اور درد۔ چھاتی پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔

متحرک دردوں کی وجہ سے اکڑن اور کمر میں لنگڑاہٹ۔ ساری ریڑھ میں ہلکا ہلکا درد۔ درد گردہ جو پیشاب کر چکنے پر بڑھتا ہے۔ خصیوں کی تھیلی میں درد جو بیٹھنے پر بڑھتا ہے۔ گردن اور ریڑھ کی ہڈیوں کے ناسور۔ گردن کے غدود پھول جاتے ہیں۔ یہ گردن کے پھولے ہوئے غدود کو درست کر دیتا ہے۔ رات کو کمر میں، کولہوں میں اور ران میں درد ہوتا ہے۔ یہ خون کے لال ذرات کی مہلک کمی کو دور کرتا ہے۔

جوڑوں کا ورم، گٹھیاوات، پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔ ان میں سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ اعضاء میں درد جو حرارت سے کم ہو اور سورج چھپے سے سورج چڑھے تک شدت اختیار کرے۔ تمام جوڑوں کی سختی۔ بالائی اعضاء کے جوڑوں میں گٹھیاوات کا درد اور سوجن۔ کندھے کی تکونی ہڈی میں گٹھیاوات کا درد۔ بازو اوپر اٹھانے سے درد ہوتا ہے۔ حرکت کرنے سے بازوؤں میں درد ہوتا ہے۔ ہاتھوں کی پشت پر زخم۔ ٹانگوں میں رات کو درد اور ورم۔ پیروں میں درد جس کی وجہ سے نیند نہ آئے۔ بیٹھنے سے درد بڑھتا ہے۔ ان پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے درد گھٹتا ہے۔ گھٹنوں اور کولہوں کی کمزوری۔ رات کو بستر میں ہڈیوں میں سخت درد۔ رات کو پیر کے اوپر کے حصے اور نیچے میں درد۔ درد اکثر رات کو گرم بستر میں بڑھتا ہے۔ درد کی شدت کی وجہ سے رات کو مریض بستر چھوڑ دیتا ہے۔ کولہے اور ران میں پھاڑنے کی طرح کے درد جو رات کو شدت اختیار کرتا ہے۔ مگر سورج نکلنے پر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ چلنے سے گھٹتا ہے۔ اس پر موسم کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سٹلفلیم اہلی درد کو دور کر دیتا ہے۔ ٹانگوں پر زخم۔ ٹانگوں پر پپڑی آتی ہے۔ پیروں پر رق کے گومڑ۔ ٹانگوں اور تلوؤں کے پٹھوں کے غلاف میں تناؤ۔ اکثر گرمی یا سردی کی شدت پرانے مریضوں کی علامتوں میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اعضاء کا عصبی درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ جوں جوں رات بڑھتی ہے درد بھی شدت اختیار کرتا ہے۔ ٹانگ کی لمبی ہڈی نہایت ذکی الحس۔

بخار اور بخار کی سردی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ مگر رات کو پسینہ آنا اور انتہائی کمزوری زبردست علامت ہے۔

بہت طرح کی پھنسیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر ان کا بہترین مطالعہ آتشک کے متعلق مختلف کتابیں پڑھنے سے ہو سکتا ہے۔ مطالعہ کی اصل غرض بیماری کا حال پڑھنا نہیں ہے بلکہ اس کے زہر سے تیار شدہ دوائی کے اثر اور عمل کو ذہن نشین کرنا ہے۔

ٹیرنٹولا ہسپانیکا *TARENTULA HISPANICA*

اس خوفناک زہر کا استعمال صرف سفوف کی شکل میں ہی ہونا چاہئے۔ اس دوا کی عصبی علامتیں غیر واضح ہیں اور تعداد میں بھی بے شمار ہیں۔ اس دوائی کی تمام علامتوں اور حالتوں میں فکر اور بے چینی کا غلبہ رہتا ہے۔ یہ بڑی حد تک آرسینکم کے مشابہ ہے۔ فکر اور تردد اکثر ذہن میں، اکثر سارے جسم میں، اکثر ہاتھ پاؤں میں اور اکثر معدے میں محسوس ہوتا ہے۔ پریشانی اور فکر کا دل میں مرکز بنانا اہم اور قابل ذکر علامت ہے۔ رنگوں سبز، سرخ اور سیاہ رنگ سے سخت نفرت پائی جاتی ہے۔ قیاس کی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ شرم و حیا ہوا ہو جاتی ہے۔ ادھر ادھر دوڑنے اور ناچنے کودنے کی خواہش۔ پاگلوں کی طرح ناچتا ہے۔ اکثر باجے سے تمام

علامتوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اکثر وہ بڑھ جاتی ہیں۔ اسے باجے کی آواز سن کر شدید جوش آتا ہے۔

بدن کا سوکھنا نہایت اہم اور نمایاں علامت ہے۔ سارے بدن کا گوشت پوست سوکھ جاتا ہے۔ سارے بدن کی جلد پر محسوس کرتا ہے جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہیں۔ جسم کے کسی حصے کا لقوہ یا سارے اعضاء کا لقوہ۔ لرزہ اور تشنجی جھٹکے۔ یہ لرزے کی ان حالتوں میں نہایت مفید ہے جبکہ تکلیف باجے کی آواز سے گھٹتی ہو۔ لیکن اگر تکلیف بڑھتی بھی ہو تو بھی اس سے آرام آ جاتا ہے۔ اعضاء کی شدید بے چینی۔ آرسینکم کے مشابہ ہے۔ یہ بھی آرسینکم کی طرح جسم میں بہت گہرائی تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ اس نے بارہا ان حالتوں میں فائدہ کیا ہے جبکہ آرسینکم ناکام رہا حالانکہ وہی بہترین دوائی معلوم ہوتی تھی۔ فکر، تردد، بے چینی، بازوؤں، ٹانگوں، دھڑ اور سر کی متواتر حرکت، شام کو پیروں میں بے قراری جو نیند آنے سے پہلے قائم رہتی ہے جیسا کہ آرسینکم اور لائیکو میں پایا جاتا ہے۔ جسم اور اعضاء میں درد پایا جاتا ہے۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ بازوؤں اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ مقررہ وقت پر علامتوں کا ظاہر ہونا نہایت اہم علامت ہے اور اسی خوبی کے سہارے یہ باری کے بخاروں میں فائدہ کرتا ہے جبکہ اعضاء میں بے چینی، بے قراری، ہڈیوں میں ہلکا ہلکا درد ہو۔ سوئی چبھنے کا سا درد۔ اس کے ساتھ فکر خصوصیت کے ساتھ جبکہ یہ سب علامتیں شام کو آتی ہوں اور بخار رات بھر جاری رہتا ہو۔ نیز شام بخار کی سردی اس کے بعد بخار آئے۔ مگر پسینہ نہ آئے یہ خاص خوبی ہے۔

مریض سردی برداشت نہیں کر سکتا۔ سرد ہوا سے اور سردی لگنے سے اس کو ہمیشہ درد ہو جاتا ہے۔ سرد مرطوب ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کھلی ہوا میں گھومنے سے بیشتر علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ ہوا سرد نہ ہو۔ کھلی ہوا اور مالش کرنے سے آرام ملتا ہے۔ تمام اعضاء میں کمزوری کا احساس۔ انتڑیوں اور مثانے میں تیز و شدید درد۔ بیشتر اعضاء میں جلن ہونا اہم علامت ہے۔ خاص کر مقعد میں، ہتھیلیوں میں، تلوؤں میں اور بچے دانی میں۔ ہسٹریا کی مریض عورتوں کے لئے یہ نہایت اعلیٰ اور مفید ہے۔ مریض سوتے سوتے اٹھ کر چل دیتا ہے۔ ذکاوت حس، غم اور جوش سے تمام علامتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لرزہ کی حالت میں چلنے کی بجائے اسے دوڑنے میں آسانی ہوتی ہے۔

حافظہ کی کمزوری، تنگ مزاجی۔ ہسٹریا کی علامتیں باجے سے کم ہو جاتی ہیں۔ مریضہ کی حرکتیں مضحکہ خیز ہوتی ہیں اور شہوانی خیالات کا غلبہ رہتا ہے۔ اسے باجا بجتے سن کر شدید جوش آتا ہے۔ وہ گاتے گاتے پژمردہ ہو جاتی ہے۔ لومڑی کی طرح چالاک، توڑ پھوڑ کرتے رہنا پسند کرتی ہے۔ پاگل پن کے دورے اس کے ساتھ ٹانگوں کی بے قراری۔ دھمکیاں دیتی ہے۔ کوئی سوال پوچھے تو مریضہ جواب نہ دے گی۔ وہ بار بار سوچتی ہے کہ میری توہین کی گئی ہے۔ زبردست دماغی کمزوری اور غمگینی۔ جوش کے ساتھ گانا بجانا اور رونا۔ اسے بھوت پریت، بدروحیں، جانور، غیر مانوس چہرے اور کیڑے مکوڑے دکھائی دیتے ہیں۔ اسے اپنے کمرے میں غیر اجنبی شخص نظر آتے ہیں۔ ٹیرنٹولا کا مریض طرح طرح کی بیماریوں کا بہانہ کرتا ہے۔ خاص کر بے ہوشی اور غشی کا۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود کو مریض سمجھتا ہے بلکہ مریض ہونے کا بہانہ بھی کرتا ہے حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتا۔ سرخ، سبز، سیاہ اور دوسرے شوخ رنگوں سے نفرت کرتا ہے۔ مریضہ خود بخود بال نوچتی ہے

اور سر کو دونوں ہاتھوں سے دباتی ہے۔ ہر وقت شکایت کرتی رہتی ہے۔ دھمکیاں دیتی رہتی ہے۔ اپنی دایہ اور خدمت گاروں کو دھمکاتی ہے۔ سر پر کے مارتی ہے۔ بدن پر چوٹ مارتی ہے۔ خدمت گاروں اور عزیزوں کو مارتی ہے۔ تشدد اور تشدد پر آمادگی اس دوا کی زبردست علامت ہے۔ تشدد آمیز غصہ، اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتی ہے۔ کوئی دلجوئی کرے تو رونے لگتی ہے۔

ذہنی علامتیں شام کو کھانا کھانے کے بعد گھٹ جاتی ہیں۔ بہت سی جسمانی علامتیں شام کو بڑھ جاتی ہیں۔ خاص کر بخار کی حالت میں۔

خواہش ہوتی ہے کہ کسی اندھیرے کمرے میں لیٹی رہے اور کسی سے بات نہ کرے۔ پاگل پن کے خیالات مثلاً مریضہ خود کو چھپانا چاہتی ہے مبادا کوئی اس پر حملہ نہ کردے۔ اگر کوئی اس کی بات کاٹ دے تو وہ بگڑ بیٹھتی ہے۔

دوران سر کے بار بار دورے ہوں حتی کہ دوران کی وجہ سے زمین پر گر پڑتی ہے۔ سر رات کو چکراتا ہے، سیڑھیاں اترتے وقت چکر آتے ہیں۔ سر کی طرف خون کا دورہ بڑھ جانے سے سر چکراتا ہے۔ اگر کسی چیز کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے تو سر چکرا جاتا ہے۔

سر میں بھی بے شمار علامتیں پائی جاتی ہیں۔ سر میں جھٹکے آتے ہیں، اینٹھن ہوتی ہے۔ مریض سر کو متواتر ہی کسی نہ کسی چیز سے رگڑتا رہتا ہے سر کو ادھر اُدھر پٹکتا رہتا ہے۔ مریضہ محسوس کرتی ہے جیسے سر پر ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ سر میں جلن کے ساتھ گرمی، شام کو سر درد، صبح کو سو کر اٹھنے پر سر درد۔ آنکھیں کھول نہیں سکتا۔ سر کو آگے کی طرف جھکانے سے درد بڑھتا ہے۔ لیٹے ہوئے سے دباؤ کے ساتھ درد۔ جو اکثر سارے سر میں جگہ جگہ ہوتے ہیں۔ بیک وقت گدی اور کنپٹیوں میں شدید درد۔

ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔ آنکھ کھلی کی کھلی رہ جاتی ہے۔ بینائی دھندلی عموماً دائیں آنکھ کی بینائی دھندلی رہتی ہے۔ دائیں آنکھ میں شدید درد جیسے آنکھ میں ریت پڑی ہے۔ یا کوئی پرچی موجود ہے۔ آنکھ میں خارش، جلن، خاص کر دائیں آنکھ میں چندھیا پن نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً دائیں آنکھ پر اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ بیشتر علامتیں جسم کے دائیں حصے میں ہی پائی جاتی ہیں۔

کان سے رطوبت بکثرت نکلتی ہے۔ کانوں میں شدید درد۔ کان کے سوراخ میں ڈنک لگنے کا سا درد۔ کم سنے، دائیں کان میں ہلکا ہلکا درد۔ دائیں کان میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ کان میں بھنبھناہٹ۔ زنانے کی آواز اور سر چکرائے۔ صبح سو کر اٹھے تو گھنٹیاں بجنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دائیں کان میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

نزلے اور زکام کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ناک میں خشکی اور جلن، چھینکیں آئیں۔ اس کے ساتھ نکسیر اور زکام۔ ناک کی نئی اور پرانی علامتوں کا دائیں طرف زور ہوتا ہے۔ چہرہ بیماروں جیسا اور خوفزدہ، سہما ہوا۔

دانتوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ نچلے دانتوں میں درد جیسے دانت گر پڑیں گے۔ حلق اور حلق کی کوڑیوں (ٹانسلز) کا ورم۔ خصوصاً دائیں طرف ٹانسلز میں درد جو کان تک پہنچے۔ حلق میں گولی لگنے کی طرح

کا درد۔ نگلنے پر درد اور گھٹن۔ اس نے خناق کا فائدہ پہنچایا ہے۔ حلق کے بیرونی حصے پر سخت سوزش آتی ہے اور تیز بخار ہو جاتا ہے۔

خوراک سے نفرت، خاص کر گوشت سے۔ ہاں کچی چیزوں کے لیے رغبت، ٹھنڈے پانی کے لیے پیاس، متلی اور قے، تلخ ڈکاریں۔ معدے میں کمزوری اور بے قراری کا احساس۔ معدے میں کمزوری جیسے جان نکل چلی ہو۔ جو کچھ بھی کھاتا ہے قے کر دیتا ہے۔ معدے میں جلن کے ساتھ درد۔

پیٹ میں جلن جو نیچے انتڑیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مقعد میں جلن، تلی میں تیز درد۔ دبانے سے جگر میں درد ہوتا ہے۔ ورم جگر۔ پیٹ کے دونوں پہلوؤں میں درد۔ پیٹ میں اپھارہ۔ اکثر درد قولنج ہوتا رہتا ہے۔ پیٹ میں، مقعد میں اور رحم میں بیک وقت گولی لگنے کی طرح کا درد۔ جن عورتوں کو تیر سنولا کا زہر دیا گیا ہو ان کے بچے دانی اور پیٹ میں گومڑ ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے نچلے حصے میں سخت درد۔

اس نے اس خوفناک اور بدترین قبض کو دور کیا جو تیز جلاب آور دواؤں اور انجکشن سے بھی دور نہ ہوئی تھی۔ اس کی رہنما علامتیں ہیں:

"بے چینی، بے قراری، متواتر کروٹیں بدلتے رہنا، فکر و تردد، پہلو بدلتے رہنا اور سر کو تکیہ سے رگڑتے رہنا۔"

پاخانے کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔ پاخانے کے ساتھ خون کافی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ مقعد میں جلن، اینٹھن اور درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے۔ پاخانہ نہایت مشکل سے اترتا ہے۔ اس میں متلی اور قے کے ساتھ دست بھی پایا جاتا ہے۔ سرد ہونے کے بعد دست شروع ہو جائیں جبکہ فضلہ سخت بدبودار ہو۔

اس زہر کے اثر سے پیدا ہونے والی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ اس نے ذیابیطس کو دور کیا ہے۔ ذیابیطس اس کے ساتھ رنج و غم، فکر اور کمزوری۔ سارے جسم میں کچلے جانے کی طرح کے درد جو سارے جسم میں ہوتے ہیں۔ کھانستے وقت پیشاب خود بخود نکل جاتا ہے۔ گردے کا درد۔ پیشاب مشکل سے اترتا ہے۔ اس دوا سے صفراوی پتھری کا درد دور ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی سوزش مثانہ کی سی علامتیں پیدا کرتا ہے۔ یہ مثانے کے ورم کو بھی دور کرتا ہے۔ ان عام علامتوں کے پیش نظر مثانے میں تشنجی حرکتیں ہوتی ہیں۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ بدن سوکھتا ہے اور شکر آتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں درد ہوتا ہے اور پیشاب کر چکنے کے بعد کھچاؤ ہوتا ہے۔ پیشاب میں ریت بکثرت آتا ہے۔ بدبودار پیشاب۔

بے پناہ نفسانی جوش۔ ذہنی طور پر خود ضبطی کی خواہش ہوتی ہے۔ شہوانی جوش جو بمنزلہ پاگل پن ہو۔ حلق کے بعد پروسٹیٹ غدود سے رس نکلتا ہے۔ احتلام منی (مادۂ تولید) میں خون ملا ہوا۔ آلات تناسل میں درد، جیسے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ان میں درد ہوتا ہے۔ راتوں میں درد۔ عضو پھول جاتا ہے۔ دونوں خصیوں میں گومڑ۔ ریڑھ کے ستون میں درد اور خصیوں میں ورم۔ ریڑھ کے ستون میں کھچاؤ۔

عورت کو بھی ناقابل ضبط شہوت ہوتی ہے۔ حیض وقت سے بہت پہلے اور کثرت سے آتا ہے۔

آلات تناسل میں شدید خارش جورحم کی نالی تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ خارش رات کو بڑھتی ہے۔ بچے دانی میں درد اور زبردست اینٹھن۔ یہ دوا کام اماد کو دور کرتی ہے۔ مباشرت کرنے سے خواہش اور بھڑکتی ہے۔ جماع کرنے سے بھی راحت نہیں ملتی۔ آلات تناسل کی ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے۔ یہ ریشہ دار گومڑ کو دور کردیتا ہے۔ بچے دانی کے پٹھے بری طرح ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور بچے دانی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔ سوجن آجاتی ہے اور سختی آتی ہے۔ بچے دانی میں سخت اینٹھن اور جلن اور اس کے ساتھ حکی وقے۔ بچے دانی دباؤ قطعاً برداشت نہیں کرسکتی۔ بچے دانی میں دردزہ کی طرح کھچاؤ کے ساتھ درد۔ یہ درد عموماً ایسے ہوتے ہیں جیسے استقاط حمل میں ہوا کرتے ہیں۔ آلات تناسل میں گولی لگنے کی طرح کے درد۔

یہ ہوا کی نالیوں کی شکایت میں نہایت اکسیر ہے۔ زخرے اور سانس کی بالائی نالی میں خراش، کھر دنج، بار بار کف تھوکنے کے لئے خراش۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بولتے وقت گلا بیٹھ جاتا ہے۔ زخرہ اور سانس کی نالی کا بالائی حصہ خشک ہو جاتا ہے۔ حلق سے چھاتی تک جلن۔

اس میں کھانسی کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ بار بار خشک کھانسی جو شام کو بڑھتی ہے۔ خشک تشنجی کھانسی اور اس کے ساتھ ڈکاریں۔ تھوکنے کی ہر بار کوشش کرنے سے گلا گھٹتا ہے۔ زخرے اور سانس کی باریک نالیوں میں خراش کے ساتھ کھانسی۔ رات کو کھانسی آتی ہے۔ صبح کو پھر خشک کھانسی۔ صبح کے وقت زرد رنگ کی گاڑھی کف نکلتی ہے۔

سانس کی سخت تنگی جیسے دل کی خرابی ہونے کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ چھاتی پر سخت دباؤ۔ ہانپ کر سانس لیتا ہے۔ دم گھونٹنے والا نزلہ۔ بازو اوپر اٹھانے سے اور بائیں کروٹ لیٹنے سے چھاتی گھٹتی ہے۔ گٹھیاوات کے درد۔ چھاتی میں درد۔ چھاتی کے آر پار درد۔

اس میں دل کی بھی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس نے اس دھڑکن کو دور کیا ہے۔ جس میں دل کے دروازوں میں مرمر کی آواز تھی۔ دل کا نپتا ہوا محسوس ہوتا تھا اور نبض کی رفتار بے قاعدہ تھی۔ دل میں سخت فکر، زبردست دھڑکن۔ یکایک سخت دھچکے کے ساتھ دھڑکن جیسے ڈر گیا ہو۔ حالانکہ ڈرا نہیں ہے۔ ہر وقت ہوا چاہتا ہے، تازہ ہوا کی خواہش۔ محسوس کرتا ہے جیسے دل پلٹ گیا ہو یا جیسے کوئی دل کو بھینچ رہا ہے، نچوڑ رہا ہے۔ اس نے درد دل دور کیا ہے۔ اس میں درد دل کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

پیٹھ پر پھوڑے، گومڑ، ناسور اور کاربنکل نکلتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ گردن کی پشت پر اور دونوں کندھوں کے درمیان۔ کمر میں درد سخت۔ کندھوں کے نیچے شدید درد جو حرکت سے بڑھ جاتا ہے۔ ساری کمر میں گٹھیاوات کا درد۔ یہ ریڑھ کے ستون کی دکھن کی بہترین دوائی ہے۔ ریڑھ کا جوش دبانے اور چھونے سے بڑھتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کی علامتوں کا تو شمار ہی کیا ہے۔ میں صرف یہاں چند ہی علامتوں کا ذکر کروں گا۔ کمزوری، بے حسی اور بے قراری ہر حالت میں موجود رہتی ہے۔ گٹھیاوات کے درد۔ ہاتھوں پاؤں میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریض کپڑوں کا دباؤ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ بالائی اعضاء کا بھاری پن اور بے حسی۔ بازو میں درد جیسے کوئی بازو کو نچوڑ رہا ہو۔ درد دل اور کندھوں میں درد۔ جلن کے ساتھ درد۔ کترن کے

ساتھ متحرک درد۔ متواتر ہاتھ ہلاتا رہتا ہے۔ عصبیت کی وجہ سے انگلیاں پکڑ لیتا ہے۔ بائیں بازو کا بالائی حصہ اور دائیں بازو کا نچلا حصہ بے حس ہو جاتا ہے۔ نچلے اعضاء کا لقوہ۔ اس کے ساتھ حرکت کرنے سے کمر درد۔ نچلے اعضاء کی بے قراری، اس کے ساتھ چلانے کی متواتر خواہش۔ (آرسینکم) شام کو تھکان اور درد۔ نچلے اعضاء میں بے حسی جو پٹھوں کے کھنچاؤ کی شکل اختیار کر لیتی۔ باری کے بخاروں میں سردی کے وقت نچلے اعضاء کی بے قراری اور میٹھا میٹھا درد۔ رات کو کولہوں میں سخت درد۔ کولہوں اور کمر کی تکونیہ ہڈی میں شام کے وقت بیٹھنے پر درد۔ کودنے کی زبردست خواہش۔ صبح 6 بجے جوڑوں میں درد شروع ہو جاتا ہے اور شام تک جاری رہتا ہے۔ رانوں میں درد جیسے وہ بندھی ہوئی ہیں۔ رانوں میں گولی لگنے کا سا درد۔ ہر وقت پیر ہلاتا رہتا ہے۔ ٹانگوں میں بھاری پن۔ ٹانگوں میں درد جیسے وہ کچلی گئی ہوں۔ شام کو وہ آرسینکم کے مریض کی طرح فرش پر چہل قدمی کرتا ہے۔ یہ آرسینکم کے مشابہ ہے۔ مریض ہر چند منٹ کے بعد جگہ بدل دیتا ہے۔ کبھی اس کرسی پر کبھی اس کرسی پر۔ کبھی اس چارپائی پر اور کبھی اس چارپائی پر۔ فرش پر چہل قدمی کرتا ہے۔

آدھی رات سے پہلے بے خوابی نہایت اہم علامت ہے۔ سارے بدن پر خارش، ڈنک لگتا ہے جیسے کچھ رینگتا ہو۔ خصوصاً اعضاء پر خارش اور جلن۔ اس نے ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے حصوں کے خشک اگزیما کو دور کیا جبکہ آرسینکم اور سلفر ناکام رہے۔ یہ جسم میں نہایت گہرائی تک اور بہت دیر تک کام کرنے والی دوائی ہے۔ جلدی امراض میں نہایت موثر اور مفید ہے۔

تھیرانیڈین THERIDION

ہسٹیریا جیسی محسوسیت جو آواز سے، حرکت سے اور محنت سے از حد شدت اختیار کرے۔ اسے کی خاص اور بے جوڑ علامت ہے۔ اس دوا کے درد آواز سے اور حرکت سے بڑھتے ہیں اور نظام عصبی اس قدر حساس ہوتا ہے کہ سارے جسم میں نہایت تکلیف وہ تھرتھری ہوتی ہے۔ یہ تھرتھری لہروں کی شکل میں اٹھتی ہے۔ اس کے بعد متلی آتی ہے۔ آواز اور شور وغل سے متلی آنا حیرت انگیز طور پر عجیب علامت ہے۔ یہ دیرینہ کے جوش کی پرانی اور ضدی شکایتوں کو دور کرتی ہے جبکہ علامتیں موافق ہوں۔ پرانا نزلہ، ہڈیوں کا مردہ ہو جانا، فوری دق، بدن کا سوکھنا، غدود کا بڑھ جانا، ہر وقت بھوک اور پیاس لگی رہے۔ پرانے معالجوں کے ہاتھ میں خنازیری (کنٹھ مالا) کے لئے بہترین دوا تھی۔ انتہائی سستی، حرارت ملنے سے اور آرام کے وقت تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ ذرا سی محنت سے غشی آ جاتی ہے۔ سردی لگتی ہے۔ کانپتا ہے۔ فکر، اپنی بے قراری کو دور کرنے کے لئے مریضہ کوئی نہ کوئی کام کرتی ہی رہتی ہے۔ حالانکہ وہ کوئی بھی کام پورا نہیں کرتی۔ ہڈیاں دکھتی ہیں۔

غمگینی، ذہنی پستی، اداسی، ہسٹیریا کے دورے، کام کاج سے جی چرائے۔ خوش باش، الست، گیت گائے اور سر درد۔

آنکھ بند کرتے ہی، حرکت کرنے سے، جھکنے سے، جہاز کے تختے پر، آواز یا شور وغل سے سر چکراتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی قے اور سرد پسینہ، رات کو 11 بجے جاگ اٹھتا ہے۔ سر چکراتا ہے اور نبض سست اور

چکرائے پینائی دھندلی اور آنکھوں میں درد، دیوتا کے سامنے جھکنے سے اور آنکھیں بند کرنے سے سر چکراتا ہے۔ سر چکراتا ہے جیسے سمندر میں سفر کر رہا ہو۔

شدید ترین سر درد جو حرکت کرنے سے، بولنے سے، گرم چائے یا پانی وغیرہ پینے سے بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ متلی اور قے۔ آواز اور روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ پیشانی میں درد جو گدی تک پھیل جاتا ہے اور آواز سے، حرکت سے اور سرد ہوا سے بڑھتا ہے۔ حرکت شروع کرتے ہی سر درد ہو جاتا ہے۔ مریضہ محسوس کرتی ہے جیسے چاند اس کی نہیں ہے۔ جیسے وہ اپنی کھوپڑی کو اوپر اٹھا سکتی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں درد۔ لو لگنے کی شکایت۔ کنپٹیوں میں دباؤ کے ساتھ درد، بائیں آنکھ میں اور پیشانی کی آر پار چبھن کے ساتھ درد۔ سر درد کے وقت چارپائی پر نہ لیٹ سکے۔ کھوپڑی پر خارش جو شام کو بڑھے۔

یہ دوائی آنکھ کی بہت سی عصبی علامتوں کو دور کرتی ہے۔ آنکھ کی آگے بھنگے اڑتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس وقت بھی بھنگے اڑتے دیکھتا ہے۔ جبکہ آنکھیں بند ہوتی ہیں 2 دکھائی دیں۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے۔ متلی، ہاتھ سرد آنکھ کے پیچھے دباؤ کے ساتھ درد۔ آنکھ بند کرنے پر متلی اور قے آتی ہے۔

سننے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ ذرا سی آواز سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ خاص کر دانت۔ سر چکرانا بڑھ جاتا ہے اور متلی آتی ہے۔ کان میں آواز آتی ہے جیسے پانی بہہ رہا ہے۔ کانوں کی آس پاس دباؤ۔ کان کے پیچھے پھاڑے کا احساس۔

اس نے بدترین قسم کے نزلے دور کئے ہیں۔ ناک سے بدبودار گاڑھی زرد یا سبزی مائل زرد رطوبت نکلتی ہے۔ ناک کی جڑ میں دباؤ کے ساتھ درد۔ ناک خشک، بار بار سے زور کی چھینکیں آتی ہیں۔

چہرہ پیلا، بیماروں جیسا صبح جاگنے پر غشی آجاتی ہے۔ منہ میں جھاگ آتی ہے اور اس کے ساتھ سردی لگتی ہے۔ دانت سرد پانی برداشت نہیں کر سکتے، کرخت آواز، دانت درد کے مارے مریض رو پڑتا ہے۔ دانتوں میں جلن، منہ میں نمکین ذائقہ زبان جیسے جل گئی ہو۔ منہ جیسے سن ہے۔ ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔

شراب اور ترش چیزیں پینے کی خواہش۔ زبردست پیاس کچھ کھانا چاہتا ہے مگر یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کھائے۔

متلی بہت سی شکایتوں کے ساتھ شامل رہتی ہے اور اس کی بہت سی وجوہ رہتی ہیں۔ صبح سو کر اٹھنے پر، آواز سے، آنکھ بند کرنے سے۔ کسی دور کی چیز کو دیکھنے سے، بولنے سے، تیز رفتار گاڑی میں سواری کرنے سے، موٹر یا جہاز میں سفر کرنے سے متلی آتی ہے۔ متلی اور سر درد اس کے ساتھ سر چکرائے۔ گرم چیزیں پینے سے متلی بڑھ جاتی ہے۔ عصبی مزاج عورتوں کی بحری سفر کی تکلیفیں مثلاً متلی، قے، سر درد اور بدہضمی وغیرہ خصوصاً جبکہ وہ جہاز کی حرکت کو نظر انداز کرنے کے لئے آنکھیں بند کر لیں۔ معدہ نازک۔

یہ جگر کی بہت سی حالتوں کے لئے مفید دوائی ہے جبکہ جلن کے ساتھ درد ہو اور یہ درد چھونے سے، حرکت کرنے سے اور آواز سے بڑھتا ہے۔ پت کی قے۔

مباشرت کے بعد مرد کے جنگھاسوں میں درد، حرکت کرنے سے اور ٹانگوں کو اکٹھا کرنے سے بھی یہ

درد بڑھتا ہے۔ قبض جبکہ پاخانہ نرم ہونے سے بھی مشکل سے خارج ہو۔ مقعد میں کھنچاؤ پروسٹیٹ غدود بڑھ جاتے ہیں۔ فوطوں کی تھیلی اور مقعد کے درمیانی حصہ میں گانٹھ کا سا احساس۔

رات کو پیشاب کرنے کے لئے کئی بار اٹھتا ہے۔ رات کو پیشاب زیادہ آتا ہے۔

ایستادگی کمزور اور خواہش جماع بھی کمزور، بعد دوپہر سوتے سوتے احتلام۔

رحم کے خصیوں میں کچلے جانے کی طرح کے درد، جو حرکت سے بڑھتا ہے۔ حیض دب جاتا ہے۔

سیڑھیاں چڑھے تو دم پھول جاتا ہے۔

بائیں کندھے کے نچلے حصے سے حلق تک گھٹن کے ساتھ درد دق، دل کے متعلق فکر۔

ریڑھ نہایت حساس، آواز سے، شوروغل سے، حرکت سے، جنبش سے، چلنے سے یہ تکلیف بڑھتی ہے۔ پنڈلی میں شدید سوزش، پیروں کی سوجن، اعضاء کا بھاری پن، ہڈیوں میں درد، جیسے وہ ٹوٹ گئی ہیں۔

بخار کی سردی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ پسینہ آسانی سے آجاتا ہے۔ برف سا سرد پسینہ اور اس کے ساتھ غشی، چکر اور رات کو تے آتی ہے۔ جلد کی سخت خارش۔

تھوجا آکسی ڈنٹالس THUJA OCCIDENTALIS

تھوجا کے مریض کی عام تصویر بشرطیکہ وہ حقیقی ہو۔ وہ ہے جس میں مریض کا چہرہ چمکدار ہو۔ جیسے اس پر چربی پوت دی گئی ہے۔ اکثر صاف شفاف مریضوں جیسا چہرہ، بظاہر معلوم ہوتا ہے جیسے کھایا پیا جزو بدن نہ بننے سے خون کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ یہ نقشہ اکثر جریان کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔ سرطان کے مریضوں میں بھی یہ حلیہ پایا جاتا ہے۔ رنگت مومی، پیلی اکثر زرد، کمزور۔

جلد بہت سی علامتیں ظاہر کرتی ہے۔ پسینہ بھی عجیب طرح کا ہوتا ہے۔ اس سے میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ جیسے شہد سے آتی ہے۔ اکثر لہسن جیسی بو بھی آتی ہے۔ تیز بو دماغ کو پریشان کردے۔ آلات تناسل سے اسی طرح کی تیز بو آتی ہے۔ میٹھی میٹھی، شہد جیسی بو، کبھی کبھی جلے ہوئے سینگ جیسی۔ جلے ہوئے پروں جیسی یا جلے ہوئے اسفنج جیسی بدبو آتی ہے۔ یہ خاص قسم کی بدبو اکثر اس وقت آتی ہے جب آلات تناسل پر آتشک کے زخم مندمل ہونے سے مسّے دار سے بن گئے ہوں۔ ایسی حالتوں میں تھوجا مفید ثابت ہوا ہے۔

سارے جسم کی جلد گندی، نہایت غیر تندرست، نیند کی پہلی ہی جھپکی میں آرسینکم کی طرح بکثرت پسینہ آتا ہے۔ آرسینکم اور تھوجا کے زیر اثر جو پیلا پن پیدا ہوتا ہے اگر وہ آپ کے سامنے آئے تو آپ شاید آرسینکم دیں گے۔ بات یہ ہے کہ آرسینکم ابتدائی حالت میں اور تھوجا پرانی حالتوں میں کام کرتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھو کہ آرسینکم پرانی حالتوں میں بھی کام کرتا ہے۔

جریانی حالتوں میں خاص قسم کا دمہ پایا جاتا ہے۔ علامتوں کی بناء پر آرسینکم دیا جاتا ہے اور وہ عارضی طور پر ہی کام کرتا ہے وہ بیماری آنے کی صلاحیت کو روکتا نہیں ہے۔ وہ صرف وقتی راحت دیتا ہے۔ یہی بیماریوں میں ایکونائٹ کی طرح کام کرتا ہے مگر اس سے جو آرام حاصل ہوتا ہے وہ صرف تھوڑی دیر کے لئے ہی قائم رہتا ہے۔ دمہ اور دوسری بہت سی جریانی شکایتوں میں آرسینکم ظاہر ہو سکتا ہے۔ مگر یہ صرف عارضی

راحت لانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکے گا۔ آرسینیکم مریض کے جسم کی گہرائی میں پہنچ کر بیماری کی جڑ پر وار نہیں کر سکتا۔ اس کی بنیادی علامتیں مطابق نہیں ہوتیں۔ آتشک اور سورا میں آرسینیکم بڑی دیر تک کام کرتا رہتا ہے اور شکایت کو جڑ سے دور کر دیتا ہے بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں مگر اس کی علامتیں جریانی شکایتوں کے مطابق نہیں ہوتیں۔ آرسینیکم فتور کی جڑ تک نہیں پہنچتا۔ تھوجا اور نیٹرم سلف جڑ تک پہنچتے ہیں اور مکمل شفا لاتے ہیں۔

نیٹرم سلف اور تھوجا ابتدائی علامتوں کا از سر نو زندہ کر دیتے ہیں حالانکہ وہ برسوں سے دبی ہوئی تھیں۔

تھوجا میں آلات تناسل پر مسے پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ مسے نرم اور گداز اور نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ان میں جلن ہوتی ہے۔ خارش ہوتی ہے۔ کپڑے کی رگڑ لگنے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں پر کیل دار پھنسیاں نکلتی ہیں اور پھوٹ جاتی ہیں۔ پھنسیاں سطح پر پھٹ جاتی ہیں۔ بچے دانی کی گردن پر گانٹھ دار کیل نکل آتے ہیں۔ مقعد کے آس پاس نائٹرک ایسڈ) کے مانند رحم کے بیرونی حصے اور بلغمی جھلیوں پر بھی عموماً اسی طرح کے گانٹھ کیل نکلتے ہیں۔ ایسے کیل دار گانٹھ اور مسے عموماً جلد پر زیادہ نکلتے ہیں۔ بھورے رنگ کے مسے خصوصیت کے ساتھ اگر وہ پیٹ پر ہوں۔ گہرے بھورے رنگ کے داغ جو پیٹ پر نکلتے ہیں۔

چھاتی پر داد جیسی پھنسیاں، سیپیا کے مانند رحم کے منہ اور سپاری پر داد جیسے دانے، یہ داد جیسے چکتے دار چھالے جسم پر جگہ جگہ نکلتے ہیں۔ ان کا مقابلہ تھوجا، رسٹاکس، گریفائیٹس، کالی بائیکرامکس اور میزیریم سے کرنا چاہئے۔

یہ تکلیف سخت تکلیف اور عصبی درد کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ جریانی حالتوں میں خصوصیت کے ساتھ تھوجا عظیم دوائی ہے۔ آپ کو ایسی حالتیں ملیں گی جبکہ مسے کیلوئل کے زیر اثر مٹ جاتے ہیں۔ وہ سکڑ کر جھڑ جاتے ہیں۔ ایلوپیتھک کا طریقہ علاج یہی ہے۔ بعض دفعہ آپ کو ایسے مریض ملیں گے جن کی علامتوں پر گھنٹوں غور کرنے کے بعد آپ کو کوئی سلسلہ یا ترتیب نہ ملے گی۔ آپ محسوس کریں گے کہ رہنما علامتوں کا فقدان ہے اور ان میں کچھ نہ کچھ کمی ہے۔ کسی نے ان مسوں پر نائٹرک ایسڈ کیلوئل یا ایسی ہی کوئی اور تیز چیز لگائی ہے اور ان پر آتشکی مسوں کو دبا دیا ہے۔ جسمانی بناوٹ میں کوئی گہرا نقص آئے بغیر اس قسم کے مسے نمودار نہیں ہوتے۔ یہ مسے کسی وجہ سے نمودار ہوتے ہیں۔ اگر مسے نکل آئے ہوں تو یہ مریض کی خوش قسمتی ہے۔ اس سے اس کی اصل بیماری کم ہو گئی اور جب تک یہ مسے نمودار رہتے ہیں کہ بھلا چنگا رہتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ جونہی مسے دبا دیئے جاتے ہیں تو ہمیں نائٹرک ایسڈ، تھوجا، مرکری اور سٹافی سگیریا کی علامتیں دکھائی دیتی ہیں۔

جب آتشک کے زخم مندمل ہونے سے مسے نمودار ہوئے ہوں تو پھر تھوجا اولین دوائی ہے۔

اگر آپ کو مریض کی ہسٹری میں حیوانی زہر کا پتہ چلے تو پھر تھوجا خصوصیت کے ساتھ کام کرتا ہے۔

سانپ کے زہر کے مابعد اثر۔ چیچک اور ٹیکہ لگانے کے بعد کے اثر میں تھوجا اکسیر اعظم ہے۔

مثانے کی نالی سے کئی طرح کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں۔ جریان بھی ان میں سے ایک ہے۔ اگر یہ رطوبت یا زہر کسی وجہ سے دب جائے تو پھر اس کی وجہ سے پیروں میں، گھٹنوں میں اور خاص کر کمر میں اور گھٹنے

ونچنے کے جوڑوں میں دکھن ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بالائی اعضاء پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے مگر خصوصیت کے ساتھ بالائی اعضاء پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے مگر خصوصیت کے ساتھ نچلے اعضاء پر ہی اثر کرتا ہے۔ اگر خاموشی سے بیٹھے تو علامتیں بدترین شدت اختیار کرتی ہیں۔ جیسا کہ رسٹاکس میں ہوتا ہے۔ جب تک مریض خاموشی سے بیٹھا رہے درد بتدریج بڑھتا رہتا ہے وہ اکثر تنگ آ کر بستر سے اٹھ جاتا ہے اور ادھر اُدھر گھومتا ہے یا بستر میں ہی کروٹیں بدلتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی ایسی دوائی چننی چاہیے جو جریان کی اصلاح کرتی ہو۔ رسٹاکس ان علامتوں کو صرف اسی حالت میں دور کرے گا۔ جبکہ وہ جریانی نوعیت کے نہ ہوں۔ اگر یہ علامتیں سوزاک کے دب جانے سے نمودار ہوئی ہوں تو پھر میڈورینم یا تھوجا آرام کرے گا۔

اس خاص حلقہ میں تھوجا کامیابی کے ساتھ اثر کرتا ہے۔ اگر سارے فتور کی جڑ جریانی زہر ہو تو پھر وہ خصوصیت کے ساتھ کام کرتا ہے۔

بعض دفعہ اخراج دب جانے سے خصوصیت پر ورم آ جاتا ہے۔ اس حالت میں پلساٹیلا کام کرے گا اور کبھی کبھی تھوجا کام کر جاتا ہے۔

تھوجا بائیں حصہ پر اثر کرتا ہے جبکہ پھوڑے کی طرح کا درد ہو مگر عموماً آپ کو ان حالتوں میں پلساٹیلا مدد دے گا۔

تھوجا کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غدود پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ غدود میں اس کے زیر اثر چبھن و کھنچن ہوتی ہے۔ درد ایسے ہوتا ہے جیسے کوئی غدود کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ یہ بات عام غدود کے بارے میں صحیح ہے۔ مگر اس میں بھی ایک غدود یعنی رحم کے خصیہ پر اس کا خاص طور سے اثر دیکھا گیا ہے اور وہ بھی بائیں خصیہ پر۔ یہ بھی صحیح ہے۔ اگر آپ کو کسی عورت کے بائیں خصیہ میں شدید درد کی شکایت ملے جو حیض کے وقت آتا ہو۔ حیض کے دنوں پر جاری رہے اور رانوں تک پہنچے، چاروں طرف پھیلے حیض کے دنوں میں یہ بتدریج بڑھتا جائے۔ ڈنک لگنے، پھوڑنے کی طرح جلن کے ساتھ اور پھٹ پڑنے کی طرح کے درد ہوں۔ درد والی جگہ کو جیسے کوئی توڑ مروڑ رہا ہو۔ وہ درد کی وجہ سے چیخ مارتی ہو اور ہسٹیریا کا دورہ ہو جاتا ہو تو یہ تھوجا کی علامتوں کا زبردست مجموعہ ہے۔ یہ زنکم اور لیکیسس کے برعکس ہے کیونکہ ان دونوں دوائیوں میں حیض جاری ہو جانے سے راحت مل جاتی ہے۔

بیشتر عورتوں کو خصیوں میں ہروقت تیز درد ہوتا رہتا ہے۔ سردی لگنے سے یا موسم بدلنے سے درد بڑھتا ہے۔ بائیں خصیے میں درد ہونا سب سے پہلی علامت ہے۔ اکثر درد اس قدر تیز ہوتا ہے کہ تکلیف دائیں خصیہ میں ہی محسوس ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ ہمدردی کے طور پر ہی حصہ لیتا ہے۔ اگر خصیے کچھ دیر تک ماؤف رہیں تو پھر ذہنی علامتیں بھی آ جاتی ہیں۔ زبردست تنگ مزاجی۔ حسد، جھگڑالو پن اور بدنمائی نمودار ہوتی ہے۔ یہ تنگ مزاجی عموماً گھر والوں کے ساتھ ہی برتی جاتی ہے۔ مثلاً خاوند سے، ماں سے، وہ اجنبیوں سے شائستگی سے بات کرتی ہے اور ڈاکٹر اس تبدیلی کو بھانپ نہیں سکتا کیونکہ دھوکہ دینا اس کی طبیعت کا خاصہ ہے۔ مریضہ تنہائی پسند کرتی ہے وہ خاص خاص امور پر ہی سوچتی ہے۔ مثلاً وہ سمجھتی ہے میں حاملہ ہوں۔ کوئی جاندار میرے پیٹ میں ہے۔ وہ اپنے پیٹ میں بچے کے بازو کی حرکت محسوس کرتی ہے۔ سمجھتی ہے کوئی میرا اچھا

کر رہا ہے یا کوئی میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ وہ سمجھتی میری روح اور جسم الگ الگ ہیں۔

یہ مخصوص خیال ہیں۔ یہ خیال بھلانے کی ترغیب دینے کے لئے مریضہ کو سمجھانا بجھانا بیکار ہے۔ بظاہر وہ خود کو نہایت نازک سمجھتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے میرا جسم کانچ کا ہے مبادا ٹوٹ نہ جائے۔ اسے یہ خیال رہتا ہے کہ چونکہ جسم کانچ کا بنا ہوا ہے لہذا ٹوٹ جائے گا۔ اسے یہ خیال نہیں آتا کہ میرا بدن چونکہ شیشے کا بنا ہوا ہے لہذا وہ بلوری ہے اس حالت کے ساتھ ساتھ نہایت تیز، تند و شدید، پھاڑنے کی طرح کے سر درد، آنکھوں میں پھاڑنے کی طرح کا درد جو حرارت سے گھٹتا ہے۔ آنکھ کے انڈے کے درد حرارت سے گھٹتے ہیں اور باقی درد کھلی سرد ہوا میں کم ہوتے ہیں۔

درد چھوٹی چھوٹی محدود جگہ میں ہوتا ہے۔ جیسے سر میں سر کے پہلوؤں میں اور پیشانی میں کوئی میخ ٹھونک رہا ہو جیسا کہ اناکارڈیم اور اگنیشیا میں ہوتا ہے۔ یہ درد بڑھ کر ایسی شدت اختیار کر لیتے ہیں جیسے کہ کوئی پھاڑ رہا ہو آنکھ کے انڈے پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ آنکھ کے انڈے میں دکھن ہوتی ہے۔ حتی کہ چھونا مشکل ہو جاتا ہے۔ حرارت اور لیٹ جانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے، درد گرم کمرے میں بڑھتا ہے اور کھلی ہوا میں کم ہو جاتا ہے۔

سر کی گٹھیاوات کی علامتیں مرطوب ہوا میں بڑھتی ہیں۔ یہ ترش چیزیں کھانے پینے، طاقت بخش چیزیں پینے اور جوش لانے والی باتوں سے بڑھتا ہے۔

دوائیاں طبعی شکل میں جسمانی طاقت پر دیرپا اثر نہیں کرتیں لیکن اگر مریض نازک مزاج اور ذکی الحس ہے اور آپ اس کو صبح شام یہ دوائیاں دیتے رہیں تو آپ اس کو ایسے زہر میں مبتلا کر دیں گے جو عمر بھر اس کا ساتھ دے گا۔

اگر آپ نے مریض کو کوئی دوائی دے دی ہے تو آپ ان کو نمودار ہونے دیں اور اپنا قدرتی راستہ اختیار کرنے دیں۔ جریانی علامتیں عموماً باہر کے رخ نمودار ہوتی ہیں۔

کوئی دوائی کھا کر تجربہ کرنے سے ہمیں وہی علامتیں ملتی ہیں جو بیماری میں پائی جاتی ہیں۔ اگر کسی تندرست شخص کے جسم میں سوزاک کا زہر داخل ہو گیا ہے تو وہ کچھ عرصہ تک خفیہ رہے گا اور اس کے بعد بیماری کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ اگر بیماری کو اس کے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو پھر اس میں جسم سے خود بخود خارج ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ تب مریض دیرینہ حالتوں میں مبتلا نہ رہے گا۔

ایلوپیتھی والے اخراج کو ہمیشہ دباتے ہیں۔ ہومیوپیتھک معالجوں میں بھی ایسے معالج ہیں جو ایسا ہی کرتے ہیں۔ بار بار دوا دینے سے سوزاک میں اضافہ نہ ہوگا کیونکہ جسم پر مرض کا جتنا اثر ہونا تھا ہو چکا۔

علامتیں حاصل کرنے کے لئے جو دوا کھائی جاتی ہے اس کو زیادہ مقدار میں کھا لینے سے نقصان نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ رہنما یہ سمجھتا ہو کہ علامتوں نے کب نمودار ہونا شروع کیا اور تب وہ دوا بند کرا دے۔ اگر مناسب علامتیں نمودار ہونے کے بعد بھی ہم اس کو دوا متواتر کھلاتے رہیں تو ہم اس شخص کے جسم میں مزید زہر داخل کرتے ہیں حالانکہ یہ زہر پہلے ہی کافی مقدار میں اس کے جسم میں پہنچ چکا ہے۔ اس طرح جہاں علامتوں میں گڑبڑ ہو گی وہاں دوائی نے جو بیماری پیدا کر دی اس کے اثر میں وہ شخص ساری عمر مبتلا رہے گا۔

تھوجا کے بہت سے تجربوں میں اسی طرح کی تذبذب پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہم علامتیں گاہے گاہے نمودار ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تھوجا کے بیشتر تجربے جن لئے گئے ہیں کیونکہ بیشتر علامتوں میں زبردست گڑبڑ پائی جاتی ہے جبکہ پہلے تجربوں میں بہت سی خصوصیتیں نمودار ہو چکی تھیں۔ وی آنا میں جو تجربے ہوئے ہیں انہوں نے تھوجا کی تصویر میں بڑی حد تک گڑبڑ پیدا کر دی ہے۔ اس طرح ہمیں تھوجا کی جو نفیس ترین علامتیں حاصل ہوئی ہیں وہ مریضوں کا علاج کرنے سے حاصل ہوئی ہیں۔ اس کام کے لئے سنجیدہ مزاج معالج کی ضرورت ہے۔

نئے تجربے قطعاً مختلف طریقے سے ہونے چاہئیں۔

تھوجا میں معدے کی چند اہم علامتیں پائی جاتی ہیں۔ صبح سویرے پتلے دست، جس میں فضلہ ڈھیر کا ڈھیر آ پڑے، ناک کان اور چھاتی کا نزلہ، چھاتی کے نزلے میں شدید خشک کھانسی پائی جاتی ہے۔ صبح کے وقت سبزی مائل کف نکلتی ہے۔ اکثر کف بکثرت نکلتی ہے۔

یہ اکثر نمونیہ کی پرانی حالتوں میں بھی مفید ہے۔ خصوصاً ان مریضوں کے لئے جن کو پہلے کبھی سوزاک ہوا اور اب وہ دب گیا ہے۔ سوزاک کے زخم کی جگہ سے جن سے رطوبت نکلتی ہے۔

آلات بول کی علامتیں بھی نہایت اہم ہیں۔ ورم گردہ، گردوں میں خون کا جماؤ۔ گردوں میں درد۔ جلن کے ساتھ پیشاب، مثانے اور مثانے کی نالی میں ورم جو سوزاک کی قسم کا نہ ہو۔ مثانے سے بیپ آئے۔ مثانے کا تھوڑا پیشاب کرنے یا اترنے کا بڑی دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے پیشاب رک جاتا ہے۔ پیشاب کی حاجت متواتر قائم رہتی ہے۔ مثانے کی نالی میں پھاڑنے کی طرح کا درد۔ محسوس کرتا ہے جیسے مثانے کی نالی میں پیشاب برابر حرکت کر رہا ہے جیسا کہ کالی بائیکرام اور پیٹر و سیلینم میں پایا جاتا ہے۔

اگر مثانے کی نالی کی تکلیف جریان کی وجہ سے یا اس کی قسم سے تعلق رکھتی ہو تو تھوجا اولین دوائی ہے۔ اگر بیماری غیر جریانی نوعیت کی ہو تو پھر کینابس سٹائیوا کافی مفید ثابت ہوگا مگر جہاں جریان کا زیر ثابت ہوا وہاں یہ ناکام رہا ہے۔ ہاں جب پیشاب کرتے وقت اور بعد میں جو جلن ہوتی ہے اور گاڑھی زردی مائل سبز رطوبت کے اخراج کو یہ دوا دور کرتی ہے مگر بعد میں کوئی نہ کوئی دوسری دوا ضرور دینی پڑے گی۔ بشرطیکہ وہ جریانی نوعیت کی ہوں۔ تھوجا میں یہ بات نہیں ہے۔ وہ ساری بیماری کو ختم کرنے کے اہل ہے۔

شدید ترین حالتوں میں جہاں پیشاب میں خون آتا ہو۔ شہوت کا انتہائی غلبہ ہو، سخت ایذا ہو، مثانے اور مثانے کی نالی سے خون ملی اور پانی سی رطوبتیں خارج ہوں۔ سنڈات کو چین ملتا ہو اور سنڈان میں رات تو پھر کینتھرس ہی کام دے گا۔ اس میں ایسی صلاحیت موجود ہے کہ مرض کو صرف چند روز میں دور کر دے۔ ایسا مریض لازمی طور پر بہترین طور پر تندرست ہوگا مگر عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ وہ شرابی اور تمباکو پینے والے ہوتے ہیں۔ تمباکو ان نہایت تکلیف دہ چیزوں میں سے ہے جن سے آپ کو واسطہ پڑے گا۔ بیشتر حالتوں میں فوری صحت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ مریض تمباکو پینے یا کھانے کا عادی رہا ہو یا شرابی ہے یا عیاش اور خوش باش ہے۔ یہ مریض عموماً آرام طلب اور عیش پسند ہوتے ہیں۔ ان کی بیماریاں دیر میں صحت قبول کرتی ہیں۔

جو لوگ اس طرح کی آرام طلب اور عیش پرست زندگی بسر کرنے سے اپنی صحت کے ہاتھ دھو بیٹھے

ہوں۔ یقینی طور پر صحت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر وہ اپنا طرز نہ بدلیں۔ آپ اس کو ہلکی خوراک دیں۔ اس کا تمبا کو کم کر دیں۔ شراب قطعاً بند کر دیں اور اس کو مکمل طور پر سادہ زندگی بسر کرنا سکھائیں یہ پہلی شرط ہے۔ اگر وہ اہل خانہ ہے تو ہمیں زبردست ذہنی ایذا پر ہی اکتفا کرنا چاہئے۔ لب لباب یہ ہے کہ علاج کے ابتدائی مرحلے میں جریان کا زہر نہایت پریشان کرتا ہے اور تکلیف دیتا ہے خاص کر نوجوان معالج کو۔

آپ صحیح طریقہ کی جگہ غلط طریقہ جاری نہیں کر سکتے جو مریض کو عمر بھر کے لئے دائمی مریض بنا دے۔

کوئی ایماندار ہومیو پیتھ کسی بیماری کو دبا نہیں سکتا حالانکہ عموماً ایسی کوشش کی جاتی ہے۔

اگر مریض اپنی بیماری کو یکایک اور فوری طور پر روکنا چاہے تو اسے دوسرا دروازہ دکھا دیجئے مگر اس کو آگاہ کر دو کہ اس طرح ہو گا کیا اور کہ اس کو ناقابل بیان تکلیف ہوگی۔

ٹیوبر کولینم بووینم TUBERCULINUM BOVINUM

آؤ آج ٹیوبر کولینم کا مطالعہ کریں۔ میں ٹیوبر کولینم کے نام سے جو دوائی استعمال کرتا ہوں وہ اس دوا سے قدرے مختلف ہے جو عام طور سے بازار میں ملتی ہیں۔ میں نے یہ مرکب حیوانات کی جراحی پڑھانے والے ایک ایک پروفیسر سے حاصل کیا تھا۔ ایک بار پنسلوے نیا میں بہت سے خوبصورت جانوروں کو اس لئے قتل کر دیا تھا کہ ان کو دق ہو گیا تھا۔ پنسلوے نیا یونیورسٹی میں حیوانات کی جراحی کے پروفیسر کی وساطت سے میں نے ان مقتول جانوروں کے وہ غدود حاصل کئے جو دق سے ماؤف تھے۔ میں نے ان میں سے بہترین نمونے چن لئے۔ بورک اینڈ ٹے فل نے ان غدود سے چھٹی طاقت تک کی دوا تیار کی۔ بعد میں سنکر مشین پر 30، 200، ایک ہزار اور اس سے بھی اونچی طاقت کی دوائیں تیار ہوئیں۔ میں یہی دوا پچھلے پندرہ برس سے استعمال کر رہا ہوں۔ میرے بہت سے دوست بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ دوا مجھ سے ہی حاصل کی ہے۔

میں نے ہیرنگ کی تصنیف شدہ کتاب "گائیڈنگ سمٹمز" کے درمیان سادہ ورق لگا کر ٹیوبر کولینم کے تجربوں سے حاصل شدہ علامتیں لکھ لی ہیں۔ اب میں اس دوا کا استعمال انہی کی روشنی میں کرتا ہوں۔ میں ٹیوبر کولینم کا استعمال محض اس لئے نہیں کرتا کہ یہ بیماری کے اصل زہر سے تیار ہوئی ہے اور نہ ہی اس مروجہ خیال سے کرتا ہوں کہ کسی بیماری کے زہریلے اثر اسی بیماری کی دوا ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ایسی تیار شدہ دوائی کا اکثر اسی خیال کے ماتحت استعمال ہوتا ہے۔ بعض جگہ یہی حال ہے اور یہی پڑھایا بھی جاتا ہے کہ اگر مرض کا تعلق آتشک کی قسم سے ہے تو وہاں سفلی نم اور سوزاک سے وابستہ ہے تو میڈورینم اور اگر خارش ہے تو سورائنم اور اگر دق ہے تو پھر ٹیوبر کولینم کا ہی استعمال ہونا چاہئے۔ ایک نہ ایک دن دوائیوں کا اس طریقے پر استعمال ضرور بند ہو جائے گا۔ یہ طریقہ علاج عطائی طریقہ ہے اور مذموم ہے۔ یہ مدلل طریقہ ہے۔ یہ علاج بائبل (ہومیو پیتھی) کی اچھی تقلید نہیں ہے۔ اس طریقہ کی بنیاد اچھے طریقوں پر نہیں ہے۔ یہ بھدی قسم کی ہومیو پیتھک ہے جو اس دور میں جاری ہو گئی ہے۔ تاہم اس سے بھی بہت بھلائی ہوئی ہے۔

مجھے امید ہے کہ جلد ہی ٹیوبر کولینم کے بہترین تجربے ہوں گے تاکہ ان سے حاصل شدہ نتیجوں اور

علامتوں کے سہارے ہم اس دوا کا بہترین استعمال کر سکیں۔ جیسا کہ دوسری دواؤں کا کرتے ہیں۔ یہ جسم میں گہرائی تک کام کرنے والی دوا ہے۔ موافق جسمانی بناوٹ میں گہرائی تک اثر کرتی ہے کیونکہ یہ اس زہر کا مرکب ہے جو جسم میں نہایت گہرائی تک پہنچ کر جسمانی بناوٹ میں طبعی نقص لاتا ہے جیسا کہ سلیشیا اور سلفر کرتے ہیں یہ جسم کی گہرائی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ کھاج ،داد خارش وغیرہ کے زہر کا مصلح ہے۔ اس کا اثر دیر تک جاری رہتا ہے۔ جب ہماری زیادہ سے زیادہ گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائیں صرف چند ہی ہفتے تک کام کر کے رہ جاتی ہیں اور پھر انہیں تبدیل کرنا پڑتا ہے تو ٹیوبر کولینم ان دواؤں میں سے ایک ہے جن کی اب باری آتی ہے۔ بشرطیکہ علامتیں موافق ہوں۔ اس کے زیر اثر بہتر رد عمل آتا ہے اور اب جو دوائی دی جائے گی اس کا اثر پہلے کی نسبت زیادہ دیر تک جاری رہے گا۔ آپ اس کو بھی سوورانٹم کے زمرے میں ہی شمار کر سکتے ہیں۔

اس دوا کا اہم ترین استعمال ہے باری کے بخاروں میں بعض دفعہ باری کے بخار نہایت ضدی ثابت ہوتے ہیں۔ وہ بار بار نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ سلیشیا اور کلکیریا کے ماتحت بھی ایسا ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائی ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ کام بھی کرتی ہیں۔ بخار کو توڑ بھی دیتی ہیں اور چند ہی ہفتے کے اندر، سردی لگنے سے، ہوا لگنے سے، نم دار جگہ بیٹھنے سے، تھک جانے سے، دماغی محنت سے، بھوک سے زیادہ کھا جانے سے یا معدے کی گڑبڑ سے بخار پھر لوٹ آتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی وجہ سے باری کا بخار پھر نمودار ہوا ہو تو پھر ٹیوبر کولینم کام کرے گا۔ اگر مریض دق کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اسے ہوا لگ جائے تو باری کا بخار آ جائے گا۔ اس کا بدن کمزور ہوتا ہے۔ اس کی شکایتوں میں لوٹ کر آنے کا رجحان ہوتا ہے۔ احتیاط سے چنی ہوئی دوائیں کافی دیر تک کام نہیں کرتیں حالانکہ وہ شروع میں اچھا کام کرتی ہیں مگر انہیں جلد ہی بدلنا پڑتا ہے کیونکہ علامتیں بدلتی رہتی ہیں۔ یہ ٹیوبر کولینم کی علامت نہیں ہے کہ کوئی بہترین طور پر چنی ہوئی دوا کہنا ایک مخصوص طرز بیان ہے اور یہ انسان کی رائے کا خلاصہ ہے۔ دوا کا مریض سے تعلق نہ ہونے پر بھی دوا کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بہترین طور پر چنی گئی تھی۔ جب بہترین طور پر چنی ہوئی دوا کام کرے اور جسمانی حالت میں ابتری آنے کا رجحان ہو اور وہ بہترین طور پر چنی ہوئی دوا معقول اور موثر ثابت نہ ہو کیونکہ جسم میں سکت کم ہے اور مرض کی جڑیں گہرائی تک پہنچ چکی ہیں۔ تب بعض دفعہ یہ دوائی کام کرتی ہے۔ یہ مو دارق کا اظہار ہے حالانکہ مرض کی علم تشخیص کی رو سے اس کے ثبوت نہیں ہوتے۔

ڈاکٹر برنیٹ نے جو رائے دی ہے اس کی بارہا تصدیق ہو چکی ہے۔ جن لوگوں کو ورثہ میں دق ملا ہو یا جن کے ماں باپ دق سے مرے ہوں ان کی جسمانی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ وہ ورثہ میں ملے رجحانوں کو دور کر سکتے۔ وہ ہمیشہ تھکے ماندے رہتے ہیں وہ بیماریوں میں آسانی سے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کے بدن میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ عصبی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ بدن موم کی طرح پیلا ہو جاتا ہے۔ اگر عین تر علامتیں موافق ہوں تو پھر بعض دفعہ یہ حالتیں اور علامتیں دور ہو جاتی ہیں حالانکہ ڈاکٹر برنیٹ نے ایسی جسمانی حالت والے مریض کو اس دوا کی عام طریقہ سے استعمال کرایا۔ یہ ان لوگوں کی دوائی ہے۔ جن کو دق ورثہ میں ملا ہو۔ جو کمزور ہوں اور جن کے بدن میں خون کی کمی ہو۔

جن بہت سے مریضوں نے اس دوا کے زیر اثر تندرستی حاصل کی ہے ان کے ریکارڈ کا بغور معائنہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دوا بار ہا ان حالتوں میں دی گئی جبکہ علامتوں کی کمی تھی۔ اگر ریکارڈ پر یقین کیا جائے پر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ دوا بار ہا ان حالتوں میں کامیاب رہی ہے جبکہ خون کی کمی تھی اور جبکہ دق ورثہ میں ملا تھا۔ یہ ٹیوبرکولینم کا بہترین اظہار نہیں ہے۔ ہاں اگر علامتیں موافق ہوں اور بیماری ورثہ میں آئی ہو تب یہ دوا نظم ہوتی ہے۔

اگر ٹیوبرکولینم 10 ہزار، 50 ہزار یا ایک لاکھ طاقت کی 2 خوراکیں لمبے عرصہ کا وقفہ دے کر استعمال کرائی جائیں تو بچے اور نوجوان جن کو ورثہ میں دق ملا ہو۔ اس کے تمام اثرات سے بری اور محفوظ ہو جاتے ہیں۔ یہ گردن کے بیشتر غدود کو دق کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اور آزاد کرا دیتا ہے۔

میں اس کا استعمال کرنے کے لئے جن علامتوں سے رہنمائی حاصل کرتا ہوں اب ان کی وضاحت کرتا ہوں۔ میں نے جو ذہنی علامتیں دیکھی ہیں وہ علاج کے وقت غائب ہو گئیں۔ میں نے جو ذہنی علامتیں دیکھی ہیں وہ تجربوں میں نمودار ہوئیں۔ میں نے بار ہا جو ذہنی علامتیں دیکھی ہیں وہ اس وقت شامل حال ہوتی ہیں جبکہ مریض کے بدن میں دق کا زہر بھی موجود ہو۔ یہ زہر عموماً بہت سی شکایتوں میں پایا جاتا ہے۔ ان کو ٹیوبرکولینم دور کر دیتا ہے۔ بیشتر شکایتوں میں پریشانی اور ناامیدی پائی جاتی ہے۔ بخار کے دوران میں فکر اور بکواس، زندگی سے بیزار، سخت ایذا میں جکڑا، رات بھر پریشان کن خیالات میں الجھا رہتا ہے۔ رات کو خیالات کی بھرمار رہتی ہے۔ میں کہوں گا یہ عام ذہنی علامتیں ہیں اور اس دوا کے زیر اثر بار ہا نمودار ہوتی ہیں۔ اگر کسی کو ماں باپ سے دق ملا ہو جس کی جسمانی حالت کمزور ہو۔ جس کی بار بار نوبتی بخار آتے رہتے ہوں اور مندرجہ بالا ذہنی علامتیں موجود ہوں تو پھر ٹیوبرکولینم پر غور کرنا چاہیے۔

بخار کے وقت بکواس کرنا تپ دق کی عام بات ہے جبکہ مریض حقیقی طور پر دق کے زہر سے متاثر ہو چکا ہو۔ اگر مریض متواتر ابتری کی طرف جا رہا ہو۔ اس کے لئے صحیح دوا تلاش نہ ہو رہی ہو یا اسے محض عارضی راحت ملتی ہو جو متواتر تبدیلی آب و ہوا کا خواہشمند ہو۔ سفر کرنا چاہتا ہو کہیں جانا چاہیے۔ کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ بار بار نئے سے نیا معالج تلاش کرے اس طرح کی ذہنی حالت ان لوگوں میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے جن کو ٹیوبرکولینم کی ضرورت ہوتی ہے۔ تبدیلی مقام اور تبدیلی آب و ہوا کی خواہش بار بار زیر علاج مریضوں میں ملی ہے۔ بار ہا کلکیر یا کے مرکبوں میں خصوصاً کلکیر یا فاسفورس میں پائی جاتی ہے۔ یہ حالت عموماً ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جن کا پاگل پن ہونے والا ہے یا کوئی دیر تک چلنے والی بیماری ہونے والی ہے۔ وہ لوگ جو پاگل پن کی حد کے نزدیک پہنچ چکے ہوں یہ سچ ہے کہ پاگل پن اور دق ایک دوسری صورت میں بدل جانے والی بیماریاں ہیں یعنی دق پاگل پن کی صورت میں اور پاگل پن دق کی صورت میں بدل جاتا ہے۔ بار بار دیکھا گیا ہے کہ پھیپھڑوں کی دق کا مریض بھلا چنگا ہو گیا مگر بعد میں اسے پاگل پن ہو گیا یا اگر پاگل پن درست ہوا تو آخر مریض کی موت دق سے واقع ہوئی۔ اس سے ان بیماریوں کی گہرائی ثابت ہوتی ہے۔ دماغ اور پھیپھڑوں کی علامتیں آپس میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے کی جگہ لے لیتی ہیں۔

ٹیوبر کولینم شدید ترین، بدترین نوعیت کے پرانے سے پرانے سر درد کو دور کر دیتی ہے۔ جو وقت مقررہ پر نمودار ہوتے ہوں۔ وقت مقررہ پر آنے والے کسی سر درد، سر درد ہر ہفتہ ہو۔ ہر 2 ہفتہ بعد ہو۔ بعض خاص حالتوں میں بے قاعدگی کے ساتھ نمودار ہوں۔ مرطوب موسم میں کام کی زیادتی کے بعد۔ دماغی جوش سے، زیادہ کھا جانے سے اور معدے کی خرابی کی وجہ سے ہونے والے سر درد میں ٹیوبر کولینم مفید ہے۔ اگر علامتیں موافق ہوں تو یہ اس کے بار ہا نمودار ہونے کے رجحان کو توڑ دیتا ہے۔

بہترین معالجوں کے زیر علاج مریضوں میں بار ہا دیکھا گیا ہے کہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے پرانے سر دردوں کو اگر روک دیا جائے تو مریض سوکھنے لگتا ہے۔ اس کا گوشت پوست سوکھنا شروع ہو جاتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے، حالت قطعاً بدل جاتی ہے، کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ سر درد مٹ جاتا ہے۔ مگر مریض کی جسمانی طاقت بھی گھٹنے لگتی ہے۔ اگر یہ نوبت آ جائے تو پھر ٹیوبر کولینم بہترین دوا ہے۔ تب نئی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔

سارے بدن میں دکھن اور کچلے جانے کا احساس، ہڈیوں میں میٹھا میٹھا درد، آنکھ کے انڈے میں دکھن اور کچلے جانے کا احساس، چھونا برداشت نہ ہو، آنکھ کو ادھر ادھر گھمانا اور بدلنا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ یہ ان لوگوں کے لئے بہترین طور پر مفید ہے جو مدت سے دق جیسی کمزوری محسوس کرتے آئے ہیں۔ جن کے بدن میں دق کی حالتیں موجود ہوں اور جن کو سر میں ہمیشہ سرد پسینہ آتا ہو۔ یہ بات کلکیریا کے تجربوں میں ثابت ہوئی ہے اور جن کو دق ہونے والا تھا۔ ان کو کلکیریا نے صحت دی ہے۔ ٹیوبر کولینم اور کلکیریا میں گہری نزدیکی ہے۔ یہ دونوں آپس میں بدل جاتے ہیں یعنی اگر آج ٹیوبر کولینم کی علامتیں ہیں تو ممکن ہے کل کلکیریا کی علامتیں آ جائیں۔ دونوں ہی بہت گہرائی تک پہنچ کر کام کرنے والی دوائیں ہیں۔ سلیشیا کا ٹیوبر کولینم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ دونوں ہی مساوی طور پر اور ایک ہی طرح سے گہرائی تک اثر کرتے ہیں۔ کلکیریا، ٹیوبر کولینم، سلیشیا اور سٹینم۔

"گائیڈنگ سمپ ٹمز" میں لکھا ہے۔ "سر درد جیسے سر پر چاروں طرف فولادی پٹی بندھی ہے"۔ سر درد، بار بار تیز کٹن کے ساتھ درد، سر درد جو حرکت سے بڑھتا ہے۔ "گائیڈنگ سمپ ٹمز" میں لکھا ہے۔ اداس، تنگ مزاج، چڑچڑا، بدمزاج، سوتے سوتے چیختا ہے۔ رات کو سخت بے چینی، یہ علامت برنیٹ نے دی ہے۔ اس نے دماغ کی جھلیوں میں آئے پانی کو ٹھیک کیا ہے۔

بہت برس پہلے کی بات ہے ڈاکٹر بیگر نے ٹیوبر کولینم کی مدد سے دق والے گردن توڑ بخار کو درست کیا تھا۔ اس دوا نے دق کی نوعیت کے گردن توڑ بخار کو اور ابتدائی مرحلے میں دماغ کی دق کی قسم کی بیماریوں کو بار ہا دور کیا ہے۔

چہرہ سرخ حتیٰ کہ ارغوانی، بخار کی گرمی اور سردی کے دوران میں چہرہ سرخ اور ارغوانی ہو جاتا ہے۔ ہر طرح کے کھانے سے نفرت۔ گوشت سے سخت نفرت، بخار کی گرمی اور سردی کے دوران میں پیاس۔ سرد پانی بڑی مقدار میں پیتا ہے اس نے اس گردن توڑ بخار کو دور کیا ہے جو دق کی نوعیت کا تھا جس میں رطوبت آ گئی تھی اور سر بڑھ گیا تھا۔ سرد دودھ پینے کی رغبت، پیٹ میں خالی پن اور غشی کا احساس، پیٹ اور معدے میں گر

جیسا کہ سلفر میں محسوس ہوتا ہے۔ بھوک کی وجہ سے جان نکل جائے گی۔ مجبوراً پھر کھانا ہی پڑتا ہے۔ تیوبر کولینم نے اس حالت کو دور کیا ہے جبکہ سلفر ناکام رہا۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا بدن سوکھنے لگے تو ان کو دق ہو جاتا ہے۔ دق کی کوئی علامت ظاہر ہونے سے پہلے بدن سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ گوشت پوست بتدریج سوکھتا چلا جاتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر علامتیں موافق ہوں اور جب بھی موافق ہوں تو جرأت سے کام لے کر تیوبر کولینم استعمال کراؤ۔ بلا شک یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تیوبر کولینم کا استعمال تب بھی ہوتا ہے جب علامتوں کا فقدان ہو۔ اس دوا کا استعمال کرنے کے لئے یہ دلیل اصول کی شکل میں مان لی گئی ہے مگر علاج میں اس دلیل اور اصول کے سہارے کام کرنا قابل تعریف بات نہیں ہے۔

دماغ کے دق کی شکایتوں اور حرام مغز کی جھلیوں کے ورم کی حالت میں قبض رہنا عام بات ہے۔ لمبے لمبے سخت سدے یا کبھی قبض اور کبھی دست۔ ادل بدل کر نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ علم الاعلاج کی رو سے یہ مشہور بات ہے۔ قبض تیوبر کولینم کی زبردست علامت ہے۔ قبض، لمبے لمبے سخت سدے، پھر دست آتے ہیں۔ مقعد میں خارش، ناشتہ کرنے سے پہلے سختی کے ساتھ ایک دست آتے ہیں۔ پیٹ کے غدود سخت ہو جاتے ہیں اور دکھائی دینے لگتے ہیں۔ بڑے دست میں پسینہ بکثرت آتا ہے۔ یہ علامت ڈاکٹر برنیٹ نے حاصل کی تھی۔ یہ صرف علاج سے تعلق رکھتی ہے۔ برنیٹ نے پیٹ کے غدود کے دق پر خاص طور سے زور دیا ہے۔ بائیں زیر ناف حصہ پر ورم۔ دوڑنے کے بعد اندر کے رخ چبھن کی شکایت۔ سست، بولنے سے کتراتا ہے۔ گھبرایا ہوا اور چڑچڑا سوتے سوتے باتیں کرتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ بھوک گھٹ جاتی ہے۔ ہاتھ نیلے، سارے غدود سخت اور ابھرتے ہوئے جو چھونے جا سکیں، ڈھول جیسا پیٹ، نلی ابھری ہوئی، یہ بھی برنیٹ نے دوران علاج معلوم کیا۔ یہ حالت ڈاکٹر برنیٹ کے بیسی لینم سے دور ہوئی۔ جہاں مجھے معلوم ہے وہ بیسی لینم کا استعمال کرتے تھے۔

سلفر کی حالت میں یہ بات عام پائی جاتی ہے کہ مریض صبح سویرے دست کی حاجت ہوتے ہی بستر سے اٹھ کر پاخانے کی طرف لپکتا ہے۔ یہ علامت عموماً ان بیماروں میں پائی جاتی ہے جن کو دق ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ دق کے آخری دور میں بھی مریض دست کی وجہ سے صبح سویرے اٹھتا ہے یا 24 گھنٹے کے دوسرے حصوں کی نسبت دست کی تکلیف صبح کے وقت بڑھتی ہے۔ دق کی اس عام تکلیف کو تیوبر کولینم دور کرتا ہے اور بارہا اس کی تصدیق ہو چکی ہے حالانکہ یہ محض علاج کے دوران میں ہی تجربہ ہوا ہے۔

عام کمزوری، اعضاء کی کمزوری اور ان کا لٹک پڑنا، جیسے ڈھیلے۔

حیض وقت سے بہت پہلے اور کثرت سے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔ قلت حیض، درد کے ساتھ قبض۔

دم کشی، جو گرم کمرے میں بڑھتی ہے۔ پھیپھڑوں کے اوپر نیچے کے سروں میں دق کا مواد جمع ہو جاتا ہے۔ خصوصاً بائیں پھیپھڑے۔

بچے دانی لٹک جاتی ہے۔ بھاری ہو جاتی ہے۔ دوران حیض میں ڈھیلا پن، جیسے کہ اندرونی حصے باہر

نکل آئیں گے۔

شام کو بخار کی سردی آنے سے پہلے خشک کھانسی (رسٹاکس) اکثر یہ خشک کھانسی سردی کے سارے وقفہ میں جاری رہتی ہے اور اکثر بخار کے دوران میں بھی جاری رہتی ہے مگر جیسے ہی کھانسی شروع ہوتی ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ اب سردی آنے والی ہے۔ شاید اس بیماری کو بارہا دوسری دوائیوں سے صحت ملی، باری کے بخار بھی بہترین طور پر چنی ہوئی دواؤں کی مدد سے دور ہوا ہے۔ دوا کے اثر سے بخار فوری طور پر اتر جاتا ہے مگر دوا ہوا لگتے ہی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، بخار پھر آ جاتا ہے۔ اکثر 3-4-5 ہفتہ کے بعد عموماً 2 یا 3 ہفتہ کے بعد ہی مریض کہنے لگتا ہے مجھے معلوم ہے کہ میری پرانی سردی لوٹ رہی ہے کیونکہ مجھے کھانسی بھی اس طرح آتی ہے۔ پہلی دوائیاں کامیاب ثابت نہیں ہوئیں۔ وہ کافی گہرائی تک کام کرنے والی نہ تھیں اور نہ ہی کافی دیر تک کام کرنے والی تھیں۔ اگر کوئی بالشل دوا (ہومیو پیتھک دوا) حقیقی معنوں میں شکایت کو دور کر دیتی ہے تو دوبارہ علامتوں کے نمودار ہونے پر وہی دوا کام دے گی۔ ہاں شاید پوٹینسی بدلنے کی ضرورت پڑے۔ اسی دوا کی ضرورت ہوگی اور یہ ٹیوبرکولینم کی علامت ہے۔ خصوصاً جب ہر بار اسی تکلیف میں نئی دوا دینی پڑے۔ ایک بار تو کلکیریا اس کو توڑ دے گا۔ اگر وہی تکلیف دوبارہ نمودار ہو تو پھر دوسری دوا کی ضرورت ہوگی اور اس کے بعد کسی اور دوائی کی۔ علیٰ ہذا القیاس، سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ شاید اکثر بار اسی ایک دوا کی ضرورت ہو۔ تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ علامتوں اور دوا کی بار بار تبدیلی اس دوا کی زبردست علامت ہے۔

گرم کمرے میں دم گھٹتا ہے۔ صرف سرد ہوا میں گھومتے پھرتے وقت آسانی سے سانس لے سکتا ہے۔ ایک ایسی حالت آتی ہے جب دق کے مریض کو ٹھنڈی ہوا میں گھومنے کے سوا اور کسی بھی حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔ یہ نہایت کامیاب علامت ہے۔ مگر مشاہدے میں آتی ہے۔ بفلو کے رہنے والے گریک صاحب میں یہ خاص طور سے پائی گئی۔ وہ گھنٹوں تک یہ جھیل کے کنارے گھوڑے پر سوار ہو کر گھومتے رہتے تھے۔ ارجنٹم نائٹریکم نے بارہا اس حالت کو دور کیا ہے۔ مگر یہ ٹیوبرکولینم کی بھی زبردست علامت ہے۔ آخر کار وہ دق سے مر گئے۔

گہرا سانس لینے کی خواہش۔ کھلی ہوا میں گھومنے کی خواہش۔ دروازہ اور کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے۔ سرد پسینے سے تر ہو کر کمرے میں بیٹھا رہتا ہے۔ مگر ہوا کی خواہش رہتی ہے۔ تازہ ہوا چاہتا ہے۔ جب وہ سرد پسینے سے تر ہوتا ہے تو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے بدن کو ہوا لگے۔ کیونکہ اس سے اس کو زکام ہو جاتا ہے۔ وہ ہوا برداشت نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود بھی وہ تازہ ہوا چاہتا ہے۔ کھلی ہوا چاہتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس حالت میں جبکہ بائیں پھیپھڑے کے بالائی یا زیریں حصے میں دق کا مواد جمع ہو گیا ہو۔ اس علامت کی بار بار تصدیق ہوئی ہے۔

"خشک کھانسی، جو سارے جسم کو ہلا دے"۔ ڈاکٹر بورڈمین نے اس علامت کی تصدیق کی ہے۔ یہ دق کے بغیر بھی نمودار ہوتی ہے۔ کف گاڑھی، زرد، عموماً زردی مائل سبز ہوتی ہے۔ جو کہ نزلے کی حالتوں میں پائی جاتی ہے۔ نوجوان لڑکیوں کی کھانسی جو سارے جسم کو ہلا دے۔ ان کو ماہواری نہ آتی ہو۔ پہلی ماہواری سے ہی ماہواری آنا دب جاتا ہے۔ اکثر ماہواری مہینے میں ایک دو یا تین بار آتی ہے۔ مریضہ کی رنگت زرد ہو

جاتی ہے۔ وہ تھکی ماندی نظر آتی ہے۔ چھاتی کی حالت خستہ ہوتی ہے۔ اگر دق کا مواد کافی گہرائی تک نہ پہنچا ہو تو پھر ٹیوبر کولینم اس کی ترقی کو روک دے گا جن لوگوں کے ماں باپ کو دق رہا ہو۔ ان کو دق شروع ہونے سے پہلے ٹیوبر کولینم مل جائے تو یہ ان کو اس موذی مرض سے قطعاً محفوظ بنا دیتی ہے۔ یہ جسم کو اس کے نامراد اثرات سے بری کر دیتی ہے۔

ڈاکٹر برنیٹ نے جو دوسری اہم علامت معلوم کی ہے وہ ہے داد۔ برنیٹ کی یہ رائے تھی کہ داد عموماً ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو ورثہ میں دق ملا ہو۔ ان کا خیال تھا کہ یہ دق کے آنے کا پیش خیمہ ہے اور یہ ان لوگوں کی عام شکایت ہے جن کو دق کا مرض ماں باپ سے ملا ہو۔ ایسی حالتوں میں انہوں نے بے سِلی نم 200 کا استعمال کیا۔ وہ اکثر داد کے مریض بچوں کو بھی یہ دوا عام دوا کے طور پر دیا کرتے تھے۔

یہ ان مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے جن کو شام کے وقت کمزوری کی شکایت ہوتی ہے۔ شام کو نبض کی چال بڑھ جاتی ہے۔ برسوں سے شام کے وقت اس کی نبض کی چال تیز رہی ہو۔ شام کو کھانا کھانے کے بعد دھڑکن ہوتی ہے۔

سوتے ہی اور سوتے سوتے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ دائیں کنپٹی میں گٹھیاوات کے درد۔ ہڈیوں اور ہڈیوں کے غلاف میں دکھن اور کچلے جانے کا احساس۔ ہڈیوں میں میٹھا میٹھا کھنچاؤ کے ساتھ درد جو آرام کے وقت بڑھے اور چلنے سے گھٹ جائے۔ اس دوا کی زبردست علامت یہ ہے کہ اس کے درد حرکت سے گھٹ جاتے ہیں۔ میں نے اس قسم کا تکلیف دہ درد بار ہا دیکھا ہے جبکہ رسٹاکس محض عارضی طور پر کام کر سکا یا نا کام رہا۔ حالانکہ رسٹاکس کی علامتیں ظاہر تھیں۔ مگر وہ کافی گہرائی تک پہنچ کر کام نہ کر سکا۔ جب رسٹاکس بظاہر نمودار تھا۔ یا نقص گہرائی تک پہنچا ہوا تھا۔ ورثہ میں ملے زہر کا اثر گہرا تھا۔ تھکا ماندہ جسم اور پرانے مرض نے رسٹاکس کو بخوبی کام نہ کرنے دیا۔ ایسی حالتوں میں ٹیوبر کولینم کامیاب رہتا ہے۔ یہ خاص کر ان لڑکیوں کے لئے مفید ہے جو حساب کتاب کا کام کرتی ہیں۔ دکان پر کام کرتی ہیں۔ ورثہ میں دق ملا ہے۔ مرطوب موسم اور برسات میں طوفان کے وقت یا موسم بدلنے پر یا موسم کے سرد ہو جانے پر سارے بدن میں درد ہوتا ہے اور رسٹاکس جیسی دوائیاں ناکام رہی ہوں تو پھر ٹیوبر کیولینم ہی کام کرتا ہے۔ بشرطیکہ ان مریضوں کو حرکت سے راحت ملتی ہو۔ چلنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہو اور آرام کے وقت بڑھتی ہو۔ بیٹھے بیٹھے درد اس قدر شدت اختیار کرتا ہے کہ مریض کو مجبوراً اٹھ کر چلنا پڑتا ہے۔ آرام کے وقت ہاتھ پاؤں اور سارے جسم میں میٹھا میٹھا، ہلکا ہلکا کھنچاؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ بایاں پاؤں اور ٹانگ سرد۔ بستر میں گرمی نہیں آتی۔ آرام کے وقت اعضاء میں چبھن کے ساتھ درد اعضاء میں، جوڑوں میں درد جو اپنی جگہ بدلتا رہے۔ آرام کے وقت عضاء میں درد۔ خصوصاً نچلے اعضاء میں۔ سارے جسم میں درد۔ آرام کے وقت ہڈیوں اور اعصابی نظام میں کھنچاؤ اور پھاڑنے کی طرح کے درد جو چلنے سے اور حرکت کرنے سے گھٹ جائے۔ نچلے اعضاء کی ہڈیوں میں درد۔ حرکت کی ابتدا میں سختی کا احساس۔ جوڑوں میں دکھن جیسے کچلے گئے ہوں۔ درد حرارت سے گھٹ جاتے ہیں۔ رانوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ اعضاء میں چبھن کے ساتھ درد۔ بے چینی اعضاء میں شام کو سختی۔ جسمانی محنت سے تکلیف بڑھتی ہے۔

کھڑا رہنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اسے مجبوراً حرکت کرنی ہی پڑتی ہے۔ یہ علامت سلفر کے مانند ہی اہم اور قابل ذکر ہے۔

باری کے بخار اور آرام کے وقت اعضاء میں کھنچاؤ کے ساتھ اور شام کو 7 بجے سے بخار کی سردی آتی ہے۔ بخار کی سردی شام کو آتی ہے۔ بستر میں گھٹ جاتی ہے۔ شام کو پانچ بجے بخار کی سردی، اس کے ساتھ پیاس، سردی آنے سے پہلے کھانسی آتی ہے۔ سردی کے دوران میں بھی کھانسی آتی ہے۔ بخار کے دوران میں قے۔ بخار کے ہر مرحلے میں کپڑا اوڑھنا پسند کرتا ہے۔ انتہائی گرمی اور سردی باری کے بخار لوٹ لوٹ کر آتے ہیں۔

شام کو سردی آنے سے پہلے اور دوران میں اعضاء میں کھنچاؤ۔ اعضاء میں کھنچاؤ ہونے سے اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ بخار کی سردی آ رہی ہے۔ رات کے گیارہ بجے بخار کی سردی آتی ہے۔ تمام مرحلوں میں بدن ڈھانپ کر رکھتا ہے۔ یعنی سردی، گرمی، بخار اور پسینے کے وقت بدن کو ڈھانپے رکھتا ہے۔ سردی کے بعد بخار آ جاتا ہے اور اگر بدن کھلا ہو تو پسینہ آ جاتا ہے۔

ذہنی محنت سے پسینہ آتا ہے۔ پسینے کا کپڑے پر زرد داغ آتا ہے۔ سوتے سوتے گرمی آتی ہے اور پسینہ آتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ رات کو پسینہ آنے کا وقت میں کیا مطلب ہے۔

جلد پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ یہ دوا جلد پر دق کی پھنسیوں کو دور کرتی ہے۔ یہ دوا سرخ ارغوانی رنگ کی ان پھنسیوں کو دور کرتی ہے جو گانٹھ دار ہوں۔ مریض دن بھر انگیٹھی کے پاس ہی بیٹھے رہنا پسند کرتا ہے۔ سرد ہوا میں خارش ہوتی ہے جو آگ کے پاس بیٹھنے سے کم ہوتی ہے۔ کھجانے سے بڑھتی ہے۔ موسم کی کوئی تبدیلی برداشت نہیں ہوتی خصوصاً سردی سے مرطوب موسم کی تبدیلی۔ اکثر گرم مرطوب موسم میں بدل جانے پر۔ برسات میں۔ تکلیف ہمیشہ طوفان آنے سے پہلے بڑھتی ہے۔ مریض موسم کی ہر ایک تبدیلی کو برداشت کر سکتا ہے۔ سرد ہونے سے ساری علامتیں از سر نو آ جاتی ہیں۔ درد بڑھ جاتے ہیں۔ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ مقررہ وقت پر علامتوں کا نمودار ہونا زبردست علامت ہے۔ سوئی تبدیلیاں برداشت نہیں کر سکتا۔ غشی کے دورے۔ تھوڑی دور چلنے سے ہی کمزوری آ جاتی ہے۔

یہ جسمانی نقص سے ہونے والے سر درد میں، وقت مقررہ پر ہونے والے سر درد میں جو 45 برس سے جاری تھا، مفید ثابت ہوا۔ یہ بوڑھوں کی وقت مقررہ پر آنے والی شکایتوں کو دور کرتا ہے۔

اکثر درد جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ چبھن، سوئی گڑنے اور اینٹھن کے ساتھ درد جو ہمیشہ ہی سرد مرطوب موسم میں بڑھتے ہیں۔

ولیرین VALERIAN

یہ دوائی جوشیلی طبیعت والی عورتوں اور بچوں کی بہت سی عصبی اور ہسٹیریا کی تکلیفوں میں مفید ہے۔ شدید عصبی جوش، خود نمائی، خود پسندی، ہسٹیریا جیسے سکڑاؤ، اینٹھن، کانپنا، دھڑکن۔ اپنے جسم کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔ سانس کے تشنجی دورے۔ سوئی چبھنے کا سا درد۔ اعضاء میں تناؤ، جھٹکے آتے ہیں، پھڑکن ہوتی

ہے۔ باؤ گولہ ہسٹیریا جس میں گلا گھٹتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے پیٹ کی طرف کوئی گرما گرم چیز اوپر کی طرف اٹھ رہی ہے۔ اس سے سانس اور گلا گھٹتا ہے۔ تمام اعصاب میں زلزلہ آ جاتا ہے۔ تمام حواس کی ذکاوت بڑھ جاتی ہے۔ زبردست عصبی بے چینی۔ یہ ساری علامتیں آرام کے وقت نمودار ہوتی ہیں۔ حرکت کرنے اور چہل قدمی سے بڑھتی ہیں۔ آسانی سے غشی آ جاتی ہے۔ شکایتیں جگہ بدل لیتی ہیں۔ درد بھی جگہ بدلتا ہے۔ یہاں بہت سی غیر واضح عصبی علامتوں کی اکسیر اعظم دوائی ہے جو ریڑھ کے جوش کی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ خصوصاً جبکہ حرکت کرنے سے آرام ملتا ہو اور زیادہ مشقت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ محنت کرنے سے اکثر ان حالتوں میں سر درد آ جاتا ہے۔ آرام کے وقت سارے بدن میں سوئی چبھنے کا سا درد۔

ذہنی طور پر اکثر ہسٹیریا کی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ خیالات کی رو بڑی جلدی جلدی بدلتی ہیں۔ ذہنی علامتیں رات کو بڑھتی ہیں۔ جانور اور انسانی چہرے دیکھتا ہے۔ ذہنی طور پر زبردست مصروفیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً ذہنی جوش۔ ابھی کچھ سوچ رہا تھا اور ابھی کچھ اور سوچنے لگتا ہے۔ غلط خیالات کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ سمجھتا ہے میں کوئی اور ہوں۔ کسی نامعلوم شخص کے لئے بستر میں جگہ بنانے کے لئے ایک طرف سرکتا ہے۔ سمجھتا ہے کوئی جانور نزدیک آ رہا ہے۔ مبادا نقصان پہنچائے۔ شام کو اندھیرے میں ڈرتا ہے۔ اندھیرے میں دوسری ساری علامتیں بڑھتی ہیں۔ تکلیف سے نہایت جلد متاثر ہوتا ہے۔ ذہنی علامتیں آرام کے وقت، بیٹھے بیٹھے اور لیٹنے سے بڑھتی ہیں اور چہل قدمی سے گھٹتی ہیں۔

جھکنے تو سر چکراتا ہے۔ محسوس کرتا ہے جیسے ہوا میں اڑ رہا ہے۔ شام کو آرام کے وقت زبردست عصبی سر درد، جو حرکت کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔ سر میں بے ہوشی لانے والا درد۔ سوئی چبھنے اور پھاڑنے کی طرح کے درد۔ سر میں شدید ٹھنڈ کا احساس۔ گرمی اور دھوپ لگنے سے سر درد۔ کھلی ہوا میں اور ہوا کا جھونکا لگنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پیشانی میں اور آنکھوں میں درد۔ کھوپڑی کی جلد پر تناؤ اور کھنچاؤ۔ چاند برف کی طرح سرد۔

آنکھوں میں وحشیانہ پن۔ اندھیرے میں آنکھوں کے آگے بجلیاں ٹوٹتی ہیں۔ صبح کے وقت آنکھوں میں دباؤ۔ آنکھوں میں جلن۔ بینائی نہایت تیز۔

سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جھٹکے کے ساتھ درد۔ کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں اور سائیں سائیں ہوتی ہے۔

کھلی ہوا میں چہرہ سرخ اور گرم ہو جاتا ہے۔ چہرے اور دانتوں میں سوئی گڑنے کا سا درد۔ چہرے میں یکا یک جھٹکے کے ساتھ درد۔ پٹھوں میں اینٹھن اور چہرے میں کھنچاؤ کے ساتھ درد۔ چہرے کے عصبی درد جو آرام کے وقت بڑھیں۔

زبان پر میل کی موٹی تہہ۔ ذائقہ سڑا ہوا۔ جاگنے پر منہ میں بے مزہ ذائقہ۔ محسوس کرتا ہے جیسے گلے میں کوئی دھاگا لٹکا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ منہ میں رال اور قے۔

بے پناہ بھوک اور تنگی۔ علامتیں اس وقت شدت اختیار کرتی ہیں جبکہ معدہ خالی ہو۔ ناشتہ کر چکنے کے بعد تکلیف گھٹ جاتی ہے۔ فاقہ کرنے سے پیدا ہوئی تکلیفیں۔ سڑے ہوئے انڈے جیسی ڈکاریں آتی

ہیں۔ سڑے ہوئے پانی کی ڈکاریں۔ متلی، غشی، بدن برف کی طرح سرد۔ ماں کو غصہ آنے کے بعد اگر بچہ دودھ پی لے تو اسے فوراً قے ہو جاتی ہے۔ بچے کو جمے ہوئے دودھ کی قے آتی ہے۔

پیٹ میں اپھارہ۔ معدے میں گٹھن کے ساتھ درد۔ درد قولنج۔ ہسٹیریا کی مریضہ کی اینٹھن تشنج جو شام کو بستر میں اور کھانا کھانے کے بعد بڑھے۔

شیر خوار بچوں کے پانی جیسے پتلے پتلے دست۔ سبز رنگ کے جلن پیدا کرنے والے دست اور بچوں کو پیٹ میں مروڑ اور خون آئے۔ پاخانے کی راہ کرم نکلیں۔ پیشاب کرنے کے لئے زور لگانے سے کانچ نکل آتی ہے۔

عصبی مزاج عورتوں کو پیشاب بکثرت آتا ہے۔ پیشاب میں سرخ اور سفید تلچھٹ۔ ماہواری دیر میں آتی ہے، کم آتی ہے۔

سونے کے لئے لیٹتے ہی گلے میں گھٹن ہوتی ہے۔ جاگ اٹھتا ہے جیسے ابھی دم گھٹ جاتا۔ سانس کی چال تیز ہو جاتی ہے اور کم گہرا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر میں بند ہو جاتا ہے۔ آہیں بھرتے بھرتے سانس لوٹ آتا ہے۔ (اگنیشیا اور آگزیلک ایسڈ سے مقابلہ کرو) ہسٹیریا کی مریضہ اور عصبی مزاج والی عورتوں میں سانس کے دورے۔ ہسٹیریا جس میں دم اور رکا گھٹے۔

چھاتی میں جھٹکے اور چبھن کے ساتھ درد۔ حلق میں کوئی گولا آکر اٹکتا ہے اور اس سے چھاتی گھٹتی ہے۔

چھاتی کے دائیں حصہ اور جگر میں چبھن۔ دل میں چبھن اور نبض کی چال تیز۔ نبض چھوٹی اور کمزور۔

آرام کے وقت کمر کے نچلے حصے میں درد۔ جو چلنے پھرنے سے گھٹتا ہے۔ کندھوں میں متحرک درد۔

تمام اعضاء میں گٹھیاوات کا درد جو محنت کرنے کے بعد آرام کے وقت بڑھتا ہے اور چہل قدمی سے گھٹتا ہے۔

اعضاء میں آرام کے وقت جھٹکے اور کھنچاؤ اور پٹھوں میں پھڑکن۔ اعضاء میں بھاری پن، کھنچاؤ، مریض محسوس کرتا ہے کہ مجھے حرکت کرنا چاہئے مگر بے بس ہوتا ہے۔ بازوؤں اور کندھوں میں بھالا لگنے کا سا درد۔ پٹھوں میں کھنچاؤ اور اس کے ساتھ بازوؤں میں سوئی گڑنے کی طرح کے درد۔ ہاتھوں اور بازوؤں میں ہسٹیریا کے مریض کی طرح کھنچاؤ۔ کندھے سے کہنی تک کی بڑی ہڈی میں بھالا لگنے، پھاڑنے اور اینٹھن کے ساتھ بجلی کے جھٹکوں کی طرح نہایت تیز درد۔ لکھتے وقت ہاتھ کی انگلیوں میں اینٹھن۔ کھڑا ہونے پر رگ پٹھن بائے کا درد ہوتا ہے جو چہل قدمی سے گھٹ جاتا ہے۔ ران سے کولہے تک پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ٹانگ رکھ کر بیٹھنے سے پھاڑنے کی طرح کے درد ہوں۔ آرام کے وقت ران کے پٹھوں میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ آرام کے وقت پیروں میں زبردست کھنچاؤ اور جھٹکوں کے ساتھ درد۔ رانوں میں، ٹانگوں میں اور پٹھوں میں کھنچاؤ کے ساتھ درد جو کہ بیٹھنے پر ہوتا ہے اور چہل قدمی سے گھٹتا ہے۔ نچلے اعضاء میں اینٹھن، مروڑ خصوصاً پنڈلیوں اور پیروں میں۔

آدھی رات سے پہلے بے خوابی۔ ہاتھوں اور پیروں میں اینٹھن ہونے سے نیند نہیں آتی۔ کاروباری خواب۔ چلنے سے علامتیں شدت اختیار کرتی ہیں۔

VRITRUM ALBUM
وریٹرم البم

اس دوا میں جو حیرت انگیز ٹھنڈک پائی جاتی ہے، آپ اس کا ملاحظہ کر کے اچنبھے میں آ جائیں گے۔ علامتوں کا شاید ہی کوئی ایسا مجموعہ نمودار ہوتا ہے جس میں بے جوڑ ٹھنڈک نہ ملے۔ فضلے اور اخراج میں ٹھنڈا پن۔ مختلف علامتوں کے ساتھ ناقابل ذکر پژمردگی پائی جاتی ہے وہ بھی باعث حیرت ہے۔ مریض مکمل طور پر نڈھال اور دست ہو جاتا ہے۔ سرد ہو جاتا ہے۔ پسینہ، قے اور دست کثرت سے آتے ہیں۔

پانی سے پتلے اخراج کی کثرت۔ یہ حالتیں کسی ظاہری وجہ کے بغیر ہی نمودار ہوتی ہیں۔ ہیضہ کی حالت میں دست اور قے خود بخود خارج ہوتی ہے۔ مریض بستر میں پڑا رہ جاتا ہے۔ مکمل طور پر نڈھال دست۔ انگلیوں کے سروں تک سارا جسم سرد۔ جسم نیلا ہو جاتا ہے۔ ارغوانی رنگت کافی رہتی ہے۔ ہونٹ سرد اور نیلے۔ چہرہ مرجھایا ہوا اور سکڑا ہوا۔ ٹھنڈک کا زبردست احساس۔ جیسے خون ہی برف بن گیا ہے چاند سردہ پیشانی پر سرد پسینہ، سر درد اور پژمردگی۔ سارے جسم پر جگہ جگہ ٹھنڈے داغ ہاتھ پاؤں مردے کی طرح سرد۔ اینٹھن کا زور جیسے بس موت قریب تر ہے۔ یہ حالت ماہواری کے دنوں میں، درد قولنج کے وقت جبکہ حمل بھی ہو۔ پاگل پن اور شدید ہذیان کے وقت سر درد اور زبردست اجتماع خون کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔

کیا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ ہنی مین نے یہ پیشین گوئی کی کہ وریٹرم، کیمفر اور کیوپرم ہیضے کی اکسیر دوائیں ثابت ہوں گی۔ انہوں نے ان میں اس حالت کو دور کرنے کی صلاحیت پائی۔ انہوں نے مرض اور دوا میں مشابہت اور مطابقت دیکھی۔

مگر مذکورہ بالا حالتوں میں اینٹھن کا غلبہ ہو تو پھر کیوپرم بہترین طور پر کام کرتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا حالت میں بدن سرد ہو۔ رنگت نیلی ہو گئی ہو۔ پسینہ کم آتا ہو، قے اور دست کا زور ہو تو پھر کیمفر کام دے گا۔ یہ حالت خشک یا گم ہیضہ (ڈسک) کہلاتا ہے۔ مریض نزع کی حالت میں پہنچ جاتا ہے اور پژمردگی لانے والے دستوں یا قے کے بغیر ہی مر جاتا ہے۔ ٹھنڈک، نیلا پن اور اخراج کی کمی کی حالت میں کیمفر کام کرتا ہے۔ لیکن اگر دست، قے اور پسینے کی کثرت ہو، بدن سرد اور نیلا ہو گیا ہو تو پھر وریٹرم کام کرے گا۔ سیکیل میں بھی ہیضے کی کچھ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پوڈوفائلم میں پژمردگی، سدے والے دست ملتے ہیں۔ آرسینکم میں بے قراری اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

ذہنی علامتوں میں شدت اور توڑ پھوڑ یعنی تخریب کا زور پایا جاتا ہے۔ اس کے جو کچھ ہاتھ آئے اسے جلا دیا ضائع کر دیتا ہے۔ کچھ چیرنا پھاڑنا چاہتا ہے۔ جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ ہر وقت مصروف رہنا چاہتا ہے۔ اپنا روزمرہ کا کام کرتے رہنا چاہتا ہے۔ ایک زین ساز کو وریٹرم کی وجہ سے جنون ہو گیا۔ وہ ایک کے اوپر ایک کرسیوں کا ڈھیر لگا دیتا تھا۔ اگر کوئی پوچھتا کیا کر رہے ہو تو جواب دیتا کہ تختوں کا ڈھیر لگا رہا ہوں۔ اگر وہ اس طرح مصروف نہ رہتا تو پھر اپنے کپڑے پھاڑنے لگتا یا گھنٹوں ہی دعا میں مشغول رہتا۔ وہ اس زور سے چلا کر دعا کرتا کہ دور دور تک سنائی دیتا تھا۔

مذہبی پابندیوں کو پورا کرنے کی دھن۔ سمجھتا ہے بس میں ہی عیسیٰ ہوں۔ چیختا ہے، چلاتا ہے حتیٰ کہ

رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ سر برف کی طرح سرد ہو جاتا ہے۔ پسینہ سرد آتا ہے۔ کفارہ ادا کرنے پر زور دیتا ہے۔
دوسروں کو کفارہ ادا کرنے اور دعا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے۔ بھیڑیے کی طرح غراتا ہے۔ فحش گانے گاتا ہے۔ اعضاء پوشیدہ کو ننگا کرتا ہے۔ خوف اور خوف کے اثر، موت کا خوف، ڈرتا ہے کوئی مجھ پر لعنت نہ بھیجے۔ سوچتا ہے ساری دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے۔

ہر چیز برباد کرنے کا جنون خصوصاً کپڑے۔ اس کے ساتھ شہوانی خیال کا غلبہ۔ نفسانی موضوع پر باتیں کرتا ہے۔ زچگی کا جنون اور اینٹھن اور اس کے ساتھ شہوانی خیال کا غلبہ۔ نفسانی موضوع پر باتیں کرتا ہے۔ زچگی کا جنون اور اینٹھن اور اس کے ساتھ خون کا شدید اجتماع۔ چہرہ نیلا اور پھولا ہوا آنکھیں باہر کو نکلی ہوئیں۔ نہایت کرخت لہجے میں چیختا ہے۔ دانتوں سے کاٹنے اور پھاڑنے کا رجحان۔ بکواس، بڑی جلدی جلدی بولتا ہے۔ بدقسمتی کے گمان کا غلبہ۔ اس کو تسلی نہ دے جاسکے۔ کمرے میں اِدھر اُدھر غراتے ہوئے اور چیختے ہوئے دوڑتا ہے یا پھر بیٹھے بیٹھے تنگ کرتا ہے۔ روتا ہے اور ملاپ کرتا ہے۔ اداس ہو کر بیٹھنے اور چیخنے چلانے کی شکایت اول بدل کر نمودار ہوتی ہے۔ ہماری چند دواؤں میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہمارے پاگل خانے خالی کرا دیں خصوصاً حال کی شکایت کو۔ پاگل پن قابل علاج ہے بشرطیکہ مرض کے لاعلاج نتیجے موجود نہ ہوں۔

ناامیدی، اس کے ساتھ پاگل پن جو نزدیک ہو۔ "صحت یاب ہونے سے ناامیدی، خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے"۔ پاگل، پرامید نہیں ہوتے خصوصاً وہ لوگ جو پاگل پن میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ لیکن جب وہ پاگل پن میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہمارے سوا ساری دنیا پاگل ہے۔ ناامیدی اور غمزدہ لوگوں کو بدترین قسم کا جنون ہوتا ہے۔ وریٹرم اکثر ناامیدی کو دور کر دیتا ہے۔ "اداسی، سر نیچے کیے لیتا ہے۔ خاموشی سے بیٹھا بیٹھا بڑبڑاتا رہتا ہے"۔

نوجوان لڑکیوں کو برسوں تک حیض کی خرابی رہتی ہے۔ ہر ماہواری کے بعد ناامیدی زور پکڑتی ہے۔ اس کے ہونٹوں پر ہنسی ہرگز نہیں آتی۔ اسے چاروں طرف مایوسی نظر آتی ہے۔ دنیا اندھیری ہو جاتی ہے۔ یہ آنے والے پاگل پن کی تیاری کا زبردست پیش خیمہ ہے۔ وریٹرم وہ دوا ہے جو اکثر عورتوں کو پاگل خانے سے باہر رکھ سکتی ہے خصوصاً ان عورتوں کو جن کی بچے دانی میں نقص ہے۔ وہ بالغ لڑکیاں جن کو درد سے ماہواری آتی ہے۔ ہسٹیریا کے دورے آتے ہیں۔ دست اور قے کی شکایت ہو۔ اس سے بہترین فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ ماہواری کے دنوں میں ہسٹیریا کے دورے جبکہ بدن برف کی طرح سرد پڑ جائے۔ پسینہ دست اور قے بکثرت آئے وغیرہ۔

وریٹرم میں نہایت تکلیف دہ سر درد پائے جاتے ہیں۔ عصبی سر درد، شدید سر درد۔ ان کے ساتھ خشکی، صفرا اور خون کی قے، نڈھال ہو جانا، پسینہ بکثرت آنا وغیرہ بھی ہو۔ خالی معدہ ڈکاریں آئیں اور قے کرے۔ معدے میں اینٹھن اور تشنجی ڈکاریں۔ آپ بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ مریض معدہ خالی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر چند منٹ بعد منہ بھر بھر کر صفرا تھوکتا ہے۔

سر کی طرف خون کا زبردست دورہ اور اجتماع۔ اس کے ساتھ ساتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ سردرد سے

اوپر جیسے برف بندھی ہوئی ہے۔ محسوس کرتا ہے کہ چاند اور گدی پر برف رکھی ہے۔ (فلکیر یا کارب) سر میں تناؤ جیسے دماغ کی ساری جھلیاں آپس میں سٹ رہی ہوں۔ درد جیسے کوئی دبا رہا ہے۔ بھینچ رہا ہے۔

مجھے ایک کسان کی مثال یاد ہے۔ وہ گرمی کے موسم میں میرے پاس آیا تھا۔ اسے ایک عجیب طرح کا احساس ہوتا تھا جیسے وہ جو کچھ پانی پیتا ہے وہ حلق میں نہیں بلکہ باہر نکل جاتا ہے۔ اس کا یہ احساس اس قدر بڑھ گیا کہ وہ اپنے دوستوں سے درخواست کرتا کہ دیکھو کہیں پانی حلق سے باہر تو نہیں نکل رہا۔ وریٹرم 2 ہزار طاقت کی خوراک نے اسے تندرست کر دیا۔ اس قسم کا احساس دوسری دوا میں نہیں پایا جاتا۔ میں نے مقابلہ کر کے یہ خصوصیت معلوم کی ہے۔

سرد پانی کی زبردست خواہش۔ برف کے لئے خواہش۔ "ہر قسم کا پھل کھانے سے پیٹ میں زبردست اپھارہ"۔

"زبردست قے، قے میں مواد بکثرت آتی ہے۔ متلی کے ساتھ کمزوری۔ لیٹ جانا پڑے، معدے میں اینٹھن۔ پیٹ کے پٹھوں میں اینٹھن جیسے قولنج ہوتا ہے۔ معدے کا نزلہ، شدید کمزوری، سردی کا ایک نزع کی حالت آ جاتی ہے"۔

ہاتھ پاؤں میں کھنچاوات اور عصبی درد۔ بستر کی حرارت سے درد بڑھتا ہے۔ سرد کمرے میں رات کو درد کی شدت کی وجہ سے بستر چھوڑ کر ادھر اُدھر ٹہلنا پڑتا ہے تاکہ راحت ملے۔ قدرتی طور پر آپ سمجھیں گے کہ حرارت سے راحت ملے گی۔ اکثر معدے اور دوسرے اعضاء میں یہی بات پائی جاتی ہے جبکہ ان میں ٹھنڈک ہو۔ لیکن اس سے درد بڑھتا ہے۔ (مرک)

"اعضاء میں لقوے جیسی پُر درد کمزوری"۔

"بخار کی سردی اور گرمی ادل بدل کر آتی ہے۔ کبھی جسم کے اس حصہ میں اور کبھی اُس حصہ میں۔ پانی پیتے وقت سر سے پاؤں تک اندرونی سردی کا احساس"۔ وریٹرم کی اکثر تکلیفیں پانی پیتے وقت بڑھتی ہیں۔

جب سرد پسینہ آیا ہوا ہو تو جلن ہوتی ہے۔ پرانی ذہنی علامتوں میں جلد کی رنگت دھندلی اور خشک ہوتی ہے۔ مگر پیشانی پر پسینہ نہیں آتا۔ لیکن حال کی تکلیفوں میں جہاں طبعی علامتوں کا غلبہ ہو جیسا کہ درد کے ساتھ حیض کی تکلیف اور حال کے پاگل پن وغیرہ میں پسینہ کثرت سے آتا ہے۔

متلی اور قے کے باوجود دانت سے کترنے کے احساس کے ساتھ بھوک۔ رفع حاجت کے بعد پیٹ میں سخت کمزوری کا احساس جیسے جان نکل جائے گی، جیسے پیٹ خالی ہو۔

زنکم میٹلیکم ZINCUM METELICUM

زنکم کے تجربے مکمل طور پر اور ٹھوس شکل میں ہوتے ہیں۔ جسم کے ایک عضو کی علامتیں بخوبی حاصل ہوئی ہیں۔ یہ دواسورا یعنی داد، کھاج اور خارش وغیرہ کے زہر کی اصلاح کرتی ہے۔ تباہ حال صحت والوں کے لئے اور کمزور صحت والوں کے لئے مفید ہے۔ سارے تجربوں کا نچوڑ یہی ہے کہ کمزوری اسکا خاصہ ہے۔

زنکم کا مریض عصبی مزاج اور نہایت حساس طبیعت ہوتا ہے۔ جوشیلا کانپتا ہے۔ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی

ہے۔ اعصاب کے ساتھ ساتھ پھاڑنے کی طرح کے درد۔ سرسراہٹ۔ ذرا سی وجہ سے جوش آجاتا ہے۔
ایک عضو میں حس کی زیادتی اور دوسرے میں کمی۔ یہ انتہائی ذکاوت حس نکس کے مانند ہے۔ جو اس دوا کے سرا سر خلاف اور برعکس ہے۔ نکس اور زنکم ان لوگوں کی دوا ہے جو زیادہ کام کرتے ہیں اور جوشیلی طبیعت والے ہوتے ہیں۔ اس قسم کی ذکاوت حس نکس کی اونچی طاقتوں کے زیر اثر نمودار ہوتی ہے۔ لقوے جیسی کمزوری، دبلا پن، لاغری، تھکان، دماغ اور ریڑھ کی علامتوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔

جسم کے سارے فعل سست پڑ جاتے ہیں۔ پھنسیاں بھی آہستگی کے ساتھ نکلتی ہیں۔ بظاہر جیسے سارا جسم تھکا ہوا اور کمزور ہو۔ لڑکیاں سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں۔ ماہواری نمودار ہونی چاہیے مگر نہیں ہوتی اس کی صحت بگڑنے لگتی ہے۔ اس میں لرزے کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پھڑکن ہوتی ہے جھٹکے آتے ہیں۔ کمر اور گردن میں دکھن ہوتی ہے۔ ساری ریڑھ میں جلن ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں پر جیسے چیونٹیاں رینگ رہی ہوں۔ ہسٹیریا کی طرح طرح کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں۔ ذرا سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی۔ کاغذ کی کڑکڑاہٹ بھی برداشت نہیں ہوتی۔ اپنے کمرے میں دوسرے لوگوں کا باتیں کرنا گوارا نہیں ہوتا۔ "خود بولنا یا دوسروں کو بولتے سننا برداشت نہیں ہوتا۔ دوسرے لوگوں کا زیادہ بولنا گوارا نہیں ہوتا حتیٰ کہ ان لوگوں کا بولنا بھی گوارا نہیں ہوتا جو اس کے عزیز ہوتے ہیں۔ اس کا اس کے اعصاب پر اثر ہوتا ہے اور وہ اداس ہو جاتا ہے"۔

کمزور جسم والے لڑکے۔ لاغر بدن والی لڑکیاں۔ ذہن کمزور، یادداشت کمزور۔ ان کی طبیعت میں کچھ سیکھنے کا میلان پایا جاتا ہے۔ مگر مزاج چڑچڑا ہوتا ہے۔ اگر بچے کو چیچک یا لال بخار ہو جائے تو اسے غنودگی آجاتی ہے، دانے نہیں نکلتے، تشنج آنے کا رجحان۔ ہاتھ پاؤں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ غنودگی سے مکمل بے ہوشی آجاتی ہے۔ دانے سطح پر نمودار نہیں ہو پاتے۔

مندا گنی، ہضم سست، ترش قے، انتڑیوں کا فعل سست ہو جاتا ہے۔ امعاء مستقیم میں فضلہ بھر جاتا ہے۔ پیشاب بمشکل اترتا ہے۔ مثانے کا لقوہ، تشنج اور ریڑھ کی علامتیں ایک ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔ پیشاب آہستہ آہستہ اترتا ہے۔ صرف بیٹھ کر ہی پیشاب کر سکتا ہے۔ بعض حالتوں میں سخت جگہ بیٹھ کر ہی پیشاب کر سکتا ہے۔ ریڑھ اور اس کی ساری ہڈیوں میں سخت درد۔ جو چلنے سے کم ہو جاتا ہے اور بیٹھنے پر شدت اختیار کرتا ہے۔ (رسٹاکس میں درد کمر کے نچلے حصے میں ہوتا ہے، چلنے سے گھٹتا ہے اور بیٹھنے پر بڑھتا ہے۔ کلکیریا، رسٹاکس، فاسفورس، سلفر اور سیپیا میں یہ درد بدترین شکل میں پایا جاتا ہے۔ زنکم کے زیر اثر کم درجے کی شدت پائی جاتی ہے۔ خصوصاً بیٹھ کر اٹھنے پر جیسا کہ پٹرولیم اور لیڈم میں پایا جاتا ہے۔)

پیر کے تلوے بے حس ہو جاتے ہیں۔ چلتے تو ایڑی میں کٹن اور دکھن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ درد جو بجلی کی سی تیزی کے ساتھ آئیں۔ سوئی چبھنے، چھری لگنے یا پھاڑنے کی طرح کے درد۔ ریڑھ کے ستون کی اندرونی کڑیوں اور جوڑوں کا کمزور ہو جانا۔

اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں۔ ادھرنگ یا دونوں طرف کا لقوہ۔ جھٹکے آئیں، لرزہ، تھکان نیند میں جھٹکے آئیں۔

غذا ہضم کرنے والے اعضاء میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ سارا بدن سوکھنے لگتا ہے۔ بدن پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ چہرہ زرد، سکڑا ہوا، بیماروں جیسا، ہر وقت سردی لگتی رہتی ہے۔ سردی برداشت نہیں ہوتی۔ عصبی دردوں کا زور، ہوا کا جھونکا لگنے سے سارے بدن میں پھاڑنے کی طرح کے درد۔ مختلف مقاموں پر تناؤ اور کھنچاؤ آنکھوں کے آس پاس عجیب وغریب کھنچاؤ جیسے انڈا باہر نکل آئے گا۔ پٹھوں میں کھنچاؤ۔ گردن پیچھے کو کھنچ جاتی ہے۔ ہر جگہ تناؤ اور کھنچاؤ جب وہ آرام کرتا ہے تو اعضاء کو اوپر کھینچا جاتا ہے۔ لہٰذا ہسٹیریا، اینٹھن ہوتی ہے۔ انگلیاں بھدے طور کھنچتی ہیں۔

ذہن سست، جسم کمزور اور لاغر، تھکان ہوا، حافظہ کمزور، نسیان۔ "سوال کا جواب دینے سے پہلے بار بار سوال کو دوہراتا ہے" جیسے وہ جواب سوچ یا تلاش کر رہا ہو۔ پہلے وہ سوال کا مطلب سمجھتا ہے۔ بعد میں جواب دیتا ہے۔ ایسی حالت ٹائیفائیڈ میں آتی ہے جبکہ مریض صحت کی طرف ترقی نہ کر رہا ہو۔ دماغی تکلیف ہونے کے بعد یہ حالت اکثر بچوں میں بھی آ جاتی ہے۔ عصبی تھکان، انتظار کرتا ہے۔ دیکھتا رہتا ہے پھر چہرہ چمک اٹھتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ اگر آپ زنکم کے مریض کو خود دیکھ نہ لیں اور آپ اس سے سوال نہ کریں تب تک آپ سمجھ ہی نہ سکیں گے کہ وہ اس قدر کمزور بھی ہے۔ آپ اس سے سوال پوچھیں تو وہ آپ کی طرف حیرت سے تکتا رہے گا۔ پھر کہے گا اوہ! اور تب جواب دے گا۔

زنکم ان لوگوں کے لئے مفید نہیں ہے جن کا ذہن قدرتی طور پر کمزور ہے یا جبکہ بچے بے شعوری کی حالت کو پہنچ چکا ہو۔ ذہن کی ایسی قدرتی کمزوریوں کو بریٹا کارب دور کرتا ہے۔ مریض جیسے نیم خواب کی حالت سے جاگا ہے اور جواب دیئے بغیر ایک لمحہ تک ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے۔

غنودگی، ذرا سی آواز ہونے سے جاگ جاتا ہے، چونکتا ہے۔ سارے بدن میں پھڑکن ہوتی ہے۔ مگر حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ جوش کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخرکار بے ہوشی آ جاتی ہے اور اب آپ اس کو جگا نہیں سکتے۔

آپ کو ایسی گہری دماغی تکلیفوں سے واسطہ پڑے گا جو آپ کے لئے صبر آزما ہوں گی۔ بعض حالتوں میں آہستہ آہستہ اور بتدریج بے ہوشی آ جاتی ہے۔ کئی کئی دن تک وہ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ آنکھیں بے رونق ہو جاتی ہیں۔ بدن دبلا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بستر میں خود بخود نکل جاتا ہے۔ زبان خشک اور کٹی پھٹی، سکڑی ہوئی جیسے چمڑے کا ٹکڑا ہو۔ ہونٹوں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ چہرہ بھی سکڑ جاتا ہے۔ اس پر دنوں دن بڑھاپا کی چھاپ پڑتی چلی جاتی ہے۔ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کا لقوہ یا جیسے سارے پٹھے مفلوج ہو جائیں گے۔ درد کی وجہ سے چیختا ہے۔ مگر اس میں ایپس جیسی کرختگی نہیں ہوتی۔ اکثر زنکم کی صرف ایک ہی خوراک ایسے مریض کو ازسرِنو زندگی بخشتی ہے۔ خوراک دینے کے چند ہی روز بعد ان اعضاء میں جو اب تک بے حرکت تھے جھٹکے آنے لگتے ہیں۔ یا اس کا اثر پسینے کی کثرت کی شکل میں نمودار ہوگا۔ قے کثرت سے ہوگی۔ یکایک بیدار ہونا جو خطرناک ہے جیسے نزع کا خطرہ ہے۔ مگر یہ ردعمل کی ابتداء ہے۔ چند دن گزر جانے کے بعد مریض ہوش میں آ جائے گا۔ اعضاء میں حس کے لوٹ آنے کے ساتھ ساتھ نہایت تکلیف دہ سرسراہٹ۔ کاٹنے گڑنے کا سا درد اور ڈنگنے کا احساس ہوتا ہے۔ گھر والے خواہش کرتے ہیں کہ اس کی یہ

تکلیف دور ہو جیسے۔ اب اگر اس اثر کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو مریض پہلی حالت میں پہنچ جائے گا۔ اب
اس کو زنکم کی ایک اور خوراک کی ضرورت ہے۔ جو اس کو مزید پسینہ لائے گی، تے آئے گی۔ آپ یہ حالت
گردن توڑ بخار میں پائیں گے۔ اس کے علاج کا ابتدائی مرحلہ وہ تھا جب حرام مغز میں خون جمع ہوا تھا۔ تب
بیلاڈونا بھی کافی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب مندرجہ بالا علامتیں نمودار ہو چکی ہوں تو پھر زنکم ہی کام کرے گا اور یہی
صحت دے گا۔ بیلاڈونا کے مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا ہوگا۔ سرگرم ہوگا۔ سر کو ادھر ادھر پٹکتا ہوگا آنکھیں چمکدار
اور کھوپڑی کی رگوں میں چبکن ہوتی ہے۔ برائی اونیا میں بے شعوری، رنگت ارغوانی، نیند کا غلبہ پایا جاتا ہے اور
خاموشی سے راحت ملتی ہے۔ ہیلی بورس میں معمولی بخار پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ سر کو
ادھر ادھر پٹکتا ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ بے ہوش۔ بمشکل تمام جگایا جا سکتا ہے۔ مگر جب پلک مٹ جاتی
ہے اور بے حرکتی آتی ہے تو پھر زنکم کام دیتا ہے۔

اگر مریض کو جلسی میم، بیلاڈونا یا برائی اونیا سے صحت ملی ہو تو اسے زنکم استعمال کرائے۔ یہاں چھوٹے
چھوٹے بچوں کے لئے نہایت مفید ہے جو ہفتوں تک اس حالت میں پڑے رہے ہوں، لاغر ہو گئے ہوں
اور بے ہوش ہوں۔ آپ بچے کی والدہ کو ایک طرف لے جا کر بتا دیں کہ ہوش آنے پر کیا ہوگا۔ اگر آپ ایسا
نہ کریں گے تو آپ کو گھر سے نکال باہر کیا جائے گا۔ بڑی عمر کا مریض بھی ایسی سخت آزمائش برداشت نہیں کر
سکتا۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ چھوٹے بچے سوزش اور دیرینہ اجتماع خون کو آسانی سے برداشت کر جاتے
ہیں۔ یہ دوا ان حالتوں میں اچھا کام کرتی ہے۔ جبکہ لال بخار و گردن توڑ بخار کا مناسب علاج نہ ہوا ہو۔ دق
سے تعلق رکھنے والی حرام مغز کی سوزش۔ مجھے ان شدید ترین دماغی تکلیفوں کو دور کرنے میں فاسفورس سے
بہترین مدد ملی ہے۔ اس میں یہ حالتیں زنکم کی طرح ہی پائی جاتی ہیں۔ آج تک ایسی کوئی مثال نہیں ملی کہ
حرام مغز کی دق والی سوزش میں مریض کو شفا نصیب ہوئی ہو۔ ہاں ہومیو پیتھی ایسے مریضوں کو درست کر سکتا
ہے۔ البتہ اس میں 2-3 ماہ صرف ہوں گے اور اس دوران میں مرض کے 2-3 حملے بھی ہوں گے۔

آنکھ کی علامتوں میں عجیب طرح کا چند پایا جاتا ہے۔ پپوٹے کی بلغمی جھلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔
چمڑے کی طرح ہو جاتی ہیں۔ ان پر زرد داغ پڑتے ہیں۔ دونوں کوئے سوتے ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم نے
اس تکلیف کو قابل قدر کامیابی کے ساتھ دور کیا۔ "گائیڈنگ سمپٹمز" میں اس کی مندرجہ ذیل رپورٹ ہے:
"دائیں آنکھ کا اندرونی کونہ موٹا ہو گیا تھا اور یہ موٹائی انگوری پردے تک پہنچ چکی تھی۔ بائیں آنکھ میں
سوزش اندرونی کوئے سے پتلی تک پہنچ گئی تھی"۔

زنکم پپوٹوں کی سوزش اور سختی کو دور کرتا ہے۔ پپوٹوں کے اندر یا باہر کے رخ پھیل جانے کی تکلیف میں
بھی یہ مفید ہے۔ ککروں کی وجہ سے آئی ہوئی سختی اور سوزش کو بھی زنکم دور کرتا ہے۔ پپوٹوں کے پلٹ جانے کی
تکلیف میں جبکہ پلکیں انڈے کے ساتھ اوپر نیچے حرکت کرتی تھیں اور آنسو آتے تھے۔ سخت سوزش اور سرخی
تھی۔ زنکم نے قابل تعریف کام کیا۔ شدید چمک، چندھیا پن۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے جیسے روشنی اندھا بنا دے
گی۔ آنکھ کی تکلیف میں زنکم اور یوفریشیا میں زبردست مشابہت ہے۔

دماغی تکلیف کے بعد بھینگا پن۔ لال بخار کے بعد پیدا شدہ بھینگا پن۔ جیسی نہایت تکلیف دہ مگر اس

میں بھی اہم علامت ہے۔ شدید علامت خواہ کچھ ہی ہو، رحم کے خصیوں میں اور پیڑو والی میں درد ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں اور جوں ہی ماہواری شروع ہوتی ہے یہ سب تکلیفیں مٹ جاتی ہیں۔ رحم کے خصیوں کا بدترین درد۔ حیض شروع ہوتے ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ سی سی فیوگا سے یہاں زبردست مقابلہ ہے۔ اس میں ماہواری شروع ہونے پر افاقہ ہوتا ہے۔ لیکن سی سی فیوگا میں ماہواری کے دوران ہسٹیریا اور اعصابی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے اور شدید دردیں ہوتی ہیں۔ لیکیسس اور زنکم میں ماہواری سے پہلے تکالیف ہوتی ہیں۔ لیکن ماہواری کے دوران افاقہ ہوتا ہے۔ جب ماہواری بند ہوتی ہے تو تمام تکالیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہیں۔

سی سی فیوگا میں ہر ماہواری کے دوران تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ جب ماہواری بند ہو جاتی ہے تو تکالیف غائب ہو جاتی ہیں۔ لیکن جونہی ماہواری شروع ہوتی ہے، تکالیف پھر نمودار ہو جاتی ہیں۔

زنکم کے تحت پاؤں میں شدید چلبلاہٹ پائی جاتی ہے۔ آپ کسی بچہ یا عورت کو دیکھیں جو اپنا ایک پاؤں ہمیشہ حرکت میں رکھتی ہے، کبھی بھی سکون میں نہیں رکھ سکتی۔ بہت سی دواؤں میں پاؤں میں چلبلاہٹ پائی جاتی ہے اور بہت سی دواؤں میں پاؤں کی حرکت سے تکالیف میں افاقہ ہوتا ہے لیکن زنکم میں یہ علامت بہت اہم ہے۔ ایک دفعہ ایک بارہ سالہ لڑکی میرے پاس لائی گئی، مجھے اس میں کوئی خاص علامت نہ مل سکی اور میں کوئی دوا تجویز نہ کر سکا۔ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ چرچ میں اپنا ایک پاؤں ہر وقت ہلاتی رہتی ہے۔ اگر پاؤں ہلانا بند کر دے تو اس کا پیشاب خارج ہو سکتا ہے۔ زنکم نے اس کی تمام تکالیف دور کر دیں۔ اس علامت کو دو لفظوں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ "مضطرب پاؤں"۔

☆☆☆

INDEX

انتساب وحرف تشکر

سرگودھا کے مایہ ناز، مشہور ومعروف، ہردلعزیز اور فیض رساں ہومیو پیتھک فزیشن محترم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب
پچھلی نصف صدی سے ہومیوپیتھی کے شعبے سے منسلک باکمال اور نیک نام شخصیات محترم ڈاکٹر صفدر علی صاحب اور
محترم ڈاکٹر اسد صفدر صاحب کے ہونہار شاگرد اور میرے استاد گرامی ہیں۔ میں اس روشن کڑی کے ایک پوتا شاگرد کی
حیثیت سے ہومیوپیتھی کی نمایاں اہمیت اور افادیت کی حامل کچھ مقبولِ عام کتابیں پی ڈی ایف کے قالب میں ڈھالنے
کی یہ ادنیٰ کاوش اپنے استاد گرامی ہومیو پیتھک فزیشن محترم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب کے نام کرتا ہوں۔

میں محترم ڈاکٹر موصوف کا انتہائی مشکور وممنون بھی ہوں کہ انہوں نے رب رحیم وکریم کے فضل وکرم سے مجھے
"ہومیو پیتھک طریقہ علاج" کے حقیقی اسرار ورموز سے بھرپور آگاہی کے مشکل ترین سفر کو اپنی محبت بھری پرخلوص رہنمائی
کی بدولت نہایت آسانی فراہم کر کے اس اہم طبی شعبے کی گہرائی تک رسائی کا ہر ممکن شعور بخشا۔

"نوروجدان آڈیو لائبریری" کے روحِ رواں برادرم محترم طاہر رسول بھٹی صاحب کا بھی میں بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں
کہ انہوں نے مذکورہ کتب کی معیاری اسکینگ کا عمدہ اور بے لوث اہتمام کیا۔

شاہد رسول بھٹی

shahidsays@gmail.com

ادارے کی ایلوپیتھک پر بہترین کتب

گائیڈ فارمیڈیکل ریپریزینٹیٹو (A Guide for Medical Representive)

ڈاکٹر عتیق الرحمن

قیمت =/600

مختلف نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لئے کام کرنے والے میڈیکل ریپ کے لیے ایک انمول تحفہ۔ اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں جسم کے مختلف حصوں اور نظاموں پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ میڈیکل ریپ انسانی جسم کو سمجھ سکے۔ دوسرے حصے میں جسم کے مختلف حصوں میں اثر انداز ہونے والی ادویات کی گروہ بندی کی گئی ہے۔ ادویات کے ہر گروپ میں موجود ادویات کے خواص کا موازنہ چارٹوں کی مدد سے کیا گیا ہے۔ دوران حمل دوا کا استعمال اور بچے کو دودھ پلانے کے عرصے کے دوران استعمال کے علاوہ ہر دوا کے دو سے چار ملٹی نیشنل اور نیشنل برانڈز نام بھی دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے تیسرے حصے میں ادویات کی مارکیٹنگ کیلئے استعمال ہونے والے گُر کی باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس سے پہلے اس موضوع پر نہ تو پہلے لکھا گیا اور نہ ہی لکھا جائے گا۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میڈیکل ریپ خود اعتمادی کے ساتھ ڈاکٹر حضرات کا سامنا کر سکتا ہے۔ کسی کمپنی کو جوائن کرنے کے لیے تیاری کرنے والے خواتین و حضرات اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ 1100 سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب۔ ہر لائبریری کے لئے ضروری جز ہے۔

منی (سیمن)

ڈاکٹر عتیق الرحمن

قیمت =/200

اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک منفرد کتاب۔ اس کتاب میں وہ پہلو ڈسکس کئے گئے ہیں جو آج تک کبھی منظر عام پر نہیں لائے گئے۔ منی کیا ہے؟ کیسے بنتی ہے؟ منی کی بیماریاں کون سی ہیں؟ کیا منی کی بیماریوں کا علاج ممکن ہے؟ اولاد کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ایک تحفہ خاص۔ منی کی مقدار کو بڑھانے کے لئے نسخہ جات اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں

کلینیکل لیبارٹری ٹیسٹ

حکیم شمس آفاق / ڈاکٹر عتیق الرحمن

قیمت =/225

لیبارٹری ٹیسٹ کی وہ کتاب جس کی آپ کو تلاش تھی۔۔۔ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔۔ اب روزمرہ کے لیبارٹری ٹیسٹ تشخیص الامراض کے ساتھ دیکھئے۔ اس کتاب کے ذریعے آپ آسانی سے کسی بھی ٹیسٹ کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے اور مرض کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ الگ تھلگ کلینیکل لیبارٹری دو مضامین کا الگ الگ نظریہ اور عجیب و غریب باتیں!

میگنٹ تھراپی مقناطیس سے علاج

ڈاکٹر عتیق الرحمن

مقناطیس میگنٹ کے علاج پر ایک بہترین متبادل طریقہ علاج جس میں کسی دوا کے بغیر علاج ممکن ہو۔ بیماری سے چھٹکارا طبی ایلوپیتھک اور ہومیو پریکٹشنرز کی ضرورت مقناطیس میگنٹ کا علاج باتصویر کرنے کے مکمل طریقے۔ قیمت=200

نیورولوجی

ڈاکٹر عتیق الرحمن

قیمت /240

نظام اعصاب اور اعصابی نظام کی بیماریوں اور جدید علاج پر مبنی ایک خوبصورت اور منفرد کتاب طبی ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کی ضرورت اعصابی نظام کی مکمل تصویروں کے ساتھ۔ **باتصویر**

آستیالوجی

ہڈیوں جوڑوں پٹھوں کے امراض

ڈاکٹر عتیق الرحمن

R,S:360/-

جسم انسان کی تمام ہڈیوں، پٹھوں، جوڑوں کی ساخت، افعال بیماریاں علاج پر ایک لاجواب کتاب جس میں ہر بیماری کی تصویر موجود ڈاکٹر، حکیم اور ہومیو پریکٹشنر کے لئے ایک انمول تحفہ۔ ہڈیوں، جوڑوں، پٹھوں کی تصویروں کے ساتھ **باتصویر**۔

ادارے کی ایلوپیتھک پر بہترین کتب

ماڈرن ڈرگز تھراپی
ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
قیمت =/600

میڈیکل تھراپیٹکس، فارماکولوجی اور ڈرگ تھراپی کا امتزاج ایک ساتھ ایک کتاب میں شامل ہے۔ ادویات دینے کے طریقے، ادویات کا طریقہ عمل، مضر اثرات اور مختلف بیماریوں میں استعمال وضاحت سے درج ہے۔ ادویات کی مقداریں انٹرنیشنل معیار کے مطابق لکھی گئی ہیں۔ ایک جدول میں پاکستان میں دستیاب تمام ادویات جنرک / برانڈ کے ساتھ موجود ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ادویات کے خواص کو سمجھنا نہایت آسان ہو جائے گا۔ جنرل فارماکولوجی پر ایک سیکشن بھی کتاب میں شامل ہے۔

امراض معدہ و جگر
ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
قیمت =/180

آج کے تیز رفتار دور میں صحت بخش غذا کا حصول مشکل ہو گیا ہے کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ، مضر ادویات کا بے تحاشا استعمال، امراض معدہ کی زیادتی اور ورزش میں کمی اور بے وقت کے کھانوں نے انسانی معدوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ تبخیر معدہ، معدے میں گیس، بد ہضمی، السر، تیزابیت، [illegible] یرقان، آج کے تمام جگر کے امراض [illegible] ان امراض کی علامات کیا ہیں اور ان کے علاج کے لئے کون سی ادویات استعمال ہو سکتی ہیں۔

جدید میڈیسن گائیڈ
ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
قیمت =/390

جدید میڈیسن جو آج کل کئی خطرناک بیماریوں کو جلد ختم کر دیں۔ مثلاً ہیپاٹائٹس، ایڈز، کالا یرقان، ذیابیطس وغیرہ اور بہت سی نئی میڈیسن سے آپ مریض کو صحت یاب جلد کر سکیں گے۔ مریض اپنی بیماری جلد ختم کرنے کے لئے طرح طرح کے ڈاکٹر بدلتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کو چاہیے اس جدید میڈیسن گائیڈ سے نئی دوائیں دیکھ کر مریض کو دیں تاکہ وہ جلد صحت یاب ہو سکے۔

ایکسرے گائیڈ
ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
قیمت =/150

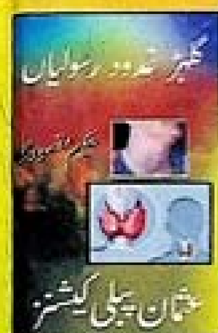
ایک ایسی کتاب جسے پڑھ کر ایکسرے دیکھنا بہت آسان ہے۔ اس کتاب میں چھاتی کا ایکسرے، پیٹ کا ایکسرے، جسم کی مختلف ہڈیوں کا ایکسرے اور دماغ کا ایکسرے بہت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مختلف بیماریوں کی وجہ سے ایکسرے میں آنے والی تبدیلیاں اشکال سے واضح کی گئی ہیں۔ اپنے موضوع پر ایک چھوٹی کتاب۔ ایکسرے سمجھنے کے لیے اب ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ پریکٹیشنرز حضرات کیلئے ایک انمول تحفہ ایکسرے ٹیکنیشن حضرات کو "ایکسرے گائیڈ" پڑھنے کے بعد کوئی اور کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

اینٹی بائیوٹک ادویات
ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
قیمت =/200

اینٹی بائیوٹک پر اردو میں اس سے زیادہ مستند اور حوالہ جاتی کتاب مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے۔ اس کتاب میں تمام جدید اینٹی بائیوٹکس پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر اینٹی بائیوٹک کا طریقہ استعمال، جسم پر اینٹی بائیوٹک کے اثرات، مضر اثرات، ڈرگ انٹرایکشنز، مقدار اور تجارتی نام بھی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اب اینٹی بائیوٹکس کا استعمال پریکٹیشنرز حضرات کے لئے نہایت آسان ہے۔

ڈاکٹر بنئے
پاکٹ پریکٹس آف میڈیسن
ڈاکٹر عبدالجبار / قیمت 180

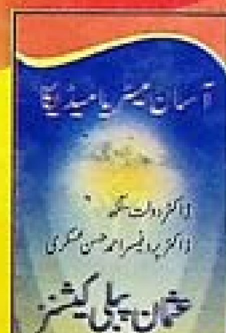
(ایلوپیتھک طریقہ علاج پر بہترین کتاب) ایک جامع کتاب جس میں تشخیص و تجویز میڈیکل سائنس کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس کتاب میں تمام بیماریوں کے علاج کے ساتھ ساتھ بے شمار جدید تجربات بھی دیئے گئے ہیں۔ ہر ڈاکٹر کے کلینک کی ضرورت، کلینک پر مریض کے آنے پر دوا تجویز کرنے کا آسان حل۔



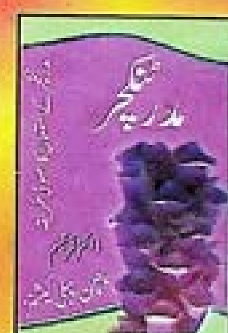
گلہڑ غدود رسولیاں
عثمان پبلی کیشنز



کرشمات مدر ٹنکچر
عثمان پبلی کیشنز



آسان میٹریا میڈیکا
عثمان پبلی کیشنز



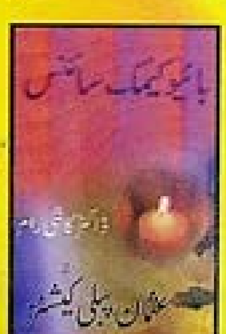
مدر ٹنکچر
عثمان پبلی کیشنز



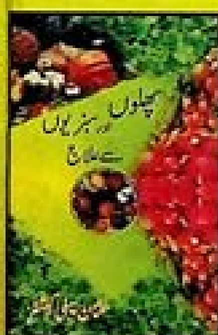
بانجھ پن
عثمان پبلی کیشنز



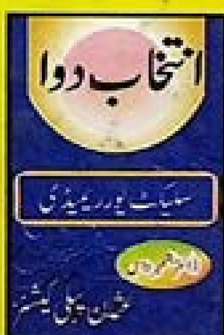
عثمان پبلی کیشنز



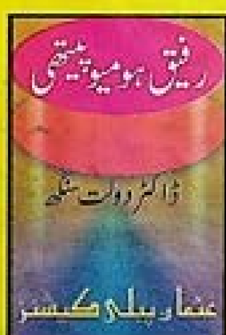
بائیو کیمک سائنس
عثمان پبلی کیشنز

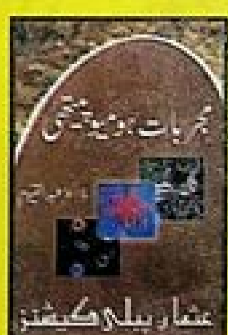
پھلوں اور سبزیوں سے علاج



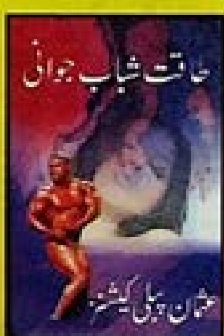
انتخاب دوا
عثمان پبلی کیشنز



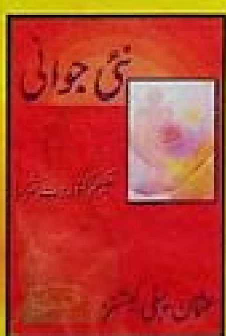
رفیق ہومیو پیتھی
ڈاکٹر دولت سنگھ
عثمان پبلی کیشنز



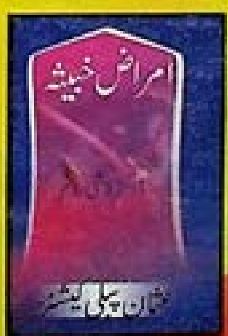
مجربات ہومیو پیتھی
عثمان پبلی کیشنز

طاقت شباب جوانی
عثمان پبلی کیشنز



نئی جوانی
عثمان پبلی کیشنز



امراض خبیثہ
عثمان پبلی کیشنز